نُورٌ عَلٰی نُورٍ یَهدِی اللّٰہُ لِنُورِهٖ مَن یَّشَاءُ

کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث ومفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اسمی

مظاہر حق

[illegible] مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مطبع نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد چہارم یعنے علم اجمالی کتاب مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث راسخ ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

جلد رابع

مظاہر حق

مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطب والرقی

یہ کتاب ہے بیچ بیان طب کے اور منتروں کے ف طب ساتھ زیر طا کے مشہور ہی اور کہا سیوطی نے کہ طب بتشدید الطا معنی علاج کرنے کے ہیں اور طب ساتھ زیر طا کے بمعنے سحر کے بھی آیا ہی اور مطبوب معنے مسحور کے اور طب [illegible] جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت اور رفع مرض کے اور نفسانی علاج نفس کا ساتھ ازالۂ اخلاق ردیہ مہلکہ کے اور دوائیں بھی دو قسم کی ہیں جسمیہ طبیعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہی اور دعا جیسے کہ حکم قرآن میں ہی اور آنحضرت علاج کرتے امت کا ساتھ طبیعیہ کے بھی اور روحانیہ کے بھی اور رقے جمع رقیہ کی ہی یعنے افسون کے ہندی میں انکو منتر کہتے ہیں [illegible] قرآن [illegible] سے آئی ہی سو جائز ہی بالاتفاق اور ما سوا اسکے اگر کلمات ایسے ہوں کہ [illegible] معانی انکے اور مخالف ہوں بیچ شریعت کے وہ بھی جائز ہیں [illegible] کہ کلمہ شرک اور تکسیر کرتے ہیں مثل حفظ [illegible] وغیرہ [illegible]

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داءً الا انزل لہ شفاءً رواہ البخاری) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اتاری اور نہیں پیدا کی اللہ تعالے نے کوئی بیماری مگر کہ اتاری ہی اور پیدا کی اسکے لیے شفا یعنے علاج [illegible] کہ شفا بخشے اسے نقل کی بخاری نے (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر بیماری کے دوا ہی پس جس وقت کہ پہنچ جاوے دوا بیماری کو تو اچھا ہو جاتا ہے بیمار ساتھ حکم اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے ساتھ ارادہ اسکے کے یہ قید اسلیے لگائی تاکہ کوئی یہ گمان نہ کرے کہ دوا مستقل ہی شفا میں اور تفسیر اسکی روایت [illegible] میں آئی ہی کہ نہیں کوئی بیماری مگر کہ اسکے لیے دوا ہی پس جبکہ بیمار ہوتا ہی کوئی تو بھیجتا ہی اللہ عز و جل ایک فرشتہ کہ اسکے ساتھ پردہ ہوتا ہی [illegible] کرتا ہی وہ انکو درمیان بیماری اور دوا کے پس جو کچھ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہیں واقع ہوتی بیماری پر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اسکے اچھے ہونیکا حکم کرتا ہی فرشتہ کو ساتھ اٹھا لینے پردے کے پھر پیتا ہی مریض [illegible] شفا دیتا ہی اسکو اللہ تعالے بسبب اسکے [illegible] اور اسمیں اشارہ ہی طرف [illegible] کے

پاک کے عمل مین لاوے اور ابتدا اس سے منتفع ہو جیسے کہ قرآن کریم کہ شفا ہے سینون اور دلون کی ہے جو کوئی اسکو ساتھ اخلاص و قبول
نہ برتے سبب زیادتی مرض اور وبال حال اُسکے کا ہوتا ہے اس لیئے کہ انہون نے تکذیب کی اُسکے کو اور بعدم صدق نیت اور عدم
خلوص اعتقاد اُسکے عمل کیا ہو فافہم وباللہ التوفیق ترجمہ ﴿ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ﴾ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اُس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اُسکے بہری ہوئی سینگی کھچوانا اور استعمال کرنا قسط بحری
کا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفاس دھونی لیتی ہین اسکی اور
جاری کرتی ہے حیض و پیشاب رکے ہوئے کو اور دفع کرتی ہے زہرون کو اور تحریک کرتی ہے شہوت ہو مسلح کرا
ہے پیٹ کے کیڑے مارتے ہین اور جوتے دن کی تپ کو نفع کرتی ہے اور اسکے لگانے سے چھایان اور جھیمن
جاتی رہتی ہین اور دھونی اسکی فائدہ کرتی ہے زکام کو اور تپ لرزہ اور وبا کو اور سوائے انکے منافع اس مین بہت ہین کتب طب
مین مذکور ہین اسلیئے اُسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہے بحری اور ہندی بحری سفید ہے اور ہندی سیاہ
اور بحری افضل ہے ہندی سے اور گرمی اس مین کم ہوتی ہے ترجمہ ﴿ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ﴾ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنے لڑکون کو ساتھ دبانے کے ہاتھ سے یا کپڑے سے بیماری حلق کی
اور لازم ہے تمکو استعمال قسط کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عذرہ ایک بیماری ہے لڑکون کے حلق مین پیدا
ہوتی ہے جوش خون سے واسطے اسکے دفع کے لیئے لڑکے کے تالو کو انگوٹھے سے دباتی ہین اور اسمین سے خون سیاہ نکلتا
ہے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج قسط سے کرو یعنے اسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکا دے کہ اسکو سعوط کہتے ہین
پس وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اسکو دفع کرے گا اور قسط حار یابس ہے اور بعضے طبیب اس بیماری کے علاج کرنے کو ساتھ قسط کے
تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قسط حار ہے اور عذرہ لڑکون کو حرارت سے ہوتا ہے خصوصا نواح حجاز مین کہ حار ہے اور علما اسکا
جواب یہ دیتے ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہے کہ بلغم اسپر غالب ہوتا ہے پس معالجہ ساتھ قسط کے مفید ہوتا ہے اسکو
اسلیئے کہ قسط مجفف اور مقوی عضو ہے اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیة بھی ہوتا ہے یا انکہ ہوسکتا ہے کہ یہ معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہو واللہ اعلم ترجمہ ﴿ وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی
مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَةَ اَشْفِیَةٍ مِنْہَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ
مِنَ الْعُذْرَةِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ﴾ اور روایت ہے ام قیس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیون دباتے ہو حلق اولاد اپنی کے انگلی سے ساتھ اس دبانے کے بلکہ لازم ہے تمپر استعمال کرنا
عود ہندی کا یعنے قسط کا اسلیئے کہ اسمین سات بیماریون کی شفا ہے ایک اُن سات مین سے ذات الجنب ہے سعوط
کی جاوے عذرہ سے یعنے عذرہ کے دفع کے لیے ناک مین ٹپکائی جاوے اور لدود کی جاوے یعنے منھ مین باچھ کی طرف سے ٹپکائی
جاوے ذات الجنب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تدغرن الخ دغر کہتے ہین حلق کے دبانے کو انگلی سے بسبب عذرہ کے

کہ نہی کی اوس سے حدیث سابق مین اور یہان بھی بطریق انکار کے فرمایا کہ کسواسطے داغتے ہو حلق لڑکون کے اونکے
علاق سے وہی ہین جو عذرہ کے مذکور ہوے اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتھ زیر ہمزہ کے اور کہا ہی علمانے کہ یہ روایت
اولے اور اصوب ہی اور معنے اعلاق کے وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ داغو اپنی اولاد کے حلق ساتھ اونگلی کے بیماری مذکورہ
مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سے یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی کہ عود ہندی
قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہی اسکو بعضون نے ساتھ عود ہندی کے اور نافع دونون ہین لیکن بحری
کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سے ہی اور یہان مراد ذات الجنب
سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج اونکی تفصیل کی نہ تھی اوسوقت اور
شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سے زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہ بہت
بیماریون کو مفید ہی جیسے کہ بعض اطبا نے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اس لیے اونکو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ستر کے
(وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اسکو ساتھ پانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضون نے کہ غرض
مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کے یعنے نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کے نزدیک محمول حقیقت پر ہی جیسے
کہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی بھی اثر اوسکا ہو
اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنے مکہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ انکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب سے
یا حرکت یا غضب یا مانند انکے کے اسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی پینے پانی اور بدن پر ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹھنڈا
کرنے سے استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنے سے یہ ہی کہ صدقہ پانی پلا دے اوسکی برکت سے خدا
تعالے تپ کو دور کر دیگا شرح مولانا عن الشروح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سے اور ڈنک سے اور بیماری نملہ کی سے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد افسون سے دعائین
اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کے اور دعائین نظر کی ابتداے کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سے یعنے ڈنک زہر
سے اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کے حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک بیماری
ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اوسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اوسکے کے اور افسون جائز ہی
تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ افسون انمین اسرع اور انفع ہی
نسبت اور امراض کے اور بعضے روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون مین اس مین

بھی ہی تاویل ہی یا یہ کہ اول افسون سے منع فرمایا تھا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد ازان رخصت ہوئی ہو ان تین چیزون
مین بسبب اہتمام شان انکی کے اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم
(وعن عائشة قالت امر النبي صلى الله عليه وسلم ان نسترقي من العين متفق عليه) اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا وین ہم ٹوک سے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے (وعن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم راى في بيتها جارية في وجهها سفعة يعني صفرة
فقال استرقوا لها فان بها النظرة متفق عليه) اور روایت ہی ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے دیکھی ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی یعنے بیٹی یا لونڈی کہ اسکے چہرے مین سفعہ یعنے زردی تھی فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھواؤ واسطے اسکے پس تحقیق اسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ولیکن شارحون نے اسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر انکی
تیز تر بھالے سے ہی منح (وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرقى فجاء آل عمرو
بن حزم فقالوا يا رسول الله انه كانت عندنا رقية نرقي بها من العقرب وانت نهيت عن الرقى فعرضوها عليه
فقال ما ارى بها بأسا من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه رواه مسلم) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع
کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئی اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تھے
پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہمارے پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہین ہم اسکو ڈنک مارنے
بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پھر عرض کیا اونھون نے وہ منتر روبرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے یعنے تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکھتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے
تم مین سے یہ کہ نفع پہونچاوے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پہونچاوے اسکو یعنے جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو
یا اور طرح بشرطے کہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے (وعن عوف بن مالك الاشجعي قال كنا نرقي
في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في ذلك فقال اعرضوا علي رقاكم لا بأس بالرقى ما لم يكن فيه
شرك رواه مسلم) اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہلیت کے
پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا پیش کرو
روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے اس مین اسما جن وشیاطین کے ہون اور معانی اسکے سے کفر لازم نہ آوے اسلیے کہا ہی علما نے
کہ جن الفاظ کے معانی معلوم نہون افسون ساتھ انکے نہ کرنا چاہیے مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن بسبب
عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑھے جاتے ہین افسون
ساتھ اسما شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات انکو اور نکل جاتے ہین جگہ اپنی سے اور اسی طرح سانپ
کے کاٹے ہوئے کو بھی کبھی اثر جن کا ہوتا ہی کہ جن بصورت سانپ کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑھا جاتا ہی

اُسپر افسون ساتھ ناموں شیاطین کے تو سیلان کرتا ہے زہر اُسکا بدن انسان سے اور دفع ہوجاتا ہے اُس سے
پس اجماع ہے علماء امت کا اسپر کہ مکروہ ہے افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء و صفات اسکے سے
اور بزرگ ترین افسونوں کا قرآن عظیم ہے اور افضل سورۂ فاتحہ ہے اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور وہ آیتیں کہ
مشتمل ہیں اوپر معنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوسکے
ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہیں از انجملہ کتاب سفر السعادۃ میں لایا ہے مصنف اسکا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کسی کی
نظر اپنے مال پر یا فرزند پر کہ جو اسکو خوش لگتا ہے پڑے چاہیے کہ کہے ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا انہوں نے ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑہا ٹھوڑی اسکی کا تا نظر اسکو
نہ لگے اور افسونوں مشہور سے آیات شفا ہیں نقل ہے شیخ امام ابو القاسم قشیری سے کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
ایسے کہ جاں بلب ہوا پس دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس شکایت کی میں نے آپ کی
جناب میں بیٹے کی بیماری کی فرمایا کہ کہاں ہے تو آیات شفا سے پس بیدار ہوا میں اور تلاش کیا میں نے قرآن میں آیات شفا
کو پس پائیں میں نے چھ جگہ وہ یہ ہیں ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
پس لکھا میں نے ان آیات کو اور پانی میں دھو کر پلائیں اسکو پس شفا پائی لڑکے نے الحال گویا بند کے پاؤں سے کھولا
گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی نے حاشیہ بیضاوی کے حکایت استاذ ابو القاسم قشیری کی لایا ہے
اور دیکھنا اللہ تعالے کا خواب میں ذکر کیا ہے اور پڑھنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا انکا چینی کے باسن میں اور
دھو کر پلانا اسکا بیمار کو نقل کیا ہے اور شیخ تاج الدین سبکی سے نقل کیا ہے کہ کہا دیکھا میں نے بہت مشائخ کو کہ لکھتے تھے
ان آیات کو واسطے بیماری کے رہا یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہیں انہیں کو لکھے یا تمام آیتیں جو کچھ کہ لکھا گیا ہے لکھنا انکا
اجزا اسکا ہے واللہ اعلم (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ
شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہے پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑھنے والی تقدیر سے
تو بڑھ جاتی اُس سے نظر اور جب وقت کہ طلب دھونے کے لیے جاؤ تم پس دھوؤ نقل کی یہ مسلم نے ف نظر
حق ہے یعنے کارگر جانا نظر کا آدمی میں اور ہر چیز میں کہ اچھا جان کر نظر کرے ثابت و واقع ہے ساتھ تقدیر الٰہی کے
اور حق تعالے نے یہ خاصیت بعضوں میں رکھی ہے مانند سحر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اس چیز کا کیا ہے اور بڑھنے والی
یعنے اگر کوئی چیز پیش اُسکے لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الٰہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور سبقت کر جاتی اسکو اور یہ بیان
ہے شدت تاثیر نظر کے اور سرعت نفوذ اسکی کے اشیاء میں اور طلب دھونے کے لیے جاؤ الخ عادت تھی لوگوں
کی کہ نظر لگانے والے کے ہاتھ پاؤں اور ازار کے نیچے سے دھوتے تھے اور وہ پانی ڈالتے تھے اسپر کہ جسکو
نظر لگی تھی اور اسکو سبب شفا کا جانتے تھے پس آنحضرت نے اسکی رخصت دی اور اوسکو فائدہ اسمیں ہے

کہ وہم دفع ہو جاتا ہے اور بطور اس دعویٰ کا فصل دوسری کے اخیر میں آویگا اور جمہور علماے اہل حق اسپر ہیں کہ تاثیر نظر کی ثابت ہے نفوس و اموال وغیرہ میں اور بعضے لوگ معتزلہ وغیرہ اسکے منکر ہیں جیسے تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتے ہیں کہ جو چیز مقدر میں ہے ہونیوالی ہے کسی اور چیز کو دخل نہیں ہمین آور نہیں جانتے کہ تقدیر منافات ساتھ عالم اسباب کے نہیں رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہے کہ خاصیت اللہ تعالے نے اسمین رکھدی ہے اور اسکو سبب کیا ہے اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہے اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہے علماء نے بیچ کیفیت نظر کے کہ کیونکر لگتی ہے اور ضرر پہونچاتی ہے بعضے نظر لگانے والوں سے منقول ہے کہ کہا انھوں نے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کسی چیز کو اچھا جان کر تو ایک حرارت پاتے ہیں ہم کہ آنکھ سے نکلی اور بعضوں نے کہا کہ نظر لگانے والی کی آنکھ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے اور متکیف ہوتی ہے ساتھ اسکے ہوا اور پہونچتی ہے نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہے فساد و ہلاک کی مثل زہر کے کہ افعی سے پہونچتا ہے یعنے بعضے افعی ایسے ہوتے ہیں کہ مجرد نظر کرنے کے زہر پہونچاتا ہے اور ہلاک کرتا ہے حاصل یہ کہ مثال تیر کے ایک چیز نظر لگانے والے سے جانب نظر زدہ کے روانہ ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع کہ بچاو اسکا کرے درمیان نہیں ہو تو پہونچتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان میں ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سے ہے تو نہیں پہونچتی اور نہیں نفوذ کرتی ہے اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانے والے ہی کی طرف پلٹ آتی ہے مانند تیر معکوس کے بر تقدیر سختی سپر کے اور جیسے کہ بعضوں میں قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہے نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اسکی کا بھی دیا ہے۔ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری (عن اسامۃ بن شریک قال قالوا یا رسول اللہ افنتداوی قال نعم یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء غیر داء واحد الھرم رواہ احمد والترمذی وابو داود) روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم فرمایا کہ ہاں اے بندوں اللہ کے دوا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے نے نہیں رکھی ہے کوئی بیماری مگر کہ معین کی اسکے لیے شفا سوائے ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے۔ ف اے بندوں اللہ کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ دوا کرنی نہیں منافی ہے عبودیت و توکل کے لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو فقط سبب شفا جانو۔ ع (وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ یطعمھم ویسقیھم رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کیا کرو اپنے بیماروں کو کھانا کھلانے پر اسلیے کہ اللہ تعالے کھانا کھلاتا ہے انکو اور پلاتا ہے انکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ف کھانا کھلانے پر یعنے کھانے پلانے پر اور انھیں کے حکم میں ہے دوا اخیر جملہ حدیث کے یہ معنی ہیں کہ قوت بخشتا ہے اللہ تعالے اور مدد کرتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ فائدہ دیتی ہے مثل فائدے کھلانے اور پینے کے اور زندہ رہنا اور قوت ہونی ساتھ قدرت الٰہی کے ہے نہ ساتھ کھانے پینے کے حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز میں مشغول ہے کہ احتیاج طعام کی نہیں رکھتا اور اگر بنا اوپر جریان عادت کے کوئی سبب واسطے بقا کے چاہیے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل انکو کرے کافی ہے۔ ح (وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی اسعد بن زرارۃ من الشوکۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب) اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ف داغ دیا یعنے اپنے ہاتھ سے یا کسی کو حکم کیا داغنے کا اور یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس بیماری کے لیے داغ کہاں دیا۔ ع ح (وعن زید بن ارقم قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت رواہ الترمذی

اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوا کرین ہم بیماری ذات الجنب کے لیے ساتھ قسط بحری کے
یعنے کٹ کے اور تیل زیت کے یعنے ساتھ کھانے یا لگانے انکے کے یا دونون کے نقل کی یہ ترمذی نے (وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ینعت الزیت والورس من ذات الجنب رواہ الترمذی) اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان
کرتے اور مدح کرتے زیت اور ورس کی واسطے علاج ذات الجنب کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ورس ساتھ زبر واو اور جزم رے کے نام ایک گھانس کا کہ
زرد ہوتی ہی مانند زعفران کے اس سے رنگتے ہین اور ظاہر یہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتھ انکے بطریق لدود کی یعنے ٹپکانے کے منہ مین ہو گا (وعن
اسماء بنت عمیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالہا بما تستمشین قالت بالشبرم قال حار جار قالت ثم استمشیت
بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیہ الشفاء من الموت کان فی السنا رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہی اسماء بنت عمیس کی سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا انسے
کہ ساتھ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھ شبرم کے فرمایا کہ گرم و رم ہی کہا اسمانے پھر جلاب لیا مینے ساتھ سنا کے فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اسمین شفا موت سے تو البتہ ہوتی بیچ سنا کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی
نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف شبرم نام ایک گھانس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دے کر پانی اسکا پیتے ہین
اور لفظ حار جار دونون ساتھ حے مہملہ اور تشدید رے کے ہین اکثر صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نے دوسری لفظ کو ساتھ
جیم کے ضبط کیا ہی جیسا اتباع سے اور اتباع یہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کے کہ مناسب ہوتا ہی لاتے ہین واسطے مبالغہ کے جیسے جادر وادر اور
بہر تقدیر معنی یہ ہین کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبانے منع کیا ہی اسکے استعمال سے بسبب زیادہ مسہل ہونے اسکے کے اور اخیر حدیث مین
مبالغہ ہی بیچ تعریف سنا کے کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سے اور افضل کی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمین ضرر کا نہین اور قریب باعتدال ہی اور حار
ہی درجہ اول مین اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو جملہ خاصیتون اسکی سے یہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سوداوی
کو وجع شح (وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء
فتداووا ولا تداووا بحرام رواہ ابوداود) اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اللہ تعالے نے اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطے ہر بیماری کے دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتھ حرام کے نقل کی
ابوداود نے ف ساتھ حرام کے یعنے مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکے کے کہ جو حرام ہین دوا کرو اور بیچ نہی کے دوا کرنے سے ساتھ حرام چیزون کے
مطلق اور ساتھ شراب کے علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سے روایت ہی کہ خدا تعالے نے نہین رکھی شفا تمہاری اُن چیزون مین کہ
حرام کی ہین اور جب طارق جعفی نے سوال کیا آنحضرت سے شراب کے بنانے کا منع فرمایا انکو انھون نے کہا کہ دوا کے لیے بناتا ہون مین فرمایا وہ دوا نہین
ہی بلکہ وہ مرض ہی اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاہ اللہ اور بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر اطبائے حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی
سوائے اسکے دوا نہین تو جائز ہی دوا کرنی ساتھ اسکے لیکن وجود حاذقون کا اور اتفاق انکا اوپر انحصار دوا کے ایک چیز مین متعذر ہی (وعن
ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوائے خبیث سے نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف یعنے دوائے نجس اور حرام کے استعمال سے منع فرمایا مراد خبیث سے دوائے بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اسکے استعمال سے متنفر ہو وہ بھی خوب نہین کہ

نفع او سین کرتا ہوتا ہو بسبب قبول کرنے لبیت کے اور اس تقدیر پر نہی تنزیہی ہوگی ۔ ف (وَعَنْ سَلْمٰی خَادِمَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا کَانَ اَحَدٌ یَشْتَکِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِیْ رَأْسِہٖ اِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِیْ رِجْلَیْہِ اِلَّا قَالَ اخْتَضِبْہُمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے سلمہ خادمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے کہ کہا نہیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا بیچ سر اپنے کے یعنے اس بیماری کا کہ ہوئی کثرت خون سے مگر فرماتے بھری ہوئی سینگی کھچواؤ اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤن اپنے کے یعنے اس درد کا کہ بسبب حرارت کے ہوتا مگر فرماتے مہندی لگاؤ انکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حدیث مطلق شامل ہے مردون اور عورتون کو لیکن لائق یہ ہے کہ اکتفا کرے مرد ساتھ مہندی لگانے کے تلوون پر اور پرہیز کرے ناخنون پر لگانے سے واسطے احتراز کرنے کے مشابہت عورتون کی سے حتی الامکان ۔ ع (وَعَنْہَا قَالَتْ مَا کَانَ یَکُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرْحَۃٌ وَلَا نَکْبَۃٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْہَا الْحِنَّاءَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے سلمے سے کہ کہا نہ پہونچتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند انکے کا اور نہ زخم پتھر یا کانٹے کا مگر فرماتے مجکو یہ کہ رکھون اسپر مہندی نقل کی ترمذی نے ف اسلیے کہ مہندی کی برودت سے تخفیف ہوجاتی ہے بیچ حرارت اور الم زخم کے ۔ ع (وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَحْتَجِمُ عَلٰی ہَامَتِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ وَہُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَہْرَاقَ مِنْ ہٰذِہِ الدِّمَاءِ فَلَا یَضُرُّہٗ اَنْ لَا یَتَدَاوٰی بِشَیْءٍ لِشَیْءٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھری ہوئی سینگی کھچواتے تھے اپنے سر مبارک پر اور درمیان دونون مونڈھون اپنے کے اور فرماتے جو شخص کہ نکالے بعض ان خونون میں سے پس نہیں ضرر کرتا اسکو یہ کہ دوا کرے کچھ واسطے کسی بیماری کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اپنے سر مبارک پر الخ احتمال ہے کہ کبھی سر پر سینگی کھچواتے ہون اور کبھی درمیان میں مونڈھون کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ دونون جاے کھچواتے ہون اکٹھی اور خونون میں سے ظاہر یہ ہے کہ مراد خون ان اعضاے مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اسکے نکالنے کی ۔ ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰی وَرِکِہٖ مِنْ وَثْءٍ کَانَ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوائی یعنے بھری ہوئی اپنے کولے پر سبب موچ کے کہ آئی تھی حضرت کے پانے مبارک میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف وثی ساتھ زبر واو اور جزم ثاء اور ہمزہ کے درد اور ضرب کہ پہونچے عضو کو بغیر اسکے کہ ٹوٹ جاوے ۔ ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَۃِ اُسْرِیَ بِہٖ اَنَّہٗ لَمْ یَمُرَّ عَلٰی مَلَاءٍ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ اِلَّا اَمَرُوْہُ مُرْ اُمَّتَکَ بِالْحِجَامَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دون شب معراج کی سے یہ کہ نہیں گذرے اوپر کسی جماعت کے فرشتون میں سے مگر کہ حکم کیا اونھون نے حضرت کو یعنے پہونچایا انکو حکم الٰہی کہ حکم کرو اپنی امت کو ساتھ پچھنون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف پچھنون کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ پچھنے خون کو نواحی جلد سے اخراج کرتے ہین اور اطبا قائل ہین اسکے کہ بلاد گرم میں پچھنے افضل ہین فصد سے اسلیے کہ خون انکا رقیق اور پختہ ہوتا ہے اور اوپر سطح بدن کے آجاتا ہے اور پچھنون سے باہر نکلتا ہے نہ فصد سے اور مراد امت سے وہ صحابہ ہین کہ اسوقت مین موجود تھے یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہے یا مراد امت سے عام ہین کہ جنکو حاجت پڑے خون نکلوانے کی حضرت صلعم کی امت مین سے ۔ م ح (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِیْبًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ یَجْعَلُہَا فِیْ دَوَاءٍ فَنَہَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان سے یہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈالنے مینڈک کے سے دوا مین کہ درست ہے یا نہین پس منع کیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے

نہین پروا کرتا مین ہر عمل سے کہ کرون مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاؤن مین گلے مین ہنکایا کہون مین شعر یعنے تصنیف کرون مین اپنی طرف سے نقل کی یہ ابو داود نے
ف نہین پروا کرتا مین الخ یعنے اگر ان چیزون مین سے ایک چیز بھی مجھسے صادر ہو تو مین اُن لوگون مین سے ہون کہ پروا نہین کرتے ہر چیز کی کرنے مین اور تمیز
نہین کرتے امشروع سے مقصود یہ ہو کہ کرنا ان چیزون کا کام اُس شخص کا ہو کہ بیقید اور نے پروا ہو بیچ کرنے نامشروعات کے اُن چیزون کا استعمال نہ کرے اسلیے یہ جو
کہ تریاق مین تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہو پس حرام ہو وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اسمین حرام چیزین نہ پڑین کچھ مضائقہ نہین اُسکا اور بعضون نے کہا
کہ ترک اسکا بھی اولے ہو عمل کرنے کو ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سے تمیمہ جاہلیت کے ہین یعنے منتر اونکے اور ٹنگی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتھ قرآن
او اسمائے الٰہی کے ہون خارج ہین اس حکم سے بلکہ مستحب ہین امید ہو برکت کی اُنین اور کہون مین شعر الخ یعنے قصد کرون مین شعر کہنے کا اور کہون نہ
دل سے یہ بات حضرت نے بسبب اس قول اللہ تعالے کے فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بے قصد وبے اختیار زبان سے کلام موزون نکلے
وہ اور بات ہو داخل کہنے شعر کے اور مذموم نہین اسلیے کہ اہل عرف واصطلاح بھی اسکو داخل شعر کے نہین رکھتے چونکہ حق تعالے نے آنحضرت کو منزہ اور معصوم
کیا تھا مطلق شعر کہنی حضرت کے لیے روا نہ تھی اور یہ کمال مخصوص ہو ساتھ حضرت کے اور بیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل اور کلامون کے ہین اچھے مضمون
کے اچھے ہین اور برے مضمون کے برے ہین توجہ باطن کی اُنکی طرف اور ضایع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کہ مانع ہو امور ضروریہ دینی سے مذموم ہو اور کہا ابن مالک نے
یعنے کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمیمہ کا حرام ہین مجھپر اور بیچ حق امت کے تمیمہ اور کہنا شعر کا حرام نہین جبکہ نہو اسمین جھوٹ اور ہجو مسلمان
کی یا کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نہو اسمین کوئی حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کے نہین حرام انتہی ش ع ح (وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہو مغیرہ بن شعبہ سے کہا
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داغ دیوے یا منتر پڑھوائے پس تحقیق بری ہوا توکل سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے داغ اور منتر اگرچہ
مباح ہین وقت حاجت کے ولیکن مقام توکل بالاتر ہو اس سے فرمایا اللہ تعالے نے وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون بیچ مبالغہ کرنے بیچ طلب اسباب کے دلالت ہے
اوپر غفلت اُسکی کے رب الارباب سے چنانچہ اسیلیے کہا ہو امام غزالی نے کہ جو کوئی بند کرے دروازہ اپنا ساتھ دو قفلون کے یا ایک قفل کے پھر کہے ہمسایہ کو ساتھ
محافظت کے نکلا توکل سے ش ع ح (وَعَنْ عِيْسَى ابْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً فَقَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہو عیسے بن حمزہ سے کہ کہا گیا مین عبد اللہ
بن عکیم کے پاس اسحال مین کہ اُنکے بدن پر بیماری سرخی کی تھی پس کہا مین نے کیون نہین لٹکاتے تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نے پناہ مانگتا ہون مین
ساتھ اللہ کے اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لٹکاوے کسی چیز کو سونپا جاتا ہو طرف اُسکے نقل کی یہ ابو داود نے ف کہا طیبی
نے شاید کہ عبد اللہ نے پناہ مانگی ساتھ اللہ کے لٹکانے تعویذ کے سے اسلیے کہ وہ تھے متوکلین سے اگرچہ جائز ہو اور جو کوئی لٹکاوے کسی چیز کو یعنے لٹکاوے تعویذ اور ٹنگی اور
مانند انکے اس اعتقاد سے کہ یہ چیزین نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور لفظ وکل ساتھ پیش واو اور تخفیف کاف مکسور کے ہو یعنی چھوڑا جاتا ہو اور سپرد
کیا جاتا ہو طرف اُسکے یعنے محروم کیا جاتا ہو اعانت وامداد الٰہی سے اور شفا نہین پاتا ہو اسلیے کہ سب چیزین ماسوائے حق کے نہ ضرر کرتی ہین اور نہ نفع
دیتی ہین مقصود رغبت دلانی ہو اوپر تفویض وتوکل کے ش ع ح (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ) اور روایت ہو عمران بن حصین سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین منتر تاثیر کرتا مگر نظر سے یا ڈنک زہردار سے یعنے بچھو اور مانند اسکے کے ڈنک سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے اور
روایت کی یہ ابن ماجہ نے بریدہ سے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تاثیر کرتا منتر مگر نظر سے یا ڈنک جانور زہردار سے یا خون سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
اس حدیث میں لفظ خون کا زیادہ آیا اور علما نے مراد اس سے خون نکسیر کا رکھا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جو بیمار بار بار خون کے سبب ہوں خواہ بسبب
روان ہونے خون کے یا بسبب فساد خون کے تو بھی جائز ہے سلام ہوتا ہے واللہ اعلم اور ابو داؤد کی ایک روایت میں الا فی نفس آیا ہے بجائے الا فی عین کے اور کہا
علما نے کہ مراد نفس سے نظر ہے اور بجائے حمۃ کے لدغۃ آیا ہے کہ یہی کاٹنے کے ہے دانتوں سے جیسے کہ سانپ اور زنبور ڈنک کے اور منتر پڑھنا بیماری کو نافع ہے مثل
وبا اور درد دانتوں وغیرہ کے جیسے کہ احادیث میں آیا ہے اور صحیح مسلم میں آیا ہے کہ جبریل پیغمبر خدا کے پاس آئے اس حال میں کہ حضرت بیمار تھے سو منتر کیا کہا بسم اللہ
ارقیک من کل داء یوذیک پس مراد ساتھ حصر کے اس حدیث میں مبالغہ ہے اور مراد یہ ہے کہ منتر ان تین چیزوں میں بہت نافع اور اولیٰ ہے بہ نسبت اور چیزوں کے اور زیادہ
اور متعارف ہے درمیان لوگوں کے ف (وعن اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیہم العین افاسترقی لہم قال نعم فانہ لو کان
شیء سابق القدر لسبقتہ العین رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے اسماء بنت عمیس کی سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی
جلدی پہنچتی ہے طرف انکے نظر یعنی بسبب خوبصورت اور خوب سیرت ہونے انکے کے کیا منتر پڑھوا دوں میں انکے لیے فرمایا ہاں اسلیے کہ تحقیق اگر ہوتی
کوئی چیز سبقت لیجانے والی تقدیر سے تو سبقت لیجاتی اس سے نظر یعنی نظر اثر عظیم رکھتی ہے پس منتر پڑھوا انکے لیے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ
نے ف جیسے بعض نظر بسبب حسد اور خبث طبع کے ضرر پہنچاتی ہے ایسے ہی انکے مقابلہ میں نظر یاروں اور دوستوں کی نافع ہوتی ہے مانند اکسیر کے کہ کافر کو
مومن کر دیتی ہے اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم ف (وعن الشفاء بنت عبد اللہ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین
ہذہ رقیۃ النملۃ کما علمتیہا الکتابۃ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے شفاء بنت عبد اللہ کی سے کہ کہا داخل ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں تھی
نزدیک حفصہ کے پس فرمایا کیا نہیں سکھلاتی تو اسکو یعنی حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکھلایا تو نے اسکو لکھنا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف شفا ساتھ کسرہ شین کے بیٹی ہیں عبد اللہ
ابن عبد شمس کی قرشیہ عدویہ ہیں نام انکا لیلی ہے اور شفا لقب ہے کہ غالب آیا ہے نام پر اسلام لائیں پہلے ہجرت کے اور تھیں فاضلہ عاقلہ عورتوں میں اور حضرت انکے یہاں
تشریف لیجاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے اور حضرت کے لیے بچھونا اور ازار رکھ چھوڑی تھیں کہ وقت آرام کرنے کے خدمت میں آویں اور نملہ پھنسیاں ہیں کہ پہلو پر نکلتی ہیں اور نہایت
سوزش کرتی ہیں اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا چیونٹیاں چلتی ہیں اور یہ شفا منتر پڑھتی تھیں نملہ کی دفع کے لیے مکہ میں جب یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت مدینہ میں تشریف لائے
تو انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ایام جاہلیت میں منتر نملہ کے لیے کرتی تھی چاہتی ہوں کہ آپ کے آگے عرض کروں پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکھا اور فرمایا
کہ تعلیم کر اسکو حفصہ کو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کلام حضرت سے بطور تعریض کے تھا حفصہ کو کہ انھوں نے افشائے سر حضرت کا کیا تھا چنانچہ وہ قصہ سورہ تحریم
میں مذکور ہے اور مراد رقیہ نملہ سے چند کلمات ہیں کہ مشہور تھے درمیان انکے بایں نام اور عورتیں عرب کی انکو رقیہ نملہ کہتی تھیں نہ رقیہ نملہ حقیقۃ کہ اسمیں کچھ فائدہ
تھا اور منع فرمایا تھا اس سے پس کیونکر حکم فرماتے انکے سکھانے کا انکو اور کلمات مشہور یہ ہیں (العروس تحتفل وتختضب وتکتحل وکل شیء تفتعل غیر ان لا
تعصی الرجل) اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہ ہے کہ عورت آرائش کرتی ہے اپنے تئیں اور سب کچھ کرتی ہے مگر نافرمانی مرد کے پس آنحضرت نے تعریض کی حفصہ کو
اور تادیب کیا انکو نافرمانی کرنے پر اور افشائے سر کرنے پر اور عورتوں کو لکھنے کے سکھانے سے ایک حدیث میں نہی آئی ہے کہ فرمایا لا تعلمن الکتابۃ اور اس حدیث سے
جواز سمجھا گیا پس حکم پہلے نہی سے ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ عورتیں آنحضرت کی مخصوص تھیں ساتھ بعضے احکام وفضائل کے اور نہی کتابت سے محمول ہے اور تمام
عورتوں پر کہ خوف فتنہ کا دامن گیر ہے اور درمیان ہیں اور کہا خطابی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ سکھانا کتابت کا عورتوں کو مکروہ ہے کہتا ہوں میں کہ یہ جائز ہو اسواسطے
کی عورتوں کو نہ بعد فساد زمانہ کے اور کہا بعضوں نے کہ یہ حکم خاص حضرت حفصہ ہی کے لیے تھا نہ اوروں کے لیے ف (وعن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف
۱۲۲ قال رای عامر بن ربیعۃ سہل بن حنیف یغتسل فقال واللہ ما رایت کالیوم ولا جلد مخباۃ قال فلبط سہل فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقیل له یا رسول الله هل لك فی سهل ابن حنیف والله ما یرفع راسه فقال هل تتهمون له احدا فقالوا نتهم عامر بن ربیعة قال فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم عامرا فتغیظ علیه وقال علام یقتل احدکم اخاه الا برکت اغتسل له فغسل عامر وجهه ویدیه ومرفقیه ورکبتیه واطراف رجلیه وداخلة ازاره فی قدح ثم صب علیه فراح مع الناس لیس له باس رواه فی شرح السنة ورواه مالك وفی روایته قال ان العین حق توضأ له فتوضأ له) اور روایت ہے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہ کہا دیکھا عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتے پس کہا عامر نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے کوئی دن مانند آج کے دن کے اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس جلد کے یعنے جلد سہل کی کہا ابو امامہ نے پس گرایا گیا سہل یعنے گر پڑا زمین پر مارے ٹوک کے پس لایا گیا سہل واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا گیا واسطے رسول خدا کے اور رسول خدا کیا ہے آپ کو رغبت بیچ علاج کرنے سہل بن حنیف کے قسم ہے اللہ کی نہیں اٹھاتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نے کیا گمان کرتے ہو تم کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہو پس کہا لوگوں نے گمان کرتے ہیں ہم عامر بن ربیعہ پر اس لئے کہ کہا راوی نے پس بلایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عامر کو اور سخت کہا اسکو اور فرمایا کس واسطے قتل کرتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی کو کیوں نہ دعا کی تو نے اسکے واسطے برکت کے یعنے کیوں نہ کہا تو نے بارک اللہ علیک تاکہ نہ کرتی اسمیں نظر دھو تو واسطے اسکے اعضا اپنے سہل کے لیے اور ڈال پانی اسپر پس دھویا سہل کے لیے عامر نے منہ اپنا اور ہاتھ اپنے اور کہنیاں اپنی اور گھٹنے اپنے اور سرے اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے اور اعضا ازار کے اندر یعنے ستر اور ران اور ڈالا ایک پیالہ میں پھر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اٹھکر ساتھ لوگوں کے اس حال میں کہ نہ تھا اسکو کچھ خلل یعنے اسی وقت صحت پائی اور روایت کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ میں اور نقل کی یہ مالک نے اور مالک کی روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنے ٹوکنے والے کو تحقیق نظر حق ہے وضو کر دے واسطے اسکے پس وضو کیا واسطے اسکے ف کہا نووی نے کہ صورت ٹوک لگانے والے کی وضو کا نزدیک علما کے اس طرح ہے کہ لایا جاوے پیالہ پانی کا اور نہ رکھا جاوے پیالہ زمین پر پھر لیوے وہ ایک چلو اور کلی کرے پھر ڈالے کلی پیالہ میں پھر لیوے اسمیں سے پانی اور دھووے اس سے منہ اپنا پھر لیوے بائیں ہاتھ سے پانی اور دھووے داہنی ہتھیلی اپنی پھر لیوے داہنے ہاتھ سے پانی اور دھووے اس سے ہتھیلی بائیں پھر بائیں ہاتھ سے پانی لیوے اور دھووے کہنی داہنی پھر داہنے ہاتھ سے لیوے پانی اور دھووے اپنی کہنی بائیں اور نہ دھووے اس چیز کو کہ درمیان کہنیوں اور ہتھیلیوں کے ہے پھر دھووے قدم داہنا پھر بایاں پھر گھٹنا داہنا پھر بایاں بطور سابق کے اور یہ سب پیالہ میں دھووے پھر تہ بند کے اندر سے دھووے پس جب یہ سب دھو چکے تو ڈالے پانی اسکے پیچھے سے اسکے سر پر اور اس طرح کے معالجات اسرار حکمتوں سے ہیں کہ عقل دریافت کرنے انکے سے عاجز ہے اور کہا مازری نے کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور جبر کیا جاوے ٹوکنے والا اوپر وضو کے واسطے ٹوک زدہ کے بسبب صحیح روایت کے اور کہا کہ بعید ہے خلاف کرنا اس میں جبکہ خوف ہو ٹوک زدہ کے ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض رحمہ نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانے کے تو لازم ہے کہ پرہیز کرے اس سے اور لائق ہے امام کو کہ منع کرے اسکو آنے سے لوگوں میں اور حکم کرے اسکو کہ اپنے گھر میں رہا کرے اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کرے اسکے لیے بقدر کفایت اسکی کے اسلیے کہ ضرر اسکا شدید ہے ضرر جذامی کی اور کہا نووی نے کہ قول اس کہنے والے کا صحیح متعین ہے اور نہیں معلوم ہوتا غیر اسکے سے خلاف اسکا واللہ اعلم (وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلتا اخذ بهما وترك ما سواهما رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے جنوں سے اور ٹوک آدمی کی سے یہاں تک کہ اتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب اتریں یہ شروع کی حضرت نے پناہ مانگنی ساتھ ان دونوں سورتوں کے اور چھوڑ دی پناہ پکڑنی سوائے ان دونوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے (وعن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم هل رؤی فیکم المغربون قلت وما المغربون قال الذین تشترك فیهم الجن رواه ابو داود) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

ملوث کیا و دکھلائی دیتے ہیں تمہارے اندر مغربون کہا میں نے کہ کون ہیں مغربون فرمایا وہ لوگ ہیں کہ شریک ہوتے ہیں انہیں جن نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف شریک ہوتے ہیں جن یعنے انکے نطفہ میں اور اولاد میں بسبب ترک کرنے ذکر اللہ کے وقت صحبت کرنے کے بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اسکے ستر کے
ساتھ ملاتا ہے اور زنا کرتا ہے ساتھ اسکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ پس واجب ہے انسان کو کہ کرے جسطرح حدیث میں آیا ہے کہ جب
صحبت کرنے لگے بیوی اپنی سے تو کہے بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب ترک کرتا ہے یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہے شیطان
صحبت کرنے میں پس معنے مغربون کے ہیں تجاوز کرنے والے ذکر خدا سے اور دور ڈالنے والے نفس اپنے کو ذکر حق سے وقت جماع کے یا دور ڈالنے والے
فرزند کو جنس اپنی سے اور ملانے والے رگ غریب کو نسب میں پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہے تا بچے اس بلائے عظیم سے اور بسبب اسکے ترک
کرنے فساد اور بنانے روزگار کا ظاہر ہوا اور بعضوں نے کہا کہ مراد شارکت جن سے ان میں حکم کرنا انکا ہے انکو ساتھ زنا کے اور اچھا کر دکھانا ہے زنا کا انکو پس پیدا ہوتی
ہے اولاد بری انتہی ع (وذکر حدیث ابن عباس خیر ما تداویتم فی باب الترجل) اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سلا سکا خیر ما تداویتم ہے بیچ باب ترجل کے الفصل
الثالث فصل تیسری (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعدۃ حوض البدن والعروق الیہا واردۃ فاذا صحت المعدۃ
صدرت العروق بالصحۃ واذا فسدت المعدۃ صدرت العروق بالسقم) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا
بہ نسبت بدن کے مانند حوض کے ہے بہ نسبت درخت کے اور رگیں بیچ بیت آدمی کے کہ اعضا سے آئی ہیں طرف معدہ کے اور پیوستہ ہیں ساتھ اسکے ایسی ہیں کہ
جیسے کوئی پانی پینے کے لیے حوض پر آوے پس جس وقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں معدہ سے طرف اعضا کے ساتھ رطوبات جیدہ اور غذائے صالح
کے کہ سبب صحت بدن اور قوت اسکی کے ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں طرف اعضا کے ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب بیماری بدن اور
ضعف اسکے کے ہیں ف یعنے حال اسکا مانند حال حوض کے ہے کہ رگ و ریشے درخت کے اسکی طرف جا کر رطوبات کو جذب کرتے ہیں اگر پانی صاف و شیریں ہے
تو سبب تازگی اور نشوونما درخت کا ہوتا ہے اور اگر پانی گدلا شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ حمل کریں اسکو طب نبوی
پر کہ افعال آدمی کے اور اقوال و آداب اسکے موافق کھانے پینے اسکے کے ہوتے ہیں پس اگر داخل ہو حرام پیٹ میں صادر ہوتے ہیں افعال وغیرہ حرام اور اگر
داخل ہو فضول نکلتے ہیں افعال وغیرہ فضول ہے اصول و فروع سے پس ہے طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ روئیدگی کے کہ ظاہر ہوتے ہیں اس سے فی الحال
جیسے کہ کہا گیا ہے کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالے نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نے من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ
اور اس حدیث میں بعضوں نے کلام کیا ہے اور بعضوں نے اسکو موضوعات میں گنا ہے اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت اسکی کے ساتھ
روایت طبرانی اور بیہقی کے ہے حسن یا ضعیف پس نہیں صحیح ہو یہ کہ کہا جاوے اسکے حق میں انہ باطل لا اصل لہ انتہی ع ح (وعن علی قال بینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذات لیلۃ یصلی فوضع یدہ علی الارض فلدغتہ عقرب فتناولہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنعلہ فقتلہا فلما انصرف قال لعن اللہ
العقرب ما تدع مصلیا ولا غیرہ او نبیا وغیرہ ثم دعا بملح وماء فجعلہ فی اناء ثم جعل یصبہ علی اصبعہ حیث لدغتہ ویمسحہا ویعوذہا بالمعوذتین رواہما البیہقی
فی شعب الایمان) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا اسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتے پس رکھا ہاتھ اپنا زمین
پر کاٹا حضرت کی انگلی میں بچھو نے پس مارا اسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کے پس مار ڈالا اسکو پس جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو
کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اسکو بیچ ہر ایک کو ایک باسن میں پھر شروع کیا کہ
ڈالتے تھے اسکو یعنے اس چیز کو کہ باسن میں تھی اپنی انگلی پر اس جگہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے انگلی کو اور پڑھتے تھے اسپر قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں (وعن عثمان بن عبد اللہ بن موہب قال ارسلنی اہلی الی ام

سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ
فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے عثمان بن عبد اللہ
بن موہب سے کہ کہا بھیجا مجکو اہل میرے نے طرف ام سلمہ کے ساتھ پیالے پانی کے اور تھی عادت جس وقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجتا طرف
ام سلمہ کے ایک بڑا پیالہ پس نکالتیں ام سلمہ بال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں رکھتیں بال کو بیچ نلی چاندی کے پس ہلاتیں اسکو اسکے لیے پس پیتا
وہ اُس پانی سے کہا راوی نے پس جھانک کر دیکھا میں نے نلی میں پس دیکھے میں نے کتنے ایک بال سرخ روایت کی یہ بخاری نے ف کہا طیبی نے
کہ استعمال چاندی کا یہاں تھا مانند ڈالنے حریر کے کعبہ پر واسطے تعظیم کے اور بال سرخ خلقی تھے یا بھورے تھے بسبب آمد بڑھاپے کے یا مہندی میں رنگے
ہوئے تھے یا بسبب خوشبوئی کے متغیر ہو گئے تھے ؛؛ ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ
أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلٰثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُوْرَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کتنے ایک آدمیوں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کہا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کھنبی چیچک ہے
زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہے بہشت سے ہے اور وہ شفا
ہے زہر سے کہا ابو ہریرہ نے پس لیں میں نے تین کھنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے انکو پیسے کو مگر عرق انکا نچوڑا اور رکھا میں نے انکا پانی شیشہ میں اور
بطور سرمہ کے دیا میں نے اسکو ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ میں پس اچھی ہو گئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف چیچک ہے الخ یعنے جیسے
دانہ چیچک کے فضلات ردیہ ہیں کہ لڑکوں کے پوست میں سے باہر نکل آتے ہیں ایسے ہی یہ کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہے کہ زمین سے نکلتی ہے یہ بات صحابہ نے ازراہ
مذمت کھنبی کے کہی پس آنحضرت نے انکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سے ہے یعنے جملہ عطایا سے ہے کہ منت رکھی اللہ تعالے نے اپنے بندوں کے
ساتھ اسکے کہ بے مشقت بونے اور پانی دینے کے زمین سے نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضوں نے کہا کہ مشابہت دی اس من کے ساتھ کہ حضرت موسیٰ کی
قوم پر اُترتی تھی یعنے جیسے وہ بے مشقت اترتی تھی ویسے ہی یہ بھی بے مشقت تخم ریزی وغیرہ کے نکلتی ہے اور یہ ظاہر تر ہے اسلیے کہ ایک روایت میں آیا ہے الکمأة
من المن والمن من الجنة اور پانی اسکا الخ کہا نووی نے کہ کہا بعضوں نے کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہے اور بعضوں نے کہا ملا کر ساتھ کسی دوا کے اور بعضوں نے کہا
کہ اگر ہو واسطے ٹھنڈک آنکھوں کی گرمی کے تو نرا پانی شفا ہے اور اگر ہو غیر اسکے تو ملا کر ساتھ اور دوا کے اور صحیح بلکہ صواب یہ ہے کہ نرا پانی شفا ہے مطلق چنانچہ دیکھا میں نے
بعضے مشائخ زمانے اپنے کے تھے کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی بجرد دینے پانی اسکے کے بسبب اعتقاد کرنے کے ساتھ حدیث کے اور متبرک جاننے اسکے کے
شفائے کامل پائی (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ) اور روایت ہے ان سے یعنے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہونچتی اسکو بڑی بلا ف یعنے برکت اور خاصیت
شہد سے بلائے عظیم دفع ہوتی ہے چہ جائے حقیر اور کہا صاحب سفر السعادہ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ میں شہد ساتھ پانی کے ملا کر گھونٹ گھونٹ
نوش کرتے تھے انتہی اور لکھا ہے علمائے کہ بیچ پینے شہد کے پانی میں ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پاتی معرفت اسکے کی مگر فضلائے اطبہ اسلیے کہ پینا شہد
کا او چاٹنا اسکا نہار منھ ازالہ کرتا ہے بلغم کو اور دھوتا ہے معدہ کو اور دور کرتا ہے لزوجت اور فضلوں کو اور گرم کرتا ہے معدہ کو ساتھ اعتدال کے اور کھولتا ہے سدوں کو ح (وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ أَنَّ
الْأَخِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں

نقل کین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہے کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہے بلکہ موقوف ہے ابن مسعود پر یعنی انکا قول ہے ف شہد مین شفا ہے بحسب اس قول اللہ تعالے کے فیہ شفاء للناس اور قرآن کے حق مین فرمایا ہے ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہے بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسلیے فرمایا کہ ہدی وشفاء ہے ع ح (وعن ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ من الشاۃ المسمومۃ قال معمر فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذہب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین) اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لیے درمیان سر پر بسبب بیماری کے کہ ہوئی تھی کہ کھاتے بکری زہر دار کے سے کہا معمر نے کہ روات اس حدیث سے ہے پس پچھنے لیے مین نے بغیر کھانے زہر کے اسی طرح سے درمیان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھسے یہانتک سکھلایا جاتا تھا مین الحمد نماز مین ف اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت زائد کے کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہے ع ح

(وعن نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وہی تزید فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے نافع سے کہا کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہے میرے بدن مین خون نے پس بلا لا میرے پاس سینگی والے کو کہ پچھنے لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو یعنے قوی سینگی اچھی طرح کھینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے بھری ہوئی سینگی کھچوانی نہار منھ بہتر ہے اور وہ زیادہ کرتی ہے عقل مین اور زیادہ کرتی ہے حفظ مین یعنے اسکو کہ حافظہ نہین رکھتا اور زیادہ کرتی ہے حافظہ کو حافظہ یعنے کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانے والا پس کھچواوے دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالے کے اور بچو سینگی کھچوانے سے دن جمعہ کے اور دن ہفتے کے اور دن اتوار کے اور سینگی کھچواؤ پیر کے دن منگل کے دن اور بچو سینگی کھچوانے سے دن بدھ کے اسلیے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑے اسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کے یا بدھ کی رات ف پڑے اسمین ایوب بلا مین ظاہر یہ ہے کہ سبب پڑنے کا بلا مین لینا پچھنون کا تھا بدھ کے دن اور مفسرون نے اور بھی اسباب اسکے ذکر کیے ہین شاید کہ یہ جملہ ان اسباب سے ہو اور لکھا ہے علمانے کہ حدیث کبشہ بنت ابو بکرہ سے کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کے دن خوب نہین اور اس حدیث مین برخلاف اسکے آیا جواب اسکا یہ کہ بر تقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہ ہے کہ منگل کو سترہوین تاریخ واقع ہو جیسے کہ حدیث آئندہ مین آتا ہے اور مگر بیچ دن بدھ کے ظاہر یہ ہے کہ یہ حصر باعتبار غالب اور از راہ مبالغہ کے ہے ع ح

(وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجامۃ یوم الثلثاء لسبع عشرۃ من الشہر دواء لداء السنۃ رواہ حرب بن اسمعیل الکرمانی صاحب احمد ولیس اسنادہ بذلک ہکذا فی المنتقی وروی رزین نحوہ عن ابی ہریرۃ) اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھچوانی منگل کے دن سترہوین تاریخ مہینے کے سے دوا ہے واسطے بیماری برس روز کے نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نے کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور نہین اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اسپر اعتماد کرین اسی طرح سے منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی اور روایت کی رزین نے مانند اسکے ابی ہریرہ سے ف منگل کے دن پچھنے لینے مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق یہ ہے کہ پرہیز کرے اس سے جبتک کہ نہو اسمین اسکی ضرورت واللہ اعلم ع ح ف چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نے احکام و اقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیۃ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سے لکھے ہین ترجمہ اسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہے تا مفید ہو جاننا چاہیے کہ حکم سحر کا مختلف ہے اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنے نام بتون کے

اور ارواح خبیثہ کے ساتھ ایسی تعظیم کے کہ شایان رب العزت کے ہے مانند ثابت کرنے عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کے یا بیچ لغیر اللہ
یا حب لغیر اللہ وغیر ذلک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہے اور کرنے والا اسکا مرتد ہوتا ہے اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرح کا سحر واسطے کسی مطلب اپنے
کے کرواوے دیدہ ودانستہ تو وہ بھی کافر ہوتا ہے اور احکام ارتداد کے اسپر جاری ہونگے اگر مرد ہے تو اسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیے تا توبہ کرے
اور اس قول وفعل سے تبرا کرے اور بعد تین دن کے اگر توبہ اس سے درست نہوئی تو اسکو مار ڈالیں اور پھینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اسکو دفن نکرین اور
اہل مسلمانون کے اسکو تجہیز وتکفین نکرین اور اسکے لیے فاتحہ اور درود وصدقات ندین اور اگر عورت ہے تو اسکو بھی نزدیک امام شافعی کے بطریق مردون کے بعد تین
مہلت دینے تین روز کے مار ڈالیں اور امام اعظم رح کے نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تو بہ نصوح کرے اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد کفر کا نہو لیکن کرنے والا
اسکا دعوے کرتا ہے کہ مین اپنے سحر سے کار خدائی کر سکتا ہون مثلا آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کے یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کے
اور معجزات انکے کر سکتا ہون مانند اڑنے کے ہوا مین یا قطع کرنے مسافت ایک مہینے کے ایک لمحہ مین پس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہے بسبب اس دعوے کے نہ بسبب
نفس سحر کے اور اگر کہتا ہے کہ ان اعمال بد میرے مین ایک خاصیت ہے کہ بسبب اسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہونچانا انکا
کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہ سحر جھوٹ باندھنا اور فسق ہے اور کرنے والا اسکا کاذب وفاسق ہے اگر اپنے سحر سے نفس معصومہ کو ہلاک کرے تو مانند
قاتل اور پھانسی دینے والے کے اسکو مار ڈالیں اسلیے کہ سعی کرنے والا ساتھ فساد کے ہے اور اسباب مین درمیان ساحر اور ساحرہ کے کچھ فرق نہین یہ ہے جو کچھ
کہ امام فخر الدین زاہدی اور علمائے حنفیہ نے منقح کیا ہے اور ایک روایت مین امام اعظم رح سے یون آیا ہے کہ جو کسی کو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہے اور ساتھ اقرار
تنبیہ کے یہ بات ثابت ہو تو اسکو مار ڈالنا چاہیے اور طلب توبہ کی اس سے نکرنی چاہیے اور اگر کہے کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اسکی بات
کو قبول نکرنا چاہیے ہان اگر کہے کہ مین سابق مین سحر کرتا تھا اور ایک مدت سے اس شغل کو ترک کر دیا ہے مین نے تو اسکے قول کو قبول کرین اور اسکے خون سے
درگذر کرین اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اسکے کے سحر زدہ مر گیا ساحر سے پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ مین نے اسکو
سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہے اسپر قصاص واجب ہوتا ہے اور اگر کہے کہ مین نے اسکو سحر کیا ہے لیکن سحر میرا کبھی مار ڈالتا ہے اور کبھی نہین پس یہ
قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کے جاری کرنے چاہیین اور اگر کہے کہ مین نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقا نام اسکا ساتھ نام اسکے کے موافق پڑا یا گذر اسکا بیچ جگہ سحر کے
پڑا اور اسمین تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کے اسپر جاری ہوتے ہین اور یہان ایک شبہ ہے کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ افعال
خارقہ عادت کہ محض قدرت آلہی سے صادر ہوتے ہین اکثر اوقات اولیا سے ظہور مین آتے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون کے اور ایسے ہی
وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کے ہین مانند زندہ کرنے موتے کے اور قطع کرنے مسافت طویلہ کے ایک ساعت مین اور مانند انکے کہ اولیا سے کثیر الوقوع ہین اور
احوال لکھنے والے ان اولیا کے ان افعال کو بیچ کرامات ومناقب ان اولیا کے لکھتے ہین اگر نسبت کرنا فعل آلہی کا ساتھ غیر کے کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوے
اور اگر نظر بسبب ظاہری کے کہ وہ غیر رکھتا ہے کفر نہو تو ساحر کے حق مین کیون حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ بیچ حال دعوتیون کے اور عزائم خوانون کے کہ ساتھ
سیفی اور دعوات کے مانند ان عجائبات کے بہت ظاہر کرتے ہین مشابہت تمام ساتھ ساحرون کے بہم پہونچتی ہے فرق انمین کیا ہے جواب اسکا یہ کہ افعال
خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کے ہون خواہ اور جنس کے سب اللہ تعالے کے قبضۂ قدرت مین ہین اور اسی کے ارادہ اور پیدا کرنے سے
صادر ہوتے ہین اور ان افعال مین کہ اولیا کے ہاتھ سے صادر ہوتے ہین اور ان افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتے ہین اسباب مین فرق نہین اگر
کچھ بھی فرق ہے کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان ان افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتے بلکہ طرف قدرت اللہ تعالے کے یا خواص اسما اسکے کے
نسبت کرتے ہین ایسا شرک نہین لازم آتا اور ساحر ان افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتے ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور سیارہ اور خواص منترون کے اور

نام بتون کے ہین اور اسلیے اُن افعال کو اپنے قابو اور حکم مین جانتے ہین اور اُن افعال پر اجرت لیتے ہین اور بھینٹ چڑھاتے ہین اور نذرین اور قربانیان واسطے
اُن ارواح خبیثہ اور ان بتون کے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح لازم آتا ہے اور موجب کفر کا ہوتا ہے مانند اسی کے کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخشنے فرزند
کے اور فراخ کرنے رزق کے اور شفا مریض کے اور مانند انکے کو مشترک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتے ہین اور کافر ہوتے ہین اور موحد تاثیر
اسماے الٰہی سے یا خواص مخلوقات انکے سے کہ وہ ان مین جانتے ہین یا تاثیر دعاؤن صلحا بندون انکے سے کہ انکی جناب سے درخواست کر حاجت روائی کرتے
ہین سمجھتے ہین اور انکے ایمان مین خلل نہین آتا اسی طرح یہ آدمیم پر انکہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام انکے کتنے ہین اور کون سی قسم انکی موجب کفر کی ہے اور کون سی موجب
فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہے تفصیل اس بحث کی طویل ہے مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت کا ہے اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کے
بسبب مزاولت اسباب خفیہ کے بغیر توسل کے جناب الٰہی مین ساتھ دعا یا پڑھنے اسماء اللہ تعالے کے اور بغیر نسبت کرنے اُن افعال کے طرف قدرت اللہ تعالے
کے اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کے ہین سحر کی بھی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط ان اقسام کا یہ ہے کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کی اور
روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر کے یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض
اور جن اور شیاطین کے اور جانون کے کہ بنی آدم کے بدنون مین سے نکل گئی ہین کہ اُن جانون کو بعد از تسخیر کرنے کے اپنے کام مین بیر کہتے ہین لغت ہندی مین
اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کے تاثیر عجیب کرتے ہین یا بسبب خواص کے یعنے بمقتضاے صور نوعیہ کے بغیر توسط کیفیات کے مانند
جذب مقناطیس کے لوہے کو پھر طریق حاصل کرنے مناسبت کا ساتھ روحانیات کے اور طریق کھینچنے تاثیر انکی کا یا ذکر کرنا اسمون انکے کا ہے اور التجا کرنی طرف
انکے ساتھ شرائط معتبرہ کے یا بنانا صورتون مناسبہ کا اور کرنا عملون مرغوبہ انکے کا یا پڑھنا اس کلام کا کہ مفردات اس کلام کے بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ
کرتے ہین اوپر عظمت ایک روح کے ارواح مین سے یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اُس سے کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص وعام کے ساتھ مدح اور ثنا
انکے کے جاری ہوئی تھی پس اقسام سحر نے بنظر ان شقوق کے تعدد وکثیر پیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول ہے چند قسم ہے ایک قسم اُس سے کہ عمدہ اقسام سحر کلدانیین
اور سحر بابل ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام واسطے رد مذہب اور باطل کرنے عقیدہ انکے کے مبعوث ہوے تھے اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت
وماروت سے ہے کہ اہل بابل اسکو انسے سیکھ کر کام مین لاتے تھے اور اسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتے تھے بہت اس علم مین مشغول رہتے تھے
تواریخ معتبرہ مین لکھا ہے کہ حکماے بابل نے عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اسکا تھا چند طلسم بنائے تھے کہ عقول واوہام بیچ دریافت کرنے کیفیت انکی
کے حیران ہین اول یہ کہ ایک بط تانبے کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اُس شہر مین آتا تو اُس بط مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اُس آواز کو سنتے اور
جانتے کہ مقصود اسکا کیا ہے اور اُس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے دوسرے ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اُس نقارے پر چوب مارتا اُس
نقارہ مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہ ہے اور بعد از تلاش کے اسی طرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تھا واسطے معلوم کرنے حال غائب کے کہ صاحب غرض
اُس آئینہ مین دیکھتا حال اُسکے غائب کا اُس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا کشتی مین یا جنگل مین یا پہاڑ مین صورت انکی ساتھ اُس حال کے کہ غائب اُس
حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا تھا چوتھے ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ
اس حوض کے جشن مرتب کرتے تھے اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے تھے اور ہر کوئی جو کچھ کہ چاہتا اقسام شربتون سے لاتا اور اس حوض مین ڈالتا اور جب
ساقی اُس حوض پر واسطے پلانے لوگون کے کھڑے ہوتے اور حوض مین سے نکالتے تو ہر کسی کے لیے وہی نکلتا کہ آپ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا
واسطے فیصلہ قضایا کے کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا آپسمین اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو برسر تالاب کے آتے اور تالاب مین جاتے جو کہ حق پر ہوتا پانی
تالاب کا انکی ناف سے نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا انکے سر پر پھر جاتا اور انکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تائب حق کا ہوتا اور دعوے باطل

اپنے سے باز آتا تو اسوقت نجات پاتا چنانچہ نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اسکے سایہ کے نیچے دربار کے لوگ بیٹھتے تھے اور جسقدر لوگ بڑھتے جاتے
سایہ درخت کا بھی بڑھتا جاتا تا آنکہ اگر لاکھ آدمی ہوتے سایہ بھی اسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس حد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نہ رہتا اور سب آفتاب
میں بیٹھے رہجاتے اور نمرود کہ بادشاہ انکا تھا وہ بھی اس باب میں توغل بہت رکھتا تھا کہتے ہیں کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہے اور بعد از آنکہ کسی کو
پہونچا طرف حقیقت اُس صناعت کے میسر ہو جو کچھ چاہے ظاہر کرنے مخالف عادت سے یا منع کرنے موافق عادت سے کر سکتا ہے جیسے کہ معالجہ کرنا اُن امراض کا
کہ طبا اُس سے عاجز ہوں مانند برص اور جذام وغیرہ ذلک کے سبب اُس سے ہو سکتا ہے اسلیے کہ وہ ساتھ استعانت روحانیات کے تدبیر کرتا ہے اور طلب سابقہ استعانت
جسمانیات کے جب حضرت ابراہیم پیدا ہوے تو اللہ تعالےٰ نے انکو ارواح و اجسام دکھاے اور سکوت قدرت قادر مطلق میں مجبور رہنا اختیار دیکھا سب سے
منھ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کے ہوے جیسے کہ سورۂ انعام میں فرمایا: کَذٰلِکَ نُرِیۡۤ اِبۡرٰہِیۡمَ مَلَکُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اور اس طرح
کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے اسلیے کہ شرائط اس سحر میں پندرہ ہیں لکھا ہے کہ اول شرط اسکی یہ ہے کہ ارواح کو دلوں پر مطلع جانے اور ہر گز گمان عجز و جہل کا
انکے حق میں نہ کرے والا وہ ارواح انکا کہنا نمانیں اور مطلب کو نہ پہونچاوینگی اور کیفیت دعوت روحانیات کواکب میں لکھتے ہیں کہ ابتدا ساتھ دعوت کے کرے
کہ تضمن ہیں یہ الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد میں اسطرح کہتے ہیں کل ما حصل لی من السحر فمنک وکل ما یندفع من الشر عنی فمنک
و علی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام اور توحید اور طریق حنفی کے ہے اور قسم دوسری اُس سحر ہے مسخر کرنا جن و
شیاطین کا ہے خاصہ اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہے اور اس سحر کرنے میں بڑے جنوں سے مانند بھوانی اور ہنومان اور مانند انکے کے التجا اور تضرع اور
الحاح کرنی اور نذریں اور قربانیاں انکے لیے گذرانی اور عطریات مناسب بیچ جگہوں حضور انکے کے رکھنی ضرور پڑتی ہیں اور کفر صریح لازم آتا ہے اور قسم تیسری
سحر کی پیدا کرنا بیر کا ہے اور اس سحر میں ضرور پڑتا ہے کہ اول اس انسان کو کہ قوی القلب و الجثہ مرا ہو تلاش کریں بعد ازاں اسکی روح کو ساتھ پڑھنے بعضے
الفاظ کے کہ مشتمل اوپر ذکر بڑے شیطانوں کے ہوتے ہیں اور تعظیم بہت انکی انمیں بیان ہوتی ہے اپنی طرف کھینچیں اور بقوت ان الفاظ کے اور رکھنے نذر و
ہدیہ کے اُس روح کو اپنے حکم و قابو میں یوں سجدے کہ مانند غلام یا نوکر کے جس چیز کا حکم کرے سر انجام کریں پس یہ عمل بھی لازم کرنے والا کفر کا ہے یا قریب حد
کفر کے پہونچتا ہے اور غالباً اس طرح کے ارواح کہ ساتھ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کے متوجہ ہوں نہیں ہوں مگر جنس خبیث سے مانند ہنود یا فساق
کے پس مخالطت خباثت کی بھی اس عمل میں لازم آتی ہے اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہے کہ بتوسط بعضی ارواح جنوں کے بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کریں تا
اسکو جو کچھ کہ موجود نہیں ہے نظر آوے تا صورتوں ہائلہ متخیلہ اپنی سے ڈرے یا حرکات غیر واقع کو واقع جانے اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتے ہیں اور
بیچ قصہ ساحروں فرعون کے بیچ آیہ یُخَیَّلُ اِلَیۡہِ مِنۡ سِحۡرِہِمۡ انہا تسعی کے اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہے اور اسطرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کے واسطے دفع کرنے دلالت اسکی کے
نبوت پر کیا جاوے یا بیچ مقابلہ اولیا کے واسطے معارضہ انکے کے عمل میں لاویں حرام و کبیرہ ہے اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کے کسی کو دغا دیویں اور اسکا
اسبابِ و مال میں خیانت کریں کبیرہ ہوتا ہے اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہیں لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال میں کرتے ہیں التجا کرنی ارواح جنوں سے یا ذکر کرنا
نام بڑے جنوں کا ضرور پڑتا ہے اگر وہ التجا یا اور ذکر ساتھ تعظیم بہت کے ہو کفر لازم آویگا اور قسم پانچویں سحر وہم والوں کا ہے کہ پہلے ہنود میں رواج بہت رکھتا تھا اور
اب نام و نشان بھی اسکا موجود نہیں اور اسکو تعلیق الوہم بھی کہتے ہیں اور طریقہ اسکا یوں ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور کر کے ہمیشہ نظر رکھکر وہم کو ساتھ حاصل
کرنے اُسکے کے متعلق کرتے ہیں اور شرائط اس تعلیق کے کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگوں سے وغیرہ ہا ہیں عمل میں لاتے ہیں تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم
کا یہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھ اسکے قصد کریں مانند جدائی ڈالنے کے درمیان دو زنا کاروں کے یا ہلاک کرنے کسی ظالم و کافر کے مباح ہے اور اگر کوئی
غرض ممنوع ساتھ اسکے قصد کریں مانند جدائی ڈالنے کے درمیان میاں بیوی کے یا ہلاک کرنے معصوم کے حرام ہے اور قسم چھٹی سحر کی نیرنج ہے یعنے بسبب خواص

اشیا کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکے کہ جب چاہین کہ انگلیون سے آگ روشن کرین تو تھوڑا سا نورہ کابلی سبز کرین
تر کر کر تھوڑا سا کف دریا اسمین ملا دین اور انگلی پر ملین رال اس مقام پر ڈالین پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اسمین جلتا ہو اُس انگلی کو آگے چراغ کے لیجا وین وہ انگلی
روشن ہو جاوے گی او جلنے کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل ہین کہ ساتھ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کے امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اُن آلات کا اکثر موقوف
ہوتا ہے اوپر تعمق کے ریاضیات مین مثل حیل ساحران فرعون کے اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست
چالاکی ہے کہ مرد و عورت بہت یعنے بھان متی عمل مین لاتے ہین واسطے متعجب کرنے لوگون کے اور سبب خفی اس طرح کے سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل اشکال کا
ساتھ سرعت کے ہے اور تینون قسمین سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتھ اسکے کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سے حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیے
کہ اکثر اقسام سحر کو اولیاے امت مصطفویہ نے علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اُس سے دور کر کر استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول
کی دعوت علوی ہے کہ ملائکہ علویہ کو ساتھ اسکے تسخیر کرتے ہین لیکن باستعانت اسماے عظام الٰہی اور آیات قرآنی کے اور اصلاح قسم دوسری کے عزائم اور
دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین کو اور جنون کو مسخر کرتے ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کے بغیر آمیزش کفر و شرک کے یا تعظیم غیر اللہ کے بلکہ ساتھ حکومت اور
استیلا کے اور اصلاح قسم تیسری کی حاصل کرنا ربط کا ساتھ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کے ہے کہ اکثر اویسے مشرب عمل مین لاتے ہین اور اپنے حوائج مین اور خلق کے
حوائج مین ساتھ اسکے منتفع ہوتے ہین اور بیچ طریق حاصل کرنے اسکے کے بھی طہارت اور تلاوت اور بھیجنا ثواب صدقات کا واسطے اُن ارواح کے منظور رکھتے ہین
اور اصلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہے کہ مشائخ کبار اور اولیاے ابرار سے واسطے حل مشکلات کے عمل مین آتا ہے اور وہ تعلیق وہم تکیف ساتھ کیفیت عظمی کے ہے
اور بسبب استغراق کے بیچ ملاحظہ ایک اسم کے اسماے الٰہی سے میسر ہوتا ہے اور اصلاح قسم چھٹی کی تعمق ہے بیچ خواص آیات اور اسما اور ارقام اور اعداد اُنکے کے اور
ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسے کہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسما اور سورتون قرآن کے ساتھ قیود و شروط کے اور بیچ کتابون تکسیر کے مفصل اور
مشروح ہے حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہے کہ منجر ساتھ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کے طرف غیر خدا
اور منہمک رہنے کے بیچ دیکھنے اسباب کے ساتھ اسطرح کے کہ دیکھنے قدرت مسبب کے سے غافل کرے اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوے تو پس ما حل اور
حرمت کا اوپر اغراض مقصودہ کے ہے اگر مقصد خیر ہے تو سحر اسکے لیے بہتر ہے اور اگر شر ہے تو شر ہے (**فائدہ جلیلہ**) مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم کے
لکھتے ہین کہ یہود اوپر توغل کرنے کے بیچ سیکھنے اس دو طرح کے سحر کے کہ مذموم و معیوب ہے اکتفا نہین کرتے بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنے دو علمون کے بھی کہ خوب
اغراض علم شریعت اور وحی الٰہی سے ہین صرف کرتے ہین ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم یعنے سیکھتے ہین اُن علمون کو کہ ضرر کرتے ہین اُن کو کہ اور اُنکو ضرر کرتے ہین
اور نفع نہین دیتے اُنکو کہ اور اُنکو نفع دین اور عاقل کو چاہیے کہ احتراز کرے اُس چیز سے کہ ضرر کرے اور نفع نہ دے یہان جاننا چاہیے کہ علم مذموم نہین
ہوتا بندون کے حق مین مگر بسبب ایک بہت کے تین جہتون مین سے اوّل یہ کہ توقع ضرر کی ہو اُس سے اپنے تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اسی باب سے
ہے اسلیے کہ اکثر خلق کو ضرر ہے اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتے ہین تو اُنکی خاطرون مین مستقر ہوتا ہے کہ بسبب تاثیر
فلانے برج اور فلانے درجہ کے ہے پس امید حاصل ہونے مطالب کی اور خوف فوت ہونے اُنکے کا جہت ستارہ اور برج سے دلمین جگہ پکڑتے ہین اور التفات طرف
مالک ضرر اور نفع کے نہین رہتا اور حجاب عظیم ولیرحائل ہوتا ہے کہ نظر الی اللہ سے مانع آتا ہے دوسرے یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ رکھے لیکن شخص بسبب قصور استعداد
اپنی کے دقائق اُس علم کے نہین معلوم کر سکتا اور جبکہ اسکے دقائق کو نہ پہونچا جہل مرکب مین گرفتار رہا چنانچہ اسی قبیلے سے ہے بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام
شرعیہ سے اور اکثر علوم فلسفیہ اور علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کے جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اُن بزرگون
کے واقع ہوئین وغیر ذلک اور اسی طرح ہے حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے کہ اُنکے دل بھرے ہوئے شہوات سے ہین حکم سم کا

رکھتا ہو اور صورت طرز تخیل و مبالغہ کا ہر چیز میں ہوتا ہی نہیں ہے یہ کہ بیچ علمون محمودہ شرعیہ کے تعمق بیجا کرے اور افراط و تفریط کرے مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوے اور بیچ علم فقہ کے حیلون اور روایات نادرہ بے اصل کو بیان کرے اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو دخل دیوے اور علم دعوت اسما کے مین قواعد سحر او طلسم کو ملا دیوے اور بیچ علم قصص انبیا کے جھوٹ یہود اور روافض کے سنے تا موجب فساد عقائد کا ہو علی ہذا القیاس اور تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتے ہین اور نفع کہ ان علوم سے متوقع ہے انکو نہین پہونچتا اور یہودی اسی طرح کے علم مین مشغوف تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کیا تھا

بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ یہ باب ہے بیچ بیان فال و طیرہ کے **ف** فال ساتھ ہمزہ کے اور اکثر استعمال اسکا ساتھ ابدال ہمزہ کے الف سے ہو اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہے جیسے کہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنے اس بات کے کہ صحت پاوے گا یا نہین سنے کہ کوئی کہتا ہے یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنے یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی مین بھی آتا ہے جیسے کہ کہتے ہین فال نیک فال بد اور طیرہ ساتھ زیر ط اور زبر ی کے مصدر ہے تطیر سے جیسے کہ خیرہ تخیر سے اور سوائے ان دو لفظون کے مصدر اس وزن پر نہین آیا ہے اور استعمال طیرہ کا نہین ہوتا ہے مگر فال بد مین اور کبھی طیرہ ہے مطلق فال کو بھی آتا ہے نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک یعنی محمود ہے اور سنت کہ آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتے تھے خصوصاً لوگون کے نامون سے اور جگہون سے اور فال بد یعنی مذموم اور ممنوع ہے اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتے تھے باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چھیڑ چھاڑتے اگر داہنی طرف بھاگتا اسکو مبارک جانتے اور فال نیک لیتے اور اس کام کے لیے نکلتے اور اگر بائین طرف جاتا تو نحس جانتے اور اس کام سے باز رہتے اور شکار کے آنے کو بائین طرف سے سنوح کہتے ہین اور داہنی طرف سے آنے کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتے ہین اور بروح کو نحس اور یہی ہین معنے فال لینے کے ساتھ سوانح اور بوارح کے کہ عبارات مین واقع ہے اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کے یہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سے اور نیکی سوچنی اور امید وار فضل و رحمت اسکے کا ہونا بہر حال بہتر ہے اگر چہ خطا کرے اور غلط پڑے اور قطع کرنا امید کا حق سے اور ناامید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہے عقلاً و شرعاً اور جو ذکر کیا وہی جو اسنے جانا ہے تحقیق معنے فال طیرہ کے یہ ہین جو ذکر کیے گئے اور مؤلف او حدیثین بھی لایا ہے اس مین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند انکے کے کہ بیچ حکم تطیر کے ہین *

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی * عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین شگون بد اور بہترین اسکی فال ہے عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہے فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین شگون بد یعنے نہین ہے شگون بد لینے کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنے منفعت کے اور دفع کرنے ضرر کے اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیے اسکا جو کچھ کہ ہونا ہے ہووے گا اور شارع نے اسکو سبب اعتقاد نہین کیا ہے تو نہ لحاظ اسکا کرنا نفی کی تطیر کے اور منع فرمایا اس سے مدح کی فال کو فرمایا بہترین اقسام طیرہ کے فال نیک یعنی ہے یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینے کے آیا و لیکن یہان اشکال یہ ہے کہ اس عبارت سے ایسا سمجھا جاتا ہے کہ فال نیک یعنی بہتر ہے فال بد سے بھی اچھی ہے حال آنکہ فال بد قطعاً اچھی نہین جواب اسکا یہ ہے کہ لفظ خیر یہان بمعنے بد کے ہے نہ بمعنے بہتر کے جیسے کہ کہتے ہین والآخرۃ خیر و ابقی واصحٰب الجنۃ یومئذ خیر یا یہ کلام مبنی او پر زعم و اعتقاد عرب کے ہے کہ طیرہ مین بھی اعتقاد ہی کا رکھتے تھے یا مراد یہ ہے کہ اگر فرضاً ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمہارا اور تفاول لیے اس سے جیسے ڈھونڈھنے والا سنے یا واجد اور گمراہ سنے یا راشد * ش ح * (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انہین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذام والے سے جیسے کہ بھاگتا ہے تو شیر سے نقل کی یہ بخاری نے * **ف** نہین ہے لگنا بیماری کا یعنے ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگجاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کے بیٹھتا ہے

یا ہمراہ اسکے کھاتا ہے تو سرایت کرتی ہے بیماری اُسکی اُسمین لکھا ہے علماء نے کہ اطباء کے زعم مین یہ سرایت سات امراض مین ہے جذام اور خارش اور چیچک اور
آبلہ کہ بدن پر پڑجاتے ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نے اسکو نفی اور باطل کیا یعنے سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے
دوسرے کو نہین ہوتا بلکہ خداوند مطلق نے جیسے اُسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ ساتھ تخفیف میم کے اصل مین یعنے سر کے
ہے اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہے کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سے پیدا ہوتا ہے اور اُڑتا ہے اور کہتے تھے عرب کہ باہر نکلتا ہے سر قتیل سے ایک جانور کہ
نام اُسکا ہامہ ہے اور ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ پانی دو مجھکو پیاسا ہون تک کہ مارا جاتا ہے مارنے والا اسکا اور بعضون نے کہا کہ روح اُسکی جانور ہو جاتی ہے اور فریاد کرتی ہے
کہ کینہ اپنا مارنے والے اپنے سے لیوے اور جب کینہ لیا جاتا ہے اُڑجاتا ہے اور چلا جاتا ہے پس شارع نے اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ کچھ نہین اور بعضون
نے کہا کہ ہامہ اُلو ہے جسوقت کہ آبیٹھتا ہے کسی کے گھر پر اور بولتا ہے تو گھر ویران ہو جاتا ہے یا کوئی مرجاتا ہے اسکو باطل کیا کہ یہ داخل طیرہ کے ہے اور صفر مین بہت
اقوال آئے ہین بعضون کے نزدیک تو مراد یہی مہینا ہے کہ بعد محرم کے آتا ہے عوام اسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتے ہین یہ اعتقاد بھی باطل ہے
اور بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہے پیٹ مین کہ بزعم عرب کے وقت بھوک کے کاٹتا ہے اور ایذا دیتا ہے اور کہتے تھے کہ الم کہ وقت بھوک کے ہوتا ہے اسی
ہوتا ہے اور ایک سے دوسرے مین سرایت کرتا ہے اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہے کہ وہ کیڑے ہین پیٹ مین کہ کاٹتے ہین وقت بھوک کے اور کبھی اُس سے
زرد ہو جاتا ہے بدن آدمی کا اور ہلاک ہو جاتا ہے پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہے اور باوجود اسکے کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پھر فرمایا بھاگ جذامی سے الخ وجہ تطبیق
اسکی آخر فصل مین بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے ش ح (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ہامۃ ولا صفر فقال اعرابی یا رسول اللہ
فما بال الابل تکون فی الرمل کانہا الظباء فیخالطہا البعیر الاجرب فیجربہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اعدی الاول رواہ البخاری) اور روایت
ہے انہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ
پس کیا حال ہے اونٹون کا کہ ہوتے ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنے بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہے انہین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہے
اورون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کسنے خارشتی کیا ہے پہلے کو یعنے وہ بھی بتقدیر الٰہی خارشتی ہوا تھا یہ بھی بتقدیر الٰہی ہوئے روایت کی یہ بخاری نے
(وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ہامۃ ولا نوء ولا صفر رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے نہین بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ نوا ہے اور نہ صفر ہے روایت کیا اسکو مسلم نے ف نوا ساتھ زبر نون اور سکون واو کے اور آخر مین
ہمزہ ہے یعنے غروب ہونے ایک ستارہ کے اور نکلنے اور ستارے کے عرب گمان کرتے تھے کہ مینھ اسی سبب سے برستا ہے جیسے ہندو کہتے ہین کہ مینھ برستا ہے فلانے
نچھتر سے اور نہایہ مین ہے کہ نوء کی جمع انوا ہے یعنے منازل قمر کے اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ آیہ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انھین کی طرف ہے پس عرب
نسبت کرتے تھے نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینھ کی اور موثر انہین آنا چاند کا ہے بعضے منازل مین پس شارع نے اُسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینھ کا بتقدیر
الٰہی ہے نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہے اور اگر سبب جانے بایں معنی کہ حق سبحانہ تعالے مینھ برساتا ہے اُسوقت مین نہ اسلئے کہ یہ وقت علت ہے مینھ
اور قادر ہے کہ پہلے اُسوقت سے اور بعد اُسوقت کے بھی برسا دے اور اگر چاہے اُسوقت مین بھی نہ برساوے جیسے کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہے باطل و کفر نہ ہوگا اور
امام نووی نے کہا کہ باوجود اسکے بھی کفر ہے اسلئے کہ شعار کفر سے ہے اور موہم علیت کا ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی مطلق ہے واسطے قطع کرنے مادہ اعتقاد فاسد کے اور
اسلئے کہ نہین وارد ہوئی ہے کوئی حدیث کہ دلالت کرے اوپر جواز اسکے اور حاصل معنون کا یہ ہے کہ نہ کہو کہ برسائے گئے ہم فلانی نوء سے بلکہ کہو کہ برسائے گئے ہم
ساتھ فضل اللہ تعالے کے واللہ اعلم و ح ع (وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا عدوی ولا صفر ولا غول رواہ مسلم) اور روایت
ہے جابر سے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین لگجاتی بیماری کسی کی کسی کو اور نہ صفر ہے اور نہ غول ہے روایت کیا اسکو مسلم نے ف

ف [illegible]

غول ساتھ شین غین کے اور بلون واو کے جمع اسکی غیلان ہے وہ ایک جنس ہے جن وشیاطین سے عرب گمان کرتے تھے کہ غول جنگلون مین دکھائی دیتے ہین لوگون کو
ساتھ شکلون طرح بطرح کے اور لوگونکو راہ بھلا دیتے ہین اور ہلاک کرتے ہین پس نفی کیا اسکو شارع نے اور لکھا ہے علمانے کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہے بلکہ نفی ہے
انکے کی ہے صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنے کی آدمیون کو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالے کے اوپر راہ بھلا دینے اور ہلاک کرنے لوگون کے قدرت نہین ہے منح (وَعَنْ
عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عمرو بن شرید سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا بیچ جماعت ثقیف کے ایک شخص جذام والا یعنے اور ارادہ کیا اُسنے اسکا کہ آوے آنحضرت کے پاس بیعت کے لیے پس بھیجا آنحضرت
نے طرف اسکے ایک شخص کو بیعت کے لیے کہ تحقیق ہمنے بیعت کی تجھسے یعنے زبانی بغیر پکڑنے ہاتھ کے پس پھر جا روایت کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے اور اس
کے اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہے دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سے اور حدیث لا عدوی سے خلاف اسکے پس انکے تطبیق مین علما کے بہت اقوال
آئے ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نے شرح نخبہ مین کہا کہ اولے بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہے کہ نفی عدوی کی باقی ہے اوپر عموم واطلاق اپنے کے اور مخالطت ان بیمارون کی
اصلا سبب لگنے بیماری کے نہین ولیکن امر بھاگنے کا جذامی سے باب سد ذرائع سے ہے تا کوئی ورطہ شرک مین نہ پڑے یعنے اگر کسی نے مخالطت جذامی سے کی اور اتفاقا
تقدیر الٰہی سے علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کے ہوا پس حکم کیا ساتھ بچنے کے تا اس وہم مین نہ پڑے اور اسلیے آنحضرت نے آپ جذامی
کے ساتھ طعام کھایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کے اور عدم توہم کے پس حکم بھاگنے کا انکے لیے ہے کہ اپنے نفس مین صدق یقین نہ پاوے اور برتقدیر پہونچنے مرض کے ورطہ
شرک خفی مین پڑے انتہی اور کرمانی نے کہا کہ جذام مستثنے ہے لا عدوی سے اور نووی نے کہا کہ جذام کے لیے ایک بو ہے کہ بیمار کردیتی ہے اسکو کہ دراز ہو صحبت
وہم خوری اور ہم بستری پس یہ بات طب سے ہے عدوی نہین جیسے کہ ضرر کرتا ہے طعام ناخوش اور بوے ناخوش اور سبب باذن خدا ہے واللہ اعلم شخ الفصل الثانی فصل دوسری
(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم فال لیتے اور شگون بد نہ لیتے اور دوست رکھتے نام نیک کو یعنے فال لیتے ساتھ اسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین (وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ اَبِيْهِ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے قطن بن قبیصہ سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہے روایت کی یہ ابو داود نے ف عیافہ ساتھ زیر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور رسم کے بیچ بیان
سنے تطیر کے پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی اور اعتبار اسمین ساتھ نام جانورون کے ہے جیسے کہ فال لیجاوے ساتھ عقاب کے عقاب پر اور ساتھ غراب کے غربت
اور ساتھ ہدہد کے ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ اور طیرہ کے یہ ہے کہ طیرہ عام ہے یعنے شگون بد پرندے لیا جاوے یا اور جانور وغیرہ سے اور عیافہ کا استعمال خاص جانور کی
آواز وغیرہ سے فال لینے مین آتا ہے اور نہایہ مین ہے کہ عیافہ زجر اور فال لینے ساتھ اسما اور آواز اور گذرنے اسکے کے اور طرق ساتھ زبر طا اور جزم را کے
سنگریزہ مارنا کہ عادت عرب کی عورتون کی تھی کہ وقت فال لینے کے مارتی تھین اور بعضون نے کہا کہ خط ریت مین کھینچنا جیسے کہ عادت رمالون کی ہے اور جبت ساتھ زبر جیم اور
جزم بے کے بمعنی سحر وکہانت کے ہے اور بعضون نے کہا کہ جبت وہ چیز ہے کہ عبادت کیجاوے سوا اللہ تعالے کے یعنے یہ افعال سب شرک اور اعمال مشرکون کے سے ہین اور ظاہر یہ ہے
کہ جبت شیطان ہے یعنے یہ افعال شیطان سے ہین منح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ هٰذَا عِنْدِيْ
قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی اُسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہے فرمائی یہ بات تین بار یعنے مبالغۃ تا کہ لوگ
بہت بچین اس سے اور نہین ہم مین سے کوئی مگر یعنے مگر وہ کوئی کہ کبھی اسکی خاطر مین فال بد سے تردد وخلجان راہ پاتا ہے ولیکن خدا تعالے لیجاتا ہے اسکو بسبب توکل
کے یعنے اگر بحکم بشریت کے کچھ شک اور وہم خاطر مین آوے تو چاہیے کہ توکل خدا پر کرے اور اس کام کو جاوے تا بیخ اس وہم کا نہ ہووے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے

کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ تھا سلیمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہے کہتا اس حدیث میں وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہ کلام نزدیک
میرے قول ابن مسعود سے ہے نہ قول آنحضرت کا ف۔ شرک ہے یعنے شگون بد لینا شرکوں کے رسموں میں سے ہے اور موجب شرک خفی کا اور اگر جزما اعتقاد کرے
کہ یوں ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہے ش۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِی الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰہِ وَتَوَكُّلًا عَلَیْہِ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ جذام والے کا اور رکھا اسکو ساتھ اپنے بیچ پیالہ کے اور فرمایا کھا اعتماد کرکے بھروسہ کرکے
ساتھ اللہ کے اور توکل کرتا ہوں اسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف۔ اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ جائز ہے واسطے اہل توکل یقین کے بھاگنا جذامی سے لازم نہیں ش۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَاِنْ تَكُنِ الطِّیَرَةُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔ اور روایت ہے سعد بن مالک سے
کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہامہ اور نہیں ہے عدوی اور نہیں ہے شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد کسی چیز میں تو ہوتا گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت
میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف۔ حدیثیں بیچ مقدمہ طیرہ کے مختلف آئی ہیں بعضیوں سے نفی تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اسکے سے مطلق سمجھی جاتی ہے اور بعضی میں
اور بعضیوں سے ثبوت طیرہ کا عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ساتھ لفظ جزم کے جیسے کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے انما الشؤم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار اور ایک
روایت میں بیچ زمین اور خادم اور فرس کے یا ساتھ لفظ شرط کے آیا ہے جیسے کہ اس حدیث میں ہے اور مانند اسکے ہیں اور بعضیوں سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور میں سمجھا جاتا
ہے مانند تمام امور کے جیسے کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی میں ابن عباس سے آیا ہے اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ اعتقاد نحوست کا ان امور میں بیچ اہل جاہلیت کے تھا جیسے کہ حدیث
حضرت عائشہ کی میں آیا ہے وجہ تطبیق کی ان میں یہ ہے کہ تطیر کسی چیز میں نہیں ہے اور اگر فرض کیا جاوے ثبوت اسکا تو یہ چیزیں مظنہ اور محل اسکی ہیں اور جگہ اسکی کہتی ہیں کہ اگر
ثابت ہو یہ ایسا ہے جیسا حضرت نے فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور اسی طرح کلام ہے قاضی کا کہ کہا بیچ لا ولا طیرہ کے اس شرط کو ذکر کو دلالت کرتا ہے اوپر
نحوست تطیر کی نفی ہے اسی یعنے اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان چیزوں میں ہوتا کہ قابل تر ہیں اسکو لیکن وجود و ثبوت نہیں انکی پس اصلا وجود نہیں رکھتے اور بعضوں
نے کہا کہ نحوست عورت میں یہ ہے موافقت اسکی نہ ہو اور یہ کہ بچہ نہ ہو اسکے اور بطاعت خاوند کی نہ کرے یا کہ وہ بد شکل ہو نزدیک اسکے اور نحوست گھر میں یہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسائے
برے ہوں اور ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑے میں یہ ہے کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض مصلحت کے نہ ہو اور یہی مراد خادم میں ہے یا نحوست محمول
ہو اوپر کراہت و ناخوشی کے بسبب بد طبعی کے پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی واللہ اعلم ش۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
كَانَ یُعْجِبُهٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَنْ یَّسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خوش آتا انکو جس وقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کے
یہ کہ سنیں یا راشد یا نجیح یعنے یہ فال نیک ہے نقل کی ترمذی نے ش۔ وَعَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَتَطَیَّرُ مِنْ شَیْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا
اَعْجَبَهُ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْیَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِیَ بِشْرُ
ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔ اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے
پھر جس وقت کہ بھیجتے کسی عامل کو پوچھتے نام اسکا پس جس وقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اسکا خوش ہوتے ساتھ اسکے اور دیکھی جاتی خوشی اسکی بیچ چہرہ مبارک انکے کے اور اگر برا
جانتے نام اسکا دیکھی جاتی ناخوشی اسکی بیچ چہرہ مبارک انکے کے یعنے اور بدل دیتے اس نام کو ساتھ اچھے نام کے اور جس وقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں پوچھتے نام اسکا
پس اگر اچھا لگتا انکو نام اسکا خوش ہوتے ساتھ اسکے اور دیکھی جاتی خوشی اسکی بیچ چہرے انکے کے اور اگر برا رکھتے نام اسکا دیکھی جاتی ناخوشی اسکی بیچ چہرے انکے کے نقل کی
یہ ابو داؤد نے ف۔ تطیر نہیں ہے اسلیے کہ بسبب اسکے اس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت قبح اسکے کا اور مبارک پن ظاہر ہوتا تھا اسلیے
کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی و ناخوشی کے قطع نظر کرنے کے تطیر و تفاؤل سے اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے
کہ آدمی واسطے فرزند و خادم کے لیے نام اچھا اسلیے کہ برے نام کبھی موافق ہوجاتے ہیں تقدیر کے جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی اپنے بیٹے کا خسار پس بعض اوقات جاری ہو تی ہے

تقدیر الٰہی ساتھ اسکے کہ لاحق ہوا شخص کو یا اسکے بیٹے کو خسارہ پس اعتقاد کرتے ہیں بعضے لوگ یہ کہ یہ سبب نام اسکے کے ہے پس نحس جانتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں تخفیف نبی اسکی سے
من ح ع او عن انس قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثیر فیہا عددنا واموالنا فتحولنا الی دار قل فیہا عددنا واموالنا فقال علیہ الصلوۃ والسلام ذروہا ذمیمۃ
رواہ ابو داؤد اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر میں بہت تھے اس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہم نے
طرف ایک دوسرے گھر کے کم ہوگئے اسمیں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے چھوڑ دو اس گھر کو اس حال میں کہ برا ہے نقل کی یہ ابو داود نے
ف حضرت نے جو اس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کے سے نہیں ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اسکی ناموافق ہوئی انکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو انکے تئیں اسلیے فرمایا
کہ انکے دلوں میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان و خرابی بسبب رہنے کے اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل آؤ تا مادہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک
نفی کے نہ پڑیں م ع او عن یحیی بن عبد اللہ بن بحیر قال اخبرنی من سمع فروۃ بن مسیک یقول قلت یا رسول اللہ عندنا ارض یقال لہا ابین وہی ارض ریفنا ومیرتنا
وان وباءہا شدید فقال دعہا عنک فان من القرف التلف رواہ ابو داؤد اور روایت ہے یحیی بیٹے عبد اللہ بیٹے بحیر کے سے کہ کہا خبر دی مجھکو اس شخص نے کہ سنا فروہ
بیٹے مسیک کے سے کہ کہتا تھا کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نزدیک ہمارے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہمارے کی یعنے اور
شہروں سے وہاں آکر غلہ جمع ہوتا ہے بیچنے کے لیے یا یہاں سے اور شہروں کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اسکو داخل ہونے اپنے سے اسمیں اور رجوع
کرنے سے طرف اسکے اسلیے کہ قریب ہونے بیماری اور وبا کے سے پیدا ہوتا ہے تلف و ہلاک نقل کی یہ ابو داود نے ف کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدوی کے سے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب
اور علاج کے سے ہے اسلیے کہ ہوا سے صلاح اور موافق ہونا اشیا سے ہے اور صلاح بدن کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت انکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے انتہی اور شاید کہ بھاگنے
والے وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کے تمسک کرتے ہونگے کہ اس شخص نے شکایت وبا سے کی کہ اس زمین میں ہوتی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اسکو اور باہر نکل اس زمین
سے اسلیے کہ مخالطت ساتھ مرض و وبا کے باعث ہلاکت کی ہوتی ہے ولیکن تمسک ساتھ اسکے نہیں ہوسکتا اسلیے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونے وبا کی سے اس زمین
میں اور اسکو نحس و مکروہ جانا اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اسکے اور خوف واقع ہونے کے بیچ ورطہ شرک خفی کے اسکو ساتھ نکل آنے کے وہاں سے رخصت دی نہ یہ کہ وبا
واقع ہووے اور بعد از وقوع ہونے کے وہاں سے بھاگنے کو جائز رکھا اور کلام اسمیں ہے اور ظاہر صریح بلاغت پیش از وقوع کے احتراز و اجتناب ہے اور بعد از وقوع کے صبر
ہو مگر وہاں تصریح کری کہ حکم ساتھ اسکے فرمایا ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے کہ صحیحین و غیرہما میں ہے ساتھ منع اور نہی کے نکلنے اور بھاگنے وبا کے سے اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات
پر اسمیں اور یہ حدیث سنن ابی داود میں ہے معارض صحیحین کے حدیثوں کی نہیں ہوسکتی ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ فروہ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثوں کے روایت نہیں کی
ہیں اور وہ بھی ایک مرد مجہول سے کہ معلوم نہیں نام اسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کے بھی اختلاف ہے کہ ثقہ ہے یا نہیں حاصل یہ کہ بیشک وبا سے بھاگنا ممنوع اور معصیت ہے
اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ بر تقدیر صبر کے مر جاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہے اور بغیر اس اعتقاد کے عاصی ہے اور قیاس اسکا اوپر نکلنے کے گھر کے اندر سے
وقت نزول زلزلہ اور لگنے آگ کے فاسد ہے بسبب وارد ہونے نص کے اوپر خلاف اسکے کے اور یہ بھی ہے کہ ہلاک بیچ صورت زلزلے کے اور گر پڑنے گھر کے اور لگنے آگ کے گھر میں غالب بلکہ
یقینی ہے عادۃً بخلاف مرنے کے وقت نہ نکلنے کے وبا سے کہ مشکوک و موہوم ہے م ع **الفصل الثالث** فصل تیسری ا عن عروۃ بن عامر قال ذکرت الطیرۃ عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنہا الفال ولا ترد مسلما فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقل اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ رواہ ابو داؤد مرسلا روایت ہے عروہ بن عامر سے کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ بہترین انمیں سے فال ہے اور نہ رد کرے
شگون بد یعنے کسی مسلمان کو اس کام سے کہ قصد اسکا کیا ہے پس جس وقت کہ دیکھے ایک تمہارا اس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہے یعنے وہ چیز کہ شگون بد اس سے لیتے اور خلجان و وسواس
پیدا ہوتا ہے پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی نہیں لاتا نیکیوں کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیوں کو مگر تو اور نہیں ہے پھرنا برائی سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کے نقل کی
یہ ابو داود نے بطریق ارسال کے **باب الکہانۃ** باب ہے بیچ کہانت کے ف صراح میں لکھا ہے کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کے فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کے

اور طیبی نے کہا کہ کاہن وہ کہ خبر دے حوادث آیندہ کی اور دعوے کرے معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزوں کا عرب میں کاہن تھے کہ بعضے انمیں سے دعوے کرتے تھے کہ انکو جنات خبریں پہنچاتے ہیں اور منقول ہوا کہ شیطان چوری سے سن آتے تھے احکام الٰہی آسمان پر سے اور کاہنوں سے کہہ دیتے تھے اور وہ انمیں جو کچھ چاہتے زیادہ کر کے کہتے پس قبول کی جاتی انکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئے تو شیطان آسمان پر جانے سے روکے گئے اور باطل ہوئی کہانت اور بعضے مقدمات اور اسباب اور علامات سے کچھ معلوم کرتے تھے انکو عراف کہتے تھے وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئے کا پتا دیتے تھے جیسے رمال کرتے ہیں اور کبھی اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بھی آتا ہے اور یہ افعال حرام ہیں اور انپر مال لینا بھی حرام اور لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہے

ح الفصل الاول عن معاوية بن الحكم قال قلت يا رسول الله امورا كنا نصنعها في الجاهلية كنا نأتي الكهان قال فلا تأتوا الكهان قال قلت كنا نتطير قال ذلك شيء يجده احدكم في نفسه فلا يصدنكم قال قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبي من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك رواه مسلم روایت ہے معاویہ بن حکم سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ کتنی ایک چیزیں ہیں کہ تھے ہم کرتے انکو جاہلیت میں ایک انمیں سے یہ کہ تھے ہم آتے کاہنوں کے پاس یعنے اور پوچھتے ایسی چیزیں اور کام فرمایا نجاؤ تم کاہنوں کے پاس کہا معاویہ نے کہا میں نے دوسری چیز یہ کہ تھے ہم شگون لیتے فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتا ہے اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنے کے پس باز رکھے تمکو نہیں کسی کام سے یعنے آگے کہا معاویہ نے کہا میں نے ایک انمیں سے یہ کہ ہم میں تھے ایک شخص خط کھینچتے ہیں فرمایا تھے ایک نبی انبیا میں سے خط کھینچتے یعنے بطور الہام کے پس جو شخص کہ موافق ہے خط اسکا خط اس نبی کے پس وہ مباح ہے مراد نبی سے دانیال ہیں اور بعضوں نے کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہونا مراد اس سے نہی ہے یعنے جب علم اس خط کھینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اسپر حرام و ممنوع ہوا یعنے کیا جانتا ہے کوئی کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھے تا یہی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اسکا بھی حرام ہوا اور بیان اسکا باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں بھی ہو چکا

ق وعن عائشة قالت سأل اناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسوا بشيء قالوا يا رسول الله فانهم يحدثون احيانا بالشيء يكون حقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرها في اذن وليه قر الدجاجة فيخلطون فيها اكثر من مائة كذبة متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ سوال کیا لوگوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے احوال کاہنوں کا کہ بات انکی سچ اور لائق اعتماد کے ہے یا نہیں پس فرمایا انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں ہیں وہ کچھ یعنے بیچ اعتماد و اعتقاد کرانی خبروں کے عرض کیا لوگوں نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتے ہیں اور خبر دیتے ہیں کبھی ایک چیز کہ ہوتی ہے حق پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ یہ کلمہ حق ہے اچک لیتا ہے اسکو جن پھر ڈالتا ہے اسکو بیچ کان دوست اپنے کے مانند آواز کرنے مرغ کے کہ بلاتا ہے دوسرے مرغ کو دانہ کے لیے پس ملاتے ہیں وہ کاہن اس کلمہ میں زیادہ سو جھوٹ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سچ اور ثابت ہو کر سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا انھوں نے حق سے بواسطہ وحی کے یا سنا تقدیر محفوظ کے واسطے انکے اور بعضوں نے کہا کہ معنے یقرہا کے ڈالنے کے ہیں یعنے ڈالتا ہے وہ کلام مانند ڈالنے مرغ کے جیسے وہ منی ڈالتا ہے مرغی سے جفتی کرنے کے وقت اسطرح کہ نہیں جانتے اسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہے اس کلمہ کو اپنے دوست کے کان میں اسطرح کہ نہیں مطلع ہوتا اسپر غیر اسکا

خ وعنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الملائكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر الامر قضي في السماء فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان فيكذبون معها مائة كذبة من عند انفسهم رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق فرشتے یعنے ایک جماعت انمیں سے اترتے ہیں عنان میں اور عنان کہتے ہیں ابر کو پس ذکر کرتے ہیں کاموں کا کہ حکم کیے گئے آسمان میں پس چوری سے اور پوشیدہ کان رکھتے ہیں اسپر شیاطین پس سنتے ہیں اس کلام کو کہ تقدیر کیا گیا ہے پس پہنچاتے ہیں اسکو طرف کاہنوں کے پس جھوٹ بنا لیتے ہیں کاہن ساتھ ان کلموں کے کہ شیاطین سے سنے ہیں سو جھوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے اسی سبب سے بعضی چیزیں موافق واقع کے ہو جاتی ہیں لیکن اب کہ غالب ہوا ہے آسمان میں جو شہر بند کر دیا شارع نے دروازہ استفادہ کلام کا اور فرمایا کہ انمیں کچھ نہیں

م وعن حفصة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلوة اربعين ليلة رواه مسلم اور روایت ہے حفصہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے عراف یعنی کاہن اور رمال کے پاس اور پوچھے اس سے کچھ یعنے غیب کی باتیں نہیں قبول کی جاتی واسطے اسکے نماز چالیس رات کی نقل کیا یہ مسلم نے ف یعنے

ضرر اور کم بختی اسکی ہے کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہے ضایع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہ ہے کہ جب نماز قبول نہوئی تو اور اعمال بطریق اولے نامقبول ہونگے اور
مراد نہ قبول ہونے سے یہ ہے کہ ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اس سے واجب نہو حاصل ہے اور حدیث میں اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہے اسلیے کہ
کلام عرب میں اکثر اس طرح آتا ہے کہ روز یا شب ذکر کرتے ہیں اور دوسرا تابع اسکا ہوتا ہے ح (۲) وعن زيد بن خالد الجهني قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الصبح بالحديبية
على اثر سماء كانت من الليل فلما انصرف اقبل على الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربكم قالوا الله ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادي مؤمن بي وكافر فاما من
قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلك مؤمن بي وكافر بالكوكب واما من قال مطرنا بنوء كذا وكذا فذلك كافر بي مؤمن بالكوكب متفق عليه اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے
کہا نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے پیچھے مینہ برسنے کے کہ تھا رات کو پس جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے متوجہ ہوے
لوگوں کی طرف اور فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے یعنے اسوقت اشارت کی ساتھ آنے وحی کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا خوب
جانتے ہیں کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ صبح کی بعضے بندوں میرے نے کہ ایمان لاے ساتھ میرے اور بعضوں نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہ برسایے گئے ہم ساتھ
فضل اللہ کے اور رحمت اسکی کے پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میرے اور کفر کیا ساتھ ستاروں کے اور جس شخص نے کہا کہ مینہ برسایے گئے ہم بسبب غروب ہونے ایک ستارے کے اور نکلنے
ایک ستارے کے یہ شخص کافر ہوا ساتھ میرے اور ایمان لایا ساتھ ستارے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ ستارے فاعل ہیں اور مدبر مینہ برسانے کے ہیں مانند
اعتقاد اہل جاہلیت کے پس کفر ہے اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینہ اللہ کی طرف سے اور فضل اسکے سے ہے اور ستارے علامت اور مظنہ مینہ برسنے کے ہیں یہ کفر نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ بھی مکروہ
تنزیہی ہے ح (۳) وعن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما انزل الله من السماء من بركة الا اصبح فريق من الناس بها كافرين ينزل الله الغيث فيقولون بكوكب
كذا وكذا رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں نازل کرتا اللہ تعالے آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہے ایک جماعت
آدمیوں میں سے ساتھ اسکے کفر کرنیوالی اوتارتا ہے اللہ تعالے مینہ پس کہتے ہیں کہ مینہ برسا بسبب ستارے فلانے اور فلانے کے نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد برکت سے
مینہ ہے اور جملہ ينزل الله الغيث بیان اسکا اور احتمال ہے کہ عام برکت مراد ہو اور ينزل الله الغيث مثال اور بیان ایک فرد اسکے کا ہو ح الفصل الثاني فصل دوسری (۴) عن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد رواه احمد وابو داود وابن ماجة روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکھتا ہے ایک علم علم نجوم سے حاصل کرتا ہے ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی
یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف تشبیہ دی علم نجوم کو ساتھ سحر کے بقصد برائی بیان کرنے اسکے کے گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جادوگروں اور کاہنوں سے ہے کہ برے کام کرتے ہیں اور
خبریں غیب کی بتاتے ہیں ح (۵) وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى كاهنا فصدقه بما يقول او اتى امراته حائضا او اتى امراته في دبرها فقد برئ مما
انزل على محمد رواه احمد وابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن کے پاس اور سچا جانے اسکو بیچ اس چیز کے کہ کہتا ہے یا صحبت
کرے اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا فعل کرے اپنی بیوی سے بیچ مقعد اسکی کے پس تحقیق بیزار ہوا اس چیز سے کہ اتاری گئی محمد پر یعنے شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد نے اور ابو داود نے
ف بیزار ہونا اسکا فرمانا محمول ہے حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید ہے اوپر کرنے ان شنایع کے ح الفصل الثالث فصل تیسری (۶) عن ابي هريرة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم
قال اذا قضى الله الامر في السماء ضربت الملائكة باجنحتها خضعانا لقوله كانه سلسلة على صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا للذي قال الحق وهو العلي الكبير
فيسمعها مسترقوا السمع ومسترقوا السمع هكذا بعضه فوق بعض ووصف سفيان بكفه فحرفها وبدد بين اصابعه فيسمع الكلمة فيلقيها الى من تحته ثم يلقيها الآخر الى من تحته حتى يلقيها على لسان
الساحر او الكاهن فربما ادرك الشهاب قبل ان يلقيها وربما القاها قبل ان يدركه فيكذب معها مائة كذبة فيقال اليس قد قال لنا يوم كذا وكذا كذا وكذا فيصدق بتلك الكلمة التي
سمعت من السماء رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبوقت کہ حکم کرتا ہے اللہ تعالے کسی کام کا آسمان میں مارتے ہیں فرشتے
بازو اپنے اپنے ڈرتے ہوے بیچ ہیبت اور عظمت حکم الہی سے بسبب خوف قول اور کلام الہی کے گویا آواز کلام الہی کی یعنے بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم اور استماع اسکے کے مانند

زنجیر کے اسی کو کھینچی جاوے پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کے دلون سے کہتے ہین یعنے تمام فرشتے کم رتبہ فرشتون مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نے کہتے ہین فرشتے مقرب اُس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نے یا کہتے ہین اُن فرشتون پوچھنے والون سے حق ہی یعنے حق ہی جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نے اور وہ ذات اللہ تعالے کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتے ہین اُن باتون کو چوری سے سننے والے کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سے سننے والے اس طرح ہین کہ بعضے اُنکے اوپر بعضون کے ہین اور بیان کی سفیان نے ہیئت اُنکی ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے ساتھ انگلیون ہاتھ کے پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنی کے پس سنتا ہی چوری سے سننے والا بات کو پھر ڈالتا ہی اُسکو طرف اُسکے کہ نیچے اُسکے ہی پھر ڈالتا ہی اُسکو دوسرا طرف اُسکے کہ نیچے اُسکے ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اُس بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس اکثر پاتا ہی چوری سے سننے والے کو شعلہ پہلے ڈالنے اُس کے طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہی اُس بات کو پہلے پہونچنے شعلہ کے پس جو پہنچی ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتھ اُس بات کے سو جھوٹ یعنے اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتھ اُس بات کے بیچ سو جھوٹی باتون کے پس جب جھٹلایا جاتا ہی اُسکو کوئی ساتھ بعضی جھوٹی باتون اُسکی کے تو کہا جاتا ہی یعنے کہتا ہی تصدیق کرنے والا کاہن کا ساتھ اُسکے کہ جھٹلاتا ہی اُسکو کیا نہین جانتا تو کہ کہا واسطے ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانے فلانے دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن سبب اُس بات کے کہ سنی گئی آسمان سے اور راست گو ہوا اُسمین یعنے اور وہ سو جھوٹ نہین منظور کرتے سبب گمراہی کے کہ اُنکے باطن مین ہی جیسے کہ ان نجومیون کا حال ہی کہ اگر ایک بار بات اُنکی بسبب اتفاق سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد اُنکے ہو جاتے ہین سبب نہایت محبت دنیا کے اور گمراہی کے کہ اُنکے دلون مین ہی نقل کی یہ بخاری نے ف ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث مین کہ آگے آتی ہی صحیح آیا ہی کہ کاہن ساحر ہی پس شک راوی سے یہان مراد کاہن ہی صورت مین اور شک کے لیے ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہی جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر اسلیے کہ ساحر خبر غیب کی نہین بتاتا ہی پس لفظ او والکاہن مین تنویع کے لیے ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی اسمین کہ مرجوم آیا ساتھ رجم کے ایذا پاکر پھر تا ہی یا جل جاتا ہی ساتھ رجم کے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سے کہ تھا انصار سے یہ کہ صحابہ اسوقت کہ بیٹھے ہوے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹا ایک تارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تھے تم کہتے جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکے کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی ساتھ حقیقت حال کے تھے ہم کہتے کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنے کبھی یون کہتے تھے اور کبھی یون یعنے اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پھینکا جاتا بسبب مرنے کسی کے اور نہ بسبب حیات کسی کے ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتے ہین فرشتے اٹھانے والے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہین وہ آسمان والے کہ متصل ہین عرش کے اٹھانے والون کے یہان تک کہ پہونچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پھر کہتے ہین وہ فرشتے کہ متصل اٹھانے والون عرش کے ہین واسطے عرش کے اٹھانے والون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے پس خبر دیتے ہین وہ انکو اُس چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے ہین بعضے آسمان والے بعضون سے یہانتک کہ پہونچتی ہی خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اُچک لیتے ہین جن سننے کو یعنے اُن خبرون کو چوری سے لے آتے ہین پھر ڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے یعنے کاہنون کے اور پھینکے جاتے ہین طرف اُنکے یہ تارے یعنی پس سبب اُن ستارون کے پھینکے جانے کا یہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتے ہو پیدایش و موت کا پس وہ چیز کہ لاے کاہن اُسکو اوپر اِس طرح کے کہ ہی یعنے بغیر تصرف کے راست و درست پس وہ چیز راست ہی ولیکن وہ کاہن جھوٹ ملا لیتے ہین اُسمین اور زیادہ کرتے ہین یعنے اس نے ہوے پر نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيعِ مِثْلَهُ وَزَادَ

والسنة ما جعل اللہ فی نجوم حیوۃ احد ولا رزقه ولا موته وانما یفترون علی اللہ الکذب ویتعللون بالنجوم ۔ اور روایت ہے قتادہ سے کہا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو واسطے
تین باتوں کے ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطے زینت آسمان کے اور دوسرے واسطے مارنے شیطانوں کے اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہے سبب انکے بیچ دریا اور جنگل
کے پس جسنے کہ بیان کیا انمیں بغیر ان تین چیزوں کے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اس چیز میں کہ نہیں جانتا یعنی نہیں متصور ہے علم اسکا اسلیے کہ خبریں آسمان کی نہیں
جانی جاتی ہیں مگر طریق کتاب و سنت سے حال آنکہ آسمیں نہیں ہے زیادہ اس چیز سے کہ ذکر کی گئی ہے نقل کیا یہ بخاری نے بلا سند اور بیچ روایت رزین کے یوں ہے کہ تکلف کیا اس
چیز کا کہ نہیں فائدہ کرتی ہے اسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اس چیز کے کہ نہیں ہے اسکو علم ساتھ اسکے اور تکلف کیا بیچ بات اس چیز کے کہ عاجز ہوئے ہیں اسکے جاننے سے انبیا اور فرشتے اور روایت
ہے ربیع سے مانند اسکے اور زیادہ کیا ربیع نے یہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہیں مقرر کی اللہ تعالیٰ نے ستارے میں زندگی کسی کی بیچ اسکے اور نہ روزی کسی کی اور نہ موت کسی کی یعنی
جاتا اور نہ مرتا کسی کا اور سوا اسکے نہیں کہ افترا کرتے ہیں کاہن اللہ پر جھوٹ اور ٹھہراتے ہیں طلوع ہونے ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کے ف منادی نے کہا حصہ اپنا یعنی اپنی عمر میں سے اور وہ
مشغول ہوتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ نہ فائدہ دیتی ہے دنیا میں اور نہ آخرت میں شرح بیان کا علم کی اور حضرت شیخ رحمہ نے بتفصیل لکھا ہے الفصل الثالث عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبة من السحر المنجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر رواہ رزین ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سے واسطے غیر اس چیز کے کہ ذکر کی اللہ نے یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اور پہلی حدیث میں پس تحقیق
سیکھا ایک ٹکڑا سحر سے یعنی اور وہ حرام ہے بلکہ بعض اسکا فسق ہے اور بعض اسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہے کہ ساتھ علامتوں کے خبریں غیب کی بتاتا ہے اور کاہن حکم ساحر کا
رکھتا ہے کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہے اور ساتھ اسکے ضرر خلق کو پہونچاتا ہے اور جو کوئی سحر کرے اور اعتقاد اسکا رکھے کافر ہو جاتا ہے پس اس طرح کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل اسکا یہ ہے منجم اور کاہن
اور ساحر سب ایک جنس سے ہیں اور کافر ہوں اور بد ہوں ان کے اعمال سے ہیں نعوذ باللہ منہا ۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر عن عبادہ
خمس سنین ثم ارسله لاصبحت طائفة من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی ۔ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اگر بند رکھے اللہ مینہ اپنے بندوں سے پانچ برس تک مثلاً پھر برساوے البتہ ہو ایک جماعت آدمیوں میں سے کہ پیشہ یہ ہے ان کا ہو منجم کے کفر کرنیوالے کہیں پانی دیے گئے ہم سبب ستارہ
مجدح کے نام اسکا مجدح ہے نقل کیا یہ نسائی نے ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کے نزدیک عرب کے ستارہ لائق ہے کہ سبب اسکے ہوتی ہے مینہ کتاب الرؤیا کتاب خواب کے
بیان میں ف حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کے پیدا کرنا حق تعالیٰ کا ہے بیچ دل سونے والے کے علوم اور ادراکات کو جیسے کہ جاگتے کے دل میں اور اللہ سبحانہ
ہر چیز بیداری علامت اسکی ہے اور نیند مانع اس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتے کے دل میں علامت ہے اور امور پر کہ پیش آتے ہیں بیچ ثانی الحال کے اور تعبیر اسکی یہ جیسے کہ
ابر دلیل ہے مینہ پر الفصل الاول عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحة رواہ
البخاری وزاد مالک بروایة عطاء بن یسار یراها الرجل المسلم او تری له ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں باقی رہا آثار نبوت سے
کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینے والے کہا اصحاب نے کیا ہیں مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مالک نے ساتھ روایت عطا بن یسار کے کہا دیکھتا ہے
کوئی اس خواب کو مرد مسلمان واسطے اپنے یا دکھایا جاوے واسطے اسکے یعنی کوئی اور مسلمان دیکھے واسطے اسکے ف نہیں باقی رہا یعنی وحی منقطع ہو جاوے گی بعد میرے کہ
اور نہیں باقی رہیگی وہ چیز کہ جانی جاوے اس سے چیز ہونیوالی مگر خواب کہ اس سبب سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سے ہے ساتھ پیش میم اور زیر شین کے یعنی
خوشخبری کے اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہے اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رؤیا کا خواب نیک پر آتا ہے اور خواب بد پر حلم کہتے ہیں جیسا کہ مشہور ہے لیکن یہ تخصیص
شرعی ہے اور لغت میں سب پر مطلق خواب کے ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہو اور اگر رؤیا نام خواب نیک کا ہو تو صفت الصالحہ کی ساتھ صالحہ کے واسطے بیان ایضاح
کے ہو یا صالحہ یعنی صادقہ کے ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کا اور معنی اول اگر چہ ظاہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنے مبشرات کے کہ غالباً یا کلیۃ بیچ خبر نیک شادی بخش کے مستعمل ہوتا ہے اور
اگر چہ بیچ حق کی بھی خبر ہو جیسے کہ پہلے کہا لیکن سیاق حدیث ظاہر ہے معنی ثانی کے واسطے کہ ثبوت میں خبر صدق معتبر ہے خواہ بشیر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا

باعتبار تعلیم کے ہی حاصل ہو اور سبق مطلق کے کہ مخبرات ہوں ﴿وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ
متفق علیہ﴾ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں نبوت کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ رویائے صالحہ کے یہاں صادقہ ہے اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ پیغمبری کا ساتھ نبی کے ختم ہوئی پس جز نبوت باقی نہ رہی تو جز اسکا کیونکر
باقی رہا جواب اسکا یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ رویا ایک جز ہے اجزائے علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہے اگرچہ نبوت باقی نہیں مخصوص رویا کی یہ وجہ ہے کہ یہ پرتو ہے نبوت کا اور مانند اسکے اگرچہ دیکھنے والا
نبی نہ ہو جیسے کہ وارد حدیث میں آیا ہے کہ راہ روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہیں اور تخصیص اس عدد چھیالیس کی اگرچہ علما نے کچھ کہی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ
علم اسکا اور ان چیزوں معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہ کا شارع ہی کو ہے اور اور روایت میں چھبیس آیا ہے اور چھیالیس کے اور ایک میں چالیس اور ایک میں ستر جز اور
مراد ان سب سے کثیر ہونا ہے حدیث صحیح ﴿وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی متفق علیہ﴾ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب میں پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطے کہ شیطان نہیں بنتا ہے میری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **ف** تحقیق دیکھا مجکو یعنے گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری میں لیکن نہیں مبنی ہوتے ہیں اسپر احکام کہ وہ صحابی ہو جاوے یا عمل کرے اس چیز پر کہ سنے اس حالت میں اور بعضوں نے
کہا کہ مراد حضرت کی اپنے زمانہ کے لوگ ہیں یعنے میرے وقت کے لوگوں میں سے جسنے مجکو خواب میں دیکھا توفیق دیگا اسکو اللہ تعالے میرے دیکھنے کی حالت بیداری میں یا دنیا
میں یا آخرت میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ بیان اخبار کے ہے یعنے جسنے دیکھا مجکو خواب میں پس خبر دو اسکو کہ خواب اسکا حقیقۃً اور سچا ہی نہیں ہے اضغاث احلام سے اسلیے کہ شیطان
نہیں بنتا ہے میری صورت میں یعنے یہ مجال نہیں شیطان کی کہ کسی کے خواب میں آوے اور اسکے خیال میں ڈالے کہ میں آنحضرت ہوں اور آنحضرت پر جھوٹ باندھے اور یہ جو
کہا ہے کہ شیطان بصورت حق تعالے بن سکتا ہے اور جھوٹ باندھ سکتا ہے یعنے دیکھنے والے کو وسواس میں ڈالتا ہے کہ صورت حق تعالے سبحانہ کی ہے لیکن بصورت آنحضرت کے
ہرگز نہیں بن سکتا اور جھوٹ نہیں باندھ سکتا اسلیے کہ آنحضرت مظہر ہدایت کے ہیں اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کے ضد ہے اور حق تعالے جامع ہے صفات
ضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہی ہے کہ دعوائے الوہیت کا مخلوقات سے بدیہی البطلان ہے اور محل اشتباہ نہیں بخلاف دعوی نبوت کے چنانچہ اسی لیے اگر کوئی
دعوی الوہیت کا کرے تو صادر خارق عادت اس سے متصور ہے اور اگر دعوی نبوت کا کرے تو معجزہ اس سے ظاہر نہیں ہوتا ہے صحیح ﴿وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فقد رای الحق متفق علیہ﴾ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دیکھا مجکو پس تحقیق حق دیکھا یعنے سچا ہے خواب اسکا
کہ اسنے مجہی کو دیکھا بغیر میرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ بات ثابت ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے متعدد طرق اور اختلاف الفاظ کے دلالت کرتی ہیں اسپر کہ جسنے آنحضرت کو خواب میں دیکھا آنحضرت
کو دیکھا اور دروغ اور شیطان کو اسمیں دخل نہیں اور علما نے اسکو خصائص حضرت کے سے شمار کیا ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے اسمیں بعضوں نے تو یہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہ ہے کہ
کوئی دیکھے آنحضرت کو ساتھ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ رکھتے تھے پھر بعضوں نے ان میں سے توسعہ کیا اور کہا کہ اس شکل و صورت میں دیکھے کہ مدت عمر شریف میں آپ تھے
خواہ جوانی میں خواہ کہولت میں یا آخر عمر میں اور بعضوں نے دائرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہے کہ اس صورت پر دیکھے کہ بیچ آخر عمر کے اس صورت پر اس عالم سے رحلت کی تا آنکہ
عدد سفید بالوں کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک میں تھے اور رونق جس کی نہ پہونچی تھی اعتبار کیا ہے اور محمد بن سیرین کے پاس جب کوئی آکر قصہ خواب میں دیکھنے حضرت کا بیان
کرتا تو وہ کہتے کہ بیان کر کس صورت میں دیکھا ہے تو نے اگر ساتھ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ کہتے کہ جا تو نے آنحضرت کو نہیں دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آنحضرت
ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ انکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوائے اسکے اختلاف صورت کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف متفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان ایمان
دیکھنے والے کے ہے جسنے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جسنے برخلاف اسکے دیکھا بسبب نقصان دین کے دیکھا اور اسی طرح ہے ایک نے بوڑھا دیکھا اور ایک نے
جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روتے ہوے اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش تمام مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے
اور تحسین و تقبیح اسکی کے لیے اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اسکا کرے اور اسی قیاس پر بعض ارباب تحقیق نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرت سے خواب میں سنے تو اسکو سنت قائمہ پر عرض کرے

اگر موافق ہو تو حق ہوا اور اگر مخالف ہو تو بسبب خلل سامعہ انکے کے ہر بیں ویاے ذات کریمہ انکے کا اور ہر چیز کا کہ دیکھی جاتی ہے حق ہے او حقیقت میں تھا وقت اور اختلاف کہ ذکر کیا ہمنے ہے حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیہ نے فقرائے مغرب سے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اسکو شراب پینے کے لیے فرماتے ہیں اسنے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہے ہر ایک عالم نے تحمل اور تاویل اسکی بیان کی ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت کے کہ انکو شیخ محمد بن سراق کہتے تھے جب وہ استفتا انکی نظر سے گذرا تو انھوں نے فرمایا کہ یوں نہیں ہے کہ جسطرح اسنے سنا اس شخص کے سامعہ میں خلل ہے آنحضرت نے اسکو فرمایا لاتشرب یعنی اسنے لاتشرب کو اشرب سنا ت (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیکھا مجھکو خواب میں پس شتاب دیکھے گا مجھکو جاگتے میں اور نہیں بنتا شیطان میری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حضرت کے زمانہ میں جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب میں حضرت کو تو اللہ تعالے توفیق دیتا تھا اسکو جاگتے میں دیکھنے اور مسلمان ہو جانے یا یہ مراد ہے کہ آخرت میں دیکھے گا جاگتے میں ت (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِہٖ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَلْیَتْفُلْ ثَلٰثًا وَلَا یُحَدِّثْ بِھَا اَحَدًا فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب اچھا اللہ کیطرف سے اور خواب برا شیطان کیطرف سے پس جسوقت دیکھے ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکھے اسکو پس نہ بیان کرے اسکو مگر اس شخص کے روبرو کہ دوست رکھتا ہے اسکو یعنے علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کرے اللہ تعالے کی جیسے کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں ہے اور جسوقت دیکھے ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہے پس چاہیے کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے برائی اسکی سے اور برائی شیطان کی سے اور چاہیے کہ تھتکارے تین بار یعنے بقصد دفع کرنے شیطان کے اور نہ بیان کرے اس خواب کو کسی کے روبرو یعنے دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری دے بحسب ظاہر صورت اسکی کے اور تعبیر جیسی دیتا ہے ویسی ہی واقع ہوتی ہے بتقدیر الٰہی تحقیق وہ خواب نہیں ضرر کریگا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شیطان کیطرف سے یعنے باعث خوشی اسکے کا ہوتا ہے اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونوں کا ساتھ پیدائش الٰہی کے ہے حاصل یہ ہے کہ اچھا خواب بشارت ہے حضرت پروردگار کیطرف سے بندے کے لیے تا باعث حسن ظن کا ہو ساتھ اللہ تعالے کے اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہے تا غمگین کرے مسلمان کو اور بدگمان اور سست ہو بیچ سلوک طریق حق کے اور یعنے نہ ضرر کرنے کے یہ ہیں کہ اللہ تعالے نے گردانا ہے ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سے جیسے کہ گردانا ہے صدقہ کو سبب بچاؤ مال کا اور دفع بلیات کا ت ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلٰثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا خواب کہ مکروہ جانے اسکو پس چاہیے کہ تف کرے بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار اور پھیرے کروٹ اپنی سے کہ تھا اسپر وقت دیکھنے خواب کے نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث میں بصاق ذکر کیا کہ تفل سے زیادہ ہے تفل تھوک منہ سے نکالنا اور بصق منہ کے اندر سے نکالنا کہ حلق سے نکلے اور بصاق وہ تھوک کہ نکلے اور اسکو بزاق بھی کہتے ہیں پس تفل بعد بصق کے ہے اور بعد ازاں نفث ہے کہ پھونکنا ہے ساتھ آب لبوں کے اور بعد اسکے نفخ ہے کہ پھونکنا ہے فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کے فلینفث بھی آیا ہے اور اس حدیث میں ذکر بائیں طرف کا آیا اور پہلی حدیث میں مطلق اور اس حدیث میں کروٹ سے پھرنا بھی آیا ہے اسلیے کہ اسکو بہت تاثیر ہے بیچ تغیر حال کے ت ع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّۃِ فَاِنَّہٗ لَا یَکْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا ثَلٰثٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَّکْرَھُہٗ فَلَا یَقُصَّہٗ عَلٰی اَحَدٍ وَّلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ قَالَ وَکَانَ یُکْرَہُ الْغُلُّ فِی النَّوْمِ وَیُعْجِبُھُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ الْبُخَارِیُّ رَوَاہُ قَتَادَۃُ وَیُوْنُسُ وَھُشَیْمٌ وَّاَبُوْ ھِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ یُوْنُسُ لَا اَحْسِبُہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقَیْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِیْ ھُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَہُ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَحْوَہٗ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَہٗ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہیں قریب کہ جھوٹا ہو

خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزو ہے چھیالیس جزو نبوت کے سے اور جو چیز کہ ہو واسطے نبوت کے پس تحقیق وہ نہیں جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نے
کہ میں کہتا ہوں اور روایت کرتا ہوں یہ احادیث سے کہ آنحضرت نے فرمائی ہیں خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور
تیسرے بشارت اللہ کی طرف سے پس جو شخص کہ دیکھے خواب میں ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھے پس نہ بیان کرے اسکو روبرو کسی کے اور چاہیے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے یعنے بسبب
برکت اور نورانیت نماز کے توہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہو جاتا رہے کہا ابن سیرین نے اور تھے آنحضرت کہ مکروہ رکھتے طوق دیکھنا خواب میں اور خوش آتا انکو دیکھنا قید کا اور کہا قید
یعنے اہل تعبیر کہتے ہیں کہ قید ثابت رہنا دین میں ہے نقل کی یہ یعنے ساری حدیث کہ مشتمل ہے اوپر مرفوع و موقوف کے بخاری اور مسلم نے لیکن دونوں کو تردد ہے آخر حدیث میں
کہا بخاری نے کہ روایت کیا اسکو یعنے مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے کہ نقل کی اُنہنے ابی ہریرہ سے اور کہا
یونس نے نہیں گمان کرتا ہوں اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سے مگر پیغمبر خدا سے یعنے مقدمہ قید کے کہ واقع ہوا ہے یعنے القید ثبات فی الدین بیچ مقدمہ غل کے کہ کہا
اکان یکرہ الغل یعنے یہ حدیث مرفوع ہے نہ موقوف ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنے روایت کیا اسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور انھوں نے آنحضرت سے بخاری نے نقل ان
کیا اور کہا مسلم نے راوی ابن سیرین سے کہ نہیں جانتا ہوں کہ یہ قول مذکور قید میں بیچ حدیث پیغمبر خدا کے واقع ہوا ہے یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی
میں مانند اس کے ہے کہ کہا گیا اور یہ بھی کہا مسلم نے کہ ادراج کیا ہے یعنے ابن سیرین یا ابو ہریرہ نے حدیث میں اس قول کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنے تمام کلام کو بیچ غل اور
قید کے واقع ہوا ہے سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہے کہ ادراج کیا حدیث میں اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہے کلام اپنے کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اور بیان کرنے قول بخاری اور مسلم کے سے حقیقت حال ضمیر دن قال او کان یکرہ کے بھی ظاہر ہو جاتی ہے وقت جو قت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی
علما نے اول تو یہ کہ مراد قریب ہونے زمانہ کے سے اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہے جیسے کہ اور حدیث میں صریح آیا ہے کہ اخیر زمانہ میں نزدیک نہیں کہ جھوٹا ہووے خواب مومن کا اور
بعضے مشائخ اپنے سے سنا ہیں نے کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہے دوسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز ہے اسلیے کہ جس موسم میں رات دن برابر ہوتے ہیں مزاج اعتدال
اور معتدل بہت ہوتا ہے خواب بہت تر دو خلط خلل سے سلامت ہوتا ہے تیسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہے کہ سال مانند مہینے کے گذریں گے اور مہینے مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند روز کے
اور روز مانند ساعت کے اور کہا ہے خطابی نے کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہے کہ ان دنوں میں انکے عدل سے سب عیش میں ہونگے اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ
محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس بیچ زمانہ مہدی کے بھی خواب صحیح و راست ہونگے اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی راست تر ہے خواب اسکا
راست تر ہے اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور بیچ اسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا واسطے بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور بیچ عبارت میں اشارہ ہے اس پر کہ تمام قسم خواب
صحیح و قابل تعبیر و اعتبار کے نہیں بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر و خیر کے ہے اور خیال نفس یہ ہے جیسے کہ ایک شخص ایک کام یا امر فکر کرتا ہے اسکے وہ خیال بیچ
اسکے رہا ہے وہی خواب میں دیکھتا ہے یا عاشق معشوق کے خیال میں ہوتا ہے اسکو خواب میں دیکھتا ہے اور ڈرانا شیطان کا یہ کہ غمگین اور مکدر کرے اسکو بسبب دشمنی کے کہ بنی آدم سے رکھتا ہے اور وہ علم
شیطان ہو کہ ساتھ اسکے آدمی بازی کرتا ہے جیسے کہ دیکھتا ہے کہ سر کٹ گیا ہے اور اسی قبیل سے احتلام ہوتا ہے کہ وہ غسل کا موجب ہوتا ہے اور کبھی سبب غلبہ شہوت ہونے اور تاخیر اسکی کا ہوتا ہے
وغیرہ ذلک سے پس دونوں قسم قابل اعتبار تعبیر کے نہیں اور تیسری قسم بشارت ہے یا اور اعلام کرنا ہے جانب حق سے بندہ کے لیے تا ساتھ اسکے خوش ہووے اور طلب حق میں زیادہ ہووے اور
حسن ظن اور امیدواری رکھے اور قابل تعبیر کے ہے اور وہ بیان کرنے اور پوچھنے کے لیے سبب قابل اعتبار و تعبیر کے نہیں تو کہنا اسکا و غل جب کے ہے اور یہی ہے کہ جب کہیگا اور سنیگا
تعبیر کیگا تو وہم و تصور لازم آویگا اور وسوسے میں پڑیگا اور تعبیر کو تاثیر ہے وقوع میں اور شارحوں نے بیچ ضمیر قال او کان یکرہ کے چند احتمالات لکھے ہیں ایک یہ کہ ضمیر قال کی
ابن سیرین کی طرف پھرتی ہے جیسے کہ ظاہر عبارت کا یہ ہے اور قال کی محمد بن سیرین کا ہے اور اسی تقدیر پر ضمیر کان یکرہ کی پھرتی ہے آنحضرت کی طرف اور معنے یہ ہونگے کہ کہا
ابن سیرین نے تھے آنحضرت کہ ناخوش رکھتے اسکو کہ کوئی دیکھے خواب میں کہ طوق اسکی گردن میں پڑا ہے اسلیے کہ صفت دوزخیوں کی ہے جیسے کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقھم اور دوسرا احتمال
یہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرے اور کان یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابو ہریرہ سے یعنے کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابو ہریرہ ناخوش رکھتے

دیکھنے طوق کو خواب مین اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت سے سنا ہوگا یا اپنے اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی پھرے طرف راوی کے ابن سیرین سے اور کان یکرہ مین ابن سیرین
کی طرف یعنے کہا راوی نے کہ تھے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتے طوق کو اور ظاہر یہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکھتا ہے اسلیے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر خواب مین واللہ اعلم اور خوش آتا
انکو دیکھنا قید کا یعنے بیڑیون کا پانون مین اور یعجبہم ساتھ صیغہ جمع کے روایت بخاری کی مین آیا ہے پس بسبب احتمال اول کے ضمیر راجع ہے طرف آنحضرت کے اور صحابہ انکے کے اور بسبب
احتمال دوسرے کے طرف ابو ہریرہ اور اتباع انکے کے اور بسبب تیسرے کے طرف ابن سیرین کے اور تعبیر کہنے والے اہل عصر انکے کے یعنے اگر کوئی خواب مین دیکھتا کہ قید اسکے پانون مین ہے تو
اسکو اچھا جانتے تھے کہ علامت باز رہنے کی ہے گناہ اور معاصی سے اور ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہے جیسے کہ فرمایا ہو یقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر نسبت اہل دین اطاعت
کے ہے اور لکھا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پانون مین ہے تو تعبیر اسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی
ہے ساتھ اختلاف دیکھنے والے کے مثلاً اگر تاجر دیکھے خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکھکر بیٹھا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت مین ہے اور اگر یہی خواب کوئی
سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنے کی مقام حقیقت مین ہے متن (وعن جابر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت
فی المنام کان رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامہ فلا یحدث بہ الناس رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر سے کہا آیا ایک
شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا دیکھا مین نے خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہے کہا جابر نے پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا جسوقت کھیلے شیطان ساتھ ایک تمہارے کے
خواب انکے مین پس بیان کرے اسکو روبرو لوگون کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے یہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سے ہے اور اس قسم سے ہے کہ شیطان بازی کرتا ہے ساتھ آدمی کے تاغمگین
کرے اسکو ایسے خواب کو چھپانا چاہیے اور طیبی نے کہا کہ آنحضرت نے جانا ہوگا یا وحی سے یا دلالت حال سے کہ یہ خواب ضغاث احلام مین سے ہے اور بازی شیطان ہے اگرچہ نزدیک تعبیر
کہنے والون کے اسکی تعبیر ہے مثل زوال نعمت اور مفارقت قوم اور مانند اسکے کے متن (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ذات لیلة فیما یری النائم کانا فی دار عقبة بن رافع
فاتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت ان الرفعة لنا فی الدنیا والعاقبة فی الآخرة وان دیننا قد طاب رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ایک رات بیچ ان چیزون کے کہ دیکھتا ہے سونے والا یعنے خواب مین دیکھتا ہون کہ گویا مین اور صحابہ میرے بیٹھے ہین بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کے پس
لائی گئین میرے پاس کھجورین تر کہ انکو رطب ابن طاب کہتے ہین پس تعبیر کی مین نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہے دنیا مین اور عاقبت نیک آخرت مین یعنے رفعت لفظ رافع
سے لی، اور عاقبت عقبہ سے اور یہ کہ دین ہمارا اچھا ہے یعنے یہ لفظ رطب ابن طاب سے لیا نقل کی یہ مسلم نے ف عادت شریف آنحضرت کی تھی کہ نامون سے بطریق تفاول تاویل کے
معانی لیتے تھے اور یہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کے نتھا بیداری مین بھی ساتھ انکے فال لیتے تھے جیسے کہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سے مدینہ کو تشریف لیے جاتے تھے کہ بریدہ اسلمی کو ساتھ چند سوارون
کے راہ مین قریش نے اسکو واسطے پکڑنے آنحضرت کے متعین کیا تھا اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہے اسنے کہا بریدہ پس حضرت نے ابوبکر سے فرمایا
قد برد امرنا یعنے ٹھنڈا ہوا کام ہمارے مین الی آخر الحدیث متن (وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت فی المنام انی اہاجر من مکة الی ارض بہا نخل فذہب وہلی
الی انہا الیمامة او ہجر فاذا ہی المدینة یثرب ورأیت فی رؤیای ہذہ انی ہززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ہو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ہززتہ اخری فعاد احسن ما کان
فاذا ہو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین متفق علیہ) اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا مین نے خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون
مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اسمین کھجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اسکی کے طرف اسکے کہ وہ شہر یمامہ ہے یا ہجر ہے پس ناگہان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اسکا یثرب ہے اور دیکھا مین نے اس
خواب اپنے مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سے پس ناگہان تعبیر ٹوٹنے تلوار کی وہ تھی کہ پہونچی بعضے مومنون کو سختی وغم روز جنگ احد کے یعنے زخمی ہوے بعضے اور بعضے
شہید ہوے پھر ہلایا مین نے تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہو گئی بہتر اس چیز سے کہ تھی پس ناگہان تعبیر درست ہونے تلوار کی وہ تھی کہ لایا اسکو خدای تعالی
کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنون کا یعنے فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یمامہ نام ایک شہر کا ہے شہرون حجاز کے سے کہ اسمین کھجورین
بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہے اور ایام جاہلیت مین مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اس نام سے حضرت نے منع فرمایا اسلیے کہ یثرب

شتق ہو شرب بالتحریک سے کہ بمعنی فساد کے ہی اور اس حدیث میں اور بعضی حدیثوں میں جو حضرت نے یثرب فرمایا تو پہلے نہی کے فرمایا ہوگا یا بیان جواز کے لیے اور نہی تنزیہی ہو گی اور یا اسلیے
کہ ابتدائے ہجرت میں لوگ اس نام کو جانتے نہ تھے چاہا کہ پہچان لیں اسلیے جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کے اور یہ احتمال ظاہر تر ہے اور کلام اللہ میں جو آیا ہے یا اہل یثرب
لا مقام لکم الآیۃ تو زبانی منافقوں کے فرمایا ہے ف ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران
من ذہب فکبرا علی فاوحی الی ان انفخہما فنفختہما فذہبا فاولتہما الکذابین الذین انا بینہما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ متفق علیہ وفی روایۃ یقال لاحدہما مسیلمۃ
صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء لم اجدہ فی الصحیحین وذکرہ صاحب الجامع عن الترمذی) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
کہ تھا میں سوتا لایا گیا میں خزانے زمین کے پس رکھے گئے میرے ہاتھوں میں دو کڑے سونے کے پس گران ہوئے مجھ پر یعنے ناگوار ہوئے بسبب کراہت پہننے سونے کے پس وحی کی گئی
طرف میرے یعنے الہام کیا اللہ نے مجھکو سوتے میں یہ کہ پھونک ان دونوں کو پس پھونک مارا میں نے انکو پس اڑ گئے وہ پس تعبیر کی انکی میں نے دو جھوٹے کہ میں درمیان ان دونوں کے
ہوں یعنے باعتبار مکان کے ایک تو صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یعنے ترمذی کی یوں ہے کہ یہ بیان تعبیر ان دونوں
جھوٹوں کے فرمایا کہ کہا جاتا ہے ایک انمیں سے مسیلمہ ہے صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی ہے صاحب صنعاء نہیں پائی میں نے یہ روایت صحیحین میں اور ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول
نے ترمذی سے ف لایا گیا میں الخ یعنے لائے میرے پاس کنجیاں زمین کے خزانوں کی اور بعضوں نے کہا کہ خزانے حقیقۃً لائے گئے گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہونگے امت
حضرت اور امت انکی اور دین و ملت انکی عالم میں پھیلیگی اور صنعاء ایک شہر ہے یمن کے شہروں میں سے اسکا سردار تھا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کے میں دعوی نبوت کا
کیا اور فیروز دیلمی نے بیچ مرض وفات آنحضرت کے اسکو مار ڈالا ہیں فرمایا آنحضرت نے فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بھی دعوی نبوت کا کیا تھا اسکو وحشی قاتل حمزہ کے نے حضرت صدیق
کی خلافت میں مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑوں کے ساتھ دونوں جھوٹوں کے لکھا ہے علمانے کہ کڑے مشابہ ساتھ قید ہاتھ کے ہیں اور قید باز رکھتی ہے ہاتھ کو پکڑنے اور عمل کرنے اور کمال
تصرف کرنے سے پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کے ہوئے تھے مشابہ قید کے ہوے کہ دست مبارک انکے میں ہے اور مانع ہے عمل و تصرف سے گویا ہاتھ انکا پکڑ رکھا ہے اور
نہیں چھوڑتے کہ کام کریں اور دیکھنا سونے کے کڑوں کا تھا بسبب انہماک کے بیچ زیب و زینت دنیا کے اور شدت کراہت اور غلظت ان دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب
ع ح (وعن ام العلاء الانصاریۃ قالت رایت لعثمان بن مظعون فی النوم عینا تجری فقصصتہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک عملہ یجری لہ رواہ البخاری)
اور روایت ہے ام العلاء انصاریہ سے کہا دیکھا میں نے واسطے عثمان بن مظعون کے خواب میں ایک چشمہ کہ جاری ہے پس بیان کیا میں نے اسکو روبرو حضرت کے پس
فرمایا یہ ثواب عمل انکے کا ہے کہ جاری کیا جاتا ہے واسطے انکے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے پہونچتا ہے طرف انکے ثواب انکے عمل صالح کا بعد مرنے انکے کے قیامت تک اسلیے
کہ تھا وہ مرابط یعنے مجاہد اور جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہیں انکے لیے عمل انکے قیامت تک ع (وعن سمرۃ بن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اقبل
علینا بوجہہ فقال من رای منکم اللیلۃ رؤیا قال فان رای احد قصہا فیقول ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال ہل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین
اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک
ویلتئم شدقہ ہذا فیعود فیصنع مثلہ قلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ ورجل قائم علی راسہ بفہر او صخرۃ فیشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ
تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ہذا حتی یلتئم راسہ وعاد راسہ کما کان فعاد الیہ فضربہ قلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا الی ثقب مثل التنور اعلاہ
ضیق واسفلہ واسع توقد تحتہ نار فاذا ارتفعت ارتفعوا حتی کادوا ان یخرجوا منہا واذا خمدت رجعوا فیہا وفیہا رجال ونساء عراۃ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا
حتی اتینا علی نہر من دم فیہ رجل قائم علی وسط النہر وعلی شط النہر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیہ فرد
حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر فیرجع کما کان فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی انتہینا الی روضۃ خضراء فیہا شجرۃ عظیمۃ وفی اصلہا شیخ
وصبیان واذا رجل قریب من الشجرۃ بین یدیہ نار یوقدہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا وسط الشجرۃ لم ار قط احسن منہا فیہا رجال شیوخ وشباب ونساء

والصبیان حولہ ثم اخرجانی منہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا ہی احسن وافضل منہا فیہا شیوخ وشباب قلت لہما انکما قد طوفتمانی اللیلۃ فاخبرانی عما رایت اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنے صبح کی متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ چہرے اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے تم مین سے آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالے پس پوچھا حضرت نے ہمسے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم مین سے کسی نے خواب عرض کیا ہمنے کہ نہین فرمایا لیکن مین نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصونکو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونون ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنے شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اسکے ہاتھ مین آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے اسکو بیچ کلے بیٹھے ہوے کے اور چیرتا ہے اسکو یہان تک کہ پہونچتا ہے چیرا گدی اسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے اسکے کے مانند اسی کے یعنے آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلہ اسکا پھر عود کرتا ہے پس کرتا ہے مانند اسی کے یعنے ہر بار کلے چیرتا ہے اور جب ملجاتے ہین پھر چیرتا ہے ہر بار یونہین کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہین کہا مین نے ان دو شخصون سے کہ کیا ہے یہ کہا ان دونون شخصون نے چلو یعنے پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجایب دیکھنے مین تعبیر اسکی معلوم ہوجاۓ گی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوے کچلتا ہے ساتھ اسکے سر اسکا پس جسوقت مارتا ہے اسکو لڑھک جاتا ہے پتھر پس جاتا ہے وہ طرف اس پتھر کے تاکہ لاوے اسکو یعنے مارنے کے لیے پس نہین پھرتا طرف اسکے یہان تک کہ ملجاتا ہے سر اسکا اور ہوجاتا ہے سر اسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اسکے اور مارتا ہے اسکو پس کہا مین نے کیا ہے یہ کہا ان دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے اوپر اسکا تنگ تھا اور نیچا اسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اٹھتی آگ اوپر اٹھتے آدمی کہ تھے آگ مین یہان تک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑین اس سے پھر جسوقت پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اسمین اور اس آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مین نے کیا ہے یہ کہا ان دونون شخصون نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اسمین ایک شخص تھا کھڑا ہوا بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آتا وہ شخص کہ بیچ نہر کے تھا پس جسوقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے پھینکتا ہے وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ منہ اسکے کے پس پھیر دیتا ہے اسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کنارے والا بیچ منہ اسکے کے پتھر پس پھرتا ہے اسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا مین نے کیا ہے یہ کہا ان دونون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کے اسمین تھا ایک درخت بڑا اور اسکی جڑ مین ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کے آگے اسکے آگ ہے کہ جلاتا ہے اسکو پس لے چڑھے مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ تھا بیچون بیچ درخت کے نہین دیکھا مین نے کبھی بہتر اس گھر سے اسمین کتنے مرد مین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا ان دونون نے مجکو اس گھر سے اور لے چڑھے مجکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مین نے واسطے ان دونون شخصون کے کہ تحقیق تم نے بہت پھرایا مجکو آج کی رات پس خبر دو مجکو اس چیز سے کہ دیکھی مین نے قالا نعم اما الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ والذی رایتہ یشدخ راسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل بما فیہ بالنہار یفعل بہ ما تری الی یوم القیمۃ والذی رایتہ فی الثقب فہم الزناۃ والذی رایتہ فی النہر اکل الربوا والشیخ الذی رایتہ فی اصل الشجرۃ ابراہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامۃ المومنین واما ہذہ الدار فدار الشہداء وانا جبریل وہذا میکائیل فارفع راسک فرفعت راسی فاذا فوقی مثل السحاب وفی روایۃ مثل الربابۃ البیضاء قالا ذاک منزلک قلت دعانی ادخل منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فلو استکملتہ اتیت منزلک رواہ البخاری کہا ان دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین ہم اپر وہ شخص کہ دیکھا تمنے اسکو کہ چیرے جاتے ہین کلے اسکے پس وہ شخص جھوٹا ہے بولتا ہے جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اسکی اس سے یہان تک کہ پہونچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہے ساتھ اسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اسکو کہ کچلا جاتا ہے سر اسکا پس وہ شخص ہے کہ سکھلایا اسکو اللہ تعالے نے قرآن یعنے توفیق دی اسکے سیکھنے کی پس سو رہا اس سے رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اس چیز کے کہ قرآن مین ہے کیجاتی ہے ساتھ اسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک اور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وے زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اسکو نہر مین وہ سود خور ہے اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تمنے اسکو بیچ جڑ درخت کے

ابراہیم علیہ السلام ہیں اور لڑکے گرد انکے وہ ہیں اولاد آدمیوں کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہے آگ مالک ہے داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اسمیں گھر ہے عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت کہ اسمیں تمام مومنین ہونگے اور یہ گھر پس گھر شہیدون کا اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں اور اٹھاؤ تم سر اپنا پس اٹھایا میں نے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے تھا یعنی بلندی میں اور ایک روایت میں مانند ابر تو بر تو سفید کے کہا ان دونوں شخصوں نے کہ یہ مکان آپ کا کہا میں نے چھوڑو دو مجھکو کہ داخل ہوں میں اپنے مکان میں کہا ان دونوں شخصوں نے تحقیق باقی رہی ہے عمر تمہاری نہیں پوری کیا تمنے اسکو پس اگر پورا کروگے تم اسکو داخل ہوگے اپنے مکان میں نقل کی یہ بخاری نے ف سو رہا اس سے انکو اللہ یعنی نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اسپر عمل نہ کیا عمل قرآن پر رات اور دن میں ہے اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہے ولیکن چونکہ معمول شب میں عمل کرنا ساتھ تلاوت اسکی کے ہے مخصوص کیا ساتھ اسکے اور عمل ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رحنے لکھا ہے باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تھی یعنی علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہو کر سو رہا اور بعض اوقات باعث بھول جانے کا ہوتا ہے اور وہ گناہ کبیرہ ہے اور تنہا عمل کرنے والا اوامر و نواہی قرآن کی باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہے چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہے کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہے قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اس چیز پر کہ اسمیں ہے پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے سو رہا اس سے یعنی اعراض کیا اس سے اور جو کہ سووے بغیر اعراض کے اس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہے اس وعید سے انتہی اور شہیدوں کا یعنی مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہیں اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونوں پر اور کہا نووی نے کہ اسمیں تنبیہ ہے اوپر استحباب متوجہ ہونے امام کے بعد سلام کے مقتدیوں پر اور اوپر استحباب پوچھنے کے خواب سے اور اوپر مبادرت تعبیر کرنے والے کے طرف تعبیر اسکی کے اول روز میں تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب کسب معاش کے (و ذکر حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ) اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں بیچ باب حرم مدینہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا حدث بھا وقعت واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصھا الا علی واد او ذی رای) روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب مومن کا ایک جزو ہے چھیالیس جزو نبوت کے سے اور خواب اوپر پاؤں پرندہ کے ہے جبتک کہ نہیں کہتا اسکو پس جسوقت کہتا ہے کسی کے روبرو واقع ہوتا ہے اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کے مگر روبرو دوست کے یا دانا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابو داود کے ہے کہ فرمایا آنحضرت نے خواب اوپر پاؤں پرندہ کے ہے جبتک تعبیر نہیں کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوے واقع ہوتی ہے اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا اور نہ بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کے یا صاحب عقل کے ف اوپر پاؤں پرندہ کے یہ مثل ہے بیچ عدم تقرر شے کے یعنی جو امر کہ قرار نہیں پاتا ہے اسکو عرب کہتے ہیں علی رجل طائر یعنی جیسے پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہیں اڑتا رہتا ہے اور حرکت کرتا ہے اور جو کچھ اسکے پاؤں پر ہو وہ بھی نہیں ٹھہرتا ہے ویسے ہی یہ امر بھی ٹھہرتا نہیں پس فرماتے ہیں کہ خواب جبتک کسی سے کہا نہیں ہے اور دل میں پوشیدہ رکھا ہے اعتبار نہیں رکھتا اور واقع نہیں ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اسنے تعبیر کی واقع ہوتا ہے اس طرح کہ تعبیر کہی پس کہنا چاہیے اور یہ برے خواب کے حق میں ہے کہ اسکے وقوع سے ڈرتا ہے اور توہم ضرر کا رکھتا ہے جیسے کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے اور اگر ساتھ دوست کے کہ مائل نیکی پر کرے اور تعبیر اچھی کہے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کے تعبیر بری کہے گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کے تعبیر اچھی کہیگا یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب وقوع سب چیزوں کا ساتھ قضا و قدر کے ہے تو تاثیر کہنا خواب کی بیچ سقوط کے اور تاثیر تعبیر کی وقوع میں کیوں ہے جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سے ہے مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کے بیچ (و عن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظھر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ ثیاب بیض ولو کان من اھل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کے سے کہ وہ مومن تھا یا نہیں پس کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نے کہ وہ تصدیق کرتے تھے آپکی ولیکن مر گئے پہلے ظاہر ہونے نبوت آپکی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ دکھلایا گیا ہوں میں اسکو خواب بیچ اس حال میں کہ اسپر کپڑے سفید ہیں اور اگر ہوتا وہ

و رجیون مین سے تو ہوتے اُنپر کپڑے اور طرح کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کے بیٹے حضرت خدیجۃ الکبری کے تھے اور اُنھون نے
ایام جاہلیت مین دین نصارا رہے سیکھا تھا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالے کی کرتے تھے اور عبادت بتون کی سے بیزار تھے پیر تھے اور آخر عمر مین اندھے ہو گئے
تھے اور قصہ لیجانے حضرت خدیجہ کا آنحضرت صلعم کو ابتداے وحی مین انکے پاس اور بشارت دینے انکے کا آنحضرت کو ساتھ صدق حال کے اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہے
اور کتاب اسد الغابہ مین انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور اختلاف علما کا بیچ اسلام انکے کے ذکر کیا ہے اور یہ حدیث بعینہ نقل کی ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نے بطریق سماع
کے صحابہ سے روایت کیا ہو اسلیے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کے آنحضرت کی خدمت مین نہین اور کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نے الخ یعنی پہلے جواب دینے
حضرت کے حضرت خدیجہ نے برعایت حال اپنے چچا کے بیٹے کے اور نگہداشت ادب کے ساتھ آنحضرت کے کلام مین بھی کہا کہ اول ناظر بیچ ثبوت ایمان انکے کے یہ ہے کہ کہا انھنے اور
تصدیق کی آپکی نبوت مین اور کہا کہ یہ فرشتہ کہ آپنے دیکھا ہے وہی ناموس ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اترتا تھا اور تم پیغمبر خدا کے ہو اگر مین بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہارے
کے زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہے اوپر تردد ایمان انکے کے کہ کہا ولکن مات قبل ان تظہر الخ اگرچہ ان حضرت نے کلام مذکور فرما کر ایمان
کا اثبات کیا بس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ایمان ورقہ کے اور اسمین کیا جگہ اختلاف کی ہے کہ حالت نبوت آنحضرت کی مین انھون نے تصدیق کی اگر پہلے نبوت کے کرتے تو گنجائش
رکھتا تھا وعن ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ
فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ ابی خزیمہ ہے یہ کہ اُنھون نے دیکھا اس حالت مین کہ دیکھتا ہے سونے والا یعنی
خواب مین دیکھا کہ سجدہ کیا ہے اوپر پیشانی آنحضرت صلعم کے پس عرض کیا یہ خواب روبرو حضرت صلعم کے پس لیٹ گئے حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کے تا سجدہ کر لین اور فرمایا سچ کر خواب اپنا
یعنے عمل کر بمقتضاے خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنہ مین ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری مین اگر جنس طاعت
سے ہو جیسے کہ خواب مین دیکھے کہ روزہ رکھا ہے یا نماز ادا کی ہے یا تصدق کیا ہے یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہے وغیرہ ذلک ع وسنذکر حدیث ابی بکرۃ کان میزانا نزل من
السماء فی باب مناقب ابی بکر و عمر اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا انکا یہ کہ اتفاق میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابو بکر و عمر کے الفصل الثالث فصل تیسری عن
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ
أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطُولِهِ وَفِيهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ وَهِيَ
قَوْلُهُ فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ
قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى
مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ
قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي
أَحْسَنِ صُورَةٍ وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الزِّيَادَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ
يَا رَسُولَ اللهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا
وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت فرماتے واسطے اصحاب اپنے کے کہ کیا دیکھا ہے
کسی نے تم مین سے خواب پس بیان کرتا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کرے اور تحقیق فرمایا حضرت نے ہمکو ایک روز کہ آئے میرے پاس آج کی رات
دو شخص آنیوالے اور تحقیق اُن دونون نے اٹھایا مجکو اور انھون نے کہا مجکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتھ انکے اور ذکر کیا سمرہ نے مانند حدیث ذکر کی گئی کہ بیچ فصل پہلی کے
ساتھ درازی کے اور اس حدیث مین کچھ زیادتی ہے کہ نہین بیچ حدیث مذکور کے اور وہ زیادتی یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ اندھیرے کے یعنے بسبب بہت

سبزے کے اندھیرا ہو رہا تھا اُسمین ہر طرح کے شگوفے بہار کے تھے اور ناگہان درمیان اُس باغ کے ایک شخص ہیں یعنے نہیں قریب ہے کہ دیکھوں میں سر اُنکا بسبب درازی کے جانب آسمان مین
اور ناگہان گرد اُس شخص کے اکثر لڑکے ہیں کہ نہیں دیکھا مین نے اُنکو ہرگز کہا مین نے اُن دونوں شخصوں کو کہ کون ہے یہ لمبا شخص کون ہیں یہ لڑکے فرمایا حضرت نے کہ کہا اُن دونوں
شخصوں نے مجھکو چلے چلو پس چلے ہم پھر پہونچے ہم طرف ایک بڑے باغ کے کہ نہیں دیکھا مین نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اُس سے اور نہ بہتر اُس سے فرمایا حضرت نے کہ کہا اُن دونوں نے
مجھکو کہ چڑھ اُسمین فرمایا پس چڑھے ہم اُسمین پس پہونچے ہم طرف ایک شہر کے کہ بنایا گیا ہے ساتھ سونے کی اینٹوں کے اور ساتھ چاندی کی اینٹوں کے پس آئے ہم اس شہر کے دروازے
پر اور کھلوایا ہمنے پس کھولا گیا واسطے ہمارے پس داخل ہوئے ہم اُسمین پس ملے ہمسے اُس شہر مین کتنے ایک شخص کہ تھا آدھا بدن ہر ایک کا اُنمین سے مانند بہتر اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا
ہے اُسکو اور آدھا بدن مانند بدتر اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے اُسکو فرمایا حضرت نے کہ کہا اُن دونوں نے اُن شخصوں کو کہ جاؤ پس گرو اُس نہر مین فرمایا آنحضرت نے اور ناگہان وہان ایک نہر تھی عرض مین بہتی
گویا کہ پانی اُسکا وہ خالص ہے سفیدی مین پس گئے وہ اور پڑے اُسمین پھر پھر آئے طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی وہ برائی اُنکے بدن سے پس ہو گئے بیچ بہترین صورت کے اور ذکر کیا آنحضرت
نے بیچ تفسیر اس بات کے کہ یہ وہ شخص لمبا کہ تھا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تھے اور یہ وہ لڑکے کہ تھے گرد اُنکے پس ہر لڑکا کہ مرا فطرت پر یعنے جو لڑکا چھوٹی عمر مین غیر
بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کے پاس ہوتا ہے کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضے مسلمانوں نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکے مشرکوں کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکے مشرکوں کے بھی اُنکے
سپرد ہوتے ہیں اور یہ وہ لوگ کہ تھا آدھا بدن اُنکا اچھا اور آدھا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہیں کہ کئے اُنھوں نے عمل ملے جلے کچھ نیک کچھ بد درگذر کیا اللہ تعالے نے اُنسے نقل
کی یہ بخاری نے ف لفظ قط پہلا یہان تاکید نفی کے واقع ہوا ہی اور نحویوں نے اسکو مخصوص ساتھ تاکید نفی کے کیا ہی مثل ما رأیتہ قط اور نہیں کہتے ہیں رأیتہ قط لیکن تحقیق یہ ہی کہ واقع
حدیثون مین مقام اثبات مین بھی واقع ہوا ہی اور طیبی نے کہا کہ اصل ترکیب یہ ہے اذا ولل الرجل ولدان ما رأیت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہی لم ار روضۃ
اعظم منہا ع وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا رواہ البخاری ت اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان بہتانوں مین یہ ہے کہ دکھلاوے آدمی آنکھوں اپنی کو وہ چیز کہ نہیں دیکھا ہی اُنھوں نے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے جھوٹ باندھے آنکھوں
پر کہ اُنھوں نے دیکھا ہے حال آنکہ واقع میں کچھ نہیں دیکھا [illegible] ہوتا ہے اور یہ بہتان اُسمین اسلیئے ہوتا ہے کہ خواب بیچ معنی وحی کے ہی پس گویا خدا کے [illegible] افترا کرتا
اور [illegible] ع وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ الترمذی
والدارمی ت اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہت سچا خواب پچھلی رات کا ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف اسلیئے کہ اکثر اُس وقت
خاطر جمع ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہی ختم ہوئی

كتاب الآداب کتاب ہی بیچ بیان آداب کے ف ادب کہتے ہیں استعمال کرنے
اُس قول و فعل کو کہ محمود ہی اور بعضوں نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضوں نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سے اور بعضوں نے کہا کہ تعظیم
کرنی اُسکی کہ اعلی ہی اُس سے اور نرمی کرنی اُس سے کہ پست ہی اُس سے ع **باب السلام** باب ہی بیچ بیان سلام کے ف سلام اسم ہی تسلیم سے بمعنی سلامت اور براءت
کے نقائص و عیوب سے اور اسم ہی اسمائے الہی سے اور معنی السلام علیک کے یہ ہیں کہ اللہ تعالے مطلع ہی تیرے حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدائے تعالے کا تجھ پر ہی یعنے اُسکی
حفاظت اور نگہبانی مین ہو تو جیسے کہتے ہیں اللہ معک اور اکثر یہ ہیں کہ معنی السلام علیک کے یہ ہیں کہ سلامتی مین ہو تو مجھسے اور مجھکو بھی سلامت رکھ پس مشتق ہی سلم سے کہ معنی
مصالحت کے ہی یعنے با امن رہ مجھسے اور با امن رکھ مجھکو اور شریعت اسکی ابتدائے اسلام مین تھی واسطے تمیز مسلمان کے کافر سے تا تعرض نہ کرے گویا آگاہ کرنا تھا ساتھ اسلام کے ابتدا
جاری رہی یہ شریعت ع **الفصل الاول** فصل پہلی ع عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال
اذہب فسلم علی اولئک النفر وہم نفر من الملائکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذہب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ قال فزادوہ
ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم وطولہ ستون ذراعا فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الآن متفق علیہ ت روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اپنی صورت پر لمبائی اُنکی ساٹھ گز کی پس جب پیدا کیا اُنکو کہا جا اور السلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ تھی جماعت فرشتوں کی بیٹھی ہوئی

پس سن کیا جواب دیتے ہین تجھکو پس تحقیق وہ جواب ہو تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئے حضرت آدم اور کہا سلام ہو اوپر تمھارے پس کہا فرشتون نے سلام ہو تجھپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتون نے بیچ جواب سلام آدم کے لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کے ہوگا حال آنکہ لنبائی اسکی ساٹھ گز کی ہوگی یعنے باین بلندی قد اور حسن وجمال کے کہ آدم رکھتے تھے بہشت مین داخل ہونگے اور دوزخی بہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی یعنے لوگ گھٹتے رہے پیچھے آدم کے اب تک کہ اس مقدار کو پہونچے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہے علمانے بیچ معنے اس حدیث کے بعضے تو کہتے ہین کہ یہ احادیث صفات مین سے ہے پس تاویل اسکی سے باز رہے جیسے بیچ امثال اسکے کے توہمات سے مذہب سلف ہی ہے اور بعضے تاویل اسکی کرتے ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہ ہے کہ صورت بمعنی صفت کے ہے جیسے کہ کہتے ہین صورت مسئلہ کی یہ ہے اور صورت حال یون ہے یعنے پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اوپر صفت اپنی کے اور موصوف کیا اسکو ساتھ ان صفتون کے کہ پرتو صفات کریمہ اسکے کی ہین پس کیا اسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کے لیے ہے جیسے کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنے پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے اوپر اسرار ولطائف کے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے اپنے پاس سے بخشے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پھرتی ہے یعنے پیدا کیا آدم کو ابتدائے حال سے بشر تام الخلقت کامل الصورت بطول ساٹھ گز کے نہ جیسے کہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتے ہین پس یہ بیان پیدائش آدم عم کا ہے اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونے اسکے کے ہے بخلاف تمام صفات کے اور مقدار عرض کی بقیاس اسکے مجملا معلوم ہوتی ہے اور زیادہ کیا فرشتون نے الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہے السلام علیک اسکے جواب مین کہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بھی کہے اسکے جواب مین وبرکاتہ کہے اور بعضے روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بھی درست ہے جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون مین کچھ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہے اور شاید کہ ملائکہ نے بھی ارادہ کیا ہو سلام کرنے کا ابتداء آدم پر جیسے کہ واقع ہوتا ہے اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہے بیچ صحت جواب کے یہ کہ واقع ہو بعد سلام کے نہ یہ کہ واقع ہون دونون ساتھ جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین آپس مین ایکدفعہ تو واجب ہوتا ہے ہر ایک پر جواب اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم وتاخیر ہے یعنے آدم علیہ السلام ساٹھ گز کا قد رکھتے تھے بعد انکے لوگ کوتاہ ہونے لگے پھر جب بہشت مین جاوینگے بلند قد ہوجاوینگے مانند آدم علیہ السلام کے ۔ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَئُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہے فرمایا کھلانا طعام کا اور کرنا سلام کا اوپر آشنا اور بیگانہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تخصیص ان دونون صفتون کی بمناسب حال سائل کے ہے یعنے بعضی جاے کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور بعضی جاے کسیکو بمناسب حال پوچھنے والے کے ہوتا تھا کہ جسکی طبیعت مین ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اسکے لیے اس خصلت نیک کو افضل فرماتے مثلا ایک کے مزاج مین بخل دیکھا اسکے لیے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرا ساتھ ہمزہ کے مشتق ہے اقرار سے بمعنے پڑھوانے کے اور ساتھ زیر شین کے قرأت سے بمعنے پڑھنے کے بھی آیا ہے اور معنی اسکے ظاہر ترین اور باوجود اسکے مشہور صحیح تر اور فصیح تر ہے لیکن معنے اسکے خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ سلام کرنے والا باعث ہوتا ہے مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑھواتا ہے اسکو سلام کے تئین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سے ہے نہ حق صحبت وآشنائی اور اسی طرح عبادت اور مانند اسکے کے جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْہَدُہٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَہِدَ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰکِنْ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہین عیادت کرے اسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اسکی نماز وغیرہ کے لیے جسوقت کہ مرے اور قبول کرے دعوت اسکی جبکہ بلاوے اسکو کھلانے کے لیے یعنے اگر کوئی مانع نہو مثل حرام وغیرہ کے یا از راہ فخر وریا کے ہو اور سلام کرے اسپر جسوقت

کہ اس سے اور جواب دے اسکی جو پہنچاوے سلام جسوقت کہ بھیجے بینے اگر الحمد لله کہا ہو جب چھینکے کے واسطے تحیت بولکا نہیں ہوتا اور خیر خواہی کا سبب نکلی جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر
ہو کہا مولف نے کہ نہیں پائی یہ حدیث مین نے صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی مین لیکن ذکر کیا ہے اسکو جامع الاصول والے نے ساتھ روایت نسائی کے ف خیر خواہی کرے
اسکے بینے حاضر و غائب خیر خواہ ہووے یہ نہ کرے کہ جب سامنے آوے تو تملق کرے اور غائبانہ غیبت کرے کہ یہ صفت منافقین کی ہے صح (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا أولا أدلكم على شيء إذا فعلتموه تحاببتم أفشوا السلام بينكم رواه مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے الله
علیه وسلم نے کہ نہ داخل ہوگے تم بہشت میں یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگے یعنے ایمان کامل نہیں ہوسکتا یہانتک کہ آپس میں دوستی کرو یعنے شدید اور کہا کیا اور
نہ بتلاؤں میں تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اسکو آپس میں تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان اپنے یعنے آشنا و بیگانہ سے سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نے ف مشکوٰۃ کے
صحیح اور معتمد نسخوں میں کہ مشائخ کبار کے آگے پڑھے گئے ہیں لفظ لا تؤمنوا ساتھ حذف نون کے ہے اور حذف نون کا باب مجانست اور مقارنت ہے تو منوا کے ہے اور بعضے نسخوں
میں ولا تؤمنون نون سے آیا ہے اور وہ موافق قاعدہ کے ہے صح (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على
الكثير متفق عليه) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے الله علیه وسلم نے سلام علیک کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہتوں
پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوار پیادہ پر سلام علیک کرے واسطے تواضع کے سبب اسکے کہ رفعت دی ہے الله نے اسکو بسبب سواری کے کہ اسکو فروتنی ہی کرنی
چاہیے اور تھوڑے بہتوں پر کریں واسطے تواضع کے اور اکرام بہتوں کے اور کہا نووی نے جبکہ ملے ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کسی ایک لوگوں کو
انمیں سے ساتھ سلام کے تو مکروہ ہے اسلیے کہ قصد سلام سے موانست اور الفت ہے اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہے باقیوں کی اور اکثر یہ سبب عداوت کا بھی ہوتا ہے
اور جبکہ چلتے ہوں بازار میں یا شارع عام میں بہت سے لوگ تو وہاں سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہے اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امور سے صح (وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير رواه البخاري) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے الله
علیه وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے ف لکھا ہے علما نے کہ یہ حکم ملاقات کا ہے یعنے جبکہ دو آدمی ملاقات
کریں ملکر ہے اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسرے پر تو ابتداے سلام وارد پر ہے حال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت صح (وعن أنس قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على
غلمان فسلم عليهم متفق عليه) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے الله علیه وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا ان پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ نہایت
تواضع اور شفقت ہے حضرت کی اہل عالم پر صلے الله علیه وسلم وجزاه الله عن المسلمين خيرا صح (وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبدؤوا اليهود و
لا النصارى بالسلام وإذا لقيتم أحدهم في طريق فاضطروه إلى أضيقه رواه مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے الله علیه وسلم نے نہ ابتدا کرو یہود
اور نصرانیوں سے ساتھ سلام کے اور جبکہ ملو تم ایک کسی سے راہ میں پس تنگ کرو انکو طرف راہ تنگ تر کے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ ابتدا کرو یعنے اول تم انسے
سلام علیک نکرو اسلیے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہے اور اعزاز کفار کا جائز نہیں اور اسی طرح جائز نہیں محبت کرنی انکے ساتھ سلام اور مانند اسکے کے
بسبب فرمودہ خداے تعالے کے لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله اور اگر وہ سلام علیک کریں انکے جواب میں علیک یا علیکم کہے آور لکھا ہے
علما نے کہ بیچ جواب سلام کفار کے کہے ہداک الله اور بعضے علما نے ابتداے سلام یہود و نصاریٰ پر واسطے ضرورت یا حاجت کے جائز رکھا ہے اور یہی حکم ہے مبتدعون کا بھی
اور اگر سلام علیک کی ایک انجان سے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو مستحب ہے کہ طلب سلام پھیرنے کی کرے اس سے کہ کہے استرجعت سلامی یعنے طلب کی میں نے پھیرنے
سلام اپنے کی اور تنگ کرو انپر یعنے غلبہ کرو ایسا کہ وہ کسی طرف ہو جاوے اور تنگ ہو اسپر راہ واسطے اظہار حقارت و شکست اسلام کے آور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تنگ کرنے
سے کہ نہ چھوڑو انکو بیچ راہ کا چھوڑا ہے مسلمانوں کے لیے صح (وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سلم عليكم اليهود فإنما يقول أحدهم السام
عليك فقل وعليك متفق عليه) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے الله علیه وسلم نے جسوقت کہ سلام کرتے ہیں تم سے یہود پس سوا اسکے نہیں کہ ایک انکا

سام علیک سے موت ہے تو جب کہ تو ان کے جواب میں وعلیک سے یعنی تجھ پر بھی موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم علیکم اہل الکتاب فقولوا وعلیکم متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سلام علیک کریں تجھے اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو ان کے جواب میں وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہلی حدیث میں لفظ فقل اور وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کے ہے اور اس میں فقولوا اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کے ہے اور اور روایتوں میں علیک و علیکم ساتھ واو اور بدون واو کے دونوں طرح آیا ہے اور کلام مؤلف میں ساتھ واو کے ہے اور روایت موطا میں علیک ہے بدون واو کے اور اسی طرح روایت دارقطنی میں علیکم بدون واو کے ہے پس بعضے علماء نے تو کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ بدون واو کے کہے کیونکہ مشارکت لازم آتی ہے اس چیز میں کہ کہا اور بعضوں نے کہا کہ معنا اس کے یہ ہیں کہ تم شریک ہو اس لیے کہ موت سب کو آنے والی ہے گویا اس سے یہ مراد ہے کہ ہم اور تم … ہم سب مریں گے اور بعضوں نے کہا کہ واو یہاں مشارکت کے لیے نہیں ہے بلکہ استیناف کے لیے ہے پس صورت میں تقدیر یہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونہ من الذم اور … یہ ہے کہ دونوں طرح جائز ہے ساتھ واو کے بھی اور بدون واو کے بھی بسبب واقع ہونے روایت کے دونوں طرح اور کہا نووی نے … اتفاق رکھتے ہیں علماء اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن نہ کہا جاوے وعلیکم السلام یعنی نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا علیکم کہے اور علیکم بھی جب کہے کہ جب وہ کہیں … ہو تو وعلیکم نہ کہے کہ اس میں تسلیم انکی لازم آوے گی (وعن عائشة قالت استأذن رھط من الیہود علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم فقلت بل علیکم السام واللعنة فقال یا عائشة ان اللہ رفیق یحب الرفق فی الامر کلہ قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم وفی روایة علیکم ولم یذکر الواو متفق علیہ) اور روایت ہے عائشہ سے کہا اجازت مانگی ایک جماعت نے یہود میں سے اوپر آنے کے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنی موت ہو تم پر پس کہا میں نے بلکہ تم پر موت اور لعنت … پس فرمایا اے عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کاموں کے کہا میں نے کیا نہیں سنا آپ نے اس چیز کو کہ کہا انہوں نے یعنی سلام کے سام کہا فرمایا تحقیق کہا میں نے … اور ایک روایت میں ہے علیکم اور نہیں ذکر کیا واو کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وفی روایة للبخاری قالت ان الیہود اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک قال وعلیکم فقالت عائشة السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہلا یا عائشة علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعی ما قلت رددت علیہم فیستجاب لی فیہم ولا یستجاب لہم فی وفی روایة لمسلم قال لا تکونی فاحشة فان اللہ لا یحب الفحش والتفحش) اور ایک روایت میں ہے بخاری کی کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا سام علیک فرمایا حضرت نے اور تم پر پس کہا حضرت عائشہ نے … اور لعنت کرے تم پر اللہ … اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا اے عائشہ اوپر تیرے ہے نرمی کرنی اور بچ سختی … اور بے حیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے جو انہوں نے کہا فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا تو نے اس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے پس پھیری ان کی بد دعا انہیں پر … قبول کی جاتی ہے دعا میری بیچ حق ان کے اور نہیں قبول کی جاتی دعا ان کی بیچ حق میرے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے فرمایا مت ہو اے عائشہ بیہودہ باتیں کرنے والی کیونکہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیہودہ گوئی اور … (وعن اسامة بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدة الاوثان والیہود فسلم علیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ) اور روایت ہے اسامہ بن زید سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مجلس پر کہ اس میں لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے ان پر بقصد سلام کے مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اگر گزرے ایک جماعت پر کہ ان میں کچھ مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کافر ہوں تو سنت یہ ہے کہ سلام کرے ان پر بقصد مسلمانوں کے یا مسلمان کے اور کہا بعض علماء نے کہ اختیار رکھتا ہے چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان کی نیت کرے اور چاہے کہے السلام علی من اتبع الہدی اور لکھے خط مشرک کو تو سنت یہ ہے کہ لکھے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی (وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والجلوس بالطرقات فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیہا قال فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر متفق علیہ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہیں واسطے ہمارے مجلسوں ہماری سے راہوں میں چارہ یعنی ضرور ہے باتیں کرتے ہیں ہم آپس میں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور

ذاکرہ اور معالجہ اور مصالحہ اور معاملہ کے فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کاموں سے اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنے اگر باز نہ آؤ بیٹھنے سے راہوں میں پس دو تم راہ کو حق اسکا یعنے اگر
راستے میں بیٹھتے ہو تو راستے میں بیٹھنے کے حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہے حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنے حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالے اور باز رہنا ایذا سے
یعنے گذرنے والوں کو ایذا نہ دے ساتھ تنگ کرنے راہ کے اور مانند اسکے کے اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں مشروع کے اور منع کرنا نامشروع سے
یعنے اس طرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام اسلیے کہ سنت یہ ہے کہ چلنے والا سلام کرے بیٹھے کو جیسے کہ ذکر کیا گیا
ش ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيْلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کے یعنے جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنے بھولے ہوئے کو یا نہ جاننے والے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے پیچھے
حدیث ابو سعید خدری کے اسی طرح یعنے جیسے ذکر کی مصابیح والے نے اور اتباع کیا اسکا مشکوٰۃ والے نے (وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيْثُوا
الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ) اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیچ اس قصہ کے کہ فرمایا اور فریادرسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے پیچھے حدیث ابی ہریرہ کے اسی طرح سے اور نہیں پایا میں نے ان دونوں
حدیثوں کو صحیحین میں یعنے بخاری اور مسلم میں الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ
إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے حضرت علی سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں پسندیدہ خدا سلام علیک کرے اُس سے جسوقت کہ ملے اُس سے اور قبول کرے جسوقت کہ بلاوے
اسکو یعنے کھانے کے لیے یا اور کام کے لیے اور یرحمک اللہ کہے جسوقت کہ چھینکے اور خبر پوچھے اسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھے جاوے جنازہ کے جسوقت کہ مرے اور دوست رکھے اسکے لیے
اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اسکے سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھی گئیں اسکے لیے دس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہے تم پر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے
کہ لکھی گئیں اسکے لیے بیس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہے تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نے اسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اسکے لیے تیس نیکیاں نقل کی یہ ترمذی
اور ابو داؤد نے ف یہ کلام بیچ فضل سلم کے تھا اور اگر مسلم السلام علیکم کہے اور مسلم علیہ اسکے جواب میں لفظ ورحمۃ اللہ زیادہ کرے یا مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور مسلم
علیہ اسکے جواب میں وبرکاتہ زیادہ کرے اسکے لیے بھی یہی حکم ہوگا بیچ زیادتی اجر کے اور ایسا ہی حکم ومغفرتہ کا ہے جیسے کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے ش ح (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت
ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موافق مضمون پہلی حدیث کے اور زیادہ کیا معاذ نے ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک اور شخص چوتھا پس کہا اسنے سلام ہے تم پر
اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی اور بخشش اسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح سے زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب یعنے جسقدر سلام کرنے والا الفاظ
بڑھاتا جاوے ثواب بڑھتا جاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف لکھا ہے علمانے کہ افضل سلام میں یہ ہے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کے اگرچہ مسلم علیہ
ایک ہو اور جواب دینے والا بھی ساتھ ضمیر جمع اور واو کے کہے یعنے وعلیکم السلام اور ادنے سلام کا السلام علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہے اور جواب کے
ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے کہے تو بھی کافی ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم تو نہیں صحیح جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھ
واو کے کہے اسمیں دو وجہیں ہیں ش ح (وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ) اور

روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپس میں اسلیے کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام کے اور اگر ایک بیٹھا ہوا ور دوسرا اسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیٹھے پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھ سلام کے نزدیک تر نہ ہوگا اسلیے کہ اُسنے ادا کیا ہے حق کو کہ لازم تھا اسکے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اُسکے لیے ہوگی اور حضرت عمر سے منقول ہے کہ تین چیزیں ہیں موجب خلوص محبت بھائی مسلمان کی ہیں ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کے دوسرے پکارنا ساتھ اُس نام کے کہ دوست رکھے اسکو تیسرے جگہ دینی جب آوے مجلس میں ۃ ح (وَعَنْ جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے جریر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اُنپر نقل کی یہ احمد نے ف یہ مخصوص ہے حضرت کے لیے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر اُنکے کو مکروہ ہے یہ کہ سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہ ہو بڑھیا بعید مظنہ فتنہ سے اس سے سلام علیک جائز ہے ح (وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ یُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَۃِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُّسَلِّمَ اَحَدُہُمْ وَیُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُہُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَفَعَہُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَہُوَ شَیْخُ اَبِیْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا کفایت کرتا ہے جماعت کی طرف سے جسوقت کہ گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک اُن میں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہ کہ جواب دے ایک اُنمیں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کے یعنے قول آنحضرت کا ہے نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے یعنے بطریق موقوف کے اور کہا ابو داؤد نے یعنے بعد تمام کرنے سند اپنی کے کہ رفع کیا اسکو حسن بن علی نے اور یہ حسن بن علی شیخ ہیں ابی داؤد کے یعنے نہ امام حسن بن علی بن ابی طالب حاصل یہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابو داؤد نے بطریق حسن ابن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق دوسرے سے موقوف ف جسوقت گذریں اور ایسے ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا ٹھہریں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سب کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہے ش ع (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّہُوْا بِالْیَہُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَہُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے یعنے غیر اہل ملت ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرنا ہے ساتھ ہتھیلیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے ف یعنی نہ مشابہت کرو یہود و نصاریٰ کی بیچ تمام افعال اُنکے خصوصاً بیچ ان دو خصلتوں کے اور شاید کہ وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام کرنے میں یا جواب دینے میں یا دونوں میں ساتھ اشاروں مذکور میں کے بغیر کہنے لفظ سلام کے کہ جو سنت حضرت آدم کی ہے اور اُنکی ذریت کی انبیا اور اولیا سے اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اُنکی امت میں سے بعضے لوگ کرینگے اس طرح یا مثل اسکے کہ وہ جھکنا پشت کا ہے یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کے فقط اور اس حدیث کی سند اور بھی ہے کہ وہ ضعیف نہیں چنانچہ جامع صغیر میں مذکور ہے ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَہُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت ملاقات کرے ایک تمہارا اپنے بھائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کرے اُسپر پس اگر حائل ہو درمیان اُن دونوں کے درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملے اُس سے پس چاہیے کہ سلام کرے اُسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے اس قسم مفارقت میں سلام مستحب ہوتا ہے چہ جائے کہ زیادہ ہو اور اس میں کمال مبالغہ ہے بیچ استحباب سلام کے اور رعایت اس ادب کے اور مستثنی ہیں اس سے کتنے ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند اُنکے کے تو مکروہ ہوتا ہے سلام کرنا اُسپر اور جواب دینا اُسپر واجب نہیں اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا حمام میں یا کھاتا ہو اور نوالہ اُسکے منہ میں ہو پس اگر سلام کرے اُسکو ایسے وقتوں میں تو بھی نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کے وقت سلام کرنے اور جواب دینے اور قرآن پڑھنے والے کو بھی سلام نکرے اور اگر کوئی کرے تو اسکے تئیں چاہیے کہ ٹھہر کر جواب دے اور پھر اعوذ پڑھکر پڑھنا شروع کرے ح ع (وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ

صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم بیتا فسلموا علی اهله واذا خرجتم فاودعوا اهله بسلام رواه البیهقی فی شعب الایمان مرسلاً) اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جب داخل ہو تم گھر میں پس سلام کرو اپنے گھر کے لوگوں پر اور جب نکلو تم گھر سے پس رخصت کرو اپنے اہل کو ساتھ سلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے
ف اور اگر گھر میں کوئی نہو تو مستحب ہے یہ کہ کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہاں ہوویں سلام پہونچے اور ظاہر یہ ہے کہ ایداع یہاں بمعنی تودیع کے ہے
وداع سے یعنی رخصت کرو ساتھ سلام کے اور کہا بعضے ہمارے علماء نے کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اسلیے کہ یہ دعا اور وداع ہے کذا قال الملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نے
کہ لفظ او دعوا ایداع سے ہے یعنے ودیعت رکھو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنے جب سلام کیا تمنے وقت نکلنے کے تو گویا کہ ودیعت رکھا تمنے سلام کی خیر و برکت کو پاس گھر والوں
کے اور لوگے اسکو آخرت میں جیسے کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کے پاس رکھتا ہے اور پھر لے لیتا ہے اور طیبی نے کہا کہ تا رجوع کرو طرف انکے اور پھر لو ودیعت اپنی جیسے کہ ودیعت لیجاتی ہے
اسمیں تفاؤل ہے ساتھ سلامتی کے اور سعادت کے دوبارہ (وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی اذا دخلت علی اهلک فسلم یکون برکة علیک وعلی اهل
بیتک رواه الترمذی) اور روایت ہے انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میرے جس وقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنے کے تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت
کا تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر نقل کی یہ ترمذی نے (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام رواه الترمذی وقال هذا حدیث منکر) اور روایت
ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہے یعنے اول چاہیے کہ سلام کرے پھر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہیں نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے (وعن عمران بن حصین قال کنا فی الجاهلیة نقول انعم اللہ بک عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام نهینا عن ذلک رواه ابوداؤد) اور روایت
ہے عمران بن حصین سے کہ کہا تھے ہم جاہلیت میں کہتے یعنے وقت ملاقات کے ٹھنڈا کرے اللہ بسبب تیرے آنکھوں کو اور داخل رہے تو نعمتوں میں وقت صبح کے پھر جب ہوا اسلام منع
کیے گئے ہم اس کہنے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہے نعومت سے بمعنے نرمی اور تازگی اور خرمی کے اور یہ عبارت محتمل دو معنے کو ہے ایک تو یہ کہ با بمعنے سبب
کے ہے یعنے تازہ اور روشن کرے خدائے تعالے بسبب تیرے آنکھیں تیرے دوستوں کی کہ کنایہ ہے رفاہت حال مخاطب سے کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکھنے اسکے کے خوش
ہوں دوسرے یہ کہ حرف با زیادہ ہو واسطے تاکید تعدیہ کے یعنے تازہ اور خرم کرے تجکو خدائے تعالے یعنے بسبب دیکھنے اس چیز کے کہ دوست رکھتا ہے تو اور چاہتا ہے اور دوسرا لفظ
انعم صیغہ امر کا ہے یعنے تر و تازہ ہو اور خوش ہو از روئے صباح کے یعنے خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح میں یہ بھی کنایہ ہے خوش گذرانی اور فراغ وقت سے اور تخصیص وقت
صباح کی بسبب اسکے ہے کہ اکثر جو غارت اور پیکار واقع ہوتے ہیں وقت صبح کے ہوتے ہیں فج ع (وعن غالب قال انا لجلوس بباب الحسن البصری اذ جاء رجل فقال حدثنی
ابی عن جدی قال بعثنی ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائته فاقرئه السلام قال فاتیته فقلت ابی یقرئک السلام فقال علیک وعلی ابیک السلام رواه ابوداؤد)
اور روایت ہے غالب سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے اوپر دروازہ حسن بصری کے ناگہاں آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے دادا میرے سے کہ کہا بھیجا مجکو
باپ میرے نے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ انکو سلام کہا دادا میرے نے پس آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہے آپکو پس فرمایا آنحضرت نے تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی کسی کیطرف سے
سلام پہونچاوے تو سنت یہ ہے کہ پہونچانے والے پر بھی سلام بھیجے اور جسکی طرف سے سلام پہونچایا اسپر بھی یعنے علیک وعلی فلان السلام یا کہے وعلیک وعلیہ السلام
چنانچہ نسائی میں بعینہ یہ الفاظ روایت کیے ہیں فج ع (وعن ابی العلاء الحضرمی ان العلاء الحضرمی کان عامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اذا کتب الیه
بدأ بنفسه رواه ابوداؤد) اور روایت ہے ابو العلاء حضرمی سے یہ کہ علاء حضرمی تھا عامل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور تھا علاء جس وقت لکھتا طرف پیغمبر خدا
کے خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اور ایک نسخہ میں مطابق بعضے نسخوں مصابیح کے آیا ہے وعن ابن العلاء الحضرمی
اور حضرمی نسبت ہے طرف حضرموت کے کہ نام شہر کا ہے اور اسکے آگے کی عبارت اکثر نسخوں میں ان العلاء الحضرمی ہے اور ایک نسخہ میں ان العلاء بن الحضرمی ہے اور تقریب میں
لکھا ہے کہ علاء بن الحضرمی حلیف بنی امیہ کے تھے صحابی بزرگ عامل ہوئے تھے بحرین کے آنحضرت کی طرف سے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے بھی بدستور انکو عامل ہی رکھا

پر ایسے لکھو خواہ وہ ہو مسلمان اور شرح کرمانی میں یوں لکھتے تھے العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ و علاء بن حضرمی آنحضرت کے اس
طرح لکھا کرتے تھے اور آنحضرت بھی لکھتے تھے من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکھتے اسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا ورنہ الا علی العموم لکھتے سلام علی من اتبع الھدی
چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تھا اور آنحضرت نے معاذ کو انکے بیٹے کی تعزیت میں یوں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی
احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار ہونے اسکے کے ہے مقدمہ سلام کا جیسے کہ بیان کیا گیا اور اسی طرح تمام حدیثین اور ذکر منفصل
اسکے لایا مولف بیچ اول کتاب کے باعتبار تعلق ہونے انکے کے ہے ساتھ سلام کے کہ کبھی سلام لکھا بھی جاتا ہے اور اسی طرح ہے عادت مولف کی کہ اخیر فصل میں وہ حدیثین
لاتا ہے کہ متعلق اور مناسب مقام کے ہوتی ہیں ش ح وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربہ فانہ انجح للحاجۃ رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث منکر اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبوقت کہ لکھے ایک تمہارا خط بس چاہیے کہ مٹی پر ڈالدے یا مٹی اسپر بہا دے اسلیے کہ تحقیق
خاک بہت بر لانے والا ہے واسطے حاجت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف یہ بالخاصیت ہے واسطے حاجت بر آری کے کہ سوائے شارع کے کسی کو وجہ اسکی
معلوم نہیں لیکن بعضے ارباب معرفت نے بیچ توجیہ معنے اول کے لکھا ہے کہ ڈالنا خاک کا مٹی پر واسطے ساقط کرنے اسکی کے ہے نظر اعتبار سے اور اعتماد ہے حق جل و علا پر بیچ ہو جانے
اسکی کے مقصد کو اور دوسرے معنونکو موید ہے یہ قصہ کہ امام غزالی نے منہاج العابدین میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کے مکان میں پھر ارادہ کیا کہ مٹی ڈالے اسپر
مکان کی دیوار میں سے پھر خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہے پھر خطرہ آیا دل میں کہ کیا صدقہ ہے اسکا بس مٹی ڈالی خط پر بس سنا اُسنے ہاتف کو کہ کہتا ہے کہ قریب ہے کہ جان لیگا
جلال جانے والا اس مٹی کا اس چیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کے اور یہ حدیث منکر ہے باعتبار راویون کے اور طبرانی نے اوسط میں ابی الدرداء سے بطریق مرفوع
کے نقل کی ہے اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدأ بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فہو انجح ش ح وعن زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب
فسمعتہ یقول ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمآل رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وفی اسنادہ ضعف اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا داخل ہوا میں حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور روبرو حضرت کے ایک لکھنے والا بیٹھا تھا بس سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے رکھ قلم کو اپنے کان پر اسلیے کہ تحقیق یہ بہت یاد دلانا ہے مطلب کو
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اسکی کے ضعف ہے ف یاد دلاتا ہے مطلب کو یعنے عبارت کو واسطے بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیت ہے کہ اسکو
شارع ہی جانتا ہے اور طیبی نے کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہے جیسے کہ کہا علما نے القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہے اور رکھنا زبان کا کان پر کہ محل سننے کی ہے موجب ملنے کی
کا ساتھ دل کے ہے تا سنے جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہے یعنے عبارات و فنون کلام اور نکتہ ہائے نحویانہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہے واللہ اعلم اور غریب ہے یعنے باعتبار متن کے یا
کے اور ضعیف ہے یعنے بہ نسبت بعض راویون اسکے کے بس حدیث ضعیف ہے اور یہ منافی صحت کے نہیں ہے اور مانند اسکی ہے روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی انس سے بطریق مرفوع
کے اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر میں ہے روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے بطریق مرفوع کے ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ش ح
وعنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم السریانیۃ وفی روایۃ انہ امرنی ان اتعلم کتاب یہود وقال انی ما آمن یہود علی کتاب قال فما مر بی نصف شہر
حتی تعلمت فکان اذا کتب الی یہود کتبت واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم رواہ الترمذی اور روایت ہے زید بن ثابت کہ کہا حکم کیا مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
سیکھوں میں زبان سریانی اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت نے حکم کیا مجھکو یہ کہ سیکھوں میں خط کتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجھکو اطمینان نہیں ہے یہود سے اوپر
خط کتابت کے کہا انہوں نے بس نہ گذرا مجھکو آدھا مہینہ یہان تک کہ سیکھا میں نے بس تھے حضرت جبوقت کہ لکھتے طرف یہود کے لکھتا میں اور جبوقت کہ لکھتے یہودی طرف حضرت کے
پڑھتا میں واسطے حضرت کے خط انکا نقل کی یہ ترمذی نے ف سریانی زبان یہودی ہے اور اطمینان نہیں ہوتا الخ یعنے ڈرتا ہوں کہ اگر یہود سے نامہ کسی یہودی کے لکھواؤں
تو کم زیادہ لکھ دے اور انکا نامہ آیا ہوا پڑھواؤں تو کم زیادہ نہ پڑھ دے اور اس سے معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کے زبان کفار کی سیکھنی جائز ہے اور بغیر ضرورت کے مکروہ
اسلیے کہ ساتھ اسکے تشبہ ساتھ کفار کے لازم آتا ہے اور منع ہے کہ فرمایا آنحضرت نے من تشبہ بقوم فہو منہم اور طیبی نے بلا ضرورت سیکھنے کو حرام لکھا ہے اور ملا علی ح وعن

وعن

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتہی احدکم الی المجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ رواہ الترمذی وابو داؤد
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ پہونچے ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کرے پس اگر دل میں آوے بیٹھنا
چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس پھر جس وقت کہ کھڑا ہو واسطے چلنے کے پس چاہیے کہ سلام کرے اسلیے کہ نہیں سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسرے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے
ف جس وقت کہ کھڑا ہو یعنے بعد بیٹھنے کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ اسکے یہ ہے کہ جب ارادہ کرے چلنے کا اور اگرچہ نہ بیٹھے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے
وقت چلنے کے بھی جیسے کہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور نیز یہی جواب بھی دونوں کے واجب ہیں اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ سلام چلتے وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہے
ع وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا خیر فی الجلوس فی الطرقات الا لمن ہدی السبیل ورد التحیۃ وغض البصر واعان علی الحمولۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنے کے راہوں پر مگر واسطے اُس شخص کے کہ بتاوے راہ یعنے اندھے کو اور راہ بھولے ہوے کو اور جواب
دے سلام کا اور بند کرے نگاہ کو یعنے دیکھنے حرام چیزوں کی سے اور مدد کرے اُس شخص کی کہ بوجھ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ میں ف حمولہ ساتھ پیش ح کے ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ
زبر ح کے ہے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر ح کے وہ جانور ہے کہ جسپر بوجھ لادا جاتا ہو مانند گدھے وغیرہ کے اور ساتھ پیش ح کے بوجھ کہ لادا جاتا ہو یعنے مدد کرے اُس شخص کی کہ لادتا
ہو بوجھ اپنے جانور کی پیٹھ پر رکھنے کے یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر رکھنے کے لیے م ع وذکر حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کے

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال لہ
ربہ یرحمک اللہ یا آدم اذہب الی اولئک الملائکۃ الی ملاء منہم جلوس فقل السلام علیکم فقال السلام علیکم قالوا علیک السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ فقال ان ہذہ
تحیتک وتحیۃ بنیک بینہم فقال لہ اللہ ویداہ مقبوضتان اختر ایہما شئت فقال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطہا فاذا فیہا آدم وذریتہ فقال ای
رب ما ہؤلاء فقال ہؤلاء ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیہم رجل اضوءہم او من اضوءہم قال یا رب من ہذا قال ہذا ابنک داؤد وقد
کتبت لہ عمرہ اربعین سنۃ قال یا رب زد فی عمرہ قال ذلک الذی کتبت لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ من عمری ستین سنۃ قال انت وذاک قال ثم سکن الجنۃ
ما شاء اللہ ثم اہبط منہا وکان آدم یعد لنفسہ فاتاہ ملک الموت فقال لہ آدم قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داؤد ستین سنۃ فجحد فجحدت
ذریتہ ونسی فنسیت ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشہود رواہ الترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے
آدم کو اور پھونکی انمیں روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اسکی کے پھر کہا واسطے آدم کے پروردگار اسکے نے رحمت کرے تجھکو اللہ ای
آدم جا طرف ان فرشتوں کے کہ جماعت ہے ان میں سے بیٹھی ہوئی اور کہہ سلام ہے تمپر یعنے پس گئے آدم اور کہا سلام ہے تمپر کہا فرشتوں نے تجھپر بھی سلام اور رحمت اللہ کی
پھر پھر آئے آدم طرف رب اپنے کے یعنے اُس مکان میں کہ کلام کیا تھا اُن سے اللہ تعالے نے پس فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق یہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی اُنکے
آپس میں پس فرمایا واسطے انکے اللہ تعالے نے اس حال میں کہ دونوں ہاتھ اسکے بند تھے پسند کر تو ان دونوں میں سے جسکو چاہے تو پس کہا آدم نے کہ اختیار کیا میں نے داہنا
ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونوں ہاتھ پروردگار رب میرے کے داہنے بابرکت ہیں پھر کھولا اسکو پس ناگہاں اُس میں شکل آدم کے اور اولاد انکی کے تھے یعنے دیکھا آدم نے شکل
اپنی اور شکل اولاد اپنی کی کو عالم غیب میں پس کہا آدم نے ای رب میرے کون ہیں یہ فرمایا یہ ہے اولاد تیری پس ناگہاں ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اسکی درمیان دونوں
آنکھوں اسکی کے پس ناگہاں ان میں ایک شخص تھا بہت روشن ان کا یا از جملہ روشن ترین لوگوں کا یعنے یہ شک راوی کا ہے یعنے ان میں ایک جماعت تھی روشن تر اوروں سے
اور یہ شخص منجملہ انکے تھا کہا آدم نے ای رب میرے کون ہے یہ فرمایا کہ یہ ہے بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکھی میں نے واسطے اسکے عمر اسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نے ای رب
میرے زیادہ کر بیچ عمر اسکی کے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ لکھی میں نے واسطے اسکے کہا آدم نے ای رب میرے پس تحقیق دیے میں نے واسطے اسکے عمر اپنی میں سے ساٹھ برس فرمایا
تو جانے اور مطلب تیرا یعنے تو مختار ہو فرمایا آنحضرت نے پھر رہے آدم بہشت میں جب تک کہ چاہا اللہ نے پھر اتارے گئے بہشت سے اور تھے آدم گنتے واسطے اپنے

بیٹے عمر اپنی بیٹے تاکہ عمر اُنکی نو سو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اُنکے پاس ملک الموت یعنے روح قبض کرنے کے لیے پس کہا واسطے اُسکے آدم نے کہ تحقیق جلدی کی تو نے تحقیق
لکھی گئی ہے واسطے میرے عمر ہزار برس کی کہا فرشتے نے البتہ ولیکن تو نے دیے ہیں اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم نے پس انکار کرتی ہے اولاد اُنکی اور بھول گئے
آدم یعنے اللہ تعالے کے منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کے اور کھایا اُسکو پس بھولتی ہے اولاد اُنکی فرمایا آنحضرت نے پس اُس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے
اور گواہوں کے نقل کی یہ ترمذی نے ف بند تھے جیسے کہ کوئی ہاتھ میں کچھ رکھکر ہاتھ بند کر کر اُسکو چھپا لیتا ہے اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے الخ یہ کلام حضرت آدم کا ہے
یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتھ اور دونوں ہاتھ کہنا متشابہات سے ہے اور علما نے اس قول کے کئی معانی اور تاویلات لکھے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالے کے لیے ثابت ہے یہ صفت
شدید جاہد اور یہ عبارت کنایہ ہے نفی یسار سے اسلیے کہ اگر یسار ہوتا تو یمین اور شمال بھی ہوتا اور اخیر کلام میں اشارہ کیا کہ مراد وجہ خیر و برکت کا ہے کہ لازم یمین اور مادہ
اشتقاق اُسکے کا ہے اور دوسرے یہ کہ شمال یعنے بایاں ہاتھ ناقص ہوتا ہے قوت اور گرفت میں پس دونوں ہاتھوں کا یمین ہونا کنایہ ہے نفی نقصان سے بیچ صفات اللہ تعالے
کے اور بیان ہے اُسکا کہ صفات اُسکی کامل ہیں اور تیسرے یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالے کا ہے ساتھ نہایت جود و کرم اور احسان کے اسلیے کہ عرب کہتے ہیں اُسکو کہ بہت نفع
پہونچاتا ہے کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن نکلا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے کہ اس سے لازم آتی ہے فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہے کہ تحقیق سمجھا
گیا ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کی انبیا کے تا باعث ہو واسطے سوال کے حال اُنکے سے اور مترتب ہو تسمیہ پہ کہ مرتب ہوا اسکے قصہ عمر وغیرہ کا
اور بہت روشن ہونے سے مراد نہیں ہے کہ زیادتی رکھتے تھے بیچ تمام صفات کمال کے پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کے ایک طرح کی نورانیت اُس عالم میں ہو واسطے عالم
بھی کہ ساتھ اُسکے ممتاز ہوں اور بیچ اسی طرح نہیں ہے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تھے ساتھ ایک صفت کے پس اس سے نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اُنکو تمام انبیا پر اور لکھی گئی
واسطے میرے الخ یہ قول حضرت آدم کا سچا تھا اور اُسکے ضمن میں انکار تھا صحیح کہ کہتے ہیں نے نہیں دیے یا یہ مطلب ہے کہ اس لیے کہ صادر ہونا جھوٹی خبر کا قصداً اور صریحاً انبیا
علیہم السلام سے نہیں ہوتا پس بیچ حکم سہو کے ہے کہ مثل اسکے انبیا سے پایا گیا ہے یا کہیں ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کے تھا اور پس انکار کیا الخ یعنے انکار آدمیوں کی
طبیعت میں اس سبب سے بیٹھا کہ اول حضرت آدم سے صادر ہوا اگرچہ ان سے بطریق نسیان کے تھا اور ان سے صریحاً اور عمداً صادر ہوتا ہے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ
يَزِيدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا گذرے ہم پر یعنے
جماعت عورتوں پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تھیں ہم درمیان جماعت عورتوں کے پس سلام کیا آنحضرت نے ہم پر یعنے جماعت عورتوں پر نقل کی ابو داؤد
نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ مخصوص ہے آنحضرت کے لیے جیسے کہ بیچ شرح ساتویں حدیث دوسری فصل کے بیان اسکا گذرا وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
اَنَّهُ كَانَ يَاْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُو مَعَهُ اِلَى السُّوقِ قَالَ فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا عَلَى اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ
الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي اِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ
السُّوقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُو مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيَنَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْاِيمَانِ اور روایت ہے طفیل بیٹے ابی بن کعب کے سے یہ کہ وہ تھے آتے ابن عمر کے پاس پس صبح کو جاتے ساتھ ابن عمر کے طرف بازار کے کہا طفیل نے پس جس وقت
جاتے ہم طرف بازار کے نہ گذرتے عبد اللہ بن عمر اوپر کسی ردی مال بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتے اُس سے
کہا طفیل نے پس آیا میں عبد اللہ بن عمر کے پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانے لگے مجھکو عبد اللہ طرف بازار کے پس کہا میں نے اُنکو کیا کرو گے تم بازار میں حال یہ کہ نہ
ٹھہرتے ہو تم بیچنے پر اور نہ پوچھتے ہو تم اسباب کو کہ بیچتے ہیں اور نہ چکاتے ہو اُسکو اور نہ بیٹھتے ہو بازار کی مجلسوں میں پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس جگہ باتیں کریں ہم
طفیل نے کہا کہ کہا مجھکو عبد اللہ بن عمر نے اے پیٹ والے کہا راوی نے اور تھے طفیل بڑے پیٹ والے سوا اسکے نہیں کہ ہم جاتے ہیں صبح بازار کو واسطے سلام کرنے کے
سلام کرتے ہیں ہم اُس شخص پر کہ ملتے ہیں ہم اس سے یعنے اُس میں ثواب حاصل ہوتا ہے نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں [illegible]

جابر قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لفلان فی حائطی عذق وانہ قد اذانی مکان عذقہ فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بعنی عذقک قال لا قال فہب لی قال لا قال فبعنیہ بعذق فی الجنۃ فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت الذی ہو ابخل منک الا الذی یبخل بالسلام رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے جابر سے کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطے فلانے شخص کے یعنے نام لیا بیچ باغ میرے کے درخت ہے کھجور کا اور تحقیق شان یہ ہے کہ ایذا دی ہے مجکو موضع درخت اسکے نے کہ بتقریب اسکے وقت اور بیوقت باغ مین آتا ہے پس بھیجا آنحضرت نے یعنے اسکے پاس کسیکو کہ بیچ تو میرے ہاتھ درخت کھجور اپنی کا کہا اسنے کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطے میرے یعنے اگر بیچنے مین عار آتی ہے تو مفت ہبہ کر تاکہ مین ہبہ کر دون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھ اسکو بدلے درخت کھجور کے کہ جنت مین ہو تیرے لیے پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیکھا مین نے اس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجھسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہے ساتھ سلام کے یعنے وہ البتہ تجھسے زیادہ بخیل ہے کہ بسبب تھوڑے سے فعل کے ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف لکھا ہے علما نے کہ یہ حضرت نے اسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کے والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تھا دلیل فرمانے آنحضرت کے کہ اسکے عوض درخت جنت مین ہے لیکن بہر صورت وہ خالی بخل و طمع سے نہ تھا ح (وعن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البادی بالسلام بریٔ من الکبر رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے عبداللہ سے کہ نقل کی اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتھ سلام کے پاک ہے تکبر سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسے دونون پیادہ پا چلتے ہون یا دونون سوار ہون انمین سے جو پہلے سلام علیک کرے وہ پاک ہے تکبر سے اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے انپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا تو واجب نہین اسکا جواب لیکن مستحب ہے اور سلام کا جواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ اسکے ساتھ مین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی حضرت نے اسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے مرتکب امر نا مشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا ح باب الاستیذان ہے یہ بیچ بیان اذن چاہنے کے ف کسی کے دروازے پر جاوے تو مستحب ہے کہ اذن چاہے گھر مین آنے کے لیے اور اصل اس مین قول اللہ تعالے کا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا یعنے اے ایمان والو نہ داخل ہو گھرون مین کہ غیر ہون تمہارے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والون پر اور سنت اس مین یہ ہے کہ کہے السلام علیکم مین آؤن ح

الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی سعید الخدری قال اتانا ابو موسی قال ان عمر ارسل الی ان اتیہ فاتیت بابہ فسلمت ثلثا فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیت فسلمت علی بابک ثلثا فلم تردوا علی فرجعت وقد قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یؤذن لہ فلیرجع فقال عمر اقم علیہ البینۃ قال ابو سعید فقمت معہ فذہبت الی عمر فشہدت متفق علیہ) روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو موسے اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے بھیجا تھا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین انکے پاس پس حاضر ہوا مین انکے دروازے پر اور سلام کیا مین نے تین بار یعنے بقصد اذن چاہنے کے پس نہ جواب دیا مجکو پس پھر آیا مین پس کہا عمرؓ نے کس چیز نے منع کیا تھا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا مین نے کہ تحقیق مین آیا تھا پس سلام کیا مین نے اوپر دروازے تمہارے کے تین بار پس نہ جواب دیا تمنے یعنے تمنے اور تمہارے خدام نے مجکو پس پھر گیا مین اور تحقیق فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اذن مانگے ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے واسطے اسکے پس چاہیے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے قائم کر اس حدیث پر گواہ پس کہا ابو سعید نے پس کھڑا ہوا مین ساتھ ابو موسے کے اور گیا مین پاس حضرت عمرؓ کے پس گواہی دی مین نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو موسے نے یہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تمنے بھی یہ حدیث سنی ہے آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمرؓ کے پاس اور گواہی دو پس گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمرؓ کی بنا بر احتیاط کے تھی نہ بجہت عدم اعتماد کے تا کوئی جھوٹی جرأت نہ کرین حدیث بنا لینے پر والا خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جلیل القدر صحابی تھے اور تین سلام اسلیے کرے کہ ایک تعرف کے لیے ہو اور دوسرا تامل کے لیے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لیے ح (وعن عبداللہ بن مسعود قال قال

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن
تیرا مجھ پر یہ ہے کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میرے یہاں تک منع کروں میں تجکو نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرت کے گھروں کے دروازوں پر پردے ہوتے
تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن میرے کی واسطے آنے تیرے کے مجھ پر یہ ہے کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ ہے کہ سنے تو کلام پوشیدہ میرا یعنے تو پردہ اٹھاوے اور دیکھے کہ میں کسی سے کلام
خفیہ کرتا ہوں تو بھی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے مبالغہ ہے یعنے اگر مخصوصوں کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہوں چلا آ یو چہ جائے کلام آشکارا
حاصل یہ ہے کہ جب ہونا میرا گھر میں جانے تو چلا آ حاجت اذن چاہنے کی نہیں ہے تا آنکہ منع کروں میں تجکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تھی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا
کیا کہ گویا گھر والوں میں سے تھے کہ جب چاہتے تھے چلے آتے تھے اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ بیچ اس وقت حاضر ہونے سوا عورتوں کے ہوگا خصوصا بعد اترنے آیہ حجاب کے بیچ اوقات
حجاب پر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا
میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ دین کے کہ تھا میرے باپ پر پس کھٹکھٹایا میں نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ پس کہا میں نے میں ہوں پس فرمایا
میں ہوں میں ہوں گویا کہ برا جانا اس کہنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ مقدمہ دین کے الخ قصہ دین کا یہ ہے کہ باپ جابر کے عبداللہ انصاری تھے وہ غزوہ احد میں شہید
ہوئے تھے اور دین اپنے ذمہ پر چھوڑا تھا اور قرض خواہوں نے آنکر جابر کو تنگ کیا تھا وہ آنحضرت کے پاس استعانت کے لیے آئے تا انسے تخفیف طلب کریں اور بسبب معجزہ
آنحضرت کے انکے مال میں کہ کھجوریں تھیں برکت وجود میں آئی ہے کہ بعد ادا دینے دین کے جو ان کے تھا باقی رہیں کچھ انمیں سے کم نہوا اور سبب برا جاننے کلمہ انا انا کا یہ تھا کہ اس
ازالہ ابہام کا نہیں ہوتا اور تعیین و تشخیص نہیں حاصل ہوتی ہے چاہیے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتے کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبھی واسطے شناخت کے آواز سے بھی تعیین
حاصل ہو جاتی ہے لیکن آنحضرت نے مکروہ جانا واسطے تعلیم آداب کے جابر کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کے ساتھ سلام کے ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کی واسطے انکار
کے جابر پر تھی شرح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا هِرٍّ اِلْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا
فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے آپکے گھر میں پس پایا آنحضرت نے
دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابوہریرہ جا اہل صفہ کے پاس اور بلا لا انکو میرے پاس پس آیا میں انکے پاس اور بلایا میں نے انکو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا انکو پس داخل
ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اہل صفہ آئے اور انہوں نے بسبب معجزہ آنحضرت کے دودھ پیا اور سیر ہوئے جیسے کہ اور حدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کتنے ایک لوگ تھے
فقرائے مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو منقضی اور آگے جو حدیث آتی ہے
کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے تو اذن ہے اسکے لیے یعنے اسکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں [illegible] حدیث میں اور اس میں یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کے
آئے ہونگے ساتھ نہ آئے ہونگے پس محتاج ہوئے اذن کے یا بسبب نہایت ادب کے اذن چاہا یا لوگوں کو وہ حدیث نہ پہونچی ہوگی یا حال کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات
ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات نوع الفصل الثانی فصل دوسری وَعَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ اَوْ جِدَايَةٍ وَضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِيْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے کلدہ بن حنبل سے
یہ کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا ہے میرے ہاتھ دودھ اور بچہ ہرن کا اور آئے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت اترے ہوئے تھے جانب بلند کے میں کہ انکو سلام کہتا نہ
اذن مانگا کہ داخل ہوا میں حضرت کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے پہلے داخل ہونے کے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تعلیم کے کہ
پھر جا تو پیچھے دروازہ کے اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَجَاءَ
مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے کہ بھیجا بلانے والے نے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانے والے کے واسطے اسکے اذن ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کے

کر فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن اُسکا ہو ف یعنے جسوقت کسیکو بلانے کے لیے بھیجا اور وہ اُسکے ساتھ آیا حاجت پروانگی مانگنے کی نہین ۔ مولانا (و عن عبد اللہ بن بسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجھہ ولکن من رکنہ الایمن او الایسر فیقول السلام علیکم السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن یومئذ علیھا ستور رواہ ابوداود) اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کے دروازے پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کے منھ اپنا یعنے تاکہ گھر والون پر نظر نجا پڑے ولیکن آتے طرف داہنے دروازے کے یا بائین اُسکے پھر کہتے سلام ہو تم پر سلام ہو تم پر اور یہ یعنے سامنے نہ آنا اسواسطے تھا کہ نہ تھے اُن دنون مین دروازون پر پردے نقل کی یہ ابوداود نے ف تکرار سلام کی اسلیے تھی کہ تا تحقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار سے تعدد ہے نہ اقتصار دو بار پر اسلیے کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سے یہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے مین کواڑ ہون یا پردہ پڑا ہو اُسپر تو نہین مضائقہ ہے سامنے آنے کا ولیکن انحراف اولے ہے برعایت اصل سنت کے اور اسلیے کہ بعض اوقات کواڑ کیا پردہ کھولتے ہوے اندر نظر جا پڑتی ہے اگر سامنے ہوتا ہے ع (و ذکر حدیث انس قال علیہ الصلوۃ والسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ فی باب الضیافۃ) اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ سرا اُسکا یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ بیچ باب ضیافت کے

الفصل الثالث

فصل تیسری (عن عطاء بن یسار ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذن علی امی فقال نعم فقال الرجل انی معھا فی البیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن علیھا فقال الرجل انی خادمھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن علیھا اتحب ان تراھا عریانۃ قال لا قال فاستاذن علیھا رواہ مالک مرسلا) اور روایت ہے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کرون مین وقت جانے کے اپنی ماں کے پاس پس فرمایا کہ ہان یعنے اسلیے کہ بعض اوقات کھلے ہوتے ہین اُسکے وہ اعضا کہ نہین جائز بیٹے کو دیکھنا اُنکا پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق مین ساتھ اُسکے رہتا ہون یعنے ایک گھر مین پس اذن کیون مانگون گویا اُس شخص نے یہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کے لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کرو وقت جانے کے اُس پاس پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق مین خادم ہون اُسکا یعنے بار بار جاتا ہون اُس پاس خدمت کے لیے پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہوسکتا ہے دفع حرج کے لیے بمقتضاے قواعد شرعیہ کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگ وقت جانے کے اُس پاس یعنے اگرچہ ساتھ کھنکارنے اور آہٹ پاؤن اور بلند کرنے آواز کے ہو کیا دوست رکھتا ہے تو یہ کہ دیکھے اسکو ننگا یعنے اگر ناگہان چلا جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑیگی کہا نہین چاہتا مین کہ دیکھون اُسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانے کے پاس اسکے نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے ف مان کا سا حکم اور محارم کا بھی ہے خواہ وہ نسبی ہون یا دودھ کے علاقہ کے یا سسرال کے سواے بیوی کے ع (و عن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخل باللیل ومدخل بالنھار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی رواہ النسائی) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ تھا واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا مین جسوقت داخل ہوتا رات کو کھنکھارتے آنحضرت واسطے اذن میرے کے نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کھنکھارنا تھا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ تھا مین جب آتا رات کو پس اگر کھنکھارتے پھر آتا مین پس اس سے معلوم ہوا کہ کھنکھارنا علامت عدم اذن کی تھی ظاہرا ہو وقت مین بقرینہ حال کے علامت مختلف ہوتی تھی واللہ اعلم اب رہا یہ کہ علامت داخل ہونے کی دن مین کیا تھی پس احتمال معلوم ہوا ہے یہ کہ ہو امر بالعکس بمقتضاے مفہوم مخالف کے یعنے تھا مین جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکھارتا مین واسطے اُنکے اور احتمال ہے غیر اسکے کا واللہ اعلم ج ع (و عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تاذنوا لمن لم یبدا بالسلام رواہ البیھقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو آنے کا اسکے لیے کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین

باب المصافحۃ والمعانقۃ

باب ہے بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کے ف معانقہ کے معنے مین دست در گردن یکدیگر در آوردن اور مصافحہ کے معنے مین دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور چاہیے کہ دونون ہاتھون سے ہو اور بعضے آدمی جو مصافحہ کرتے ہین بعد نماز عصر کے یا جمعہ کے کچھ نہین ہے اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت کے اور تصریح کی ہے بعض علما ہمارے نے کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہے اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آدمی مسجد مین اور لوگ نماز مین ہون یا ارادہ شروع نماز کا رکھتے ہون پس بعد فراغ کے مصافحہ کرے اُنسے لیکن بشرط سبقت سلام کے مصافحہ پر تو یہ جملہ مصافحہ مسنونہ سے ہے

وسعد الصبوۃ کہ پھیلا دے مسلمان ہاتھ اپنا مصافحہ کے لیے تو نہیں لائق ہے اعراض ساتھ کھینچ لینے ہاتھ کے اسلیے کہ رنج ہوگا اسکو کہ وہ زیادہ ہے مراعات ادب پر اور عورت جوان
سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور معانقہ نہیں اُس بڑھیا سے کہ شہوت نہو چنانچہ منقول ہے کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتے اپنی خلافت میں اُن بڑھیوں سے کہ دودھ انکا پیا تھا اور اسی طرح اگر مرد
بڈھا کہ اسمیں ہو شہوت ہے اسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہے اور مصافحہ ساتھ امرد خوش شکل کے درست نہیں اور جسکو دیکھنا حرام ہے اسکو چھونا بھی حرام ہے بلکہ حرمت چھونے کی
سخت تر ہے نظر سے کذا فی مطالب المومنین اور صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ جب سلام علیک کرے ہاتھ دے یعنے مصافحہ کے لیے کہ ہاتھ دینا سنت ہے و لیکن ہتھیلی ہتھیلی پر رکھے اور
سر انگلیوں کے نہ پکڑے کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہے خصوصًا وقت آنے کے سفر سے جیسا کہ بیچ حدیث جعفر ابن ابی طالب کے آیا ہے اور امام ابوحنیفہ رح اور محمد رح سے
منقول ہے کراہیت معانقہ کی اور چومنے ہاتھ ساتھ منھ اور آنکھوں کے اور وہ کہتے ہیں کہ معانقہ سے نہی آئی ہے چنانچہ فصل اول میں بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہے اور معانقہ جو
روایت کیا گیا ہے پہلے نہی کے تھا اور شیخ ابومنصور ماتریدی سے بیچ تطبیق احادیث کے نقل کیا گیا ہے کہ جو معانقہ کہ بوجہ شہوت کے ہو مکروہ ہے اور جو کہ بر وجہ بر و کرامت کے ہو
مشروع ہے اور لکھا ہے علما نے کہ اختلاف اس جگہ ہے کہ ننگا ہو اور ساتھ قمیص و جبہ کے معانقہ نہیں بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتھ عالم متورع کے جائز ہے اور بعضوں
نے کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کے جو اپنا ہاتھ چومتے ہیں کچھ نہیں اور فعل جاہلوں کا ہے اور مکروہ ہے اور زمین بوس کرنا آگے امرا و علما و مشائخ کے حرام ہے اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا
اسپر دونوں گنہگار ہیں کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نے کہا کہ جو کوئی زمین بوس کرے آگے سلطان و امیر کے یا سجدہ کرے اگر بوجہ تحیہ کے ہے کافر نہیں ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب
کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کے ہو کافر ہوگا اور اگر کچھ نیت نہ کریگا تو بھی کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر علما کے اور زمین بوس کرنا بکثرت ہے رکھنے رخسارہ یا پیشانی کی سے زمین پر کذا فی النظم
اور اگر اوپر ہاتھ عالم یا سلطان کے بوسہ دے بسبب علم و عدالت کے اور اعزاز دین کے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر واسطے غرض دنیاوی کے کرے تو اشد مکروہ ہے اور کوئی اگر عالم یا زاہد سے
التماس اسکے پاؤں چومنے کی کرے تو چاہیے کہ نہ مانے کہنا اسکا اور بیچ بوسہ دینے اطفال کے رخصت ہے اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان طفل کے سنت ہے اور کہا ہے
علما نے کہ بوسہ پانچ طرح پر ہے ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہے لڑکے کے رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت اور وہ بوسہ اولاد کا ہے والدین کے سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا
اور وہ بوسہ خاوند کا ہے بیوی کے منھ پر اور چوتھا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانوں کا ہے آپس میں ہاتھ پر اور پانچواں بوسہ دینا بہن کا ہے بھائی کی پیشانی پر اور بعضوں کے نزدیک
دینا آپس میں اوپر ہاتھ اور منھ کے مکروہ ہے اور بعضوں کے نزدیک بوسہ لینا چھوٹے لڑکے کا واجب ہے اور کہا نووی نے کہ بوسہ لینا ساتھ شہوت کے حرام ہے بالاتفاق برابر ہے اسمیں باپ اور غیر اسکا بیچ ع
الفصل الاول فصل پہلی ﴿عن قتادة قال قلت لانس اكانت المصافحة في اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم﴾ رواه البخاري اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا کہا میں نے واسطے انس کے
کہ کیا تھا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے وقت ملاقات کے بعد سلام کے کہا کہ ہاں نقل کی یہ بخاری نے ﴿وعن ابي هريرة قال قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم
الحسن بن علي وعنده الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا فنظر اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال من لا يرحم لا يرحم﴾ متفق عليه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور تھے نزدیک حضرت کے اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نے کہ تحقیق میرے
دس بیٹے ہیں نہیں بوسہ لیا میں نے انمیں سے کسی کا پس دیکھا طرف اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی و شفقت کرتا یعنے خلق خدا پر یا اولاد پر نہیں رحم
کیا جاتا یعنے اللہ بھی اسپر نہیں رحمت کرتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ﴿وسنذكر حديث ابي هريرة اثم لكع في باب مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم وعليهم اجمعين ان شاء الله تعالى
وذكر حديث ام هانئ في باب الامان﴾ اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا ہے اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالے
اور ذکر کی گئی حدیث ام ہانی کی بیچ باب الامان کے **الفصل الثاني** فصل دوسری ﴿عن البراء بن عازب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان
الا غفر لهما قبل ان يتفرقا﴾ رواه احمد والترمذي وابن ماجه وفي رواية ابي داود قال اذا التقى المسلمان فتصافحا وحمدا الله واستغفراه غفر لهما اور روایت ہے براء ابن عازب سے
کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں یعنے آپس میں مگر کہ بخشش کیجاتی ہے واسطے ان دونوں کے پہلے جدا ہونے سے نقل کی یہ احمد اور
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داود کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے جسوقت ملیں دو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش چاہیں اللہ سے بخشش کیجاتی ہے واسطے

اُن دونوں کے ف روایت کی حکیم ترمذی نے اور ابو الشیخ نے عمرؓ سے بطریق مرفوع کے کہ جب ملیں دو مسلمان اور سلام کرے ایک اُن دونوں کا اپنے یار پر ہوتا ہے محبوب تر اُن میں نزدیک
اللہ کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سے ملتا ہے اپنے یار سے پھر جب مصافحہ کرتے ہیں دونوں تو اللہ تعالےٰ نازل کرتا ہے اُنپر سو رحمتیں نوے تو ابتدا کرنے والے پر اور دس اُس پر
کہ جس سے مصافحہ کیا گیا ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاهُ اَوْ صَدِیْقَهٗ اَیَنْحَنِیْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُهٗ وَیُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَاْخُذُ بِیَدِهٖ وَیُصَافِحُهٗ
قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انسؓ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم میں سے ملتا ہے مسلمان بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے واسطے اُسکے
یعنے وقت ملاقات کے فرمایا کہ نہیں کہا اُس شخص نے کیا گلے لگے اُس سے اور بوسہ لے اُسکا فرمایا کہ نہیں کہا اُس شخص نے کیا پکڑے ہاتھ اُسکا اور مصافحہ کرے اُس سے فرمایا کہ
ہاں نقل کی یہ ترمذی نے ف جھکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کے ہے اور وہ عبادت اللہ کی ہے مانند سجود کے اور طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہے کہ جھکانا پیٹھ کا مکروہ ہے بسبب
وارد ہونے حدیث صحیح کے بیچ نہی کے اُس سے اگرچہ بہت اہل علم و صلاح اُسکو کرتے ہیں لیکن اعتماد اور اعتبار اُسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین میں شیخ ابو منصور ماتریدی سے
نقل کیا ہے کہ کہا اگر بوسہ دیوے کوئی آگے کسی کے زمین کو یا پیٹھ ٹیڑھی کرے یا سر جھکاوے کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہے اسلیے کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضے مشائخ نے بیچ منع ہونے
اسکے تغلیظ و تشدید بہت کی ہے اور کہا کہ خوف ہے اسکا کہ یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے انھوں نے کہ مکروہ کہتے ہیں گلے لگنے اور بوسے لینے کو جیسے کہ امام
ابو حنیفہ رح اور محمد رح سے نقل کیا گیا اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ وہ ہے کہ بطریق تملق و تعظیم کے ہو اور جائز وہ ہے کہ وقت رخصت کرنے کے اور آنے کے سفر سے ہو یا ہو بسبب نہ ملاقات کے
بہت دنوں سے یا بسبب غلبہ محبت اللہ کے اور اگر بوسہ دیوے تو ہاتھ پر نہ دے بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دے ع (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ
اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَهٗ عَلٰی جَبْهَتِهٖ اَوْ عَلٰی یَدِهٖ فَیَسْاَلُهٗ کَیْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ) اور روایت ہے ابو امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہے کہ رکھے ایک تمہارا ہاتھ اپنا اُسکی پیشانی پر یا اُسکے ہاتھ پر پھر پوچھے اُس سے کہ کیسا ہے وہ اور پورے سلام تمہارے جو آپس میں کرتے ہو مصافحہ ہے یعنے
جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام و کامل ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُهٗ عُرْیَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے
کہا کہ آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے میرے گھر میں پس آئے زید حضرت کے پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑے ہوئے اور چلے طرف اُسکے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ننگے بدن یعنے سوائے تہبند کے کچھ اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تھا کھینچتے ہوئے کپڑا اپنا یعنے چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے اُنکو ننگا پہلے اسکے اور
پیچھے اسکے یعنے وقت استقبال کسی کے ساتھ اس طرح کے شوق کے ننگے بدن جاتے نہیں دیکھا پس گلے سے لگایا زید کو اور بوسہ لیا اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ حدیث
اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہے اوپر جائز ہونے معانقہ اور بوسہ لینے کے اور مختار یہی ہے کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنے کے سفر سے جائز ہے بلا کراہت تنق
ع (وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ بُشَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْهُ قَالَ مَا لَقِیْتُهٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ
وَلَمْ اَکُنْ فِیْ اَهْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ
بنو عنزہ سے تھا کہ اُسنے کہا کہ کہا میں نے واسطے ابی ذر کے کہ کیا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تمسے جسوقت کہ ملتے تم اُنسے کہا ابو ذر نے نہیں ملاقات کی میں نے
کبھی مگر مصافحہ کیا آپنے مجھسے اور بھیجا میرے پاس ایک دن یعنے ایک شخص کو میرے بلانے کے لیے اور نہ تھا میں اپنے گھر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کے
پاس اور حضرت بیٹھے ہوئے تھے تخت پر پس گلے سے لگایا مجھکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنے مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کے نقل کی یہ ابو داود نے ف
معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنے کے سفر سے بھی آیا ہے اور واسطے اظہار محبت و عنایت کے ہے ع (وَعَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ اَبِیْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُهٗ
مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عکرمہ بیٹے ابی جہل کے سے کہا کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس دن کہ آیا میں اُنکے پاس بیچ سال فتح مکہ میں
بعد اسلام کے خوشی ہو سوار ہجرت کرنے والے کو نقل کیا اُسکو ترمذی نے ف سیوطی نے جمع الجوامع میں مصعب بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ جب آنحضرت نے عکر

بن ابی جہل کو دیکھا تو اٹھے اور اسکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور عکرمہ سوار مشہور تھا بھاگا دن فتح مکہ کے اور پہونچا یمن میں پس گئی پاس اسکے بیوی اسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اسکو حضرت کے پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت اچھا ہوا اسلام اسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات کی طلب بخشش کی آنحضرت سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنے کے ساتھ مصافحہ کے ہے ترجمہ (وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِي قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک شخص میں انصار میں سے کہا راوی نے اسوقت کہ اسید باتیں کرتے تھے قوم سے اور تھی انکے مزاج میں خوش طبعی اسوقت کہ ہنساتے تھے اسید قوم کو پس چوکا دیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو انکے کے ساتھ لکڑی کے پس کہا اسنے بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرت نے کہ بدلا لے مجھسے کہا اسنے کہ تحقیق آپکے بدن مبارک پر کرتا ہے اور نہ تھا میرے بدن پر کرتا یعنے اگر میں کرتے پر سے چوکون گا تو پورا بدلا نہیں ادا ہونے کا پس اٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا حضرت کے پہلو پر کہا اسنے کہ سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کیا تھا میں نے یہ یعنے بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ رجل جیسا کہ مصابیح میں مذکور ہے یعنے ساتھ زیر لام کے مقتضی اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلا لینے والا وہی اسید بن حضیر راوی ہے اور لفظ جامع الاصول یوں ہے (عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ يُضْحِكُهُمْ اِذْ طَعَنَهُ النَّبِيُّ اِلَخ) یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن حضیر اسکے حال سے روایت کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کو توجیہ کر کر موافق اسکے کیا ہے اور اسمیں تکلفات کیے ہیں اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہے کہ اسید بن حضیر عظماء صحابہ سے ہیں انسے وجود اس معنی کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرت نے انکے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسنا اسکا مباح ہے اگر اسمیں کوئی چیز منع شرع نہو ترجمہ (وَعَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا) اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر ابن ابی طالب سے پس گلے سے لگایا انکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں انکی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے ف یہ وہی قصہ آنے جعفر کا ہے حبشہ سے جیسے کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے یا اور ذکر اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو مذکور ہوتا ہے بغیر نام کے تو مراد اس سے عبداللہ بن جابر انصاری صحابی ہوتے ہیں ترجمہ (وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي قِصَّةِ رُجُوْعِهِمْ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَتَلَقَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِي ثُمَّ قَالَ مَا اَدْرِي اَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَفْرَحُ اَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے جعفر بن ابی طالب سے بیچ قصہ پھرنے انکے کے حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنے حبشہ سے یہانتک کہ آئے ہم مدینہ میں پس ملے ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگایا مجکو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کہ ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہوں میں یا ساتھ آنے جعفر کے اور اتفاق سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کے مالک کے پاس آئے مالک نے انسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے سے لگاتا میں اگر بدعت نہوتا سفیان نے کہا کہ گلے لگے میں وہ کہ بہتر مجھسے ہیں اور تجھسے گلے لگے ہیں پیغمبر خدا جعفر ابن ابیطالب سے اور بوسہ دیا انکو وقت آنے انکے کے حبش سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کے سفیان نے کہا کہ نہیں بلکہ عام ہے اور حکم جو ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہے اگر ہم صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کروں میں مالک نے کہا ہاں اذن دیا میں نے پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کے اور مالک نے سکوت کیا ترجمہ (وَعَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے زارع سے اور تھے وہ بیچ ایلچیوں عبدالقیس کے کہا جب آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اترنے میں سواریوں اپنی سے پس بوسہ دیتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر اور پاؤں پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤں کا جائز ہے لیکن فقہاء اسکو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہ کرینگے کہ یہ خصائص حضرت سے ہو یا ابتداء یہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطراری ہیں انسے یہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب (وَعَنْ عَائِشَةَ

قالت ما رأيت احدا كان اشبه سمتا وهديا ودلا وفي رواية حديثا وكلاما برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام اليها فاخذ بيدها فقبلها واجلسها في
مجلسه وكان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته واجلسته في مجلسها رواه ابو داود) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت مشابہ
ہو ہدیہ میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات کرنے میں اور کلام کرنے میں ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہؓ سے یعنے حضرت فاطمہؓ ان
امور میں بہت مشابہ تھیں ساتھ آنحضرت کے پس حضرت عائشہؓ نے یہ بیان کر کر انکی محبت آپس کی بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کے ہے کہ کہا تھیں فاطمہ جس وقت داخل
ہوتیں حضرت کے پاس کھڑے ہوجاتے حضرت اور متوجہ ہوتے طرف انکے پھر پکڑتے ہاتھ انکا اور بوسہ لیتے انکا یعنے دونوں آنکھوں کے درمیان میں اور بٹھلاتے انکو بیچ جگہ بیٹھنے
اپنی کے یعنے اپنی جگہ انکے لیے چھوڑ دیتے اور انکو بٹھاتے اور تھے حضرت جس وقت کہ آتے حضرت فاطمہ کے پاس کھڑی ہوجاتیں طرف حضرت کے اور پکڑتیں ہاتھ حضرت کا اور بوسہ
لیتیں انکا یعنے حضرت کے دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹھلاتیں انکو اپنی جگہ نقل کی یہ ابو داود نے (وعن البراء قال دخلت مع ابي بكر اول ما قدم المدينة فاذا عائشة ابنته
مضطجعة قد اصابها حمى فاتاها ابو بكر فقال كيف انت يا بنية وقبل خدها رواه ابو داود) اور روایت ہے براء سے کہ کہا گیا میں ساتھ ابی بکر کے یعنے انکے گھر میں بیچ ابتدا آنے انکے کے
مدینے میں یعنے کسی غزوہ سے پس ناگہان دیکھا میں نے کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق انکو پہونچی تھی تپ پس آئے انکے پاس ابوبکر صدیق اور کہا کیسی ہے تو اے
بیٹی میری اور بوسہ دیا انکے رخسارہ پر یعنے ازراہ شفقت ومحبت کے یا برعایت سنت کے نقل کی یہ ابو داود نے (وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بصبي فقبله فقال
اما انهم مبخلة مجبنة وانهم لمن ريحان الله رواه في شرح السنة) اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اسکا آنحضرت نے اور
فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف یعنے اولاد کے سبب سے آدمی بخل کرتا ہے
کہ کسیکو کچھ دیتا نہیں اور انکے سبب سے نامردی بھی کرتا ہے کہ جہاد سے بچتا ہے بخوف اسکے کہ مبادا مارا جاوے اور اولاد بیکس رہے پس اول حضرت نے اولاد کی مذمت بیان کر کر خوبی انکی
بیان فرمائی کہ یہ ریحان ہیں ریحان کے معنے یا تو رزق و نعمت کے ہیں یا مراد ریحان سے پھول ہے کہ بوسہ لیتا ہے آدمی انکا اور سونگھتا ہے اور خوش ہوتا ہے انکو دیکھکر مانند پھول کے

الفصل الثالث فصل تیسری (عن يعلى قال ان حسنا وحسينا استبقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما اليه وقال ان الولد مبخلة مجبنة رواه احمد) اور روایت
ہے یعلی سے کہ کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑ کر آئے طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس گلے لگایا ان دونوں کو آنحضرت نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا
نقل کی یہ احمد نے ف لکھا ہے علماء نے کہ بیان مقصود محبت اور شفقت اور بیچ ہے بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے (وعن عطاء الخراساني ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال تصافحوا يذهب الغل وتهادوا تحابوا وتذهب الشحناء رواه مالك مرسلا) اور روایت ہے عطاء خراسانی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مصافحہ کرو آپس میں جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے (وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من صلى اربعا قبل الهاجرة فكانما صلاها من ليلة القدر والمسلمان اذا تصافحا لم يبق بينهما ذنب الا سقط رواه البيهقي في شعب الايمان) اور روایت
ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کے پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ
مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان اُن دونوں کے کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف ظاہر مراد گناہوں سے عام گناہ ہیں اور
طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سے وہی کینہ اور دشمنی ہے جیسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا واللہ اعلم

باب القيام

باب ہے بیچ بیان کھڑے ہوجانے کے یعنے تعظیم کے لیے ف
کہا بعضے علماء نے کہ کھڑے ہوجانا واسطے آنے والے کے سنت ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کے اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت
ہوا ہے حدیث انس کی میں کہ مکروہ رکھنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابو امامہ کے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا نہ اٹھو جیسے کہ عجمی اٹھتے ہیں اور یہ فرمایا کہ یہ عادات عجمیوں کی ہیں کہ

الفصل الاول فصل پہلی (عن ابي سعيد الخدري قال لما نزلت بنو قريظة على حكم سعد بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم اليه وكان قريبا منه فجاء على حمار فلما
دنا من المسجد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للانصار قوموا الى سيدكم متفق عليه) روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب اترے بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے بھیجا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف سعد بن معاذ کے بھیجنے اور بلایا انکو تا آویں اور بنو قریظہ میں حکم کریں اور تھے سعد قریب آنحضرت سے پس آئے سعد خر پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہونچے سعد مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو تم طرف سردار اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنو قریظہ ایک قبیلہ ہے یہود میں سے آنحضرت نے بعد فتح خندق کے پچیس روز تک انکو گھیر اقامہ میں پھر وہ اترے قلعہ سے اوپر حکم سعد کے کہ سردار انکے تھے اور بنو قریظہ خلفا انکے تھے انھوں نے گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہمارے کی کرینگے پس جب اترے اس عہد پر کہ جو کچھ سعد تم پر حکم کرے اختیار کرینگے تم آنحضرت نے سعد کو بلوایا کہ تا حکم کریں انکے حق میں اور سعد قریب اترے ہوئے تھے حضرت سے اور انکے زخم پہونچا تھا اکحل پر غزوہ خندق میں اور خون زخم سے جاری تھا جب آنحضرت نے انکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس آئے معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ جہاں آنحضرت مدت اقامت میں نماز پڑھا کرتے تھے نہ مسجد عرفی اسلیے کہ حضرت بنو قریظہ میں اترے ہوئے تھے وہاں مسجد کہاں تھی یا شاید کہ اس مدت میں وہاں مسجد بھی بنائی ہو اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے بہت اہل علم نے اوپر اکرام اہل فضل کے ساتھ کھڑے ہوجانے کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ اسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہے کہ واسطے آنے والے مجلس کے متعارف و عادت ہوا ہے اور اس سے نہی واقع ہوئی ہے اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیوں کی سی ہے اور آنحضرت کے نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نے کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو فرماتا الیہ لکم فرماتے نہ الی سیدکم پس مراد قیام سے یہ ہے کہ اٹھکر جلدی جاؤ انکی طرف اور مدد کرو انکے اترنے میں سواری سے تا حرکت کرنا موجب بہنے لہو کا زخم سے نہو اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کھڑے ہوگئے عکرمہ بن ابی جہل کے لیے وقت آنے انکے کے پاس حضرت کے اور روایت کیا گیا ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا نہیں آیا میں آنحضرت کے پاس کبھی مگر کہ کھڑے ہوجاتے تھے واسطے میرے یا ملتے تھے پس ان روایتوں سے دلیل پکڑنی صحیح نہیں ہے بسبب ضعیف ہونے انکے کے کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نرہیو کہ قیام آنحضرت کا حضرت فاطمہ کے لیے اور قیام انکا حضرت کے لیے سابق میں معلوم ہوا اور اسمیں یہ تاویل کریں کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ خالی بعد سے نہیں اور طیبی نے بھی محی السنۃ سے نقل کیا ہے کہ اجماع کیا ہے جمہور علما نے ساتھ اس حدیث کے اوپر اکرام اہل فضل کے یعنے علما صلحا کے اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ یہ قیام اہل فضل کے لیے بیچ وقت آنے انکے مستحب ہے اور حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور بیچ نہی اسکی کے صریحا کچھ صحیح نہیں ہوا اور مطالب المؤمنین میں قنیہ سے نقل کیا ہے کہ مکروہ نہیں قیام بیٹھنے والوں کا واسطے آنے والے کے بسبب تعظیم کے اور قیام بنفسہ مکروہ نہیں ہے بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہے اگر کسی نے قیام کیا انکے لیے اور وہ محبت قیام کی نہ رکھے قیام انکے لیے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ قیام منہی عنہ انکے حق میں ہے کہ بیٹھا ہو اور انکے آگے لوگ کھڑے ہیں انکے بیٹھنے تک جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے اور بیچ قیام و تعظیم کے واسطے اہل دنیا کے وعید شدید وارد ہوئی ہے اور نہایت مکروہ ہے ع و مَضَی الْحَدِیْثُ بِطُوْلِہٖ فِیْ بَابِ حُکْمِ الْاُسَرَاءِ اور گذری حدیث تمامی بیچ حکم قیدیوں کے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے انھوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اٹھاوے کوئی کسی کو جگہ بیٹھنے اسکی سے پھر آپ بیٹھ جاوے جگہ اسکی میں ولیکن فراخ کرو جگہ کو اور جگہ دو آنے والے کو یعنے تا حاجت اٹھانے کی نہ پڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضوں نے کہا کہ تقدیر حدیث میں یوں ہے ولکن لیقل تفسحوا یعنے ولیکن چاہیے کہ کہے کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نے کہ یہ نہی واسطے تحریم کے ہے پس جو کوئی سبقت کرے طرف ایک جگہ مباح کے یعنے مسجد وغیرہ کے دن جمعہ وغیرہ کے واسطے نماز کے یا غیر اسکے کے پس وہ احق ہے ساتھ اسکے اور حرام ہے اوپر غیر اسکے کے اٹھا دینا اسکا بسبب اس حدیث کے ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اٹھے اپنی جگہ بیٹھنے کی سے پھر پھرے طرف اسکے پس وہ احق ہے ساتھ اس جگہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اٹھا ہو بقصد پھر آنے کے مثل جیسے وضو کو یا اور کسی تھوڑے سے کار ضروری کے لیے اٹھا اور پھر آیا جلدی سے تو وہی اس جگہ کا مستحق ہے پس اگر کوئی وہاں آن بیٹھے تو اسکو اٹھا دینا درست ہے اسلیے کہ نہیں باطل ہوا ہے اختصاص اسکا واسطے رجوع کرنے مباح کے طرف اصل اپنی کے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث کہ آگے آویگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتے پھر اٹھتے اور ارادہ کر رکھتے پھر آنیکا تو اتار جاتے جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اٹھا اور کسی کام کے لیے دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہ اسکی نہ رہی اور وہ مستحق اسکا نہیں رہا ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْہِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانُوْا اِذَا رَاَوْہُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاہِیَتِہٖ لِذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ)

روایت ہے انس سے کہا نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تھے وہ جسوقت کہ دیکھتے حضرت کو نہ کھڑے ہوتے بسبب اسکے کہ جانتے تھے وہ ناخوش رکھنا آنحضرت کا انکو یعنے کھڑے ہونے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے ف ناخوش رکھتے تھے حضرت کھڑے ہونے کو واسطے تواضع کے اور مخالفت عادت متکبرین کے بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کے بیچ ترک کرنے تکلف کے قیام میں اور بیٹھنے میں اور کھانے میں اور پینے میں اور چلنے میں اور تمام افعال و اخلاق میں اور اسی لیے روایت کیا گیا ہے انا واتقیاء امتی براء من التکلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکھنا سبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کے تھا کہ درصورت اتحاد و کمال قلبی کے حاجت تکلف ظاہری کی نہیں ہے حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہے بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کے ✽ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ ✽ اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کرے یہ کہ کھڑے رہیں آگے اسکے لوگ کھڑے ہونے کر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ بیٹھنے اپنی کی دوزخ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف تیار کرے الخ یہ امر بمعنی خبر کے ہے گویا کہ فرمایا جسکو خوش کرے یہ کھڑا رہنا واجب ہوا واسطے اسکے یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہ دوزخ کی میں کہا گیا ہے کہ یہ وعید اسکے حق میں ہے کہ بطریق تکبر و تعظیم کے دوست رکھے لوگوں کے کھڑے رہنے کو اور اگر یہ خواہش کرے انکی اور کھڑے رہیں لوگ اپنی خوشی خدمت کے لیے یا طلب ثواب کے لیے یا بقصد تواضع کے تو نہیں مضائقہ حاصل یہ کہ مکروہ اور منہی عنہ دوست رکھنا ہے کھڑے رہنے کو بطریق تعظیم و تکبر کے اور اگر اس طرح نہو تو کچھ نہیں اور نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں خطابی سے بیچ معنی حدیث کے کہ وہ یہ ہے کہ حکم کرے انکو ساتھ اسکے اور لازم کرے اوپر انکو بطریق تکبر و نخوت کے اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کے دلیل ہے اسپر کہ کھڑا رہنا آدمی کا آگے رئیس فاضل اور والی اور عادل کے مانند کھڑے رہنے متعلم کے واسطے معلم کے مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نے کہ یہ قیام ہوتا ہے ان کا جو بطریق بر و اکرام کے جیسے کہ تھا قیام انصار کا واسطے سعد کے اور قیام طلحہ کا واسطے کعب بن مالک کے اور نہیں لائق ہے واسطے اس شخص کے کہ قیام کیا جاتا ہے واسطے اسکے یہ کہ ارادہ کرے اسکا صاحب اپنے سے یہانتک کہ اگر نکرے وہ قیام تو کینہ رکھے اس سے یا شکوہ کرے یا غصے ہو اس سے ✽ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا فَقُمْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ✽ اور روایت ہے ابو امامہ سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ کیے ہوے اوپر عصا کے پس کھڑے ہوگئے ہم واسطے حضرت کے پس فرمایا نہ کھڑے ہو جیسے کھڑے ہوتے ہیں عجمی تعظیم کرتا ہے بعض انکا بعض کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے جب کوئی سردار اُنکا آتا ہے یا تخت پر دیکھتے اُسکے اُٹھ کھڑے رہتے ہیں گھبرا کر اور اسکی تعظیم کے لیے کھڑے رہتے ہیں جیسے کہ اشارہ کیا اسکی طرف ساتھ قول اپنے کے کہ تعظیم کرتا ہے بعض انکا یعنے چھوٹے بعض یعنے اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سے اصل قیام ممنوع نہوا جیسے کہ بعضی حدیثوں میں آیا ہے بلکہ جو کہ بطریق تکبر و عظم شان کے ہو ممنوع ہے ✽ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ✽ اور روایت ہے سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو بکرہ صحابی واسطے ادائے شہادت کے یعنے ایک قضیہ میں کہ گواہ تھے وہ اُسمیں پس کھڑا ہوا واسطے تعظیم انکی کے ایک شخص جگہ اپنی سے یعنے تا وہ وہاں بیٹھیں پس انکار کیا ابو بکرہ نے بیٹھنے سے اُس جگہ میں اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے یعنے بیٹھنے سے اس جگہ میں کہ اُٹھے اُس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اُس شخص کے کہ نہیں پہنایا اسکو کپڑا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے اگر ہاتھ طعام وغیرہ میں بھرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کے کپڑے سے نہ پونچھے اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اسکا ہو کہ اُسنے کپڑا اسکو دیا ہے اسکے کپڑے سے پونچھے تو مضائقہ نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اُسکے پونچھنے سے تو جائز ہے اسکو یہ اور اسی طرح اگر جانے کہ کوئی اپنی جگہ سے بطیب خاطر اُٹھا ہے تو مضائقہ نہیں ہے بیٹھنے کا جگہ اسکی میں جیسے کہ مستفاد ہوتا ہے اس آیت سے تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ اور جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث ... صَاحِبُهَا اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ اور مانند اسکے بہت سے فروع ہیں اور ابو بکرہ صحابی نے جو انکار کیا تو سبب یہ تھا کہ یا تو انکو شک ہوگا اُس شخص کی رضا میں کہ شاید وہ کسی کے کہنے سے اٹھا ہو یا بسبب حیا کے یا احتیاط کے یا ورع کے نہ بیٹھے حمل کیا انھوں نے حدیث کو اطلاق پر ✽ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَهٗ اَوْ بَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ فَيَثْبُتُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ✽ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے اور بیٹھتے ہم گرد انکے پھر اُٹھتے پھر گھر میں جانے کے لیے اور ارادہ رکھتے پھر آنیکا تو اُتار جاتے پاپوش اپنی یعنے بیٹھنے کی جگہ اُسکو یا کچھ جاتے

اور ننگے پاؤں جاتے یا جوتہ پہنتے بعض اس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر جیسے چادر وغیرہ پس پہچانتے ساتھ اسکے اصحاب حضرت کے سمجھ آتا آپکا مجلس میں اپنی شہر سے رہتے وہ نقل
کی یہ ابوداؤد نے شرف گردن اٹھے بیٹھے وہاں باتیں اور آگے انکے یہ اسلیے کہا گیا کہ وارد ہوئی ہے نہی بیٹھنے سے درمیان حلقہ کے نوع وعن عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قال لا یحل للرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں
حلال ہے کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالے درمیان دو شخصوں بیٹھے ہوؤں کے مگر ساتھ اذن انکے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے شرف بیٹھے انکے بیچ میں آپ نہ بیٹھے اسلیے
کہ کبھی ہوتی ہے ان میں محبت اور خفیہ باتیں کرنی منظور ہوتی ہیں پس انکو شاق گذریگا بیٹھنا اسکا بیچ میں انکے اور کہا ہے علماء نے کہ اگر انکو محبت ہوتی آپس میں معلوم ہو تو بیٹھے اور اگر
معلوم ہو کہ عداوت ہے کا تعین ہو ان میں تو بیٹھ جاوے اور اگر مبہم ہو معلوم ہو تو احتیاط اسمیں ہے کہ نہ بیٹھے نوع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تجلس بین رجلین الا باذنہما رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے اور انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ بیٹھو درمیان دو شخصوں کے مگر ساتھ اذن انکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یجلس معنا
فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھتے ساتھ ہمارے مسجد میں باتیں کرتے
ہم سے پس جس وقت اٹھتے کھڑے ہوتے ہم کھڑے ہونا بیچ درازی یہاں تک کہ دیکھتے ہم آپکو داخل ہوئے بعضے گھروں بیبیوں اپنی کے میں شرف کھڑے ہوتے تھے سبب برخاست ہونے مجلس
کے نہ واسطے تعظیم حضرت کے اسلیے کہ صحابہ نہیں کھڑے ہوتے تھے وقت تشریف لانے حضرت کے پس کیونکر کھڑے ہوتے وقت جانے کے اور کھڑے رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ اسلیے تھا کہ وہ منتظر
رہتے ہونگے کہ حضرت کسی کام کے لیے فرماویں یا پھر تشریف لاویں بیٹھنے کے لیے پس جب مایوس ہوتے تو متفرق ہوتے نوع وعن واثلۃ بن الخطاب قال دخل رجل الی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد قاعد فتزحزح لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان سعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للمسلم لحقا اذا راٰہ اخوہ
ان یتزحزح لہ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ آپ مسجد میں بیٹھے تھے
پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئے اپنی جگہ سے اسکے لیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ مکان میں فراخی ہے پس کیوں تکلیف فرمائی آپ نے حرکت
کرنے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے مسلمان کے حق ہے جب دیکھے اسکو بھائی مسلمان اسکا یہ کہ حرکت کرے واسطے اسکے یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہ سے حرکت کرنا
ایک طرف ہو جانا جگہ سے بقصد اکرام بھائی مسلمان کا حق ہے روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **باب الجلوس والنوم والمشی** باب ہے
بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے اور اسمیں ذکر لیٹنے کا بھی ہے **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفناء الکعبۃ محتبیا بیدیہ رواہ
البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کے بیٹھے ہوئے گوٹ مارے ساتھ ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے شرف ہیئت
اس نشست کی یہ ہے کہ دونوں زانو کھڑے رکھے اور تلوے زمین پر رکھے اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلیوں پر حلقہ کرے خواہ سرین زمین پر رکھے یا نہ رکھے اور بجائے ہاتھوں کے کبھی کپڑا
بھی پاؤں پر پیٹ پیچھے میں باندھ دو پٹہ وغیرہ رکھا اور عرب اس طرح بہت بیٹھا کرتے ہیں اور آنحضرت کا بیٹھنا کپڑا لپیٹ کر بھی روایت کیا گیا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح بیٹھنا
جائز بلکہ مستحب ہے نوع وعن عباد بن تمیم عن عمہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیہ علی الاخری متفق علیہ اور روایت ہے
عباد بن تمیم سے نقل کی انہوں نے چچا اپنے سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے رکھنے والے ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے شرف
رکھنا قدم کا قدم پر نہیں مقتضی ہوتا کھلنے ستر کا بخلاف کھڑے پاؤں کے پاؤں پر کہ اس سے بعض اوقات ستر کھلجاتا ہے اور اس سے تطبیق ہو جاتی ہے درمیان اس حدیث کے اور
درمیان حدیثوں نہی کی کے کہ آگے آتی ہیں اور زیادہ تحقیق اسکی آگے ہوگی اور اسی طرح لیٹنا آپکا کبھی کبھی تھا واسطے بیان جواز یا حاصل کرنے راحت اور دفع تکان کے ورنہ اصل
عادت کریمہ آنحضرت کا مجمعوں میں خلاف اسکے تھا کہ بیٹھتے تھے آپ چار زانو باوقار و با تواضع نوع وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرفع الرجل احدی
رجلیہ علی الاخری وہو مستلق علی ظہرہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ اٹھاوے مرد ایک پاؤں اپنا دوسرے پاؤں پر

اس حال میں کہ وہ لیٹا ہوا ہو پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نے (وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستلقین احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پاؤں اپنا دوسرے پاؤں پر نقل کی یہ مسلم نے ف یہ دو حدیثیں جابر سے آئی ہیں ظاہر میں منافات رکھتی ہیں ساتھ حدیث
ابن عمر کے کہ اول مذکور ہوئیں اور تطبیق ان میں یوں ہی ہے کہ رکھنا ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر دو طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ دونوں پاؤں دراز ہوں اور ایک دوسرے پر رکھے
اس طریقہ کا مضائقہ نہیں ہے اس ہیئت سے کھلنا ستر کا لازم نہیں آتا اور طریق دوسرا یہ ہے کہ زانو ایک پاؤں کا کھڑا رکھے اور پاؤں دوسرا اس پاؤں کے زانو پر کھڑا کیا ہے رکھے یہ منع ہے
اور یہ بھی اس صورت میں ہے کہ ستر کھلجاوے جیسے کہ پائجامہ نہ پہنے ہو اور تہ بند یا دامن کرتے کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہ بھی منع نہیں پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنے اور نہ کھلنے ستر کے
ہے ایسا ہی کہا ہے علماء نے شرح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بینما رجل یتبختر فی بردین وقد اعجبتہ نفسہ خسف بہ الارض فہو یتجلجل فیہا الی یوم القیمۃ متفق علیہ)
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تھا بیچ دو کپڑوں خطدار کے اور تحقیق عجب میں ڈالا تھا اسکو نفس
اسکے نے اور خوش آتے تھے اسکو وہ کپڑے یعنے اپنے پہننے سے تکبر اور عجب میں پڑا تھا دھنسایا گیا اسکو زمین میں پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ وہ شخص قارون تھا اور نووی نے کہا احتمال ہے کہ وہ شخص اس امت میں سے ہو یا اگلی امتوں میں سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑنا
چلنے میں برا ہے اور انجام اسکا بد اعاذنا اللہ من ذلک اور رفتار کی دس قسمیں آئی ہیں اور ہر ایک کا زبان عرب میں ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی میں ذکر کی ہیں بیچ ان کے افضل سبھوں میں
ہے ساتھ زہرہ اور حزم وا ہے کہ آہستہ ساتھ حرکت تمام اور تھوڑی سی سرعت کے چلیں نہ مثل مردہ دلوں اور افسردوں کے مانند لکڑی خشک کے چلیں اور نہ ساتھ ہلکا پن اور گھبراہٹ کے
کہ یہ دونوں قسمیں بری ہیں اور دلیل ہیں اوپر مردہ دلی اور بے عقلی کے اور قرآن شریف میں اللہ تعالے نے مومنوں کی تعریف کی ہے اور اپنے خاص بندوں کو ساتھ اسکے وصف کیا ہے
وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنے بندے رحمن کے وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں زمین پر آرام و با وقار بے تعظیم و تکبر اور بے مردگی اور افسردگی کے

الفصل الثانی

فصل دوسری (عن جابر بن سمرۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ رواہ الترمذی) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا جابر نے دیکھا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اوپر تکیہ کے کہ رکھا تھا بائیں طرف آپکے نقل کی یہ ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آنحضرت تکیہ کو
دوست رکھتے تھے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی تکیہ دے تو رد نکرے جیسے کہ بیچ مقدمہ خوشبو کے فرمایا ہے شرح (وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس
فی المسجد احتبی بیدیہ رواہ رزین) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے مسجد میں گوٹ کرتے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ
رزین نے (وعن قیلۃ بنت مخرمۃ انہا رأت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی المسجد وہو قاعد القرفصاء قالت فلما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع ارعدت من الفرق
رواہ ابو داود) اور روایت ہے قیلہ بیٹی مخرمہ کی سے کہ تحقیق دیکھا انہنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھے بہیئت قرفصا کے کہا قیلہ نے پس جبکہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو اس وضع سے بیٹھے کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور میں تھے کانپ گئی میں مارے ہیبت کے نقل کی یہ ابو داود نے ف قرفصا ساتھ پیش قاف اور جزم را کے
پیش فا اور زبر اسکے کے اور ساتھ صاد مہملہ کے مقصور اور ممدود دونوں طرح آیا ہے اور قاموس میں مثلثۃ القاف والفا کہا ایک قسم ہے بیٹھنے کی اور وہ اس طرح کہ بیٹھے دونوں سرین پر
اور لگاوے رانیں پیٹ کو اور احتبا کرے ساتھ دونوں ہاتھوں کے یعنے دونوں ہاتھوں سے حلقہ کرے پاؤں پر یا بیٹھے تکیہ کر کر دونوں زانوؤں پر اور لگاوے رانیں پیٹ
سے اور داخل کرے ہتھیلیاں ہاتھ کی دونوں بغلوں میں یعنے داہنی ہتھیلی بائیں بغل میں اور بائیں ہتھیلی داہنی بغل میں اور یہ بیٹھنا عرب کے جنگلیوں کا ہے اور غربا اور مشغول کہ جنمیں فکر اور
اندیشہ او خیال رکھتا ہو وہ بھی اس طرح بیٹھتے ہیں شرح (وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء رواہ ابو داود)
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھ چکتے فجر کی چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہ ابو داود نے
(وعن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عرس بلیل اضطجع علی شقہ الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع رأسہ علی کفہ رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہے
ابی قتادہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ اترتے رات کو سفر میں یعنے راحت سونے کے لیے لیٹتا اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اترتے قریب صبح کے کھڑا کرتے

پہونچا مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتھیلی اپنی کے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یعنے عادت شریف یہ تھی کہ جب اُترنے کے وقت سفر مین کچھ رات ہوتی تو داہنی کروٹ
آرام فرماتے جیسے عادت غیر سفر مین تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر کے ہتھیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی نہ آجاوے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے
اور داہنی کروٹ سے سونے مین بھی غفلت بہت نہین ہوتی اسلیے کہ دل لٹکتا رہتا ہے اور قرار کم ہوتا ہے اسکو اور جب بائین پہلو پر سوتا ہے تو دل اپنے ٹھکانے پر ہوتا ہے اور آرام پاتا
ہے اور نیند فراغت سے آتی ہے چنانچہ اطبا کی غرض انکی سونے سے آرام اور ہضم طعام ہے بائین کروٹ سونے مین تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن مین رک جاوے اور موجب
ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت اخیر شب کو اُترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کے نیچے رکھتے اور جب قریب صبح کے اُترتے تو پہونچا کھڑا کر کے سر مبارک ہتھیلی پر
رکھتے ش ح (وَعَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے بعضی اولاد ام سلمہ کی
سے کہا تھا بچھونا حضرت صلعم کا آرام کرنیکا مانند اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف مین اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک آنحضرت کے نقل کی یہ ابو داود نے ف اول جملے کے معنے یہ ہین کہ تھا بچھونا
حضرت کے آرام کرنیکا قریب اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف مین اور وہ معلوم تھا بعضے لوگون کو یعنے تھوڑا سا تھا طول و عرض تھا اور بعضون نے یہ معنے کیے ہین کہ بچھونا حضرت کا
اس کپڑے کی جنس سے تھا کہ رکھا گیا قبر مین اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کے حضرت کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تھا اُسنے بغیر اتفاق
صحابہ کی قبر شریف مین جسد مبارک کے نیچے رکھدی اور کہا نہین چاہتا مین کہ کپڑا حضرت کا بعد انکے کوئی پہنے اور بعض کہتے ہین کہ صحابہ نے بعد اسکے کہ ہنوز قبر بند نہوئی تھی وہ چادر نکال لی
اور ظاہر یہ تھا کہ بجائے یوضع کے وضع ہوتا ساتھ صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کے کیا واسطے حکایت حال کے اور تھی مسجد الخ یعنے وقت آرام کرنے کے سر مبارک
مسجد کیطرف کرتے تھے اسلیے کہ جب رو بقبلہ لیٹتے حجرہ شریف مین تو سر مسجد کیطرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کے ہے اور داہنی رو بقبلہ سونے سے مسجد سرہانے ہوتی
اور ایک نسخہ مین مسجد ساتھ زیر جیم کے ہے یعنے مصلے کہ یعنے وقت آرام کرنے کے مصلی سرہانے رہتا تھا تا جلدی سے نماز کے لیے بچھالین ش ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے
اوندھا پس فرمایا آپنے اسکو کہ یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہے کہ نہین دوست رکھتا اسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے ف لکھا ہے علما نے کہ لیٹنا چار قسم کا ہے ایک تو چت اور یہ لیٹنا
اہل عبرت کا ہے کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کے نظر عبرت سے دیکھتے ہین اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالے کے دلیل پکڑتے ہین اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سے ہے اور
یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہے کہ ساتھ اس وضع کے مستعد اور مہیا قیام شب کے لیے ہوتے ہین واسطے نماز اور طاعت مولے عز و علا کے اور تیسرا لیٹنا بائین کروٹ پر ہے اور یہ لیٹنا حکیمون اور طبیبون کا
ہے کہ ساتھ اسکے ارادہ رکھتے ہین ہضم ہونے طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتھے لیٹنا اوندھا ہے اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہے کہ سینہ اور منھ کا شرف اعضا اور افضل اجزائے
بدن کے ہین نگاہ رکھتا غفلت پر اوندھا ڈالتے ہین بیچ غیر طاعت و سجود کے اور یہ لیٹنا اغلامیون کا ہے جس مشابہت کرنی انکے بری ہے ش ح (وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ
الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللهُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہے یعیش بیٹے طخفہ بیٹے قیس غفاری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے طخفہ سے اور تھا باپ اُسکا اصحاب صفہ سے کہا اُسکے باپ نے اسوقت
کہ مین لیٹا ہوا تھا بعد صبح سینے کے اوپر اپنے پیٹ پر یعنے اوندھا کہ ناگہان ایک شخص ہلاتا ہے مجکو اپنے پانون سے اور کہا اُس شخص نے کہ یہ لیٹنا ہے کہ دشمن رکھتا ہے اللہ تعالے اسکو پس دیکھا مین نے
پس ناگہان دیکھتا ہون کہ وہ شخص پانون سے ہلانے والے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف شاید کہ حضرت کو عذر اُسکا معلوم نہو گا اسلیے اس طرح فرمایا یا
اسلیے فرمایا کہ ممکن تھا کہ دونون رانون پر جھک جاتے واسطے دفع درد کے بغیر پھیلانے پانون کے ش ح (وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ
بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِي رِوَايَةٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِيِّ حِجًى) اور روایت ہے علی بن شیبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ رات کو سووے گھر کی چھت پر کہ نہو اُسپر پردہ یعنے گرد اُسکے دیوار کہ مانع ہو گرنے سے اور ایک روایت مین ہے لفظ حجار کا یعنے بدلے حجاب کے اور حجار جمع حجر کی ہے ساتھ زیر
ح کے یعنے حجر اوٹ کہ گرنے سے مانند دیوار وغیرہ کے پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چھت پر سووے پس تحقیق بری ہو اُس سے ذمہ نقل کی یہ ابو داود نے اور بیچ معالم السنن کے کہ نام

کتاب خطابی کا ہی بجاے حجاب کے حجی واقع ہوا ہی ف بری ہوا اس سے ذمہ اور عہد حق سبحانہ نے واسطے نگہبانی انکی کے باندھا ہی اسلیے کہ اللہ تعالے نے از راہ کرم و مہربانی
کے واسطے حفاظت اپنے بندون کے عہد کیا ہی اور ملائکہ اور اسباب اس کام کے لیے پیدا کیے پس جب اس شخص نے اپنے ہاتھ سے نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہ سویا کہ بحکم عادت کے
سبب ہلاکت انکی کا ہو وہ عہد و محافظت انکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھ زیر حا اور زبر انکے کے مقصور ساتھ تنوین کے ہی اور مراد دونون وجہ سے پردہ ہی اسلیے کہ زمم
سے حجی ہی بسبب عقل کے ہی تشبیہ دی پردہ کو ساتھ عقل کے کہ جیسے عقل مانع ہی امور ناشائستہ سے ویسے ہی پردہ مانع ہی گرنے سے اور ساتھ زیر کے جو حجی ہی یعنے جانب کے ہی کہ احجا ہے شیئے
جوانب کو کہتے ہین اور پردہ جانب کوٹھے کے ہوتا ہی اسلیے اسکو حجی کہا ف (وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ رواہ الترمذی)
اور روایت ہی جابر سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے آدمی کے سے اُس کوٹھے پر کہ نہو پردہ اسپر نقل کی یہ ترمذی نے (وعن حذیفۃ قال ملعون علی لسان محمد صلی اللہ
علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ رواہ الترمذی وابوداود) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ شخص کہ بیٹھے درمیان حلقہ کے نقل کی ترمذی
اور ابو داود نے ف اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نے ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ کیے بیٹھے ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گردنون پر سے پھلانگ کر بیچ مین جاکر بیٹھا اور یہ نہ کیا کہ جہان جگہ پاتا
وہین بیٹھ جاتا اور دوسرے یہ کہ بیچ مین حلقہ کے جاکر بیٹھا اسطرح کہ بعضے لوگون کے منھ کا سامنا رکا کہ ایک دوسرے کو نہین دیکھ سکتا پس ضرر پایا لوگون نے اس سے اور تیسرے یہ کہ
بیچ مین جاکر بیٹھا مسخرا پن کرنے کے لیے تاکہ لوگون کو ہنساوے ف (وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر المجالس اوسعہا رواہ ابوداود) اور
روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین مجلسون کی فراخ ترین انکی ہی یعنے ایسی جگہ مجلس کرنی چاہیے کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہون اور
ایذا نہ پاوین نقل کی یہ ابو داود نے (وعن جابر بن سمرۃ قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ جلوس فقال ما لی اراکم عزین رواہ ابوداود) اور روایت ہی جابر بن سمرہ
سے کہ کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے گھر سے باہر نکلے اور اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپ نے کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون تمکو متفرق نقل کی یہ ابو داود نے ف
عزین جمع عزت کی ہی ساتھ تخفیف زے کے یعنے جماعت کے مکروہ رکھا آنحضرت نے تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوئی کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کے کہ
نشان یگانگت اور اتحاد کا ہی حاصل یہ کہ سب حلقہ کر کے بیٹھو یا صف کر کے متفرق جماعتین نہ کرکے بیٹھو ف (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
کان احدکم فی الفیئ فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم رواہ ابوداود وفی شرح السنۃ عنہ قال اذا کان احدکم فی الفیئ فقلص عنہ فلیقم فانہ مجلس الشیطان
ہکذا رواہ معمر موقوفا) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹھا سایہ مین پس اُٹھ جاوے اُس سے سایہ پس ہو کچھ اسکا آفتاب مین اور کچھ
سایہ مین پس چاہیے کہ اٹھ کھڑا رہے یعنے اور جگہ جا بیٹھے تاکہ ہووے سارا سایہ مین یا آفتاب مین اسلیے کہ جب آدمی بیٹھتا ہی ایسی جگہ کہ کچھ سایہ مین ہو اور کچھ دھوپ مین تو فاسد ہوجاتا ہی مزاج
اسکا بسبب اختلاف حال بدن کے موثرین متضادین سے نقل کی یہ ابو داود نے یعنے مرفوع اور شرح السنہ مین ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا ابو ہریرہ نے جس وقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ مین پس
اُٹھ جاوے اس سے سایہ پس اُٹھ کھڑا رہے اسلیے کہ جگہ کہ کچھ سایہ مین ہی اور کچھ آفتاب مین جگہ بیٹھنے شیطان کی ہی اسی طرح یعنے جیسے کہ شرح السنہ مین ہی روایت کیا ہی اسکو معمر نے موقوف
ابو ہریرہ پر ف یعنے قول ابو ہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع مین ہی اسلیے کہ یہ چیز اجتہاد اور قیاس سے نہین معلوم ہوسکتی اسکو صحابی بغیر سنے کے حضرت سے
نہین کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنے شیطان کی ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضون نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلیے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اسپر تاکہ پہونچے اسکو ضرر پس دشمن ہی بندون
کا ہی جیسا کہ دشمن ہی دین کا ف اگر تمام آفتاب مین ہو تو بھی بسبب ڈالنے نفس کے تعب و مشقت مین ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونے اسکے کے مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب
جاڑے کا ہو تو مضائقہ نہین ف (وعن ابی اسید الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وہو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق فقال للنساء
استاخرن فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت المرأۃ تلصق بالجدار حتی ان ثوبہا لیتعلق بالجدار رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت
ہی ابی اسید انصاری سے کہ انھون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے یعنے باتین امر و نہی کرتے تھے لوگون کو اس حال مین کہ آنحضرت نکلنے والے تھے مسجد مین سے پس
مل گئے مرد ساتھ عورتون کے راہ مین پس فرمایا حضرت نے عورتون کو پیچھے چلو مردون کے اور الگ رہو اسلیے کہ نہین ہی پہنچتا تمکو اے عورتون یہ کہ بیچ مین راہ کے چلو لازم کرو اپنے برابر چلو

راہ کے کنارے ہیں پس جب یہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنے میں دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہاں تک کہ کپڑا اسکا اٹک جاتا تھا ساتھ دیوار کے یعنے کبھی بسبب نہایت لگ چلنے کے بسبب فرمانبرداری
اور حضرت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلَ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے
ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چلے یعنے مرد درمیان دو عورتوں کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف لفظ یعنے تفسیر ہے بعضے راوی سے یعنے ارادہ
کرتے تھے آنحضرت فاعل یمشی سے الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہیں ہے اصل حدیث سے پس یہ جملہ معترضہ ہے اور یہ منع اسلیے ہے کہ اختلاط مرد عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہے اور حیا اور
مروت سے بھی دور ہے اور مرد کو جیسے دو عورتوں کے بیچ میں چلنا منع ہے اسی طرح راہ میں ساتھ بھی اُسکے چلنا منع ہے درصورت خوف فتنہ کے ش ع ح (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ یَنْتَھِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے ہم جب آتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے انکی مجلس شریف
میں بیٹھ جاتا ایک ہم میں سے اُس جگہ کہ پہونچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف
اور مخالفت حظ نفس کے کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہے جیسے کہ شان اہل جاہ کی ہے ش ع (وَذُکِرَ حَدِیْثَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فِیْ بَابِ الْقِیَامِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَیْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِیْ بَابِ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اور ذکر کی گئیں وہ حدیثیں عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کے کہ سر ایک حدیث کا تو یہ ہے لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ بعد اسکے ہے
لا تجلس بین رجلین اور ذکر کرینگے ہم دونوں حدیثیں حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کے انشاء اللہ تعالے کہ ایک کا سر تو یہ ہے کان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفأ اور دوسری کا یہ ہے ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ
مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ ھٰکَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَھْرِیْ وَاتَّکَاْتُ عَلٰی اَلْیَۃِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَۃَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت
ہے عمرو بن شرید تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شرید بن شرید ثقفی صحابی سے کہ کہا گذرے مجھپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں بیٹھا تھا اس طرح یعنی جس طرح
کہ دکھاتا ہوں بعد از ان بیان کی ہیئت اپنی بیٹھنے کی ساتھ قول اپنے کے اور حال آنکہ تحقیق رکھا تھا میں نے بایاں ہاتھ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے اور تکیہ کیا تھا میں نے اوپر گوشت کے
کہ انگوٹھے کی جڑ میں ہے پس فرمایا آنحضرت نے کیا بیٹھتا ہے تو اوپر ہیئت بیٹھنے اُن لوگوں کے کہ غضب کیا گیا ہے اُنپر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مراد مغضوب علیہم سے یہود ہیں لیکن
انکو اس طرح ذکر کرنے میں دو فائدے ہیں ایک تو تنبیہ ہے اسپر کہ اس طرح کا بیٹھنا اُن چیزوں کی جنس سے ہے کہ دشمن رکھتا ہے انکو حق تعالے اور دوسرے یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہم ہیں چاہیے کہ
تشبہ نکرے اُنکے ساتھ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالے نے اور لعنت اور سورہ فاتحہ میں بھی مغضوب علیہم سے یہی یہود مراد ہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث میں عام
ہیں کافر اور فاجر متکبرین کہ جنکے بیٹھنے اور چلنے وغیرہ میں آثار عجب اور تکبر کے ہویدا ہیں ش ع (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰی بَطْنِیْ فَرَکَضَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ
یَا جُنْدُبُ اِنَّمَا ھِیَ ضِجْعَۃُ اَھْلِ النَّارِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا گذرے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں لیٹا تھا اپنے پیٹ کے بل یعنے اوندھا پس لات
ماری مجکو آنحضرت نے اور فرمایا اے جندب نہیں ہے یہ اس طرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیوں کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف جندب نام ہے ابو ذر کا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اس طرح کا لیٹنا عادت
کفار یا فجار کے سے ہے اس دنیا میں یا اس طرح کا لیٹنا انکا ہوگا اسحال میں کہ ہونگے دوزخ میں **بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ** باب ہے بیچ بیان چھینکنے اور جمائی لینے کے
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ
اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا ھُوَ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ
فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَالَ ھَا ضَحِکَ الشَّیْطٰنُ مِنْہُ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہے
جمائی کو پس جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور تعریف کرے اللہ کی حق ہے ہر مسلمان پر کہ سنے اسکو یہ کہ کہے واسطے چھینکنے والے کے یرحمک اللہ پس لیکن جمائی پس سوا اسکے نہیں کہ وہ
شیطان سے ہے پس جسوقت کہ آوے جمائی ایک تمہارے کو پس چاہیے کہ دفع کرے اسکو جہانتک کہ ہوسکے پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہے یعنے کھولتا ہے منہ ہنستا ہے اُس سے
شیطان نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے یون ہے اسلیے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہتا ہے ہا یعنے جمائی لیتے میں ہنستا ہے شیطان اُس سے ف دوست رکھتا ہے چھینکنے کو

الخ اسلیے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوائے ادراکیہ کا ہے پس باعث اور معین ہوتا ہے طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہے امتلاء اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث
ہوتی ہے غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت میں نشاط نہیں ہونے دیتی پس شیطان اُس سے خوش ہوتا ہے اور اسی سبب سے اُسکو شیطان سے کہا اور نسبت اُسکی طرف کی یہ
معلوم ہوا کہ دوست رکھنا حق تعالے کا چھینکنے کو اور مکروہ رکھنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اُنکے کے ہے کہ نشاط طاعت میں اور کسالت اُسمین ہے اور تعریف کرے الخ یعنے الحمد للہ کہے
اور اگر رب العالمین زیادہ کرے بہتر ہے اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہے بہت بہتر کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف میں حضرت علی رضی سے بطریق موقوف
کہ جو کوئی کہے وقت چھینکنے اپنے کے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہیں پاویگا درد ڈاڑھ اور کان کا کبھی اور حکمت بیچ حمد کرنے کے بعد چھینکنے کے یہ ہے کہ چھینکنا علامت صحت
دماغ اور قوت مزاج کی ہے اور یرحمک اللہ الخ یہ عبارت دلالت کرتی ہے اسپر کہ جواب چھینکنے والے کا ساتھ یرحمک اللہ کے فرض ہے ہر مسلمان پر لیکن علما کو اسمین اختلاف ہے صحیح مذہب حنفی
میں یہ ہے کہ واجب علی الکفایہ ہے اگر ایک بھی حاضرین میں سے کہے کافی ہے سب کے ذمے سے ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت میں مستحب ہے اور سفر السعادۃ کے مؤلف نے کہا کہ ظاہر حدیثوں کا
یہ ہے کہ جواب چھینکنے والے کا فرض ہے ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اوروں سے نہیں ساقط کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علماء سے ہے اور مذہب شافعی یہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایۃ
ہے ولیکن افضل یہ ہے کہ ہر ایک دے اور مذہب مالک میں اختلاف ہے کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہے اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت میں ہے کہ چھینکنے والا الحمد کہے اور حاضرین سنیں اور
اگر حمد نکہے مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور اگر آہستہ کہے کہ کوئی نسنے تو بھی جواب لازم نہیں ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کہ اس حدیث میں ہے دلالت اسپر کرتا ہے اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض
کفایوں کا ہے مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند اُنکے کے اور شرح السنہ میں ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ لائق یہ ہے کہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے تاکہ سنیں مجلس والے اور مستحق
جواب کا ہو متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل له اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال له یرحمک اللہ فلیقل یهدیکم اللہ و
یصلح بالکم رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اور چاہیے کہ کہے واسطے اُسکے
مسلمان بھائی اُسکا یا فرمایا یار اُسکا یرحمک اللہ پس جس وقت کہ کہے اُسکو یرحمک اللہ پس چاہیے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے
نقل کی یہ بخاری نے ف خطاب کرنا ساتھ جمع کے باعتبار غالب کے ہے کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتے ہیں پس دعا میں سب کو شریک کرے یا خطاب مذکور واسطے
تعظیم کے ہے یا تمام امت مرحومہ مراد ہے متفق علیہ وعن انس قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدهما ولم یشمت الاخر فقال الرجل یا رسول اللہ شمت هذا ولم تشمتنی
قال ان هذا حمد اللہ ولم تحمد اللہ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا چھینکا دو شخصوں نے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جواب دیا حضرت نے اُن دونوں میں سے
ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا اس شخص نے کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تھا یا رسول اللہ جواب دیا آپنے اسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنے حمد
کی تھی اللہ کی اور نہیں حمد کی تونے اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے پس تو مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نے کہ تھا میں ابن عمر کے پہلو میں پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے
ایک جانب میں پس کہا ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کے اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اسکی چھینک کا
متفق علیہ وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو موسے سے کہ کہا
سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اُسکو اور اگر حمد نکرے اللہ کی پس نہ جواب دو اُسکو نقل کی یہ مسلم نے
وعن سلمة بن الاکوع انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عنده فقال له یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال الرجل مزکوم رواہ مسلم وفی روایة الترمذی انه قال له فی الثالثة
انه مزکوم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی سے یہ کہ اُنہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اُسکے حضرت نے
یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی میں ہے یہ کہ حضرت نے فرمایا اُسکو تیسرے بار میں کہ یہ زکامی ہے ف یعنے بیمار ہے بہت
چھینکیگا اور حمد کریگا اور اُنکے ہر بار کے جواب میں حرج ہوگا اور حدیث میں ابو داؤد اور ترمذی سے آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوے اور بیچ زیادہ کے اس سے اختیار رکھتا ہی چاہیے
جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہے تین بار ہی اور اس سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہے درمیان سکوت کے کہ رخصت ہے

اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب اسکا بعد تین بار کے نہ یہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فَمِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے یعنے اسکے منہ میں اگر کھلا رکھتا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف احتمال ہے کہ مراد داخل ہونا حقیقۃ ہو یا مراد قادر ہونا ہے اسپر ساتھ وسوسہ ڈالنے کے ۱۲ (الْفَصْلُ الثَّانِي) فصل دوسری (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ ثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت چھینکتے ڈھانکتے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کے یا ساتھ کپڑے اپنے کے اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنے آواز بلند نہ کرتے تھے چھینکنے میں اور منہ ڈھانکتے تھے اسلیے کہ یہی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے مبادا اپنے بدن پر یا ہمنشینوں کے بدن پر پڑے اور وقت چھینکنے کے تغیر ہیئت بھی چہرہ میں واقع ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہیے اور پست آواز سے چھینکنا بھی حسن ادب ہے کہ کبھی بلند آواز ناگہان سے لوگ چونک اٹھتے ہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں کذا فی مطالب المؤمنین ۱۲ (وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اوپر ہر حال کے اور چاہیے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اسکو یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابو موسیٰ سے کہ کہا تھے یہود چھینکتے بہ تکلف پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بامید اسکے کہ کہیں آنحضرت انکو یرحمکم اللہ پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے نفرماتے یرحمکم اللہ اسلیے کہ رحمت خاص ہے واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکے کرتے ۱۲ (وَعَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہ کہا تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے اور کہا السلام علیکم یعنے بگمان اسکے کہ بدلے الحمد للہ کے سلام بھی جائز ہو پس کہا واسطے اسکے سالم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی میں یعنے لفظ وعلی امک کے کہنے سے پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہے واسطے اسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یعنے چھینکنے والا بطریق استجابت کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے چھینکنے میں یہ الفاظ کہنے چاہئیں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہے اور کہا بعضوں نے کہ اولیٰ یہ ہے کہ جمع کرے درمیان یغفر اللہ لنا ولکم کے اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہے سوائے الحمد للہ کے تو مستحق جواب چھینک کا نہیں ہوتا لیکن چونکہ اسنے سلام کیا آنحضرت نے جواب سلام اسکے کا دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشارے ہیں ایک یہ کہ سلام بے محل بے موقع کہے ہے جیسے کہ کوئی بیچ وقت ارادہ سلام تجھپر ہے کے سلام تیری ماں پر کہے دوسرا یہ کہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اسکو ہے ساتھ اسکے کہ یہ ادب دیہون کا ہے اور انکا کہ تربیت بزرگوں سے نہ پائی ہو اور ماں کے پاس ادب نہ حاصل کیا ہو اور یہ بھی لکھا ہے علماء نے کہ تنبیہ ہے اوپر حماقت اسکی کے بسبب صحبت مغفلات ماں اسکی کے اسمین پس محتاج ہوا دعا کا واسطے ماں اپنی کے ۱۲ (وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے

تین بار یعنے ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اسکو اور اگر چاہے نہ جواب دے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا چھینک کا جواب دے
تو بھائی اپنے کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا ابو داؤد نے نہیں جانتا میں ابو ہریرہ کو مگر یہ کہ نسبت یہونچائی حدیث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
تک ف یعنے یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابو ہریرہ پر نہیں اور ابو ہریرہ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر کرین تو بھی یہ حکم مرفوع کے ہوگی اسلیے کہ تعین عدد بغیر سننے کے شارع سے
نہیں کرسکتے شروع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن
عمر کے پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام ہو اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر رسول خدا کے لیکن نہیں سکھلایا ہمکو ایسا یعنے نہیں ہے ادب مامور و مستحب
اسطرح کہ ملاویں سلام ساتھ حمد کے وقت چھینکنے کے بلکہ ادب تابع امر کے ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے سکھایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہیں ہم حمد ہو واسطے اللہ کے اوپر ہر حال
کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہے **بَابُ الضَّحِكِ** باب ہے بیچ بیان ہنسنے کے **اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں
حضرت کا کوا کہ تالو میں ہوتا ہے سوا اسکے نہیں کہ تھے مسکراتے یعنے اکثر نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا مجھکو مگر کہ مسکرائے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں منع کیا یعنے آنے
پاس اپنے جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس مردوں کی ہوتی یا منع نہ کیا مجھکو اُس چیز سے کہ طلب کی میں نے حضرت سے یعنے جو کچھ کہ میں نے حضرت سے مانگا دیا مجھکو
شروع **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ
فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہیں
اُٹھتے مصلے اپنے سے کہ نماز پڑھتے اسمیں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب یعنے اور بلند ہوتا پس جس وقت کہ نکلتا آفتاب اُٹھتے اور تھے صحابہ باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کے
یعنے طریق مذمت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یہ ہے کہ پڑھتے تھے صحابہ شعر ف اُٹھتے یعنے واسطے نماز اشراق کے یا بیچ
گھر میں تشریف لیجانے کے لیے اور مراد شعروں سے وہ شعر ہیں کہ جن میں مضمون توحید اور ترغیب و ترہیب کے ہوتے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی کرنی اور
ہنسنا انپر شروع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے
عبد اللہ بن الحارث بن جزء سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکراتے زیادہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** قَتَادَةَ
قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ
بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے قتادہ سے کہ کہا سوال کیے گئے ابن عمر کہ کیا تھے صحابی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ابن عمر نے ہاں
اور حال آنکہ ایمان انکے دلوں میں بہت بڑا تھا پہاڑ سے اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا میں نے صحابہ کو کہ دوڑتے تھے درمیان نشانوں تیر کے یعنے وقت تیر اندازی کے اور ہنستا تھا
بعض انکا سامنے بعض کے اور مائل ہوکر طرف بعضے کے پس جس وقت ہوتی رات ہوتے بہت ڈرنے والے اللہ سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف حال آنکہ یعنے ایسا ہنستے تھے کہ جیسا
اہل غفلت ہنستے ہیں اور ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے اور خلل نور ایمان میں آتا ہے بلکہ اس حال میں بھی آداب شرع نہ چھوڑتے تھے اور ایمان کامل رکھتے تھے اور بہت ڈرنے والے یعنے مارے خوف الٰہی
کے عبادت کرتے خدا کی اور روتے اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتے شروع **بَابُ الْأَسَامِي** باب ہے بیچ بیان ناموں کے ف مراد بیان احکام ناموں کا ہے کہ کیا نام رکھے اور کیا نہ رکھے
اور کونسا نام اچھا ہے اور کونسا برا شروع **اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ ہٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں پس کہا ایک شخص نے یعنے پکارا ایک شخص کو اے ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اس شخص نے کہ نہیں پکارا تھا میں نے مگر اس شخص کو یعنے اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہاں حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکھتا تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ فَاِنِّیْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَیْنَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے اسواسطے کہ تحقیق میں سوا اسکے نہیں کہ ٹھہرایا گیا ہوں قاسم تقسیم کرتا ہوں درمیان تمہارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کنیت اسکو کہتے ہیں کہ بیٹے یا باپ کر مشہور ہو جیسے بیٹا فلانے کا یا باپ فلانے کا تقسیم کرتا ہوں یعنے علم و غنیمت اور مانند انکے کی اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ دیتا ہوں بشارت یعنے جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہوں یعنے دوزخ وغیرہ سے گنہگاروں کو پس یہ بات تمہارے حق میں غیر موجود ہے بلکہ نرا نام ہے لفظاً اور صورۃً تمہارے حق میں اور تمہاری اولاد کے حق میں حاصل یہ کہ میں ابو القاسم نرا اسی سبب سے نہیں ہوں کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ لحاظ کیے گئے ہیں بیچ میرے معنے قاسمیت کے باعتبار تقسیم کرنے امور دینی اور دنیوی کے پس نہیں ہوں میں مانند ایک تمہارے کے نہ ذات میں اور نہ صفات میں پس تمکو میری سی کنیت نرکھنی چاہیے اور اس صورت میں معنے ابو کے ہیں صاحب اس وصف کے جیسے کہ کہا جاتا ہے ابو الفضل اگرچہ بیٹا اسکا فضل نہ ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ نہی خاص حضرت ہی کے زمانہ میں تھی تا کہ نہ شبہہ ہو خطاب انکا ساتھ خطاب غیر انکے کے اور یہی صحیح ہے کذا ذکرہ الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکھنا جائز ہے اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہیں خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونوں اسمیں جمع ہوں یا نام اور کچھ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہ قول امام شافعی اور اصحاب ظواہر کا ہے اور دستک انکا ساتھ انہیں دونوں حدیثوں سے ہے اور علما کے اس مسئلہ میں کئی قول ہیں ایک تو یہی قول ہے جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہ ہے کہ جمع کرنا روا نہیں یعنے اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہیں اور اگر تنہا ابو القاسم کہیں تو مضائقہ نہیں معنے حدیث مذکور کے انکے نزدیک یہی ہیں کہ جمع نکرو یہ قول امام اور قول محمد شیبانی کا ہے اور قول تیسرا یہ ہے کہ جمع کرنا بھی درست ہے اور اس قول کو نسبت امام مالک کی طرف کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ حدیثیں منع کی منسوخ ہیں اور ایک جماعت کہتی ہے کہ منع آنحضرت کے زمانہ شریف میں تھا اور بعد انکے درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علی کی ہے کہ آنحضرت سے التماس کیا کہ اگر بعد آپکی میرے یہاں فرزند پیدا ہو تو اسکا نام اور کنیت آپکی ہی رکھوں حضرت نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کے پیدا ہوے حضرت علی نے انکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت کہ انکے قول پر اعتماد نہیں کہتی ہے کہ نام بھی حضرت کا رکھنا جائز نہیں اور قول صواب ان قولوں میں سے یہ ہے کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے جائز ہے بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کے اگرچہ بعد از زمانہ شریف کے ہو ممنوع ہے اور زمانہ شریف میں منع قوی تر تھا اور ایسے ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کے ممنوع بطریق اولے ہے اور حضرت علی نے جو یہ کہا تو وہ مخصوص تھا انکے لیے اور کو جائز نہیں جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور جمع الجوامع میں ایک حدیث بھی اس مضمون کی آئی ہے واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر ناموں تمہارے کے طرف اللہ عزوجل کے عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہے کہ بعد انبیا علیہم السلام کے ناموں کے یہ نام دوست ترین ہیں پس یہ دونوں نام اسم محمد سے دوست ترین نہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں یا کمتر ہیں (وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَکَ یَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِیْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّکَ تَقُوْلُ اَثَمَّ ہُوَ فَلَا یَکُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَکَ رَبَاحًا وَلَا یَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا) اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو اپنے غلام کا یسار اور نہ رباح اور نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچھے گا کسی سے کیا اس جگہ ہے وہ یعنے یسار یا رباح مثلاً پس نہو وے وہ وہاں پس کہے گا جواب دینے والا نہیں یسار یا رباح یہاں نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سے ہے یعنے آسانی اور فراخی کے اور رباح ربح سے ہے یعنے فائدہ کے اور نجیح نجح سے ہے یعنے پیروزی اور برآنے حاجت کے اور افلح فلاح سے ہے یعنے چھٹکارے کے اور نافع نفع سے ہے پس اس طرح کے نام نرکھنے کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والوں سے پوچھے کہ فلانا یہاں ہے اور نہ ہووے وہاں تو کہیں نہیں ہے تو باعتبار اصل معنے الفاظ کے کروہ ہے اگرچہ مراد یہاں ذات معین ہے اور اخیر روایت میں نافع مذکور ہوا نہ نجیح پس معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں

پر نہیں ہے بلکہ جو کہ انکی معنے میں ہون یہی حکم رکھتا ہے اور کہا نووی نے کہ کہا اصحاب ہمارے نے کہ مکروہ تنزیہی ہیں اسطرح کے نام رکھنے نہ تحریمی ع (اور عن جابر قال اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان ينهى ان يسمى بيعلى وببركة وبافلح وبيسار وبنافع وبنحو ذلك ثم رأيته سكت بعد عنها ثم قبض ولم ينه عن ذلك رواه مسلم) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کریں نام رکھنے سے ساتھ یعلی اور ساتھ برکت کے اور ساتھ افلح کے اور ساتھ یسار کے اور ساتھ نافع کے اور ساتھ مانند انکے کے پھر دیکھا مین نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کے ان ناموں کے منع کرنے سے پھر وفات کیے گئے اور نہیں منع کیا اس سے نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسطرح کے نام رکھنے سے نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نے گویا جابر نے علامتیں نہی کی دیکھیں اور سنی وہ چیز کہ شعر نہی پر تھی اور نہیں سنی نہی صریح اسلیے اسطرح کہا و لیکن نہی اس سے احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر انتہی کہا شیخ نے ہے کہ اسکی اور بھی تاویل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا نہی تحریمی کا پھر سکوت کیا بعد اسکے از راہ رحم کرنے کے امت پر کہ اکثر لوگ حسن وقبح ناموں میں فرق کرتے نہیں ہیں حرج میں پڑینگے پس نہی نفی کی محمول ہے تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ع (اور عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخنى الاسماء يوم القيمة عند الله رجل تسمى ملك الاملاك رواه البخاري وفي رواية لمسلم قال اغيظ رجل على الله يوم القيمة واخبثه رجل كان يسمى ملك الاملاك لا ملك الا الله) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنے بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے فرمایا بہت ناخوش ترین مرد وشکا نزدیک اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ ف یعنے بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے سوائے اللہ تعالے کے چہ جائے بادشاہ بادشاہان کہ اصلا وہم شرکت کا بھی اس راہ میں نہیں رکھتا ح (اور عن زينب بنت ابي سلمة قالت سميت برة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزكوا انفسكم الله اعلم باهل البر منكم سموها زينب رواه مسلم) اور روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ سے کہ کہا نام رکھی گئی میں برہ یعنے نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سراہو اپنے نفسوں کو اللہ دانا تر ہے ساتھ اہل نیکی کے تم میں سے نام رکھو اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام نہ رکھنا چاہیے جس میں نفس کی تعریف ہو ح (اور عن ابن عباس قال كانت جويرية اسمها برة فحول رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمها جويرية فكان يكره ان يقال خرج من عند برة رواه مسلم) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تھیں جویریہ کہ ازواج مطہرات سے ہیں نام انکا تھا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نام انکے کو جویریہ اور تھے حضرت مکروہ رکھتے یہ کہ کہا جاوے نکلے برہ کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے ف برہ کے معنے ہیں نیکوکار پس حضرت نے مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوے کہ نکلے نیکوکار کے پاس سے اسلیے کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچھا نہیں اور کان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباس کا ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت ہی نے خبر دی ہو مافی الضمیر کی اور سبب ممانعت اسطرح کے نام رکھنے کا بیان یہ فرمایا اور در باب زینب کے تزکیہ نفس اسلیے کہ مزاحمت اسباب میں نہیں ہوتی ہے دونوں چیزیں صلاحیت سببیت کی رکھتی ہیں شاید کہ قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصد انکا اس نام کے رکھنے سے مدح اور ثنا ہو نہ بیان اور یہی ہے کہ یہ عبارت کہ آئے حضرت فلانی بیوی کے پاس اور نکلے فلانی کے پاس سے مستعمل و متعارف تھے پس بیان اسی کو کیا واللہ اعلم اور بدفالی جیسے نجیح وفلاح میں اعتبار کی گئی ہے احتمال ہے کہ بیان بھی ہو اور تزکیہ اور کراہت کے بیان اعتبار کی ہو وہاں بھی ممکن ہے ع ح (اور عن ابن عمر ان بنتا كانت لعمر يقال لها عاصية فسماها رسول الله صلى الله عليه وسلم جميلة رواه مسلم) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تھا اسکو عاصیہ یعنے گنہگار پس نام رکھا اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ نقل کی یہ مسلم نے ف عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکھتے تھے بمعنے سرکشی اور تکبر اور تعظیم کے عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سے جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ برے ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہے ع ح (اور عن سهل بن سعد قال اتي بالمنذر بن ابي اسيد الى النبي صلى الله عليه وسلم حين ولد فوضعه على فخذه فقال ما اسمه قال فلان قال لا لكن اسمه المنذر متفق عليه) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جسوقت کہ جنا گیا پس رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کہ کیا ہے نام اسکا کہا لانے والے نے فلانا فرمایا نہیں لیکن نام اسکا منذر ہے نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف فلانا یعنے جو نام کہ رکھا تھا بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تھا اسطرح کہا اور منذر انذار سے مشتق ہے کہ معنے تبلیغ احکام اور ڈرانے کے ہے ع ح (اور عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقولن احدكم عبدي وامتي كلكم عبيد الله وكل نسائكم اماء الله ولكن ليقل غلامي وجاريتي وفتاي وفتاتي ولا يقل العبد ربي ولكن ليقل سيدي وفي رواية ليقل سيدي ومولاي وفي رواية لا يقل العبد

لِسَیِّدِہٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنے میرا بندہ اور میری لونڈی سب
مرد تمہارے بندے اللہ کے ہیں اور سب عورتیں تمہاری لونڈیاں اللہ کی ہیں ولیکن چاہیے کہ کہے غلام اور جاریہ یعنے لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہے غلام یعنے
مالک کو رب میرا ولیکن چاہیے کہ کہے سید میرا اور ایک روایت میں ہے چاہیے کہ کہے سید میرا اور مولے میرا اور ایک روایت میں ہے نہ کہے غلام اپنے مالک کو مولے میرا اسواسطے کہ مولے
تمہارا اللہ ہے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ کہے عبدی الخ سے منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کے عبودیت میں یا حقیقت عبدیت میں اور اسی طرح امتی کہنے سے منع فرمایا کہ امۃ بمعنے مملوکہ
کے ہے کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہیں مگر اللہ ہی کے لیے اور غلام بمعنے لڑکے کے ہے اور جاریہ بمعنے لڑکی کے اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ میں معنے شفقت او
مہربانی کے ہیں اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیے کہا کہ لونڈی اور غلام ہرچند بڈھے ہوں انکے ساتھ معاملہ جوانوں کا سا کرتے ہیں اور حرمت بڑھاپے کی نگاہ نہیں رکھتے اور ہو سکتا ہے کہ بسبب قوت
وستعد ہونے انکے کے خدمت گذاری میں کہتے ہوں پس فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ مقرر کرنے لونڈی غلام کے لیے بہتر ہیں عبدی اور امتی کہنے سے اور لکھا ہے علمانے کہ نہی الفاظ عبد اور امۃ سے
اس صورت میں ہے کہ بروجہ تفاخر اپنے کے اور حقارت انکی کے ہو والا اطلاق عبد وامۃ کا قرآن واحادیث میں آیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے والصالحین من عبادکم وامائکم وقال عبدا
مملوکا لا یقدر علی شیء اور اسی طرح حدیثوں میں بھی بہت آیا ہے اور جیسے کہ مالکوں کو فرمایا ساتھ محافظت زبان کے بعضے الفاظ ناشائستہ سے مملوکوں کو بھی فرمایا کہ نہ کہیں اپنے مالک
کو ربی اسلیے کہ رب اگرچہ بمعنے تربیت کرنے والے کے ہے ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالے کی ہے پس اطلاق آدمی پر وہم دلانے والا شرک کا ہے اور یہ بھی اگر
بطریق تعظیم کے ہو تو منع ہے والا قرآن میں آیا ہے اذکرنی عند ربک اور سید کہے اسلیے کہ سیادت اور فضیلت وریاست ثابت ہے مالک کو بہ نسبت مملوک کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ
مولے کہے اور ایک میں آیا کہ نہ کہے تو جاننا چاہیے کہ مولے کے کئی معنی آئے ہیں متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سے ہے کہ مولے کہے اور اسکو متصرف اپنا مراد رکھے چنانچہ اسلیے
اطلاق کیا جاتا ہے لفظ مولے معتق پر جیسے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے مولے القوم من انفسہم رواہ البخاری ومولے الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکے ہے کہ ناصر
اور معین مراد رکھے اسلیے کہ مولائے حقیقی باعتبار معنی مذکور کے اللہ ہی ہے نعم المولے ونعم النصیر پس منافات نرہی دونوں روایتوں میں حاصل یہ کہ مرجع اسکا بھی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق
غایت تعظیم کے منع ہے والا نہیں ف ح ع (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ وَلٰکِنْ
قُوْلُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَۃُ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ کہو یعنے درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک
روایت مسلم کی میں وائل بن حجر سے ہے کہ نہ کہو تم کرم ولیکن کہو عنب وحبلہ ف حبلہ ساتھ زبر ح اور ب کے اور ساتھ جزم ب کے بھی ہے یعنے درخت انگور کے اور کبھی بطریق مجاز کے انگور کو
بھی کہتے ہیں یعنے انگور اور درخت انگور کا اور یہی نام ہیں وہ نام لیا کرو ولیکن کرم نہ کہا کرو اسکو جاننا چاہیے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتھ جزم رے کے کہتے تھے بعلاقہ اسکے کہ شراب اُس سے بنتی ہے
اور وہ باعث سخاوت وکرم کی ہے پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اُس سے اسلیے کہ وصف کرنا ساتھ کرم وخیر کے ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہے مناسب نہیں تا وسیلہ تعریف
محرمات کا اور رغبت دلانے اُسکے کا نہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطے مومن اور دل اُسکے کے کہ کان انوار علم وتقوے کا اور منبع اسرار معارف کا ہے مناسب ہے اور کرم مشتمل تمام بھلائیوں
کو ہے اور لکھا ہے علمانے کہ جب وصف کیا تو نے کسیکو ساتھ کرم کے ثابت کیں اُسکے لیے تمام بھلائیاں ف ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ
الْکَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوْا یَا خَیْبَۃَ الدَّہْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الدَّہْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو یا خیبۃ الدہر یعنے ہائے نامرادی زمانہ
کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہے زمانہ یعنے زمانہ اسی کے اختیار میں ہے نقل کی یہ بخاری نے ف ایام جاہلیت میں جب لوگوں کو مصیبت پہونچتی تھی تو کہتے تھے یا خیبۃ الدہر مراد رکھتے تھے اس سے
برا کہنا زمانہ کا پس منع کیے گئے اس سے اسلیے کہ پھیرنے والا احوال زمانہ کا اللہ تعالے ہے یعنے خیر وشر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتے ہو حقیقت میں خدا کی طرف سے ہے فاعل حقیقی وہی ہے
پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالے کو برا کہنا ہے ف ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ الدَّہْرَ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الدَّہْرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہے ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے وہی ہے پھیرنے والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا برا ہوا جی میرا لیکن

کہے لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خبثت نفسی اور لقست نفسی کے زبان عرب میں ایک ہی معنے ہیں یعنے غثیان اور شورش دل یعنے جی متلانا قے و لیکن آنحضرت نے مکروہ رکھا خبثت نفسی کہنے بسبب قبیح اس عبارت کے اور بسبب احتراز نسبت کرنے مومن کے خبث کو طرف نفس اپنے کے ع (و ذکر حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان) اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہو یؤذینی ابن آدم باب الایمان میں

الفصل الثانی فصل دوسری

ع (عن شریح ابن ہانی عن ابیہ انہ لما وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم قال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینہم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ہذا فما لک من الولد قال لی شریح و مسلم و عبد اللہ قال فمن اکبرہم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح رواہ ابو داود والنسائی) روایت ہے شریح بن ہانی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم اپنی کے سنا حضرت نے انکی قوم کو کہ کنیت کرتے ہیں اسکو ساتھ ابی الحکم کے پس بلایا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے وہی ہے حکم اور طرف اُسی کے ہے حکم پس کیوں کنیت کیا جاتا ہے تو ابو الحکم کہا ہانی نے کہ تحقیق قوم میری جس وقت کہ اختلاف کرتی ہے بیچ کسی چیز کے آتی ہے میرے پاس پس حکم کرتا ہوں میں درمیان انکے پس راضی ہوتے ہیں دونوں فریق ساتھ حکم میرے کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے یہ یعنے حکم کرنا درمیان لوگوں کے پس کیا ہے واسطے تیرے اولاد سے کہا میری اولاد شریح ہے اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہے بڑا انمیں کہا میں نے شریح ہے فرمایا تو ابو شریح ہے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف ساتھ ابی الحکم کے کنیت کبھی ہوتی ہے ساتھ اوصاف کے جیسے کہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہے ساتھ نسبت کرنے کے طرف اولاد کے جیسے کہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کے ہوتی ہے جیسے کہ ابی ہریرہ کہ آنحضرت نے دیکھا تھا انکو اس حال میں کہ انکے ساتھ بلی تھی پس کنیت کی انکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہے نری علمیت کے لیے مانند ابی بکر اور ابو عمرو کے اور طرف اُسی کے حکم ہے یعنے ابتدا اور انتہا حکم کی اُسی کی طرف ہے نہیں رد کر سکتا کوئی اُسکے حکم کو اور نہیں خالی ہے حکم اُسکا حکمت سے پس یہ صفت خاص ذات باری ہی کے لیے سزاوار ہے نہ غیر اسکے کے لیے اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہے شریک کرنیکا اُسکے وصف میں اگرچہ نہیں اطلاق کیا جاتا ہے ابو الحکم بسبب وہم دلانے والدیت اور ولدیت کے ع (و عن مسروق قال لقیت عمر فقال من انت قلت مسروق ابن الاجدع قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان رواہ ابو داود وابن ماجۃ) اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا ملاقات کی میں نے حضرت عمرؓ سے پس فرمایا کون ہے تو کہا میں نے میں مسروق بیٹا اجدع کا ہوں فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اجدع شیطان ہے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف یعنے اجدع نام ایک شیطان کا ہے اور اجدع اصل میں کہتے ہیں کان اور ناک اور ہاتھ اور ہونٹ کٹے ہوئے کو اور اس نام میں مراد یہ ہے کہ نے دلیل ہے اور حضرت عمرؓ نے کلام مذکور از راہ خوش طبعی کے فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہ نام بدل ڈال ع (و عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدعون یوم القیامۃ باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا اسمائکم رواہ احمد و ابو داود) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکارے جاؤگے تم دن قیامت کے ساتھ ناموں اپنے کے اور ناموں باپوں اپنے کے پس اچھے رکھو نام اپنے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف اچھے رکھو الخ میں خطاب تمام بنی آدم کو ہے پس باپ بھی داخل ہیں انمیں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ دن قیامت کے لوگوں کو نام ماؤں کے پکارینگے اور لکھا ہے علما نے کہ حکمت انمیں یہ ہے کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہوں اور واسطے رعایت حال عیسیٰ بن مریم کے کہ بے پدر تھے اور واسطے اظہار فضل و شرف حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر روایت ثابت ہو تو ایک کو حمل تغلیب پر کرینگے جیسے کہ ابوین کہتے ہیں اور شاید کہ کبھی بنام ماؤں کے یا بعضوں کو بہ نسبت باپوں کے اور بعضوں کو بہ نسبت ماؤں کے یا بعضے جگہوں میں اُسطرح اور بعضے میں اسطرح ع (و عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یجمع احد بین اسمہ و کنیتہ ویسمی محمد ابا القاسم رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرت کے اور کنیت انکی کے اور نام رکھا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نامی ساتھ ابو القاسم کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے اس تقدیر پر ہوگا کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول جیسے کہ جامع ترمذی اور شرح السنۃ اور اکثر نسخوں مصابیح کے میں واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضے نسخوں مصابیح کے میں محمدا واقع ہوا ہے ساتھ نصب کے اس تقدیر پر یسمی ساتھ صیغہ معلوم کے ہوگا یعنے نام و کنیت کرے کوئی محمد بیٹے کو ساتھ ابو القاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنے کی اوپر ہو چکی ہے ع (و عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمیتم باسمی فلا تکتنوا بکنیتی رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وفی روایۃ ابی داود قال

مَنْ تَسَمّٰی بِاسْمِیْ فَلَا یَکْتَنِیْ بِکُنْیَتِیْ وَمَنْ تَکَنّٰی بِکُنْیَتِیْ فَلَا یَتَسَمّٰی بِاسْمِیْ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داود کے فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے پس نہ رکھے کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا ف یہ حدیثیں صحیح ہیں بیچ نہی کے جمع کرنے سے درمیان اسم و کنیت حضرت کے تا اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ہے ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَلَدْتُّ غُلَامًا فَسَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا وَکَنَّیْتُہٗ اَبَا الْقَاسِمِ فَذُکِرَ لِیْ اَنَّکَ تَکْرَہُ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ اَحَلَّ اسْمِیْ وَحَرَّمَ کُنْیَتِیْ اَوْ مَا الَّذِیْ حَرَّمَ کُنْیَتِیْ وَاَحَلَّ اسْمِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہے ایک لڑکا پس نام رکھا میں نے اسکا محمد اور کنیت رکھی میں نے اسکی ابا القاسم پھر ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپ کی کے تحریماً پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال و جائز کیا نام رکھنے کو ساتھ نام میرے کے اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھ کنیت میری کے یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کنیت میری کو اور حلال کیا نام میرے کو نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا محی السنۃ نے کہ یہ غریب ہے ف شک ہوا ہے راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اسکے حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سے ایک ہی ہے تفاوت مقصود میں نہیں ولیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کے احتیاط تمام رکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت سے سنتے ہیں اسی طرح روایت کرتے ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنے سے درمیان نام و کنیت کے تحریم کے لیے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کے لیے ہے (وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وُلِدَ لِیْ وَلَدٌ بَعْدَکَ اُسَمِّیْہِ بِاسْمِکَ وَاُکَنِّیْہِ بِکُنْیَتِکَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ حضرت علیؓ ہیں کہا علی مرتضی نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو اگر پیدا کیا جاوے میرے یہاں بعد آپ کے کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہؓ سے یا اور سے تو نام رکھوں میں اسکا ساتھ نام آپکے کے اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی کے فرمایا اچھا نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرتؐ کے بعد حضرتؐ کے جائز ہے اور اختلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَۃٍ کُنْتُ اَجْتَنِیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ہٰذَا الْوَجْہِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ صَحَّحَہٗ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا کنیت رکھی میری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک ساگ کے کہ اکھیڑا کرتا تھا میں اسکو یعنی ترہ تیز کہ اکھیڑ رہا تھا کہ اسکو عرب میں حمزہ کہتے ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ساتھ اس وجہ کے یعنی ساتھ اس اسناد کے کہ ذکر کی ہے بیچ جامع اپنے کے یعنی حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہے مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کے اور مصابیح میں صحیح کہا ہے اسکو (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے برے نام کو نقل کی یہ ترمذی نے ف مثلاً ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تھا تغیر کیا حضرتؐ نے اسکو اور کہا اسکا نام ابیض یعنی گورا ہے ع (وَعَنْ بَشِیْرِ بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَمِّہٖ اُسَامَۃَ بْنِ اَخْدَرِیٍّ اَنَّ رَجُلًا یُقَالُ لَہٗ اَصْرَمُ کَانَ فِی النَّفَرِ الَّذِیْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُکَ قَالَ اَصْرَمُ قَالَ بَلْ اَنْتَ زُرْعَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ وَغَیَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِیْزٍ وَعَتَلَۃَ وَشَیْطَانٍ وَالْحَکَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِہَابٍ وَقَالَ تَرَکْتُ اَسَانِیْدَہَا لِلْاِخْتِصَارِ) اور روایت ہے بشیر بن میمون تابعی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ اسامہ بن اخدری صحابی ہے یہ کہ ایک شخص تھا کہ اسکو اصرم کہتے تھے تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہے نام تیرا کہا اُسنے کہ نام میرا اصرم ہے فرمایا آنحضرتؐ نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہے یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سے تھا بمعنی قطع اور کاٹنے درخت کے نا خوش رکھا اسکو آنحضرتؐ نے اور اسکے بدلے زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہے مشعر جود اور خیر اور برکت کو نقل کی یہ ابو داود نے یعنی بطریق تعلیق کے اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ صفت عاصی کا ہے دلالت کرتا ہے عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہے اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسمائے الٰہی سے ہے پس لائق ہے یہ کہ کہا جاوے عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہے عزت اور غلبہ پر اور داب بندوں کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہے اور اسیطرح حمید کو یعنی اسلیے کہ نہیں لائق ہے کہ یہ نام رکھا جاوے حمید اسلیے کہ یہ اسماء و صفات الٰہی سے ہے پس وجہ اللہ کے یہ نام نہ رکھا جاوے مگر عبد الحمید اور اسی طرح کریم اور مانند اسکے کے اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنے اسکے غلظت و شدت کے ہیں اور مومن موصوف ہے ساتھ لین جانب اور خفض جناح کے اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالے ہی ہے

اور نہیں حکم ہے مگر اسی کا پس جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابوالحکم کو جیسے کہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولیٰ لائق تغیر کے ہے اور تغیر کیا نام عزاب کو یعنے اسلیے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتے ہیں پلید تر ہے جانوروں میں کہ مردار و نجاست کھاتا ہے اور اسلیے کہ معنے اسکے دوری کے ہیں اور تغیر کیا نام حباب کو یعنے اسلیے کہ حباب نام شیطان کا ہے اور سانپ کو بھی کہتے ہیں اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنے اسلیے کہ آگ کے بھڑکتے شعلہ کو شہاب کہتے ہیں اور ہانکے جاتے ہیں ساتھ اسکے شیاطین اور ظاہر یہ ہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کے یعنے شہاب الدین نام رکھیں تو نہو مکروہ اور کہا ابوداؤد نے کہ نذکر کی میں نے اسناد ان حدیثوں کی کہ جنمیں تغیر ان ناموں کا واقع ہوا واسطے اختصار کے (وعن ابی مسعود الانصاری قال لابی عبد اللہ او قال ابو عبد اللہ لابی مسعود ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس مطیۃ الرجل رواہ ابوداؤد وقال ان ابا عبد اللہ حذیفۃ) اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا واسطے ابی عبد اللہ کے یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطے ابی مسعود کے یعنے شک ہوا ہے کسی راوی کو آپ نے کیا سنا ہے تو نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بیچ زعموا کے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بری سواری مرد کی ہے یعنے زعموا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہے کہ کبار صحابہ سے تھے ف بیچ زعموا کے یعنے بیچ حق اس لفظ کے اور معنے اسکے کے نسبت زعم کی کرتے ہیں طرف لوگوں کے کہ کہتے ہیں زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھ پیش اور زبر زے کے قریب معنے ظن کے ہے کذا فی النہایۃ اور صراح میں لکھا ہے کہ زعم کے معنے کہنا اور کہا کہ زعم قول بے صحت و بے اعتماد کو کہتے ہیں اور قاموس میں کہا کہ زعم ساتھ پیش زا اور زبر اور زیر اسکے کے قول اور اطلاق ہوتا ہے اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اس چیز میں کہا جاتا ہے کہ اسمیں شک ہے پس ایک صحابی نے دوسرے صحابی سے پوچھا کہ آنحضرت زعموا کے حق میں کیا فرماتے تھے اور بری سواری الخ تشبیہ دی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا کلام میں لاتا ہے تا پہنچیں بسبب اسکے غرض کو کہ رکھتا ہے ساتھ سواری کے اسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو پہونچتے ہیں اور ادائے حاجت کرتے ہیں پس فرماتے ہیں کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہے یعنے ایسا کلام کہتے ہیں کہ مبنی اور مدار اسکا اوپر زعم اور گمان کے ہوتا ہے نہ جزم و یقین پر اسلیے کہ زعم اس حدیث و کلام میں کہتے ہیں کہ کچھ سند اور ثبوت نہ رکھے بلکہ نری حکایت ہے کہ بر سبیل گمان کے زبان پر آئی ہے پس چاہیے کہ بیچ روایت و حکایت کے احتیاط کریں کہ بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکریں اور اسلیے مثال میں آیا ہے و زعموا مطیۃ الکذب اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ آدمی کو نچاہیے کہ نسبت زعم و گمان کی کسی کی طرف کرے اور کہے زعم فلان کذا اگر یہ کہ یقین رکھتا ہو ساتھ دروغ گوئی اسکی کے اور چاہیے کہ لوگ اسکے جھوٹ سے پرہیز کریں اور دھوکا نپاویں اس مصلحت کے لیے درست ہوگی نسبت زعم کی جیسے کہ محدث وغیرہ کرتے ہیں جرح (وعن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء فلان ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان رواہ احمد وابوداؤد وفی روایۃ منقطعا قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہے حذیفہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو تم جو کچھ کہ چاہے اللہ اور چاہے فلانا یعنے وہی ہوگا اسلیے کہ اسمیں برابر کرنا بندہ کا ساتھ اللہ کے ہوتا ہے ارادے اور مشیت میں ولیکن کہو یعنے اگر سوائے اللہ تعالے کے کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلانا یعنے تا تبعیت مشیت اللہ تعالے کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور ایک روایت میں آیا ہے بطریق انقطاع کے یعنے سند متصل نہیں اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنے خواہ چاہے غیر اسکا یا نہ چاہے پس یہ منافی نہیں ہے پہلی روایت کے کہ جس میں جائز رکھا ثم شاء فلان کا ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں (وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلیے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تمنے پروردگار اپنے کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اگر ہو وہ سید یعنے سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام اور لونڈی کا اور اموال کا تو اسکے سید کہنے سے اللہ تعالے غضب ہوتا ہے اسلیے کہ اسمیں تعظیم اسکی ہوتی ہے اور وہ مستحق تعظیم کا نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ کافر اور فاسق متجاہر بھی حکم منافق میں ہو ولیکن خاص منافق کو اسلیے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اسکا پوشیدہ ہے تعریف و مدح اسکے لیے محتمل تھی پس نہی کی کہ اسکو سید نکہو (الفصل الثالث) فصل تیسری (عن عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ قال جلست الی سعید بن المسیب فحدثنی ان جدہ حزنا قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمک قال اسمی حزن قال بل انت سہل قال ما انا بمغیر اسما سمانیہ ابی قال ابن المسیب فما زالت فینا الحزونۃ بعد [illegible]) روایت ہے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہ کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید [illegible] حدیث بیان کی [illegible] کہ نام اسکا حزن تھا آیا [illegible]

کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہو نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہے کہا میں نے کہا اسنے نہیں میں تغیر کرنے والا اس نام کو کہ رکھا میرا نام باپ میرے نے کہا سعید بن المسیب نے پس ہمیشہ
رہی بیچ خاندان ہمارے کے سختی ابتک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حزن زمین سخت کو کہتے ہیں اور سہل ضد اسکی یعنے نرم اور چونکہ اسنے نام اختیار کیا جو حضرت کا نہ رکھا او نام مبارک
یعنے دیا بشومی اسکی کے اسکے خاندان میں سختی باقی رہی اور غالبا یہ قبول نکرنا انکا ابتدائی ہجرت میں تھا کہ جب یہ ہجرت کر کر اسلام کے لیے آئے تھے اور ہنوز رسالت صحبت او رصدق ایمان و
تہذیب اخلاق کے شرف نہوئے تھے ٭ وعن ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن و
اصدقہا حارث وہمام واقبحہا حرب ومرۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیا کے اور بہتر
ناموں میں طرف اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں یعنے اور مانند انکے کے مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند انکے کے اور خوب سچے ناموں میں یعنے مطابق واقع کے حارث اور ہمام
ہیں اور بدتر ناموں کے حرب اور مرہ کہ معنی لڑنے اور تلخی کے ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف ساتھ ناموں انبیا کے یعنے نہ ملائکہ کے اور نہ ناموں جاہلیت کے مانند کلب اور حمار اور عبد شمس
اور مانند انکے کے اور حارث کے معنی ہیں کسب کرنے والا اور ہمام ہم سے ہے بمعنی قصد و ارادے کے اور کوئی شخص کسب و ہم سے خالی نہیں اسلیے انکو خوب سچا فرمایا ع

باب البیان والشعر باب ہے بیچ بیان اور شعر کے ف بیان کے معنے اصل میں کشف و ظہور اور وضوح کے ہیں اور صراح میں لکھا ہے کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان
ابین من فلان ای افصح واوضح کلاما اور شعر لغت میں معنی دانائی اور زیرکی ہے شاعر معنی دانا اور زیرک کے اور اصطلاح میں شعر کہتے ہیں کلام موزون مقفی کو کہ کہنے والے نے قصد
موزونیت اسکے کا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث میں موزون واقع ہوا ہے مقصود بالذات نہیں شعر ہے ٭ الفصل الاول ٭ عن ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق فخطبا
فعجب الناس لبیانہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان لسحرا رواہ البخاری روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آئے دو شخص جانب مشرق سے پس کلام آپس میں کیا خوب
فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نے بسبب بیان و فصاحت انکی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے
ف یہ آنحضرت نے اسوقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور انمیں دو شخص تھے کہ ایک کا نام حصین بن بدر تھا اور لقب اسکا زبرقان تھا اور دوسرے
کا نام عمرو بن اہتم تمیمی پس زبرقان نے بیان اپنے فضائل کا کیا اور فصاحت سے فرایا بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا اور ایسا ہوں اور عمرو اس بات کو جانتا ہے عمرو نے نہایت فصاحت
و بلاغت سے جواب اسکا دیا اسطرح کی برائیاں اسکی بیان کیں زبرقان نے کہا یا رسول اللہ یہ فضائل میرے جانتا ہے اور خلاف اس چیز کے کہ کہا اعتقاد رکھتا ہے لیکن بسبب حسد کے
اسطرح کہتا ہے تو عمار پر حضرت نے فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہے یعنے حکم سحر کا رکھتا ہے بیچ تغیر حال اور پھیرنے دلوں کے کہ جیسے کہ سحر آدمی کو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے پھیر دیتا ہے
ایسا ہی بعضا بیان پھیر دیتا ہے اور اسمیں اختلاف ہے کہ یہ کلام حضرت کا بیچ برائی بیان کے فرمایا یا اسکی تعریف میں اور ظاہر تر یہ ہے کہ محتمل دونوں وجہوں کو ہے اور بعضے یہ ہیں کہ بعضا بیان
مانند سحر کے ہے بیچ مائل کرنے دلوں کے اور عاجز کرنے کے لانے سے مثل اسکے اور یہ محمود ہے اگر حق میں ہو اور مذموم ہے اگر باطل میں ہو جیسے کہ حدیث میں آیا ہے الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح
٭ وعن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے تمام شعر برے نہیں ہوتے بلکہ بعضے انمیں فائدے کے بھی ہوتے ہیں ٭ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہلک المتنطعون قالہا ثلاثا رواہ مسلم اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوئے وہ شخص کہ مبالغہ کرتے ہیں کلام
میں فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے تکلف کرنا کلام کرنے میں اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کے بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگوں کے اور متوجہ کرنے
انکے اپنی طرف برا ہے ٭ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل متفق علیہ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اسکو شاعر نے کلمہ لبید کا ہے کہ یہ وہ ہے خبردار ہو ہر چیز سواے اللہ کے فانی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لبید صحابی تھے اور جاہلیت اور اسلام میں معزز و مکرم رہے اور ایک سو ستاون برس کی عمر انکی ہوئی ٭ وعن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال ردفت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوما فقال ہل معک من شعر امیۃ بن ابی الصلت شیء قلت نعم قال ہیہ فانشدتہ بیتا فقال ہیہ ثم انشدتہ بیتا فقال ہیہ حتی انشدتہ مائۃ بیت رواہ مسلم اور

روایت ہے عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا بیٹھا میں پیچھے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سواری پر ایکدن پس فرمایا کیا یاد ہے تجھکو شعروں امیہ بن ابی صلت سے کچھ کہا میں نے
کہ ہان یاد ہیں فرمایا کہ ہان پڑھ پس پڑھی میں نے روبرو حضرت کے ایک بیت پس فرمایا اور بھی پڑھ ایک بیت پھر پڑھی میں نے ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑھ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑھیں میں نے
سو بیتیں نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہوگا کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتے تھے اور وہ پڑھتا تھا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تھا ثقیف میں سے عہد جاہلیت میں اہل کتاب سے دین رکھتا تھا اور عبادت
اور دینداری کی باتیں کرتا تھا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکھتا تھا اور اشعار پر حکمت و نصیحت کہتا تھا چنانچہ آنحضرت نے اسکے حق میں فرمایا امن شعرہ و کفر قلبہ اور حریص تھا ادیان
پوچھنے اور جاننے خبر کے اور صفت پیغمبر آخر الزمان کے اہل کتاب سے اور گمان رکھتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان میں ہونگا جب سنا کہ قریش میں ہونگے اور صفات آنحضرت کے بہ تفصیل جانے پھر گیا
اس طریق سے اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا نہ چاہیے مجھے ایمان لانا اسپر کہ ثقیف سے نہو اور ابن جوزی نے کتاب وفا میں لکھا ہے کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کے سنتا تھا آرزو کرتا تھا کہ کاشکے
پاؤن انکو اور خدمت اور مددگاری کرون جب نور نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پھر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اس شعر کا کہ اسمین علم و حکمت ہو سنت ہے
اگرچہ کہنے والا اسکا کافر و فاسق ہو ف (۲) وعن جندب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان فی بعض المشاہد وقد دمیت اصبعہ فقال ہل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل اللہ ما لقیت متفق
علیہ اور روایت ہے جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیچ بعضی لڑائی کے اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی انگلی حضرت کی پس فرمایا نہیں تو مگر انگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا
کے ہے وہ چیز کہ دیکھی تونے اور پیش آئی تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں تو الخ جب انگلی حضرت کی غزوہ احد میں زخمی ہوئی تو خطاب اسکو فرمایا بطریق استعارہ کے یا حقیقۃ
کے در حالیکہ اسمیں شعور دیتے تھے اسکو اور معنی یہ ہیں کہ یہ زخم و خون آلودگی سہل ہے تجھپر اسلیے کہ تو نہیں مبتلا ہوئی ساتھ کسی چیز کے یعنے ہلاک و قطع کے سوائے اسکے نہیں کہ خون آلودہ ہوئی اور تو
اور یہ بھی ضایع نہیں بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اسکی کے ہے ثواب دیگا اسپر جیسکہ کہا وفی سبیل اللہ ما لقیت اور اسمیں تسلیہ ہے امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا میں پہونچے تو صبر کریں اور
یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ یہ شعر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہیں اس سے اور تصور نہیں صدور اسکا حضرت سے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا
یہ ہے کہ کہنے والے نے قصد موزونیت کا کیا ہو جیسے کہ اوپر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سے بغیر قصد موزونیت کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ قبیلہ رجز سے ہے اور اسکو داخل
شعر کر نہیں رکھتے ہیں اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کے کبھی شعر کہے وہ شاعر نہیں ہے اور مراد قول سبحانہ سے وما علمناہ الشعر یہ ہے کہ وہ شاعر نہیں ہیں ع (۳) وعن البراء قال
قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوم قریظۃ لحسان بن ثابت اہج المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لحسان اجب عنی اللہم ایدہ بروح القدس متفق علیہ
اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ کے واسطے حسان بن ثابت کے کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبریل ساتھ تیرے ہیں یعنے امداد و اعانت تیری
کرتے ہیں بیچ القا و الہام مضامین کے اور تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسان کے کہ جواب دے میری طرف سے یعنے کافرون کو کہ ہجو کرتے ہیں اور ناسزا کہتے ہیں مجھکو الٰہی
تائید کر اور قوت دے حسان کو ساتھ جبریل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دن قریظہ کے یعنی قریظہ ایک فرقہ ہے یہود میں سے ایک جانب مدینے کے انکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تھا بعد
غزوہ خندق کے اور حسان بن منذر انصاری مدنی صحابی بڑے شعرائے اسلام سے ہیں ایکسو بیس برس کی عمر انکی ہوئی ساٹھ برس کفر میں گذرے اور ساٹھ برس اسلام میں ع (۴) وعن عائشۃ ان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قال اہجوا قریشا فانہ اشد علیہم من رشق النبل رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اپنے شاعرون کو ہجو کرو کفار
قریش کی اسلیے کہ تحقیق ہجو بہت سخت ہے اوپر انکے تیر پھینکنے تیر کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہجو کرنی کافرون کی اور دشمنون دین کی ولیکن چاہیے کہ ہجو کریں انکی بعد ہجو
کرنے انکے کے مسلمانوں کی اور اس سے پہلے ہجو انکی نکریں تا باعث ہجو مسلمانوں کی نہو بموجب فرمانے اللہ تعالے کے ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم وعنہا
قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول
ہجاہم حسان فشفی واشتفی رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے واسطے حسان کے کہ تحقیق جبریل ہمیشہ تائید کرتا ہے تیری
جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے تو خدا اور رسول کیطرف سے یعنے مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہے اور ذکر کرتا ہے اور کہا حضرت عائشہ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دی مسلمانوں کو اور شفا پائی آپ بھی یعنے تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے (۵) وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق

حَتّٰى اغْبَرَّ بَطْنُهٗ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ أَبَيْنَا أَبَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اٹھاتے مٹی دن خندق کے یعنے جس زمانہ میں خندق کھودی جاتی تھی غزوۂ احزاب میں تو حضرت خود ذات شریف سے اسکے کاروبار میں مشغول رہتے تھے کہ مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے یہاں تک کہ غبار آلودہ ہوا تھا پیٹ حضرت کا فرماتے یعنے پڑھتے یہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سے ہے قسم ہے خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم پس اتار اے اللہ آرام اور آہستگی ہم پر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملیں ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہے ہم پر سبب اسکے کہ جب ارادہ کرتے ہیں وہ فتنہ کا یعنے کفر کے طرف پھیرنے کا انکار کرتے ہیں ہم بلند کرتے تھے آنحضرت ساتھ ان میتوں کے آواز اپنی خصوصا لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہا کی ضمیر پھرتی ہے طرف کلمہ ابینا کے اور اول ابینا ابینا کی لفظ قائما مقام ہے اور مکرر کہتے تھے اسکو واسطے تاکید اور تلذذ اور سنانا اور رونق مسلمانوں اور کافروں سے اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہے ضمیر بہا کی طرف میتوں کے اور ابینا ابینا حال ہے یعنے خصوص ساتھ لفظ ابینا ابینا کے ع (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجروں اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس رجز کو ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جب تک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتے تھے انکو ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں زندگی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمیں تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالے کے وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ ع (وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ کہ خراب کردے پیٹ اسکے کو بہتر ہے بھرنے پیٹ کے سے شعر مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جسمیں مستغرق رہے اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رکھے پس اس صورت میں ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر سے مضمون ہے کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ کے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

(عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَأَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ أَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ) روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالے نے نازل کی بیچ حق شعر کہنے کے وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے کے ہے گویا کہ مارتے ہو کفار کو ساتھ شعر کے مانند مارنے تیر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور مذکور ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے کہ اچھا ہے یا برا پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے ف لکھا ہے علماء نے کہ تین شخص ممتاز شعرائے اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کے اور ڈالتے تھے رعب بیچ دل انکے کے اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب انکے کے اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے تھے انکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے مع شعر سے اور تاسف کے اور حال اپنے کے پوچھا حضرت سے کہ اللہ تعالے نے بیچ مذمت شعر کے یہ آیت اتاری ہے والشعراء یتبعہم الغاوون حضرت نے فرمایا کہ شعراء کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتے ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں اور کہنے والا اسکا ان شعراء میں کہ اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ اسلیے استثناء کیا ہے اللہ تعالے نے انکو ساتھ قول اپنے کے الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان ہونے ہجو کفار کے بیچ حکم جہاد کے والذی نفسی بیدہ الخ ع (وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان بستگی بری بات سے دو شاخیں ہیں ایمان سے اور فحش گوئی اور کھول کر اس بیان کرنا دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے ف حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اسکا کتاب الایمان میں ہو بھی چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور کھول کر اس بیان کرنا کا شاخ نفاق کی [illegible] اسلیے ہے کہ مومن [illegible] حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادات اور اصلاح باطن کے قدرت نہیں رکھتا ہے

اور تقریر و بیان کے اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد سے بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور تقوے کرتا ہے بُری باتوں سے بخلاف منافق کے کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و
قادر ہوتا ہے اوپر بیان اور تیز زبانی کے۔ ش ح (وعن ابی ثعلبة الخشنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیمة احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم
الی وابعدکم منی مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیہقون رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوہ عن جابر وفی روایتہ قالوا یا رسول اللہ قد علمنا
الثرثارون والمتشدقون فما المتفیہقون قال المتکبرون) اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہاری طرف
میرے اور بہت نزدیک تمہارے مجھسے دن قیامت کے بہت خوش اخلاق تمہارے ہیں اور تحقیق دشمن ترین تمہارے طرف میرے اور دور ترین تمہارے مجھسے بداخلاق تمہارے
ہیں کہ وہ ہیں بہت کلام کرنے والے تکلف کر کر اور خلاف حق کے اور فراخی کرنیوالے کلام میں بغیر احتیاط کے اور ذو شدق نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ترمذی نے
مانند اسکے جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے یوں ہے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہیں متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالے ف
شدق کہتے ہیں فراخ کرنے سخن کو اور منہ بھر کر کلام کرنے کو جیسے متکبر بنبناتے ہیں پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر کے کرتے ہیں تفسیر کیا متفیہقون کو ساتھ متکبرین کے بعلاقہ لزوم کے
اور اس سے معلوم ہوا کہ جو اس بیفائدہ کرنی اور تقریریں بنا بنا کر کرنی مذموم و مکروہ ہیں لیکن جو کچھ کہ خطبوں میں اور وعظوں میں ہے بہ نیت تاثیر کے دلوں میں اور نرم کرنے دلوں کے اور
متوجہ کرنے کے طرف طاعتوں کے کرتے ہیں مکروہ نہیں لیکن اسمیں بھی موافق سمجھ لوگوں کے کلام کریں نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولیں سامنے ان پڑھوں کے کہ یہ بھی اچھا نہیں ش
ح ع (وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یخرج قوم یاکلون بالسنتہم کما تاکل البقرة بالسنتہا رواہ احمد) اور روایت ہے سعد
بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی ایک قوم کہ کھاوے گی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہیں گائے ساتھ زبان
اپنی کے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ زبانوں انکے یعنے زبانوں کو وسیلہ کھانیکا کرینگے کہ تعریف و مذمت لوگوں کی کرینگے جھوٹی اور ظاہر کرینگے فصاحت و بلاغت تاکہ لوگوں کو جال میں
پھانسیں اور حاصل کریں انسے دنیا اور خواہش نفسوں اپنی کی جیسے کہ کھاتی ہیں گائے الخ یعنے جیسے وہ کھاتی ہے اپنی زبان سے اور تمیز نہیں کرتی بیچ چرنے چارے کے درمیان تر اور خشک
اور شیرین و تلخ کے اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانوں کو وسیلہ مقاصد اپنے کا کیا ہے تمیز نہیں کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کے۔ ش ح (وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل الباقرة بلسانہا رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالے دشمن رکھتا ہے اس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام میں وہ جو کھاوے ساتھ زبان اپنی کے یا پھیرے
زبان اپنی کو گرد دانتوں کے یعنے از راہ مبالغہ کے بیچ اظہار بلاغت و بیان کے جیسے کہ لپیٹتی ہیں اور کھاتی ہیں چارا گائیں ساتھ زبانوں اپنی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف پس وہ کلام اچھا ہے کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اسکا ساتھ باطن اسکے کے موجب شریعت کے۔ ش ع (وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلة اسری بی بقوم تقرض شفاہہم بمقاریض من النار فقلت یا جبریل من ہؤلاء قال ہؤلاء خطباء امتک الذین یقولون ما لا یفعلون
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گذرا میں اس رات کو کہ معراج کروائی گئی مجھکو ایک قوم پر کہ کاٹے جاتے تھے
ہونٹ انکے ساتھ مقراضوں آگ کے پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ ہیں واعظ قوم تیری کے وہ جو کہتے ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ
حدیث غریب ہے ف یعنے لوگوں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور آپ نہیں کرتے اور بُرائی انکے نہ کرنے میں ہے اور کہنے میں بُرائی نہیں اگرچہ آپ نہ کریں چنانچہ اسیلئے امر بالمعروف میں
فعل شرط نہیں ہے اور اگر کریں تو بہتر ہے ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کے تاثیر نہیں رکھتا۔ ش ح (وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی
بہ قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیمة صرفا ولا عدلا رواہ ابوداود) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے
پھیرنا کلام کا یعنے طرح طرح بیان کرنا کلام کا تاکہ قابو میں لاوے بسبب اسکے دل مردوں کے یا فرمایا لوگوں کے نہیں قبول کریگا اللہ تعالے اسسے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض
نقل کی یہ ابوداؤد نے۔ (وعن عمرو بن العاص انہ قال یوما وقام رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قولہ لکان خیرا لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد

رایت او اُمِرتُ اَن اَتَجَوَّزَ فِی القَولِ فَاِنَّ الجَوازَ ھُوَ خَیرٌ رَوَاہُ اَبُوداوُدَ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے یہ کہ اُنھوں نے کہا ایک دن اس حالت میں کہ کھڑا ہوا ایک شخص یعنے خطبہ پڑھنے کو یا وعظ کہنے کو اور بہت بیان کیا یعنے واسطے اظہار فصاحت و بلاغت کے بیان کو کہ تنگ ہونے لگے پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اسکے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا میں نے یا فرمایا حکم کیا گیا میں یہ کہ اختصار کروں میں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے وفیہ حذف میں لفظ فقال عمرو کہ مکرر ہے بسبب طول کلام کے اسلیے کہ اور قصد اسکا مقولہ ہے قال یوما کا اور قام رجل حال ہے پس چونکہ قول و مقولہ میں فرق پڑ گیا بسبب حال کے پھر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو (وعن صخر بن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من البیان سحرا وان من العلم جھلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عبد اللہ سے اُسنے نقل کی صخر کے دادے یعنے بریدہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر ہے اور تحقیق بعضا علم جہل ہے اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہے اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنے کہنے والے پر یا ملال ہے سننے والے پر اگر جاہل ہے تو بسبب اسکے کہ سمجھتا نہیں اور اگر عالم ہے تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہے گران ہے اُسپر کہ نہیں چاہتا کہ سنے اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بعضا علم جہل ہے اسکے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ مراد یہ ہے کہ سیکھے ایسے علوم کہ احتیاج نہیں ہے انکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ ورمل وغیرہ انکے کے اور چھوڑ دے اُن علوم کو کہ محتاج ہیں لوگ انکے یعنے قرآن اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرنے والے جہل اور علوم کے ہوتے ہیں پس باین اعتبار اُسکو جہل کہا دوسرے یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنے علم پر عمل نکرے پس جاہل اسلیے ہوا کہ جو کوئی علم رکھے اور عمل نکرے تو گویا جاہل ہے اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک دعوے علم کا کرتا ہے اور اپنے گمان میں عالم ہے اور واقع میں جاہل ہے پس علم اسکا علم نہیں بلکہ جہل ہے اور حکم ساتھ پیش حکمت بعضے حکمت کے ہے اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے

بیچ الفصل الثالث فصل تیسری (عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کے واسطے منبر مسجد میں کہ کھڑے ہوتے اُسپر کھڑے ہوتا در آنحالیکہ فخر کرتے حضرت کیطرف سے یا کہا کہ مقابلہ کرتے حضرت کی طرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالے تائید کرتا ہے حسان کی ساتھ جبرئیل کے جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نقل کی یہ بخاری نے (وعن انس قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشۃ وکان حسن الصوت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشۃ لا تکسر القواریر قال قتادۃ یعنی ضعفۃ النساء متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی کہنے والا کہا جاتا تھا اسکو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آہستہ ہانک اونٹوں کو اے انجشہ مت توڑ تو شیشوں کو کہا قتادہ نے مراد رکھتے تھے یعنے آنحضرت ساتھ شیشوں کے ضعیف عورتوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدی ہانکنا اونٹ کو ساتھ گانے اور آواز کے کذا فی الصراح اور یہ حدی کہ ایک قسم ہے گانے کی مباح ہے بالاتفاق اور کسی علما میں سے خلاف نہیں ہے اسمیں اور عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تھک جاتے ہیں تو خوش آوازی کرتے ہیں اور حدی کہتے ہیں اُس سے اونٹ گرم و مست ہو جاتے ہیں اور تیز چلنے لگتے ہیں اور قواریر جمع قارورہ کی ہے یعنے شیشہ کے اور معنی اخیر جملہ کے دو ہیں ایک تو یہ کہ بسبب ضعف و نرمی کے کہ عورتوں کے بدن میں ہے تیز چلنا اونٹوں کا اور جنبش موجب رنج و مشقت کی ہے اور دوسرے معنے یہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتوں کی ہے یعنے مبادا اُسکے گانے سے تغیر انکے باطن میں پیدا ہو اور خطرے برے آنے لگیں کہ گانا بالخاصیت طبیعت کو جنبش میں لاتا ہے اور وسوسے دل میں آتا ہے اسی سبب سے فضیل بن عیاض رح نے فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنے گانا منتر زنا کا ہے اگرچہ یہ احتمال ازواج مطہرات میں ضعیف ہے لیکن وسوسے خاطر کے طبیعی ہیں اختیار میں نہیں راہ احتیاط کی چلنی اولے ہے کذا قالوا اور حقیقت میں افعال و اقوال آنحضرت کے واسطے تعلیم و تلقین امت کے ہیں اور اکثر شارحین نے دوسرے معنوں کو ترجیح دی ہے اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہیں باعتبار الفاظ کے بیچ (وعن عائشۃ قالت ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدار قطنی وروی الشافعی عن عروۃ مرسلا) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شعر یعنے پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہے یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شعر کلام ہے پس اچھا اسکا اچھا ہے اور برا اسکا برا ہے یعنے مدار مضمون پر ہے اگر اچھا مضمون ہے تو وہ شعر اچھا ہے اور اگر برا ہے تو برا ہے نقل کی یہ

دارقطنی نے اور نقل کی شافعی نے عروہ سے مرسل (وعن ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلئ جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلئ شعرا رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جس وقت چلتے تھے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عرج میں کہ ایک بستی کا نام ہے راہ میں ناگہاں ظاہر ہوا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانے دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے اسکے لیے بھرنے سے ساتھ شعر کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے یہ جو کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہ شعر پڑھتا ہے وہ شیطان ہے اور بے محابا چلا جاتا ہے اور التفات مسلمانوں کی طرف نہیں کرتا جانا کہ نہایت شائق ہے شعر کا اور بھرے ہیں شعر اسکے باطن میں اور چھپا وہ بے ادب ہے پس اسکو شیطان کہا کہ دور ہے قرب و رحمت الٰہی سے اور مذمت کی شعر کی کہ ساتھ اسکے مغرور و مبتلا تھا (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ راگ بہاتا ہے نفاق کو دل میں جیسا کہ جماتا ہے پانی کھیتی کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے راگ ہے سبب نفاق کا اور بیچ روایت دیلمی کے انس سے یہ الفاظ آئے ہیں کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب اور کہا نووی نے کتاب روضہ میں کہ گانا ساتھ نری آواز کے مکروہ ہے اور سننا بھی اسکا مکروہ ہے اور اگر ہو سننا اسکا اجنبی عورت سے تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتھ ساز کے شعار شراب پینے والوں کا ہے مانند عود و طنبور اور باجوں کے حرام ہے ایسا گانا بھی اور سننا بھی خ ع (وعن نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع مزمارا فوضع اصبعیہ فی اذنیہ وناء عن الطریق الی الجانب الاخر ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ہل تسمع شیئا قلت لا فرفع اصبعیہ من اذنیہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت یراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا رواہ احمد وابوداود) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا میں ساتھ ابن عمر کے بیچ راہ کے پس سنی آواز نے کی پس رکھیں دونوں انگلیاں اپنی کانوں میں اور دور ہوئے راہ سے دوسری طرف یعنے بقصد احتراز اور اجتناب کے پھر کہا واسطے میرے پیچھے اسکے کہ دور ہوئے اے نافع کیا سنتا ہے تو کچھ یعنے اُس آواز سے کہا میں نے نہیں پس اُٹھالیں انگلیاں اپنی دونوں کانوں اپنوں سے کہا ابن عمر نے تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس سنی آواز نے کی پس کیا حضرت نے مانند اس چیز کے کہ کیا میں نے کہا نافع نے اور تھا میں اُسوقت لڑکا چھوٹا نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے ف یعنے اس سبب سے مجکو منع نہ کیا سننے اُسکے سے کہ میں چھوٹا تھا تکلیف شرعی مجھپر نہ تھی تا کوئی نہ کہے کہ کراہیت تنزیہی تھی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوے اور ورع کے تھا ورنہ نافع کو بھی اُس سے منع کرتے اور کلام درباب غنا کے طویل ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ محدثین کہتے ہیں کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح نہیں ہوئی اور مشائخ کہتے ہیں کہ جو کچھ کہ مقام نہی میں واقع ہوا ہے مراد یہ ہے کہ اُسکے ساتھ باجا ہو اور فقہا اس باب میں تشدید بلیغ رکھتے ہیں اور فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے کہ سننا آواز لہو کا یعنے باجوں کا حرام اور گناہ ہے بموجب فرمانے آنحضرت صلعم کے استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنے اچانک پس نہیں گناہ ہے اُسپر اور واجب ہے اُسپر یہ کہ بہت کوشش کرے اس میں کہ نہ سنے اسلیے کہ منقول ہے آنحضرت صلعم سے کہ انگلیاں کان میں رکھ لیں شرح

باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم

باب ہے بیچ بیان محافظت زبان کے یعنے اُس کلام سے کہ نہ کہنا چاہیے خصوصا غیبت اور برا کہنا اُسکا کہ بچنا ہے اسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول فصل پہلی

(عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ رواہ البخاری) روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت اُس چیز کی کہ درمیان دونوں کلوں اُسکے کے ہے یعنے زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور بُرے سے اور دانتوں کو کھانے اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اُس چیز کی کہ درمیان دونوں پانوں اُسکے کے ہے یعنے ستر کو محفوظ رکھے زنا سے ضامن ہوں میں واسطے اُسکے بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی میں اور یہ ضمانت حقیقت میں پروردگار کیطرف سے ہے جیسا کہ اپنے فضل سے ضامن رزق بندوں کا ہوا ہے ویسے ہی وعدہ قوی جزاے اعمال کا بھی کیا ہے اور آنحضرت نائب اسکے ہیں خ ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لہا بالا یرفع اللہ بہا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی جہنم رواہ البخاری وفی روایۃ لہما یہوی بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ

ایک بات کہ اُسمین رضامندی حق کی ہو نہین جانتا اُس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ بسبب اُسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اُسکی اور گمان کرتا ہی اُسکو سہل و کم اعتبار
حال آنکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھ ایک بات کے کہ اُسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی یعنی ناراضی اللہ کی اور نہین جانتا اُسکے کہنے مین اور سہل جانتا ہی
اُسکو گرتا ہی بسبب اُسکے دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی یہ الفاظ آئے ہین کہ گرتا ہی بندہ بسبب اُس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان
مبدا اور منتہی کے دور تر ہو اُس مسافت سے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اُسکے فعل کو آسان نہ جاننا چاہیے ایک بات کہ بندہ کی زبان سے
نکلتی ہی گرچہ آدمی اُسکو آسان اور سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنے کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی (وعن
عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر متفق علیہ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ گالی دینا مسلمان کا فسق ہی اور مارڈالنا اُسکا کفر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ تغلیظ و تشدید ہی بیچ نہی کے ارتکاب سے مسلمانون کے سے اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسے کہ حدیث
المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده دلالت اسپر رکھتی ہی یا مراد ارتکاب اُسکا ہی بسبب اسلام کے کہ حلال و مباح جانے بسبب اُسکے قتل اُسکا اور بیشک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اُسکے کے
حلال و مباح جاننے کے کفر ہی صریح (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما متفق علیه) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر تحقیق پھرا ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک اُن دونون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی کہنے والا
کافر یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہی اسلیے کہ اگر سچ کہا تو وہ شخص کافر ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر ہوتا ہی اسلیے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین
اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اُن حدیثون مین سے ہی کہ گنا ہی اُنکو بعضے علما نے مشکلات سے بسبب اسکے کہ ظاہر اُسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر
کی نسبت نہ کیا جاوے مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتل و زنا کے اور کہنے اُسکے کہ اپنے بھائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک
تو یہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننے والے اُسکے کے پس اس صورت مین معنی باء بها کے یہ ہونگے کہ رجوع کرتا ہی طرف اُسکے کفر اور دوسرے یہ کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اُسپر معصیت
تکفیر اُسکے کی اور تیسرے یہ کہ محمول ہی اوپر خوارج کے کہ کافر کہتے ہین مومنین کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کے نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نہ کہے جاوینگے
کہتا ہون مین کہ یہ بیچ غیب رکھتی ہی وہ مخصوص خوارج زمانے ہمارے کے ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتے ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بلکہ تمام اہل سنت و جماعت سے پس وہ کافر ہین بلا نزاع
اس طرح (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک رواه البخاری) اور روایت
ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور تہمت کرے اُسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہی کلمہ کفر و فسق کہنے والے پر اگر نہووے اُسکا
جسکو وہ کلمہ کہا اس طرح کا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی فاسق و کافر نہین ہی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا الخ
(وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو الله ولیس کذلک الا حار علیه متفق علیه) اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے دشمن خدا کے اور نہین ہی وہ شخص اس طرح کا مگر رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اُسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کیا
یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس وابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم رواه مسلم) اور روایت ہی انس سے اور ابی ہریرہ
سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص برا کہنے والے آپس مین گناہ اس چیز کا کہ کہین اُسپر ہو کہ پہلے برا کہا یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اُسکا گناہ بھی اول پر ہی کہ
ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اُسکو برا کہنے پر جب تک کہ تجاوز نہ کرے مظلوم نقل کی یہ مسلم نے ف پس اگر تجاوز کری مظلوم نصف سے یا اس طرح کہ زیادہ جواب دیا تو اُسکا
برا کہنا پہل کرنیوالے کے سر اور اُسکی سے جاتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنے والے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین جاتا ہی گناہ فقط پہل کرنے والے پر بلکہ ہوتا
دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ۔ (وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا رواه مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین جائز واسطے صدیق کے یہ کہ ہووے بہت لعنت کرنے والا نقل کی یہ مسلم نے ف صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی معنی کثیر الصدق کے اور

اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر
اور چونکہ صدق و راستی شیوہ مرد کا ہوا ور ایسے مقام مین پہونچا کہ بعد مقام نبوت کے ہی اور تمام انبیا واسطے رحمت کے اور نزدیک کرنے دورون کے مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور
کرنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے ہی شان اُسکی نہوا ور مقتضاے مقام صدیقیت کا نہین اور اسلیے خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن مطلق کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اسکا
ہو اور اپنی زبان کو ساتھ اُسکے آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتھ اسکے نکرین اور ساتھ لعنت کرنے بدون کے اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کے کیا حاجت کہ اور کوئی اسکو
لعنت کرے مگر جائز ہی اُس کافر پر کہ مخبر صادق نے خبر دی ہو ساتھ مرنے اُسکے کے کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت آلٰہی سے اور نا امید مطلق کرنا ہی فضل
و افضال ہی اُسکے سے یہ تو مخصوص کافرون کے لیے ہی اور دوسرے دوری اور محرومی مقام قرب و رضاے حق سے کہ راجع اور عائد ساتھ ترک اولے اور احوط کے ہی پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہی
بیچ ترک بعضے اعمال ہوا ور احکام کے او بعضے صحابہ وغیرہم سے بھی منقول و ماثور ہی سب اسی باب سے ہی یعنی قسم اول سے اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائے کہ احتراز تھوڑی سی لعنت سے
ہی مومنین مین کہا ابن ملک نے کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ مذموم نہین ہی اُسکے لیے کہ صادر ہو لعنت اُس سے ایکبار یا دوبار ف ع (وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شہداء ولا شفعاء یوم القیامۃ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی درداء سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بہت لعنت
کرنے والے نہونگے گواہی دینے والے اور نہ شفاعت کرنے والے دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے ف گواہی دینے والے یعنے لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کے لوگ ہین اوپر امت محمدی گواہی دینگے
کہ انکے رسولون نے ابلاغ احکام آلٰہی کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرماتے ہین کہ لعنت کرنے والونکو لعنت عادت او خو اُنکی
درجہ شہادت یعنے گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب نہین ہوگا دن قیامت کے ہ ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوے لوگ اور مستحق آگ دوزخ
کے ہوے پس وہ سبسے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جو کوئی یہ کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنے کے لوگون کو رحمت آلٰہی سے نہ بطریق تحسر اور
تحزن اور ترحم کے اوپر حال انکے تو وہ کہنے والا اُنکا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگون کو بچشم حقارت کے دیکھا اور رحمت حق سے نا امید کیا اور یہ معنے
اہلکہم کے ہین کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہی اُسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہی لوگونکو او بیچ ورطہ نا امیدی اور ترک
طاعات اور منہمک رہنے کے معاصی مین ڈالتا ہی اسلیے کہ سننے اس کلام کے سے شکستہ دل اور نا امید ہوتے ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر وجلال کے ہین انکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی
اور ساتھ رحمت و مغفرت آلٰہی کے امیدوار کرنا خوب و مفید ہی پس یہان اشارہ ہی اسپر کہ لوگون کو بشاشت دیجے اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہیے ہ ح (وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تجدون شر الناس یوم القیامۃ ذا الوجہین الذی یاتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدتر
لوگون کا دن قیامت کے دو روئیہ منافق صفت ہی وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہی دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنے ہر جماعت سے از راہ خوشامد کے
ایسی باتین کرتا ہی کہ موافق مرضی انکی کے ہو رعایت حق کی نہین کرتا جیسے کہ حال منافقون کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم نمام) اور روایت ہی حذیفہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنے ساتھ
نجات پاے ہووُنکے چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین بجاے لفظ قتات کے لفظ نمام کا آیا ہی ف قتات اور نمام کے ایک ہی معنے ہین کہ جو ایک کی بات
دوسرے کو پہونچاوے اوپر وجہ فساد کے ہ ع (وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ وما
یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب
حتی یکتب عند اللہ کذابا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ان الصدق بر وان البر یہدی الی الجنۃ وان الکذب فجور وان الفجور یہدی الی النار) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے اوپر سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہی طرف نیکوکاری کے یعنے خاصیت سچ بولنے کی یہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی کرنے کی

تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنے پہونچاتی ہے نیک کار کو طرف بہشت کے یعنے مراتب عالیہ اُسکے کہا اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہے
وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئین جھوٹ بولنے سے اسلیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہے بالخاصیہ طرف فسق وفجور کے اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہے طرف آگ دوزخ
کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نام اُسکا نزدیک اللہ تعالے کے بڑا جھوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم
کے یہ الفاظ آئے ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہونچاتی ہے طرف بہشت کے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہونچاتا ہے طرف آگ کے ف لکھا جاتا ہے الخ یعنے حکم کیا جاتا ہے
اُسپر ساتھ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہے اُسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اُسکا یا لکھا جاتا ہے نام اُسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلیٰ کے یا لوگ اپنی کتابون مین نام اُسکا
صدیق لکھتے ہین اور مقصود یہ ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتھ اس صفت ونام کے اور ڈالا جاتا ہے لوگون کے دل مین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہ سچا ہے برقیاس قول اللہ
تعالے کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اور ثابت کیا جاتا ہے اُسکے لیے عذاب جھوٹون کا یا لوگون مین
جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اُس سے بغض رکھتے ہین ۔ع (وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ
خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ام کلثوم سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہے درمیان لوگون کے اور کہتا ہے باتین نیک کہ باعث
اصلاح اور رفع نزاع کے ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور پہونچاتا ہے اچھی باتین یعنے ایک طرف سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہتا ہے الخ یعنے کلام کہ شخص کہ ان
ہے خیر کو نہ شر کو مثلاً زید وعمرو مین بگاڑ ہے یہ آپس کی اصلاح کے لیے کہتا ہے ایک طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری اور کہتا ہے کہ مین دوست رکھتا ہون
اُسکو اگرچہ اُسنے نہ کہا ہو ۔ع (وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے مقداد
بن اسود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اُنکے منھ مین مٹی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو
تمہارے بطمع مال کے برابر ہے کہ تعریف نثر ہو یا نظم اُنکے منھ مین مٹی ڈالو یعنے محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا دے دو کہ مشابہ ہے ساتھ ڈالنے خاک کے قلت وحقارت مین
تاکہ ہجو نکرین تمہاری اور بعضے علما نے اُسکو ظاہر پر حمل کیا ہے چنانچہ مقداد سے کہ راوی اس حدیث کا ہے آیا ہے کہ اُنسے خاک لی اور سامنے امیر المومنین حضرت عثمان کی تعریف کرنیوالے
کے منھ مین ڈالدی اور اُسمین زجر ہے تعریف کرنے والے کو اسلیے کہ وہ مغرور ومتکبر کرتا ہے اُسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہے کہا خطابی نے کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہے اُنھون نے تعریف
کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق وباطل کے اور مستحق وغیر مستحق کے اور کیا ہے تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اُسکے سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے ہین نفع کے پس وہ تعریف کرے کسی کی
اچھے فعل اور امر محمود پر تاکہ اُسکو رغبت ہووے اور بھلائیون کے کرنے کی اور لوگون کو رغبت ہو اُسکے اقتدا کی پس نہین ہے وہ مداح یعنے مداح بُرا ۔ع (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ
عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے مبالغہ کیا اُسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت
نے واے تجکو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنے والا ضرور پس چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنے مرد صالح مثلاً اور
اللہ تعالے جانتا ہے حقیقت حال اُسکی کو اور حساب لینے والا اور جزا دینے والا اُسکا ہے اُسکے کردار پر اگر گمان رکھتا ہے تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہے یعنے جیسے کہ تعریف کی اور تعریف
نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم ویقین کے کسی کو کہ وہ ایسا ہے یعنے احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہے واللہ اعلم اور بجزم نہ کہے کہ بلاشبہہ ایسا ہی ہے تا
حکم علم الٰہی پر موقوف کاٹنا گردن کا یعنے ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہے استعمال کیا اُسکو بیچ ہلاک روحانی کے کہ ممدوح کو اُس سے عجب وغرور پیدا ہوتا ہے وہ ہلاک دنیا مین ہے اور یہ
دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کے بھی ہوتی ہے جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسی کو ہلاک کیا اور اُسکے قصاص مین اُسکو ہلاک کیا حاکم نے شرح ف تعریف کرنی
آدمی کی تین طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ تعریف کرے اُسکی اُسکے منھ پر یہ قسم تو وہ ہے کہ نہی کی گئی ہے اُس سے اور دوسرے یہ ہے کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہے کہ خبر تعریف کی اُسکو
پہونچے پس اُس سے بھی نہی کی گئی اور تیسرے یہ ہے کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہو اُسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرنی اُسکی ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہے تب اُس تعریف کا

مضائقہ نہیں۔ عالمگیریہ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْكَ مَا فِیْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا جانتے ہو تم کیا ہے غیبت کہا بعضے صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز و صفت کے کہ ناخوش رکھے کہا بعضے صحابہ نے پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بھائی میرے کے یعنے اُس شخص مین کہ اسکو بدی ذکر کیا مین نے وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنے اگر وہ صفت بد اُسمین ہو اور سچ مین نے کہا اور اُسکو ناخوش لگا کیا یہ بھی غیبت ہے فرمایا حضرتؐ نے اگر ہو اُس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اُسکی اور اگر نہو اُسمین وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان کیا تو نے اُسپر یعنے غیبت یہی ہے کہ عیب کسی کا سچ کہے اور اگر سچ نہوے تو افترا بہتان ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہ الفاظ آئے ہین جسوقت کہ کہے تو واسطے بھائی اپنے کے وہ چیز کہ اُسمین ہے پس تحقیق غیبت کی تو نے اُسکی اور جسوقت کہے تو وہ چیز کہ نہین اُسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نے اُسپر ف جان کہ غیبت ایک گناہ ہے نہایت بڑا اور بہ نسبت اور گناہون کے زیادہ پھیلا ہوا ہے لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسے لوگ کہ بچین اُس سے اور غیبت کہتے ہین کسی کے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اُسکو خواہ وہ عیب اُسکے بدن مین ہو یا اُسکی عقل مین یا اُسکے دین مین یا اُسکی دنیا مین یا اُسکی خلق مین یا اُسکے نفس مین یا اُسکے مال مین یا اولاد مین یا ماں باپ مین یا بیوی مین یا اُسکے خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا اُسکے حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترشروئی اور تندخوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا اسکے مین جو کچھ کہ متعلق ہو ساتھ اُسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ کے ہو یا کنایہ کے یا رمز کے یا اشارہ کے ساتھ آنکھ اور بھوون اور سر اور ہاتھ اور مانند اُسکے کے اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جس چیز سے سمجھا دے تو کسی کو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اُسکے ہو پس وہ غیبت حرام ہے اور اگر اُسکے منہ پر کہے اور ناخوش لگے اُسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہ اور بھی گناہ ہے اور کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشوا لے اس سے کہ جسکی غیبت کی ہے اگر خبر اُس غیبت کی اُسکو پہونچی ہے اور اگر نہین پہونچی ہے یا وہ مر گیا یا مسافت دور پر ہے تو استغفار کافی ہے اور بخشوانے شخص مین لازم نہین ہے کہ تفصیل کہے بطریق اجمال کے کافی ہے کہ کہے تیری غیبت کی ہے مین نے بخش و ہو الصحیح اور بیچ استغفار کرنے کے اسکے لیے کہ جسکی غیبت کی ہے یہی کفارہ غیبت کا ہے جیسا کہ احادیث مین آیا ہے شرعۃ ف ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کے نہین مضائقہ ہے اور مکروہ ہے اُس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنے اور نقصان کا اور جیسے غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین ہوتی وہ غیبت یہان تک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے لیکن ضرر پہونچاتا ہے لوگون کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہے نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پہونچا دے سلطان کو اُسکی تا کہ وہ تنبیہ کرے اُسکو پس نہین گناہ ہے اُسپر کذا فی فتاوے قاضی خان۔ عالمگیریہ (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَهِدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ تَرَکَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اُسکو آنیکا پس برا ہے اپنی قوم مین پس جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی حضرتؐ نے بیچ ملاقات اُسکی کے اور تبسم کیا واسطے اُسکے یا میٹھی باتین کین اُس سے پس جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہؓ نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے اُسکے حق مین ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے بیچ ملاقات اُسکی کے اور میٹھی باتین کین اُس سے پس فرمایا حضرتؐ نے کب پایا تو نے مجھکو فحش بولنے والا تحقیق بدترین آدمیون کا نزدیک اللہ کے مرتبے مین دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ چھوڑین اُسکو لوگ واسطے بچنے برائی اُسکی کے اور ایک روایت مین واسطے بچنے فحش اُسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب و سنگدلان عرب سے اور اپنی قوم مین رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان کے اُس سے حضرتؐ کی حیات مین اور بعد وفات حضرتؐ کے ظہور مین آئے اور بعد رحلت آنحضرتؐ کے مرتد ہو گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان مرا اور اُسوقت مین کہ آنحضرتؐ کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نہ تھا اور کلام مذکور آنحضرتؐ کا اُسکے حق مین علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ خبر غیب سے اور حقیقت حال اُسکے سے دی آخر کو آثار بدی کے ارتداد وغیرہ اُس سے ظہور مین آئے اور یہ مذمت اُسکی واسطے ظاہر کرنے

تو یہ بات حال اسکے لائق تھی اور اگر اسکو پہچانتے اور فریب نہ کھا جاتے اور توریشتی اور نووی نے کہا کہ حضرت نے اس سے نرم کلام کیا واسطے تالیف اسکے
اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مدارات اسکی کہ جس کے شر سے ڈرا جائے اور جائز ہے غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہے واسطے
اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونوں کے اور یہ مباح ہے اور بعض اوقات میں اچھی ہوتی ہے اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہے واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا نادر ہے لائق یاد رکھنے کے
اکثر لوگ غافل ہیں اس سے اور دین و دنیا میں فرق ہے۔ بالجملہ اگر شبہ ہو کہ اگر وہ ایسا تو لطف سے کلام کیوں کیا حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نے مخالفت کی حاضر و غائب
میں کیوں ہوئی اسکا جواب یہ ہے کہ آپ نے غائب میں درواسطے یہ تنبیہ کے کہ اس حدیث کے دو معنی لکھے ہیں ایک تو یہ کہ یہ لوگ اسکے منہ پر فحش اور سخت کلمہ
اسکے کہنے سے ڈرتے ہیں اس جماعت سے ہیں کہ لوگ ساتھ ترک کرینگے کہ کہیں بسبب فحش اسکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا جیسا اسکے چھوڑ دیا ہے واسطے سمجھانے
اسکو برا کہا اور برا شخص ہو وہ کہ چھوڑ دیں اسکو لوگ بسبب پرہیز کرنے کے برائی اسکی سے (ح ۱۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی
اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْجِهَارِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عافیت میں ہے یعنی نہیں ماخوذ ہوتی اور نہیں عذاب کیجاتی سخت مگر آشکارا کرنے والی برائی کے
اور تحقیق بے پروائی سے یہ کہ کرے آدمی رات کو کوئی عمل برا پھر صبح کرے اس حال میں کہ تحقیق ڈھانپا تھا اسکو اللہ نے یعنی اسکے عمل کو لوگوں سے پس وہ پوشی کی تھی اسکی
عذاب کیا اسکو رات میں بیان کر سکے جیسا بعضوں نے کہا ہے وہ شخص کسی سے اور ظاہر کیا میں نے ایسا اور ایسا گذری رات کو اور پوشی کی تھی اسکی پروردگار نے اسکے
صبح کرتے ہی کھولدیا پردہ اپنے سے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت شیخ نے معنی معافی کے لکھے ہیں کہ ملامت رکھی جاتی ہے یعنی غیبت نہیں کیجاتی کوئی مگر علی الاعلان گناہ
کرنے والے کی اور یہی معنی لکھے ہیں اور ملا علی نے لکھا ہے کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہیں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئے اور شیخ مرحوم نے لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا
کہ غیبت کرنا اس کی کہ جو برا کام کرتا ہو پوشیدہ اور جو کہ چھپا ہو اور آشکارا برائی کرتا ہو غیبت اسکی غیبت نہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ جائز ہے غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور
بدعتی وغیرہ کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کی طرف بلاتا ہے اور وقت داد خواہی اور ظلم کے اور جائز ہے غیبت بقصد نصیحت اور ترکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی اور ذکر
حدیث ابی ہریرۃ من کان یومن باللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے من کان یومن باللہ باب الضیافۃ میں الفصل الثانی فصل دوسری
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ قَالَ غَرِیْبٌ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑے جھوٹ
کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہے اسکے لیے محل بیچ کنارہ جنت کے اور جو شخص کہ چھوڑے جھگڑا اس حالت میں کہ ہو حق بنایا جاتا ہے اسکے لیے مکان بیچ درمیان بہشت کے اور جس
شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے مکان اسکے لیے بیچ جگہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی ہے بیچ شرح السنہ کے اور بیچ مصابیح کے
کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف معلوم ہو کہ ناحق بیہودہ ہے اسلیے کہ اگر جھوٹ بولنا بعضے مواضع میں جائز ہے جیسے کہ جنگ میں بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانے میں اور حفاظت
مال مسلمان میں کہ ناحق جاتا ہو یا جو کہ دو بیبیاں رکھتا ہو جائز ہے کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھے زیادہ چاہتا ہوں اور یہ حق ہے یعنی اگرچہ حق بجانب اسکے تھا لیکن واسطے رضا حق تعالیٰ کی اور رد کرنے
نفس کے اور بیچ غیر امور دین کے یہ کہ سکوت کرے اس میں کوئی خلل دین میں نہ ہو امام شافعی رح سے منقول ہے کہ فرمایا بحث و مناظرہ دنیا میں نے ہرگز مگر دوست
رکھا میں نے کہ حق اوپر زبان خصم میرے کے ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ مراد ہے جھگڑے کی اعتراض کرنا اوپر کلام غیر کے ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اس میں باعتبار لفظوں
کے یا معنوں کے یا قصد متکلم کے اور ترک مراء یہ ہے کہ ترک کرے انکار اور اعتراض کو پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہو تصدیق کرے اسکی اور اگر باطل ہو اور نہ ہو متعلق ساتھ امور دین کے تو سکوت کرے
حسن اخلاق شامل ہے جمیع اوصاف کمالات کو اور اکثر اطلاق اسکا بیچ عرف بیان کے کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہے (ح ۱۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو بہشت میں یعنی اسباب جو داخل کرنے اُنکے کے بہشت میں ساتھ فائزین کے ہیں اونہیں سے کونسی چیز ہے کہ اکثر سبب ہوتی ہے وہ تقویٰ اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو آگ میں دو چیزیں ہیں کاواک منہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ف ادنے تقوے کا یہ ہے کہ بچے شرک سے اور اعلے اُسکا یہ ہے کہ بچے خطرۂ ماسوے اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنے اسکا ترک کرنا ایذا انکے کا ہے اور اعلے اسکا یہ ہے کہ احسان کرے اُسپر کہ جو بدی پہونچاوے اُسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوے میں ہے پس ذکر اُسکا بعد ذکر تقوے کے تخصیص بعد تعمیم ہے مگر یہ کہ مراد تقوے سے اعمال ظاہر رکھیں اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نے کہا کہ تقویٰ اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کے ساتھ خالق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور منہ کہ زبان بھی داخل اسمیں ہے اور بچنا ہیچ کھانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتھ زبان کے ہے اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اُسکے مخالفت خالق کرتا ہے اور مغلوب ہو جاتا ہے

(وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَعْلَمُ مَبْلَغَھَا یَکْتُبُ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا رِضْوَانَہٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاہُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنَ الشَّرِّ مَا یَعْلَمُ مَبْلَغَھَا یَکْتُبُ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْہِ سَخَطَہٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوٰی مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ) اور روایت ہے بلال بن حارث سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات بھلائی کی نہیں جانتا قدر اُسکی ثابت کرتا ہے اللہ واسطے اُسکے بسبب اُسکے خوشنودی اپنی اُس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالے سے اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات بُرائی کی کہ نہیں جانتا قدر اُسکی ثابت کرتا ہے اللہ بسبب اُسکے اُسپر خفگی اپنی اُسدن تلک کہ ملاقات کرے اُس سے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اسکے ف ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی الخ یعنے دنیا میں توفیق دیتا ہے ایسی چیزوں کی کہ راضی ہو اللہ اُس سے اور برزخ میں بچاتا ہے عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہے قبر اُسکی اور کہا جاتا ہے کہ سو رہ مانند سونے عروس کے اور روز قیامت کے اُٹھے گا سعید اور اللہ تعالے کے سایہ میں ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت میں اور وہاں کی نعمتیں پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اُسکے حق میں عکس اسکے سمجھے پس معنی توقیت یعنی اُسدن تلک الخ کے یہ ہیں کہ رضا اور غضب اُسدن تلک ہے بعد ازاں منقطع ہونگے اور نظیر اسکی قول اللہ تعالے کا ہے بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد پہلی بات سے کلمہ حق کہنا ہے نزدیک سلطان ظالم کے انتہے اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین میں اور ظاہر حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سا کلمہ ہو

(وَعَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّمَنْ یُّحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ لَّہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے حکیم سے حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ویل ہے واسطے اُس شخص کے کہ بات کرے جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے ساتھ اُسکے قوم کو ویل ہے واسطے اُسکے ویل ہے واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف ویل کے معنے ہیں ہلاک عظیم یا نام ایک گڑھے کا ہے جہنم میں اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کے ہے وعید میں اور جھوٹ بولے اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یاروں کے مضائقہ نہیں اور چاہیے یوں کہ اسکو بھی عادت و پیشہ اپنا نکرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہے لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسے کہ حدیث آیندہ میں فرماتے ہیں ترجمہ

(وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَقُوْلُ الْکَلِمَۃَ لَا یَقُوْلُھَا اِلَّا لِیُضْحِکَ بِہِ النَّاسَ یَھْوِیْ بِھَا اَبْعَدَ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّہٗ لَیَزِلُّ عَنْ لِسَانِہٖ اَشَدَّ مِمَّا یَزِلُّ عَنْ قَدَمِہٖ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہیں بولتا ہے اسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اُسکے لوگوں کو گرتا ہے بسبب اُس بولنے کے یعنے دوزخ میں گرنا کہ دور تر ہے مسافت مبدا اور منتہی اُسکے کی اُس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے بسبب زبان کے اپنے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے جھوٹ وغیرہ کہ اُسکی زبان سے صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اُسکو بہ نسبت ضرر کرنے اُسکی کے پاؤں سے منہ کے بل گرنے کے کہ ضرر بدنی سہل تر ہے ضرر دینی سے ترجمہ

(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنے کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت میں اسلئے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہے زبان سے پہونچتی ہے

پہونچتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم پر ہے ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اُسی میں ضرر بھی ہے اور نفع بھی ہے اور چوتھا وہ کہ نہ اُسمیں ضرر ہے اور نہ نفع ہے پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور ولازم ہے خاموشی اُس سے اور ایسی ہی وہ کہ ضرر ونفع دونوں رکھتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے حاصل کرنے نفع کے سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اُسکے موجب ضائع کرنے وقت کا ہے اور یہ عین نقصان ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اُسمیں بھی خطرہ وآفت ہے کہ کبھی اُسمیں آمیزش ریا کی ہو اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز ودریافت کرنا اُسکا بھی مشکل ہے پس خاموشی بہرحال بہتر ہے کہ زبان کی آفتیں ان گنت ہیں کیا خوب کہا ہے کسی نے الانسان جرمہ صغیر وجرمہ کبیر وکثیر ع (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات کی میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے کہ کیا ہے سبب نجات کا یعنے دنیا اور آخرت میں فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہوں پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف لفظ املک ساتھ زبر ہمزہ کے اور زیر لام کے یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اُس چیز سے کہ نہیں اُسمیں خیر کہا ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ بند کر اپنی زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنے پر اُسکو ضرر پہونچانے کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا یعنی کہ رہے تو اُسمیں اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنے سے اُسمیں بلکہ غنیمت جان تو اُسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے شر وفتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہے ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر میں وارد ہے گھر پر اور حقیقت میں مخاطب پر یعنی بیٹھ گھر میں مشغول ساتھ عبادت رب کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت رونے کی بنا نادم ہوکر اپنے گناہوں پر ع (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پہونچائی انہوں نے حدیث حضرت تک کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جسوقت کہ صبح کرتا ہے بیٹا آدم کا پس تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتے ہیں روبرو زبان کے اور کہتے ہیں ڈر اللہ سے بیچ حق ہمارے کے اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس اگر سیدھی رہی تو سیدھے رہیں گے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے ہونگے ہم نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہے اگر وہ صالح ہے تو تمام اعضا صالح ہیں اور اگر وہ فاسد ہے تو تمام اعضا فاسد جیسے کہ حدیث میں آیا ہے ان فی الجسد مضغۃ ان صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہے کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اسکا ہے پس حکم اسکا حکم دل کا ہے گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہے زبان اسکو بیان کرتی ہے اور اعضا اسپر عمل کرتے ہیں ع (وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُمَا) اور روایت ہے علی بن حسین سے یعنے حضرت امام زین العابدین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کی سی ہے چھوڑ دینا اُسکا اُس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اُسکو نقل کی یہ مالک اور احمد نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں سے یعنے ابو ہریرہ اور علی بن حسین سے ف یعنے علامت خوبی اور کمال ایمان کے ترک کرنا اُسکا ہے اُس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اُسکے نہ رکھے اور غرض ساتھ اُسکے متعلق نہو اور شان اُسکی ایسی نہو کہ اہتمام کرے ساتھ اُسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے یعنے امر ضروری نہو مراد یعنے کہ کہتے ہیں لایعنیہ کے یہی معنے ہیں اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اُسکا رکھتا ہے وہ ہے کہ متعلق ہے ساتھ ضرورت حیات اُسکی کے معاش میں اور سلامتی ونجات اُسکی کے معاد میں متعلق معاش کے طعام ہے کہ سیری بخشے اور پانی کہ پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر اُسکی کی ہو اور مانند اسکے وہ چیزیں کہ دفع حاجت کریں نہ وہ چیزیں کہ لذت پاوے اُنسے اور بہرہ مند ودولتمند ہو اُنسے اور نہ فضول اقوال وافعال وتمام حرکات وسکنات اور متعلق معاد کے اسلام اور ایمان واحسان ہیں جیسے کہ حدیث جبرئیل میں بیچ کتاب الایمان کے مذکور ہو حاصل یہ کہ جو چیزیں ضروری ہیں اسکی معاش ومعاد میں اور سبب رضامندی مولی کے ہیں وہ تو لایعنیہ نہیں اور سوا اُنکے لایعنیہ میں داخل ہے کہ وہ چیزیں کرنے کی ہوں یا کہنے کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد لایعنیہ کی یہ ہے کہ کلام کرے تو ساتھ ایسی چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اُس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مآل میں اور مثال اُسکی یہ ہے کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اُنسے احوال سفروں کا اپنے کہ سفروں میں دیکھیں مانند پہاڑوں اور نہروں کے اور وقائع کہ وہاں واقع ہوں اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیرہ ذلک پس یہ ایسے امور ہیں کہ اگر سکوت کرتا تو اُنسے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ع (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیوں میں سے پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونے بہشت کے یعنے برکت صحبت
آنحضرت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہے تو یہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اُسنے کلام کیا ہو بیچ اُس چیز کے کہ ضرر نہ دیوے اُسکو یا بخیل کی ہو ساتھ ایسی
چیز کے کہ نقص نہ کرے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوٰۃ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہے حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تونے ساتھ
داخل ہونے اُسکے کے جنت میں شاید کہ کلام لایعنے کہا ہو اُسنے اور بخل کیا ہو اور اُسکے سوال و حساب میں گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے بہشت کے سے منع کیا گیا ہو (وَعَنْ سُفْیَانَ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ وَقَالَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ) اور روایت ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے کہ کہا کہا میں نے
یا رسول اللہ کون سی چیز بہت خوفناک ہے اُن چیزوں سے کہ ڈرتے ہو تم اُنسے مجھ پر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنے یہ اسکے شر سے بہت ڈرتا ہوں تمہارے
حق میں کہ اکثر باتیں گناہ کی اُس سے سرزد ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ
مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتے ہیں اُس سے فرشتے یعنے محافظت
کرنے والے کوس بھر بسبب بدبو اُس چیز کی سے کہ لایا بندہ اسکو یعنے جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَسِیْدٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
كَبُرَتْ خِیَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِیْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے سفیان بن اسید حضرمی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے بہت بری بات ہے از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجھکو ساتھ اُس بات کے سچا جاننے والا ہے اور تو اُس بات میں جھوٹ بولنے والا ہے
جھوٹ بولنا تو بہر حال برا ہے اور اس صورت میں بدتر ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَیْنِ فِی الدُّنْیَا كَانَ
لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے عمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا میں ہونگی اُسکی دن قیامت کے دو زبانیں آگ کی نقل
کی یہ دارمی نے ف دو رویہ اُسکو کہتے ہیں کہ وہ کسی کے سامنے ہو تو ایسی باتیں کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہے اور اُسکے پیچھے ایسی باتیں کرے کہ باعث اُسکی ایذا کی ہوں اور بعضوں نے کہا
کہ دو رویہ وہ ہے کہ دو شخصوں میں عداوت ہے پھر ایک پاس جاکر ایسی باتیں کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ میرا دوست ہے یعنے ہر ایک کے پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہے اور اُسکی محبت ظاہر کرتا ہے
ہر ایک جانتا ہے کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِیِّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے نہیں ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا اور نہ لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ اور
روایت بیہقی کے ہے نہیں ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنے والا یعنے اس روایت میں وصف کیا فاحش کو ساتھ بذی کے یعنے نہیں ہے مومن فحش کہنے والا بیباک اور کہا
ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت
ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنے والا اور عادت کرنے والا اُسکی اور نہ چاہیے اُسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت میں یہ لفظ
آئے ہیں نہیں لائق مومن یعنے مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنے والا (وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ
وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ لعنت خدا کے یعنے آپس میں ایک
دوسرے کو نہ کہے کہ تجھ پر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے کے دوزخ میں یعنے نہ کہو کہ غضب خدا کا تجھ پر اور دوزخ میں جاوے تو اور ایک روایت
میں ہے اور نہ ساتھ آگ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَی السَّمَاءِ
فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَی الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَی الَّذِیْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰی قَائِلِهَا رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہے کسی چیز کو یعنے آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑھتی ہے لعنت

لعنت طرف آسمان کے پس بند کیے جاتے ہیں دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہے لعنت طرف زمین کے پس بند کیے جاتے ہیں دروازے اسکے نزدیک ظہور لعنت کے
پھر مائل ہوتی ہے داہنی اور بائیں یعنے پس اودھر سے بھی روکی جاتی ہے پس جس وقت کہ نہیں پائی راہ پھرتی ہے طرف اُسکے کہ لعنت کیا گیا ہے پس اگر ہوتا ہے وہ لائق اُسکے تو پہونچتی ہے
اسکو اور اگر نہیں ہوتا وہ لائق اسکے پھر آتی ہے لعنت طرف کہنے والے اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے جب لعنت کی جاتی ہے کسی پر تو اول ہی متوجہ اُسپر نہیں ہوتی بلکہ جاتی ہے
کہ باہر نکلجاوں جب جگہ نکلنے کی نہیں پاتی تو متوجہ ہوتی ہے اسپر اور اگر وہ مستحق اسکا نہیں ہوتا تو پھر آتی ہے لعنت بھیجنے والے پر پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہے تو لعنت نکرے
اسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متیقن نہیں ہوتا ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ
وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک شخص کی اوڑائی ہوا نے چادر پس لعنت کی اسنے ہوا پر پس فرمایا پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر تو اسکو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہے اور تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہیں وہ لائق اسکے رجوع کرتی ہے لعنت اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے
اور ابو داؤد نے ف حکم کی گئی ہے ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہے اسکو واسطے حکمتوں کے تنگ آنا اُس سے اور مکروہ جاننا اُسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہے اور اسی طرح ہے ادب نتیج
نزول حوادث زمانہ کا اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن اور ظاہر میں ساتھ دل اور زبان کے راضی و ساکت ہو اور اگر دلمیں بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ
زبان کو نگاہ رکھے ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِي اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِي عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ)
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچاوے مجھکو کوئی میرے صحابیوں میں سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنے جنس تقصیرات اور افعال
اور خصلتوں بد سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یوں کہا اور فلانا ایسا ہے اسلیے کہ میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ نکلوں میں یعنے گھر سے طرف تمہارے اس حال میں کہ صاف سینہ ہوں
اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراضی و بالکینہ نہوں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسمیں تعلیم ہے امت کو کہ کسی کو نہ چاہیے کہ نزدیک امیروں اور بزرگوں کے بلکہ نزدیک کسی کے کسی کی طرف
سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کے نہو شرح معنی اسکے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلیں دنیا سے اس حال میں کہ دل انکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ع
(وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ) اور
روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کفایت ہے تمکو صفیہ سے یعنے انکے عیبوں سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھیں عائشہ اس سخن سے
کوتاہ قد یعنی صفیہ کوتاہ قد تھیں عائشہ نے چاہا کہ یہ عیب انکو حضرت کے سامنے ذکر کریں پس حضرت کو یہ غیبت کرنا عائشہ رضہ سے ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نے ایسا
کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اسکے دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ اُس دریا پر او تغیر کردے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر
کردے اور غالب آوے اسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اس قدر عیب کسی کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہے یہ بھی غیبت ہے اور لفظ کذا وکذا کنایہ
ہو ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہے طرف بالشت اپنے کے کہتا ہوں ظاہر تکرار کذا سے تعدد لغت اُسکی کا ہے پس شاید کہ انھوں
نے کہا ہو ہی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہے اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہے پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم
ح ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا فحش یعنے سخت کلامی کسی چیز میں یعنے کسی امر میں امور میں سے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہے اسکو اور نہیں ہوتی حیا اور نرمی کسی چیز میں مگر کہ
زینت دیتی ہے اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف کہا طیبی نے اسمیں مبالغہ ہے کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات میں ہو تو اسکو بھی عیبناک کردے یا زینت دیوے ع (وَعَنْ خَالِدِ بْنِ
مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ
بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ) اور روایت ہے خالد بن معدان سے کہ اسنے نقل کی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عار دلاوے
یعنے سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ توبہ کر چکا ہو اُس سے پہلے نہیں مرتا وہ عار دلانے والا یہانتک کہ کرتا ہے وہ اسکو مراد رکھتے تھے

اس گناہ سے کہ توبہ کر چکا ہو اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو اور نہین اسناد اسکے متصل اسلیے کہ خالد نے نہین پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کر چکا ہو اور اگر توبہ نہین کی ہو اور اُس گناہ مین گرفتار ہو تو سرزنش کرنے مین اُسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اُس سے اور یہ تفسیر یعنے قول یعنے من ذنب الخ منقول ہو امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت مین اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو احمد و طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے (**وَعَنْ** وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہو واثلہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی کے یعنے اگر کوئی مسلمان پڑا ہو بلاے دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکھتا ہو اُس سے پس اگر خوش ہو ویگا تو رحم کریگا خداے تعالے اُسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہو (**وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نہین دوست رکھتا یہ کہ نقل نکالون مین کسی کی حال آنکہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنے اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا سے بسبب اس نقل نکالنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا **ف** اسکو حرام ہو نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہو غیبت محرمہ مین ۱۲ ع (**وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادٰى اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہو جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اُسنے اونٹ اپنے کو پھر باندھ دیا پانون اُسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد مین پس نماز پڑھی پیچھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ سلام پھیرا اس اعرابی نے آیا اپنے اونٹ کے پاس اور کھولا اسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الٰہی رحم کر مجھپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہو یا اونٹ اسکا کیا نہین سنا تمنے اور کان نہین رکھا تمنے طرف اُس کلام کے کہ اُسنے کہا کہا اصحابہ نے کہ ہان سنا ہمنے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنے اُسنے جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوے پس دعا مین تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہو اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے ۱۲ ح (**وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اُسکا ہو کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کے فصل پہلی مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (**عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) روایت ہو انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہو فاسق یعنے مثلا کہا اسکو اے سردار وغیرہ ذلک غصہ ہوتا ہو پروردگار تعالے یعنے تعریف کرنیوالے پر اور ہلتا ہو اور کانپتا ہو بسبب تعریف اسکی کے عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول ہو ظاہر پر یا کنایہ ہو واقع ہونے امر عظیم سے اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کے راضی ہونا ہو ساتھ اُس چیز کے کہ اسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہو بلکہ نزدیک ہو کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہو یہ کہ پہونچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماے نے عمل اور شاعرون اور قاریون ریاکار کے داخل ہو اسمین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلاے عظیم سے جب ہی ہو کہ پرہیز کرے انکی صحبت سے ۱۲ ح (**وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ) اور روایت ہو ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہو مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کے سواے خیانت اور جھوٹ کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین سعد بن ابی وقاص سے **ف** یعنے مومن کامل مین یہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہو صدق و امانت پر کہ مقتضاے تصدیق و ایمان کے ہین یا مراد مبالغہ ہو بیچ نفی ان دونون صفتون کے مومن سے کہ جاہل بار امانت ایمان کا ہو اور ظاہر تر یہ ہو کہ مراد منع کرنا ان دو صفتون سے ہو یعنے نچاہیے کہ مسلمان متصف ہون ساتھ ان صفتون کے ۱۲ ح (**وَعَنْ** صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا) اور روایت ہو صفوان بن سلیم سے کہ کہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آیا ہوتا ہو مومن بزدل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کے کہ کیا ہوتا ہو مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہو مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہین نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے **ف** یعنے مومن جھوٹا نہین ہوتا اسلیے کہ صدق اور حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہے

ہے نفس الامر میں باطل و ناحق ہے اور یہ بھی محمول ہے اوپر تاویلات سابقہ کے اور بیچ لانے کذاب کے کہ صیغہ مبالغہ کا ہے ایما ہے اسپر کہ اگر کبھی بحکم بشریت کے بیچ بعضے جگہ کے کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سے ہو جھوٹ واقع ہو جائے تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہے اہل مدینہ سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہیں رکھا اور وقت مرگ کے بیٹھے ہوئے جان دی اور انکی پیشانی میں کثرت سجود سے سوراخ ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ پادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور مناقب انکے بہت سے ہیں ؎

(وعن ابن مسعود قال ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثہم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منہم سمعت رجلا اعرف وجہہ ولا ادری ما اسمہ یحدث رواہ مسلم) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہے بیچ صورت ایک شخص کے یعنے کبھی کبھی پس آتا ہے ایک قوم پر اور خبر دیتا ہے انکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہے قوم پس کہتا ہے ایک شخص انہیں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اسکا یعنے اگر دیکھوں تو پہچان لوں اور نہیں جانتا میں نام اسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی ہے مسلم نے ف مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یا مطلق خبر جھوٹی اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہے اسپر کہ احتیاط و تحری کرے سننے حدیث میں کہ معلوم کرے صحیح و غیر صحیح ہونا اسکا اور جو کچھ کہ سنے اور جس سے سنے نقل نہ کرے بغیر دریافت صدق اسکے کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق مرفوع کے نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ یہ ایسا حکم ہے کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کے حضرت سے ممکن نہیں حکم مرفوع میں ہے ؎

(وعن عمران بن حطان قال اتیت ابا ذر فوجدتہ فی المسجد محتبیا بکساء اسود وحدہ فقلت یا ابا ذر ما ہذہ الوحدۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوحدۃ خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ واملاء الخیر خیر من السکوت والسکوت خیر من املاء الشر) اور روایت ہے عمران بن حطان سے کہا عمران نے کہ آیا میں ابو ذر کے پاس پس پایا میں نے انکو مسجد میں گوٹ مارے ہوئے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے اے ابو ذر کیا ہے یہ تنہائی یعنے کیوں نہیں صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابو ذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تنہا بیٹھنا بہتر ہے بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہے تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر بہتر ہے چپ بیٹھنے سے اور چپ رہنا بہتر ہے سکھلانے برائی کے سے یعنے اور میں سکوت پر گوشہ نشینی و تنہائی ہوں ف تنہا بیٹھنا الخ یعنے چونکہ اسوقت میں یاران خاص سے کہ اعتماد اوپر نیکی اور صلاح انکی کے ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور چپ ہوتے ہیں تو بیٹھا ہی ہوں ؎

(وعن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مقام الرجل بالصمت افضل من عبادۃ ستین سنۃ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے ف لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور ساتھ پیش میم کے بھی آیا ہے یعنے ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنے مداومت سکوت اسکے کے شر سے افضل ہے اُس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کے ہو اور طیبی نے مقام کے معنے کہے ہیں مرتبہ اسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہے کہ عبادتوں میں بہت سی آفتیں ہیں سلامت رہنا ہے انسے بسبب چپ رہنے کے جیسے وارد ہوا ہے من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ رح نے یوں لکھا ہے کہ کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کے بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ جو سکوت کہ اسمیں جولانی کرے فکر بیچ معاد اور حقائق آلہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریائے ذکر خفی کے اور متنور ہو ساتھ نور ذات و صفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہے طاعت و عبادت جوارح یعنے اعضا سے کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہ ہو اگرچہ سالہا ہو ؎

(وعن ابی ذر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث بطولہ الی ان قال قلت یا رسول اللہ اوصنی قال اوصیک بتقوی اللہ فانہ ازین لامرک کلہ قلت زدنی قال علیک بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ عز وجل فانہ ذکر لک فی السماء ونور لک فی الارض قلت زدنی قال علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک قلت زدنی قال ایاک وکثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب ویذہب بنور الوجہ قلت زدنی قال قل الحق وان کان مرا قلت زدنی قال لا تخف فی اللہ لومۃ لائم قلت زدنی قال لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک) اور روایت ہے ابو ذر سے کہ کہا ابو ذر نے داخل ہوا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کی ابو ذر نے یا راوی ابو ذر نے حدیث دراز یعنے حدیث دراز کو یہانتک کہ کہا ابو ذر نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجھکو فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہے واسطے سب کاموں تیرے کے یعنے امور دینی و دنیوی کے کہا میں نے زیادہ کرو مجھکو یعنے اور نصیحت فرمایئے فرمایا لازم پکڑ تجھکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق تلاوت و ذکر یعنے جو کچھ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قرآن ہے اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہے تجھکو آسمان میں کہ ملائکہ یاد کرینگے تجھکو ساتھ خیر و رحمت کے ...

اور سبب نور کا ہو تیرے لیے زمین میں یعنے اس عالم سفلی میں کہ سبب ظہور نور معرفت و یقین اور ہدایت کا ہے کہا میں نے زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا لازم ہے تجکو چپ رہنا دیر تک کے مقرون
ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتوں آلہی کے اسواسطے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہے شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہے اور جا پہ بلا میں ڈالتا ہے اور مدد کرنے والی ہے تیرے لیے اوپر کاروں دین کے
کہ سلامت رکھتی ہے آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہے سبب بازخی کے کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا بچار رہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مارتا
ہے دل کو یعنے بسبب رد ہونے ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھنے نور علم و معرفت کے کہ حیات دل اس میں ہے اور کھو دیتا ہے منھ کے نور کو کہ عبارت ہے ظاہر ہونے علامت عبادت کے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہ بات ضرور ہے کہ جب دل مرتا ہے تو منھ بے نور ہو جاتا ہے اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات حسی اور معنوی کے ہے
کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا کہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنے ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیرے نفس کو کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے اور تائید و تقویت
اسکی کے ملامت سے ملامت کرنے والے کے سے کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا باز رکھے تجکو لوگوں کے عیبوں سے وہ چیز کہ جانتا ہے تو نفس اپنے سے ف ذکر خدا کا تمام افعال خیر کو بہ نیت
نصرت الی اللہ کے کریں و داخل ذکر کے ہیں اگر اس معنے پر حمل کریں تو ذکر کرنا اوس کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث میں آیا ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگرچہ امر او جمیع کے تو سبیل
ذکر جزو کے بعد کل کے بسبب زیادتی فضل و شرف کے اور ذکر اسمیں قطع تعلق کا ہے خلق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنے کے طرف مذہب لوگوں کے اور تعریف انکی کے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے وتبتل الیہ تبتیلا اور نفس اپنے سے یعنے عیوب نفس اپنے سے یعنے امر بالمعروف اور نہی منکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت انکی نکر و اپنے تئیں ذلیل سمجھ خواہ ناقص جان سے فائدہ
اپنی خلق از خود بہتر اور لاجرم کو بینہ عیب بد گرد روایت کیا ہے دیلمی نے انس سے طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس (اور عن) انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا ذر الا
ادلک علی خصلتین ہما اخف علی الظہر واثقل فی المیزان قال قلت بلی قال طول الصمت وحسن الخلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلہما اور روایت ہے انس سے کہ انہنے
نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اے ابوذر کیا نہ بتلاؤں میں تجکو دو خصلتیں کہ وہ بہت ہلکی ہیں پشت پر یعنے پشت مکلف پر اور بدن لنگنے پر یا پشت زبان پر اور بہت
بھاری ہیں میزان اعمال میں کہا ابوذر نے کہا میں نے ہاں فرمائیے فرمایا درازی چپ رہنے کی یعنے ساتھ تفکر اور خوش خلقی کے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے
نہیں عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتوں کے یعنے کوئی کام بہتر ان دو کاموں سے نہیں ف سبکی و آسانی دونوں صفتوں کی اس سبب سے ہے کہ خاموش رہنے میں محنت و مشقت
نہیں حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانے اور بات کے ترتیب دینے میں مشقت ظاہر و باطن کی ہے اور سبکی خوش خلقی میں اسی قیاس پر ہے کہ اسمیں نرمی اور آسانی اور سکون ہے بخلاف تندخوئی
اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہے انہیں میں سے (اور عن) عائشة قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وہو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین
کلا ورب الکعبة فاعتق ابوبکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود روی البیہقی الاحادیث الخمسة فی شعب الایمان اور روایت ہے عائشہ سے
کہا عائشہ نے کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر پر اس حال میں کہ وہ لعنت کرتے تھے بعضے غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف انکے اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہے تونے لعنت کرنے والوں
اور صدیقوں کو یعنے انکو کہ جامع ہیں ان دونوں صفتوں کے ہیں مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہیں ہوتی جیسے کہ اوپر حدیث گذری لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز
نہیں جمع ہوتیں یہ دونوں صفتیں قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر نے اس دن بعضے غلام اپنے کو یعنے کفارہ میں اس تقصیر کے پھر آئے ابوبکر واسطے عذر کرنے کے بیچ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نہ کرونگا میں ایسا کام یعنے کسی کو لعنت نہیں کرونگا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں پانچوں حدیثیں کہ حدیث عمران بن حطان سے اس
حدیث تک ہوتی ہیں (اور عن) اسلم قال ان عمر دخل یوما علی ابی بکر الصدیق وہو یجبذ لسانہ فقال عمر مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابوبکر ان ہذا اوردنی الموارد رواہ مالک
اور روایت ہے اسلم سے کہا کہ تحقیق حضرت عمر داخل ہوئے ایکدن ابوبکر صدیق کے پاس اس حال میں کہ ابوبکر کھینچتے تھے زبان اپنی یعنے گویا نکالنا اسکا چاہتے تھے مقصود اظہار
کرنا بیزاری کا تھا اسپر پس کہا حضرت عمر نے ٹھہرو بخشے اللہ تجکو پس کہا واسطے انکے ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہے مجکو ہلاکت کی جگہوں میں نقل کی یہ مالک نے (اور عن) عبادة بن
الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنة اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم [illegible]
[illegible] اور روایت ہے [illegible] کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متکفل ہو جاؤ واسطے میرے چھ چیزوں کے [illegible]

ہونگا مین واسطے تمہارے بہشت کا یعنے داخل ہونے بہشت کا ساتھ اچھے لوگون کے سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دئے جاؤ اور
نگہبانی کرو شرمگاہ اپنے کی یعنے حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنے دیکھنے اُس چیز کے سے کہ نہین جائز ہے دیکھنا اُسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنے مارنے سے اور
پکڑنے اُس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ ہے یا معنے ہین کہ باز رکھو اپنے نفسون کو ظلم سے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن غنم اور اسماء
بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون
ساتھ چغلی کے یعنے بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اُسکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاک و فساد اور گناہ اور زنا کو یعنے ایک جماعت
لوگ کہ پاک اور منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتے ہین انکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان
مین ف یاد کیا جاوے اللہ یعنے بیچ تعلق اور اختصاص کے ساتھ اللہ تعالے کے ایسے مرتبہ کو پہونچے ہین کہ آثار و انوار اُسکے اوپر احوال و اطوار اُنکے کے ایسے ہوید ا ہین کہ جب آنکھ انکے جمال
پر پڑتی ہے تو خداے تعالے یاد آتا ہے بسبب ظہور علامت عبادت کے اوپر مُنہ انکے کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ دیکھنا انکا مانند ذکر خدا کے ہے جیسے کہ کہا ہے علما نے کہ نظر کرنی
عالم کے منہ پر عبادت ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے منہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہے کہ دلکو روشن کر دیتا ہے اور حدیث مین آیا ہے اَلنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ اور
یہ حدیث تصدیق کرتی ہے معنے اول کو بھی آیا ہے کہ حضرت علی گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر انکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی
لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا انکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمہ توحید کا ہے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ
فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا) اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونون روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر کر و وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا
یعنے افطار نکرو اور قضا کرو بدلے اُسکے ایکدن اور اور یعنے یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اسکی ولیکن باوجود اسکے بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اسکے
بدلے رکھو احتیاطا اور کہا اُن دونون نے کسواسطے یا رسول اللہ یعنے اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنے فلانے شخص کی ف یعنے اور غیبت توڑتی ہے وضو
اور روزہ کو اور لکھا ہے علما نے کہ یہ حدیث بر سبیل تغلیظ و زجر کے واقع ہوئی ہے و الاحقیقت مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہے اور نزدیک
سفیان ثوری کے غیبت مفسد روزہ کی ہے بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہے احتیاط و تقوی اُسمین ہے کہ بعد از وقوع غیبت کے تجدید وضو کی کرنی
چاہیے بلکہ کہا ہے علما نے کہ اگر منہ سے یا سخن لا یعنے کہے اور بہت کہے تو وضو کرنا مستحب ہے واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہے اُس سے اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے
احتراز کرے ہے (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ
فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ
تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنی سخت تر ہے زنا
کرنیسے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطے غیبت سخت تر ہے زنا سے فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پس اللہ تعالی قبول کرتا ہے توبہ اسکی اور ایک روایت مین یون ہے
پس توبہ کرتا ہے پس بخشتا ہے اللہ واسطے اسکے یعنے اسلیے کہ حق اللہ کا ہے اور تحقیق غیبت والے کو نہین بخشش کیجاتی یہانتک کہ بخشے اسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہے یعنے اسلیے کہ یہ اسکا حق ہے اور
بیچ روایت انس کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اسکے توبہ نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین ف یعنے
واسطے اسکے توبہ یعنے غالبا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہے اور کانپتا ہے پس توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالا کاہل جانتا ہے اگرچہ اللہ تعالے کے نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہے اسلیے کہ جاہ جب عام ہوتی ہے تو اسکی
برائی دل سے نکلجاتی ہے یا مراد یہ ہے کہ غیبت کرنیوالا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور وہ کفر مین جا پڑے یا یہ معنے ہین کہ نہین اسکیلیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہے صحت اسکی

رضا مندی اُسکی کہ جسکی غیبت کی ہے جیسے کہ اوپر کی روایت میں گذرا ۱۲ع ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَہٗ
تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ وَقَالَ فِیْ ہٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا
یہ ہے کہ بخشش چاہے تو واسطے اُس شخص کے کہ غیبت کی ہے تو نے اُسکی کہے تو یا الٰہی بخش ہمکو اور اُسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں کہ نام اُسکی کتاب کا ہے اور کہا کہ اسکے اسناد میں
ضعف ہے ف بخش ہمکو یعنی اگر ہوں یہ جماعت تو یوں کہیں یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر ہے کہ یہ بخشش چاہنا اس صورت میں ہے کہ نہ پہونچی ہو غیبت اُسکو کہ جسکی غیبت کی ہے
اور جبکہ پہونچ جاوے اُسکو تو ضرور ہے بخشوانا اُس سے اسی طرح کہ خبر دے اُسکو جسکی غیبت کی ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کہا ہے اُسکو اور بخشواوے اُسکو اُس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ
رکھے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشواویگا اُس سے پس جبکہ بخشواویگا اُس سے ساقط ہو جاویگا اُس سے جو کچھ کہ اُسکا حق تھا اُسپر اور اگر عاجز ہو اس سبب سے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب شاید
تو بخشش چاہے اللہ تعالے سے اُسکے فضل و کرم سے امیدوار رہے کہ راضی کردے اُسکے دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہے لوگوں نے بیچ تو بہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہے
بغیر بخشوانے کے اُس سے کہ جسکی غیبت کی ہے یا نہیں کہا بعضے عالموں نے کہ جائز ہے اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت پہونچی ہو اُسکو کہ جسکی غیبت کی ہے تو توبہ
اُسکی یہ ہے کہ بخشواوے اُس سے اور اگر نہ پہونچے غیبت تو بخشش چاہے اللہ سے اور دل میں یہ رکھے کہ پھر ایسی حرکت نہیں کرنے کا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہیں
اسلیے کہ فضائل اعمال میں کفایت کرتی ہے حدیث ضعیف بھی اور جامع صغیر میں ایک روایت انس سے مقوی اسکی بھی آئی ہے کہ الفاظ اسکے یہ ہیں کفارۃ من اغتبتہ ان تستغفر لہ
ع باب الوعد باب ہے بیچ بیان وعدہ کے ف استعمال وعدہ کا خیر اور شر میں ہوتا ہے اگر مذکور ہوں خیر اور شر کہا جاتا ہے وعدۃ خیرا وعدۃ شرا اور اگر نہ مذکور ہوں تو وعدہ
استعمال کیا جاتا ہے خیر میں اور وعید و ایعاد شر میں ۱۲ ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَکْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ
بْنِ الْحَضْرَمِیِّ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ کَانَتْ لَہٗ قِبَلَہٗ عِدَۃٌ فَلْیَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْطِیَنِیْ ھٰکَذَا
وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَبَسَطَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثٰی لِیْ حَثْیَۃً فَعَدَدْتُھَا فَاِذَا ھِیَ خَمْسُمِائَۃٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے جابر سے کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی اور آیا حضرت ابو بکر صدیق کے پاس مال جانب علاء بن حضرمی کے سے کہ عامل تھے حضرت کے بحرین پر پس کہا ابو بکر نے جس کسی کا ہو حضرت پر دین یا ہو حضرت کی طرف سے وعدہ
یعنے آنحضرت نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس کہا میں نے وعدہ کیا تھا مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور
ایسا اور ایسا یعنے تین بار دونوں لپ بھر کر پس کھولے جابر نے دونوں ہاتھ اپنے تین بار یعنے واسطے دکھانے صورت عطا کے کہ آنحضرت نے اس سے وعدہ کیا تھا کہا جابر نے پس
لپ بھر کر مجھکو ابو بکر صدیق نے ایکبار پس گنا میں نے اس چیز کو کہ تھی لپ میں پس تھی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دو مثل اسکے یعنے ہزار تاکہ زیادہ ہو نقل کی ہے بخاری
اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اسکے کا خلیفہ کے لیے اور برابر ہے اسی میں وارث اور اجنبی اور اس میں اشارہ ہے اسپر کہ
وعدہ ملحق ہے ساتھ دین کے جیسے کہ آیا ہے آنحضرت سے العدۃ دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی و ابن مسعود ۱۲ ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ
قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَۃَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَھَبْنَا نَقْبِضُھَا فَاَتَانَا مَوْتُہٗ فَلَمْ یُعْطُوْنَا شَیْئًا فَلَمَّا قَامَ
اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَۃٌ فَلْیَجِیْءْ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَمَرَ لَنَا بِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنے مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تھا بڑھاپا اور تھے حسن بن علی مشابہ حضرت کے یعنے نصف اعلی میں یہ بات کہی واسطے اثبات صحبت اپنی کے حضرت سے
اسلیے کہ صغیر سن تھے صحابہ میں اور وقت رحلت کے صغیر تھے پس کہتے ہیں ابو جحیفہ کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو ساتھ اس صفت کے اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کے ساتھ تیرہ
اونٹنیوں جوان کے پس گئے ہم تا قبض کریں اُن اونٹنیوں کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچھ پس جب کھڑے ہوئے ابو بکر یعنے خطبہ کے لیے یا خلیفہ ہوئے
کہا جو کوئی کہ ہو اسکے لیے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنے کچھ دینے کا پس چاہیے کہ آوے پس کھڑا ہوا میں اور گیا طرف ابو بکر کے پس خبر دی میں نے انکی کہ
حضرت نے وعدہ کیا تھا تیرہ اونٹنیوں کے دینے کا پس فرمایا ابو بکر نے واسطے ہمارے ساتھ دینے اونٹنیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَاءِ قَالَ

بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِيْ مَكَانِهٖ فَنَسِيْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا هُوَ فِيْ مَكَانِهٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے عبداللہ بن ابی الحمساء سے کہا خریدا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبی ہونے سے اور باقی رہا واسطے حضرت کے مجھپر کچھ سول پس وعدہ کیا مین نے حضرت سے یہ کہ لاؤنگا مین انکے لیے بقیہ سول کو بیچ جگہ انکی کے کہ جہان آپ بیٹھے تھے یا بیچ جگہ بیع کے پس بھول گیا مین وہ وعدہ پس یاد کیا مین نے بعد تین دن کے پیچھے اور لیگیا مین وہ سول نزدیک آنحضرت کے اسی جگہ پس ناگہان دیکھا مین نے کہ آنحضرت وہین بیٹھے ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت مین ڈالا تونے مجکو مین اسی جگہ ہون منتظر تیرا تین دن سے نقل کی یہ ابی داؤد نے ف لفظ حمسا مشکوۃ کے نسخون مین ساتھ تقدیم حاء حطی مفتوحہ کے سین ساکنہ پر واقع ہوا ہے اور اسیطرح مصابیح کے نسخون مین ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ سہو و خطا ہے مصابیح والے سے اور اسی کی تقلید مشکوۃ والے نے کی اور صواب ابی الحمسا ساتھ تقدیم میم کے سین پر ہے جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابون مین مذکور ہے اور انتظار کرنا حضرت کا واسطے پورا کرنے وعدے کے تھا نہ واسطے لینے سول مذکور کے اور اسی مین تعلیم ہے امت کو پورا کرنے وعدے کی اور وعدے کے پورا کرنیکا حکم سب نبیون مین رہا ہے اور سب رسول محافظت اسکی کرتے رہے ہین چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کے فرمایا وابراہیم الذی وفی شرح ع (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهٖ اَنْ يَّفِيَ لَهٗ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نقل کی انہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے اور نیت مین ہو پورا کرنا اس وعدہ کا اسکے لیے اور نہ پورا کیا یعنے بسبب کسی عذر کے اور نہ آیا وقت وعدہ کے پس نہین گناہ اسپر نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہو اگرچہ وفا نکرے گنہگار نہین ہوتا اور یہ بھی اس سے سمجھا گیا کہ جس نے وعدہ کیا اور نیت مین یہ ہے کہ نہین وفا کریگا اسکو تو گنہگار ہوتا ہے برابر ہے کہ پورا کیا اسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ یہ اخلاق منافقین سے ہے اور بعضون نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کے حرام ہے اور مراد حدیث مین بھی یہی ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کرے اسکو اور وفا سے وعدہ واجب ہے یا مستحب اسمین اختلاف ہے جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہے لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہے کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہے اور عمر بن عبدالعزیز بھی انھین مین سے ہین اور عبداللہ بن مسعود وعدہ کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی آیا ہے کہ فرماتے تھے لفظ عسی شرح ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِيْهِ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اور روایت ہے عبداللہ بن عامر سے کہا بلایا مجکو میری مان نے ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میرے گھر مین پس کہا میری مان نے آگاہ ہو آ دون مین تجکو پس فرمایا واسطے انکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تھا تونے دینیکا اسکو کہا ارادہ کیا تھا مین نے یہ کہ دون مین اسکو ایک کھجور پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اسکو کچھ لکھا جاتا تجھپر ایک جھوٹ نقل کی ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف کیا ارادہ کیا تھا الخ آنحضرت سمجھے کہ کہنا اسکا لڑکے کو کلام مذکور واسطے پاس خاطر اسکی کے ہے جیسے کہ بچون کے آگے وقت رونے کے تشکر کرتے ہین اور جھوٹ بولتے ہین اور ڈراتے ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کے اس عورت سے پوچھا ہے ح الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ) روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک انھین سے نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تھا تاکہ نماز پڑھے پس نہین گناہ اسپر نقل کی یہ رزین نے ف صورت اسکی یہ ہے کہ دو شخصون نے آپس مین وعدہ کیا کہ فلانی جگہ فلانے وقت ہم دونون آوینگے اور جمع ہونگے پھر ایک ان دونون مین سے پہلے وہان گیا اور منتظر دوسرے کے آنیکا رہا اتنے مین وقت نماز کے اور وعدہ دوسرے کا وقت گذشت آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اسکا بیٹھا تھا مسجد کے اندر انتظار نکرے اور نماز کے لیے اوٹھکر چلا جاوے خلاف وعدہ اسنے نکیا اور گنہگار نہین ہوگا اسلیے کہ جانا نماز کے لیے ضروریات دین سے ہے اور اگر پہلے نماز کے وقت نماز کے بلا ضرورت اوٹھکر چلا جاوے برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی امر ضروری باعث [illegible]

ہنس آجاوے اسکے لیے بھی جانا جائز ہو ع باب المزاح باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کے ف لفظ مزاح ساتھ زیر میم کے مصدر ہی یعنے خوش طبعی کرنے کے اور ساتھ پیش میم کے اسم ہی معنے مطائبہ یعنے خوش طبعی کے اور مزاح اُس خوش طبعی کو کہتے ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کے ہو اور اگر ساتھ ایذا کے ہو تو اسکو سخریہ کہتے ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہی لاتمار اخاک ولاتمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کرے اُسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسنے اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سے اور فکر سے مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اسکے ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کردیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم ہے ان امور سے پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بھی کرتے تھے واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کے اور موانست کے اور سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہے کہ یہ قول مخالف اس حدیث کے ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سے کہ کہا مارأیت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت کے برابر اور کوئی اپنے نفس پر قادر نہین ہوسکتا پس یہ مخصوصات حضرت کی سے ہو اور اوروں کو ترک کرنا اسکا اولے ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتے ہین ہمسے فرمایا کہ مین نہین کہتا مگر حق پس حاصل یہ کہ سوا آنحضرت کے اور لوگ اہل دین سے بھی ہین مگر جبکہ قدرت رکھتا ہو مستقیم رہنے کی اُسکے حد پر اور نہ منحرف ہونے کی راہ اُسکی سے ع الفصل الاول فصل پہلی (عن انس قال ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر کان له نغیر یلعب به فمات متفق علیہ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا انسنے کہ تحقیق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط و خوش طبعی کرتے ہمسے یہانتک کہ فرماتے یعنے بطریق خوش طبعی کے واسطے بھائی چھوٹے میرے کے اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر تھا چھوٹے بھائی میرے کے لیے نغیر کھیلتا تھا ساتھ اُسکے پس مرگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس کا یہ چھوٹا بھائی تھا اخیافی یعنے ماں شریک کہ اُسکا باپ تھا ابوطلحہ زید بن سہل انصاری اور اسکا نام تھا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کے سرخ چونچ کا اور بعضون نے کہا کہ مثل چڑیا کے ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نے کہا کہ اہل مدینہ اسکو بلبل کہتے ہین پس وہ جانور لعل ہوگا یا مانند اسکے اسکو لیکے بھائی انکا حضرت کے پاس آیا کرتے تھے جیسے کہ چھوٹے آتے ہین ناگہان وہ جانور مرگیا پھر جو وہ حضرت کے پاس حاضر ہوتا تو فرماتے از راہ خوش طبعی کے کہ اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اُسکی صغر کی واسطے موافقت سجع نغیر کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کھیلنا جانور سے اگر عذاب نکرین اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چھوٹے کی اور داخل نہین ہی جھوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کے ہی ع الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتے ہین ہمسے فرمایا کہ تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے سچ اور نہین ہی ایک تمہار اعادر اس حصر پر واسطے نہ معصوم ہونے تمہارے کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ منشاء صحابہ کے سوال کا یہ تھا کہ آنحضرت نے منع کیا تھا انکو مزاح سے جیسے کہ اوپر گذرا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی کہ مگر سچ یعنے مین مزاح کرنے مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کے ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کے معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کے یہی ہی کہ اگر متضمن جھوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکے مداومت اُسپر نکرنی چاہیے کہ ہیبت و وقار کو کھو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سے تھا جیسے کہ آگے حدیث سے معلوم ہوگا (وعن انس ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حاملک علی ولد ناقۃ فقال ما اصنع بولد الناقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہل تلد الابل الا النوق رواہ الترمذی وابو داود) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف وہ شخص سمجھا تھا کہ بچہ اونٹنی سے چھوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کے نہین ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تھی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کے فرمایا بعد ازان تنبیہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کے اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کے سننے والے کو کہ تامل کرے اسمین اور مسبقت کرے اُسکے رد پر مگر بعد غور کرنے کے ع (وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له یا ذا الاذنین رواہ ابو داود والترمذی) اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو اے دو کانون والے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے ف اسمین خوش طبعی بھی ہی اور تعریف بھی ہی انس کی ذکا اور فہم اور خوب سننے کی ع (وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لامرأۃ عجوز انہ لا تدخل الجنۃ عجوز فقالت وما لهن وکانت تقرأ القران فقال لها اما تقرئین القران انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابکارا رواہ رزین وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح) اور روایت ہی

انس سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے یعنے بطریق مزاح کے ایک عورت بڑھیا کو یعنے جب اُسنے التماس دعا کی کی آنحضرتؐ سے ساتھ داخل ہونے
بہشت کے یہ کہ نہ داخل ہوگی بہشت مین بڑھیا یعنے پس کہا بڑھیا نے ازراہ تحیر و حسرت کے کیا ہے واسطے اُنکے کہ نہ داخل ہونگے بہشت مین اور تھی وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطے
اُسکے کیا نہین پڑھا تونے قرآن مین کہ تحقیق ہم پیدا کرینگے بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرینگے ہم اُنکو کنواریان یعنے بڑھیون کو بھی باکرہ اُٹھاوینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پس
درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیان بصفت بڑھاپے کے بہشت مین نہین داخل ہونگی نقل کی یہ رزین نے یعنے بایں الفاظ کہ مشکوٰۃ مین مذکور ہین اور شرح السنہ مین کہ بغوی کی کتاب ہے
ساتھ لفظ مصابیح کے ہے ف مصابیح مین یون ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہونگی بڑھیان پس منھ پھیرا اور گئی وہ عورت اس حال مین کہ روتی تھی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ
خبر دو اسکو کہ نہین داخل ہوگی بہشت مین درحالیکہ بصفت بڑھاپے کے ہوگی اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابکارا انتہی (وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ
كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا
وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ
فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ
كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے انس سے یہ کہ ایک شخص باہر کا رہنے والا تھا نام اُسکا زاہر بن حرام اور تھا وہ تحفہ لاتا
واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر سے یعنے ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ اور لکڑیون اور پھولون وغیرہ کے اور سامان سفر کا درست کردیتے اُسکو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنے مدینہ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اُسکے حق مین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہے باہر کا کہ لاتا ہے ہمارے لیے باہر کی چیزین اور ہم
گماشتہ مین اُسکے شہر کے دیتے ہین اُسکو چیزین شہر کی اور تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے اُسکو اور تھا ظاہر بدشکل پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنے بازار
مین اور وہ بیچتا تھا اسباب اپنا پس کولی بھرے آنحضرت آ کے اُسکے پیچھے سے اس حال مین کہ وہ نہین دیکھتا تھا آنحضرتؐ کو یعنے پیچھے بیٹھکر دونون ہاتھ اُسکی بغلون کے نیچے سے نکالکر
اُسکی آنکھون پر ہاتھ رکھدیے تا نہ پہچانے پس کہا زاہر نے چھوڑ مجکو کون ہے یہ پس کنکھیون سے دیکھا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہین قصور کرتا تھا
اپنی پیٹھ کے لگانے مین ساتھ سینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ پہچانا آنحضرتؐ کو یعنے واسطے حاصل کرنے برکت کے اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے کون شخص
خریدے غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہے خدا کی پاؤ گے مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرتؐ نے لیکن نزدیک خدا کے نہین تو ناکارہ نقل کی یہ شرح السنہ مین ف غلام کہنا
زاہر کو ظاہر ہے اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ استفہام کی خریدنے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہے لغت مین کبھی اوپر مقابلہ شے کے اور کبھی اوپر استبدال کے یہ ہے کہ حضرت نے ارادہ کیا
کہ کون شخص مقابل کرتا ہے اس غلام کے اکرام کو یعنے اُسپر اکرام کرے یا کون بدلے اُسکو مجھسے کہ لادے میرے پاس مثل اسکے اور ممکن ہے یہ کہ ہو قبیلہ تجرید سے پس معنے یہ ہونگے کہ کون شخص
لے اس عبد کو انتہی (وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا آیا مین رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک مین اس حال مین کہ حضرت تھے بیچ خیمے چمڑے کے پس سلام علیک کی مین نے پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آؤ پس کہا مین نے بطریق مزاح کے
آیا تمام بدن میرا آوے یا تمام بدن اپنے کو ولاؤن مین یا رسول اللہ فرمایا آنحضرتؐ نے آوے تمام بدن تیرا یا ور لا اپنے تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمے کے کہا عثمان بن
ابی العاتکہ نے کہ راوی ہے اس حدیث کا ہے سواے اسکے نہین کہ کہا عوف نے ور لاؤن تمام بدن اپنے کو واسطے چھوٹے ہونے قبہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس سے معلوم
ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتے تھے حضرت سے مقام بے تکلفی مین انتہی (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا
دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ اَبُوْ بَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن آنے کا چاہا ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہؓ کی بلند پس جب داخل ہوئے گھر میں ابوبکرؓ پکڑا عائشہؓ کو تا طمانچہ ماریں انکو اور کہا نہ دیکھوں میں تجھکو یعنے بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیقؓ کو یعنے مارنے حضرت عائشہؓ کے سے اور نکلے ابوبکرؓ غصہ میں پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے ابوبکرؓ کسطرح دیکھا تونے مجھکو اے عائشہؓ چھڑایا میں نے تجھکو اس شخص سے یعنے ابوبکرؓ سے کہا عائشہؓ نے پس درنگ کی حضرت ابوبکرؓ نے یعنے نہ آئے ملازمت آنحضرت میں کئی دن یعنے بسبب خفگی کے کہ عائشہؓ سے رکھتے تھے یا بسبب شرمندگی کے حضرت سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن آنے کا چاہا پس آئے اور پایا عائشہؓ کو اور آنحضرتؐ کو صلح میں بیٹھے پس کہا ابوبکر صدیقؓ نے اون دونوں کو داخل کرو مجھکو بیچ صلح اپنی جیسے کہ داخل کیا تھا تم نے مجھکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہمنے تحقیق کیا ہمنے داخل کیا تمکو صلح میں مکرر تاکید کے لیے فرمایا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ظاہر مزاح اسمیں قول آنحضرتؐ کا ہے کہ عائشہؓ کو کہا کس طرح دیکھا تونے مجھکو کہ چھڑایا تجھکو اس شخص سے اور اسی لیے نہ فرمایا کہ تیرے باپ سے گویا آنحضرت نے بعید ڈالا ابوبکرؓ کو عائشہؓ سے بقصد مزاح کے بیچ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے لیتے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اس سے یعنے ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اسکو اور حضرت شیخ رح نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو اسکو یعنے وعدہ کو پورا کر یا سرے سے وعدہ کرے مت اور راہ وعدہ کرنے کی بند کر تا خلاف وعدگی نہ پڑے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

باب ہے بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح میں ہے فخر اور فخور نازیدن یعنے اترانا باب نصر سے تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کے تفخر مثلہ مفاخرت برابری کرنی فخر میں افتخار و تفخر برھانا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطے حق کے ہو اور واسطے مصلحت دینی کے اور اظہار قوت کے اعدائے دین پر تو جائز ہے اور اصحاب وسلف سے آیا ہے اور اگر ناحق بطریق تکبر اور [illegible] ماننے کے ہو تو مذموم ہے اور اکثر استعمال اسکا صرف میں باطلہ کے آتا ہے اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ انکو کہتے ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کرے اور انکے لیے غضب کرے اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے انکے لیے کذا فی القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹے اور اقربا باپ کی جانب کے اور تعصب اصل میں [illegible] تشدید اور سخت کرنے کے آتا ہے چنانچہ اسیلیے پٹھے کو عصب کہتے ہیں کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑوں بدن کا ہے اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہے اپنی قوم سے اور تعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کے لیے اور وہ کہ جدال و خصومت کرے ایک مذہب دین واسطے اظہار قوت و شوکت کے اور تعصب بھی اگر حق ہو اور ضمن ظلم نہ ہو تو [illegible]ن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کے ہو مذموم ہے اور اکثر اطلاق اسکا ظلم و ناحق میں آتا ہے جیسے کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کیے جاوینگے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ فَقَالَ اَکْرَمُہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاہُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ہٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ہٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُہُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا آدمی بزرگ ہے فرمایا بزرگ تر انکا نزدیک خدا کے پرہیزگار انکا ہے یعنے اگر بزرگی باقی پوچھتے ہو کہ اسمیں اعتبار منسوب ہونے کا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل انکے کے اور خصائل نفس اپنے کے نہو وہ تقوی ہے کہا اصحاب نے نہیں اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا آنحضرتؐ نے یعنے اگر بزرگی حسب و نسب سے پوچھتے ہو تو بزرگ لوگوں کا اس راہ سے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پرپوتا دوست خدا کا یعنے طرح طرح کی بزرگیاں جمع ہوئی ہیں کہ خود بھی نبی ہیں اور تین پشت بھی انکی نبی ہیں اور پردادا کو انکے لقب خلیل اللہ کا ملا ہے کہ اللہ تعالے نے انکو دوست خاص اپنا پکڑا اور وہ متصف تھے ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاص اور عدل اور ریاست کی دین اور دنیا میں پس اس اعتبار بزرگتر وہ تھے کہا اصحاب نے نہیں اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس اصول اور حسب اور نسب اولاد عرب سے سوال کرتے ہو جیسے کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنے کے اور باپوں اپنے کے افتخار اور دعوے بزرگی کا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے میں ساتھ ان صفات کے بزرگی کرتے ہیں بلا اعتبار تقوے اور نسب کے کہا کہ ہاں ہم پوچھتے ہیں فرمایا بہترین تمہارے جاہلیت میں بہتر تمہارے ہیں اسلام میں یعنے جو کہ جاہلیت میں بزرگتر اور رئیس تر اور پسندیدہ تر تھے

بزرگتر اور عزیزتر ہیں اسلام میں جو سبقت کرنے فقیہہ و دانا ہوں ساتھ شرائع اور احکام دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جنکی جوہر ذات میں صفات حسن کہ ساتھ انکے ممتاز و متعین تھے جاہلیت میں ساتھ اُن صفات کے اسلام میں بھی معزز و مکرم ہوے غایت یہ کہ جاہلیت میں ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کے ملوث و مظلوم تھے اور ساتھ ہوائے شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کے مطہر اور منور ہوے اور تابعدار حق کے اور اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات و اشخاص لوگوں کے ہیں جیسے کہ اور روایت میں آیا الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ الخ کہ کتاب العلم میں مذکور ہو چکی ہے (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم رواہ البخاری) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پروتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نے (وعن البراء بن عازب قال فی یوم حنین کان ابو سفیان بن الحارث اخذا بعنان بغلتہ یعنی بغلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما غشیہ المشرکون نزل فجعل یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب قال فما رؤی من الناس یومئذ اشد منہ متفق علیہ) اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا براء نے کہ دن جنگ حنین کے تھا ابوسفیان بن حارث پکڑنے والا باگ خچر انکے کی یعنے خچر آنحضرت کی پس جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکوں نے اوترے یعنے خچر پر سے پس شروع کیا کہ فرماتے تھے اس رجز کو میں ہوں نبی نہیں کچھ جھوٹ اسمیں میں ہوں بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نے پس نہیں دیکھا گیا لوگوں میں سے اُس دن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت خچر کو ہانکتے تھے تا حملہ کریں لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا انھوں نے اوترے اسمیں دلیل ہے اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کے کہ ایسے معرکہ میں کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئے تھے اور صورت شکست کی لشکر اسلام میں ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھے اور حملہ کرتے تھے اور جب نہ چھوڑا انھوں نے پیادہ ہوے اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنے سے منع فرمایا ہے آنحضرت نے لیکن یہ فخر کرنا اس طرح کا نہیں کہ جو ممنوع ہے کہ وہ وہ ہے کہ برسم جاہلیت کے بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب و نفسانیت کے ہو اور یہ فخر کرنا مقابلہ میں کفار کے تھا کہ وہ جائز ہے اور یہ بھی تھا کہ بعضے لوگ اہل کتاب اور کاہنوں میں سے پہلے ظہور حضرت کی خبر دیتے تھے ساتھ ظاہر ہونے امر نبوت انکی کے اور نشانوں نبوت سے کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب میں سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتے تھے کہ میں وہی پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہوں کہ نشان دیتے تھے ساتھ ظہور میرے کے (وعن انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خیر البریۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراہیم رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین خلق کے ابراہیم تھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہیں پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوے جواب اسکا تین طرح پر دیا ہے علما نے ایک تو یہ کہ آنحضرت نے یہ بطریق تواضع اور تنزل کے فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور باپ ہونے کے جیسے کہ ایک شخص کہ لائق ہے ساتھ تعظیم و تقدیم کے وہ اور کو اپنے پر مقدم رکھے اور تعظیم کرے دوسرا یہ کہ حضرت نے پہلے اسکے فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کے اپنے وقت میں تھے ولیکن عبارت مطلق لائے واسطے مبالغہ کے ہے (وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ) اور روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کے جیسے کہ زیادتی کی نصاریٰ نے بیچ تعریف بیٹے مریم کے یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوائے اسکے نہیں کہ میں بندہ خدا کا ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہے کہ بندہ حقیقی وہی ہیں اور سب کامل تر اس صفت میں اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کے ہے (وعن عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد رواہ مسلم) اور روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف میرے یہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہاں تک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث میں دلیل ہے اوپر کہ فخر بطریق تکبر و ستم کے ہو حرام ہے (الفصل الثانی) فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِّنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ) روایت ہے ابی ہریرہ سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز آوینگے وہ قوم کہ فخر کرتے ہیں ساتھ باپوں اپنے کے کہ مرگئے سوائے اسکے نہیں کہ وہ کوئلے دوزخ کے ہیں یا البتہ ہونگے ذلیل تر نزدیک خدا کے یعنے اگر باز نہ آوینگے فخر کرنے سے ہونگے خدا کے نزدیک خوار تر کرم نجاست کی سے کہ ڈھکیلتا ہے نجاست کو ساتھ ناک اپنی کے تحقیق اللہ تعالی نے دور کی تم سے نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں کے نہیں آدمی مگر مومن متقی ہے یا فاجر بدکار یعنے پھر فخر کرنا ساتھ باپوں کے اور تکبر کرنا اسکو لائق نہیں اگر متقی ہے تو وہ خود عزیز ہے ساتھ باپوں کے فخر کرنے کی کیا حاجت اور کیا لائق حال اسکے کے ہے جو اگر فاجر ہے تو ذلیل ہے نزدیک خدا کے اسکو تکبر کرنے کی کیا جگہ تمام آدمی اولاد آدم ہیں اور آدم پیدا ہوئے مٹی سے یعنے اور مٹی خوار و پست ہے اور تعزز اور ترفع اسکو سزاوار نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف مگر کوئلے دوزخ کے کہ دوزخ کی آگ میں سوختہ اور سیاہ ہوتے ہیں مانند کوئلوں کے ورود اسکا مشرکوں کے حق میں ہے کہ بالیقین دوزخ میں ہیں اور اگرچہ حق غیر مشرکین کے اعتبار کریں اسکو بھی محتمل ہے اسلیئے کہ مرنا انکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا جگہ فخر کرنے کی ہے اور لفظ خرء ساتھ پیش خ اور زیر کے بھی اور ساتھ سکون رے کے اور آخر میں ہمزہ یعنی پلیدی کے تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنے والوں کو ساتھ باپوں کہ ایام جاہلیت میں مرے ہیں ساتھ کرم نجاست کے اور تشبیہ دی انکے باپوں کو کہ مرے ہیں ساتھ پلیدی کے اور تشبیہ دی انکے فخر کرنے کو ساتھ باپوں کے ساتھ ڈھکیلنے اور ہلانے کرم کے نجاست کو کیا خوب کہا ہے کسی نے ؎ دوش دیدم کہ جعلے میگفت ؎ پدر من وزیر خاقان بودہ است ؎ باوجودیکہ نیست معلومم ؎ خود گرفتم کہ آنچنان بودہ است ؎ مجلسی دیدہ کہ گہ خوردہ است ؎ لیکن بعہد قدیم نان بودہ است ع (وعن مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا یعنے میرے باپ نے یعنے عبد اللہ نے کہ صحابی ہے جیسے کہ ابو داؤد میں ہے گیا میں بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گری کے بھیجا تھا بنی عامر نے انکو طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے یعنے بعد پہونچنے کے کہ آپ سردار ہیں ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہے پس کہا ہمنے آپ بہترین ہمارے ہیں از روئے بہترائی کے اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش میں پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سے بھی کمتر یعنے مبالغہ نکرو میری تعریف میں ساتھ اس چیز کے کہ لائق خدا تعالی کے ہو نہ مخلوق کے یعنے اس مقدار کہ سکتے ہو بلکہ اگر اس سے بھی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ میں نجاؤ بہتر ہے اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کے اسکی طرف سے کہنے لگو اور لفظ جری ساتھ زیر جیم اور زیر را اور تشدید یے کے وکیل کو کہتے ہیں کہ جاری مجری موکل اپنے کے ہے اور لایستجرینکم کو ساتھ ہمزہ کے جگہ ی کے بھی پڑھا ہے جرات سے یعنے دلیر و بیباک نکرے شیطان تمکو کہ جو کچھ کہ چاہو اور سردار خدا ہے یعنے وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور روح کہ پیشانی سبکی دست قدرت اسکے میں ہے وہ خدا ہی ہے نہ اور کوئی کہا ہے علمائے کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت پر اس سبب سے تھا کہ انھوں نے خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتھ امرا اور روسا قوم و قبائل کے کرتے ہیں اور چاہیے یوں تھا کہ خطاب کرتے ساتھ لفظ نبی کے اور رسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہے نہ انکار تھا بسبب ثابت کرنے اصل سیادت انکی کے اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم کے ہیں بلا شبہ ع (وعن الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے حسن سے اُنہنے نقل کی یہ سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہے اور کرم تقوی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حسب کہتے ہیں فضیلتوں اور خصلتوں کو کہ آدمی شمار کرتا ہے اور گنتا ہے اپنی اور اپنے بزرگوں کی پس فرماتے ہیں کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگوں کے یہی مال ہے کہ مرد بغیر مال کے سب کے نزدیک بیقدر و خوار ہے اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہے اور شامل ہے تمام فضیلتوں کو لیکن نزدیک اللہ تعالے کے اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہے اور بغیر تقوی کے کوئی فضیلت اعتبار نہیں رکھتی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ع (وعن اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو کوئی کہ نسبت کرے ساتھ نسبت جاہلیت کے پس کٹواؤ اسکو ہن باپ اسکے کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ میں ف لفظ ہن ساتھ زیر ہ اور تخفیف نون کے اور نہایہ میں ہے ساتھ تخفیف و تشدید کے [illegible]

کہ نام اسکا ہنے سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کے بھی اطلاق کرتے ہیں پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کرے ساتھ باپ داداؤں اپنے کے کہ ایام جاہلیت میں گذرے ہیں پس کٹوا دو اسکے منہ میں
ذکر لوا یعنی کہو اسکو کہ کاٹے اور منہ میں ڈالے ستر باپ اپنے کا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے تا مفاخرت نکریں ساتھ انکے اور بعضوں نے کہا کہ معنے اسکے
یہ ہیں کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر یعنی رسوم جاہلیت کے قبیلہ برابر کہنے اور لعنت کرنے اور عار دلانے اور گالی گلوج کرنے لوگوں کے سے پس ذکر کرو صراحۃ نہ کنایۃ واسطے اسکے
قبائح باپ اسکے کی قسم پرستش بتوں سے اور زنا کرنے سے اور شراب پینے سے اور مانند انکے کے تا کہ وہ کسی کو نہ برا کہے اور آبروریزی نکرے ہو ح ع (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُقْبَۃَ عَنْ
اَبِیْ عُقْبَۃَ وَکَانَ مَوْلًی مِّنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ
هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عقبہ سے کہ نقل کی ابی عقبہ سے اور تھا وہ مولی یعنے بعض انصار کا اور اصل میں اہل فارس
سے تھا کہا ابو عقبہ نے کہ حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں پس مارا میں نے ایک شخص کو مشرکین میں سے یعنے تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا میں نے لے تو یہ ضرب
میری طرف سے اور میں ہوں غلام فارس کا یعنے دلیر و بہت مارنے والا پس دیکھا آنحضرت نے طرف میرے اور فرمایا کیوں نہ کہا تو نے کہ لے مجھسے اور میں غلام ہوں انصاری نقل
کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے اگر اس مقام میں نسبت انصار کی طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کے ہیں اور بحکم مولی القوم منہم کے تو انہیں سے ہے تو یہ بہتر ہوتا بہ نسبت
کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہیں اور سوائے بعض انصار کا عادت یون تھی کہ اہل عجم جو ایمان لاتے اور ہجرت کرتے تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کے مہاجرین اور انصار
میں سے پناہ پکڑتے تھے اور باگ اختیار اپنے کی نیک بد میں انکے ہاتھ میں دیتے اور اسکو موالاۃ کہتے تھے اور ایک قسم موالے عتاقہ ہے یعنے غلام آزاد کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی
تھے نام انکا رشید تھا ساتھ پیش را و زبر شین کے اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہے ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ کَالْبَعِیْرِ
الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے ابن مسعود سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ مدد کرے اپنی قوم کی ناحق پس وہ
مانند اونٹ کے ہے کہ گر پڑا کنوین میں پس وہ کھینچا جاتا ہے ساتھ دم اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جو کوئی بلند کرے نفس اپنے کو ساتھ مدد کرنے قوم اپنی کے باطل پر پس اسکو
پس وہ مانند اس اونٹ کے ہے کہ کنوین میں گرا اور ہلاک ہوا یعنے یہ گناہ کے کنوین میں گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اسکے نکالنے کی نرہی اور بعضوں نے کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتھ
اونٹ ہلاک ہونے والے کے اسلیے کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونے والا ہے اور مشابہت دی انکے مددگار کو ساتھ دم اس اونٹ کے جیسے کہ کھینچنا اونٹ کا ساتھ دم اسکی کے نہیں خلاص کرتا اس
اسکو مہلک سے اسی طرح یہ مددگار نہیں خلاص کریگا انکو کنوین ہلاکت کے سے کہ پڑے ہیں وہ اسمیں ہو ح ع (وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِیَّۃُ قَالَ اَنْ
تُعِیْنَ قَوْمَکَ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا واثلہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہے عصبیت یعنے جاہلیت فرمایا یہ کہ مدد کرے تو قوم اپنی کی ظلم پر
نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچھا ہے جیسے کہ حدیث آیندہ میں فرمایا ہے ح (وَعَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِهٖ مَا لَمْ یَاْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے پس فرمایا کہ بہترین تمہارا وہ ہے کہ دفع کرے لوگوں کے ظلم کو اپنی قوم سے جبتک کہ گنہگار نہو یعنے بسبب اس دفع کرنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر کہا جاوے کہ وہ دفع
ظلم کرتا ہے دفع ظلم سے ظلم میں کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سے ظلم کے دفع کرنے پر تو اسکو ہاتھ سے مارنا روا نہیں اور اگر مارنے سے حاصل ہو تو جان سے مار ڈالنا روا نہیں
اور اگر قدر حاجت سے زیادتی کرے تو ظلم متعدی ہے ح (وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّۃً وَلَیْسَ
مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنے اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص
کہ بلاوے طرف عصبیت کے یعنے باعث ہو لوگوں کو کہ حمایت کریں اسکی باطل پر اور نہیں ہم سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب عصبیت کے اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر
عصبیت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بہر تقدیر عصبیت یعنے حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کے ہو مذموم و ممنوع ہے ح (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے ابی درداء سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے یعنے عیب اسکی

یا بود اود نے **ف** یعنی محبت میں اگر برائی دیکھتا ہو تو اچھی معلوم ہوتی ہے اور اگر اُس سے بد سنتا ہو تو اچھا جانتا ہو بسبب غلبہ محبت کے محبوب چیز کے عیب دیکھتا ہو
اور نہ سنتا ہو یا یہ مراد ہو کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہو محب کو غیر محبوب سے کہ مارے جمال اُسکے کے نہ دیکھتا ہو اور نہ سوائے کلام اُسکے کے سنتا ہو اور لا اس حدیث کا اس باب میں دلالت
کرتا ہو اسپر کہ وارد ہوئی ہو یہ حق اُس شخص کے کہ حمایت کرتا ہو کسی کی باطل پر بسبب محبت اُسکی کے نہ حق دیکھتا ہو اور نہ سنتا ہو مارے محبت کے حمایتی بن رہا ہو **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری (عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرِ الشَّامِيِّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ مِنِ امْرَاَةٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہو عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے
نقل کرتا ہو ایک عورت سے کہ تھی اونہیں سے کہا جاتا تھا اسکو فسیلہ اُس عورت نے کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس
عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہو دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہو کہ مدد کرے مرد اپنے قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے
(وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ
وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہو عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمہارے
نہیں ہیں جگہ برا کہنے اور عیب سازی اوپر کسی کے تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کے نہیں بھرتے تم اُسکو نہیں واسطے کسی کے کسی پر بزرگی مگر ساتھ دین اور
تقوی کے کفایت کرتا ہو شخص کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** برابر ایک صاع الخ یعنے تم سب برابر
ہو نسبت میں طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے اُس چیز کے کہ پیمانہ میں ہو یا برابر ہونے اُسکے کے ساتھ پیمانے کے جس وقت کہ نہ بھرے پورا اور تقوے کے یعنے
بچنے کے شرک خفی و جلی سے اور احتراز کے کبائر و صغائر سے حاصل یہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان و خسران میں ہیں مگر صاحب تقوی و کمال دینداری جیسے کہ اشارہ کیا طرف اُسکے
سبحانہ تعالے نے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہ معنی نقل کیے ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک
ایک دوسرے کے نقصان میں مانند طف صاع کے کہ نہ بھرا ہوا اور طف صاع نزدیک بھرنے کے پیمانہ یعنے نزدیک و برابر ہو نقصان میں اور نہ پہونچنے میں درجہ کمال کو
بسبب ہونے تمہارے کے اولاد آدم کہ پیدا کئے گئے ہیں خاک سے **بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ** باب ہو بیچ بیان بر و صلہ کے **ف** بر ساتھ زیر بے کے بمعنے احسان و نیکی کے
ہو اور مراد بیان نیکی کرنی ساتھ والدین کے ہو بر ضد اُسکی عقوق ہو اور صلہ لغت میں بمعنے ملانے اور پیوند کرنے کے ہو اور مراد بیان انعام و احسان ہو ساتھ اقارب کے بیچ
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ
قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہو ابوہریرہ سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہو ساتھ اچھی صحبت میرے رکھنے
میرے کے فرمایا ماں تیری کہا اوس نے پھر کون ہو فرمایا ماں تیری کہا اُس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنے چوتھی بار میں فرمایا کہ باپ لائق تر ہو
اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنے بعد ماں باپ کے اور
قرابتیوں میں ترتیب قریب کی ملحوظ رکھ جو بہت قریب ہو مقدم تر اور مستحق تر ہو ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہی
کہ ماں کے لیے تین حصہ احسان ہو بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہو بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہو کہ حق والدہ کا بہت
بڑا ہو حق باپ سے اور نیکی و احسان کرنا اُسپر واجب تر ہو بعد تر ہو اور اگر بیچ درمیان رعایت حق دونوں کے متعذر ہو یعنے رعایت کرنی دونوں کے حق کی مشکل ہو جیسے کہ
ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام میں حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت و انعام میں حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق
میں سے ہو کہ ایسی تواضع اور تذلل کرے اور ادائے خدمت کرے یہاں تک کہ راضی ہوں وہ اور مباح چیزوں میں اطاعت اُنکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش آوے
اگرچہ مشرک ہوں اور آواز اپنی اُنکی آواز سے بلند نکرے اور اُنکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام میں اُنسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی منکر میں نرمی کرے اور ایک بار کہے اگر

[illegible]

قبول نکرین سکوت کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم عم کے اپنے باپ کو (وعنہ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر احدہما او کلاہما ثم لم یدخل الجنۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اسکی خاک آلودہ ہو ناک اسکی خاک آلودہ ہو ناک اسکی یعنے وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ کہ جسکے
حق مین آپ یہ بددعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو اُنمین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنے خدمت اُنکی نکی اور اُنکو
اپنے سے راضی نہ رکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہ مسلم نے (وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قدمت علی امی وہی مشرکۃ فی عہد قریش فقلت یا رسول اللہ ان امی قدمت
علی وہی راغبۃ افاصلہا قال نعم صلیہا متفق علیہ) اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنے مکہ سے مدینہ مین اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانہ صلح قریش
کے یعنے یہ آنا اُسکا اُس وقت مین تھا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اُنسے لڑنے کی نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میرے
پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا پس سلوک کرون مین اُس سے فرمایا کہ ہاں سلوک کر اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون
تو بھی اُنسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہے (وعن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان آل ابی فلان
لیسوا لی باولیاء انما ولیی اللہ و صالح المؤمنین ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا متفق علیہ) اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کے نہین میرے دوست سوائے اسکے نہین کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اُنکے ناتا ہے یعنے مجھسے تر کرتا ہون مین
اُسکو ساتھ تری اُسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علماء نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا کہ لفظ فلان کر ذکر کیا اظہار وقت روایت
کے ذکر کرنے نام سے صراحۃً خوف رکھتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کے بعد از لفظ ابی کے سفیدی چھوڑ دی ہے اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کے اور مراد ابی فلان
سے ابو لہب ہے اور بعضون نے کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ علی العموم ہے یعنے مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کے اور نہین میرے دوست
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاءہ الا المتقون اور مراد صالحین سے جنس صلحاء ہین ایک مخصوص اور بعضون نے کہا کہ ابو بکر مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت
علی اور تر کرتا ہون الخ یعنے کچھ دیتا ہون اُنکو کہ اُس سے ضرورت اُنکی دفع ہو چونکہ تری اور نرمی سبب ملنے اشیاء کے ہے اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی پس کو کہ یہ معنے تری کے ہے
استعارہ کرتے ہین واسطے صلہ رحم یعنے ناتے کے اور یبس کو کہ معنے خشکی کے ہے واسطے کاٹنے ناتے کے بیچ (وعن المغیرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ
حرم علیکم عقوق الامہات و وأد البنات ومنع وہات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال متفق علیہ) اور روایت ہے مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی تم پر ایذا دینی ماؤن کی اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت مین کرتے تھے بسبب فقر و عار کے اور حرام کی تم پر بخیلی اور گدائی
کرنے اور مکروہ رکھے واسطے تمھارے قیل و قال اور بہتایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونے حقوق
اُنکے کے جیسے کہ پہلے معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونے دلون انکے کے کہ ذراسی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنے اولاد کے انکے حقوق مین اور لفظ منع ساتھ
جزم اور زبر نون کے اور ساتھ زیر عین کے بنا پر اسکے کہ وہ مصدر ہے یا ماضی اور مراد اس سے بخل و امساک ہے اور لفظ ہات بمعنے آ ہے کہ امر ہے ایتاء سے یعنے دے اور عبارت ہے
طلب و سوال سے اور لکھا ہے علماء نے کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہے مال مین اور لینا اُس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کے مال مین سے اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام
حقوق واجبہ سے اموال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اُس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر تمام حقوق سے اور تکلیف دینی اُنکو ساتھ بجالانے
اُس چیز کے کہ واجب نہین اُن پر اور کرہ ساتھ زیر رے کے اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید را اور زبر اُسکی کے اور قیل و قال ساتھ زبر لام کے بطریق حکایت کے فعل ماضی مجہول و
معلوم سے ہے اور مقصود نہی ہے اُس چیز سے کہ لوگ بیہودہ گو بیٹھکر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانے نے ایسا اور نہی قیل و قال سے اس صورت مین ہے کہ واسطے
تحقیق کسی امر کے نہو ورنہ واسطے تحقیق اُس چیز کے کہ حقیقت اُسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کے نقل کرین حرام نہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قیل و قال سے بہت کلام کرنا ہے

کہ دل کو مار ڈالتا ہے اور قساوت قلبی پیدا کرتا ہے اور وقت کو ضائع کرتا ہے اور بہتایت سوال کے کتنے ہی معنے لکھے ہین علمانے ایک تو یہ کہ بہت پوچھنا یا جیسی اور تجسس کرنا احوال لوگون کے سے اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین واسطے امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑنے کے اسمین اور تیسرے بہت پوچھنا آنحضرت سے کہ سبب ایذا دینے اور باعث تنگی و تشدید کا ہے احکام مین جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسألوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنے مال کے سے اسراف ہے اور خرچ کرنا اسکا غیر طاعت حق مین جیسے کہ کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دیدے اور اہل حقوق اسکے محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدے یا آگ مین جلادے یا کسی فاسق کو دے کہ غیر مرضی حق مین صرف کرے اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہے کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہے تو اسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکھتا اور اگر حرام و مکروہ ہے تو بے شبہ ضائع کرنا اور اسراف ہے اشتباہ اُس جگہ ہے کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اُس سے نکلتے ہون جیسے کہ صرف کرنا بیچ بنانے مکانون و دروازے کے بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنے انکے کے وسعت و فسحت مین بھی کہ احتیاج اسکی نہین ہوتی اور اسراف خرچ کرنے مین اور توسع بیچ پہنے اچھے کپڑون کے اور کھانون لذیذ کے زیادہ حد اعتدال سے واسطے نری حفظ نفس کے اور تقاضے کے بغیر رعایت جانب فقرا و محتاجون کے جیسے کہ عادت اہل اسراف کی ہے اگرچہ بحکم ظاہر شرع کے حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی کا ہے اور ایسے ہی آراستہ کرنا باسنون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتھ سونے اور جواہر کے اور مانند انکے کے اور مبالی اور بقیدی بیچ بیع و شرا مین ساتھ اٹھانے غبن فاحش اور مقرر کرنے مدتون انکے اور مانند انکے کے سب داخل بیچ ضائع کرنے اور اسراف کے ہے ؎ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبائر سے ہے گالی دینی اپنے ماں باپ کو عرض کیا لوگون نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہے آدمی اپنے ماں باپ کو فرمایا کہ ہان یعنے یہ واقع ہوتا ہے حقیقۃً کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اسکو نہین جانتے ہو پھر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہے کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسیکی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہے اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چونکہ یہ باعث گالی دینے ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر وجہ کہ ہو گناہ کبیرہ ہے اسلیئے کہ داخل عقوق کی ہے ؎ گر مادر خویش دوست داری ٭ دشنام مده بمادر من ٭ اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق و فساد کا ہو وہ بھی فاسق ہے اور داخل ہے اسکے گناہ مین ؎ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَۃَ الرَّجُلِ اَہْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نیکتر نیکیون سے احسان کرنا آدمیون کا ہے اپنے باپ کے دوستون سے بعد ادمرنے یا غائب ہونے باپ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے باپ مرگیا ہو یا سفر مین ہو اُسکے پیچھے اسکے دوستون سے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہے اور چونکہ غائبانہ رعایت اسکی کی نہایت نیکی کی ؎ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ کشادگی کیجاوے اسکی روزی مین اور تاخیر کیجاوے اسکی اجل مین یعنے عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے دارون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اثر اصل مین معنے نشان پاؤن کے ہے چلنے مین زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہے کہ جو کوئی مرا اسکا نشان قدم زمین پر نرہا پس اثر سے مدت عمر مراد ہے اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہے کہ اجل و وقت مقدر مین نہ زیادہ ہوتے ہین نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے اذا جاء اجلہم لا یستأخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہ ہے کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہے یا درازی عمر ساتھ بقائے نام نیک کے ہے جہان مین یا اولاد صالح مراد ہے کہ بعد اسکے دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی رکھین کہ بقائے اولاد و پیدایش ثانی ہے مرد کے لیے اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نے سلوک کرنے کو ناتے دارون سے سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہے اللہ تعالے نے ہر چیز کے لیے سبب پیدا کیا ہے جسکے لیے چاہتا ہے کہ رزق اسکا فراخ اور عمر اسکی دراز کرے توفیق ادائے حقوق کے بخشتا ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ محو و اثبات بہ نسبت خلق کے ہے جیسے کہ لوح محفوظ مین لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہے اور اگر صلہ رحم کرے چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بہ نسبت علم حق تعالی کے تغیر و تبدیل نہین اور بات یہ ہے کہ حق شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا نشان سعادت یہ ہے کہ بیچون سنتے مانند ان خبرون کے عمل اسپر کرین اور حقیقت حال اسکی سپرد اللہ تعالی کے کرین

ترک کرنا بحث کرنا اور جواب میں رح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقوی الرحمن فقال
مہ قالت ھذا مقام العائذ بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی یا رب قال فذاک متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنے تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں اس طرح پر کہ وقت پیدایش کے ہونگے پس جب فارغ ہوا پیدا کرنے سے کھڑا ہوا
رحم یعنے ناتا اور پکڑے کمر رحمن کے پس فرمایا کیا کہتا ہے تو کہا ناتے نے یہ جگہ کھڑے ہونے پناہ پکڑنے والے کی ساتھ تیرے کاٹنے سے یعنے میں کھڑا ہوں روبرو تیرے کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن
عزت وعظمت تیرے میں لاہو پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ کوئی قطع کرے مجکو اور صلہ اور پیوند میرے کے رعایت نکرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالے نے کیا نہیں
راضی ہوتا تو اسپر کہ ملاؤں میں اسکو یعنے سلوک دلم مہربانی کروں اسپر کہ ملاوے تجکو یعنے سلوک کرے تجسے اور کاٹوں میں اس سے یعنے احسان و انعام نکروں اسپر کہ قطع کرے تجسے
کہا ناتے نے ہاں راضی ہوں میں اے پروردگار میرے فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہے تیرے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فارغ ہوا یعنے پیدا کرچکا اور حقیقت فراغ کی بعد
اشتغال کے کسی کام میں ہے اور اس سے خداے تعالے پاک ہے اسلیے کہ اسکو ایک کام دوسرے کام سے مانع نہیں ہوتا جیسے کہ دعاے ماثورہ میں آیا ہے سبحان من لا یشغلہ شان
عن شان اور لفظ حقو ساتھ زبر ح حطی اور جزم قاف کے اصل میں ازار کے باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور پھر کمر پیچ باندھنے ازار کے دونوں طرفین اسکی ہم یاد کیجاتے ہیں
کر کہا بحقوی الرحمن یعنے دونوں طرفین جگہ بندھنے ازار کے اور ازار پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہے اور وارد ہوا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہے کہ
عادت ہے لوگوں کی کہ جب کوئی کسی سے پناہ چاہتا ہے تو اسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہے اور کبھی کمر کا زرخت ہوتا ہے اور اضطرار ہوتا ہے کلام میں اور مبالغہ اور تاکید منظور ہوتی ہے
تو ہاتھ دونوں حقو ازار پر مارتا ہے تاوہ تنگ ہوکر پوچھے کہ مقصد تیرا کیا ہے اور کیا چاہتا ہے استعارہ کیا اس عبارت کو واسطے پناہ ڈھونڈھنے رحم کے ساتھ حضرت رحمن کے قطع
کرنے رحم سے بعد ازاں یہ عبارت مثل ہوئی اس معنے میں بغیر اسکے کہ معنے حقو کے اور پکڑنے اسکے کے منظور ہوں جیسے کہتے ہیں ید مبسوطتان یعنے دونوں ہاتھ اسکے فراخ
ہیں یعنے سخی وجواد ہے اگرچہ اول پیدایش سے ہاتھ نرکھتا ہو اسکے لیے ہوں یا محال ہو وجود ہاتھ کا اسکے لیے جیسے کہ پروردگار تعالی اور یہ طرز زبان عرب میں بہت واقع ہوتی ہے اور
قرآن وحدیث اوپر طرز زبان عرب کے واقع ہوا ہے اور یہ اصل عظیم ہے واسطے تاویل متشابہات قرآن واحادیث کے بلا تکلف اور رحم ایک معنے ہیں معانی سے ذات نہیں ہے کہ کھڑا ہو
اور پناہ پکڑے کھڑا ہونا اور پکڑنا ازار پناہ ڈھونڈھنا اسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہے گویا وہ ایک شخص ہے کہ کھڑا ہوا اور دامن کبریا اور عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈھونڈھے
اور کہا طیبی نے کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہے اور قطع کیا جاتا ہے وہ معنے ہیں معانی سے نہیں ہے تا اس سے قیام اور کلام ہو پس ہوگی مراد تعظیم شان اسکے کی اور فضیلت صلہ رحم کرنیوالے
کی اور بڑائی گناہ قطع کرنے والے اسکے کی اور نہیں خلاف ہے اسمیں کہ صلہ رحم واجب ہے فی الجملہ اور قطع کرنا اسکا گناہ کبیرہ ہے اور صلہ رحم کے درجے ہیں کہ بعض انکا بلند تر ہے بعض سے
اور ادنے انکا چھوڑنا مہاجرت یعنے ترک ملاقات کا ہے اور صلہ رحم ساتھ کلام کے ہوتا ہے اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور مختلف ہوتا ہے وہ ساتھ اختلاف قدرت اور حاجت کے پس بعض
اس سے واجب ہے اور بعض مستحب ہے اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اسکو نہیں نام رکھا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا اس چیز سے کہ قادر ہے اسپر اور لائق تھا اسکو یہ کرے اسکو
نہیں نام رکھا جاویگا واصل کہ نہ الا بر رح (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم شجنۃ من الرحمن فقال اللہ تعالی من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ
رواہ البخاری) اور روایت ہے انہیں ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحم اشتقاق کیا گیا ہے اور لیا گیا ہے لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنے رحم
کو جو شخص ملاوے تجکو یعنے رعایت تیرے حق کی کرے ملاؤنگا میں اسکو یعنے ساتھ رحمت کے اور جو شخص کہ کاٹے تجکو کاٹونگا میں اسکو یعنے اپنی رحمت سے محروم رکھونگا نقل کی یہ بخاری
نے ف اشتقاق کیا گیا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ پیدا کیا میں نے رحم کو اور اشتقاق کیا میں نے اسکے لیے نام اپنے نام سے کہ رحمن ہے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ دونوں لفظوں
کے معنے ہیں قرابت رحم کہ واجب ہے رعایت اسکی ایک شاخ ہے رحمت حضرت رحمان سے کہا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے کہا کہ لفظ شجنہ ساتھ شین کے یعنے ساتھ زبر اور پیش اور
زیر شین کے اور ساتھ زیر اور پیش شین کے اور جزم جیم کے اصل میں رگیں اور شاخیں درخت کی ملی ہوئی ہیں اور یہاں مراد اس سے یہ ہے کہ رحم مشتق ہے رحمن سے یعنے
لفظ اسکا مشتق ہے اس سے وہ ایسا ہے کہ گویا رحم شاخ ہے ملا ہوا ساتھ رحمن کے مانند اشتباک رگوں درخت کے اور بعضوں نے کہا کہ وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ حروف رحم کے موجود ہیں

اسم رحمن کے اور داخل ہین آسمین مانند داخل ہونے رگون درخت کے واسطے ہونے اسکے کے اصل واحد سے اور معنے یہ ہین کہ رحم اثر ہی ہی آثار رحمت اُسکی سے اور متصل ہی ساتھ اسکے پس قطع کرنے والا اُس سے قطع کرنے والا ہی رحمت خدا سے اور وصل کرنے والا اُسکا ملنے والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کے جیسے کہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ ش ح ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتھ عرش کے کہتا ہی یعنے بطریق خبر اور دعا کے جو شخص کہ ملاوے مجکو ملاویگا اُسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجکو کاٹیگا اُسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لٹکایا گیا ہی یعنے پکڑے ہوے ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اُس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سے از راہ تکلم کے ساتھ اس چیز کے کہ سنا ہی اللہ تعالی سے یا بطریق دعا کے ہی ع (وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے والا رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال جانکر بغیر سبب و بغیر شبہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم اُسکی کے وہ بہشت مین داخل نہین ہوئیگا اور یا یہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پانے ہونگے اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی صلہ رحم کرنیوالا بسبب کامل مکافات کرنے والا یعنے ساتھ اقربا کے کہ اگر وہ لوگ احسان کرتے ہین تو یہ بھی اُنپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوے رحم اُسکا یعنے رعایت نہ کیجاوے حق قرابت اُسکے کی وصل کرے رحم کو یعنے رعایت اُسکے حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے ف لکھا ہی علما نے کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے اور حق اوروں کا ادا کرے ح ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ قَرَابَۃً اَصِلُہُمْ وَیَقْطَعُوْنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْہِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْہُمْ وَیَجْہَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّہُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰہِ ظَہِیْرٌ عَلَیْہِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اُنسے اور وہ نہین سلوک کرتے ہین مجھسے اور احسان کرتا ہون مین اُنسے اور وہ برائی کرتے ہین مجھسے اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اُنسے اور وہ جہل کرتے ہین مجھپر یعنے بدی کرتے ہین اور غضب ہوتے ہین مجھپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پھنکاتا ہی تو اُنکو راکھ گرم اور ہمیشہ ہی ساتھ تیرے اللہ کی طرف سے مددگار اور دفع کرنیوالا شر و ایذا اُنکے کا اُنپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اس صفت پر نقل کی یہ مسلم نے ف پھنکاتا ہی الخ یعنے چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتے ہین حرام ہی عطا تیری اُنپر اور حکم آگ کا رکھتی ہی اُنکے شکمون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اُنکو کھلانے اُسکے سے ساتھ راکھ گرم کے اور بعضون نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنے کے اُنپر رسوا و حقیر کرتا ہی اُنکو آگے نفسون اُنکے کے مانند اُس شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہی راکھ گرم کو اور کھاتا ہی اُسکو اور بعضون نے کہا احسان تیرا اُنپر مانند راکھ گرم کے ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اُنکو اور بعضون نے کہا کہ منہ اُنکا کالا کرتا ہی مانند راکھ گرم کے ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہی اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہی مبرم پس دعا کو اللہ تعالے نے سبب گردانا ہی رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہی یعنے اللہ تعالی نے تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہ بلا اُسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کے یہی حکم رکھتے ہین جیسے کہ دوائین طبیہ شفا کے لیے اور اعمال بندون کے واسطے داخل ہونے بہشت و دوزخ کے اور بعضون نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندے کا آسان کرتا ہی وارد ہونے قضا کو اور خوش لگتا ہی اُسکو اُسکے دل مین یعنے بسبب دعا کی اور رد کیا کہ تقدیر نہین پھرتی ہی راضی ہوتا ہی اوپر تقدیر کے اور دیتا ہی پس آسان و سبک ہوجاتا ہی بوجہ اُسکا اُسکے دل پر بخلاف اسکے کہ یکایک آوے اور ناگمان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعا نے اُسکو کذا افضل الطیبی اور اُس سکین کے دلمین یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مقصود مبالغہ بیچ تاثیر دعا کے اور بیچ اُسکی کے ہو یعنے کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسے کہ مثل اسکے بیچ مقدمہ نظر لگنے کے حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سے برکت ہوتا ہی اُسمین جیسے کہ

فصل اول مین بیان فصل ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہے کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق وکافر ہین اور رزق اُنکا فراخ ہے بہ نسبت مومنون اور مطیعون کے پس بعضے تاویل کرتے ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہے کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہے اس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکھین کہ مال وحشمت و کامرانی ہے تو جواب یہ ہے کہ مراد محروم رہنا ہے حصول رضا وخوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سے کہ صاف ہو کدورت وظلمت سے جیسے کہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہے قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہے من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق وفجور کے کہ حاصل ہے انکے وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونے اسکے سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہے تو فکر انجامی گناہ سے ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اُسکی کے راہ پاتی ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہے بعضے مومن گنہگارون کے لیے کہ حق تعالی چاہتا ہے کہ انکو کدورت گناہ سے پاک کر کر بہشت مین داخل کرے پس بعضون کے گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر وبلا کو کر پاک وصاف آخرت مین لیجاتا ہے اور بعضون کو ساتھ پہونچنے بلا کے متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہے حاصل یہ کہ مومن نے جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالے کی طرف سے شامل حال اُسکے کے ہے تو ساتھ فقر یا مرض کے اُسکو گناہ سے پاک کرتا ہے اور اگر عنایت ولطف اسکے حال پر نہین ارزانی ہوتا تو اسکو مہلت دیتا ہے کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ہے ح (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃ فقلت من ہذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذلکم البر کذلکم البر وکان ابر الناس بامہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ قال نمت فرأیتنی فی الجنۃ بدل دخلت الجنۃ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین نے اسمین آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مین نے کون ہے یہ کہ قرآن پڑھتا ہے کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہے کہ فضلاے صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہوگا کہ آنحضرت کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اُنکے کے اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سے ہے فضیلت وثواب نیکی کرنے کا مان باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا ساتھ مان اپنی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کے یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے سو گیا تھا مین پس دیکھا مین نے اپنے تئین بہشت مین یہ عبارت ہے روایت بیہقی مین بجاے اسکے کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنہ مین مذکور ہے (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد رواہ الترمذی) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہے اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف اور ایسے ہی حکم مان کا ہے بلکہ وہ اولی ہے ح (وعن ابی الدرداء ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تامرنی بطلاقہا فقال لہ ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فحافظ علی الباب او ضیع رواہ الترمذی وابن ماجہ) اور روایت ہے ابی الدرداء سے کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہے ایک عورت اور تحقیق مان میری فرماتی ہے مجھکو ساتھ طلاق اُسکی کے پس کہا اسکو ابو درداء نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ بہترین دروازون بہشت کا ہے یعنے سبب درآنے بہشت کے محافظت رضامندی باپ کی ہے پس جو کوئی چاہے کہ در آوے بہشت مین اس دروازے سے کہ بہترین دروازون کا ہے چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس تجھکو اختیار ہے اگر چاہے تو محافظت کر اُس دروازے پر یا ضائع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے اگر طلاق دی تو نے رضا سے والدہ کی نگاہ رکھی تو نے وگرنہ ضائع کی تو نے اور اس حدیث سے ابو درداء نے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنے شخص جننے والا مطلوب رکھا یہ مناسب تر ہے کہ مان اور باپ دونون کو شامل ہے ح (وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال امک قلت ثم من قال امک قلت ثم من قال امک قلت ثم من قال اباک ثم الاقرب فالاقرب رواہ الترمذی وابو داود) اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنے نقل کی بہز کے دادا سے کہ نام اُسکا معاویہ بن حیدہ ہے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر نیکی کر اُس سے کہ قریب تر ہے تجھسے یعنے بعد مان باپ کے جیسے کہ بھائی اور بہن پھر اُس کے

کہ بعد اُسکے قریب تر ہو جیسے کہ چچا اور ماموں اور ساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ برکت والے اور بلند قدر نے کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنے متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نے یعنے رحم ناتے کو اور نکالا مین نے یعنے نام رحم کا نام اپنے سے یعنے رحمن سے پس جو کوئی ملاوے رحم کو یعنے رعایت اُسکے حق کی کرے ملاؤنگا مین اُسکو یعنے طرف رحمت اپنی کے اور جو کوئی کاٹے اُسکو یعنے رعایت اُسکے حق کی نکرے کاٹونگا مین اُسکو یعنے رحمت خاص اپنی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** مین ہون اللہ یعنے واجب الوجود یہ تمہید ہے کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پھر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہے مادہ رحم سے یعنے رحمن شرع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عبد اللہ ابن ابی اوفی سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین اوترتی رحمت اُس قوم پر کہ اُسمین کاٹنے والا ہو ناتے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مراد قوم سے وہ لوگ ہین کہ مدد کرتے ہین کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے ناتے پر یا انکار نہین کرتے اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد رحمت سے مینھ ہو یعنے روکا جاتا ہے اُنسے مینھ بسبب نحوست کاٹنے ناتے کے شرع (وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی گناہ لائق تر اسبات کے کہ جلدی کرے صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنے اُسکے کے بیچ آخرت کے نکلجانے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے ناتے کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنے ان دو گناہون پر دنیا مین بھی عذاب کرتا ہے اور آخرت مین بھی عذاب ہوگا چونکہ اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بھی ہوتا ہے یعنے ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت دلون مین عذاب انکا دنیا مین بھی جلدی ہوتا ہے اور آخرت مین بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی یہ صفت رکھتے ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین شرح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکھنے والا بعد دینے کے اور نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا یعنے جو کہ بغیر توبہ کے مرجاوے نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے **ف** منان منت سے ہے یعنے دیکر احسان جتاوے یہ بُرا ہے فرمایا اللہ تعالے نے وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى اور بعضون نے کہا کہ منان من سے ہے یعنے قطع کے یعنے کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ہے ایذا دینے والا باپ کا اور اقربا کا بے جہت شرعی کے یا عاق مخصوص ہے ساتھ ایذا دینے والدین کے یا ایک کے ان دونون مین سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہے کہ ساتھ فائزین کے یعنے نجات پائے ہوون کے نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالے چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کردیگا بموجب وعدے اپنے کے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ شرح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم اپنی نسبون مین سے اُس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اُسکے اپنے ناتے دارون سے اسواسطے کہ سلوک کرنا ناتے دارون سے سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہے کثرت و برکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہے تاخیر کا اجل مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** سیکھو تم الخ یعنے باپ اور دادا اور مائون اور دادیون اور نانیون اور اولاد انکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور تمام لگے یاد رکھو تا ذوی الارحام یعنے اقربا کو کہ اُنسے سلوک کرنا چاہیے جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہے شرح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہونچا ہون ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہے واسطے میرے توبہ یعنے کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنے اللہ تعالے کا مجھپر ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اُس سے فرمایا آیا ہے واسطے تیرے مان کہا کہ نہین فرمایا اور کیا ہے واسطے تیرے خالہ کہا کہ ہان فرمایا پس سلوک کر اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے تا بخشا جاوے گناہ تیرا اُس سے سلوک ہو

کہ صادر ہوئی بسبب کفارہ گناہوں کا ہے اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اس شخص کے حق میں وحی سے معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع میں وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکھتی ہے ✦ (وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّہُمَا بِہٖ بَعْدَ مَوْتِہِمَا قَالَ نَعَمْ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْہِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَہُمَا وَاِنْفَاذُ عَہْدِہِمَا مِنْ بَعْدِہِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِہِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِہِمَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی اسید ساعدی سے کہا اسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہاں آیا انکے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہے نیکی ماں باپ میرے کی سے کچھ یعنے ماں باپ سے انکی زندگی میں سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا انکے سلوک سے کچھ کہ کروں میں اسکو بعد مرنے انکے کے یعنے بعد انکے مرنے کے بھی انکے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی صورت ہے فرمایا ہان دعا کرنی انکے لیے کہ اسمین داخل ہے نماز جنازہ پڑھنی انپر اور استغفار کرنی انکے لیے اور پورا کرنا انکی وصیت کو بعد مرنے انکے کے اور سلوک کرنا انکے ناتون داروں سے کہ نہیں کیا جاتا مگر واسطے ماں باپ کے یعنے محض انکی قرابت کے سبب سے اور واسطے طلب رضا انکی کے کہ رضاے حق متعلق ہے ساتھ انکے نہ واسطے اور غرض کے اور تعظیم کرنی ماں باپ کے دوستوں کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ✦ (وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَۃِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَہَا رِدَاءَہٗ فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ مَنْ ہِیَ فَقَالُوْا ہِیَ اُمُّہُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی طفیل سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے جعرانہ میں کہ نام ایک موضع کا ہے ایک منزل مکہ سے کہ ناگہاں آئی ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہونچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بچھا دی آپنے اسکے لیے چادر مبارک اپنی پس بیٹھ گئی وہ اسپر پس کہا میں نے یعنے بعضے لوگوں سے کہ کون ہے یہ پس کہا انھوں نے کہ یہ ماں حضرت کی ہے جسنے دودھ پلایا تھا حضرت کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ✦ ف یعنے دائی حلیمہ تھیں اور ثویبہ لونڈی ابو لہب کی نے بھی دودھ پلایا تھا ابتدا میں اور اختلاف ہے ان دونوں کے اسلام میں ✦

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری ✦ (عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَہُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِہِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْہِمْ فَقَالَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْہَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُوا اللّٰہَ بِہَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُہَا) اور روایت ہے ابن عمر سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اسوقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم پایا انکو مینہ نے پس گئے وہ طرف ایک غار کے کہ پہاڑ میں تھا پس گرا غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ میں سے پس بند کر دیا انپر دروازہ غار کا پس کہا انھوں نے آپس میں کہ دیکھو ان نیک اعمال کو کہ کیے ہیں تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنے نہ از راہ ریا اور غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے ان عملوں کے امید ہے کہ کھولدے اللہ اس پتھر کو انپر یا سختی کو ✦ (فَقَالَ اَحَدُہُمْ اَللّٰہُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْہِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْہِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْہِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّہٗ قَدْ نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُّہُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِہِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَہُمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَہُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبَہُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْہِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْہَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰہُ لَہُمْ حَتّٰی یَرَوْنَ السَّمَاءَ) پس کہا ایک نے انمیں سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے واسطے میرے ماں باپ بوڑھے بڑے اور حال آنکہ تھے میرے بچے چھوٹے اور تھا میں چراتا بکریاں کہ خرچ کروں میں دودھ انکا انپر پس جبکہ شام کو آتا میں ان بچوں کے پاس اور دودھ دوہتا میں شروع کرتا میں ساتھ ماں باپ اپنے کے پلاتا میں انکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقاً ایک دن دور لے گئے مجھکو درخت یعنے ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریوں کی تھے دور پہنچے پس دور چلا گیا میں چرانے کو پس نہ آیا میں گھر میں یہانتک کہ شام ہو گئی پس پایا میں نے ماں باپ کو کہ سو رہے ہیں پس دودھ دوہا میں نے جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا میں برتن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا میں ماں باپ کے سر کے پاس اس حال میں کہ مکروہ جانا میں نے جگانا انکا اور مکروہ جانا میں نے یہ کہ دوں میں بچوں کو پہلے انسے اور بچے روتے اور چلاتے تھے مارے بھوک کے پاس پاؤں میرے کے پس یہی رہا حال میرا اور حال انکا یعنے ماں باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور میں کھڑا تھا یہانتک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہے تو تحقیق میں نے کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کے پس کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر میں سے کھولنا کہ دیکھیں ہم اس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالے نے واسطے انکے یہانتک کہ دیکھا انھوں نے آسمان ✦ ف گو بایج شریعت اس قوم کے حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تھا اولاد پر یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا ماں باپ کو اور بعضوں نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کے بچوں کو دیا ہو اور بیتابی اور فریاد انکی واسطے زیادہ کے ہو ✦ (قَالَ الثَّانِیْ اَللّٰہُمَّ اِنَّہٗ کَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّہَا کَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَیْہَا نَفْسَہَا

فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً) کہا دوسرے شخص نے یا الٰہی تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اسکو جیسا کہ نہایت چاہتے مرد عورتوں کو پس طلب کیا میں نے طرف اسکے نفس اسکے کو یعنے خواہش کی میں نے اسکی صحبت کرنے کی اور بھیجا کسی کو اسکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اسنے یہانتک کہ لاؤں میں اسکے پاس سو دینار پس کسب کار کیا میں نے یہانتک کہ بہم پہونچائے میں نے سو دینار پس ملا میں اس سے ساتھ ان دیناروں کے پس جبکہ بیٹھا میں درمیان دونوں پاؤں اسکے کے یعنے جماع کے لیے کہا اسنے اے بندہ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنے ازالہ بکارت نکر پس اوٹھ کھڑا رہا میں اس سے یعنے بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا میں نے اسکو یا الٰہی اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھولی واسطے انکے اللہ تعالیٰ نے کشادگی (وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چانول کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجھکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اسپر حق اسکا یعنے دینے لگا اسکو حق اسکا پس چھوڑ گیا اسکو اور اعراض کیا اس نے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا ان چانولوں کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اس سے یعنے حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے انکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنے بعد مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجھپر اور دے مجھکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں کے اور چرانے والوں انکے کے کہ حق تیرا ہے پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور ہنسی نکر مجھسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا مجھسے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانے والے انکے کو پس لیا اسنے انکو اور لے گیا سبکو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہے پس کھولدیا اللہ نے ان سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فرق ساتھ زبر اور حرکم رے کے نام ہے ایک پیمانہ کا مدینے میں کہ اسمین سولہ رطل یعنے قریب آٹھ سیر کے غلہ آتا ہے اور بیل اور چرانے والے انکے یعنے غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانے والوں کا کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اسی کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسپند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی و کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے انکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہے اور اسمیں ہے فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت سے اور مد نظر رکھنا انکی راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہے خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ راحت نیند کی لذیذتر اور خوش آیندہ تر ہے کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور نہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت مرد کے کہ زور و شور اسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہے عقل پر اور مشکل ترین حالات ہے مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کے بغیر اذن اسکے کے جائز ہے اگر اجازت دے بعد اسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہے کہ تصرف فضولی کا جائز ہے اور موقوف ہے اوپر اجازت مالک کے اور بعد اجازت اسکی کے نافذ ہوتا ہے اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی امر میں بہتر اور پہونچانے والے میں قرب کرامت کو نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہے اور سبب دفع بلا کے اور کشادگی کے تنگی محنت و ابتلا سے ہے اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کے حق میں جیسے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے

(وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہے معاویہ بن جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا میں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اسکے کے ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے ان کے پاؤں کے پاس

رہ اور خدمت اسکی کرکہ باعث ہو آنے بہشت کی ہے اور یہ عبارت کنایہ ہے نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم ساتھ اسکے اولاد کو واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ ہے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ
تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ تھی بیچ میرے ایک عورت یعنے نکاح مین تھی میرے کہ دوست رکھتا تھا مین اسکو اور تھے حضرت عمر ناخوش رکھتے اس عورت کو پس کہا
حضرت عمر نے مجھکو کہ طلاق دیدے اسکو پس انکار کیا مین نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس کہا مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ طلاق دے اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف یہ امر بنا بر استحباب کے ہے یا وجوب کے اگر ہو اسجگہ کوئی باعث اور ہے (وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہے حق ماں باپ کا اوپر اولاد انکی کے
فرمایا وہ دونون جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے حق انکا رضا انکی ہے کہ سبب ہے داخل ہونے کی بہشت مین اور ترک کرنا فرمانبرداری کا
کہ باعث ہے داخل ہونے کی دوزخ مین (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى
يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہین ماں باپ اسکے یا ایک انمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ
اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہے پس ہمیشہ رہتا ہے دعا کرتا واسطے انکے اور استغفار کرتا ہے واسطے انکے یہان تک کہ لکھتا ہے اللہ اسکو نیکوکار ف یعنے دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے
بعد از مرنے انکے کے وہ فائدہ رکھتا ہے کہ اگر ناراض گئے ہون تو بھی حق تعالے انکو راضی کردیگا اس سے اور لکھیگا نام اسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والون کے ساتھ ماں باپ کے اور جینا
جیون انکے کے ہے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسٰى
عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ) اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ فرمانبرداری کرنے والا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنے حق انکا ادا کرتا ہے صبح کرتا ہے اس
حال مین کہ ثابت ہین اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ مین سے یعنے اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور جو شخص کہ
صبح کرے اس حال مین کہ نافرمانی کرنے والا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہے اس حال مین کہ کھلے ہین اسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہے ایک ماں باپ سے
یعنے نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے یعنے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کے ہے حقیقت مین طاعت و معصیت اللہ تعالے
کی ہے کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اسکے اسپر ظلم کرین فرمایا اور اگرچہ ظلم کرین اسپر اور اگرچہ ظلم کرین اسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے
اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہے نہ دینیہ مین اسلیے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کے ہو تو روا نہین ہے (وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ) اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنے ایک کے ان دونون مین سے دیکھنا محبت و
شفقت کا مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالے واسطے اسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنے ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت
بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے یعنے اس چیز سے کہ تمہارے گمان مین ہے کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ہے (وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تمام گناہ یعنے شرک کے بخشتا ہے اللہ تعالی انمین سے جو چاہتا ہے مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی
دنیا کے پہلے مرنے کے ف یعنے بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے اسکے کے اور ممکن ہے کہ ہو تقدیر یہ بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے انکے اور بہر صورت عذاب آخرت
بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہے ہو کہ ہون بیچ حکم انکے کہ تمام حقوق بندون کے اسلیے کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہے بیچ حق اہل ظلم اور باغی منبر حق کے اور یہ نہایت تشدد و تغلیظ ہے

او پر نافرمانی ماں باپ کے ش ح (وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہے سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کے مانند حق باپ کے ہے اوپر بیٹے اپنے کے نقل کین بیہقی نے پانچون حدیثین شعب الایمان مین

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ باب ہے بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین رحمت کرتا ہے یعنے رحمت خاص و کامل اللہ اس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسے لیتے ہین لڑکون کے پس عرض کیا کیا بوسے لیتے ہو تم لڑکون کے پس نہین ہین تو لیتے ہم لڑکون کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہون مین واسطے تیرے یہ کہ دفع کر دون اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیرے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اللہ تعالی نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہے مین اسکو دفع نہین کر سکتا اور یہ معنے اسکے ہین کہ لفظ ان کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑہین جیسے کہ اکثر روایات مین اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے ہے اسکے معنے یہ ہین آیا مالک ہون مین رکھنے رحمت کا تیرے دل مین اگر نکال لے اللہ تعالے تیرے دل سے رحمت کو یعنے اللہ تعالے نے جو تیرے دل مین رحمت و شفقت رکھی ہی نہین رکھ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہے صلہ رحمی پر اور اشارت ہے اسپر کہ دلون مین رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہے اگر اسنے نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کر سکتا اور مآل دونون روایتون کا ایک ہے تفاوت توجیہ اعراب مین ہے فقط ش ح (وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت اور اسکے ساتھ دو بیٹیاں تھین اسکی مانگتی تھی وہ عورت کچھ مجھسے پس نہ پایا اسنے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے پس دی مین نے اس عورت کو وہ کھجور پس بانٹ دی اس عورت نے وہ کھجور درمیان دونون بیٹیون کے اور آپ نہ کھایا اسمین سے کچھ پھر اوٹھی وہ عورت اور باہر نکلی پھر داخل ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا مین نے آنحضرت سے یعنے یہ ماجرا اس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوے جنس ان بیٹیون سے ساتھ کسی چیز کے یعنے ساتھ ایک کے یا دو کے یا زیادہ کے پس احسان کرے طرف انکے ہونگی وہ بیٹیاں اور احسان کرنا اسکے لیے پردہ آگ دوزخ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ بیٹیونکو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت بیٹون کے اور اختلاف کیا ہے علمانے اسمین کہ مراد ابتلا اور امتحان ساتھ نری ہونے بیٹیون کے ہے یا ساتھ اس چیز کے کہ صادر ہو انسے قسم محنت اور ایذا اور صبر کرنے سے اسپر اور ظاہر ثانی ہے اور شرط احسان کی یہ ہے کہ موافق شرع کے ہو اور ظاہر یہ ہے کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہے کہ ہمیشہ احسان کرتا رہے یہان تک کہ حاصل ہو بے پروائی انکو بسبب نکاح کے یا غیر اسکے کے ش ح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پرورش کرے دو بیٹیون کو یہان تک کہ پہونچین وہ حد بلوغ کو یا پہونچین اپنے خاوندون کے پاس آویگا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ مین اور وہ ہم ہونگے اسطرح اور ملائین انگلیاں اپنی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے واسطے بیان معنے ہکذا کے اور کیفیت ہم ہونے کے انگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنے جیسے کہ ان دونون انگلیون کو ملا ہوا دیکھتے ہو اسی طرح مین اور وہ روز قیامت کے ہم ہونگے یعنے مین اور وہ محشر مین ساتھ ہونگے یا جنت مین ساتھ داخل ہونگے ش ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرنے والا عورت بن خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنے والے کے ہے راہ خدا مین یعنے جو کہ سلوک و خبرگیری کرتا ہے عورت بن خاوند کی اور مسکین کی [illegible] ثواب ملتا ہے اسکو مانند ثواب سعی کرنے والے اور خرچ کرنے والے کے ہے راہ خدا مین کہ جہاد و حج ہے اور گمان کرتا ہون مین انکو

کہ یہ بھی کہا کہ خبرگیری کرنے والا عورت بیوہ اور مسکین کا مانند قیام کرنے والے کے ہے رات کو نماز کے لیے کہ سستی نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا اسکی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کے ہے کہ نہین افطار کرتا یعنے دن کو بلکہ صائم الدہر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقیر بھی بیچ حکم مسکین کے ہے بلکہ بالاولی ہے بعضون کے نزدیک اور یہ بھی کہا کہنے والا اسکا عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ہے کہ شیخ ہے بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہے کہ روایت کرتا ہے مالک سے جیسے کہ تصریح کی ساتھ اسکے بخاری نے اور معنے اسکے یہ ہین کہ گمان کرتا ہون مین مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوۃ و مصابیح کا یہ ہے کہ کہنے والا اسکا ابوہریرہ ہے پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہے ابوہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کے چنانچہ موید ہے اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار ۴ع (وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ لَہٗ وَلِغَیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ ہٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَہُمَا شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور پرورش کرنے والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اسکا ہو یا اور کا جنت مین اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا ساتھ انگلی شہادت کے اور بیچ کی انگلی کے اور کشادگی رکھی درمیان انکے تھوڑی سی نقل کی یہ بخاری نے ف واسطے عدم تصور کثرت کے اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف عالی ہونے مرتبہ نبوت کے اور طرف اسکے کہ بعد نبوت کے رتبہ فتوت و مروت کا ہے ۵ع (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِہِمْ وَتَوَادِّہِمْ وَتَعَاطُفِہِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّہَرِ وَالْحُمّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیگا اور پاویگا تو اے مخاطب کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنے بعض انکے کے بعض پر بسبب برادری ایمانی کے بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنے احوال کے بعلاقہ محبت کے کہ آپس مین رکھتے ہین مانند ملاقات کرنے کے آپس مین اور تحفہ بھیجنے کے آپس مین اور بیچ مہربانی اور مدد کرنے کے آپس مین مانند حال بدن کے جس وقت دکھتا ہے ایک عضو بلاتے ہین ایک دوسرے کو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کے اور موافقت کرتے ہین اعضا آپس مین بیچ درد و مشقت کے ساتھ بیداری و تپ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جیسے کہ وقت دکھنے بعضے عضو کے تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہے ایسے ہی مومنون کو ایک تن ہونا چاہیے کہ جب ایک کو انمین سے مصیبت پہونچے تو لائق ہے یہ کہ سب اسکے رنج مین شریک ہون اور قصد کرین اسکی مصیبت کے دفع کرنیکا اسی کا ترجمہ شیخ سعدی رح نے کیا ہے ؎ بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ؎ کہ در آفرینش ز یک گوہر اند ؎ چو عضوے بدرد آورد روزگار ؎ دگر عضوہا را نماند قرار ۶ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ کَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ وَاِنِ اشْتَکٰی رَاْسُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین یعنے مانند اعضا ایک شخص کے ہین اسلیے کہ وہ ایک دین پر ہین اگر دکھتی ہے آنکھ اسکی دکھتا ہے یعنے بیچین ہوتا ہے سارا بدن اسکا اور اگر دکھتا ہے سر اسکا دکھتا ہے سارا بدن اسکا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمان واسطے مسلمان کے مانند مکان کے ہے یعنے تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتے ہین کہ مضبوط رکھتے ہین بعضے اجزا مکان کے بعض کو یعنے اسی طرح مسلمانون کو چاہیے کہ آپس مین ایک دوسرے کی تقویت و تائید مین رہین پھر داخل کین آنحضرت نے انگلیان اپنے ایک ہاتھ کی بیچ انگلیون ہاتھ دوسرے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے واسطے بیان تمثیل کے کہ مسلمان اسطرح آپس مین ملے ہوے اور ایک دوسرے کا مددگار رہے لیکن مددگاری حق بات مین ہو حرام و مکروہ ورنہ موجب گناہ کی ہو ۷ع (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَۃِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اسی ابوموسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق تھے آنحضرت جب آتا انکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتے یعنے صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہے اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر اپنے کے جو کچھ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے تم سفارش کرتے رہو تا ثواب اسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر الہی اور حکم اسکے کے ہے اور بملاحظہ اسکے کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اسکو اور ثواب اسکا ہاتھ سے ندو اور رجا نا چاہیے

کہ سفارش حدود مین بعد از پہونچنے کے امام تک جائز نہین اور پہلے پہونچنے کے اُس تک جائز ہے اور تعزیر مین جائز ہے سفارش مطلق اور یہ سب اس صورت مین ہے کہ جسکی سفارش کرتا ہے وہ موذی و شریر نہو مترجم (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اُسکی اس حال مین کہ مظلوم ہے اور کیفیت اسکی معلوم ہے پس کیونکر مدد کرون اُسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نے منع کرے تو اُسکو یا باز رکھے تو اُسکو ظلم سے پس یہ باز رکھنا اُسکو ظلم سے مدد کرنی تیری ہے اُسکی یعنے شیطان اور نفس پر کہ باعث مین اُسکے ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہے کہ شریعت حکم ماں کا رکھتی ہے اور شارع صلے اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکرے مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالے اُسکو مہلکہ مین اور نہ چھوڑے اُسکو دشمن کے ہاتھ مین بلکہ مدد کرے اُسکی جو کوئی سعی کرتا ہے بیچ حاجت روائی بھائی مسلمان کے ہوتا ہے اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اُسکی کے اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے کوئی غم یعنے خواہ تھوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہے اللہ تعالی اُس سے ایک بڑا غم غمون دن قیامت کے سے کہ دم نہین مار سکیگا اُسمین اور جو کوئی ڈھانکے یعنے عیب کسی مسلمان کا ڈھانکیگا اللہ تعالی عیب اُسکے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ساتھ ڈھانکنے کے اہل مروت سے اور ترک کرنے تجسس کے اور پوشیدہ کرنے ذکر اُسکے کے اور لکھا ہے علما نے کہ پردہ پوشی مستحسن اور مستحب ہے اہل عزت وحیا کے بھی کہ عیب اُنکا پوشیدہ ہے اور اگر کوئی کام ناشائستہ کرتے ہین تو پردہ حیا مین اسکو پوشیدہ رکھتے ہین اور جسنے کہ پردہ حیا کا اُٹھا دیا اور ساتھ ایذا اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہے انکار اُسکا واجب ہے اور منع اور زجر اُس سے لازم اور اگر منع سے باز نرہے تو خبر حاکم کو کرنی چاہیے تا اُسکو ایذا لوگون کی سے اور فساد دُنیا کے و دین مین باز رکھے اور جرح راویون کا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطے نگہبانی دین کے اور حفاظت حقوق لوگون کے واجب و لازم ہے اور قبیلہ اظہار عیب ممنوع کے کی سے نہین مترجم (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہے نظلم کرے اُسپر اور نہ ترک مدد کرے اُسکی اور حقیر نجانے اُسکو پرہیزگاری اس جگہ ہے اور اشارت کی آنحضرت نے طرف سینہ مبارک اپنے کے تین بار کفایت کرتی ہے مسلمان کو بدی سے حقیر کرنا بھائی مسلمان کو یعنے یہ بات برائی مین کامل ہے اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اُسکا اور مال اُسکا اور آبرو اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف حقیر نجانے الخ یعنے ساتھ ذکر کرنے عیبون اُسکے کے اور بدزبانی اور ٹھٹھا کرنے کے اگرچہ فقیر اور ضعیف و ناتوان اور مسکین ہو اور دُبلا اور خراب حال ہو کیا جانتا ہے کہ قدر اُسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہے اور انجام کار اُسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والے ہین قال اللہ تعالی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ بہر وجہ عزت ایمانی اُنکی ہاتھ سے نہ دینی چاہیے خصوصًا جو کہ نور علم و عبادت سے روشن ہو رہے ہین رعایت تعظیم اُنکی بطریق اعلی ملحوظ رکھے اکثر لوگ خصوصًا اہل دُنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین و باہل فقرا و غربا مین گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتے ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کے دُنیا و آخرت مین ہے محبت فقرا و مساکین کی ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے واسطے حصول محبت مساکین کے اور حکم کیے گئے تھے ساتھ نشستن فقرا کے جیسے کہ سورہ کہف مین مذکور ہے اور پرہیزگاری اس جگہ ہے الخ یعنے نہین جائز ہے حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہون سے یا یہ مراد ہے کہ تقوی بیچ سینہ مین ہے اور کار باطن ہے اور مقصود اس جملہ سے تاکید و تقویت جملہ پہلے کی ہے یعنے چونکہ جگہ تقوی کی دل ہے اور وہ امر مخفی ہے پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کرے حال اُسکا حقیقت حال اُسکی معلوم نہین یا یہ مراد ہے کہ چونکہ تقوی دل مین ہے پس چاہیے کہ متقی ہو مسلمان کی حقارت نکرے اسلیے کہ متقی حقارت کرنے والا مسلمان کا نہین ہوتا اور جسنے کہ افعال ظاہر کرنا اور مناسب مرضی نہین اور خون اُسکا الخ یعنے ایسا کام نکرے اور کلام نکہے کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اُسکا تلف ہو اور آبروریزی اُسکی ہو اور حدیث

جوامع الکلم سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تھی (وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عیاض ابن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں یعنے جو کہ لائق ہیں کہ ساتھ سابقین اور مقربین کے بہشت میں داخل ہوں ہیں تین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنے والا لوگوں سے توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص مہربان یعنے چھوٹوں بڑوں پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنے مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنے والا یعنے اس چیز سے کہ نہیں حلال پرہیز کرنے والا یعنے سوال سے اور توکل کرنے والا اللہ پر عیالدار یعنے نہیں باعث ہوتی اسکو محبت عیال کی اور نہ خوف تنگے رزق کا اوپر ترک کرنے توکل کے ساتھ سوال کرنے کے خلق سے اور حاصل کرنے کے مال حرام کو اور ساتھ غافل ہونے کے علم وعمل سے بسبب عیال کے اور دوزخی پانچ شخص ہیں یعنے وہ مستحق عذاب کے ہیں بسبب شومی ان افعال کے مقصود ہے برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید ان پر جیسے کہ اوپر تعریف وتحسین افعال مذکورہ کی اول سست عقل کہ نہیں عقل اسکو کہ باز رکھے کار ناشائستہ سے اور ثبات واستقامت نہ ہو اسکو وقت شہوت کے اور صبر نہ کرسکتا ہو گناہوں اور بری باتوں سے وہ لوگ کہ تمہارے تابع اور خادم ہیں یعنے اور پھرتے ہیں گرد امرا واغنیا تمہارے کے اور مد نظر اور خیال نہیں ہے انکو مگر بھرنے پیٹ کا اور پہننا کپڑے کا اگرچہ شبہ وحرام سے ہو نہیں ڈھونڈھتے ہیں اہل ومال کو یعنے نہ طالب ہیں بیوی اور حرام کے پس اعراض کرتے ہیں حلال سے اور مرتکب ہوتے ہیں حرام کے اور نہ طالب اور راغب بیچ مال حلال کے کہ بوجہ طیب حاصل کریں بلکہ مصروف ہے ہمت انکی کھانے اور پینے اور پہنے پر اگرچہ حرام ہو یہ بھی سستی عقل سے ہے اور دوسرا شخص دوزخیوں میں سے وہ بے دیانت ہے کہ نہیں پوشیدہ اسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اسمیں اگرچہ شی قلیل ہو بلکہ ڈھونڈھتا ہے اور تفحص کرتا ہے اسکو تا پاوے اور مطلع ہو اسپر اور خیانت کرے اسمیں اور بعضوں نے کہا کہ خفا بمعنے ظہور کے بھی آتا ہے یعنے خائن کہ ظاہر نہیں ہوتی اسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اسمیں مگر کہ خیانت کرتا ہے اسکو اور تیسرا وہ شخص ہے کہ صبح نہیں کرتا اور شام نہیں کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہے تجھکو بسبب اہل تیرے کے اور مال تیرے کے یعنے ہر صبح وشام کار اسکا فریب دینا ہے کہ طمع رکھتا ہے اہل ومال تیرے میں اور ظاہر کرتا ہے عفت وامانت کو لیکن باطن میں خیانت کرتا ہے اسمیں اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جھوٹے کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہ مسلم نے ف مراد رحیم سے صفت فعلیہ ہے کہ ظاہر ہو وجود اسکا خارج میں یعنے غیر میں اور رقیق سے مراد ہے صفت قلبیہ برابر ہے کہ ظاہر ہو غیر میں اثر اسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہے اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہیں قائم مقام فاعل کے یعنے ذکر کیا آنحضرت نے بیچ مقام تعداد اہل نار کے بخیل و کاذب کو فرمایا اور راوی دوزخیوں میں سے بخیل اور کاذب ہے اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نہ کہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کے یاد نہیں رہے یعنے کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنے بخل اور کذب کے اس سے سمجھے جاتے تھے خواہ یوں فرمایا والبخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول والکذب اکثر روایتوں میں بلفظ او شک راوی کے ہے یعنے چوتھے بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعضی روایت میں والکذب واو سے آیا ہے اس صورت میں بھی واو بمعنی او کے ہے اور لفظ شنظیر بعضوں نے کہا کہ منصوب ہے بنا بر معطوف ہونے کے کذب پر اور صحیح یہ ہے کہ مرفوع ہے پس ہوگا عطف رجل پر اور یہ نوع پنجم یا کاذب اور پانچواں شنظیر شرح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس خدا کی کہ جان میری اسکے دست قدرت میں ہے ایمان نہیں لایا یعنے کوئی بندہ یعنے کامل وتمام نہیں ہوتا ایمان اسکا یہاں تک کہ دوست رکھے واسطے بھائی مسلمان کے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس چیز کو یعنے بھلائی دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت میں لفظ من الخیر صریح آیا ہے اور بھلائی آخرت کی نجات پانا ہے عذاب دوزخ سے اور پہنچنا درجات بہشت کو بسبب کرنے اعمال صالحہ کے اور بھلائی دنیا کی اسباب اور متاع اور اہل اور اولاد جو کہ وسیلہ آخرت کے ہوں پس ان چیزوں کو اپنے لیے دوست رکھتا ہے چاہیے کہ سب مسلمانوں کے لیے بھی دوست رکھے اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کے اپنے لیے مال وجاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد اور وبال وعذاب کا ہو چاہتا ہے اور دوست

رکھتا ہی کیونکر اور مسلمان بھائی کے لیے دوست رکھے اسکو چاہیے کہ نہ اپنے لیے دوست رکھے اور نہ اوسکے لیے کیونکہ وہ خیر نہین یا ایک شخص ہو کہ حصول مال وجاہ اسکے لیے
سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب سوے تعالےٰ کا ہوتا ہی جیسے کہ مال واسطے حج اور خبر گیری فقرا کے کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہین ہوتا اسکے لیے ایسا بلکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال وجاہ کا اور دوست رکھنا اسکا اسکے لیے درست ہوگا اسلیے کہ
اسکے حق مین وہ خیر نہین ہی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَّذِیْ
لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا یعنے کامل قسم ہی اللہ کی نہین
ایمان لاتا قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا پوچھا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کس کو آپ فرماتے ہین یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن مین نہین ہوتا ہمسایہ اسکا بدیون اسکی سے
روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا جنت مین یعنے ساتھ نجات پانے والون کے وہ شخص کہ نہین امن مین ہوتا ہمسایہ اسکا برائیون اسکی سے نقل کی یہ مسلم
نے ف اسمین مبالغہ ہی کہ گردانا انہونے اس کو وقوع ضرر سے سبب واسطے نفی دخول جنت کے پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا (وَعَنْ
عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ سے اور ابن عمر سے کہ نقل کی
انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبرئیل امر کرتے تھے مجکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کے یعنے ساتھ احسان کرنے کے اسپر اور دفع کرنے ضرر کے
اس سے یہان تک کہ گمان کیا مین نے کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہین کہ وارث کردینگے یعنے ساتھ وحی الٰہی کے ہمسایہ کو کہ آپس مین ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث
ہوا کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ
مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نہ کرین دو شخص
آپس مین بے سنائے شخص دوسرے کے کہ تیسرا ہی یہان تک کہ ملو تم ساتھ لوگون کے یعنے بعد ملنے لوگون کے اور کثرت اجتماع کے اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ
نہین پس اگر چار شخص مصاحب ہون اور دو شخص آپس مین سرگوشی کرین تو روا ہی یہ منع سرگوشی کرنی دو شخصون کی سے وقت مصاحبت تین شخصون کے بسبب غمگین
کرنے اس فعل کے ہی اس تیسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی اور پیش ز کے اور ایک لغت مین ساتھ پیش ی اور زیر ز کے ہی اور دونون
لغت فصیح ہین اور متعدی حزنہ واحزنہ اندوہگین کرد اور اول روایت اول مشہور تر ہی اور سبب غمگین ہونیکا یہ ہی کہ اسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بد اندیشی کا
مشورہ کرتے ہون کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کی سے روبرو تیسرے کے اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سے روبرو ایک کے نہی تحریمی ہی
پس حرام ہی جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر مگر باذن اسکے کے اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا یعنے شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہی اور یہ عام ہی
مین سفر مین ہو یا حضر مین ہو (وَعَنْ تَمِیْمٍ الدَّارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نصیحت ہی یعنے افضل اعمال دین کے یا امر مہم دین مین خیر خواہی ہی تین بار فرمائی یہ بات
کہا ہمنے یعنے صحابہ نے کہ یہ خیر خواہی کسکے لیے ہی اور کسکے لیے کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالےٰ کے اور واسطے کتاب اسکی کے اور واسطے رسول
اسکے کے اور واسطے مسلمانون کے اماموں کے کہ امرا و علما ہین اور واسطے سب مسلمانون کے نقل کی یہ مسلم نے ف خیر خواہی اللہ کی یہ ہی کہ ایمان لاوے اسکی
وحدانیت و صفات پر اور ترک کرے الحاد کو اسکے صفات مین اور خالص کرے نیت اسکی عبادت مین اور فرمان برداری کرے اسکی اوامر و نواہی کی اور اقرار کرے اسکی
نعمت کا اور شکر ادا کرے اسکا اور محبت رکھے اسکے فرمانبردارون سے اور دشمنی رکھے اسکے نافرمانون سے اور خیر خواہی اسکی کتاب کی یہ ہی کہ اعتقاد کرے یہ کہ اسکی ہی اور
[illegible] اسپر اور تلاوت اسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کرے اور تعظیم اسکی کرے اور خیر خواہی اسکے رسول کی یہ ہی کہ تصدیق کرے اسکی نبوت کی اور

کرے اُس چیز کو کہ اللہ تعالےٰ کے پاس سے لائے ہیں اور اطاعت کرے اُنکی اور دوست رکھے اُنکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ماں باپ اور سب لوگوں سے اور محبت رکھے اُنکے اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے اُنکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابیں اللہ تعالیٰ کی اور مراد رسول سے آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالےٰ کے ہیں اور یہ خیر خواہیاں راجع بندے کی طرف ہیں کہ خیر خواہی اپنے ہی نفس کی کرتا ہے بسبب اُنکے اور خیر خواہی امرا کی یہ ہے کہ فرمانبرداری اُنکی کرے اچھی باتوں میں اور بری باتوں سے اور خبردار کردے اُنکو وقت غفلت کے اور خروج نکرے اُنپر اگرچہ ظلم کریں اور پیروی کرے علما کی اس چیز میں کہ موافق حق کے کہیں اور روایت کریں اور خیر خواہی سب مسلمانوں کی یہ ہے کہ ہدایت کرے اُنکو طرف بھلائیوں دین و دنیا کے اور دفع کرے ضرر اُنسے اور نفع پہونچاوے اُنکو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ مدار تمام دین و دنیا کا اُسپر ہے اور تمام علوم اولین و آخرین کے مندرج ہیں اُسمیں ع ح (وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جریر سے کہا جریر نے کہ بیعت کی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور خیر خواہی کرنے کے واسطے ہر مسلمان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عبادات یا تو حق اللہ ہیں یا حق العباد پس حق اللہ سے وہ عبادتیں خاص ذکر کیں کہ عمدہ ہیں عبادتوں بدنی اور مالی میں اور ارکان اسلام سے ہیں بعد شہادتین کے کہ نماز و زکوٰۃ ہیں اور ہو سکتا ہے کہ روزہ اور حج اُسوقت میں فرض نہوا ہو اور خیر خواہی مسلمانوں میں داخل ہیں تمام حقوق بندوں کے منقول ہے کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنے والے کو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہے تین سو درہم سے آیا بیچتا ہے تو چار سو درہم کو اُسنے کہا کہ یہ تم جانو اے عبد اللہ پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہے اُس سے آیا بیچتا ہے تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑھاتے گئے یہانتک کہ پہونچے آٹھ سو درہم کو پھر خریدا اُسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگوں نے سبب اُسکا پوچھا کہا اُنھوں نے یہ کہ میں نے بیعت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

(عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے ابو القاسم سے کہ سچے کیے گئے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے نہیں نکالی جاتی رحمت یعنے شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کے دل سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف سچے کیے گئے یعنے اللہ تعالےٰ نے اُنکے سچے ہونے کی خبر دی ہے و ما ینطق عن الهوی اور بدبخت سے مراد کافر ہے یا فاجر ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنے والے خلق پر رحمت کرتا ہے اُنپر رحمن رحم کرو اُنپر کہ زمین میں ہیں تا رحمت کرے تمکو جو کہ آسمان میں ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف اُنپر کہ زمین میں ہیں یعنے جانور اور آدمی خواہ نیک ہوں خواہ بد اور رحم کرنا بدوں پر یہ ہے کہ اُنکو بدی سے باز رکھیں جیسے کہ گذرا کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہ ہے کہ رحم کرو اُنپر کہ مستحق رحم کے ہیں اور جو آسمان میں ہے یعنے اللہ تعالےٰ کہ کمال قدرت اور سلطنت اُسکی آسمان میں ہے یا مراد ملائکہ ہیں اور رحمت کرنی اُنکی یہ ہے کہ محافظت کریں دشمنوں سے اور موذیات سے کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہیں اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کریں جناب عزت سے واسطے رحم کرنے والوں کے ع ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہمارے تابعین میں سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹوں پر اور حرمت نگاہ نہ رکھے ہمارے بڑوں کی اور حکم نہ کرے ساتھ نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ع (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب کبر سن اُسکے کے مگر کہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالےٰ واسطے اُسکے وقت کبر سن اُسکے کے اُس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کرے اُسکی نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیئے کہ جو خدمت کرتا ہے خدمت کیا جاتا ہے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ عمر دراز ہوتی ہے اُس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہے بوڑھے کی منقول ہے کہ ایک مرید نکلا خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کے کہ مصر میں تھا اور وہاں پہونچا اور ایک مدت اُسکی خدمت میں حاضر رہا اور اُنھیں دنوں میں ایک جماعت بزرگوں کی زیارت شیخ کے لیے آئی پس اشارہ کیا شیخ نے اُسی مرید کو کہ جانور سواری کے تھام لے

پس نکلا وہ مرید لیکن یہ خطرہ گذرا اسکے دل مین کہ یہ سفر دور و دراز کر کر مین شیخ کے پاس آیا اسکا یہ نتیجہ ہوا پس جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس پس کہا پیر نے اے ولد میرے قریب ہے کہ تیرے پاس اکابر آوینگے اور تعین کریگا اللہ تعالی واسطے تیرے انکو کہ خدمت کرینگے انکی پس کہتے مین کہ ایسا ہی ہوا کہ اُسکے دروازے پر نہین پائے جاتے تھے مگر خچر اور گھوڑے بسبب کثرت آنے اکابر کے اُسکی ملاقات کے لیے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بھی اللہ تعالی نے یہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے کہ دس برس کی عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے تھے پس دراز کی اللہ تعالی نے عمر انکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی انکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوے

شرح (وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہے ابو موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سے تعظیم کرنی بوڑھے مسلمان کی اور تعظیم کرنی اٹھانے والے قرآن کی یعنے پڑھنے والے قرآن کے اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہ غلو کرنیوالا اُسمین اور نہ دور ہونے والا اُس سے اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سے ہے تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف دو قیدین لگائین اوٹھانے والے قرآن کے لیے ایک تو غلو کرنے والا نہو اور دوسرے یہ کہ نہ دور ہو اُس سے بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تھی کہ میانہ روی کرتے تھے عبادات وغیرہ مین اور غلو کرنے والا وہ کہ تجاوز کرے حد سے لفظا اور معنے مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کے یا خیانت کرے لفظ قرآن مین ساتھ تحریف اسکی کے مانند اکثر عوام کے بلکہ مانند اکثر علما کے یا خیانت کرے اسکے معنون مین ساتھ تاویل باطل کے مانند تمام مبتدعون کے اور بعضون نے کہا کہ غلو مبالغہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑھنا اس طرح کہ مانع ہو سمجھنے معانی سے اور دور ہونیوالا وہ کہ اعراض کرے تلاوت قرآن سے اور احکام قرات سے اور عمل کرنے سے اُس چیز پر کہ اُسمین ہے اور بعضون نے کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہے اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور عبادات کیطرف ہر گز نہ متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہے اور تلاوت نکرے اور ادنی عادل کا یہ ہے کہ غالب ہو عدل اسکا ظلم پر بخلاف عکس اُسکے کہ یعنے ظلم اُسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور رہنا اُس سے افضل ہے چنانچہ اسی لیے کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ جو کوئی کہے اس زمانے مین سلطان عادل ہے تو وہ کافر ہے باوجود اسکے کہ نہین خالی ہے ہر سلطان ایک طرح کے عدل سے اور تحقیق اسکی مبنی ہے اوپر فرق کے درمیان اسکے کہ عدل کرتا ہے اور درمیان عادل کے پس اول اطلاق کیا جاتا ہے اُسپر کہ عدل کرتا ہے اگرچہ کبھی کبھی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہے عرفا اُسپر کہ ہو موصوف ساتھ عدل کے بطریق دوام کے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلانا مصلی ہے اور فلانا نماز پڑھتا ہے اور شرح السنہ مین ہے کہ کہا طاوس نے سنت سے ہے یہ کہ توقیر کرے تو چار کی عالم کی اور بوڑھے کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کے حکم مین ماں بھی ہے اور مراد عالم سے عالم عمل ہے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے لفظ حامل القرآن سے اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیے ہے کہ ظاہر ہے یا اسلیے کہ کلام اجنبیون مین ہے پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیجاوے تعظیم اُسکی اسلیے کہ واجب ہے تعظیم اُسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی خطیب نے جامع مین انس سے کہ فرمایا آنحضرت نے ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی

شرح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھرون کا مسلمانون کے گھرون مین وہ گھر ہے کہ اسمین ہو یتیم کہ احسان کیا جاوے طرف اسکے اور بدتر گھر مسلمانون کے گھرون مین وہ گھر ہے کہ اسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوے طرف اسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اور ایذا دیجاوے اسکو ناحق اور اگر واسطے تعلیم و تادیب کے مارین تو داخل احسان کے ہے نہ برائی کرنے کے

شرح (وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہاتھ پھیرے سر پر یتیم کے یعنے بطریق شفقت کے اور محبت کے نہ پھیرا ہو اسکو مگر واسطے اللہ کے یعنے واسطے طلب رضا اسکی کے نہ واسطے اور غرض کے ہوتی ہین واسطے اسکے بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہے اوسپر ہاتھ اسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کرے ساتھ یتیم لڑکی کے یا یتیم لڑکے کے نزدیک اسکے یعنے اسکی پرورش مین ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دونون کے

اور ملائین دونون انگلیان اپنی یعنے بیچ کی انگلی اور اسکے پاس کی کہ انگوٹھے کی طرف ہو یعنے مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کے نزدیک ہونگے بہشت مین نقل کی یہ
احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہو ف لفظ ثم ساتھ زبر تا اور پیش میم کے ہو صیغہ مونث کا اور ترجمہ اسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھ پیش یے
اور زیر میم کے صیغہ مذکر کا آیا ہو اسی صورت مین فاعل اسکا ضمیر راجع کی ہو اور یدہ مفعول اسکا اور ترجمہ اسکا یہ ہو کہ پھیرتا ہو وہ شخص اس بال پر ہاتھ اپنا اور لفظ حسنات ساتھ
رفع کے ہو بنا بر ہونے اسکے کے اسم کان کا اور ظاہر یہ ہو کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت و کیفیت مین باعتبار اچھا کرنے یتیمون کے اور احسان کرے یعنے شفقت و مہربانی کرے
اسپر اور تادیب و تعلیم کرے اسکو اور نکاح کردے اسکا اور محافظت کرے اسکے مال کی اگر مال ہو اسکا اور لفظ او وقیم مین تنویع کے لیے ہو اور ظاہر یہ ہو کہ شک کے لیے ہو کہ
کسی راوی کو شک ہوا ہو کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا قیم اور اس حدیث مین اشارہ ہو طرف بشارت حسن خاتمہ اسکے کے ش ع ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ آوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ الْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَّا یُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَہُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَہُنَّ وَرَحِمَہُنَّ حَتّٰی یُغْنِیَہُنَّ اللّٰہُ
اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوِ اثْنَتَیْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَیْنِ حَتّٰی لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَۃً لَقَالَ وَاحِدَۃً وَمَنْ اَذْہَبَ اللّٰہُ بِکَرِیْمَتَیْہِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا کَرِیْمَتَاہُ قَالَ
عَیْنَاہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جگہ دیوے یتیم کو طرف کھانے اور پینے اپنے کے واجب
کرتا ہو اللہ تعالی واسطے اسکے بہشت مقرر یعنے قطعاً بلا شک و شبہہ بموجب وعدے اپنے کے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیون کو یا پرورش
کرے انکو کہ مانند تین بیٹیون کے ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکھا دے انکو اور شفقت کرے انپر یہان تک کہ بے پروا کرے انکو یعنے بڑی ہون اور نکاح کیجاوین واجب
کرتا ہو اللہ تعالے واسطے اسکے بہشت پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو یعنے فرمایئے کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنے مین بھی یہی ثواب ملتا ہو فرمایا پرورش
کرے دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہان تک کہ اگر کہتے لوگ یا ایک کو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جس شخص کی لیوے اللہ دو پیاریان واجب ہوئی اسکے لیے بہشت پوچھا گیا
یا رسول اللہ کیا مراد ہو دو پیاریون سے فرمایا دونون آنکھین اسکی نقل کی یہ شرح السنہ مین ف وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا ہو یعنے شرک اور حقوق بندے کے پس تقدیر یہ ہو مگر
یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کے یا ساتھ بخشوانے اور مانند اسکے کے حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالے کے ہین بخشے جاتے ہین اگر چاہتا ہو اللہ سوائے شرک کے
اور اگر کہتے لوگ الخ یہ بموجب مذہب ہمارے کہ کہتے ہین احکام مفوض ہین آنحضرت ہو جو کچھ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہو اور جو کہ قابل عدم تفویض کے ہین
وہ کہتے ہین کہ بعد التماس انکے کے وحی ہوئی ساتھ اس چیز کے کہ موافق مقصود انکے کے تھی اور مانند اسکے بہت سی حدیثون مین آیا ہو (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّنَاصِحٌ الرَّاوِیْ لَیْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ بِالْقَوِیِّ)
اور روایت ہو جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہو اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہو واسطے اسکے صدقہ کرنے
ایک صاع غلہ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کے قوی ف یعنے حفظ و ضبط مین کہ اعتماد اسپر کیجیے پس یہ
حدیث ضعیف ہو اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہو اجماعاً اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہو ش ح ع (وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ
اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا
عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُّرْسَلٌ) اور روایت ہو ایوب بن موسی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے موسے سے موسی نے نقل کی ایوب کے دادا سے یعنے عمرو بن سعید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیا باپ نے اپنے بیٹے کو کچھ دیا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث نزدیک میرے
مرسل ہو (وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَۃٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ کَہَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوْمَاَ یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اِلَی الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃِ
امْرَاَۃٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِہَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَہَا عَلٰی یَتَامَاہَا حَتّٰی بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہو عوف بیٹے مالک اشجعی کے سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنے بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کے رخسارے اسکے سیاہ ہوگئے مانند ان دونون انگلیون کے

ہونگے دن قیامت کے اور اشارہ کیا یزید بن زریع نے کہ راوی اس حدیث کا ہے طرف بیچ کی اونگلی کے اور اونگلی شہادت کے یعنے واسطے بیان دو اونگلیون کے وہ عورت کہ ہوئی بےشوہر یعنے بسبب مرنے یا طلاق دینے خاوند کے تھی جاہ وجمال والی روکا اپنے نفس کو یعنے نکاح کرنے سے واسطے پرورش اور شفقت کرنے کے اوپر جان یتیمون اپنے کے یہان تک کہ جدے ہوے یعنے وہ لڑکے یعنے بسبب بڑے اور بالغ ہونے کے محتاج مان کے نرہے یا مرگئے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جس عورت کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اس عورت نے اولاد کی پرورش کے واسطے کسی شخص سے نکاح نہ کیا اور انکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج انکی کے تک اور بسبب خدمت انکی کے اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نے اسکے حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون انگلیون کے قریب ہم ہونگے اس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکھتا ہے ٭ ع ح ر (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکے ہوئی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اسکو زندہ یعنے جیسے کہ جاہلیت مین بسبب عار و نفرت کے کرتے تھے اور نہ حقیر اور ذلیل کر کر رکھا اسکو اور نہ ترجیح دی اپنے ولد کو اسپر یعنے لڑکون کو دینے دلانے وغیرہ مین داخل کریگا اسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے ساتھ سابقین کے اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹے پر کرتے ہین کہا ابن عباس نے کہ اس حدیث مین ولد سے مراد حضرت کی بیٹی ہین ٭ ع ح ر (وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے انس سے کہ انہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیجاوے نزدیک اسکے بھائی مسلمان کی حال آنکہ وہ شخص قادر ہو اوپر مدد کرنے اسکی کے یعنے ساتھ دفع کرنے غیبت و عار کے اس سے اور منع کرنے کے غیبت اسکی سے پس مدد کی اسکی مدد کریگا اسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اسکی اور وہ قادر تھا اسکی مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اس سے بسبب مدد نکرنیکے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ شرح السنہ مین (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ باز رکھے کھانے گوشت بھائی اپنے کے سے یعنے غیبت کرنے والے کو منع کرے غیبت کرنے بھائی مسلمان کی سے غائبانہ ہے حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اسکو آگ سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ف کھانے گوشت کے سے کنایہ ہے غیبت کرنے سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے بیچ برائی غیبت کے اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا یعنے آیا دوست رکھتا ہے ایک تمھارا اپنے بھائی مردہ کے گوشت کھانے کو تشبیہ دی غیبت کرنے کو ساتھ کھانے گوشت مردے کے چونکہ آبروریزی اسکی کرتا ہے گویا کہ اسکو ہلاک کرتا ہے اور گوشت اسکا کھاتا ہے اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اس تقریر پر غیبت یعنے غیبت کے ہے ساتھ زیر غین کے یعنے غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہے ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال رکھتا ہے کہ بالمغیبۃ متعلق ہو اخیہ سے بتقدیر اکل لحم اخیہ کے اور مغیبت بمعنے غیبت کے ہو ساتھ زیر غین کے یعنے باز رکھے کھانے گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور مآل دونون معنون کا ایک ہی ہے کہ منع کرنا اور باز رکھنا لوگون کا آپس کی غیبت سے یعنے جو کہ باز رکھے لوگون کو غیبت کرنے سے اور آزاد کریگا اسکو یعنے اول وہلہ مین پہلے داخل ہونے کے اسمین یا بعد داخل ہونے کے پہلے پورا کرنے عذاب کے ٭ ع ح ر (وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے ابو درداء سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کرے اور باز رکھے غیبت کو آبرو بھائی اپنے کے سے یعنے منع کرے اسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ باز رکھے اس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت نے واسطے استشہاد کے اپنے قول پر کان حقا الخ یہ آیت کہ ہے ثابت واجب ہمپر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ٭ (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءًا مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ

إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد نہ کرے مرد مسلمان کی اور
منع نہ کرے غیبت اسکی سے اس جگہ کہ بے حرمتی کی جاتی اسکی اور نقصان کیا جاتا ہے اس جگہ میں آبرو اسکی سے مگر کہ نہیں مدد کریگا اسکی اللہ تعالی اس جگہ میں کہ دوست رکھتا ہے
اسمین مدد خدا کو یعنے آخرت میں اور دنیا میں اور نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی اس جگہ میں کہ نقصان کیا جاتا ہے اسمین آبرو اسکی سے اور بے حرمتی کیجاتی ہے
اسکی اسمین مگر کہ مدد کریگا اسکی اللہ تعالی اس جگہ میں کہ دوست رکھتا ہے اسمین مدد اسکی نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) اور روایت ہے عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے یعنے جانے
عیب یا برائی یعنے کسی مسلمان میں اور ڈھانکدے اسکو ہوگا ثواب اسکو مانند ثواب اس شخص کے کہ زندہ کیا جیتے گاڑے ہوئے کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف
وجہ تشبیہ ڈھانکنے عیب کی ساتھ زندہ کرنے جیتے گاڑے کے یہ لکھی ہے علما نے کہ جبکہ عیب ظاہر ہوتا ہے تو وہ خجالت سے مانند مردہ کے ہوتا ہے اور دوست رکھتا ہے کہ کاش مر گیا
ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کسی نے عیب اسکا ڈھانکا تو دفع کی اس سے خجالت کہ وہ اسکے نزدیک بمنزلہ موت کے تھی پس ڈھانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنے کے ہوا جیسے
کہ صبیہ اسکی کہ دفن کی گئی تھی قبر میں اور قریب مرنے کے تھی پس نکالی گئی اور زندہ رہی: ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ
فَإِنْ رَأَى بِهِ أَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ) اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اسمین برائی تو چاہیے کہ دور کردے اس سے برائی یعنے اور مشغول
ہو ساتھ اصلاح حال اسکے کے جس طرح کہ ہوسکے ساتھ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کے جیسے کہ شرط ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو یعنے روایت حدیث ساتھ اس
لفظ کے ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے اور ابو داؤد کے یوں ہے مسلمان آئینہ مسلمان کا ہے اور مسلمان بھائی ہے مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہے اس سے وہ چیز کہ
اسمین ضرر اور ہلاکت اسکی ہے اور نگاہ رکھتا ہے یعنے حق اسکا غائبانہ اسکے ف مسلمان آئینہ دوسرے مسلمان کا ہے یعنے آگاہ کردیتا ہے اسکو اسکی برائی پر مانند آئینہ کے کہ جو کچھ دیکھنے والے
کے وجود میں ہوتا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہے اور خفیہ آگاہ کرے تا وہ ذلیل نہو لوگوں میں جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہے کہ سوا اسکے کسی پر معلوم نہیں کرواتا اور وہ دوسرا بھی مطلع
ہو جاتا ہے اپنی برائی پر سبب آگاہ کرنے مومن دوسرے کے جیسے کہ مطلع ہوتا ہے اپنے چہرے کی برائی پر سبب دیکھنے کے آئینہ میں مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ
خیر پر ہیں جبتک کہ کاوش کرتے رہیں احوال ایک دوسرے کے سے اور جب متفق ہونگے ہلاک ہونگے اور واسطے تقویت و تائید ان معنوں کے فرمایا المومن اخ المومن
الخ اور نگاہ رکھتا ہے الخ یعنے غیبت نہیں کرتا اسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہے اسکی تو منع کردیتا ہے اور سکوت نہیں کرتا بلکہ محافظت کرتا ہے تمام حقوق اسکے کی نفس میں اور مال
میں اور آبرو میں ح ع (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ
رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے معاذ بیٹے انس کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنے اسکی آبرو کو منافق کے شر سے بھیجے گا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اسکے کو یعنے اسکے بدن کو دن قیامت کے آگ دوزخ
کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کے یعنے عیبوں میں سے درحالیکہ چاہتا ہے ساتھ اس چیز کے عیب اسکا قید کریگا اسکو اللہ اوپر پل دوزخ کے یہانتک
کہ نکلے عہدہ اس چیز کے سے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے پاک ہو اسکے گناہ سے ساتھ راضی کرنے مدعی اسکے کے یا ساتھ شفاعت کے یا ساتھ عذاب کرنے کے
بقدر گناہ کے اور منافق سے یہاں مراد غیبت کرنے والا ہے اسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہے خیر خواہی اور دل میں ارادہ رکھتا ہے فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقوں کا ہے
کہ حاضر و غائب یکساں نہیں ہوتے: ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین یاروں کا
یعنے اکثر انکا از روے ثواب کے نزدیک اللہ کے بہترین انکا ہے واسطے یار اپنے کے یعنے اکثر انکا از روے احسان کے اگرچہ ساتھ خیر خواہی کے ہو اور بہترین ہمسایوں کا نزدیک

اللہ کے بہترین انکا ہو واسطے ہمسایہ اپنے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے (وعن ابن مسعود قال قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم
يا رسول الله كيف لي ان اعلم اذا احسنت واذا اسأت فقال النبي صلى الله عليه وسلم اذا سمعت جيرانك يقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتهم يقولون قد اسأت
فقد اسأت رواه ابن ماجة) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا رسول اللہ کس طرح معلوم کروں میں نیکوکاری اپنی اور
بدکاری اپنی یعنے کیونکر جانوں کہ میں نیک کار ہوں یا بدکار جس وقت کہ صادر ہو مجھ سے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح اسکا شرعا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت
سنے تو اپنے ہمسایوں کو کہتے ہیں تحقیق نیکی کی تو نے پس تحقیق نیکی کی تو نے اور جس وقت سنے تو ہمسایوں کو کہتے ہیں تحقیق برا کیا تو نے پس تحقیق برا کیا تو نے یعنے نیکی و بدی تیری ساتھ گواہی دینے
ہمسایوں کے معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف سے تو ہمسایوں کو یعنے سب ہمسایوں کو یعنے اسلیے کہ نہیں جمع ہوتے ہیں سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہے
اسپر کہ السنة الخلق اقلام الحق کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اسوقت ہے کہ جسوقت ہوں ہمسائے اسکے اہل حق و انصاف والے اور نہ بہت محبت رکھتے ہوں اور نہ
بہت دشمنی (وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انزلوا الناس منازلهم رواه ابو داود) اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتارو
تم آدمیوں کو بیچ مراتب انکی کے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنے بیچ مراتب معینہ انکے کے یعنے حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک ہے شریف و اہل عزت اور دوسرا ہے وضیع و
ذلیل دونوں کو یکساں نہ رکھو تعظیم و تکریم میں ہر ایک کے ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اسکے کا نہو پس نہ برابری کرو درمیان خادم اور مخدوم کے بلکہ ہر ایک
سے موافق مرتبہ اسکے کے پیش آؤ فرماتا ہے اللہ تعالی ورفعنا بعضهم درجات اور احیاء العلوم میں منقول ہے کہ حضرت عائشہ کھانا کھا رہی تھیں کہ ایک فقیر اس راہ سے گذرا ایک
ٹکڑا روٹی کا اسکو بھیجا بعد ازاں ایک سوار گذرا اس سے کہلا بھیجا کہ طعام حاضر ہے اگر خواہش ہو تو آئیے ایک شخص نے حاضرین میں سے تفاوت اس حال سے پوچھا فرمایا
حضرت عائشہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انزلوا الناس منازلهم وہ مسکین اس روٹی کے ٹکڑے سے راضی ہوگیا اور اگر سوار سے بھی ویسا ہی معاملہ
کرتی کہ جیسا اس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اسکی لازم آتی اور یہ حدیث مبدا ہے فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیاء کے اور تفضیل خلفا کے اور مانند انکے کے جیسے کہ یہ حدیث
منشا ہے وہم اغنیا و متکبرین کا امراء و وزراء سے جیسے کہ دیکھا جاتا ہے بیچ مجلسوں انکی کے قد علم کل اناس مشربهم فهم کل فريق مذهبهم يضل به كثيرا ويهدي به كثيرا یعنے علما کا فہم اس سے
بجا ہے کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتے ہیں انکے غیر پر اور اغنیا کا وہم بیجا کہ وہ اہل علم و فضل و فقر کی حقارت کرتے ہیں اور فاسق و دولتمند فاجروں کی عزت و تعظیم کرتے ہیں
اور اس حدیث کو دلیل لاتے ہیں انکو اللہ تعالی نے اس سے گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا ہے ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن عبد الرحمن بن ابی قراد ان النبي
صلى الله عليه وسلم توضأ يوما فجعل اصحابه يتمسحون بوضوئه فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم ما يحملكم على هذا قالوا حب الله ورسوله فقال النبي صلى الله عليه وسلم من سره ان يحب الله
ورسوله او يحبه الله ورسوله فليصدق حديثه اذا حدث وليؤد امانته اذا ائتمن وليحسن جوار من جاوره) روایت ہے عبد الرحمن بیٹے ابی قراد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیوں نے کہ ملتے تھے اپنے بدن کو پانی حضرت کے وضو کا پس فرمایا واسطے انکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون سی چیز باعث ہوئی تمکو
اس کام پر عرض کیا محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو خوش لگے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور اسکے رسول کو یعنے بوجہ کمال کے
یا دوست رکھے اسکو اللہ اور رسول اسکا پس چاہیے کہ سچ بولے اپنی بات میں جسوقت کہ بات کرے اور چاہیے کہ ادا کرے امانت لوگوں کی کہ اسکے پاس ہے جسوقت کہ امانت
سونپی جاوے اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایوں کی ف مراد وضو کے پانی سے اکثروں کے نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہے کہ باسن میں بچ رہتا ہے اور بعضوں نے
کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہے کہ جدا ہوا اعضائے مبارک سے اور لفظ او یحبہ اللہ ورسولہ میں تنویع کے لیے ہے اور یہ مرتبہ بالاتر ہے اول سے اور حقیقت میں دونوں مستلزم
ایک دوسرے کے ہیں کیونکہ ہر کوئی اپنے دوستدار کو دوست رکھتا ہے اور یا لفظ او بمعنے بل کے ہے اور یہ ظاہر تر ہے اور احتمال ہے کہ شک راوی کا ہے لیکن مراد و معنے حدیث کے یہ کہ دعویٰ
محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتوں سے کہ چندان نفس پر شاق نہیں ثابت نہیں ہوتا بلکہ ضرور ہے اسمیں بجا لانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصا بجا لانا ان امور کا کہ بیچ
اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایوں سے کہ معاملات میں اور حقوق لوگوں میں ان چیزوں میں مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ ان لوگوں میں حضرت نے کوئی

ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی بیچ ادا کے ان حقوق کے ہو اس سبب سے خاص اُن چیزون کو ذکر کیا ۞ ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلٰى جَنْبِهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ ہمسایہ اُسکا بھوکا ہو اُسکے پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف جملہ وجارہ الخ حال ہے ضمیر یشبع سے یعنے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اُسکے کا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کے اشارہ ہے کمال غافل ہونے اُسکے کے پر خبر گیری ہمسایہ سے ۞ ع (وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے یعنے لوگون مین بطریق شہرت کے بسبب کثرت نماز اُسکی کے اور روزے اُسکے کے اور صدقہ دینے اُسکے کے یعنے لوگ کہتے ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنے ہمسایون کو ساتھ زبان اپنی کے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کے اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجود کہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اُسکے کا نہین ہونگے کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے بسبب کم رکھنے روزون کے اور کم صدقہ دینے کے اور کم نماز پڑھنے کے اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہے چند ٹکڑے قروط کے اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہے اور نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے جیسے عبادات نفل کی اور ضائع کرنے وصول کے جیسے کہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علما اور صلحا کے کہ علما تو ترک کرتے ہین اُن چیزون کو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحا اُس علم کو کہ واجب ہے اُنپر حاصل کرنا اُسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کے سو مقدم رکھتے ہین رعایت پرہیز کرنے کو اوپر دینے والے کے وہ چلتے ہین راہ حکما کی کہ وہ کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور اسلیے گردانا ہے انھون نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اس معنے کے بطریق نفی و اثبات کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کے پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ۞ ع (وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نیک ترین تمھارے کے اور ممتاز کرون نیک ترین تمھارے کو بدترین تمھارے سے یعنے بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہے اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نے پس چپ رہے لوگ یعنے بخوف اسکے کہ متعین کر کر فرماوین کہ یہ نیک ہے اور یہ بد ساتھ مفہوم عام اور عنوان کلی کے اور یہ بات موجب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو اور تمیز کر دیجیے نیک ترین ہمارے کو بدترین ہمارے سے پس فرمایا بہترین تمھارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہون لوگ بھلائی اُسکی کی اور امن مین رہتے ہون اُسکی بدی سے اور بدترین تمھارا وہ ہے کہ امید نہ رکھتے ہون لوگ اُسکی بھلائی کی اور امن مین نہ رہتے ہون اُسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف اور جو ایسا ہو کہ امید اُسکی بھلائی کی رکھین اور نہ اُسکی بدی سے امن مین ہون اور یا اُسکی بدی سے امن مین ہون لیکن امید بھلائی کی اُس سے نہ رکھتے ہون تو وہ بیچ مین ہے نہ نیک ہے نہ بدتر ہے ۞ ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ أَحَبَّهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے تقسیم کیے درمیان تمھارے خلق تمھارے جیسے کہ تقسیم کیے درمیان تمھارے رزق تمھارے تحقیق اللہ تعالی دیتا ہے دنیا اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے یعنے انبیا اور اولیا

مین سے مانند سلیمان علیہ السلام اور عثمان رضی اللہ عنہ کے اور دیتا ہے اسکو کہ نہیں دوست رکھتا ہے یعنے مانند فرعون و ہیرمس کے اور نہیں دیتا دین کو یعنے اخلاق نیک کو مگر اس شخص کو کہ دوست
رکھتا ہے پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نے دین پس بتحقیق دوست رکھا اسکو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین مسلمان ہوتا یعنے کامل بندہ یہان تک کہ
مسلمان ہو دل اُسکا اور زبان اُسکی اور نہین مومن ہوتا یعنے کامل یہان تک امن مین ہو ہمسایہ اُسکا برائیون اُسکی سے ف اسلام دل کا پاک کرنا اُسکا ہے عقائد باطلہ
سے اور اسلام زبان کا باز رکھنا اُسکا ملاہی سے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ عبارت تصدیق و اقرار سے ہے بلکہ کنایہ ہے تسویہ ظاہر و باطن سے اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب
ہونے اُنکے کے مدار اسلام و ایمان کی شرح (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ رَوَاھُمَا اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل ہے الفت کا اور نہین بھلائی اُس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنے مسلمانون سے اور نہین
الفت کیا جاتا یعنے مسلمان دوست رکھین اسکو نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف لفظ مالف ساتھ زبر لام کے مصدر میمی ہے استعمال کیا گیا
بیچ معنے فاعل و مفعول کے یعنے یالف و یولف یعنے الفت کرتا ہے اور الفت کیا جاتا ہے جیسے کہ ایک روایت مین ہے اور موید ہے اسکی آخر حدیث بھی اور کہا طیبی نے احتمال ہے
یہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کے جیسے کہ رجل عدل یعنے الفت کرنے والا ہے یا مالف اسم مکان ہے یعنے ہوتا ہے جگہ الفت کی اور منشا اُسکا اسلیے کہ بسبب الفت کے حاصل ہوتا ہے
اجتماع درمیان مسلمانون کے اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہے تفرقہ اور حق سبحانہ تعالیٰ نے منت رکھی ہے مومنون پر ساتھ تالیف قلوب اُنکے کے اس آیت مین کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ
قُلُوْبِکُمْ اور کئی جگہ مثل اس مضمون کے ہے شرح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَةً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ
سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّةَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کے
امت میری سے یعنے امت اجابت سے درحالیکہ چاہتا ہے یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجکو یعنے مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کے
اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت مین ف اور جامع صغیر مین ہے کہ جسنے روا کی واسطے بھائی مسلمان کے
ایک حاجت ہوتا ہے واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نے انس سے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
اَغَاثَ مَلْھُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَةً وَّاحِدَةٌ فِیْھَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ) اور روایت ہے اسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ فریاد رسی کرے کسی مظلوم کی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے تہتر بخششین ایک اُن تہتر بخششون مین سے بخشش ہے کہ اسمین اصلاح سب کامون
اُسکی کی ہے یعنے دنیا اور آخرت مین اور بہتر بخششین واسطے اُسکے موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کے شرح (وَعَنْہُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے اسی انس سے اور عبد اللہ سے کہا
اُن دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہے پس بہترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہے کہ احسان کرے طرف کنبے اللہ کے نقل کین یہ تینون
حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف عیال آدمی کی وہ ہین جنکو یہ پرورش کرتا ہے اور کھلاتا ہے اور مال خرچ کرتا ہے پس یہ بہ نسبت غیر اللہ تعالیٰ کے مجاز ہے اور بہ نسبت اللہ
تعالیٰ کے حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہے جیسے کہ خلاق ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا شرح (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنے
والے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے نقل کی یہ احمد نے ف یعنے اول دو شخص آپسمین جھگڑنے والے بعد جھگڑنے اہل نار کے دو ہمسایہ ہونگے کہ جھگڑینگے بیچ اُس چیز کے
کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس مین حقوق واجب الادا مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اول جو محاسبہ ہو دیگا بندے سے ور مقدمہ نماز کے ہوگا
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اسمین درمیان لوگون کے خون ہوگا اور ایک روایت یہ آئی کہ اول دو جھگڑنے والے دن کے قیامت کے دو ہمسایہ
ہونگے پس تطبیق انمین یون دی ہے علماء نے کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اُسکی کے تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا

ور مقدمہ خون کے کہ وہ بہت بڑا گناہ ہے اور یہ حدیث مفید ہے ساتھ اختصاص خصمین کے یعنے جو لوگ ایسے ہین کہ ہر ایک نے بہ نسبت دوسرے کے قصور کیا ہے اولے حقوق مین
اور اُس سے گناہ لازم ہوا ہے انہین اول یہ دو شخص جھگڑتے آوینگے اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر بالفرض کیا جاوے کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق مستبین کا بطریق
تغلیب اور مشاکلت کے ہوگا مانند قول اللہ تعالی کے وجزاء سیئة سیئة پس اولیت ہر ایک مین اضافی ہے منافات نہ لازم آئی انہین ہے ع (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَكَى اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ قَالَ امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِينَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
سختی دل اپنے کی کہ علاج اسکا کیا ہے فرمایا پھیر تو ہاتھ یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے ف یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت یاد آئے گی پس غفلت جاتی رہیگی تو حیات کو
اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہے اور کھلا مسکین کو تا کہ دیکھے تو آثار نعمت الٰہی کے اپنے پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اور اُنکو
پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ہے ع (وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلَى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا
كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کے کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی
تیری ہے اوپر بیٹی اپنی کے درحالیکہ پھیری گئی ہے طرف تیرے یعنے طلاق دی ہے اُسکو خاوند اُسکے نے اور تیرے گھر آن پڑی ہے اور نہین واسطے اُس بیٹی کے کوئی کمانیوالا سوائے تیرے
یعنے نہ بیٹا ہے کہ خدمت کرے اُسکی اور نہ کوئی خبرگیران ہے ناچار تیرے گھر مین آن پڑی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **بَابُ الْحُبِّ فِي اللهِ وَمِنَ اللهِ** باب ہے بیچ بیان محبت کے
بیچ ذات خدا کے اور واسطے خدا کے ف حب فی اللہ یعنے بیچ ذات اللہ کے اور وجہ اُسکی کے کہ نہ آمیزش ہو اُس مین ریا و خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنے بسبب اللہ کے
اور رضا اُسکی کے یعنے جب دوست رکھے کسی بندے کو تو دوست رکھے اُسکو واسطے اللہ کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ روحین پہلے آنیکے بدنون مین مانند لشکر کے تھین یعنے ایک جا جمع تھین بعد ازان متفرق کیا اُنکو اور بدنون مین بھیجا پس جو روحین کہ جان پہچان تھین اُن مین سے
یعنے بعلاقہ تناسب اور مشارکت کے صفات مین آپسمین الفت رکھتی ہین یعنے بعد از تعلق کے بدنون مین اور جو انجان تھین اُن مین سے اختلاف رکھتی ہین نقل کی یہ بخاری
نے اور نقل کی یہ مسلم نے ابی ہریرہ سے ف یعنے جن روحون مین روز ازل کے مناسبت تھی صفات مین یہان بھی محبت ہوتی ہے اور جن مین وہان اختلاف تھا یہان
بھی اختلاف رہتا ہے مثلا نیکون مین آپس مین موافقت ہوتی ہے اور فاسقون کو فاسقون سے اور ظہور وہان کے تعارف کا بسبب الہام خدا کے ہوتا ہے کہ لوگون کے
دلون مین بسبب وہان کی محبت کے یہان محبت بھی ڈالدیتا ہے طیبی (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيلَ
فَقَالَ اِنِّي اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ
عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيلَ فَيَقُولُ اِنِّي اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ
فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو یعنے ارادہ کرتا ہے لطف کا
محبت اپنی کا واسطے کسی بندے کے اپنے بندون مین سے تو پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون فلانے کو پس دوست رکھ تو اسکو فرمایا حضرت نے
پس دوست رکھتا ہے اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمان مین یعنے بموجب حکم الٰہی کے پس کہتا ہے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست رکھو تم اُسکو
پس دوست رکھتے ہین اُسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہے اُسکے لیے قبولیت یعنے محبت زمین مین کہ زمین والے یعنے جن و انس اُس سے محبت رکھتے ہین اور جسوقت کہ بغض رکھتا ہے
اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق مین بغض رکھتا ہون فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اُس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکھتے ہین اہل آسمان
اُس سے پھر رکھا جاتا ہے واسطے اُسکے بغض زمین مین یعنے زمین والے بھی اُس سے عداوت رکھتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو
ارادہ کرنا خیر کا ہے واسطے اُسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اُسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہی کرنے کا اور بدبخت کرنے کا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی

احتمال رکھتی ہے دو وجہون کو ایک تو یہ کہ استغفار کرتے ہین انکی اور ثنا کرتے ہین اُسپر اور دعا کرتے ہین اسکے لیے اور دوسرے یہ کہ محبت ظاہر معنے معروف پر لیکن گروہ مائل کرنا دل کا طرف اسکے اور اشتیاق ملنے اسکے کا ہے کہتا ہون مین یہ ظاہر ہے اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اسکے معنے حقیقی پر تو کیون معنے مجازی کیطرف پھیرتے ہمنے معنے اول ترجیح دی ثانی پر شرع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے یعنے سب لوگون کے سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضون بندون کے کہ کہان ہین آپس مین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے اور واسطے تعظیم میری کے یا کہان ہین وہ کہ تھے محبت رکھتے آپس مین واسطے رضا جناب میری کے اور ملنے ثواب میرے کے آج کے دن جگہ دونگا مین انکو بیچ سایہ اپنے کے ایسا دن کہ نہین سایہ سوا سایہ میرے کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد سایہ خدائے تعالے کے سے یا سایہ عرش کا ہے جیسے کہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہے اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کے ہے یا مراد سایہ سے حفاظت اور رحمت اسکی ہے جیسے کہ السلطان ظل اللہ آیا ہے اور یا سایہ عبارت ہے رحمت اور نعمت سے جیسے کہ کہتے ہین عیش ظلیل یعنے زندگانی خوش ہے (وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی مسلمان سے کہ تھا ایک اور بستی مین پس منتظر بٹھایا اللہ نے واسطے اسکے اسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اُس فرشتہ نے اس شخص سے کہ کہان جایا چاہتا ہے تو کہا اُسنے ارادہ کرتا ہون مین اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہے کہا اس فرشتے نے کہ آیا ہے تیرے لیے اسپر حق نعمت کا کہ مالک ہو تو اور استیفا کرے تو یعنے کوئی نعمت دی ہے تو نے اسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلے اسکے کے جاتا ہے کہا اس شخص نے کہ نہین سوا اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون اسکو واسطے طلب رضا اللہ کے کہا فرشتہ نے کہ تحقیق مین بھیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیرے تا خبر دون تجھکو کہ تحقیق اللہ تعالے نے دوست رکھا تجھکو جیسے کہ دوست رکھا تو نے اسکو واسطے خدا کے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین فضیلت ہے محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہے محبت خدا کی اور فضیلت ہے ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کبھی اللہ تعالی فرشتہ کو بھیجتا ہے اولیا کے پاس اور وہ کلام کرتے ہین اُنسے اور ظاہر ہے کہ یہ اگلی امتون کے خصائص سے ہے کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی ہے ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اس شخص کے لیے کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو یعنے علما یا صلحا رے اور نہین پہونچا انکی صحبت مین یا انکے علم وعمل کو نہین پہونچا پس فرمایا وہ شخص ساتھ اُسکے ہے کہ دوست رکھتا ہے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حشر کیا جاویگا ساتھ محبوب اپنے کے اور ہوگا رفیق اسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کے ہے وہی ہے کہ متابعت اور موافقت کیطرف کھینچے لیکن اصل انجذاب اور اعتقاد مورث معیت اور اتحاد کا ہے اسمین بشارت ہے دوستدارون صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہے کہ روز قیامت کے انکے زمرہ مین اوٹھینگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالے کذا ذکر الشیخ اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ ظاہر حدیث کا عموم ہے کہ شامل ہے واسطے صالح اور بدبخت کے اور موید ہے اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ جیسے کہ آویگی پس اسمین ترغیب و ترہیب ہے اور وعدہ و وعید (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وائے ہے تجھکو کیا تیار کیا ہے تو نے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سے یعنے اسکو کیا پوچھتا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہووے ظاہر آنحضرت کو یہ سوال اسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ ازراہ تعنت اور استبعاد کے پوچھتا ہے نہ از راہ خوف و اعتقاد کے کہا اُسنے کہ نہین تیار کیا مین نے اسکے لیے کچھ مگر یہ کہ دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اسکے ہے کہ دوست رکھتا ہے تو کہا انس نے پس دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ خوشی ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے مانند خوشی ہونے انکے کے ساتھ اس کلمہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

دوست رکھتا ہوں مین الخ اسنے یہی ذکر کیا اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیئے کہ یہ سب تابعین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیئے کہ محبت اعلیٰ مرتبہ
ہے کہ باعث ہے واسطے محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یحبہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور توساتھ اُسکے ہے کہ دوست رکھتا ہے اپنے مخلوق کو
ساتھ اُسکے کہ غالب ہے محبت اسکی اوپر محبت غیر اُسکے کے کہ نفس اور اہل اور مال ہے اور دل ہوگا تو بیچ زمرہ اُسکے کے اور علامت محبت صادق کی یہ ہے کہ اختیار کرے
امر محبوب کا اور نہی اُسکی اوپر مراد غیر اُسکی کے جیسے کہ کہا رابعہ نے شعر تعصی الالٰہ وانت تظہر حبہ ۞ ہذا لعمری فی القیاس بدیع ۞ لوکان حبک صادقا لاطعتہ ۞ ان
المحب لمن یحب مطیع ۞ اور مسلمان اسلیئے خوش ہوے کہ وہ پہلے بدگمان کرتے تھے کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنے ہمراہی ساتھ نبی کے مگر ساتھ محبت اور ریاضت کے بلکہ موقوف ہے
اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتونکے اور مجاہدونکے چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر وہ روایت کہ لایا ہے عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آیا ایک شخص
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب ترین نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزند میرے سے اور مین اپنے گھر مین
ہوتا ہوں پس یاد کرتا ہوں آپکو پس نہین صبر کرتا مین یہانتک کہ آتا ہوں آپکے پاس اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا ہون موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا ہوں
کہ آپ جب داخل ہونگے جنت مین اعلیٰ درجہ مین ہونگے ساتھ نبیون کے اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہوں اس سے کہ نہین دیکھنے کا آپکو پس جواب دیا اُسکا آنحضرت
نے یہانتک کہ اوتری یہ آیت وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ الخ پس ظاہر ہوا ساتھ اسکے
یہ کہ مراد ساتھ معیت کے یہان معیت خاص ہے اور معیت خاص یہ ہے کہ حاصل ہوگی اس سے ملاقات درمیان محب و محبوب کے یہ کہ وہ دونون ہونگے ایک درجہ مین اسلیئے کہ یہ بدیہی البطلان ہے اور آیا ہے
حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل ومختصر اسکا یہ ہے کہ اعلیٰ درجہ والے اوتر طرف انکے کہ اسفل ہین ان سے پس جمع ہونگے بیچ باغون جنت کے اور ذکر کرینگے
اُن چیزون کا کہ انعام کی ہونگی اللہ نے اُنپر اور ثنا کرینگے اُسپر اور اوترینگے انکے لیے اہل درجات اور دور دور کر لادینگے انکو وہ چیز کہ چاہینگے وہ اور مانگین گے پس وہ
باہم جنت مین خوش ہووینگے اور چین کرینگے پھر ظاہر یہ ہے کہ یہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن معاملہ کے واللہ اعلم ۞ ع (و) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً وَنَافِخُ
الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کی
مانند اُٹھانے والے مشک کے اور پھونکنے والے مشک کے ہے پس اٹھانیوالا مشک کا یا دیگا تجھکو مشک مفت اور یا خریدیگا تو اُس سے اور یا پاویگا تو اُس سے خوشبو یعنے اگر
مشک ہاتھ نہین لگتا خوشبو ہی پہونچتی ہے اسیطرح اگر ہمنشین نیک سے فیض ونعمت شخص نہین پہونچتی ہے پس ہے کہ ایک ساعت اسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہے اور
فارغ بیٹھتا ہے اور پھونکنے والا بھٹی کا یا جلاویگا کپڑے تیرے یا پاویگا تو اُس سے بو بد یعنے دھوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہے اور ضائع کرتا ہے وقت کو اور بیجا ہے
سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظہ یعنی اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکھا گیا ہے حضرت شیخ نے لکھا ہے
اور ملا علی نے لکھا کہ مراد یہ ہے کہ لازم کرلینے پر محبت ومصاحبت اول کی اور بیچ تو محبت اور موافقت دوسرے کی سے اس مین رغبت دلائی ہے اوپر صحبت وہمنشینی صلحا
اور علماء کے کہ نفع دیتی ہے وہ دنیا اور آخرت مین اور منع کیا ہے صحبت اشرار وفساق کی سے کہ ضرر کرتی ہے دین ودنیا مین **الفصل الثانی** فصل دوسری ع (عن) مُعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ رَوَاہُ
مَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَہُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُہُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّہَدَآءُ اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کے سے کہ کہا سنا
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ واجب یعنے ثابت یا لازم ہوئی ہے محبت میری واسطے محبت کرنے والون کے آپس مین بسبب میرے
اور واسطے بیٹھنے والون کے بسبب میرے اور ثنا میری کے اور واسطے ملاقات کرنے والون کے میری رضا کے لیے یعنے بعض بعض سے ملنے مین میری عبادت کے لیے اور
واسطے مال خرچ کرنیوالون کے میری رضا مین نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کے ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ محبت کرنے والے آپس مین بسبب

عظمت وجلال میرے کے ہونگے انکے لیے منبر نور کے کہ رشک کرینگے انپر نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہے کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا افضل سب لوگون سے مین
علی الاطلاق اور شہدا کہ جان ومال اپنی راہ خدا مین صرف کرتے ہین باوجود اس فضل عظیم کے کہ انکو حاصل ہے رشک لیجاوین اس جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ اُس آسانی
کے کیا اور رشک سوا مفضول کے فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علمانے یہ دیا ہے کہ مراد رشک سے یہان اچھا جاننا اور ثنا ہے نہ حقیقت معنے اُسکے کہ طلب کرنا ہے مثل اُس
چیز کے کہ وہ رکھتے ہین یعنے انبیا اور شہدا انپر ثنا کہتے ہین اور انکے مقام کو اچھا جانتے ہین جواب دوسرا یہ ہے کہ کلام مبنی ہے اوپر فرض وتقدیر کے یعنے اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر
غبطہ ہوتا تو ان پر ہوتا اور تیسرا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضائل وکمالات کے کہ انکے مقابلہ مین صفت مفضول کی محو
ہے جیسے کہ ایک کے پاس ہزار غلام خوبصورت ساتھ کتنی ایک صفتون اور ہنرون کے ہون اور ایک اور کے پاس ایک غلام ہو کہ وہ بھی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہے
کہ وہ بھی میرے ہاتھ لگ جاوے واللہ اعلم (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا
يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ
بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہین یعنے جماعت
عظیم ہے اولیا سے کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوینگے ان پر انبیا اور شہدا دن قیامت کے بسبب مرتبہ انکے کے نزدیک خدا کے رکھینگے عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگے وہ فرمایا یہ قوم ہین کہ محبت رکھتے ہین آپس مین بسبب روح خدا کے کہ قرآن ہے حال آنکہ محبت انکی وہ ہوگی بغیر ناتے کے درمیان انکے ہو اور
بغیر اموال کے کہ داد وستد کرتے ہین انکو آپس مین پس قسم اللہ کی کہ تحقیق منھ انکے البتہ نورانی ہونگے یعنے یہ مبالغہ فرمایا مانند رَجُلٌ عَدْلٌ کے اور تحقیق وہ
نور کے منبرون پر ہونگے یا مستولی اور متمکن ہونگے نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان ومرتبہ انکے کا ہے نہ ڈرینگے جس وقت کہ ڈرینگے لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑھی
حضرت نے یعنے استشہاد اور ثابت کرنے ولایت خدا کی انکے لیے اور واسطے نفی خوف وحزن کے اُنسے یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہین ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے
نقل کی یہ ابوداود نے اور نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ابی مالک سے ساتھ لفظ کے کہ مصابیح مین مذکور ہے ساتھ اور زیادتون کے یعنے جیسے کہ مصابیح مین ہین اور ایسا ہی
روایت کی ہے بیہقی نے یعنے ساتھ زیادتون کے شعب الایمان مین ف رشک لیجاوینگے انبیا یعنے وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہوگی انسے ملاقات آپس کی واسطے محبت اور ہمنشینی آپس کی
کے درمیان ہے نبی اور اسکے حاصل ہے بلاشبہ اور اسی طرح شہدا سے وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہے انسے ہمنشینی اور مانند اسکے کے اور لفظ روح ... بکسر
معنے اُس چیز کے ہے کہ زندہ ہو ساتھ اسکے بدن اور مراد اُس سے یہان قرآن ہے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور جیسے کہ حیات بدنون کی
ساتھ روح کے ہے حیات دلون کی ساتھ قرآن کے ہے اور دوست رکھنا بسبب قرآن کے یا تو باین اعتبار ہے کہ جہت جامع اور باعث محبت انکی کا قرآن ہے یعنے دین واسلام
نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنے والا ہے ساتھ محبت مومنین کے آپس مین اور بعضے مراد روح اللہ سے محبت رکھتے ہین اسلیے کہ محبت بھی سبب حیات
اور نشاط اور تازگی دلون کی ہے جیسے کہ محبوب کو کہتے ہین جان من اور بعضے نسخون مین لفظ روح ساتھ زبر رے کے ہے یعنے رحمت ورزق کے کذا فی الصحاح اور مآل سب معنون کا
ایک ہی ہے یعنے دوست رکھنا واسطے اللہ کے اور لفظ مصابیح کی اسطرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان للہ عزوجل عبادا لیسوا
بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام
یتواصلون ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام من عرش الرحمن (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذر کے اے ابی ذر کونسی دستاویز ایمان کی یعنے شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہے کہا ابوذر نے

اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا دوستی کرنی آپس مین بسبب اللہ کے اور دوست رکھنا کسیکو بسبب خدا کے یعنے اگرچہ ایک طرف سے ہو مانند دوست رکھنے ہمارے کے بعض اولیاء اللہ کو کہ نہین دیکھا ہے ہمنے انکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاہُ اَوْ زَارَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وقت کہ عیادت کرتا ہے مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہے اور اسکے دیکھنے کو جاتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یعنے بلا واسطے یا زبانی ملائکہ کے کہ خوش ہوئی زندگانی تیری یعنے دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہے چلنا تیرا کہ یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تونے اور پکڑی تونے بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ش ح

ف خوش زندگانی دنیا مین ہے ساتھ قناعت کے اور رضا کے اور برکت رزق کے اور وسعت دل کے اور حسن خلق کے اور توفیق علم و عمل کے اور یہ تینون لفظ یعنے طبت اور طاب اور تبوأت اخبار ہین اور احتمال دعا کا بھی رکھتے ہین یعنے خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑے تو بہشت سے منزل (وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ یْکَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے مقدام بیٹے معدی کرب کے سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ دوست رکھے شخص اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ خبر کردے وہ شخص اُس مسلمان کو کہ وہ دوست رکھتا ہے اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ جب وہ سنیگا تو وہ بھی اسکو دوست رکھیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیرخواہ اسکا رہیگا ش ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَہٗ اِنِّیْ لَاُحِبُّ ہٰذَا لِلّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَہٗ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَیْہِ فَاَعْلِمْہُ فَقَامَ اِلَیْہِ فَاَعْلَمَہٗ فَقَالَ اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَکَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَہٗ مَا اکْتَسَبَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اس حال مین کہ نزدیک حضرت کے تھے کتنے ایک شخص پس کہا ایک شخص نے اُن لوگون مین سے کہ حضرت کے پاس بیٹھے ہوے تھے تحقیق مین البتہ دوست رکھتا ہون اُس شخص کو کہ گذرا واسطے خدا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خبردار کیا تونے اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے تو اسکو کہا اُسنے کہ نہین فرمایا کہ اوٹھ اور جا طرف اُسکے اور خبردار کر تو اسکو پس اٹھا وہ اور گیا طرف اسکے اور خبردار کیا اسکو کہ مین دوست رکھتا ہون تجھکو پس کہا اُس شخص نے یعنے دعا دی کہ دوست رکھے تجھکو وہ کہ دوست رکھا تونے مجھکو واسطے اُسکے یعنے اللہ تعالی کہا انس نے پھر پھر آیا وہ شخص پس پوچھا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا اُس شخص نے تیرے جواب مین پس خبر دی اُسنے حضرت کو ساتھ اُس چیز کے کہ کہی تھی اُسنے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو ساتھ اس شخص کے ہوگا کہ دوست رکھتا ہے تو اسکو اور تیرے لیے ہے جزا اور اجر اُس چیز کا کہ نیت کی تونے واسطے خدا کے یعنے بیچ محبت رکھنے اُسکے کے بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کے یہ لفظ آئی ہے کہ مرد ساتھ اُس شخص کے ہوگا کہ دوست رکھتا ہے اسکو اور اُسکے لیے ہے اجر اُس چیز کا کہ کسب کیا ہے نیت ثواب کے ف معنے احتساب کے ہین امید ثواب کی رکھنی خدا ے تعالے سے اور حسبہ ساتھ زبر ح اور جزم سین کے اسم ہے اس سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہے یعنے گنتی کے گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب مین لایا ہے ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی سعید سے اُسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یاری مت کر اور صحبت نرکھ مگر مسلمان سے یعنے نہ کافر سے یا یہ مراد ہے کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سے نہ فاسق سے اور موید اس معنے کا ہے قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے اور دارمی نے ف یعنے چاہیے کہ طعام تیرا وجہ حلال سے ہو تا قابل کھانے متقیون کے ہو اور چاہیے کہ متقیون کو کھلاوے تا کہ انکو اُس سے قوت عبادت کی ہو نہ غیر انکے کے تا کہ انکو قوت گناہ کی ہو اس سے منع فرمایا حضرت نے مصاحبت اور مواکلت یعنے ہم نوالہ ہونے کفار و فجار کے سے تا سبب الفت و محبت نہ ہو اور انکی مصاحبت سے بری صفتین سرایت نہ کرین اور لکھا ہے علما نے کہ یہ شرط طعام دعوت مین ہے نہ طعام حاجت مین اسلیے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا اور اسیر اونکے کافر تھے پس واسطے دفع حاجت کے یعنے بھوک کے کافر کو دینا جائز ہے ش ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ

وَاَبُوْدَاوُدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ہوتا ہے اپنے دوست کے دین پر یعنے جو کوئی دوست رکھتا ہے کسیکو البتہ اُسکے مذہب وسیرت پر ہوتا ہے غالباً پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا کہ کس سے دوستی کرتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نے کہ اسناد اسکی صحیح ہے ف چاہیے کہ دیکھے الخ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی باعث ہوتی ہے حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی بے رغبت کرتی ہے دنیا میں اسلیے کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ واقتدا کے اور بعد حدیث کے جو مولف عبارت دراز لایا مقصود اس سے مبالغہ ہے رد کے اُسپر کہ توہم کیا ہے لوگوں نے کہ یہ حدیث موضوع ہے ش ع (وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نَعَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْاَلْہُ عَنِ اسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ہُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے یزید بن نعامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے تو چاہیے کہ پوچھے اُس سے نام اُسکا اور نام باپ اُسکے کا اور پوچھے کہ کس قبیلہ میں سے ہے اسلیے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینے والا ہے واسطے دوستی کے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِہَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی اَبُوْدَاوُدَ اَلْفَصْلَ الْاَخِیْرَ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا ابی ذر نے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہے طرف اللہ کے کہا ایک کہنے والے نے نماز اور زکوٰۃ اور کہا ایک کہنے والے نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالیٰ کے دوستی ہے بیچ راہ خدا کے اور بغض بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابوداؤد نے فصل اخیر یعنے جملہ اخیر کہ ان احب الاعمال الخ اور سوال وجواب کہ اول مذکور ہوا روایت نہیں کیا ف لفظ والزکوٰۃ میں ظاہر یہ ہے کہ واو بمعنے او کے ہے یا تقدیر یہ ہے وقال قائل الزکوٰۃ اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ کیونکر روا ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوٰۃ اور جہاد سے ہوں حال آنکہ یہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہے کہ جو کوئی محبت اللہ رکھتا ہوگا محبت رکھیگا انبیا اور اولیا اور صلحاسے اور بالضرور طاعت واتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکھیگا واسطے خدا کے دشمن رکھیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا جہاد و قتال انکے میں پس یہاں سب طاعتیں نماز اور زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ ذلک داخل ہیں انہیں کوئی چیز باہر نہیں انسے گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال وطاعات حب للہ اور بغض للہ ہیں اور یا مراد یہ ہے کہ اعمال قلبی میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور جہاد اس صورت میں کچھ تعارض نہ رہا اور یہ مراد ہے کہ بعد ارتکاب اوامر شرعیہ کے اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کے حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات میں پس لازم پکڑو تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہیں ہے کہ یہ دونوں افضل ہیں نماز اور روزہ اور زکوٰۃ سے ثواب میں اور موید ہے اسکی وہ روایت کہ طبرانی نے نقل کی ہے ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المومن ش ح ع (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰہِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّہٗ عَزَّوَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دوست رکھا کسی بندہ نے کسی بندہ کو واسطے اللہ مگر کہ تعظیم کی اُسنے اپنے پروردگار عزوجل کی نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّہَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق اُسنے سنا پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے کیا نہ خبر دوں میں تمکو بہترین تمہارے کون ہیں عرض کی اصحاب نے کیوں نہیں فرمایا بہترین تمہارے وہ لوگ ہیں کہ جب دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف باب حفظ اللسان کی تیسری فصل میں یہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کے گذر چکی ہے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَہُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ ہٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندے محبت رکھیں آپس میں واسطے خدا کے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں یعنے مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ درمیان انکے دونوں کے دن قیامت کے یعنے

واسطے شفاعت آپس کے یا جنت میں بطریق مصاحبت کے فرماویگا یعنے زبانی فرشتے کے یا بلا واسطہ ہر ایک کو ان دونو ہین سے یہ بندہ وہ ہے کہ تھا تو محبت رکھتا اُس سے بسبب میرے
(وعن ابی رزین انہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی ملاک ہذا الامر الذی تصیب بہ خیر الدنیا والاخرۃ علیک بمجالس اہل الذکر واذا خلوت فحرک لسانک
ما استطعت بذکر اللہ واحب فی اللہ وابغض فی اللہ یا ابا رزین ہل شعرت ان الرجل اذا خرج من بیتہ زائرا اخاہ شیعہ سبعون الف ملک کلہم یصلون علیہ ویقولون
ربنا انہ وصل فیک فصلہ فان استطعت ان تعمل جسدک فی ذلک فافعل) اور روایت ہے ابی رزین سے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابو رزین
کو آیا نہ آگاہ کرون میں تجکو اوپر جڑ اس امر کے یعنے دین کے کہ پہونچے تو بسبب اُسکے بھلائی دنیا اور آخرت کی کو کہ وہ یہ ہے کہ نزدیک میں لازم کر اپنے پر بیٹھنا اہل ذکر کی مجلسون میں
یعنے ذکر کے لیے اور جب تنہا بیٹھے تو پس ہلا زبان اپنی جبتک کہ ہو سکے ساتھ ذکر اللہ کے یعنے لوگون میں اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکھ واسطے اللہ کے یعنے جسکو دوست
رکھے تو اور دشمن رکھ واسطے اللہ کے یعنے جسکو دشمن رکھے تو اے ابو رزین آیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جس وقت نکلتا ہے اپنے گھر سے بقصد ملاقات اپنے بھائی مسلمان کے پیچھے پیچھے اُسکے
ہوتے ہیں ستر ہزار فرشتے سب دعا و استغفار کرتے ہیں اُسکے لیے اور کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاقات کیا واسطے تیرے پس ملا اُسکو ساتھ رحمت اور مغفرت
اپنی کے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ کام میں لاوے تو اپنے بدن کو اسمین یعنے جو کہ ذکر کیا گیا پس کر (وعن ابی ہریرۃ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لعمدا من یاقوت علیہا غرف من زبرجد لہا ابواب مفتحۃ تضیئ کما یضیئ الکوکب الدری فقالوا یا رسول اللہ من یسکنہا قال المتحابون فی اللہ
والمتجالسون فی اللہ والمتلاقون فی اللہ روی البیہقی فی شعب الایمان الاحادیث الثلثۃ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ ستون ہین یاقوت کے اوپر بالاخانے ہین زمرد کے اُنکے دروازے ہین کھلے ہوے روشن اور چمکتے ہین وہ
بالاخانے اور دروازے اُنکے جیسے کہ روشن اور چمکتے ہین ستارے روشن پس کہا اصحاب نے یا رسول اللہ کون رہینگے اُنمین فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکھتے ہین آپس میں واسطے
اللہ کے اور ہمنشینی کرتے ہین واسطے اللہ کے اور ملاقات کرتے ہین آپس میں واسطے اللہ کے نقل کین بیہقی نے شعب الایمان میں یہ تینون حدیثین باب ما ینہی عنہ من
التہاجر والتقاطع واتباع العورات باب ہے اس چیز کا کہ منع کیا گیا ہے اس سے چھوڑنے ملاقات کی سے اور کاٹنے دوستی کی سے اور ڈھونڈھنے عیبون کے سے
ف تہاجر کے معنے ہین کاٹنا اور یہی معنے ہین تقاطع کے پس تقاطع بیان و تفسیر ہے تہاجر کی اور مراد اُس سے ترک ملاقات اور سلام بھائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور
اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سے اور یہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا تھا اسلیے کہا ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہے اور عورت وہ ہے کہ شرم رکھے
اور مکروہ جانے آدمی اُسکے ظاہر ہونے کو اور دوست رکھے کہ پوشیدہ رہے یعنے عیب و نقصان کہ آدمی میں ہین اور اتباع عورت عیب چینی کرنی ہے **الفصل الاول**
فصل پہلی (عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یحل للرجل ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ہذا ویعرض ہذا وخیرہما
الذی یبدأ بالسلام متفق علیہ) روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال واسطے کسی شخص کے یہ کہ ترک ملاقات کرے
اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے کہ ملین دونون پس منہ پھیر لیوے یہ ایک طرف اور منہ پھیر لیوے وہ دوسری طرف یعنے ایک دوسرے کو نہ دیکھے اور بہتر اُن دونو میں سے
وہ ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف زیادہ تین دن سے اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہین اسلیے کہ آدمی کی
طبیعت میں غضب اور بدخلقی اور رحمت اور مانند اُسکے کے بیٹھ رہے ہین پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہ ہے کہ تین روز کے عرصہ میں خفگی جاتی رہے یا کم ہو جاوے اور
بعد اُسکے کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتھ قول یلتقیان الخ کے اور مراد یہ ہے کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اُسکے حقوق کے ہو تو منع ہے مثلاً اُسنے اسکی غیبت کی اور اُسکی
چیز خواہی نخواہی لے لی اس سبب سے اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہ بیجا ہے اور اگر تقصیر امور دین میں کرتا ہے جیسے اہل ہوا و بدعت تو اُس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہے جبتک
کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اسکی طرف حق کے اور سیوطی نے موطا کے حاشیہ میں ابن عبد البر سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع کیا ہے علماء نے اسپر کہ جو کوئی ڈر رکھتا ہو کسی کے کلام کرنے
اور ملنے سے اپنے دین پر کے فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہے اُسکو کنارہ کشی اور دوری ڈھونڈھنی اس سے بااحسن وجوہ یعنے بغیر واقع ہونے کے رنج

غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کے انتہے اور احیاء العلوم مین ایک جماعت صحابہ وغیرہم سے نقل کیا ہے کہ بعضون نے انمین سے ترک ملاقات کی تھی مرتے دم تک اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین صحابیون پر کہ غزوہ تبوک مین نہ گئے تھے پچاس روز تک صحابہ کو اور انکی بیبیون اور قرابتیون کو حکم کر دیا تھا کہ انسے ملاقات وکلام نکرین
بسبب خوف راہ پانے نفاق کے انمین اور آنحضرت ایک مہینے تک اپنی بیبیون سے کنارہ رہے تھے اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر سے ایک مدت تک ترک ملاقات کی
تھی غرض کہ امور دین مین ثابت ہوئی ہے خفگی لیکن چاہیے کہ نیت صادق رکھے اسمین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کرے یعنے پہلے کرے سلام علیک اور رفع کدورت کرے
اسمین اشارہ اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہے سلام سے اور اس مقدار کفایت کرتا ہے اس سے کم نہ چاہیے تا حق مسلمانی ہاتھ سے نجاوے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَ
فِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان بد سے اسلیے کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہے اور معلوم
کر و خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودے کے خریدنے کا اور منظور نہو لینا اور حسد نکرو آپس مین اور نہ بغض رکھو آپسمین اور نہ غیبت کرو آپسمین اور ہو و بندے اللہ کے بھائی
اور ایک روایت مین ہے اور نہ حرص کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دروغ ترین باتون کا ہے کہ جب کسی پر کچھ گمان لیجاتا ہے حکم کرتا ہے اسپر کہ ایسا ایسا ہے اور چونکہ وہ واقع مین
ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جھوٹ ہوگا اور مراد ساتھ بات کے بات نفس کی ہے اور وہ بالقاے شیطانی ہے اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اسکو اس سبب سے ہے یا مبالغہ ہے اسی مین اور قرآن مین
آیا ہے ان بعض الظن اثم اور مراد اس سے گمان بد ہے اور لکھا ہے علما نے کہ گمان بد کہ نہی آئی ہے اس سے وہ ہے کہ استقرار کرے اور جزم کرے ساتھ اسکے نہ وہ کہ بطور خطرہ کے گذرے
دل مین اور بعضون نے کہا ہے کہ موجب گناہ کا جب ہے کہ کلام کرے ساتھ اسکے اور زبان پر لاوے اور بہر تقدیر دلیل نہ رکھتا ہو اسپر یا دونون دلیلین متعارض ہون اور
بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کے جو گمان لیجاوے اس سے ماخوذ نہین ہوتا اور لاتحسسو پہلا ساتھ حاء مہملہ کے ہے اور دوسرا ساتھ جیم کے اور بالعکس اور فرق درمیان تحسس اور
تجسس کے علما نے کئی وجہ کر کیا ہے قاموس مین بیچ فصل جیم کے کہا ہے کہ تجسس دریافت کرنا چیزون کا مثل تجسس کے اور جاسوس اور جسیس مشتق اس سے ہے یعنے صاحب سر شر کے
اور فصل ح مین کہا ہے کہ حاسوس یعنے جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھ خبر خیر کے اور جیم سے مخصوص ساتھ خبر شر کے انتہی اور بعضون نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا
ساتھ نرمی کے اور ح سے دریافت کرنا اسکا حاسہ سے جیسے کہ چوری سے سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کے عیبون سے اور ح سے سننا انکا اور بعضون
نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کے لیے اور ح سے اپنے لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کے عیبون کا اور امور پوشیدہ انکے کا بذات خود یا بعد غیر کے اور دوسرا بذات
خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کرنے خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانے کے خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لاتناجشوا نجش سے ہے نجش ساتھ جزم جیم کے کہا بعضون نے
کہ مراد اس سے ہے طلب رفعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگائی بغیر ارادہ خریدنے کے تا دوسرا اسکی دیکھا دیکھی اسے کو ٹھیلے اور اصل مین
نجش کہتے ہین شکار کے برانگیختہ کرنے کو اور بعضون نے کہا کہ نجش حدیث مین یعنے ورغلانے کے کسی کو کسی سے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کی
یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہونچ جاوے کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو آپسمین یعنے احتراز کرو اسباب حادث ہونے بغض کے سے واللاحب و بغض خلقی ہین کہ بندہ
کو انمین اختیار نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا و مذاہب مین اسلیے کہ بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سے باعث ہین بغض کی اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی آپس کے
بغض سے تاکید ہو واسطے امر محبت رکھنے کے آپس مین مطلقاً گر جہان کہ خلل پڑے دین مین تو اس صورت مین نہین جائز ہے محبت آپس کی بلکہ واجب ہے بغض اسلیے کہ غرض شارع
کی اجتماع کلمہ امت کا ہے بموجب قول اللہ تعالی کے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اس مین شک نہین ہے کہ محبت آپس کی سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے
افتراق کا پس معنے یہ ہین کہ نہ بغض رکھے بعضا تمہارا بعضے سے اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین باہم ہوگی نہی نمیمہ یعنے چغل خوری سے اسلیے
کہ اسمین بنیاد رکھنے فساد کی ہوتی ہے اور لاتدابروا یعنے غیبت نکرو آپس مین پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے تقاطع ہے یعنے ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے منہ
دیتا ہے دوسرے کو یعنے اعراض کرتا ہے بیچ ادائے حقوق اسلام کے اور ہو و بندے اللہ کے لگ یعنے جب تم بندے ایک مولا کے ہو تو سب عبودیت مین برابر ہو اور بھائی بھائی

بھائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چھوڑ دو اور لفظ ولاتنافسوا جو ایک روایت مین ہی ظاہر یہ ہی کہ بعد سب لفظون کے ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ بعد لاتحاسدوا کے اور معنے تنافس کے تحاسد مین یا قریب اسکے اور احتمال ہی کہ معنے تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنے رغبت کرو اسمین شرع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے دن پیر کے اور جمعرات کے پس بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر بندے کے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان کسی مسلمان کے دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی رکھتے ہین یہان تک کہ صلح کرین آپس مین نقل کی یہ مسلم نے ف کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یعنے طبقات اسکے یا بالاخانہ اور درجات اسکے کہ ان دونون مین واسطے کثرت رحمت کے کہ اوترتی ہی ان دونون مین اور باعث ہی مغفرت کی کذا قال علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ کھلنا دروازون کا کنایہ ہی کثرت مغفرت سے اور درگذر کرنے سے جرائم خلق سے اور دینے ثواب اور رفعت درجات سے اور ثواب یہ ہی کہ محمول ہی یہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہی جبتک کہ کوئی دلیل پھیرنے والی ظاہر سے نہو اور کھلنا دروازون کا علامت عفو کی ہو اور بیان انکا کہ صلح کرین ظاہر یہ ہی کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہی اسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا صاف ہو یا نہو واللہ اعلم (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل لوگون کے آگے پروردگار تعالی کے ہر ہفتہ مین دوبار دن پیر کے اور دن جمعرات کے پس بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان مسلمان بھائی اسکے کے دشمنی پس کہا جاتا ہی کہ چھوڑ دو ان دونون کو یہانتک کہ رجوع کرین اور باز آوین دشمنی سے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا) اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط سے کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرے درمیان لوگون کے یعنے ساتھ جھوٹ اپنے کے اور کہے نیک بات یعنے ہر ایک کو دونون دشمنون مین سے ایسی بات کہے کہ باعث صلح ہو اور پہونچاوے نیک بات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہین سنا مین نے انکو مراد رکھتی تھی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کے ان چیزون مین سے کہ کہتے ہین لوگ اسکے حق مین کہ وہ جھوٹ ہین مگر بیچ تین چیزون کے ایک تو لڑائی مین دوسرے صلح کرانے مین درمیان لوگون کے اور تیسرے بات کرنے مرد کے مین اپنی بیوی سے اور بات کرنے بیوی کے مین اپنے خاوند سے ف پہونچاوے نیک بات دونون کو کہ جو سنی نہو اُسنے مثلا کہے کہ فلانا سلام کہتا تھا تجکو اور دوست رکھتا ہی اور نہین کہتا ہی تیرے حق مین مگر اچھی بات اور مانند اسکے کے اور جھوٹ لڑائی مین یہ ہی کہ ایسی باتین کہے کہ اس سے قوت مسلمانون کی ظاہر ہو اور دل اپنے لشکر کے لوگون کے قوی ہون اور دشمن فریب کھا جاوے اگرچہ خلاف واقعہ کے ہو مثلا کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہی اور مدد انکی بہت سی آتی ہی یا کہے کسی کا فر کو کہ دیکھ اپنے پیچھے کہ فلانا آپہونچا ہی تیرے پیچھے مارنے کو تیرے اور میان بیوی کا جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت و خوشنودی کا کرین زیادہ اس سے کہ واقع مین ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو شرع ح (وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ فِيْ بَابِ الْوَسْوَسَةِ) اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اسکا یہ ہی ان الشیطان ایس ربیچ باب الوسوسہ کے

الفصل الثانی

فصل دوسری (عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہی جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کے جھوٹ بولنا مرد کا ہو اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافرون کے اور جھوٹ بولنا

اسلیے کہ صلح کرے درمیان لوگون کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اس روایت مین فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب
کے کہ چونکہ عورتین جاہل اور بدگمان ہین انکی تسلی اور راضی کرنے کی اکثر حاجت پڑتی ہے اور اوپر کی حدیث مین دونون کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نے از راہ اختصار کے ایک ہی کا
ذکر کیا ہے ع ح (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَکُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَاِذَا لَقِیَہٗ سَلَّمَ عَلَیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ کُلُّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَآءَ
بِاِثْمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین لائق واسطے مسلمان کے یہ کہ ترک ملاقات کرے دوسرے مسلمان سے
زیادہ تین دن سے پس جو وقت کہ ملاقات کرے اس سے اس حال مین کہ سلام علیک کرے اس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اسکو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ
اسکے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے جسنے کہ جواب نہ دیا پھر وہ ساتھ گناہ ترک ملاقات کے یا ساتھ گناہ اپنے کے یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنے والے کے یعنے سلام کرنے والا
گناہ ترک ملاقات کے سے باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینے والے کی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنے والے کا بھی اسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جو شخص کہ چھوڑے ملاقات
زیادہ تین دن سے یعنے اگرچہ ایک ساعت ہو پھر مر جاوے یعنے اسی حالت مین بغیر توبہ کے داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے (وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی خراش سلمی سے کہ سنا اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ترک
کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے برس روز پس وہ مانند خون کرنے اسکے کے ہے یعنے گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنے کا قریب قریب ہے نقل کی یہ ابوداود نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ
وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے واسطے مومن کے کہ ترک کرے ملاقات کسی مومن سے
زیادہ تین دن سے پس اگر گذرین تین دن تو چاہیے کہ ملے اس سے یعنے جس سے کہ ملاقات ترک کی ہے اور سلام علیک کرے اس سے پس اگر جواب دیا اسنے اسکے سلام کا پس تحقیق
شریک ہوے دونون ثواب مین یعنے ثواب ملجانے مین پہلا بسبب ابتداے سلام اور ترک خفگی کے اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے اسکے کے اور اگر جواب نہ دیا
سلام کا پس تحقیق پھرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کے یعنے گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کے اور نکلا گناہ ترک ملاقات سے سلام کرنے والا نقل کی
یہ ابوداود نے (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ
ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ
اس عمل کے کہ افضل ہے درجہ اسکا اور بہت ہے ثواب اسکا درجہ روزہ اور ثواب اور صدقہ اور نماز کے سے کہا ابوداود نے کہا ہمنے ہان یعنے فرمایے فرمایا صلح کروانی درمیان
دو شخصون کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کے وہ ہے مونڈنے والا یعنے دین مین خلل ڈالنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے ف ظاہر یہ ہے
کہ واو والصدقہ وغیرہ مین جمع کے لیے ہے پس معنے یہ ہونگے کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزون مذکورہ سے اور احتمال یہ بھی ہے کہ واو بمعنے او کے ہو پس معنے یہ ہونگے کہ ہر
افضل ہے ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزون مذکورہ سے یعنے روزہ وغیرہ سے نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہون مین کہ اللہ ہی
خوب جانتا ہے کہ مراد کیا ہے اسواسطے کہ کبھی متصور ہے یہ کہ ہو صلح کروانی فساد مین کہ متفرع ہو اسپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل ان عبادات فرض سے
کہ ممکن ہے قضا انکی اور یہ عبادتین اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کے نزدیک بندون کے حقوق سے پس جبکہ ہوا یہ اصلاح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوے
کہ جنس عمل سے افضل ہے اس جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اسکے کے افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المرأۃ اور اصلاح ذات البین یعنے نیک کرنا احوال کا
کہ درمیان یکدیگر کے ہے جیسے کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت مین واقع ہے اور فساد پڑ رہا ہے انکو بدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کے کرنا اور فساد

طرف صلاح کے لانا اصلاح ذات البین کے یہ معنے ہیں اور ذات البین نام اُن احوال کا ہے کہ درمیان لوگوں کے ہیں اور اصلاح انکا نیک کرنا ہے اور مبدل کرنا انکا فساد سے ساتھ صلاح کے اور فساد احوال کہ ذات البین ہے حالقہ ہے حلق کہتے ہیں بال مونڈنے کو اور حالقہ بال مونڈنے والے اور مراد یہاں ہلاک کرنا اور جڑ سے اکھیڑنا ہے یعنے فساد ذات بین ایک خصلت ہے ہلاک کرنے والی دین کی اور جڑ سے اکھیڑنے والی ثواب کی جیسے کہ استرہ بالوں کو جڑ سے مونڈتا ہے اور اسمیں رغبت دلانی ہے صلح کروانے پر اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہے فساد ذات البین سے۔ ش ح ع (وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہے طرف تمہارے اور سرایت کی ہے تم میں بیماری امتوں کی کہ پہلے تم سے تھیں وہ بیماری حسد و بغض ہے وہ بغض یا ہر ایک ان دونوں میں سے مونڈنے والی ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے یعنے جڑ سے اکھیڑتا ہے دین کو یعنے ضرر اسکا بڑا ہے دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کھاتا ہے یعنے فنا کر دیتا ہے اور لیجاتا ہے حسد کرنے والے کی نیکیوں کو جیسے کہ کھاتی اور جلاتی ہے آگ لکڑیوں کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے معتزلہ نے اپنے مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہے عمل صالح کو اور برائیاں لیجاتی ہیں نیکیوں کو اور اہل سنت وجماعت کے نزدیک یہ نہیں ہے بلکہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب انکی دلیل پکڑنے کا اس حدیث سے یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ جاتا رہتا ہے اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیوں کا جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ مراد کھانے اور لیجانے حسد کے سے حسنات کو یہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہے حاسد کو اوپر تلف کرنے مال کے اور ہلاک کرنے نفس کے اور ہتک حرمت محسود کے اور اگر یہ چیزیں نہ کرتا نہیں تو ارادہ رکھتا ہے اور کچھ نہیں تو ہتک حرمت بسبب غیبت کے تو ضرور کرتا ہے پس روز قیامت کے نیکیاں اسکی محسود کو دینگے عوض میں اسکے حقوق کے کہ حاسد کی گردن پر ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوۃ اور روزے اور شب بیداری کے آویگا اور حال اسکا یہ ہوویگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیاں اسکی انکو دیگا کہ جن پر ظلم کیا تھا معنے حبط اعمال کے یہ ہیں نہ ستانا اور فنا کرنا انکا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کس اعمال کے آویگا حال آنکہ حدیث ناطق ہے ساتھ آنے کے مع اعمال کے روز قیامت کے اور اور جواب یہ ہے کہ حسنات متناسب ہوتے ہیں ساتھ استعداد و صلاح بندے کے پس جب تکدر خلط انکا ہوتا ہے تو متضاعفت سے محروم رہتا ہے۔ ش ح (وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی ڈالنے سے درمیان دو شخصوں کے پس تحقیق وہ مونڈنے والی ہے یعنے تباہ کرنے والی ہے دین کی نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی صرمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہونچاوے یعنے کسی مسلمان کو بے وجہ شرعی پہونچاویگا اللہ ضرر اسکو یعنے سزا دیگا اسکے عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور لفظ شاق الخ کے یہ معنے بھی لکھے ہیں کہ جسنے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اس سے عداوت کریگا اسکو یعنے عذاب کریگا اللہ۔ ع (وَعَنْ أَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے یعنے دور ڈالا گیا ہے درگاہ قرب و رحمت الٰہی سے وہ شخص کہ ضرر پہونچاوے کسی مسلمان کو یعنے ظاہر میں یا مکر کرے یعنے ضرر پہونچاوے خفیہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ إِلٰى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

منبر پر پس پکارا لوگون کو ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا کہ اے گروہ اُن شخصون کے کہ اسلام لائے ہین ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پہونچا ہے ایمان طرف دل اُنکے کے نہ ایذا دو تم مسلمانون کو یعنے کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائے ہین زبان سے اور ایمان لائے ہین دل سے اور نہ عار دلاؤ اُنکو اور نہ تلاش کرو عیب اُنکے پس تحقیق جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہے عیب اپنے بھائی مسلمان کا ڈھونڈھیگا اللہ عیب اُسکا اور جسکا ڈھونڈھا اللہ نے عیب رسوا کریگا اُسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنے لوگون سے بیچ گھر اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلام لائے مین لفظ شریک ہین اس مین مومن و منافق اور نہین پہونچا ہے ایمان یعنے اصل ایمان یا کمال اُسکا طرف دل اُنکے کے پس شامل ہے یہ فاسق کو بھی اور یہی ظاہر ہے اسلیے کہ آگے آتا ہے من تتبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوت یعنے بھائی چارا ہے نہین پس طیبی نے جو اختیار کیا ہے کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہے منافق مین یہ خلاف ظاہر کے ہے اور حکم اعم بہت مناسب اور کامل ہے واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنے تنبیہ اور طعن نکرو اس گناہ پر کہ پہلے ہو چکا ہے انکے زمانہ مین برابر ہے کہ جانو توبہ کرلی انکی اس سے یا نجانو اور عار دلانے حالت مباشرت مین یعنے جبکہ کر رہا ہو یا بعد اُسکے پہلے ظاہر ہونے تو سکے واجب ہے اسلیے کہ قادر ہو اسپر اور کبھی واجب ہوتی ہے حد و تعزیر پس یہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سے ہے اور نہ تلاش کرو یعنے تجسس کرو اُنکے ان عیبون مین کہ نہین جانتے تم انکو اور نہ اظہار کرو ان عیبون کو کہ جانتے ہو تم پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی ڈھونڈھے یعنے طلب کرے عیب یعنے ظاہر کرنا عیب بھائی مسلمان کا یعنے کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کے کہ واجب ہے حذر کرنا آپ اور حذر کروانا اور کو اس سے اور ڈھونڈھیگا اللہ یعنے ظاہر کریگا عیوب اُسکے یعنے یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بھائی مسلمان کا ہے اور رسوا کریگا یعنے ظاہر کریگا برائیان اُسکی کہا امام غزالی نے کہ تجسس ثمرہ ہے بدگمانی کا ساتھ مسلمان کے پس دل نہین ٹھہر سکتا اور چاہتا ہے تحقیق کرنے کو پس باعث ہوتا ہے پردہ دریکا اور حد پردہ دری یہ ہے کہ دروازہ اپنا بند کرلے اور جو دیوار سے پہونچا ن کی پس نہین جائز ہے چوری سے کان لگانا اسکے گھر پر تاکہ سنے آواز تارون کی یعنے ستار وغیرہ کے تارون کی اور نہ جائز ہے داخل ہونا اسپر واسطے دیکھنے گناہ کے مگر یہ کہ ظاہر کرتے وہ اسطرح کہ معلوم کرے اُسکو وہ کہ باہر گھر کے ہو مانند آواز مزامیر کے اور آواز نشے والون کے کہ آپس مین نشے والون کی سی باتین کر رہے ہون اور اسیطرح جبکہ چھپا لین باسن شراب کے اور آلات لہو کے آستین مین اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہے کھولنا اُنکا اور اسیطرح نہین جائز ہے سونگھنا تاکہ پاوے بو شراب کی اور نہین جائز ہے یہ کہ طلب خبر کی کرے اپنے ہمسایون سے تاکہ خبر دیوین وہ اسکو ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتا ہے شرابی کے گھر مین اور اس قول مین کہ نہین پہونچا ہے ایمان الخ اشارہ ہے طرف اسکے کہ جبتک کہ نہین پہونچتا ہے ایمان طرف دل کے نہین حاصل ہوئی اُسکو معرفت اللہ کی اور نہین ادا کرتا حقوق اسکے پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالی کی ہے اور حقوق ادا کرنے مسلمانون کے پس ایذا دیتا ہے کسیکو اور نہ ضرر پہونچاتا ہے اور نہ عار دلاتا ہے اور نہ تجسس کرتا ہے انکے احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم بہتر ہوا اس سے ع او عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان (اور روایت ہے سعید بن زید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زیادہ ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہے بیچ آبرو مسلمان کے ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے غیبت کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اُسپر اور حقیر جاننا اُسکو ناحق اور بے مصلحت شرعی کے اور زیادہ ترین سود ٹھہرا ہے یعنے بڑا سود ہے بہ نسبت اور سودون کے حرمت گناہ مین اور ربو لغت مین یعنے زیادتی کے ہے اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنے کسی کی آبرو ریزی مین لینا ہے زیادہ اُس چیز سے کہ استحقاق رکھتا ہے اور زیادہ اُس چیز سے کہ رخصت ہے تشبیہ دی اسکو ساتھ ربو کے کہ زیادہ حق سے لیتا ہے اور اسکو اربی یعنے بڑا ربو کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہے اُسکے مال سے پس ضرر اور فساد اسکے یعنے مین زیادہ ہے اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضے احوال مین مباح ہوتی ہے آبرو ریزی جیسے کہ صاحب حق کہے یا ظالم اسکو کہ حق اُسکا نہین دیتا ہے یا گواہ کو جرح یعنے اسکا نقصان بیان کرے اور اسی قبیلہ سے ہے جرح روات کا کہ محدثین راویون کو واسطے مصلحت دین کے کرتے ہین اور اسکے مانند ہے ذکر کرنی برائی سنگی کروانے کی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانے کے لوگون کو بدی سے ع او عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی ربی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون وجوہہم وصدورہم فقلت من ہؤلاء یا جبرئیل قال ہؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم رواہ ابو داؤد (اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنے جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ انکے ناخون تھے تانبے کے کھرونچتے تھے مونھ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مین نے کون ہین

یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنے غیبت کرتے ہین انکی اور پڑتے ہین لوگون کی آبرو مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے غیبت کرتے ہین اور برا کہتے ہین اور بسبب اسکے آبروریزی کرتے ہین لوگون کی غیبت کرنی جو کہا کھانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہوچکی ہے باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبروریزی لوگون کی کی اور اس سے خوش ہوے حق تعالے نے منہ اور سینے انکے بھی انکے ہاتھون سے زخمی کرڈالے م ح (وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أُكْلَةً فَإِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللهَ يَقُومُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے مستورد سے انہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص کہ کھاوے بسبب غیبت کرنے یا بہتان زنا کرنے یا بے آبروئی کرنے کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کھلاویگا اسکو مانند اس لقمہ کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ پہناوے کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنے کسی شخص مسلمان کے پس تحقیق اللہ تعالے پہناویگا مانند اس کپڑے کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ کھڑا کرے کسیکو بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے پس تحقیق اللہ تعالے کھڑا ہوویگا واسطے اسکے بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ اکلہ ساتھ پیش ہمزہ اور جزم کاف کے ہے یعنے لقمہ کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے ہے یعنے یکبار کھانے کے جیسے کہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور برائی کسی مسلمان کے سے خوش ہوتا ہو کوئی اسکے پاس جاوے اور از راہ خوشامد کے غیبت اس مسلمان کی کرے اور اس وسیلہ سے اپنے لیے روٹی پیدا کرے اور وجہ رزق کی بہم پہونچاوے اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کے ہے یعنے پہنے شخص ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا کیا گیا اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مفعول کے ہے یعنے پہنایا جاوے کپڑا اور یہ مناسب ہے قرینہ سابقہ کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اول کے ہین کسی نفسہ ثوبا یعنے پہناوے اپنے نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے اسی طرح کہ اوپر ذکر کی گئی کھانے مین اور قام برجل مین صرف ب تعدیہ کے لیے ہے اور مراد رجل سے نفس اسکا ہے یا غیر اسکا یعنے کھڑا کرے اپنے تئین یا کسی اور کو بیچ مقام دکھانے اور سنانے کے یعنے تعریف کرے اور خوبیان دکھاوے اپنی یا اور کی تا لوگ دیکھین اور سنین اسکی فضیحت کرنے کے لیے کھڑا ہوگا اللہ پس کھڑا ہونا اللہ کا مقام سنانے اور دکھانے مین کنایہ ہے اسکی فضیحت کرنے سے اور کہا مظہر نے کہ ب برجل مین احتمال ہے کہ تعدیہ کے لیے ہو یا سببیہ کے لیے پس اگر تعدیہ کے لیے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی کھڑا کرے کوئی کسی کو مقام سنانے اور دکھانے مین یعنے تعریف کرے کسی کی ساتھ صلاح و تقوے کے اور ساتھ زہد اور عبادت کے شہرت دے تا لوگ اسکے معتقد ہون اور خدمت کرین اسکی اور اسکو جال ٹھہراوے اپنے لیے تا کہ اسکے سبب سے مال و جاہ اپنے تئین حاصل ہو جیسا کہ بعضے خادم درویشون کے کرتے ہین ہمارے زمانے مین بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالی مقام فضیحت اور رسوائی مین کھڑا کریگا ساتھ اس طرح کے حکم فرماویگا فرشتون کو کہ اظہار کرین کہ یہ جھوٹا ہے کہ ایک شخص کو جھوٹ شہرت دی تھی اپنی غرض نفسانی کے لیے بعد ازان عذاب دیگا اسکو عذاب جھوٹون کا اور اگر ب سبب کے لیے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی ظاہر کرے صلاح اور زہد اور تقوے بسبب اسکے کہ معتقد ہو اسکا کوئی شخص ذی قدر اور بہت مال والا تا کہ حاصل ہو اسکو مال و جاہ جیسے کہ کہتے ہین لوگ عرف مین کہ یہ زاہد امیر کا ہے کھڑا ہوگا اللہ تعالی اسکے رسوا کرنے کے لیے یعنے ارادہ کریگا اسکی فضیحت کرینگا مقام سنانے اور دکھانے مین یعنے فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہ ریاکار تھا خلق کے لیے کام کرتا تھا بعد ازان عذاب کریگا اسکو عذاب ریاکارون کا م ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک گمان رکھنا جملہ عبادات حسنہ سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنے نیک گمان رکھنا ساتھ اللہ تعالی کے جملہ عبادات حسنہ سے ہے پس نہین لائق ہے ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہین عوام کہ حسن ظن یہ ہے کہ ترک کرے عمل کو اور اعتماد کرے اللہ پر اور کہے کہ وہ کریم و غفور و رحیم ہے پس جسنے ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتھ معبود کے وہ مغرور و مردود ہے یا معنے یہ ہین کہ گمان نیک رکھنا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکھنا ساتھ انکے جملہ عبادات حسنہ سے ہے یا ناشی ہے حسن عبادت سے یعنے جو کوئی متعبد دینکار ہے لوگون پر گمان نیک رکھتا ہے اور بدگمانی بدکارون سے ہوتا ہے بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار نامہ خود خواند اندر حق یار م ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ أَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تھی سواری زیادہ یعنے ایک اونٹ تھا زیادہ انکی حاجت سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہ دے تو صفیہ کو اونٹ

پس کہا زینب نے یعنے بطریق استفہام انکاری کے کہ میں دیتی ہوں اس یہودیہ کو پس غصے ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اُنسے ملاقات مہینے ذی الحجہ کے اور محرم کے اور کچھ صفر کے مہینے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تھیں حیی ابن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل میں سے تھا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سے اور بیوی تھیں ابو الحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر میں اور یہ پکڑی آئیں پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لائے اور بعضے ازواج مطہرات کو انسے سوء مزاجی تھی چنانچہ حضرت عائشہ بھی انہیں میں سے تھیں اور آنحضرت حمایت اور رعایت انکی کرتے تھے ایک روز انکو حضرت عائشہ نے یہودیہ کہا اور کچھ سخت سست کہا انھوں نے حضرت سے شکایت کی فرمایا کہ تو اُسے کہہ کہ میں پیغمبر زادی ہوں اور تو بیٹی ابو بکر کی اور حضرت زینب بھی بیوی تھیں حضرت کی پس آپ خفا ہوئے اُنسے بسبب بد زبانی کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہے ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سے بسبب فعل قبیح کے یعنے بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تقریر سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیثوں میں جیسے کہ اوپر گذرا (وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا فِي بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ) اور ذکر کی گئی حدیث معاذ بن انس کی کہ سر اُسکا یہ ہے من حمی مومنا بیچ باب شفقت اور رحمت کے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسیٰ بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرتے پس کہا واسطے اُسکے عیسےٰ نے چوری کی تو نے یعنے کیا چوری کی تو نے کہا ہرگز نہیں یوں قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اُسکے پس کہا عیسےٰ نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا میں نے نفس اپنے کو نقل کی یہ مسلم نے ف ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے یعنے اسکی وحدانیت کے کہ سمجھی جاتی ہے جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہ ہے کہ تصدیق کیا میں نے تیرے قسم کھانے کو ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو یعنے اس چیز میں کہ کہی میں نے بنا بر ظاہر کے واسطے احتمال اسکے کہ یہ لینا خفیہ ہو چوری واسطے ہونے کسی شرط کے ان شروط میں سے کہ معتبر ہیں حد چوری میں شرعا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ یعنے تصدیق کیا میں نے تجکو تیری قسم میں اور پھر ایا اس چیز سے کہ گمان کیا تھا میں نے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے ہر چند کہ برخلاف اُسکے معلوم ہو چاہیے کہ اپنے علم کو تہم کرے اور رجوع اسکے عمل کرے بسبب تعظیم نام خدا تعالیٰ کے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نزدیک ہے فقر یہ کہ ہو جاوے کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر ف یعنے قریب ہے کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنے کے اللہ تعالے پر اور یا بسبب نہ راضی ہونے کے قضائے اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنے کے ماسوی اللہ سے یا بسبب میل کرنے کے طرف کفر کے بسبب دیکھنے اسکے کہ اکثر کفار اغنیاء و چین والے ہیں اور اکثر مسلمان فقراء آزمایش میں ہیں بمقتضا اسکے کہ وارد ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الدنیا سجن المومن وجنة الکافر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تسلی کے لیے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماویٰہم جہنم وبئس المہاد ولکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار آیا ہے کہ تھے بعضے مومن دیکھتے تھے مشرکوں کو چین میں پس کہتے تھے کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچھا دیکھتے ہیں اور ہم ہلاک ہو گئے مارے بھوک اور مشقت کے اسپر یہ آیت اُتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہے پھر فنا ہونے والا ہے اور تمہارے لیے بڑے چین آخرت کے ہیں اس فانی کو ہم حرص مت کرو اور متوقع رہو نعمت باقی کے اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہے ایسی ہی زیادتی غنا کی بھی سبب سرکشی اور گرفتار ہونے گناہ کی ہوتی ہے اور اسلیے متوسط اور بقدر ضرورت کے ملنا افضل ہے غنا و فقر سے خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کے معنے یہ ہیں کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اُسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضوں نے کہا قریب ہے حسد بیچ گمان حاسد کے یہ کہ بدل دیگا تقدیر کو (وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ أَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ الْمَكَّاسُ الْعَشَّارُ) اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کرے طرف بھائی مسلمان اپنے کے پس معذور نہ رکھے اسکو وہ بھائی یعنے انکار اسکے عذر کا کرے اور کہے کہ عذر تیرا بناوٹ ہے تو جھوٹ بولتا ہے یا نہ قبول کرے عذر اسکا اور کہے اگرچہ عذر رکھتا ہے تو لیکن میں نہیں قبول کرتا ہوں گا اُس بھائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں

بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا مکاس عشر لینے والا ہے ف یعنے وہ کہ ظلم کرے اور بے موافق حق کے نے لے اور اسکا بڑا گناہ آیا ہے حدیث میں کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں صاحب مکس
عیاذاً باللہ سنہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونوں میں یہ ہے کہ صاحب مکس کبھی نہیں قبول کرتا عذر تاجر کا اس کہنے سے کہ یہ مال امانت کا ہے یا اور شہر میں بیچنے کو لیا ہے
یا میں قرضدار ہوں اور مانند اسکے کے اور حضرت عائشہؓ سے بطریق مرفوع آئی ہے حدیث مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ فَلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ لَمْ یَرِدْ عَلَیَّ الْحَوْضَ نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں
اور منقول ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں ساتھ برے تمہارے کے عرض کیا صحابہ نے کہ بہتر اگر چاہیے تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا
کہ برا تم میں سے وہ ہے کہ اترے منزل پر اکیلا اور کوڑے مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوے عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ برے کے اس سے کہا انھوں نے ہاں اگر چاہیے
تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھے لوگوں سے اور لوگ بغض رکھیں اس سے فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ برے کے اس سے کہا ہاں اگر چاہیے یا
رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہیں قبول کرتے خطا یعنے عذر خطا اور نہیں قبول کرتے معذرت اور نہیں بخشتے گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ برے کے اس سے کہا
انھوں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اُس سے خیر کی اور نہ امن ہو شر اُسکے سے نقل کی یہ طبرانی وغیرہ نے اور ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں
کہ فرمایا آپ نے عفت کرو لوگوں کی عورتوں سے یعنے بد نظر نرکھو انپر عفت کرینگی عورتیں تمہاری اور نیکی کرو اپنے باپوں سے نیکی کرینگے تم سے بیٹے تمہارے اور جسکے پاس آوے مسلمان
بھائی اُسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیے کہ قبول کرے اُسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر نہ قبول کیا نہیں آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے ترجمہ **باب الحذر والتأنی فی الامور** باب ہے بیچ بیان بچنے اور درنگ کرنے کے کاموں میں ف حذر ساتھ زبر حا اور ذال کے اور جزم ذال کے بمعنے پرہیز و احتراز کرنے کے اور حذر
ساتھ زبر ح اور زیر ذال کے مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ کرنا کاموں میں اور شتابی نکرنی انمیں اور امات بر وزن قنات کے اسم ہے اس سے بمعنے درنگ کے یعنے آدمی کو چاہیے
کہ لوگوں کے شر اور زمانے کے آفات سے خواہ دین کے ہوں خواہ دنیا کے پرحذر رہے اور اپنے کام میں ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کاموں میں جلدی نکرے
اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضے کاموں خیر کے میں کہ شتابی اُن میں فرمائی ہے وہاں شتابی کرے جیسے نماز وغیرہ ترجمہ **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ
سے دوبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لدغ کا ٹنا سانپ اور بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضمومہ کے ح ساکنہ پر سوراخ سانپ اور بچھو اور مانند انکے کا فرماتے ہیں کہ شان مومن
دانا کی کہ موصوف ہے رعایت حق اور حمایت دین کے ہو یہ ہے کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہے درگذر نکرے اور غضب اور بدلہ اللہ لینا نچھوڑے اور بہ بار حلم و تغافل نکرے
اور فریب نکھاوے اور اگر کار دنیا میں فریب وہ کھاوے تو سہل ہے لیکن امور دین میں نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہے کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہے اور سبب رد ہونے
اس حدیث کا یہ ہے کہ ابو عزہ ایک شاعر تھا شعراء کفار سے کہ مسلمانوں کی ہجو کرتا تھا اور اپنی قوم کی مدد واتوں کو مسلمانوں کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر میں
بندیوں میں پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کے پاس نہ پھٹکونگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بسبب اس عہد و پیمان کے چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کے پاس گیا
تو پھر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ احد میں ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرت نے اُسکے قتل کا حکم کیا اور اسوقت بعضے لوگوں نے درخواست اسکے
عفو کی کی پس فرمایا حضرت نے لا یلدغ المومن الخ ترجمہ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّہُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کے کہ سردار عبد القیس کا تھا کہ تحقیق تجھ میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے
انکو اللہ یعنے خواہ تجھ میں ہوں یا غیر میں ایک آہستگی اور بردباری اور دوسرے کام کرنا بہ درنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نے ف عبد القیس نام ایک قبیلہ کا آیا ہے کہ جب
جماعت عبد القیس کی آئی حضرت کی زیارت کے لیے تو حضرت کو دیکھکر اونٹوں پر سے کود پڑے اور ملازمت شریف کے لیے دوڑے اور بیقراریاں اور وثوق محبت ظاہر کیں
آنحضرت نے انکو منع نفرمایا یعنے انکو ان اضطرابوں سے منع نکیا لیکن اشج کہ نام انکا منذر تھا اور رئیس اور سردار انکے تھے مکان پر اوترے اور اسباب قوم کا جمع کیا اور پھر
اور غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ بتمکین و وقار سے مسجد شریف میں آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی بعد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت کو یہ وضع

انکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھ مین دو خصلتین ہین الخ اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت نے انکو ساتھہ وجود ان دو صفتون کے خبر دی تو انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دو صفتین کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا انھون نے شکر اس خدا کو کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتون کے کہ دوست رکھتا ہی انکو خدا اور رسول اسکا یعنے اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکھتین لیکن جو جبلی ہین امید ہی کہ ہمیشہ اور باقی رہینگی شرح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِيْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ) روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کامون مین اللہ تعالی کی طرف سے ہی یعنے اسکے الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بعضے اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہی بسبب یادداشت اسکی کے یعنے وہ حافظہ خوب نرکھتا تھا یعنے ہی وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نرکھتا تھا پس امر اسکا سہل ہی اور روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق مرفوع کے اور لفظ اسکے یہ ہین التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان اور جلدی کرنی یعنے امور دنیا مین شیطان سے ہی یعنے اسکے وسوسے سے ہی کہا ہی بعضون نے کہ مستثنے ہین اس سے وہ چیزین کہ نہین ہی شبہ انکی خیریت مین یعنے اچھی چیزون مین جلدی کرنی شیطان سے نہین ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہی درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کے اور درمیان جلدی کرنی کے نفس عبادات مین پس اول محمود ہی اور دوسری مذموم ہی شرع یعنے مسارعت اور مبادرت طرف طاعات کے یہ ہی کہ مثلا وقت نماز کا آیا درنگ نکرے اسمین جلدی سے طیار ہوکر ادا کرنے لگے اور جلدی یہ ہی کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کرے پس اول یعنے مسارعت اچھی ہی اور دوسری یعنے جلدی سے کرلینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل طاعلی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھے کام کے لیے اچھا ہی اور جلد جلد کرنا اسکو برا ہی مؤلف (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف مگر صاحب لغزش کا یعنے جو کہ گناہ مین پڑا اور خطا و خلل کا رمین اسکے وجود مین آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اسکے دوست رکھتا ہی کہ لوگ عیب و خطائین اسکی ڈھانکین اور قصور اسکے معاف کرین پس حاصل یہ کہ ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنے مین پائی تو لوگون سے بھی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتے ہین دانا اور راست اور استوار کار کو اور حکمت کہتے ہین جاننے حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہین کامون کے بہچاننے کو پس فرماتے ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیا کی اور جانا نفع انکا اور پہچانا اشیا کے مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا شرح (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمائیے مجکو یعنے ساتھ ایک چیز کے کہ جانا رہے تجربہ میرا بیچ کام میرے کے پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنے اس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اسکے کا ساتھ دیکھنے انجام اسکے کے اور تامل کرنے کے بیچ مصالح اور مفاسد اسکے کے پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اسکے کے بھلائی یعنے نفع دینوی یا اخروی پس کر اسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اس کام مین پس باز رہ اس کام کے کرنے سے اور چھوڑ دے اسکو نقل کی یہ شرح السنہ مین (وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی مصعب بن سعد سے نقل کی اپنے باپ سے یعنے سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سعد سے نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے اسکے باپ نے کہ سعد ہی آنحضرت سے روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہی مگر بیچ عمل آخرت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ بیچ تاخیر بھلائیون کے آفات ہین اور منقول ہی کہ اکثر جلانے والے خیرون کا تاخیر عمل سے ہو گا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہی کہ امور دنیویہ جو ہین نہین جانا جاتا انجام ان کا انکی ابتدا مین کہ انجام انکا اچھا ہی جلدی کیا جاوے یا برا ہی تو بچا جاوے برخلاف امور آخرت کے کہ یہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ کہا غزالی نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ لائق ہے مومن کو کہ جب حرکت کرے اسکے لیے داعیہ خرچ کرنیکا تو توقف کرے اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہے اس سے فقر کا اور ڈراتا ہے اسکو اور روکتا ہے خرچ کرنے سے تھے ابو الحسن پاخانہ مین پس پکارا انھون نے اپنے شاگرد کو اور کہا کہ اتار میرے بدن پر سے قمیص کو اور دے اسکو فلانے کے تئین پس کہا شاگرد نے کہ کیون نہ صبر کیا شیخنے یہان تک کہ نکلتے پاخانہ سے کہا انھون نے کہ میرے دلمین آیا تھا دینا اسکا اور نہین امن ہے مجکو اپنے نفس پر اسکے متغیر ہونے سے ش ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ و روش نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کام مین اور میانہ روی جزو ہین چوبیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نے ف میانہ روی یعنے بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال و افعال مین اور بچنا دونون طرفون کمی اور زیادتی سے جیسے اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہے اسراف اور بخل کے اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ مین تہور اور جبن کے اور اسی قبیلہ سے ہے میانہ روی اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہے اہل سنت کا کہ بیچ مین ہے جبر و قدر کے اور اسیطرح میانہ روی معیشت مین جیسے کہ حدیث مین فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنے میانہ روی خرچ کرنے مین کہ بیچ بیچ مین ہو اسراف و تنگی کے آدھی معیشت ہے اور اسیطرح حکم ہے میانہ روی کا تمام احوال و افعال مین جیسے کہ بعضی چیزون کو اللہ تعالی نے بیان فرمایا وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ الْآيَةَ اور قول اللہ عز وجل کا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اور کہا بعض عارفین نے کہ طلب کر علم کو اس حیثیت کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور عمل کر اس حیثیت کہ نہ باز رکھے تجکو علم سے غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی چاہیے اور جز ہے یعنے سب چیزین مل کر بمنزلہ ایک جز کے ہین اور ہر ایک انمین سے جز ہے یعنے ایک خصلت ہے خصائل انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے سے اور تعیین عدد کی سپرد ہے شارع کے اور سوائے نور نبوت کے حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی ش ع ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جز ہین پچیس جز نبوت سے نقل کی یہ ابو داود نے ف فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کے یہ ہے کہ ہدی متعلق ہے ساتھ احوال باطنہ کے اور سمت ساتھ اخلاق ظاہرہ کے پس یہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان اور اسلام کے ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کے نور علی نور ہے اور تمام ہوتی ہے ساتھ اسکے حقیقت اور اس حدیث مین ایک جز پچیس مین سے کہا اور پہلے مین چوبیس جز سے پس ہو سکتا ہے کہ یہ تفاوت وہم اور اختلاف راوی سے ہو یا بسبب اور سر کے واللہ اعلم ط ح احتمال ہے کہ پہلے یہ حکم ہوا ہو پھر از راہ کرم و عنایت کے وہ حکم ہوا ہو کہ اوپر کی حدیث مین گذرا یا یہ کہ ان تین چیزون کا ذکر وہ حکم ہوا اور ان تین چیزون کا ذکر یہ اس صورت مین نسبت کرنی خطا و وہم کیطرف راوی کی کچھ ضرورت نہین واللہ اعلم ۱۲ مؤلف (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسوقت کہے کوئی شخص کوئی بات یعنے ایسی بات کہ ارادہ کرتا ہے اسکے اخفا کا پھر غائب ہووے یعنے چلا جاوے پس وہ امانت ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے ف یعنے حکم اسکا حکم امانت کا ہے نسبت مجلس والون کے کہ جنھون نے سنی ہے پس انکو چاہیے کہ اسمین خیانت نہ کرین یعنے افشا نہ کرین ش ع ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ابو الہیثم بن تیہان کے کہ کیا ہے واسطے تیرے خادم کہا نہین پس فرمایا کہ جسوقت آوے ہمارے پاس بندی تو آ تو ہمارے پاس پس لائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو بردے پس آئے آنحضرت کے پاس بموجب وعدہ آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کر لے تو ایک کو ان دونون مین سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوے ساتھ اسکے چاہیے کہ امین ہو یعنے جسمین کہ مصلحت ہو وہی مشورہ چاہیے کہ دے کہ جو وہی کہے اور خیانت نہ کرے اور مقصود یہ ہے کہ چونکہ تونے مشورہ مجھسے کیا اور مجھے اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارت کی ایک بردے کی طرف ان دونون مین سے اور فرمایا کہ لے تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق مین نے دیکھا ہے اسکو نماز پڑھتے اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکے کے احسان کرنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف اور

حدیث مین آیا ہے کہ جب ابو الہیثم گھر مین آئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ غلام ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیا ہے اور نیکی اور احسان کرنے کی اُسکے حق مین وصیت کی ہے انکی بیوی نے کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہے اور احسان یہی ہے کہ اُسکو آزاد کرو شرح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ اِلَّا ثَلٰثَۃَ مَجَالِسَ سَفْکُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٍ حَرَامٍ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَیْرِ حَقٍّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجلسین ساتھ امانت کے ہین یعنے جو بات مجلس مین سنیں اُسکو کہین نقل نہ کرین اور سخن چینی نہ کرین مگر تین مجلسین اور تین باتین کہ مجلس مین سنین واجب ہے نقل اور پہونچا دینا اُنکا غیر کو وہ یہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہے یا چھیننے مال کا ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے اگر سنی کسی سے یہ بات کہ مین ارادہ رکھتا ہون کہ فلانے شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سے زنا کرونگا یا فلانے کا مال لونگا از راہ ظلم کے تو چاہیے کہ ان باتون کو پہونچا دے ان لوگون کو تا پر حذر رہین اور اپنے تئین بچاوین یہ حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی قاری نے کہا معنے یہ ہین کہ لائق ہے مومن کو کہ جب دیکھے اہل مجلس کو برا کام کرتے تو نہ چرچا کرے اس چیز کا کہ دیکھی ہے ان سے مگر تین مجلسین یعنے ایک مجلس تین مجلسون مین سے الخ (وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَۃِ فِیْ بَابِ الْمُبَاشَرَۃِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سر اُسکا یہ ہے اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَۃِ بیچ فصل اول باب المباشرت کے ف یعنے یہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہے ایک بار باب المباشرت مین کہ کتاب النکاح مین ہے صحاح مین ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین حسان سے لایا اور ہمنے باب المباشرۃ مین بحال خود چھوڑ دی اور باب الحذر والتانی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کے اور صواب ذکر کرنا اسکا صحاح ہی مین ہے اور شاید کہ مصابیح کے نسخون مین کہ مولف کے پاس موجود تھے مکرر مذکور ہو لیکن جن نسخون مین کہ ہمنے دیکھی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ مین ہے فتنہ غالبًا لکھنے والون نے بسبب تکرار کے اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم بحج

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ قَالَ لَہٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا ہُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْکَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْکَ بِکَ اٰخُذُ وَبِکَ اُعْطِیْ وَبِکَ اُعْرَفُ وَبِکَ اُعَاتِبُ وَبِکَ الثَّوَابُ وَعَلَیْکَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَکَلَّمَ فِیْہِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نے عقل کو فرمایا اسکو کھڑی ہو پس کھڑی ہوئی پھر فرمایا اسکو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اسکو منہ کر میری طرف پس منہ کیا پھر کہا واسطے اسکے بیٹھ پس بیٹھی عقل پھر کہا اسکو نہین پیدا کی مین نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھسے اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجھسے کمال مین اور نہ خوب تر تجھسے بسبب تیرے لیتا ہون مین یعنے عبادات اپنے بندون سے یا جس سے کہ نعمت لے لیتا ہون تیرے ہی سبب سے لے لیتا ہون کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیرے دیتا ہون مین یعنے ثواب و درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون واسطے تیرے دیتا ہون کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیرے پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہون اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہون اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہون یعنے مدار تکلیف اور خطاب اور عتاب اور ثواب اور عقاب دنیا اور آخرت مین عقل پر ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بیچ صحت اس حدیث کے بعضے علما نے اور کہتے ہین کہ یہ حدیث موضوع ہے ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسے کہ پیدا کیجاویگی موت بصورت دنبہ کے اور ذبح کیجاویگی درمیان مین جنت و دوزخ کے شرح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکُوْنُ مِنْ اَہْلِ الصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ حَتّٰی ذَکَرَ سِہَامَ الْخَیْرِ کُلَّہَا وَمَا یُجْزٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِہٖ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہے نمازیون مین سے اور روزہ دارون مین سے اور زکوۃ دینے والون مین سے اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سے یہان تک کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنے کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین وللاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کے ف مراد عقل سے یہان پہچاننا اشیاء کا ہے اور معلوم کرنا صلاح و فساد مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کے اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتھ حق کے اور عقل معاد کہ بعضون کے کلام مین واقع ہوئی ہے یہی ہے اور اس جگہ مین ہے اختلاف علما کا اور بحث انکی بیچ تفاضل علم و عقل کے کہ کسے ہین علم افضل ہے یا عقل یعنے بعضے علم کو افضل کہتے ہین اور بعضے عقل کو اور اگر علم کو بھی اونہی معنے تمیز و دریافت کے حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو باہم معنے کچھ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتھ اس معنے کے علم و عقل افضل ہے عمل و عبادت سے لکھا ہے علمانے کہ ایک رکعت اس عالم عاقل کی افضل ہوگی

اور کئی ہزار رکعتوں سے بہتر ہے (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابی ذر نہیں ہے کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہیں ہے ورع مانند باز رہنے کے اور نہیں ہے حسب وفضیلت مانند خوش خلقی کے ف تدبیر کے معنے ہیں انجام کار کو دیکھنا پس معنے اس جملہ کے یہ ہیں کہ نہیں ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کے یعنے مانند اس عقل کے کہ ساتھ ہو اسکی تدبیر یعنے انجام کار کو دیکھنا اور اسکے مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنے ہیں پرہیزگاری کہ جو معنے تقویٰ کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ متورع بالاتر ہے متقی سے اور یہ کہتے ہیں کہ تقویٰ پرہیز کرنا حرام چیزوں سے ہے اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سے بھی اور صواب یہ ہے کہ دونوں کے ایک ہی معنے ہیں اور کلام قوم میں اسیطرح واقع ہوا ہے پس فرماتے ہیں کہ نہیں ہے ورع کامل مانند کف یعنے باز رہنے کے طیبی اس عبارت پر اشکال لایا ہے کہ ورع یعنے باز رہنے کے حرام چیزوں سے ہے پس لا ورع مثل الکف کیا معنے رکھتا ہے اور جواب اسکا یہ دیا ہے کہ مراد کف سے یہاں باز رہنا ہے مسلمانوں کی ایذا سے یا باز رکھنا زبان کو لایعنے سے چونکہ مفاسد اسکے اکثر ہیں حصر کیا ورع کو اس میں از راہ مبالغہ کے اور ممکن ہے کہ کہا جاوے ورع اور تقویٰ اگرچہ لغت میں بمعنے باز رہنے اور پرہیز کرنے کے ہیں لیکن عرف شرع میں شامل ہیں امتثال اور اجتناب کو سوا اور اگر بمعنے اجتناب ہی کے ہوں تو ترک کرنے امتثال اوامر سے بھی اجتناب کرنا چاہیے پر اس وجہ سے شامل امتثال واجتناب کو ہونگے اور حاصل یہ کہ ورع اور تقویٰ چلنا ہے فرمودہ پر از راہ امتثال واجتناب کے پس ورع کے لیے دو چیزیں ہیں چاہییں امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکھا ہے علما نے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرورتر اور مقدم تر ہے نسبت امتثال کے اور اگر کوئی جانب امتثال میں اقتصار کرے فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب میں اہتمام خوب کرے تو پہونچ جاویگا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کے اور قرب الٰہی کے ہے اور اگر اہتمام امتثال میں خوب کرے جیسے کہ ادا کرے سب نوافل ومستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بھی کرے تو منزل مقصود کو نہیں پہونچے گا اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک بیمار ہو کہ پرہیز کرتا ہے اور دوا نہیں کھاتا اچھا ہو جاویگا اگرچہ شاید بہت دیر میں اچھا ہو اور اگر دوا کھاوے اور پرہیز نکرے ہرگز شفا نہیں پاویگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہے کہ اور کتابوں میں مذکور ہے اور نہیں ہے حسب اور فضیلت مانند خوش خلقی کے حسب اس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرتا ہے آدمی فضائل اور مفاخر اپنے اور اپنے باپوں کے پس فرماتے ہیں کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہے یہ چاہیے آدمی میں بدون اسکے سب کچھ ضائع ہے اور مراد خلق سے اگر تمام صفات باطن رکھیں تو ظاہر ہے کہ حسن اخلاق عمدہ ہے اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسے کہ عرف میں خلق اسی کو کہتے ہیں تو مقصود مبالغہ ہے اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سے ڈھونڈھنی چاہیے حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذائے خلق سے باز رہنا ہے اور واسطی نے کہ نام ایک بزرگ کا ہے کہا حسن خلق یہ کہ کرنا دشمنی کا ساتھ خلق کے اور راضی رکھنا خلق کو راحت ومحنت میں ہے اور سہل تستری نے کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ جفا اٹھاوے خلق سے اور بدلہ نہ لے اور رحم اور شفقت کرے ظالم پر اور بخشش چاہے اسکے لیے ۔ ع ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِیْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ میں آدھی معیشت ہے اور دوستی آدمیوں کی آدھی عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا آدھا علم ہے نقل کیں بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں ف میانہ روی کی الخ یعنے کمی زیادتی نکرنی خرچ میں آدھا سامان ہے زندگانی کا یعنے زندگانی کرنے میں دو چیزیں چاہییں دخل اور خرچ بناء خرچ میانہ روی پر چاہیے پس رعایت میانہ روی کی آدھی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیوں کی الخ یعنے محبت ظاہر کرنی صالحین کی اور سررشتہ انکی محبت کا نگاہ رکھنا آدھی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہ ہے کہ کچھ کسب وکار کرے اور آپس میں محبت بھی رکھے اور یہ اس صورت میں ہے کہ محبت انکی سبب فوت ہونے دین ودیانت کی نہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنے اچھی طرح سوال کرنا علم سے آدھا علم ہے اسلیے کہ پوچھنے والا دانا اس چیز سے سوال کرتا ہے کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمد ہوتی ہے اسکی اور یہ محتاج ہے ساتھ زیادتی علم کے اور تمیز کرنے کے درمیان اقسام سوالات کے کہ کیا پوچھنا چاہیے اور کیونکر پوچھنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اسکا حاصل یہ کہ علم دو قسم پر ہے سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا بعبارت ہے تحقیق اور تنقیح اسکی سے ساتھ تمام شقوق کے اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے اور کچھ نہ رہ جاوے جواب میں پس سوال اسطرح پر قبیلہ علم سے ہوگا اور وارد نہیں ہو گا

کہ سوال ہوتا ہے بسبب جہل و تردد کے معلم کے اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ سمجھا جاتا ہے اچھی طرح سوال کرنے طالب کے سے کہ اسکو مشارکت ہے علم مین اور وہ چاہتا ہے یہ کہ ملا دے ساتھ اسکے بقیہ علم بخلاف اسکے کہ سوال کرتا ہے بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہے اُسکے نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہے کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹھا تھا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نے کہ جسوقت مشکل ہو تجھکو کوئی چیز تو پوچھ اور شرم نکر اسلیے کہ حیا باز رکھتی ہے علم سے اور اُسوقت امام موصوف کلام کر رہے تھے تعریف صوم مین کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہے پس کہا شاگرد نے اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکھے پس کہا امام نے کہ چپ رہ تیرا چپ رہنا بہتر ہے تیرے کلام کرنے سے اور کیا خوب کہا ہے بعضے صاحبان حال نے کہ جاہل جب کلام کرے تو مانند گدھے کے ہے اور جب چپ رہے تو مانند دیوار کے ہے ش ع ح **باب الرفق والحیاء وحسن الخلق** باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلق کے ف رفق ضد ہے عنف کی یعنے مدارات کرنی ساتھ رفقا کے اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کلام کرنا بہت سہولت سے اور حیا اور شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہے کہ وارد ہوتی ہے آدمی پر بسبب ڈر عیب برائی کے اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہے کرنے اس چیز کے سے کہ بری ہے شرع مین اور کہا جنید نے کہ حیا ایک حالت ہے کہ پیدا ہوتی ہے بسبب دیکھنے نعمتون آلہی کے اور قصور کرنے کے نعمتون کے شکر کرنے مین اور کہا ذوالنون نے پایا جانا ہیبت کا دلمین ساتھ دہشت کے بسبب گناہون گذشتہ کے اور کہا دقاق نے کہ وہ ترک کرنا دعوی کا ہے آگے مولی کے اور حسن خلق کے بہت ظاہر معنے یہ ہین کہ اتباع کرے اُس چیز کا کہ لائے ہین اسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسلیے جبکہ پوچھین گئین حضرت عائشہؓ خلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ وارد ہے انکے حق مین وانک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہؓ نے کہ خلق آپ کا قرآن تھا یعنے جو کہ قرآن مین خصلتین اچھی ہین تھے حضرت متصف ساتھ انکے اور جو کہ فعل برے ہین اُن سے پرہیز کرتے تھے حضرت اُنسے بطرز اتباع بقدر رغبت اور توفیق متابعت کے ہے لیتا ہر ایک حصہ اپنا ش ع **الفصل الاول** فصل پہلی (عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواہ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال لعائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانہ ولا ینزع من شیء الا شانہ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہے یعنے اپنے بندون پر چاہتا ہے انکے لیے آسانی نہ دشواری اور نہین تکلیف دیتا ایسی چیزون کی کہ طاقت نہین رکھتے انکی یا یہ معنے ہین کہ دوست رکھتا ہے یہ کہ نرمی کرین بندے آپس مین جیسے کہ بیان کیا کہ دوست رکھتا ہے مہربانی کو یعنے راضی ہوتا ہے اُس سے اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہے وہ چیز کہ نہین دیتا اُس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے عائشہؓ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سے تحقیق نرمی نہین ہوتی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہے اسکو اور نہین دور کیجاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیبدار کر دیتی ہے اسکو ف دوست رکھتا ہے مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تاکہ آپس مین نرمی اور مہربانی کرین اور اپنے کامون مین خواہ طلب رزق ہو یا اور کچھ ہو آسانی کرین اور سختی نہ اختیار کرین بعد اسکے اشارہ کیا ساتھ اختیار کرنے طریق نرمی کے بیچ طلب کرنے رزق کے اور حاصل کرنے مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتھ اس قول کے کہ دیتا ہے بندون کو نرمی پر وہ چیز یعنے ثواب اور مقاصد کہ نہین دیتا ہے سختی پر اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہین دیتا اُس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے یعنے اور اسباب پر پہلے ترجیح دی گئی سختی پر کہ ضد اُسکی ہے اور دوبارہ اشارہ کیا اسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہے اوپر تمام اسباب حاصل کرنے مقصد کے اگر کوئی کہے کہ وہ اسباب قبیلہ نرمی کے سے ہین تو ترجیح گنجائش نہین رکھتی اور اگر قبیلہ سختی سے ہین تو بھی کلام اول سے ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا جواب یہ کہ یہ تاکید ہے پہلے کلام کی اور تفاوت عبارت مین ہے اور مقصود یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سے بطریق نرمی کے کرے کہ دینے والا خدا ہے اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اسکے ہے زیادہ دیگا اُسپر بہ نسبت سختی کرنے اور منہمک رہنے کے بیچ مباشرت اسباب کے ش ح (وعن جریر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یحرم الرفق یحرم الخیر رواہ مسلم) اور روایت ہے جریر سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے محروم کیا جاوے نیکی سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے سب بھلائیون سے جیسے کہ جامع صغیر مین لفظ کلہ کا ہے پس اس مین فضیلت ہے نرمی کرنے کی اور رغبت دلانی ہے اُسکے حاصل کرنے پر اور مذمت ہے سختی کی اور یہ کہ نرمی سبب تمام بھلائیون کی ہے ش ع (وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل من الانصار وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

گذرے ایک شخص پر انصار میں سے کہ وہ نصیحت کر رہا تھا اپنے بھائی کو بیچ مقدمہ حیا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دے اسکو اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہے ایمان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مقدمہ حیا کے کہ بہت حیا کیا کرتا اسلیے کہ اس سے باز رہتا ہے آدمی رزق سے اور علم سے جیسے کہ ایک روایت میں ہے پس اسکے بھائی نے جب یہ کہا تو حضرت نے اسکو منع کیا کہ تو منع نکر چھوڑ دے اسکو بحال خود اور کہا طیبی نے کہ معنے یعظ کے میں تہدید یعنے ڈرا رہا تھا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اسمین کچھ ڈرانا بھی ہو اور کہا خلیل نے کہ وہ نصیحت کرنا ساتھ خیر کے ہے اسطرح کہ دل اُس سے نرم ہو تمام ہوا کلام اُسکا اور وعظ یہاں بمعنے عتاب کے ہے جیسے کہ ایک روایت میں لفظ یعاتب کا آیا ہے ع (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت میں ہے کہ حیا بہتر ہے تمام اقسام اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہاں ایک اشکال آتا ہے کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہے بعضے حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کے جواب یہ ہے کہ جس جگہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت میں وہ حیا نہیں ہے شرعاً بلکہ وہ عجز اور جبن ہے کہ نقصانون میں سے ہے اور اگر اسکو حیا کہینگے تو مجازاً کہینگے اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کے یہ ہے کہ باعث ہو اوپر ترک کرنے قبیح کے یہ جواب علما نے دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ معنے حیا کے انقباض نفس کا ہونا کرنے قبیح کے سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھی اور تعریف کی گئی ہے شرع میں وہ ہے کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس ظاہر تر جواب میں یہ ہے کہ یہ کلیہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہے ساتھ اسکے کہ موافق رضاے حق کے ہو ع ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اُس چیز سے کہ پایا ہے لوگون نے پہلے انبیا کے کلام میں سے یہ کلام ہے جب شرم نکی تو نے پس کر جو چاہے نقل کی یہ بخاری نے ف پایا ہے الخ یعنے پہونچا ہے انکو اور باقی ہے حکم اسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نے اسمین راہ نہیں پائی ہے اور معنے اس حدیث کے کئی طرح بیان کیے ہیں لوگون نے ایک تو یہ کہ یہاں معنے امر کے حکم اور طلب مراد نہیں ہے بلکہ خبر ہے اور مقصود یہ ہے کہ مانع بری چیزون کے کرنے سے حیا ہے اور جب حیا نہ رکھی تو نے تو کریگا تو جو کچھ کہ چاہیگا اور دوسرے یہ کہ صیغہ امر کا واسطے تہدید کے ہے جیسے کہ اعملوا ما شئتم یعنے جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤگے ع ح (وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے نواس بیٹے سمعان کے سے کہ کہا انہنے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنے عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ ہے کہ تردد کرے تیرے سینے میں اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہوں اس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے ف تردد کرے اور اطمینان نہو اسپر دل کو لیکن یہ اس شخص کے حق میں ہے کہ کھولدیا ہے خدا تعالے نے سینہ اسکا اسلام کے لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہے دل اُسکا ساتھ نور تقوی کے اور یہ اُس جگہ ہے کہ انکار شارع کا اُس بات میں ہو نہیں اور اقوال علما کے وہان مختلف ہوں اور علامت دوسرے گناہ کے پہچان کی بعد اسکے فرمائی کہ مکروہ جانے تو الخ اور یہ بھی اچھے ہی لوگون کا حال ہے ع ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میرے نیکوترین تمہارا ہے از روے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے جو خصلتین اچھی رکھتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کے حقوق کی اور بندون کے حقوق کی ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین تمہارے نیکترین تمہارے ہیں از روے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

ع ح (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اسکو نصیبہ اُسکا نرمی سے دیا گیا نصیبہ اُسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے اور جو شخص کہ محروم کیا گیا نصیبہ اُسکا نرمی سے محروم کیا گیا نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کی سے نقل کی یہ شرح السنہ میں ع ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم کرنی ہے کام سے ایمان کے ہے اور ایمان یعنے اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بدزبانی بدی سے ہے اور بدی آگ میں ہے نقل کی یہ احمد

اور ترمذی نے (وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ) اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہے کہا اس شخص نے کہ عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہے اس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور شرح السنہ مین اسامہ بن شریک سے ہے (وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ فِيْ سُنَنِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَارِثَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِيُّ يُقَالُ الْجَعْظَرِيُّ الْفَظُّ الْغَلِيْظُ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِيْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِيُّ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ) اور روایت ہے حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین سخت گو اور سخت خو کہا روایت کرنے والے نے اور جواظ سخت گو سخت خو ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اپنے سنن مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہے جامع الاصول مین حارثہ سے اور اسیطرح شرح السنہ مین نقل کی گئی ہے حارثہ سے اور لفظ حدیث کی شرح السنہ مین اسطرح ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین جواظ جعظری یعنے وصف کیا جواظ ساتھ جعظری کے اور کہا کہ کہا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو یعنے اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کے ایک ہی معنے ہین اور مصابیح کے نسخون مین عکرمہ بن وہب سے ہے یعنے مصابیح کے بعضے نسخون مین عکرمہ سے ہے والا اکثر نسخون مین حارثہ ہی سے ہے اور لفظ حدیث شان مصابیح کے نسخون مین یون ہین کہ کہا راوی نے اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہے ف یعنے بعضی روایتون سے معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونون کے ایک ہی معنے ہین اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ یعنے متکبر کے ہے اور جعظری یعنے بدخلق کے اور حاصل یہ کہ یہ دونون لفظ قریب المعنون ہین اور ظاہر تریہ ہے کہ مراد جواظ اور جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہے اسلیے کہ خطیب نے حضرت عائشہ سے بطریق مرفوع کے روایت کی ہے کہ ہر چیز کے لیے توبہ ہے مگر صاحب بری خلق کے لیے نہین اسلیے کہ وہ توبہ نہین کرتا ایک گناہ سے مگر کہ پڑتا ہے اس سے بری مین اور حرف لا زائدہ جو لائے لفظ جعظری پر تو اشارہ ہے اسپر کہ موصوف ساتھ ہر ایک کے دونون خصلتون مین سے نہین داخل ہوگا جنت مین مطلق اگر ہے منافقین سے یا نہین داخل ہوگا ساتھ نجات پانے والون کے اگر ہے مومنین سے جرح ع (وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ) اور روایت ہے ابی درداء سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری چیزون مین کہ رکھے جاوینگے مومن کی ترازوے اعمال مین دن قیامت کے خلق نیک ہے اور تحقیق اللہ تعالے دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ابو داؤد نے پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنے لفظ حسن تک ف حضرت شیخ رح نے بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہے لیکن ملا علی رح نے کسی شارح سے بذی کے معنے بدخلق نقل کیے ہین اور لکھا ہے کہ مناسب مقام کے یہی معنے ہین اور یہ بھی لکھا ہے کہ دوسرا جملہ جو پہلے جملے کے مقابلہ مین لائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال مین (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق مومن یعنے کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے البتہ پاتا ہے بسبب خلق نیک کے درجہ رات کے نماز گذار کا سا اور دن کے روزہ رکھنے والے کا سا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کہا اصل نے کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ متحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا لینے کو اور درگذر کرے ظالم سے اور استغفار کرے اسکے لیے اور شفقت کرے اسپر (وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابو ذر سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تقوی کر تو اللہ کا جہان ہووے تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تا کہ مٹا دے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سے ساتھ خلق نیک کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے ف تقوی کر یعنے ساتھ بجا لانے جمیع واجبات کے اور باز رہنے کے تمام برائیون سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہے دین کی اور سبب ہے اسکے حاصل ہونے مین مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہے کہ ادنے درجہ تقوی کا یہ ہے کہ پرہیز کرے اور پاک ہووے شرک سے اور اعلی درجہ اسکا یہ ہے کہ اعراض کرے ماسوی اللہ سے اور مابین ان دونون درجون کے اور مراتب ہین کہ بعض انکے [illegible]

کہ ترک کرنا منع کا ہی پھر مکروہ کا پھر مباح بے فائدہ کا اور جہان ہووے تو یعنے خلوت مین اور جلوت اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تیری چھپی ہوئی باتون کو بھی جیسے کہ جانتا ہے تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہے تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کی بیچ محافظت دوام اُسکے کے اور بچنے کے گناہون اُسکے سے داؤد طائی سے منقول ہے کہ اونہون نے سنی آواز ایک قبر مین سے کہ میت کہتا ہے کیا نہین زکوٰۃ دی مین نے تیری کیا نہین نماز پڑھی مین نے کیا نہین کیا مین نے ایسا اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان اے دشمن اللہ کے کیا تو نے یہ سب کچھ ولیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا تو نے اللہ کا ساتھ کرنے گناہون کے اور نہ لحاظ کیا تو نے اُسکا اور پیچھے کر برائی کے نیکی الخ یعنے پیچھے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اُسکے پیچھے نیکی کر تا پاک کرے وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سے ہے توبہ اور طاعت مطلق یا یہ کہ کرے وہ نیکیان کہ ضد ہین اُن برائیون کی کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ مٹاوے آثار سیئات کے ساتھ کرنے حسنات کے فارغ ہو اور ہر بدی کے بدلے کرے نیکی کہ اُسکی جنس سے ہے جیسے کہ گانا بجانا سنے اور صحبت رکھے اُنکے کہ جو گرفتار ہین اس بلا مین تو اُسکے بدلے مین قرآن سنے اور ذکر کی مجلسون مین بیٹھے اور اگر شراب پیوے تو اُسکے بدلے مین حلال چیزین پینے کی تصدق دے اور تکبر کے بدلے مین تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کے اپنی اور مٹانے سے مراد یہ ہے کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب نیکی کے آثار برائی کے دل سے یا اعمال کے لکھنے والے فرشتون کے دیوان سے اور یہ جب ہے کہ ہو برائی حق اللہ تعالیٰ کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دیجاتی ہین نیکیان مدعی کو یعنے مظلوم کو عوض اُسکے حق کے یا راضی کرے اللہ تعالیٰ اسکو اپنے فضل سے منقول ہے کسی بزرگ کا حال کہ انکو دیکھا کسی نے خواب مین بعد انتقال کے پس پوچھا اُنسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نے تمسے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر اُسنے حساب لیا مجھسے یہان تک کہ مطالبہ کیا مجھسے ایکدن کا کہ تھا مین روزے سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا مین نے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مین نے اُسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہون میرا نہین ہے پس ڈالدیا مینے اسکو گیہون [illegible] پس لی گئی میری نیکیون سے مقدار نقصان توڑنے اُسکے کے اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹے گناہون کا کفارہ نیکیان ہوتی ہین اور اسیطرح ان گناہون کا جو کہ پوشیدہ رہے کبائر مین سے بسبب عام ہونے قول اللہ تعالیٰ کے نکفر عنکم سیأتکم اور بسبب عام ہونے اس حدیث کے اور جو کہ ظاہر ہوئے اُن کبائر مین سے اور ثابت ہوئے حاکم کے نزدیک پس نہین ساقط ہوتی حد اُنکی اور نہین معاف ہوتے توبہ سے ع ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہو آگ اُسپر حرام ہے اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگون سے ونرم خو کے نقل کی یہ حدیث احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہے یعنے دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا اسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہے اور متعارف زبان پر بھی یہی ہے کہ کہتے ہین آگ دوزخ کی اُسپر حرام ہے ع ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن بھولا نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہے اور فاجر یعنے بخیل بدخلق ہوتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف غر ساتھ زبر غین کے مرد فریب کھانے والا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کے مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنے حدیث کے یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کے فریب کھاجاتا ہے ہر اس شخص سے کہ فریب دیتا ہے اُسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگون کا اور تفتیش اور کاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل اور نادانی اُسکی کے نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اُسکی کے ہے اور بعضے یون تقریر کرتے ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ مزاج ہے اور لوگون پر گمان نیک رکھتا ہے اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہے اور لوگون کے اندرونی کے کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچھ کہ اسکے سامنے کہین قبول کر لیتا ہے اور فریب کھاجاتا ہے اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اُسکا ساتھ امر آخرت اور اصلاح نفس اپنے کے ہے کار معاش دنیا کو سہل جانکر بقدر اہتمام اسکا نہین کرتا اور اسمین فریب کھاجاتا ہے ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہے اور باوجود اسکے تنبیہ کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین یعنی سمجھ کہ نہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کھاوے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے دیوے اور پہلے اسکے بیان مین گذر چکا ہے کہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد [illegible] بھی ساتھ امر آخرت کے ہے لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور سعی کرنے والا بیچ فساد اور فتنہ انگیزی کے ہوتا ہے اور اسی سبب [illegible] نہین کرتا اور [illegible]

نہیں کھاتا اور اپنے بے ساختہ فریب کے راضی نہیں ہوتا اور اگر کبھی فریب کھاوے تو دیدہ و دانستہ اور اپنے اختیار سے نہیں کھاتا اور اُسپر راضی نہیں ہوتا ع ح (وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہیں مانند اونٹ مہار دار کے اگر کھینچا جاوے کھنچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے پتھر پر بیٹھ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال
کے ف یعنے مومن تابع ہوتا ہے شرع کی اوامر و نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہے شرع کا اسیطرح چلتا ہے اپنا کچھ اختیار نہیں رکھتا اور متحمل ہوتا ہے مشقت کا اسمین اور احتمال ہے کہ مراد تابعداری
اور تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کے اور یہ بھی حقیقت مین اطاعت امر الٰہی ہی کی ہے ع ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ
عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے
لوگون مین اور صبر کرے انکی ایذا پر بہتر ہے یعنے ثواب مین اس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگون مین اور نہ صبر کرے انکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہے عزلت سے اور اکثر تابعین بھی اسی پر تھے اور یہ افضل و اکمل ہے باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنے کے اوپر تقوی اور استعانت
اسلام کے سو عزلت کے حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اُسکی فضیلت پر اور تحقیق اس بات مین یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون انکے
کے یعنے بعض اوقات اور بعضے مکانون اور بعضے لوگون کے ساتھ ملے رہنا افضل ہے اور بعضے اوقات اور بعضے مکانون مین اور بعضے لوگون سے الگ رہنا افضل ہے اور یہ مسئلہ
مفصل آداب الصالحین مین کتاب احیاء سے نقل کیا گیا ہے اور مختار اسمین توسط ہے کہ عزلت کرے اکثر لوگون سے اور انکے عوام سے اور ملا رہے صالحین اور خواص مین اور جمع
ہو انکے عوام کے ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت جب کرے کہ پہلے علم کہ باعث عمل ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہے خلق سے حاصل کرلے چنانچہ اسلیے کہا ہے بعضے عارفین نے
کہ عزلت بغیر عین علم کی ذلت ہے اور بغیر زلے زہد کی علت اور یہی طریقہ تھا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کے کہ لوگون سے الگ بھی تھے اور بہم
ملے بھی تھے ع ح (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى
يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَاِيْمَانًا) اور روایت ہے سہل بن معاذ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کہ روکے غصے کو اس حال مین کہ وہ قادر ہے اسکے جاری کرنے پر بلاویگا اسکو اللہ روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہان تک کہ اختیار دیگا اُسکو بیچ پسند کرنے جس حور کے
کہ چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابی داود کے منقول ہے سوید بن وہب سے کہ انھون نے نقل کی ایک شخص سے کہ اصحاب
کے اصحاب کے بیٹون مین سے تھا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے یعنے صحابی سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بھرے اللہ تعالی دل اُس شخص کا کہ روکے غصہ کو کہ بسبب کسی ڈر
کے ایسا تھا امن و ایمان سے ف بلاویگا اسکو اللہ یعنے شہرت دیگا اسکو لوگون مین اور ثنا کریگا اسکی اور فخر کریگا ساتھ اسکے اور کہا جاویگا اسکے حق مین کہ یہ ایسا ہے کہ صادر ہوئی اُس سے
یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہے داخل کرنے اسکے سے جنت مین اور پہونچانے اسکے سے درجہ بلند کو اور غصہ کے روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اُسنے قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیے
تعریف کی اسکی اللہ تعالی نے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور جبکہ نفس کو باز رکھتا ہے اُسکی خواہش سے اُسکا ٹھکانا جنت ہے اور حورعین جزا اُسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا
نرے غصے کے روکنے پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملاوے اسکے ساتھ عفو کرنے کو یا احسان کرے اسپر کہا ثوری نے کہ اصل احسان یہی ہے کہ احسان کرے تو برائی کرنیوالے پر اسلیے کہ احسان
کرنا احسان کرنیوالے پر بدلہ ہے ع ح (وَذُكِرَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ) اور ذکر کی گئی حدیث سوید کی کہ سر اسکا یہ ہے من ترک ثوب جمال بیچ کتاب
اللباس کے الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ) اور روایت ہے زید بن طلحہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر دین کے خلق ہے
یعنے ایک صفت غالب اور خصلت ہے اسمین اور خلق کہ غالب ہے دین اسلام مین حیا ہے نقل کی یہ مالک نے یعنے زید بن طلحہ سے بطریق ارسال کے یعنے اسلیے کہ زید تابعی ہے

اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سے ف حیا یعنی بیچ اس چیز کے کہ مشروع ہو اُسمین حیا بخلاف اس چیز کے کہ نہیں مشروع اُسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور حکم کرنے کے ساتھ حق اور قائم ہونے کے ساتھ حق کے اور ادا کرنے شہادت کے جیسے کہ چاہیے اور ظاہر یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ غالب اوپر ہر دین والون کے ایک خصلت ہی سوائے حیا کے کہ وہ خالص غالب ہمارے ہی لیے ہو باوجود اشتراک اسکے کے واسطے تمام دینوں کے بیچ تمام خصلتون کے واسطے قول علیہ السلام کے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہو کہ تمام اخلاق تھے ناقص ہمسے پہلون مین اور وہ کامل ہوے ہمارے دین مین ببرکت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چنانچہ اسیلیے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیۃ تک اور انس اور ابن عباس سے یعنے بطریق مرفوع کے نہ موقوف کے جیسے کہ وہم جاتا ہو مطلق چھوڑنے سے پھر ظاہر یہ ہو کہ ہر ایک نے ان دونون مین سے یعنے ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کی ہو ان دونون سے یعنے انس اور ابن عباس سے اور احتمال یہ ہو کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کے یعنے ابن ماجہ نے انس سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس سے واللہ اعلم پھر دیکھا مین نے جامع صغیر مین کہ اسناد کیا ہو اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کے بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے بھی دونون سے روایت کیا ہوگا ﴿م ع﴾ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُہُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُہُمَا تَبِعَہُ الْاٰخَرُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک کیے گئے ہین اکٹھے پس جسوقت کہ اٹھایا جاتا ہو کسی سے ایک ان دونون مین سے اوٹھایا جاتا ہو دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یون ہو کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہو ایک ان دونون مین سے دور کیا جاتا ہو دوسرا یعنے وہ بھی جاتا رہتا ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف لفظ قرناء جمع قرین کی ہو اسمین دلیل ہو اسکے لیے کہ کہتا ہو اقل جمع دو ہین اور بعضے نسخون مین قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کے بلفظ ماضی مجہول کے آتا ہو ﴿ع﴾ (وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ کَانَ اٰخِرُ مَا وَصَّانِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ اَنْ قَالَ یَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہو معاذ سے کہ کہا معاذ نے کہ تھی آخر اس چیز کی کہ وصیت کی مجکو ساتھ اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ رکھا مین نے پاؤن اپنا رکاب مین یہ کہ فرمایا اے معاذ اچھا کر خلق اپنے کو واسطے تربیت لوگون کے نقل کی یہ مالک نے ف آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بھیجا تھا اور وقت بھیجنے کے بہت سی نصیحتیں کین انکو اور سوار کیا اور پیادہ چلے انکے پہونچانے کے لیے گئے اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو پھر نہ دیکھے مجکو اور بعد انکے جانے کے رحلت فرمائی پس اُسوقت مین آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی نے کہا کہ مراد لوگون سے یہان وہ لوگ ہین کہ مستحق خلق اور نرمی کے ہین اور اہل کفر وفسق اور ظالم اس دائرہ سے خارج ہین اور انکے لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کے ہو کہ تربیت اور تہذیب انکی اسی مین ہو اور سلامتی اور رفاہیت حال اوروں کی اسمین ہوتی ہو اور سیوطی نے گویا مراد حسن خلق سے یہان نرمی اور درگذر کرنا رکھا ہو ﴿ح﴾ (وَعَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ فِی الْمُؤَطَّا وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ) اور روایت ہو مالک سے کہ پہونچا انکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ بھیجا گیا مین واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے نقل کی یہ مالک نے موطا مین اور نقل کی احمد نے ابی ہریرہ سے ف تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث مین ہوچکی ہو ﴿ع﴾ (وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِی الْمِرْاٰۃِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا) اور روایت ہو امام جعفر صادق سے کہ نقل کرتے ہین اپنے باپ سے کہ وہ امام باقر ہین کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے آئینہ مین کہتے سب حمد ہو واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ اچھی کی پیدایش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجھسے یعنے میری پیدایش اور خلق سے وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے ف یعنے بعضے آدمیون مین بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہاتھ یا ایک پاؤن نہ پیدا کیا یا ٹیڑھا پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سے صحیح وسالم رکھا یہ مولانا اسحاق نے لکھا ہو اور ملا علی نے بعد لفظ غیری کے لکھا ہو برابر ہو کہ عیب ہو بیچ پیدایش اُسکی کے یا خلق اسکے کے اور اسمین دلالت صریحہ ہو اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کی بہت خوب تھی بہ نسبت غیر انکے کے کہا طیبی نے کہ اُسمین معنے قول آنحضرت کے ہین بعثت لاتمم حسن الاخلاق پس گردانا نقصان کو عیب اور مثل اس حمد کے حمد داود اور سلیمان علیہما السلام کی ہو بیچ قول اللہ تعالی کے

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچھی پیدائش ہونے اور پر اچھے خلق کے اسلیے کہ یہ دونوں نعمتیں اللہ کی بخشی ہوئی ہیں واجب ہے شکر کرنا ان پر اتنی باقی رہا کہ حسن ظاہر تو آئینہ میں معلوم ہوتا ہے اسکا شکر کیا آئینہ میں دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہے وہ تو کچھ آئینہ میں معلوم ہوتا ہی نہیں اُسکو اُسکے ساتھ کیوں ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یوں دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہے اس مناسبت سے اُسکو ذکر کیا اور اگر کہے تو کہ آیا حضرت کے سوا اور کو بھی پہونچتا ہے کہ حضرت کی پیروی کی راہ سے کہے یہ دعا یا یہ خاص حضرت ہی کے لیے ہے اور حضرت کے سوا اور لوگ وہ دعا پڑھیں کہ اسکے بعد کی حدیث میں ہے جواب اسکا یہ کہ جائز ہے ہر مومن کے لیے کہ پڑھے یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہے جس صورت پر اور صاحب ایمان ہے نہیں شک اسمیں کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہے ۔ش ح (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی اچھی کی تو نے پیدائش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نے ف فرماتے ہیں مطلق یا وقت دیکھنے کے آئینہ میں جیسے کہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے جزری نے حصن حصین میں اور یہی لائق ہے بسبب حدیث پہلی کے اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطے تعلیم اور تلقین امت کے تھی یا مراد طلب کامل کرنے دین کی اور تمام کرنے نعمت کی ہے اسلیے کہ سبب اچھے اور مہذب کرنے خلق آنحضرت کا قرآن تھا جیسے کہ عائشہ نے فرمایا کہ تھا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنے خلق کا حقیقت میں طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اسکا ہے ش ح (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمْ اَطْوَلُکُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو اسکی کہ بہترین تمہارے کون ہیں عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں خبر دیجیے فرمایا بہترین تمہارے وہ ہیں کہ بہت دراز ہے عمر اُنکی اور بہت اچھے ہیں خلق اُنکے نقل کی یہ احمد نے ف اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہے اگر اُنکی عمر دراز ہوگی تو نیکیاں اور عبادتیں بہت کرینگے اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگے اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہے اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہے کہ کار خیر میں مشغول رہے ش ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنوں کے ایمان میں نیک ترین اُنکے ہیں اخلاق میں نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ش (وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ یَتَعَجَّبُ وَیَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَکْثَرَ رَدَّ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُّ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ کَانَ مَعَکَ مَلَکٌ یَرُدُّ عَلَیْہِ فَلَمَّا رَدَدْتَّ عَلَیْہِ وَقَعَ الشَّیْطٰنُ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ ثَلٰثٌ کُلُّھُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَۃٍ فَیُغْضِیْ عَنْھَا لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰہُ بِھَا نَصْرَہٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّۃٍ یُرِیْدُ بِھَا صِلَۃً اِلَّا زَادَ اللّٰہُ بِھَا کَثْرَۃً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَۃٍ یُرِیْدُ بِھَا کَثْرَۃً اِلَّا زَادَ اللّٰہُ بِھَا قِلَّۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابوبکر کو اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے درحالیکہ تعجب فرماتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب اس شخص نے بہت کہا برا کہنے کو جواب دیا حضرت ابوبکر نے بعضی بات اسکے کا یعنے کچھ اونھوں نے بھی اسکے مقابلہ میں برا کہا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے ہوئے پس پہونچے اور پایا آنحضرت کو ابوبکر نے یعنے عذر کرنے کے لیے یا پوچھنے کے لیے گئے اور کہا یا رسول اللہ تھا وہ شخص برا کہتا تھا مجکو اور تم بیٹھے ہوئے تھے پس جبکہ جواب دیا میں نے اسکو بعضی بات اسکی کا غصہ ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے ہوئے یعنے پس کیا حکمت ہے اسمیں فرمایا کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اُسکو یعنے بدلے تیرے پس جب جواب دیا تو نے اُسکو یعنے اور مداخل کیا اسمیں حظ نفس کو آپڑا شیطان پھر فرمایا اے ابوبکر تین باتیں ہیں سب حق ہیں نہیں کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کے پس چشم پوشی کرے بندہ اُس سے اللہ یعنے واسطے طلب رضا اور ثواب اُسکے کے نہ واسطے سنانے اور دکھانے کے اور نہ بسبب عجز کے مگر کہ قوی کرتا ہے اللہ بسبب اُس ظلم کے یا اس خصلت کے مدد کرنی اسکی یعنے مدد کرتا ہے اُسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت میں اور نہیں کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہے ساتھ اس بخشش کے سلوک کرنا ناتے داروں اور مسکینوں سے مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ بسبب اس دینے کے بہتایت مال کے اور برکت یعنے ظاہری یا باطنی اور نہیں کھولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہے ساتھ اسکے بہتایت مال کی یعنے نہ بسبب حاجت ضروری کے مانگتا ہے مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اُس سوال کے کمی کو یعنے کمی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہ احمد نے ف تعجب کرتے تھے

یعنے بسبب بُرا کہنے اُس شخص کے اور قلت دہا کی کے یا بسبب صبر ابوبکر او کثرت وقار انکے کے او منکر انکے تھے یعنے بسبب دیکھنے فرق کے دونون شخصون مین اور یہ بسبب دیکھنے
اس چیز کے کہ مترتب ہوئے دونون سے شمار ہیں یعنے وہ شخص لائق عذاب کامل کے ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوتی تھی اور جواب دیا الخ یعنے عمل کرنے کو رخصت پر کہ
جائز ہے عوام کو اور ترک کرنے کو عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وجزآء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابوبکرؓ نے
درمیان بدلہ لینے بعض حق اپنے کے اور درمیان صبر کرنے کے بعض سے ولیکن چونکہ مطلوب انکے لیے کمال تھا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرت کو اور
غصہ ہوے یعنے ترش ہوے مانند ترش ہونے غصہ کرنیوالے کے اور اوٹھ کھڑے ہوے یعنے اس مجلس سے بسبب عمل کرنے کے قول اللہ تعالیٰ پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا
عنہ اور آیا شیطان یعنے اور چڑھ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہے بیحیائی اور برائی کا پس ذرا مین تجھپر یہ کہ تعدی کرے تو اپنے دشمن پر اور ہو جاوے تو ظالم بعد اسکے کہ تھا تو
مظلوم اور روایت کیا گیا ہے کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کرے الخ یعنے درگذر کرے اس سے اور ترک کرے جواب سکا یا مطالبہ اسکا دنیا
مین یا مطلق معاف کر دے ہوع (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرید اللہ باھل بیت رفقا الا نفعھم ولا یحرمھم ایاہ الا ضرھم رواہ البیہقی
فی شعب الایمان) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین چاہتا اللہ تعالیٰ ساتھ کسی گھر والون کے نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہے اللہ
انکو بسبب اسکے اور نہین محروم کرتا انکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہونچاتا ہے اللہ انکو بسبب اسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ﴿ باب الغضب والکبر ﴾ باب ہے
غضب کا اور تکبر کا ف غضب ساتھ زبر غین اور ضاد کے غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک حالت اور صفت ہے کہ باعث حرکت نفس کی ہوتی ہے جانب خارج کے بقصد
بدلہ لینے کے اور دفع کرنے مکروہ کے اسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی ہے حالت غضب مین طرف اسکے کہ غصہ آتا ہے اُسپر تا بدلہ لیوے اس سے اور دفع کرے مکروہ کو اور اسی
سبب سے سرخ ہو جاتا ہے منہ اور پھول جاتی ہین رگین جیسے کہ حالت خوشی مین بھی میل کرتی ہے خارج کیطرف تا پیش آوے محبوب کے چنانچہ اسلیے وقت افراط غضب کے اور خوشی کے
خوف ہوتا ہے ہلاک کا بسبب نکل آنے تمام روح کے باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہے اور زردی منہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہے اور اسی سے
بھی خوف ہلاکت کا ہوتا ہے بسبب چلے جانے روح کے اندر کی جانب اور سرد ہونے اسکے کے مطلق اور یہ جو آیا ہے کہ جو کوئی اللہ سے سوال نہین کرتا اللہ اسپر غضب ہوتا ہے یہ
مجاز ہے یعنے کرتا ہے اس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہے بادشاہ وقت غضب کے اپنے زیردستون پر کہ بدلا لیتا ہے اور عذاب نازل کرتا ہے اور ضد غضب کی حلم ہے اور حلم عبارت ہے
تسکین اور استقلال نفس سے اسطرح کہ اسکو وقت پہونچنے کے محبوب کے پاس بھی بیقرار نہ کرے جیسے کہ بیچ حدیث عبد القیس کے آیا ہے کہ جب وقت دیکھنے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اضطراب نکیا جیسا کہ اُسکی قوم نے کیا آنحضرت نے اُسکے لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب برا ہے اگر حق پر نہو اور فرمودہ حق پر نہو اور فرمودہ شرع
پر نہ چلے اور اگر حق کے لیے ہو تو محمود ہے اور مقصود ریاضت سے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہے بلکہ کرنا اسکا موافق حق کے اور غضب سبب انتظام بدن اور بقاے حیات
کا ہے بسبب دور کرنے ضررون اور موذیات کے اور اسی لیے جبکہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین رکھی ہے ہر کوئی قادر ہے اُسکے ہلاک کرنے پر بخلاف حیوانات کے اور حکمت کاملہ الٰہی
نے حیوانات مین آلات پیدا کیے ہین کہ انسے دفع کرے موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین ولیکن اُسکو عقل و تدبیر
سکھا دی ہے کہ اُس سے ہر طرح کے ہتھیار کہ لائق اور مناسب حال کے ہون بنا دے اور موذی کو دفع کرے اور اسپر کبر منشا اسکا عجب ہے کہ اچھا دیکھنا نفس اپنے کا اور خوب
جاننا صفات نفس کا ہے اور جب اسکو اظہار کرے اور بسبب اسکے لوگون پر سبقت اور بلندی ڈھونڈھے اور فرمانبرداری حق اور ماننے اُسکے سے انکار کرے اور سرکشی ڈھونڈھے
تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہے اگر برخلاف واقع کے ہو اور بیچ ذات اسکی کے صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہے نہون اور ساتھ تکلف اور تصنع کے نفس سے
اظہار کرے اور واقع مین وہ فضائل کہ بسبب انکے سبقت اور بلندی ڈھونڈھے موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کے تواضع ہے اور تواضع توسط ہے درمیان
کبر اور صغر کے کبر یہ ہے کہ جو کچھ رکھتا ہو اس سے زیادہ کا دعوے کرے اور صغر یہ ہے کہ اپنے مقام سے فروتنی کرے اور جس چیز کا استحقاق رکھتا ہے اسکو بھی ترک کرے اور
تواضع قائم ہونا اوپر طریقہ توسط اور اعتدال کے ہے اور مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکھی تو اسنا مبالغہ اسکے ازالہ مین کیا

کہ صغر کو جگہ تواضع کے رکھتا نفس مقام تواضع میں ٹھہرے لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہے تمام احوال میں شرح ع (الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ
ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال لا تغضب رواہ البخاری) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا
واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وصیت کیجیے مجھکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پھر عرض کی اسنے یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے ہر بار
کہ اس شخص نے وصیت طلب کی جواب اسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اس شخص میں صفت غصہ کی غالب تھی اور عادت شریف ایسی ہی تھی کہ موافق حال
ہر سائل کے جواب دیتے تھے اور ہر ایک کے درد کا مناسب حال اسکے کے علاج فرماتے تھے پس اسکے حق میں اسکے منع کرنے کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض
محققین نے کہ غضب وسوسوں شیطانی سے ہے نکل جاتا ہے آدمی بسبب اسکے حد اعتدال سے صورت میں اور سیرت میں یہاں تک کہ کلام کرتا ہے باطل اور کرتا ہے
فعل برے شرعا اور عرفا اور دل میں کینہ اور بغض رکھتا ہے اور سوائے اسکے بہت سی بری چیزیں کہ نشانیاں بدخلقی کی ہیں کرتا ہے بلکہ کبھی کفر بھی سرزد ہوجاتا ہے غصہ واسطے
اسلیے کئی بار حضرت نے اسکے منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کے زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اسکو کہ اچھا کر خلق اپنا اور خلق جوامع الحکم سے ہے پھر علاج
اسکا معجون مرکب علم وعمل کی ہے یعنے یہ جانے کہ سبب کچھ اللہ ہی کیطرف سے ہے میں ضرر پہونچانیوالے پر کیوں غصہ کروں اور اپنے نفس کو نصیحت کرے کہ غضب اللہ کا
بہت بڑا ہے اور باوجود اسکے درگذر فرماتا ہے کہ کتنے مخالفت کرتے ہیں لوگ اسکے حکم کی اور وہ غصہ نہیں ہوتا ہے سبحان اللہ کیا اچھا مالک ہے ہمارا اجل شانہ وعز شانہ تو ایسا
کہاں کا بڑا آیا کہ چھینکے ناک کاٹے ڈالتا ہے اور اعوذ پڑھے اور وضو کرے تاکہ شغل میں لگ جاوے نفس شرح ع (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے قوی
اور پہلوان وہ شخص کہ پچھاڑے لوگوں کو قوی اور پہلوان حقیقت میں وہ شخص ہے کہ مالک ہو اپنے نفس کا وقت غصہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہ سخت اور
قوی ترین دشمنوں کا ہے جیسے کہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہر یہ نفسیہ فانیہ ہے اور یہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہے پس نفس کا مارنا عجب
چیز ہے اور پچھاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکھتا ہے ۔ مردی نہ زور بازو دانی نہ زور کتف ۔ با نفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ۔ شرح ع (وعن حارثۃ بن وہب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم باہل الجنۃ کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللہ لابرہ الا اخبرکم باہل النار کل عتل جواظ مستکبر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم کل جواظ
زنیم متکبر) اور روایت ہے حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو بہشتیوں کی یعنے کہوں کہ بہشتی کون ہیں وہ ضعیف ہے
کہ ضعیف وحقیر جانیں اسکو لوگ اور جبر وتکبر کریں اسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اسکی کے اگر قسم کھاوے اللہ پر البتہ سچا کرتا ہے اللہ تعالی اسکو یا اسکی قسم کو کیا نہ خبر دوں
میں تمکو دوزخیوں کی ہر سخت کو جھگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے ہر جمع کرنیوالا مال کا
حرامزادہ متکبر ف مراد ضعیف سے یہاں یہ ہے کہ وہ متکبر اور جبار نہیں ہے اور لفظ متضعف میں مشہور تو زبر ہی ہے عین کا اور ترجمہ اسکا یہی ہے جو ذکر کیا گیا اور بعضوں نے
زیر بھی پڑھی ہے اسکے معنے ہیں متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکے بہشتی ہونے سے یہ ہے کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسے کہ اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہے اللہ اسکے کئی طرح
سے معنے بیان کیے ہیں علما نے ایک تو یہ کہ اگر قسم کھاوے کسی کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر بطمع امید وکرم الہی کے اور اعتماد کرنے کر اسکے لطف پر کہ سچا کرے گا وہ
تعالی اسکو تو سچا کرتا ہے اسکو اور قبول کرتا ہے امید وطمع اسکی یعنے پوری ہوتی ہے قسم اسکی ٹوٹتی نہیں اور دوسرے یہ کہ اگر سوال کرے اپنے پروردگار سے کچھ اور قسم دے اسکو
کہ دیوے اسکو مراد اسکی تو بر لاتا ہے حاجت اسکی اور تیسرے یہ کہ اگر قسم کھاوے کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہیں کریگا تو سچا کرتا ہے اسکو اللہ تعالی یعنے اسی طرح کرتا ہے کہ اسنے
قسم کھائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنے کو کسی قوم کی طرف منسوب کردے اور واقع میں ہووے نہیں انمیں سے جیسے کہ قرآن مجید میں ہے وصفیں یعنے عتل اور زنیم کہ بیچ
شان ولید بن مغیرہ کے واقع ہوئی ہیں شرح ع (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان
ولا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا آگ میں

یعنے بطریق ہمیشہ رہنے کے وہ کوئی کہ جسکے دل میں ہو مانند دانہ رائی کے ایمان سے اور نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنے ساتھ سابقین کے وہ کوئی کہ جسکے دل میں ہو مقدار دانہ
رائی کے کبر سے نقل کی یہ مسلم نے ف بیان سے یعنے ثمرت ایمان سے اور وہ اخلاق اسکے ہیں کہ جو متعلق ہیں ساتھ باطن کے یا نتائج ہیں کہ صادر ہوتے ہیں نور ایمان سے اور
ظہور ایمان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہیں ہو قابل زیادتی اور نقصان کے ہاں شعبے اسکے بہت ہیں کہ خارج ہیں حقیقت اور ماہیت ایمان سے مانند
نماز اور زکوٰۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کے اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطن کے جیسے کہ اس حدیث میں فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہے
اس ہمارے کہنے پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ حیا داخل نہیں مفہوم ایمان میں اور معنے حدیث کے یہ ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں
ساتھ تکبر کے بلکہ داخل ہوگا صاف ہو کر اس سے اور خصلت بری سے یا تو بسبب عذاب دینے کے صاف کرے اللہ تعالیٰ یا بسبب عفو کرنے کے پھر داخل کریگا بہشت میں اور
کہا خطابی نے کہ حدیث کی دو تاویلیں ہیں ایک تو یہ کہ مراد کبر سے کفر و شرک ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ جب چاہیگا داخل کرنا اسکا جنت میں تو نکالدیگا اسکے دل سے کبر
یہان تک کہ داخل کریگا اسکو بغیر کبر اور کدورت کے اسکے دل میں اور اس صورت میں مراد کبر سے تکبر کرنا لوگوں پر ہے ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہو بیچ دل اسکے کے مقدار ذرہ کے کبر سے پس کہا
ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہے یہ کہ ہو کپڑا اسکا اچھا اور پاپوش اسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کبر باطل کرنا حق کا
اور حقیر جاننا لوگوں کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد ذرہ سے یا تو چھوٹی چیونٹی ہے یا غبار کہ وقت روشنی کے چمکتا ہے اور مراد شخص پوچھنے والے سے معاذ بن جبل ہیں یا
عبد اللہ بن عمرو بن العاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہیں اور پاپوش اچھی پہنے دوست رکھتا ہے کہ پہنے کو بغیر اسکے کہ خیال ہو اسکو نظر کرنے خلق کا اور تکبر اور
اترانے اور سنانے اور دکھلانے کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہ ہے کہ دوست رکھے اسکو تنہائی میں بھی اور پوچھنے والے نے جو دیکھا کہ عادت متکبروں کی ہے کہ کپڑے اچھے
اور لباس فاخرہ پہنا کرتے ہیں اسنے خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر ہے اور اللہ جمیل ہے یعنے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اسکے
جمال سے ہیں پس نہیں ہے جمال اور جلال مگر اسی ذات پاک کے لیے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل یعنے آراستہ کرنیوالا اور جمال بخشنے والا ہے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل معنے
جلیل کے ہے یعنے بزرگ اور بعضوں نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن و جمال کا ہے اور بعضوں نے کہا نیکو کار ساتھ بندوں کے اور کبر یعنے کبر مذموم باطل کرنا حق کا اور
توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کے اور دفع کرنا اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضوں نے بطر الحق کے معنے لکھے ہیں باطل کرنا جمال حق کا ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کریگا انسے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنے کلام رضا کا یا
مطلق اور نہ ثنا کریگا ان پر اور ایک روایت میں زیادہ آیا ہے اور نہ دیکھیگا طرف انکے یعنے نظر رحمت وعنایت سے اور ہوگا واسطے انکے عذاب درد دینے والا ایک تو بڈھا
زناکار اور دوسرے بادشاہ جھوٹا اور تیسرے مفلس تکبر کرنیوالا نقل کی یہ مسلم نے ف ان تینوں کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کریگا
ان پر بخلاف تمام مومنین کے کہ انکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنے ہیں کہ نہیں پاک کریگا انکو نجاست گناہوں سے ساتھ عفو کرنے گناہوں انکے کے اور جملہ ولہم عذاب الیم تمام
ہو گیا تتمہ روایت دوسری کا ہے یا عود ہے طرف حدیث اصل کے اور مقصود یہ ہے اور یہ سب کنایہ ہے نا رضامندی اور غضب الٰہی سے اسپر اسلیے کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا
ہوتا ہے تو نگاہ نہیں کرتا اسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہے اور نہ ثنا کرتا ہے اسکی اور عذاب کرتا ہے اسکو اور بڈھا زناکار اسلیے کہ جب بڈھا ہے وہ جوان کے حق میں باوجود ہونے اسکے معذور طبیعتا
تو بہ نسبت اسکے حق میں کہ شہوت نہیں رکھتا اور غفلت اس سے دور ہوئی ہے ہوگا بدتر اور دلیل ہے یہ اسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جھوٹ بولنا سب کے حق میں برا
ہے اور بادشاہ کے حق میں کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنے اور حکم اسکے کے ہیں بدتر ہے اور یہ بھی ہے کہ جھوٹ جو بولتے ہیں تو اکثر واسطے دفع ضرر

اور حاصل کرنے نفع کے ہوتے ہین اور بادشاہ خود قادر ہی اُسپر بغیر جھوٹ بولنے کے پس اسکو جھوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیے بدنما ہی اور فقیر کے لیے کہ اسباب
تکبر کے سے کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدنما تر اور دلیل ہی اُسکے خبث باطن اور لئیم طبعی پر سہ کبر زشت واز گدایان زشت تر۔ روز سرد و برف وانگہ جامہ تر۔ اور بعضے
عائل سے عیالدار مراد رکھتے ہین کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملائمت لوگون کی سے کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کے ہین تکبر کرتے ہین اور عیال کو
ضرر پہونچاتے ہین اور ہلاک کرتے ہین تعفف اور حیا کرنے سوال سے اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنے کے سوائے پر امر دیگر ہو اور تکبر اور نے اندامی اور قبول نکرنا احسان کا لوگون سے
بسبب تکبر کے باوجود احتیاج و اضطرار کے امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہ کہ کہا جاوے کہ مراد شیخ سے محصن ہی یعنے بیاہا ہوا برابر ہی کہ جوان ہو یا بڈھا اور بسبب ہونے زنا کے بدتر اسکے
حق مین شرعًا اور عرفًا واجب ہوئی اسپر سنگساری جیسے کہ شیخ سے مراد بیاہا ہوا ہی بیچ آیہ منسوخہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کے اور مراد بادشاہ
سے غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی غرض فاسد کے لیے کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہین محتاج ہوتا اُسکا مطلق پس جھوٹ بولنا اسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سے وہ
شخص ہی کہ تکبر کرے مضطر ار پر اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیا متکبرین سے صدقہ ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد فقیر سے وہ ہی کہ تکبر کرے کسب کرنے سے اور مشقت کرنے سے اپنے لیے اور اپنی عیال
کے لیے باوجود قادر ہونے کے کسب پر جیسے کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہ تکبر کہ متضمن ہی واسطے رعونت اور ریا اور سمعہ کے ساتھ ضرر پہونچانے نفس
کے اور کرنے سوال کے اور لینے مال کے بغیر وجہ حلال سے بدتر ہی تکبر اغنیا کے سے خصوصًا جبکہ تکلف کرے اور نیا وے وضع بزرگون کی سی مانند بعضے فقہا کے کہ جو کہتے ہین
کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہمارے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنے پس یہ بیماری مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہین اس سے حکما اگرچہ ہون بیچ حد کمال کے اور تشریح
(وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدًا منھما ادخلتہ النار وفی روایۃ قذفتہ فی النار
رواہ مسلم) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی ذاتی چادر میری ہی یعنے بمنزلہ چادر کے ہی نزدیک تمھارے
اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنے بمنزلہ تہبند کے ہی نزدیک تمھارے پس جو شخص کہ چھینے مجھسے ایک کو ان دونون مین سے یعنے تکبر کرے باعتبار ذات کے یا صفات کے
اور چاہے ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میرے بیچ ذات و صفات میری کے تو داخل کرونگا مین اُسکو آگ مین یعنے آگ عذاب مین کہ جسکے حق مین فرمایا ہی فانھا جزاء الکافرین
وبئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت مین ہی کہ پھینکونگا مین اُسکو دوزخ مین یعنے اس عبارت مین حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسے کہ ڈھیلے کو پھینکدیتے ہین ازراہ بے پروائی
اور بے اعتباری کے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ وتعالی نے بیان کی ہی واسطے یکتا ہونے اپنے کے صفت کبریا اور عظمت مین یعنے یہ دونون
صفتین خاص میری ہی ذات کے لیے ہین کہ کسی کو مجال شرکت کی اسمین اور متصف ہونا ساتھ انکے درست نہین یعنے جود و کرم اور مہربانی صفتین میری ہین اور خلق کو بھی انسے
ایک طرح کا حصہ ہی اور جائز ہی وصف کرنا انکا ساتھ انکے بطریق مجاز کے مگر یہ دو صفتین کہ بطریق مجاز کے بھی میرے غیر کو وصف کرنا انکو درست نہین بمشابہ دو کپڑون کے کہ کوئی
پہنے ہو تو پہننا دوسرے کا انکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت مین دونون ایک ہی معنون پر آتے ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین
کہ ایک کو چادر کے ساتھ تشبیہ دی اور ایک کو ازار کے ساتھ پس بعضون نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنے اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانے یا نجانے
اور عظمت عبارت ہی ہونے اُسکے سے اس طرح کا کہ اُسکا غیر یعنے خلق بھی اسکو بڑا جانتے ہین پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت اضافی ہوئی اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت
ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سے اور چادر بھی اعلے ہی ازار سے پس باین لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کے ساتھ اور عظمت کو ازار کے ساتھ شرح ع الفصل الثانی
فصل دوسری (عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذھب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم رواہ الترمذی)
اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنے نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنے نام اُسکا سرکشون
یعنے ظالمون اور متکبرون کے دیوان مین پس پہونچتی ہی اسکو وہ چیز کہ پہونچتی انکو یعنے آفات وبلیات دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ ترمذی نے ف لفظ بنفسہ مین با تعدیہ
کے لیے ہی یعنے بلند کرتا ہی اپنے نفس کو اور بعید کرتا ہی اسکو لوگون سے مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اسکو عظیم القدر یا باب مصاحبت کے لیے ہی یعنے موافقت کرتا ہی نفس کے

نفس کی بیچ جانے اُسکے کے طرف کبر کے اور عزت دیتا ہے اسکو اور اکرام کرتا ہے اُسکا جیسے کہ اکرام کرتا ہے دوست دوست کا یہان تک کہ ہوتا ہے متکبر اور خلاصہ معنے کا یہ ہے کہ
لیجاتا ہے اسکو اسکے وجہ اور مرتبہ سے طرف رتبہ اعلیٰ کے یعنے لیجاتا ہے اپنے نفس کو اسکی جگہ اور مرتبہ سے کہ اُسمین ہے جگہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کے اور سوا فقت
کرتا ہے نفس کی اور جاتا ہے ساتھ اسکے ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہے اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سے ف (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ
يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ جمع کیے جاوینگے تکبر کرنیوالے مانند چھوٹی چیونٹیون کے دن قیامت کے بیچ صورت مردون کے یعنے صورت اُنکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا اور ڈھانکیگی
اور ڈھانکے گی انکو خواری ہر جگہ سے ہانکے اور کھینچے جاوینگے طرف ایک قیدخانہ کے کہ دوزخ مین ہے نام رکھا جاتا ہے اُسکا بولس غالب ہوگی اُنپر اور گھیر لیگی انکو آگ آگون کی
اور پلائے جاوینگے نچوڑ دوزخیون کے سے کہ نام ہے اسکا طینۃ الخبال یعنے خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون کے بدن سے بہینگے نقل کی یہ ترمذی نے ف مانند چھوٹی
چیونٹیون کے الخ اس حدیث کے معنے مین اختلاف کیا ہے علما نے کہا بعضون نے کہ یہ کنایہ ہے انکے خوار ہونے سے انکے محشر مین اور پائمال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کے
مشابہ کر حال چیونٹیون کا ہے بدلیل اسکے کہ اوٹھنا اور سوار کرنا بدنون کا ساتھ ان اجزائے اصلی کے ہوگا کہ دنیا مین رکھتے تھے اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اُنکا گنجایش
اُنکی رکھتا نہین چنانچہ اسی لیے کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگے نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بھی قرینہ ہے اسکا کہ مراد معنے خواری کے
ہین اور سیاق حدیث بھی دلالت کرتا ہے اسپر اور ثواب یہ ہے کہ حدیث محمول ہے ظاہر پر اور مراد اوٹھنا متکبرون کا ہے بہیات چیونٹیون کے حقیقت مین ولیکن صورت مین
مرد ہونگے حق تعالیٰ قادر ہے کہ اجزائے اصلی کو کہ ساتھ انکے اوٹھینگے بیچ مقدار جثہ چیونٹی کے جمع کرے اور ساتھ اس صورت کے بنا دے اور خوار کرے یہ تقریر ہے حضرت شیخ
رح کی ہے اور ملا علی رح نے بہت سے قول یہان نقل کیے ہین اور توربشتی سے نقل کیا ہے کہ ہم ظاہر معنے اس حدیث کے اسلیے نہین لیتے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اجساد
عود کیے جاوینگے اوپر ان اجزا کے کہ تھے یہان تک کہ بغیر ختنہ اوٹھینگے کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بھی الگ جاویگی پس کیونکر ہوسکے کہ سب اجزا آدمی کے ناخن اور بال وغیرہما
چیونٹیون کے جثہ مین جمع ہون پھر اسکے جواب بھی علماء سے نقل کر کر پھر اُنپر شبہہ کیا ہے اور اپنی تحقیق یہ لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اعادہ کریگا انکو وقت نکالنے انکے کے انکی قبرون سے
اوپر کامل ترین صورتون انکی کے اور ساتھ تمام اجزائے معدومہ کے واسطے ثابت کرنے وصف اعادہ کے بر وجہ کمال پھر کریگا انکو موقف جزا مین اوپر صورت ذکر کی گئی
از راہ اہانت اور ذلت دینے انکے کے یا چھوٹے ہو جاوینگے ہیبت الٰہی سے وقت آنے اُنکے کے طرف حساب کی جگہ کے اور وقت ظاہر ہونے اثر عذاب سلطانی کے کہ وہ اگر
رکھا جاوے پہاڑ پر تو ہو جاوے غبار پراگندہ اور ثابت بھی ہوئی ہے تبدیل دوزخیون کی صورتون کی اور شکلون مختلفہ کے مانند کتون اور سورون اور گدھون کی صورتون
کے موافق صفتون اور حالتون اپنی کے پس اس سے جاتا رہتا ہے اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھ زبر ب کے اور جزم واو اور زیر لام کے اور قاموس
مین ساتھ پیش ب اور زیر لام کے مشتق ہے بلس سے بمعنے تحیر اور ناامیدی کے اور ابلیس بھی اسی سے مشتق ہے اور آگ آگون کی یعنے نسبت اُسکی ساتھ اور آگون کے مانند نسبت
آگ کے ہے ساتھ اور چیزون کے کہ جلا دیتی ہے اور خبال ساتھ زبر خ کے بمعنے فساد کے ہے کہا ایک شارح نے کہ وہ نام ہے عصارۂ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور کچ لہو جو
نکسیگا دوزخیون سے ف (وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَإِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ
النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے عطیہ بیٹے عروہ سعدی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق غصہ کہ لیے
وہ غصہ کہ واسطے خدا کے نہو شیطان سے ہے یعنے اُسکے اغوا سے ہوتا ہے اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور بجھائی نہین جاتی آگ مگر پانی سے پس جس وقت کہ غصہ ہو
ایک تمہارا پس چاہیے کہ وضو کرے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف پانی سرد کے استعمال کرنے کی خاصیت ہے کہ غصہ کو دفع کرتا ہے اور تجربہ اسپر گواہ ہے اور اگر ٹھنڈا پانی ہووے
اسکی بھی یہی خاصیت ہے اور چاہیے یون کہ جب غصہ آوے تو پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے کہ حدیث مین آیا ہے کہ اس سے بھی غصہ جاتا رہتا ہے پھر جب بیٹھے

کہ غصہ نہیں گیا تو اٹھکر وضو کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھے واسطے اللہ تعالے کے ۔ع (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا غَضِبَ
اَحَدُکُمْ وَہُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ فَاِنْ ذَہَبَ عَنْہُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ غصہ ہوا ایک تمہارا یعنے پاوے اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر جاتا رہا اُس سے غصہ فبہا والا لیٹ جاوے
پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف شرح السنہ مین ہے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوے کہ اُس سے پشیمانی اٹھاوے اسلیے کہ لیٹنا بہت
دور تر ہے حرکت مین بہ نسبت بیٹھنے کے اور بیٹھنا دور تر ہے کھڑے سے اور ظاہر یہ ہے کہ بیچ تغیر حالت کے اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہے ایک تاثیر ہے بیچ دفع شورش
غصہ کے ۔ح (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ
وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَہَا وَلَہَا وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَہٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ
بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُہَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ ہَوًی یُضِلُّہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
وَقَالَا لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اَیْضًا ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے اسماء بنت عمیس کی سے کہا اسماء نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تھے برا ہے وہ بندہ کہ اپنے تئین اچھا جانا اور ون سے اور تکبر کیا اور بھول گیا خدائے بزرگ بلند قدر کو یعنے بھول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری
اللہ ہی کو ہے یا بھول گیا اُسکے حساب و عذاب کو با این حیثیت کہ نہ تقوے کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہے کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سے گذر گیا اور بھول گیا
خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہے قدرت و عزت مین سب سے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بھول گیا مقبرون کو اور کہنگی
اور بوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھگیا اور بھول گیا اپنے ابتدائے حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے کہ کیسا عاجز و ناتوان تھا اور
اپنے انجام کار کو کہ کیا کیا ہوگا اور کیا کیا دیکھنا ہے اور آخر اُسکا کیا ہے کہ مٹی مین جانا ہے یعنے جسکی ابتدا ایسی ہے اور انتہا ایسی تو لائق ہے اسکو کہ اطاعت کرے اللہ تعالے
کی ان دونون حالتون کے درمیان مین برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا یہ معنے ہین کہ فریب دیوے اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحا کے
تاکہ وہ معتقد ہون اُسکے اور حاصل کرے یہ مال وجاہ اُنسے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سے
اور حرص کھینچ لیجاتی ہے اسکو دنیا دارون کے دروازہ پر اور لیجاتی ہے جدھر چاہتی ہے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہے اسکو اور لیجاتی ہے راہ دین سے برا
بندہ ہے وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اسکے حاصل کرنے مین اور طلب کثرت خوار کرتی ہے اسکو اور آبرو ریزی اسکے دین کی کرتی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور
بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی اور بیہقی نے کہ نہین ہے اسناد اس حدیث کے قوی اور یہ بھی ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف بھول گیا مقبرون کو یعنے اہل
مقبرون کو کہ عبرت نہ پکڑے ساتھ اُنکے یا ذکر کرنا مقابر کا کنایہ ہے موت سے یعنے بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنے کے اُسکے لئے اور طیبی نے عجیب نقل ہے سید شاذلی
رح سے کہ وہ پوچھے گئے کیمیا سے اُنھون نے کہا کہ وہ دو کلمے ہین گرا خلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر طمع حق سے اس بات کی کہ دیوے تجکو غیر اُس چیز سے کہ قسمت مین ہے تیری
اور نہین اسناد اسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہے طبرانی نے بھی اور بیہقی نے نعیم بن ہمار سے اور روایت کیا ہے اسکو حاکم نے بھی اپنی مستدرک مین اسماء بنت عمیس سے
اور اسمین شک نہین ہے کہ کثرت طرق قوی کر دیتی ہے ضعیف کو اور کر دیتی ہے اسکو حسن لغیرہ اور اس سے تمام ہو جاتا ہے مقصود واللہ اعلم اور غریب ہے اور غرابت نہین منافی ہے
صحت اور حسن کی اور نہایت کار یہ کہو گے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے فضائل اعمال مین اتفاقا پس وعظون مین لائق ہے کہ ہوا اسپر عمل بطریق اولی و اعلٰی

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُہَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ)
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پیا کسی بندہ نے گھونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کے گھونٹ غصے کے سے کہ پی جاوے
اسکو واسطے رضامندی اللہ تعالی کے نقل کی یہ احمد نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَۃِ فَاِذَا

فقالوا عصمهم الله وخضع لهم عدوهم كانه ولي حميم قريب رواه البخاري تعليقا) اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے دور کر تو یعنے برائی کو ساتھ اس
خصلت کے کہ وہ نیک تر ہے کہا ابن عباس نے صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کے پس جب کریں لوگ صبر اور عفو نگاہ رکھے خدائے تعالیٰ انکو آفات نفس اور
خلق سے اور پست ہوتا واسطے انکے دشمن انکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہے یعنے قریب ہے نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے ف اول اس آیہ کریمہ کا یہ ہے ولا تستوی الحسنۃ
ولا السیئۃ یعنے برابر نہیں ہے نیکی اور بدی جزا در انجام کار میں اسکے بعد یہ ہے ادفع بالتی ہی احسن یعنے دفع کر ساتھ اس چیز کے کہ وہ بہتر ہے یعنے نیکی سے برائی کو کہ پیش آوے
تجکو یعنے اگر کوئی تجھسے بدی کرے تو نیکی کر اُس سے مصرع اگر مردے احسن الی من اساء بس ابن عباس اسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد دفع کرنے برائی کی سے ساتھ نیکی
کے یہ ہے کہ جب غصہ آوے صبر کرے اور اگر کسی سے برائی پہونچے درگذر کرے اور لفظ قریب تفسیر ہے حمیم کی یعنے قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہے کہ فرمایا ہے فاذا الذی بینک و
بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ش ح (وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الغضب ليفسد الايمان كما يفسد الصبر العسل) اور روایت
ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی جد کے دادا سے کہ نام اُسکا معاویہ بن حیدۃ القشیری ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہے
ایمان کو جیسے کہ خراب کرتا ہے ایلوا شہد کو ف ایمان کو یعنے کمال ایمان کو یا اسکے نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل بھی کردیتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ش ع (وعن عمر قال
وهو على المنبر يا ايها الناس تواضعوا فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تواضع لله رفعه الله فهو في نفسه صغير وفي اعين الناس عظيم ومن تكبر وضعه
الله فهو في اعين الناس صغير وفي نفسه كبير حتى لهو اهون عليهم من كلب او خنزير) اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ کہا اس حال میں کہ منبر پر تھے اے لوگو تواضع اور فروتنی
کرو اسلیے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ تواضع کرے ساتھ لوگوں کے واسطے خدا کے یعنے واسطے طلب رضا اُسکی کے بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ
مرتبہ اسکا پس وہ اپنی نفس اور نظر میں حقیر ہے یعنے بسبب دیکھنے کے اپنے کو نظر کمی سے اور لوگوں کی آنکھ میں بزرگ ہے یعنے بسبب بلند کرنے حق تعالیٰ کے اسکے مرتبہ کو بسبب اس
خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے خدائے تعالیٰ قدر اُسکی پس وہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیر ہے اور اپنے نفس اور نظر میں بزرگ ہے یہانتک کہ البتہ وہ خوار تر
اور سبک تر ہے لوگوں کے نزدیک سے کتے یا سور سے ف یعنے متکبر اگرچہ اپنے کو بزرگ جانتا ہے اور بزرگ دکھاتا ہے ولیکن خدائے تعالیٰ کے نزدیک حقیر ہے اور لوگوں کے نزدیک
بھی خوار ہوتا ہے اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنے کو حقیر جانتا ہے اور حقیر دکھاتا ہے لیکن خدائے تعالیٰ کے نزدیک بزرگ ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی بزرگ ہوتا ہے ش ع (وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال موسى بن عمران عليه السلام يا رب من اعز عبادك عندك قال من اذا قدر غفر) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی بیٹے عمران علیہ السلام نے اے رب میرے کون عزیز تر ہے تیرے بندوں میں تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخش دے ف
یعنے درگذر کرے اس سے کہ اسپر ظلم کیا اور رنج دیا اُسنے اسمیں اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنے کا اسلیے کہ تھا غالب اُنپر جلال اور جامع صغیر میں ہے کہ جو کوئی عفو کرے
نزدیک قدرت کے عفو کریگا اللہ تعالیٰ اس سے دن عسرت کے یعنے دن قیامت کے ش ع (وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من خزن لسانه ستر الله
عورته ومن كف غضبه كف الله عنه عذابه يوم القيمة ومن اعتذر الى الله قبل الله عذره) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
بند رکھے زبان اپنی یعنے عیب و نقصان لوگوں کے سے ڈھانکتا ہے اللہ تعالیٰ عیب و نقصان اسکے یعنے لوگوں سے یا فرشتوں اعمال کے لکھنے والوں سے یا دونوں سے
اور جو کوئی روکے غصہ اپنا یعنے لوگوں سے باز رکھیگا اللہ تعالیٰ اس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے یعنے اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالیٰ کے قبول فرماتا
ہے اللہ عذر اُسکا (وعن ابی ہریرۃ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلث منجيات وثلث مهلكات فاما المنجيات فتقوى الله في السر والعلانية والقول بالحق
في الرضى والسخط والقصد في الغنى والفقر واما المهلكات فهوى متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسه وهي اشدهن روى البيهقي الاحاديث الخمسة في شعب
الايمان) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہیں
آخرت میں پس اے یہ چیزیں نجات دینے والیں ایک انمیں سے ڈرنا ہے خدا سے چھپے اور ظاہر میں یعنے حاضر و غائب خلق کے یا باطن و ظاہر میں اور دوسرے کہنا حق کا

حالت رضامندی اور ناخوشی میں اور تیسرے میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کے اور ہلاک کرنے والی چیزیں پس وہ بھی تین ہیں اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہو اور دوسرے بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسرے گھمنڈ کرنا مرد کا ساتھ نفس اپنے کے یعنے اپنے تئین نیک جانے اور اپنی صفتوں کو خوش رکھے کہ اس سے کبر پیدا ہوتا ہے اور کبر سے تکبر وجود میں آتا ہے اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدتر ہے خصلتوں ذکر کی گئیں کی ہے نقل کیا بیہقی نے پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں ف کہنا حق کا الخ یعنے اگر کسی سے راضی ہو سوائے سچ اور واقعی بات کے نہ کہے اور اگر ناراض ہو تو بھی سوائے سچ کے نہ کہے مثلاً اگر کسی فاسق و ظالم سے نفع ہوپہنچا ہے اور راضی ہے اس سے تو تعریف ثنا ناحق اور خلاف واقع کے نہ کرے اس سبب سے اور اگر کسی صالح سے رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت و برائی نہ کرے اُسکی دونوں میں طریق استقامت پر ثابت ہے اور میانہ روی کرنی یعنے خرچ کرنے میں کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہے توسط بیچ اختیار فقر و غنا کے جیسے کہ کہا ہے علما نے کہ بقدر قوت کے بہم پہونچنا معیشت میں افضل ہے غنا اور فقر سے اور خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہے یعنے تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھ وہ کہے اسکو کرنا اور جسطرف چاہے اودھر جانا یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہے ایمان کامل ہے کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی یعنے طبیعت آدمی کی خالی بخل و حرص سے نہیں لیکن ایسا ایسا ہوتا ہے کہ اطاعت اسکی کرتا ہے اور سر احاطہ فرمان اسکے سے نہیں نکال سکتا اور خراب نفس و طبیعت ہوتا ہے پس ایسا نہونا چاہیے اور سخت تر الخ یعنے بدی ہے اُنمین آرزوے گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ شہوت ہے تو بہ کرنی متابعت خواہش نفس سے اور خرابی بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور ہوتا ہے اور اپنے کو اچھا جانتا ہے اور وہ محجوب ہوتا ہے نہیں امید ہوتی اسکے جانے کی مانند بدعتی کے کہ کم ہوتا ہے کہ وہ توبہ کرے اپنی بدعت سے

شرح باب الظلم باب ہے بیچ بیان ظلم کے ف ظلم کے معنے ہیں لغت میں رکھنا ایک چیز کا بیچ جگہ مخصوص اسکی کے اور یہ شامل ہے ہر چیز کو کہ حد محدود سے تجاوز کرے اور جسطرح کہ چاہیے واقع نہو ساتھ زیادتی یا نقصان کے یا بیوقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کے بھی یہی معنے ہیں اور شرع میں بھی ظلم وغیرہ کے یہی معنے ہیں نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنے ظلم شرع میں اسکو کہینگے کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کرے

الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندھیروں کا ہوگا دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ظالم کو اُسدن تاریکی ہر طرف سے گھیرے گی اور محروم ہوگا اس نور سے کہ مومنوں کو نصیب ہوگا جیسے کہ اس آیت میں فرمایا نُورُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ یا مراد ظلمات سے شدائد اور عذاب ہیں کہ عرصات قیامت میں اور دوزخ کے طبقوں میں ساتھ انکے گرفتار ہونگے اور ظلمات کے معنے شدائد کے بھی آئے ہیں جیسے کہ اس آیت میں قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ شرح (وَعَنْ اَبِيْ مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہے ظالم کو اور عمر اُسکی دراز کرتا ہے یعنے تاکہ بہت سا ہو اس سے ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اُسکو نہیں چھوڑیگا اُسکو اور نہیں بھاگ سکیگا ظالم اسکے عذاب سے پھر پڑھی آنحضرت نے موافق اسکے یہ آیت اور اسی طرح سے ہے پکڑنا رب تیرے کا جسوقت کہ پکڑتا ہے بستیوں کو یعنے بستی والوں کو کہ ظالم ہیں پڑھی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہ بعد اسکے یہ ہے اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اور اسی میں تسلی ہے مظلوم کے لیے فی الحال اور وعید ہے ظالم کے لیے تاکہ نہ مغرور ہو ساتھ مہلت دینے کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ الآیہ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر تو فرمایا یعنے صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم اُن لوگوں کے مکانوں میں کہ جنھوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر یعنے کفر اختیار کیا اور جھٹلایا اپنے پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونے والے یعنے عبرت پکڑنے والے اور احوال اُس جماعت کا یاد کرنیوالے کہ موجب رونے کا ہے اور نہ گذرو یہاں سے ساتھ سہو و غفلت کے بسبب خوف اسکے کہ مبادا پہونچے تمکو وہ چیز کہ پہونچی انکو یعنے اس لیے کہ ایسی جگہوں سے ساتھ غفلت کے گذرنا اور اس سے عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونے خشوع کے ہے اور یہ محل اور مظنہ وقوع عذاب کا ہے یاد و اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمھیں بھی شامل ہو انکے

وجود مین آوے اور اسکی سزا کو پہونچو پھر ڈھانکا آنحضرت نے سر اپنا چادر سے اور جلدی چلے یہان تک کہ گذر ے اس مکان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حجر سا تہ
زبرح اور جزم جیم کے نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر علیہ السلام کا ہو اور یہ گذر نا حضرت کا وہان سے وقت جانے غزوہ تبوک کے تھا اور حضرت چادر ڈال کر وہانسے جلدی
سے گذرے مانند ڈرنے والے کے تاکہ نہ پڑے نظر انکے مکانون پر اور کیا یہ حضرت نے واسطے تعلیم امت کے تاکہ پیروی کرین وہ حضرت کی اور جمع کیا درمیان قول اور
فعل کے تاکید آیا اسلیئے کہ حضرت نہایت خوف الٰہی رکھتے تھے جیسے کہ فرمایا ہو انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہو کہ آنحضرت نے منع کیا کہ اس جگہ پانی نہ پیوین اور کھانا نہ کھاوین
اسمین دلیل ہو اسپر کہ ظالمون کے مکانون کو وطن اور جگہ رہنے کی نہ ٹھہراوے ﴿ع﴾ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلَمَۃٌ لِاَخِیْہِ
مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْئٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْہَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطے اسکے کچھ حق بھائی مسلمان اپنے کا آبروریزی اسکی سے ساتھ کرنے
غیبت اور برا کہنے اور مانند انکے سے یا کچھ اور ہو خون اور مال سے پس چاہیے کہ معاف کرواوے اس سے اس حق سے آج کے دن یعنے دنیا مین پہلے اس سے کہ نہو دینار
اور نہ درہم کہ دیوے بدلے حق کے روز قیامت کے اگر ہوگا واسطے اسکے عمل نیک لیا جاویگا اس سے موافق ظلم اسکے کے کہ کیا ہو یا موافق اس چیز کے کہ لی ہو اور اگر
نہین ہونگی ظالم کے لیے نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اسکے سے کہ مظلوم ہو پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جزا ظالم کی روز قیامت کے
یہ ہو کہ نیکیان اسکی مظلوم کو دینگے اور اگر وہ نیکیان نرکھتا ہوگا تو گناہ مظلوم کے اسپر رکھینگے اور اسکو بسبب اسکے عذاب کرینگے اور مظلوم کو عذاب سے کہ بسبب اُن
گناہون کے مستحق اسکا ہوا تھا نجات دینگے اور یہ جو اوپر کہا کہ نہو دینار اور نہ درہم اسمین یہ تنبیہ ہو اسپر کہ واجب ہو اسپر یہ کہ بخشوا دے حق اس سے اگرچہ بدلے دینار اور
درہم کے ہو اسلیئے کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنے والے پر آسان تر ہو یعنے حسنات کے سے یا رکھنے سیئات کے سے بر تقدیر نہ بخشنے کے اور موافق ظلم اسکے کے مقدار طاعت
اور معصیت کے از روے کمیت اور کیفیت کے سپرد علم الٰہی کے ہو کہ کتنے اور کیسے لیے دیے جاوینگے اور کہا ابن مالک نے احتمال ہو یہ کہ نیکیان اور برائیان جو لیجاوینگے
نفس اعمال ہون مجسم ہو کر کہ ہو جاوین مانند جواہر کے اور احتمال یہ بھی ہو کہ جو نعمتین اور عذاب کہ طیار کیے گئے ہین انکے لیے وہ ملین ﴿ع﴾ (وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْہَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ہٰذَا وَقَذَفَ ہٰذَا وَ
اَکَلَ مَالَ ہٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ہٰذَا وَضَرَبَ ہٰذَا فَیُعْطٰی ہٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَہٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاہُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ سے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون شخص ہو مفلس کہا بعضے صحابہ نے کہ مفلس ہم مین
وہ شخص ہو کہ نہین ہو درہم واسطے اسکے اور نہ اسباب یعنے نقد وجنس سے کچھ نہ رکھتا ہو حاصل یہ کہ انھون نے جواب دیا ساتھ اس چیز کے کہ وہ جانتے تھے بسبب عرف اہل دنیا
کے اور غافل ہوے امر آخرت سے پس فرمایا تحقیق مفلس میری امت سے یعنے امت اجابت سے حقیقت مین وہ شخص ہو کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزے
اور زکوٰۃ کے یعنے طرح بطرح کی عبادتین مقبول اس پاس ہونگی اور آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہو کسیکو اور تہمت کی ہو کسیکو اور کھا گیا ہو مال کسی کا یعنے ناحق اور خون کیا
کسی کا یعنے ناحق اور مارا ہو کسیکو بغیر استحقاق کے یا زیادہ اس چیز سے کہ مستحق ہو اسکا یعنے یہ کہ مفلس حقیقی وہ ہو کہ جسنے جمع کیا درمیان ان عبادات کے اور ان برائیون
کے پس دیا جاویگا یہ مظلوم صاحب حق بعضی نیکیون ظالم کی سے اور یہ یعنے اور شخص صاحب حق نیکیون اسکی سے پس اگر تمام ہو جاوینگی نیکیان اسکی پہلے اسکے کہ ادا کیا جاوے
سب جو اسکے گناہ کے کہ اسپر ہو یعنے ہنوز جزا ان حقوق کی کہ اسپر ہین تمام نہوگی کچھ باقی رہجاویگی لیجاوینگی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا
وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین اشارہ ہو اسپر کہ نہین ہو عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کے مگر یہ کہ چاہیگا اللہ کسی کے لیے تو راضی کر دیگا
اسکے مدعی کو ساتھ اس چیز کے کہ چاہیگا کہا نووی نے کہ حاصل حضرت کے فرمانے کا یہ ہو کہ حقیقت مفلس کی یہ ہو کہ جو ذکر کی مین نے اور لوگ اسکو مفلس گنتے ہین کہ
جسکے پاس مال نہین ہوتا یا جس پاس کم ہوتا ہو مال حالانکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہو اسلیئے کہ یہ افلاس منقطع ہو جاتا ہو بسبب مرنے اسکے کے اور کبھی منقطع ہو جاتا ہو

بسبب تونگری کے کہ حاصل ہوتی بعد اسکے اسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہوگا ۱۲ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
البتہ ادا کیے جاوینگے حق طرف حق والون کے دن قیامت کے یہان تک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطے بکری بے سینگ کے بکری سینگ والے سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے
عدالت اسدن یہان تک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سے بھی کہ داخل دائرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہے علما نے کہ یہ قصاص
ساتھ مقابلہ کا ہے نہ قصاص تکلیف کا ہے ملا علی نے لکھا ہے کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اسکے کے نظر ہے کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوے کہ بکری غیر مکلف ہے اس سے کیونکر قصاص
لیا جاویگا کہینگے ہم کہ اللہ تعالیٰ فعال لما یرید ہے ولا یسئل عما یفعل اور غرض اس سے آگاہ کرنا ہے بندون کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتے بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا
ظالم سے انتہے اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِي بَابِ الْإِنْفَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کے **الفصل الثانی**
فصل دوسری (عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا إِمَّعَةً تَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ
تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم
کرین ظلم کرین ہم ولیکن قرار دو اپنے نفسونکو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہے تمپر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نے ف امعہ ساتھ زیر ہمزہ
اور زیر میم مشدد اور عین مہملہ کے مرد تابع لوگون کا عقل مین غیر ثابت اپنی رائے پر اور تے مبالغہ کے لیے ہے اور عورت کو امعہ نہین کہتے اور مراد یہان وہ شخص ہے کہ کہے مین
ہونگا ساتھ لوگون کے جیسے کہ ہوینگے وہ ساتھ میرے اگر وہ مجھسے بھلائی کرینگے تو مین بھی بھلائی کرونگا اور اگر وہ برائی کرینگے تو مین بھی برائی کرونگا جیسے کہ ساتھ لفظ تقولوا
الخ کے بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنے احسان کرو اسلیے کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا احسان ہے کذا قال الطیبی اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین
تو تم اسکے مقابلہ مین تجاوز حد سے نکرو اور بدلا بوجہ اعتدال پر جیسے کہ مشروع ہے یا عفو کرو اور ساتھ بدلہ لینے کے مقید نہو ویا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہے اور
دوسرا مقام خواص کا اور تیسرا درجہ اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نے اپنے بعضون رسالون مین لکھا ہے کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزین ہین جسکو
کہ غالب اور زیادہ ہے محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہے لوگون کو بے تقریب اور بے سابقہ معاملہ کے اور جسکو کہ اس درجہ کی محبت نہین ہے وہ ابتداً کسی کو ایذا نہین دیتا ہے
اور اگر کوئی اسکو ایذا دیتا ہے تو بدلہ لیتا ہے بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنے کے حد سے اور وہ کہ محبت آخرت کی قوی رکھتا ہے اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہے اس سے
کہ ایذا دے اور ظلم کرے اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہے احسان کرتا ہے مقابلہ مین ظلم کے اور یہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہے رزقنا اللہ ۱۲ع (وَعَنْ مُعَاوِيَةَ
أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ
بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے معاویہ سے یہ کہ
انھون نے لکھا طرف حضرت عائشہ رض کے یہ کہ لکھو واسطے میرے ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اس خط مین اور کثرت سے نہ لکھو یعنے مختصر اور جامع لکھو پس لکھے حضرت
عائشہ نے یہ کلمات سلام تجھپر اپر پیچھے سلام کے تحقیق مین نے سنا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہے رضامندی اللہ کی ساتھ خفگی
لوگون کے کفایت کرتا ہے اسکو اللہ محنت لوگون کی سے یعنے اگر ایسا کام کرے کہ رضا حق کی اسمین ہے اور خلق بسبب خواہش نفس اپنے کے اس سے ناراض ہون تو
حق تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور خلق کو بھی راضی کر دیتا ہے اور دفع کرتا ہے اس سے محنت و شر لوگون کے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہے رضامندی لوگون کی ساتھ خفگی اللہ کے
سونپتا ہے اسکو اللہ طرف لوگون کے اور سلام تجھپر نقل کی یہ ترمذی نے ف سونپتا ہے اسکو اور اسکے کار کو طرف خلق کے اور مدد نہین کرتا اسکی اور دفع نہین کرتا شر
انکے اس سے اور مسلط کرتا ہے لوگون کو اسپر کہ ایذا دیتے ہین اور ظلم کرتے ہین اسپر یعنے اصل رضائے خدا ہے اگر یہ ہووے تو خلق بھی راضی اور مطیع ہو جاوینگے اور اگر یہ نہو
تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بھی لکھے اور آخر مین بھی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کے ہے اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کے

ہوت ع الفصل الثالث فصل تیسری (عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ ذٰلِکَ اِنَّمَا ھُوَ الشِّرْکُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمٰنَ لِابْنِہٖ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَیْسَ ھُوَ کَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا ھُوَ کَمَا قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ جب اوتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائے اور نہ ملایا انھوں نے اپنے ایمان میں ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیوں حضرت کے بسبب گمان لئے کہ مراد ظلم سے مطلق گناہ ہیں کہا اونھوں نے یا رسول اللہ کونسا ہم میں سے ہے کہ نہیں ظلم کیا اپنے نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں یہ یعنے مراد ظلم سے جو تم سمجھے ہو گناہ وہ نہیں ہے بلکہ مراد ظلم سے نہیں ہے مگر شرک کیا نہیں سنا تمنے قول لقمان کا واسطے بیٹے اپنے کے ای بیٹے میرے نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یعنے نہ ملا شرک کرنے کو ساتھ ایمان باللہ اور تمام ان چیزوں کے کہ واجب ہے اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہے ظلم ہے اور ایک روایت میں یون آیا ہے کہ نہیں ہے مراد ظلم سے جیسا کہ تمنے گمان کیا ہے مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** بعد لفظ بظلم کے بقیہ آیت یون ہے کہ اولئک لھم الامن وھم مھتدون یعنے یہ لوگ ہین کہ انکے لئے امن ہے اور یہ راہ سیدھی پانے والے ہین اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نے ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہے ہم میں کہ اس سے گناہ نہیں ہوا پس حضرت نے فرمایا کہ ظلم سے گناہ نہیں مراد ہے بلکہ شرک ہے اور اگر کوئی کہے کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے کیونکر ہو سکتا ہے شرک ضد ایمان ہے ہان ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے البتہ متصور ہے چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سے اس طرف گیا کہ ظلم گناہ مراد ہے جواب اسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے واقع ہے جیسے کہ مشرک مکہ کے ایمان صانع اوپر رکھتے تھے اور بت پرستی کرتے تھے اور بتونکو عبادت میں شریک حق کا کرتے تھے شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کے ہوتا ہے اور یہان مراد شرک عبادت میں ہے اور یہ نص قرآن دلالت کرتی ہے اسپر وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنے ایمان نہیں لاتے اکثر انکے مگر در حالیکہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہے ساتھ زبان کے اور شرک نگاہ رکھنا دل مین جیسے کہ حال منافقون کا ہے کہ خلط کیا ہے ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ظلم ہے یہ استیناف تعلیل ہے یعنے باطل کر دیتا ہے شرک ایمان کو اور نہیں جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کے ہرگز جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ بخلاف اور تمام گناہون کے کہ وہ منافی ایمان کے نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کے بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کے پس صحابہ نے اول سمجھا تھا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے اسلیئے کہ شرک نہیں متصور ہے ملنا اسکا ساتھ ایمان کے پس جواب دیا حضرت نے کہ ملنا اسکا ساتھ ایمان کے ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوے اللہ پر اور شریک کرے اسکی عبادت میں غیر اسکے کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی والا ایمان باللہ نہیں معتبر ہوتا مگر جبکہ شتمل ہو اوپر ثابت کرنے صفات کمال کے لیئے اللہ تعالی کے اور پاک کرنے اسکے کو نقصان والا لازم آوے یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکھنے والے اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نے ولئن سألتھم من خلقھم لیقولن اللہ ولیکن اللہ تعالی نے نہیں رخصت دی شریک کرنے ظاہری کی بھی جیسے کہ حدیث قدسی مین ہے انا اغنی الشرکاء عن الشرک ش ع ح (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْھَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین آدمیون کا از روے مرتبہ کے دن قیامت کے وہ بندہ ہے کہ کھوئے اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنے دنیا واسطے دوسرے کے حاصل کی اور سبب اسکے ظلم لوگون پر کیا جیسے کہ عامل اور مددگار ظالمون کی کرتے ہین ش ع ح (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ الْاِشْرَاکَ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَھُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُھُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَاُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنے نامہ اعمال تین طرح کے ہین ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں بخشتا اللہ تعالے اسکو اور وہ نامہ اعمال ہے کہ اسمین شریک کرنا ہے کسی چیز کو ساتھ خدا کے یعنے کفر ہے فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ خدا تعالی نہیں بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں مہل چھوڑیگا اسکو خدائے تعالی اور بالضرور حکم کریگا ساتھ اسکے وہ ظلم بندون کا ہے آپس مین یہان تک کہ بدلہ لے بحکم الٰہی بعض انکا بعض سے یعنے یا فضل کرے اللہ اپنے پر ساتھ راضی کر دینے دعویون انکے کے پس وہ بمنزلہ بدلہ لینے کے ہوگا قائم مقام دیت کے دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں پروا کرتا اللہ تعالی ساتھ اسکے یعنے اگر چاہے

موافق اسکے حکم کرے اور اگر چاہے نکرے وہ یہ ہی ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنے اور درمیان خدا کے یعنے قصور کرنا اللہ کے حقوق مین پس یہ سپرد ہی اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے بندہ کو بسبب اسکے اور اگر چاہے درگذر کرے اس سے اور عذاب نکرے اسپر ف پس معلوم ہوا کہ بندون کے حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کے حقوق مین شرک نہین بخشا جاویگا اور باقی موقوف ہی مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کرے چاہے بخشدے ہ ح (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ) اور روایت ہی علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سے یعنے کسی پر ظلم نکر کہ تجھپر بد دعا کرے اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سے مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالے نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اسکے سے یعنے بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اسکا (وَعَنْ أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ) اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سے کہ انسنے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کرے اسکی تاکہ تقویت اور تائید کرے اسکی حالانکہ وہ شخص جانتا ہو کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سے یعنے کمال ایمان سے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَلَى وَاللّٰهِ حَتَّى الْحُبَارَى لَتَمُوتُ فِي وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ابو ہریرہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پہونچاتا مگر نفس اپنے کو یعنے ضرر اسکا سرایت اور متعدی نہین کرتا پس کہا ابو ہریرہ نے ہان یعنے غیر کو بھی ضرر پہونچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی اپنے گھونسلے مین دبلا ہو کر بسبب ظلم ظالم کے نقل کین بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین ف حباری ہی ساتھ پیش ح کے ایک جانور ہی کہ اسکو تغدری کہتے ہین یعنے باز رکھتا ہی خدا تعالے مینہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کے اور مرجاتے ہین بسبب اسکے انسان اور جانور یہان تک کہ حباری بھی اور تخصیص حباری کی اس سبب سے ہی کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک کہ دیکھا گیا کہ اسکے پیٹ مین سے حبة الخضرا نکلا ہی کہ وہ بصرہ کے سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اسکے اوگنے کی جگہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اسکے گھونسلے کو دیکھا ہی کہ ایسی جگہ ہوتا ہی کہ مسافت اسمین اور پانی کی جگہ مین چند روز کے راہ کی ہوتی ہی اور وہانسے پانی پیکر آتا ہی پس مرنا اسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور امساک باران پر اور مراد اس شخص کی کہنے سے کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہو لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کے لیے ایسا زیان ہی کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابو ہریرہ نے اسکو ساتھ قرینہ کے اس مقام مین پیش آیا ہو عموم پر عمل کر کر یہ بیان کیا اور غالب یہ ہی کہ یہ قول ابو ہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا اسنے استنباط کیا کہ باز رکھنا مینہ کا بشومی ظلم کے وارد ہوا ہی اور اس سے لازم آتا ہی زیان پہونچنا حیوانات کو ۞

باب الامر بالمعروف باب ہی بیچ بیان امر معروف کے ف معروف معرفت سے ہی یعنے پہچاننے کے یعنے وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتھ اسکے وارد ہوئی ہی مثل مرد آشنا کے کہ بسبب اسکو پہچانتے ہین اور مقابل اسکے منکر ہی ساتھ زبر کاف کے یعنے نہ پہچانے گئے کے شرع مین نہ وارد ہوئی ہو ساتھ اسکے شرع جیسے کہ مرد ناآشنا کہ کوئی اسکو نہ پہچانے اور عجب ہی مؤلف سے کہ شروع باب مین والنہی عن المنکر لکھا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجود یکہ اکثر کتابون مین دونون اکٹھے آتے ہین اور بعضی حدیثون مین بھی کہ اس باب مین مذکور ہین صریح بیان نہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اسلیے کیا کہ امر بالمعروف شامل ہی نہی منکر کو بھی ش ح ع

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکھے یعنے جانے تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے اسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے مثلاً باجے توڑ ڈالے اور نشہ کی چیزین اونڈھا دے اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دے پس اگر طاقت نرکھے ہاتھ سے تغیر کرنیکی بسبب ہونے فاعل اسکے کے قوی تر پس تغیر کرے اپنی زبان سے اور پڑھے آیتین وعید کی اسکے آگے اور نصیحت کرے اور ڈراوے اور سخت سست کہے اگر سیدھی طرح نہ مانے پس اگر تغیر نکر سکے زبان سے پس تغیر کرے ساتھ دل کے یعنے مکروہ رکھے دل سے اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکھے اسکے تغیر کرنے کا ہاتھ اور زبان سے بر تقدیر قدرت کے اور

عداوت اور گناہ کرے اسکے کرنے والے سے نہ زبان سے انکار اور نہ رضائی ہو اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کے سست ترین ایمان کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے یہ سست ترین آثار ایمان کا ہے اسلیے کہ اگر ہوتے اہل زمانہ کے قوی تو قادر ہوتے اوپر انکار قولی اور فعلی کے اور نہ محتاج ہوتے طرف اختصار کے اوپر انکار قلبی کے یا یہ معنے ہیں کہ یہ شخص فقط دل ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہے اسلیے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین میں تو نہ اکتفا کرتا اسپر اور موید ہے اسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ امر اول واسطے امرا کے ہے اور دوسرا واسطے علما کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور بعضوں نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنے ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہے اسلیے کہ جب دیکھے ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہو دین میں بالضرور اور نہ مکروہ رکھے اسکو اور راضی ہو ساتھ اسکے اور اچھا جانے اسکو تو ہوگا کافر پھر جاننا چاہیے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اسے اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر بالمعروف بھی تابع ہے اس چیز کے کہ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اسکے پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہے کہ نہ باعث ہوں فتنہ کے جیسے کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے کہ وہ نہیں قبول کرنے کا تو واجب نہیں لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنے شعائر اسلام کے اور لفظ من شامل ہے ہر ایک کے لیے یعنے یہ امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیے کہ بیچ واجب ہونے امر بالمعروف کے یہ شرط نہیں ہے کہ امر کرنے والا خود بھی کرتا ہو اور بغیر اسکے درست نہو اسلیے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا جائز نہیں ہوگا اور جو کلام اللہ میں آیا ہے لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کے کہ ورود اسکا امر معروف اور نہی منکر میں ہے مراد اس سے زجر اور منع کرنا کرنے سے ہے نہ کہنے سے یعنے مراد یہ ہے کہ آپ کیوں نہیں عمل کرتے اور یہ مراد نہیں ہے کہ کہیں کہیں نہیں لیکن اسمیں شبہ نہیں کہ اگر آپ بھی کریں تو بہتر ہے اسلیے کہ جو شخص آپ عمل نہیں کرتا اسکا کہنا تاثیر نہیں کرتا اور کہا نووی نے کہ امر معروف اور نہی منکر بترتیب مذکور واجب ہے ساتھ کتاب وسنت اور اجماع امت کے اور نہیں مخالف ہیں اسمیں مگر بعضے روافض سو انکا کچھ اعتبار نہیں اور جسنے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اسکے ذمہ سے ساقط ہوگیا اور بعد اسکے کچھ اسپر لازم نہیں اور کہا ہے علما نے کہ فرضیت اسکی بطریق کفایہ کے ہے اور جو کوئی قادر ہو اسپر اور نہ کرے اسکو بلا عذر تو گنہگار ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہیں جانتا ہے اسکو کوئی سوا اسکے یا نہیں قادر اسکے ازالہ پر کوئی سوا اسکے جیسے کہ دیکھے اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتے تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہے اور نہیں ساقط ہوتا ہے مکلف سے بگمان اسکے کہ نہیں فائدہ کریگا بلکہ واجب ہے اسپر کرنا اسکا فان الذکری تنفع المومنین وما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف اور نہی منکر نہیں مخصوص ہے حاکموں ہی کے لیے اور امر حاکم کا بھی اسمیں شرط نہیں ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہونچتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کریں اگلے بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے حاکموں پر اور مسلمان اسکو جائز رکھتے تھے اور سرزنش نہیں کرتے تھے انکو پھر امر معروف اور نہی منکر وہ کرے کہ علم رکھتا ہو اس چیز کا کہ امر کرتا ہے اسکا اور نہی کرتا ہے اس سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اس چیز کے پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب اور مانند انکے کے تو تمام مسلمان علم رکھتے ہیں انکار کریں منکر سے اور اگر دقائق افعال اور اقوال سے اس قبیلہ سے کہ متعلق ہے ساتھ اجتہاد کے نہیں ہے عوام کو دخل اسمیں اسلیے کہ انکار اسپر علما ہی کو پہونچتا ہے اور انکار متفق علیہ میں ہے اور مختلف فیہ میں انکار نہیں چاہیے خصوصا بموجب مذاہب انکے کہ کہتے ہیں ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہے کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کے اور واسطے خدا کے کرے نہ واسطے نفس کے تا تاثیر کرے اور ثواب پاوے اور نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے ع ح (وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المدہن فی حدود اللہ والواقع فیہا مثل قوم استہموا سفینۃ فصار بعضہم فی اسفلہا وصار بعضہم فی اعلاہا فکان الذی فی اسفلہا یمر بالماء علی الذین فی اعلاہا فتاذوا بہ فاخذ فاسا فجعل ینقر اسفل السفینۃ فاتوہ فقالوا ما لک قال تاذیتم بی ولا بد لی من الماء فان اخذوا علی یدیہ انجوہ ونجوا انفسہم وان ترکوہ اہلکوہ واہلکوا انفسہم رواہ البخاری) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حال اور مثال سستی کرنے والے کی بیچ حدود

اللہ کے اور پڑنے والے کی بیچ حدون اللہ کے یعنے کرنے والے گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کے ہے کہ بیٹھے کشتی مین اور قرعہ ڈالا جس جگہ کا قرعہ بنام جس کسی کے آیا بیٹھا جیسے کہ
عادت شرکا کی ہو پس ہوے بعضے انکی کشتی کے نیچے کے مکان مین اور ہوے بعضے اوپر کے مکان مین پس تھے وہ کہ نیچے کے مکان مین تھے کشتی کے گذر کے واسطے پانی
کے ان لوگون پر کہ اوپر تھے پس ایذا پائی اوپر والون نے بسبب اسکے یعنے وہ کہ نیچے سے آتا ہے پانی لینے کے لیے اور اوپر والون پر گذرتا اونھون نے ایذا پائی بسبب اسکے
پس لیا نیچے والے نے تبر اور شروع کیا کھودنا کشتی کے نیچے کی طرف سے پس آئے اوپر والے اس پاس اور کہا کیا ہوا ہے تجکو اور کیا کام کرتا ہے کہ کشتی کو کھودتا ہے کہا نیچے والے نے
کہ ایذا پائی تمنے بسبب اوپر آنے میرے کے اور گذرنے کے تمپر ساتھ پانی کے اور ضرور ہے مجکو پانی لینے سے پس اگر پکڑین اوپر والے اسکے ہاتھ کو نجات دینگے اسکو اور نجات
دینگے اپنے کو یعنے غرق اور ہلاکت سے اور اگر چھوڑ دین اسکو یعنے نہ پکڑین ہاتھ اسکا اور کھودنے دین ہلاک کرینگے اسکو اور ہلاک کرینگے آپکو نقل کی یہ بخاری نے ف حدیث
مین جو لفظ مداہن کا ہے اسکے معنے ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہے کہ ایک چیز خلاف شرع دیکھے اور تغیر نہ کرے اسکو اور منع نہ کرے اس سے باوجود قدرت رکھنے کے
اسپر بسبب شرم کے یا بے حمیتی دین کے یا کسی کی جانبداری کے یا بطمع رشوت لینے کے یا بے پروائی کے دین مین اور لغت مین مداہنت اور مدارات کے ایک ہی معنے
ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہے بلکہ بعضی جگہ مستحسن ہے اور مداہنت سے منع فرمایا ہے اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہ ہے کہ مدارات یہ کہ واسطے حفظ دین کے
اور نگاہ رکھنے کے تشویش وقت سے اور دفع کرنے ظلم ظالمون کے کرے اور مداہنت یہ کہ واسطے حظ نفس اور طلب نفع دنیا کے اور طلب کرے سلامتی کے لوگون سے اور بسبب بے پروائی کے
دین مین کرے اور مثال سستی کرنے والے کی در بیچ حدون اللہ کے یعنے بسبب نہ قائم کرنے حدون کے یا بسبب نہ منع کرنے کے گناہون کے کرنے سے کہ جو گناہ موجب
حد کے ہین اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد حدود سے مطلق گناہ پس فرماتے ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنیوالے کی حدود خدا مین اور کرنے والون گناہ کی ایسی ہے کہ جیسے ایک قوم نے
قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹھنے کے لیے الخ یعنے تقسیم کیا اسکے درجون کو ساتھ قرعہ کے اور یہ قید اتفاقی ہے اسلیے کہ نہین متصور ہے یہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اسکے ساتھ
شرکت برابر کی والا ہوتی ہے تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کے بموجب اجارہ وغیرہا کے اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ مفرد لائے تو بنظر لفظ بعض کے لائے اور
اشارہ ہے اسپر کہ اگر ایک ہو تو بھی امر ایسا ہی ہے اور اکثرون کے نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد پانی سے پیشاب و پاخانہ ہے کہ نیچے گرتا
اور اوپر لاتا ہے تا دریا مین ڈالے اور لانے مین اپنے گذرتا ہے اور ایذا اٹھانا انکا اس صورت مین ظاہر ہے حاصل یہ کہ نیچے والا اوپر آتا ہے پانی لینے کے لیے یا پیشاب یا پاخانہ
پھینکنے کے لیے اور اوپر والے اسکے جانے آنے سے ایذا پاتے ہین پس نیچے والے نے کشتی کھودنی شروع کی تا وہان سے پانی لیوے یا پیشاب وغیرہ ڈالے پس مجموع اسی
کلام مذکور ہوے اور لفظ پانی تک بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کھودنے کشتی کی ہے اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کے یہ ہے کہ فرمایا کہ
اگر پکڑین الخ اور معنے یہ ہین کہ اسیطرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سے اور باز رکھین اسکو اس سے تو خلاص کرینگے اسکو اور اپنے تئین عذاب خدا سے اور اگر چھوڑ
دینگے اسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نہ کرینگے اسکو تو ہلاک کرینگے اسکو بھی اور اپنے تئین بھی اور اوتریگا ان سب پر عذاب اور یہ معنے ہین قول اللہ تعالے کے واتقوا
فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنے بچو تم اس فتنہ سے کہ نہ پہونچیگا ان لوگون کو کہ ظلم کیا ہے انھون نے تم مین سے خاص کر کر یعنے بلکہ تم سبکو پہونچیگا بسبب مداہنت
تمھاری کے کہا اشرف نے مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی کرنیوالے کو اللہ تعالی کے حدود مین ساتھ اس شخص کے کہ اوپر کے درجہ مین ہے کشتی کی اور
مشابہت دی حدود مین پڑنے والے کو یعنے گناہ کرنیوالے کو ساتھ اس شخص کے کہ کشتی کے نیچے کے درجے مین ہے اور مشابہت دی اسکی انہماک یعنی مستغرق رہنے کو
ان حدود مین اور اسکے نہ چھوڑنے کو ان حدود یعنے گناہون کو ساتھ کھودنے اسکے کے نیچے کشتی کے اور تعبیر کیا نہی کرنے والے کی نہی کو گناہ کرنے والے کے تئین ساتھ
پکڑنے ہاتھ اسکے کے اور ساتھ منع کرنے اسکے کے اسکے تئین کھودنے سے اور تعبیر کیا اس منع کرنیکے فائدہ کو ساتھ خلاصی پانے منع کرنے والے کے اور منع کیے
گئے کے اور تعبیر کیا منع کرنیوالون کے نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑ دینے کے اور تعبیر کیا مداہنون کے گناہون کو کہ جنھون نے منع کیا اور کرنیوالون کے گناہون کو ساتھ
ہلاک کرنے انکے کے انکو اور اپنے کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سے کہ گھیرے ہوے ہے دونون فریق کو اور جمع لائے منع کرنیوالون کے فرقہ کو واسطے رہنمائی کے طرف اسکے

کہ مسلمانوں کو ضرور ہے یہ کہ مدد کریں ایسی نہوں پر اور مضر دلائے گناہ کرنے والوں کو واسطے اسکے کہ وہ ناقص ہیں اگرچہ کتنے ہی ہوں ؛ ع ح (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ
فُلَانُ مَا شَأْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسامہ بن زید سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جاری میں بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کے دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ میں
پس جلدی سے نکل پڑینگی انتڑیاں اسکی آگ میں پس پیسے گا اپنی انتڑیوں کو یعنے پھیرے گا گرد اسکے اور پامال کریگا اسکو مانند پیسنے خراس کے گدھے کے آٹے کو ساتھ
چکی اپنی کے پس جمع ہونگے دوزخی یعنے فاسق اسپر کہینگے ای فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہیں کہتا تھا تو ہمکو ساتھ نیک کام کے اور منع کرتا تھا تو ہمکو برے کام سے
کہیگا تھا میں کہتا تمکو ساتھ نیک کام کے اور آپ نکرتا تھا میں اسکو اور منع کرتا تھا میں تمکو برے کام سے اور آپ کرتا تھا میں اسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے ف
پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ سزا بسبب عمل کرنے اسکے کے ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنے کے کہ اگر یہ بھی نکرتا تو زیادہ اس سے مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنے دو واجب
کے ؛ ج الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ
اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات
پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے البتہ امر کروگے تم ساتھ نیکی کے اور البتہ منع کروگے تم برائی سے یا قریب ہے کہ بھیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنے پاس سے
پھر البتہ دعا مانگوگے تم اور نہ قبول کیجاویگی واسطے تمہارے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزوں میں سے ہونیوالی ہے یا
امر معروف اور نہی منکر سے یا عذاب بھیجنا تمپر اللہ کی طرف سے یعنے اگر امر معروف اور نہی منکر نہ کروگے تو عذاب بھیجیگا خدا تعالی تمپر پھر دعا کروگے تم اللہ تعالی سے اسکے
دفع کے لیے اور قبول نہیں کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور عذاب اور بلائیں دعا سے احتمال دفع ہونیکا رکھتی ہیں لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کے ترک کرنے پر نازل
ہوتا ہے احتمال دفع کا نہیں رکھتا اور دعا اسمیں قبول نہیں ہوتی اور روایت کی ہے بزار اور طبرانی نے کتاب اوسط میں ابی ہریرہ سے کہ البتہ امر معروف کروگے تم اور البتہ
منع کروگے تم منکر سے یا البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہارے بدوں کو پھر دعا کرینگے نیک تمہاری اور نہیں قبول کیجاویگی دعا انکی ؛ ح ع (وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت
ہے عرس بن عمیرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ کیے جاویں گناہ زمین پر پس برا جانے ان گناہوں کو یعنے اگرچہ دل سے برا جانے ہوگا مانند اس
شخص کے کہ غائب ہے انسے یعنے اور نہ جانا انکو اور جو شخص کہ غائب ہو انسے یعنے اور جانا انکو پس راضی ہوا انسے یا اچھا جانے انکو ہوگا مانند اس شخص کے کہ حاضر ہوا گناہوں میں
یعنے اور نہ برا جانا انکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سے ہے نہ تن سے جب ایک چیز کو مکروہ ناخوش رکھے دل سے تو حقیقت میں
اس سے غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہے اور جب دل سے اس سے راضی و خوش ہو حکم حاضر میں ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے ؛ ح (وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ يٰاَيُّهَا
النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا
مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ اُخْرٰى
مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ اُخْرٰى مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّعْمَلُهٗ
اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ کہا اے آدمیو تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ
ہو جس وقت کہ راہ یاب ہوؤ تم یعنے اس آیت کو پڑھتے ہو اور اسکو عموم اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس سے نہ واجب ہونا امر معروف اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یوں
نہیں ہے اسلیے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکھیں ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر نکریں اور منع نکریں اسی سے قریب ہے کہ

پکڑے انکو خدا تعالی اپنے عذاب مین نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو اور بیچ روایت ابی داؤد کے یون ہے کہ جب دیکھین لوگ کسیکو ظلم کرتے پس نہ پکڑین ہاتھ اسکا قریب ہے کہ پکڑے ان سب کو خدا تعالی ساتھ عذاب کے اور روایت مین ابی داؤد کی یہ ہے نہین کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے ان مین ساتھ گناہون کے اور قدرت رکھتی ہو وہ قوم اُنکے تغیر کرنے پر پھر تغیر نکرین اُسکو یعنے ہاتھ اور زبان سے مگر قریب ہے کہ پکڑے ان سب کو اللہ تعالی ساتھ عذاب کے اور روایت مین ابی داؤد کی یون ہے کہ نہین کوئی قوم کہ کیے جاوین انمین گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہون ان لوگون سے کہ کرتے ہین گناہ ف یعنے جب ہون وہ لوگ کہ نہین کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالون سے اور منع نکرین انکو گناہون سے تو اللہ سب کو عذاب مین پکڑیگا اسلیے کہ یہ بھی حکم قدرت مین ہے کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہین قدرت رکھتے ہین کم پر اور اصل مدار قدرت پر ہے کم ہون یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنے چونکہ ترک کرنے نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اسکا کیونکر جائز ہو پس یہ آیت عام و مطلق نہین بلکہ مخصوص اور مقید ہے ساتھ اسکے کہ لوگ اسکو نہ سنین اور انمین تاثیر نکرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور ہو جیسے کہ حال لوگونکا اخیر زمانہ مین ہوگا منقول ہے کہ یہ آیت لوگون نے ابن مسعود کے آگے پڑھی اُنھون نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمھارا زمانہ اس آیت کا نہین ہے اسلیے کہ ابھی لوگ سنتے ہین اور قبول کرتے ہین لیکن اخیر مین ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ نہین سنینگے یہ آیت انکے آنے کی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کی کہ آگے آتی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے اس مضمون پر اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد راہ پانے سے اس آیت مین انکار اور نہی منکر ہے اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہے اور مراد بانفسکم سے مسلمان ہین یعنے لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپس کی ضرر نہین کریگی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہون سے منع کرتے رہوگے شرح معنی آیت کے یہ ہین کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنے نفسون کی گناہون سے پس جب حفاظت کی تمنے اپنے نفسون کی نہین ضرر کریگی تمکو عاجز ہو تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اُس شخص کی کہ گمراہ ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کے جبکہ راہ یاب ہوے تم طرف بچنے کے گناہون سے ۔ (وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یَعْمَلُ فِیْھِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْہِ وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَھُمُ اللّٰہُ مِنْہُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کرتا ہو انمین گناہ قدرت رکھتی ہو وہ قوم اسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون اس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پہونچاتا ہے انکو اللہ اپنے پاس سے یا بسبب تغیر نکرنے کے عذاب پہلے اس سے کہ مرین نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے دنیا مین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کے عذاب دنیا مین بھی پہونچتا ہے اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہے بخلاف اور گناہون کے کہ عذاب ہونا انپر دنیا مین لازم نہین ۔ (وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّھَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَّا بُدَّ لَکَ مِنْہُ فَعَلَیْکَ نَفْسَکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْھِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْھِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْھُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کے لازم پکڑو تم اپنے نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ یاب ہو تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین نے اس آیت سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ترک کرین ہم بمقتضاے اس آیت کے امر معروف اور نہی منکر کو پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھ امر معروف کے اور منع کرو منکر سے یہانتک کہ جب دیکھے تو اے مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمانبرداری اسکی کیجاتی ہے اور دیکھے تو خواہش نفس کو کہ متابعت اسکی کیجاتی ہے اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہے آخرت پر اور دیکھے تو خوش رکھنا اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علماء کے نکرنا اور دیکھے تو نفس اپنے کا ہونا اور دیکھے تو ایک امر کو کہ چارہ اور جدائی نہین ہے تجکو اس امر سے پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنے کو اور رکھ نگاہ اپنی کو گناہون سے اور چھوڑ دے امر عوام کو اور تعرض نکر انکے گوشہ پکڑ تو اسلیے کہ تحقیق آگے تمھارے آخر زمانہ مین ایسے دن آتے ہین کہ انمین صبر کرنا چاہیے ابتداء ان ایام کی بعد خلفاے راشدین کے ہوئی آجکے دن تک [illegible]

رہینگے پس جو کوئی کہ صبر کرے ان ایام مین گویا کہ ہاتھ مین لیا انگارہ واسطے عمل کرنے والے کے شریعت اور احکام دین پر ان ایام مین اجر ہی پچاس شخصون کا کہ عمل کرتے ہین
مانند عمل اسکے کے یعنے انمین سے کہ مبتلا نہین ہین اسکی سی بلا مین اور نہین ہین ان ایام مین کہا صحابہ نے یا رسول اللہ انکے لیے اجر پچاس شخصون کا ہو کہ انمین سے ہون فرمایا
اجر پچاس شخصون کا تم مین سے ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف دیکھے تو ایک امر کو لازم یعنے وہ امر کہ میل کرے طرف اسکے خواہش نفس تیرے کی صفات بری سے
کہ اگر درمیان لوگون کے آوے تو اور انمین رہے تو نے اختیار بحکم طبیعت کے اسمین پڑے تو اس صورت مین کنارہ کرنا تجھے لازم ہو کہ برائی مین نہ پڑے تو کذا قال الطیبی اور بعضے
حواشی مین لکھا ہو کہ معنی یہ ہین کہ مراد لابد سے سکوت اور اعراض ہو بسبب عاجز ہونے کے نہی منکر سے اور یہ معنی موافق ہین اسکے کہ بعضے نسخون مین واقع ہوا ہو ولابد لک منہ ساتھ
یاے تحتانیہ کے یعنے لاقدرۃ لک علیہ کے یا مراد یہ ہو کہ دیکھے تو کار ضروری کہ احتیاج ہو تجکو اسکی اور چارہ نہین ہو اس سے اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر
عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکھے تو بعضے لوگون کو گناہ کرتے اور ضرور ہو تجکو سکوت بسبب عاجز ہونے تیرے کے تو نگاہ رکھ اپنے نفس کو گناہون سے اور چھوڑ امر نہی کو اور
مشغول ہو ساتھ نفس اپنے کے اور چھوڑ امر لوگونکا طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اسکی کے اور ہاتھ مین لیا انگارہ یعنے لاحق
ہو گی اسکو مشقت بسبب صبر کے مانند مشقت صبر کرنیوالے کے اوپر پکڑنے انگارے کے اپنے ہاتھ مین اور اخیر اس حدیث سے فضیلت آخرت کی لازم آتی ہو صحابہ پر
اس صفت مین اور اسی سبب سے کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کے نہین ہو اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر محدثین سے ہو اس مسئلہ
مین کلام کیا ہو اور کہا کہ ممکن ہو کہ بعد از صحابہ کے کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضے انکے کے ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثون کے کہ یہ بات انسے سمجھی جاتی ہو دلیل لایا ہو اور مختار
جمہور کا خلاف اسکے ہو اور خلاف اسکا ان صحابہ مین ہو کہ ایمان لاے ہین اور اپنے وطن کو چلے گئے اور زیادہ اس سے صحبت نہین رکھی نہ وہ اصحاب کہ انھون نے صحبت
دراز حضرت سے رکھی اور شب و روز خدمت مین تھے اور آثار و انوار صحبت کے جمع کیے انتھے اور باوجود اسکے شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہو اور اس فضیلت مین
کسی کو انکے ساتھ شارکت نہین ہو اور قوت القلوب مین کہا ہو کہ ساتھ ایک نظر کے کہ اوپر جمال مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑی وہ کچھ کھلتا ہو اور وہ کار بر آری ہوتی ہو
کہ اوروں کو ساتھ چلون کے حاصل ہو واللہ اعلم ع ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ
اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْہَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَکَرَ
اِنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَاؤُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا
عَلِمَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُّغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ وَقَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَّتَکَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا
وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا) اور روایت
ہو ابی سعید خدری سے کہ کہا کھڑے ہوے ہم مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے کو بعد عصر کے پس نہین چھوڑی کوئی چیز یعنے ضروری متعلق دین کے کہ ہونیوالی تھی قیامت تک
مگر ذکر کیا اسکو یاد رکھا اسکو جس شخص نے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اسکو جو کہ بھول گیا یعنی احوال دراز تھا بعضون نے یاد رکھا اور بعضون نے فراموش کیا اور تھا بیچ اسکے جو کچھ کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا
شیرین سبز ہو اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہو تمکو دنیا مین پس دیکھنے والا ہو کیونکر عمل کرتے ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق
واسطے ہر توڑنے والے عہد کے نشان کھڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اسکی کے دنیا مین یعنے جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی اتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا
جاوے بسبب اسکے روز قیامت کے اور ہر باعث حق و باطل کے لیے نشان ہوگا تا اس سے پہچانا جاوے اور نہین ہو کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سے
گاڑا جاویگا نشان اسکا نزدیک مقعد اسکی کے یعنے واسطے ذلت و فضیحت اسکی کے فرمایا آنحضرت نے اور نہ باز رکھے کسی کو تم مین سے ڈر کہنے بات حق کی سے جبکہ جانے
حق کو یعنے چاہیے کہ کلمۃ الحق کہنے مین خوف و ملاحظہ کسی کا نکرے اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بھی کہے اولی ہو اور ایک روایت مین ہو یعنے بجاے کہنے حق کے یہ الخ
یہ عبارت ہے کہ منع نکرے کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکھے خلاف شرع تغیر کرنے اسکے سے پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا ہمنے خلاف شرع کو پس باز رکھا

ہمکو بیعت لوگوں کی سنے بولنے سے اسمین پھر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اوپر جماعتوں مختلفہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کے پس بعضے انمین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین یعنے تمام عمر مین وقت سن تمیز سے آخر عمر تک مومن اور مرتے ہین مومن اور بعضے انمین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے ہین کافر اور بعضے انمین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین مومن اور مرتے ہین کافر اور بعض انمین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے ہین مومن ف دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت مین مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہے اور سبز ہے کہ اہل ظاہر کی آنکھوں مین صورت اسکی بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ سب چیز نرم کو خضر اور کہتے ہین بسبب مشابہ ہونے کے ساتھ خضراوات یعنے سبزوں اور ساگوں اور ترکاریوں کے کہ جلد ہی جاتے رہتے اور کم ٹھہرتے ہین اور اسمین بیان ہے مکر اور غدر دنیا کا کہ لوگوں کو ساتھ لذتوں اور شہوتوں کا ذبہ اور حسن و جمال ظاہر اپنے کے فریفتہ کرتی ہے اور فنا ہو جاتی ہے اور خلیفہ کرنیوالا ہے معنی اسکے یہ ہین کہ اموال تمہارے حقیقت مین نہین ہین تمہارے بلکہ ملک اللہ کے ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اسکے ہو تصرف مین یا یہ معنے ہین کہ کیا ہے تمکو خلیفہ ان لوگوں کا کہ پہلے ہی تمسے تھے زمین مین اور دیا ہے تمکو وہ کہ انکے ہاتھ مین تھا پس دیکھنے والا ہے کہ کیونکر عمل کرتے ہو اور کسطرح تصرف کرتے ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ احوال گذرے ہوؤنکے اور تصرف کرتے ہونگے اموال مین اور بچو دنیا سے یعنے زیادتی دنیا سے کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتوں سے یعنے انکے مکر و فریب سے اور محبت سے کہ باعث ہو اوپر جمع کرنے مال کے کہ مانع ہو حاصل کرنے علم و عمل کے سے اور مراد امیر عامہ سے متغلب ہے کہ غالب ہوا ہے امور مسلمانوں پر اور انکے شہروں پر اور عام لوگوں نے اسکو امیر کیا اور پیشیبان اسکے ہوئے بغیر مشاورت خواص کے اور اہل حل و عقد کے کہ علماء اور ارکین وقت ہین اور ابو سعید جو روئے کلام مذکور کر کر تو غرض انکی یہ تھی کہ ہمسے اولویت ترک ہوئی والا انھوں نے بھی عمل کیا تھا بعضی حدیثوں پر کہ جن مین اجازت تھی سکوت کی وقت خوف کے اپنے نفس پر یا آبرو پر یا مال پر درصورت عاجز ہونے اور زمانہ ضعف ایمان کے پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تھے باوجود کمال قوی ہونے اپنے کے دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکھتے تھے اظہار حق کی نسبت اہل باطل کے مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کے تو وائے برحال ہمارے کہ سلاطین اور امرا کا حال ویسا ہی مخفی نہین ہے اور علمائے عاملین کم ہین اور کثرت ہے حاکموں ظالمین کی اور جہلا کی اور مشائخ ریا کاروں کی انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہین ہے کہ یہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بالقضا اور سکوت اور بیٹھے رہنے گھروں کا ہے اور قناعت کرنے کا قوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہے مومن یعنے مومن ماں باپ کے یہاں پیدا ہوتا ہے یا شہر مومنوں کے مین پیدا ہوتا ہے اسلیے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہے تو قبل تمیز کے نسبت ایمان کی اسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الٰہی کے اسکے حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کے اور پیدا ہوتا ہے کافر یعنے کافر ماں باپ کے پیدا ہوتا ہے یا شہر کفار مین پس یہ منافی نہین ہے اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیے کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہے اگر ہو کوئی مانع باعث گمراہی سے جیسی کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کے ہے والا بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے ہین مومن اور بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین مومن اور مرتے ہین کافر اور شاید کہ یہ دونوں قسمین نہین ذکر کین اسلیے کہ مقصود اس سے یہ ہے کہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور وہ جانا گیا اس سے کہ ذکر کیا گیا اجمالا ۱۲ع ح (قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُءُوسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضے بنی آدم مین سے وہ ہے کہ ہوتا ہے جلد غضب مین جلد جاتے رہنے مین یعنے تھوڑی سی چیز مین جلدی غصہ مین آجاتا ہے لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہے پس ایک دونوں مین سے بدل دوسرے کی ہے یعنے جلد آنا غصہ کا

خصلت بری ہو اور جلد جاتی رہنا خصلت اچھی پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہو یہ شخص مستحق مدح کا ہو مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہو واسطے برابر ہونے دونون
حالتون کے اسمین پس نہ تو اسکے حق مین کہا جاویگا کہ یہ بہتر ہو لوگون مین او نہ کہا جاویگا کہ برا ہو انمین اور بعضا انمین سے وہ ہو کہ ہوتا غصہ دیر مین اور جاتا ہو غصہ دیر مین پس یہ بھی
بھی ایک ان دونون خصلتون مین سے مقابل ہو دوسرے کے یعنے اگرچہ غصہ آتا دیر مین اچھا ہو لیکن دیر مین جانا برا ہو یہان بھی بین بین ہو اور بہترین تمہارے وہ ہین کہ دیر کر غصہ
آوے اور جلد جاتا رہے اور بدتمہارے وہ ہین کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرتؐ نے بچو تم غصہ کرنے سے اسلیے کہ وہ ایک آگ ہو روشن ہلنے حرارت عزیزیہ اور حدت
جبلیہ جلتی ہو مانند انگارہ آگ کے کہ پوشیدہ ہو بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل بنی آدم کے یعنے غالب ہو اسپر وقت غلبہ غصہ کے کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہین کیا انہین دیکھنے تم
طرف پھولنے رگون گردن غصہ والے کے اور سرخی آنکھون اسکے کی یعنے یہ اثر حرارت اور اٹھنے بخارات غلیظہ کا ہو اور وہ سبب پھولنے رگونکا ہوتا ہو جیسے کہ پایا جاتا ہو یہ وقت
حرارت طبیعت کی تپ مین پس ظاہر عنوان باطن ہو پس جو شخص کہ پاوے کچھ اسمین سے یعنے ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگ جاوے ساتھ زمین
کے اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے قرض کا یعنے احوال و اقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہو کہ اچھا ہوتا ہو ادا کرنے مین یعنے جبکہ ہوتا ہو اسپر قرض
اور جبکہ ہوتا ہو قرض واسطے اسکے یعنے کسی پر سختی کرتا ہو طلب کرنے مین یعنے نہین رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہو اسکے تقاضا کرنے مین اور تشدد کرتا ہو طلب کرنے مین پس
یہ شخص اسکے ادا مین تو نیک ہو اور طلب مین بد پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہو دوسرے کے اور بعضا انمین سے وہ ہو کہ ہوتا ہو برا ادا کرنے والا دین کا اور اگر ہو اسکا
کسی پر اچھی طرح اور سہولیت سے طلب کرتا ہو یعنے پس ادائے دین مین بد ہو اور طلب مین نیک پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہو دوسرے کے اور بہتر تمہارے
وہ ہین کہ جب ہو انپر دین اچھی طرح ادا کرین اور اگر ہو انکا کسی پر اچھی طرح طلب کرین اور بدترین تمہارے وہ لوگ ہین کہ جب ہو انپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہو انکا
کسی پر سختی کرین اسکے طلب کو نہین آنحضرتؐ نے خطبہ مین یہ نصیحتین بیان فرمائین یہان تک کہ جسوقت ہوا آفتاب کھجور کے درختون کے سرون پر اور دیوارون کے کنارون
پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہو کہ نہین باقی رہا ہو زمان دنیا سے بہ نسبت اس زمانہ کے کہ گذرا ہو اس سے مگر جیسے کہ باقی رہا ہو اسدن تمہارے سے بہ نسبت
اس زمانہ کے کہ گذرا ہو اس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانے کو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوے اسکو کہ اصل میری مٹی ہو مجھکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع
کرنی چاہیے اور اس لیٹ جانے کو بہت دخل ہو دفع غضب مین ش ع (وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّہْلِکَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہو ابی البختری سے کہ نقل کی ایک شخص سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیون
مین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہان تک کہ بہت ہون گناہ اور عیب انکے ذاتون انکی سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف**
لفظ یعذروا ساتھ پیش ی اور جزم عین اور زیر ذال کے اعذار سے صراح مین ہو کہ اعذار بہت باعیب و گناہ ہونا اور قاموس مین ہو اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ و عیوبہ اور
حقیقت کلمہ کی یہ ہو کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اسکی کے ہو اور جب کسی کے گناہ اور عیب بہت ہوئے بیچ عذاب کرنے حق تعالے کے اسکو اور منع اور نہی کرنے
لوگون کی اسکو منکرات سے جاے عذر نہ رہی پس انسنے بسبب کثرت گناہون اور عیوب کے سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہو نیکے بھی آتا ہو اور یہ معنے
بھی یہان درست آتے ہین یعنی ہلاک نہونگے لوگ یہان تک کہ واسطے رفع نسبت گناہ کے اپنی طرف سے تاویل مین عذر لاوے اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایت مین
یعذروا ساتھ زبر ی کے بھی آیا ہو عذر سے ساتھ زبر عین کے یعنے معذور رکھنا اور معنی اسکے یہ ہین کہ ہلاک نہونگے لوگ یہان تک کہ معذور رکھین ملامت کرنیوالے
اور نہی کرنیوالوں کو اپنی ذاتون سے یعنے ملامت کرنے والے انکے معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنے مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی تینون وجہ
کا یہ ہو کہ ہلاک ہونا لوگون کا بہ تقدیر کرنے گناہون اور خلاف شرع کے ہو کہ بسبب اسکے محل زجر اور منع اور نہی کے ہوئے ہون ش ح (وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَدِیٍّ الْکِنْدِیِّ
قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًی لَّنَا اَنَّہٗ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِعَمَلِ الْخَاصَّۃِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْکَرَ بَیْنَ ظَہْرَانَیْہِمْ وَہُمْ قَادِرُوْنَ
عَلٰی اَنْ یُّنْکِرُوْہُ فَلَا یُنْکِرُوْہُ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَذَّبَ اللّٰہُ الْعَامَّۃَ وَالْخَاصَّۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہو عدی بیٹے عدی کندی کے سے کہ کہا حدیث کی ہمکو

غلام آزاد ہمارے نے یہ کہ سنا دادا میرے سے یعنے عمیرہ کندی سے کہ کہتا تھا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں عذاب
کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضوں انکی کے یعنے اگر بعضے قوم میں سے گناہ کریں تو اوروں کو عذاب نہیں کرتا یہاں تک کہ دیکھیں اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنے
کہ بعضوں نے کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتے ہوں اسکے تغیر کرنے پر پس نہ تغیر کریں اسکو پس جب کریں اکثر اسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کے
عذاب کریگا خدا ہی تعالیٰ اکثروں کو اور بعضوں کو نقل کی یہ شرح السنہ میں ف یعنے بعضوں کو بسبب کرنے گناہ کے اور اکثروں کو بسبب انکار کرنے اور منع
کرنے کے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ
مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ) اور روایت
ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب گرفتار ہوئے بنی اسرائیل گناہوں میں یعنے زنا میں اور ہفتہ کے شکار کرنے میں اور سوائے اسکے
منع کیا انکو علما انکے نے یعنی اول پس نہ باز آئے وہ یعنے نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چھوڑا ممنوع چیزوں کو پس ہمنشینی کی انکی علماء نے انکے بیچ مجلسوں انکی کے یعنے گنہگاروں
کے اور ہم نوالہ وہم کاسہ ہوئے انکے یعنے مداہنت کی اور آپس میں اختلاط رکھا پس خلط کیے خدا تعالیٰ نے اور آپس میں ملائے دل بعضوں انکے کے ساتھ بعضوں کے پس لعنت کی اللہ تعالیٰ
نے انکو یعنے بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتے تھے اور جو ساکت اور مصاحب رہتے تھے انکے اوپر زبان داؤد اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ لعنت کرنی انکی بسبب گناہ کرنے اور
تجاوز کرنے انکے کے تھی حدوں سے یعنے بسبب اسکے کہ کھینچا انھوں نے گناہوں کو طرف کفر کے ساتھ حلال جاننے اور مانند انکے کے اور بسبب راضی ہونے کے گناہوں سے
اور بسبب اچھا جاننے گناہوں کے کرنے والوں انکے سے کہا ابن مسعودؓ نے پس اٹھ بیٹھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ کیے ہوئے یعنے پہلو پر یا پشت تکیہ
بیٹھے ہوئے تھے پہلے اسکے پس تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے واسطے اہتمام کلام کے پس فرمایا نہیں نجات پاؤ گے تم عذاب سے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری
اسکے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ منع کرو تم ظالموں اور فاسقوں کو گناہوں سے منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی میں یوں آیا ہے کہ
فرمایا آنحضرتؐ نے یوں نہیں ہے کہ جو گمان کرتے ہو تم یعنے نجات پانا عذاب سے باوجود مداہنت کے قسم خدا کی البتہ کہو اُنسے بات اچھی اور منع کرو بری بات سے
اور پکڑو ہاتھ ظالم کے اور البتہ مائل کرو اسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اُسکو حق پر یعنے قبول حق پر روکنا یہ کار کرو یا البتہ ماریگا اور خلط کریگا اللہ تعالیٰ اول بعضوں تمہارے
کے بعضوں پر پھر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسی کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنے انکے کفر اور گناہوں پر یعنے ایک امر ان دونوں میں سے ہونیوالا ہے قطعاً ف جملہ ضرب اللہ الخ
کا ترجمہ ملا علی اور شیخ رحمہ نے تو یہی لکھا ہے جو لکھا گیا اور ملا علی نے ابن ملک سے یہ نقل کیا ہے کہ لفظ بعض میں ب سببیہ کے لیے ہے یعنے سیاہ کیے اللہ نے دل انکے کہ نہیں
گناہ کیا تھا انھوں نے بسبب نحوست گنہگاروں کے پس ہوگئے دل سبھوں کے سخت اور دور قبول کرنے حق اور خیر اور رحمت سے بسبب گناہوں اور مخالطت
بعض انکی کے بعض سے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَّارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ
يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے شب معراج میں
کتنے ایک شخصوں کو کہ کترے جاتے ہیں ہونٹھ انکے آگ کی مقراضوں سے کہا میں نے کہ کون ہیں یہ اے جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہیں امت تیری
سے کہتے تھے لوگوں کو ساتھ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنی ذاتوں کو یعنے آپ عمل نہ کرتے تھے اور لوگوں کو حکم کرتے تھے عمل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں
اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیہقی کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا واعظ ہیں تیری امت میں سے وہ کہ کہتے تھے وہ چیز کہ نہیں کرتے تھے اور پڑھتے تھے

کتاب اللہ اور نہیں عمل کرتے تھے ف یہ سزا بسبب عمل کرنے اسکے کے ہوگی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ الخ اور جیسے کہ فرمایا
آنحضرت نے وَیْلٌ لِّلْجَاهِلِ مَرَّةً وَوَیْلٌ لِّلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور جیسے کہ وارد ہوا ہے حدیث مشہور میں اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ ع (وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ
یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَاُمِرُوْا اَنْ لَّا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی
اور گوشت اور حکم کیے گئے یہ کہ نہ خیانت کریں یعنے ساتھ قصد کھانے جبر کے یا اٹھا کے غیر اپنے سے اور نہ ذخیرہ کریں واسطے کل کے یعنے واسطے دن کے کہ پیچھے آوے خوان
کے اترنے کے دن سے پس خیانت کی انہوں نے اور ذخیرہ کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے پس تبدیل کی گئیں صورتیں انکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نے ف ظاہرا
یہ ہے کہ بڈھے انمین کے بصورت بندروں کے ہوے اور جوان بصورت سوروں کے ع الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ
وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهٗ عَلَيْهِ وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهٗ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِبْطَانِهٖ
كُلِّهٖ) روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہونچینگی امت میری کو اخیر زمانہ میں انکے بادشاہوں سے بلائین
اور سختیاں یعنے دین کی یا دنیا کی یا دونوں کی نہیں نجات پاویگا اس بلا سے یا اس بادشاہ سے کہ وہ بلا اس سے پہونچے مگر وہ شخص کہ پہچانا اسنے دین خدا کو یعنے ہمت
خلاصی پانیکا بیچ زمانہ اس سلطان مشابہ شیطان کے مگر وہ شخص کہ جمع کیا اسنے درمیان علم و عمل کے اور کمال و تکمیل کے پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتھ تفصیل اسکی
اصول و فروع سے اور عمل کیا واسطے نفس اپنے کے اوپر اس چیز کے کہ مقتضی ہے اسکو امر مشروع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنے اعلاء دین خدا کے ساتھ زبان اپنی کے
یعنے بطریق نصیحت و بیان کے اور ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے اگر ہوا اسکو قدرت و قوت اور ساتھ دل اپنے کے یعنے دل سے برا جانا وقت عجز کے پس یہ شخص ہے کہ پہلے
پہونچا واسطے اسکے کمال ثواب اور نیکبختیاں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اسنے دین خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو
اور درست جانا دین اسکو یعنے جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کے نہ ہاتھ کے یہ مطلب ہوا ساتھ قرینہ مقابلہ کے چونکہ تصدیق کار دل کا ہے اور زبان ترجمان اسکی ہے تعبیر
ان دونوں سے ساتھ تصدیق کے کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا فی الجملہ پس خاموشی قبول کی اسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کے پھر بیان کیا حال و صفت
اس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہے یہ اس شخص کو کہ کام نیک کرتا ہے دوست رکھتا ہے اسکو بنا بر اسکے اور اگر دیکھتا ہے اس شخص کو کہ عمل کرتا ہے غیر حق دشمن رکھتا ہے
اسکو بنا بر اسکے پس یہ شخص نجات پاتا ہے بنا بر پوشیدہ رکھنے اپنے کے محبت خیر اور بغض باطل کو ف پس اول تو وہ ہوا کہ جسنے دین اللہ تعالے کا پہچانا اور سخت ہوا
دین خدا میں پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کے ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کے اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا دین اللہ
کا اسنے پہچانا اور سکوت کیا پس کوشش کی اسمین مگر بقدر امکان اپنے کے کہ مکروہ رکھنا دل سے ہے اور یہی مراد ہے حدیث میں فذلک اضعف الایمان پس یہ تینوں قسمین
مردوں عارف اور پہچاننے والوں دین کی ہیں متفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنے متوسط اور تیسرا ظالم جیسے کہ آیہ کریمہ میں ہے فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَ
مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ تیسرے کو بسبب زیادتی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسرے کو میانہ رو اور اول کو سابق اور یہ تینوں برگزیدہ درگاہ کے جیسے کہ
اول آیت میں فرمایا ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ الخ اور سوابق جمع سابقہ کی ہے سابقہ کہتے ہیں ہر خصلت فاضلہ یعنے بہتر کو
بولتے ہیں کہ فلانے کو سابقہ ہے اس امر میں یعنے سبقت لے گیا ہے لوگوں پر اس کار میں پس حاصل یہ کہ یہ شخص سابقین بالخیرات سے ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل
کرنے سعادتوں دنیا اور آخرت میں اور بشارتوں میں ساتھ جزا اور ثواب کے اور توفیق طاعت و عبادت میں اسمین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے وَالسَّابِقُوْنَ
السَّابِقُوْنَ یعنے جمع کرنیوالے درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور درجات علم و عمل کے اور تعلیم کے اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ یہ لوگ مقرب خدا ہیں ش ح ع (وَعَنْ

جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوحى الله عز وجل الى جبرئيل عليه السلام ان اقلب مدينة كذا وكذا باهلها فقال يا رب ان فيهم عبدك فلانا لم يعصك طرفة عين قال فقال اقلبها عليه وعليهم فان وجهه لم يتمعر فى ساعة قط) اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ الٹ دے شہر فلانے اور ایسے کو یعنے فلانے شہر کو کہ صفت اسکی ایسی ہے مع اہل اسکے کے پس کہا جبرئیل نے ای رب میرے تحقیق ان لوگون مین بندہ تیرا ہے فلانا کہ نہین گناہ کیا اسنے تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے الٹ اس بستی کو اسپر اور انپر اسلیے کہ منہ اس بندہ کا نہین متغیر ہوا بسبب میرے اور بسبب دین میرے کے ایک ساعت ہرگز ف حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالے گناہ کے ایک ساعت بھی اور اسمین فرامی ہو کہ اگر ایکبار بھی غصہ ہوتا اللہ کے لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کے ہے ع (وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يسأل العبد يوم القيامة فيقول مالك اذ رأيت المنكر فلم تنكره قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيلقى حجته فيقول يا رب خفت الناس ورجوتك روى البيهقى الاحاديث الثلثة فى شعب الايمان) اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچھیگا بندہ سے دن قیامت کے پس فرماویگا کیا ہوا تجکو جب دیکھا تونے ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تونے اسکا یعنے تغیر کیا تونے اسکو اپنی زبان اور ہاتھ سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس سکھایا جاویگا وہ حجت اپنی یعنے عذر بیچ ترک کرنے انکار کے بلکہ ارادہ کریگا اللہ اسکے نجات دینے کا پس کہیگا ای رب میرے ڈرا مین لوگون سے یعنے بدون کی تعدی سے پس نہ تغیر کر سکا زبان اور ہاتھ سے اور امید رکھتا تھا مین تیرے عفو ومغفرت کی نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین ف اسمین اقرار ہے اپنے گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہے اور اعتماد ہے کرم رب پر کہا بیہقی نے احتمال ہے کہ ہو یہ اس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کے دبدبہ اور غلبہ سے اور نہ قدرت رکھتا ہو اسکے دفع کرنے کی اپنے نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سے کہ بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون کے ڈر سے ہو تو جائز ہے اور امید عفو کی ہے اسمین کذا ذکرہ الطیبی والشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہے کہ ایسا شخص معذور ہے شرع مین پس نہین عتاب کیا جاویگا اسپر اور نہین محتاج ہے سکھانے حجت کا اسکے حق مین ہے کہ قصور کیا اسنے فی الجملہ پس الہام کریگا اسکو اللہ یہ معذرت ہے ع (وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد بيده ان المعروف والمنكر خليقتان تنصبان للناس يوم القيامة فاما المعروف فيبشر اصحابه ويعدهم الخير واما المنكر فيقول اليكم اليكم وما يستطيعون له الا لزوما رواه احمد والبيهقى فى شعب الايمان) اور روایت ہے ابی موسی اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ مین ہے کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے یعنے بصورت آدمیون کے مانند اور تمام اعمال کے کھڑے کیے جاوینگے واسطے لوگون کے یعنے آگے کر کیا ہے انکو دن قیامت کے پس اپر مشروع بشارت یعنے خوشخبری دیگا اپنے یارون کو یعنے اپنے عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا انکو بھلائی کا اور اپر خلاف شرع پس کہیگا یعنے اپنے یارون کو دور ہو مجھسے اور نہین طاقت رکھینگے واسطے اسکے یعنے اس سے جدا ہونے کی مگر لگنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے جدا اس سے نہین ہو سکینگے یعنے عذاب جو اسپر مترتب ہے اس سے الگ نہین ہو سکینگے اور حاصل یہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگے اچھی صورتون مین قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اسکے اور لفظ تنصبان ساتھ صیغہ مونث کے ہے اور بنا مجہول کے اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مذکر کے اور ظاہر یہ ہے اسلیے کہ تا خلیقتان مین تانیث کے لیے نہین بلکہ مبالغہ کے لیے ہے اور معنی یہ ہین کہ یہ دونون نوع مین مخلوقات سے کہ ظاہر ہونگے لوگون کے لیے م

كتاب الرقاق

کتاب ہے رقاق کا ف رقاق جمع رقیق کی ہے بمعنی نرم کے یعنے اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ انکے سننے سے دل مین نرمی پیدا ہوتی ہے اور ہوتا ہے تاثیر کرنا اپنا انمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت ان سے حاصل ہوتی ہے ع

الفصل الاول فصل پہلی

(عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ رواه البخارى) روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کھائے ہوئے ہین ان مین بہت آدمی تندرستی ہے اور فراغت نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے ان دو نعمتون مین بہت لوگ

ٹوٹے مین پڑے ہین کہ قدر انکی نہین جانتے اور مفت ہاتھ سے دیتے ہین اور بیچ معاملہ انکے کے نفس سے فریب کہاتے ہین جیسے کہ بیچ معاملہ بیع و شرا کے کوئی فریب کہاتا ہو اور متاع کو مفت ہاتھ سے دیتا ہو اور زیان زدہ ہوتا ہو وہ نعمتین ہین صحت بدن امراض سے اور خالی ہونا وقت کا شواغل سے اور مشوشات سے پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتے یعنے کار آخرت نہین کرتے انہین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتے جس وقت کہ بیمار ہون اور ساتھ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کے گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسے کہ کہا ہے علما نے النعمة اذا فقدت عرفت شرح معنے اسکے یہ ہین کہ نہین پہچانتے قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتے انہین ایسے اعمال بیچ دونون معاش کے کہ محتاج ہونگے انکے آخرت مین اور نادم ہونگے اوپر ضایع کرنے عمرون اپنی کے وقت جاتے رہنے انکے کے اور نہین نفع دیگی انکو ندامت جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وذلک یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اس ساعت پر کہ گذرے اوپر اس حال مین کہ نہین یاد کیا انھون نے اللہ کو انہین شرع (وعن المستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ ما الدنیا فی الآخرة الا مثل ما یجعل احدکم اصبعه فی الیم فلینظر بم یرجع رواه مسلم) اور روایت ہے مستورد بیٹے شداد کے سے کہ کہا انہنے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہین ہے مثال دنیا کی یعنے اسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کے یعنے نعمتون اور ایام اسکے کی مگر مانند ڈالنے ایک تمہارے کے انگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کسی چیز کے پھرتی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے کس قدر پانی اسمین لگ آتا ہے دریا مین سے کچھ نہین لگتا سوائے رطوبت یا ایک آدھ قطرہ کے پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہے بہ نسبت آخرت کے اور یہ بھی تمثیل ہے واسطے سمجھانے لوگون کے والا متناہی کو غیر متناہی کے ساتھ کچھ نسبت نہین قطرہ ہین کہ دریا سے نکلتا ہے باوجود قلت و حقارت کے کچھ نسبت رکھتا ہے دریا سے اور دنیا آخرت سے اسقدر بھی نسبت نہین رکھتی ہے حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہوا اور نہ اسکی تکالیف و تنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللہم لا عیش الا عیش الآخرة کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہے ایکبار دن احزاب کے اور ایکبار حجة الوداع مین سمجھ جانے کہ دنیا مزرعة الآخرة ہے اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کرے اسکو طاعت مین شرع (وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بجدی اسک میت فقال ایکم یحب ان هذا له بدرهم فقالوا ما نحب انه لنا بشیء قال فواللہ للدنیا اهون علی اللہ من هذا علیکم رواه مسلم) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے بچہ چھوٹے کان والے یا بن کان والے یا کان کٹے مرے ہوئے پر پس فرمایا کون تم مین دوست رکھتا ہے کہ یہ ہو واسطے اسکے بدلے ایک درہم کے یعنے کوئی ہے تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہین دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہو بدلے کسی چیز کے فرمایا آنحضرت نے قسم ہے خدا کی البتہ دنیا یعنے ساتھ تمام انواع لذات اپنی کے بہت ذلیل ہے نزدیک خدا کے اس بکری کے بچہ سے نزدیک تمہارے نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود اس سے بے رغبت کرنا ہے دنیا سے اور رغبت دلانی ہے عقبے مین اسلیے کہ حب الدنیا راس کل خطیئة بنا بر اس چیز کے کہ روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے حسن سے طریق ارسال کے جیسے کہ ترک الدنیا راس کل عبادة اور سبب اسمین یہ ہے کہ محبت رکھنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دینوی مین ہوتا ہے اسکے اعمال مین دخل غرض فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہے اسکو آخرت چنانچہ اسی لیے کہا ہے بعضون عارفون نے صاحبون یقین سے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کر سکینگے اسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کر سکینگے اسکو تمام مفسد شرع (وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر رواه مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے دنیا مشابہ قیدخانہ کے ہے مسلمان کے لیے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہے اسمین اور منہیات سے اپنے تئین بچاتا ہے اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہے یا تنگ ہے میدان دنیا اور سکونت اسمین اسلیے ہمیشہ چاہتا ہے کہ اس سے نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کے ہے کافر کے کہ ساتھ لذتون اور شہوات کے اسمین مشغول ہے اور نہین چاہتا اس سے نکلنا اور بعضے کہتے ہین مراد یہ ہے کہ دنیا مانند قیدخانہ کے ہے مومن کے لیے بہ نسبت ان ثوابون اور نعمتون کے کہ طیار کی گئی ہین انکے لیے آخرت مین اور مانند بہشت کے ہے کافرون کے لیے مقابلہ مین اُس عذاب دردناک کے کہ تیار کیا گیا ہے انکے لیے آخرت مین

یعنی مومن ہرچند کہ دنیا میں نازونعمت میں رہے بمنزلہ قید ہی ہے اور آخرت میں بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہرچند محنت وشدت دیکھے دنیا میں بہتر حال اسکا اس سے ہوگا۔
منقول ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمھارے نانا صاحب نے جو کہا ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یہ کیونکر صادق آوے بہ نسبت
میرے اور تمھارے تم گھوڑے پر چڑھے جاتے ہو اور چین میں رہتے ہو اور میں بیمار اور طرح طرح کی تکالیف فقر وفاقہ میں گرفتار رہتا ہوں آپ نے یہی جواب دیا جو بقول
بعض کے نقل کیا گیا ہے مولف (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یظلم مومنا حسنۃ یعطی بہا فی الدنیا ویجزی بہا فی الآخرۃ
واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بہا للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بہا رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نہیں ضایع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہے یعنے مومن تمام بھلائیاں بسبب اس نیکی کے دنیا میں یعنے دفع بلا اور فراخی رزق کی
وغیر ذالک نعمتیں اور بدلا دیا جاویگا بسبب اسکے آخرت میں اور کافر پس کھلایا جاتا ہے یعنے دیا جاتا دنیا میں بسبب نیکیوں کے کہ کین ہیں واسطے اللہ کے یعنے کھلانا فقیر
کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکے سے یہانتک کہ جب پہونچیگا طرف آخرت کے نہوگی اسکے لیے نیکی کہ جزا دیا جاوے بسبب اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے مومن
جب نیکی کرتا ہے تو اسکو آخرت میں جزا اور ثواب اسکا پورا ملتا ہے اور دنیا میں بھی اسکا بدلا ملتا ہے کہ فراخی ہوتی ہے رزق میں اور حاصل ہوتی ہے خوش گذرانی اور فراغ خاطر
اور سلامتی آفات و ناگوار چیزوں سے اور کافر جب نیکی کرتا ہے خدا کے لیے تو بدلا اسکا تمام دنیا ہی میں پاجاتا ہے اور آخرت میں اسکا بدلا نہیں دیکھتا اور اسپر ثواب نہیں
پاتا اور مقتضے مقابلہ کا وہ ہے جو وارد ہوا ہے اور حدیث میں کہ مومن کو بدلہ دیا جاتا ہے برائیوں کا دنیا میں ساتھ انواع محنت اور مشقت اور بلاؤن کے یہانتک کہ جب
پہونچیگا آخرت میں نہیں ہوگی اسکے لیے برائی کہ عذاب دیا جاوے اسپر اور موید ہے اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہے احمد اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت
من یعمل سوءا یجز بہ کہا ابوبکر نے کہ کون نجات پاویگا ساتھ اسکے یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشے اللہ تجھکو اے ابوبکر کیا نہیں غمگین ہوتا تو کیا
نہیں رنج اٹھاتا تو کیا نہیں بیمار ہوتا ہے تو کیا نہیں پہونچتیں تجھکو بلائیں کہا انھون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا اس چیز سے ہے کہ بدلا اور سزا دیے جاتے ہو تم ساتھ
اسکے اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہے کہ مصیبتیں اور جزا ہیں دنیا میں شرح ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجبت النار
بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ الا عند مسلم حفت بدل حجبت) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھانکی گئی
ہے آگ دوزخ کی ساتھ شہوتون اور لذتون کے اور ڈھانکی گئی ہے جنت ساتھ سختیون اور مشقتون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کے لفظ حفت کا ہے
یعنی گھیرے جانے کے بدلے حجبت کے ف یعنی جب بیچ مداومت کرینگے طاعت وعبادات پر اور بیچ صبر کرینگے شہوات اور لذتون سے سختی کھینچین اور مشقت
کھینچین بہشت کو پہونچین گے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ میں ہووے جب پردہ تک پہونچین اور اسکو درمیان سے اٹھادین وہ چیز ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون
کے ہے اول مشقتون کو پہونچین اور انمین درآوین اور انکو کرین پس انسے گذر کر بہشت کو پہونچینگے اور اسی طرح شہوات یعنے خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات
کو پہونچین اور انکے مرتکب ہون دوزخ کو پہونچینگے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہین مانند شراب اور زنا اور غیبت اور مانند انکے کے والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا سبب
درآنے آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہے مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سے دور ڈالتا ہے اور اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہین یعنے علم پردہ ہے درمیان
بندہ اور خدا کے جب علم کو پہونچین اور اسمین درآوین معرفت خدا کو پہونچینگے فافہم شرح (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدرہم
وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ اشعث راسہ مغبرۃ قدماہ ان کان
فی الحراسۃ کان فی الحراسۃ وان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ ان استاذن لم یوذن لہ وان شفع لم یشفع رواہ البخاری) اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک ہوا ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنے جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مال کو اپنے معبود حقیقی رضا
پر اسطرح کہ لیتا ہے اسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہیں صرف کرتا اسکو اسکے مصرف میں حاصل یہ کہ دوست رکھنا مال کا ہو کیسا ہی بھا ہو جمع کرتا ہے اسکو اور بخل کرتا ہے ساتھ اسکے

حقوق مین اور دو چادر کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہو زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت اور نشان بندہ ہونے زر اور کپڑے کا یہ ہو کہ اگر دیا جاوے زر اور
کپڑا خوش ہو اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہو یعنے طمع اسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کے اور حرص اسکی اسکے جمع کرنے مین ہو اگر دین راضی ہو اور نہ دین ناراض ہو کذا فی
الطیبی اور ممکن ہو کہ مراد دنیا اور نہ دنیا حق تعالے کا راضی ہونا اور غضب ہونا اس سے ہو پھر مکرر دعا بدکی تاکید کے لیے ہلاک ہوجیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار
ہوجیو ایسا شخص اور جس وقت کانٹا لگے اسکے پانون مین پس نہ نکالا جائیو یعنے جب شدت و محنت مین ہو کوئی مدد اسکی نہ کیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور
حرص و طمع کی چاہا کہ انکے مقابلہ مین ذکر کرین طالبان دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتھ جہاد کے اللہ تعالے کی راہ مین اور بے رغبت ہین دنیا اور زینت
اسکی سے اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظر و نہین خوار و ذلیل معلوم ہوتے ہین پس فرمایا خوشحالی ہوجیو واسطے اس بندے کے کہ پکڑے ہوئے کھڑا ہو باگ گھوڑے
اپنے کی واسطے جہاد کے راہ خدا مین پراگندہ مین بال سر اسکے کے گرد آلودہ ہین پانون اسکے اگر ہو بیچ نگہبانی لشکر کے یعنے اگر اسکو آگے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے مقرر کیا ہو
تو ہوتا ہو بیچ نگہبانی کامل کے یعنے نہ غافل ہوتا ہو نہ سوتا ہو بلکہ خوب ہوشیاری سے نگہبان رہتا ہو اور اگر ہوتا ہو پیچھے کے لشکر مین یعنے مقرر کرتے ہین اسکو پیچھے کے لشکر مین
نگہبانی کے لیے رہتا ہو پیچھے کے لشکر مین یعنے وہ تابع اور فرمانبردار سلمانون کا ہو جو کچھ کہتے ہین کرتا ہو اور جہان رکھتے ہین رہتا ہو تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب
کرتا ہو اذن لوگون کی مجلسون مین آنیکا نہین اذن دیا جاتا یعنے بسبب ہونے بالچامے کے اور اگر سفارش کرتا ہو کسی کی قبول نہین کیجاتی اسکی سفارش یعنے بسبب خوار اور
بیقدر ہونے اسکے کے لوگون کی نظرون مین نقل کی یہ بخاری نے ف بندہ دینار کا الخ یہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہو اسباب دنیا مین اور
اگر مال اسکے ملک مین ہو اور اسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتے ہین بسبب
انکے تمام مقاصد نفس و شیطان کے اور لفظ خمیصہ ساتھ زبر خ کے اوپر وزن سفینہ کے چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہو خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکے چارون طرف
خط ہوتے ہین اور خاص اسکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اسکے پہننے مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہو اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہو اسکی طرف اور نہین طاقت رکھتے
اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندے اسکے ہوتے ہین اور نقش اور انتقاش کے معنے ہین کانٹا پانون سے نکالنا یعنے جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد
اسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پانون سے نکالنا ادنے مرتبہ مدد کرنیکا ہو نفی کی اسکی اس سے زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا
پر بطریق متابعت شارحین کے کیا ہو یعنے والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینے کے قبح حال اس جماعت کے سے اور برائی اور ذلت اور خواری انکی سے دنیا اور آخرت مین
تو بھی جائز ہو جیسے کہ نہین پوشیدہ ہو یہ وجہ ع وعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ
زَہْرَۃِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِہَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ یُنْزَلُ عَلَیْہِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْہُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ وَکَاَنَّہٗ حَمِدَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَاْتِی
الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاہَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ وَاِنَّ ہٰذَا
الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ہُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَیَکُوْنُ شَہِیْدًا عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت
ہو ابی سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ ان چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمپر اے صحابہ یا اے امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز ہو کہ
کھولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنے حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی
ہو پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے حضرت یعنے بانتظار وحی کے دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اتاری جاتی ہو وحی
حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت اترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہو وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت
نے تعریف کی اسکی یعنے اور اچھا جانا انکو اس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہو کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنے رزق
اگرچہ بہت ہو جبکہ بھلائی اسکی سے ہو اور اس سے برائی و پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین اگاتی مگر جو

کو خیر دی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہے جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق منجملہ اس چیز سے کہ اگاتی ہے بہار قسم گھانس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے
جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہے یعنے اگر مر نہیں قریب ہو پہنچتا ہے یعنے ہلاک کے مگر کھانیوالا جانور گھانس سبز کا اسطرح کہ کھائی گھانس یہانتک کہ تن گئین کوکھین
اسکی بیٹھا سامنے قرص آفتاب کے یعنے یہ عادت ہے جانور کی کہ جب بدہضمی سے پیٹ اسکا پھول جاتا ہے تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہے جب گرم ہوتا ہے پیٹ نرم ہو جاتا ہے
اور جو کچھ اسکے پیٹ مین ہوتا ہے نکلجاتا ہے جیسے کہ فرمایا پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنے پس اپھارہ پیٹ کا جاتا رہا پھر پھر اطرف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا
سبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہے کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہے اور لذیذ اور خوش مزہ ہے کہ لینا اسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہے پس جو کوئی کہ لیوے مال کو ساتھ حق اسکے کے
یعنے بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اسکو بیچ حق اسکے کے یعنے مصرف اسکے کے کہ واجب ہے یا مستحب پس اچھا مددگار ہونیوالا ہے وہ مال یعنے دین پر اور جو کوئی کہ لیوے
اسکو بغیر حق اسکے کے ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اسپر یعنے اسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف لفظ وزینتہا عطف تفسیری ہے اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہے اسپر کہ ابتدا اسکی شیرین اور سبز ہے اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہے اور معنے یہ ہین کہ ڈرتا ہون
تمپر اس سے کہ کثرت اموال تمھارے کی وقت فتح ہونے شہرون کے باز رکھے گی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور
اور محبت مال و جاہ کے اور ان چیزون کے کہ متعلق ہین ساتھ ان دونون کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے سامان تیار کرنے موت کے سے اور پھر پھر الخ
یعنے کھاتا ہے اور بدہضمی کرتا ہے اور پیٹ سے نکال ڈالتا ہے اور پھر کھاتا ہے اور یہ تمثیل ہے حال اس شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہے اور قریب ہلاکت کے
پہونچتا ہے بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہے بیچ طبیعت آدمی زاد کے لیکن جلدی اس سے رجوع کرتا ہے اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب
ہدایت کے متوجہ ہوکر توبہ اور ندامت کرتا ہے اور ساتھ پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہے اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے الخ اشارہ ہے طرف
حال اس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار کی نہ پائی اور ساتھ قیاس ان دونون قسمین ذکر کی گئی کے ایک اور
قسم بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وہ ہے کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا مین بے رغبتی کی اول ظالم ہے اور دوسرا مقتصد یعنے میانہ رو اور تیسرا سابق
یعنے سبقت لیجانے والا بھلائیون کے کرنے مین ایک سابق نے اصلا ہاتھ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسرے مقتصد نے آلودہ کیا لیکن دھو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتھ
آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ اور غیر
حق اسکے کے یعنے بغیر احتیاج کے طرف اسکے اور جمع کیا اسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کے اور مانند اسکے کہ کھاتا ہے اور سیر نہین ہوتا یعنے بسبب غلبہ
حرص کے مانند اس شخص کے ہے کہ اسکو جوع البقر ہوا اور مانند اس بیمار کے کہ اسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہے زیادہ بھڑک ہوتی ہے پیاس
کی اور بہت پیٹ پھولتا جاتا ہے کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رح نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہے پس جو شخص کہ جانے منتر اسکا جائز ہے لینا اسکا ورنہ نہین جائز ہے لوگون
نے کہا کہ منتر اسکا کیا ہے کہا انھون نے وہ یہ ہے کہ معلوم کرے کہ کہان سے لیتا ہے اسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہے اسکو بشرح ع اَوْ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْہَا کَمَا تَنَافَسُوْہَا وَتُہْلِکَکُمْ کَمَا
اَہْلَکَتْہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین فقر سے ڈرتا مین تمپر یعنے اسلیے کہ اسمین سلامتی غالب ہے
اور وہ انفع ہے تمھارے لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر اس سے کہ فراخ کیجاویگی تمپر دنیا یعنے پس کروگے تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہوونگے ساتھ انواع ہلاک کے
جیسے فراخ کی گئی ان لوگون پر کہ تھے پہلے تمسے یعنے پس ہلاک ہوے وہ بسبب نہ رحم کرنے کے فقرا پر بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کروگے تم دنیا
یعنے اختیار کروگے اسکو تم اور رغبت کروگے اسمین نہایت جیسے کہ رغبت کی لوگون نے اسمین اور ہلاک کریگی تمکو جیسے ہلاک کیا انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف سبب خوف فقر کا فراخی دنیا سے کہ باعث رغبت اور ہلاک کی ہے یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنے اسکے کی ہے کہ موجب ہلاک کی

آخرت مین ہو یا واقع ہوا بیچ نزاع وخلاف کے کہ نوبت قتل وقتال کی ہونچے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد فقر سے یہ ہے کہ نہون اسکے پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہے قسم ضروریات دین اور بدن سے اور غنا سے مراد ہے زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونے کی عبادت رحمان سے ۞ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجاے لفظ قوت کے لفظ کفاف کا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد آل محمدؐ سے ذریت اور اہلبیت حضرتؐ کی ہے یا تابعدار اور دوست کامل حضرتؐ کے اور قوت اسقدر کھانے پینے کو کہتے ہین کہ جو نگاہ رکھے بدن کو اور قیام بدن ہو اس سے اور بعضون نے کہا کہ وہ جان بچا رکھے اور کفایت کرے رزق سے اور کفاف ساتھ زبر کاف کے وہ ہے کہ باز رکھے اوسنے پروا کرے سوال سے اور بعضون نے کہا کہ کفاف اور قوت کے ایک ہی معنے ہین اور ظاہر یہی ہے کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہے اور بیان ہے اسکا کہ اکتفا ساتھ ادنے معیشت کے اولے ہے اور قبول کی اللہ تعالے نے دعا حضرتؐ کی بیچ حق انکے کہ چاہا ان لوگون مین سے کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنے انکے کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے ایک تو یہ کہ عادت ساتھ قلیل کھانے کے ہے جیسے کہ دو تین روز یا زیادہ اس سے بھوکا رہ سکتا ہے اور دوسرا ہے کہ ایک روز مین دو تین بار کھاتا ہے اور ایک عیالدار ہے قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکھتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کے تھوڑی چیز کفایت کرتی ہے اور فراخی اور قوت مین زیادہ اس سے طلب کرتا ہے مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور مقصود وہ ہے کہ بسبب اسکے قوت طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہون اور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہے امت کو اسپر کہ بیچ طلب کرنے زیادتی کے مشقت نہ اٹھاوین اور مقدار قوت وکفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سے تجاوز نکرین اور لکھا ہے علما نے کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سے اور اکثر مال سبب گمراہی اور اسراف کی ہو اور باعث زیادتی بھلائیون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہے ۞ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا وقدر آلہی کو اور رزق دیا گیا اسکو یعنے حلال بقدر کفایت کے یعنے اسقدر کہ کفایت کرے امر دنیا مین اور باز رکھے اسکو ماسوے اللہ سے اور قانع کیا اُسکو خداے تعالے نے ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے اُسکو قسم رزق سے اور راضی کیا اسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّ مَا لَہٗ مِنْ مَّالِہٖ ثَلٰثٌ مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَہُوَ ذَاہِبٌ وَتَارِکُہٗ لِلنَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہے بندہ مال میرا مال میرا یعنے فخر کرتا ہے بسبب مالک ہونے مال کے اور تکبر کرتا ہے ساتھ نسبت کرنے اسکے کے اور نہین جانتا وبال اُسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اسکے ہے مال اسکے سے تین چیزین ہین یعنے جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہے اسکے لیے اسکے مال مین سے تین منافع ہین فے الجملہ لیکن ایک منفعت ان مین سے حقیقۃً اور باقی ہے اور منفعت دو صورت مین ظاہر و بنا کی ہین اور فنا ہونے والی ہین وہ چیز کہ کھائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنے پھر اُتار ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کی یعنے عقبے کے لیے اور وہ چیز کہ سواے اسکے ہے یعنے ذکر کی گئی کے قسم اور اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد اور جواہر اور مانند انکے کے پس وہ بندہ گذرنیوالا ہے اُنسے اور چھوڑ جانیوالا ہے اسکو واسطے لوگون کے نقل کی یہ مسلم نے ف ذخیرہ کیا اشارہ اس مین طرف اسکے ہے کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہ ہے کہ بخشے اور اللہ دے فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اسکا واسطے روز حاجت کے قیامت مین ۞ ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَۃٌ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی مَعَہٗ وَاحِدٌ یَتْبَعُہٗ اَہْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَہْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہین میت کے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو چیزین یعنے اپنے مکان کو اور چھوڑ آتی ہین اُسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہے اسکے ایک چیز ساتھ جاتے ہین اسکے اہل اسکے یعنے مانند اولاد اور اقارب اور دوستان اور جان پہچان اسکے کے اور مال اسکا یعنے مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکے کے اور عمل اسکے یعنے اچھے اور برے پس پھر آتے ہین اہل ومال اسکے اور

ساتھ رہتے ہیں اُسکے عمل اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کچھ مترتب ہوتا ہی اُسپر ثواب وعذاب سے چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ہ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِ وَارِثِہٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے صحابہ سے کون ہی تم مین سے کہ مال وارث اسکے کا بہت پیارا ہو طرف اسکے مال اپنے سے یعنے کون ہی کہ دوست رکھے یہ کہ اسکے لیے مال نہو اور اسکے وارث کے لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہین کوئی ہم مین سے مگر مال اسکا بہت پیارا ہوتا ہی طرف اسکے مال وارث اسکے سے فرمایا کہ تحقیق مال اسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگے بھیجا یعنے اللہ دیا فقیرکو اور مال اسکے وارث کا وہ ہی کہ پیچھے چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نے ف پس اگر چاہتا ہی کہ اسکے لیے مال ہو تو چاہیے کہ اللہ دے اور آگے بھیجے اور پیچھے نچھوڑے اور چونکہ آگے نہین بھیجتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہی اپنے مال سے اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا نہین کرتا اور بعد تصدق کے اور وصیت کرنے کے واسطے فقرا کے کہ اکثر اسکا تہائی ہی واسطے وارثون کے چھوڑ جاوے تو افضل ہی جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر اپنے وارثون کو توانگر چھوڑے تو بہتر ہی اس سے کہ بھیک مانگنے کے لیے لوگون کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھرین ہ ح (وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْرَأُ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ قَالَ وَھَلْ لَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی مطرف تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ پڑھتے تھے الھکم التکاثر یعنے باز رکھا تمکو اندیشہ آخرت کے سے آپس کے فخر کرنے نے ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کے کہ کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنے بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہین حاصل ہوتا واسطے تیرے اے بیٹے آدم کے نفع اور نصیب مال سے کوئی چیز کہ کھائی تونے پس فنا کی تونے اور پہنی تونے پس پرانی کی تونے یا اللہ دی تونے پس گذاری تونے اور باقی چھوڑی آخرت کے لیے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین تونگری ہی بہت مال ومتاع سے ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ساتھ قناعت اور نے پروائی اور عالی ہمتی اور بچنے کے سوال سے اور ساتھ ترک کرنے حرص کے جسکا دل متعلق ہی ساتھ جمع کرنے مال کے اور حریص ہی اوپر طلب زیادتی کے فقیر ومحتاج ہی اگرچہ مال رکھے اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتھ قوت اور کفاف کے اور دور ہی حرص اور زیادہ طلبی سے غنی ہی اگرچہ مال نہ رکھے جیسے کہ کہا گیا ہی توانگری بدلست نہ بمال وبزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اسکے محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنے بخت اور دولت اور تونگری کمال کے ہی نہ بسبب مال کے بیت توانگری نہ بمال ست نزد اہل کمال ؛ کہ مال طالب گور ست بعد ازان اعمال ؛ کہا بعض ارباب کمال نے ؛ نظم رضینا قسمۃ الجبار فینا ؛ لنا علم وللاعداء مال ؛ فان المال یفنی عن قریب ؛ وان العلم یبقی لا یزال ؛ اور یہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی ؛ ح ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْخُذُ عَنِّیْ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِھِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِھِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُکْثِرِ الضَّحِکَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضَّحِکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہی کہ سیکھے مجھسے یہ احکام کہ آگے کہتا ہون مین بعد ازان عمل کرے ساتھ انکے یا سکھاوے اُس شخص کو کہ عمل کرے اُنپر کہا مین نے کہ سیکھتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نے ہاتھ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنے جیسے کہ عادت ہی کہ ہاتھ اپنا یا ہاتھ اسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہین پکڑ کر گنتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے یعنے بیچ بیان ان کلمات کے بیچ گنوانے چیزون کے

کہ حرام کی ہیں شارع نے اگر بچے گا تو تو ہوگا عابد ترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتھ اس چیز کے کہ قسمت کی ہے اللہ تعالیٰ نے تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت
حق پر تو ہوئیگا تونگر ترین لوگونکا یعنے جب بندہ راضی ہوا اپنے نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نہ رہی بے نیاز ہوا اور معنے تونگری کے یہی ہیں
اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنے اگرچہ برائی کرے وہ تجھسے ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکھ سب لوگون کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھے تو اپنے نفس کے لیے
یعنے خیر دنیا اور آخرت کی ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور سخت کر دیتا ہے اسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف عمل کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور شریف ہے اگر عمل کیا اسپر فہو المراد
وگرنہ بسبب تعلیم اوروں کے اور ہدایت کرنے انکے کے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سے درست ہے اور محارم شامل ہے
تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے مامورات کو اور عابد ترین لوگون کا اسلیے کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض سے اور عوام لوگ
کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہیں اصول کو اور قیام کرتے ہیں ساتھ فضیلتون کے پس بعض اوقات ہوتی ہے
ایک شخص پر قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہے انکے ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش کرتا ہے طواف اور نفل عبادتون میں اور ہوتی ہے ایک زکوٰۃ
یا حقوق لوگون کے اور کھلاتا ہے فقرا کو اور بناتا ہے مسجدین اور مدرسے اور مانند انکے کے اور راضی ہو تو الخ پوچھا ایک شخص نے سید ابوالحسن شاذلی رح سے
حال کیمیا سے پس کہا انھون نے کہ وہ دو کلمہ میں ڈال تو خلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر تو اللہ سے طمع یہ کہ دیوے تجکو غیر اس چیز کے کہ قسمت میں کیا ہے تیرے
اور کہا سید عبد القادر جیلانی رح نے کہ جان تو کہ قسمت نہین فوت ہونے کی تجھسے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہے نہین پہونچنے کا
تو اسکو بسبب حرص کرنے اپنے کے طلب میں اور بسبب کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اسکے تاکہ راضی ہووے
تجھسے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنے مثل اس چیز کے کہ دوست رکھے تو اسکو اپنے لیے خاص کر یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کافر کے لیے
اور توبہ فاجر کے لیے اور مانند انکے کے اور بہت مت ہنس یعنے ہوئیگا تو خوش دل اور زندہ ذکر رب سے ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے
ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنے خوب فارغ کر اپنے دل کو
واسطے عبادت رب اپنے کے بھر دونگا میں سینہ تیرا نے پروائی سے یعنے بھر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگے بے پروائی کو غیر مولیٰ سے
اور بند کرونگا میں راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کے اور اگر نکرے تو یعنے فارغ نہ ہوئے تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار بیچ مہمات اور مشاغل دنیا
اور نفس کے رہے تو بھر دونگا میں ہاتھ تیرا یعنے اعضا تیرے طرح طرح کے شغلون میں اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے
ف یعنے بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کے فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہے اور بیچ فارغ ہونے کے واسطے عبادت کے آسایش
بھی ہے اور غنا بھی طرح حاصل یہ کہ رنج میں ڈالے گا تو اپنے نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنے مال کے اور نہین پہونچیگا تو مال کو مگر اسیقدر کہ مقدر کیا گیا
ہے تیرے لیے ازل میں اور محروم رہیگا تو غنائے قلب سے بسبب ترک کرنے عبادت رب کے ع ج (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ذکر کیا گیا ایک
شخص نزدیک حضرت کے ساتھ عبادت بہت کرنیکے اور ساتھ کوشش و مشقت کرنے کے یعنے طاعت میں باوجود کم بچنے کے گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنے حضرت
کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتھ
پرہیزگاری کے اگرچہ اسیقدر عبادت و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نے ف ساتھ لفظ یعنے کے تفسیر کی ہے کسی راوی نے لفظ رعہ کی اور مراد ورع سے

پہلے بھاوم چیزون سے پس وہ کبھی مقتضی ہوتا ہے بجا لانے عبادتوں واجبہ کو ۔ ع عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بیٹے میمون اودی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اس حال میں کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو پہلے پانچ احوال کو کہ موجود ہون فی الحال پہلے پانچ عوارض کے کہ متوقع ہون زیادہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو پہلے اس زمانہ کہ قوی بچھا ہو اور پہلے بڑھاپے کے پہلے اور ضعیف ہونے کے طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو پہلے اگرچہ بڑھاپے مین ہو پہلے بیماری اپنی کے کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد ایمان کے اور غنیمت گن تونگری کو پہلے فقر اپنے کے اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل اور شورشات سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کے اسمین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت کے یعنی بڑھاپا اور بیماری اور محتاجی اور شغل اور موت آنیوالے ہین جب تک کہ نہین پہونچتے ہین وقت کو غنیمت جان حق غنیمت اصل مین اس مال کو کہتے ہین کہ کافرون کے لڑنے سے ہاتھ لگے اور وسطے پانے مقصود کے مشقت کے بھی آتا ہے اور اغتنم اغتنام سے ہے یعنی لینے غنیمت کے اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون اخرویہ پر پیچھ مطلق احوال کے اور پہلے فقر اپنے کے یعنی مفقود کے نہ ہونے کے اسکو زندگانی مین یا بعد مرنے کے ۔ ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے انہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی اور حد امروشی سے باہر لانے والی ہو یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بھلا دینے والی ہو حق کو یعنی بسبب گرفتاری بھوک اور برہنگی اور تردد و کفایت اور طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہو بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کے یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب اسکے یا انتظار نہین کرتا ہے مگر سخت بڑھاپے کا کہ گھٹے عقل و ہیجان اس اور بیہودہ گو کرتا ہو یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہے اور ہلاک کرنیوالی ہو کہ وصیت تو بہ کی اور قدرت اسپر نہو ہے یا انتظار نہین لیجاتا ہو مگر دجال کا کہ آخر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بدترین غائب کے کہ انتظار کیا جاتا ہو اسکا اور حاضر ہوگا آخر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہو مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی ف حاصل معنے حدیث کے یہ ہین کہ فرماتے ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے یعنے حالت فقر مین کہ آسائش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہو کہ سرکشی مین ڈالے اور راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت تونگری مین شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہو کہ تمام عبادتون اور بھلائیون کو بھلا دے اور اسی طرح سستی اور کاہلی کے سبب سے طرح نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہو بطور توبیخ کے اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کے یعنے کب عبادت کروگے تم اپنے رب کی پس جسنے اگر عبادت کی اسکی باوجود قلت شواغل اور قوت بدن کے تو کیونکر عبادت کروگے اسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ ع ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنے ہی سبب یہ ہے کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالیٰ سے اور راندی گئی ہے ہر چیز کہ دنیا مین ہے یعنے وہ چیزین کہ غافل کرتی ہین ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہو خدا اسکو اور عالم اور سیکھنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف دوست رکھتا ہے اسکو یعنے طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرتی ہین اللہ سے یا ما والاہ کے معنے یہ ہین وہ چیز کہ قریب اور مشابہ ہو ذکر کے قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور علما اور جو چیز کہ باعث ہو ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات اسکی سے ہو قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی کی ہو اسمعی سے اور والاہ وجہ اول پر ولی سے ہو یعنی قرب

اور وجہ ثانی پر دلی سے ہی بمعنی قرب کا اور پر وجہ ثالث کے موالات سے ہی بمعنے تبعیت کے اور یہ اس تقدیر پر ہی کہ مراد ساتھ ذکر اسم الٰہی کے ہو عزاسمہ جیسے کہ متعارف ہی
اور اگر مراد ساتھ اسکے ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب اور تعبد کے کریں تو طاعتیں اور عبادتیں باعتبار ان معنے کے سب داخل ذکر کے ہونگی اور مراد ساتھ ما والاہ کے
اسباب اور آلات ہونگے کہ باعث ذکر کے اور مدد کرنے والے اسپر ہیں قسم کفاف معیشت اور اور ضروریات کے سے اور ذکر کرنا عالم او متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کے سے ہوگا
(وعن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منھا شربۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)
اور روایت ہی سہل بیٹے سعدؓ کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کے نزدیک خدا کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اسمیں سے گھونٹ
پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافر کو ادنے چیز بھی مطلق اس لیے کہ عدو اللہ کے ہیں اور عدو
کو نہیں دیجاتی وہ چیز کہ اسکی قدر ہو دینے والے کے نزدیک پس اسکی حقارت ہی کا سبب ہی کہ کافروں کو دیتا ہی اور اپنے دوستوں کو نہیں دیتا جیسے کہ اشارہ کیا ہی
حدیث میں ما زوی اللہ الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اسکی حقارت ہی کا سبب ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنے اور اگر نہ یہ خیال ہوتا کہ ہو جاوینگے لوگ جماعۃ واحدہ یعنے کفر پر تو کرتے ہم واسطے انکے کہ کافر ہوئے ہیں واسطے گھروں انکے کے
چھت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما عند اللہ خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی ۳ع (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا
الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب
رغبت کی دنیا میں ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ضیعہ ساتھ زبر ضاد اور جزم ی کے صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانون
اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونے سے انمیں اور مانند انکے میں کہ جو مانع ہوں عبادت موے سے اور متوجہ ہونے سے طرف امور عقبیٰ کے ۃ ع اسلیے کہ ان چیزوں
کے اختیار کرنے میں حرص اور طلب کرنے زیادہ کے پیدا ہوتی ہی اور یہ اسکے حق میں ہی کہ گرفتار ہونا اسباب میں اسکو مانع حضور سبب سے ہو اور ادائے حقوق سے باز رکھے
اور اگر ایسا ہو تو منع نہیں اور ان دونوں معنوں کو آیہ کریمہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی معنے اسکے یہ کہ وہ مرد کہ باز نہیں رکھتی انکو تجارت اور بیع ذکر خدا
سے یعنے بیع اور تجارت نہیں رکھتے تا مانع ہو یا یہ مراد ہی کہ ہونا انکا ذکر سے باز نہیں رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالے کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب تر ہی
سے گرت مال وجاہست زرع و تجارت چہ چو دل با خدا ایست خلوت نشینی ۳ح (وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب دنیاہ اضر باخرتہ
ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کہ جو شخص دوست رکھتا ہی دنیا اپنی کو یعنے ایسا دوست رکھنا کہ غالب ہو حب ہوے پر نقصان پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو یعنے ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت میں اسلیے کہ
مشغول ہوتا ہی ظاہر و باطن اسکا دنیا میں پس نہیں ہوتی اسکو فراغت واسطے امر آخرت اور طاعت ہولے کے اور وہ شخص دوست رکھتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی
دنیا اپنی کو یعنے بسبب نہ متوجہ ہونے اسکے کے امر دنیا میں بسبب مشغول ہونے اسکے کے امر آخرت میں اور مہمات اسکے میں پس جب جانا تمنے کہ دوستی
دنیا اور آخرت کی آپس میں جمع نہیں ہوتی تو پس اختیار کرو اس چیز کو کہ باقی ہی یعنے آخرت کو اوپر اس چیز کے کہ فانی ہی یعنے دنیا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان
میں ف علامت اختیار کرنے عقبے کی اور اعراض کرنے کی دنیا سے یہ ہی کہ مستعد رہے موت کے لیے پہلے آنے اسکے کے ۳ع (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرھم رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یعنی لعنت
کیا جاے یہ بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جو کوئی گرفتار انکی محبت کا ہی اور بسبب انکی بندگی کے خدا سے دور پڑا ہی وہ گویا بندہ انکا ہی اور لعن کے
معنے میں ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ۳ح (وعن کعب بن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لھا
من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہی کعب بیٹے مالک کے سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا اسکے باپ نے کہ فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریوں کے بہت خراب کرنے والے بکریوں کو حرص کرنے شخص کے سے مال وجاہ پر واسطے دین اسکے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف لفظ لدینہ متعلق ہے افسد کا یعنی یہ حرص کرنی آدمی کے مال وجاہ پر بہت خراب کرتی ہے اسکے دین کو کہ شاید ہو بکری کے بسبب ضعف اسکے کے مقابلہ میں حرص کے بہ نسبت خراب کرنے دو بھیڑیوں بھوکوں کے ریوڑ بکریوں کو یعنے وہ بھیڑیے ایسا خراب نہیں کرتے جیسے حرص دین کو خراب کرتی ہے اور سند حدیث میں جو عن ابیہ ہے تو ہے اسی طرح مشکوۃ کے نسخوں میں لیکن یہ سبب سہو و خطا کے ہے اور صواب یہ کہ لفظ عن ابیہ نہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہے ساتھ شرف اسلام کے مشرف نہیں ہوا اور جامع ترمذی میں یوں ہے عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کے بعضے نسخوں میں بھی اسی طرح واقع ہوا ہے پس یہ حدیث کعب بن مالک سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہے ان تین تنوں میں سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے شرح ح (وَعَنْ خَبَّابٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہے خباب سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خرچ نہ کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنے مصارف معیشت اپنے میں مگر کہ ثواب دیا جاتا ہے اسمیں مگر خرچ کرنا اسکا اس خاک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے گھر کے بنانے میں کہ اسمیں اجر و ثواب نہیں ہوتا اور یہ خرچ بغیر ضرورت ضرورت و حاجت کے ہے اور بنانے مکانوں غیرہ کے ہو والا بنانا گھر کا ضروریات سے ہے اگر بقدر حاجت کے ہو اور اسی طرح مکان خیر کے مانند مساجد اور مدارس اور رباطات کے بنانا انکا مستحسن اور مستحب ہے شرح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خرچ کرنا سب راہ خدا میں ہے یعنے ثواب رکھتا ہے اگر بہ نیت تقرب کے ہو مگر اگر خرچ کرے بیچ بنانے عمارت کے یعنے اگر زائد ہو حاجت سے پس نہیں بہتری اور ثواب اس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف واسطے واقع ہونے اسراف کے اور اللہ نہیں دوست رکھتا اسراف کو اور سوائے اسکے جو خرچ کرتا ہے بہ نیت تقرب کے اسمیں اسراف نہیں ہے اسلیے کہ وہ قبیلہ کملانے اور انعام کے سے ہے اور یہ دونوں چیزیں برابر ہیں کہ واقع ہوں مستحق پر یا غیر مستحق پر شرح (وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهِ قَالَ أَصْحَابُهُ هٰذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اس حال میں کہ ہم ساتھ اصحاب کی ساتھ آنحضرت کے تھے پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے انصار میں سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرت نے یعنے بطریق انکار و تعجب کے کہ کیا ہے یہ گنبد یعنے یہ عمارت بڑی ہے اور کسنے بنایا ہے اسکو عرض کیا حضرت کے صحابی نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا کہ ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت فرمایا حضرت نے اور کچھ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کراہت کے اور غضب کے اپنے دل میں یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اسنے حضرت پر لوگوں میں پس منہ پھیرا حضرت نے اس سے جواب اسکے سلام کا نہ دیا یا دیا اور منہ پھیر لیا التفات نہ کیا اسکی طرف واسطے ادب دینے اسکے کے اور تنبیہ کرنے غیر اسکے کے کیا ایسا ہی فعل کئی بار یعنے وہ شخص سلام کرتا تھا اور آنحضرت منہ پھیر لیتے تھے اور جواب اسکے سلام کا نہ دیتے تھے یہانتک کہ پہچانا اس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرت کے اور رو گردانی چہرہ مبارک پھیرنا اس سے پس شکایت کی اس شخص نے اسکی حضرت کے یاروں سے یعنے خاص یاروں سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا قسم ہے خدا کی میں نا آشنا دیکھتا ہوں یعنی اجنبی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہوں حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا میں نے سبب اسکا کیا ہے کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھا تھا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اسکو پس پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس گرا دیا اسکو یہانتک کہ برابر کر دیا اسکو ساتھ زمین

پس نکلے آنحضرت ایک روز پس نہ دیکھا اُس گنبد کو فرمایا کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہمارے مالک اُسکے نے آپکے منہ پھیرنے کی اُس سے اور پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی ہمنے اُسکو یعنے اسکی کہ خفگی آپ کی بسبب بنانے گنبد کے ہے پس گرا دیا اُسنے اُسکو پس فرمایا حضرت نے یعنے بیچ سبب مکروہ جاننے اُس عمارت کے آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت مین اوپر مالک اسکے کے اِلّا یعنے مگر وہ چیز کہ نہین ہے چارہ اس سے اور ضروری ہے اسقدر معاف ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف معنے حدیث کے یہ ہین کہ جو عمارت کہ بنا دے اسکو مالک اسکا پس وہ وبال ہے یعنے عذاب ہے آخرت مین اور وبال اصل مین بوجھ اور مکروہ کو کہتے ہین اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور چین کے لیے زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کے کہ یہ آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسیطرح جو چیز کہ ضروری ہو آدمی کے لیے قسم قوت اور لباس اور مکان بیٹھنے کے سے روایت کیا بیہقی نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ تمام بنا وبال ہے اپنے مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعاً کہ کل بنیان یعنے عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتھ ہتھیلی اپنی کے یعنے تھوڑی سی بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اسپر ع ع (او عَنْ اَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتَيْدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ) اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم کہ سفر ضروری مین خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اُسپر راہ خدا مین یعنے جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنے اگر کچھ رکھا چاہے تو یہ دو چیزین رکھ زیادہ اسپر اختیار نکر یا صرف کر دے اور نہ رکھ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہے قدر کفایت پر اُن چیزون مین سے کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضے مصابیح کے نسخون مین عن ابی ہاشم بن عتید ہے ساتھ دال کے بدلے تے کے اور یہ غلط ہے کسی راوی سے یہ غلطی ہوئی ہے (او عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزون کے گھر کہ رہے اُس مین یعنے بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اُسکے ستر اپنے کو اور روٹی خشک بغیر سالون کے کہ اس سے بھوک کو دفع کرے اور پانی کہ اُس سے پیاس کو بجھا دے نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد ساتھ حق کے وہ چیز ہے کہ واجب ہو واسطے اُسکے اللہ تعالے کی طرف سے بغیر رنج و سوال کے اُس سے آخرت مین پس اکتفا کریگا اُسپر وجہ حلال سے نہین سوال کیا جاویگا اُس سے اسلیے کہ یہ چیزین اُن حقوق مین سے ہین کہ نہین چارہ نفس کو اُنسے اور جو کچھ سوائے انکے ہے حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اُنسے اور مطالبہ کیا جاویگا اور جلف ساتھ زیر جیم اور جزم لام کے روٹی موٹی خشک بغیر سالون کے اور ساتھ زیر جیم کے بھی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی یعنی ٹکڑے خشک روٹی کے کہ اس سے بھوک کو دفع کرے ع ع ح (او عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهُ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے کام کی کہ جسوقت مین کرون اُسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنے ساتھ ترک کرنے محبت اسکی کے اور اعراض کرنے سے زوائد اُسکے سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے دوست رکھے تجکو اللہ یعنے بسبب نہ دوست رکھنے تیرے کے عدو اللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اُس چیز مین کہ نزدیک لوگون کے ہے یعنے مال وجاہ تا دوست رکھین تجکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف زہد کہتے ہین نہ میل کرنے کو طرف ایک چیز کے اور زہد صادق اور کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونے لذات کے نہ رغبت کرے کہا ہے بعضون نے کہ نہین متصور ہوتا زہد اُس سے کہ نہین ہے اُسکے لیے مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اُنھون نے کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تھے کہ دنیا چلی آئی تھی اور باوجود اسکے اُنھون نے ترک کیا اُسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر ضرورت پر ہر چیز مین مانند

کھانے اور پہننے وغیرہ ذالک کے اور چھوڑنے فضولیوں کو جب زاہد ہوتا ہے (وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک ونعمل فقال ما لی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تھا بوریے نے حضرت کے بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو یہ کہ بچھادیں ہم واسطے آپ کے فرش نرم اور بنادیں ہم واسطے آپکے کپڑے اچھے تو بہتر ہوتا بسبب آپ کے اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہے مجھکو الفت ساتھ دنیا کے اور نہ دنیا کو الفت ومحبت ہے ساتھ میرے اور نہیں ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند حال سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہو کر گذرا اور چل کھڑا ہوا اور چھوڑ گیا اس درخت کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے یعنی یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ اسمیں ما نافیہ ہے یعنے نہیں ہے واسطے میرے الفت ساتھ دنیا کے اور نہ واسطے دنیا کے الفت ومحبت ساتھ میرے تاکہ رغبت کروں طرف اسکے بچھونے بچھاؤں اسپر اور جمع کروں اس چیز کو کہ اسمیں ہو یا ما استفہامیہ ہے یعنے کونسی الفت ومحبت ہے واسطے میرے ساتھ دنیا کے یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطے میرے ساتھ میل کرنے کے طرف دنیا کے یا میل کرنے اسکے کے طرف میرے اسلیے کہ میں طالب آخرت ہوں اور دنیا سوکن اور ضد اسکی ہے اور تشبیہ سوار کی بسبب قلت مدت ٹھہرنے اور جلدی چلے جانے کے ہے اسلیے کہ معلوم ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر کسقدر ٹھہر سکیگا یعنے تھوڑی ہی دیر ٹھہرتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اسمیں اشارہ ہے طرف بعید ہونے مقصد کے یعنے آخرت کے اور اہتمام کرنے کے ساتھ قطع مسافت اسکی کے اور نہ تعلق اور التفات کرنے کے کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اس سے (وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغبط اولیائی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوۃ احسن عبادۃ ربہ واطاعہ فی السر وکان غامضا فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع وکان رزقہ کفافا فصبر علی ذلک ثم نقد بیدہ فقال عجلت منیتہ قلت بواکیہ قل تراثہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی امامہ سے اُنہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میرے دوستوں میں سے نزدیک میرے یعنے بہت اچھا انکا از روے حال اور فضل انکا از روے مآل کے نزدیک میرے یعنے میرے دین ومذہب میں البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے اچھی کرتا ہو بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہو اسکی پوشیدہ اور خلوت میں عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہو یعنے جیسے کہ اطاعت وعبادت کرتا ہو اسکے ظاہر میں اور ایسا وہ گمنام لوگوں میں ہو یعنی اشارہ نہ کیا جاتا ہو طرف اسکے ساتھ انگلیوں کے یعنے مشہور اور انگشت نما خلق میں نہیں ہو بسبب علم وعمل کے اور ہو روزی اسکی بقدر کفاف کے پس صبر وقناعت کی اسپر پھر چٹکی بجائی حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب کے اور پہونچنے کسی چیز کے بجاتے ہیں پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اسکی کم ہیں عورتیں رونے والیاں اسکے مرنے پر کم ہے میراث اسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف الحاذ حاذ ساتھ تخفیف معجمہ پیٹھ سواری کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح میں خفیف الحاذ سبک پشت یعنے عیال ومال سے سبکدوش ہو پس احوال اسکے بہت خوب طرح کرسکتا ہو اور نہیں مانع ہوتی اسکو کوئی چیز علایق سے اور صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے یعنے بہت پڑھتا ہو نماز ساتھ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل اور تعلقات اہل ومال کے کم رکھتا ہو ضرور ہے کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکھنے والا ہوگا اور درویش کہ ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتے ہیں اسلیے کرتے ہیں کہ نماز اور عبادت سوے تعالےٰ بحضور کرسکیں اور ہو گمنام لوگوں میں اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہیں نکلتا انمیں سے اسلیے کہ نکلنا انمیں موجب آفات کا ہے انمیں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ مراد لوگوں سے عام لوگ ہیں پس نہیں ضرر کرتی اسکو معرفت خاص لوگوں کی یعنے اولیا اور صلحا کی بلکہ انکی شہرت ساتھ ہے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قولہ لا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کے معنے یہ ہیں کہ مارا سر انگوٹھے کا بیچ کی انگلی کے سر پر یہانتک کہ سنی گئی اس سے آواز اور نہایہ میں ہے کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ انگلیوں دست مبارک اپنے کے جیسے کہ درہمی نقد کرتے ہیں یعنے پرکھتے ہیں ایک پھر اوپر پھر اور ... ہے ایک بار اور پھر دو جیسے بہت کہتے ہیں بار دیگر اور ملانا سر انگلیوں کا ہے ایک دوسری پر بقصد تعجب اور تقلیل کے یعنے حال اسکا یہ تھا چند روز میں موت آگئی پس چل کھڑا ہوا جیسے کہ فرمایا

جلدی کی گئی موت اُسکی یعنے جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پرفتنہ وآشوب سے یا مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہے بسبب قلت تعلق کے دنیا مین اور غلبہ شوق آخرت کے ش ع ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انھیں ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجھپر پروردگار میرے نے کہ کردے میرے لیے مکہ کے سنگریزون کو سونا پس کہا مین نے نہین چاہتا مین یہ اے پروردگار میرے ولیکن چاہتا ہون مین کہ پیٹ بھر کر کھاؤن مین ایکروز اور بھوکا رہون مین ایکروز پس جسوقت بھوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیرے اور یاد کرون مین تجکو اور جسوقت سیر ہون مین تعریف کرون تیری اور شکر کرون مین تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف پیش کیا یعنے پیش کرنا حسی یا معنوی اور یہ ظاہر تر ہے یعنے مشورہ کیا مجسے اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ بناؤ عقبے کا بلا حساب وعقاب اور بطحا اور ابطح جگہ جاری ہونے پانی فراخ کی کہ اُس مین سنگریزے باریک ہون اور مراد سونے کردینے بطحا مکہ سے بھردینا اس نالہ کا ہے ساتھ سونے کے یا کردینا سنگریزون کا سونا اور یہ ظاہر تر ہے جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے کہ پہاڑ مکہ کے سونے کے کردے یعنے فرمایا کہ اگر چاہو تم تمھارے لیے سنگریزہ مکہ کے سونے کے کردون اور آخیر جملہ کا حاصل یہ ہے کہ مین نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بھوکا رہون تا فضیلت مقام صبر وشکر کی پاؤن مین اور یہ تعلیم وآگاہ کرنا ہے امت کو اوپر اختیار کرنے فقر وقناعت کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ یہ فقر افضل ہے غنا سے ش ع ح (وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِہٖ مُعَافًی فِیْ جَسَدِہٖ عِنْدَہٗ قُوْتُ یَوْمِہٖ فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَہُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیْرِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے عبید اللہ بیٹے محصنؓ کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے تم مین سے بیخوف بیچ جان اپنی کے عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنے کے یعنے ظاہر وباطن مین نزدیک اُسکے ہے قوت ایک دن کا یعنے وجہ حلال سے پس گویا جمع کی گئی اسکے لیے تمام دنیا یعنے گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف نڈر یعنے دشمن سے یا اسباب عذاب خدائے تعالے کے سے بسبب توبہ کرنیکے گناہون سے اور بچنے کے مناہی سے اور سرب مشہور ساتھ زیر سین اور جزم رے کے ہے یعنے نفس اور طریق اور حال اور دل کے اور یہ معانی بھی مناسب مقام کے ہین حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اٹھا صبح کو فارغ البال وبے تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سے اور بعضون نے کہا ہے سرب یعنی جماعت کے ہے پس معنی یہ کہ اپنے اہل وعیال مین اور بعضون نے کہا کہ ساتھ زیر سین اور جزم رے کے یعنی مسلک اور طریق کے اور بعضون نے کہا ہے ساتھ زبر سین اور رے کے یعنی خانہ زیر زمین کے مانند گھرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کے اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکے بھی مناسب مقام کے ہین یعنے اُس گھر مین کہ مانند سوراخ چوہا اور لومڑی کے ہے آفات زمانہ سے نڈر ہے ش ع ح (وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا مَحَالَۃَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے مقدام بیٹے معدیکربؓ کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین بھرا آدمی نے کوئی ظرف بدتر پیٹ سے یعنے پیٹ بدترین ظرفون کا ہے اگر بھرا جاوے اور اسکے بھرنے سے ایسی برائیان اٹھتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتے ہین ابن آدم کو کھانے ایک لقمے کہ سیدھا اور برقرار رکھین اسکے پیٹھ کی ہڈی کو یعنے بجا لانے طاعت کے لیے اور درستی کرنے وجہ معاش کے لیے پس اگر ہو ضرور یعنے پیٹ ہی بھرنا منظور ہو اور ادنے قوت پر کفایت نکرے تو چاہیے کہ تین حصہ کرے پیٹ کو ایک حصہ جگہ طعام کی اور ایک حصہ جگہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چھوڑے دم لینے کے لیے تا دم تنگ نہو اور ہلاک ہوجاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا طیبی نے حق واجب یہ ہے یعنے کہ نہ تجاوز کرے اسقدر سے کہ کھڑی رہے بسبب اسکے پیٹھ اسکی تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اُسکے خدائے تعالے پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کرے قسم مذکور سے اور ٹھیرایا پیٹ اول ظرف مانند آن ظروف کے کہ کام مین آتے ہین حوائج گھر کے از راہ حقارت شان اسکی کے پھر اسکو بدتر ظرفون کا فرمایا اسلیے کہ ظروف استعمال کیے جاتے ہین اس چیز مین کہ اسکے لیے بنے ہوئے

اور تریث نالی ہو قوت جب حاصل ہوگی کہ بھریگا اور بھرنا اُسکا باعث فساد دین دنیا کا ہو پس ہوگا برا او ظروف سے کہا ابو حامد نے کہ بھوک مین دس فائدہ ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیے کہ پیٹ بھرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہو اور اندھا کر دیتا ہو دل کو اور بہت ہوتا ہو اُس سے بخار دماغ مین اور دوسرے نرمی دل کی اور صفائی اُسکی کہ اُس سے دل مین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسرے سبب ہو انکسار اور جاتے رہنے تکبر اور حرص اور فرحت کے کہ جو سبب طغیان ہو اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سے جیسے کہ ہوتا ہو بھوک سے اور چوتھے یہ کہ نہین بھولتا بلاے خدا اور عذاب اسکے کو اور اہل بلا اسلیے کہ پیٹ بھرے بھولجاتے ہین بھوکون اور بھوک کو اور پانچوین بڑا فائدون مین توڑنا شہوات سب گناہون کا ہو اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کھانا ضعیف کر دیتا ہو ہر شہوت و قوت کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہو آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت اسمین ہو کہ مالک ہو اسکا نفس اُسکا اور چھٹے دفع ہوتا ہو نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہتا ہو اسلیے کہ جسنے پیٹ بھرا پانی بہت پیتا ہو اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اُسکی اور اسکی کثرت مین ضایع ہوتی ہو عمر اور فوت ہوتی ہو تہجد اور بلید ہوتی ہو طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہو اور عمر بڑا نفیس جواہر ہو اور راس المال ہو بندہ کا کہ اسمین تجارت کرے اور نیند موت ہو پس بہت ہونا اسکا ناقص کرنا عمر مین سے ہو اور ساتوین میسر ہونا سہولت کا عبادت پر پس اگر کھاتا ہو تو باز رہتا ہو کثرت عبادات سے اسلیے کہ محتاج ہوتا ہو طرف ایک وقت کے کہ مشغول ہو کھانے مین اور اکثر محتاج ہوتا ہو ایک وقت کا کہ خریدے اُسمین طعام یا پکاوے اُسکو پھر محتاج ہوتا ہو ہاتھ کے دھونے کا اور خلال کرنے کا پھر بار بار جاتا ہو پانی کی جگہ پینے کے لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور تمام عبادات مین تو بہت نفع اُٹھاوے اس سے کہا ستری رح نے کہ دیکھے مین نے علی جرجانی کے ستو کہ پھانکتے ہین اُسمین سے پس کہا مین نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسکی اُنھون نے کہا مین نے حساب کین مابین چپاتی کے چبانے تک ستر تسبیحین پس نہین چپائی مین نے روٹی چالیس برس سے اور آٹھوین کم کھانے سے صحت رہتی ہو بدن مین اور دفع ہوتے ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کھانا ہو پھر مرض باز رکھتا ہو عبادات سے اور تشویش مین ڈالتا ہو دل کو اور محتاج ہوتا ہو فصد کا اور پچھنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بھوک مین ان سب سے امن ہو اور نوین خفت محنت کی اسلیے کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہو کم کھانے کی کفایت کرتا ہو اُسکو تھوڑا سا مال اور دسوین یہ کہ قادر ہوتا ہو ایثار و تصدق پر ساتھ اس طعام کے کہ زائد ہو حاجت سے اوپر مسکینون کے پس ہوئیگا دن قیامت کے اپنے صدقہ کے سایہ مین پس جو کچھ کہ کھاتا ہو خزانہ اسکا پاخانہ ہو اور جو کچھ کہ تصدق کرتا ہو جزا اسکی فضل اللہ تعالی کا ہو ۴ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ) اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہو پس فرمایا باز آ ڈکار لینے سے اسلیے کہ درازترین لوگونکا بھوک مین دن قیامت کے درازترین انکا ہو پیٹ بھرنے مین جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہو آخرت مین بہت بھوک لگیگی اسکو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے

ف نام شخص مذکور کا وہب بن عبد اللہ تھا اور یہ گنے گئے ہین چھوٹے صحابیون مین کہ حضرت کے زمانہ مین بالغ نہوئے تھے منقول ہو اُنسے کہ کہا اُنھون نے کہ کھایا مین نے ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہو یہ باز رہ ڈکار اپنی سے الخ اور مقصود منع کرنا ہو پیٹ بھر کھانے کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہو چنانچہ اسلیے فرمایا کہ درازترین لوگون کا الخ آیا ہو کہ پھر اُنھون نے پیٹ بھر کر کبھی نہین کھایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سے جبکہ رات کو کھاتے تھے تو صبح کو نہین کھاتے تھے اور اگر صبح کو کھاتے تھے تو رات کو نہین کھاتے تھے ۴ع (وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو کعب بیٹے عیاض سے کہا اُنسے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق واسطے ہر امت کے فتنہ ہو اور آزمایش ہو جانب حق سے اور آزمایش امت میری کی مال ہو یعنے حق تعالی انکو غنی کرتا ہو اور اموال دیتا ہو تاکہ آزماوے کہ حد استقامت پر رہتے ہین یا نہین نقل کی یہ ترمذی نے ۴ع (وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ

بَیْنَ یَدَیِ اللہِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَعْطَیْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْکَ فَمَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ
فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَّمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِہٖ اِلَی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے اُسنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہے یعنے بسبب ضعف وحقارت کے یعنے ہوگا حقیر و ذلیل
پس کھڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالے کے پس فرماویگا اُسکو اللہ تعالے یعنے زبانی فرشتہ کے یا بلا واسطہ ساتھ زبان قال یا حال کے دی تھی مین نے تجکو
زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکے کے اور دیے مین نے تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ اور مانند انکے کے اور انعام کیا مین نے
تجھپر یعنے ساتھ اُتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسول کے وغیرہ ذلک پس کیا کام کیا تونے یعنے کیا شکر گذاری کی تونے انکی پس کہیگا اے رب میرے جمع
کیا مین نے مال کو اور بڑھایا مین نے اسکو یعنے ساتھ سوداگری کے اور چھوڑا مین نے اُسکو یعنے دنیا مین وقت مرنے اپنے کے بہت اُس چیز کا کہ تھا قبل
ایام زندگانی میری مین پس پھر بھیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیرے پاس مال سارا یعنے ساتھ خرچ کرنے اُسکے کے تیری راہ مین حق نے یہ خبر دی ہے کفار کے حال سے اَنَّہُمْ
یَقُوْلُوْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ پس فرماویگا اللہ تعالے اُسکو کہ دکھلا مجکو وہ چیز کہ آگے بھیجی تونے یعنے واسطے آخرت کے قسم مال
سے اب وہ مال رکھا ہوا دنیا مین کیا فائدہ رکھتا ہے اور ممکن نہین پھر پہونچنا پس کہیگا یعنے چونکہ کچھ آگے بھیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پاویگا
نہین پس کہیگا دوبارہ جیسے کہ عادت ہے گنہگارون کی اور بیہودون کی کہ جو عذر صحیح نہین رکھتے باربار اُسی پہلی بات کو کہے جاتے ہین اے رب میرے جمع کیا مین نے
اور بڑھایا مین نے اسکو اور چھوڑا مین نے اُسکو بہت اُس چیز سے کہ تھا پس پھر بھیج مجکو کہ لاؤن مین تیرے پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ نہین
بھیجی اُن نے آگے کوئی بھلائی یعنے اُن دی گئی چیزون مین پس لیجایا جاویگا اُسکو اور حکم کیا جاویگا اُسکے لیے طرف دوزخ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نسبت
کیا اُسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنے اگرچہ معنے اُسکے صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اُسکو **ف** کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اُس
شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے کہ دیا تھا اُسکو مالک اُسکے نے مال تاکہ تجارت کرے اس سے اور نفع حاصل کرے پس نہ فرمانبرداری کی
اُسنے مالک کے حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اس طرح کہ صرف کیا اُسکو غیر جگہ اُسکے مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تھا پس وہ بندہ ٹوٹے
مین ہے کہا ابو حامد نے جان کہ تمام بھلائیان اور لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکھا جاتا ہے نعمت و لیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہے اور نام
رکھنا سوائے اسکے کا عادت غلط ہے یا مجاز مانند نام رکھنے سعادت دنیویہ کے کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہونچاوین طرف سعادت
اخرویہ کے اور مدد ہون اسکے ساتھ ایک واسطہ کے یا کئی واسطون کے اگر انکو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہے بسبب اسکے کہ پہونچاوینگی طرف نعمت حقیقی کے
وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَہٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَکَ وَنُرْوِکَ مِنَ الْمَآءِ
الْبَارِدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول پوچھے جانا بندے کا روز قیامت کے نعمت سے
یہ ہے کہ کہا جاویگا اُسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تھی ہمنے تیرے بدن کو اور نہین سیراب کیا تھا ہمنے تجکو ٹھنڈے پانی سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ ٹھنڈا
پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہے مین ایک بزرگ نے اپنے مرید سے کہا اے بیٹے پانی سرد کرکے پی اسلیے کہ پانی سرد نکالتا ہے شکر کو تہ دل سے اپنے والد سے یاد
رکھتا ہون مین کہ جب پانی سرد پیتے ہے بیخود ہو جاتے اور تھوڑی دیر ٹھہرتے تا بحال خود آوین جب بحال خود آتے کہتے سبحان اللہ یہ کیا چیز ہے اور کیا خوب ہے اور دیکھیا
عالم ذوق اور توحید سے کہتے اور عجائب حال پانی کے سبب یہ ہے کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اسپر اور پھر قیمت کچھ نہین رکھتا اور اس مین عجیب لطیفہ حکایت
منقول ہے کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اُسکو بہت کہ قریب پہونچا ہلاک کے پس ظاہر ہوا اُسکے لیے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا
تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک پس پلایا اُسنے پانی پھر رکا اسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اُسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ

یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجھکو اگر علاج کروں میں تیرے اس مرض کا بس کہا پادشاہ نے کہ آدھا ملک اور دونگا پس علاج کیا اُسنے پھر کہا اُس
بادشاہ کو کہ ملک اپنا اور پہچان قیمت اُسکی اور نہ مغرور ہو اُسکی رونق پر اور بیچ جمع کرنے کے درمیان نعمت صحت اور پانی کے اشارہ ہے طرف اُسکے یعنے یہ
دونوں نعمتیں جو اُنکی بیان فرمائیں تو اشارہ ہے اسپر کہ یہ ایسی بڑی نعمتیں ہیں کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتیں ایک طرف۔ اللہ اعلم ۔ع (وَعَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ
وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں سرکینگے
کے پانوں آدمی کے روز قیامت کے یعنے کھڑا رکھینگے اُسکو بارگاہ خداوندی میں یہانتک کہ پوچھا جاویگا پانچ حالتوں سے پوچھا جاویگا عمر اُسکی سے کہ کس کام
میں صرف کی وہ اور پوچھا جاویگا جوانی اُسکی سے کہ کس چیز میں پرانی کی وہ یعنے جوانی گویا ایک لباس نیا ہے کہ رفتہ رفتہ پرانا ہوجاتا ہے اور پوچھا جاویگا مال اُسکے سے
کہ کہاں سے کمایا اُسکو یعنے وجہ حلال یا حرام سے اور کس چیز میں صرف کیا اسکو یعنے طاعت میں یا معصیت میں اور پوچھا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اُس چیز کے
کہ جانا یعنے علم کہ پڑھا یا عمل کیا یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف ابو درداء سے ہے کہ کہا اُنھوں نے اے عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا
جاویگا تجھکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تھا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم تھا میں تو کہا جاویگا تجھکو کہ کیا عمل کیا تونے بیچ علم کے کہ سیکھا تونے اور اگر کہیگا تو کہ
جاہل تھا میں تو کہا جاویگا تجھکو کہ کیا تھا عذر تجھکو جاہل رہنے میں کیوں نہ علم پڑھا تونے ۔ع

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ) روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر کو
تحقیق تو نہیں ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہووے تو ایک ان دونوں میں سے ساتھ تقویٰ اللہ کے نقل کی یہ احمد نے ف
یعنے فضیلت نہیں ہے ساتھ صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگوں کو ذکر کیا واسطے ہونے اُنکے کے اکثر اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ ان دونوں کے
رنگ آقا اور غلام کے ہیں چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ آقا گورا ہوتا ہے اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتھ سرخ رنگ کے عجم ہے اور ساتھ سیاہ رنگ کے عرب عجم کو
احمر یعنے سرخ کہتے ہیں باعتبار اسکے کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہے اُنکے رنگ پر اور عرب کو اسود یعنے سیاہ کہتے ہیں باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کے اُن پر
اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتھ تقویٰ اور عمل صالح کے ہے اور بغیر تقویٰ اور عمل صالح کے نسبت کرنی فضیلت نہیں رکھتی جیسے کہ فرمایا حق سبحانہ نے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوے کے مراتب ہیں ادنے اُنکا تقویٰ کرنا شرک جلی سے اور اوسط اُنکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سے ہے یعنے ریا اور
سمعہ سے اور اعلے اُنکا یہ کہ ہو دائم الحضور ساتھ اللہ کے اور نہ رکھنے والا خطرہ ماسوی اللہ کا ۔ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ
فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)
اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بے رغبتی کی کسی بندہ نے دنیا میں یعنے زیادتی دنیا میں قدر حاجت سے [illegible]
سے مگر اُگائی اللہ نے حکمت یعنے معرفت استوار اُسکی دل میں اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اُسکی زبان کو اور کیا اُسکو دیکھنے والا ساتھ عین الیقین کے عیب
دنیا کا یعنے کثرت رنج اور قلت غنا اور حسن شر کا اور سرعت فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دیکھنے والا بیماری اُسکی کا یعنے علت محبت اُس
سبب طلب اُسکی کا اور دوا اُسکی کا یعنے معالجہ اسکے کا ساتھ معجون علم اور عمل کے اور پرہیز کرنے کے اُس سے اور صبر و قناعت کرنے کے اور راضی ہونے کے
مقدر پر اور نکالا اُسکو حق تعالےٰ نے دنیا اور آفات اور بلیات سے سالم یعنے بسبب اعراض کرنیکے دنیا سے اور شہید ہونے کے عقبے پر طرف دار السلام کے
نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے بہشت کے اشارہ ہے اسمیں اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کمال دار آخرت میں اور بہشت میں ہے
ایک درویش سے پوچھا لوگوں نے کہ کیا حال رکھتے ہو تم کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت میں در آؤں میں ۔ع (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعَى الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وَاعِيًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اسکا واسطے ایمان کے یعنے ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سے اور کیا دل اسکا سالم یعنے حسد اور بغض اور تمام اخلاق برے اور احوال بد سے مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکے مولے سے اور بھول جانے کے عقبے کو فرمایا اللہ تعالے نے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اور کی زبان اسکی راست گو اور کیا نفس اسکے کو مطمئن یعنے ساتھ ذکر رب اور محبت اسکی کے اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اسکی سیدھی یعنے غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کے اور کیا اسکے کانوں کو سننے والا آیات حق کا اور کیا اسکی آنکھ کو دیکھنے والا یعنے دلائل وحدانیت کا اور صنعتوں پروردگار کا پس اوپر کان قیف ہیں اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے اسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اسنے کہ کیا خدائے تعالے نے دل اسکے کو یا کیا اسنے اپنے دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف اوپر کان الخ یعنے کان سبب ہونچانے اسکے کے کلمۂ حق کو مشابہت ساتھ قمع کے یعنے قیف کے رکھتے ہیں اور قیف اسکو کہتے ہیں کہ ظرف یعنے شیشہ کے منھ پر رکھکر اس میں سے روغن اور شراب اور مانند اسکے کے ڈالا جاتا ہے ظرف میں اسی طرح داخل ہوتا ہے سخن حق از راہ گوش کے دل میں اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے دل اس چیز کو اور ظرف اسکا ہوتا ہے یا ظرف کرتی ہے وہ چیز دل کو اور در آتی ہے اسمیں اور منظر اس معنی کے قلب کو مرفوع اور منصوب پڑھا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکھ کی راہ سے بھی دل میں چیزیں در آتی ہیں اور قرار پکڑتی ہیں اور ثابت رہتی ہیں اس میں جیسے کہ کان کی راہ سے بعد ازاں حاصل دونوں حکموں کا بیان کیا ساتھ قول اپنے کے وقد افلح الخ ہے (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اسکے کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے یعنے اسباب دنیا پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ دنیا استدراج ہے پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بطریق استشہاد کے یہ آیت کہ ہیچ معنے استدراج کے وارد ہوئی ہے پس جبکہ بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اسکے یعنے عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا انھوں نے امر و نہی اسکی کو کھولے ہمنے انپر دروازے ہر چیز کے یعنے دنیا کی نعمتوں کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دیے گئے یعنے مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک اور نعمتیں پکڑا ہمنے انکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر تھے نقل کی یہ احمد نے ف استدراج لغت میں پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنے سیڑھی کے ایک پایہ پر چڑھایا پھر اور پر اور استدراج حق تعالے کا بندہ کو یہ ہے کہ جب گناہ کرے بندہ دیوے اسکو نعمت تر و تازہ اور چھوڑ دے اور مہلت دے اسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے میرے حق میں پس توبہ اور استغفار گناہ سے نکرے اور مغرور ہو ناگہان اسکو گرفتار کیجیے عذاب میں پس گویا یہ بتدریج اسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے ہے (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِيْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص اہل صفہ سے مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنے اسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اہل صفہ میں سے پس چھوڑ گیا وہ دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف صفہ ایک جماعت تھی فقرا اور غربا صحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتے تھے اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد شریف سے کہ بیچ دیوار کے ساتھ چھت کے ایک جگہ تھی کہ جسوقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ خانہ کعبہ کیا گیا ہوا تو اس جگہ کو اسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت [illegible]

اور کبھی کم بھی ہوتے تھے اور کبھی زیادہ بھی اور انکے لیے نہ مکان تھا اور نہ مال اور نہ اولاد و مقام زہد و توکل میں منشغ تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن
یا وکرنے حدیثوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول ہوکر حاصل کرتا انوار کا کرتے تھے اور انکو اضیاف اللہ کہتے تھے اغنیا صحابہ خدمت انکی کرتے تھے اور
قوت پہونچاتے تھے اور اپنے گھر میں بطریق مہمانی کے لیجاتے اور کتنے ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تھے کہ حضرت کے گھر سے طعام کی لاتے تھے اور کبھی باعث
ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام کے ہوتے تھے چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت تکلم کیے گئے تھے انکے ساتھ بیٹھنے کا پس بار بار انکو
اپنے حضور شریف میں مشرف کرتے تھے اور فرماتے کہ میں تم میں سے ہوں اور بشارت دیتے انکو کہ آخرت میں تم ہوگے ساتھ ہوگے اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤگے
اور ابو ہریرہ بھی انھیں میں سے تھے ... بہت ہی اور انکا انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق
پیا تھا انکے ہو اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے تکلف ہو لیکن معنی ... رضی اللہ عنہم اجمعین ... حضرت نے جو دینار ان کے جو بنے پر داغ فرمایا ہے
اسکی وجہ کہ اگرچہ جمع کرنے اور نگاہ رکھنے ایک دینار اور دو دینار کے ... کے شرع میں گناہ نہیں ہو بلکہ اگر گنج ہے بعد ادا حق زکوۃ کے
تو منع نہیں منع وہ گنج ہو کہ اسمیں سے حق زکوۃ ادا کرے ولیکن شان اہل زہد ... دنیا کی ... اور سب سے چشم پوشیدہ کرکر اور بہت فقر الی اللہ اختیار
کرکر ... توکل اور فقر پہنچتے میں اور ہی ہو گویا ... اور توبیخ اور تجربہ کے ... کہ کوئی شخص اصحاب صفہ سے مراد ہو
کہ ایک مرد اصحاب سے مرلینے اصحاب صفہ سے تھا کہ نام و ہنام زہد و فقر کے میں اور انکی بہت میں بیٹھا اور دعوی حال انکی کا کرتا اور انکی جمع کرنے درہم و دینار کے
ہو اگرچہ اوروں پر کار آسان ہو ... اور توضیح مقصد کی اس مقام میں ہو کہ وہ دونوں تھے ساتھ ان ... کہ لوگ تصدق کرتے تھے انپر بنا بر رعایت حاجت
وفاقہ انکے کے پس وہ بہتر سائلین سے تھے یا از روے قال یا حال کے اور حلال نہیں کسی کو کہ سوال کرے اس حال میں کہ اسکے پاس ہو قوت ایک دن کا اور کم
حرام سو اتع ہوا کہ انکا باوجود ہونے دینار کے پاس انکے اور اسی طرح جو شخص کہ ظاہر کرے اپنے تئیں بصورت فقرا کے کہ پہنے کپڑے پھٹے یا بنا دے وضع مساکین کی
اور اسکے پاس کچھ ہو قسم نقود سے یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کے اور لیوے اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہو اور کھاوے تو وہ حرام ہے اسپر اور اسی طرح
جو کوئی ظاہر کرے اپنے تئیں عالم یا صالح یا شریف اور نفس الامر میں مطابق واقع کے اور دیا جاوے بسبب علم اسکے کے یا شرافت اسکے کے پس ہوگا حرام
اسپر اور منقول ہو کہ شیخ ابو اسحق گازرونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کھاتے ہیں طعام سے کہ موضوع تھا واسطے ستھروں کے پس کہا او کھانے والو
حرام کے پس باز رہے وہ کھانے سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہ ہو کچھ بقدر کفایت کے کھاوے وہ والا نہ کھاوے پس کہا بعضوں نے اور باز رہے بیٹھے پس کہا
سبحان اللہ ایک کو کہا حرام ہو واسطے ایک قوم کے اور حلال ہو واسطے اوروں کے پس چاہیے کہ فقرا سے جاورین اہل حرمین شریفین زادہما اللہ تعالی شرفا اور
کرکھاوے کوئی ان میں سے اس حال میں کہ وہ غنی شرعی ہو اوقاف میں سے کہ مخصوص ہو واسطے فقرا کے اور اسی طرح جو شخص کہ رہے مجاوروں میں کہ وقف کیے گئے
ہوں مساکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہو ابن ہمام نے ساتھ اسکے کہ غنی پر حرام کیا گیا ہو کہ رہے خانقاہوں کے مجاوروں میں اور اعتبار کرے کوئی ساتھ اس
روایت کے کہ مشہور ہوئی ہو کہ اوقاف حرمین کے عام ہیں واسطے فقیر و غنی کے پس پر تقدیر صحت اسکی کے نہیں صحیح ہو وقف ہاں ہاں ... تزدیک فقہا کے جیسے کہ بیان
وعن ابي بردة ... قال ... هل لك في ... ابي هاشم بن عتبة يعوده فبكى ابو هاشم فقال ما يبكيك يا خال او وجع يشئزك ام حرص على الدنيا قال كلا ولكن
رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد الينا عهدا ... قال ... ما انما يكفيك من جمع المال خادم ومركب في سبيل الله واني اراني قد جمعت
... رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة اور روایت ہو معاویہ بن ابی سفیان سے کہ گئے وہ اپنے ماموں پاس کہ نام انکا ابو ہاشم بن عتبہ تھا واسطے
عیادت انکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رلایا تجکو اے ماموں میرے کیا بیماری نے قلق و اضطراب میں ڈالا تجکو یا حرص دنیا نے قلق و
اضطراب میں ڈالا کہا ابو ہاشم نے یوں نہیں ہے باعث نہیں ہو کہ جو کہا تو نے ولیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وصیت کی تھی ہمکو یعنے صحابہ کو کہ عمل کیا مین نے اسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نے کی تھی کہا ابو ہاشم نے کہ سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے سوائے اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال سے یہ ایک خادم اور ایک سواری کہ اسپر راہ خدا مین جہاد کرے تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنے تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نے مال نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ ارانی ساتھ پیش ہمزہ کے بمعنی ظن کے ہے یعنے گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے ہے یعنے دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ش ح (وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ) اور روایت ہے ام درداء سے کہ بیوی ابو درداء کی تھین کہا کہ کہا مین نے ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ نہین مانگتے تم یعنے مال و منصب آنحضرت سے یا اصحاب سے جیسے کہ مانگتا ہے فلانا۔ اور فلانا پس کہا ابو درداء نے کہ اس سبب سے نہین مانگتا ہون کہ سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمہارے گھاٹی ہے دشوار نہین گذرنے کا اس سے بطریق سہولت گرانبار پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین یعنے ساتھ ترک کرنے طلب کے اور بوجھ کرنے کے اور قلت مال کے واسطے چڑھنے کے اس گھاٹی پر ف گھاٹی دشوار حاصل ہے درمیان تمہارے اور درمیان داخل ہونے جنت کے اور مراد اس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اسکے ہین اور گرانبار یعنی اٹھانیوالے بوجھ مال وجاہ کے اور وسعت حال کے اور اسیلیے کہا گیا ہے فاز المخففون وہلک المثقلون ش ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہے پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے کہا اصحاب نے کہ کوئی نہین ہے ایسا کہ چلے پانی پر اور تر نہون قدم اسکے فرمایا آنحضرت نے اسی طرح دنیا دار سلامت نہین رہتا گناہون سے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے گناہون سے کہ لازم ہے محبت دنیا کی رکھنے والون کے لیے اس مین خوف شدید دلاتا ہے غنیون کے لیے اور نہایت رغبت دلاتی ہے زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہے آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکھتا ہے اسکے نقصان مین یہ کہ داخل ہونگے فقرا جنت مین پہلے اغنیا کے پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ش ع (وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ) اور روایت ہے جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ جمع کرون مین مال اور ہوؤن مین تجارت کرنے والون مین سے ولیکن وحی کی گئی ہے طرف میرے یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنے والون مین سے یعنے نمازیون مین سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجکو موت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ابی مسلم سے ف یعنے ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصا نماز کے مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک مشغول اس مین رہون مجکو فرصت مشغول ہونے کی ساتھ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کے کہان ہے ش ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنے کے اپنے عیال کے لیے اور واسطے احسان کرنے کے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے حالانکہ ہوگا چہرہ اسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا یعنے بسبب کمال نور اور نہایت سرور کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنیوالا ہے مال مین اور فخر کرنیوالا ہے یعنے فقرا پر بسبب مال کے جیسے کہ طریقہ اغنیا کا ہے اور ریا کرنیوالا ہے یعنے اگر تصدیق کرتا ہے تو بطریق ریا اور دکھلانے لوگون کے کرتا ہے ملیگا خداے تعالے سے اس حالت مین کہ اللہ تعالے اسپر ہوگا خفا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ف

اے عزیز میرے بیچ طلب کرنے مال حلال کے بقصد زیادہ کرنے مال کے اور فخر کرنے کے آپس میں اور ریا کرنے کے تو یہ حال ہے بیچ طلب کرنے مال حرام کے کیا حال
ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا طلب کرنے حرام کا واسطے اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ نہیں ہے یہ کار اہل اسلام کا اور اسلیے
نہیں ذکر کیا کہ وہ فحوائے کلام سے آپ ہی سمجھا جاویگا ح ع (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ
فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر یعنے مال کثیر خزانے ہیں کہ ان خزانوں کے لیے کنجیاں ہیں یعنے باعث لوگ ہیں کہ خزانے کھولتے ہیں اور بخشتے ہیں پس خوشی موجود ہے اس
بندہ کے لیے کہ کیا ہے اسکو خدائے تعالی نے کنجی واسطے خیر کے یعنے سبب کھلنے دروازوں نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہے
اس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اسکو خدائے تعالے نے کنجی شر کا اور سبب کھلنے دروازہ اسکے کا اور سبب بند ہونے دروازے خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یہ ترجمہ
وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کے سے لکھا گیا ہے اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ یہ خیر یعنے یہ جنس خیر پوشیدہ معلوم سے کہ مانند محسوس کے ہے خزائن ہیں یعنے انواع کثیرہ جمع
کی گئیں پوشیدہ کی گئیں رکھی گئیں درمیان بندوں اسکے کے اور واسطے ان خزانوں کے کنجیاں ہیں یعنے اسکے بندوں کے ہاتھ وہ جو بمنزلہ کلیوں اسکے کے ہیں
اور کنجی واسطے خیر کے یعنے از راہ علم اور عمل کے یا از راہ مال اور حال کے اور کنجی واسطے شر کے یعنے واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کے
ساتھ بھائی مسلمانوں کے کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہے کہ رغبت کریں اسمیں سب مانند عقل کے مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کے اور شر ضد اسکی ہے اور خیر اور شر
فائدہ دیتے ہیں یہ کہ ہو خیر واحد شر دوسرے کے مانند مال کے کہ اکثر ہوتا ہے خیر واسطے زید کے اور شر واسطے عمرو کے انتہی اور اسی طرح علم بہ نسبت بعض کے حجاب کا
سبب عذاب کا اور بہ نسبت اوروں کے سبب قربت کا طرف اللہ تعالے کے اور قیاس کرو اسپر اور عبادتوں کو کہ بعضے انمیں سے باعث عجب اور غرور کا ہیں اور بعضی
باعث نور و سروری کی اور مانند تلوار اور گھوڑے اور مانند انکے کے کبھی ہوتے ہیں آلہ جہاد کے ساتھ کفار کے اور وسیلہ ہوتے ہیں داخل ہونے جنت کے اور کبھی انسے قتل
کیے جاتے ہیں انبیا اور اولیا اور پہونچتا ہے بسبب انکے نیچے کے درجے دوزخ کے میں ۔(وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهِ جَعَلَهُ
فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ) اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت نہ برکت دیجاوے واسطے بندے کے بیچ مال اسکے کے یعنے سبب
اسکے کہ خرچ کرے اسکو بیچ رضائے مولے اور عمارت عقبے اپنے کے گردانتا ہے اس مال کو پانی اور مٹی میں یعنے خرچ کرتا ہے بیچ بنانے عمارت کے کہ جو زائد ہے حاجت سے
۔(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهُ اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنے مال حرام کے سے بیچ عمارتوں کے اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتوں میں بنیاد اور جڑ ہے خرابی دین کی یا خرابی
عمارت کی نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر مال حلال سے صرف کرے تو موجب خرابی کا نہیں ہوتا اور بعضے
کہتے ہیں کہ معنے اس عبارت کے یہ ہیں کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سے کہ عمارت کے بنانے میں لازم آتا ہے اور باعتبار اس معنی کے حرام وہی بنانا ہے اور معنی کلمہ فی کے
مانند اسکے ہیں کہ کہتے ہیں بیچ اس حلقہ کے دو سیر لوہا ہے اور حالانکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہے نہ کہ ظرف لوہے کا ہے اور مراد خرابی سے خرابی دین کی ہے اور احتمال ہے
کہ مراد خرابی عمارت کی ہو یعنے بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اسکے کی ہے کہ آخر خراب ہوتا ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ اسی طرح ہے بعضی شرحوں میں
اور یہ بھی متصور ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سے بیچ عمارت کے یعنے عمارتیں اسلیے نہ بناؤ کہ وہاں بیٹھو اور فسق کرو اور ساتھ بیچوں کے
بیہودہ شغل رکھو اور یہ عمارتیں کہ اسمیں فسق کریں آخر کو خراب ہوتی ہیں ح اور ملا علی رح نے دو احتمال لکھے ہیں اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہ کہ دلالت کرتی ہے
حدیث اوپر جائز ہونے خرچ کرنے مال حلال کے عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہیں دلالت کرتی اسپر اور اسکو لکھا ہے کہ یہ مناسب تر ہے ساتھ باب کے ۔(وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عائشہ سے

اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دنیا گھر اس شخص کا ہے کہ نہیں گھر واسطے اسکے یعنے آخرت میں اور مال ہے واسطے اس شخص کے کہ نہیں مال واسطے اسکے
اور اسکو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اسکے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف دنیا گھر اس شخص کا ہے الخ چونکہ دنیا فانی ہے اور قیام اور زندگانی ہمیشہ
اسمین ممکن نہیں پس جسنے کہ دنیا گھر اپنا پکڑا گویا نہیں ہے اسکے لیے گھر اور اسی طرح دنیا مال اسکا ہے کہ نہیں اسکے لیے مال یعنے مقصود مال سے خرچ کرنا اسکا ہے بھلائیوں اور مرضیات
الٰہی میں اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی میں صرف کرین ضائع ہے اور حکم مالیت سے باہر ہے پس گویا مال نہیں اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیے
اور مال اسکے کو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور حقارت اسکے کے اور مرجع اس معنی کا بھی معنی اول کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اسکا ہے کہ نہیں گھر اسکے لیے آخرت
مین اور مال اسکا ہے کہ نہیں اسکے لیے غنا اور مال آخرت مین یعنے جسنے دنیا کو گھر ٹھہرایا اور مطمئن ہوا ساتھ اسکے اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ
اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا اور فرمایا یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ اسکے لیے آخرت مین گھر اور غنا نہیں ہوئیگا اور واسطے دنیا اور بقا اور فائدہ
اٹھانے کے بیچ اسکے جمع کرتا ہے دنیا کو وہ شخص کہ نہیں ہے عقل اسکو یا لام لفظ لھا مین زائدہ ہے یعنے جمع کرتا ہے دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہیں رکھتا ہے شرح مجمل معنے اسکے یہ ہین
کہ دنیا نہیں لیاقت رکھتی اسکی کہ گنی جاوے گھر مگر اسکے لیے کہ نہیں گھر اسکے لیے اور نہ لیاقت رکھتی ہے اسکی کہ گنی جاوے مال مگر اسکے لیے کہ نہیں مال اسکے لیے اور
مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اسکے کا ہے اس سے کہ گنے جاوین گھر یا مال اسکے لیے کہ ہے آخرت اسکے لیے قرارگاہ اور مال ہے ع (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ قَالَ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَیْثُ اَخَّرَھُنَّ
اللّٰہُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ مِنْہُ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ) اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ مین شراب ہے مجمع گناہون کی ہے یعنے سب گناہ اسمین جمع ہین اور اس سے وجود مین آتے ہین
اور عورتین جال ہین شیطان کی اور محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہے آدمی بسبب محبت دنیا کے کرتا ہے کہا حذیفہ نے کہ سنا مین نے حضرت سے
کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا ہے انکو خدا نے یعنے ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم
انکو چیزون ذکر کی گئی ہین نقل کی یہ تمام حدیث جیسے کہ مذکور ہوئی رزین نے نقل کی بیہقی نے جدا اس حدیث سے شعب الایمان مین حسن بصری سے بطریق ارسال
کے اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ف روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے بطریق مرفوع کے الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربھا وقع علی امہ
وخالتہ وعمتہ کہتے ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف زنا کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا
طرف پینے شراب کے پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئین اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ ترک دنیا سر ہے ہر عبادت کا کہا بعضون
نے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کرتے اسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا اسکو نہین گمراہ کرتے اسکو تمام مفسد کہا طیبی نے کہ تینون کلمات جامع ہین معنے
بہت سے گناہون کو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک انمین سے علیحدہ علیحدہ اصل ہے بہت سے گناہون کی ہے ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الْھَوٰی وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْھَوٰی فَیَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَیُنْسِی الْاٰخِرَۃَ وَھٰذِہِ الدُّنْیَا مُرْتَحِلَۃٌ ذَاھِبَۃٌ وَھٰذِہِ الْاٰخِرَۃُ مُرْتَحِلَۃٌ
قَادِمَۃٌ وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَکُوْنُوْا مِنْ بَنِی الدُّنْیَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّکُمُ الْیَوْمَ فِیْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِیْ دَارِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا عَمَلَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت ڈرانے والی ان چیزونکی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین
خواہش نفس اور درازی آرزو جینے کی یعنے ساتھ تاخیر عمل کے پس لیکن خواہش نفس کی جو کہ مخالف ہے ہدایت کے اور موافق ہے باطل کے پس بازرکھتی ہے قبول حق سے
اور متابعت اسکی سے اور لیکن درازی آرزو سے جینے کی پس بھلا دیتی ہے آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی
یعنے دنیا دمبدم چلی جاتی ہے اور آخرت دمبدم چلی آتی ہے اور واسطے ہر ایک کے دنیا اور آخرت سے بیٹے ہین یعنے تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالے

پس اگر کر سکو تم یہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کے سے پس کرو یعنے ایسے کام کرو کہ دنیا کی بیٹے گری سے نکلجاؤ اور تابع اور محکوم اُسکے نہو اسلیے کہ تم آج کے دن دنیا مین ہو گھر عمل کا اور جگہ کام کرنے کی ہے پس غنیمت جانو عمل کو پہلے آنے اجل کے اور نہین ہے حساب دنیا مین عمل پر اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہوو گے کہ نہین ہے عمل اُس مین بلکہ جگہ حساب کی ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف کوچ کرنے والی جانے والی ہے اس طرح سے کہ نہین جانتا صاحب اُسکا جیسے کہ نہین جانتا چلنے کشتی کو بیٹھنے والا اُسکا اور اس سے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اسکا بہت جلد سمجھا جاتا ہے اسلیے کہ اگر آخرت بجاے خود ہوتی اور دنیا اسطرف جاتی تو بھی آخر گذرجاتی اور تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بھی اس طرف سے اُدھر چلی آتی ہے اور دنیا اُدھر سے اُدھر چلی جاتی ہے درمیان راہ ہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب یعنے بحسب ظاہر کے بنسبت خاص کے والا روایت کیا گیا ہے حاشیہ الفصل قیل ان تمام ... ع ر ا وعن علی قال ارتحلت الدنیا مدبرۃ وارتحلت الاٰخرۃ مقبلۃ ولکل واحدۃ منہما بنون فکونوا من ابناء الاٰخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواہ البخاری فی ترجمۃ باب) اور روایت ہے علیؓ سے یعنے بطریق موقوف کے کہا کوچ کیے جاتی ہے دنیا پشت دیے ہوے ، ... آتی ہے آخرت ... طرف ہمارے یعنے ظاہر ہے پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اسکا اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے بیٹے ہین پس ہو تم آخرت کے بیٹون مین سے یعنے ساتھ متوجہ ہونے کے طرف اسکے اور نہ ہو تم دنیا کے بیٹون مین سے یعنے ساتھ اعراض کرنے کے آخرت سے اور متوجہ ہونے کے طرف دنیا کے اسلیے کہ آج کے دن یعنے دنیا مین عمل ہے یعنے وقت عمل کا ہے اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنے دن قیامت کے حساب ہے اور نہین ہے عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمۃ الباب مین ف یعنے عنوان ایک باب مین بغیر اسناد موقوف حضرت علیؓ پر اور حدیث جابر سے معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہے اور مضمون اسکا مضمون اسکا ہے ح وعن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فقال فی خطبتہ الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہ البر والفاجر الا ان الاٰخرۃ اجل صادق ویقضی فیہا ملک قادر الا وان الخیر کلہ بحذافیرہ فی الجنۃ الا وان الشر کلہ بحذافیرہ فی النار الا فاعملوا وانتم من اللہ علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی اور روایت ہے عمروؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنے خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہے غیر ثابت حاضر کھاتا ہے اُس سے نیک یعنے مومن اور بد کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہین فرمایا اللہ تعالے نے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک وقت ہے معین وعدہ کی گئی ہے سچی یعنے متحقق و ثابت اور حکم کریگا آخرت مین بادشاہ قادر یعنے تمیز کرنیوالا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کے ساتھ ثواب وعذاب کے آگاہ ہو تحقیق خیر و خوبی ساتھ تمام اطراف انواع اپنے کے بہشت مین ہے آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھ انواع اپنے کے دوزخ مین ہے خبردار ہو پس عمل کرو یعنے نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب خدا سے خوف پر ہو یا یہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتے رہو اللہ سے کہ قبول ہوتا ہے یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیے جاوگے اپنے عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے نیکی دیکھیگا جزا اسکی یعنے آخرت مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے برا دیکھیگا شر اُسکی روایت کیا اسکو شافعی نے ف پیش کیے جاوگے اپنے عملون پر یہ عبارت محمول قلب پر ہے یعنے معنے اسکے اُلٹے ہین کہ عمل تمھارے پیش کیے جاوینگے تم پر یا یہ معنے ہین کہ تم پیش کیے جاوگے حضرت پروردگار تعالی کے جیسے کہ تمھارے عمل ہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ تم سامنے کیے جاوگے اللہ تعالے کے ساتھ افعال اپنے کے اور جزا دیے جاوگے اوپر اعمال اپنے کے مانند پیش کرنے لشکر کے امیر پر ح وعن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایہا الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہا البر والفاجر وان الاٰخرۃ وعد صادق یحکم فیہا ملک عادل قادر یحق فیہا الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الاٰخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعہا ولدہا اور روایت ہے شدادؓ سے کہا اُنسے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہو کھاتا ہے اس دنیا سے نیک و بد یعنے مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہے سچا یعنے واقع غیر کاذب ہے حکم کریگا اُسمین بادشاہ عادل قادر یعنے غیر جاہل ثابت رکھیگا اُس مین حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنے متمیز اور جدا کردیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب و عذاب کے ہو و تم آخرت کے

بیٹوں میں سے اور ہو تم دنیا کے بیٹوں میں سے اسلیے کہ تحقیق ہر ماں تابع ہوتا ہے اسکا بیٹا اسکا ف اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ ہے اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہے
یعنے پس جو طالب و مستغرق دنیا کے ہیں وہ اسکے ساتھ دوزخ میں ہونگے اور جو طالب آخرت کے ہیں وہ اسکے ساتھ جنت میں ہونگے یہ تو ملا علی رح نے لکھا ہے
اور حضرت شیخ رح نے بعد حدیث کے لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق اسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اسکی کریگا
اور کام اسکے لیے کریگا ۱ ع (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْهَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ
یَا اَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِمَّا کَثُرَ وَاَلْهٰی رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلوع ہوتا ہے
آفتاب مگر کہ دونوں پہلو اسکے میں دو فرشتے ہیں کہ پکارتے ہیں سناتے ہیں خلائق کو یعنے سنتے ہیں اس ندا کو خلائق سوائے جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف پروردگار
اپنے کے یعنے طرف حکم اسکے کے باطاعت کر کر اور طرف سے رجوع ہو طرف اسکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت
کرے یعنے امر دین میں یا زاد عقبی میں بہتر ہے اس مال سے کہ بہت ہو اور باز رکھے عبادت خدائے تعالے سے اور خوشحالی سے اور روایت کیں یہ دونوں حدیثیں ابو نعیم
نے کتاب حلیہ میں ف شاید کہ بھید نہ سنانے جن و انس کے میں یہ ہے کہ نہ اٹھ جاوے تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پھر اگر کوئی کہے کہ یہ ندا واسطے تنبیہ آدمیوں کے
ہے اور جب انھوں نے نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگے جواب اسکا یہ کہ کفایت کرتا ہے انمیں خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان میں سے خطاب خاص
انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہے یہانتک کہ باز رکھا انکو اسنے متوجہ ہونے سے طرف ذکر اللہ تعالے کے اور عبادت اسکی کے
پس کہا گیا انکو کہ کہانتک یہ غفلت اور اعراض کرو اللہ سے آؤ طرف عبادت رب اپنے کے ۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِکَةُ مَا قَدَّمَ
وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنے حضرت سے
نقل کرتے تھے کہ جسکو حدیث مرفوع کہتے ہیں کہا ابو ہریرہ نے جس وقت کہ مرتا ہے آدمی کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں فرشتے کہ کیا آگے بھیجا یعنے اعمال خیر سے اور کہتے ہیں آدمی
کہ کیا پیچھے چھوڑا یعنے نظر ملائکہ کی عمل پر ہے اور نظر آدمیوں کی مال پر ۳ (وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْهِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَی الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا
یَذْهَبُوْنَ وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ وَاِنَّ دَارًا اَنْتَ اِلَیْهَا تَسِیْرُ اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ اَنْتَ مِنْهَا تَخْرُجُ رَوَاهُ رَزِیْنٌ) اور روایت ہے امام مالک سے
کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنے بیٹے کو کہ اے بیٹے میرے تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنے عہد آدم سے آج کے دن تک انپر مدت اس چیز کی کہ وعدہ دیے جاتے ہیں ساتھ اسکے یعنے بعث اور
حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کے جلدی چلے جاتے ہیں اور تحقیق تو اے بیٹے میرے تحقیق پشت دی ہے تو نے دنیا کو جیسے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف
یعنے روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہے گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہے تو طرف اسکے بہت نزدیک ہے طرف تیرے اس گھر سے کہ نکلتا ہے تو اس سے
نقل کی یہ رزین نے ف دراز ہوئی الخ معنے اسکے یہ ہیں کہ دراز و بعید ہوا ہے لوگوں پر وعدہ آنے قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلے جاتے ہیں
طرف اس چیز کے کہ وعدہ کیے گئے ہیں اسکا مانند قافلہ چلنے والے کے لیکن وہ نہیں جانتے مانند بیٹھنے والوں کشتی بھری ہوئی کے پھر بیان کیا اس معنی کو ساتھ قول
اپنے کے اور تحقیق تو الخ خطاب یہاں خاص بیٹے کو کیا اور مراد اس سے خطاب عام ہے کہ شامل ہے سب کے لیے اور آخر جملہ حدیث کی یہ دلیل ہے کہ جو کوئی ایک جگہ سے
نکلتا ہے ہر دم و قدم اس سے دور پڑتا ہے اور جس چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسکی جانب نزدیک آتا ہے ایک مسافت درمیان میں ہے کہ ہر دم روز اسکو قطع کرتا ہے اور
اس سے بہت نزدیک ہوتا جاتا ہے اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکے گی اور وہاں پہونچے گا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہے امر آخرت
سے ۴ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ
اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمرو سے کہ کہا اسنے کہا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا ہر مخموم دل کا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچی بات کو

جانتے ہیں ہم جو ہرگز جھوٹ نہ بولے پس کون ہے مخموم دل کا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے گناہ اس پر اور نہ ظلم کرنا اور حد سے گذرنا اور کدورت و کینہ اور حسد نقل کی ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف مخموم خم سے ہے یعنی جھاڑنے خاک اور کوڑے کے زمین اور کنوئیں سے پس بیان وارد ہے کہ دل اسکا جھڑا ہوا اور صاف ہے غبار اغیار سے اور پاک ہے برے اخلاق سے جسکو سلیم القلب کہتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور تقی ہے صاف دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سے اور تقی یعنی بچنے والا برے عقائد اور برے اخلاق سے اور صحابہ نے جو معنی مخموم القلب کے پوچھے احتمال ہے کہ وہ اس لغت کو نہ جانتے ہوں اسلئے کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتے تھے کہ صحابہ باوجود جاننے زبان عرب کے اور کمال فصاحت اور بلاغت کے نہ سمجھتے تھے اور معنی اسکے نہ جانتے تھے لیکن اضافت مخموم کی قلب کی طرف اور متعین ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نے بیان فرمایا اور یہ احتمال ظاہر ہے واللہ اعلم ش ع ح (وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع اذا کن فیک فلا علیک ما فاتک الدنیا حفظ امانۃ وصدق حدیث وحسن خلیقۃ وعفۃ فی طعمۃ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب پائی جاویں تجھ میں (ف مخاطب ہر شخص ہے) تو خوف تجھ اور ضرر نہیں ہے تجھکو فوت ہونے اور نہ ہونے دنیا سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کے اور حقوق بندوں کے اور حقوق نفس کے اور دوسرے سچی بات بولنی اور تیسرے نیک ذاتی اور چوتھے پارسائی کھانے میں یعنی پرہیز کرے حرام سے اور کھاوے مقدار حاجت پر اور بہت کھاوے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ضرر نہیں الخ یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئیں اور نفس نے سبب اسکے کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونے ثواب آخرت اور نعمتوں بہشت کا بہم پہونچا فوت ہونے نعمتوں دنیا اور شہوات اور لذات اسکے سے کیا غم ہے بلکہ اگر وہ ہوں تو خلل و وحشت کا رخنا جمعیت حضور میں اور کثافت اور ظلمت اور ہجوم لطافت و نور کے پیدا ہوتا ہے ح (وعن مالک قال بلغنی انہ قیل للقمان الحکیم ما بلغ بک ما نری یعنی الفضل قال صدق الحدیث واداء الامانۃ وترک ما لا یعنینی رواہ فی الموطا) اور روایت ہے امام مالک سے کہا پہونچا ہے مجھکو یہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم کے کس چیز نے پہونچایا ہے تجھکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نے کہ پہونچایا ہے مجھے اس مرتبہ کو سچ بولنے نے یعنی ملازمت سچ بولنے نے یعنی بات کہنے میں اور راوی کی بات نقل کرنے میں اور ادا کرنے امانت نے یعنی امانت مال ہو یا فضل اور چھوڑ دینے اس چیز کے کہ نہ نفع دے مجھکو اور ضرورت نہ ہو مجھکو اسکی روایت کی یہ مالک نے موطا میں کہ تصنیف امام مالک کی ہے حدیث میں ف اسی جگہ سے کہا ہے کہ حکمت راست گفتاری اور نیک کرداری ہے اور لقمان بھانجے ہیں ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اور بعضوں نے کہا کہ انکی خالہ کے بیٹے تھے اور اختلاف ہے درمیان علما کے اس میں کہ لقمان پیغمبر تھے یا نہیں اور ترجیح یہ ہے کہ وہ حکیم و ولی تھے اور آیا ہے کہ انہوں نے ہزار پیغمبروں کی خدمت اور شاگردی کی تھی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ لقمان نہ پیغمبر تھے نہ بادشاہ تھے ایک غلام کالے تھے کہ بکریاں چراتے تھے حق تعالیٰ نے انکو مقبول بنایا اور حکمت عطا فرمائی اور عقل دی اور اپنی کتاب میں ذکر انکا کیا ش ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجیء الاعمال فتجیء الصلوۃ فتقول یا رب انا الصلوۃ فیقول انک علی خیر فتجیء الصدقۃ فتقول یا رب انا الصدقۃ فیقول انک علی خیر ثم یجیء الصیام فیقول یا رب انا الصیام فیقول انک علی خیر ثم تجیء الاعمال علی ذلک یقول اللہ تعالیٰ انک علی خیر ثم یجیء الاسلام فیقول یا رب انت السلام وانا الاسلام فیقول اللہ تعالیٰ انک علی خیر بک الیوم اٰخذ وبک اعطی قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگے اعمال یعنی آوینگی شکلیں اعمال کی پس آویگی نماز پس کہیگی اے پروردگار میرے میں نماز ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پس آویگا صدقہ یعنی زکوٰۃ پس کہیگا اے رب میرے میں صدقہ ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آویگا روزہ پس کہیگا اے رب میرے میں روزہ ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آوینگے اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکے کہ اوپر اسی طرح کے کہ مذکور ہوئے فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے یعنی موقوف رکھیگا اللہ تعالیٰ ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور مہلت دیگا انکی درخواست

کی قبولیت کو بڑی وہمربانی سے پھر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہ دار ہونے اوامر واحکام کا ہو پس کہیگا اے رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہو یعنے سالم اور پاک تمام نقصانوں اور آفتوں سے اور سلامتی بخشنے والا بندوں کا تمام شدائد اور خوفوں سے اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنیوالا اور مطیع امر اور تابعدار تیرے حکم کا ہون اور فرمایا ہے تونے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہے سبب تیرے آج کے دن مواخذہ کرونگا یعنے مواخذہ کرونگا بسبب تیرے جس سے کہ مواخذہ کرونگا ساتھ دینے عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دونگا مین یعنے ثواب تو اصل ہے اور مدار ہے تجھپر امر طاعت و معصیت کا چاہ جو کچھ چاہتا ہے تو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کرے سوا دین اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اس سے وہ دین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانے والون سے ہے ف آوینگے اعمال بندون کے یعنے نیک اعمال خصوصا نزدیک خداوند تعالی کے تا حجت ہون اور شفاعت کرین اپنے کرنے والون کی یا جھگڑین اپنے ترک کرنے والون سے اور اعمال یا تو اچھی صورت مین آوینگے کہ اللہ تعالے انکو اچھی صورتین عطا فرماویگا جیسے کہ بعضی حدیثون اور آثار سے سمجھا جاتا ہے اور یا قدرت آلہی ثابت ہے او پر لانے اعراض کے اور کلام کروانے انکے سے اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیرے کے تا شفاعت کرون بندے کی باعتماد و قبولیت اور آبروے کہ تیری درگاہ مین رکھتی ہون کہ مجھکو ستون اپنے دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت مین بٹھایا ہے تونے اور فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ مجھکو دنیا مین منع کرنے والی فسق و فجور کی تھی مین امیدوار ہون آج کے دن کہ مانع غضب اور عذاب تیرے سے ہون مین پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تو اے نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کے ہے اور یہ توقف اور مہلت دینی ہے قبول شفاعت اسکے مین ساتھ پاکیزہ تر وجہ کے اور اپنے کلام کے یعنے تجھکو بھی فضل و شرافت ہے اور بجائے خود ہے لیکن شفاعت کا روصفت ایک دوسرے کی کہ اصل اور مبنی تیرا اور عبادتون ہمہ شکل تیری کا ہے اور جامع ہے تمام اچھی صفتون کا کہ وہ اسلام ہے جیسے کہ آتا ہے اور بیان ایک نکتہ ہے کہ کھڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اس ذات کے ہے کہ جامع ہو کمالات کی جیسے کہ ذات پاک مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات آلہی کی ہے کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کھلوا سکیگا مگر وہ اسی طرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کریگا جامع تمام صفات و کمال کا ہے جیسے کہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس بندے کی اور مجھکو ساتھ لطف اپنے کے نوازا تونے اور میرے حق مین فرمایا اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور مین ہون روزہ کہ مجھکو مخصوص کیا تونے ساتھ جزا خاص کے کہ سوائے تیرے کوئی اسکو جانیگا اور جینے کہ مجھکو پایا اور حرمت وحق نگاہ رکھا میرا بخشا تونے اور وعدہ بہشت مین جانے کا کیا تونے اس سے اور اسلام جو کلام مذکور کہیگا اسلیے کہ درباب شفاعت اسکو بہت دخل ہے کہ ابتدا اسا تھ تعظیم اور ثنائے آلہی کے کرے جیسے کہ حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اول ثنا خاص کردگار کی کرینگے بعد ازان شفاعت کرینگے پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کے ندا کریگا اور اپنے تئین بندہ مطیع کہیگا اس سبب سے شفاعت اسکی قبول ہوگی اور احتمال ہے کہ اسلام سے مراد ہو صفت رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلی مقامات اہل قرب و اصطفا کے ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم عم کے حق مین آیا ہے کلام مجید مین اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿ ش ع ﴾ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا) اور روایت ہے عائشہ سے کہا عائشہ نے کہ تھا واسطے ہمارے پردہ یعنے دروازہ کا یا دیوارگیری اسمین تصویرین تھین پرندجانورونکی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیے کہ مین جب دیکھتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو ف یہ تعلیل دلیل ہے اسپر کہ صورتین بہت چھوٹی تھین یا یہ فرمایا ہو پہلے حرام ہونے تصویرون کے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ دیکھنا اس اسباب کا کہ جمع کرتے ہین سامان آرائش اغنیا لیجاتا ہے فقراکی حلاوت قلوب کو ﴿ ش ع ﴾ (وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ) اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجھکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کھڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کے پس مانند اس شخص کے کہ رخصت کرنیوالا ہے ماسوای اللہ کو یعنے خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کے اور نہ کر ایسی بات کو کہ محتاج ہووے تو عذرخواہی کا بسبب اسکے

کلام کے کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہو کلام کرنے کو یاروں اور دوستوں اور تمام مسلمانوں سے یعنے ایسی بات نہ کہہ کہ اس سے پشیمان
ہووے تو اور محتاج عذر کرنیکا ہووے اور قصد مصمم کرا وپر ناامیدی کے اُس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ مین ہو یعنے قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کے
مال سے طمع منقطع کر ف ایک معنی تو رخصت کرنے کے وہ ہین جو مذکور ہوے اور ممکن ہو کہ مراد رخصت کرنا حیات کا ہو یعنے گویا کہ اخیر نماز تیری ہو اور یہ آخر وقت آخر
اوقات تیرے کا جیسے کہ مشایخ کی وصیتون مین آیا ہو کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز اپنی مین ایسا تصور کرے کہ یہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور
اور تعدیل سے ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ ہو طرف اسکے کہ انسیت پکڑنی لوگون سے علامت افلاس کی ہو اور غنائے قلبی یہ ہو کہ ناامیدی ہو اُس چیز سے کہ لوگون
کے ہاتھ مین ہو شرح ع اوعن معاذ بن جبل قال لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن خرج معه رسول الله صلى الله عليه وسلم يوصيه ومعاذ راكب ورسول
الله صلى الله عليه وسلم يمشي تحت راحلته فلما فرغ قال يا معاذ انك عسى ان لا تلقاني بعد عامي هذا ولعلك ان تمر بمسجدي هذا وقبري فبكى معاذ جشعا لفراق رسول
الله صلى الله عليه وسلم ثم التفت فاقبل بوجهه نحو المدينة فقال ان اولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا روى الاحاديث الاربعة احمد اور روایت
ہو معاذ بن جبل سے کہا جبکہ بھیجا اسکو یعنے ارادہ کیا بھیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی یا عامل کر کر طرف یمن کے نکلے ساتھ اسکے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم یعنے پہونچانے کے لیے اس حال مین کہ وصیت کرتے تھے اسکو اور معاذ تھے سوار اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ہمراہ سواری اُسکی کے پس جب فارغ
ہوے حضرت وصیت سے فرمایا اے معاذ تحقیق تو نزدیک ہو کہ نہ ملے تو مجھسے بعد سال عمر میری کے کہ یہ سال ہو اور شاید کہ تو گذرے اس مسجد میری پر اور قبر میری پر
پس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر التفات کیا آنحضرت نے یعنے منہ پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب
مدینہ کے اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین اور متصل ترین لوگون کے ساتھ میرے پرہیزگار ہین جو ہون یعنے عربی یا عجمی گورے ہون یا کالے ہون اشراف ہون یا رذالے
ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نے ف لفظ فاقبل الخ تفسیر ہو التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تھی کہ تا نہ دیکھین رونا انکا
اور ہو سبب رونے آپ کے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا اسپر کہ ضرور ہو چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبے کے پس تسلی دی حضرت نے انکو از راہ فعل کے اور قوت
کی زبان سے کہ تو جدا ہوگا مجھسے اور جدا ہوگا مدینہ سے اور پھر دیکھیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکھیگا تو مجھکو اور اشارہ کیا طرف اسکے کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا مین ہو
پس فرمایا کہ قریب ترین لوگون کے ساتھ میرے یعنے ساتھ شفاعت میری کے یا قریب ترین لوگون کے طرف تدبیر سے کے متقی ہین الخ اور جہان ہون یعنے مکہ مین ہون یا
مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین وغیر ذلک پس دیکھ طرف رتبہ اویس قرنی کے یمن مین بسبب کمال تقوی کے اور طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین
شریفین کے کہ انھون نے باوجود دور ہونے کے تقوے سے کیا درجہ پایا اور یہ بسبب ترک تقوی کے کیسے محروم رہے مقام قرب سے بلکہ اشقی ہوے بسبب ہجو
اپنے حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہو معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیے اور ہمارے فراق پر غم نہ کھا جبکہ متقیون سے ہووے تو صورت مین اگرچہ جدا ہو تا ہو
مین ہمارے ساتھ ہی ہو تو اور طیبی نے کہا کہ یہ تسلی ہو معاذ کو بعد از خبر دینے کے اسکو ساتھ رحلت اپنی کے یعنے جبکہ پھر کر آوے تو مدینہ کو اقتدا کر ساتھ متصل ترین اور
قریب ترین آدمیون کے ساتھ میرے کہ متقی ہین اور کہا کہ یہ کنایہ ہو ابوبکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونگے جیسے کہ حدیث جبیر بن مطعم مین
آیا ہو کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرت کے اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پھر آنا اور وقت اُس عورت نے کہا کہ اگر آؤن مین اور آپ کو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو
کیا کرون مین گویا کنایہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوے مجھکو تو تو ابوبکر کے پاس آنا اشارہ کیا انکی خلافت کا بعد اپنے اور
اس حدیث مین رغبت دلائی ہو حضرت نے اوپر رعایت کرنے تقوے کے اور اسمین تسلی ہو واسطے بقیہ امت کے کہ جنھون نے نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ صحبت
کا کہ اگر تقوے کرینگے تو تقرب حاصل ہوگا حضرت سے اللھم ارزقنا ہذہ النعمۃ شرح ع او عن ابن مسعود قال تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن يرد الله ان
يهديه يشرح صدره للاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان النور اذا دخل الصدر انفسح فقيل يا رسول الله هل لذلك من علم يعرف به قال نعم التجافي

مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا ابن مسعودؓ نے کہ پڑھی آنحضرتؐ نے یہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہے اللہ ہدایت کرنے کا یعنے ہدایت خاص کا کہ پہونچاوے اُسکو طرف مقام اختصاص کے کھولتا ہے اور فراخ کرتا ہے سینہ اُسکا واسطے اسلام کے یعنے واسطے شرائع اسلام کے بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنے نور ہدایت داخل ہوتا ہے سینہ مین کھلجاتا ہے اور فراخ ہوجاتا ہے سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر جن کہ پہچانی جاوے وہ حالت ساتھ اس نشانی کے فرمایا آنحضرتؐ نے ہان اسکے لیے نشانی ہے دور ہونا گھر غرور کے سے یعنے دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اسکے لوگون کو فریب دیتا ہے اور مراد دور ہونے سے زہد اختیار کرنا ہے اور رجوع کرنا طرف آخرت کے کہ جگہ ہمیشگی کی ہے اور مستعد رہنا واسطے موت کے پہلے اُترنے اُسکے کے یعنے ساتھ کرنے توبہ کے اور سبقت کرنے کے طرف عبادت کے اور صرف کرنے وقت کے طاعت مین ف یعنے قبول کرتا ہے تمام شرائع اسلام کے اور شیرین معلوم ہوتی ہے اسکے مذاق مین تلخی ان احکام کی کہ مقرر کیے ہین اللہ تعالے نے اور حکم کیا ہے اُنکا اور قلب حقیقت مین عرش رب ہے جیسے کہ حدیث قدسی مین آیا ہے لایسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنے والی اور فریب دینے والی اور عہد شکن ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ولا یغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہے اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنے دھوکے کے ہے کہ گمان کرتا ہے اُسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین اُسی دھوکے مین پڑ رہے ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلے آنے موت کے باظاہر ہونے مقدمات اسکے کے کہ مرض ہے اور بہت بڑھاپا کہ نہ قادر ہوا ہین اوپر حاصل کرنے علم کے یا عمل کے اور اُسوقت ندامت نفع نہ دیوے؛

ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ خَلَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُہْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّۃَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْہُ فَاِنَّہٗ یُلْقَی الْحِکْمَۃَ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی خلادؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہے زہد یعنی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سے پس نزدیکی ڈھونڈھو اُس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے اور دیا جاتا ہے حکمت نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سے طرق سے ثابت ہوئی ہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ پوچھے گئے کہ کونسا مومن بہت دانا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہے مراد ہے اُس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالے حکمت عطا فرماوے اسکی بڑی فضیلت آئی ہے فرمایا اللہ تعالے نے ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہے کہ ہے مرشد کامل کرنیوالا پس واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کرے ہمنشینی اُسکی اور حاصل کرے ہمکلامی اُسکی کہا ہے بعض عارفین نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکھو تو صحبت رکھو ساتھ اُسکے کہ وہ صحبت رکھے ساتھ اللہ کے اور علامت صحت احوال اسکے کی بعد تصحیح اقوال و افعال اسکے کے وہ ہے کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامت انشراح صدر سے یا ین حدیث کہ مؤثر ہو صحبت اُسکی جمیع امور مین اور بے رغبت کرے یارون اپنے کو دنیا سے یعنے تحصیل مال و جاہ سے اور زیادتی قدر حاجت سے کہ پہونچاوے طرف زاد عقبے کے پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہے رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ

شع **بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا کَانَ مِنْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کے اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنے قدر ضرورت کے ف مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہے اور دونون مضمونون ذکر کیے گئے کے جمع کرنے مین نکتہ یہ ہے کہ حضرت کی اوقات بسری بھی بطور فقرا کے تھی مانند اکثر انبیا اور اولیا کے اور فقرا کی فضیلت مین یہ بات کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہے اس مین کہ فقیر صابر افضل ہے یا غنی شاکر بعضے کہتے ہین کہ غنی شاکر افضل ہے کہ اُسکے ہاتھ سے خیرات اور تقرب کی چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کے اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بھی بیچ شان اغنیا کے آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کے گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تھا اور حدیثین باب کی تمام دلیلین اُنکی ہین اور حق یہ ہے کہ اختلاف

بیچ مناسبت فقر اور غنا کے ہے مطلقًا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبھی صلاح کار غنا مین ہوتا ہے اور کبھی فقر مین جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جب پروردگار تعالےٰ بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو جس چیز مین صلاح حال اُسکے کا ہوتا ہے وہ دیتا ہے خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسی طرح بیچ تمام صفتون مختلفہ کے واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمہ سے منقول ہے کہ اُنسے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہے یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونون سے بہتر ہے اور اسمین اشارہ ہے فضیلت فقر پر یعنے فقر ایک نعمت ہے کہ اُسپر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہے کہ اُسپر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی رحمہ اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جب تک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کے ہمسے نہ کروالیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتھ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا چاہیے کہ بعضون نے فقیر و مسکین مین فرق کیا ہے کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضون نے عکس اُسکے کہا ہے اور مراد فقراء سے بیان فقیر اور مسکین مین شرح

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دھکیلے گئے دروازون سے اگر قسم کھاوین اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ اُنکو قسم مین نقل کی یہ مسلم نے ف دھکیلے گئے الخ یعنے روکے گئے دروازون سے ساتھ ہاتھ یا زبان کے اور معنے یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازے پر جا کھڑے رہین تو اُنکو اپنے گھر مین نہ آنے دے بسبب نہایت حقارت اُنکی کے لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے دھکیلے گئے تو مجلسون مین آنے سے بطریق اولی منع کیے جاوینگے اور یہ اسلیے ہے کہ چاہتا ہے اللہ تعالے چھپانا حال اُنکے کا خلق سے تاکہ نہ حاصل ہو اُنکو سوا اللہ تعالے کے اور کسی سے کچھ اُنسیت پس محفوظ رکھتا ہے اُنکو کھڑے رہنے سے ظالمون کے دروازون پر اور کھانے مال حرام اُنکے سے جیسے کہ بچاتا ہے آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کے سے پس نہین حاضر ہوتے وہ مگر اپنے مولے ہی کے دروازہ پر اور نہین سوال کرتے غیر اُسکے سے بسبب کمال شرم پروائی اُنکی کے اور مراد یہ نہین ہے کہ وہ دنیا دارون کے دروازون پر جاتے ہین اور وہ دھکیلتے ہین اپنے دروازون سے اور آنے نہین دیتے اپنے گھرون مین اسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سے اور اگر قسم کھاوین الخ یعنے اگر وہ قسم کھاوین خدائے تعالے کی کہ اللہ تعالے اس فعل کو کریگا یا قسم کھاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہے اللہ اُنکو اُس قسم مین کہ کرتا ہے وہ فعل یا نہین کرتا جیسے کہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین شرح حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ کے نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین کسی کام پر تو اللہ تعالے سچا کرتا ہے اُنکو مؤلف

(وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے مصعب بیٹے سعد کے سے کہ کہا گمان کیا سعد نے یہ کہ اُسکو فضیلت ہے اوپر اُس کسی کے کہ کمتر ہے اُس سے یعنے فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے جواب کے لیے اور اُنکے سنانے کے لیے نہین مدد کیے جاتے تم یعنے دشمنان دین پر اور نہین رزق دیے جاتے مگر برکت ضعیفون اور فقیرون اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے ف چونکہ سعد بہت سی فضیلتین رکھتے تھے مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کے اُنھون نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب مدد کرنے مسلمانون کے زیادہ ہے بہ نسبت اورون کے کہ نہ جیسے ہین پس حضرت نے اس گمان سے باز رکھا اُنکو کہ یہ گمان تم نہ رکھو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نہ کرو اُنپر کہ تم ہی اُنکی برکت و دعا سے بہرہ مند ہوتے ہو شرح

(وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسامہ بن زیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنے شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تھے اکثر اُن لوگون کے کہ داخل ہوئے بہشت مین غریب اور دولتمند ٹھہرائے گئے ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا اُنکو جانیکا طرف دوزخ کے یعنے مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور مآل ان سبھونکا بہشت ہے اور کافر یکقلم دوزخ ہی مین جاوینگے اور کھڑا ہوا مین دوزخ کے دروازہ پر پس ناگہان اکثر اُنکے داخل ہوئے ہین اُس مین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری اور

سلم نے ف یعنے بسبب کثرت خواہش کرنے انکے کے دنیا کی اور بسبب روکنے انکے کے دون کو راہ عقبیٰ سے روز ٹھہرائے گئے الخ یعنے جین والے اس دنیا
فانی کے کہ مال و منصب والے ہین ٹھہرائے اور روکے جاوینگے میدان قیامت مین واسطے دینے حساب دینے کے اور نہ مین ہونگے بسبب کثرت اموال
اپنے کے اور وسعت جاہ کے اور لذت حاصل کرنے کے دنیا مین اور بہرہ مند ہونے کے موافق شہوات نفس و ہوا کے اسلیے کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہے اور
حرام انکا سبب عذاب کا ہے اور فقرا اس سے بری ہونگے کہ نہ حساب دینا ہے نہ دینگے اور نہ روکے جاوینگے بلکہ چالیس برس پہلے اغنیا کے داخل ہونگے جنت
مین عوض مین ان نعمتون کے کہ دنیا مین فوت ہوئی تھین شرح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ
اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا مین
بہشت مین پس دیکھے مین نے اکثر اہل بہشت فقرا اور جھانکا مین نے دوزخ مین پس دیکھین مین نے اکثر رہنے والی اسکی عورتین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنیون سے دن قیامت کے جنت مین نقل
کی یہ مسلم نے ف چالیس برس یعنے مقدار چالیس برس اس دنیا کے اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم خاص فقراے مہاجرین ہی کے لیے ہے اور اغنیا
سے بھی اغنیاء مہاجرین کے مراد ہین اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث مین معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کے پہلے داخل ہونے کی یہ ہے کہ اغنیا بسبب
حساب دراز کے رکے ہونگے میدان حشر مین اور فقرا بلا حساب جنت مین داخل ہو کر چین مین ہونگے شرح (وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَہٗ جَالِسٍ مَا رَاْیُکَ فِیْ ھٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ ھٰذَا وَاللّٰہِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاْیُکَ فِیْ ھٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ھٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا یُنْکَحَ
وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا یُسْمَعَ لِقَوْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے سہل بن سعد
سے کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس آپ کے بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا ہے تو اس شخص گذرنے والے کے
حق مین یعنے یہ اچھا ہے یا برا ہے پس کہا اس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنے والے کا پوچھا تھا یہ شخص ہے اشراف لوگون مین سے قسم ہے اللہ کی یہ شخص
لائق ہے سکے کہ اگر پیغام کرے نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوے اس سے اور اگر سفارش کرے یعنے کسی کی حکام اور سرداروں سے بیچ حاصل کرنے
نفع کے یا دفع کرنے بلا کے قبول کیجاوے سفارش اسکی کہا سہل راوی نے پس چپ رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے جواب سے پھر گذرا ایک اور
شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکے پاس کیا گمان ہے تیرا اس شخص کے حق مین پس کہا اسنے یا رسول اللہ یہ شخص فقراے مسلمین
مین سے ہے یہ شخص لائق ہے اسکے کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوے اور اگر سفارش کرے کسی کی نہ قبول کیجاوے سفارش اسکی اور اگر کہے کچھ بات
نہ سنی جاوے بات اسکی یعنے کوئی اسکی بات نہ سنے اور نہ التفات کرے طرف اسکے بسبب نہایت فقر اسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص
کہ تونے اسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہے بھری ہونے زمین سے مانند اس شخص کے سے کہ تونے تعریف کی اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے
اگر تمام زمین بھرے مثل اس شخص کے سے کہ تونے تعریف کی ہے بھر جاوے تو وہ کہ ایک مرد کہ تیرے گمان مین حقیر ہے بہتر اور زیادہ تر ہوگا اس سے مرتبہ اور فضیلت
مین اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اسکے سوال و جواب مین تنبیہ اسکے لیے اوپر فضیلت فقرا کے اور ایسی فضیلت جو حضرت نے
فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اسکی یہ ہے کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہے امر پروردگار کا بخلاف اغنیاے اغنیا کے کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر
رکھتے ہین قبول حق مین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکھا جاتا ہے علما کے شاگردون اور صلحا کے مریدون

کہ فقراء بہت جلد قبول کر لیتے ہیں حق بات کو اور اغنیاء حیل و حجت کرتے ہیں اس میں اور شخص اول بھی اغنیائے مومنین سے تھا نہ کافرون میں سے اسلیے کہ نہیں ہی مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیے کہ نہیں ہی خیر کفار میں یہانتک کہ کہا ہی بعضے علماء نے کہ جسنے کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی اُن میں کہ نہیں ہی خیر ان میں اور جزم نہیں کیا ہی اسکے کفر میں اسلیے کہ کبھی قصد کیا جاتا ہی ساتھ خیر کے یہ کہ وہ قریب تر ہی ساتھ حق کے مع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا نہیں پیٹ بھرا آل محمد نے یعنے اہلبیت انکے نے جو کی روٹی سے یعنے گیہون کی روٹی سے بطریق اولی دو دن پے در پے یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو دن الخ یعنے بلکہ اگر ایک دن پیٹ بھرا تو دوسرے دن بھوکے رہے بنا پر اسکے کہ حضرت نے اختیار کیا تھا فقر کو جبکہ پیش کیے گئے حضرت پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکہ کے سونے کے کر دین تمھارے لیے پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہ کہا ایکدن مین بھوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوون ایکدن پس شکر کرون اور اس مین سر یہ ہی اسپر کہ کہا جسنے کہ ہو گئے تھے حضرت اخیر عمر میں غنی یعنی مال بہت سا ہاتھ لگا حضرت کے لیکن اُسکو رکھا نہیں بلکہ خرچ کیا اُسکو اپنے پروردگار کی خوشی میں اور رہے ہمیشہ دل کے غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذارتے گئے راتین بھوک مین پے در پے حضرت اور اہل انکے کہ نہ پاتے تھے طعام شب کا اور تھی اکثر روٹی انکی جو کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ہمارے زمانہ مین فقراء سے نہیں بسر کرتا ہی زندگانی مانند بسر کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ افضل الانبیاء ہین پس حضرت کے فعل میں تسلی ہی فقراء کے لیے مع اور یہ بھوک حضرت کی اختیاری تھی ساتھ ترک کرنے دنیا کے اور لذتون اسکی کے اور قناعت کرنے کے قوت لایموت پر اور ایثار یعنے ترجیح دینے فقراء اور مساکین کے اور ترجیح دینے حاجات لوگون کے اپنے نفس کی حاجت پر مع (وَعَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی سعید مقبریؓ سے کہ نقل کی ابو ہریرہ سے یہ کہ وہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے انکے رکھی ہوئی تھی بکری بھنی ہوئی پس بلایا انھون نے ابو ہریرہ کو یعنے اسکے کھانے کے لیے پس انکار کیا ابو ہریرہ نے اسکے کھانے سے اور کہا یعنے بیچ عذر نہ کھانے کے کہ نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنے وفات پائی اور نہیں پیٹ بھر روٹی جو کی سے یعنے چونکہ حال حضرت کا ایسا تھا کھانا بھنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعُ نِسْوَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی انسؓ سے کہ وہ لے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنے بسبب بہت دنون رہنے کے اور تحقیق گرو رکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کے اور لیے اس سے کچھ جو واسطے اہل بیت اپنے کے اور روایت کیا انس نے کہتا ہی کہ تحقیق سنا مین نے انس سے کہ کہتے تھے نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کے صاع گیہوں نے اور نہ صاع اور دانون غلہ کے نے یعنے ذخیرہ نہیں کیا آپ نے رات کو غلہ کل کے لیے اور حالانکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے تھین نو بیبیان یعنے باوجود اسکے کچھ ذخیرہ نہ کرتے تھے نقل کی یہ بخاری نے ف شاید کہ وجہ قرض لینے کی یہودی سے یہ تھی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو یا اسلیے کہ گران نہون آپ انپر پس دیوین وہ آپکو شرم کر کر اور ظاہر تر یہ ہی کہ آپکو نہایت تنزہ منظور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین اجرت امت سے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالے نے قل لا اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکے واقع ہوا ہی ہمارے امام اعظمؒ سے کہ نہیں ٹھہرتے تھے بیچ سایہ دیوار اُسکے کہ مطالبہ کرتے تھے اس سے دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نے اپنی بیبیون کے لیے قوت ایک برس کا اکٹھا بھروا دیا جواب اسکا یہ کہتے ہین علماء کہ یہ نرکھنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تھا کہ فقر انکے حال پر غالب تھا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایکبرس کا اکٹھا

بھروا دیا اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ آل زائد ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی کہ آل فلان کہتے ہین اور مراد وہی فلان رکھتے ہین پس ذخیرہ نکرنا بنسبت حال مخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو کہ واسطے نفس شریف اپنے کے نہ کرتے تھے اور اگر بیبیون کے لیے ذخیرہ کرتے تھے تو منافات اس سے نہین رکھتا ؏ ح (وعن عمر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ہو مضطجع علی رمال حصیر لیس بینہ وبینہ فراش قد اثر الرمال بجنبہ متکئا علی وسادۃ من ادم حشوہا لیف قلت یا رسول اللہ ادع اللہ فلیوسع علی امتک فان فارس والروم قد وسع علیہم وہم لا یعبدون اللہ فقال اوفی ہذا انت یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لہم طیباتہم فی الحیوۃ الدنیا وفی روایۃ اما ترضی ان تکون لہم الدنیا ولنا الآخرۃ متفق علیہ) اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کہ داخل ہوا مین سو خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان حضرت لیٹے ہوے تھے اوپر بوریے کے کہ بنا ہوا تھا کھجور کے پٹھون سے نہ تھا درمیان حضرت کے اور درمیان بوریے کے بچھونا تحقیق نشان ڈالدیے تھے بوریے نے حضرت کے پہلو مین اس حال مین کہ سرھانے تکیہ رکھے ہوے تھے چمڑے کا کہ بھراؤ اسکا پوست خرما کا تھا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالے سے تا فراخی کرے تمھاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی انپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتے اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہی تو یہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کے اے ابن خطاب یہ یعنے فارس او روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین انکے لیے خوبیان اور لذتین انکی زندگانی دنیا مین یعنے آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگے اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووے انکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اوپر بوریے کی الخ یعنے بستر انکا یہ بوریا تھا کہ چارپائی پر ڈالا تھا یا زمین پر پڑا تھا اور بعضی عبارتون سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ اس چارپائی ہی کو کھجور کے پٹھے سے بنا تھا جیسے کہ چارپایون کو بان سے بنتے ہین اور رمال ساتھ پیش را اور زیر اسکے کے معنی مرمول کے معنی بنی ہوئی کے اور بھراؤ اسکا الخ یعنے تکیہ مین لیف بھرے ہوے تھے لیف ساتھ زیر لام کے اور جزم ی کے پوست خرما کو کہتے ہین جیسے کہ اغنیا روئی وغیرہ بھرتے ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر بھرتے ہین اور فراخی کرے یعنے رزق فراخ کرے آپ کی امت پر چونکہ دیکھا عمرؓ نے کہ آنحضرت نے فقر اختیار کیا ہی اور اپنے تئین اس حال سے رکھتے ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کے کہ تاب فقر کی نہ رکھینگے اور دشواری پڑیگی انپر مناسبت ساتھ حال ضعف انکے کے یہ دیکھا کہ فراخی ہو انکے لیے اور طیبی نے کہا کہ مقصود عمرؓ کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت کے لیے تھا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کے مناسب نہ جانا کہ انکے لیے دنیاے دنیہ خبیثہ طلب کرین جیسے کہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمرؓ نے دیکھا آنحضرت کو بیچ گھر تاریک گرم کے ایک بوریے پر لیٹے ہوے اور گھر کے کونون مین تگا کی کچھ چمڑے کے ٹکڑے دیکھے اور ایک دو باسن پڑے ہوے روئے عمرؓ فرمایا آپ نے کہ کیون روتا ہی تو اے بیٹے خطاب کے کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ آپکو دیکھتا ہون کہ رسول خدا کے ہو کر اس حال سے پڑے ہو اور قیصر وکسرے ناز ونعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اسکا ہی لیکن معنی اول مناسب تر ہین ساتھ قول انکے کے کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور روم الخ ؏ ح (وعن ابی ہریرۃ قال لقد رأیت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منہم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراہیۃ ان تری عورتہ رواہ البخاری) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سے نہین تھا ان مین سے کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہ اوڑھے اور کندھے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ نہ رکھتا تھا یا تہبند تھا اور یا کملی تھی کہ تحقیق باندھا تھا اپنی گردنون مین پس بعضے ان تہبندون اور کملیون مین سے وہ تھے کہ پہونچتے آدھی پنڈلیون تک اور بعضے پہونچتے دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضے اوضاع بیٹھنے مین بسبب ناخوش رکھنے اسکے کے کہ دیکھا جاوے ستر اسکا نقل کی یہ بخاری نے ؏ (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ہو اسفل منہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فہو اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم) اور روایت ہی اسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت نظر کرے ایک تمہارا طرف اُس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اُسکو اُسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اُسکے دیکھنے سے مستی ہو شکر حق کے اور غبطہ اُسکے حال پر ہو تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اُس شخص کے کہ وہ پست تر اور کمتر اس سے ہے یعنے تا شکر کرے اور خوش ہو مولی نعم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نظر کرو طرف اُس شخص کے کہ وہ کمتر ہو مرتبہ مین تمسے اور نظر نکرو طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تمسے مرتبہ مین پس یہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کے اور نظر نکرنا طرف زیادہ کے لائق تر ہے تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچی ہے ف حاصل یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص اُسکو کہ زیادہ ہو اُس سے حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین پہچانتا ہو کہ اُسکے لیے آخرت مین بسبب اُسکے وبال ہے تو چاہیے کہ دیکھے اُسکو کہ وہ کم ہے اُس سے دنیا مین اور کمتر ہے درجہ مین اُس سے باعتبار مال ومنال کے اور آخرت مین اُسکے لیے درجہ عالی ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہے اگرچہ کوئی کسی کی بہ نسبت اعتدال رکھتا ہو اور کوئی کسی کی بہ نسبت پس جسنے اپنے سے افضل کو دیکھکر نظر اپنے سے کم پر کی اُسکا حال اچھا ہوا اور اس مین اشارہ ہے اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ خود دیکھے اُسکی طرف کہ وہ کم ہو اُس سے تاکہ نہ حاصل ہو عجب و غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اُسپر یہ کہ خوب شکر ادا کرے اُسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہو نیچے اُسکے کوئی فقر مین تو لائق ہے یہ کہ شکر کرے اپنے پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اُسکے سبب رنج و افکار مین چنانچہ اسی لیے شبلی کسی دنیا دار کو دیکھتے تو کہتے اللہم اسألک العفو والعافیۃ فی الدنیا والعقبے اور آیا ہے کہ ایک شخص فقرا مین سے کھڑا ہو مجلس وعظ مین ایک ولی کے اور شکوہ کیا اُنسے کہ مین نے نہین کھایا ہے اتنی اتنی مدت سے کھانا مین پس کہا شیخ نے کہ جھوٹ بولا تو اے دشمن خدا کے اسلیے کہ اللہ نہین دیتا بھوک شدید مگر اپنے انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا ان مین سے تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چھپاتا تو خلق سے اس عنایت کو اور مجمل و خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہے دین خلل و زوال سے تو نہین پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کے پہونچنے کا حال و استقبال مین جیسے کہ منقول ہے کہ امام غزالی کے ایک مرید کو کسی نے مارا اور رنجیدہ کیا پس شکوہ کیا اُسنے اُنسے انھون نے کہا شکر آلہی کر اسلیے کہ بلا کبھی اس سے بھی بری ہوتی ہے پھر ڈالا گیا وہ ایک قید کے کنوین مین پس شکوہ کیا اُنسے پھر وہی پہلا سا جواب دیا انھون نے پھر ایک یہودی کے پاس جا پھنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تھا اور زنجیر مین باندھکر اپنے پاس رکھا اس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سے کیا حکم کیا امام نے صبر و شکر کرنیکا تب مرید نے بیقراری مین جواب دیا کہ کونسی بلا اشد ہوگی اس عذاب سے پس کہا امام نے جواب مین کہ وہ یہ ہے کہ رکھا جاوے تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین پہلے دولتمندون سے پانسو برس کہ آدھا دن ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے قیامت کا کہ مقدار اُسکی اُسدن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کے سے بموجب قول اللہ تعالے کے وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ مین جو آیا ہے فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلے عموم سے محمول ہے اوپر طویل ہونے اس دن کے کفار پر جیسے کہ لپیٹا جاویگا یعنے مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کارون کے یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالے کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علے الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نے کہ اگر کہے تو کیونکر تطبیق ہے اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جس مین چالیس برس کا فرق فرمایا ہے کہینگے ہم کہ ممکن ہے یہ کہ مراد اغنیاء سے اوپر کی حدیث مین اغنیاے مہاجرین ہون یعنے فقرا چالیس برس پہلے داخل ہونگے جنت مین اغنیاے مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیاے غیر مہاجرین مراد ہین پس تناقض نہ رہا اور توربشتی نے نہین لیا تطبیق اور اولی یہ ہے کہ کہا جاوے کہ تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سے کثرت ہے نہ تحدید پس کبھی تعبیر کیا اسکو چالیس برس کر کر اور کبھی پانسو برس کر کر ازراہ تفنن کے اور مآل دونون کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتھ چالیس برس کے جیسے کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر خبر دی دوسری بار ساتھ پانسو برس کے ازراہ فضل اللہ تعالے کے فقرا پر برکت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے تاپا اختلاف ساتھ اختلاف مراتب اشخاص فقراء کے ہر بیچ حال صبر اور رضا اور شکر انکے کے اور یہ ظاہر تر ہو اور مطابق ہو اس تقریر کے کہ جامع الاصول میں آگر کہا اس میں کہ وجہ جمع کی دونوں حدیثوں میں یہ ہو کہ پہلی حدیث میں جو چالیس برس پہلے کہا مراد اس سے یہ ہو کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنی حریص ست اور اس حدیث میں جو پانسو برس پہلے کہا تو مراد یہ ہو کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلے داخل ہونگے غنی راغب دنیا سے واللہ اعلم ش ع (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَائِھِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَۃُ لَا تَرُدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْھِمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُقَرِّبُکِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِلٰی قَوْلِہٖ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی زندہ رکھ مجھکو مسکین اور مار مجھکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں کے گروہ میں پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کس واسطے یہ دعا کرتے ہیں آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کر کے انکے اور فضائل اور حسن اخلاق سے داخل ہونگے بہشت میں پہلے دولتمندوں سے چالیس برس اے عائشہ نہ پھیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اسپر اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کھجور کے ہو اے عائشہ دوست رکھ تو مسکینوں کو یعنے دل سے اور نزدیک کر انکو یعنے طرف مجلس اپنی کے اسلیے کہ خدائے تعالی نزدیک کریگا تجھکو اپنے دن قیامت کے یعنے انکے نزدیک کرنے سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہو نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین یعنے سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہو ف مسکین مشتق ہو مادہ سکن سے بمعنے نہایت تواضع کے یا سکون و سکینہ سے ہو بمعنے وقار اور اطمینان کے اور قرار کے زیر احکام قدر کے اور اسمیں تعلیم ہو امت کو تا کہ پہچانیں فضیلت فقراء کی اور دوست رکھیں انکو اور ہمنشین ہوں انکے تا کہ پہنچے انکو برکت انکی اور اس میں تسلی ہو مسکینوں کے لیے اور آگاہ کرتا ہو اوپر علو درجات انکے کے اور جائز ہو یہ کہ ارادہ کیا جاوے مسکین کرنے سے یہ کہ کرے اللہ تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کے اور نہ مشغول کرے انکو ساتھ مال کے اسلیے کہ کثرت مال کی مقربین کے حق میں باعث محنت و وبال کی ہو آیا ہو کہ ایک پادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقراء اور صلحاء پر پس انھوں نے کچھ التفات نکی اسکی طرف اور متوجہ نہوئے اسپر پس کہا پادشاہ نے کہ تم کون ہو انھوں نے کہا کہ ہم ایک گروہ ہیں کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہو اور عداوت ہماری سبب ترک عقبے کی پس آگے بڑھا وہ انکے اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہیں تمھاری محبت کی اور نہ طاقت ہو ہمکو تمھاری عداوت کی اور پہلے دولتمندوں سے الخ اس جگہ سے وہم پیدا ہوتا ہو کہ فقراء پہلے اغنیاء کے داخل ہونگے بہشت میں اگرچہ اغنیاء پیغمبر ہوں اغلب ہو کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا عقل و شرف فقراء کا ہو اور طلب کرنا اپنے تقدم کا اغنیاء پر اور خوف تاخر اپنے کا بر تقدیر غنا کے ان انبیاء سے کہ فقراء میں نہ خوف تاخر اپنے کا فقراء غیر انبیاء سے فافہم بعد ازاں وصیت کی آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنے حال فقراء کے اور محبت کرنے انکے کی پس فرمایا اے عائشہ نہ پھیر الخ اور روایت کی ہو شیخ نے اور بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سے کہ انھوں نے سنا ابی سعید سے کہ کہتے تھے اے لوگو نہ برانگیختہ کرے تمکو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کے بغیر وجہ حلال سے اسلیے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا اللہ مار تو مجھکو فقیر اور نہ مار تو مجھکو غنی اور حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینوں کے پس تحقیق بد بخت ترین بدبختوں کا وہ شخص ہو کہ جمع ہو اسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کا ابو الشیخ نے کہ زیادہ کیا اس میں عمر ابی زرعہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیاء کے کہتا ہوں میں کہ اگر نہ ہوتی کوئی اور دلیل سوائے اس حدیث شریف کے تو البتہ کافی تھی یہ حجت واضح ہونے میں اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہو غنی شاکر سے اور حدیث الفقر فخری و بہ افتخر باطل ہو نہیں کچھ اصل اسکی بنا بر تصریح کرنے حفاظ کے عسقلانی وغیرہ حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہو یقینا اور بر تقدیر اسکی صحت کے محمول ہو فقر قلبی پر کہ باعث ہوتا ہو جزع فزع کا اور نہ راضی ہونا قضا و قدر اور اعتراض کرنا اوپر قسمت پروردگار کے اور روایت کیا گیا ہو الفقر شین عند الناس وزین عند اللہ یوم القیٰمۃ نقل کی یہ دیلمی نے ش ع ج (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہو ابی درداء سے کہ انھوں نے نقل کی

علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنے کے اسلیے کہ رزق دیے جاتے ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیے جاتے ہو دشمنون پر مگر
برکت ضعیفون اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بیچ ضعیفون یعنے فقیرون اپنے کے ساتھ احسان کرنے کے اُنسے یا مراد ضعیفون سے مظلوم ہین اگرچہ غنی ہون
انکی مدد کرو حاصل یہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا انکی کے اور لفظ تنصرون مین تنویع کے لیے ہی اور منع ہی اُنکو روایت ابو داؤد کی اور احتمال ہی کہ شک راوی
کے لیے ہو اور ببرکت ضعفاء اپنے کے یعنے ببرکت وجود انکے کے اور احسان انکا وجود انکا ہی اسلیے کہ ان مین اقطاب بھی ہوتے ہین اور اوتاد بھی اور بسبب انکے
انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نے کہ ڈھونڈھو تم مجکو بیچ محافظت حقوق انکے کے اور خوش کرنے دلون انکے کے اسلیے کہ تحقیق مین انکے ساتھ ہون تن سے
بعض اوقات مین اور جان و دل سے جمیع اوقات مین پس جسنے اکرام کیا انکا اکرام کیا میرا اور جسنے انکو ایذا دی اُسنے مجکو ایذا دی اور مؤید ہی اسکو حدیث قدسی
من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب ش ع (وَعَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَسِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ رَوَاہُ فِیْ
شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی امیہ بیٹے خالد بیٹے عبد اللہ بیٹے اسید کے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت طلب فتح کرتے یعنے کفار پر اللہ تعالی
سے ساتھ برکت دعا فقراء مہاجرین کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **ف** صعالیک جمع صعلوک کی ہی مانند عصفور کے یعنے فقیر کے اور ملا علی قاری
رح نے معنے اس جملہ کے یہ لکھے ہین کہ طلب فتح کرتے تھے بواسطہ فقراء مہاجرین کے اور ببرکت دعا انکی کے اور بعد اسکے ابن ملک سے یہ نقل کی ہی کہ طلب
فتح کی کرتے تھے بواسطہ فقراے مہاجرین کے اسطرح کہ فرماتے اللّٰہُمَّ انْصُرْنَا عَلَی الْاَعْدَاءِ بِعِبَادِکَ الْفُقَرَاءِ الْمُہَاجِرِیْنَ انتہی اور حضرت شیخ نے بھی یہی معنے نقل
کیے ہین اور بعد ازان یہ لکھا ہی اس مین نہایت بزرگی ہی فقراکی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے ثابت کی اور مخصوص اور مشرف کیا انکو ساتھ
اسکے کہ ببرکت انکی طلب فتح کی کرتے تھے مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا انتہی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ
فَاجِرًا بِنِعْمَۃٍ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا ہُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِہٖ اِنَّ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ رشک مت لیجا کسی فاجر پر یعنے کافر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کے کہ رکھتا ہو اسلیے کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ یا کیا چیز پیش آنیوالی ہی اسکو
بعد مرنے اسکے کے یعنے قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب اُٹھاویگا تحقیق فاجر کے لیے نزدیک خدا کے قاتل ہی یعنے ہلاک کرنیوالا
ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اسکی شان سے یہ ہی کہ قتل کر ڈالے کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی مراد رکھتے تھے حضرت اس سے آگ نقل کی یہ
شرح السنہ مین **ف** یہ تفسیر کی ہی اُسنے کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سے کہ نام اُسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور بسبب نعمت کے کہ وہ اس مین ہی یعنے اسکی درازی عمر
کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال وجاہ کی دیکھکر اُسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہے تو مثل اسکے اپنے لیے ش ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُہٗ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْیَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ ہی مومن کا اور قحط ہی اسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سے جدا ہوتا ہی قیدخانہ سے اور قحط سے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** قیدخانہ اور
قحط ہی کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنے ہرچند کہ ناز و نعمت دنیا اسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت ان نعمتون کے کہ اسکے لیے دار آخرت مین رکھی ہین حکم
قیدخانہ اور قحط کا رکھتی ہی یا مراد یہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنے تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکھتا ہی اور چین اور ترفہ کو اپنے مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق
رکھتا ہی کہ اس محنت آباد سے خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی کہ لا یخلو المومن من قلۃ او علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمومن الکامل جمیع ذلک ش ع ح (وَعَنْ قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَاءَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی قتادہ بیٹے نعمان کے سے
کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ تعالے کسی بندے کو بچاتا ہی اُسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنے بیمار کو پانی
سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** دنیا سے یعنے مال و منصب دنیا کے سے اور اس چیز سے کہ ضرر کرے اُسکے دین مین اور نقصان کرے اسکو عقبے مین اور

کہا اشرف نے کہ منع کرتا ہے اسکو دنیا سے اور بچاتا ہے اسکو اُس سے کہ ملوث ہو اسکی زینت مین تاکہ بیمار ہو دل اُسکا ساتھ بیماری محبت اسکی کے اور مراد بیماری سے وہ بیماری ہے کہ پانی اُسکو ضرر کرتا ہے مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اُسکے کے ش ع (وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے محمود بن لبید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزین ہین کہ ناخوش رکھتا ہے انکو بیٹا آدم کا یعنے بالطبع لا لاجل الشرع اور وہ بہتر ہین جیسے کہ فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے مومن کے لیے فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہے کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہے حساب کے لیے نقل کی یہ احمد نے ف مراد فتنہ سے ہے گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ مین اور جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنے چیزون نا مشروع کے اور مانند اسکے مکروہات دین کے زندگی اسلیے خوب ہے کہ طاعت کرین اور قدم استقامت پر ثابت رہین اور ایمان سلامت لیجاوین بغیر سلامتی ایمان کے زندگی کس کام آوے اور بیچ صورت اکراہ یعنے جبر کرنے کے اگرچہ دل برقرار ہو ایمان پر لیکن زبان پر لانا اس چیز کا کہ لائق و مناسب اُسکے نہین ہے وہ بھی فتنہ ہے ہان اگر فتنہ اور ابتلاے دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہون اور رفعت درجات کا ہے اور موت چاہنی اُسکے لیے درست نہین اور کمتر ہے حساب کے لیے یعنے بعید تر ہے عذاب سے اور بہتر ہے مسلمان کے لیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہے اور سختی اور محنت کہ بسبب اُسکے پہونچے سہل ہے عزیز میرے یہ تمام شاخین ہین ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کے فرمانے پر درست رکھتا ہے یقینا جانتا ہے کہ جو کچھ اُسنے فرمایا ہے حق ہے اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا مین بھی معلوم کرتا ہے کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور ذلت اور خواری بیچ جمع کرنے مال کے اور نگاہ رکھنے اور تعلق کرنے کے ساتھ اسکے کہ کھینچتا ہے محنت فقر سے کم نہین اور مجردی اور بے تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنے اسکے کے اور قناعت کرنے کے قدر کفایت پر زکائی نفس اور صفائی اسکی سے ہے ش ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون آپکو یعنے بہت، الا ہر مومن دوست رکھتا ہے حضرت کو پس فرمایا دیکھ کہ کیا کہتا ہے تو یعنے تفکر کر اس چیز مین کہ کہتا ہے تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہے امر عظیم کا پس کہا اسنے کہ قسم خدا کی تحقیق مین دوست رکھتا ہون آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہے تو سچا یعنے بیچ دعوی محبت میری کے پس تیار کر واسطے فقر کے پاکھر البتہ فقر بہت جلد پہونچتا ہے طرف اس شخص کے کہ دوست رکھتا ہے مجکو جلدی پہونچنے نالہ کے طرف انتہا اپنی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے ف تجفاف ساتھ زیر تے اور جزم جیم کے پاکھر کہ گھوڑے پر ڈالتے ہین وقت جنگ کے تا زخم سے امان مین رہے مانند زرہ کے سوار کے لیے اور کنایہ کیا ساتھ تجفاف کے صبر سے اسلیے کہ وہ ڈھانکتا ہے فقر کو جیسے کہ ڈھانکتا ہے تجفاف بدن کو ضرر سے یعنے تیار رہ صبر کے لیے خصوصا فقر پر تاکہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پہونچنے نالے کے سے الخ معنے یہ ہین کہ فقر کا جلدی پہونچنا اسکی طرف اور اُترنا بلاؤن اور شدائد کا اُسپر بکثرت ضرور ہے اسلیے کہ آیا ہے کہ اشد لوگون کے از روے بلا کے انبیا ہین پھر درجہ بدرجہ اور اچھے لوگ پس چونکہ آنحضرت بھی انھین مین سے تھے اور یہ محب تھا اُنکا اسکو بھی بقدر محبت اُنکی کے حصہ پہونچیگا بموجب المرء مع من احب کے ع تیار کر واسطے فقر کے پاکھر یہ کنایہ ہے صبر سے کہ آفت فقر سے نگاہ رکھتا ہے اور ہلاک نہین کرتا اور بیچ ورطہ جزع وفزع اور غضب الٰہی کے نہین ڈالتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنے فقر کے اور چلنے طریقہ انکے کے ناروا اور جھوٹ ہے اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت ہے اور محبت بے متابعت محبوب کے درست نہین ان المحب لمن یحب مطیع ولیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکے کا ہے اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور پھرنا دل کا ساتھ خوبی کے اور اچھا جاننے ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اسکے کے ہے کہ اسکو سب سے خوب دیکھتا ہے اور خوب جانتا ہے لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع کے ناقص ہے جیسے کہ ایمان بغیر عمل کے اور اگر اسکے ساتھ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا ش ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَيَوْمٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ إِبْطِهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں بسبب اظہار دین خدا کے اور دعوت کرنے خلق کی طرف اسکے حال آنکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھ میرے یعنے تنہا ابتداے اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کے اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق گذرتے تھے مجھ پر تیس شب و روز پے درپے حالانکہ نہ تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کھاوے اسکو کوئی جگر دار یعنے حیوان یعنے کوئی جنس اس چیز سے کہ حیوان اسکو کھاوے نہ تھی چہ جاے آدمی مگر ایک چیز قلیل وحقیر کہ چھپاتی اسکو بغل بلال کی یعنے یہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل میں کہ قدر آوے پھر وہ بھی ایسا ہو کہ بغل میں سے ظاہر ہو اور باہر سے دکھائی نہ دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مصداق اس حدیث کا اُسوقت تھا کہ باہر نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھے نہ تھا ساتھ بلال کے جنس طعام سے مگر اسقدر کہ اٹھاتا تھا نیچے بغل اپنی کے ف حدیث کے اول جملون کے معنے طیبی نے اسی طرح لکھے ہیں کہ جو مذکور ہوے ولیکن ظاہر یہ ہے کہ معنے یون ہون کہ ڈرایا گیا میں دین میں اور نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیا میں سے جیسے کہ میں ڈرایا گیا اور نہیں ایذا دیا گیا کوئی مانند میرے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت اسلیے کہ ایذا اور پر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہے چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت انکی ظاہر تر تھی اور خواہش انکی ایمان اور ہدایت کرنے پر زیادہ تر سب سے تھی ایذا بھی انکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتون کی ہے بقصد ارشاد و تعلیم امت کے ساتھ قول اپنے کے لقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ انکے ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ وقت ہجرت کرنے کا مکہ سے مدینہ کو نہ تھا اسلیے کہ اسوقت بلال نہ تھے حضرت کے ساتھ بلکہ غالبا یہ قصہ اُسوقت کا ہے کہ جب ابو طالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکے حضرت خدیجہ نے بھی وفات پائی اور اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کے انتقال کرنے کے تین مہینے بعد دسوین سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت مہینہ بھر تک وہان کے لوگون کو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے انھون نے کچھ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکون اور نادانون کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تھے اور پاے مبارک پر حضرت کے پتھر مارتے اور پاپوشین خون آلودہ کردین اور جب پتھر کے زخمون سے آنحضرت زمین پر گرتے تھے دونون بازو آپکے پکڑ کے اٹھاتے تھے اور جب چلتے تھے پھر پتھراؤ کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنے تئین سپر آنحضرت کی کرتے تھے یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالے نے ایک ابر بھیجا تا آپ پر سایہ ہو اور جبرئیل نے آنکر کہا کہ تیرے پروردگار نے سنین باتین تیری قوم کی اور جو کچھ انھون نے رد کیا تجھپر اور پہاڑون کے فرشتے کو حکم کیا کہ اگر فرماو تو اس قوم کو ہلاک کرون میں اور دونون پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ انکے بیچ میں آباد ہے آپس میں ملا دین ہم اور انکو انکے بیچ میں پیس ڈالیں فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہون میں کہ انکی پشتون میں سے وہ لوگ نکلیں کہ میرے پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجیں اور آخر اس حدیث میں ایک قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابون میں مذکور ہے پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہیں ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتھ آپ کے یعنے دونون ہون لیکن کتابون میں ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہے اس قصہ میں واللہ اعلم ش ح ع (وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہمنے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس کھولے ہمنے اپنے پیٹون سے ایک ایک پتھر یعنے ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوے تھے پیٹ کھولکر پتھر دکھلاے پس کھولے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف پتھر پیٹ پر بھوک میں اسلیے باندھتے ہیں کہ پیٹ میں قوت ہو اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے پر قوت بخشے اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتین کمر سے لگ جاوین اور کھنچ جاوین اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہے تو حاجت دو پتھرون کے باندھنے کی ہوتی ہے پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھے آپ بڑی ریاضت کرتے آپنے دو پتھر باندھے تھے و ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی فقرا صحابہ کو بھوک پس دی انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنے فقر و

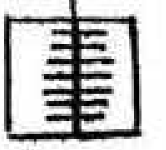
تنگی رزق کی انتہا اس حد کو پہونچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتے تھے شرح روح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ
كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ
إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے انہنے نقل کی اپنے
باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں اللہ لکھتا ہے اسکو شاکر و صابر جو کوئی دیکھے بیچ امور دین اپنے کے یعنے
اچھے اعمال کے کرنے میں طرف اُس شخص کے کہ زیادہ ہو اُس سے یعنے علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی
کرے اُسکی یعنے صبر کرے بیچ طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنے برائیوں کے سے یا تاسف کرے اُن کمالات پر کہ فوت ہوئے اُس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف
اُس شخص کے کہ کم ہو اُس سے یعنے بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اُس سے مال و جاہ میں پس تعریف و شکر کرے اللہ کا بنا بر فضیلت دینے خدائے تعالے کے اسکو اُس پر لکھتا ہے
اسکو اللہ شاکر یعنے بسبب خصلت دوسری کے صبر کرنیوالا یعنے بسبب خصلت پہلی کے اور جو شخص کہ نظر کرے اپنے دین میں طرف اسکے کہ وہ کم ہو اُس سے یعنے اعمال
صالحہ میں اور پیدا ہو اسکو عجب اور غرور اور تکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اُس سے یعنے مال و جاہ میں اور پیدا ہو اس سے حرص و آرزو
پس غم کرے اس چیز پر کہ فوت ہوئی اُسکو یعنے مال وغیرہ نہیں لکھتا ہے اسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے بسبب نہ صابر ہونے ایک چیز کے بھی ان
دو چیزوں ذکر کی گئیں میں سے بلکہ برخلاف اسکے کیا کہ کفران ہو جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہے اسکو اللہ صابر شاکر یعنے کامل مومن کرتا ہے بموجب
قول اللہ تعالے کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کے دو نصف ہیں ایک نصف اُسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنے
روکنا اپنے تئیں سیئات سے اور شکر طاعات پر یعنے بجا لانا طاعات کا اعضا سے شرح (وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ فِي بَابٍ بَعْدَ
فَضَائِلِ الْقُرْآنِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سرا اُسکا یہ ہے ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین الخ بیچ اس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کے ہے الفصل الثالث
فصل تیسری (عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا
أَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ
فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) روایت ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے کہ کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہتے تھے یعنے جو کچھ کہ بعد اسکے بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا اُنسے
ایک شخص نے یہ کہ کہا کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دیے گئے ہیں ساتھ سبقت دخول کے بہشت میں پس کہا واسطے اسکے عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے
تیرے عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اسکے کہا کہ ہاں میری بیوی ہے کہ جگہ پکڑتا ہوں میں پاس اسکے کہا عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ رہے تو اُسمیں کہا اس شخص
نے کہ ہاں میرے پاس مکان ہے کہا عبد اللہ نے پس تو ہی دولتمندوں سے یعنے مہاجرین کے دولتمندوں میں سے ہے اسلیے کہ انکے فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر
کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری چیز نہ تھی کہا اُس شخص نے یعنے جبکہ سنا عبد اللہ سے کہ عورت اور مکان کے ہونے سے اسکو غنی کہا تو اُسنے کہا کہ میرے لیے خادم
بھی ہے یعنے لونڈی یا غلام یا نوکر کہا عبد اللہ نے کہ پس تو بادشاہوں میں سے ہے یعنے انکے حکم میں ہے یعنے تجھکو فقیر کہنا نہیں درست کہا عبد الرحمن نے اور آئے تین شخص
طرف عبد اللہ بن عمرو کے اور میں پاس تھا اُنکے پس کہا اُنھوں نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر یعنے تاکہ جہاد و
حج کریں اُسپر اور نہ کسی اسباب پر یعنے اسباب زائد پر تا کہ بیچیں ہم اسکو اور صرف کریں سو اُسکا پس کہا عبد اللہ نے اُنکو کہ کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو تم یعنے یہ کہ
دو ہم تمکو کچھ اپنے پاس سے تو پھر آنا ہمارے پاس پس دونگا میں تمکو وہ چیز کہ میسر کرے اللہ تعالے واسطے تمہارے یعنے اسوقت کچھ حاضر نہیں پھر آؤ دونگا

اگر چاہو تم ذکر کراؤن مین قصہ تمہارا واسطے پادشاہ کے اسوقت مین جاؤ یہ تحقیق دیکھ تمکو دیکر فارغ البال کر دین اور اگر چاہو صبر کرو یعنے اسی حال پر کہ جیسا تم ہو
والون کا ہو اسلیے کہ تحقیق سنا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے پہلے جاوینگے دولتمندون سے دن قیامت کے طرف
بہشت کے چالیس برس کہا انھون نے پس تحقیق ہم صبر کرتے ہین نہین مانگتے ہم کچھ یعنے کسی سے یا نہ مانگینگے کسی سے بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے (وعن عبد اللہ بن عمرو
قَالَ بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ قُعُودٌ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ
بِمَا يَسُرُّ وُجُوهَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَلْوَانَهُمْ أَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)
اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے مسجد مین یعنے مسجد نبوی مین اور حالانکہ حلقہ تھا فقراے مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہان تشریف لائے
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہو کر طرف فقراء کے پس گیا مین اور کھڑا ہوا مین مائل طرف انکے یعنے واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنے
نزدیکی کے انکے اور تاکہ مطلع ہوون اس کلام پر کہ حضرت فرماوین انسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دیے جاوین فقراء مہاجرین ساتھ اس
چیز کے کہ خوش حال کرے انکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے بہشت مین پہلے تونگرون سے چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھے مین نے رنگ
فقراء کے کہ روشن وتابان ہوے یعنے بسبب سننے اس بشارت کے کہا عبد اللہ بن عمرو نے بہت روشن ہوے منہ یہانتک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوؤن مین ساتھ
انکے یعنے دنیا مین ہمیشہ انکا جلیس یا ان مین سے یعنے عقبے مین انھون انکی جماعت مین نقل کی یہ دارمی نے ف وجوہ سے مراد ذات ہو یا معنے منہ کے ہو یعنے خوش
کرے انکے دلون کو اور ظاہر ہو اثر اسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ انکے کے اور او منھم مین لفظ او تنویع کے لیے ہو اور بعضے اسکے ذکر کیے گئے یا شک کے لیے ہو یعنے دوست رکھا
مین نے کہ ہوون مین جملہ فقراء مہاجرین سے ش (وعن أبي ذر قال أمرني خليلي بسبع أمرني بحب المساكين والدنو منهم وأمرني أن أنظر إلى من هو دوني ولا أنظر
إلى من هو فوقي وأمرني أن أصل الرحم وإن أدبرت وأمرني أن لا أسأل أحدا شيئا وأمرني أن أقول بالحق وإن كان مرا وأمرني أن لا أخاف في الله لومة لائم وأمرني
أن أكثر من قول لا حول ولا قوة إلا بالله فإنهن من كنز تحت العرش رواه أحمد) اور روایت ہو ابی ذر سے کہ کہا حکم کیا مجکو جانی دوست میرے نے یعنے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سات خصلتون کے اول حکم کیا مجکو ساتھ دوستی مسکینون کے اور نزدیک ہونے کے انکے اور دوسرے حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین
طرف اس شخص کے کہ کمتر ہو مجھسے یعنے امور دنیا مین اور نہ نظر کرون مین طرف اس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھسے یعنے مال وجاہ اور منصب مین اور تیسرے حکم کیا مجکو
یہ کہ ملائے رکھون ناتے کو اگرچہ کاٹے ناتا یعنے ناتے والا اور چوتھے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگون مین کسی سے کچھ اور پانچوین حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ اور
ناخوش آیند ہو یعنے سننے والے پر اور چھٹے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کے اور بیچ امر معروف ونہی منکر کے ملامت کرنے کسی ملامت کرنیوالے کے سے
اور ساتوین حکم کیا مجکو یہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کو پس تحقیق یہ ساتون خصلتین اس خزانے سے ہین کہ رب العزت کے لیے ہو نیچے عرش کے کہ فیوض اور
برکات اس سے نازل ہوتی ہین نقل کی یہ احمد نے ف ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پھیری ہو اور ملا علی قاری نے اس کلمہ یعنے لاحول
ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہ کہا کہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی سے ہین کہ رکھا گیا ہو وہ گنج نیچے عرش رحمان کے نہین پہونچتا طرف اسکے کوئی مگر حول خدا اور قوت اسکی کے
یا گنج مین گنجون جنت کے سے اسلیے کہ عرش چھت اسکی ہو اور کہا کہ بعید ہو قول اسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سے ہین کہ نیچے عرش کے ہو اسلیے کہ یہ بات بلا دلیل ہو بلکہ
وارد ہوا ہو طرق کثیرہ سے صحاح ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہو جنت کے گنجون مین سے اور اختلاف کیا ہو علماء نے اسکے معنون مین پس بعضون نے
تو کہا کہ اس کلمہ کا نام کنز رکھا گیا اسلیے کہ یہ مانند کنز کے ہو بیچ نفاست اور محفوظ ہونے اپنے کے لوگون کی نظرون سے یا اسلیے کہ یہ جنت کے ذخیرون مین سے ہو یا یہ
کہ اسکے کہنے والے کے لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہو جنت مین اور ابن مسعود سے منقول ہو کہ وہ کہتے ہین کہ مین نے یہ کلمہ حضرت کے پاس پڑھا پس فرمایا آپ نے
کہ جانتا ہو تو کیا ہو تفسیر یعنے معنے اسکے مین نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہین فرمایا نہین ہو پھرنا اور بچاؤ اللہ کے گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے

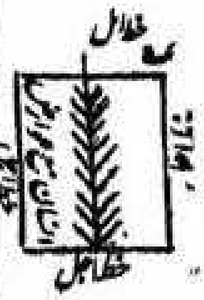
اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے انتہی اور شیخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے وصیت کی ہے طالبون کو ساتھ تکرار اس کلمہ کے اور کہا ہے کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اس سے واسطے توفیق عمل کے نہیں ہے ش ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهٗ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ اَلطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خوش آتین انکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کھانا یعنی واسطے حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنے کے دین پر اور دوسرے عورتین یعنے واسطے بچانے نفس کے برے خطرون سے اور تیسرے خوشبو یعنے واسطے تقویت دماغ کے کہ وہ جگہ عقل کی ہے بعضے حکما کے نزدیک پس پائین آنحضرت نے دو چیزین یعنے بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنے مگر بقلت پائین عورتین یعنے یہانتک کہ نو تھین اور پائی خوشبو یعنے خارج سے باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوئیون سے خوشبودار زیادہ تھا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نے ف یعنے مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کے لیے ہے اسلیے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ آنحضرت سیر نہیں ہوے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے تا دم وفات اور یہ بات تھی بسبب اختیار کرنے حضرت کے فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نے جو اپنے حبیب کے لیے یہ بات پسند کی تو اس مین طرح بطرح کی حکمتین تھین ش ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میرے خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول حضرت کے حبب الی لفظ من الدنیا کا ف گردانی گئی خوشدلی الخ یعنے ذوق اور حضور اور راحت کو جو کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہے کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہیں ہوتا چنانچہ اسلیے فرماتے آنحضرت ارحنا یا بلال یعنے اذان کہہ تا نماز پڑھون مین اور رنج اور مشغولی امور کامون کے سے خلاصی ہوون اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرہ یا مشتق ہے قر سے ساتھ زبر قاف کے بمعنے قرار اور ثبات کے اسلیے کہ دیدہ بسبب نظارہ محبوب کے قرار پاتا ہے اور بسبب دیدار اسکے کے آرام پکڑتا ہے اور کسی اور کی طرف نہیں دیکھتا اور بسبب دیکھنے غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہتا ہے اور یا مشتق ہے قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنے سردی اور خنکی آنکھ کے اور لذت اسکی کے مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور گرمی اور سوزش آنکھ کی بیچ دیکھنے دشمنون کے ہے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے الخ یعنے اسکی روایت مین یون ہے حبب الی من الدنیا الطیب الخ جاننا چاہیے کہ لفظ حدیث کے جیسے کہ اتفاق کیا ہے ائمہ نے یعنے احمد اور نسائی نے اپر یہی ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے تینون معجمون اپنے مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نے کامل مین اور حاکم نے مستدرک مین بھی لایا ہے اور کہا کہ صحیح ہے شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ جعلت کے اور روایت نسائی مین بھی دوسری وجہ سے لفظ من الدنیا کا آیا ہے اور یہ جو مشہور ہے لوگون کی زبان پر زیادتی لفظ ثلث کے یعنے بعد لفظ حبب کے یا بعد لفظ من الدنیا کے کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سے پایا نہین گیا باوجود تفسیر و تفتیش کے مگر دو جگہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سے کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نے کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسے کہ اس کتاب مین مذکور ہے اصلا اشکال نہیں ہے اور اگر ایک دو لفظون مین سے کہ من الدنیا اور ثلث مین ہو تو بھی اشکال نہیں اور اگر دونون ہون تو اشکال رکھتا ہے اسلیے کہ نماز دنیا سے نہیں ہے اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ مراد دنیا سے حیات اس عالم کی ہے یعنے اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو ان مین سے امور طبعیہ دنیویہ سے ہین اور تیسری امور دین سے ہے پھر صلوۃ جمہور کے نزدیک محمول ہے عبادت معروفہ پر اور بعضون نے کہا کہ مراد صلوۃ سے اس حدیث مین درود ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ش ع (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا انکو طرف یمن کے یعنے قاضی کرکر فرمایا دور رکھ تو اپنے تئین استراحت اور تن آسانی سے اسلیے کہ بندگان خاص خدائے تعالے کے نہیں آرام واستراحت مین ہوتے نقل کی یہ احمد نے ف بلکہ آرام واستراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اور فرمایا

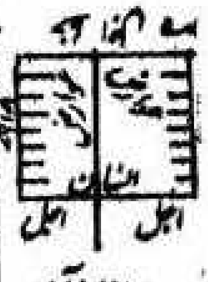
يَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ اور فرمایا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ اور تنعم کے معنے ہیں مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنے قضاء شہوت کے بطریق تکلف کے اور بہت
نعمتوں میں رہنا اور حرص کرنی کھانے میں اور خواہشوں میں ع (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ) اور روایت ہے علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ وسلم نے جو شخص کہ راضی ہو اللہ سے ساتھ تھوڑے سے رزق کے یعنے قناعت
کرے تھوڑے پر راضی ہوتا ہے اللہ تعالے اس سے ساتھ تھوڑے سے عمل کے یعنے طاعت کے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ
اَوِ احْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھوکا ہو یا محتاج ہو یعنے کسی چیز کا پھر چھپاوے اسکو لوگوں سے یعنے نہ کہے کہ میں بھوکا ہوں تا کچھ کھانے کو دیں اور نہ کہے کہ میں محتاج ہوں تا کچھ
بخشیں تو ہوتا ہے وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اسکے یہ کہ پہونچا دے اسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے
شعب الایمان میں ف مراد بھوک سے وہ بھوک ہے کہ متصور ہو ساتھ اسکے صبر اور جائز ہو اس میں چھپانا والا تصریح کی ہے علمانے کہ ایک آدمی اگر مرجاوے مارے
بھوک کے اور سوال نہ کرے یا کھاوے نہیں اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار ع (وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی دوست
رکھتا ہے اپنے بندہ مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے باوجود عیالدار اور فقیر ہونے کے بچتا ہے حرام اور سوال کرنے سے پس وہ کامل
ہے اسلیے دوست رکھتا ہے اللہ تعالے ع (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰى يَوْمًا عُمَرُ فَجِيْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّهُ لَطَيِّبٌ لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ
فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ) اور روایت ہے زید بن اسلم تابعی سے کہ کہا
مانگا پانی ایک دن حضرت عمرؓ نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیندہ ہے لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیے کہ میں سنتا
ہوں خدا تعالے سے کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشوں نفس انکے کو اور سرزنش کیا انکو پس فرمایا اللہ تعالے نے لے گئے تم اور بھر پور لیں تم نے لذتیں اور
نعمتیں اپنی بیچ مدت حیات دنیا کے اور بہرہ مند ہوئے تم ساتھ انکے پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب انکا ہمکو اس عالم میں پس نہ پیا
وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نے ف یعنے میں اگر یہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں اور چین کروں تو ڈرتا ہوں کہ یہ ثواب ہمارے عملوں کا ہو کہ دنیا میں
دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسے کہ کافروں کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی میں ملتا ہے اور آخرت میں کچھ نصیب نہیں اور یہ آیت مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاءُ الخ اگرچہ کفار کے
حق میں نازل ہوئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے
کہا نہ پیٹ بھر اپنے ہم گروہ صحابہ نے ساتھ آنحضرت کے کھجور سے بسبب فقر کے یہانتک کہ فتح کی ہمنے خیبر کو کہ وہاں کھجوریں بہت تھیں نقل کی یہ بخاری نے بَابُ
الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ باب ہے بیچ بیان آرزو رکھنے اور حرص کرنیکے ف امل ساتھ زبر ہمزہ اور میم کے امید رکھنے اور حرص کے معنے میں زیادتی آرزو اور ارادہ کے
فرمایا اللہ تعالے نے اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰهُمْ یعنے اگر زیادہ کرے تو بیچ ہدایت انکی کے اور قاموس میں لکھا ہے کہ بدترین حرص یہ ہے کہ لیوے تو حصہ اپنا اور طمع کرے
تو اپنے غیر کے حصہ میں انتہی اور مراد امل سے بیان درازگی امل یعنے آرزو کی ہے امر دنیا میں اس حال میں کہ غافل ہو تیاری کرنے سے موت کے لیے اور توشہ آخرت
سے جیسے کہ فرمایا حق سبحانہ نے ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ اور ایسی درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنے علم و عمل کے ممدوح ہے بالاجماع جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نویں کو بھی یعنے محرم کی اور اسی طرح حرص کرنی بیچ امر
جمع کرنے مال کے اور کثرت جاہ کے بری ہے والا حرص کرنی جہاد پر اور علوم کے حاصل کرنے پر اور بہت کرنے اعمال نیک پر مستحسن ہے بلا نزاع ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فصل پہلا (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ

صورت شکل یہ ہے



فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ کھینچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع کو چار خطوں نے اسکو احاطہ کیا تھا اور کھینچا ایک خط بیچ مین اس شکل مربع کے کہ باہر نکلنے والا تھا اس شکل سے اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ طرف اس خط کے کہ درمیان مین ہے اس جانب اسکے سے کہ درمیان مین ہے یعنے دونون جانبون اسکے سے وہ وجہ جو درمیان مین ہین اسلیے کہ ایک جانب خط کے اندر ہے اور ایک جانب اسکے باہر پس فرمایا آنحضرت نے یعنے یہ جانب خط بیچ کے کہ درمیان شکل مربع کے واقع ہے مثال آدمی کے ہے اور یہ یعنے خط مربع اجل اسکی ہے یعنے مدت اجل اسکے کی اور مدت عمر اسکے کی ہے کہ گھیرے ہوے ہے آدمی کو اور یہ جانب خط کے کہ باہر نکلنے والی ہے یعنے مربع سے آرزو اسکی ہے یعنے چیز آرزو کی گئی اسکی ہے کہ جسکو گمان کرتا ہے کہ مین لونگا اسکو پہلے آنے اجل اپنی کے اور یہ خط ہے اس سے اسلیے کہ آرزو اسکی دراز ہے کہ نہین فارغ ہوتا اس سے اور اجل اسکی قریب تر ہے طرف اسکے اس سے اور یہ خط چھوٹے عوارضات مین یعنے آفات اور بلیات مثل امراض اور بھوک اور پیاس وغیر ذلک ان چیزون مین کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ مین آدمی پر اور متصل ہین ساتھ اسکے پس اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ نہین پہونچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ بھی پہونچا حادثہ دوسرا نقل کی یہ بخاری نے **ف** حاصل یہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکھتا ہے اور گمان سمجھتا ہے کہ پہونچیگا ان امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتھ اسکے آرزوون سے اور آرزوون اور امید کو بغیر پہونچے جان دیتا ہے اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیر جانتے یہ لکھی ہے اور آخر یہ ہے کہ گرولنے جاوین عدد خطوط کے سات اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہے اور اس لیے کہ وہ ایسا عدد ہے کہ تعبیر کی جاتی ہے ساتھ اسکے کثرت اور سبعہ ادا اشارہ ہے طرف سات اعضا کے پھر دیکھی مین نے ایک اور صورت غیر صورت لکھی ہوئی نسخہ کے اور وہ ظاہر تر ہے تصویر مین فقیر بروہ صورت یہ ہے شرح ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا خط کھینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنے مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنے جو کہ نکلا ہوا ہے مربع سے آرزو آدمی کی ہے اور یہ خط یعنے مربع اجل اسکی ہے پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہے اور اسی اندیشہ مین ہے کہ ناگہان پہونچا اسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے آدمی سمجھتا ہے کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پہونچے ناگہان اجل پہونچتی ہے اور بغیر حاصل ہونے آرزو کے چل کھڑا رہتا ہے شرح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اس مین دو چیزین حرص مال پر یعنے اسکے جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہر چند کہ آدمی بڈھا ہوے دو صفتین اس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہے اوپر حب شہوات کے اور شہوات بغیر مال اور عمر کے ہاتھ نہین آتین اور سبب قوی ہونے انکے کا سبب ضعف بدن کے ہے کہ اس مین شہوت تو قائم ہے اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکھے ضعیف ہوگئی وہ دفع اسکو نہین کرسکتی سے بیمارے خوے بد محکم شدہ وقوت بر کندن آن کم شدہ شرح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اُنہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہے دل بوڑھے کا اور آرزو اسکی جوان یعنے قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہے کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو سے حرص کی مشغولی ہے تاخیر عمل کو شرح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول [illegible] نے کہ دور کیا عذر اس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ تعالے نے اسکی اجل کو یہانتک کہ پہونچایا اسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے دی عمر کشی اور فرصت دی توبہ کو پھر تو بہ عذر خواہی کی اور بھوڑے گناہ اب کیا عذر کیا جگہ عذر کی رہی جوان کہتا ہے کہ جب بڈھا ہونگا توبہ کرونگا بڈھا کیا کہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ یعنے عذر رہنے سکے یعنی کہ ثابت اور واجب کیا اسپر کہ عذر خواہی کرے تو یعنی توبہ و استغفار کرتے اور اس مین تقصیر نہ کرے شرح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ





خط امل بیچ آرزو

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْکَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر ہوں ابن آدم کے لیے دو جنگل بھرے ہوے مال سے یعنے بالفرض والتقدیر البتہ ڈھونڈھے تیسرا جنگل مال کا یعنے سیر نہیں ہوتا ہے آدمی بسبب حرص کے اور نہیں بھرتی آدمی کے پیٹ کو مگر خاک یعنے جب تک گور میں نہیں جاتا ہے حرص اُس سے نہیں جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ حرص مذموم سے جس کسی سے کہ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ توبہ گناہ سے مقبول ہے عمل ظاہر باطن سے اور یا یہ معنے ہیں کہ پھرتا ہے اللہ تعالے ساتھ رحمت کے جسپر کہ چاہتا ہے ساتھ توفیق ازالہ اس خصلت بری کے اور تہذیب نفس کے اُس سے اور اس میں تنبیہ ہے اسپر کہ بخل باعث حرص کا میٹھہ رہا ہے جبلت میں آدمی کے شرع

(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَہْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا یعنے دونوں مونڈھے میرے جیسے ایک روایت میں ہے بسبب عادت کے کہ وقت کلام اور نصیحت کرنے کے پکڑتے پس فرمایا کہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے تو یا گذرنے والا راہ کا اور گن تو اپنے نفس کو مردوں سے کہ قبر میں آسودہ ہیں اور سب گذر گئے ہیں اور شباہت کر انکے ساتھ کہ زندگی میں بیچ حکم مردے کے رہے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا میرک نے کہ اس میں نظر ہے اسلیے کہ یہ جو روایت یہاں نقل کی ہے یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور لفظ بخاری کے اور طرح ہیں اور او عابر سبیل میں لفظ او کا یا تنویع کے لیے ہے یا بمعنے بل کے ہے ترقی کے لیے یعنے بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنے والا راہ کا ہے اس میں مبالغہ زیادہ ہے اسلیے کہ مسافر کبھی چند روز کہیں اقامت بھی کرتا ہے اور مشغول ہوتا ہے اور جو کہ سر راہ پر گذرنے والا ہے چلا جاتا ہے اور دل کسی چیز سے نہیں لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہے جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کی کیا ہے منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سے اور ٹوٹ جانا پیوند اُسکا بدن سے اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونے سے روح کے لیے اور بدن کے مرنے سے معدوم و نابود نہیں ہوجاتے بلکہ متغیر ہوتا ہے حال اُسکا جیسے کہ سلب کیجاتی ہیں اُس سے آنکھیں اور کان اور زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیے جاتے ہیں اس سے اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیے جاتے ہیں گھوڑے اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریاں اور زمین اور مکان اور اور جو کچھ اسباب و آلات دنیا کے ہیں پس مشابہ ہونا ساتھ مردوں کے اور آنا اُنکے حکم میں یہ ہے کہ متصف ہو ساتھ قطع کرنے علائق بدنی کے حتے الامکان پس قطع کرے تصرف روح کا اعضا سے بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کے اور جانے کہ جو کچھ کہ اُسکے تصرف میں ہے دنیا سے اسکے ملک سے نہیں ہے بلکہ تمام اللہ تعالے کے ملک سے ہے اور علامت اسکی یہ ہے کہ اُسکے جاتے رہنے سے غمگین نہو اور نہ اُسکے ہونے سے خوش اور اسی طرح انقطاع کرے اہل و اقارب سے اور آشناؤں سے اور اُنکے سبب سے حرام و مکروہ میں نہ پڑے پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتوں کے متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردوں کے اور داخل ہوگا اُنکے حکم میں بعد ازاں رعایت کرے اور شرائط آداب کے کہ بسبب اُنکے مشابہ ساتھ مردوں کے ہو ایک ان میں سے توبہ ہے اور وہ برآنا ہے ہر مطلوب سے سوائے خدائے تعالے کے جیسے کہ موت ہے اور زہد ہے اور وہ برآنا ہے دنیا سے اور محبت اسکی سے اور شہوات اور لذتوں اسکی سے جیسے کہ موت سے اور توکل ہے اور وہ برآنا ہے قید اسباب سے جیسے کہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہے شہوت نفسانیہ سے جیسے کہ موت سے اور توجہ الی اللہ اور منھ پھیرنا ماسوی اللہ سے جیسے کہ موت سے جس باقی نرہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوائے خدائے جل و علا کے اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہے حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے جیسے موت نے مجاہدہ ہے اور رضا ہے اور وہ باہر آنا ہے خوشنودی نفس سے اور درآنا بیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالے کے اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولے سبحانہ تعالے کے بے منازعت و اعتراض کے جیسے کہ موت سے اور ذکر ہے اور وہ باہر آنا ہے ذکر ماسوی اللہ سے جیسے کہ موت سے اور مراقبہ ہے اور وہ باہر آنا ہے حول و قوت سے جیسے کہ موت سے یہ صفات و حالات جب حاصل ہوں مشابہ ہوگا مردوں کے اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑیگا یہ ہیں معنے قول آنحضرت کے وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہے شیخ عبد الوہاب متقی رح نے بیچ رسالہ فضل الموت کے شرح

الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّیْ نُطَیِّنُ شَیْئًا فَقَالَ مَا ہٰذَا یَا عَبْدَ اللّٰہِ

شَیْئٌ نُصْلِحُہٗ فَقَالَ اَلْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز
ہم پر اس حال میں کہ میں اور میری ماں مٹی سے لیپتی تھی کچھ یعنے دیوار یا چھت کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہے یہ یعنے لیپنا اے عبداللہ کہا میں نے ایک چیز ہے یعنے دیوار کو
درست کرتے ہیں ہم اُسکو یعنے بخوف گر پڑنے اُسکے کے یا زیادتی استحکام کے لیے فرمایا آنحضرت نے امر جلد تر ہے اس سے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ حدیث
غریب ہے ف یعنے اجل قریب تر ہے خراب ہونے اس گھر کے سے یعنے تو سنوارتا ہے گھر کو بخوف گر پڑنے کے پہلے مرنے تیرے کے اور ہے یوں کہ تو مر جاویگا پہلے گرنے
اسکے کے پس اصلاح عمل تجھکو بہتر ہے اصلاح گھر سے اس میں دل کا لگانا عبث ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ بنانا ضروری نہوگا بلکہ مضبوطی اور زینت کے لیے ہوگا ؛ ح
(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُہْرِیْقُ الْمَاءَ فَیَتَیَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْکَ قَرِیْبٌ یَقُوْلُ مَا یُدْرِیْنِیْ لَعَلِّیْ لَا اَبْلُغُہٗ رَوَاہُ
فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیتاب کرتے یعنے کبھی پس تیمم کرتے مٹی سے یعنے
پہلے اسکے کہ وضو کریں پس کہتا میں یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سے نزدیک ہے یعنے اس قدر دور نہیں کہ اسکے سبب سے تیمم کیجیے فرماتے آنحضرت کہ کس چیز نے معلوم
کروایا مجھکو یعنے کیا جانوں میں کہ شاید نہ پہونچوں میں اس پانی تک نقل کی یہ شرح السنہ میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں ف یعنے ڈرتا ہوں میں کہ عمر وفا کرے
اور اجل آپہونچے اور فرصت نہ پاؤں میں کہ وضو کروں اسلیے تیمم کر لیتا ہوں کہ ایک طرح کی طہارت حاصل رہے ؛ ح (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ہٰذَا
ابْنُ اٰدَمَ وَہٰذَا اَجَلُہٗ وَوَضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ قَفَاہُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اجل اسکی ہے
یعنے نزدیک ہے اُس سے اور رکھا آنحضرت نے ہاتھ اپنا نزدیک گدی اپنی کے یعنے واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پھر کھولا اور دراز کیا
آنحضرت نے ہاتھ اور دور رکھا گدی سے یعنے واسطے دکھلانے درازی آرزو کے پس فرمایا اس جگہ یعنے دور تر ہے آرزو اسکی یعنے اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی نقل
کی یہ ترمذی نے ف یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کے ہے اور ملا علی رح نے یوں لکھا ہے کہ یہ ابن آدم ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ اشارہ حسیہ ہے طرف صورت معنویہ کے اور اسیطرح
قول حضرت کا یہ اجل اُسکی ہے اور بیان واضح اسکا یہ ہے کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آگے کے جانب اپنے بیچ مسافت زمین کے یا بیچ مسافت ہوا کے طول میں
یا عرض میں اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہے پھر پیچھے ہٹایا ہاتھ اور رکھا قریب اس جگہ کے کہ رکھا تھا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اُسکی ہے اور رکھا ہاتھ اپنا یعنے وقت کہنے ہذا ابن آدم وہذا
اجلہ کے بیچ عقب اس مکان کے کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف اجل کے پھر پھیلایا ہاتھ اپنا یعنے بہت کھولنے بالشت کے ساتھ ہتھیلی اور انگلیوں اپنے کے یا معنے بسط
کے یہ ہیں کہ پھیلایا مسافت میں اُس جگہ سے کہ اشارہ کیا تھا ساتھ اُسکے طرف اجل کے پس فرمایا اس جگہ اور اشارہ کیا طرف دور کے کہ یہ آرزو اسکی ہے حاصل یہ کہ اس اشارہ
سے بیدار کیا خواب غفلت سے کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہے طرف اسکے آرزو اسکی سے اور آرزو اسکی دراز تر ہے اجل اسکی سے جیسے کہ کہا ایک شاعر نے رحمت کرے
اللہ اسپر ؎ کل امرئ مصبح فی اہلہ ؛ والموت ادنی من شراک نعلہ ؛ یہ مضمون مجھے سوجھا ہے اس مقام میں واسطے واضح کرنے مطلب کے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ہٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ہٰذَا الْاِنْسَانُ وَہٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَہٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی
الْاَمَلَ فَیَلْحَقُہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو
میں اسکے اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنے دوسری لکڑی سے یا دونوں سے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے یہ یعنے کیا ہے مراد اس سے اور کس کی مثال ہیں یہ کہا صحابہ
نے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہیں فرمایا انسان ہے یعنے پہلی لکڑی مثال کی ہے اور یہ دوسری لکڑی کہ اسکے پہلو میں گاڑی میں نے مثال ہے موت کی کہ متصل ہے آدمی
سے کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی میں نے آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز گئی ہے پس گرفتار رہتا ہے آدمی
آرزو میں اور مشغول رہتا ہے آرزو کی چیزوں میں اور ارادہ کرتا ہے اسکے حاصل ہونے کا پس پہونچتی ہے اجل یعنے پہلے اسکے کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے
شرح السنہ میں (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف یعنے آخر امت میری کی ابتدا ساٹھ برس ہین اور انتہا اُسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کے ہی اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہی جیسے آگے کی حدیث مین فرمایا ہی ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوْزُ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹھ کے ستر تک اور کمتر ہین امت مین سے ایسے لوگ کہ تجاوز کرین اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ستر سے کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنے اوپر درازگی عمر کے اس امت مین عمرین صحابہ اور ائمہ مین سے یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے ہو کر مرے اور اسما بیٹی ابو بکرؓ کے سو برس کے اور حال انکا یہ تھا کہ نہ دانت ٹوٹے تھے اور نہ عقل مین کچھ خلل آیا تھا اور اُن دونون سے زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تھی کہ ایک سو بیس برس کے ہو کر مرے ساٹھ برس کفر کی حالت مین رہے اور ساٹھ ہی برس اسلام مین اور اُنسے زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑھائی سو برس کی عمر مین مرے واللہ اعلم (وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ) اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَأَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْأَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) روایت ہی عمرو بیٹے شعیب کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز رکھنا آرزو بقا کا دنیا مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالے رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا و زہد بیرغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اسلیے کہ بخل بسبب بے یقینی پہونچنے رزق کے ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کر دونگا تو پھر کہانسے کھاؤنگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین رہے گی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہ ضد ہین یقین کرنے رزاقیت حق کے اور زہد کرنیکے دنیا مین اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکھا ہی کہ اعتقاد جب جزم کو پہونچے اور سند پکڑے ساتھ دلیل اور برہان کے ہو کر اثبات حق کرے اسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتے ہین لیکن صوفیہ کے نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا اُن چیزون کی رغبت دلاوے کہ موافق ہون شرع کے اور ان چیزون سے کہ مخالف شرع کے ہون باز رکھے اسکو یقین نہین کہتے مثلا سبھون کو جزم آنے موت کا حاصل ہی لیکن جسکے دل پر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنے اسکے سبب سے مستعد رہے موت کا ساتھ کرنے طاعت کے اور ترک کرنے گناہون کے وہ صاحب یقین ہی اور یقین چار جگہ چاہیے اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی جگہ یقین کے ہین یعنے اُنپر یقین لانا چاہیے لیکن اصول اُنکے چار چیزین ہین کہ سالک کو اُنپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہی حق تعالے ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہی دوسرے توکل اور یقین کامل رکھنا اللہ تعالے کی ضمانت پر بیچ پہونچانے رزق کے تیسرے یقین کرنا بیچ جزائے اعمال کے قسم ثواب وعذاب سے چوتھے یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالے مطلع ہی بندون کے احوال پر بہرحال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کے یہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کے اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنے رزق کے اجمال ہی بیچ طلب کرنے اُسکے کے یعنے میانہ روی کریگا اُسکے طلب کرنے مین یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونے رزق کے اور فائدہ یقین کا بیچ جزائے اعمال کے سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدائے تعالے کے یہ ہی کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدائے تعالے پر اور توکل کرنا اسپر جیسے کہ کہا ہمنے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچنے رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدائے تعالے پر ایک مرتبہ عالی ہی مراتب سے اور اُس سے چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اُسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن شاذلی رحمہ نے اکثر پردے خلق کے حق سے ذہن

فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سے اور فکر رزق کی اشد ہے دونون پر اون مین اور منقول ہے اصمعی سے کہ کہا انہون نے کہ پڑھی مین نے ایک اعرابی کے آگے سورۂ والذاریات
پس جب پہونچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نے بس کر پھر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اُسکو اور بانٹا اُسکو ان لوگون پر کہ آگے اُسکے تھے اور رہجو
اُسکے اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کے اور توڑ ڈالا انکو اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا پھر ملا مین اس سے طواف مین اس حال مین کہ دُبلا ہو گیا تھا جسم اُسکا اور زرد
ہو گیا تھا رنگ اُسکا پس سلام کیا اُسنے مجھپر اور کہا پڑھ وہی سورہ پس جبکہ پہونچا مین اسی آیت پر یعنے وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا
ربنا حقا پھر کہا اعرابی نے کہ کچھ اور بھی سوا اسکے پس پڑھا مین نے فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نے اور کہا سبحان اللہ کون ہے وہ شخص
کہ غصہ دلایا اللہ تعالے کو یہان تک کہ قسم کھائی پس نہ سچ مانا کہنا اُسکا یہانتک کہ تکلیف دی اُسکو قسم کھانے کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتھ اُسکے دم اُسکا شرح شرعۃ
مدارک اور عن سفيان الثوری قال لیس الزهد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزهد فی الدنیا قصر الامل رواه فی شرح السنة اور روایت ہے سفیان
ثوری سے کہ کہا نہین زہد دنیا مین ساتھ پہننے کپڑے موٹے اور سخت کے اور ساتھ کھانے دال دلیے اور بے مزہ کے اور روٹی خشک کے نہین ہے زہد دنیا مین مگر کوتاہی
آرزو کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ف غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتھ زبر خ اور زیر شین کے وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتھ زبر ج
اور زیر شین کے کھانا سخت بے مزہ اور بعضون نے کہا روٹی بغیر لاون کے اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کے لیے ساتھ جلدی کرنے کے طرف توبہ کے اور
علم وعمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقی وہ ہے کہ ہو بیچ حال قلبی کے کہ بیزار ہو دنیا سے اور رغبت کرے طرف عقبے کے اور نہین ہے مدار اوپر امتناع اور عدم انتفاع قابلی کے
اسلیے کہ برابر ہین دونون امر اس مین باعتبار حقیقت کے اگرچہ ہے لباس کی بے تکلفی کو اور کم کھانے اور بے مزہ کھانے کو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندے کے طریقت
پر حاصل یہ کہ حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہے واسطے ہلاک ہونے والے کے نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کے اور مشابہ ہے دل کشتی کے کہ اگر پانی کشتی کے
اندر آوے تو ڈبو دیتا ہے اُسکو مع بیٹھنے والون اسکے کے اور اگر باہر اُسکے رہتا ہے اور گرد اُسکے تو جاری کرتا ہے اسکو اور پہونچاتا ہے اُسکو طرف جگہ اسکی کے چنانچہ اسی لیے
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملامتیہ مین سے پہننا لباس عوام کا اور بعضون نے
لباس امیرون کا ساواسطے چھپانے احوال اپنے کے شرع اور عن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزهد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر
الامل رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے کہ سنا مین نے امام مالک کا کہ پوچھے گئے اس حال مین کہ
پوچھا گیا اُنسے کہ کیا ہے زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف کسب سے مراد ہے مکسوب یعنے کھانے
پینے کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے رسولون کو کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایها الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم
واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنے ساتھ ہمت کرنے عمل کے بخوف آنے اجل کے اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہے عقبے مین اگر کوئی کہے
کہ کیا ہے دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اُسکا یہ ہے کہ یہ رد ہے اس شخص پر کہ گمان کرتا ہے کہ زہد بیچ نرے ترک کرنے دنیا کے اور پہننے موٹے کپڑے اور کھانے سوکھی
روٹی اور سوا اسی کے ہے اسکو رد کیا کہ نہین ہے حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نے بلکہ حقیقت اسکی یہ ہے کہ کھاوے تو حلال اور قناعت کرے تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ
کرے آرزو کو جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضایع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا مین
یہ ہے کہ نہ اس چیز پر کہ تیرے ہاتھ مین ہے بہت اعتماد کرنیوالا ہو بنسبت اس چیز کے کہ اللہ کے ہاتھ مین ہے شروع باب استحباب المال والعمر للطاعة باب ہے بیچ
بیان محبت مال کے اور عمر کے طاعت کے لیے ف یعنے اسمین بیان ہے اُسکا کہ جائز ہے طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطے صرف کرنے اُنکے کے عبادت
اور طاعت مین شرع استحباب نیک گننا اور مال خواستہ اسوال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہے اسلیے کہ آدمی بالطبع اسکی طرف مائل ہے اور عمر ساتھ زبر اور پیش
عین اور جزم میم کے زندگانی اور جینا اور ساتھ پیش عین اور پیش میم کے بھی آیا ہے اور یہ فصیح تر ہے اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر بہ فصیح تر ہے شروع الفصل الاول

فصل پہلی (عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی رواہ مسلم) روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے بندے متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نے ف متقی وہ کہ بچے منہی چیزوں سے یا وہ کہ نہ خرچ کرے مال اپنا لہو ولعب میں اور بعضوں نے کہا کہ متقی وہ ہے کہ بچے حرام اور شبہات سے اور تورع کرے خواہش نفس کی چیزوں اور مباحات سے اور غنی سے مراد تونگر ساتھ مال کے ہے یا ساتھ دل کے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کے ہے اور یہ منافی بھی نہیں ہے غنا نفس کے اسلیے کہ وہ اصل اور زیادہ اکمل ہے غنا میں اور مترتب ہوتا ہے اسپر غنا ہاتھ کا کہ باعث ہے حاصل ہونے درجات کا دنیا اور عقبی میں حاصل یہ کہ مراد اس سے غنی شاکر ہے اور اس سے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور خفی سے مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سے انقطاع کر کے مشغول ہو اپنے رب کی عبادت میں یا مراد ہے خفی پوشیدہ کرنے والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی میں اس طرح پوشیدہ کرے کہ کوئی مطلع نہو اسپر اور یہ شامل ہے فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہے اور حفی ساتھ حاے مہملہ کے بھی روایت کیا گیا ہے یعنے مہربانی اور احسان کرنے والے کے حق پر اور صحیح اول ہی ہے اور اس میں دلیل ہے اسکے لیے کہ کہتا ہے گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سے اور جسنے فضیلت دی ہے اختلاط کو تاویل کی ہے اسکی ساتھ گوشہ نشینی کے وقت فتنہ کے یا محمول کیا ہے اوپر اختلاط بروں کے (وذکر حدیث ابن عمر لا حسد الا فی اثنتین فی باب فضائل القرآن) اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سرا اسکا یہ ہے لا حسد الا فی اثنتین بیچ باب فضائل قرآن کے

الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی بکرة ان رجلا قال یا رسول اللہ ای الناس خیر قال من طال عمرہ وحسن عملہ قال فای الناس شر قال من طال عمرہ وساء عملہ رواہ احمد والترمذی والدارمی) روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیوں میں سے بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اسکی اور نیک ہوں عمل اسکے پھر کہا اس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اسکی اور برے ہوں عمل اسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے ف ظاہر عبارت سے یہ حکم غالب کا ہے یعنے اچھے یا برے عمل زیادہ ہوں اور اگر عمل نیک و بد برابر ہوں تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودیکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہے (وعن عبید بن خالد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین رجلین فقتل احدہما فی سبیل اللہ ثم مات الآخر بعدہ بجمعة او نحوها فصلوا علیه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قلتم فقالوا دعونا اللہ ان یغفر له ویرحمه ویلحقه بصاحبه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین صلوته بعد صلوته وعمله بعد عمله او قال صیامه بعد صیامه لما بینهما ابعد مما بین السماء والارض رواه ابو داود والنسائی) اور روایت ہے عبید بیٹے خالد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنے صحابہ میں سے پس مارا گیا ایک ان دونوں میں سے اللہ کی راہ میں یعنے شہید ہوا جہاد میں پھر مرا دوسرا یعنے اپنے بستر پر بعد شہید ہونے بھائی اپنے کے بعد ایک ہفتہ کے یا قریب ہفتہ کے یعنے تخمینا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نے اسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا تم نے اور کیا پڑھا تم نے نماز میں کہ اسپر پڑھی یعنے کیا دعا کی اسکے لیے کہا صحابہ نے کہ دعا کی ہم نے خدا تعالے سے کہ بخشے گناہ اسکے اور رحمت کرے اسپر اور پہونچاوے اسکو ساتھ یار اسکے کے کہ شہید ہوا یعنے بیچ مرتبہ عالی اور مقام اسکے کے جنت میں جیسے کہ دنیا میں اتحاد رکھتے تھے آپس میں اور رہتے تھے اکٹھے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اسکی کے یعنے جو جزا ہے شرط محذوف کی یعنے جبکہ یہ دعا کی تمنے اللہ سے کہ پہونچاوے اسکو ساتھ یار اسکے کے کہ مرتبہ اسکا کم ہے مرتبہ بھائی اسکے سے پس کہاں گئی نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کے اور کہاں گیا ثواب اور عملوں اس مردہ کا کہ بعد اسکے کیے یا فرمایا کہ کہاں گیا ثواب روزہ اسکے کا کہ بعد اسکے رکھا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصوں کے ہے بہشت میں اور قرب الہی میں بہت دور تر اور زیادہ تر ہے تفاوت اس مسافت سے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنے مرتبہ اس میت کا اعلی ہے شہید سے یہاں اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ کیونکر افضل اور غالب ہوا یہ شخص پچھلے کا کہ ایک ہفتہ میں گیا اوپر شہادت اس شخص کے کہ پہلے شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کہ بعد خدا میں مشہور اظہار دین حق میں پایا بلا شبہ ہے خصوصا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ زمانہ ابتداے اسلام اور قلت مددگاروں دین کا تھا

اسکا یہ ہے کہ وہ شخص پہلا بھی مرابط تھا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکھتا تھا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر ﴿ح﴾ وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَیْہِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْہُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَیْہِنَّ فَاِنَّہٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَۃٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَۃً صَبَرَ عَلَیْہَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِہَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْہُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَۃِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَعِلْمًا فَہُوَ یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَیَصِلُ رَحِمَہٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰہِ فِیْہِ بِحَقِّہٖ فَہٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ مَالًا فَہُوَ صَادِقُ النِّیَّۃِ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْہِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُہُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ عِلْمًا فَہُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِہٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَا یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَلَا یَصِلُ فِیْہِ رَحِمَہٗ وَلَا یَعْمَلُ فِیْہِ بِحَقٍّ فَہٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ یَرْزُقْہُ اللّٰہُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَہُوَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْہِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَہُوَ نِیَّتُہٗ فَوِزْرُہُمَا سَوَاءٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے یہ کہ انہون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین خصلتیں اور تین حکم ہین کہ قسم کھاتا ہون مین اوپر کہ وہ حق ہین اور پڑھتا ہون مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنے حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکھو اسکو یعنے آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کھاتا ہون اُنکی حقیت پر وہ یہ ہین پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین کم ہوتا مال بندے کا بسبب صدقہ دینے کے یعنے صدقہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہے ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین ہے حکم زیادتی کا ہے نہ نقصان کے اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اس سے مال ناحق کہ صبر کیا اس بندہ نے اُسپر یعنے اگرچہ متضمن تھا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اس بندہ کے لیے خدائے تعالے نے بسبب اُس ظلم کے عزت یعنے اپنے نزدیک جیسے کہ وہ زیادہ کرتا ہے ظالم کے لیے اپنے نزدیک ذلت بسبب اُسکے یا زیادہ کرتا ہے اللہ تعالے بسبب اُسکے عزت اسکے لیے دنیا مین انجام کار کو جیسے کہ حاصل ہوتی ہے ظالم کے لیے ذلت بسبب اسکے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اکثر الٹ جاتا ہے امر کیا جاتا ہے ظالم زیر دست اور ذلیل مظلوم کے آگے از روے جزا کے موافق کے اور نہ کھولا کسی بندہ نے یعنے اپنے نفس پر دروازہ سوال کرنے کا یعنے لوگون سے بغیر حاجت و ضرورت کے بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کے مگر کہ کھولا اللہ تعالے نے اُسپر دروازہ فقر کا یعنے احتیاج کا کہ طرح بطرح کی حاجتیں پیش آتی ہین یا لے لیتا ہے اُس سے نعمت کہ اُسکے پاس ہے پس پڑتا ہے نہایت خرابی مین اور اُسپر وہ حدیث کہ کہا تھا مین نے بیان کرنا اُسکا پس یاد رکھو اسکو یہ ہے کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان اس حدیث کے نہین ہے دنیا مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہے احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اُسکو اللہ تعالے نے مال اور علم کہ بسبب اُسکے طریقہ خرچ کرنے کا اور کیفیت خرچ کرنے مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہے پس وہ بندہ تقوی کرتا ہے اس مال مین رب اپنے کا کہ نہین خرچ کرتا اُسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہے اپنون سے اور کام کرتا ہے واسطے خدائے تعالے کے اس مال مین موافق حق مال کے یعنے ادا کرتا ہے واسطے اللہ تعالے کے حقوق کہ متعلق ہین ساتھ مال کے مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کے پس یہ بندہ بیچ کا فضل ترین مراتب کے ہے یعنے بہت اچھی خصلت رکھتا ہے دنیا مین یا بیچ اعلی درجات کے ہے عقبے مین اور دوسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اسکو اللہ تعالے نے علم کہ وہ اچھی طرح ثواب کی جگہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہے اور نہین دیا ہے اسکو اللہ تعالے نے مال پس یہ بندہ بمقتضاے علم کے کہ رکھتا ہے صادق ہے نیت اسکی اور دوست رکھتا ہے اور آرزو کرتا ہے مال کے ہونے کی کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانے کا سا کہ تقوے کرتا ہے پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہے اور صرف کرتا ہے مال کو حقوق مین پس ثواب ان دونون کا برابر ہے یعنے اگرچہ بندہ اول بسبب ہونے مال کے خرچ کرتا ہے اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کے اجر اُسکا پاتا ہے اور تیسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اسکو خدائے تعالے نے مال اور نہین دیا ہے اُسکو علم کہ بسبب اُسکے تقوے کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق مین پس وہ بھٹکتا ہے بیچ مال اپنے کے بغیر استعمال کرنے علم کے یعنے اس طرح کہ امساک کرتا ہے کبھی از راہ حرص اور حب دنیا کے اور کبھی خرچ کرتا ہے واسطے ریا اور دکھانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوے کرتا بیچ خرچ کرنے اس مال کے رب اپنے کا یعنے بسبب نہونے علم کے بیچ لینے اور صرف کرنے اُسکے کے اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتے داروں سے یعنے بسبب قلت رحم اور نہونے علم اور ہونے کثرت حرص و بخل کے اور نہین عمل کرتا اس مین ساتھ حق کے یعنے کسی طرح کے حق کے

خواہ اسکا ہو خواہ بندون کا پس یہ شخص نہایت پایہ ترین مرتبہ کے ہوا اور چوتھا وہ بندہ ہے کہ نہین دیا اسکو اللہ نے مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کے پس وہ
کہتا ہو کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اسمین فلانے کا سا یعنے اہل شر مین سے پس وہ مغلوب ہو بسبب نیت اپنی کے یا پس وہ بدنیت ہے نقل کیا
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہو ف یہ بیان نیت کا اور یہ سے عزم کے عمل کرنا چاہیے آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہو اور یعنے عزم کے یہ ہین کہ بعد ہو اسپر اور کوئی
مانع اسکی جانب سے نہین ہو مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا اسکو اگر قدرت پاوے اور پہونچے اس تک تو نہ توقف کرتا ہو مثلا اگر کوئی عزم زنا پر رکھے گنہگار ہوا اور ملوث
ہوا پر اگرچہ عزم مانند زنا نہین ہو لیکن ایک گناہ علیحدہ ہو اور تفصیل کلام کی یہ کہ اول پس شیطان ہو کہ دل مین پڑتا ہو بغیر کسب عمل کے اسکو ہاجس کہتے ہین اور ہاجس
پر مواخذہ نہین ہو اور جب خاطر مین بیٹھے اور باطن مین جولان کرے اور پھرے اسکو خاطر کہتے ہین اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سے مرفوع اور معاف ہو اگر چہ اختیاری
نہین ہے اور یہ خصائص اس امت سے ہو بعد از ان ہم ہو کہ قصد و نیت فعل کی رکھے اور حسنات مین ہم قصد و نیت کے حسنہ کامل لکھتے ہین اور سیئات مین بعد ازان
عزم ہو جیسے کہ بیان کیا اس مین مواخذہ جس طرح کہ ذکر کیا گیا ہو م ح اور حضرت شیخ نے ضمیر فیہ کی جملہ یعمل اللہ فیہ مین مال کی طرف پھیری ہو اور ملا علی رح نے علم کی طرف
یعنے کام کرتا ہو واسطے اللہ کے علم مین یعنی علم کے ادا کرتا ہو حق اسکا اور عمل کرتا ہو اسپر ساتھ حق اللہ کے اور حق بندون کے بس یہ لکھکر قول ابن ملک کا مثل قول
حضرت شیخ کے نقل کیا ہو اور یعنے لفظ یخبط کے حضرت شیخ نے یہ لکھے ہین کہ خبط و خلط کرتا ہو اپنے مال مین اور ہاتھ اور پاؤن مارتا ہو بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کے
طریق خیر و شر مین اور صرف کرتا ہو اسکو غیر حق مین جیسے فرمایا ہو لا یتقی الخ اور ملا علی نے یہ معنے لکھے ہین کہ اٹھتا ہو اور بیٹھتا ہو ساتھ جمع کرنے مال کے اور دینے کے اور
مشابہت ہوتا ہو حال مین باعتبار خرچ کرنے کے اور امساک کے اپنے مال مین اوعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی اذا اراد بعبد خیرا استعملہ فقیل
وکیف یستعملہ یا رسول اللہ قال یوفقہ لعمل صالح قبل الموت رواہ الترمذی اور روایت ہو انس رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جبکہ
ارادہ کرتا ہو ساتھ بندے کے بھلائی کا یعنے انجام کار اسکے مین تو کرواتا ہو اس سے بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا گیا آنحضرت سے کہ کس طرح کرواتا ہو بھلائی اس سے
یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہو اسکو عمل نیک کی پہلے موت کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے یہانتک کہ مرتا ہو توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہو اسکا خاتمہ بخیر
اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ اس مین کار نیک کر سکتا ہو م ح وعن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکیس من دان نفسہ
وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی علی اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہو شداد بن اوس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ دانا اور ہوشیار وہ شخص ہو کہ ذلیل اور فرمان بردار کرے اپنے نفس کو اللہ تعالے کے امر کا اور منقاد کرے اسکو اسکے حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کرے واسطے اس
چیز کے کہ بعد موت کے پاویگا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہو کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا یعنے جو کچھ کہ نفس چاہے چیزون حرام اور شبہات
اور لذات اور مرغوبات سے دیوے اسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکے گناہ کرتا ہو اور خلاف فرمان حق کے چلتا ہو اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین کرتا
اور پھر آرزو اور خواہش رکھتا ہو خدائے تعالے سے کہ راضی ہو اور بخش دے اور بہشت مین داخل کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے حال تو وہ ہو
اور آرزو وہ رکھتا ہو اور کہتا ہو کہ رب میرا کریم و رحیم ہو بخش ہی دیگا مجکو حالانکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہو ما غرک بربک الکریم اور فرمایا ہو نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم
وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ہو ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین اور فرمایا ہو ان الذین آمنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ
حاصل یہ کہ عمل نکرنا اور پھر امیدوار رہنا چاہیے بلکہ عمل کرے اور پھر امیدوار رحمت کا رہے اور ڈرتا رہے اسکے عذاب سے شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ شرح حکم کے
کہتے ہین کہ علما باللہ نے کہا ہو کہ رجا کا وہ ہے کہ مقرون ہو صاحب اسکا اسپر اور باز رہے عمل سے اور دلیر کرے اسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین ہو بلکہ وہ آرزو اور
فریب شیطان کا ہو اور حضرت معروف کرخی رح فرماتے ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بے عمل کے ایک گناہ ہو گناہون سے اور امید شفاعت کے سبب سے علاوہ
فریب ہو فریب سے اور امید رکھنا رحمت کا اس سے کہ نافرمانی کرے اسکی حمق و جہالت ہو اور حسن بصری رح کہتے ہین کہ ایک قوم کو باز رکھا بخشش کی آرزو نے

یہانتک کہ باہر نکلتے دنیا سے اور حال یہ ہو کہ نہین ہو نیکی یعنی نیکی کہتا ہو ایک ان مین سے کہ اچھا رکھتا ہون مین گمان اپنے پروردگار سے کہ بخشنے والا ہو جھوٹ کہتا ہو اگر اچھا
ہوتا گمان اسکا ساتھ پروردگار کے تو اچھے عمل کرتا اور فرماتے ہین حسن بصری کہ دور رہو ای بندگان خدا ان آرزوؤن باطل سے کہ یہ وادی احمقون کی ہین کہ پڑے ہین لوگ
ان مین قسم خدا کی نہدی خدا نے تعالے نے کسی بندے کو اسکی آرزوؤن سے خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نے اپنے ایک یار کو لکھا کہ تو امید رکھتا ہو درازی
عمر اپنی کی اور آرزو رکھتا ہو تو خدا تعالے سے ساتھ کار بد اپنے کے ہوش مین آکہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہو تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا جو ابتدا حدیث مین ہو
اسکے معنی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوے یعنے فرمانبردار کیا اور ذکر کیا نووی نے کہا ترمذی نے اور ادر علما نے کہ معنے دان نفسہ کے حاسبہا ہین یعنے محاسبہ
کیا اپنے اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچھے تو حمد کرے اللہ تعالے کی اور اگر ہین شر تو توبہ کرے انسے اور تدارک کرے فوت ہوئی چیز کا پہلے اسکے
کہ حساب کیا جاوے عقبے مین جیسے کہ روایت کیا گیا ہو حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالے نے ولتنظر نفس ما قدمت لغد ۱۲ ع ح الفصل الثالث
فصل تیسری (عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی رَاْسِہٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
نَرَاکَ طَیِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِیْ ذِکْرِ الْغِنٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰی لِمَنِ اتَّقَی اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّۃُ لِمَنِ اتَّقٰی
خَیْرٌ مِنَ الْغِنٰی وَطِیْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِیْمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) روایت ہو ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا تھے ہم ایک مجلس مین پس آئے ہم پر پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اور تھا حضرت کے سر پر نشان پانی کا یعنے بسبب نہانے کے پس کہا ہمنے یا رسول اللہ دیکھتے ہین ہم آپ کو خوشدل یعنے اثر اسکا چہرہ مبارک
پر ہویدا ہو فرمایا کہ ہان کہا راوی نے کہ پھر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر دولتمندی کے کہ نیک ہو یا بد پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہو مضائقہ
دولتمندی کا واسطے اُس شخص کے کہ ڈرے اللہ عزوجل سے اور صحت یعنے بدن کی اگرچہ ساتھ فقر کے ہو واسطے پرہیزگار کے بہتر ہو دولتمندی سے اور
خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سے ہو کہ شکر اسکا واجب ہو اور سوال کیا جاویگا بندہ اس سے قیامت مین جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ثم لتسئلن یومئذ
عن النعیم نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ کَانَ الْمَالُ فِیْمَا مَضٰی یُکْرَہُ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَہُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا ہٰذِہِ الدَّنَانِیْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا ہٰؤُلَاءِ
الْمُلُوْکُ وَقَالَ مَنْ کَانَ فِیْ یَدِہٖ مِنْ ہٰذِہٖ شَیْءٌ فَلْیُصْلِحْہُ فَاِنَّہٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ یَبْذُلُ دِیْنَہٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا یَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)
اور روایت ہو سفیان ثوری سے کہ کہا تھا مال اگلے زمانے مین مکروہ و ناپسند یعنے اسلیے کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اُس زمانہ کے لوگون کا تھا اور
قوت لایموت بے سعی و تردد کے اور بغیر توجہ کے طرف بادشاہون اور امیرون کے پہونچتا تھا اور انسے ایذا اور خواری نہین پہونچتی تھی پس اب ہو اس زمانہ مین مال
سپر ہو مومن کی یعنے چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کے سست ہوگئے ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطے حاصل کرنے قوت کے تردد اور
تردد اغنیا کے دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اُٹھائی جاتی ہو مال حلال سپر مسلمان کی ہو کہ اسکے سبب سے بچتا ہو پڑنے سے حرام و شبہہ مین اور باز رکھتا
ہو اسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کے سے اور کہا سفیان نے اگر نہوتے یہ دینار تو البتہ رومال یعنے بیقدر کرڈالتے ہمکو یہ بادشاہ اور کہا سفیان نے کہ
جو شخص کہ ہو بیچ ہاتھ اسکے کے ان اموال سے کچھ یعنے تھوڑا سا بقدر کفایت کے پس چاہیے کہ اصلاح کرے اسکو یعنے ضائع نکرے اسکو بلکہ بڑھا دے
اسکو ایک طرح کی تجارت کرکر یا خرچ کرے اسکو بوجہ قناعت کے اسلیے کہ یہ زمانہ ہمارا ایسا ہو کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول ان شخصون کا کہ ہاتھ سے دین اپنے
دین کو یعنے دنیا کے حاصل کرنے کے لیے اور کہا مال حلال نہین اُٹھاتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یعنے مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیے
اور اسکو نگاہ رکھے اور باحتیاط خرچ کرے تاکہ چندے باقی رہے اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہو کہ مال حلال کم ہوتا ہو اور اس قدر نہین ہوتا کہ اُس مین
اسراف کر سکین شیخ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّیْنَ وَہُوَ الْعُمُرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ
تَعَالٰی اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَا یَتَذَکَّرُ فِیْہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَاءَکُمُ النَّذِیْرُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

کو پکارنے والا یعنے فرشتہ کو حکم کریگا اسکو خداے تعالے اسکا دن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے یعنے وہ کہ عمر انکی دنیا مین ساٹھ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھ برس ایسی عمر ہو کہ فرمائی اللہ تعالے نے اسکے حق مین یہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنے تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑے اس مین ایسا عاقل کہ انکی شان سے ہو یہ کہ نصیحت پکڑے اور حالانکہ آیا تمھارے پاس ڈرانے والا یعنے بڑھاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین (وعن عبد اللہ بن شداد ان نفرا من بنی عذرۃ ثلثۃ اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلموا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکفینیھم قال طلحۃ انا فکانوا عندہ فبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثا فخرج فیہ احدھم فاستشھد ثم بعث بعثا فخرج فیہ الاخر فاستشھد ثم مات الثالث علی فراشہ قال قال طلحۃ فرایت ھؤلاء الثلثۃ فی الجنۃ ورایت المیت علی فراشہ امامھم والذی استشھد اخرا یلیہ واولھم یلیہ فدخلنی من ذلک فذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ذلک فقال وما انکرت من ذلک لیس احد افضل عند اللہ من مؤمن یعمر فی الاسلام لتسبیحہ وتکبیرہ وتہلیلہ) اور روایت ہو عبد اللہ بن شداد سے کہ کہا تحقیق کتنے ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ تین تن تھے آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس مسلمان ہوے یعنے اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا بہ نیت مجاہدہ کے اور تھے وہ فقر وفاقہ والے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون ہو کہ کفایت کرے مجکو انکی خبر گیری سے یعنے غمخواری اور سامان انکا درست کر دے تا مجکو حاجت نہو انکی خبر گیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تھے یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہ پس نکلا اس لشکر مین ایک شخص اُن تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پھر بھیجا حضرت نے ایک لشکر اور پس نکلا اس لشکر مین دوسرا شخص ان تینون مین سے پس شہید کیا گیا پھر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنے اس حال مین کہ مرابط اور نیت رکھنے والا جہاد کا تھا کہا عبد اللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکھا مین نے یعنے خواب مین اُن تینون کو بہشت مین اور دیکھا مین نے اس شخص کو کہ مرا تھا اپنے بستر پر آگے انکے سب اور دیکھا مین نے اسکو کہ شہید کیا گیا تھا آخر کہ پاس پاس جاتا ہو اسکے اور متصل ہو ساتھ اُسکے اور دیکھا مین نے ان تینون کے پہلے کو یعنے جو پہلے شہید ہوا تھا ان مین سے کہ نزدیک جاتا ہو اُس شہید آخر کے اور سب سے پیچھے ہو پس گذرا میرے دل مین اس سے شبہ یعنے چاہیے تھا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تھا پیچھے اُن سے ہوتا اور اس ترتیب کے جو خلاف دیکھا تو نہایت تعجب اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا تو نے اس قضیہ مین سے یعنے آگے سب سے دیکھنا تیرا اسکو کہ مرا تھا بستر پر اور اسی طرح دیکھنا آخر کا آگے شہید اول سے جگہ انکار کی نہین ہو اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہو کوئی افضل نزدیک خدا کے اُس مسلمان سے کہ دراز کیجاوے عمر اُسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنے اُسکے کے خداے تعالے کو ساتھ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے ف اور مانند انکے کے تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سے بیشک اجر وفضیلت اُسکی زیادہ تر ہوگی اس سے اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سے اور تاویل وتوجیہ اسکی وہی ہو کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کے مذکور ہوئی چنانچہ یہان بھی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہو اسکی طرف کہ تھا وہ مرابط الخ م ع ح (وعن محمد بن ابی عمیرۃ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عبدا لو خر علی وجھہ من یوم ولد الی ان یموت ھرما فی طاعۃ اللہ لحقرہ فی ذلک الیوم ولود انہ رد الی الدنیا کیما یزداد من الاجر والثواب رواھما احمد) اور روایت ہو محمد بن عمیرہ سے اور تھے وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گرے اپنے منھ پر اُس دن سے کہ پیدا کیا گیا یہانتک کہ مرے بوڑھا ہو کر بیچ طاعت اللہ کے یعنے فرض کیا جاوے کہ وقت پیدایش سے بڑھاپے تک سجدہ اور نماز ہی مین منھ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہونچے تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنے پڑے رہنے کو طاعت وعبادت مین بیچ اس دن کے یعنے روز قیامت کے بسبب دیکھنے ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کہ پھیرا جاوے طرف دنیا کے تا زیادہ ہووے اجر وثواب عمل کا یعنے پس جس قدر کہ عمر زیادہ ہوگا موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوگی نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے

باب التوکل والصبر

باب ہو بیچ بیان توکل کے

اور صبر کے ف وکل اور وکول لغت میں چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زیر اور زبر کے اسم ہے اس سے توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتھ پیش کے اسم ہے اس سے اور شرع میں عبارت ہے سپرد کرنے بندے کے سے اپنے کام کو خدا کے تئیں اور نکلنا تدبیر نفس سے اور تبری کرنا اپنے حول و قوت سے اور توکل سب کاموں میں جاری ہوتا ہے اور اکثر استعمال اسکا رزق میں ہوتا ہے اور حقیقت میں معنے توکل کے بھروسا اور اعتماد کرنا او پر ضامن ہونے حق عز و جل کے رزق بندوں کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اسکی نہیں ہے بلکہ چاہیے کہ نظر اس سے ساقط ہو اسلیے کہ توکل کار دل کا ہے جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہیں ہے اور کسب و کار ساتھ اسکے منافات نہیں رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتے ہیں واسطے ثابت کرنے مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتے ہیں تا نظر اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کے پہونچنے میں شرط نہیں ہے اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے توکل کو ساتھ نکل آنے کے کسب و اسباب سے بسبب اعتماد کے رزاقیت پروردگار تعالے پر اور یہ ابتدائے حال توکل کی ہے یا مراد باہر آنا ہے تعلق دل سے ساتھ اسکے اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہیں ہوتی اور یقین اسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنے اسکے کے ایک ہی حال پر ہوتا ہے مثلا منتہی اگر درخت خرما کا لگاوے اور بطریق خرق عادت کے اسی وقت وہ پھل لاوے یقین اسکا قدرت صانع تعالے پر اس صورت میں اور اس صورت میں کہ درخت خرما بعد از سالہا سال کے بطریق عادت معمولی کے پھل لاوے یکسان ہوتا ہے بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت اسکی کے بیچ صورت اسباب کے اور ترتیب مسببات کے اسپر زیادہ ہے اور بیچ سببی کے وہی ایک فعل ہے فقط اور بیان کتنے ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہیں کہ وہان نہیں اور بیچ ترک اسباب کے معطل کرنا پیدائش الہی کا ہے اور صبر لغت میں بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہے ایک چیز سے کہ اسکو فارسی میں شکیبائی کہتے ہیں اور شرع میں غالب لانا داعیہ حق کا او پر باعث نفس کے وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین کبرے رح نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہے ساتھ مجاہدہ کے اور ثابت رہنا او پر باز رکھنے نفس کے محبوبات اسکے سے اور عوارف میں لکھا ہے کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہے خدائے تعالے پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشوں اور خطروں کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل سے صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کے اور چھپانا مصیبتوں کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کے بہت ہیں اور بہت لوگ ہیں کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہیں رہ سکتے انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال میں مخصوص ہے ساتھ صبر کے بلاؤں او مصیبتوں اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق میں ہے ف جاننا چاہیے کہ مانع قوی عبادت سے فکر کھانے اور پینے اور حوائج ضروری کی ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے اسکا کہتا ہے سب چیز سے باز آیا میں اور زہد و تقوی بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزوں کا کیا علاج کروں اور بدون کسب اور مخالطت کے ساتھ خلق کے کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ اسکے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالے پر میسر نہیں ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہیں ہوتا تارک اسکا خطر عظیم میں ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور حلاوت اس میں ہاتھ نہیں لگتی اور غم روزی کا اسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہے کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے نہیں بجا لا سکتا پس توکل کرنا بہتر ہے چنانچہ ایک حدیث دراز میں آیا ہے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ہووے قوی تر لوگوں میں تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگے مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہیں کہ خدائے تعالے کو وکیل اپنے کا اور ضامن مصالح اپنے کا جانکر محض اسی پر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت میں کیا ہے ہرگز فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہیں ہوتا بندہ طلب کرے یا نکرے اور جانے کہ خدائے تعالے ضامن بندوں کی روزی کا ہے چنانچہ فرمایا وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور اسپر قسم کھائی ہے فورب السماء والارض انہ لحق پس اگر او پر ضمانت اور وعدے اسکے کے اعتماد نکرے اور باور نہ کرے تو بندگی اور ایمان کہاں ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکتساب کو وسیلہ جانے اور مسبب کے نجانے اور رزاق سوائے خدا کے کوئی نہیں ہے سبب و بے کسب بھی پہونچاتا ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب و سبب میں مشغول ہونے کو بھی مامور خدا کا جانکر اعتماد و دل اسپر نکرے اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکھے اور جانے کہ اگر کسب

اگر دیگا تو بھی خداے تعالے روزی پہونچا دیگا اور یہ درجہ ادنے اور ضروری ایمان کا ہے اور درجہ عام مسلمانون کا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین اور اعلی تر اس سے درجہ تسلیم کا ہے کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اسکے حکم کو سونپے اور کچھ تردد اسکے دل مین نرہے اور یہ درجہ اولیا کا ہے وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہین ہے منافی توکل کے وہی ہے کہ اعتماد دل کا اوپر کسب و سبب کے ہو اور اسکو شرک خفی کہتے ہین بس جو کسب کرنیوالا ہے اسکے دل کا خدا پر ہو تو وہ متوکلون سے ہے لیکن اعلے درجہ توکل کا یہی ہے کہ ہاتھ تمام اسباب سے باز رکھے اور تمام امور مین توکل کرے اللہ ہی پر اور سونپے امور اپنے اسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہے اور امید خلق سے منقطع رکھے اور رنج و بلا پر کہ پیش آوے راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول ہونا اسباب مین با وجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کے بھی ہاتھ سبب سے باز رکھنا روا نہین اسلیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نے کسب کیا ہے لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کے بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور و فتور دیکھے اسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تا کہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اس کار و سبب سے کہ قطعا کار برآری سوا اسکے نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے جیسے کہ ہاتھ سے کھانا کھانا چھوڑ دے بگمان اسکے کہ کھانا خود بخود منہ مین چلا جاویگا اسکو جنون و حماقت کہتے ہین اور حق توکل ایسے امور مین یہ ہے کہ جانے کہ حق تعالے نے طعام اسلیے پیدا کیا ہے اور خالق و رزاق سب کا وہی ہے یہ سبب اس کار کا ہے کہ خداے تعالے نے ہمکو دیا ہے اور اعتماد ہاتھ پر نکرے اور جانے کہ ہاتھ کتنون کے امور بھی سرانجام پاتے ہین اور اپنا ہاتھ باز رکھنا ان اسباب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اسکے قطعی نہو مانند لینے خرچ راہ کے سفر مین اور مانند اسکے کے روا ہے اسلیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہے کہ سفر خرچ راہ نہ لینے والون کا بھی منقطع ہو جاتا ہے اگرچہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کے نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہے اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کے حق پر اعلی درجات سے ہے اور جو کہ عیال رکھتا ہو اور عیال اسکے تنگی پر صابر نہ ہون اور رضا مند ہین اسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکھنا بھی واسطے عیال کے ایک سال تک اور واسطے نفس اپنے کے چالیس روز تک منافی توکل کے نہین کہ رسول علیہ السلام نے رکھا ہے اور اسی طرح ہے علاج بیماری کا اور رکھنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کے کہ ہر روز کام مین آتے ہین لیکن اگر کچھ ذخیرہ نہ رکھے اور سب کچھ ترک کرے اور دل اسکا اللہ تعالے پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلے درجہ ہے اسکے لیے بڑی قوت یقینی چاہیے پس جسکو سوا ذخیرہ کرنے کے فراغ عبادت اور دلجمعی حاصل نہو انکو ذخیرہ رکھنا افضل ہے اور لیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سے اور چھپانا مرض کا غیر طبیب سے شرط توکل ہے اور کہا ہے علمانے کہ توکل سواے توحید اور زہد کے راست نہین آتا اور مراد توحید سے بیان یہ ہے کہ تمام مخلوقات کو پیدایش اللہ تعالے کی جانے اور جانے کہ محرک سب کا سواے واحد حقیقی کے کوئی نہین ہے جو کچھ آجاتا ہے سب ایک ہی جگہ سے ہے جبکہ دل پر یہ بات غالب ہو جاویگی بے اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہے تا ایمان اسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول ہو سکے کہ ساتھ جزع اور فزع اور تاسف کے عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہے ساتھ صبر کرنے کے ایک تو فتحیاب ہونا دشمنون پر ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے فاصبر ان العاقبة للمتقین اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہے صبر کے سبب سے جیسے کہ فرمایا وتمت کلمة ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہے وجعلنا منہم ائمة یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہے انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہے وبشر الصابرین اور چھٹے محبت خداے تعالے کی ہے ان اللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہے اولئک یجزون الغرفة بما صبروا اور آٹھوین بزرگی اور سلام ہے اللہ تعالے کی طرف سے سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بے نہایت کا ہے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کرے ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکے حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہے جزع کرنے سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنے کا ہے سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہے سختی سے بطریق قطع اور حکم کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہے اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہے کہ تامل کرے اس مین کہ جو کچھ مقدر ہے جزع و فزع سے متغیر نہین ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہے پھر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر بیچ روکنے

نفس کا استقامت طاعت پر ہے دوسرے صبر کرنا گناہوں کے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے چوتھے صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتوں دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب بجالاوے عبادت میں مستقیم ہوگا اور گناہوں سے امن میں رہیگا اور دنیا کی بلاؤں سے اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاویگا اور بہشت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کرے سب نعمتوں سے محروم رہیگا اور عبادت نہیں کر سکیگا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کرے تو بسبب صبر کرنے کے گناہوں سے حبط ہوگا یہ بحر العلوم و مغنی الطالب **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب منتر کی کرتے ہیں اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہیں یعنے بیچ تمام اُن چیزوں کے کہ کرتے ہیں اور ترک کرتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین انکے کے پس نہیں منافی ہے اُس حدیث کے کہ ہر ایک کے ساتھ ان میں سے ستر ستر ہزار ہونگے اور نہ طلب منتر کی کرتے ہیں یعنے مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسمار آلہیہ کے اور نہ شگون بد لیتے ہیں یعنے حیوانات کے اڑجانے سے یا آواز کے سننے سے بلکہ کہتے ہیں جیسے کہ وارد ہوا ہے اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ کہا صاحب نہایہ نے کہ یہ صفت اولیاے کاملین سے ہے کہ جو اعراض کرتے ہیں اسباب دنیا سے اور تعلقات اسکے سے اور نہیں التفات کرتے طرف کسی چیز کے تعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہے کہ نہیں پہونچتے انکو غیر انکے اور لیکن عوام پس رخصت ہے انکے لیے دوا کرنے اور علاج کرنے کی اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشایش کا اللہ تعالی کی طرف سے ساتھ دعا کے ہوتا ہے جملہ خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کرے رخصت دیجاتی ہے اسکے لیے منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہیں سنا ہے تو نے کہ حضرت صدیق نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اوپر آنحضرت نے اسی لیے کہ جانتے تھے یقین و صبر انکا اور جبکہ لایا آپکے پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوا میں کچھ ملک میں نہیں رکھتا پس حضرت نے اسکو مارا اور غصہ کیا اوپر اسکے ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ کتاب و سنت سے معلوم نہیں ہوئے اور شارع نے انکو روا نہیں رکھا اور امن نہیں ہے اسمیں پڑجانے سے شرک میں بقرینہ قول وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ کے اسلیے کہ یہ بات ثابت ہے کہ تطیر عادات جاہلیت سے ہے اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سے تمام مسلمانوں پر لازم ہے اور باوجود اسکے اس میں فضیلت ہے اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ درآنا بہشت کا ہے بیحساب اسلیے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہیں ساتھ اس بات کے اگرچہ جاہلیت سے ہوں اور یہ بھی درجات توکل سے ہے اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہے مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کریں اور متعارف توکل سے یہی معنے سمجھے جاتے ہیں چنانچہ اسی لیے تفسیر کیا ہے صوفیہ نے توکل کو ساتھ ترک کرنے کسب اور اسباب کے بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہے اور متوسطوں کا اور انکو یہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث میں مذکور ہے حاصل ہے ساتھ زیادتی کے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اور تیسرا مرتبہ منتہیوں اور مقربوں کا ہے کہ اسباب بالکل نظر ظاہری انکی سے ساقط ہے اور وجود و عدم اسکا برابر ہوا ہے اور انکو بیچ مباشرت اسباب کے عبودیت اور فرمانبرداری امر کی ہے اور اس حیثیت سے حکم عزیمت کا پکڑتا ہے اور یہ مرتبہ اخص خواص کا ہے کہ انبیا اور اولیا ہیں کہ اپنے سے فانی اور باقی ساتھ خدا کے ہیں اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اسکی یہ ہے اور جزا انکی سب سے زیادہ ہے اور عالمگیری میں قاعدہ کلیہ یوں لکھا ہے کہ اسباب دور کرنے والے ضرر کے تین قسم کے ہیں ایک تو مقطوع بہ یعنے یقینی جیسے کہ پانی کہ دور کرتا ہے ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہے ضرر بھوک کو اور دوسری ظنی جیسے کہ فصد اور پچھنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنے معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کے اور معالجہ حرارت کا ساتھ برودت کے اور یہ اسباب ظاہرہ ہیں طب میں اور تیسری موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنے دعا پڑھکر دم کرنی اور تعویذ تمار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سے نہیں ہے بلکہ ترک کرنا اسکا حرام ہے درصورت خوف موت کے اور لیکن موہوم پس شرط توکل یہ ہے کہ ترک کرے اسکو اسلیے کہ وصف کیا ہے ساتھ اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور لیکن درجہ متوسط کہ وہ ظنی چیزوں کا کرنا ہے مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کے نزدیک اطبار کے پس کرنا اسکا نہیں ہے مناقض توکل کا

بخلاف موہوم کے اور ترک کرنا ظنی کا نہیں ہے ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہے ترک کرنا ظنی کا افضل کرنے اُسکے سے بعض احوال میں اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہے درمیان دو درجوں کے کذا فی الفصول العمادیۃ انتہی (وعنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال عرضت علی الامم فجعل یمر النبی ومعہ الرجل والنبی ومعہ الرجلان والنبی ومعہ الرہط والنبی ولیس معہ احد فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فرجوت ان یکون امتی فقیل ہذا موسی فی قومہ ثم قیل لی انظر فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فقیل لی انظر ہکذا وہکذا فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فقیل ہؤلاء امتک ومع ہؤلاء سبعون الفا قدامہم یدخلون الجنۃ بغیر حساب ہم الذین لا یتطیرون ولا یسترقون ولا یکتوون وعلی ربہم یتوکلون فقام عکاشۃ ابن محصن فقال ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال اللہم اجعلہ منہم ثم قام رجل آخر فقال ادع اللہ ان یجعلنی منہم فقال سبقک بہا عکاشۃ متفق علیہ) اور روایت ہے اسی ابن عباسؓ سے کہا ابن عباس نے کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئیں اور دکھائی گئیں مجکو امتیں یعنے ساتھ انبیا انکے کے بطریق کشف کے یا خواب میں یا خبر دی ہے دکھانے انکے سے دن قیامت کے اور تعبیر ساتھ ماضی کے بسبب تحقیق وقوع کے ہے پس شروع کیا کہ گذرتا ہے ایک پیغمبر اس حالت میں کہ اُسکے ساتھ ایک شخص ہے یعنے تابع ہے اُسکا کہ نہیں تھا کوئی تابع اُسکا سولے اُسکے اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر حالانکہ اُسکے ساتھ ہیں دو شخص اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر اس حالت میں کہ اُسکے ساتھ ہے ایک جماعت اور گذرتا ہے ایک پیغمبر اور نہیں ہے ساتھ اُسکے کوئی یعنے بسبب متابعت کرنے کسی کے اُسکی پس دیکھا میں نے یعنے آگے اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکھا ہے اور بھر دیا ہے اُسنے کنارۂ آسمان کو پس چونکہ بہت تھی وہ جماعت امید رکھی میں نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسے پیغمبر ہیں بیچ امت اپنی کے یعنے جو کہ ایمان لائے تھے اُنپر پھر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکھ یعنے گویا کہ آنحضرت نے حیاسے سرجھکا لیا تھا اُسوقت اور منھ پھیر لیا تھا اُس جگہ سے کہ جہاں سے لوگ گذرتے تھے پس کہا گیا آپکو کہ دیکھو گے امت اپنی پس دیکھا میں نے یعنے آگے اپنے انبوہ بہت کہ روک رکھا ہے اُسنے کنارۂ آسمان کو یعنے پس قناعت کی میں نے اسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میرے یعنے بلکہ تیرے لیے زیادتی ہے بہ نسبت سابق کے دیکھ ادھر اُدھر یعنے دائیں بائیں پس دیکھا میں نے ایک انبوہ بہت کہ گھیر لیا ہے اُسنے کنارۂ آسمان کو پس کہا گیا یعنے مجکو کہ یہ یعنے تمام جو آگے اور دائیں اور بائیں میں امت تیری ہیں اور ساتھ انکے یعنے منجملہ انکے یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگے انکے ہیں داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے اور وہ وہ ہیں کہ نہ شگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑھواتے ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہیں پس کھڑا ہوا عکاشہؓ بن محصنؓ صحابی اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالے سے یہ کہ کرے مجکو انہیں سے یعنے متوکلین میں سے کہ داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے کہا آنحضرت نے خداوندا گردان تو عکاشہ کو اُن میں سے پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ یہ کہ گردانے مجکو اُن میں سے پس فرمایا حضرت نے کہ سبقت لیگیا تجھسے ساتھ اس دعا کے عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نبی سے امین رسول ہے کہ حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نے احتمال ہے یہ کہ ہوں معنے اسکے یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت میں سے سولے انکے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہوں معنے اسکے یہ کہ انھیں میں سے ستر ہزار ایسے ہیں اور موید ہے اسکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک ویدخلون الجنۃ من ہؤلاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتے ہیں یعنے مگر وقت ضرورت کے لیے ہیں اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ اُن میں سے سعد بن ابی وقاص بھی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے یا مطلق داغ نہیں لیتے ہیں بسبب راضی ہونے کے قضا و قدر آلہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کے کہ نہیں ضرر کرتا اور نہیں نفع دیتا مگر اللہ اور نہیں تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت میں سوائے اُسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کے ہیں خارج دائرہ وجود سے فانی اپنے نفسوں کے خطوظ سے ہے نہ داغ لیتے ہیں معنے اسکے یہ ہیں مگر وقت ضرورت کے باوجود اسکے کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالے سے رکھتے ہیں نہ نرسے داغنے سے اور نہ منتر پڑھواتے ہیں یعنے وہ منتر کہ نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث صحیح میں اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے کہ ہو اس میں شرک اور نہ شگون بد لیتے ہیں معنے کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کتے بلی وغیرہا جانوروں چرندہ سے پس مراد یہ ہے کہ وہ چھوڑتے ہیں اعمال جاہلیت کے پھر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہیں عدد مذکور سے کہینگے ہم کہ مراد کثرت ہے نہ یہ عدد مخصوص ۔ ف کہ دوائی داغ کرنا بھی اسباب وہمیہ سے ہے اور حدیثوں میں نہی اس سے آئی ہے اور وقت ضرورت کے کہ اگر حکیم لیلاے حاذق کے یقین ہوے تو اجازت بھی ہے اور حضرت نے دوسرے شخص کے حق میں اسلیے دعا نہ مانگی کہ اذن نہیں دیے

گئے تھے حضرت اُس مجلس مین دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجایش تھی دعا کی دوسرے کے حق مین نہ رہی یا یہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اسکے صراحۃً نہ فرمایا کہ تو اہل اسکا نہین ہو بلکہ جواب دیا ساتھ کلام مشترک کے اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کے دعا کرنے کا سبقت اُسکی تھی ساتھ التماس دعا کے اور بعضون نے کہا ہو کہ وہ شخص منافقون مین سے تھا اس سبب سے اسکے لیے دعا نہ کی اور باوجود اسکے از راہ حسن خلق کے جواب دیا ساتھ کلام محمل کے اور بعضون نے کہا ہو کہ تخصیص عکاشہ کے دعا کی بسبب وحی خفی کے تھی اور یہ قول صواب تر ہو اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہو کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہو اسپر کہ جلدی اور سبقت کرے طرف نیکیون کے اور طلب دعا کی کرے صالحین سے

وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب واسطے شان اور حال مسلمان کے کہ تمام شان اُسکی اُسکے لیے بہتر ہو اور نہین ہو یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچے اُسکو خوشی یعنے چین اور فراخی رزق اور اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہو پس ہوتا ہو شکر بہتر اسکے لیے اور اگر پہونچتا ہو اُسکو ضرر یعنے فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہو پس ہوتا ہو صبر بہتر اُسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے ف مقام صبر و شکر کے دونون عالی ہین اور اجر و ثواب انپر مرتب ہوتا ہو اور آدمی ان دو حال سے خالی نہین پس وہ بہر حال بہتر ہو پھر منحصر ہونا خیر کا حالین مومن کامل کے لیے ہو اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہو کہ اگر پہونچتی ہو اُسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتین کرنے لگتا ہو اور اگر ضرر پہونچتا ہو اسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہو بخلاف مومن کامل کے کہ اس سے ایسی بات نہین ہوتی ہو ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنے بیچ ایمان اور اعتقاد کے ساتھ خدا کے اور توکل اور اعتماد کے اسپر اور قصد کرنے کے امور خیر پر اور جہاد کرنے کے راہ خدا مین یا قوی ہو صبر کرنے مین لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنے مین اُنکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنے مین بہتر ہو مسلمان ضعیف سے یعنے ان صفات مین اور ہر مسلمان مین یعنے قوی ہو یا ضعیف نیکی ہو اور کوئی مسلمان صفات نیک سے خالی نہین اور اصل ایمان کا ملتزم ہو صفتون خیر کی ہو حرص کر تو اُس چیز پر کہ نفع دے تجکو یعنے امر دین سے اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالے سے یعنے عمل نیک کرنے پر اور عاجز نہو یعنے طلب و استعانت سے اسلیے کہ اللہ تعالے قادر ہو اسپر کہ دیوے تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہووے اُسکی استعانت پر اور بعضون نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنے اس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہو تو اُسکا اور نہ چھوڑ تو اُسکو اور اگر پہونچے تجکو کچھ یعنے مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا و لیکن کہہ یعنے زبان قال سے یا زبان حال سے کہ مقدر کیا اللہ نے یعنے ایسا اور ایسا یعنے واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اُسکی کے اور جو کچھ چاہتا ہو خدا تعالے کرتا ہو اسلیے کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کھانے کے کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الٰہی کے اور بنسبت حول و قوت نفس کے کہتے ہین کھولتا ہو کار شیطان کو اور لاتا ہو دل مین وسوسہ اسکا ساتھ ندامت اور معارضہ قدر کے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ کہنا اسلیے منع ہو کہ کچھ فائدہ نہین رکھتا اسلیے کہ جو مقدر مین ہو وہی ہوتا ہو فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا پس لفظ لو کہنا اس جگہ منع ہو کہ منازعت ساتھ تقدیر کے لازم آوے والا وارد ہوا ہو قرآن مین لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اور حدیث مین ہو لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین یہ ذکر کی گئی ہو اور بہت روایتون مین آیا ہو استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہو کہ یہ نہی وارد ہوئی ہو اس جگہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہو نہ تحریمی اور جبکہ کہے از راہ تاسف کے فوت ہونے طاعت الٰہی پر یا متعذر ہو اس سے پس نہین مضائقہ ہو اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہو استعمال لو کا کہ موجود ہو حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونے طاعت پر باعث ثواب ہو پس لائق ہو کہ گنا جاوے قبیلہ استحباب سے چنانچہ روایت کیا ہو رازی نے اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سے کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ

فوت ہوئی اُس سے قریب ہوا دوزخ کے سیرہ ہزار برس کے اور جنت ناسعت کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اس سے قریب ہوا جنت سے سیرہ ہزار برس کے ذکر کیا بیہقی
نے جامع میں **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ
كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
کہ اگر تحقیق تم توکل یعنے اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دے تمکو جیسے کہ روزی دیتا ہے جانوروں پرندوں کو نکلتے ہیں جانور صبح کو بھوکے اور پھرتے ہیں شام کو
اپنے گھونسلوں میں سیر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حق توکل یہ ہے کہ یقینا جانے یہ کہ نہیں ہے کوئی فاعل وجود میں سوائے اللہ تعالے کے اور ہر موجود یعنے مخلوق
اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنا اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالے کی طرف سے ہیں اور وہ ضامن
ہے رزق کا بیشک وشبہ پس اسکا یقین کر کر سعی کرے بیچ طلب کرنے کے اچھی وجہ پر یعنے رنج بہت نہ اٹھاوے اور حرص اور افراط ومبالغہ نکرے اسکی طلب میں
حتی کہ حلت وحرمت کا خیال نہ رہے کہا امام غزالی نے کہ جو کوئی گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور پڑے رہنا زمین پر مانند کپڑے ڈالے گئے کے زمین پر وہ جاہل
ہے اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کی قلب ہے اور حرکت ظاہر میں ہے پس وہ منافی توکل کے نہیں جبکہ اعتماد واثق خدائے عزوجل پر ہو چنانچہ اسیلیے تشبیہ دی ساتھ جانور
پرندہ کے کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہے لیکن اعتماد اللہ تعالے ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب وقوت پر پس اس مشابہت میں اشارہ ہے اسپر کہ سعی اوسط درجے کی نہیں منافی ہے
اعتماد کی اللہ تعالے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطے آگاہ کرنے کے ہے اسپر کہ کسب نہیں ہے رزق بلکہ
رازق اللہ تعالے ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کے کسب سے اسلیے کہ توکل کی جگہ دل ہے پس نہیں منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجود یکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کے
بھی بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکے کے پہونچتا ہے رزق اللہ تعالے کا بسبب برکت اسکے کے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اللہ تعالے کے سے ومامن دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقہا اور منقول ہے کہ بچے کوے کے وقت نکلنے کے انڈے سے ہوتے ہیں سفید پس برے معلوم ہوتے ہیں وہ کوے کو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے انکو اور باقی رہتے
ہیں بچے اکیلے پس بھیجتا ہے اللہ تعالے طرف انکے مکھی اور چیونٹی پس چن چن کر کھاتے ہیں وہ انکو یہانتک کہ بڑے ہوتے ہیں کچھ تو سیاہ ہوجاتے ہیں پس پھرتا ہے طرف انکے
کوا تو دیکھتا ہے انکو سیاہ پس لے بیٹھتا ہے انکو اور پرورش کرتا ہے انکو پس یہ پہونچتا ہے انکو رزق بغیر سعی کے اور اور حکایتیں اس باب میں بہت ہیں اور عجب تر حکایت یہ ہے کہ اللہ
تعالے نے عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بھی کیا ہے تو نے کسی پر وقت روح نکالنے کے پس کہا عزرائیل نے ہاں اے رب میرے جس وقت کہ غرق ہوئے ایک کشتی کے لوگ
اور کچھ اُن میں سے باقی رہے کشتی کے تختوں پر اور تھی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نے انکی روح قبض کرنیکا پس رحم کھایا میں نے
اسوقت اسکے بچے پر فرمایا اللہ تعالے نے کہ میں نے ڈالا اُس بچے کو ایک جزیرے پر اور بھیجی میں نے طرف اسکے ایک شیرنی کہ دودھ پلاتی تھی اسکو یہانتک کہ کچھ بڑا ہوا
پھر معین کیے میں نے کچھ جن تاکہ تعلیم کریں اسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا شاہزادہ اور داخل ہوا علماء میں اور حاصل ہوئی اسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کے
مرتبہ کو کہ پادشاہ ہوا تمام روے زمین کا پس دعوے کیا اسنے الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تھا اُسکا شداد اور اللہ بہت مہربان ہے اپنے
بندوں پر پس جو رحیم کہ رزق دے اپنے دشمنوں کو وہ کیونکر بھوے گا اپنے دوستوں کو شرح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ
لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُّقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُّقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاِنَّ
رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ
مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ) اور روایت ہے ابن مسعود رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف بہشت کے اور دور رکھے تمکو آگ دوزخ سے مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہے میں نے تمکو ساتھ اسکے اور نہیں ہے
کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو آگ دوزخ سے اور دور کرے بہشت سے مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہے میں نے تمکو اس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہے

کہ تحقیق روح القدس نے کہ مراد دونوں عبارتوں سے جبرئیل ہیں پھونکا میرے دل میں یعنے وحی خفی لائے میرے پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہانتک کہ پورا لے لیتی ہے رزق اپنا یعنے جو کہ مقدر ہے اسکے لیے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے حق سبحانہ تعالے نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہے کہ جو رزق مقدر کیا ہے پہونچنے والا ہے تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سے اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نہ کرو بیچ حاصل کرنے اور ڈھونڈھنے رزق کے یعنے تا بر وجہ مشروع اور بروے حق کے پڑے اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہوں خدا کے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے مگر بسبب طاعت اسکی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کے سر کے جملہ دلیل صریح ہیں اسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنے والے ضرر کے حاصل کیے جاتے ہیں کتاب و سنت سے اور دلیل ہیں اسپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسیٰ کے آیا ہے اور یہاں مراد جبرئیل عم ہیں اور وصف لانا اسکا ساتھ امین کے بسبب امانت داری انکی کے ہے علم و وحی میں اور اضافت اسکی طرف قدس کے کہ ساتھ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اسکے کے بمعنے طہر کے ہے بسبب کمال طہارت انکی کے ہے نجاست ناسوت سے اور اجملوا اجمال سے ہے یعنے نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو انکی طلب میں اسلیے کہ تم نہیں تکلیف دیے گئے ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالے نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عز و جل نے وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کے لیے ہے یا معنے یہ ہیں کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کے لیے ہے اور مؤید ہے اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہوں اسکے کے یعنے جب رزق دیر کر پہونچے تو اضطراب نہ کرو اور حاصل نہ کرو اسکو بوجہ حرام و مکروہ کے مانند چوری و غصب و خیانت و اظہار سیادت و عبادت و شادی و دیانت اور لینے کے بیت المال سے زیادہ حاجت سے اور مانند اسکے کے اور حقیقت میں رزق ہرگز دیر کر نہیں پہونچتا اور جو کچھ پہونچے اور جس وقت کہ پہونچے رزق وہی ہے اور مقدر اسی طرح تھا اور گناہ سے زیادہ نہیں پہونچتا پہونچتا وہی ہے کہ مقدر ہے اور اضطراب سے سوائے گناہ کے حاصل نہیں ہوتا اور رزق کہ پہونچے بسبب گناہ کے حرام ہوتا ہے پس طلب رزق ساتھ گناہ کے نہ کرو اور نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے یعنے رزق حلال مگر ساتھ طاعت اسکی کے یعنے دوام اور استقامت کرو طاعت پر کہ جو کچھ کہ پہونچتا ہے قسم رزق سے پہونچتا ہے اگر گناہ سے حاصل کروگے حرام ہوگا اور مذمت راجع ہوگی اور اگر طاعت سے تم پہونچاؤگے حلال ہوگا اور مدح رجوع کریگی اور یا مراد اس چیز سے کہ نزدیک خدا کے ہے بہشت ہے [illegible] اجملوا یعنے کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہے کہ طلب کرے اسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطار بمعنی ابطار کے ہے اور سین مبالغہ کے لیے ہے [illegible] جیسے کہ استعفف بمعنے عف کے بیچ قول اللہ تعالے کے ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی (وعن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا اضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا ابقیت لک رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث) اور روایت ہے ابی ذر رضی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زہد دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد یعنے معتبر اور کامل دنیا میں یعنے شان دنیا میں یہ ہے کہ نہ ہووے تو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ ہاتھوں تیرے کے ہے قسم مال سے اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اس چیز کے کہ بیچ ہاتھوں اللہ کے ہے اور زہد دنیا میں یہ ہے کہ ہووے تو بیچ ثواب مصیبت کے جس وقت کہ پہونچایا جاوے تو اور مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اس مصیبت کے بہت رغبت کرنے والا اس میں اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے **ف** زہد دنیا میں الخ یعنے زہد کرنا دنیا میں نہیں ہے ساتھ نری ترک کرنے لذتوں اور شہوتوں کے کہ بیچ حکم حرام کرنے حلال کے ہے کہ منع کیا گیا ہے بموجب فرمانے اللہ تعالے کے لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزوں کا ثابت ہی ہوا ہے اور حضرت سے زیادہ کون کمال رکھتا ہے پس فرماتے ہیں کہ یہ جو بعضے جاہل کرتے ہیں گمان اسلیے کہ یہ کمال ہے پس باز رہتے ہیں کھانے گوشت اور حلوا اور میووں اور پہننے کپڑوں نفیس

اور مانند اُنکے کے ہے اور اسکو زہد جانتے ہین یہ زہد نہین ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے اور خرچ کرنے اُسکے کے غیر محل مین کر پھینکدے اسکو دریا مین یا دیدیوے اسکو لوگون کو بغیر تمیز کے درمیان غنی اور فقیر کے حاصل یہ کہ نہین ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے پھر متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کے وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہے ساتھ جاذبہ رب کے اور بیچ ہاتھون تیرے کے ہے یعنے اموال یا صنائع اور اعمال اور بیچ ہاتھون اللہ کے ہے یعنے اسکے ظاہر و باطن کے خزانون مین اور معنی یہ ہین کہ چاہیے ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالے کے تجھسے ساتھ پہونچانے رزق کے تجھکو اور ساتھ انعام اُسکے کے تجھپر ایسی جگہ سے کہ گمان نہین رکھتا ہے تو کیا نہین تونے قوی و سخت تر اُس چیز سے کہ تیرے ہاتھ مین ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاریگریون سے اگرچہ کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے تلف و فنا ہونے والا ہے بخلاف ان چیزون کے کہ اللہ تعالے کے خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہے ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف چین دنیا کے اور لذت حاصل کرنے کے ساتھ نعمتون اسکی کے بلکہ یہ جان کہ نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونے محنت کی اور پہونچنے بلاؤن کی ہین اس مین تاکہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے اور نہ انسیت پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزون کے پس ہووے تو اُس وقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہونچے بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کے بہ نسبت اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکھی جاتی یعنے روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجھسے پیچھے رکھا گیا لفظ ابقیت جگہ لم یصب کے اور جواب لو کا وہ ہے کہ دلالت کی اُسپر ماقبل اسکے نے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اُسکے کے زیادہ تر رغبت تیری سے بیچ نہ ہونے مصیبت کے پس یہ دونون امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیرے کے دنیا مین اور میل کرنے تیرے کے عقبے مین جاننا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بیرغبتی دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اُسکے کو قسم مال و جاہ سے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد بمجرد اسی کے تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ نہ آوے اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہونچے کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو باعث ثواب آخرت کے اور مرغوب ہو اسکے نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہوے زہد ہے والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہے شرح (وعن ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاہک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا مین سوار پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالے کی امر و نہی کو اور طالب اسکی رضا کا ہو نگاہ رکھیگا تجھکو اللہ تعالے یعنے دنیا مین آفات و مکروہات سے اور عقبے مین طرح طرح کے عذاب سے جزا موافق عمل کی اسلیے کہ من کان للہ کان اللہ لہ نگاہ رکھ تو اللہ تعالے کے حق کو یعنے ہمیشہ یاد رکھ اور خوب فکر کر اُسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اسکا پاویگا تو اسکو سامنے اپنے اور جب ارادہ کرے تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا امور دنیا اور آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سے اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنے خاص و عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنے متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکے کہ نفع پہونچاوین تجھکو ساتھ کسی چیز کے یعنے امر دین یا دنیا تیرے مین تو نہین نفع پہونچا سکینگے تجھکو مگر اس چیز کو کہ مقدر کیا ہے اُسکو اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہونچاوین تجھکو ساتھ کسی چیز کے تو نہ ضرر پہونچا سکینگے تجھکو مگر اس چیز کو کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اُسکو تجھپر اٹھائے گئے قلم اور خشک ہوگئے صحیفے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف پاویگا تو اُسکو سامنے اپنے یعنے پاویگا تو اُسکو اُسوقت گویا کہ وہ حاضر ہے سامنے تیرے اور مشاہدہ کریگا تو اسکو بیچ مقام احسان اور کمال ایمان اپنے کے گویا کہ تو اُسکو دیکھتا ہے بایں حیثیت کہ فنا ہوجاویگا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سے پس اول حال مراقبہ ہے اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ جبکہ محافظت کریگا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکھیگا تجھکو اور مدد کریگا تیری مہمات مین جدھر کہ متوجہ ہوویگا تو اور سہل کردیگا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کریگا تو اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ پاویگا تو عنایت و مہربانی اُسکی قریب اپنے اور رعایت کریگا تیری تمام حالات مین اور مدد کریگا تیری طرح طرح اور سوال کر اللہ ہی سے اسلیے کہ خزانے بخششون کے اُسکے پاس ہین اور ہاتھ مین ہین اور ہر نعمت اور نقمت دنیوی یا اخروی کہ بندے کو

پہونچتی ہو یا دفع ہوتی ہو اس سے اسکی رحمت سے بے آمیزش غرض اور بے ضمیمہ علت کے ہو اسلیے کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہو کہ کبھی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہو یہ کہ
نا امید رہے کہ اسکی رحمت سے اور نہ ڈرے مگر اُسکے عذاب سے اور التجا کیجے بڑی مہمات مین اسی کی طرف اور اعتماد کرے تمام امور مین اُسپر یعنے : مانگ غیر اسکے سے اسلیے
غیر اسکا نہین قادر ہو دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پہونچانے نفع پر اسلیے کہ وہ اپنے نفسون کے نفع اور ضرر اور موت اور حیات کے تو مالک ہی نہین ہیں جاے
غیر کے اور نہ ترک کر تو سوال ساتھ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہو کہ جسنے نہ سوال کیا اللہ سے غضب ہوتا ہو وہ اسپر اسلیے کہ سوال
کرنے مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہو کیا خوب کہا ہو کسی نے ۔ اللہ یغضب ان ترکت سوالہ ۔ وابن آدم حین تسال یغضب ۔ اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ
اسکے مضمون کا یہ ہو کہ نفع اور ضرر اسی کی طرف سے جان اور ہر حال مین اسی کی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہونچانے والا اور ضرر پہونچانے والا اور دینے والا اور نہ دینے والا
ہو اور اللہ تعالی کی بعضی کتابون مین آیا ہو کہ فرمایا اللہ تعالے نے قسم ہو اپنے عزت وجلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اس شخص سے کہ امید رکھتا ہو غیر میرے سے
اور پہناتا ہون مین اسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کے یعنے ذلیل کرتا ہون انکے سامنے اور محروم کرتا ہون مین اسکو اپنے قرب سے اور البتہ دور کرتا ہون مین اسکو
اپنے وصل سے پس البتہ دور کرتا ہون مین اسکو متفکر حیران آیا امید رکھتا ہو غیر میرے سے شدائد مین اور شدائد میرے ہاتھ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کھٹکھٹاتا ہو
فکر مین دروازے غیر میرے کے اور میرے ہاتھ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کھلا ہوا ہو اسکے لیے کہ دعا کرے مجھسے انتہی اور اٹھالیے
گئے قلم یعنے احکام کے لکھنے سے اور خشک ہو گئے صحیفے یعنے قضا اور قدر مخلوق کے کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہو اس مین لکھے گئے تھے وہ خشک ہو گئے پس نہین رکھا
جاتا اُسپر قلم بعد اُسکے ساتھ لکھنے کسی چیز کے خلاصہ یہ کہ لکھا جا چکا لوح محفوظ مین جو کچھ کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سے اب اور کچھ نہین لکھا جاویگا بعد فارغ ہونے کے اس سے
پس تعبیر کی گئی سبقت قضا وقدر کی ساتھ اٹھنے قلم کے اور خشک ہونے صحیفہ کے بسبب مشابہت دینے کے ساتھ فراغ کاتب کے کتابت اپنی سے اور اول کتاب مین
حدیث گذر بھی چکی ہو کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالے نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے کہا کیا لکھون فرمایا کہ لکھ تقدیر پس لکھا اُسنے جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر
کوئی کہے کہ یہ منافی ہو قول اللہ تعالے کے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت تو جواب اسکا یہ ہو کہ محو واثبات بھی انھین چیزون مین سے ہو کہ خشک ہوے صحیفے اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہو
مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کرنے کے طرف لوح محفوظ کے ہو اور ساتھ اضافہ کرنے کے طرف علم اللہ کے نہ تبدیل ہو اور نہ تغیر اور اسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون
نے کہا کہ اللہ کے پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہو کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہو اس مین فرشتہ اعمال خلق کے اور وہ محل محو واثبات
کی ہو اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہو توکل پر اور راضی ہونے رضاے مولے پر اور نفی کرنے حول وقوت پر اپنے سے اسواسطے کہ نہین ہو کوئی حادثہ قسم سعادت
اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل ورزق سے مگر کہ متعلق ہو ساتھ اللہ کے اور قضا وقدر اسکی کے کہ مقرر کی ہو آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس
پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ اس چیز کے کہ ہونے والی ہو پس برابر ہو تحرک وسکون پس واجب ہو شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کے
ہو محنت وبلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نے فتوح الغیب مین کہ لائق ہو ہر مومن کو کہ کرے اس حدیث کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے
اُسپر تمام حرکات وسکنات اپنے مین تاکہ سالم رہے دنیا اور آخرت مین اور پاوے دونون جہان مین عزت بسبب رحمت اللہ تعالے کے اور بعضی روایتون مین بعد از
لفظ تجدہ تجاہک کے یہ زیادتی بھی آئی ہو تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ یعنے شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خداے تعالے کے حالت فراغ اور آسانی مین
ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہونچاویگا اور جزا اسکی دیگا تجکو نزدیک سختی کے اور بلا ویگا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضا فی الیقین فافعل
یعنے پس اگر کر سکے تو کام واسطے خدا کے ساتھ راضی ہونے کے یقین مین تو کر اُسکو کہ کار عظیم ہو فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنے پس اگر کچھ کام نہ کر سکے تو اور
شکر نعمت کا پورا نہ ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنے کے اوپر بلا اور محنت ومکروہ کے کہ تجکو پہونچے نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہو یعنے اصل شکر گذاری حق کی ہو بجا لانا سب
شمول نعمتون اور الطاف ظاہر وباطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہو واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنے اور جان کہ مدد کرنا

حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنے بندہ کے ہے اوپر طاعت کے اور گناہ سے اور کشادگی کا ساتھ محنت اور غم کے ہے یعنے بعد از ہر تنگی کے کشادگی ہے اور بعد از غم کے راحت و شادی وان مع
یسر یعنے اور تحقیق بعد از ہر سختی کے آسانی ہے و لن یغلب عسر یسرین یعنے اور ہر گز غالب نہ آوے ایک سختی دو آسانیوں پر یعنے بسبب قاعدہ عربی کے گویا آیا ہے عسر ایک ہے اور یسر دو
پس ایک عسر دو یسر پر غالب نہیں ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے تو آسانیاں پاوے ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں جیسے کہ مسلمانوں نے رنج و
محنت اٹھائی دنیا میں ساتھ محتاجگی اور سختی کے پس آسانی دیکھی دنیا میں ساتھ فتح اور مدد کے اور آخرت میں دیکھینگے نعمت اور راحت اور چین بہشت کی اور دید ار ہووے
گا یہ تمام الفاظ اور حدیث میں آئے ہیں کہ مشکوٰۃ و مصابیح میں نہیں لایا (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ
لَہٗ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہٗ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے سعد سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کے سے ہے راضی ہونا اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اُسکے اور بدبختی بیٹے آدم کے سے ہے چھوڑنا اُسکا
مانگنے خیر کو اللہ تعالے سے اور بدبختی ابن آدم کے سے ہے غضب اور ناخوش ہونا اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالے نے واسطے اُسکے روایت کی ہے یہ احمد اور ترمذی
نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف نیکبختی الخ یعنے نیکبختی یہ ہے کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پھر راضی ہو اُس چیز پر کہ حکم کیا ہے ساتھ اُسکے اور مقدر کیا ہے اُسکو جیسے کہ دلالت
کرتا ہے اسپر مقابلہ اُسکا کہ وہ یہ ہے اور بدبختی الخ اور چھوڑنا اُسکا مانگنے خیر کو اللہ سے یعنے آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدا ے تعالے سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ
راضی ہو بہر حال تو توہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیے کہ آدمی پروردگار تعالے سے طالب خیر ہو تا اُسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر
اور نامرضیات سے نگاہ رکھے اور راضی ہونا قضاے الٰہی پر بہت بڑی چیز ہے کہ نام رکھا گیا ہے اُسکا مقام افخر اور راضی ہونے کو قضاے الٰہی پر کر وہ ترک کرنا غضب کا ہے
علامت سعادت ابن آدم کے کی بسبب دو امروں کے ایک تو اسلیے کہ تا فارغ ہو عبادت کے لیے کہ جب نہ راضی ہوا ساتھ قضا کے ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب
حدوث حوادث کے اور کہیگا کیوں ہوا ایسا اور کیوں نہوا ایسا اور دوسرے اسلیے کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالے کے میں بسبب غضب اپنے کے اور غضب بندے کا یہ ہے
کہ ذکر کرے غیر اس چیز کو کہ قضا کی ہے اللہ تعالے نے اُسکے لیے کہ وہ اصلح اور اولے ہے بیچ اُس چیز کے کہ نہیں یقین ہے فساد و صلاح اُسکے کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کرے
خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ انسان نہیں جانتا ہے اپنے خیر و شر کو وعسٰی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسٰی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پھر ترقی کر
اس طرح کہ اعتقاد کرے یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کے چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعاے استخارہ ہے بعد تحقیق مشاورت
کے بیچ امر مہم کے امور دینیہ اور دنیویہ سے اور اقل اُسکا یہ ہے کہ کہے اللھم خر لی واختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کامل تر یہ ہے کہ پڑھے دو رکعت نماز کی پھر وہ دعاے استخارہ پڑھے
کہ مشہور ہے سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں انس سے مرفوع ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض علما
نے کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص
دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہٗ فَاَدْرَکَتْہُمُ الْقَائِلَۃُ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ یَسْتَظِلُّوْنَ
بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فَعَلَّقَ بِہَا سَیْفَہٗ وَنِمْنَا نَوْمَۃً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ ہٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ
سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَہُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰہُ ثَلٰثًا وَلَمْ یُعَاقِبْہُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ الْاِسْمَاعِیْلِیِّ فِیْ صَحِیْحِہٖ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ
قَالَ اللّٰہُ فَسَقَطَ السَّیْفُ مِنْ یَدِہٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّیْفَ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقَالَ کُنْ خَیْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ لَا
وَلٰکِنِّیْ اُعَاہِدُکَ عَلٰی اَنْ لَّا اُقَاتِلَکَ وَلَا اَکُوْنَ مَعَ قَوْمٍ یُّقَاتِلُوْنَکَ فَخَلّٰی سَبِیْلَہٗ فَاَتٰی اَصْحَابَہٗ فَقَالَ جِئْتُکُمْ مِنْ عِنْدِ خَیْرِ النَّاسِ ہٰکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَفِی الرِّیَاضِ) روایت
ہے جابر سے کہ تحقیق اُنھوں نے جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد کے پس جب پھرے حضرت جہاد سے پھرے جابر ساتھ حضرت کے پس پہونچی صحابہ کو

دوپہر بیچ ایک جنگل کے کہ بہت تھے درخت کیکر کے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتے تھے ساتھ درختوں کے یعنے ہر ایک
نیچے ایک درخت کے گیا اور قیلولہ کیا پس اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نیچے ایک درخت کیکر کے پس لٹکا دی اسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئے ہم کچھ سونا پس ناگہان
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بلاتے تھے اپنے پاس پس گئے ہم انکے پاس اور ناگہان انکے پاس ایک اعرابی یعنے بدو کا فر حاضر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اس اعرابی نے
کھینچی مجھپر تلوار میری اس حال مین کہ مین سوتا تھا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اسکے ہاتھ مین تھی ننگی کہا اعرابی نے کہ کون بچا دیگا تجکو میری ایذا سے پس کہا
مین نے کہ اللہ تعالے بچا دیگا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نے اس اعرابی کو اور بیٹھے یعنے بعد اسکے کہ تھے لیٹے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت
ابی بکر اسماعیلی کے کہ بیچ صحیح اپنی کے لایا ہے یون آیا ہے کہ پس کہا اس اعرابی نے آنحضرت کو کہ کون بچا دیگا تجکو مجھسے فرمایا حضرت نے کہ اللہ بچا دیگا پس گر پڑی تلوار اعرابی
کے ہاتھ سے پس لی آنحضرت نے تلوار اور کہا کہ کون بچا دیگا تجکو مجھسے پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنے والے یعنے مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا
آنحضرت نے کہ گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنے مسلمان ہوتا ہے تو پس کہا اعرابی نے کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن
مین عہد کرتا ہون تجسے اسپر کہ نہ لڑونگا مین تجسے اور نہ ہونگا مین ساتھ اس قوم کے کہ لڑین تجسے پس خالی چھوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے
پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہارے پاس نزدیک بہترین آدمیون کے سے اسی طرح ہے یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب
ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہے ف لفظ نجد ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے اصل مین زمین بلند کو کہتے ہین اور اب نام ہے اسی دیار کا کہ اسکو تہامہ
کہتے ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زیر عین کے جمع عضہ کی ہے یعنے درخت خار دار کے اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتھ زبر سین اور
پیش میم کے اس درخت کو کہتے ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سے ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِہَا لَکَفَتْہُمْ وَمَنْ
یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ
جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اسپر یعنے فقط اسپر تو البتہ کفایت کرے انکو یعنے تمام افعال واحوال سے سر اس آیت کا یہ ہے اور جو شخص کہ تقوی کرے اللہ سے
کردیتا ہے اللہ اسکے لیے خلاص ہونا یعنے غمون دنیا اور آخرت کے سے اور روزی دیتا ہے اسکو اس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا یعنے ربح وتر دد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ
اور دارمی نے ف ما بعد اسکے آیہ یون ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیئ قدرا اور مراد حضرت کی آیت سے یہ ساری آیت ہے پس ومن
یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تلک اشارہ ہے طرف اسکے کہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہے اسکو تمام ان چیزون سے کہ ڈرتا ہے اور مکروہ رکھتا ہے انکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن
یتوکل علی اللہ الخ اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہے اسکو تمام ان چیزون سے کہ طلب کرتا ہے انکو اور ڈھونڈھتا ہے امور دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ
یعنے جاری کرنے والا ہے امر اپنے کو اور اس مین بیان ہے واسطے واجب ہونے توکل کے اللہ پر اور تفویض امر کے طرف اسکے اسلیے کہ جب اسنے جانا کہ ہر چیز قسم رزق
اور مانند اسکے اس سے نہین ہوتی ہے مگر بتقدیر اور توفیق اللہ تعالے کے نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل ہے ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ سکھائی
مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ تحقیق مین ہون روزی دینے والا اور زور آور اور استوار نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف
یہ قرأت شاذہ ہے اور قرأت مشہورہ یہ ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا ہو تو واجب ہے کہ نہ بھروسا کرے مگر اسپر اور نہ سپرد کرے مگر طرف اسکے
ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُہُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے دو بھائی حضرت کے زمانے مین پس تھا ایک ان دو بھائیون مین
سے کہ آتا تھا آنحضرت کے پاس یعنے چونکہ وہ مجرد و مستعد تھا اکثر حضرت کی خدمت مین ہوتا تھا واسطے طلب علم اور معروف کے اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرتا تھا یعنے

کماتا تھا اسباب معیشت کا اور دونوں ساتھ کھاتے پیتے تھے پس شکوہ کیا اس بھائی محترفہ کرنیوالے نے اپنے بھائی کا آنحضرت سے یعنے شکوہ کیا کہ یہ نہیں میرے حرفہ میں مدد کرتا ہے اور نہ آپ کسب کرتا ہے اپنی معیشت کے لیے اور بوجھ اسکے بار خرچ کا بھی مجھ پر پڑا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہے برکت اسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے ف یعنے سبب اسکے غمخواری اور خرچ کرنے کے اسپر یہ کہ وہ رزق دیا جاتا ہے بسبب حرفہ تیرے کے پس نہ احسان رکھ اسپر اس حدیث مین دلیل اسپر کہ جائز ہے یہ کہ ترک کرے انسان شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل و تجرید کے واسطے زاد عقبے کے اور دلیل ہے اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبر گیری انکی اپنے ذمے کرلی خصوصاً ذی رحم کی سبب ہے کثرت رزق اور برکت اسکے کی ہو شرح (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنْ أَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دل آدمی کے لیے ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہے یعنے ہر طرح کی فکر مین ہے اسکے خاطر مین بیچ اسباب رزق کے اور حاصل کرنے اسکے کے پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دل کو سارے شعبوں کے یعنے در پے ان فکرون کے دل جاوے اور تفرقہ مین پڑے نہین پروا کرتا اللہ تعالے بیچ کس جنگل کے ہلاک کرے اسکو اور جانتا نہیں کہ اس عالم سے کس شغل مین اتفاق پڑے اور کس حالت مین موت اسکی ہو پہنچے اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ کو کفایت کرے اللہ تعالے اسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اسکی کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ أَنَّ عَبِيْدِيْ أَطَاعُوْنِيْ لَأَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ أُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمھارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمانبرداری کرین میری یعنے بیچ امر و نہی میری کے البتہ برساؤن مین اوپر انکے رات کو سوتے ہون آرام سے اور نکالون مین اوپر انکے دھوپ دن کو یعنے تاکہ دن اپنے امور و کسب مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین انکو آواز گرجنے کی یعنے نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گھبراوین پس نہ ضرر پاوین نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ إِلَى الرَّحٰى فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے انھین ابوہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل و عیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ انکے تھی یعنے حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کی یعنے واسطے تضرع کے طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اسکی عورت نے یعنے یہ حال ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے پاس سے بسبب بیچارگی کے کھڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کے پس رکھا اسکو یعنے آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنے یہ ہین کہ تیار کیا اسکو اور صاف کیا اسکو یا پیدا اسکے کہ ہو اسکا کہ باہر گیا ہے کچھ لادے اور اسکو پیسکر روٹی پکا دے اور کھڑی ہوئی طرف تنور کے پس گرم کیا اسکو یعنے روٹی لگانے کے لیے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دے ہمکو یعنے اپنے پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری خلق سے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان لگن چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کے یعنے تاکہ روٹی لگا دے آٹا جو لگن مین بعد گوندھنے آٹے کے پس پایا اسکو بھرا ہوا روٹیون سے یعنے اس آٹے کی خود بخود روٹیان ہو کر تنور مین جا لگین یا آٹا لگن مین بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سے پیدا ہوئین کہا راوی نے پس پھر کر آیا خاوند یعنے بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میرے کے کچھ یعنے قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تمنے کہا عورت نے کہ ہان ہمارے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوا ہے یعنے خلق کی طرف سے بسبب عادت کے نہین ظاہر ہوا بلکہ محض غیب سے اللہ تعالے نے عطا فرمایا اور کھڑا ہوا یعنے پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنے اٹھایا اسکو تاکہ دیکھے اثر اسکا پس ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اٹھاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نے ف اور یہ سبب برکت صبر و توکل کے تھا اور یہ ماجرا حضرت کے وقت کا ہے نہ اگلی امت کا (وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈھتا ہی بندہ کو جیسے کہ ڈھونڈھتی ہی اسکو اجل اسکی روایت کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ف یعنے پہونچنا دونون کا یقینی ہی اور
جیسے کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈھے اور حاصل کرے بالضرور پہونچتی ہی ایسے ہی رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈھونڈھین جو لکھا تقدیر ہی بالضرور پہونچتا ہی ڈھونڈھین یا نہ
ڈھونڈھین اور اگر ڈھونڈھین رزق ڈھونڈھنے سے نہین پہونچتا ہی ڈھونڈھنا بھی مقدر ہی یعنے توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالے کے
رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کرین واسطے قائم کرنے رسم عبودیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ
بھی درست ہی سہ در توکل کن طرز ان پاو دست؛ رزق تو بر تو ز تو عاشق ترست؛ کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نے بعد الفاظ حدیث کے لکھا کہ لکھتا ہون مین
بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر پہونچنے اجل اسکی سے اسلیے کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کے فرمایا اللہ تعالے نے اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ
نقل کیا ہی میرک نے منذری سے کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنے صحیح مین اور بزار نے اور روایت کیا ہی اسکو طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے مگر یہ کہ اسنے
کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہ موید ہی میری تقریر کی جو اوپر لکھی مین نے اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کے کہ اے ابن آدم ہرب من رزقہ
کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت؛ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ
عَنْ وَجْھِہٖ وَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکایت
کرتے ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سے اور دکھاتے ہین صورت اسکی مارا ان پیغمبر کو انکی قوم نے پس لہو لہان کیا انکو اور حالانکہ وہ پیغمبر پونچھتے تھے اور پونچھتے
جاتے تھے خون اپنے منھ سے اور کہتے تھے یا الہی بخش تو واسطے قوم میری کے اسلیے کہ یہ نہین جانتے ہین حقیقت حال میرے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا
کہ مین دیکھتا ہون الخ یعنے حضرت کا بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہی اور آنکھون کے سامنے ہی یا الہی بخش الخ یعنے انکے اس فعل کو یعنے ایسے کہ عذاب کر انکو ساتھ اس فعل کے
دنیا مین اور نہ استیصال کر نا انکا والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی یعنے عفو کرنا انکی شرک و کفر سے غیر جائز ہی بالاجماع اور یہ نہین جانتے یہ کمال حلم اور حسن خلق انبیا ہی کہ
گناہ کیا قوم نے اور انھون نے عذر کیا انکی طرف سے پروردگار کے آگے کہ انھون نے نہین کیا ہی یہ فعل مگر بسبب جہل کے اللہ اور رسول سے اور اس مین اشارہ ہی طرف
کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہی فی الجملہ بہ نسبت گناہ کے ساتھ علم کے جیسا کہ اسی سبب وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین
کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اُن پیغمبر مذکور کے اور نام انکے کے کہ کون مین اور کیا ہی اور احتمال ہی کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو انکی قوم
اتنا مارتی تھی کہ خون آلودہ ہوتے تھے اور مدتون زمین پر پڑے رہتے تھے پھر اٹھتے اور دعوت کرتے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت نے مراد ان پیغمبر سے ذات شریف
اپنی رکھی کہ بیچ صورت اجمال و ابہام کے ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہی اور یہ کلام آنحضرت سے روز احد مین روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم؛ ع ح بَابُ الرِّیَاءِ
وَالسُّمْعَۃِ باب ہی دکھانے اور سنانے کا ف ریا مشتق ہی رویت سے اور صراح مین ریا بالقصر والمد اپنے کو ساتھ نیکی کے خلق کو دکھانا اور عین العلم مین کہا کہ ریا ہی طلب
کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتھ عبادت کے پس ریا مخصوص ساتھ عمل ظاہر کے ہوا اور جو کچھ کہ قسم عبادت سے نہو اس مین ریا نہین ہوتی جیسے کہ کثرت مال و اثاث کی یا
یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تیر لگانا ان چیزون کو دکھاوے تو قبیلہ کبر و افتخار سے ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسے کہ مشائخ واسطے دکھانے
مریدون کے اور مائل کرنے دلون کے اور رغبت دلانے انکے کے اوپر اتباع کے کرین حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اسکی ہو اور اسی سبب سے کہا ہی کہ ریاء العارفین
خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کی ذات مین کچھ کمال ہو اور وہ بحکم واقع کے اسکو لوگون کو دکھاوے اور دوست رکھے کہ لوگون پر ظاہر
ہو اور خلق اسکو جانین اور جو کہ نابود دکھاوے وہ کذب ہی اور نفاق بدتر ریا پر قیاس اسکے کہ کہا ہی علما نے غیبت وہ ہی کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اسکو بیان
اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اسکی وہ ہی کہ اس مین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولے تعالے کا
نہو بلکہ محض واسطے دکھانے خلق کے اور طلب منزلت کے انکے نزدیک ہو مانند اس شخص کے کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑھتا ہی اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو جانے دیتا ہی

پڑھتا ہو اگر نماز پڑھتا ہو بغیر طہارت کے ساتھ لوگوں کے پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الٰہی کے ہو اور عمل اس میں باطل ہو تا آنکہ بعضوں نے کہا ہو کہ موجب کفر کا ہو گا اور واجب ہو گی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونوں ہوں اور جانب ریا کے غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت میں تو نہ کرتا اسکو اور نہ باعث ہوتا اسکو قصد عمل پر اور اگر ہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اسکو عمل پر پس یہ بھی بیچ حکم اول کے ہو اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسرے سے باعث ہو اسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہوں دونوں ہووے رغبت عمل پر اور ظاہر یہ ہو کہ سود و زیاں اس قسم میں برابر ہوں ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کے ہیں اور چوتھی یہ کہ راجح اور غالب اس میں نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالے کا ہو ظاہر اس میں نقصان ہو نہ بطلان یا ثواب و عقاب دونوں برابر ہوں باندازہ نیت کے اور یہ بھی فرق کیا ہو اس میں کہ قصد ریا کا ابتدائے عمل میں ہو یا اسکے درمیان میں عارض ہو یا بعد عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہو پھر دوسرا اور تیسرا اکثر ہو اور اسکے ہونے سے جو کچھ کیا ہو باطل نہیں ہوتا اور یہ بھی فرق ہو اس میں کہ قصد ریا کا اور عزم اسکا مصمم ہو یا خطرہ آگیا ہو اور کچھ نہ ہوا اور خلاصی ریا سے نہایت دشوار ہو اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہو تا آنکہ لکھا ہو علماء نے کہ اگر تعریف اپنی کسی سے سنے اور اس سے شاد ہو علامت ریا کی کی ہو اور اگر خلوت میں ایک کام کرتا ہو اور خیال ریا کا خاطر میں رکھتا ہو وہ بھی ریا ہو اعاذنا اللہ منہا اس جگہ ایک حالت اور ہو کہ خوش ہو ساتھ فضل خدا کے اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کے ساتھ چھپانے گناہوں کے اور آشکارا کرنے طاعات کے بقصد اظہار دین اور طاعات کے تا اور پیروی کریں اور یہ محمود ہو اور داخل ابواب ریا کے نہیں جیسے کہ حدیثیں اس باب میں آئی ہیں اور مسئلہ غامض ہو اور تفصیل رکھتا ہو اور فقہ کی کتابوں میں تعرض اسکا نہیں کیا ہو اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈھونڈنی چاہیے خصوصاً کتاب احیاء العلوم سے اور یہ جو مذکور ہوا اس سے منتخب ہو اور سمعہ ساتھ پیش سین اور جزم میم کے اکثر ساتھ ریا کے مذکور ہوتا ہو کہتے ہیں کہ فلانا یہ کام واسطے ریا و سمعہ کے کرتا ہو یعنے تا دیکھیں اور سنیں حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتھ حاسہ سمع کے ہو اور ریا متعلق ساتھ حاسہ بصر کے ہو

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نہیں دیکھتا یعنے نظر اعتبار کر طرف صورتوں تمہاری کے یعنے اسلیے کہ نہیں اعتبار ہو اچھی صورتوں اور بری صورتوں کا اور نہیں دیکھتا طرف مالوں تمہارے کے یعنے اسلیے کہ نہیں اعتبار ہو اسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکھتا ہو طرف دلوں تمہارے کے یعنے طرف اس چیز کے کہ دلوں میں ہو قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچھے احوال اور برے احوال سے اور دیکھتا ہو طرف اعمال تمہارے کے یعنے اچھے اعمال اور برے اعمال کے پس جزا دیتا ہو تمکو موافق انکے نقل کی یہ مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بری ہو للذی عملہ رواہ مسلم) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہو اللہ تعالے کہ میں بے نیاز ترین شریکوں کا ہوں شرک سے یعنے شرکا کہ عالم میں ہوتے ہیں محتاج ہیں شرکت کے اور راضی ہیں ساتھ اسکے تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اس چیز میں ہو کہ شریک ہوں بخلاف میرے کہ خلاق علی الاطلاق ہوں بے پروا ہوں اس سے کہ ساتھ شرکت کے عبادت میں راضی ہوں تا آنکہ خالص و تنہا میرے لیے کریں اور نام رکھنا اللہ سبحانہ کا ساتھ شرکا کے باعتبار کہنے بندوں کے ہو انکے لیے شریک پھر بیان کیا بے نیازی اور بے رضائی اپنی کا شرکت سے کہ فرمایا جو کوئی عمل کرے کوئی عبادت کہ شریک کرے اس عبادت میں ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہوں میں اسکو ساتھ شرک اسکے کے اور ایک روایت میں بجائے ترکتہ وشرکہ کے یوں آیا ہو کہ میں اس سے بیزار ہوں وہ شخص عمل اسکا واسطے اس شخص کے ہو کہ کیا ہو عمل واسطے اس شخص کے نقل کی یہ مسلم نے

ف ظاہر اس حدیث کا یہ ہو کہ آمیزش ریا کی اور دخل اسکا بھی فوت کرنے والا ثواب کا ہو ولیکن لکھا ہو علماء نے کہ یہ بیچ ان قسموں ریا کے ہو گا کہ نیت ثواب کی اسمیں قطعاً نہ ہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہو کہ مقصود مبالغہ ہو بیچ زجر اور منع کرنے و تاکید نفی ریا سے واللہ اعلم بالصواب (وعن جندب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ) اور روایت ہو جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے کے تا کہ لوگ سنیں اور شہرت ہو مشہور کریگا اللہ تعالے عیب اسکا اور جو دکھلاویگا اسکو لوگوں کو

سامنے لوگون کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھانے کے جزا دیگا اسکو اللہ تعالے جزا ریاکارون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے کہیگا کہ جزا اپنی اس سے طلب کر
عمل اسکے لیے کیا تو نے اور بعضون نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ ظاہر کریگا عمل بُرے اسکے کہ پوشیدہ رکھتا ہے اور فضیحت اور رسوا کریگا اسکو نزدیک خلق کے دنیا مین یا آشکار کرتا ہے نیت اسکی
اور غرض باطل اسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل اُسکا خدا کے لیے نہ تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی سناوے عمل اپنا اور دکھاوے اسکو لوگون کو سناویگا
اور دکھاویگا خدائے تعالے ثواب اسکا بغیر اسکے کہ دیوے وہ اسکو تا حسرت کھاوے اسپر یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی کہ دکھاوے اور سناوے عمل اپنا سناویگا اور دکھاویگا خدا
تعالے اسکو لوگون کو اور ثواب اسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سے ج (وعن ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت الرجل یعمل العمل
من الخیر ویحمدہ الناس علیہ وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ خبر دیجیے مجکو اس شخص کی کہ کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتے ہین لوگ اسکی اس کام پر حکم اسکا کیا ہے آیا باطل ہوتا ہے ثواب اسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد یحمدہ الناس
علیہ کے یہ عبارت بھی آئی ہے کہ دوست رکھتے ہین اسکو لوگ اس کام پر فرمایا آنحضرت نے کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکھنا انکا اسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان
کی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے خوشخبری جلدی کی گئی باقی ہے آخرت مین ملیگی یعنے پہلے اس سے کہ آخرت مین ثواب اس عمل کا پاوے دنیا مین ثواب اسکا پایا کہ لوگون نے
تعریف کی اور دوست رکھا اسکو اور یہ گویا بشارت دینی ہے اسکو ساتھ ثواب آخرت کے اور یہ ریا نہین ہے اسلیے کہ قصد اسکا ثواب آخرت تھا حق تعالے نے اپنے فضل سے دنیا
مین بھی ثواب دیا ہے (الفصل الثانی) فصل دوسری (عن ابی سعید بن ابی فضالۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جمع اللہ الناس یوم القیمۃ لیوم لا ریب
فیہ نادی مناد من کان اشرک فی عمل عملہ للہ احدا فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک رواہ احمد) روایت ہے ابی سعید بیٹے ابی فضالہ
کے سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ جمع کریگا خدائے تعالے لوگون کو دن قیامت کے واسطے حساب و جزا اس دن کے
کہ نہین شک بیچ آنے اسکے کے پکاریگا فرشتہ پکارنے والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو سوائے خدا کے بیچ عمل کے کہ کیا اسکو واسطے خدا کے یعنے ریا کیا دنیا مین
پس چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شریک کیا اسکو اسلیے کہ خدائے تعالے بے نیاز ترین شریکون کا ہے شرک سے نقل کی یہ احمد نے
ف کہا طیبی نے کہ لام لیوم کا متعلق ہے جمع کے اور معنے اسکے یہ ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطے اس دن کے کہ ضرور ہے حصول اسکا اور نہین شک ہے اسکے واقع
ہونے مین تاکہ جزا دے ہر نفس کو ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہے اسکے لیے اور جائز ہے یہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسے کہ آیا ہے استیعاب مین اذا کان یوم
القیمۃ یجمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لا ریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہے کہ واقع ہوا ہے مقام مضمر کے ای جمع الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ ع (وعن
عبد اللہ بن عمرو انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع الناس بعملہ سمع اللہ بہ اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے
عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق ابن عمرو نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سناوے لوگون کو عمل اپنے اور مشہور کرے اپنے تئین نزدیک انکے
ساتھ عمل اپنے کے سناویگا اللہ تعالے اسکے عمل ریائی کو کانون خلق اپنے کے تئین یعنے پہونچاویگا اللہ تعالے خلائق کے کانون مین کہ یہ ریاکار ہے اور مشہور کریگا اسکو
ساتھ اسکے لوگون مین اور فضیحت کریگا اسکو دن قیامت کے اور حقیر و ذلیل کریگا اسکو یعنے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین (وعن انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کانت نیتہ طلب الآخرۃ جعل اللہ غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا وہی راغمۃ ومن کانت نیتہ طلب الدنیا جعل اللہ الفقر
بین عینیہ وشتت علیہ امرہ ولا یاتیہ منہا الا ما کتب لہ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہو نیت اسکی یعنے قصد اصلی اسکا بیچ امر علمی اور عملی کے طلب ثواب آخرت کا یعنے رضامندی اپنے مولے کی گردانتا ہے اللہ تعالے بے پروائی
اسکی دل مین [illegible] اسکو خلق سے کہ رہا کرے ساتھ انکے اور وسیلہ اسکے مال و جاہ انکے ہم پہونچاوے اور جمع کرتا ہے اسکے لیے پریشانیان اسکی اور [illegible]
کر [illegible] ساتھ [illegible] اسباب معیشت کے ایسی جگہ سے کہ نہین جانتا ہے اور آتی ہے اسکے پاس دنیا یعنے وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہے اسکے لیے دنیا مین سے

حالانکہ دنیا ذلیل اور بقدر مقدر ہوتی ہے نزدیک اسکے یعنے بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کے اسباب وحوائج معیشت کے ہاتھ آتے ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اسکا
طلب دنیا کا گردانتا ہے خدائے تعالے محتاجگی یعنے طرف خلق کے مانند امر محسوس کے حاضر آگے آنکھون اسکی کے اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہے اسپر کام اسکا اور نہین آتی اسکے پاس
دنیا مین سے مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہے واسطے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ابان سے کہ نقل کی اسنے زید بن ثابت سے ف یعنے بیچ طلب کرنے
آخرت کے اور عمل کرنے کے واسطے اسکے جمعیت خاطر کی ہے اور ساتھ آسانی کے پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کے پریشانی اور سرگردانی ہے اور رزق وہی ہے کہ مقدر ہے ۱۲ ح
(وعن ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ بینا انا فی بیتی فی مصلای اذ دخل علی رجل فاعجبنی الحال التی رآنی علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمک اللہ یا ابا ہریرۃ
لک اجران اجر السر واجر العلانیۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ اسوقت کہ مین بیچ گھر اپنے کے مصلے پر تھا یعنے
نماز مین تھا کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکھا اس شخص نے مجکو اس حال پر کہ نماز گذار تھا یعنے یہ خوش لگا ریا ہوگا یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالے اے ابوہریرہ واسطے تیرے دوہرا ثواب ہے ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف ظاہرا خوشحالی ابوہریرہ کی بیچ دیکھنے کے اسکو اس حال پر بسبب اسکے تھی کہ وہ مرد دیکھنے والا اتباع اسکا کرے اور وہ بھی ساتھ اس حال کے متصف ہو یا بسبب حکم
کے حکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کے اسکو ثواب عمل کرنے والے کا اسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر تر ہے کہ خوش ہونا اسکا تھا بسبب اصل طبیعت کے کہ مطابق شرع کے
ہے یعنے خوش آتا ہے اسکو یہ کہ دیکھے اسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکھتا ہے یہ کہ دیکھے اسکو کوئی بری حالت مین قطع نظر اسکے کہ ہو یہ عمل بخیال ریاء و سمعہ کے پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے من سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالے نے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہے
بسبب توفیق اعمال کے جیسے کہ غیر مومن خوش ہوتا ہے بسبب بہت ہونے اموال کے اور ممکن ہے خوش ہونا ابوہریرہ کا بسبب دیکھنے اس مرد کے انکو نماز مین بسبب شکرانہ
اسکے کہ ہو کر بارے درمیان مسلمانون کے ساتھ عبادت و توفیق کے نامزد اور معلوم ہوا اور جلوہ قائم کرنے والون نماز کے سے کہ قوی تر ارکان اسلام سے ہے ہوا اور ایک
مسلمان اسپر گواہ ہوا اور یہ معنے انسب ہین ساتھ معنے سر و علانیہ کے واللہ اعلم بالاحوال ۱۲ ح (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان رجال
یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذئاب یقول اللہ ابی یغترون ام علی یجترؤن فبی حلفت لابعثن
علی اولئک منہم فتنۃ تدع الحلیم منہم حیران رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلینگے آخر زمانہ مین کتنے ایک اشخاص کہ
طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پہنینگے واسطے لوگون کے یعنے نہ واسطے اللہ کے چمڑے دنبے کے یعنے صوف کے کپڑے پہنینگے مانند کمل وغیرہ کے تاکہ گمان
کرین انکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبے واسطے اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کے تاکہ لوگ مرید و معتقد ہون انکے زبانین انکی شیرین زیادہ شکر سے ہونگی یعنے بیچ
باتون کے شیرین اور نرم اور دوستدارون کے سے کہنے کے اور دل انکے دل بھیڑیون کے سے یعنے بیچ سختی اور دشمنی کرنے کے اہل تقوے سے اور غالب ہونے صفات
بہیمہ اور اور شہوات حیوانیہ کے فرماتا ہے اللہ تعالے کیا بسبب مہلت دینے اور چھوڑنے میرے کے انکو مغرور ہوتے ہین اور فریب کھاتے ہین یعنے اور نہین جانتے کہ مین
ڈھیل دیتا ہون یا مراد اغترار سے یہان نہ ڈرنا ہے اللہ تعالے سے اور ترک کرنا توبہ کا اپنے فعل بد سے یعنے پس نہین ڈرتے غضب اور عذاب میرے سے یا اور مخالفت
میری کی جرات کرتے ہین یعنے بسبب مکر کرنے انکے کے لوگون سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کے پس اپنی قسم کھاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا ان لوگون پر انہین مین سے
یعنے بسبب مسلط کرنے بعض انکے کے بعض پر بلا و آشوب کہ چھوڑیگا مرد عاقل کو ان مین متحیر کہ نہین قدرت رکھیگا اسکے دفع کی اور نہ خلاص ہونے کی اس سے نہ
ساتھ قائم ہونے کے اسمین اور نہ ساتھ بھاگنے کے اس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف لفظ یختلون ساتھ جزم خ اور زیر ت کے یعنے طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل
آخرت کے یا بدل لینگے دنیا کو ساتھ دین کے اور منتخب اختیار کرینگے دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ فریب دینگے اہل دنیا کو ساتھ عمل دین کے یعنے فریب دینگے
بیچ طلب کرنے دنیا کے ساتھ صوف اور پشمینہ وغیرہ اور فرخ اوڑھنے یعنے لباس درویشون کے بطریق ریا اور سمعہ کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ

۸۹ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُھُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُھُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاُتِیْحَنَّھُمْ فِتْنَۃً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْھُمْ حَیْرَانًا فَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِءُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نے ایک مخلوقات کہ زبانین انکی شیرین زیادہ شکر سے ہین اور دل انکے تلخ تر ہین ایلوے سے پس مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ البتہ اُتارونگا انپر فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو ان مین حیران کیا پس ساتھ میرے فریب کھاتے ہین یا مجھپر دلیری کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

(وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ شِرَّۃً وَّلِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃً فَاِنْ صَاحِبُھَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْہُ وَاِنْ اُشِیْرَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر چیز کے زیادتی ہے اور واسطے ہر زیادتی کے سستی ہے پس اگر صاحب اسکے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کے اور احتراز کیا افراط وتفریط سے پس امید رکھو یعنی اسکی کہ ہو ویگا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اسکے ساتھ انگلیون کے یعنے اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور ہو ساتھ زہد وعبادت کے اور ہوا مشہور ومشار الیہ پس نگنو تم اسکو یعنی کچھ اور نہ اعتقاد کرو اسکو صالح واسطے ہونے اسکے کے ریاکارون مین سے نقل کی یہ ترمذی نے ف شرہ ساتھ زیر ش اور تشدید ر کے حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط ورغبت اور مراد میان افراط وانہماک ہے اور معنے یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہے عبادت مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہے سست ہو جاتا ہے اور تھک جاتا ہے اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہے ساتھ اشیاء کے اور حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پھر یہ حرص وزیادتی باعث ہوتی ہے سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط تفریط سے اور ہوا چلنے والا راہ مستقیم کا پس امید رکھو ہونے اسکے کی مطلب یابون کاملین سے اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اسکے ساتھ انگلیون کے پس نہ التفات کرو طرف اسکے اور نہ گنو اسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ فلا تعدوہ کے اشارہ ہے طرف مبہم ہونے عاقبت کے اور عدم علم تقدیر کے یعنے بظاہر امید وار ہونا چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کے چلتا ہے اور صواب کرتا ہے اور سیدھی راہ سے وہ نہیں پڑتا محمود العاقبۃ اور رستگار ہے اور اگر ایسا نہیں ہے اور ساتھ فسق وفساد کے انگشت نما ہوا اسکو ظاہر مین اہل فلاح سے نگنو اور عاقبت کار دونون کی مبہم ہے کہ خاتمہ کیا ہو سے حکم مستوری ومستی ہمہ بر خاتمہ است بکس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد لیکن امید ہے کہ بلکہ توفیق طاعت کی دی ہے اور سیدھی راہ پر سے گئے ہین عاقبت اسکی بھی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الٰہی کی بھی جاری ہے کہ بدکارون کو آخر نیکی کی طرف کھینچے رہین اور توبہ نصیب کرتے ہین اور نیکوکارون کو راہ بد پر کمتر لاتے ہین نسال اللہ تعالے العاقبۃ

(وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے انسؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہے مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اسکے ساتھ انگلیون کے دین مین یا دنیا مین مگر جسکو بچاوے اللہ نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مشہور وانگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہے کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنے کے زلہ امن وسلامت سے ہے اور دین مین اسلیے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کے اور تعظیم انکی کے اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانے شیطان کا ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سے اور سلامت رہین اس مین مگر متقی اور صدیق جیسے کہ کہا ہے مشایخ کرام رح نے آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہے اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کے نزدیکتر اور اگر جسکو اللہ بچاوے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس شخص کے حق مین ہے کہ محبت ریاست وجاہ کی اور قبولیت لوگون کے دلون کی دامنگیر ایسے حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنے ہین اس سے چنانچہ فرمایا رب العزت نے اپنے کلام مین اور حکایت کی حال خاص بندون اپنے سے وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہے کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہے لوگون مین اور جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتے ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور فاسق دنیا مین ہے یعنے جو کہ دنیا مین غنی ہوا اور مشہور ہو ساتھ مشابہ کے جو فسق وفجور مین نو بڑے اور دین مین اور پر طریقہ سنت واتباع کے ہو داخل اس کلیہ کے نہین وباللہ التوفیق

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ قَالَ شَھِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَہٗ وَجُنْدَبٌ یُّوْصِیْھِمْ فَقَالُوْا ھَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ

سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُہٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَاْکُلَ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ
اَنْ لَّا یُحَالَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ کَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَہْرَاقَہٗ فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی تمیمہ تابعی سے کہ کہا حاضر ہوا میں صفوان کے پاس اور اُسکے یارون کے پاس اس حال
مین کہ جندب نصیحت کرتا تھا صفوان کو اور اُسکے یارون کو یعنے ستائیس ہونے کی اوپر مجاہدہ کے یا زیادتی عبادت کے یا میانہ روی کے طاعت مین یا احتراز کرنے کے سمعہ و
ریاسے اور اشارہ سے اور ظاہر تر دونون باتین اخیر کی ہین جیسے کہ دلالت کرتا ہو اسپر یہ سوال وجواب پس کہا صفوان اور اُسکے یارون نے کہ آیا سنا ہو تونے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے کچھ یعنے کوئی حدیث سنی ہو تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اُسکے کلام سے کہا جندب نے کہ سنا ہو مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سنا دے
[illegible] عمل نیک لوگون کے سنانے کے لیے کرے رسوا کریگا اسکو اللہ دن قیامت کے اور جو شخص کہ مشقت ڈالے یعنے اپنے نفس پر کہ تکلیف دے اسکو زیادہ طاقت اُسکی سے
یا مشقت ڈالے اپنے غیر پر کہ کچھ کرنے کو کہے اسکو زیادہ طاقت اُسکی سے مشقت و محنت مین ڈالیگا اللہ اُسکو دن قیامت کے کہا صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا صفوان
اور اُسکے یارون نے جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نے یا جندب نے اول اس چیز کے کہ خراب اور گندہ ہوتی ہو آدمی سے اور پہونچتی ہو اسکو آگ دوزخ کی
پیٹ اسکا ہو یعنے پہلے کہ سبب داخل ہونے دوزخ اور کھینچنے عذاب آدمی کا ہوگا کھانا آدمی کا حرام کو تو پس جو شخص کہ طاقت رکھے کہ نہ کھاوے مگر حلال کو چاہیے کہ کرے کام
تا دوزخ کی آگ سے نجات پاوے اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اسکے اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ گرایا ہو پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ
بخاری نے ف اسکو کہ خونریزی ناحق مانع ہوتی ہو داخل ہونے بہشت کے سے اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو پس جو بہت زیادہ اس سے عقل سے دور ہو کہ ارتکاب کرے
ایسے کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہو ایسے امر شریف و عظیم سے کہ در آنا بہشت کا ہو اور ظاہر یہ ہو کہ مراد صفوان سے صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تھے اہل مدینہ
سے اور تھے نہایت نیک بندے کہتے ہین کہ نہین رکھا انھون نے پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور انکی پیشانی مین سوراخ پڑ گیا تھا بسبب کثرت سجود کے اور نہین
قبول کرتے انعام سلاطین کے اور مناقب انکے بہت ہین جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سے ہین اور کنیت انکی ابو ذر غفاری ہو ع ح (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ اَنَّہٗ خَرَجَ یَوْمًا اِلٰی مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ یُبْکِیْنِیْ شَیْءٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ وَمَنْ عَادٰی لِلّٰہِ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰہَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ
الْاَخْفِیَاءَ الَّذِیْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ یُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ یُدْعَوْا وَلَمْ یُقَرَّبُوْا قُلُوْبُہُمْ مَصَابِیْحُ الْہُدٰی یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت
ہو عمر بن الخطاب سے یہ کہ وہ نکلے ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روتے پس کہا عمر
نے کہ کس چیز نے رولایا تجکو یعنے حضرت کی ملاقات کے شوق نے یا کسی بلا کے واقع ہونے یا سوا اسکے اور اسباب رونے کے نے کہا معاذ نے کہ رولایا مجکو
یاد کرنے ایک چیز کے نے کہ سنا ہو مین نے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا
شرک ہو اور جو شخص کہ دشمنی رکھے خدا کے دوست سے یعنے ایذا دے اور غصہ دلا دے اسکو ناحق ساتھ فعل اور قول کے پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتھ جنگ کے
یعنے اور جو کہ خدا سے لڑنے کے لیے نکلے گا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکھتا ہو نیکوکارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب
ہون نہ پوچھے جاوین اور جب حاضر ہون بلائے نجاوین واسطے ضیافت اور مجلس آرائی کے اور اگر بلائے جاوین پاس نہ بٹھائے جاوین دل انکے چراغ ہدایت کے ہین کہ اُسکے نور سے
ہدایت پائی جاتی ہو نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف شرک ہو یعنے شرک عظیم ہو یا ایک نوع شرک سے
یعنے وہ نہایت پوشیدہ ہو اور کم سالم رہتے ہین اُس سے اتقیا نہ چہ جاے کہ ضعفا پس یہ منجملہ اسباب رونے کے ہو اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہو اور اکثر انکے پوشیدہ ہین
[illegible] حدیث الٰہی ہو اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہو بدزبانی سے ساتھ مسلمان بھائیون کے کہ باعث ہوتی ہو گناہ کی پس گویا کہ
[illegible] وہ سبب ہین رونے ساتھ قول اللہ کے من عادٰی لی ولیا اور نیکوکارون کو یعنے جو کہ نیکی کرنے مین کہ وہ طاعت حق کی ہو اور احسان کرنا خلق پر [illegible]

بعض عارفین نے کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننے امر الٰہی کے اور شفقت کرنے خلق پر ہے اور پرہیزگار یعنے شرک جلی و خفی سے اور مناہی اور لہوون سے اور اخفیا یعنے
جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سے اور مخاطبت اور معاشرت انکی سے اور قول ان اللہ الخ استیناف ہی بیان کرنے والا حقیقت ولی کے اور ذکر کیے واسطے انکے ہین احوال
کہ جب ہوتے ہین سفر مین نہین ڈھونڈھے جاتے اور جب حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتے ہین مجلس مین نہین نزدیک کیے جاتے اور
چھوڑے جاتے ہین صف نعال مین اور تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہے رب اشعث اغبر الخ یعنی لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کے ہین یعنے رہنما ہین راہ راست
کے پس مستحق ہین رعایت کے لائق ہے کہ طلب کرے ان سے ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہے طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون انکے کے کچھ نہین رکھتے ہین کہ چراغ
روشن کرین اور لطافت دین گھرون کو اس حدیث مین تنبیہ ہے کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ انکے سے دے کھانا کھاوے اور ساتھ ترک
تعظیم اور احترام انکے کے تقصیر نہ کرے کوئی کیا جانتا ہے کہ باطن انکا درست ہے یا نہین سے خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد اور یہ بھی
اشارہ ہے کہ نری فقر اور خواری اور نے اختیاری ہین فضیلت نہین ہے جب تک کہ تقوے اور نورانیت باطن نہو ع ح اور جاننا چاہیے کہ ولی کہتے ہین متقی کو جیسے کہ
اللہ صاحب نے فرمایا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون اور نہین ہین ولی اسکے مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکھا ہے کہ ولی وہ ہے کہ عارف ہو اللہ کا اور اسکے صفات کا حسب
امکان کے اور مواظبت رکھتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہون سے اور معرض ہو منہمک رہنے سے لذات اور شہوات مین انتہی (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ تعالیٰ ہذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندہ جس وقت کہ نماز پڑھتا ہے ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہے یعنے شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اسکے ادا کرتا ہے اور اسی طرح
اور حیا تین اور طمانینت اچھی طرح ادا کرتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے پوشیدہ یعنے خلوت مین جب بھی اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالے یہ ہے بندہ میرا ساتھ صدق و راستی کے کہ ریا
عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے (وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی اخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ فقیل یا رسول اللہ
وکیف یکون ذلک قال ذلک برغبۃ بعضہم الی بعض ورہبۃ بعضہم من بعض) اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ
مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سے ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنے طمع
کرنے بعض انکے کے ہے بعض سے اور بسبب ڈرنے بعض انکے کے بعض سے ف یعنے بسبب اغراض دنیوی کے جب غرض رکھتے ہونگے رغبت کرینگے اور اظہار
دوستی کرینگے اور اگر غرض درمیان مین نہوگی بیگانہ ہونگے اور بر تقدیر عدم حصول غرض کے دشمن ہونگے بہر حاصل یہ کہ نہین ہونگے وہ اہل حب للہ اور بغض للہ سے
بلکہ اسوا انکے متعلق ہونگے ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کے پس کبھی رغبت کرینگے ایک قوم مین واسطے غرضون کے پس ظاہر کرینگے انکے لیے دوستی اور کبھی
مکروہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگے عداوت انکے لیے اور خلاصہ اسکا یہ کہ نہین اعتبار ہے محبت خلق کا اور عداوت انکی کا اسلیے کہ وہ دونون مبنی ہین اوپر
غرض وشہوت انکی کے (وعن شداد بن اوس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی
فقد اشرک رواہما احمد) اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا انہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق
شرک کیا یعنے شرک خفی جیسے کہ اسکے مابعد کی روایت مین صریح آیا ہے اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک
کیا نقل کین یہ دونون روایتین احمد نے ف یعنے جو عمل کہ ساتھ ریا کے کرے شرک ہے غایت یہ کہ شرک خفی ہے اور جلی شرک آشکار ابت پرستی کرنی ہے ریاکار کہ ایسا عمل واسطے
غیر خدا کے کرتا ہے وہ بھی بت پرستی کرتا ہے لیکن پوشیدہ جیسے کہ کہا ہے کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور اس مین اشارہ ہے اسپر کہ ریا کو دخل ہے روزے مین بھی بخلاف اس شخص کے
کہ نفی کی ہے اسنے اسکی اور علت بیان کی ہے اسکی یہ کہ مدار روزے کا نیت پر ہے اور نہین دخل ہے اس مین ریا کو اور نہین اعضا ہو دکھلانے اور نہ پہنچنے اسکے کا ساتھ عدم صحت نیت کے
پس ہم کہتے ہین کہ ریا بعض جگہ مین مقصود ہے روزے مین لیکن ریا کبھی ہوتا ہے بطریق اشتراک کے کہ ارادہ کرے ساتھ [illegible] خوشنودی کا اور ارادہ کرے شہرت نیک کا

یا اور غرض کا سوا اللہ کے برابر ہو کہ دونوں مقصد برابر ہوں یا ایک ان میں سے غالب جیسے کہ تفصیل اسکی اوپر گذری (ح ع) وَعَنْہُ اَنَّہٗ بَکٰی فَقِیْلَ لَہٗ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ شَیْءٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرْتُہٗ فَاَبْکَانِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الشِّرْکَ وَالشَّہْوَۃَ الْخَفِیَّۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُشْرِکُ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّہُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَّلٰکِنْ یُّرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِہِمْ وَالشَّہْوَۃُ الْخَفِیَّۃُ اَنْ یُّصْبِحَ اَحَدُہُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَہٗ شَہْوَۃٌ مِّنْ شَہَوَاتِہٖ فَیَتْرُکُ صَوْمَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ (اور روایت ہے شداد سے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اسکے کہ کس چیز نے رولایا تجھکو کہا رولایا مجھکو ایک چیز نے کہ سنی میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے پس یاد کیا میں نے اسکو پس رولایا مجھکو سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے شرک سے یعنے شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنے وہ ایسی ہے کہ نہیں پاتے اسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنے والے کہا شداد نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپ کے فرمایا ہاں خبردار ہو تحقیق امت نہیں پوجے گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنے شرک جلی نہیں کرینگے ولیکن کرینگے دکھلانے کے واسطے عمل اپنے یعنے شرک خفی ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ صبح کرے ایک انکا روزہ دار پس پیش آوے اسکو ایک شہوت اسکی شہوتوں میں سے یعنے مانند شہوت کھانے یا پینے یا جماع کے پس چھوڑ دے اور توڑ ڈالے روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف بسبب غلبہ شہوت کے یعنے اور توڑ ڈالنا اسکا حرام ہے بغیر ضرورت کے کہ باعث ہو اسکو طرف اسکے اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اسکے باطن میں گویا کہ بوقت نیت کرنے روزہ کے اپنے نفس میں پوشیدہ رکھتا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاویگی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کھانا وغیرہ لکھا ہے جیسے کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوت خاص عزیز الوجود ہے شہوتوں اسکے کی کہ جو نہ پائی جاوے تمام اوقات اسکے میں پس مائل ہو طرف اسکے بالطبع اور نہ لحاظ کرے مخاطب ہونے اسکے کا واسطے شرع کے فرماتا ہے اللہ تعالے وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ اور نفل لازم ہوتا ہے ساتھ شروع کرنے کے پس واجب ہے تمام کرنا اسکا (ح ع) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ہُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلٰوتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَّظَرِ رَجُلٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا ابی سعید نے کہ نکلے ہم پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے آپس میں مسیح دجال کا یعنے اسکے فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس چیز کے کہ بہت خوفناک ہے تم پر نزدیک میرے یعنے بیچ شریعت اور طریقت میری کے فتنہ مسیح دجال کے سے یعنے پس واجب ہے تم پر رعایت محافظت اسکے کی پس کہا میں نے ہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہے اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہے کہ مثلا کھڑا ہوتا ہے آدمی پس نماز پڑھتا ہے پس زیادہ کرتا ہے یعنی کمیت یا کیفیت میں زیادتی یعنے تمام ارکان اسکے میں یا بعض میں بسبب اس چیز کے کہ معلوم کرتا ہے کہ دیکھتا ہے کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے دجال سے ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطے کہ دلیلیں اور علامتیں دجال کے جھوٹے ہونے کی ظاہر ہیں اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہے ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل میں ہر طرح سے نہیں معلوم ہو سکتی برائی اسکی ۔ کلید در دوزخ است آن نماز کہ در چشم مردم گذاری دراز (ح) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَاءُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یَقُوْلُ اللّٰہُ لَہُمْ یَوْمَ یُجَازِی الْعِبَادَ بِاَعْمَالِہِمْ اِذْہَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِی الدُّنْیَا فَانْظُرُوْا ہَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَہُمْ جَزَاءً اَوْ خَیْرًا (اور روایت ہے محمود بیٹے لبید کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ڈرنے والی اس چیز کی کہ ڈرتا ہوں میں تم پر شرک چھوٹا ہے کہا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ اور کیا ہے شرک چھوٹا فرمایا حضرت نے کہ وہ ریا ہے نقل کی یہ احمد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں کہ فرماوے گا اللہ تعالے واسطے ریاکاروں کے اس دن کہ جزا دیگا بندوں کو انکے عملوں کی جاؤ طرف ان لوگوں کے کہ تم انکے دکھلاتے تھے عمل دنیا میں پس دیکھو کیا پاتے ہو نزدیک انکے جزا یا بھلائی یعنے یہ شک راوی ہے کہ جزاء فرمایا یا خیرا (ح) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ یَعْمَلُ فِیْ صَخْرَۃٍ صَمَّاءَ لَیْسَ لَہَا بَابٌ وَّلَا کُوَّۃٌ لَخَرَجَ عَمَلُہٗ لِلنَّاسِ کَائِنًا مَّا کَانَ (اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق کوئی تم میں سے عمل کرے ایک عمل بیچ بڑے پتھر کے کہ نہیں دروازہ واسطے اسکے اور نہ روشندان نکلیگا عمل اسکا طرف لوگوں کے جو کچھ کہ ہو ف

بڑے پتھر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد غار ہے یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضاً کوئی پتھر کے اندر جائے کہ اُس میں دروازہ نہیں ہوتا کوئی اُسکی راہ سے اندر جاوے اور نہ روشندان کہ کوئی
اس میں سے دیکھے اور مطلع ہو آور کو ساتھ زبر کاف اور پیش اسکے کے اور تشدید واو کے مع ت کے آخر میں روزن کہ دیوار میں ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتھ پیش
کے آتا ہے اور غیر نافذ ساتھ زبر کے اور یہ بھی ہے کہ اگر ساتھ تہ کے ہو تو روزن چھوٹا اور تنگ اور بغیر تہ کے ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث میں چونکہ روایت ساتھ تہ کے اور
پیش کے ہے مراد روزن چھوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کے بھی یہی ہے اور حاصل یہ کہ فرماتے ہیں کہ ہرچند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت میں کرے اسطرح کہ کوئی اسپر مطلع نہو
نکلتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے عمل اُسکا طرف لوگوں کے جو کچھ کہ ہو یعنے حاجت اظہار کی نہیں ہے تا ریا کرے اور قبولیت و ثواب سے محروم ہو حق تعالے کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہے اگر
از راہ اخلاص کے واسطے خدا کے ہے اگر حکمت اللہ تعالے کی اقتضا کرے اور صلاح بندہ کی اُس میں ہو یا معنے یہ ہیں کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کرے بیچ اخفائے
عمل اور حاصل کرنے اخلاص کے اسلیئے کہ عمل ظاہر اور شائع ہوتا ہے اُس جگہ سے کہ بندے کو جبر اور اختیار اُس میں نہو (وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ) اور روایت ہے عثمان ابن عفان رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے خدائے تعالے اُس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے وہ شخص ساتھ اُس علامت کے ف ردا
اصل میں چادر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد علامت ہے کہ اُس سے ایک چیز پہچانی جاتی ہے اور ممتاز ہوتی ہے غیر اپنے سے جیسے کہ مرد چادر سے پہچانا جاتا ہے اور ممتاز ہوتا ہے اور مراد
علامت سے ہیئت و صورت ہے حاصل یہ کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالے اُس سے ایک علامت یعنے ہیئت و صورت ظاہر کرتا ہے کہ اُس سے پہچانا
جاتا ہے کہ یہ ایسا ہے (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عمر بن خطاب رض سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں ڈرتا ہوں میں اوپر اس امت کے یعنے امت اجابت کے مگر شر ہر منافق کے
سے یعنے ریاکار یا فاسق کے سے کہ کلام کرتا ہے ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کے اور عمل کرتا ہے ساتھ ظلم اور ناراستی کے نقل کیں بیہقی نے تینوں حدیثیں شعب الایمان میں
ف یعنے کہتا ہے لوگوں کے دکھانے کے لیے اور آپ عمل نہیں کرتا یہ صفت منافقوں کی ہے بس فرماتے ہیں کہ جو ویسے شخص کے سے اور اس صفت سے اپنی امت پر ڈرتا ہوں
کہ ایسا شخص امت میں پیدا ہو اور یہ صفت اُن میں راہ پاوے شرح (وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ
اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِّيْ وَوَقَارًا وَّاِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے مہاجر بن حبیب رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ نہیں ہوں میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کروں میں یعنے جو کچھ کہ وہ کہے اُسکو قبول نہیں کرتا ولیکن میں قبول کرتا ہوں قصد اور نیت اور
محبت اسکی کو کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہے پس اگر ہو نیت اور محبت اُسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کے کرتا ہوں میں اُسکے چپ رہنے کو تعریف واسطے اپنے اور بزرگی
و علم اگرچہ نہ کلام کرے وہ نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اُسکی رکھے خاموشی اُسکی بھی محمود اور مایہ علم و وقار کی ہے اور گویا وقت خاموشی
کے حمد و ثنا میری کہتا ہے اور اگر نیت اور محبت اُسکی طاعت کی نہیں ہے کلام اُسکا اگرچہ علم و حکمت میں ہو ضائع ہے کہ واسطے ریا اور دکھانے اور سنانے کے کہتا ہے شرح

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ باب ہے رونے اور ڈرنے کا ف بکا بالقصر نکلنا آنسوؤں کا ساتھ غم کے اور بالمد نکلنا آنسوؤں کا ساتھ بلندی آواز کے اور مشہور تر
ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ اُسکے اس جگہ یعنے غم میں اور تبا کی تکلف کرنا رونے میں اور بزور رونا ساتھ یاد کرنے اور حاضر کرنے اُن چیزوں کے کہ رولاویں اور ابکا رولانا
اُسکو اور خوف ڈرنا اور مخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہے کہ پیش آتی ہے اور مراد یہاں رونا اور ڈرنا عذاب آخرت سے اور عقاب خدائے تعالے سے ہے شرح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے
ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بقاے ذات میری کا اُسکے قبضہ قدرت میں ہے اگر جانو تم اُس چیز کو کہ میں جانتا ہوں
یعنے سوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگاروں کے لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہر و جلال یہ باری تعالے کے

کہ باعث خوف وہیبت کے ہیں اور جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہے اُس سے غم ومحنت میرے دل پر انجام کار تمھارے سے البتہ روتے تم بہت اور ہنستے تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے
ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور تنبیہ وتحذیر ہے امت کو اوپر رونے اور استحضار اُس چیز کے کہ باعث غم اور رونے کے ہو قسم خوف آلہی اور معلوم کرنے عظمت
اور جلال حق سے اور تنبیہ وتحذیر ہے اوپر اجتناب کرنے کے بہت ہنسنے سے اور راحت سے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہے اگرچہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ بامید عفو و
مغفرت اور رحمت اُسکی کے گنجایش رکھتی ہے ع (وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَآ اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ام علاء انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا ہوں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاویگا ساتھ
میرے اور ساتھ تمھارے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ عاقبت مبہم ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگے اور یہ بیچ مقدسا انبیا اور
رسولوں کے خصوصا بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہے ساتھ دلیلوں قطعیہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونے انکے
کے اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کے تھا کہ کبار مہاجرین سے تھے اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں مہاجرین میں سے مرے وہی تھے اور آنحضرت صلعم نے
بعد از موت کے اُنکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائے اور انکو بقیع میں اپنے سامنے دفن کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت وہاں حاضر تھی اُسنے کہا کہ گوارا ہو تجھکو بہشت
اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہے پس آنحضرت نے اُس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون اُسکا زجر ومنع ہے بطریق مبالغہ کے
اوپر بے ادبی کے روبرو حضرت کے اور حکم کرنے کے غیب پر اور جزم کرنے کے ساتھ اسکے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے عدم تصریح سے ساتھ علم غیب کے از راہ ادب کے
اور حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہے تفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں اسلیے کہ علم احوال غیب کا بہ تفصیل سوائے عالم الغیب کے
اَوروں کو نہیں معلوم اگرچہ مجملا معلوم ہے کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں جانتا ہوں کہ موت سے مرونگا یا قتل سے اور نہیں جانتا ہوں کہ نازل ہوگا مجھ پر عذاب
جیسے کہ اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہے کہ ورود اس قول کا پہلے نازل ہونے اس آیت کے ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلے ابہام تھا عاقبت
میں اور بعد اترنے اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا
امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ
مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کی گئی مجھ پر آگ دوزخ کی یعنے شب معراج میں یا اور وقت میں
خواب میں ہو یا بیداری میں پس دیکھی میں نے اس میں ایک عورت بنی اسرائیل میں سے یعنے انکی قوموں میں سے کہ عذاب کیجاتی ہے بسبب ایک بلی کے کہ اُسکی تھی باندھ رکھا تھا
اُسکو پس نہ کھلاتی تھی اُسکو کچھ اور نہ چھوڑتی تھی اُسکو کہ کھاوے حشرات الارض سے یعنے چوہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی مارے بھوک کے اور دیکھا میں نے عمرو بن عامر
خزاعی کو کہ کھینچتا ہے آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا وہ اول اُن شخصوں کا کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈ کی نقل کی یہ مسلم نے ف سوائب جمع سائبہ کی ہے سائبہ اُس اونٹنی
کو کہتے ہیں کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کے یعنے عادت جاہلیت کی تھی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آ گیا کوئی سفر دور ودراز سے یا اچھا ہوتا کوئی
بیماری سے تو آزاد کرتے اونٹنی کو یعنے چھوڑ دیتے اُسکو کہ سوار نہوتے اُسپر اور منع نکرتے اُسکو پانی اور گھانس سے کہ جہاں سے کہ کھاتی اور پیتی اور دودھ دوہتے اُسکا اور
اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتھ بتوں کے جانتے تھے اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو مذکور نے نکالی اور یہ بھی لکھا ہے علما نے کہ پہلے جو رسم بت پوجنے کی نکالی اور اُسکو
موجب تقرب کا کیا یہی تھا اور بعضی روایت میں عمرو بن لحی آیا اور ظاہر ا دونوں ایک ہی ہیں عامر نام اُنکے باپ کا ہے اور لحی نام دادا کا بالعکس کبھی نسبت باپ کی طرف
اور کبھی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمی اب بھی دوزخ میں ہیں اور عذاب دیے جاتے ہیں انتہی اور ممکن ہے
[illegible] کھولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اُسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اُسکی دکھادی گئی واللہ اعلم (وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا

قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے زینب بنت جحش کی سے کہ ازواج مطہرات سے ہیں یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے پاس گھبرائے ہوئے اس حال میں کہ فرماتے تھے نہیں کوئی معبود حق مگر اللہ وائے ہو واسطے عرب کے شر سے کہ تحقیق نزدیک ہوا ہے
کھولا گیا یعنے سوراخ ہو گیا آج کے دن سد یاجوج ماجوج سے مانند اسکے اور حلقہ کیا ساتھ دونوں انگلیوں اپنی کے انگوٹھے کے اور اسکے پاس کی انگلی کے کہا زینب نے کہا میں نے
یا رسول اللہ کیا پس ہلاک کیے جاوینگے ہم اور حالانکہ درمیان ہمارے وجود صالحوں کا ہوگا آیا برکت وجود انکے کی مانع نہیں ہوگی واقع ہونے بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرت نے
کہ ہاں ہلاک کیے جاؤگے تم باوجود ہونے لوگوں صالحوں کے درمیان تمہارے جس وقت کہ بہت ہوگا فسق وفجور یعنے اگرچہ لوگ صالح ہونگے لیکن غلبہ اور کثرت فسق وفجور کی
سبب انکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد شر سے فتنہ اور قتال ہیں کہ عرب میں واقع ہوئے اول قتل عثمان بن عفان کا تھا بعد ازان دائم ومستمر ہوا اب اور بعضے
کہتے ہیں کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اُس میں اور حکومتوں میں ہے کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنے واسطے صورت دکھا دینے مقدار سوراخ سد کے
یعنے آج تک سوراخ اس میں واقع نہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیوں کے کھولا گیا اور ہو جانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سے ہے اور واقع ہونا فتنوں کا عرب
میں بھی علامات قرب قیامت سے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہے طرف نکلنے ترکوں چنگیزیہ کے کہ نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا انکے ہاتھ سے بغداد
وغیرہ میں جو کچھ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتھ زبر خ اور ب کے بمعنے فسق اور فجور اور شرک اور کفر کے ہے اور بعضوں نے کہا معنے اسکے زنا کے ہیں اور مقصود
یہ کہ آگ جب لگتی ہے کسی جگہ اور بھڑکتی ہے تو جلا دیتی ہے تر اور خشک کو اور غالب آتی ہے پاک اور نجس پر اور نہیں فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کے اور مخالف اور موافق
کے اور لکھا ہے کہ جب اللہ نازل کرتا ہے عذاب کسی قوم پر تو پہونچتا ہے انکو کہ ان میں ہوتے ہیں پھر اُٹھائے جاوینگے موافق عملوں اپنے کے اور ایک نسخہ صحیح میں خبث ساتھ
پیش خ اور جزم ب کے ہے بمعنے فواحش اور فسوق کے یا معنے دونوں کے ایک ہیں شرح ع (وَعَنْ أَبِيْ عَامِرٍ أَوْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ
إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَإِنَّمَا هُوَ
بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ)
اور روایت ہے ابی عامر سے یا ابی مالک اشعری سے کہ کہا ابو عامر نے یا ابو مالک نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ ہونگی میری امت
میں سے کتنی ایک قومیں کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور باجوں کو اور البتہ اُتریںگی قومیں یعنے ان میں سے بیچ پہلو پہاڑ بلند کے یعنے ہوگی منزل
اور مقام انکا بیچ جگہ مشہور اور نمایاں کے کہ گدا اور محتاج سب انکے دیکھنے کو آوینگے اور حاجتیں اپنی طلب کرینگے رات کے وقت آوینگے اُنپر مواشی انکے کہ چرنے کو گئے
تھے پیٹ بھرے اور پر شیر لاویگا انکو چرانے والا انکا آویگا انکے پاس ایک مرد بسبب حاجت کے یعنے ایک سائل آویگا کہ مواشی کے دودھ سے محفوظ ہووے
پس کہینگے وہ یعنے بقصد رد سوال اُسکے کے پھر آنا طرف ہمارے کل کو پس راتوں رات بھیجیگا اُنپر اللہ تعالے عذاب اور گرا دیگا اور ڈالے گا پہاڑ کو یعنے اوپر بعضوں
انکے کہ تا ہلاک و پست ہوں نیچے پہاڑ کے اس طرح کہ باقی نہ رہے اُنکے کچھ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالے بعضوں کو اُن میں سے یعنے کر دیگا بصورت بندر اور سور کے
قیامت تک یعنے باقی رہینگے اسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہ عذاب اُن قوموں پر کہ یہ عمل کرینگے روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے بجائے
الخز کے الحر ہے ساتھ مہملتین کے یعنے ساتھ ح حطی اور ر کے واقع ہوا ہے اور معنے حر کے ساتھ زبر ح اور تخفیف ر کے فرج عورت کی ہے کہ مراد اُس سے زنا ہے اور بعد [illegible]
ساتھ مہملتین کے غلط ہے اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کے ہے کہ بعضے راویوں سے واقع ہوا اور نہیں ہے یہ لفظ مگر الخز ساتھ خ معجمہ کے اور ز معجمہ کے نص کی ہے [illegible]
[illegible] نے اس حدیث میں اور واقع ہے بیچ کتاب حمیدی کے بخاری سے اور اسیطرح واقع ہوا ہے شرح بخاری کے کہ خطابی کی ہے تروح علیہم سارحۃ لہم [illegible]
[illegible] بیچ روایت اس حدیث کے کہ ابی عامر اشعری سے ہے کہ [illegible] ابو موسی اشعری [illegible]

یا ابی مالک اشعری سے ہو کہ اسکو اشجعی بھی کہتے ہیں وہ بھی صحابی مشہور ہی اور شک و تردد صحابی میں موجب طعن کا حدیث میں نہیں چونکہ صحابہ سب عدل و ثقہ ہیں جس سے کہ ترجیح ہو گی اور خز ساتھ خ معجمہ اور زے مشددہ کے نام ایک کپڑے کا ہو کہ زمان قدیم میں پشم اور ریشم کا بنایا جاتا تھا اور وہ مباح ہو اور صحابہ اور تابعین اسکو پہنتے تھے پس نہی ہو سبب مشابہ ہونے کے ساتھ عجم کے اور ہونے اسکے کے لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہو وہ خود حرام ہو اسلیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہو اور یہ حدیث محمول اسپر ہو اور اس طرح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں نہ تھا پس یہ حدیث بسبب خبر دینے غیب کے معجزات سے ہو اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سے ہوگا اور معازف ساتھ زے کے بمعنے عود اور طنبور اور مانند انکے کے ہو جمع عزف یا معزف کی کہ ساتھ زیر میم اور جزم عین کے اور عزف اور عزیف اصل میں بمعنے آواز جن کے ہو اور گھنٹے کے کہ سنا جاتا ہو جنگل میں شب کو اور بمعنے آواز ہولے کے بھی آیا ہو کذا فی القاموس اور معنے یہ ہیں کہ گنینگے ان حرام چیزون کو حلال ساتھ وارد کرنے شبہات اور دلائل واہیہ کے جیسے کہ بعضے ہمارے علماء نے ذکر کیا ہو کہ حریر وہ پہننا حرام ہو کہ متصل ہو بدن کے بمعنے ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہیں اور بہت سے امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہو کہ یہ پہننا حریر کا حرام ہو تو کہتے ہیں کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتے اسکو قاضی اور علما پس اس سبب سے پڑتے ہیں بیچ حلال جاننے حرام کے اور اسی طرح بعضے علما کو تعلق ساتھ مزامیر کے ہو کہ بیان اسکا طول رکھتا ہو اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے بیچ مذمت آلات لہو یعنے مزامیر کے انس سے مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف و قذف و مسخ و ذلک اذا شربوا الخمور واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنے جب کرینگے یہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ میں گرفتار ہونگے اور تصریح کی الخ مؤلف نے تائید کی غلطی کے ساتھ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطے رد کرنے کے اس کسی پر کہ گمان کیا ہو کہ صحیح الحر ہو ساتھ مہملتین کے اور خز ساتھ معجمتین کے غلط ہو اور اشارت ہو ساتھ قول اپنے کے فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتھ مہملتین کے اس حدیث میں ہو کہ ابی داؤد وغیرہ نے روایت کی ہو چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہو اور اس حدیث میں کہ بخاری نے روایت کی ہو ساتھ معجمتین کے ہو لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری کی اکثر روایتون میں ساتھ مہملتین کے ہو اور اس تقریر پر دونون وجہین صحیح ہوئین واللہ اعلم اور تروح الخ ساتھ تحت فوقانیہ کے تروح میں اور سارحۃ ساتھ رفع کے فاعل تروح اور یہ قرینہ ہو اسپر کہ سب بیچ بسارحۃ کے کہ پہلی روایت میں واقع ہوا ہو زائدہ ہو جیسے کہ بیچ وجہ اول کے کہ بیچ تقریر یعنی حدیث کے اشارہ اسکا کیا جینے اور اسی طرح ان دونون کتابون میں یاتیہم لحاجۃ واقع ہوا ہو بغیر ذکر رجل کے ساتھ تقدیم لحاجۃ کے رجل پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت میں بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتون میں ہوا پس حدیثون میں جو نفی اسکی آئی ہو تو وہ یا تو محمول ہو اوپر اول زمانہ اس امت کے اور اخیر زمانہ اس سے مستثنے ہو اور یا محمول ہو اوپر خسف اور مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واللہ اعلم (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اتارتا ہو اللہ کسی قوم پر عذاب پہونچتا ہو وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان انکے یعنے صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہو سنت الٰہی بعضے گناہون میں اور کبھی نگاہ بھی رکھتا ہو صالح کو غیر صالحون میں سے پھر اٹھائے جاوینگے موافق عملون اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اگرچہ دنیا میں عذاب میں سب شامل ہوتے ہیں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا دیا جاویگا اگر نیک اچھی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہو بری جزا دیا جاویگا ش ح (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم) اور روایت ہو جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اوٹھایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کے اوپر اس حال اور صفت کے کہ مرا ہو اسپر نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہو کہ دیکھیے آخر کیا حال گذرے جیسے کہ کہا ہو کسی نے ع حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است کس نمیدانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ش ولیکن بعضے عارفین نے کہا ہو کہ جب کسی کو ملکہ یادداشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل میں قرار پایا اگرچہ بسبب تنگی وقت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کے اختلاف و فتور انکے استحضار میں راہ پاوے ضرر نہیں رکھتا بعد از مفارقت روح کے بدن سے وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بسبب ہونا [illegible] اور حاصل کرنا چاہیے وباللہ التوفیق ش ح الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا رواہ الترمذی) [illegible] روایت [illegible] کہ کہا فرمایا [illegible] نے کہ نہیں دیکھا میں [illegible]

[illegible]

آگ دوزخ کے یعنے شدت وہول مین کہ سوتا ہو بھاگنے والا اُس سے اور نہین دیکھا مین نے مانند بہشت کے یعنے بہجت وسرور مین کہ سوتا ہو طلب کرنے والا اُسکا نقل کی
یہ ترمذی نے ف بھاگنے والا اگر کوئی شر دشمن قوی کے سے بھاگتا ہو سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بھاگتا ہو جتنا کہ ہو سکتا ہو مگر یہ عجب بات ہو کہ آگ دوزخ کی کہ ساتھ
اس شدت اور شناعت کے در پے ہو اور لوگ بھاگنے مین اس سے غفلت کرتے ہین اور کوشش نہین کرتے اور اگر بھاگتے بھی ہین تو عین بھاگنے مین سوتے ہین اور غافل
ہوتے ہین اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہون کے اور لازم کرنے طاعتون کے ہوتا ہو اور طلب کرنے والا یعنے اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہو
غافل نہین ہوتا اُس سے اور سستی اور تساہل نہین کرتا اُسکے طلب کرنے مین اور دوڑتا ہو اُسکے پا لینے کے لیے جتنا کہ ہو سکتا ہو مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کے
کہ اُس مین ہو آدمی اُسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اُسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کی طرف اور پانا اُسکا ساتھ کرنے طاعات کے اور بچنے کے گناہون سے ہوتا ہو اور عن
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَ
مَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ سَاجِدًا لِلّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ
یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین دیکھتا ہون اُس چیز کو کہ نہین
دیکھتے تم یعنے علامتین قیامت کی اور نشانیان صنعت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالے کی اور سنتا ہون مین اُس چیز کو کہ نہین سنتے تم یعنے اخبار و اسرار احوال
آخرت کے اور ہولین قیامت اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہو آسمان اور لائق ہو اُسکو یہ کہ آواز کرے پھر بیان کیا سبب اُسکا کہ وہ سبب کثرت ملائکہ کی ہو قسم ہو اُس ذات کی
کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہو نہین آسمان مین جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتے رکھے ہوئے ہین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنے والے ہین واسطے اللہ کے قسم ہو خدا کی اگر جانو تم وہ
چیز کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتون کے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کے نالہ و فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ
کے یعنے جیسے کہ شان غمگینون کی اور غم سے تنگ آنے والون کی ہو کہ گھر سے نکلجاتے ہین اور سرصحرا ہوتے ہین تاکہ گرہ دل سے کھلے اور دل ٹھکانے ہو کہا ابو ذرؓ نے یعنے بعد از روایت
کرنے اس حدیث کے از راہ دردناکی اور حسرت کے اے کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اَطَّ آواز پالان اور زین کی یعنے چرچر بولنا
اور نالہ کرنا اونٹ کے بچے کا تعب سے اور آواز نالہ کرنے آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اُس مین ناظر ہو بسبب کثرت اور ازدحام ملائکہ کے اور بوجھ اُنکے کے جیسے کہ جانور سواری
کا نیچے بوجھ سواری کے مشقت سے آواز کرتا ہو اور ممکن ہو کہ نالہ کرنا اُسکا خوف پروردگار تعالے سے ہو اور جبکہ آسمان باوجود اسکے کہ جماد ہو اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہو خوف
الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان رکھتا ہو اور آلودہ گناہون مین ہو لائق تر ہو کہ نالہ و گریہ کرے اور یہ معنے مناسب تر ہین ساتھ مقصود کے جیسے کہ نہین پوشیدہ ہو یہ بات آدم
رکھے ہوے ہین الخ یعنے تا بعد ازین تاکہ شامل ہو اُسکو کہ کہا گیا ہو کہ بعضے فرشتے قیام مین ہین اور بعضے رکوع مین اور بعضے سجود مین یا خاص کیا ہو اُسکو ساتھ ایک آسمان
کے آسمانون مین سے واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد بضمتین کی ہو کہ جمع صعید کی ہو یعنے روے زمین کے جیسے کہ طرقات جمع طرق کی وہ جمع ہو طریق کی اور ہونا مین درخت الخ یعنے
نا آلودہ گناہون میں تمنا مین جیسے کہ درخت کو کاٹ ڈالتے ہین اور جاتا رہتا ہو ایسے ہی مین بھی ہوتا اور مثل ان آرزوون دردناک کے اور بڑے بڑے صحابہ سے منقول ہین
آئے ہین کہ ایک نے کہا کاش کہ مین بکری ہوتا کہ اُسکو ذبح کر کر کھا جاتے ہین دوسرے نے کہا اے کاش پرندہ ہوتا کہ جہان چاہتا ہو چلا جاتا ہو اور کچھ تکلیف اُسپر نہین اور یہ سب
ایسے تھے کہ بشارت پائی ہو انھون نے جناب رسالت مآب سے بہشت کی اور عاقبت اُنکی بخیر ہو اور ون کو کیا کہیے اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا ہو لیکن خوف درگاہ بے نیازی
کا مگر تو بڑے ڈالتا ہو ﴿ع﴾ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ
الترمذی اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہو یعنے غارت کرنے دشمن کے سے وقت سحر کے بھاگتا ہو اول ہی شب
تاکہ بچ جاوے ... دشمن سے اور جو شخص بھاگتا ہو اول شب پہونچتا ہو منزل کو آگاہ ہو وتحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنے بہاے مول نفیس کے نہین ہاتھ لگ سکتی
اور وہ دنیا جان ومال ... کہ متاع خدا کی بہشت ہو نقل کی یہ ترمذی نے ... کو یعنے مطلوب کو کہا طیبی نے کہ ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

سالک آخرت کے کہ شیطان اُسکی راہ پر لگ رہا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اُسکے ہیں پس اگر ہوشیار رہو اپنے چلنے میں اور خالص کیا نیت کو اپنے عمل میں امن میں ہوا شیطان سے اور اُسکے مکر سے والا مارتا ہے وہ راہ اُسکی اپنے مددگاروں کو ہمراہ لیکر پھر رہنمائی کی حضرت نے طرف اُسکے کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہے اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہیں حاصل ہوتی تھوڑی سی سعی سے پس فرمایا آگاہ ہو الخ اور اخیر جملہ کے معنے یہ ہیں کہ سول اللہ کی متاع یعنے جنت کا اعمال نیک ہیں کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالے نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ۔ ع (وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ جل ذکرہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام رواہ الترمذی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور) اور روایت ہے انس رضہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماویگا اللہ تعالے کہ بزرگ ہے ذکر اُسکا یعنے روز قیامت کے فرشتوں کو کہ متعین دوزخ پر ہیں نکالو آگ میں سے اُس شخص کو کہ یاد کیا ہے مجھکو یعنے بشرط ہونے اُسکے کے مومن مخلص ایک دن یعنے ایک وقت یا ڈرا ہے مجھسے کسی جگہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث ونشور کے ف ڈرا ہے الخ یعنے بیچ کرنے گناہ کے گناہوں میں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی المأوی کہا طیبی نے کہ مراد ہے ذکر سے اخلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہے خالص دل سے اور صدق نیت سے والا تمام کافر ذکر کرتے ہیں اللہ کا زبان سے نہ دل سے چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سے باز رکھنا اعضا کا ہے گناہوں سے اور لگا رکھنا اُنکا طاعات میں والا وہ حدیث نفس وسوسہ اور ایسی حرکت ہے کہ نہیں نام رکھا جاتا اُسکا خوف اور یہ وقت دیکھنے ایک سبب ہولناک کے ہوتا ہے اور جب غائب ہوتا ہے وہ سبب نظر سے تو پھرتا ہے دل طرف غفلت کے کہا فضیل نے کہ جب کہا جاوے تجکو کہ آیا ڈرتا ہے اللہ سے تو سکوت کر اسلیے کہ اگر کہا تو نے نہیں تو کافر ہوا اور اگر کہا ہاں جھوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتھ اُسکے طرف اس خوف کے کہ وہ باز رکھتا ہے اعضا کو گناہوں سے اور اس میں بشارت ہے کہ جس مسلمان نے ایکبار از راہ خلوص کے خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اُسکے عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سے اسکو نجات ہے اور اگر چاہے اللہ تعالے تو اُسکو دوزخ ہی میں نہ لیجاوے اور اول ہی سے بہشت میں بھیجدے یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اُسکی ہے ۔ ع ح (وعن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذہ الآیۃ والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ اہم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا ابنۃ الصدیق ولکنہم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وہم یخافون ان لا یقبل منہم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کے سے اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں وہ چیز کہ دیتے ہیں یعنے زکوۃ اور صدقات سے اور دل اُنکے لرزاں و ترساں ہیں یعنے بخوف اسکے کہ نہ مقبول ہو اُن سے اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کے اور ماخوذ ہوں اُس میں یعنے کیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں یعنے اسلیے کہ ڈرنا عذاب سے کام گنہگاروں کا ہے فرمایا آنحضرت نے نہ اے بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہیں ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں ولیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور باوجود اسکے وہ ڈرتے ہیں کہ مقبول نہو اُنسے بدلیل اسکے کہ آخر اس آیت میں فرمایا کہ وہ شتابی کرتے ہیں نیکیوں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے نہایت رغبت کرتے ہیں طاعات میں اور دوڑتے ہیں طرف اُنکے پس نہیں صحیح ہے کہ حمل کیجاوے شراب کے پینے پر اور چوری کرنے پر اور تمام سیئات پر اور آیت مذکورہ میں بعد لفظ وجلۃ کے یہ ہے انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیے کہ اس آیت میں دو قرائتیں ہیں قرات قرا سبعہ کی یوتون ہے ساتھ پیش ی کے فعل مضارع ایتا سے اور اتوا ساتھ مد ہمزہ کے فعل ماضی اسکا ہے اور اعطا بمعنے عطا یعنے دینے کے جیسے کہ معنے اسکے بیان کیے گئے اور قرات دوسری شاذہ ہے یاتون ما اتوا مشتق اتیان سے بمعنے کار کرنے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ وہ لوگ کہ کرتے ہیں جو کچھ کرتے ہیں اور دل اُنکے ترساں ہیں اور سوال عائشہ رضہ کا ساتھ اس قرات کے مناسب تر ہے لیکن مصابیح کے نسخوں میں بھی اوپر لفظ قرات اول کے واقع ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اوپر لفظ قرات دوسری کے ہو طیبی نے تفسیر زجاج کشاف سے نقل کیا ہے کہ عائشہ رضہ ہوں میں مراد قرات شاذہ سے کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے کہ کرتے ہیں وہ چیز کہ کرتے ہیں قسم طاعات سے نہ وہ مراد ہے کہ گمان کیا عائشہ رضہ نے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ کرتے ہیں وہ چیز

کرتے ہیں قسم معصیت سے اور مراد اعم ہے خیر و شر سے واسطے مطابق ہونے اُسکے کے ساتھ قول حق سبحانہ کے اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یعیومون
الخ تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی والذین یاتون ما اتوا موجب دونوں قراتوں کے نہایت یہ کہ ہر ایک میں اُن دونوں میں سے ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر
آیت مشہورہ کا متعلق ہے ساتھ عبادت مالیہ کے جیسے کہ شاذہ متعلق ہے ساتھ طاعت بدنیہ کے علاوہ یہ کہ قرات مشہورہ جو ہے ممکن ہے کہ کہا جاوے اُسکی تفسیر میں کہ
دیتے ہیں اپنے نفسوں سے وہ چیز کہ دیتے ہیں قسم طاعات سے اور نکالتے ہیں نفسوں سے قسم طاعات سے پس مشتمل ہوگی دونوں طرح کی عبادتوں کو ت ح (وَعَنْ
اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَہَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُہَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا
فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جاتی دو تہائی رات اُٹھتے یعنے نماز تہجد کے لیے پس
فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یعنے ساتھ وحدانیت ذات اُسکی کے اور تمام صفتوں اُسکی کے یاد کرو اللہ کو یعنے عذاب و ثواب اُسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کے اور
اُن لوگوں میں سے کہ جنکے حق میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنے نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھ اُسکے قائم ہوگی اور
سب مرجاوینگے پیچھے آتا ہے اُسکے پیچھے آنے والا یعنے نفخہ دوسرا کہ ساتھ اُسکے سب زندہ ہونگے اور اُٹھینگے قبروں سے غرض یاد دلانا قیامت کا ہے باعث ہو غافلوں
اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اُن احوال کے کہ اُس میں ہیں آئی موت ساتھ اُن احوال کے کہ اُس میں ہیں یعنے جو چیزیں کہ وقت موت کے اور بعد اُسکے واقع ہوتی ہیں
نقل کی یہ ترمذی نے ف اے لوگو مراد اُنسے وہ لوگ تھے کہ جو سوتے تھے اور غافل تھے ذکر اللہ سے اُنکو جگایا حضرت نے تاکہ مشغول ہو وہ تم ذکر اللہ میں اور تہجد
اور اس میں اشارہ ہے طرف مستحب موکد ہونے قیام کے تہائی رات اخیر میں اور ایک نسخہ میں اذکروا اللہ تین بار ہے یعنے یاد کرو اُسکی نعمتوں اور چین و حضر کو اور آیا زلزلہ
اس میں اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کے یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقیق وقوع اُسکے کے پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہے کہ قریب ہے
آنا اُسکا پس تیاری کرو واسطے جلد ہونے امر اُسکے کے اور اس میں اشارہ ہے اسپر کہ سونا حکم موت کا رکھتا ہے کہ اثر نفخہ پہلے کا ہے اور جاگنا حکم دوسرے نفخہ کا رکھتا ہے اور
یہ دونوں نشان قیامت کے اور یاد دلانے والے اُسکے ہیں ت ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّہُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ
لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ہَادِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرَی الْمَوْتُ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ ہَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ
التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَہْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَہْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ
بِکَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَہْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَہْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ
الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْہِ حَتّٰی تَلْتَقِیَ عَلَیْہِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِہٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَہَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَیُقَیَّضُ
لَہٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْہَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَّا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْہَشْنَہٗ وَیَخْدِشْنَہٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِہٖ اِلَی الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا اُنہنے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ادا
کرنے نماز کے پس دیکھا لوگوں کو کہ گویا کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو یعنے خواب غفلت سے کہ باعث ہے ہنسنے پر تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا تو
البتہ باز رکھے تمکو اُس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں یعنے ہنسنے سے اور کلام اہل غفلت سے مراد کاٹنے والی لذتوں کے سے موت ہے پس بہت رکھو ذکر کاٹنے والی
لذتوں کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن یعنے وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہے یعنے ساتھ زبان قال کے یا زبان حال کے پس کہتی ہے کہ میں
ہوں گھر غربت کا یعنے دوری کا کہ مجھ میں جو آیا اپنوں سے اور آشناؤں سے اور اپنے گھر سے دور پڑا پس رہ تو دنیا میں گویا کہ تو غریب ہے اور میں ہوں گھر تنہائی
کا یعنے پس نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور میں ہوں گھر خاک کا یعنے اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہے کہ رہے سلیم خاک نشین تاکہ نہ قوت ہو اُسکے
جنسیت مناسبہ اور میں ہوں گھر کیڑوں کا اور جس وقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندۂ مومن کہتی ہے اُسکو قبر یعنے جیسے کہ کہتے ہیں مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہ

میں آگاہ ہو بتحقیق تھا تو بہت پیارا نزدیک میرے اُن شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں مجھ پر پس اس وقت کہ حاکم اور مختار کی گئی میں تجھ پر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس نزدیک ہے کہ دیکھے گا تو نیکی کرنی میری ساتھ تیرے یعنے ساتھ فراخی کرنے کے فرمایا حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہے قبر واسطے بندہ کے یعنے جیسا معلوم ہوتی ہے اُسکی نظر میں مقدار درازی چوڑائی اُسکے کی یعنے جہاں تک کہ نظر کار کرتی ہے اور کھولا جاتا ہے اُسکے لیے ایک دروازہ طرف بہشت کے یعنے اور دیکھتا ہے اُس میں جگہ اپنی اور آتی ہے اُس میں سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبوئیں اور ٹھنڈی اور تازہ ہوتی ہیں آنکھیں اُسکی بسبب دیکھنے حور اور قصور اور نہروں اور درختوں اور میووں اُسکے کے اور جس وقت دفن کیا جاتا ہے بندہ فاسق یعنے کافر کہا کافر فاسق ہے اُسکو قبر یعنے جیسے کہ آشنا اور ملنے والے ہوتے کہتے ہیں نہ آیا تو مکان فراخ میں اور نہ اچھی جگہ میں خبردار ہو بتحقیق تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے اُن شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں مجھ پر پس اس وقت کہ حاکم کی گئی میں تجھ پر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس دیکھے گا تو برائی کرنی میری تیرے لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اُسپر یہاں تک کہ مختلف ہوتی ہیں پسلیاں اُسکی یعنے در آتی ہیں بعضی بعضوں میں کہا ابو سعید نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے دکھانے صورت اختلاف پسلیوں کے ساتھ انگلیوں اپنی کے پس داخل کیں بعضی انگلیاں اندر بعضوں کے فرمایا حضرت نے اور تعین کیے جاتے ہیں واسطے اُس کافر کے ستر اژدہا اگر ایک اُن میں سے پھنکار مارے زمین میں تو نہ اگاوے زمین کچھ جب تک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہیں اُسکو اور نوچتے ہیں اُسکو یہاں تک کہ پہونچایا جاوے اُس بندہ کو طرف حساب کے یعنے روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ قبر باغ ہے باغوں جنت کے سے یا گڑھا ہے گڑھوں آگ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت کر ذکر کاٹنے والی لذتوں کا یعنے نہایت نصیحت ہے غافلوں کے لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہے غافل کے دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نور الدین علی متقی بنا رکھتے تھے ایک تھیلی کہ لکھا ہوا تھا اُسپر لفظ موت کا اور اُسکو لٹکا دیتے مریدوں کی گردن میں تاکہ وہ جانتا رہے کہ موت قریب ہے نہ دور پس کم کرے آرزو اور بہت کرے عمل اور تھے بعضے نیک بادشاہوں میں سے کہ حکم کر رکھتے تھے کسی کو اپنے امراء میں سے یہ کہ کھڑا رہے ہمیشہ پیچھے اُنکے اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہوشیار ہو وہ اُنکی بیداری کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی حکمت حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فانہ لم یات الخ اور میں ہوں گھر کیڑوں کا یعنے کیا نہیں لائق ہے کہ یہ جو بہت وقت تھا راچھی استعمال لذات کے ختم کرنے کی چیزوں اور پینے کی چیزوں سے اسلیے کہ انجام کار کا فنا ہے اور بعضی نفع و بقا اس جگہ کہ عمل صالح ہے پس قبر صندوق ہے عمل کا کہا ہے بعضوں نے کہ پیدا ہوتے کیڑے بدن سے اور کھا جاتے ہیں اعضا کو پھر کھاتا ہے بعض اُنکا بعض کو یہاں تک کہ باقی رہتا ہے ایک کیڑا پھر وہ بھی مر جاتا ہے سبب بھوک کے اور مستثنیٰ ہیں اس سے انبیا شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالے نے شہدا کے حق میں ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علماء باعمل کو تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر روشنائی اُنکی افضل ہے شہیدوں کے خون سے اور بندہ فاسق مراد ہے اس سے فی قول مردہ کافر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اُسکے کے کہ کہا بندہ مومن اور بسبب قول قبر کے کہ تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے اُن میں سے کہ چلتے تھے مجھ پر اور اس قبیلہ سے ہے قول اللہ تعالے کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہوئی ہے عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنے حکم فریقین کے بیچ دارین کے اور سکوت کرنا حال سے فاسق کے سے واسطے پردہ پوشی اُسکی کے ہے یا اسلیے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے نہ واسطے ثابت کرنے ایک مرتبہ کے درمیان دو مرتبوں کے جیسے کہ وہم کیا ہے معتزلہ نے اور تنین اژدہا اور استعمال ہوا ہے اُس میں تشدید کا اور تکثیر کا اور مراد ہے دوسرے احتمال کی ایک اور روایت میں ننانوے عذاب کا فر کے قبر میں کہ مسلط ہوتے ہیں اُسپر ایک کم سو اژدہے

وعن ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود واخواتہا رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا اُنہوں نے کہ عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے تم یعنے ظاہر ہوئے آپ پر آثار ضعف کے پہلے پہونچنے بڑی عمر کے فرمایا بوڑھا کر دیا مجھکو سورۂ ہود نے اور بہنوں اُسکی نے نقل کیا یہ ترمذی نے ف بہنیں سورۂ ہود کی وہ سورتیں ہیں کہ جن میں ذکر قیامت کا اور عذاب کا ہے پس انکے مضمون سے غم ہوا ہے مجھکو امت کی طرف سے کہ دیکھیے کیا حال ہوگا اور اس غم کے مارے یہ حال ہوا ہے میرا وعن ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلات

وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے آپ فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنے اور مانند انکے نے کہ جن مین ذکر قیامت کا اور احوال اُسکے کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے (وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ فِیْ كِتَابِ الْجِهَادِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِیَ اَدَقُّ فِیْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِی الْمُهْلِكَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک تر ہین بیچ انکھون تمھاری کے بال سے یعنے ہین وہ بڑے نفس الامر مین اور تم [illegible] اور حقیر جانتے ہو انکو اور گنتے ہو مکروہات سے اور انکے کرنے سے نہین ڈرتے تھے ہم گنتے انکو آنحضرت کے زمانے مین موبقات سے یعنے ہلاک کرنے والون مین سے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ دور رکھ تو اپنے تئین اُن گناہون سے کہ حقیر اور ہیچ سمجھا جاتا ہے انکو اسلیے کہ ان گناہون کے لیے خدا تعالے کی طرف سے ایک طالب ہے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے ایک طرح کا عذاب ہے کہ عذاب دیتا ہے اُسکو سبب گویا کہ وہ طلب کرتا ہے اُسکو طلب کرنا نہین پھیر سکتا اُسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کے لیے ہے یعنے طالبا عظیما پس نہین لائق ہے یہ کہ غافل رہے اسلیے کہ اکثر [illegible] جانتے ہین کرنے والے انکو کہ تدارک کرتے ہین انکا ساتھ توبہ کے اور نہ التفات کرتے ہین انکی طرف ساتھ ڈرنے کے اور غافل ہین کہ نہین ہے صغیرہ ساتھ اصرار کے اور ہر صغیرہ بہ نسبت عظمت اور کبریائی اللہ تعالے کے کبیرہ ہے اور تھوڑا سا بھی اُس میں سے بہت ہے اور اسی لیے کبھی عفو فرما دیتا ہے اللہ تعالے کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہے صغیرہ پر جیسے کہ مستفاد ہوتا ہے قول اللہ سے ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور یہ قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم پس معنے اسکے یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تسے صغیرہ گناہ تمھارے سبب عبادات مکفرہ کے لیکن بشرط بچنے تمھارے کے کبائر سے نہ بوجہ بچنے کے کبائر سے جیسے کہ معتزلہ کہتے ہین واللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ بچاؤ تم اپنے تئین چھوٹے گناہون سے اسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کے ہے کہ اتری وہ ایک نالے کے اندر پس لایا وہ ایک لکڑی کو لایا وہ ایک لکڑی یہان تک کہ پکائی انھون نے روٹی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہے اللہ تعالے اُسکے کرنے والے کو ہلاک کر دیتا ہے وہ اُسکو نقل کی یہ احمد وطبرانی نے (وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبِیْ لِاَبِيْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِيْكَ يَا اَبَا مُوْسٰی هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبِیْ لٰكِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ اَبِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ ہے تابعین مین سے ہین کہا کہ واسطے میرے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ آیا جانتا ہے تو کہ کیا کہا باپ میرے نے واسطے باپ تیرے کے کہا ابو بردہ نے کہا مین نے نہیں جانتا مین کہا عبد اللہ نے پس تحقیق باپ میرے نے کہا واسطے باپ تیرے کے یعنے ابی موسے کے اے ابی موسے کیا خوش کرتا ہے تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتھ حضرت کے یعنے ملا ہوا ساتھ بعثت انکی کے اور ہجرت ہماری ساتھ انکے اور جہاد ہمارا ساتھ انکے اور عمل ہمارے یعنے نماز اور روزے اور زکوۃ اور حج اور مانند انکے کے ساتھ انکے یعنے بیچ زمانے انکے کے ثابت اور باقی رہین واسطے ہمارے اور یہ کہ جو عمل کیے ہمنے بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نجات پا دین اور خلاصی ہو وین ہم اُنسے برابر سر بسر پس کہا باپ تیرے نے واسطے باپ میرے کے یون نہیں ہے قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نماز پڑھی ہمنے اور روزے رکھے ہمنے اور کیے ہمنے عمل نیک بہت یعنے صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوے ہمارے ہاتھ پر یعنے بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہین انکی یعنے ثواب چیزون ذکر کی گئی کا اور یاد وہ ہو پہلے اسلام و ہجرت وغیرہ کے کہا باپ میرے نے یعنے حضرت عمرؓ نے لیکن مین قسم ہے اُس کی

کہ جان عمر کی اُسکے ہاتھ مین ہو البتہ دوست رکھتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کیے ہین مین نے ثابت اور باقی رہین واسطے ہمارے اور یہ جو
کچھ کہ کیا ہو ہمنے بعد آنحضرت کے نجات پاوین اُنسے برابر سر بسر پس کہا مین نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے قسم خدا کی تھے بہتر باپ میرے سے نقل کی یہ بخاری نے
ف برابر سر بسر یعنے نہ نفع اُسکا ہمکو پہونچے اور نہ ضرر اُسکا ہمپر پڑے اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنے اگر موجب ثواب کا نہو بارے سبب عذاب کا بھی نہو
سے طاعت ناقص باموجب غفران نشود بارے باعث گردد علت عصیان نشود اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کیے ہمنے اور گمان انکی قبولیت کا رکھتے ہین باقی رہین تو زہے سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کے کیے ہین ہمنے وہ خالی خرابی سے نہین اگر سر بسر گذرے تو بھی
غنیمت ہو اور اس سبب سے ہو کہ تابع اسیر تبیع کا ہو صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کے علم وعمل مین کیا نہین دیکھتا ہو تو کہ صحت بناے نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کے ہو اور اسی طرح فساد اسکا اور نہین شک ہو بیچ وصول کمال کے اور حصول صحت اعمال کے بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور بعد آنحضرت کے جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیرات سے اور فساد حالات سے جیسے کہ خبر دی بعضے صحابہ نے وقت وفات آنحضرت کے کہ ہمنے ہاتھ اپنے مٹی سے
نہ جھاڑے تھے اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تھے کہ اپنے دلون کو برا پایا یعنے بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی چھپنے آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہو یہ کہ برابر
سر بسر رہین طاعات وسیئات مین اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ کے تھی اور جو کہ بعد اُنکے ہین پس طاعات انکی کہ بھری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ مین ہین انکا
کیا ٹھکانا ہو مگر یہ کہ فضل کرے اللہ ساتھ رحمت وعین عنایت اپنی کے کہ لاحق کرے بدکارون کو ساتھ نیک کارون کے بلکہ کہا ہو بعضے عارفین نے کہ معصیت کہ باعث
ہو ذلت اور انکسار بندہ کی بہتر ہو اُس طاعت سے کہ لازم کرے عجب وتکبر کو اور اخیر جملہ سے مراد یہ ہو کہ جب تیرا باپ باوجود اتنے اعمال وفضائل کے مقام خوف ودہشت مین
ہو تو بہتر ہوا میرے باپ سے اور مقام اُسکا اعلے ہوگا یا مراد یہ ہو کہ تعجب کرتا ہو کہ باوجود اسکے کہ تیرا باپ بہتر ہو میرے باپ سے یہ کچھ ڈرتا ہو پس معلوم ہوتا ہو کہ کامل
ڈرتا ہو ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ
فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَّنُطْقِیْ ذِکْرًا وَّنَظَرِیْ عِبْرَةً وَّاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور
روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو رب میرے نے ساتھ نو چیزون کے ایک تو ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر مین یعنے بیچ
دل اور جسم کے یا خلوت وجلوت مین اور دوسرے بات راست ودرست کہنی کہ حد اعتدال سے تجاوز نہ کرے بیچ حالت غصہ اور رضا کے یعنے آدمی راضی ہوتا ہو
کسی سے تو تعریف کرتا ہو اسکی اور اچھا کہتا ہو اُسکو اور عیب اسکا ڈھانکتا ہو اور جب غصہ مین آتا ہو تو برخلاف اُسکے کرتا ہو چاہیے کہ دونون حال مین یکسان رہے اور
تیسرے میانہ روی بیچ فقر وغنا کے یعنے رزق بقدر کفایت کے ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہو کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کے مستقیم ہو یعنے فقر مین مضطرب
اور جزع فزع نکرے اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کرے اور چوتھے یہ کہ ملائے رکھون مین یعنے سلوک کرون اُس سے کہ کاٹے مجھسے یعنے اگر کوئی ناتے داری سے
انقطاع وبدسلوکی کرے تو مین اُس سے سلوک واحسان ہی کرون یہ نہایت حلم وتواضع ہو پانچوین یہ کہ دون مین اُسکو کہ محروم رکھے مجکو اور چھٹے یہ کہ درگذر کرون مین
باوجود قدرت بدلہ لینے کے اُس سے کہ ظلم کرے مجھپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنے جب چپ رہون تو فکر کرون بیچ اسماء اور صفات اور مصنوعات
اور معانی آیات اللہ تعالے کے اور آٹھوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنے جب بات کرون تو ذکر خدائے تعالے کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت
کتاب اللہ اور نصیحت بندون اُسکے سے اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنے جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کے کرون مین نہ ساتھ جہل و
غفلت کے اور حکم کیا پروردگار میرے نے کہ حکم کرون مین ساتھ نیکی کے اور روایت کی گئی ہو ساتھ معروف کے نقل کی یہ رزین نے ف یعنے ایک روایت
مین بجائے بالعرف بالمعروف آیا ہو اور معنے دونون کے ایک ہی ہین یعنے اچھی بات کے اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اسلیے کہ امر بالمعروف دونون کو شامل ہو یعنے اچھی بات
کے کرنیکو اور بری بات کے نکرنیکو اور یہ خصلت زیادہ ہو نو خصلتون مذکورہ سے کہ جامع ہو تمام بھلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق وحق کے کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی گئی

(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یَخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْہِ دُمُوْعٌ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِنْ حَرِّ وَجْہِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلے اسکی آنکھون سے آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے یعنے تھوڑا سا بسبب خوف خدا کے پھر پہونچے آنسو اُسکے اپنے منھ پر مگر حرام کریگا اُسکو اللہ آگ پر نقل کی یہ ابن ماجہ نے باب تَغَیُّرِ النَّاسِ یہ باب ہے بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کے ف تغیر کے معنے ہین ایک حال سے اور حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہے اُس حالت سے کہ زمانہ نبوت مین تھے کہ لوگ مستقیم تھے طریقۂ دین پر اور التزام تھا احکام سنت کا اور متبع تھے حق کے اور بیرغبت تھے دنیا سے اور مغرور نہ تھے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور جاہ و حشم ہے اور ثابت تھے اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نیت دل اور صفائے باطن رکھتے تھے اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اسکے ہوگا الخ الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ کَالْاِبِلِ الْمِائَۃِ لَا تَکَادُ تَجِدُ فِیْہَا رَاحِلَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہے آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنے کے اور تغیر صفات اپنے کے مگر مانند سو اُنٹون کے نہین قریب ہے کہ پاوے تو اے مخاطب اُن مین ایک قابل سواری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف راحلہ اُس اونٹ کو کہتے ہین کہ توانا ہو سفر کرنے پر اور بوجھ اٹھانے پر اور حرف ت اسمین مبالغہ کے لیے ہے اور معنے یہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسے اونٹ بہت سے ہوتے ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کے کم ہوتے ہین اسی طرح سے آدمیون مین بھی کام کے آدمی کہ قابل صحبت نبی کے ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر انکے درمیان مین بہت کم ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد اُنسے آدمی اخیر زمانہ کے ہین کہ بعد قرون ثلثہ کے کہ نیک ہین اسکے پیدا ہونگے اور حق یہ ہے کہ حاجت اس قید کی نہین ہے احتمال رکھتا ہے کہ مسلمان کامل اُس زمانہ مین بھی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتھ تمام صفات پسندیدہ کے تمام زمانون مین کم تھے اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بھلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اُن کے کہ بعد انکے آئے باقی ہے باعتبار کثرت و قلت کے الخ اور ذکر کرنا سو کا واسطے تکثیر کے ہے نہ واسطے تحدید کے بس وجود عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کی سے ہے چنانچہ اسلیے بعضے ارباب حال کہتے ہین کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہے اور منقول ہے کہ سہل تستری نکلے مسجد سے اور دیکھا انھون نے بہت سے لوگون کو اندر مسجد کے اور باہر اسکے پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص اُن مین تھوڑے ہین اور حق سبحانہ تعالے نے آگاہ کیا اس معنی پر کئی آیتون مین ایک اُن مین سے یہ ہے وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ اور فرمایا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا ہُمْ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْہُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَہُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اُن لوگون کی کہ پہلے تم سے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے مراد ہے اس سے موافقت اور مطابقت یعنے متابعت اگلون کی بجمیع وجوہ سب باتون مین یہانتک کہ اگر گھسے ہونگے وہ سوراخ گوہ کے مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہے تو پیروی کروگے تم انکی عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلے ہم سے تھے اور متابعت کرینگے ہم انکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرتؐ نے اگر وہ یہود و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنے ظاہر ہے کہ مراد یہود و نصاری ہی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سنن ساتھ پیش سین کے جمع سنت کی ہے یعنے طریقہ کے نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہے کہ نکالا انھون نے اپنے دلون سے بعد انبیا اپنے کے کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضے نسخون مین سنن ساتھ زبر سین کے ہے یعنے طریقہ انکا الخ (وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْہَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَیَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْہِمُ اللّٰہُ بَالَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے مرداس اسلمی سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاتے رہینگے یعنے مرتے جاوینگے نیکبخت اول پس اول یعنے ایک بعد دوسرے کے اور ہر ایک کو اول کہا اسلیے کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اُسکے ہے اول ہوا بہ نسبت باقی کے اور باقی رہینگے بے قدر اور ناکارہ اور نابکار مانند بھوسی جو کے یا کھجور کے نہین پروا کریگا انکی اللہ پروا کرنا یعنے کچھ قدر و اعتبار نہین کریگا اُنکی نقل کی یہ بخاری نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِیَ الْمُطَیْطَاءَ وَخَدَمَتْہُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْکِ اَبْنَاءُ فَارِسَ

والروم سلط الله شرارها على خيارها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت چلے گی امت میری
چال اکڑ کر اور خدمت کرینگے انکی بیٹے بادشاہوں کے کہ بیٹے فارس اور روم کے ہیں یعنے ولایتیں اور شہر فتح کرینگے اور اولاد فارس و روم کو بندی کرینگے اور خدمت
کو کھینچینگے اور بادشاہ اور امراء انکے نوکر چاکر ہونگے اور خدمت کرینگے مسلط کریگا اللہ تعالے امت کے بدوں کو انکے نیکوں پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے ف یعنے ظالموں کو مظلوموں پر اور یہ حدیث دلیلوں نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہے اسلیے کہ خبر دی حضرت نے غیب کی اور یہ خبر حضرت
کی موافق واقع کے ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کے فتح کیے اور لیے مال انکے اور بندی میں پکڑی اولاد انکی اور چاکری کروائی انسے [illegible] ہوئی مسلط
کیا پروردگار تعالے نے حضرت عثمانؓ کے قتل کرنے والوں کو انپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا انھوں نے جو کچھ کیا اور لفظ مطیطا ساتھ ضم میم کے
اور زبر طے کے ممدود و مقصور اتراتے ہوئے اور ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا اور ہاتھ کھینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سے اور مطیطا بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کے اور بیچ
نسخوں صحیحہ مشکوۃ کے اور حواشی اور شروح انکی کے ساتھ ایک ی کے درمیان دو طے کے یعنی دوسری بعد از دوسری طے کے نہیں ہے اور بیچ مجمع البحار کے اور بیچ
حواشی کتاب کے بھی لکھا ہے کہ نزدیک بعض کے ساتھ حذف ی کے بعد از طا دوسری کے روایت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساتھ اثبات ی کے بعد از طا دوسری
کے بھی ہے بلکہ راجح ہے واللہ اعلم بالصواب وعن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقتلوا امامكم وتجتلدوا باسيافكم ويرث دنياكم شراركم رواه
الترمذي اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ قتل کروگے تم اپنے امام کو یعنے خلیفہ بادشاہ
کو اور مارو گے تم ایک دوسرے کو ساتھ تلواروں اپنی کے اور یہاں تک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگے دنیا تمہاری کے بدکار تمہارے یعنے ملک اور سلطنت
ظالموں کے ہاتھ آویگی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدوں اور فاسقوں کے پڑیگا نقل کی یہ ترمذی نے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
تقوم الساعة حتى يكون اسعد الناس بالدنيا لكع بن لكع رواه الترمذي والبيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہے اسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگوں کا دنیا میں ساتھ کثرت مال کے اور منصب اور جاہ کے لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور
سیرت نیک نرکھے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں وعن محمد بن كعب القرظي قال حدثني من سمع علي بن ابي طالب قال انا لجلوس مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فاطلع علينا مصعب بن عمير ما عليه الا بردة له مرقوعة بفرو فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى للذي كان فيه من النعمة
والذي هو فيه اليوم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم اذا غدا احدكم في حلة وراح في حلة ووضعت بين يديه صحفة ورفعت اخرى وسترتم بيوتكم كما تستر
الكعبة فقالوا يا رسول الله نحن يومئذ خير منا اليوم نتفرغ للعبادة ونكفى المؤنة قال لانتم اليوم خير منكم يومئذ رواه الترمذي اور روایت ہے محمد بن کعب قرظی سے
کہ کہا حدیث کی مجھکو اس شخص نے کہ سنا علیؓ ابن ابی طالب سے کہ کہا علیؓ نے تحقیق تھے ہم بیٹھے ہوئے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں یعنے
مدینہ میں یا مسجد قبا میں پس آئے ہم پر مصعب بیٹے عمیر کے اس حال میں کہ نہ تھی اوپر انکے بدن پر مگر چادر انکی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے چمڑے کے پس جب دیکھا انکو رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے روئے بسبب اس امر کے کہ تھے بیچ اس کے پہلے اس دن کے بیچ نعمتوں کے اور بسبب دیکھنے اس حال کے کہ اسمیں ہے آج یعنے فقر وخستہ حالی
پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہوگا تمہارا جس وقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑے کے اور شام کو نکلیگا
بیچ ایک جوڑے کے یعنے کیا ہوگا حال تمہارا جس وقت کہ بہت ہوجاوینگے اموال تمہارے کہ اول روز ایک لباس پہنیگا اور آخر روز دوسرا بسبب نہایت تنعم کے اور رکھا
جاویگا آگے انکے ایک پیالہ بڑا کھانیکا اور اٹھایا جاویگا دوسرا یعنے جیسی کہ شان متنعمین کی ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اقسام طعام سے کہ طرح بطرح کے طعام موجود ہونگے ایک
بعد دوسرے کے اور ڈھانکو گے تم اپنے گھروں کو یعنے اپنی دیواروں پر دیوار گیریاں لگاؤ گے بسبب زیادہ تنعم کے جیسے کہ ڈھانکا جاتا ہے کعبہ یعنے یہ کنایہ ہے تنعم اور
ترفہ اور اسراف سے بیچ لباس اور طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اسدن کہ یہ حال رکھینگے بہتر ہونگے اس حال سے کہ آج رکھتے ہیں

اسلیے کہ فارغ ہونگے ہم کسب معیشت سے اور تر و در رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے یعنے لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور
ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آنحضرت نے کہ یون نہین ہے کہ اُس روز مین بہتر ہوگے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بہ نسبت اسدن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور سیوطی
نے جمع الجوامع مین حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کھال کا اپنی کمر کو باندھا تھا پس
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اُسکا اور تحقیق دیکھا ہے مین نے اُسکے مان اور باپ کو کہ کھلاتے تھے
اُسکو خوشترین طعامون کا اور دیکھا ہے مین نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خرید اتھا اُسکو پس پہونچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکھتے ہو
تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلاے صحابہ سے ہجرت کرکے مکے سے آئے آنحضرت کے پاس اور تھے جاہلیت مین متنعم ترین لوگون کے طعام و لباس مین
اور جب مسلمان ہوئے سب کچھ چھوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے احد مین اور وقت شہادت کے یہ چالیس برس کے تھے یا کچھ زیادہ اور ظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رونا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بسبب رحم و شفقت کے مصعب پر کہ یہ تھے عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تھے نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن اس بات کے
کچھ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمر رضہ مین جبکہ روے عمر رضہ آنحضرت کو دیکھکر لیٹے ہوے کھری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تھا چارپائی کے بان کا
آنحضرت کے بدن شریف پر اور یاد کیا عمر رضہ نے چین کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو اس مقام مین ہے اے عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ انکے لیے
ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہی پس اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبی
کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونے ان چیزون کے کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری وغیرہ کے واللہ اعلم اور سوید ہے ہماری تاویل کا نقل کرنا
راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آج کے دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر کہ انکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہے غنی سے اسلیے کہ غنی
مشغول رہتا ہے دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کے لیے مثل اُسکے کہ انکے پاس بقدر کفایت کے ہے بسبب کثرت اشتغال کے ساتھ حاصل کرنے مال کے
اور یہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کے غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا بہ نسبت صحابہ کے کہ وہ اقویا دین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر انکے کا ضعفا
مین سے اور موید ہے اسکے وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس مین ابن عمر سے بطریق مرفوع کے ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ
من احد عام ہے پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کے دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نے فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو
دار القرار مین وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینہ کالقابض علی الجمر رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث غریب اسنادا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنے والا اُس زمانہ کے لوگون مین اپنے دین پر یعنے اوپر نگاہ رکھنے امر دین
اپنے کے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے مانند مٹھی مین لینے والے انگارے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کے ف یعنے جیسے
پانا انگارے کا اور صبر کرنا اسپر دشوار ہے ایسے ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اسپر اخیر زمانہ مین مشکل ہے بسبب ظہور فسق کے اور غلبہ فساق کے اور قلت مددگارون اور
موافقون کے اسپر شرح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان امراؤکم خیارکم واغنیاؤکم سمحاءکم وامورکم شوری بینکم فظھر الارض خیر
لکم من بطنھا واذا کان امراؤکم شرارکم واغنیاؤکم بخلاءکم وامورکم الی نسائکم فبطن الارض خیر لکم من ظھرھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک ہون امیر تمہارے نیک تمہارے اور غنی تمہارے سخی تمہارے اور امور تمہارے آپس کے
مشورے سے ہون یعنے مسلمان اپنے ... سے پوچھتے ہون اور متفق ہون آپس مین نہ مختلف پس پشت زمین یعنے ظاہر اُسکا بہتر ہے تمہارے لیے پیٹ زمین کی سے یعنے
زندگی بہتر ہے موت سے اسلیے کہ تم عمل کروگے ساتھ اُس چیز کے کہ کتاب و سنت مین ہے اور خوشحالی ہے انکے لیے کہ دراز ہو عمر اُنکی اور اچھے ہون عمل اُنکے اور جبکہ
ہون امیر تمہارے بد تمہارے یعنے فاسق و ظالم اور دولتمند تمہارے بخیل تمہارے اور کام تمہارے سپرد ہون طرف عورتون کے پس پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لیے

پشت زمین سے یعنے مرنا بہتر ہے جینے سے اسوقت مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف طرف عورتون کے حالانکہ وہ ناقصات عقل و دین مین اور وارد ہوا ہے شاوروہن وخالفوہن اور وہ مرد بھی عورتون ہی کے حکم مین ہین کہ انکا سا حال رکھتے مین یعنے جن پر غالب ہے حب جاہ و مال اور نہین جانتے اُس چیز کو کہ اس سے ضرر ہے دین مین اور نہین جانتے وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تھا کہ کہا جاتا اور ہوا مر تمہارا مختلف درمیان تمہارے جیسے کہ مقابل شوریٰ کے ہے پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہے اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کے اور چلنے کے انکے کہے پر ہوتا ہے ﷺ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِھَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَّلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَھَابَۃَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَھْنَ قَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَھْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ) اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کے کہ بلاوینگے بعضے انکے بعضون کو واسطے لڑنے اور کسر شوکت تمہاری کے جیسے کہ جمع ہوتی ہے جماعت طعام کھانے والی اور بلاتے ہین بعضے انکے بعضون کو طرف کاسہ طعام کے کہ کھاتے ہین اُس سے اور بے مانع اور بے ملاحظہ کے جمع ہوتے اور کھاتے ہین یعنے اسی طرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگے تمکو اور غارت کرینگے اسباب تمہارے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ تم انکے آگے مثل طعام کے ہو کر نگلتے ہین اور ہلاک کرتے ہین اُسکو پس کہا کہنے والے نے یعنے صحابہ مین سے کہ یہ جمع ہونا اور غالب آنا انکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کتنی کے ہونگے اسدن فرمایا حضرت نے کہ یہ بسبب کمی کے نہین ہوگا بلکہ تم اسدن بہت ہوگے ولیکن تم مانند جھاگ کے ہوگے کہ اوپر کنارہ نالے کے ہوتی ہین یعنے قوت و شجاعت نہ ہوگی تم مین اور البتہ نکالڈالے گا اللہ تعالے تمہارے دشمنون کے سینون مین سے ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالے گا تمہارے دلون مین ضعف و سستی کہا کہنے والے نے یا رسول اللہ اور کیا ہے سبب پڑنے سستی کا ہمارے دلون مین فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دل مین محبت دنیا کی اور ناخوش رکھنا موت کا یعنے جب زندگانی دنیا کو دوست رکھوگے اور موت کو ناخوش رکھو نہین سکنے کے اور نہ دلاوری کر سکوگے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَھَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْھِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْھُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِیْھِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَھْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْھِمُ الْعَدُوُّ رَوَاہُ مَالِکٌ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کے مگر کہ ڈالتا ہے اللہ تعالے انکے دلون مین خوف دشمن کا اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہے اُن مین موت یعنے بسبب وباکے یا طاعون کے یا موت علما کے اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنے خیانت کرتے ہین کیل و وزن مین اور ماننداسکے مین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہے اُنسے رزق یعنے حلال یا برکت اُس رزق کی کہ انکے ہاتھ مین ہے اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنے حکام مین سے ناحق یعنے بغیر استحقاق کے یا بغیر علم کے بیچ احکام فاسد ملنے کے مگر کہ پھیلتی ہے درمیان انکے خونریزی یعنے وہ حرج کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہے اُنپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اُسکو نقل کی یہ مالک نے باب یہ باب ہے بیچ اکثر نسخون اور نسخات پہلے باب کے ف اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین تو اسی طرح ہے یعنے فقط لفظ باب کا ہے بغیر ترجمے کے اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنے یہ باب ہے بیچ ذکر ڈرانے اور نصیحت کرنے کے ﷺ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَھِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُہٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ کُلَّھُمْ وَاِنَّھُمْ اَتَتْھُمُ الشَّیَاطِیْنُ فَاجْتَالَتْھُمْ عَنْ دِیْنِھِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَیْھِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَھُمْ وَاَمَرَتْھُمْ اَنْ یُّشْرِکُوْا بِیْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِہٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَھُمْ عَرَبَھُمْ وَعَجَمَھُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ وَاَبْتَلِیَ بِکَ وَاَنْزَلْتُ عَلَیْکَ کِتَابًا لَّا یَغْسِلُہُ الْمَاءُ تَقْرَؤُہٗ نَائِمًا وَّیَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَیْشًا فَقُلْتُ اِذًا یَّثْلَغُوْا رَاْسِیْ فَیَدَعُوْہُ خُبْزَۃً قَالَ اسْتَخْرِجْھُمْ کَمَا اَخْرَجُوْکَ وَاغْزُھُمْ نُغْزِکَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَیْکَ وَابْعَثْ جَیْشًا نَبْعَثْ خَمْسَۃً مِّثْلَہٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَکَ مَنْ عَصَاکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن اپنے خطبے مین یعنے خطبۂ معروف مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میرے
نے حکم کیا مجکو یہ کہ سکہلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہین جانتے تم اُسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتھ قول اپنے کے تمامہ آن چیز دانند مین کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالے
نے اِس دن مین کہ مین اسمین ہون یہ حکم ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے جو مال کہ دیا مین نے اُسکو کسی بندے کو بندون مین سے حلال ہے یعنے جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا
حلال ہے کہ کوئی اُسکو اپنی طرف سے حرام نہین کر سکتا جیسے کہ جاہلیت مین اونٹون کو اپنے پر حرام کرتے تھے اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ مین نے پیدا کیا اپنے
بندون کو مائل باطل سے طرف حق کے اور تحقیق آئے بندون کے پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال رکھتا ہے کہ شامل ہو شیاطین انس کو بھی جیسے کہ
آیا ہے فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پھیرا انکو شیاطین نے اور دور ڈالا انکے دین سے اور حرام کی شیاطین نے اُنپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطے اُنکے یعنے کرا
کیا تھا حرام کیا حلال کو اپنے نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے انکو یعنے وسوسہ مین ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہین اوتاری مین نے ساتھ اسکے دلیل کہ سبب
اُنکے غالب آوین یعنے بت کہ انکو پوجتے ہین اور کچھ دلیل و حجت انکے استحقاق عبادت پر نہین رکھتے اور یہ حکم ہے کہ تحقیق خدائے تعالے نے نظر کی طرف زمین والون
کے یعنے اور پایا انکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس مبغوض رکھا انکو عرب اُنکے کو اور عجم انکے کو یعنے مبغوض رکھا انکو بسبب بدکرداری اور بد اعتقادی انکی کے
اور متفق ہونے انکے کے قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک پر اور بسبب کفر انکے کے کہ قوم موسیٰ کافر ہوئی ساتھ عیسیٰ کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل
ہوئی تین خدا ہونے کی یا اسکی کہ عیسیٰ بیٹے اللہ کے ہین وغیر ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سے کہ باقی اور ثابت رہے اوپر دین و ایمان کے ساتھ موسیٰ اور عیسیٰ کے
اور تحریف و تبدیل نہ کیا دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالے نے کہ نہین بہیجا ہے مین نے تجکو پیغمبر کر مگر اسلیے
کہ آزمایش کرون مین تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہے تو اوپر ایذا دینے قوم اپنی کے تجکو اور آزمایش کرون مین ساتھ تیرے یعنے تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتے ہین تجہپہ یا کفر کرتے ہین
اور بہیجی مین نے تجہپر ایک کتاب کہ نہین دہوتا اُسکو پانی یعنے کاغذ کے لکھے کو پانی سے دہوئے تو مٹ جاتا ہے یہ ویسا نہین بلکہ محفوظ ہے نہ زوال ہو نہ نسخ
سے یعنے قیامت تک دلون مین محفوظ ہے اور احکام اسکے باقی اور ہمیشہ جاری ہین پڑھتا ہے تو اُسکو سوتے اور جاگتے مین اور تحقیق اللہ تعالے نے حکم کیا مجکو کہ جلاؤن
مین قریش کو یعنے ہلاک کرون مین انکے کفار کو ایسا کہ نابود ہون اور کچھ اثر نہ رہے انکا پس کہا مین نے اے پروردگار میرے اُسوقت کچلینگے سر میرا پس کر دینگے
میرے سر کو مانند روٹی کے یعنے کر دینگے اُسکو بسبب کچلنے کے چورا مانند روٹی کے مقصود یہ کہ مین اکیلا ہون کیونکر عہدہ برآ ہونگا اور اُنپر غالب آؤنگا لشکر میرا کم ہے اور ہیبت
فرمایا کہ نکال تو اُنکو انکے وطن سے اور پریشان کر انکو جیسے کہ نکالا انھون نے تجکو اور جہاد کر اُنپر مہیا کرینگے ہم اسباب جہاد کا یعنے قوت بخشین گے اور غالب کرینگے تجکو اُنپر
اور خرچ کر اپنے لشکر کے لوگون پر اموال اور اگر نہ رکھتا ہوگا تو مال تو ہم دینگے اور ہم پہونچا دینگے اُسکو تیرے لیے اور بہیج اُنپر لشکر بہیجینگے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کے یعنے جنگ
بدر کے پانچ ہزار فرشتے واسطے مدد لشکر اسلام کے بہیجے اور مشرک اُسدن ہزار تھے اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اُنکو کہ فرمانبرداری کی ہے انھون نے تیری
اور ایمان لائے ہین تجہپر ساتھ ان لوگون کے کہ سرکشی کی ہے تجسے اور فرمانبرداری نہین کی ہے تیری اور کافر ہین نقل کی یہ مسلم نے ف مائل باطل سے الخ یعنے مستعد
قبول حق و طاعت کے یہ اشارہ ہے فطرت اسلام کی طرف کہ آیا ہے کل مولود یولد علی فطرة الاسلام یہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہے کہ روز میثاق کے کہا سبھون
نے بلے اقرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اسکے شرک و اختلاف کیا اور سوتے اور جاگتے مین یعنے تجکو لکھ ہو گیا ہے ایسا کہ حاضر رہتا ہے قرآن تیرے ذہن مین
اور ملتفت رہتا ہے طرف اُسکے نفس تیرا القلب لسوال مین ہمیشہ نہین غافل ہوتا اُس سے سوتے اور جاگتے چنانچہ کہا جاتا ہے اُسکو کہ قادر ہے ایک چیز پر اور ماہر ہے اُسکا کہ گویا
اسکو سوتے مین کرتا ہے ذکر الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہارے دل مین بحالت سوتے مین اور مین کہتا ہون کہ بہ نسبت قلب شریف کے حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے
کہ حضرت کی آنکہین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تھا اور بہت لوگ دیکھے گئے ہین کہ پڑھتے تھے وہ سوتے ہین اور عجب تر اس سے یہ منقول ہے کہ ایک شخص اپنے شیخ
سے دور قرآن کا کیا کرتا تھا دس دس آیتون کا وقت سحر کے جب شیخ کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کے اپنی عادت پر آیا انکی قبر پر اور ارادہ کیا تو ند پڑھنے کا

بس جب دس آیتیں اُسنے تمام کیں تو اُسنے قبر میں سے آواز اپنے شیخ کی سنی کہ اُنھوں نے بھی پڑھیں دس آیتیں اور چپ رہے اسی طرح حال رہا ایک مدت تک یہان تک
کہ بیان کیا مردنے یہ ماجرا کسی اپنے یار سے بس موقوف ہوئی یہ بات ج ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا
عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہے ابن عباس سے کہ کہا اُسنے جبکہ اتری آیت ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکیوں کو چڑھے پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کے ہے بس شروع کیا پکارنا اے اولاد فہر کی
اے اولاد عدی کی واسطے فرقوں قریش کے یہاںتک کہ جمع ہوئے یعنے فرقے قریش کے بس فرمایا کہ خبر دو مجھکو اگر خبر دوں میں تمکو یہ کہ ایک لشکر اترا ہے بیچ جنگل کے
اور دیکھتا ہے کہ غارت کرے تمپر آیا سچا جانوگے تم مجھکو کہا اُنھوں نے ہاں اسلیے کہ نہیں تجربہ کیا ہمنے تمپر مگر سچ کا اور نہیں دیکھا ہمنے تمسے سوا سچ کے فرمایا آنحضرت
نے بس اگر سچا جانتے ہو مجھکو تو تحقیق میں خبر دیتا ہوں اور ڈراتا ہوں تمکو پہلے اُترنے عذاب سخت کے سے یعنے اگر ایمان نہ لاؤگے مجھپر تو اتریگا تمپر عذاب سخت
بس کہا ابولہب نے کہ چچا آنحضرت کا تھا عبد العزی نام ہلاکت اور زیان ہو تجکو تمام ایام میں کیا اسی بات نادرست کے لیے اکٹھا کیا تھا تونے ہمکو بس اتری یہ سورۃ
ہلاک اور زیان کار ہوجیو دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوجیو بلکہ ہلاک ہی ہوئے بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلے سے قریش
قبیلہ ہے باپ انکا نضر بن کنانہ اور نیچے اُسکے بطون اور افخاذ ہیں حاصل یہ ہے کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ نوع کے اور فخذ بمنزلہ فصل کے اور کبھی استعارہ کیا جاتا
ہے بعض انکا واسطے بعض کے چنانچہ اسلیے بنی فہر اور عدی قبیلہ ہے قریش سے اُسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہ معروف ہے قریب مکہ کے اور گویا کہ مراد ہے اس سے
وادی کہ مشہور ہے ساتھ وادی فاطمہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ہلاک ہی ہوے بالفعل بسبب گستاخی کے کہ ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کی اور مراد
ہاتھوں کے ہلاک ہونے سے ہلاک ہونا ذات اُسکی کا ہے مانند قول اللہ تعالے کے وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ یعنے نہ ڈالو اپنی ذاتوں کو ہلاکت میں اور بعضوں نے کہا کہ
مراد دونوں ہاتھوں سے دنیا اور آخرت اُسکی ہے کہ دونوں جہان اُسکے ہلاک اور زیان کار ہوے اور بعضوں نے کہا کہ ہاتھوں کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت
نے ابولہب کو ڈرایا تو ابولہب نے پتھر اٹھایا تا آنحضرت پر پھینکے (وَفِيْ رِوَايَةٍ نَادٰى يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَاُ اَهْلَهٗ فَخَشِيَ اَنْ
يَّسْبِقُوْهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ) اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا اے فرزند عبد مناف کے نہیں ہے حال اور قصہ میرا اور تمہارا
مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا بس گیا وہ شخص نگہبانی اور دیدبانی کرے اپنی قوم کی اور بچاوے انکو غدر و غارت دشمن کی سے بس ایک پہاڑ
اور بلندی پر چڑھ گیا آواز اسکی سنیں بس ڈرا یہ شخص کہ سبقت لیجاویں دشمن طرف اہل اسکی کے اور پہونچیں طرف قوم کے پہلے اسکے کہ پہونچے یہ طرف اُنکے بس شروع
کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ ف عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہے اور مناف نام بت کا ہے اور لفظ صباحاہ ساتھ جزم ہ کے ایک کلمہ ہے واسطے ڈرانے کے ایک امر
دہشتناک سے کہتے ہیں اور اصل اسکی یہ ہے کہ اکثر غارت وقت صبح کے واقع ہوتی ہے بس فریاد کرتے ہیں صبح کو تا اس سے آگاہ ہوں اور سننے والے ہیں کہ اے قوم
بچو غارت کرنے سے ساتھ چلے جانے کے پہلے آنے دشمن کے بس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا بچو اللہ کے عذاب سے ساتھ ایمان لانے کے پہلے اُترنے عذاب کے
ش ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ
النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ
مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے یعنے یہ حدیث ساتھ اور الفاظ کے بھی آئی ہے ابوہریرہ سے کہ جب یہ آیت اتری کہ ڈرا اپنے کنبے کو کہ بہت نزدیک ہیں
بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بس جمع ہوے بس تعمیم کی آنحضرت نے پکارنے میں اور تخصیص کی یعنے پکارا انکو ساتھ نام جد بعید اُنکے کے کہ سب کو

عام و شامل ہو اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے پھر بیان کی راوی نے کیفیت عموم خصوص کی کہ یہی فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کی خلاص
کرو اپنی جانوں کو آگ سے یعنے ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اُسکے آگ دوزخ سے نجات پاؤ اے اولاد مرہ بن کعب کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ
کی سے اے اولاد عبد شمس کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ سے اے اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد عبد المطلب کی
خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اور اے فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سے اسلیے کہ میں مالک نہیں ہوں تمہارے عذاب خدا سے کسی چیز کا سوا اسکے کہ
واسطے تمہارے مجھ پر حق رحم اور قرابت کا ہے کہ تر کرتا ہوں میں اسکو ساتھ تری اسکی کے اور ساتھ پانی صلہ اور احسان کے سمجھاتا ہوں میں حرارت اور سوختگی احتیاج
اُنکی کو نقل کی یہ مسلم نے ف لوی ساتھ پیش لام کے اور زبر ہمزہ کے اور کبھی بدل کیا جاتا ہے ہمزہ واو سے اور ساتھ تی مشددہ کے نام ہے انکے جد اعلی کا ہے اور وہ بیٹا
غالب بن فہر کا ہے اور مرہ ساتھ پیش میم کے اور تشدید رے کے باپ ہے قبیلہ کا قریش میں سے اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے ہے اور باپ اُنکا ہے اور باپ ہاشم کا
اور روایت میں ذکر اسکا نیچے واقع ہوا اور تحقیق بنی ہاشم الخ اس میں چچا آنحضرت کے اور بیٹے چچا کے سب داخل ہوئے اور ڈرانا اس حد کو پہونچایا کہ اولاد شریف
کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدۃ النساء عالم کی ہیں اور آگ دوزخ کی اُنپر حرام ہوئی اُنکو بھی داخل اُس ڈرانے کے کیا اور میں نہیں مالک ہوں
الخ یعنے میں نہیں قادر اسپر کہ دفع کروں تمسے اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی اگر ارادہ کرے اللہ عذاب دینا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس
آیت سے قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور ساتھ تری اسکی
کے یعنے ساتھ صلہ اُسکے اور ساتھ احسان کرنے کے اُنسے اور حاصل اُسکا یہ کہ میں قرابتیوں سے احسان کرتا ہوں اور ظلم و ضرر اُنسے دفع کرتا ہوں اور نہایہ میں
لکھا ہے کہ بلال جمع بلل کی ہے یعنے تری کے اور عرب اطلاق کرتے ہیں تری کو سلوک اور احسان کرنے پر جیسے کہ اطلاق کرتے ہیں یبس کو قطع کرنے پر اسلیے کہ جب اُنھوں
نے دیکھا کہ بعضی چیزیں پیوستہ ہوتی ہیں ساتھ تری کے اور حاصل ہوتا ہے اُنمیں تفرق ساتھ یبس کے استعارہ کیا انھوں نے بلل کو واسطے معنے وصل کے اور یبس
کو واسطے معنے قطع کرنے کے اور اس حدیث میں نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہے اُسمیں والا فضیلت ان مذکورین میں سے اور داخل ہونا اُنکا بہشت میں اور شفاعت
آن سرور کی گنہگاران امت کے لیے چہ جائے اقربا حضرت کے لیے حدیثوں صحیحہ سے ثابت ہے اور باوجود اسکے خوف اُنکی بے پروائی کا باقی ہے اور یہ مقام مقتضی
تھا اس حال کا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حدیثیں فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکے وارد ہوئی ہوں غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانے کا پس بجا لائے اُسکو تمام حاوی الخ متفق علیہ

قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

اور یہ حدیث متفق علیہ کے بخاری اور مسلم
نے اسکو روایت کیا ہے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے اے گروہ قریش کے خرید و اپنی جانوں کو یعنے خلاص کرو انکو آگ سے ساتھ ایمان کے اور ترک کرنے کفران
نعمت کے اور ساتھ طاعت اور فرمانبرداری کے نہیں دفع کر سکتا میں تمسے عذاب اللہ سے کچھ اے اولاد عبد مناف کے نہیں دور کر سکتا میں تمسے اللہ کے عذاب
سے کچھ اے عباس بیٹے عبد المطلب کے نہیں دور کر سکتا میں تجھسے عذاب اللہ سے کچھ اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی نہیں دور کر سکتا میں تجھسے اللہ کا عذاب کچھ اور
اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھسے جو چاہے میرے مال سے نہیں دور کر سکتا میں تجھسے اللہ کا عذاب کچھ ف امیں بعضے کلام کرتے ہیں کہ حضرت کے پاس مال کہاں
تھا خصوصا مکہ میں کہ فرمایا مانگ میرے مال میں سے یہ بات کچھ نہیں رد کرتی ہے اسکو یہ آیت ووجدک عائلا فاغنی یعنے اور پایا تجکو محتاج پس غنی کر دیا تجکو یعنے ساتھ
مال خدیجہ کے بسبب قول مفسرین کے اور وارد اسکے اطلاق مال کا تھوڑے اور بہت دونوں پر ہوتا ہے پس کہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل
مال نہ تھا اور باوجود اسکے یہ عبارت وجود مال بالفعل پر تقاضا نہیں کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ مال میری ملک میں ہوگا طلب کرنا لیکن نجات آخرت میری ملک
میں نہیں

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ

عذابہا فی الدنیا الفتن والزلازل والقتل رواہ ابوداؤد ۔ روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت یعنی اجابت
جانب فی الذہن مرحوم ہے یعنے ابر رحمت حق زیادہ ہے بہ نسبت اور امتون کے بسبب ہونے نبی انکے کے رحمۃ للعالمین نہین اوسپر عذاب آخرت مین عذاب اسکا دنیا
مین فتنے اور زلزلے اور قتل ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے ناحق اور نہین اوسپر عذاب یعنے شدید بلکہ عذاب اسکا یہ ہے کہ سزا انکے اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور
اور امراض کے اور طرح بطرح کی بلاؤن کے ہوتی ہے جیسے کہ مراد ہے بیچ قول اللہ تعالے کے من یعمل سوء یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہے ذکر اسکا واللہ اعلم اور موید ہے
اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتے کبیرہ اور ممکن یہ ہے کہ ہو اشارہ طرف ایک
جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نے کہ یہ حدیث مشکل ہے اسلیے کہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ کوئی عذاب نہین دیا جاویگا حضرت کی امت
مین سے خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچھ یا اللہ کچھ نہین شئی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے کہ مراد امت سے یہان وہ ہے کہ پیروی کرے حضرت کی جیسے اور فرمان برداری کرے
اللہ تعالی کی اور باز رہے اس چیز سے کہ منع کیا ہے اس سے نوع زلزلے اور حادثہ زمانے کے کہ انکو پہونچتے ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات
انکے کے ہوتے ہین اور کشت وخون کہ انکے درمیان مین واقع ہوتا ہے اگر کافر اور مبتدعون کے ہاتھ سے ہے تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہے اور اگر مسلمانون مین ہے
توبس اگر بسبب اشتباہ وتاویل کے ہے تو دونون جانبین سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہے تو وہ جانب مظلوم کے ماجور ہوگی اور بعضے جاہلون نے کہا ہے
کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ مغفورہ کی سے ہے تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سے انکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگے اور وہان عذاب دیکھینگے وعن
ابی عبیدۃ ومعاذ بن جبل عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان ہذا الامر بدأ نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم ملکا عضوضا ثم کائن جبریۃ وعتوا
وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور ویرزقون علی ذلک وینصرون حتی یلقوا اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۔ اور ابی عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ
مین سے ہین اور معاذ بن جبل کہ بڑے صحابہ مین سے ہین روایت کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت اور
رحمت کے یعنے اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور ہدایت کے تھا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزندہ پھیر
ہونے والا ہے یہ کار تکبر اور قہر اور جبر سے کہ زنا اور فساد برپا ہے زمین مین حلال جانینگے یہ ریشمی کپڑون کو اور استعمال کرینگے انکو مانند حلال کے اور حلال جانینگے
عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنے اقسام شرابون کو روزی دیے جاوینگے باوجود ان کامون کے اور مدد دیے جاوینگے یعنے کفار پر اور اپنے مخالفون
اور ہلاک نہین کیے جاوینگے اگرچہ مستحق انکے ہونگے بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کے اس امت کے لیے اور شاید کہ اللہ تعالے کو اسمین کچھ حکمت ہو شامل انتظام
خلائق کے اور رونق بخشے احکام دین کے اگرچہ خود فاسق ہون یہان تک کہ ملاقات کرینگے اللہ تعالے سے روز جزا کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان
مین ف لفظ بدأ ساتھ الف کے ہے یعنے ظاہر ہوا کے اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کے ہے یعنے شروع ہوا اول امر دین کا آخر زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت
کا اور خلافت الخ یعنے یہ ہوا زمانہ خلفائے راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت کے کار دین ودیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اسمین
ساڑھے انتیس برس خلفائے راشدین رہے اور چھ مہینے باقی مین حضرت امام حسن بن علی ہین ہونے سبب معاویہ کے لیے خلافت مین اور لفظ عض کے معنے دانتون سے کاٹنا
اور عضوض ساتھ زبر عین کے صیغہ مبالغہ کا ہے اور ایک روایت مین بجاے ملکا کے ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کے جمع عض کی ساتھ زیر عین کے یعنی خبیث بخیل
کے یعنے ہونگے ایسے بادشاہ کہ ظلم کرینگے لوگون پر اور ایذا دینگے انکو ناحق اور یہ معنی ہے غالب پر یعنے اکثر ایسے ہونگے اسلیے کہ اوپر حکم نہین النادر کالمعدوم پس نہو
اشکال لازم آویگا اسپر کہ تھے عمر بن عبد العزیز عادل یہان تک کہ کہا جاتا تھا انکو عمر ثانی اور قضایا انکے مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنے لڑائیان اور لوٹ مار
وغیر ذلک بری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسے کہ دیکھی جاتی ہے ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالمون کے ہاتھ مین بطریق تسلط اور غلبہ کے
بغیر رعایت شروط امامت کے پھر ظلم وتعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا انپر ساتھ طرح طرح کی بلاؤن کے اور دینے مناصب نالائقون کو اور التفات کی

طرف علماے عاملین اور اولیاے صالحین کے پھر اکثر ہمارے زمانے کے سلاطین نے ترک کیا ہے جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوئے طرف قتال مسلمانوں کے واسطے لینے شہروں کے اور دفع کرنے فساد کے چنانچہ اسلیے کہا ہے ہمارے بعضے علماء نے کہ جو کوئی کہے ہمارے زمانے کے سلطان کو عادل پس وہ کافر ہو غرض کہ فساد دن بدن بڑھتا ہی گیا حتی کہ بعضے اُزبکوں نے قتل عام کیا باوجودیکہ شہروں میں اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکے اور عورتیں اور ضعیف اور بیمار اور اندھے بھی تھے کہ جو مستحق قتل نہ تھے حالانکہ شہر والے ملت حنفیہ سے تھے کہ جو جملہ اہل سنت وجماعت ہیں اور مدعی سلطنت قائل اسکا تھا کہ ہم تعظیم علم وشرع کی کرتے ہیں اور تصریح کی ہے ہمارے علماء نے کہ اگر فتح کریں ایک قلعہ کفار کا اور ہمارے جاسوس ان میں ہزاروں اہل حرب لیکن ان میں ایک ذمی مجہول الحال ہو تو نہیں درست قتل عام اس مقام میں لاحول ولا قوة الا باللہ وہم یشاء رحم لکن واعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما یاد رکھو اسکو ظاہر ہوا ہے فساد دہر ومیں حتی کہ حرمین شریفین میں بھی اس طرح کا کہ نہیں ممکن ذکر کرنا اسکا اللہ کا رساز ہے اپنے دین کا اور مددگار ہے اپنے نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت ہے شرّ تام بہ نسبت سابق کے مروی ع (وعن عائشة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یکفأ قال زید یعنی الراوی یعنی الاسلام کما یکفأ الاناء یعنی الخمر قیل فکیف یا رسول اللہ وقد بین اللہ فیہا ما بین قال یسمونہا بغیر اسمہا فیستحلونہا رواہ الدارمی) اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اول اس چیز کا کہ الٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نے یعنی اسلام میں جیسا کہ الٹا جاتا ہے برتن یعنے شراب ہوگی کہا گیا پس کس طرح الٹا جاویگی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اسکے وہ چیز کہ بیان کی یعنے حرمت اسکی ساتھ تشدد اللہ اللہ وجوہ کے بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نے کہ حیلہ وتاویل کرینگے لوگ بیچ پینے میں اس طرح کہ نام رکھینگے اسکا اور نام سوا شراب کے پس حلال جانینگے اسکو نقل کی یہ دارمی نے بیچ لفظ یکفأ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے ہمزہ کہ اسکے معنے اوندھا نے اور جھکانے برتن کے تاکہ بہے وہ چیز کہ اس میں ہو قسم پانی وغیرہ سے آور یعنے اسلام یہ زید راوی نے بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سے ساقط ہوگیا ہے اور آنحضرت بیان کرتے تھے خمر کا پس فرمایا بیچ انتہا حدیث یعنی کے اول یکفأ پس بیان کی راوی نے خبر محذوف ساتھ قول اپنے کے یعنے خمر پس یہی لفظ راوی کا ہے کہ بیان کرتا ہے مراد کو کہ اول ما یکفأ فی الاسلام کیا ہے خمر ہے حاصل یہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیا جاویگا محرمات سے اور ساقط کیا جاویگا احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگوں کے اخیر زمانہ میں حکم خمر کا ہے کہ ہو جائینگے اسکو اور تاویلیں کرینگے بیچ حلال کرنے اسکے جیسے کہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکھینگے الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند انکے کہ وہ خمر میں شراب ہوگی اور اس بہانے سے پیا کرینگے یا نام رکھینگے اسکو شہد اور چاول وغیرہ سے اور کہینگے کہ خمر تو انگور کے پانی کا ہے کہ مستی لاتا ہے اور یہ انگور کی نہیں ہے پس خمر نہیں اور نہ جانینگے کہ جو چیز نشا کرنے والی ہے حرام ہے اور حکم خمر کا رکھتی ہے اور حلال جانینگے حقیقت میں کافر ہونگے یا وہ ظاہر کرینگے کہ ہم پیتے ہیں چیز حلال ہیں تو گنہگار فاسق ہونگے مروی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری (عن النعمان بن بشیر عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوة فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون خلافة علی منہاج النبوة ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون ملکا عاضا فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون ملکا جبریة فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون خلافة علی منہاج النبوة ثم سکت قال حبیب فلما قام عمر بن عبد العزیز کتبت الیہ بہذا الحدیث اذکرہ ایاہ وقلت ارجو ان تکون امیر المؤمنین بعد الملک العاض والجبریة فسر بہ واعجبہ یعنی عمر بن عبد العزیز رواہ احمد والبیہقی فی دلائل النبوة) روایت ہے نعمان بن بشیر سے اُنہوں نے نقل کی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اسکا درمیان تمہارے جب تک کہ چاہے اللہ تعالی ہونا اسکا پھر اُٹھا لیگا نبوت کو اللہ تعالی بیچ ساتھ اُٹھا لینے نبی کے پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے جب تک کہ چاہیگا اللہ جلشانہ ہونا اسکا پھر اٹھا لیگا اسکو بھی اللہ تعالی پھر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ یعنے کاٹنے والا بعض اہل اسکا بعض کو مانند کاٹنے کتے کے پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ ہو پھر اٹھا لیگا اسکو بھی اللہ تعالی عالم سے پھر ہوگی حکومت بادشاہت تکبر اور ظلم کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہیگا

اللہ تعالی کہ ہو پھر اٹھا لیگا اسکو اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے متش کمال عدالت کے ساتھ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسے اور مہدی علیہما السلام کا ہے پھر چپ رہے آنحضرتؐ کہا حبیب بن سالم نے کہ اس حدیث کے راویون مین سے ہے اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اُسکا ہے روایت کرتا ہے اُس سے قتادہ وغیرہ پس جبکہ اُٹھے عمر بن عبد العزیز یعنے خلیفہ ہوئے لکھی مین نے یہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تھا مین اُنکو یہ حدیث اور کہا مین نے امید رکھتا ہون مین یہ کہ تم امیر المومنین یعنے خلیفہ وعدہ کیے گئے پیچھے پادشاہت گزندہ اور ظلم اور قہر اور سرکشی کے پس خوش کیے گئے عمرؓ اس بات سے اور خوش آئی اُنکو مراد رکھتا ہے کہنے والا ساتھ دونون ضمیرون کے عمر بن عبد العزیز نقل کی یہ احمد نے یعنے اپنے مسند مین اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین کتاب الفتن کیا ہے بیچ بیان فتنون کے فتن جمع فتنہ کی ہے شامل محن کے کہ جمع محنت کی ہے یعنی آزمایش اور خوش رکھنے ایک چیز کے اور فریفتہ ہونے کے ساتھ اُسکے اور یعنے گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنے سونے اور چاندی اور مجنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رائے مین بھی آتا ہے اور جاننا چاہیے کہ مولف نے یہان سے آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اُسکے ابواب ترتیب دیے اور وجہ اُسکی ظاہر نہین ہے خصوصا باب فضائل ومناقب کہ اُنکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ وجیہ نہین رکھتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتھ اعتقاد اُنکے کے اور گرویدہ ہونے کے ساتھ اُنکے تو اس اعتبار سے تمام جو کچھ کہ کتاب مین مذکور ہے اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم

﴿الفصل الاول﴾ فصل پہلی

(عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ہؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ متفق علیہ) روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونا یعنے خطبہ پڑھا اور وعظ کہا اور خبر دی اُن فتنون کی کہ ظاہر ہونگے نہین چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اُسکو یاد رکھا اُسکو اُس شخص نے کہ یاد رکھا اُسکو اور بھول گیا اُسکو جو شخص کہ بھول گیا یعنے بعضون نے یاد رکھا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نے کہ تحقیق جانا ہے اُس قضیہ کو میرے اُن یارون نے یعنے جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضے نہین جانتے ہین اُسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہے اُنکو کچھ نسیان کہ جو خاص انسان سے ہے اور مین بھی انھین مین سے ہون کہ جو کچھ بھول گئے ہین جیسے کہ بیان کیا اپنے حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہے اُن چیزون مین سے کہ خبر دی تھی آنحضرت نے وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہون مین اُسکو پس دیکھتا ہون مین اُس چیز کو پس یاد دلاتا ہون مین اُسکو جیسے کہ یاد دلاتا ہے شخص چہرہ شخص کا یعنے بطریق اجمال وابہام کے جبکہ غائب ہوتا ہے اُس سے اور فراموش کرتا ہے اُسکو ساتھ تفصیل وتشخیص کے پھر جبکہ دیکھتا ہے اُسکو پہچان لیتا ہے اُسکو شخص یعنے ایسی ہی ہے وہ باتین مفصل بھولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہے کوئی بات اُن مین سے تو پہچان لیتا ہون کہ یہ وہی ہے جسکی حضرت نے خبر دی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

(وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا فای قلب اشربہا نکتت فیہ نکتۃ سوداء وای قلب انکرہا نکتت فیہ نکتۃ بیضاء حتی تصیر علی قلبین ابیض مثل الصفا فلا تضرہ فتنۃ ما دامت السموات والارض والآخر اسود مربادا کالکوز مجخیا لا یعرف معروفا ولا ینکر منکرا الا ما اشرب من ہواہ رواہ مسلم) اور روایت ہے اُنہی حذیفہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پیش کیے جاوینگے اور رکھے جاوینگے فتنے دلون پر مانند بوریا کے تنکے تنکے یعنی دل کہ ملایا گیا ساتھ اُن فتنون کے نشان کیا جاویگا بیچ اُسکے نکتہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا اُن فتنون کا نشان کیا جاویگا اُس مین نکتہ سفید یہانتک کہ ہوجاوینگے انسان باعتبار پیش آنے فتنون کے اور تاثیر اور عدم تاثیر اُنکی کے اُنکے دلون مین یا ہونگے دل باعتبار اُنکے دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کے کہ اُس مین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنے ایسے ہی دل ہونگے کہ تاثیر نہین کریگا اُس مین فتنہ اصلا اور تشبیہ نہ تنہا سفیدی مین ہے بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہے اور ضرر نہین کریگا اس طرح کے دل مین کوئی فتنہ جب تک کہ باقی ہے آسمان وزمین یعنے ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند باسن اُلٹے کے کہ جو کچھ اُس مین ہو گر پڑے یعنے اسی طرح وہ دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانے گا یہ دل کار نیک وشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر اُس چیز کو کہ پلایا گیا ہے اور خلط کیا گیا ہے دل اُسکا

گرفتار اسکی محبت کا ہو تسم ہوائے نفسانی سے یعنے خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکے کہ وہ اچھی ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے ف فتنے معنے بلائین اور محنتین اور بعضون نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ و لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کے اور پیش ورتر ہی اور روئی مون سے اور معنے اسکے یہ ہین کہ در آویختے ہونگے فتنے دلون مین ایک بعد دوسرے کے جیسے کہ در آتے ہین تنکے بیچ بوریے کے ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنے فتنون کی ہی دلون پر ساتھ پیش آنے بوریے کے تنکون کے اسکے بننے والے پر ایک بعد دوسرے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد چبھنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دل مین مانند چبھنے اور تاثیر کرنے اسکے کے بیچ بدن سونے والے کے اسپر اور دوسرے ساتھ زبر عین کے اور دال معجمہ کے اور معنے اسکے پناہ چاہتی ہی خدا تعالی سے فتنے کی شر سے جیسے کہ اثنائے کلام مین بعد ذکر کرنے کفر و معصیت کے کہتے ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ اور تیسرے زبر سے عین کے ساتھ دال مہملہ کے اور مراد عود اور تکرار پیش آنے فتنہ کی ہی دل پر بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونون کے آئی ہی اور دوسری اور تیسری ساتھ نصب ہی کے ہی فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنے ملگئی محبت فتنہ کی دل مین اور فتنہ راسخ ہوگیا اسمین اور آگیا رنگ اسکا دل مین جیسے کہ در آتا ہی رنگ کپڑے مین اور اشراب ویسا رنگ کا کپڑے مین گویا کہ پیا ہی وہ اسکو اور قول حق سبحانہ کا واشربوا فی قلوبہم العجل بھی اسی قبیلہ سے اور نکتہ آتا ہی معنے نشان کے کہ چھوٹے لکڑی وغیرہ کے سے زمین مین ہوجاتا ہی اور معنے نقطہ کے بھی آتا ہی اور یہ معنے نقطہ کے اس چیز مین کہ مخالف رنگ اسکے کے ہو بھی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ بصیر کو ساتھ تے اور ت کے پڑھا ہی بر تقدیر تے کی ضمیر پھرتی ہی انسان کی طرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سے اور بر تقدیر ث کی پھرتی ہی قلوب کی طرف کہ مذکور ہی صریح اور لفظ مربادا ساتھ زبر میم اور جزم رے اور تشدید دال کے سیاہ اور خاکستر رنگ زرد ساتھ پیش رے کے خاکستر گرنی اور مراد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مربادا ساتھ ہمزہ مکسورہ کے بعد بے کے بھی آیا ہی ف ع ت

(وعنہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین رأیت احدہما وانا انتظر الاخر حدثنا ان الامانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال ثم علموا من القران ثم علموا من السنۃ وحدثنا عن رفعہا قال ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرہا مثل اثر الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض فیبقی اثرہا مثل اثر المجل کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیئ ویصبح الناس یتبایعون ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ فیقال ان فی بنی فلان رجلا امینا ویقال للرجل ما اعقلہ وما اظرفہ وما اجلدہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان متفق علیہ) اور روایت ہی اسی حذیفہ سے کہ کہا بیان کین ہمسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین یعنے بیچ امر امانت کے اور حادثے کے بیچ زمانہ فتنہ کے دیکھی مین نے ایک ان مین سے یعنے وہ اترنا امانت کا ہی کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصدوق اسکا بھی واقع ہو ف ح یعنے وہ اٹھ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے یا تو معنی مشہور اسکے ہین کہ خیانت نہ کرنا ہی لوگون کے حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیۃ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سب کی ایمان ہی جیسے کہ اشارت کی آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اس جملہ مین ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ وہ بھی مبنی ہی اسپر فرماتے ہین کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنون کے دلون کے اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی ترجمہ حدیث کی ہمکو تحقیق امانت یعنے ایمان اترا لوگون کے دلون کی جڑ مین ف ش یعنے اول جو ایمان اترا لوگون کے دلون کو اترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنے کا کتاب اور سنت پر جیسے کہ فرمایا ترجمہ پھر جانا یعنے ساتھ نور ایمان کے قرآن سے ف ع یعنے احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالنے لگے کتاب اللہ سے ترجمہ پھر جانا سنت سے ف ح کہ بیان فرمائے یعنے پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اسکا حق جل وعلا سے سابق ہی اور پر آنے کتاب کے اور بھیجنے رسولون کے جسکو سابقہ عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہی ہی کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلی رتبہ ایمان و امانت کا ہی کہ باوجود آنے اور ثابت کرنے اسکے کے دلون مین ساتھ کتاب و سنت کے بھی اسکو مؤید اور موکد کیا ہی اور یہ حدیث اول ہی کہ حذیفہ نے اسکو صحابہ رسول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کے دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اٹھ جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانے آنحضرت کے ہوئی جیسے کہ کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسے اٹھنے امانت کی سے ف ع یعنے اٹھ جانے ثمرہ ایمان کے سے اور نقصان

ہو جانے اُسکے سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ کے عصر میں ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنے بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سو ویگا شخص سونا ف یعنے حقیقۃ
یا کنایۃ ہے اس سے کہ غافل ہونگے آیات اور تدبیر کتاب اور اتباع سنت سے اور یہ مقابل اسکے ہے کہ فرمایا پہچانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی
امانت دل اُسکے سے یعنے بعضے انوار اور ثمرات اُسکے کم اور ناقص ہوجاینگے پس ہوجاویگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہے مانند نشان وکت کے ف اثر شی
وہ چیز ہے کہ باقی رہے علامت اور بقیہ اُسکے سے آور وکت ساتھ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر میں ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتے ہیں برخلاف رنگ
اُس چیز کے جیسے کہ نقطہ سیاہ و سفید میں اور بعضوں نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کی سیاہی میں پیدا ہو یعنے بسبب وارد ہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کے نور
امانت کا کم ہوجاویگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال دل اپنے سے تلاش کریگا تو سوائے مقدار نقطہ کے اُس سے نشان باقی نہ دیکھے گا ترجمہ پھر سو ویگا شخص اور سونا
اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا جزو دوسرا امانت سے کہ باقی رہا تھا پس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اُسکا مانند نشان مجل کے ف
مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کے آبلہ پڑنا اور سخت ہونا پوست ہاتھ کا کام کرنے سے کہ جسکو گٹھہ کہتے ہیں بعد ازاں بیان اثر مجل کا کرتے ہیں ساتھ قول اپنے کے ترجمہ
مانند انگارے کے یعنے وہ اثر مجل کا مانند انگارے کے کہ لنڈھاوے تو اُسکو اپنے پاؤں پر اے مخاطب پس آبلہ ہوجاوے پس دیکھے تو اُس جگہ کو کہ آبلہ پڑا پھولی ہوئی
حالانکہ نہیں ہے اس آبلہ میں کہ اونچا دکھائی دیتا ہے کوئی چیز کہ کام آوے ف بلکہ پانی خراب ہے اسی طرح یہ شخص کہ اثر امانت کا اُسکے دل سے نکالا گیا صالح اور کار آمد
دکھائی دیتا ہے اور اُسکے باطن میں صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوے نہیں اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہے کہ دل میں رہتی ہے لیکن اس تقریر پر
وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ ہے اثر وکت سے اور مناسب سوق کے یہ ہے کہ بقاء اثر دوسری بار میں کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہیں کہ جب مجل ایک چیز
خالی بیفائدہ ہے قلیل و حقیر ہوگا وکت سے اور یہ جواب خالی ضعف سے نہیں ف کہا صاحب تحریر نے معنے حدیث کے یہ ہیں کہ امانت جاتی رہیگی دلوں سے بتدریج
پس جب زائل ہوگا اول جز اس سے زائل ہوگا نور اُسکا اور قائم مقام ہوگی اُسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ آجانا رنگ کا ہے مخالف پہلے رنگ کے اور جب زائل ہوگا
کچھ اور اُسمیں سے ہوگا مانند مجل کے اور وہ نشان محکم ہے کہ نہیں زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہے پہلی سے پھر تشبیہ دی اس نور کے جاتے رہنے کو بعد
واقع ہونے اُسکے کے دلوں میں اور اُسکے نکلنے کو بعد استقرار اُسکے کے دل میں اور اُسکے پیچھے تاریکی کے آنے کو ساتھ انگارے کے کہ لنڈھاوے اُسکو اپنے پاؤں پر یہانتک
کہ تاثیر کرے اس میں پھر زائل ہوجاوے انگارا اور باقی رہے آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہمارے علماء میں سے کہ مراد یہ ہے کہ امانت اٹھ جاویگی دلوں سے بسبب برے دل
والوں کے بسبب کرنے گناہوں کے یہانتک کہ جب جاگینگے اپنی نیند سے نہیں پاوینگے دل اپنے کو اس حالت پر کہ تھے اُسپر اور باقی رہیگا اُسمیں نشان کبھی
مانند وکت کے اور کبھی مانند مجل کے اور مجل اگرچہ صعب رہے لیکن مراد اس سے یہاں نفس آبلہ ہے اور یہ اقل ہے مرتبہ پہلے سے اسلیے کہ تشبیہ دی اُسکو ساتھ چیز خالی کے
بخلاف مرتبہ پہلے کے کہ ارادہ کیا ساتھ اُسکے خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اُسکے کے ترجمہ اور صبح کرینگے لوگ اس حالت میں کہ بیع و شرا کرینگے
آپس میں اور نہیں قریب کوئی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نہ کرے لوگوں سے حتی کہ کہا جاویگا یعنے بسبب قلت امانت کے لوگوں میں
کہ تحقیق بیچ فلانے قبیلہ کے یعنے باوجود کثرت لوگوں کے ایک شخص ہے امانت دار یعنے کامل الایمان و امانت دار اور کہا جاویگا یعنے اُس زمانہ میں واسطے شخص کے ف
یعنے دنیاداروں میں سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنے مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن میں اور شجاع و ذی شوکت ہوگا اُسکو کہینگے ترجمہ کیا خوب ہے
کاروبار دنیا میں اور معیشت میں اور کیا خوب دانا اور خوش رو اور زبان آور و خوشگو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے اور حالانکہ نہیں ہے اُسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان
ف احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اُسکے کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ تعریف کرینگے اُسکی کثرت عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگے اُس
اور نہیں تعریف کرینگے کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہے باقی سب برباد و نابود اگرچہ دنیادار اُسکو خوب جانیں
اور بسبب اُسکے تعریف کریں اور معتبر تعریف سایہ تقوی اور قوت ایمانی کی ہے رزقنا اللہ وعنہ قال کان الناس یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر

وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَّسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَّا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِلْاَمِيْرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ) اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے لوگ یعنے اکثر لوگ کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے ف یعنے طاعت سے تاکہ بجا لاوین اسکو یا وسعت رزق سے تاکہ خوش ہون ساتھ اُسکے اور مدد حاصل کرین ساتھ دنیا کے آخرت پر ترجمہ اور تھا مین پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنے گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہے وسعت رزق پر واسطے خوف اس بات کے کہ پہونچ جاوے مجکو ف یعنے واسطے خوف اسکے کہ لاحق ہو مجکو شر بنفسہ یا سبب اُسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما نے اور بعضے فضلا نے کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کی سے اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کے پھر ثابت کیا مولی کو اور کہا طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عکس اُسکی ہے ترجمہ کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے ف یعنے ان ایام مین کہ غالب تھا ان مین جہل ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور اُس چیز کے کہ تابع ہے انکے یعنے تمام احکام شریعت کے اور لفظ شر عطف تفسیری ہے یا مراد ہے اس سے کفر پس تخصیص بعد تعمیم کے ہے ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اللہ اُس خیر کو ف یعنی کہ وہ اسلام ہے ببرکت بعثت آپکی کے اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہو کہ دور کی اللہ نے شر جیسے ساتھ نابود کرنے قواعد کفر و ضلال کے ترجمہ پس کیا پیچھے اُس خیر کے کچھ شر ہونے والی ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہوگی بعد اس خیر کے شر کہا مین نے اور کیا پیچھے اُس شر کے خیر ہوگی کہ پھر امر دین کا رواج پاوے فرمایا ہان بعد اُس شر کے خیر ہوگی اور اُس خیر مین کہ بعد شر کے آویگی کدورت ہوگی ف دخن ساتھ زبر خ اور دال کے بمعنے دخان کے یعنے خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کے اور دل لوگون کے اُس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اوائل مین تھے نہین ہونگے اور اعتقاد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عدل بادشاہون کے کہ قرن اول مین تھے نہین ہونگے اور بدرائیان اور بدعتین پیدا ہونگی اور بد ساتھ نیکون کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے ت کہا مین نے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اُس خیر کی فرمایا کدورت کہ کہی مین نے کنایہ ہے ایسی قوم کے پیدا ہونے سے کہ راہ و روش اختیار کرینگے غیر راہ و روش میری کے اور راہ بتاوینگے لوگون کو غیر راہ میری کے اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کے پہچانیگا تو اُنسے کاروبار دین کے اور نہین پہچانیگا تو یعنے فتح یعنے منکر و معروف اور مشروع و نامشروع دونون اُنمین جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کے کہ مراد قول حضرت کے سے نعم وفیہ دخن ویستنون بغیر سنتی سے یہی ہے اور کہا بعضون نے کہ مراد شر اول سے وہ فتنے ہین کہ واقع ہوے وقت عثمان کے اور بعد انکے اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہو بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کے اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم و تنکر سے امرا ہین کہ پیدا ہوے بعد انکے پس تھے بعضے انکے تمسک کرتے ساتھ سنت کے اور عدل کرتے اور بعضے وہ تھے کہ بلاتے تھے طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تھے یا بعضے انمین سے وہ تھے کہ عمل کرتے تھے اچھے کبھی اور عمل کرتے تھے برے کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کے امور دنیا سے منہ کو وہ ارادہ کرتے تھے آخرت کا اور رعایت کرتے تھے دار آخرت کی جیسے کہ حال بعضے امرا ے زمانہ ہمارے کا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمان کا اور ما بعد انکے کا ہے اور مراد خیر ثانی سے وہ ہے کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسن کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ مین بعضے امرا سے مانند زیاد کے عراق مین ہوا ت کہا مین نے اور آیا ہے بعد اس خیر کے شر اور فرمایا ہان بلانے والے ہونگے لوگون کو اوپر دروازون دوزخ کے کھڑے ف یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگون کو طرف گمراہی کے اور روکینگے انکو ہدایت سے ساتھ طرح بطرح کے فریبون کے گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالونکے بلانے کو

اور قبول کرنے بلانے والوں کو سبب واسطے داخل کرنے انکے کے انکو بیچ دوزخ میں اور داخل ہونے انکے کے اسمین اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ
کے دروازوں جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کرے بات بلانیوالوں کی انکی طرف، یعنی کے یعنے طرف آگ کے پہونچانیوالی ہے طرف جہنم کے ڈالینگے
وہ اسکو اسمین ف ع اور ہونگے وہ سبب پڑنے انکے کے جہنم میں کہا بعضوں نے مراد بلانیوالوں سے وہ لوگ ہیں کہ قائم ہونگے واسطے طلب کرنے ملک کے
قسم خوارج اور روافض وغیرہ کے کہ جن میں نہیں پائے جاوینگے شروط امارت، امامت کی اور روایت کے اور ہونگے بلانیوالے اوپر دروازوں دوزخ کے باعتبار
مآل کار کے مانند قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا انتہی کہا میں نے بیان کیجیے احوال انکا ہمسے یعنی کیا وہ ہم میں سے ہونگے
یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے یا ابنائے جنس ہمارے سے یا اہل ملت ہماری سے … ساتھ زبانوں ہماری کے ف یعنے عربی میں یا کلام کرینگے
ساتھ قرآن وحدیث کے اور نصیحتوں اور حکمتوں کے حالانکہ نہیں ہوگی انکے دل میں … کہا میں نے پس کیا فرماتے ہو مجکو تئیں کیا کروں میں اگر پاوے مجکو وہ وقت
فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب وسنت کے حکم پر ہیں اور امام انکے کو یعنے اہل سنت کے طریق پر … اور رعایت ومتابعت امام کی کرنا کہا میں نے پس اگر
نہو مسلمانوں کے لیے جماعت یعنے متفقہ اور نہ امام یعنے تو اس صورت میں کیا کروں فرمایا پس کنارہ ہو تو ان سب فرقوں سے اگرچہ ہو یہ سو ہونا ساتھ لازم پکڑنے جڑ درخت
کے اور پناہ ڈھونڈھنے کے ساتھ اسکے جنگل میں اور یہ کنایہ ہے اٹھانے شدائد اور مشقتوں کے اور کھانے گھاس اور لکڑی سے اور قناعت کرنے کے ساتھ اس گھاس کے جنگل
میں یہانتک کہ پاوے اور پہونچے تجکو موت حالانکہ ہووے تو اوپر حالت کیسی ہی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے ہونگے بعد میرے امام یعنے بادشاہ کہ نہیں چلینگے میری راہ … ورش وطریقہ میرا یعنے من جہۃ العمل یا … یعنی کہ نہیں
عمل کرینگے کتاب وسنت پر اور اٹھینگے اس زمانہ میں کتنے اشخاص کہ دل انکے دل شیطانوں سے … ظلمت میں اور قساوت میں اور وسوسہ میں اور فریب
دینے میں اور عقلوں کاسدہ اور خواہشوں فاسدہ میں بیچ بدن آدمی کے یعنے صورت ظاہر انکی صورت آدمی کی سی ہوگی … باطن انکی سیرت شیطان کی سی کہا
حذیفہ نے کہا میں نے کیا کار کروں میں یا رسول اللہ اگر پاؤں میں اسوقت کو فرمایا سنتا تو یعنے جو کچھ کہے امیر اور فرمانبرداری کرتا امیر کی یعنے اس چیز میں کہ نہیں گناہ
اسمین اگرچہ ماری جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف یعنے ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیرے کے یا مارے امیر پیٹھ تیری اور لیوے مال تیرا ضرب واخذ
ساتھ صیغہ مجہول ومعلوم کے ہے یعنے خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر دین وملت کے صبر کرنا اور ارتکاب ناشدنی کا نکرنا اور اگر صبر کریں تو وہی بات ہے لیکن بات
جی اختیار کرنا اولی کا باقی ہے پس سنتا اور اطاعت کرنا ف یہ تاکید ہے … خروج … اور فتنہ برپا کرنے سے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا رواہ مسلم اور روایت ہے
ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے ان فتنوں پر کہ مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہونگے ف کہ معلوم نہیں
کر سکینگے سبب انکا اور … نہ ہوگی خلاصی انسے یعنے پہلے اس سے کہ آئیں فتنے پیش آوین کام نیک کرو کہ انکے … نہ ہونگے اور بیچ محنت اور بلا کے وہی کے
گرفتار رہونگے اور حال لوگوں کا … ایسا ہوگا … صبح کریگا شخص مومن ف یعنے … ہوگا ساتھ اصل ایمان کے یا کمال ایمان کے ت اور شام کریگا کافر ف ع
یعنے حقیقتہ یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافروں کے یا عمل کرنیوالا ہوگا کافروں کا ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف اور کہا بعضوں نے کہ معنے یہ ہین
کہ صبح کریگا اس حال میں کہ حرام جانتا ہوگا اس چیز کو کہ حرام کیا ہے اسکو اللہ نے اور شام کریگا اس حال میں کہ حلال جانتا ہوگا اسکو اور بالعکس اور حاصل یہ کہ مذہب ہوگا امر
دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ … ہمین کئی وجوہ ہیں ایک تو یہ کہ ہوگی درمیان دو جماعت مسلمانوں کے قتال واسطے تیرے عصبیت اور غضب کے پس حلال
جانینگے خون ومال کو اور دوسری یہ کہ حاکم مسلمانوں کے ظالم ہونگے پس خونریزی کرینگے مسلمانوں کی اور لیوینگے اموال انکے ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے پس اعتقاد
کرینگے بعضے لوگ کہ یہ حق پر ہیں اور فتنے میں ڈالینگے انکو بعضے علماء بد اوپر جائز ہونے ان چیزوں کے کہ کرینگے قسم خونریزی اور لینے اموال اور حرام چیزوں کے اور تیسری ع

جو کچھ کہ جاری ہو درمیان لوگون کے مخالف شرع کی چیزین معاملات اور بیع و شرا وغیرہ مین پس حلال جانینگے انکو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہو کہ یہ ہوگا بسبب
امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندون کے کہ اختلاط کریگا انکے ساتھ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور روا ہونگا انمین تا حاجت روائی کرے پس تابع ہوگا انکا اور ظاہر ہوگا
ساتھ موافقت انکی کے ان امرمین کہ دین اسلام سے نہین ہین اور جائز ہو کہ یہ سننے ہون کہ صبح کریگا ساتھ ایمان کے بسبب حرام کرنے خون اور مال بھائی مسلمان کے اور شام
کریگا کافر بسبب حلال کرنے انکے کے اس معنی پر مراد فتنون سے جنگ اور قتال ہوا اور یہ معنے اول مناسب بہ این ساتھ قول حضرت کے کہ بیچیگا دین اپنا بدلے متاع
قلیل دنیا کے نقل کی یہ مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتن القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی
من تشرف لہا تستشرفہ فمن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال تکون فتنۃ النائم فیہا خیر من الیقظان والیقظان فیہا خیر من القائم والقائم
فیہا خیر من الساعی فمن وجد ملجأ او معاذا فلیستعذ بہ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہو کہ پیدا ہونگے فتنے یعنے بہت سے یا
بڑے یا ذلیل سے بیٹھنے والا ان فتنون مین بہتر ہوگا کھڑے سے ف یعنے دیکھنا اور دیکھنا ... اس چیز کو کہ نہین دیکھتا تھا اسکو بیٹھا پس ہوگا قریب تر کھڑا عذاب اس
فتنے کے سے بسبب دیکھنے اسکے کے اس چیز کو کہ نہین دیکھے گا اسکو بیٹھا اور ممکن ہو یہ کہ ہو مراد بیٹھنے والے سے ثابت اپنے مکان مین غیر متحرک فتنے کا کہ واقع ہوا اس زمانے
مین اور مراد کھڑے سے وہ کہ ہو اسمین ایک طرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی مین ترجمہ اور کھڑا یعنے اپنے مکان پر اس حالت مین بہتر ہو چلنے والے یعنے
جانے والے سے طرف اس فتنے کے اور جانیوالا طرف اس فتنہ کے بہتر ہو دوڑنے والے اور جلدی چلنے والے سے طرف اسکے پیادہ یا سوار جو شخص کہ جھانکیگا
طرف اسکے کھینچ لیگا وہ فتنہ اسکو طرف اپنے ف یعنے جھانکنا اور قریب ہونا طرف اسکے موجب پڑنیکا ہوگا اسمین پس خلاصی اور نجات اسکی شرط نہین ہو مگر بیچ دوری
کے اس سے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہ خلاصی اور بھاگنے کی یا جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنون سے بسبب جانے کے طرف اسکے اور
بسبب پناہ پکڑنے کے ساتھ اسکے پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے ف یعنے جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والے کے یا ساتھ اس چیز کے کہ مذکور ہوئے کہ وہ ملجا
اور معاذ ہو یعنے پس چاہیے کہ جاوے طرف ان دونون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہو کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ
سونے والا اس فتنہ مین کہ خبر نہ رکھے اس سے اور نہ سنے خبرین اسکی بہتر ہو جاگنے والے سے ف اور غافل بھی سونے ہی کے حکم مین ہو اگرچہ جاگتا ہو پس مراد جاگنے سے وہ
ہو کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہو یہ کہ ہو بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا ترجمہ اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹھا ہو بہتر ہو کھڑے سے اور کھڑا اسمین بہتر ہو سعی کرنیوالے سے نہین مراد سعی سے یہان
سعی مشی یعنے چلنے کے ہین کہ مفضی ہوتا ہو طرف سعی کے اور صراح مین ہو السعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب و کار کرنا پس یہان معنے اخیر مراد ہونگے ترجمہ پس
جو شخص کہ پاوے جگہ بھاگنے کی یا پناہ کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے (وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون فتن الا ثم تکون فتنۃ
القاعد فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی فیہا الا فاذا وقعت فمن کان لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کان لہ غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ
فقال رجل یا رسول اللہ ارایت من لم یکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللہم ہل بلغت ثلثا فقال
رجل یا رسول اللہ ارایت ان اکرہت حتی ینطلق بی الی احد الصفین فضربنی رجل بسیفہ او یجیء سہم فیقتلنی قال یبوء باثمہ واثمک ویکون من اصحاب النار
رواہ مسلم) اور روایت ہو ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہو کہ نزدیک ہو کہ پیدا ہونگے فتنہ بہت آگاہ ہو پھر پایا جاویگا ان فتنون مین
ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنون سے بیٹھا اسمین بہتر ہوگا چلنے والے سے اسمین اور چلنے والا اسمین بہتر ہوگا دوڑنے والے سے طرف اسکے آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع
ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہون واسطے اسکے اونٹ یعنے جنگل مین پس چاہیے کہ ملے ساتھ اونٹون اپنے کے اور جو شخص کہ ہون واسطے اسکے بکریان پس چاہیے
کہ ملے ساتھ بکریون اپنی کے اور جو شخص کہ ہو واسطے اسکے زمین اور گاؤن دور مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کے یعنے بھاگے فتنہ سے اور تنہائی
اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام مین مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو کہ جس شخص کے لیے نہون اونٹ اور نہ بکریان اور نہ زمین کہ

لاحق ہو ساتھ اُنکے اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے پس فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کے یعنے اگر ہو نوک پاس پس مارے اوپر تیزی تلوار کے ساتھ
پتھر کے ف یعنے توڑ ڈالے ہتیار اپنے تاکہ نجاوے طرف لڑائی کے اسلیے کہ مسلمان جو آپس میں لڑتے ہیں اُنکی لڑائیوں میں شامل نہ ہونا چاہیے ترجمہ پھر چاہیے کہ جلدی بھاگے
تاکہ نہ پہونچے اُسکو فتنہ اگر جلدی کرسکے ف جاننا چاہیے کہ اس حدیث سے اور مانند اُسکے سے دلیل پکڑی ہے اُس شخص نے کہ قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہیں ہے فتنہ
میں کسی حال میں اور کہتا ہے کہ جب دو فریق مسلمانوں میں سے آپس میں لڑیں تو واجب ہے احتراز کرنا اُس سے اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسی کی طرف اُن دو فریق میں سے
نہ ہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہیں اور بعضے اور صحابہ کا بھی یہی ہے اور ابن عمر کہتے ہیں کہ قتال نکرنا چاہیے ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اسکا لازم ہے
اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہیں کہ واجب ہے مدد کرنی ذی حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کے اور اگر ایسا نکریں تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اُنکی
مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا آخر آیت تک کہ ناطق ہے اسپر کہ جب قتال کریں دو جماعت مسلمانوں کی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان انکے
اور اگر بغی کرے ایک اُن دونوں جماعتوں میں سے دوسرے پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا پھرے جانب حق کے اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا
فرمایا ترجمہ اے بار خدایا تحقیق پہونچا دیا میں نے حکم تیرا تیرے بندوں کو تین بار فرمائی یہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر جبر کیا جاؤں میں
یہانتک کہ لیجایا جاوے مجھکو طرف ایک صف کے اُن دو صف قتال سے پس مارے مجھکو ایک شخص اپنی تلوار سے یا آگے مجھکو تیر پس مار ڈالے مجھکو یعنے پس کیا حکم ہے قاتل
و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھریگا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کے اور گناہ تیرے کے ف اس عبارت کے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کے کہ بالفعل
کیا اُسنے مجھکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اُسکو مارتا اور گناہ اسکا بھی ہوتا وہ بھی اُسکے سر پر رکھیں اور اُسکے گناہ کو مضاعف کرینگے بسبب زجر و توبیخ کے اور دوسرے
معنے یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کے کہ پہلے رکھتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانوں کے سے کہ سبب تیرے قتل کا ہوا اور ساتھ گناہ مارنے تیرے کے کہ صادر ہوا اُس سے
اب ترجمہ اور ہوگا دوزخیوں میں سے نقل کی یہ مسلم نے ف اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیوں میں سے اور حضرت نے اُسکو ذکر نہ کیا اسلیے کہ اُس سے یہ بھی
سمجھا جاتا ہے (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینه من الفتن
رواه البخاری) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ جاوے انکے چوٹی
پہاڑ پر اور جگہ گرنے قطرات مینہ پر ف چند بکریاں رکھتا ہو اور پہاڑ اور نالے اور چرنے کی جگہ جنگل میں سے کہ اسمیں مینہ برستا ہے تلاش کرے تا وہاں
اور بکریاں چرا کر قوت اپنا اُس سے پیدا کرے نقل کی یہ بخاری نے ترجمہ اور بھاگے یہ مسلمان اپنے دین کو ساتھ لیکر فتنوں سے تا لوگوں کے ساتھ اختلاط نکرے اور فتنہ میں
نہ پڑے (وعن اسامة بن زید قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اطم من آطام المدینة فقال هل ترون ما اری قالوا لا قال فانی لأری الفتن تقع خلال
بیوتکم کوقع المطر متفق علیه) اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینہ کے مکانوں میں سے ف اطم ساتھ پیش ا
اور طاء کے معنی چوٹی پہاڑ اور قلعہ اور مکان بلند کے اور آطام ساتھ مد اول کے جمع اُسکی ہے اور گرد مدینہ کے قلعے تھے کہ یہود وغیرہ وہاں رہتے تھے پس اسامہ بن زید
کہتے ہیں کہ حضرت ایک روز ایک قلعہ پر اُن قلعوں میں سے چڑھے ت پس فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو تم اُس چیز کو کہ دیکھتا ہوں میں عرض کیا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا کہ
تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں فتنوں کو کہ پڑتے ہیں درمیان گھروں تمھارے کے مانند پڑنے مینہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنے اسکے یہ ہیں کہ دکھایا
اللہ تعالے نے اپنے نبی کو کہ جس وقت کہ چڑھے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنوں کا تاکہ خبر دیں وہ انکی پس لوگ بچتے رہیں اُنسے اور جانیں کہ وہ مقدر ہیں اور نگھبرائیں انکی آفت کو
آنحضرت کے معجزات سے (وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هلکة امتی علی یدی غلمة من قریش رواه البخاری) اور روایت ہے ابی
ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں کتنے ایک نوجوانوں کے ہے قریش میں سے نقل کی یہ بخاری نے
ف لفظ ہلکہ ساتھ زبر دونوں کے بمعنے ہلاک کے اور امت سے مراد یہاں صحابہ اور اہلبیت ہیں کہ وہ بہترین امت تھے اور لفظ غلمہ ساتھ زیر غین اور جزم لام کے

ترجمہ غلمۃ کی جمع ہے جیسا کہ لکھا ہے قاموس اور صراح میں ہے غلام بمعنے لڑکے کے ہے اور اصل غلم اور اغتلام کی غلبہ اور جوش شہوت ہے اور طیبی نے تفسیر کیا ہے اسکو ساتھ نوسالون جاہل کے کہ ادب نکرین عاقلون اور باوقارون کا اور مراد ان لڑکون سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہین اور مانند انکے اہل فتنہ اور بغی اور ظالم اور مجمع البحار مین ہے کہ ابو ہریرہ پہچانتے تھے انکو ساتھ اسما اور اشخاص انکی کے اور سکوت کرتے تھے تعین و نام لینے انکے سے بسبب خوف فتنہ کے اور مراد یزید بن معاویہ اور عبد اللہ بن زیاد اور مانند انکے مین تو عمرون بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا انسے قتل اہل بیت نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا انکا اور ذلیل کرنا اچھے اچھے مہاجرین اور انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تھا اور سلیمان بن عبد الملک سے امراء اسکی سے کہ خونریزیان کین اور مال لوٹے کیے چنانچہ مشہور ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپس مین زمانہ ف یعنے زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور احتمال ہے کہ مراد اس سے آپس مین قریب ہونا بعضے اہل زمانہ کا بعضون سے شر مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شر مین یہانتک کہ مشابہ ہوا اول اسکا ساتھ آخر اسکے اور بعضون نے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمرین لوگون کی اخیر زمانہ مین اور احتمال ہے یہ کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ کے سے بسبب کثرت گناہون کے اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد ہو اس سے جلدی گذرنا دنون کا اور جلدی ہوچکنا قرنون کا پس قریب ہوگئے آپس مین زمانے انکے یا مراد ہو کوتاہی مدت دنون اور راتون کی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ اخیر زمانہ مین سال مانند مہینے کے گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کے [illegible] اور لیا جاوے اور اٹھایا جاویگا علم یعنے اس زمانہ مین بسبب اٹھانے یعنے علما کے اور پیدا ہونگے فتنے اور ڈالا جاویگا بخل ف شح یعنے بخل قوی اور علی العموم لوگون کے دلون مین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ مین اور اطاعت کرینگے اسکی یہانتک کہ بخل کرینگے اہل حرفہ حرفے کے بتانے مین اور مال والے مال کے دینے مین وغیرہ ذلک اور نہین ہے مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بھی موجود ہے جبلت انسان مین مگر جسکو کہ بچاوے اللہ تعالی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون [illegible] اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قاموس مین ہے کہ ہرج الناس [illegible] یعنے پڑین لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین پس مراد یہان ہرج سے قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتھ فتنے کے اور اختلاط کے پس لام اسمین عہد کے ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے نہین جاویگی اور فانی نہین ہوگی دنیا یعنے ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایکدن یعنے ایک روز عظیم کہ اسمین خبر نہوگی [illegible] قاتل کو کس چیز مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنے مقتول کو آیا جائز تھا اسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنے جسکی جان ماری گئی یا اہل اسکے کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف یعنے سبب شرعی سے یا غیر شرعی سے حاصل یہ کہ یونہی شبہ سے قتال کرینگے اور تمیز و تشخیص نہین کرینگے کہ حق پر کون ہے اور باطل [illegible] دونون قسمین ہمارے زمانہ مین پائی جاتی ہین [illegible] پس کہا گیا کس طرح ہوگا یہ یعنے کیا سبب ہوگا اس طرح کے قتل کے واقع ہونیکا کہ نہین پہچانیگا قاتل و مقتول سبب قتل کا فرمایا ہرج ف یعنے فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہے قتل مجہول کا اور یعنے یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش ہے تب سے فتنون سخت کا ہوگا قاتل مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ مین نقل کی یہ مسلم نے ف مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخ مین ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ مارے اور حریص اور قصد کرنیوالا اسپر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے اور یہ حکم بر تقدیر جہل اور نہونے تمیز کے ہے اور اگر بسبب اشتباہ خطا کے اجتہاد اور تحری صواب مین ہو اگرچہ واقع مین صواب نہو تو اسکا نہوگا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہے مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے نیت پر ہوگا گنہگار اگرچہ نہ کرے اسکو اور نہ بولے اسکو وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنے ساتھ استقامت اور مداومت اسکی کے بیچ زمانہ فتنہ کے اور وقت قتال کے درمیان مسلمانون کے مانند ثواب ہجرت [illegible]

کرنے کے ہجرت ہیں یہ نقل کی ہے مسلم نے ف یعنے جیسے کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کے دار الحرب سے ہجرت کر کے شرف صحبت آنحضرت سے مشرف ہو کر ثواب پایا ویسے ہی شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کی سے متحیر ہو کر عبادت مولیٰ میں مشغول ہو کر ثواب پایا وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زبیر بن عدی تابعی سے کہ کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہمنے حضرت انس کے اس چیز کی کہ پیش آئی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنے اسکے ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اسکے ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف پس کیا جانتے ہو تم شاید کہ بعد اسکے اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنے سے یعنے روز آخرت کے سنی ہے مینے یہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اس حدیث میں اشکال لاتے ہیں کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کے ہے اور وہ بدتر اس سے نہیں بلکہ بہتر ہے اس سے اور بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب اسکا یہ دیا ہے کہ یہ فرمانا اور خبر دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہے اور مراد ان زمانوں سے زمانہ حجاج سے لے تا دجال تک ہے اور زمانہ عیسیٰ اور مہدی کا مستثنیٰ ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت کو اور تعلیم اور ترغیب اور ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہے شارع کے کلام سے اور باقی زمانوں میں بہتری موجود ہے کسی نہ کسی اعتبار کر کسی نہ کسی جگہ کسی نہ کسی امر میں مانند علم کے اور عمل کے اور استقامت وغیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہے اور یہ مقتضا دوری کا ہے زمانہ حضرت کے سے کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانہ سے دور ہوتا جاتا ہے بدی و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہے حتی کہ صحابہ نے باوجود اس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگوں سے منقول ہے کہ ایک بار خطرہ گناہ کا اگر جاتا رہا پھر بعد ایک مدت کے جو آیا دفع نہوا سوچے سبب اسکا کچھ نہ پایا سوائے اسکے کہ ظلمت بسبب دوری کے ہے زمانہ حضرت کے سے کہ سبب ہوا حاصل ہونے ایسے خطروں کا

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یار میرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں یعنے بھولے نہیں بلکہ اظہار بھولنے کا کرتے ہیں قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا ف یعنے جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کے کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگوں کو اسکے کرنیکا یا مانند امیر ظالم کے کہ باعث ہو قتل و قتال کا تا تمام ہونے دنیا تک ایسا کھینچنے والا فتنہ کا کہ پہونچے مقدار تابعداروں اسکے کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق ذکر کیا اسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اسکے کے اور نام باپ اسکے کے اور نام قبیلہ اسکے کے ف ظاہرا قید عدد تین سو کی اسلیے نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیوں کا باعث ہونے مفسدہ کا اور لاحق ہونے ضرر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں رکھتے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے سرداروں گمراہ کرنے والوں سے ف یعنے لوگوں کو سبب گمراہی اپنی کے اسلیے کہ ضرر انکی گمراہی کا اکثر اور بدتر ہے اوروں کی گمراہی سے ت اور جب رکھی جاویگی تلوار امت میری میں یعنے قتل واقع ہوگا نہیں اٹھائی جاویگی ان سے قیامت تک نقل کی ابو داود اور ترمذی نے ف یعنے کہیں نہ کہیں لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المؤمنین عثمان کا ہے کہ اول ہی قتل واقع ہوا اسلام میں اور بعد ازاں باقی ہے ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق کے روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہے امام کی اور امام کہتے ہیں پیشوا اور رئیس قوم کو اور اسکو کہ بلاوے لوگوں کو طرف قول کے یا فعل یا اعتقاد کے وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سفینہ سے کہا اسنے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خلافت یعنے خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کے ہو یا کاملہ یا متصلہ تیس برس تک ہوگی پھر آگے ہو جاویگی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت ف ترجمہ حضرت شیخ کے میں بعد لفظ ملکا کے عضوضا بھی ہے یعنے گزندہ کہ

لوگ گزرے وستم انکے سے امن مین ہون اور راہ عدالت اور دین پروری کی جیسے کہ چاہیے جاری ہو اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کے اور معنے اسکے کہ خلفت گذرے ہو ون
کے درست ہی لیکن حقیقت خلافت کی کہ آنحضرت نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے تیس ہی برس ہو کہ خلافت خلفاے اربعہ کی اُسمین تھی اور اگر انکو امیر المومنین کہین تو بعید نہین کہ امیر و
حاکم ہین مسلمانون پر احکام ظاہر مین اور شرح عقائد مین ہو کہ اس حدیث مین اشکال وارد ہوتا ہو اسلیے کہ اہل حل وعقد متفق تھے اوپر خلافت خلفاء عباسیہ اور بعضے مروانیہ کے
مانند عمر بن عبد العزیز کے جواب یہ کہ شاید مراد یہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اسکے کبھی ہوگی اور کبھی نہین انتہی اور جاننا چاہیے
کہ مروانیون مین اول یزید بن معاویہ ہوا پھر بیٹا اسکا معاویہ بن یزید پھر عبد الملک پھر ہشام بن عبد الملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید بن عبد الملک پھر ولید بن
یزید پھر یزید بن ولید پھر مروان بن مروان بن محمد پھر نکلی اُنسے خلافت طرف اولاد عباس کے تب پھر کہتا ہو سفینہ ف یعنے سولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہو یعنے
راوی سے یا عام خطاب کرتا ہو واسطے سمجھانے حساب تیس برس کے تب کہ حساب کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت
عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف یہ حساب تقریبی ہو مبنی ہو اوپر حذف کسور کے والا خلافت حضرت ابو بکر
کی جیسے کہ جامع الاصول وغیرہ مین مذکور ہو دو برس اور چار مہینے اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چھ مہینے اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت
حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چارون خلفاء کی انتیس برس اور سات مہینے مین تمام ہوتی ہو اور پانچ مہینے جو باقی رہے انمین حضرت امام
حسن خلیفہ رہے پس وہ بھی خلفا مین سے ہوے (وعن حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ ایکون بعد ہذا الخیر شر کما کان قبلہ شر قال نعم قلت فما العصمۃ قال السیف قلت وہل
بعد السیف بقیۃ قال نعم تکون امارۃ علی اقذاء وہدنۃ علی دخن قلت ثم ماذا قال ثم ینشأ دعاۃ الضلال فان کان للہ فی الارض خلیفۃ جلد ظہرک واخذ مالک فاطعہ
والا فمت وانت عاض علی جذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال بعد ذلک معہ نہر ونار فمن وقع فی نارہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع فی نہرہ وجب وزرہ
وحط اجرہ قال قلت ثم ماذا قال ثم ینتج المہر فلا یرکب حتی تقوم الساعۃ وفی روایۃ قال ہدنۃ علی دخن وجماعۃ علی اقذاء قلت یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن ما ہی قال لا ترجع
قلوب اقوام علی الذی کانت علیہ قلت بعد ہذا الخیر شر قال فتنۃ عمیاء صماء علیہا دعاۃ علی ابواب النار فان مت یا حذیفۃ وانت عاض علی جذل خیر لک من ان
تتبع احدا منہم رواہ ابو داؤد) اور روایت ہو حذیفہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر یعنے اسلام کے بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلے اسلام کے
شر یعنے کفر فرمایا ہان ہوگی بعد اسلام کے شر کہا مین نے کہ کیا طریق ہو بچاؤ کا اس شر سے فرمایا تلوار ف یعنے حاصل ہوگا بچاؤ اس سے بسبب استعمال تلوار کے یا طریق
بچاؤ کا یہ ہو کہ مارے انکو ساتھ تلوار کے کہا قتادہ نے کہ مراد اس جماعت سے وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئے بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت
مین تب کہا مین نے کیا باقی رہینگے اہل اسلام بعد قتال اور لڑنے کے کافرون سے اور صلاحیت رکھینگے اُس لانے کے لوگ امارت و امانت کی اور جمع اور متفق ہونے لوگو
ان پر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنے حکومت اور سلطنت اوپر فساد کے ف اقذا جمع قذی کی ہو اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتے ہین اُس چیز کو کہ پڑتی ہو آنکھ اور پانی مین
تنکا اور غبار اور تنکے وغیرہ سے یعنے اجتماع لوگون کا امارت پر ساتھ کراہیت اور فساد اور انکار دل کے ہوگا نہ ساتھ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کے جیسے کہ جو آنکھ کہ اسمین تنکا
وغیرہ جا پڑتا ہو ظاہر اسکا اچھا ہوتا ہو اور اندر سے دکھتی ہو اور کہا قاضی نے کہ معنے یہ ہین کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتھ کچھ بدعتون اور کرنے منہیات کے تب اور ہوگی صلح اوپر
کدورت کے ف ہدنہ ساتھ پیش ہ اور جزم دال بمعنے صلح اور اصل مین بمعنی سکون و آرام کے ہو اور دخن ساتھ زبر دال اور خ کے دھوان یعنے صلح ہوگی ساتھ
فریب و نفاق کے جیسے کہ پہلے گذرا اور یہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلے جملے کے ہو اور اسمین اشارہ ہو طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتھ معاویہ کے اور سپرد کر دینے ملک کے انکو اور
قرار پانے امارت کے انپر اور اس سے معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن کے نہین ہوے خلیفہ جیسے کہ وہم کیا ہو بعضون کو اسکا تب کہا مین نے بعد اسکے
کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلانے والے طرف گمراہی کے ف یعنے ایک جماعت پیدا ہوگی امرا مین سے کہ بلاوینگے لوگون کو طرف بدعات کے اور گناہون کے تب
پس اگر ہو واسطے اللہ کے خلیفہ زمین مین یعنے امیر موجود ہو زمین پر اگرچہ یہ صفت اسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹھ پر یعنے مارے ناحق اور لے مال تیرا اپنے از راہ

منصب کے پس اطاعت کر اسکی یعنے جب تک کہ خلاف حکم خدا اور رسول اسکے کے حکم نہ کرے تا نہ اُٹھے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اس حال مین کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت
کی ف ح یعنے گوشہ پکڑ لوگون سے اور گذار عمر ساتھ صبر و سختی کے جنگلون مین نیچے ایک درخت کے اور قناعت کر ساتھ چبانے گھانس اور جڑ کے اور بعضون نے حملہ
والافت کو متعلق قاطعہ کے کہا ہے یعنے اور اگر اطاعت نہ کریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی مین اور بعضے نسخون مین بجائے فت کے ف تا آیا ہے ساتھ لفظ
ماضی کے قیام سے یعنے اگر ایسا نہو تو اُٹھ اور جا اور کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مین نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلیگا دجال یعنے امام مہدی کے زمانہ مین بعد اسکے
یعنے بعد واقع ہونے شر اور فتنون مذکورہ کے اس طرح کہ اُسکے ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ش یعنے خندق آگ کی کہا بعضون نے کہ یہ دونون چیزین بوجہ تخییل کے
بطریق سحر اور سیمیا کے کہا بعضون نے کہ پانی اُسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اُسکی پانی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ محمول ہے حقیقت پر اور احتمال
یہ بھی ہے کہ مراد لطف و قہر اور وعدہ و وعید ہوت پس جو کوئی پڑا اُسکی آگ مین ف یعنے جسنے مخالفت کی اُسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نے اُسکو اپنی آگ مین اور آگ کو
جو اضافت کی اُسکی طرف اس مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نہین ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اُسکا ف یعنے بسبب صبر کے اور ثابت رہنے
اُسکے دین خدا پر اور بسبب طلب کرنے رضا اُسکی کے اور اُتارا گیا بوجھ اُسکے پہلے گناہ ہونکا اُسکی گردن سے ت اور جو کوئی پڑا اُسکی نہر مین ف یعنے بسبب فرمانبرداری
اُسکی کے اور ایمان لانے کے اُسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی اُسکی کے ثابت ہوا بوجھ گناہ وبال کا اور اُتارا گیا ثواب اُسکا یعنے باطل ہوا عمل سابق اُسکا ت کہا
حذیفہ نے کہا مین نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنایا جاویگا بچہ گھوڑے کا پس سواری نہین دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ منتج ساتھ صیغہ مجہول کے نتج سے
ہو انتاج سے اور کہا ہے علمانے کہ نتج بمعنے تولید یعنے جنانے اور خدمت اور تدبیر اُسکے جننے کی کرینگے جیسے کہ دایا انسان کی کرتی ہے اور انتاج بمعنے پہونچنے وقت ولادت کے
اور مہر ساتھ ہمش سیم اور جزم ہ کے بمعنے بچھڑے کے اور مہرہ ساتھ ہ کے مادہ یعنے بچھڑی اور ترکیب ساتھ ہمش تی اور زبر کاف کے پہونچنا وقت سواری دینے کو یعنے
قابل سواری کے ہونا اور مراد اس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہے اسلیے کہ اُسوقت سے روز قیامت تک سواری گھوڑون پر نہ واقع ہوگی بسبب نہونے کفار کے اور نہونے
احتیاج لڑائی کے یا مراد یہ ہے کہ بعد نکلنے دجال کے آنے قیامت تک زمانہ دراز نہین ہونے کا قلیل ہوگا یعنے اُسوقت سے قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونے بچھیرے
کے تا پہونچنے وقت سواری کے اُسپر اور یہ معنے ظاہر اور موافق ہین ساتھ اور حدیثون کے کہ اس باب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنے بعد یکون امارۃ علی اقذاء
آئے کے یون آیا ہے کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون اُسوقت کے ظاہر مین ساتھ کدورت باطن کے اور استمال ہوگا ساتھ ناخوشیون دل کے کہا مین نے یارسول اللہ الھدنۃ علی الدخن
کیا آپ نے فرمایا اُسکے کیا معنے ہین فرمایا نہ رجوع کرینگے دل زم قوم کے اوپر اس حال و صفت کے کہ تھے دل اُس حال پر یعنے نہین ہونگے دل اُنکے صاف کینہ اور بغض سے جیسے
کہ تھے صاف پہلے اس سے بیچ سابق زمانہ اسلام کے جیسے کہ تھے پہلے آنے کدورت کے سے ف کہا مین نے کیا بعد اس چیز کہ ملی ہوئی ہے ساتھ شر کے اور بعد اس صلح
یا نفاق کے اور شر ہوگی فرمایا ہان بعد اسکے شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ ہے اندھا اور بہرا ف ح یعنے لوگ اُس فتنہ مین حق دیکھینگے اور نہ سنینگے اور اسناد اندھے پن کی اور
بہرے پن کی طرف فتنہ کے مجازا ہے اور حقیقت مین لوگ ایسے ہونگے اُس فتنہ کے وقت مین ت اُس فتنہ پر ہونگے بلانے والے ف ش یعنے ایک جماعت قائم ہوگی اُس
فتنہ کے برپا کرنے پر اور باعث ہوگی لوگون کو طرف قبول کرنے اُسکے کے ت گویا کہ وہ کھڑے ہین اوپر دروازون دوزخ کے بلاتے ہین خلق کو طرف اُسکے یہانتک کہ
لکھتے داخل ہون اُسمین پس اگر مرے تو اے حذیفہ اس حال مین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسی کی اہل فتنہ مین سے
کی یہ ابو داود نے (۱۵) وعن ابی ذر قال کنت ردیفا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی حمار فلما جاوزنا بیوت المدینۃ قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان
بالمدینۃ جوع تقوم عن فراشک ولا تبلغ مسجدک حتی یجہدک الجوع قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تعفف یا ابا ذر قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ موت
یبلغ البیت العبد حتی انہ یباع القبر بالعبد قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تصبر یا ابا ذر قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ قتل تغمر الدماء احجار الزیت قال
قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تاتی من انت منہ قال قلت والبس السلاح قال شارکت القوم اذا قلت فکیف اصنع یا رسول اللہ قال ان خشیت ان یبہرک شعاع السیف

فَاِنْ خَشِیْتَ … ثَوْبِکَ عَلٰی وَجْہِکَ یَبُوْءُ بِاِثْمِکَ وَاِثْمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابو ذر سے کہا ابو ذر نے تھا مین سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن گدھے پر (ف یعنے اس مین دلالت ہے اوپر کمال تواضع اور حسن سلوک آنحضرت کے صحابہ سے اوپر کمال قرب ابو ذر کے حضرت سے اور اوپر خوب طرح سننے اور یاد رکھنے انکے حدیث کو ت) پس جبکہ آگے بڑھے ہم مدینہ کے گھرون سے فرمایا آپ نے کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جبکہ ہوگی مدینہ مین بھوک یعنے خاص جسکو یا قحط عام … تو بچھونے اپنے سے اور نہیں پہونچ سکے گا اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت … یعنے … بھوک کے ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کے مسجد مین نہین پہونچ سکیگا نماز کے لیے ت) کہا ابو ذر نے … اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے ساتھ اسکے … مین نہین جانتا کہ کیا کرون مین جو کچھ فرماتے سو کرون فرمایا پارسائی کر ای ابو ذر (ف یعنے صلاح و تقوی کر اور صبر کر … اور باز رکھ اپنے تئین … سے اور … سوال کرنے مخلوق سے اور طمع سے اور ذلت سے آگے مخلوق کے ت) فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جس وقت کہ ہوگی مدینہ مین موت (ف یعنے بسبب … کے یا وبا کے لوگ بہت مرینگے) پہونچے گھر قیمت غلام کو (ف مراد گھر سے قبر ہے یعنے پہونچیگی قیمت گھر کی یعنی قبر کی قیمت غلام کو … لوگ بہت مرینگے جگہ قبر کی لوگون کو مشکل سے ہاتھ لگے گی اور تنگی اس حد کو پہونچیگی کہ جگہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کے ہاتھ لگے گی چنانچہ واقع ہوا … فرمایا اس عام کو … یہانتک کہ … جاوینگی جگہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابو ذر نے کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا آنحضرت نے … صبر کر … ابو ذر … تصبر ساتھ تشدید … خطاب کے ہے امر باب تفعل سے اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا … صبر کرنا بلا پر اور جزع … ناصبر … اور راضی رہنا تقدیر پر … ت) پھر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جس وقت کہ ہوگی مدینہ مین قتل کہ ڈھانک لے … خون احجار الزیت کو (ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے جانب غربی مدینہ کے کہ اسمین پتھر سیاہ ہین گویا کہ اوپر تیل زیتون کا ملا ہے اور یہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہے کہ زبان اور کان کلام کہنے والے اور سننے والے کے کہنے اور سننے اسکے کا نہین رکھتے اور وقوع اسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کے ہے کہ بعد از واقعہ قتل امام حسین کے بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور … اس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت … اور بہت سی خرابیان … کہ کہہ نہین سکتے اور بعد خراب کرنے مدینہ کے یہی لشکر مکہ کو بھیجا اور اسی سال وہ شقی واصل جہنم ہوا ت) کہا ابو ذر نے کہا مین نے … اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا آنحضرت نے جا تو انکے پاس کہ تو اس سے ہے (ف یعنے پہنچ جا تو انکے پاس کہ آیا ہے اور نکلا ہے تو انکے پاس سے یعنے جا تو انکے پاس کہ موافق ہو تیرے … اور سیرت … اور کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے کہ جا تو اپنے اہل اقارب کے پاس اور اپنے گھر مین جا بیٹھ کہا طیبی نے … اور … مناسب تر ہے ساتھ قول ابی ذر کے ت) کہا مین نے … ہتھیار اپنے اس وقت اور لڑون مین قوم فتنہ انگیز سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک ہوگا تو … کے اس وقت (ف یعنے ہتھیار پہنیگا اگر تو … مانند انکے ہوگا گناہ مین اور فتنہ انگیزی مین یعنے ہتھیار نہ پہننا اور رہنا … ساتھ اور … یہان تک کہ حاصل ہو تجکو فلاح یہ حاصل کلام طیبی کا ہے لیکن اسپر یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب امام اسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہو اسکو باز رہنا قتال سے ساتھ انکے اور کہا ابن ملک نے کہ قول حضرت کا مشارکت واسطے تاکید زجر کے ہے خونریزی سے والا شرع مین دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوے واجب ہے تمام ہوا قول ابن ملک کا اور طیبی نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور قرار دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہے جبکہ ہو وہ دشمن مسلمان اگرچہ مترتب ہو اسپر فساد بخلاف اسکے کہ ہو عدو کافر تو اس صورت مین واجب ہے دفع کرنا اسکا جس طرح کہ ممکن ہووے ت) کہا مین نے کہ پس کیا کرون مین یا رسول اللہ فرمایا کہ اگر ڈرے تو کہ روشن ہو اور غلبہ کرے تجھپر چمک تلوار کی یعنے اگر کوئی چاہے کہ تجھپر تلوار چلاوے اور تجکو مارے تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر (ف یعنے منہ اپنا ڈھانک لے اور تغافل کر تاکہ نہ دیکھے تو اور نہ ڈرے … یعنے انکے دفع مین اگرچہ وہ … سمجھے … بعد … اپنے نفس کو قتل کرے … اسلئے کہ وہ اہل اسلام سے ہونگے اور جائز ہوگا ساتھ انکے لڑنا اور تابعدار ہوجانا جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول اپنے کے ت) تاکہ پھرے قاتل ساتھ گناہ تیرے کے یعنے گناہ قتل تیرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے قتل کی … روایت کیا ابو داؤد نے (ف یعنے ساتھ گناہون اپنے کے اور جاننا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ تریسٹھ مین ہے اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس مین ہے

اتر بند لات عثمان کے اور ابوذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرت پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا بغیر تعیین وقت انکے پس خبر دی آنحضرت نے انکے
وقوع ہونے کی ابوذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کے اسمین بفرض احتمال پانے انکے کے انکو اور وقوع بھوک اور موت کا مدینہ مین احتمال ہو کہ مدینہ مین
واقع ہوئی ہو اور ابوذر نے انکو پایا ہو جیسے کہ عالم الراد و غیرہ مین یا حال اسکا بھی اسی قیاس پر ہو واللہ اعلم **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّتِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ** اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہو گا تیرا جس وقت کہ چھوڑا جاویگا تو
بیچ ناکارہ لوگوں کے فرش حثالہ ساتھ ضمہ ح اور ث مثلثہ کے پوست یعنے بھوسی جو اور چانول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ترجمہ مل جاوینگے اور فاسد ہونگے عہد
انکے اور امانتین انکی فرش یعنے نہین ہوئے کا وہ انکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک ہر لحظہ مین علیحدہ وضع پر اور وفاے عہد نہین کرینگے اور خیانت کرینگے امانتون مین ترجمہ
اور اختلاف کرینگے آپس مین پس ہونگے اس طرح پر اور داخل کین آنحضرت نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیون مین فرش یعنے سمجھانے کے لیے صورت دکھادی اختلاف
کی کہ اس طرح ایک دوسرے سے نزاع رکھتے ہونگے اور درپے ہلاکت کے ہونگے اور مختلط ہوگا امر دین انکے کا پس نہین پہچانا جاویگا امین خائن سے اور نیک کا
سے اور یہ انگلیاں انگلیون مین ڈالی کبھی واسطے تصویر اجتماع اور الفت کے بھی ہوتی ہے جیسے کہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کے بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کے اور بنی عبدالمطلب
کے کر کر دکھایا اور اصل معنے تشبیک کے ملانے اور ورلانے چیزون کے ہے آپس مین اور یہ دونون صورت مین نکاہ ہوئی ترجمہ کہا عبداللہ نے پس کیا فرماتے ہین آپ
مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانے تو ہونا اسکا حق اور چھوڑ دے تو اس چیز کو کہ برا جانے تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکھ اپنے تئین عوام لوگون سے فرش
یعنے اپنے دین کی محافظت کر اور لوگون کے خیال مین مت پڑ اور یہ رخصت ہے بیچ ترک کرنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جبکہ بہت ہون شریر اور ضعیف ہون نیک
ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ لازم پکڑ اپنے گھر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گھرون مین اور باہر نہ نکل بے ضرورت اور مضبوط کر اپنے پر زبان اپنی کو فرش اور کلام کر بیچ احوال
لوگون کے تاکہ نہ ایذا دین تجکو ترجمہ اور لے تو اس چیز کو کہ نیک جانتا ہو اور چھوڑ دے اس چیز کو کہ برا جانتا ہو اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو
نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو فرش جاننا چاہیے کہ رخصت دی آنحضرت نے عبداللہ بن عمرو کو ساتھ جمع رہنے کے لوگون مین ذبح خاہر ہے اور حکم کیا انکو ساتھ
تہذیب اور اصلاح نفس اپنے کے خاصۃ اور نہ تعرض اور کاوش کرنے کے احوال عوام لوگون سے اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنے کا لوگون سے طرف جنگل کے اور لازم کرنے
عزلت کے بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اس چیز کے کہ لائق حال انکے تھا اور اصلاح انکی اس مین تھی اور میسر تھا حاصل ہونا اسکا اسکو جیسے کہ مرشد کیا کرتے ہین
اور حقیقت حال یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرو جوانی مین نہایت عابد تھے کہ ہرگز افطار نہ کرتے اور رات کو سوتے نہین اور عورت کی طرف میل نہ کرتے پس باپ انکے عمرو بن العاص انکو آنحضرت
کے پاس لائے پس آپ نے شدت ریاضت و مجاہدہ سے باز رکھا اور روزہ رکھنے تین روز کا اور قیام تہائی پچھلے حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکھی رضا باپ کی اور وصیت
کی پس بحکم ضرورت کے وہ ایام فتنہ مین بھی اپنے باپ کے ساتھ وزیر معاویہ کے تھے لے رہتے اور حق وصیت آنحضرت کا بجا لاتے اور جیسا کہ فرمایا تھا مشغول کار مین نہ ہوتے
بار ہا وہ کہتے کہ تو و من سے ہو کسواسطے ہم مین نہین رہا یہ کہتے مین خیر مین تمہارا شریک ہون اور شر مین نہین اور باطن مین اہل بیت سے رابطہ محبت کا محکم رکھتے **وَعَنْ
اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ
مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا
فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے ابی موسی سے انہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہونگے مانند ٹکڑوں رات اندھیری کے یعنے شدت میں اور اندھیرے میں اور نظاہر ہونے انکے میں صبح کریگا شخص
بیچ ان فتنوں کے مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف یعنے ساعت بساعت منقلب ہونگے احوال اور افعال اور اقوال لوگوں کے کبھی
بدعتی اور کبھی تو بہ کرینگے کبھی امانت دار ہونگے کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگے کبھی بدعت پر کبھی مومن ہونگے کبھی کافر وغیرہ ذلک بیٹھنے والا انمین بہتر ہوگا کھڑے سے اور
چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے ف یعنے جتنا فتنے سے دور ہوگا بہتر ہوگا قرب انکے سے اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل میں ہو چکا ہے پس جب دیکھو تم ایسا ترجمہ تو
توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو ان میں چلے اپنی کمانوں کے ف اسمین نہایت مبالغہ ہے اسلیے کہ نہین ہو نفع چلوں کے ہونے میں باوجود ٹوٹ جانے کمانوں کے نہ یہ اور
مارو اپنی تلواروں کو پتھروں پر یعنے تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر داخل کیا جاوے یعنے آوے کوئی کسی پر مارنے کے لیے تو چاہیے کہ ہو وے وہ مانند بہتر بیٹوں
آدم کے ف یعنے صبر کرے اور مقابلہ کرے یہاں تک کہ مارا جاوے مانند ہابیل کے اور نہو قاتل مانند قابیل کے ترجمہ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد
کی میں ہے کہ ابی حدیث تا قول انکی خیر من الساعی ف اور اسمین فکسروا فیھا الخ نہین ہے بلکہ بعد خیر من الساعی کے یہ عبارت ہے پھر کہا اصحاب نے کیا فرماتے ہین
آپ ہمکو اس وقت کہ فرمایا حضرت نے ہو تم ٹاٹ اپنے گھروں کے ف یعنے جیسے ٹاٹ اچھے فرش کے نیچے ہمیشہ بچھا رہتا ہے ویسے ہی تم بھی اپنے
گھروں میں ہمیشہ رہنا باہر نکلنا تاکہ ہر فتنہ میں کہ تمہارے دین کو تباہ کرے ترجمہ اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کے کہ توڑ ڈالنا تم
فتنوں میں کمانین اپنی اور کاٹ ڈالنا انمین چلے اپنے کمانوں کے اور لازم پکڑنا انمین گھروں کے اندر کو یعنے ہمیشہ گھروں میں رہنا تاکہ نہ پڑو فتنوں میں اور ہونا تم مانند بیٹے
آدم کے یعنے ہابیل کے کہ مارا اسکو قابیل نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور عن ام مالک البھزیۃ قالت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقربھا قلت
یا رسول اللہ من خیر الناس فیھا قال رجل فی ماشیتہ یؤدی حقھا ویعبد ربہ ورجل اخذ برأس فرسہ یخیف العدو ویخوفونہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ام مالک بہزیہ
ف بہزیہ ساتھ زیر بہ اور جزم ہ کے منسوب ہے طرف بہز بن امرؤ القیس کے صحابیہ ہین ترجمہ کہا انھون نے کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا پس نزدیک کیا اسکو ف یعنے
نزدیکی کو وقوع اسکا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنے وصف خوب بیان کیا اسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہے کسی چیز کا کسی کے سامنے اور ذکر کرتا ہے صفات و احوال اسکا
سے تو قریب کرتا ہے اسکو اسکے یعنے اسکے ذہن میں یا خارج میں بھی اسلیے کہ جب خوب ذہن میں آگئے اور متعین ہوئے تو وہ اسکا خارج میں بھی متخیل ہوتا ہے ترجمہ کہا میں نے یا رسول اللہ
کون ہوگا بہتر لوگوں کا اس فتنہ کے زمانے میں فرمایا بہترین لوگوں کا اس زمانہ میں وہ شخص ہے کہ بیچ اپنے مواشی میں ہے چراوے انکو ادا کرتا ہے حق انکا یعنے زکوٰۃ وغیرہ اور
بندگی کرتا ہے اپنے رب کی ف بموجب قول اللہ تعالیٰ کے ففروا الی اللہ اور قول اسکے کے وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اسکے کے والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک
بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گھوڑے اپنے کا یعنے گھوڑے پر سوار ہو کر باگ اسکی پکڑے کھڑا ہے ڈراتا ہے دشمنان دین کو یعنے کافروں کو اور ڈراتے ہیں وہ اسکو
نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے فتنہ اور قتال مسلمانوں کے سے بھاگ کر قصد کیا کفار کی طرف لڑتا ہے انسے اور وہ ڈراتے ہیں اس سے پس بچا فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب
اور عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاھا فی النار اللسان فیھا اشد من وقع السیف رواہ الترمذی وابن
ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہونچے شر اسکی سب کو مقتول اسکے
آگ میں ہونگے زبان دراز کرنی اس فتنہ میں یعنے ساتھ عیب اور برا کہنے کے سخت بہتر ہوگی مارنے تلوار کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مراد اس فتنہ
سے وہ ہے کہ ہو دو فریق بطمع مال وجاہ کے لڑین اور مقصود اسمین اظہار حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسے خانہ جنگی والوں کا حال ہوتا ہے کہ اندھا دھند آپس مین لڑنے
لگتے ہیں اور عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لھا استشرفت لہ واشراف اللسان فیھا کوقع السیف
رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندھا ف یعنے باعتبار لوگوں اسکے کے
یہ حیثیت کہ نہین پانے کے واسطے انکے فریاد رس اور نہین دیکھینگے اس سے جگہ نکلنے کی اور خلاصی کی یہ معنی ہین کہ نہین تمیز کرینگے درمیان حق و باطل کے اور نہین

فتنہ کے تئین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اسمین حق ایذا دیا جاویگا یا پڑیگا بیچ فتنون او مختون کے ترجمہ جو کوئی دیکھیگا اسکو اور نزدیک ہوگا اسکے دیکھیگا اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اسکے اور کھینچ لیگا اسکو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اُس فتنہ مین مانند مارنے تلوار کے ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنے تاثیر مین بلکہ زیادہ اس سے پہنچانا زبان کا بدتر ہے جراحات السنان لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان یہ اسی سبب کہا پہلی روایت مین نہایت زیادہ مارنے تلوار کے سے (وعن عبد اللہ بن عمر قال کنا قعودا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرہا حتی ذکر فتنۃ الاحلاس فقال قائل وما فتنۃ الاحلاس قال ہی ہرب وحرب ثم فتنۃ السراء دخنہا من تحت قدمی رجل من اہل بیتی یزعم انہ منی ولیس منی انما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فتنۃ الدہیماء لا تدع احدا من ہذہ الامۃ الا لطمتہ لطمۃ فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان ذلکم فانتظروا الدجال من یومہ او من غدہ رواہ ابو داود) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا حضرت نے فتنون کا یعنے جو کہ واقع ہونگے اخیر زمانہ مین پس بہت کیا ذکر فتنون کا یہان تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف اور وجہ تسمیہ اس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اسکی کی ہے واسطے کہ حلس ٹاٹ کو کہتے ہین کہ نیچے فرشون نفیس کے اسکو بچھاتے ہین اور وہ نیچے اسکے ہمیشہ پڑا رہتا ہے اٹھایا نہین جاتا یہ کہ تشبیہ دی اُس فتنہ کو ساتھ حلس کے بیچ سیاہی اور برائی کے یا اشارہ کیا اسکی طرف کہ جیسے ٹاٹ گھر مین بچھا رہتا ہے ویسے ہی اس فتنہ مین لازم کرین لوگ گھرون کو اور گوشہ نشینی اختیار کرین ترجمہ پس کہا ایک کہنے والے نے کہ کیا ہے فتنہ احلاس یعنے کیا حال رکھتا ہے اور کیسا ہے فرمایا وہ بھاگنا ہے یعنے بھاگیگا بعض انکا بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی آپس کے اور لینا مال و اہل کا ہے بغیر استحقاق کے پھر فتنہ سرا کا ف لفظ فتنۃ السراء ساتھ رفع کے عطف ہے ہرب پر بسبب معنی کے پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس ہرب و حرب ہے اور فتنہ سرا کا ہے اور ایک نسخہ مین ساتھ نصب کے ہے کہ عطف ہے فتنۃ الاحلاس پر یعنے ذکر کیا فتنہ سرا کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سرا کی یہ ہے کہ سبب اسکے ہونے کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف و تنعم ہوگا یا یہ کہ واقع ہوگا اسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پھر بیان کیا اسکو ترجمہ ظلمت و فساد اسکا پیدا ہوگا نیچے دونون قدمون ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت مین سے ہوگا یعنے فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میرے اہل بیت مین سے ہے یعنے فعل مین اگرچہ ہوگا مجھسے نسب مین اور نہین ہوگا مجھسے ف یعنے میرے اہل سے فعل مین اسلیے کہ اگر وہ ہوتا میرے اہل سے فعل مین تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہے انہ لیس من اہلک یعنی تحقیق نہین وہ میرے دوستون مین سے حقیقت مین اور موید ہے اسکا یہ قول حضرت کا ترجمہ سوا اسکے نہین کہ دوست میرے پرہیزگار ہین پھر بعد اس فتنہ کے جمع ہونگے لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولے کے اوپر پسلی کے ف یعنے استقامت نرکھتا ہوگا اور احوال اسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتھ اسکے مرکب نہین ہوتا یعنے وہ لائق سرداری کے نہین ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رای کے پس نہین واقع ہوگا اس سے امر اپنے موقع پر جیسے کولا واقع ہوتا ہے پسلی پر غیر موقع اپنے کے ترجمہ پھر فتنہ دہیما کا ف بیان بھی لفظ فتنہ کی بیچ دونون اعراب مین رفع اور نصب مانند پہلے کے اور دہیما ساتھ پیش دال اور زبر ہے کے تصغیر دہما کی ہے یعنے سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کے لیے ہے اور بعضون نے کہا کہ دہیما سے مراد وہ ہے یعنے حادثہ کے اور دہیم اسما دواہی سے ہے ترجمہ نہین چھوڑیگا وہ فتنہ کسی کو اس امت مین سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اسکو طمانچہ مارنا یعنے اثر اور ضرر اس فتنہ کا لوگون کو پہونچیگا پس جب کہا جاویگا یعنے جب لوگ گمان کرینگے کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنے تمام نہوگا کچھ فتنہ فرو ہوگا پھر زیادہ ہوجائیگا صبح کریگا شخص اسمین مومن یعنے بسبب حرام جاننے اسکے خون اور آبرو اور مال بھائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنے بسبب حلال جاننے اسکے چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہان تک کہ ہوجاوینگے لوگ طرف دو خیمون کے ف یعنے دو فرقون کے اور بعضون نے کہا دو شہرون کے اور فسطاط ساتھ پیش اور زیر ف کے اصل مین خیمہ کو کہتے ہین پس یہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کے سے ہے ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اسمین یعنے ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اسمین ف یعنے اصلا یا کمال اسکا بسبب ہونے اعمال منافقین کے مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کے ترجمہ پس جب ہووے یہ منتظر ہو ظہور دجال کے اُسی دن یا اسکے دوسرے دن نقل کی یہ ابو داود نے ف شیخ نے فرمایا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہین پس ہونگے امام مہدی مدینۃ المقدس مین پھر گھیر لیگا اسکو دجال پھر اترینگے

حضرت عیسیٰ سے پس گھل جاویگا وہ ملعون مانند گھل جانے نمک کے پانی میں پس مارینگے اسکو اپنے نیزہ سے اور حاصل ہوئی انکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتھ پیش اور زبر کے وہ شہر ہو خیمہ کہ جمع ہوں ان میں لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ اخیر زمانہ میں ہوگا لیکن بیچ تعین پہلے فتنوں کے کچھ کلام نہیں کیا ہے علما نے خصوصاً بیچ فتنہ کے کہ وہ کون شخص ہے اہل بیت میں سے کہ اسکے قدموں کے نیچے سے یہ فتنہ اٹھیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا ہے اہل شام سے بعد بھاگ جانے انکے کے مدینہ سے اور فتنہ سرا شعلہ مختار کا ہے اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تھا نصرت اہل بیت کا ساتھ اذن محمد بن حنیفہ کے پھر اجتماع کیا اور پھر مروان نے منتظم کے اور شروع ہوئے یہاں سے فتنے بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہے اور لوٹنا انکا مسلمانوں کے شہروں کو پس جو ملا انسے وہ منافق ہے انتہی (وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابوداود) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وائے ہو واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہونچے ف یعنے ظہور اسکا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان کا ہے اور حضرت علی و معاویہ کا ہے اور انہوں میں یا مراد اس سے قضیہ یزید پلید کا ہے ساتھ حضرت امام حسین کے اور یہ قریب تر ہے معنی میں اسلیے کہ شر اسکی ظاہر ہو نزدیک ہر عرب و عجم کے ت نجات پائی اور مطلب پایا ہوا وہ شخص کہ بند رکھا ہاتھ اپنا نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے ایذا سے یا ترک کیا قتال جب تمیز ہو حق و باطل سے (وعن المقداد بن الاسود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواھا رواہ ابوداود) اور روایت ہے مقداد بیٹے اسود کے سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہو کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے ف تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس حسرت ہے اسکے لیے کہ دور ہو فتنہ سے اور یہ حدیث نقل کی یہ ابی داود نے ف اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زبر ہے اور لیئہ فواہا ساتھ تنوین کے الگ ہے اس سے اور معنے واہا کے تحسر میں یعنے حسرت ہے اسکے لیے کہ دور ہو فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اسمیں اور صبر کیا اور صورت ابتلاء کے یا معنی عجب اور اچھے کے ہے یعنی کیا عجب اور اچھا ہے صبر اور بچنا فتنوں سے اور بعضوں نے لام کو زیر بھی پڑھی ہے متعلق فواہا کے معنی تعجب کے (وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ رواہ ابوداود والترمذی) اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ رکھی جاویگی تلوار میری امت میں یعنے بعضوں میں قتل و قتال شروع ہوگا نہیں اٹھائی جاویگی تلوار اس سے قیامت تک ف چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ معاویہ سے اور جاری ہے ابتک سچا ہوا فرمانا حضرت کا ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملینگے کتنے ایک قبیلہ میری امت میں سے ساتھ مشرکوں کے ف چنانچہ کچھ تو اسمیں سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ خلافت صدیق اکبر کے ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجینگے کتنے ایک قبیلہ میری امت میں سے بتوں کو ف حقیقۃً اور شاید کہ یہ ہو جو زمانہ آیندہ میں یا معنی اور بعض انہیں سے وہ ہیں کہ جنکے حق میں فرمایا تعس عبد الدینار و عبد الدرہم ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگے میری امت میں سے جھوٹے یعنے بیچ دعوی کرنے نبوت کے وہ تیس جھوٹے سب گمان کرینگے کہ وہ پیغمبر خدا ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی نبی پیچھے میرے ف لفظ خاتم ساتھ زیر ت اور زبر اسکے کے ہے اور یہ جملہ حال ہے جملہ لا نبی الخ تفسیر ہے پہلے جملے کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت میری امت سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علماً اور عملاً اور غالب دشمنان دین پر نہیں ضرر پہونچا سکیگا انکو وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی یعنی بسبب ثابت ہونے انکے کے اپنے دین پر یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے ف یعنی قیامت یا مراد دیبا غلبہ دین کا ہے کہ اثر کفر کا زمین پر نہ رہے اور یہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہے لفظ لا یزال کا (وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یھلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابوداود) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ انہوں نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہیگی چکی دین اسلام کی ف یعنے مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن و سلامتی کے فتنوں سے اور جاری رہینے احکام

سنت کے جیسا کہ چاہیے ترجمہ بیچ مدت پینتیس برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے فـ پس انتہاے مدت انتظام اور اسلام کے یہ برس ہونگے اور ابتدا انکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہے اور اسمین شبہہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان کا کہ اول فتنہ ہے اسلام مین سنہ پینتیس ہجری مین واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس مین اور جنگ صفین سنہ سینتیس مین فـ اور لفظ او اسمین تنویع کے لیے ہے یا بمعنے بل کے اور احتمال ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اس سال مین ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہے ہون کہ زیادہ ہون تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کی ہے پس جب انکو ملا دین مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی انکی اس حد کو پہونچے کہ خبر دی ہے اور یہ توجیہ اولی ہے اگر مراد رکھین استقرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانے بدعت کے اور خلاف حکم شارع کے اور وجہ اول اولی ہے اگر استقرار و انتظام باعتبار نہونے فتنہ لڑائی اور خلاف کے ہو اور احتمال ہے کہ ابتداء وقت ظہور وحی سے اعتبار کرین پس تمام ہونا عدد پینتیس کا وقت تمام ہونے خلافت حضرت عمر رضی کے ہوگا اسلیے کہ امر امن اور ایمان اور سنت و جماعت اور محبت قلبی کا خلافت شیخین کے زمین بہت منتظم اور خوب تھا اور حضرت عثمان کی خلافت مین بعد گذرنے ایک دو برس کے کچھ ظاہر ہوا کہ سبب وحشت دل اور برپا ہونے فتنہ کا ہوا ت پس اگر ہلاک ہون فـ یعنے اگر اختلاف کرین بعد انتظام امر دین کے مدت مذکورہ مین اور سہولت کرین امر دین مین اور گناہ کرین تو ت پس راہ انکی راہ انکی سی ہے کہ ہلاک ہوے فـ یعنے اگلے امتون کے لوگ جنھون نے کجروی کی حق سے اور اختلاف کیا حق مین اور سستی کی دین مین اور نام رکھا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونے کا ساتھ اس چیز کے کہ باعث ہے ہلاکت کی ہلاک ت اور اگر قائم اور تمام ہو واسطے انکے کار و بار دین انکے کا فـ یعنے فرمانبرداری امراء کرنے کی اور قائم رکھنے شرایع کے اور احکام اور شوکت دولت اسلام کے ت تو قائم اور پورا ہوگا دین انکے لیے ستر برس تک فـ اور شاید امور مملکت کے باعتبار امور مذکورہ کے خوب بندوبست کے ساتھ اور کامل تر ہونگے اس مدت تک بہ نسبت ما بعد اپنے کے ساتھ خبر دینے مخبر صادق کے اور وہی خوب جانتے ہین اسکو ابن مسعود کہتے ہین ت کہا مین نے پوچھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا یہ ستر برس کہ تمام و کامل ہوگا انمین دین اسوقت سے ہین کہ باقی رہا یعنے شروع ان ستر برس کا بعد پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس کے ہوگا یا اسوقت سے کہ گذرا یعنے ابتداے اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور داخل ہین یہ سال بھی انمین فرمایا تمام و قائم ہوگا ابتدا اسوقت سے کہ گذرا فـ نقل کی یہ ابو داؤد نے فـ یعنے بعد گذرنے پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کے اور یہ تقریر کہ ذکر کی اور تصحیح کی ہے کافی ہے بیچ شرح اس حدیث کے اور وجہ مختار اور موافق لفظ کے بھی یہی ہے اور شارحین نے اس مقام مین زیادہ اس سے کلام کیا ہے واللہ اعلم انتہے اور حضرت شاہ ولی اللہ نے معنے حدیث کے یہ لکھے ہین کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا پینتیس مین بسبب قتل عثمان کے اور چھتیس مین بسبب جنگ جمل کے اور سینتیس مین بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہون بسبب غلبہ باغیون کے اور مغلوبیت امام حسن کے پس راہ انکی راہ انکی سی ہے کہ ہلاک ہوے اگلی امتون مین سے اور ہوا اسی طرح جسوقت کہ مضطرب ہوے حضرت حسن طرف مصالحت کے اور اگر قائم رہے بالفرض بسبب غلبہ امام کے قائم رہیگا ستر برس انتہے

الفصل الثالث فصل تیسری (۱) عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا یعلقون علیھا اسلحتھم یقال لھا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لھم ذات انواط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ھذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم رواہ الترمذی ت روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلے طرف غزوہ حنین کے فـ کہ بعد فتح مکہ کے ہوا اور حضرت کے ساتھ بعضے نو مسلم تھے کہ احکام جانتے تھے ت گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکون کا لٹکاتے تھے اوسپر ہتھیار اپنے فـ اور اعتکاف کرتے گرد اسکے ت کہا جاتا تھا اس درخت کو ذات انواط فـ انواط جمع نوط کی ہے کہ وہ مصدر ہے بمعنے لٹکانے کے چونکہ ہتھیار اوسپر لٹکاتے تھے اسکا نام ذات نواط رکھا تھا اور یہ نام درخت معین کا تھا ت پس کہا بعضے نو مسلمون نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ ٹھہرا دیجیے ہمارے لیے بھی ایک درخت کہ اوسپر ہتھیار لٹکا دین ہم اور اسکا ذات انواط نام رکھین جیسا کہ مشرکون کے لیے ہے ذات انواط کہ اوسپر ہتھیار لٹکاتے ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بطریق تعجب و انکار کے سبحان اللہ کہنا تمہارا ایسا ہے کہ جیسا کہا تھا قوم موسی نے اے موسی علیہ السلام ٹھہرا ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجین ہم اوسکو جیسے کہ کافرون کے لیے ہین معبود فـ لیکن تفاوت ان دونون کا پوشیدہ نہین ہے اسلیے کہ تشبہ بھی ہوتا ہے مشبہ سے ت قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ اسکے ہاتھ کے ہے البتہ سوار ہوگے یعنے چلوگے تم راہون ان لوگون کی کہ پہلے تمسے تھے فـ نقل کی یہ ترمذی نے یعنے بنی اسرائیل وغیرہ

پر شکایت ہے انکے سوال کی کہ ایسی باتیں کہتا اور کرتے ہیں کہ بسبب گمراہی اور جہالت کے گذر جانے کے ہوں جیسے کہ اگلی امتوں سے ہوا (وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن مسیب سے ف ع مسیب ساتھ زبر ی شدہ کے ہے اور کبھی زیر سے بھی پڑھتے ہیں تابعی جلیل القدر ہیں اور خلفاء اربع کو پایا ہے ت واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلے اُس سے کوئی فتنہ اسلام میں واقع نہوا تھا مراد رکھتے ہیں ابن مسیب پہلے فتنہ سے مار ڈالنا یا زمانہ مار ڈالنے عثمان بن عفان کا پس نہ باقی رہا کوئی ان صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے ف ع افتخ یعنے حدیث میں کلام راوی کا ہے کہ جو ابن مسیب سے روایت کیا ہے اُسنے تفسیر کی کلام ابن مسیب کی کہ پہلے فتنہ سے مراد تھی انکی اور فلم یبق الخ کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہے کہ اصحاب بدر مرنے لگے اُسوقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان کا سنہ ۳۵ھ میں اور کوئی باقی نہ رہا یہان تک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہ مراد نہیں ہے کہ اصحاب بدر قتل عثمان کے میں مارے گئے اور مر گئے اور اسی طرح اسکے بعد کے جملہ کے معنے سمجھنے چاہئیں اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا نہیں ہوئے فتنہ میں دو بار بسبب اسکے کہ بچایا انکو اللہ تعالے نے برکت غزوہ بدر کے اور سب بدریوں میں سے جو آخر مرے ہیں سعد بن ابی وقاص ہیں کہ چند سال پہلے جنگ حرہ کے مرے ت پھر ہوا فتنہ دوسرا یعنے حرہ کا ف ع حرہ نام ایک زمین کا ہے باہر مدینہ کے کہ اُسمین سیاہ پتھر بہت ہیں اور وہان کی جنگ مشہور ہے کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا انکے لوٹنے مارنے کے لیے اور نہایت ظلم و زیادتی اُس سے ہوئی اور یہ جنگ سنہ ترسٹھ ۶۳ میں ہوئی ت پس نہ باقی رہا کوئی ان اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھے یعنے بیعۃ الرضوان والے پھر واقع ہوا فتنہ تیسرا پس نہ گیا وہ فتنہ اس حال میں کہ لوگوں میں قوت اور فربہی ہو ف ع نقل کی یہ بخاری نے طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف ب کے اور کبھی ساتھ پیش طا کے بھی آیا ہے یعنے قوت اور فربہی کے استعمال کیا گیا ہے غیر اس معنی میں بھی کہ کہا جاتا ہے فلانے کو طباخ نہیں ہے یعنے عقل نہیں ہے اسکو اور خیر نہیں اسکے پاس اور مراد یہ ہے کہ اس فتنہ میں نہیں باقی رہا لوگوں میں یعنے تابعین میں کوئی صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تیسرے فتنہ سے خروج ابن حمزہ خارجی کا ہے بیچ زمانہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کے اور کرمانی نے کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہے ساتھ عبداللہ بن زبیر اور اہل مکہ کے کہ اُسمین تخریب کعبہ کی بھی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ ۷۳ھ میں ہوا بیچ زمانہ عبد الملک بن مروان کے انتہی لیکن اس تقدیر پر صحیح نہیں ہوتا کہ صحابہ میں سے کوئی باقی نہ تھا اسلیے کہ اُسمین جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہے

باب الملاحم

باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کے ف ع لفظ ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر ح کے ہے جمع ملحمہ کی یعنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہے یا تو لحم سے بسبب بہت ہونے گوشت مارے گیوں کے اُسمین یا مشتق ہے لحمہ کپڑے کے سے کہ معنے بانے کے ہے بسبب خلط ملط اور اختلاط لوگوں کے اُسمین مانند اختلاط لحمہ یعنے بانے کے ساتھ تانے کے اور پہلے معنے مناسب تر اور قریب تر ہیں اور ملحمہ یعنے لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بھی آتا ہے اور صراح میں ہے ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب میں ذکر ہے ان لڑائیوں کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہوں معین کے بیچ مکانوں مخصوصہ اور شہروں معینہ کے اور اسی لحاظ سے اس باب کو جدا لائے باب الفتن سے کہ اسمین ذکر قتال کا اکثر مجمل و مبہم تھا

الفصل الاول فصل پہلی

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگے دو گروہ بڑے ہوگا درمیان انکے قتال عظیم دعوی ہوگا انکا ایک ف ع یعنے دونوں دعوی دین اسلام کا رکھینگے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگے یا دونوں دعوی حقانیت کا رکھینگے اور ہر ایک اپنے گمان و اعتقاد میں حق پر ہونگے کہا علما نے کہ مراد ان دو گروہوں سے تابعدار معاویہ اور علی کے ہیں جیسے کہ علی نے فرمایا اخواننا بغوا علینا او

یہبھی آیا ہو کہ ایک کو معاویہ کی جانب سے انکے پاس قید کرکے لائے ایک شخص نے انکی جماعت میں سے اُسکے حال پر تاسف کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مسلمان اچھا اسلام پر تھا
تھا فرمایا کیا کہتا ہو تو وہ اب بھی مسلمان ہو اور اس حدیث میں دلیل ہو اوپر بطلان قول خوارج کے کہ کہتے ہیں دونوں جماعتیں کافر ہیں اور اوپر بطلان قول روافض کے کہ کہتے ہیں
مخالف علی کے کافر ہیں ت اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ اُٹھائے جاوینگے یعنے پیدا ہونگے بڑے فسادی فریبی جھوٹے کہ جھوٹ بنا دینگے اللہ رسول
پر قریب تیس کے ف ع اور ایک حدیث میں تیس فرمائے اور یہان قریب تیس کے تو وہان بھی قریب ہی تیس کے مراد ہون مسامحۃً تیس فرمائے یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا
کہ اول وحی بطریق اجمال وابہام کے ہوئی ہوا اور پھر بقید تیس کے اور اسی طرح نہین منافی ہو یہ روایت روایت طبرانی کی عن ابن عمر ولا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا
اسلیے کہ مراد اس سے کثرت ہو یا تیس مقیدین ساتھ دعوی نبوت کے اور باقی بغیر اسکے اور احتمال ہو کہ ستر غیر تیس کے ہون کہ سب ستر ہو جائین واللہ اعلم ت ہر ایک
اُن مین سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہو اور قائم نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاویگا اور اٹھایا جاویگا علم ف ع یعنے نفع دینے والا کہ متعلق ہو کتاب و سنت کے
ساتھ مرنے علماے اہل سنت و جماعت کے بس بہت ہو نگے جاہل و بدعتی سوت عالم فوت عالم ہو ت اور نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ بہت ہو نگے زلزلے ف ع
یعنے حسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہو یا معنوی کہ وہ طرح بطرح کی بلائین ہین ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع مراد ہو اس سے زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین مین اور
خوش گذرے گی زندگانی بس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسے کہ خاصیت ہو زمانہ عیش و راحت کی کہ ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہو اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہوت اور قائم نہین
ہوگی قیامت یہان تک کہ پیدا ہونگے فتنے اور لڑائیان مسلمانون مین اور بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل ہو ف ع یعنے مراد ہرج سے قتل ہو کہ بسبب فتنہ کے وجود مین آویگا
اور یہ تفسیر کسی راوی نے کی ہو ت اور یہانتک کہ بہت ہو نگے درمیان تمہارے مال بس بہت بہت ہو نگے یہان تک کہ قلق مین ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ
قبول کرے صدقہ اسکا ف ع یہ جو عبارت ہو حدیث مین حتی یہم الخ کہ جسکا یہ ترجمہ لکھا اسمین کئی وجہین ہین اول تو یہ کہ یہم ساتھ پیش ی کے اور زیر ہ کے پڑھین اور رب ساتھ
نصب کے بنا بر اسکے کہ مفعول ہو یہم کا اور فاعل اُسکا من یقبل ساتھ حذف مضاف کے کہ فقدان ہو اور یہ روایت مشہور تر ہو اور معنے اسکے یہ ہین کہ بہت ہوگا مال یہانتک
کہ قلق مین ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈھنا اس شخص کا کہ قبول کرے اُسکے صدقہ کو یعنے بہت ڈھونڈھیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اسکے دے اور کم پاویگا
بسبب کم ہونے محتاجون کے دوسرے یہ کہ ساتھ زبر ی اور پیش ہ کے پڑھین یہم سے بمعنے قصد کے اور رب مرفوع اس صورت مین رب المال فاعل ہو اور من یقبل مفعول
یعنے یہان تک کہ قصد کرے اور بہت ڈھونڈھے صاحب مال اُس شخص کو کہ لیوے صدقہ اسکا اور تیسرے یہم ساتھ زبر ی اور پیش ہ کے اور رب منصوب ہم سے بمعنے غمگین
کرنے کے اور یہ متعدی بھی آیا ہو کذا فی القاموس یعنے غمگین کریگا صاحب مال کو نہ پانا فقیر کا کہ قبول کرے اُسکے صدقہ کو ت اور یہان تک کہ پیش کریگا مال یعنے وہ مال کہ ارادہ
کرتا ہو اُسکے اللہ دینے کا روبرو اُس شخص کے کہ گمان کرتا ہو اُسکے قبول کرنیکا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اُس مال کو اسپر نہین حاجت مجھکو اسکی یعنے بسبب غنائے قلبی اور
ظاہری کے یہ کہیگا اور یہان تک کہ فخر کرینگے لوگ بیچ بنانے لنبی عمارتون کے ف ع جیسے اسوقت مین کہ لوگ فخر کرتے ہین بڑے بڑے مکان بنانے کا اور جو مکان
کہ بھلائیون کے ہین انکو ڈھا دیتے ہین اور انکو گھر اور باغ وغیرہ سیر کے مکان ٹھہراتے ہین ت اور یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا اے کاش کہ ہوتا مین جگہ اسکے
ف ع یعنے بسبب کثرت غم اور فکرون امور دین کے یا بسبب کثرت بلاؤن اور فتنون کے یہ آرزو کریگا کاش کہ مین مردہ ہوتا نہ دیکھتا یہ فتنے ت اور یہان تک کہ نکلیگا آفتاب
مغرب کی طرف سے ف ع شرح اسکی بیچ باب العلامات مین بین یدی الساعۃ کے آویگی اور اُسدن سے توبہ کے دروازے بند ہوجاوینگے بعد اسکے توبہ قبول نہین ہونے کی جیسے کہ
فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے اور دیکھین گے اُسکو آدمی ایمان لاوینگے سب اور امر آخرت ظاہر ہو جاویگا پس یہ وقت ہو کہ نہین نفع دیگا کسی نفس
کو ایمان لانا اُسکا اُس روز ایسا نفس کہ ایمان نہ لایا تھا پہلے اُسدن کے اور نہ نفع دیگا کسب کرنا نفس کا نیکی کو اپنے ایمان مین اگر کسب کی تھی پہلے اُس روز کے ف ع اور
بعضون نے کہا تقدیر اسکی یہ ہو کہ نہین نفع دیگا نفس کو ایمان اُسکا اور نہ کسب کرنا اُسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تھا پہلے سے یا نہ کسب کی تھی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہو یعنے
نہین نفع دیگا اُس نفس کو ایمان لانا اُسکا اور توبہ اُسکی گناہون سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کے لیے ہو پس گویا کہ فرمایا کہ نہین نفع دیگی اُسکو توبہ شرک سے اور نہ توبہ

[illegible]

گناہوں سے ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنے نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہے قیامت کا اس حالت میں کہ کھولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے ف ع یعنے بیچنے خریدنے
کے لیے اور اضافت کپڑے کی ایک کی طرف ان دونوں میں سے اسلیے ہے کہ وہ مالک اسکا ہے اور دوسرے کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اسکا ہے ت پس خرید و فروخت
نہیں کرچکینگے اسکو اور نہیں لپیٹینگے اسکو اسی حال میں ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پھرا ہوگا ایک شخص ساتھ دودھ اونٹنی اپنی کے
پس نہ پیویگا اسکو ف ع یعنے اونٹنی کا دودھ لے کر لایا ہوگا اور ہنوز اسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہونچیگی ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حالت میں کہ ایک شخص لیپتا اور
درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنے تاکہ جانوروں کو اسمیں پانی پلاوے پس نہیں پلایا ہوگا اسمیں کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حالت میں کہ تحقیق اٹھایا ہوگا
آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنے کے پس نہ کھا سکیگا اسکو کہ قیامت آپہونچیگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے قیامت یکایک آجاویگی لوگ کاروبار میں ہونگے کہ اچانک
اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہے کہ اس سے سب مرجاوینگے لیکن علامتیں پہلے اسکی دیکھینگے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما
نعالھم الشعر وحتی تقاتلوا الترک صغار الاعین حمر الوجوہ ذلف الانوف کان وجوہھم المجان المطرقۃ متفق علیہ) اور روایت ہے انہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑوگے تم ایک قوم سے کہ پاپوشیں انکی چمڑوں بال والوں و باغت کیے ہوؤں کی ہونگی اور یہاں تک کہ لڑوگے تم ترکوں سے
ف ت کہ اولاد یافث بن نوح کی ہیں اور ترک نام پدر کلاں انکے کا ہے اور صورت انکی یہ ہے ت چھوٹی آنکھوں والے سرخ چہرے چپٹی ہوئی ناکیں گویا کہ منہ انکے سپریں ہیں چمڑوں تہ
بتہ کی ف ع مجان ساتھ زیر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کی کہ میم کے زیر سے ہے یعنے سپر کے اور شباہت دی انکے منہوں کو ساتھ سپر کے بسبب پھیلے ہوئے ہونے انکے
کے اور انکے گول ہونے کو ساتھ مطرقہ یعنے سپر چمڑے تہ بتہ کے بسبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت انکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا خوزا وکرمان من الاعاجم حمر الوجوہ فطس الانوف صغار الاعین وجوہھم المجان المطرقۃ نعالھم الشعر رواہ البخاری وفی روایۃ لہ عن
عمرو بن تغلب عراض الوجوہ) اور روایت ہے انہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوز اور کرمان سے
کہ عجمیوں میں سے ہیں ف ع خوز ساتھ پیش خ اور جزم واو کے آخر میں ز ہے نام ایک گروہ ہے رہنے والوں بلاد خوزستان سے اور کرمان ساتھ زیر اور زبر کاف کے نام ایک شہر معروف
کا ہے درمیان فارس اور سجستان کے ت اور صفت خوز اور کرمان کی یہ ہے کہ سرخ منہ پست بینی کوچک چشم منہ انکے مانند سپروں توبرتو کے پاپوشیں انکی بال وار نقل کی یہ بخاری
نے اور ایک روایت بخاری کی ہیں عمرو بن تغلب سے بجائے سرخ منہ کے چکلے منہ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی
یقاتل المسلمون الیہود فیقتلھم المسلمون حتی یختبی الیہودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر والشجر یا مسلم یا عبد اللہ ہذا یہودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیہود
رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگے مسلمان یہودیوں سے پس مارینگے یہودیوں
کو مسلمان یعنے غالب آوینگے اوپر مسلمان یہاں تک کہ چھپے گا یہودی پیچھے پتھر کے اور درخت کے پس کہیگا پتھر اور درخت یعنے دونوں یا ایک انمیں سے اے مسلمان
اے بندے اللہ کے یہ ہے یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد ف ع یہ استثنا ہے درخت سے یعنے سب درخت آگاہ کرینگے مگر غرقد نہیں کرنے کا اور غرقد
ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہے اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتے ہیں اضافت اسی کی طرف کرتے ہیں اسی لیے کہ اگلے زمانہ
میں یہ درخت وہاں بہت تھے اور یہ درخت یہودی کو کہ ساتھ اسکے پناہ لاویگا ظاہر نہیں کریگا اور نشان نہیں دیگا اور پوشیدہ رکھیگا ت اسلیے کہ وہ درخت یہودیوں کا
ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ع اور اسکو انکے ساتھ ایک نسبت ہے کہ حقیقت اسکی سوائے خدا اور رسول اسکے کے نہیں جانتے اور کہا ہے بعضوں نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنے دجال
کے جبوقت کہ لڑینگے مسلمانوں سے وہ یہودی کہ تابع ہونگے دجال کے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان
یسوق الناس بعصاہ متفق علیہ) اور روایت ہے انہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہونے کی قیامت یہاں تک کہ نکلیگا ایک
شخص قحطان میں سے ف ع قحطان ساتھ زبر قاف اور جزم حے کے ابو الیمن ہے ت ہانکیگا وہ شخص لوگوں کو ساتھ لاٹھی اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع

یہ کنایہ ہے اس سے کہ اطاعت کرینگے لوگ اُسکی اور اتفاق کرینگے اسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اُنپر اور مسخر کریگا اُنکو اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت ہانکنے کی ہو ساتھ عصا کے اور کہا بعضون نے کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اُسکو جہجاہ جیسے کہ آگے آتا ہے ذکر اُسکا (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین تمام ہونگے دن اور رات یعنے نہین منقطع ہونے کا زمانہ اور نہین آنے کی قیامت یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اُسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہے یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے فـ موالی ساتھ زبر میم کے جمع ہے مولی کی یعنے غلام اور معنے یہ ہین یہان تک کہ وہ ہوگا حاکم لوگون پر کہا جاویگا اُسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نے اور بعضے نسخون مین جہجاہ ساتھ دو ہیون کے اور بعضون مین جہجا ساتھ حذف ہ اخیر کے ہے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کے ہے نقل کی یہ مسلم نے فـ آل کسری مین لفظ آل کا زائد ہے یا مراد ہے اس سے اہل و تابعدار اُسکے اور کسری ساتھ زیر اور زبر کاف کے معرب خسرو کا ہے اور بادشاہ فارس کو کسری کہتے ہین جیسے بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو تبع ساتھ زیر فاف کے اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہے مدائن مین کہ اہل فارس اُسکو سفید کوشک کہتے ہین اور اب بنائی گئی ہے جگہ اُسکی مسجد مدائن مین اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمرؓ کے نکالا گیا (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچھے اُسکے فـ ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہے یعنے قریب ہے کہ ہلاک ہوگا ملک اُسکا اور صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقیق وقوع اور قرب اُسکی کے یا دعا و تفاول ہے بت پس نہوگا کسری بعد اُسکے فـ یعنے بعد کسری کے کہ موجود تھا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معنے یہ ہین کہ نہین مالک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگے اُسکے مسلمان بعد اُسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اُسوقت فرمائی کہ خسرو نے نامہ آنحضرت کا پھاڑ ڈالا تھا اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتے ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اُسکے اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانے اُنکے راہ خدا مین اور نام رکھا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فـ اور یہ عطف ہے قال رسول اللہ پر یعنے کہا راوی نے اور نام رکھا آنحضرت نے الخ چونکہ پہلے کلام مین اشارہ تھا طرف اُسکے کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور لینا اُنکے خزانون کا ہوگا ساتھ لڑائی کے اور اکثر ہوتی ہے لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا آپ نے صحابہؓ کو ساتھ جائز ہونے اُسکے کے تاکہ نہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیل غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کرنے مین ساتھ دشمنون کے فریب اور حیلہ روا ہاتے ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل رکھتے ہین جیسے کہ اپنے لشکر کو حیلون سے دشمن کی آنکھون مین بہت دکھاوین یا سعر کرین ایک طرف جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلے گئے اور جنگ نہین کرینگے اور جب غافل ہون اُنپر یکایک جا پڑین اور مانند اُنکے حیلہ کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھ پیش اور زبر خ کے اور جزم دال کے اور زیر اُسکے کے بھی آیا ہے اور ساتھ زبر خ اور جزم دال کے فصیح تر ہے (وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بھتیجا ہے سعد ابن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہے اسلام لایا فتح مکہ مین کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگے یعنے بعد میرے جزیرہ عرب سے فـ یعنے ولایت عرب سے اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریا نے اُسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے پس معنے یہ ہین کہ جنگ کروگے بقیہ جزیرہ سے یا سارے جزیرہ سے باین حیثیت کہ نہین چھوڑا جاویگا کافر اُسمین بت پس فتح کریگا اُسکو اللہ تعالی تمہارے ہاتھ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اُسکو اللہ پھر جنگ کروگے روم سے پس فتح کریگا اُسکو خدا تعالی پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اُسپر اللہ نقل کی یہ مسلم نے فـ یعنے اُسکو مقہور مغلوب کریگا اور ہلاک کرنا اُسکے ہاتھ آگیا ہوگا تمہارے ہاتھ لگے گا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسی کے ہاتھ سے کہ وہ اترینگے مسلمانون کی مدد کے لیے اور خطاب اسمین صحابہ کو گر

اور مراد اس سے روح ہے عن عوف بن مالک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة تبوک وهو فی قبة من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعة موتی ثم فتح بیت المقدس
ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتی یعطی الرجل مائة دینار فیظل ساخطا ثم فتنة لا یبقی بیت من العرب الا دخلته ثم هدنة تکون بینکم وبین بنی
الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایة تحت کل غایة اثنا عشر الفا رواه البخاری اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیچ غزوہ تبوک کے کہ نام ایک جگہ کا ہے زمین شام سے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑے کے خیمہ میں تھے فرمایا گن تو چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت سے یعنی یہ چھ
چیزیں علامات قیامت سے جان کہ پہلے اسکے واقع ہونگی اول مرنا میرا کہ جب تک تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسرے فتح ہونا بیت المقدس کا ف یعنی جب تک
بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگے قیامت قائم نہیں ہوگی اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کے بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش میم اور زبر قاف
اور دال مشدد کے بروزن معظم کے ت تیسرے وبا عام کہ پیدا ہوگی تم میں مانند بیماری بکریوں کے ف قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کے بیماری ہے کہ مواشی میں پیدا ہوتی ہے
اور یکایک وہ مر جاتے ہیں اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین روز کے عرصہ میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور لشکرگاہ مسلمانوں کا اسوقت عمواس تھا
اور اسی لیے اسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور یہ اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھے بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہاں تک کہ دیے جاوینگے مرد کو سو دینار پس
ہوگا ناراض اور قلیل دیکھیگا اسکو ف یہ حضرت عثمان کی خلافت میں وقت فتح کے ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا
اثر اور شر اس فتنہ کا اس گھر میں ف لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمان کا ہے یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے ہوئے ت چھٹے صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور بنی
روم کے ف بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا ل بعضی ت پس عہد شکنی کرینگے وہ پس آوینگے تم پر
نیچے اسی نشانوں کے ف لفظ غایۃ ساتھ غین معجمہ اور ی کے نشان کہ جنگ میں ہمراہ سرداروں کے ہوتے ہیں اور بعضے روایتوں میں غابہ ساتھ ب موحدہ کے آیا ہے
معنے بیشہ کے تشبیہ دی اس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھ بیشہ کے ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کی یہ بخاری نے ف مقصود بیان کرنا
انتہائی لشکر کا ہے وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی ینزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینة من خیار اہل الارض
یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلهم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونهم فینهزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم ابدا
ویقتل ثلثهم افضل الشهداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیة فبینما هم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفهم بالزیتون اذ صاح فیهم الشیطان
ان المسیح قد خلفکم فی اهلیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاءوا الشام خرج فبینما هم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوة فینزل عیسی بن مریم
فامهم فاذا راه عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لانذاب حتی یهلک ولکن یقتله اللہ بیده فیریهم دمه فی حربته رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ اترینگے روم اعماق میں ف اعماق ساتھ زبر ہمزہ کے نام ایک جگہ کا اطراف مدینہ
میں سے ت یا دابق میں ف دابق ساتھ زبر ب کے اور کبھی زیر بھی دی جاتی ہے نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ سے اور صحاح میں ہے کہ وہ دونوں موضع ہیں اور اطراف
شام کے ت پس نکلیگا طرف انکی ایک لشکر مدینہ سے ف عجب کہا ابن ملک نے کہ کہا بعضوں نے کہ مراد مدینہ سے حلب ہے اور اعماق اور دابق دو
موضع ہیں قریب اسکے اور بعضوں نے کہا مراد مدینہ سے دمشق ہے اور کہا ازہار میں کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ
مدینہ منورہ خراب ہوگا اسوقت میں ت بہتر ہیں لوگوں زمین کے سے اس دن ف من خیار الخ بیان ہے جیش کا اور لفظ اس دن سے احتراز ہے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے ت پس جس وقت کہ صف باندھینگے واسطے لڑائی کے یعنی کہینگے روم خالی کر دو جگہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگوں کے کہ بندی کر لے گئے ہیں ہم میں سے
ف یعنی ہم نے انسے قید کیے ہیں مسلمانوں نے کہ جہاد کیا ہے ہم پر اور اسیر کیا ہے ایک جماعت کو ہم میں سے انکو ہمارے سپرد کر دو تاکہ ہم انسے بدلا لیں یہ غرض
فریب دینا مسلمانوں کا اور تفرقہ ڈالنی انکے بیچ میں ہے ت پس کہینگے مسلمان قسم ہے اللہ کی نہیں خالی کرینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بھائیوں

اپنے کے اونہین چھوڑ دینگے ہم تمکو ساتھ اُنکے پس لڑینگے سلمان روم سے پس شکست کھاوینگے تہائی سلمان اور بھاگ جاوینگے نہین رجوع کریگا اللہ تعالے ساتھ رحمت
کے اُنپر کبھی ف ع یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور عذاب رہیگا اُنپر ہمیشہ ت اور مارے جاوینگے تہائی اُنکے وہ بہترین شہدا کے ہونگے نزدیک خدا کے اور
فتح کرینگے تہائی سلمان باقی یعنے روم کے شہرون کو نہین فتنہ مین ڈالے جاوینگے کبھی ف ع یعنے نہین مبتلا کیے جاوینگے کسی بلا مین اور نہین امتحان کیے جاوینگے
ساتھ مقاتلہ کے یا نہین عذاب دیے جاوینگے کبھی اسمین اشارہ ہے خاتمہ بخیر ہونے انکا ت پھر فتح کرینگے قسطنطنیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہے مشہور ساتھ پیش قاف کے
اور جزم سین اور پیش طا اور جزم نون کے بعد اُسکے طا مکسور اور ی ساکن بعد اُسکے نون مفتوحہ پہلے ت کے اور بعضون نے ساتھ زیادتی ی مشددہ کے بعد نون کے
کے تصحیح کی ہے چنانچہ اکثر مشکوٰۃ کے نسخون مین اسی طرح ہے اور بعضے نسخون مین ساتھ زیادتی ی مخففہ کے بدلے ی مشددہ کے اور ان دونون صورتون مین نون اخیر کو زیر ہوگی اور یہ
بڑا شہر ہے روم کے شہرون سے کہ دار السلطنۃ روم کا ہے اور اسکو استنبول بھی کہتے ہین اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت سے ہے اور کہا ترمذی نے کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کے
زمانہ مین فتح ہوئی اور نزدیک نکلنے دجال کے بھی فتح ہوگی جیسے کہ فرمایا ت پس اُسوقت کہ تقسیم کرتے ہونگے سلمان غنیمتین حال آنکہ لٹکائی ہونگی تلوارین اپنی درخت زیتون
پر ناگہان آواز دیگا اُن مین شیطان یہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچھے تمھارے آیا تمھارے اہل و اولاد مین پس نکلینگے یعنے لشکر مدینہ کا یہ خبر سنتے ہی قسطنطنیہ سے اور یہ خبر شیطان
کی جھوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگے سلمان شام مین نکلیگا دجال ف ش ظاہر ہے کہ مراد شام سے قدس ہے کہ وہ اسی مین سے ہے اسلیے کہ بعض روایات مین
تصریح ہے ساتھ اسکے ت پس اُسوقت یہ تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرینگے صفین ناگہان قائم کیجاویگی نماز ف اور نسخہ صحیحہ مین اقیمت ساتھ الف کے ہے یعنے وقت
تکبیر کہنے موذن کے نماز کے لیے ت پس اُترینگے عیسی ابن مریم ف یعنے آسمان سے اوپر منارہ مسجد دمشق کے پھر آوینگے قدس مین ت پس امام ہونگے حضرت
عیسے مسلمانون کے ف ع نماز مین اور جماعہ مسلمانون سے امام مہدی بھی ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ آگے بڑھاوینگے امامت کے لیے حضرت عیسی امام مہدی کو اور
سبب یہ بیان کرینگے کہ نماز تمھارے ہی لیے قائم کی گئی ہے اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین امیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور موید ہون پھر بعد اسکے
امامت کرتے رہینگے عیسی انکی ہمیشہ پس اس فرمانے مین کہ امام ہونگے تغلیب ہے یا کرینگے امامت مجازًا یعنے امر کرینگے اُنکے امام کو امامت کا اور ہوگا دجال اُسوقت گھیرے
ہوے مسلمانون کو ت پس جب دیکھیگا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنے دجال گھلنے لگیگا جیسا نمک گھلتا ہے پانی مین پس اگر چھوڑ دین حضرت عیسی اسکو بحال خود اور
نہ ماروالین گے البتہ گھلجاوے یہان تک کہ مرجاوے وہ بن مارے ولیکن قتل کریگا اسکو خدا تعالی حضرت عیسی کے ہاتھ پر یعنے حکم اور ارادہ الٰہی مین یون ہے کہ ہلاک
اسکا حضرت عیسی کے ہاتھ پر ہو تقبل پس دکھاوینگے عیسی انکو یعنے سلمانون کو یا کافرون کو یا سب کو خون دجال کا اپنے نیزے مین نقل کی یہ مسلم نے (وعن
عبد اللہ بن مسعود قال ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ ثم قال عدو یجمعون لاھل الشام ویجمع لھم اھل الاسلام یعنی الروم فیتشرط المسلمون
شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یحجز بینھم اللیل فیفیء ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ ثم یتشرط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی
یحجز بینھم اللیل فیفیء ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ ثم یتشرط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یمسوا فیفیء ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب
وتفنی الشرطۃ فاذا کان یوم الرابع نھد الیھم بقیۃ اھل الاسلام فیجعل اللہ الدبرۃ علیھم فیقتتلون مقتلۃ لم یر مثلھا حتی ان الطائر لیمر بجنباتھم فلا یخلفھم حتی یخر میتا
فیتعاد بنو الاب کانوا مائۃ فلا یجدونہ بقی منھم الا الرجل الواحد فبای غنیمۃ یفرح او ای میراث یقسم فبینما ھم کذلک اذ سمعوا ببأس ھو اکبر من ذلک فجاءھم
الصریخ ان الدجال قد خلفھم فی ذراریھم فیرفضون ما فی ایدیھم ویقبلون فیبعثون عشرۃ فوارس طلیعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اسماءھم
واسماء آبائھم والوان خیولھم ھم خیر فوارس او من خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذ رواہ مسلم) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ تحقیق قیامت نہین
قائم ہوگی یہان تک کہ نہ بانٹی جاویگی میراث ف ع یعنے بسبب کثرت مارے جانے مسلمانون کے یا بسبب اٹھ جانے شرع کے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے
زمانہ مین یا بسبب کثرت دیون کے نوبت تقسیم کی نہین پہونچنے کی ت اور خوش کیے جاوینگے یعنے نہین خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کے ف ش یا تو بسبب

نہ ملنے کے یا بسبب خیانت کے پس نہیں خوش ہونگے ساتھ اُسکے اہل دیانت ت پھر کہا ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کے کہ دشمن یعنے کافر جمع کرینگے لشکر واسطے قتال اہل شام کے اور جمع کرینگے واسطے قتال اُن دشمنوں کے مسلمان بھی لشکر مراد ہو دشمن سے روم پس انتخاب کرینگے اور جینیں گے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجینگے تا جنگ کرے اور مرجاوے نہ پھرے وہ فوج مگر غالب اور فتحیاب ف م ۃ یہ جملہ صفت کا شرطہ ہے بضمہ شین و ضمہ ہو شرطہ کی اور معنے یہ ہیں کہ مسلمان بھیجینگے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں اور ثابت رہیں یہاں تک کہ مارے جاویں یا غالب آویں شرطہ ساتھ پیش شین اور زبر را اور جزم اسکے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہو واسطے مرنے کے اور تشرط باب تفعل سے نکالا گیا ہے اسی سے اور یشترط باب افتعال سے بھی روایت ہے ت پس لڑینگے مسلمان و کافر یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات اور باز رکھے گی انکو لڑائی سے پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک یعنے دونوں فریق میں سے غیر غالب یعنے اور غیر مغلوب ہونگے اور فنا ہو جاویگی یعنے ماری جاویگی وہ فوج کہ پہلے بھیجی گئی تھی لڑنے کے لیے ف ع یہاں شرطہ بمعنے جنس کے ہے یعنے جماعت کی اگلی فوجیں ماری جاوینگی حاصل یہ کہ اور فوجیں طرفین کی پھر آوینگی اور نہیں ہوگا غلبہ کسی کو دوسرے پر اور اگلی فوجیں طرفین کی فنا ہو جاوینگی والا ہو غلبہ انکے لیے کہ فنا ہو اگلی فوج انکی حالانکہ کہا ہے کہ ہر ایک غیر غالب ہوگی پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو واسطے مرنے کے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنے کے لیے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہاں تک کہ شام کرینگے پس پھرینگے مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پس جب ہوگا دن چوتھا اٹھینگے اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کے باقی اہل اسلام پس کر دیگا اللہ تعالیٰ شکست کفار پر ف دبرہ ساتھ زبر دال مہملہ اور بے موحدہ کے اسم ہے ادبار سے اور روایت کیا گیا ہے دابرۃ بھی اور معنے دونوں کے ہزیمت یعنے شکست کے ہیں ت پس لڑینگے لڑنا کہ نہیں دیکھا گیا ہے مانند اسکے یہاں تک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنے کا انکے جوانب و نواحی پر پس نہیں پیچھے چھوڑیگا انکو یعنے نہیں تجاوز کریگا اُنسے یہاں تک کہ گر پڑیگا زمین پر مردہ ف ع یعنے اگر جانور اڑیگا ان مردوں پر تو نہیں پہونچنے کا انکے آخر تک یہاں تک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب انکی بدبو کے یا بسبب درازگی مسافت کے اس طرف سے اس طرف تک جاویگا اڑنے سے اور گر پڑیگا مر کر ت پھر گنینگے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے سو ف ع یعنے ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی میں سب اسمیں قرابتی ایک جد کی ہو وہ جو اپنے کو شمار کرینگے تو تھے سو ت پس نہ پاوینگے اس عدد سو کو کہ باقی رہا ہو مگر ایک مرد ف ع خلاصہ معنی کا یہ ہے کہ وہ شروع کرینگے گننا نفسوں اپنے کا پس غرض کرینگے ہر جماعت گنتا اقارب اپنے کا پس نہیں پاوینگے سو میں سے مگر ایک بسبب بہت مارے جانے کے ت پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگے ف ع

لفظ فبای میں ف تفریعیہ ہے یا فصیحہ ہے طیبی نے کہ یہ جزا ہے شرط محذوف کی مبہم فرمایا پہلے ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث و لا یفرح بغنیمۃ اس حیثیت سے کہ متعلق کہا اسکو پھر بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے عدو الخ باین طریق کہ یہ مقید ہو ساتھ اس صفت کے یعنے تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سے اسلیے نہیں ہوگی کہ جہاں اتنے مارے جاویں وہاں تقسیم کہاں اور خوشی کہاں پس اس صورت میں صحیح ہوگا یہ کہ کہا جاوے پس جب ہو لیا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہونگے انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس اُسوقت میں کہ وہ ہونگے اسطرح ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر اور سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سے پھر آویگی مسلمانوں کو آواز یعنے فریاد کی یہ کہ دجال پیچھے انکے آیا ہے انکی اولاد میں پس چھوڑ دینگے اور ڈالدینگے اُس چیز کو کہ بیچ ہاتھوں انکے کے ہے یعنے غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل عیال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کے پس بھیجینگے دس سوار تا مطلع ہوں حال دشمن کے سے ف ع لفظ طلیعہ بروزن کریمہ کے وہ شخص کہ بھیجا جاوے تا کہ مطلع ہو حال دشمن کے سے مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنے فاعل کے برابر ہو اسمیں واحد اور جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق البتہ میں جانتا ہوں نام اُن دس سواروں کے اور نام انکے باپوں کے اور رنگ انکے گھوڑوں کے ف ع اسمیں معجزہ ہے حضرت کا اور دلیل ہے اسپر کہ علم اللہ تعالیٰ کا محیط ہے ہر چیز کی کلیات و جزئیات کو وہ بہترین سواروں کے ہیں فرمایا بہترین سواروں میں سے ہونگے پشت زمین پر اسدن نقل کی یہ مسلم نے (۲) عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

ہل سمعتم بمدینۃ جانب منہا فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا نعم یا رسول اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوہا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤہا نزلوا فلم یقاتلوا
بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبیہا قال ثور بن یزید الراوی لا اعلمہ الا قال الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
فیسقط جانبہا الآخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لہم فیدخلوہا فیغنمون فبینما یقتسمون المغانم اذ جاءہم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون
کل شیء ویرجعون رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سنا ہے تمنے ایک شہر کہ ایک جانب اُسکے جنگل میں ہے اور ایک دریا میں
کہا صحابہ نے ہاں رسول اللہ سنا ہے ہمنے ف ع کہا ایک شارح نے کہ یہ شہر روم میں ہے کہا بعضوں نے ظاہر ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت
سے انتہی اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو ملکہ ظاہر یہی ہے اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھ بہت سے کثرت دشمنوں کے اور یہ شہر فتح ہوگا نزدیک تہلیل وتکبیر سے ت فرمایا
حضرت نے کہ برپا نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ جنگ کرینگے اُس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق میں سے ف ع کہا مظہر نے کہ گروہ شام کے اولاد
اسحاق سے ہیں اور وہ مسلمان تھے انتہی اور احتمال ہے کہ اُنکے ساتھ اور بھی ہوں سوائے اُنکے اولاد اسمعیل میں سے کہ وہ عرب ہیں یا غیر اُنکے اور مسلمان اور اختصار کیا
اُنکے ذکر پر از راہ غلبہ دینے اُنکے کے اوپر کہ سوائے اُنکے ہیں اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہوں ت پس جب آوینگے اولاد اسحاق اس شہر پر بارادہ جنگ کے اُترینگے یعنے
نواحی اُس شہر میں محاصرہ کر کر اُسکے رہنے والوں کو پس جنگ نہیں کرینگے اس شہر والوں سے ساتھ ہتھیاروں کے اور نہ پھینکینگے طرف اُنکے تیر ف ع یہ تخصیص بعد تعمیم
کے ہے واسطے تاکید افادہ عموم نفی کے بلکہ ت کہینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو جانبوں اُسکے میں سے یعنے ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید
نے کہ راوی اس حدیث کا ہے نہیں گمان کرتا میں ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا میں ہے یعنے جزم نہیں مجکو اسکا گمان ہے کہ یوں کہا پھر کہینگے مسلمان دوسری بار لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اُسکی یعنے جو کہ جنگل میں ہے پھر کہینگے تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کھیجاویگی اُنکے لیے پس داخل
ہونگے اُسمیں پس لوٹینگے یعنے جو کچھ کہ اُسمیں ہوگا پس اُسوقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ ناگہان آویگی اُنکو آواز یا آواز کرنے والا پس کہیگا آواز کرنے والا کہ تحقیق دجال نکلا
پس چھوڑ دینگے ہر چیز کو یعنے غنیمت وغیرہ کو اور پھر ینگے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جلدی سے دجال کے لڑنے کے لیے الفصل الثانی فصل دوسری عن معاذ
بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمۃ وخروج الملحمۃ فتح قسطنطینیۃ وفتح قسطنطینیۃ خروج
الدجال رواہ ابو داود روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کمال آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونے مدینہ کے ہوگی
ف اسلیے کہ آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کے ہوگی کہ نصاری ہیں اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہے اور اشتقاق یثرب کا ثرب سے
ہے یعنے ہلاک کے یا نام ایک کافر کا ہے کہ ابتداء میں اُسنے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے جو منع فرمایا ہے یہ کہنا پہلے اُس نہی کے ہے ت اور خراب ہونا یثرب کا سبب
نکلنے اور پیدا ہونے فتنہ اور جنگ عظیم کا ہے کہ ہوگا اوپر ذکر ہوا کہ اسمیں سو میں سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اس جنگ کا فتح ہونا قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا قسطنطنیہ
کا سبب اور علامت نکلنے دجال کی ہے نقل کی یہ ابو داود نے مراد یہ ہے کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسرے کے اس ترتیب مذکور سے واقع ہونگے اور ہونا پہلے کا
علامت پیدا ہونے دوسرے کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سے واقع ہو کہا طیبی نے اگر تو کہے کہ بیان کیا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث
میں کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا اُنمیں کہ دجال تمہارے پیچھے آیا تمہارے اہل میں پس نکلینگے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونوں میں جواب
اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گردانا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی نہ یہ کہ وہ پیچھے اُسکے نکلیگا بغیر فصل کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا بازر
رہیں تقسیم کرنے غنیمت کے سے چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الملحمۃ العظمی وفتح قسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشہر رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے اُنہی معاذ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے ف ع مراد بڑی جنگ سے کہا

بعضوں نے وہ بڑے بیس کئے جاوینگے ایک باپ کی اولاد اور تعین پائینگے سو مین سے مگر ایک جیسے کہ اوپر گذرا مگر ظاہر تر یہ ہو کہ مراد اس سے فتح اس شہر کی ہو فقط تو گا
بسبب عظمت اسماء الحسنی کے جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ کی میں گذرا اور سات مہینوں میں ہو مراد ان چیزوں کا فرمایا تو یہ باعتبار متوجہ ہونے مسلمانوں کے ہر طرف
دونوں شہروں کے اور ظہور دجال کے اور یہ باعتبار فتح ان دونوں کے ہیں دجال پہنچ آویگا نکے بغیر تراخی کے درمیان ان دونوں کے (وعن عبد اللہ بن بسر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الملحمۃ وفتح المدینۃ ست سنین ویخرج الدجال فی السابعۃ رواہ ابو داؤد وقال ہذا اصح) اور روایت ہو عبد اللہ بن بسر سے کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان اس جنگ بڑی کے اور فتح ہونے شہر کو روم کے یعنے قسطنطنیہ کے چھ برس مین اور نکلیگا دجال ساتوین برس مین فرمایا
اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین اختلاف فاحش ہو ولیکن یہ حدیث صحیح ہو جیسے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہو فقط اور حدیث سابق کی اسناد
مین کلام ہو اور بعضے راوی اسکے مجروح و مطعون ہین اور اسمین دلالت ہو کہ تعارض ثابت ہو اور صحیح متعین اور صحیح تر ہو جمع ہو اور حاصل ہو کہ درمیان ملحمہ عظمی اور درمیان
خروج دجال کے ہو سات برس کا صحیح تر ہو ہونے سات مہینے کے سے (وعن ابن عمر قال یوشک المسلمون ان یحاصروا الی المدینۃ حتی یکون ابعد مسالحہم سلاح وسلاح
قریب من خیبر رواہ ابو داؤد) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا قریب ہو مسلمان یہ کہ گھیرے جاوینگے مدینہ مطہرہ مین فقط یعنے دشمن گھیر لینگے اور یا بھاگین گے مسلمان
کفار سے اور جمع ہونگے درمیان مدینہ اور سلاح کے کہ نام ایک جگہ کا ہو قریب خیبر کے یا بعضے انکے داخل ہونگے مدینے کے اندر اور بعضے ثابت رہینگے گرد انکے نگہبانی کیلئے
اور بعضے ظاہر تر یہ ہو واسطے قول حضرت کے حتی یہانتک کہ ہوگا دور تر ین سرحدون انکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہو نزدیک خیبر کے نقل کی یہ ابو داؤد
نے سرحد کہ چند منزل ہو مدینے سے اور یہ تفسیر راوی نے کی ہو اور سلاح ساتھ زبر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہو انکو ساتھ رفع کے نیش سے بنا بر اسکے کہ اسم موخر ہو اور خبر
مقدم ہو اور ایک نسخہ مین ساتھ رفع اسکے کے تنوین سے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر کے ہو (وعن ذی مخمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون
الروم صلحا آمنا فتغزون انتم وہم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اہل النصرانیۃ الصلیب فیقول غلب
الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقہ فعند ذلک تغدر الروم وتجمع للملحمۃ وزاد بعضہم ویثور المسلمون الی اسلحتہم فیقتتلون فیکرم اللہ تلک العصابۃ
بالشہادۃ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہو ذی مخمر سے کہ خادم ہو حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے تھے نزدیک ہو کہ صلح کروگے
تم اے مسلمانو روم سے صلح با امن کہ طرفین غدر اور فتنہ سے نڈر ہونگے پس جنگ کروگے تم اے مسلمانو اور وہ رومی بالاتفاق دشمنوں سے کہ سوا تمہارے
ہین پس نصرت کیے جاؤگے تم یعنی مدد کریگا تمہاری اللہ تعالے اوپر اور غنیمت پاؤگے اور سلامت رہوگے یعنے زخمی ہونے سے اور مارے جانے سے پھر پھرو گے
یعنے دشمنوں کے پاس سے یہانتک کہ اترو گے تم اور اہل روم ایک سبزہ کی جگہ کہ ٹیلے ہونگے اسمین پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے چلیپا فقط
مراد اہل نصرانیت سے روم ہین اسلیے کہ روم دین نصرانیت پر تھے اور چلیپا ایک لکڑی مربع ہو کہ گمان کرتے ہین نصرانی کہ عیسی سولی دیے گیے ہین اوپر لکڑی
کے کہ اوپر اس صورت کی ہے پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئے چلیپا یعنے غالب آئے ہم بسبب برکت چلیپا کے پس غصے ہوگا ایک شخص مسلمانوں مین سے
یعنے بسبب اسکے کہ نسبت کی غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک اس قصے کے عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگے لوگون کو
جنگ کے لیے اور زیادہ کیا بعضے راویون نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیارون اپنے کے پس لڑینگے مسلمان انسے پس بزرگی
دیگا اللہ تعالے اس جماعت مسلمان کو ساتھ شہادت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اترکوا الحبشۃ ما ترکوکم
فانہ لا یستخرج کنز الکعبۃ الا ذو السویقتین من الحبشۃ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوڑ دو تم حبشیوں
کو اور ترکوں کو جب تک کہ چھوڑ رہین وہ تمکو اور تعرض نکرین تمسے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہو کہ نہین نکالیگا کعبہ کا گنج مگر ایک شخص صاحب دو پنڈلیون چھوٹی والا
حبشیون مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے فقط یعنے وہ امیر حبشی کا ہوگا مراد اس سے لشکر حبش کا ہو اور سویقہ تصغیر ساق کی ہو معنی پنڈلی کے اور چھوٹی پنڈلیاں

حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہیں اور مراد گنج سے کنج ہے خزانہ یعنی کعبہ کے کہا بعضوں نے کہ مخلوق ہے اسمیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہے وہ مال کہ بطور نذر کے آتا ہے انکو خادم وہاں کے جمع کرتے ہیں اور اور حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیوں کا حبشی میں سے اور نہیں معارض ہے یہ قول اللہ تعالی کے حرما امنا اسلیے کہ یہ قریب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہیں رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور ظاہر ترجیہ ہو کہ اللہ تعالی نے گردانا ہے اسکو حرم یا امن باعتبار غالب احوال کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند انکے کا یا مراد حرم یا امن گرداننے سے یہ ہو کہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے کہ وہ امن میں رکھیں انکو اور نہ تعرض کریں کسی سے اسمیں چنانچہ آیا ہے کہ رئیس زندیقوں کا قرامطہ میں سے جبکہ بیٹھا فساد سے یعنے قتل کرنے لوگوں کے سے اور خراب کرنے شہروں کے سے کہا اسنے کہ کہاں ہے کلام اللہ کا ومن دخله کان امنا پس کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ امن دو اسکو کہ داخل ہوا اسمیں اور نہ تعرض کرو اسکے اندر ساتھ لوٹنے اور قتل کرنے کے (وعن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دعوا الحبشة ما ودعوکم واترکوا الترک ما ترکوکم رواہ ابو داود) اور روایت ہے ایک شخص سے کہ آنحضرت کے صحابیوں میں سے ہے کہا چھوڑو تم حبشیوں کو جبتک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور چھوڑو تم ترکوں کو جبتک کہ چھوڑیں وہ تمکو نقل کی یہ ابو داود نے ف ح اگر کہیں کہ قرآن شریف میں حکم ہے قاتلوا المشرکین کافة علی العموم فرمایا ہے کہ مشرکوں سے قتال کرو جہاں ہوں حضرت نے یہ کیوں فرمایا کہ انکو چھوڑے رکھو جواب اسکا یہ ہے کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سے مخصوص اور خارج ہیں کہ اسلیے کہ شہر انکے بعید ہیں انکے شہروں میں اور اسلام کے شہروں میں دشت و بیابان بہت ہیں جبتک کہ وہ تعرض نہ کریں اور اسلام کے شہروں پر نہ آویں تعرض انسے نکرنا چاہیے اور اگر وہ سبقت کریں اور اسلام کے شہروں میں ساتھ قہر اور غلبہ کے آویں فرض ہوگا قتال انکا یا کہیں کہ آیہ ناسخ اس حدیث کی ہے اور حکم اس حدیث کا ابتداے اسلام میں تھا بسبب ضعف اسلام کے اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا (وعن بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یقاتلکم قوم صغار الاعین یعنی الترک قال تسوقونهم ثلث مرات حتی تلحقوهم بجزيرة العرب فاما فی السياقة الاولى فينجو من هرب منهم واما فی الثانية فينجو بعض ويهلك بعض واما فی الثالثة فيصطلمون او كما قال رواه ابو داود) اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے انسے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث کے کہ وہ حدیث ہے کہ لڑینگے تمسے قوم چھوٹی آنکھوں والی یعنے ترک ف ع یہ تغیر راوی سے ہے کہ وہ صحابی ہے یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانکو گے تم انکو تین بار یعنے ہونگے وہ مغلوب و مقہور بھاگنے والے کہ تم انکو بھگا دوگے یہانتک کہ پہونچاؤگے انکو جزیرہ عرب میں ف کہا بعضوں نے کہ یہ نام ہے عرب کے شہروں کا اسلیے کہ گھیرے ہوئے ہیں انکو دریا اور نہریں یعنے دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نے کہ وہ حجاز ہے اور یمامہ اور یمن ت پس پہلے ہانکنے میں نجات پاوینگے وہ شخص کہ بھاگے ترکوں میں سے اور پھر دوسرے ہانکنے میں نجات پاوینگے بعضے اور ہلاک ہونگے بعضے اور پھر تیسرے ہانکنے میں پس کاٹے جاوینگے اور جڑ سے اکھاڑے جاوینگے یا مانند اسکے فرمایا حضرت نے نقل کی یہ ابو داود نے ف ح یہ لفظ اس جگہ کہتے ہیں کہ حدیث کے معنے نقل کیے جاتے ہیں اور لفظ اسکی خاص نہیں ہوتی اور اسمیں نہایت وسعت ہے راوی کا (وعن ابی بکرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل اناس من امتی بغائط یسمونه البصرة عند نهر يقال له دجلة يكون عليه جسر يكثر اهلها ويكون من امصار المسلمين واذا كان فی آخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوه صغار الاعين حتى ينزلوا علی شط النهر فيتفرق اهلها ثلث فرق فرقة يأخذون فی اذناب البقر والبرية وهلكوا وفرقة يأخذون لانفسهم وهلكوا وفرقة يجعلون ذراريهم خلف ظهورهم ويقاتلونهم وهم الشهداء رواه ابو داود) اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتر ینگے لوگ میری امت میں سے زمین پست میں کہ نام رکھینگے اسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتھ زبر ب اور زیر اسکے کے اور جزم صاد کے اور زیر اسکے کے اور زبر بھی آئی ہے ت نزدیک ایک نہر کے کہ کہا جاویگا اسکو دجلہ ف دجلہ ساتھ زبر اور زیر دال کے نہر بغداد کی ت ہوگا اسپر پل بہت ہونگے اہل بصرہ کے اور ہوگا وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے طیبی نے حاشیہ شفا میں لکھا ہے کہ بصرہ مثلثہ الباء ہے اور زیر فصیح ہے شہر بنایا ہے اسکو عتبہ بن غزوان نے بیچ خلافت عمر رض کے اور اسمیں بت پرستی کبھی نہیں ہوئی اور اس قضیہ میں جو حدیث ابو داود میں صریح مذکور ہے نام بصرہ کا ہے اور علما نے کہا ہے کہ مراد اس سے بغداد ہے اس دلیل سے کہ دجلہ اور پل بغداد میں ہے نہ بصرہ میں اور شہر بغداد کا آنحضرت کے زمانہ میں نہ تھا

ہیئت پر کہ اب ہے نہ بنا تھا بلکہ قریے تھے متعدد و متفرق مضافات بصرہ سے اور منسوب اُسکی طرف اور آنحضرت نے از راہ معجزہ کے خبر دی اُسکے بننے کی اسلیے فرمایا ستمصر لفظ استقبال سے کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے اور بہت ہونگے رہنے والے اُسکے۔ اور یہ بھی ہے کہ ترک بصرہ میں واسطے لڑنے مارنے کے اس کیفیت مخصوص سے کہ مذکور ہوئی نہیں آئے تھے اور اہل تواریخ نے اسکو نہیں نقل کیا مگر بغداد میں البتہ آئے ہیں جیسے کہ معروف و مشہور ہے لیکن ذکر بصرہ کا حدیث میں اس سبب سے ہے کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کے شہر قدیم ہے کہ قریے اور وہ مواضع کہ بغداد اُسمین تھا ہے منسوب اُسکی طرف تھے اور بصرہ ایک موضع تھا باہر بغداد کے قریب اُسکے دروازہ کے کہا جاتا ہے اسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغداد کا ساتھ نام بعض اُسکے کے کہ بصرہ ہے یا بحذف مضاف یعنے بغداد البصرہ جیسے کہ کلام پاک اللہ تعالیٰ کے میں ہے واسئل القریۃ اور بعضے حدیث کے یہ ہیں کہ بعضے شخص میری امت میں سے اُترینگے نزدیک دجلہ کے اور مقام کرینگے وہاں اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانوں کے شہروں سے اور وہ بغداد ہے اور امصار جو کہا اشارہ کیا اُس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر بڑے شہر کو کہتے ہیں بعد اسکے مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہے ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانے میں آوینگے اس شہر والوں سے لڑنے کے لیے بیٹے قنطوراء کے ف ح یعنے ترک اور قنطوراء ساتھ زیر قاف اور جزم نون اور پیش طاء کے ساتھ الف مقصورہ کے اور کبھی ساتھ ممدودہ کے بھی آتا ہے نام ہے پدر کلان ترک کا کہ سب ترک اُسکی اولاد سے ہیں ت کہ منہ اُنکے چکلے ہونگے اور آنکھیں چھوٹی یہانتک کہ اُترینگے اس نہر کے کنارے پر پس متفرق ہونگے اس شہر کے لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلوں کی دموں میں اور جنگل میں ف ح یعنے اعراض کرینگے قتال سے اور مشغول ہونگے زراعت میں اور تلاش کرینگے بیلوں کو کھیتی کے لیے واسطے خلاصی پانے کے ہلاک سے بسبب اس عمل کے یا لادینگے اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چل دینگے جنگل کو تا اونکے شر سے نجات پاویں ت اور ہلاک ہوگا یہ فرقہ ف ح اور اُنکی شر سے بسبب اس حیلہ کے نجات نہیں پانے کے اسلیے کہ آگ مشرکوں کے فتنہ کی ایسی نہیں بھڑکے گی کہ اس حیلہ سے بجھا سکیں اور ایک فرقہ طلب کریگا امان بنی قنطوراء سے واسطے جانوں اپنی کے اور ہلاک ہونگے ف ح یعنے اُنکے ہاتھوں سے اور شاید کہ مراد اس فرقہ سے مستعصم باللہ خلیفہ ہو اور ہمراہی اُسکی مسلمان ہیں کہ طلب کی اُنھوں نے امان اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے اور ہلاک ہوئے اُنکے ہاتھوں سے کہ مار ڈالا اُنھوں نے اُنکو کسی کو باقی نہیں چھوڑا اور کہا ایک شارح نے کہ اگر ارادہ کیا نبی نے بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد تھا قریہ حضرت کے عہد میں بصرہ کے قریوں میں سے از راہ اطلاق کرنے اسم جز کے کل پر تو واقع ہوچکا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سے بصرہ معہودہ تو شاید کہ وہ واقع ہو بعد اسکے اسلیے کہ نہیں سنا گیا ہے کہ کفار ترک آئے ہوں اُسمیں کبھی قتال کے لیے ت اور ایک فرقہ گردانے گا اپنی اولاد و عورتوں کو پیچھے پشتوں اپنی کے ف ح یعنے تغافل کرینگے اُنسے اور قطع کرینگے علاقہ مہر و محبت کا اُنسے یا اپنے پیچھے پھینکینگے اور ہمراہ لیجاوینگے ت اور لڑینگے ترکوں سے اور مارے جاوینگے اکثر اُنکے اور وہ ہونگے شہید نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح حقیقی کامل شہادت میں کہ بیچ طوفان ایسے فتنہ کے کمر ہمت کی باندھی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا میں جان دی معنی یہ ہیں کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگے ترک سے پہلے غالب ہونے اُنکے کے اہل اسلام پر پس شہید ہونگے اکثر اُنکے اور نجات پاوینگے اُنمیں سے تھوڑے کذا ذکرہ الاشرف اور کہا غیر اُنکے نے کہ یہ حضرت کے معجزات میں سے ہے اسلیے کہ یہ واقعہ ہوا جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے اور ہوا یہ واقعہ بیچ صفر کے سنہ چھ سو چھپن ۶۵۶ میں اور یہ قضیہ اشارہ ہے طرف پیدا ہونے ہلاکت اور آگ فتنہ کے اور قتل کے ہر طرف جلا دینے بلاد اسلام کے اور لگنے اُس آگ کے اور بلند ہونے شعلہ اُسکے کے تھوڑی مدت میں اور جلانے اُسکے عالم کو اور یہ ایک قضیہ ہے کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکے بیان سے عاجز و قاصر ہے اور کہا علماء نے کہ ابتداء آبادی ربع مسکون کی سے مثل اس واقعہ کے اس کیفیت سے واقع نہیں ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہے (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَنَخِيلَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ وَيُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ رَوَاهُ) اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق بناوینگے لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اُن میں سے ہوگا کہ کہا جاویگا اسکو بصرہ پس اگر گذرے تو اُسپر یا داخل ہو تو اُسمیں پس دور رکھ تو اپنے تئیں اُسکے اُن مواضع سے

کہ زمین شور رکھتے ہین اور دور رکھو اپنے تئین اُس مواضع سے کہ نام اسکا کلا ہے اور اُسکی کھجورون سے اور اُسکی بازار سے اور اسکے پادشاہ اور امیرون کے دروازون سے اور لازم پکڑ تو اسکے کنارون کو کہ نام اسکا ضواحی ہے ف ضواحی جمع ضاحیۃ کی ہے یعنے کنارہ زمین کے کہ ظاہر اور کھلی ہو آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہے اُسمین سے اور بعضون نے کہا مراد اُس سے پہاڑ اسکے ہین اور یہ امر ہے گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا واسطے تحقیق شان کے پس کہ ہوگا اُن جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان جانے سے دھس جانا زمین مین اور پتھر برسنے اور زلزلہ سخت اور ہوگی اُن جگہون مین ایک قوم کہ شام کرینگے اچھی بھلی اور صبح کرینگے اس حال مین کہ ہو جاوینگے بصورت بندرون اور سورون کے ف ت یعنے جوان انکے بندر ہو جاوینگے اور بڈھے سور اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسخ اس امت مین بھی جائز الوقوع ہے اسلیے کہ اگر جائز نہوتا تو ڈرانا اور بچانا اُس سے فائدہ نرکھتا اور بلا شبہ حدیثون مین واقع ہوا ہے وعید اس سے بیچ فرقہ قدریہ کے اور اسی سبب سے کہا ہے بعضے شارحین نے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگے اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگے اس امت مین تقدیر کے جھٹلانے والون پر لفظ کلا جو اوپر ہے حدیث مین ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے ساتھ مد کے ہے اور بر وزن کتان کے نام ایک جگہ کا ہے بصرہ مین کہا ایک شارح نے کہ وہ کنارہ نہر کا ہے کہ وہان کشتی بندھتی ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ جگہ چرنے جانورون کی ہے اور تائید کرتا ہے اسکی وہ کہ بعضے نسخون مین ساتھ تخفیف اور قصر کے ہے یعنے گھاس کے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسی طرح ہے پس ان جگہون مین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت انکی کے اور کھجورون مین بسبب خوف فتنہ کے اُسمین اور بازارون مین بسبب ہونے غفلت کے یا کثرت لغو کے یا فساد عقود اور در پادشاہان وغیرہ کے دروازون پر بسبب کثرت ظلم کے ا ف مشکوۃ کے اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے بسبب نپانے مولف کے نام راوی کو لیکن جزری نے کہا رواہ ابوداود من طریق لم یجزم بہا الراوی بل قال لا اعلمہ الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابوداود نے ایسے طریق سے کہ جزم نہین کیا ابوداود نے اُس طریق مین راوی کو بلکہ کہا نہین جانتا مین اُسکو یہ اشارہ ہے ایک راوی کی طرف کہ داخل ہے اسناد مین ہو مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سے کہ اُسنے انس بن مالک سے پس اس طرح کہنا دلالت کرتا ہے ابہام اور اشتباہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سے ہین ا وعن صالح بن درہم یقول انطلقنا حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لہا الابلۃ قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد العشار رکعتین او اربعا و یقول ہذہ لابی ہریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یبعث من مسجد العشار یوم القیمۃ شہداء لا یقوم مع شہداء بدر غیرہم رواہ ابوداود وقال ہذا المسجد مما یلی النہر اور روایت ہے صالح بن درہم تابعی سے کہتے تھے گئے ہم حج کرنے کو بصرہ سے مکہ کو پس ناگہان وہان ایک شخص کھڑا تھا یعنے ابوہریرہ پس کہا انھون نے واسطے ہمارے کہ کیا تمہارے شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو ابلہ ف ابلہ ساتھ پیش ہمزہ اور ب کے اور تشدید لام کے نام ایک قریہ کا ہے مشہور قریب بصرہ کے ت کہا ہمنے ہان ہیگی کہا اُس شخص نے کون ہے کہ ضامن ہووے اور متکفل ہو واسطے میرے تم مین سے یہ کہ نماز پڑھے واسطے میرے یعنے میری نیت سے مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہے یہ نماز یعنے ثواب اسکا واسطے ابی ہریرہ کے ہے ف عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کے نام ہے مسجد کا کہ ابلہ مین ہے اُسمین واسطے برکت حاصل کرنے کے نماز پڑھتے ہین ت سنا مین نے دوست جانی اپنے سے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتے کہ تحقیق اللہ عزوجل اٹھاویگا مسجد عشار سے دن قیامت کے شہید نہین اٹھینگے یعنے قبرون سے یا مرتبہ مین ساتھ شہیدون بدر کے غیر انکے ف ط اور یہ بڑی تعریف ہے اُس جماعت کی کہ بدر کے شہیدون کے برابر ہین اور یہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کے شہیدون مین سے ہونگے یا اگلی امتون مین سے پس جب یہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکھتی ہے تو نماز ادا کرنی اُسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکھتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اُنمین فضیلت عظیم رکھتی ہے اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسی کو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہے اور یہ صحیح ہے اور اکثر علماء اسپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہے ت نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا یہ مسجد اُس جانب ہے کہ متصل نہر کے یعنے نہر فرات کے کہ بصرہ کی ہے اور دو سنکر حدیث ابی الدرداء ان فسطاط المسلمین فی باب ذکر الیمن والشام ان شاء اللہ تعالی اور عنقریب ہی کو ذکر کرینگے ہم حدیث

[illegible]

ابی درداکی کہ سر اُسکا ہے وان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کے اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسرا عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَحْفَظُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَۃِ فَقُلْتُ اَنَا اَحْفَظُ کَمَا قَالَ قَالَ ہَاتِ اِنَّکَ لَجَرِیْءٌ وَکَیْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِتْنَۃُ الرَّجُلِ فِیْ اَہْلِہٖ وَمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ وَوَلَدِہٖ وَجَارِہٖ یُکَفِّرُہَا الصِّیَامُ وَالصَّلٰوۃُ وَالصَّدَقَۃُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّہْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَیْسَ ہٰذَا اُرِیْدُ اِنَّمَا اُرِیْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَکَ وَلَہَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ بَیْنَکَ وَبَیْنَہَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَیُکْسَرُ الْبَابُ اَوْ یُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یُکْسَرُ قَالَ ذٰلِکَ اَحْرٰی اَنْ لَّا یُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَیْفَۃَ ہَلْ کَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ کَمَا یَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَیْلَۃً اِنِّیْ حَدَّثْتُہٗ حَدِیْثًا لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ قَالَ فَہِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَیْفَۃَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْہُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے شقیق سے کہ نقل کی حذیفہ سے کہا تھے ہم نزدیک عمرؓ کے پس کہا کون تم میں یاد رکھتا ہے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ درباب فتنہ کے فرمائی ہے پس کہا میں نے کہ میں یاد رکھتا ہوں جیسے کہ فرمائی حضرت نے یعنے بعینہ بے زیادتی اور نقصان کے کہا عمرؓ نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہے بیچ روایت حدیث کے کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اُسکی ف ع چونکہ حذیفہ نے صحابہؓ کے درمیان میں ملنے حضرت عمرؓ کے دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ میں یاد رکھتا ہوں بطرح حضرت نے فرمائی ناگوار ہوئی یہ بات انکی حضرت عمرؓ کو اور فرمایا تو عجب ہے جرات کی تونے اُس چیز پر کہ نہیں جانتا میں اور نہ یاد رکھتے اور تو دعوی کرتا ہے کہ تجکو بعینہ یاد ہے کہ کیا فرمایا تھا آنحضرت نے اور ہو سکتا ہے کہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ و ضبط کے یعنے جانتا ہوں میں کہ تو دلیر تھا بیچ پوچھنے کے آنحضرتؐ سے حال شر و فتنہ کا کہ بہت پوچھتا تھا البتہ تجکو علم ہوگا اُسکا کہ کیونکر ہے ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے تھے فتنہ اور ابتلا اور آزمائش مرد کی اُسکے اہل و عیال میں ہے اور اُسکے مال میں اور اُسکے نفس میں اور اُسکے فرزندوں میں اور اُسکے ہمسایہ میں ف ع یعنی مرد مبتلا ہے انکی رعایت حقوق میں اور اُسکے ادا کرنے میں جیسا کہ چاہیے اور اُسمیں تقصیریں کرتا ہے اور برخلاف فرمودہ کے چلتا ہے اور انکی تقریب سے مرتکب منہیات کا ہوتا ہے اور اُس سے محنت و ایذا اٹھاتا ہے اور رنج و تعب میں پڑتا ہے پس لائق ہے یہ کہ کفارہ کرے انکا ساتھ حسنات کے بموجب فرمانے اللہ تعالے کے عہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے ساتھ قول اپنے کے ت جاتے ہیں اُس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ اُسکے سبب سے کرتا ہے روزے اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہے پس کہا عمرؓ نے کہ نہیں مراد رکھتا میں یہ ف ع حضرت عمرؓ نے جب پوچھا کہ کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کے اور یہ سوال محتمل تھا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سے امتحان و آزمایش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالی کے عہ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ الخ اور دوسرے یہ کہ مراد ہو اُس سے واقع ہونا قتال کا اور تھا سوال حضرت عمرؓ کا دوسری شق سے اور حذیفہ نے اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ میں یہ مراد نہیں رکھتا اس سوال میں ت نہیں مراد رکھتا میں اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہے مانند موج دریا کے ف ع یعنے مراد میری فتنہ سے قتل و قتال اور لڑائیاں ہیں کہ عمیم ہیں اور شایع ہو شر و محنت انکی لوگوں میں ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے عمرؓ سے کہ تمہیں کیا کام ہے اُس فتنہ سے اے امیر المومنین یعنے تمکو اُس سے غم نہیں ہے اور شر اُسکی تمکو نہیں پہونچیگی اور تم اُسکو نہیں پانے کے تحقیق درمیان تمہارے اور درمیان اُس فتنہ کے ایک دروازہ ہے بند ف ع بند دروازہ کنایہ ہے حضرت عمرؓ کے وجود سے جیسے کہ آخر حدیث میں تفسیر کی یعنے جب تک کہ وجود تمہارا درمیان میں ہے وہ فتنہ راہ نہیں پائیگا اور جب تم اُنمیں سے اٹھ جاؤگے وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا ت کہا عمرؓ نے بطریق استفہام کے کہ پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اُس سے آویگا یعنے بسبب شدت اور سختی اُسکی کے اور یا کھولا جاویگا ف ع یعنے بسبب سختی و نرمی اُسکی کے فرق ہے درمیان ٹوٹنے دروازے کے اور کھلنے کے جب ٹوٹ جاتا ہے تو راہ کھل جاتی ہے کوئی بند نہیں کر سکتا اور بعد کھلنے کے بند کرنا ممکن ہے اور یہ مثال ہے کہ شباہت دی فتنہ کو ساتھ گھر کے کہ مقابل ہے امن کے گھر کے اور عمرؓ کی حیات کو ساتھ دروازہ بند کے اور انکی موت کو ساتھ کھلنے اُس دروازہ کے پس کنایہ کیا ساتھ توڑنے کے قتل سے اور ساتھ کھلنے کے موت سے یعنے جب عمرؓ سمجھے کہ دروازہ کنایہ ہے انکے وجود سے اور وہ میان سے اٹھنے والا ہے پوچھا کہ ساتھ قتل کے ہوگا یا ساتھ موت کے ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے نہیں کھولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنے ایسا کہ علاج پذیر نہووے اور پھر بند کرنا اُسکا ممکن نہ

عہ ترجمہ تحقیق نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو ۱۲ عہ اور البتہ تحقیق آزماوینگے ہم تمکو کچھ تھوڑے سے خوف اور بھوک سے ۱۲

نہ کہا عمرؓ نے کہ یہ یعنے دروازہ کہ جسکے وصف سے یہ ہی کہ توڑا جاویگا اور کھولا نہ جاویگا لائق تر ہی کہ نہ بند کیا جاوے کبھی کہا شقیق نے پس کہا ہمنے واسطے حذیفہ کے کہ کیا تھے عمرؓ جانتے کہ کون ہی دروازہ کہا حذیفہ نے ہاں جانتے تھے عمرؓ اسکو جیسا کہ جانتے تھے کہ تحقیق ورے کل کی رات ہی ف ع یعنے بعلم یقینی ضروری جانتے تھے جیسے کہ کل نہین ہوتی مگر پیچھے رات کے اور سوال جو کیا واسطے تحقیق حال کے کیات تحقیق مین نے بیان کی اُنسے حدیث کہ نہین اسمین غلطیان کہا شقیق نے پس ڈرے ہم اس سے کہ پوچھین حذیفہ سے کہ کون ہی مراد دروازہ سے پس کہا ہمنے مسروق سے کہ حاضر تھے وہان پوچھ حذیفہ سے پس پوچھا مسروق نے حذیفہ سے پس کہا حذیفہ نے مراد دروازہ سے عمرؓ ہین یعنے روکنے والے فتنہ کے اصحاب ولجاب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا اُنسے کہ فتح قسطنطنیہ کی قریب ہی قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ باب ہی بیچ بیان علامتون قیامت کے ف ع شرط ساتھ جزم رکے ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کے وابستہ کرنا جیسے کہ کہین اگر ایسا ہو تو ایسا ہو اور اُسکی جمع شروط ہی اور شرط ساتھ زبر رکے علامت اور نشان ایک چیز کے ہونیکا اور اسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کے ہی اور ساعت کہتے ہین ایک جزو کو اجزا رشب و روز سے اور یعنے وقت حاضر کے بھی آئی ہی قیامت گویا برپا ہوئی اُسکی کو ساعت کہتے ہین اسلیے کہ جب آنا اسکا مبہم ہی اور اسی ساعت مین ہونا اسکا محتمل اور منتظر ہی اور علما نے تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹے امور کے کہ واقع ہون پہلے قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہون اُنکے لوگ مانند جننے لونڈی کے مالک اپنے کو اور فخر کرینگے بیچ بنانے اونچے اونچے مکانون کے اور کثرت جہل اور زنا اور پینے شراب کے اور قلت مردون کی اور کثرت عورتون کی اور ضایع کرنے امانت کے اور کثرت لڑائیون اور فتنون کی اور مانند انکے کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کے یہ ہی کہ بڑی علامتین کہ متصل قیامت کے واقع ہونگی اور باب آئندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتے ہین عالم کہ شرط لغت مین بمعنی اول شے اور زوال مال اور چھوٹے مال کے بھی آیا ہی اور باعث لوگون کے انکار کرنیکا انسے یہ ہی کہ یہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرینگے اور یہ چیزین جو علامت ہین مگر اد یہ ہی کہ بہت واقع ہونا اور پھیلنا انکا علامت ہی نہ مطلق ولیکن اس باب مین امام مہدی کے بھی نکلنے کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھ عیسی اور دجال کے ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگے اسکا جواب یہ ہی کہ ذکر مہدی کا یہان بتقریب ذکر لڑائیون اور فتنہ کے ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آئندہ مین آئیگا انشاء اللہ تعالی

الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی انس سے کہ کہا اُنسے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیون قیامت کی سے یہ ہی کہ اُٹھایا جاویگا علم یعنے بسبب اُٹھ جانے علما کے یا بسبب کم رتبہ ہونے اُنکے کے نزدیک امرا کے اور بہت ہوگا جہل یعنے بسبب غلبہ نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنے بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع پھر بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سے فسادون کی بیچ بلاد وعباد کے ت اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین ف ع کہ جنسے نہین سرانجام پاتے ہین امور ضروری بلکہ ہونا انکا باعث ہوتا ہی کثرت غم وہم کا اور حاصل کرنے دینار و درہم کا ت یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبر گیری کرنے والا ف ع یہ مراد نہین ہی کہ پچاس عورتین بیویان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پھپیان اور خالائین اور بیبیان وغیرہ ذاتی متعلق ایک مرد کے ہونگی کہ خبر گیران انکا ہوگا ت اور ایک روایت مین بجاے یرفع العلم ویکثر الجہل کے یہ عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق پیدا ہونگے پہلے آنے قیامت کے جھوٹے پس پرہیز کرو انکے شر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد جھوٹون سے یا تو وہ ہین کہ حدیثین جھوٹی بنا دینگے اور یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگے اور یا وہ کہ بدعتین نکالینگے اور خواہشین فاسدہ اور اپنے اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلے بزرگون

کی طرف نسبت کرینگے اور گمان کرینگے کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہے نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین مذکور ہے صحیح مسلم مین ولیکن آیا ہے بعضی روایتون غیر اسکی مین اور بعضون نے کہا کہ یہ قول جابر کا ہے انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوۃ کے ہے بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے اسوقت کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنے کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت ضایع کیجاویگی امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگون کے اور امانتین انکی اور مراد یہ ہے کہ تعیین اسکے وقت کا سواے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلے اسکے وجود مین آوینگی اور نشانی اسکے قرب کی ہونگی مقرر کی ہین ازانجملہ ایک علامت اسکی ضایع کرنا امانت کا ہے کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے ت کہا اعرابی نے کہ کس طرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاویگا امر سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کے پس منتظر رہ قیامت کا نقل کی یہ بخاری نے ف مراد نا اہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور بخیلون اور نامردون کے اور اسلئے کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہ ہے خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امر اور شان اور ارباب مناصب کو مثل تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکے سے پس جب کلام دین و دنیا کا نا اہل کے ہاتھ پڑیگا تو بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضایع ہونگے اور لفظ وسد ساتھ صیغہ مجہول کے تشدید سین اور تخفیف اسکی سے وسادہ سے ہے معنے تکیہ کے اور جیسا کہ کوئی کام سونپا جاتا ہے گویا وہ کام تکیہ اسکا کیا گیا (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَکٰوةَ مَالِهٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ اَوْ یَهَابَ) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا ف یہ عطف تفسیری ہے یعنے بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنے کے ہر جانب سے مانند نالہ کے تاکہ بہت میل کرے خلق اسکی طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کرے اسکو اس سے یعنے بسبب کثرت مال کے اور کم ہونے رغبت کے اسکی طرف بسبب تشویش حال کے اور یہانتک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبزہ اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نے ف اور روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا پہونچیگی عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف اہاب ساتھ زیر ہمزہ کے اور زبر ب کے اور یہاب ساتھ زیری کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ زبری کے اور یہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کے لیے ہے اور مراد کثرت عمارت سے مدینہ اور گردنواح اسکے کی ہے اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اہاب ساتھ زبر ہمزہ کے بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے اور لفظ اہاب کو ساتھ زیر کے بھی پڑھا ہے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَةٌ یَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا یَعُدُّهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا وَّلَا یَعُدُّهٗ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہوگا اخیر زمانے مین ایک خلیفہ یعنے سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنے مستحقون کو خوب دیگا اور جمع نہین کریگا اسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کے اور نہ گنیگا اسکو یعنے بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کے ایک خلیفہ دیگا مال لپین بھر بھر کر اور نہ گنیگا اسکو گننا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب کثرت اموال اور غنائم اور فتوحات کے اور سخاوت نفس اپنے کے لپین بھر بھر کر دیگا (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کھلجاویگا گنج سونے کی سے ف یعنے پانی فرات کا خشک ہو جاویگا اور اسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا

اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہے پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہاں چاہیے کہ نہ لے اُس سے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف۔ اسلیے کہ لینا اسکا باعث تنازع
اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور بعضون نے کہا اسلیے نہ لے کہ لینا اس گنج سے بخاصیت موجب اُترنے آفات وبلیات کا ہے اور وہ ایک نشانی ہے
نشانیوں قدرت الٰہی سے اور بعضون نے کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغضوب اور مکروہ ہے مثل مال قارون کے پس انتفاع اُس سے حرام ہوگا (وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذہب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منہم لعلی
اکون انا الذی انجو رواہ مسلم) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کھلجاویگی فرات
پہاڑ سونے کے سے ف۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ قضیہ متحد ہے اور روایت متعدد ہے پس معنی یہ ہونگے کہ کھلجاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کے ہوگا سونے سے اور احتمال ہے
کہ ہو یہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونے کی پس لڑینگے لوگ اُس پر یعنے اُسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو مین سے ننانوے ۹۹ اور کہیگا ہر شخص ان مین
سے شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی یہ مسلم نے ف۔ یعنے ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگے اور مارے جاوینگے
(وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیء الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من الذہب والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیء القاطع
فیقول فی ہذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑے جگر اپنے کے ف۔ یعنے گنج مدفون اور افلاذ ساتھ زبر ہمزہ کے جمع فلذہ کی ہے ساتھ زبر ف کے اور
ذال کے آخر مین یعنے ٹکڑے کٹے ہوے کے طول مین اور قاموس مین ہے کہ فلذ ساتھ زیر کے جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ ت کے ٹکڑا جگر کا اور سونے اور چاندی
اور گوشت کا اور زمین کی چیزون کو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑون جگر کے اسلیے کہ وہ خلاصہ زمین کے ہین جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہے اور وہ محبوب تر ہین جیسے کہ جگر محبوب تر ہے ان
چیزون مین کہ پیٹ مین ہین پس معنے یہ ہین کہ ظاہر کریگی اور نکالڈالے گی زمین خزانون وغیرہ کو اپنے پیٹ مین سے طرف پیٹھ اپنی کے ت۔ مانند ستونون کے سونے
اور روپے سے پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اُسنے لوگون کو واسطے مال کے پس کہے گا بیچ طلب کرنے اسکے کے قتل کیا مین نے لوگون کو اور آویگا کاٹنے والا
ناتے کا یعنے باز رکھنے والا سلوک واحسان کا اپنون سے پس کہے گا واسطے اسی مال کے کاٹا مین نے حق ناتے دارون اپنے کا اور آویگا چور پس کہے گا بیچ
اسکے کاٹا گیا ہاتھ میرا ف۔ یعنے یہ مال ایسی چیز ہے کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کے یہ گناہ کیے مین نے اور یہ تیغین دکھین مین نے اور کچھ کام نہین آتا اور حاجت
نہین رکھتے ہم ت۔ پھر چھوڑ دینگے اُس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہین لینگے اُس سے کچھ نقل کی یہ مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ہذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم) اور روایت ہے
اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے نہین جاویگی اور نہین خالی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اُسپر اور کہیگا اے کاش کہ ہوتا مین جگہ اس قبر والے کے اور نہین اُسکو یہ دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نے ف۔ اس عبارت کے دو معنی کہے ہین علما نے ایک تو یہ کہ
مراد دین سے عادت ہے اور دین بمعنے عادت کے بھی آیا ہے پس معنے یہ ہونگے کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اسکی عادت اور نہین
ہوگی باعث اسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین بمعنی مشہور کے ہے اور معنی اسکے یہ کہ نہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب امر
اور فتنہ کے کہ پہونچا ہو اسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کے سبب سے پہونچی ہوگی اور وہ ہو سکتا ہے کہ معنے یہ ہون کہ اُسوقت مین کہ لوٹے گا
قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچھ دین مین سے اُسکے ساتھ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کے جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اُسکے پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم
(وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری متفق علیہ) اور روایت ہے اسی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گی آگ زمین حجاز سے روشن کردیگی گردنین اونٹون کی بصرے مین

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اصبرو ساتھ ہیش ہے اور جرم صاد کے شہر ہے شہرون شام سے اُس مین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کے ہے اور حجاز نام ہے مکہ اور مدینہ اور گرد و نواح اُنکے کا اور احادیث صحیح ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پہونچی ہین اور غالب ظہور اُسکا مدینہ منورہ مین تھا اور پروردگار تعالی نے برکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کے اُس شہر والون کو اُسکی آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اُسکا سنہ چھ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الآخری سے روز اتوار ستائیسوین رجب تک کہ سب باون روز ہوئے اور پہونچنا اُسکا جانب حجاز سے تھا مانند ایک شہر بڑے کے کہ اُسکے اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت آدمیون کی ہے کہ اُسکو کھینچتے ہین جس پہاڑ پر کہ پہونچتی تھی خاک کردیتی تھی اور مانند شیشہ کے پگھلا دیتی تھی اور مانند رعد کے غرباد کرتی تھی اور مانند دریا کے جوش مارتی تھی اور گویا اُسکے اندر سے ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تھین اور قریب مدینہ مطہرہ کے پہونچی اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اُس سے طرف مدینہ کے آتی تھی اور لکھا ہے علما نے کہ اُس آگ کی روشنی اطراف اُن جنگلون مین پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینہ کے مین مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ راتون کو اُسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب اور چاندکی ان ایام مین معطل اور مدھم ہوگئی تھی اور بعضے اہل مکہ معظمہ نے روشنی اُس آگ کی یمامہ اور بصرے مین دیکھی اور عجائب احوال اُس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی تھی اور درختون کو اُس سے کچھ اثر و آسیب پہونچتا تھا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر پڑا تھا کہ آدھا اُسکا داخل حرم مدینہ مین تھا اور آدھا خارج خارج کو آگ نے جلا دیا تھا اور جب نصف داخل پر پہونچے تو بجھ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی و زاری کی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور بندہ دیا اور آزاد کرنا بردون کا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکے بھی حرم شریف مین رات کو رہے اور گرد حجرہ شریفہ کے ننگے سر عاجزی و زاری کی پروردگار تعالے نے منہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اُس شہر عظیم کو اُس آفت سے نجات دی اور اسی سال مین وقائع عجیبہ اطراف عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسرے کے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ لڑائی اور فتنہ کی بھڑکی جیسے کہ گذرا بیان اُسکا (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ ہانکیگی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے نقل کی یہ بخاری نے ف مراد یہ ہے کہ جو علامات متصل مین قیامت کے انمین اول یہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اُسکا گذرا پہلے اس آگ سے تھی پس پہلے کیونکر ہو واللہ اعلم الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قریب ایک دوسرے کے ہونگے اور جلدی گذرینگے اجزا زمانے کے تفسیر اُسکی یہ ہے پس یہ ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینے کے ف یعنے برکت زمانے کی کم ہوجاویگی اور فائدہ اُسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونے دلون کے بڑے بڑے فتنون مین اور آنے شدائد اور محنتون کے نہین جانینگے کہ کیونکر گذرگئے رات دن اور کہا خطابی نے کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کے زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتے کے اور ہوگا ہفتا مانند دن کے اور ہوگا دن مانند ساعت کے یعنے ساعت عرفیہ نجومیہ کہ ایک گھنٹہ ہے اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اُٹھنے آگ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف جب آگ بھڑکتی ہو شعلہ اُسکا جلدی سے بجھ جاتا ہے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهِ مِنْ رَأْسِكَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن حوالہ سے کہ کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لیے تاکہ غنیمت پاوین ہم ف تا اور کچھ جنس مال سے حاصل کرین غالبا وہ قوم محتاج و مشقت مین تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کچھ اُنکے لیے پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیے ذکر غزا کا

اور ساتھ زبر کے انتقال حالت شدت ومحنت سے طرف حالت سرور وتنعم کے ت اور جب ٹھرائی جاویگی امانت غنیمت ف یعنے امانت مین کہ لوگون کے پاس
رکھی جاویگی خیانت کرینگے اور اسکو حکم غنیمت مین رکھینگے کہ گویا غنیمت مین ملی ہی اور گویا حق انکا ہی ت اور ٹھرائی جاویگی زکوٰۃ تاوان یعنے دینا زکوٰۃ کا لوگون پر ایسا شاق ہوگا
کہ گویا از راہ ظلم اور جرم کے اُن سے مال لیتے ہین اور جبوقت کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے
حاصل کرنے دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہون کے اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنے اُس چیز مین کہ حکم کریگی وہ اسکو اور خواہش کریگی اُسکی مخالف
امر خدا اور ہدایت اُسکی کے اور خلاف کریگا اپنی ماں کا اور رنج دیگا اسکو ف بجہت شرعی اور تخصیص ماں کی واسطے زیادتی حق اور شفقت اُسکی کے ہی بہ نسبت باپ کے
ت اور اپنے نزدیک کریگا مرد دوست اپنے کو یعنے واسطے موانست اور ہمنشینی کے اور دور رکھیگا اپنے باپ کو اور نہین موانست اور مصاحبت رکھیگا اُس سے
اور پیدا ہونگی یعنے بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدون مین ف اور یہ ہمارے زمانے مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی ہمارے بعضے علماء نے کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین
اگرچہ ساتھ ذکر کے ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اُنمین ف اور یہ بھی بہت ہی اور ظاہر یہ ہی کہ بہت ہونا ان چیزونکا علامت ہی ورلا خالی نہین ہی کوئی
زمانہ شامل ان چیزون سے ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اُنکا رذیل اور بڑا کمینہ اُنکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطے ڈر برائی اُسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم
اور غالب ہوتا ہی لوگون کو چارہ نہین ہوتا اُسکی تعظیم اور تکریم اور اطاعت سے ت اور ظاہر ہونگے درمیان لوگون کے اور اختلاط کرینگی ساتھ اُنکے گانیوالیان ف
یعنے کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور قینہ ساتھ زبر قاف اور جزم ی کے مقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانے والی کے ہی ت اور ظاہر ہونگے باجے یعنے
آلات گانے کے کہ جسکو مزامیر کہتے ہین مانند عود اور طنبورا اور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگی شرابین یعنے انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگے اور برا
کہینگے پچھلے اس امت کے اگلون کو ف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کی خصوصیات سے اگلی امتون مین نہین واقع ہوئی اور یہ علامت پچھلا
رافضیون مین ظاہر ہی کہ اُن اگلون کو برا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ
عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بھلا خیال تو کرو جن سے اللہ تعالی راضی ہووے جو اُن سے ناراض ہوگیا شقی ہی اور سوا اُنکے کتاب و سنت
بھری ہوئی ہین اُنکے مناقب وفضائل سے اور وہ ایسے ہین کہ مدد کی اپنے نبی کی اور کوششین کین اللہ کے راہ مین جیسی کہ چاہیئین اور فتح کیے شہر کے شہر اور پہنچائے
احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین ہمکو کہ انکے حق مین ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہ جماعت
لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین دیوانے ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی طعن ہی پر انکے حق مین بلکہ نسبت کی ہی انکو کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنے کے کہ
ابوبکر اور عمر اور عثمان نے ناحق سے لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ یہ باطل ہی ساتھ اجماع اگلے پچھلون کے اور کونسی دلیل ہی انکے لیے کتاب سنت سے کہ
ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کے پھر جسنے کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضے صحابہ مین سے ایام خلافت انکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہین ہی وہ مستحق لعن کا نہایت کیہ
وہ تھا خطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید مرا ہو توبہ کر کر یا باقی تحت مشیت کے ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت کے برکت انکی خدمت سے چنانچہ روایت کیا
ہی ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع کہ ہوگی میرے اصحاب کے لیے زلت یعنے لغزش بخش دیگا اللہ اسکو انکے لیے بسبب سابقہ انکے کے ساتھ میرے
انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنے کے متہم صغائر وکبائر سے جبکہ ہوئے امیدوار رحمت رب اپنے کے اور شفاعت نبی اپنے کے صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون نہون
اگلے اس امت کے پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکھے انکو عیب انکا لوگون کے عیب سے اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہ ذکر کرو مُوتے اپنے کو مگر ساتھ خیر کے
اور فرمایا حضرت نے جبکہ ذکر کیے جاوین اصحاب میرے پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر وعمر کی ایمان سے ہی اور بغض رکھنا اُن دونون سے کفر ہی اور
حب انصار کا ایمان سے ہی اور بغض انکا کفر اور حب عرب کا ایمان سے ہی اور بغض انکا کفر اور جسنے برا کہا میرے صحابہ کو اُسپر لعنت ہی اللہ کی اور جسنے حفاظت
کی میرے حکم کی انکے حق مین پس مین محافظت کرونگا اسکی دن قیامت کے ت پس منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزون ذکر کی گئی کے ایک ہوا سرخ کے

یعنے شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے بڑے کے اور زمین میں دھس جانے کے اور صورت بدل جانے کے اور پتھر برسنے کے اور منتظر رہو اور نشانیوں قرب قیامت کے کہ پے درپے یوں پہنچینگی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے ڈورا اسکا پس گرنے لگین مسلسل دانے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشَرَۃَ خَصْلَۃً حَلَّ بِہَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ ہٰذِہِ الْخِصَالَ وَلَمْ یَذْکُرْ تُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ وَقَالَ وَبَرَّ صَدِیْقَہٗ وَجَفَا اَبَاہُ وَقَالَ شُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِیْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کریگی امت میری پندرہ باتین اُتریگی اُنپر بلا اور گنتی کہ ذکر ہوا اور گنین آنحضرت نے وہ باتین ف ح کہ مذکور ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہے اسلیے کہ ذکر کین ترمذی نے دونون حدیثین پے درپے اور شمار کی گئین بیچ ہر ایک کے ان دونون مین سے پندرہ پندرہ چیزین وہان ت اور ذکر نہ کی یعنے علیؓ نے یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین کے اور ذکر اختلاف ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ کہا حضرت علیؓ نے بجاے ادنی صدیقہ کے اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور بجاے اقصی آباہ کے اور ظلم کریگا باپ اپنے پر اور کہا بجاے وشربت الخمور کے اور پی جاویگی شراب یعنے اس روایت مین ساتھ لفظ واحد کے ہے اور کہا بجاے تعلم لغیر الدین کے اور پہنے جاوینگے ریشمی کپڑے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور کہا صاحب مختصر نے کہ یہ بدلے لعن کے ہے اور یہ غیر صحیح ہے اسلیے کہ لعن مذکور ہے حضرت علیؓ کی حدیث مین پس صواب یہ ہے کہ بدلے تعلیم لغیر الدین کے ہے پس مطابق ہوجاتے ہین دونون عدد دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عد فی کل واحد منہما الاعداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق فستۃ عشر انتہی (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْہَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْہِ رَجُلًا مِّنِّیْ اَوْ مِنْ اَہْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْہِ اسْمَ اَبِیْ یَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فنا ہوگی دنیا یہان تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے مین سے موافق ہوگا نام اسکا نام میرے کے ف ع یعنے اور رسم انکی مطابق رسم میری کے ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام انکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت انکی کے ہے ورنہ اور حدیثون مین آیا ہے کہ مالک تمام دنیا کے ہونگے خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیے کہ سب مطیع ہین عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہے کہ یہان تک کہ مالک ہونگے عرب کے اور وہ لوگ کہ تابع انکے ہین اہل اسلام سے پس جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عربی ہے ت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی مین یون ہے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ باقی رہیگا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کردیگا اللہ تعالی اس روز کو یہان تک کہ بھیجے گا اللہ تعالے اس مین ایک مرد کو میرے نسب سے یا فرمایا میرے اہل بیت مین سے ف ع یہ شک راوی ہے اور اختلاف ہے اسمین کہ وہ اولاد حسن سے ہونگے یا اولاد حسین سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے اور ماں کی جانب سے حسینی ت موافق ہوگا نام اسکا نام میرے کے اور نام انکے باپ کا موافق نام باپ میرے کے ف ش پس ہوگا محمد بن عبد اللہ اور اسمین رد ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہین کہ مہدی موعود وقائم و منتظر ہین اور وہ محمد بیٹے حسن عسکری کے ہین ت بھر دینگے ساری روے زمین کو یا زمین عرب کو اور انکے متعلقات کو اور مراد رہنے والے انکے ہین داد و عدل سے ف ع معنی قسط عدل کے نزدیک ہین جیسے کہ معنے ظلم و جور کے چنانچہ صراح مین ہے قسط داد و عدل عدل داد و داد دینے والا اور وہ خلاف جور کے ہے جور ظلم و ستم کرنا کسی پر حکم مین اور اصل انکی یہ ہے کہ رکھنا ایک چیز کا غیر محل اسکے مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہے یا یہ کہ تغایر ہوا ان مین کہ مراد قسط سے داد و داد خواہون کی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد داد خواہون کی نہ دینی اور جور برابری حقوق مین نہ کرنی واللہ اعلم (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَہْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا انہے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مہدی عترت میری سے ہے اور اولاد فاطمہ سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ت عترۃ ساتھ زیر کے نسل مرد کی اور گروہ اسکا اور خویشان نزدیک انکے کہ وہ گذر گئے ہین اور وہ کہ آگے پیدا ہونگے صراح میں ہے

کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کے اور نہایہ مین ہے کہ عترت مرد خویش اور خویش آنحضرت کے اولاد عبد المطلب کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا نزدیک اہل بیت ہین یعنے
یعنے اولاد انکی اور بعضون نے کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہ ہے کہ عترت وہ کہ حرام ہے انپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کے قول حضرت کا
من اولاد فاطمۃ تقیید ہے تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہین (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْهَةِ
اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد مین سے ہے روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بھر دیگا زمین کو عدل و داد سے جیسے کہ بھری گئی ہے ظلم و ستم سے مالک ہوگا زمین کا سات
برس نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اور آگے جو قول راوی کا آتا ہے او ثمان او تسع سنین وہ شک ہے راوی سے پس احتمال ہے کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتھ سات کے
مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ آگے آتی ہے ابو داود کی ام سلمہ سے اور احتمال ہے یہ کہ ہو شک اور ڈالا گیا ہو شک او نہین ذکر کیا اسکو اور اکتفا کیا ساتھ یقین کے واللہ اعلم
(وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَّةِ الْمَهْدِیِّ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْہِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَہٗ فِیْ ثَوْبِہٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت
کی ابو سعید نے نبی ﷺ سے بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنے عدل و داد انکے کے پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دے مجکو دے مجکو یعنے کچھ اور تکرار
تاکید کے لیے ہے فرمایا آنحضرت ﷺ نے پس لپ بھر کر دیگا مہدی اس شخص کے لیے بیچ کپڑے اسکے کے اسقدر کہ اٹھا سکے وہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے بہت دینگے
دینگے اسکو دینار و درہم بسبب دیکھنے حرص اسکی کے مال پر پس بے پروا کر دینگے اسکو سوال سے اور خلاص کر دینگے اسکے نفس کو ملال سے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ فَیَاْتِیْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ کَارِهٌ فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ
وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَهٗ ثُمَّ
یَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُهٗ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْهِمْ بَعْثًا فَیَظْهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ وَذٰلِکَ بَعْثُ کَلْبٍ وَیَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِیِّهِمْ وَیُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِی الْاَرْضِ فَیَلْبَثُ
سَبْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یُتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ام سلمہ سے انہون نے نقل کی نبی ﷺ سے کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنے فیما بین اہل
حل و عقد کے نزدیک مرنے خلیفہ کے ف یعنے اس زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ حکمی ہے کہ وہ حکومت سلطانی ہے ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سے ف
یعنے واسطے کروہ جاننے یعنے منصب امارت کے یا ڈرنے فتنہ کے کہ واقع ہوگا اسمین اور مراد مدینہ سے مدینہ مطہرہ ہے یا وہ شہر کہ اسمین خلیفہ ہوگا ت درحالیکہ
بھاگنے والا اور جانے والا ہوگا طرف مکہ کے ف اسلیے کہ وہ جاے امن ہے ہر اس شخص کی کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے اور عبادت گاہ ہے ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگے
دلیل لانے ابو داود کے اس حدیث کو باب المہدی مین ت پس آوینگے انکے پاس لوگ اہل مکہ سے یعنے بعد ظاہر ہونے امر انکے کے اور پہچاننے قدر انکی کے پس
نکالینگے انکو یعنے انکے گھر سے اور امام بنا دینگے انکو بخواہش و الحاح حالانکہ وہ ناراض ہونگے امامت سے بخوف فتنہ کے پس بیعت کرینگے لوگ انسے درمیان حجر اسود اور
مقام ابراہیم کے اور بھیجا جاویگا طرف اس شخص کے ایک لشکر شام سے یعنے بادشاہ کہ اسوقت مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطے جنگ و قتال امام مہدی
کے بھیجیگا پس دھنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے ف بیدا لغت مین بمعنے جنگل اور زمین ہموار کے ہے اور مراد اس لشکر سے
لشکر سفیانی کا ہے اور یہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہے کہ ایک علامتون خروج امام مہدی کی سے ہے اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب تواتر کے ایک
انمین سے حدیث صحیح ہے کہ روایت کی گئی ہے امیر المومنین علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کے سے ہے ایک مرد کلان سر
چیچک رو نقطہ سفید آنکھ مین کہ نکلیگا جانب دمشق سے اور اکثر تابعین اسکے ایک قبیلہ مین سے ہونگے کہ نام اسکا کلب ہے بہت مارنے والا ہوگا وہ لوگون کو یہان تک
کہ عورتون کے پیٹ پھاڑ کر بچون کو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنے گا ایک لشکر انکی جنگ کے لیے بھیجے گا پھر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی
آپ ساتھ لشکر کے کہ ہمراہ اسکے ہوگا واسطے جنگ مہدی کے دوڑیگا بیچ اس موضع کے کہ نام اسکا بیدا ہے ساتھ لشکر کے زمین مین دھس جاویگا اور کوئی انمین سے نجات

نہین پانے کا گروہ شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہونچاویگا پس جب دیکھینگے اور جانینگے لوگ یہ حال اور سنینگے خبر ہلاک ہونے سفیانی کی آوینگے مہدی کے پاس ابدال
ولایت شام سے اور جماعتین اہل عراق سے پس بیعت کرینگے وہ مہدی سے فرخ ابدال ایک قوم ہین کہ برپا رکھتا ہو خدا تعالی انکی برکت سے زمین کو اور وہ ستر
تن ہین چالیس تن شام مین اور تیس غیر اُسکے مین اُنکا نام ابدال اسلیے ہو کہ جب کوئی انمین سے مرجاتا ہو تو اُسکے بدلے مین اور لوگون مین سے جگہ انکی بدل دیتا ہو
اللہ تعالی اور یا اسلیے یہ نام ہو کہ بدل ڈالے ہین انھون نے اخلاق بُرے ساتھ اخلاق پسندیدہ کے اور ذکر انکا حدیثون مین آیا ہو اور سیوطی نے بیچ شرح سنن ابی داؤد
کے کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہو مگر اس حدیث مین نزدیک ابی داود کے اور حاکم نے بھی اُسکو روایت کیا ہو اور تصحیح کیا و لیکن سیوطی جمع الجوامع مین غیر صحاح
سے بیچ ذکر ابدال کے بہت سی حدیثین لائے ہین اکثر حدیثون مین ذکر عدد چالیس کا ہو اور بعض مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سے لائے ہین کہ ابدال
نے اس درجہ کو بسبب بہت نماز اور روزے اور صدقہ کے نہین پایا ہو اور بسبب اُنکے تمام لوگون سے ممتاز نہین ہوئے بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور
خیرخواہی مسلمانون کے پایا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے علی میری امت مین وجود ایسے لوگون کا کہ اوپر صفت ابدال کے ہون کبریت احمر سے کم
اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سے آیا ہو کہ جسمین تین صفتین ہون جملہ ابدال سے ہو رضا بالقضا اور صبر ممنوعات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کے اور امام غزالی
احیاء العلوم مین لائے ہین کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز تین بار پڑھے اللھم اغفر لامۃ محمد اللھم ارحم امۃ محمد اللھم تجاوز عن امۃ محمد اُسکے لیے درجہ ابدال کا لکھین اور حاصل
یہ کہ جو کوئی بُری صفتین بدل ڈالے اور خیرخواہ خلق کا ہو وہ ابدال مین سے ہے اور مراد ساتھ عصائب اہل عراق کے بھی ایک قوم ہو مردان خدا سے کہ انکا نام عصائب
ہو جیسے کہ ابدال اور امیر المومنین علی سے آیا ہو کہ ابدال شام مین ہوتے ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد عصائب سے نیک
اور زاہد اور عابد لوگون مین سے ہین اور عصب القوم لغت مین قوم کے نیکون کو کہتے ہین ت پھر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سے مخالف مہدی کا
ماموں اسکے یعنے ننہیال اُسکی قبیلہ کلب سے ہو گی کہ ایک قبیلہ ہو مشہور عرب مین اور دحیہ کلبی اسی قبیلہ سے تھے پس بھیجے گا وہ مرد بھی طرف مہدی کے اور
تابعون اُنکے کے ایک لشکر اور مدد ڈھونڈھیگا ننہیال اپنی سے کہ بنی کلب ہین پس غالب آوینگے مہدی اور تابع اُنکے اُس لشکر پر اور مذکور رفتہ لشکر کلب کا
ہو کہ یہی علامت خروج مہدی سے ہو اور کار کرینگے مہدی لوگون مین موافق سنت اور روش پیغمبر اُنکے کے کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی
گردن اپنی زمین پر ف یعنے ثبات اور قرار پاویگا جیسے کہ اونٹ جب بیٹھتا ہو اور آرام پکڑتا ہو تو جھلا دیتا ہو گردن اپنی اور جران ساتھ زیر جیم کے اور خفت
رے کے اور نون کے آخر مین آگا گردن اونٹ کا جاے ذبح سے تا جگہ نحر اُسکی کے کہ بیچ وقت بیٹھنے اور قرار پکڑنے کے اُسکو زمین پر رکھتا ہو اور یہان کنایہ ہو قرار پکڑنے اسلام
کے سے کہ ہیچ و پیچ درمیان مین سے اُٹھ جاوے اور جنگ و جدال سے نقصان نہ رہے اور دین و اسلام اور احکام سنت و جماعت کے قرار پاوین اور استقامت
پکڑین اور کچھ خلاف درمیان مین نہ رہے ت پس ٹھہرینگے مہدی سات برس پھر وفات کیے جاوینگے وہ اور نماز پڑھینگے اُن پر مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہو کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نے تو ارادہ کیے ہین معنے لغوی یعنے ہدایت والے ہین پس اسمین تو کچھ اشکال نہین اور
بعضون نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہو گئی اُن پر ایک جماعت اوباشون کی اور ارادہ کیا فساد کا شہرون مین پس مارے گئے وہ اور رعیت انکی
شہرون سے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین مشہور ساتھ مہدویہ کے کہ نہایت جاہل تھے اعتقاد انکا یہ تھا کہ مہدی موعود شیخ جمال تھا کہ جو ظاہر ہوا اور
مر گیا اور دفن کیا گیا بعضے شہرون خراسان مین اور انکے گمراہیون مین سے یہ بھی تھا کہ اعتقاد کرتے تھے کہ جو اُس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہو چنانچہ مکہ کے چارون مذہب
کے علما نے فتوی دیا کہ واجب ہو قتل انکا ان لوگون پر کہ قادر ہون اُنکے قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہو شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ
مرے نہین بلکہ چھپ گئے ہین لوگون کی نظرون سے اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہوینگے اپنے وقت مین اور حکم کرینگے اپنی سرداری مین انتہی اور یہ قول انکا
بھی مردود ہو نزدیک اہل سنت و جماعت کے اور دلیلین اُنکے رد کی بھری ہوئی ہین علم کلام کی کتابون مین اور تصریح ہو کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اُنھون نے انتقال فرمایا

(وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلَاءً یُّصِیْبُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃَ حَتّٰی لَا یَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً یَلْجَأُ اِلَیْہِ مِنَ الظُّلْمِ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَاُ بِہِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَآءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِھَا شَیْئًا اِلَّا صَبَّتْہُ مِدْرَارًا وَّلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَّبَاتِھَا شَیْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْہُ حَتّٰی یَتَمَنَّی الْاَحْیَآءُ الْاَمْوَاتَ یَعِیْشُ فِیْ ذٰلِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِیْنَ رَوَاہُ) اور روایت ہے ابو سعید سے کہا انہوں نے ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنے محنت اور شدت عظیم کا کہ پہونچے گی اس امت کو یہاں تک کہ نہیں پاویگا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑے طرف اسکے ظلم سے یعنی بلا سے کہ پیدا ہوگی ظلم عام سے پس بھیجے گا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہیں اولاد میری میں سے اور اہل بیت میرے میں سے ساتھ امامت کے پس بھر دیگا اللہ تعالی بسبب اسکے زمین کو عدل و داد سے جیسے کہ بھری گئی ہو زمین جور و ستم سے راضی ہونگے اس سے رہنے والے آسمان کے یعنے ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنے والے زمین کے یعنی سب حتی کہ جانور جنگل میں اور مچھلیاں پانی میں نہ چھوڑیگا آسمان اپنے مینہ کے قطروں سے کچھ مگر کہ برساویگا اسکو بکثرت اور نہ چھوڑے گی زمین اپنی روئیدگی سے کچھ مگر کہ نکالے گی اسکو فتح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتیں اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی اور زندگانی خوش ہوگی ت یہاں تک کہ آرزو کرینگے زندے مردوں کی ف یعنے وجود اور حیات انکے کی اور کہینگے کاشکے وہ زندہ ہوتے ہمارے زمانہ میں تا عیش و نشاط و کامرانی دیکھتے اور بعضے لفظ احیا کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھتے ہیں مصدر بمعنے زندہ کرنے کے یعنی مردے آرزو کرینگے کہ زندہ کرے خدا تعالی انکو اور یہ بطریق فرض و تقدیر کے ہے واسطے قصد مبالغہ کے اگر یہ روایت ثابت ہو والا نہ احتمال ہے واللہ اعلم ت زندہ رہینگے مہدی اس خوشی اور کامروائی میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس ت ف یہ بطریق شک راوی کے ہے یا اسوقت میں آنحضرت پر مبہم رکھا اور وقت میں تعیین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہے یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَآءِ النَّھْرِ یُقَالُ لَہُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰی مُقَدِّمَتِہٖ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ مَنْصُوْرٌ یُّوَطِّنُ اَوْ یُمَکِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَّصْرُہٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا ایک شخص یعنے صالح پیچھے نہر کے سے یعنے ان شہروں میں سے کہ پیچھے نہر کے ہیں مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اسکو حارث حراث یعنی حارث نام اسکا ہے اور حراث صفت یعنی کھیتی کرنیوالا اسکے لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اسکو منصور ف یہ نام اسکا ہے یا صفت اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہیں کہ وہ بڑے امام مشہور ہیں اور انپر مدار ہے اصول حنفیہ کا عقائد حنفیہ میں ت جگہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹھکانا دیگا وہ حارث ف لفظ او یمکن میں شک ہے راوی سے یا لفظ او بمعنی واو کے ہے یعنے مہیا کریگا اسباب اموال اور خزانہ اور ہتھیار اپنے اور ٹھکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کریگا اسکی اور مددگاری کریگا اسکی ساتھ لشکر اپنے کے ت واسطے آل محمد کے ف یعنے انکی ذریت اور اہل بیت کو عموما اور مہدی کو خصوصا یا لفظ آل کا مقحم ہے یعنے محمد مہدی کو ت جیسا ٹھکانا دیا قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سے وہ ان کے ہیں جو ایمان لائے تھے انہیں سے مانند حضرت ابوبکر وغیرہ کے اور داخل ہے ٹھکانا دینے میں ابو طالب بھی اگرچہ نہیں ایمان رکھتا تھا اہل سنت کے نزدیک ت واجب و لازم ہے ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اس حارث کی یا فرمایا لازم ہے قبول کرنا اسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ شک راوی ہے کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہ کہ لازم ہے قبول کرنا اسکی دعوت کا اور قائم ہونا اسکی مددگاری میں سوق اس حدیث سے جیسے کہ سیاق اور حدیثوں سے کہ وارد ہیں اسباب میں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بطریق دعوی امامت اور خلافت کے ظاہر ہوگا کہ مومنوں پر اجابت اور اطاعت اسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اسکے لشکر کے اگلی فوج کے ہونگے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی تُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرَہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کلام کرینگے درندے آدمیوں سے اور یہاں تک کہ کلام کریگا مرد سے پھندنا کوڑے اسکے کا اور تسمہ پاپوش

[illegible]

اسکی کا اور خبر دی اسکو ان اُسکی ساتھ اس چیز کے کہ نئی نکالی ہوگی اہل و عیال اُسکے نے غائبانہ اُسکی نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث تیسری فصل (عن ابی قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) روایت ہے ابو قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانیاں بعد دو سو برس کے ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی نشانیاں قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کے یعنے ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور احتمال ہے کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کے لیے یعنے بعد اُن دو سو برس کے کہ ہونگے بعد ہزار کے اور وقت ظاہر ہونے مہدی کا ہے اور نکلنے دجال کا اور اترنے عیسی کا اور دو پے در پے آنے نشانیوں کا مانند طلوع ہونے آفتاب کے مغرب سے اور نکلنے دابۃ الارض کے اور ظاہر ہونے یاجوج و ماجوج کے اور مانند انکے کے (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت دیکھو تم نشانیوں سیاہ کو کہ آئیں جانب خراسان سے پس حاضر ہو ؤ انمین ف یعنی متوجہ ہو انکی طرف اور قبول کرو امر اسکے کا اور ظاہر یہ ہے کہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیے کہ انمین خلیفۃ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں یعنے ہدایت کیا گیا مدد کرنا اسکا اور قبول کرنا اسکے حکم کا پس نہیں منافی ہے اسکے کہ ابتدائے ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین میں (وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ اِلٰى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ) اور روایت ہے ابی اسحاق سے کہ کہا انہوں نے کہا علی نے اس حال میں کہ دیکھا طرف بیٹے اپنے امام حسن کے اور کہا علی نے تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسے کہ نام رکھا انکا سید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ف یعنے انکے حق میں فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت او شتاب ہے کہ پیدا ہوگا انکی پشت سے ایک شخص کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی تمھارے کے یعنے محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی میں اور نہیں مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری میں ف یعنی سب چیزوں میں اور سب جہات کر والا حدیثوں میں مشابہت صورت میں بھی بعضے جہات کر ثابت ہوئی ہے جیسے کہ اوپر گذرا ت پھر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قصہ بھر دینے اس مرد کا زمین کو عدل سے ف یہ حدیث دلیل صریح ہے اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سے ہیں اور ہو انکے لیے انتساب ماں کی طرف سے طرف حسین کے یہ بات کسی ہو واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثوں کے اور اس سے باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہیں کہ قائم منتظر ہیں اسلیے کہ وہ حسینی ہیں بالاتفاق اور نہیں کہا جا سکتا ہے کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نے اسی پسر مہدی کا اسلیے کہ ہم کہینگے کہ باطل کرتا ہے اسکو قصہ بھر دینے زمین کا عدل سے اسلیے کہ نہیں پہچانا جاتا ہے بیچ سادات حسنیہ اور حسینیہ کے ایسا شخص کہ بھر دیا ہو اسنے زمین کو عدل سے سوائے اسکے کہ ثابت ہوا ہے بیچ حق مہدی موعود کے اور لفظ ولم یذکر القصۃ کلام جامع الاصول کا ہے کہ نقل کیا ہے اسکو اس سے صاحب مشکوۃ نے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِيْ سَنَةٍ مِنْ سِنِيْ عُمَرَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا اِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ اُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِيْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَاَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْاُمَمِ الْجَرَادُ فَاِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْاُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا گم کی گئی ٹڈی ایک برس میں برسوں خلافت امیر المومنین عمر کی سے اس سال کہ وفات پائی انمیں عمر نے یعنے ٹڈی اس دیار میں پیدا نہ ہوئی پس غمگین ہوئے عمر بسبب نا پیدا ہونے ٹڈی کے غمگین ہونا سخت یعنے بخوف ہلاک ہونے تمام گروہوں کے جیسے کہ آگے آتا ہے پس بھیجا طرف یمن کے ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کے اور ایک سوار طرف شام کے کہ پوچھے ہر سوار لوگوں سے ہونے ٹڈی کے سے آیا دکھایا گیا ہے کچھ اوسکی ٹڈی سے کچھ پس لایا حضرت عمر کے پاس وہ سوار کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹھی ٹڈیوں کی پس پھیلا دیا اس مٹھی ٹڈیوں کو آگے عمر کے پس جب دیکھا ان ٹڈیوں کو حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا یعنے بسبب خوشی کے اور کہا کہ سنا میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے تحقیق خدا تعالی نے پیدا کئے ہزار گروہ حیوانات چھ سو انمیں سے

دریا میں ہیں اور چار سو جنگل میں ہیں پس تحقیق اول ہلاک ہوا اُن ہزار گروہوں میں سے ہلاک ہونا ٹڈیوں کا ہے پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیاں پے درپے ہلاک ہونگے گروہ جو اُن کے
مانند لڑیوں کے ڈورے موتیوں کی لڑی کے اور پے درپے گرنے موتیوں کے اُسمیں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بَابُ الْعَلَامَاتِ بَیْنَ یَدَیِ
السَّاعَۃِ وَذِکْرِ الدَّجَّالِ باب ہے بیچ بیان نشانیوں کے آگے قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کے ف ذکر کیں اس باب میں نہایت بڑی علامتیں قیامت
کی کہ نزدیک اُسکے واقع ہونگی جیسے کہ ذکر کیں پہلے باب میں علامتیں چھوٹی اور ظاہر تر اور مناسب تر یہ تھا کہ ذکر نکلنے مہدی کا کہ وجود اُنکا ساتھ عیسیٰ اور دجال کے
ہوگا اس باب میں کرتے ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثوں میں ساتھ ذکر فتنوں اور لڑائیوں کے کہ پہلے اُنکے نکلنے سے واقع ہونگے اور بعد اُنکے نکلنے کے اُٹھ جاوینگے
واقع ہوا اس تقریب سے ذکر اُنکا اُس باب میں ہوا دوسرے جان کہ حدیثیں اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونے دس نشانیوں کے کہ مولف نے ذکر کیں مختلف آئی ہیں
اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اُنکے کے بہت ہے اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کے کچھ اُسمیں سے مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیوں میں سے اور سخت تر بلا وجود دجال
کا اور حدیثیں اُسمیں اکثر اور مشہور تر ہیں اور دجال مشتق دجل سے ہے اور دجل بمعنے خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہے دجل الحق بالباطل کہتے ہیں جس وقت کہ کوئی حق کو ساتھ باطل
کے خلط کرے اور فریب دے اور بمعنے کذب کے بھی آتا ہے پس ثابت ہونا اُن معنوں کا دجال میں ظاہر ہے اور اور بھی وجوہ تسمیہ دجال کے قاموس میں مذکور ہیں اور مسیح اسم
مشترک ہے درمیان دجال اور عیسیٰ کے اور اکثر یہ ہے کہ اُسکے نام کو مقید ساتھ دجال کے کرتے ہیں یعنے مسیح دجال کہتے ہیں اور عیسیٰ میں مطلق چھوڑتے ہیں اور عیسیٰ کو مسیح
اسلیے کہتے ہیں کہ جب اندھے اور کوڑھی کو چھوتے وہ اچھے ہوجاتے اور اس سبب سے کہتے ہیں کہ ماں کے پیٹ سے مسیح یعنے پونچھے پانچھے نکلے تھے آلائش سے کہ
اکثروں میں وقت پیدا ہونے کے ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مسیح بمعنے صدیق کے ہے یا اس سبب سے کہ تلوا اُنکے پاؤں کا ہموار تھا نہ خمدار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا
ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ بہت مساحت کرتے تھے زمین میں اور یہ وجہ مشترک ہے درمیان اُنکے اور دجال کے اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتے ہیں کہ ایک آنکھ اُسکی
مسیح اور ہموار تھی یعنی ممسوح العین ہے اور جانب دوسری اُسکو کہتے ہیں کہ ایک طرف اُسکے منہ کے ہموار ہوا اور آنکھ و بھوں نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنے پونچھی گئی اُس سے دور
کی گئی اُس سے خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی جیسے سے شر و بدی پس وہ مسیح الضلالت ہے اور جیسے مسیح الہدیٰ ہیں اور اُنکے نام میں مسیح ساتھ زیر میم اور سین مشدد کے
بھی آتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مشدد نام دجال کا ہے اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہ جو کہا ہے کہ نام دجال کا مسیخ ہے ساتھ خا معجمہ کے یہ خطا ہے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ
حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذْکُرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّہَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَہَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ
وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّۃَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِہَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَۃَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ
تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِہِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الْعَاشِرَۃِ وَرِیْحٌ تُلْقِی النَّاسَ فِی الْبَحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے حذیفہ بن
سے کہ کہا جھانکا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمپر اس حال میں کہ ہم ذکر کرتے تھے آپس میں پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتے ہو کہا اصحاب نے کہ ذکر کرتے ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم
نہوگی قیامت یہاں تک کہ دیکھو گے تم پہلے اُسکے دس نشانیاں پس ذکر فرمایا دھوئیں کا توضیح یعنی دھواں کہ نکلیگا اور بھر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹھہریگا
پس مسلمان مانند زکام زدوں کے ہونگے اور کافر مانند مستوں کے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں جو سورہ دخان میں آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ
وہ بھی اسپر محمول ہے بقول حذیفہ اور تابعین اُنکے کے اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اُنکے کے مراد اُس سے وہ قحط ہے کہ قریش پر پڑا تھا آنحضرت کے زمانہ میں
حضرت کی دعا سے کہ فرمایا خدایا کر اُنپر قحط سات برس کا جیسے کہ کیا تو نے مصریوں پر حضرت یوسف کے زمانہ میں پس مبتلا ہوئے قحط میں اور کھاتے تھے چمڑے اور
مردے اور دیکھتے تھے ہوا میں ایک چیز مانند دھوئیں کے اسلیے کہ بھوکا بسبب ضعف بصر کے ہوا کو مانند دھوئیں کے دیکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہوا قحط سالی میں بسبب
پیوستہ نہ برسنے مینہ اور کثرت غبار کے بصورت اندھیرے کے معلوم ہوتی ہے مانند دھوئیں کے ت اور ذکر کیا حضرت نے اُن دس نشانیوں میں سے نکلنا جانور
کا اور دابۃ الارض کا ف یعنے کہ نکلیگا مسجد حرام سے درمیان صفا اور مروہ کے اور قول حق سبحانہ کا واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہے اسی پر اور لکھا ہے علماء نے

کہ وہ چوپایہ ہی کہ درازی اسکی ساٹھ گز کی ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقۃ ہوگا شاید بہت حیوانوں سے کہ جبل صفا مین سے پھاڑ کر نکلیگا اور اُسکے ساتھ عصا
موسی اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنے مین ساتھ اسکے نہ پہنچ سکیگا اور اُس سے نہین بھاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سے اور رکھیگا اُسکے منھ پر مومن اور مہر
کریگا کافر پر ساتھ چھاپ کے اور لکھے گا اُسکے منھ پر کافر لکھا ہی بعضون نے کہا کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام امام مہدی مین پھر ایام عیسی مین پھر بعد طلوع ہونے آفتاب کے
مغرب سے ذکرہ ابن الملک ت اور ذکر کیا حضرت نے اُن دس نشانیون مین سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونے اُسکے سے چنانچہ بیان اسکا حدیث مین آویگا
اور ذکر کیا آنحضرت نے اُترنا عیسی بیٹے مریم کا آسمان سے زمین پر ف یعنے ظاہر ہو ساتھ ظہور امام مہدی کے او نکلینگے عیسی نزدیک منارہ سفید کے جانب شرقی دمشق
کے اور قتل کرینگے حضرت عیسی دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین اور بعضون نے کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیون مین ہونا دسوین کا اگر
پھر نکلنا دجال کا پھر اُترنا عیسی کا پھر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پھر نکلنا دابۃ الارض کا پھر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اسلیے کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسی کے زمانہ مین یہان تک
کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلے مغرب سے پہلے نکلنے دجال کے اور اُترنے عیسی کے تو نہووے ایمان مقبول کفار سے پس واو مطلق جمع کے لیے ہی
پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسی کا پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ہی بیان یون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچھ کہ آگے آیا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی ت اور ذکر کیا حضرت
نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ف ح لفظ یاجوج و ماجوج الف سے مین اور ہمزہ سے بھی اور یہ دو قبیلے مین اولاد یافث بن نوح سے اور یہ دو نام ہین عجمی اور بعضون نے کہا عربی
ت اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنے دھنس جانیکا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین ف کہا ابن ملک نے
کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہون مین لیکن احتمال ہی یہ کہ ہو مراد تین خسفون سے زائد اُسپر کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے ت اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع
ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلے گی جانب یمن سے ہانکے گی وہ لوگون کو طرف زمین حشر کے ف ح کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہوگا مبدا اُسکا شام سے
کیجاویگی شام فراخ کہ سماجاویگا سب عالم اُسمین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ یہ ہانکنا آگ کا لوگون کو بعد حشر کے ہوگا تاکہ مین کہ علامات قیامت کی پہلے قیامت
کے ہوگی اور حشر بعد اُسکے ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سے کہا قاضی عیاض نے کہ شاید کہ وہ آگین جمع ہونگی کہ ہانکینگی لوگون کو یا ہوگا
ابتدا نکلنا اُسکا یمن سے اور ظہور اسکا حجاز سے ذکرہ القرطبی پھر جمع درمیان اُسکے اور درمیان اس روایت کے کہ بخاری مین ہی یہ کہ اول نشانیون قیامت کی
آگ ہوگی کہ نکالے گی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے ساتھ اس طرح کے ہی کہ آخریت اُسکی باعتبار ان نشانیون کے ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اُسکی باعتبار اُسکے
ہی کہ اول ان نشانیون سے ہی کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اُسکے امور دنیا سے ہر گز بلکہ واقع ہوگا ساتھ آنے اُسکے نفخ صور مین بخلاف اُن نشانیون کے کہ ذکر کی گئین ساتھ اسکے
کہ باقی رہینگی ساتھ ہر نشانی کے ان مین سے چیزین امور دنیا سے اسی طرح ذکر کیا ہی اُسکو بعضے علماء توفیق دینے والون نے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا
کہ ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی پرے کنارے عدن سے کہ نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن مین ہانکے گی لوگون کو طرف زمین حشر کے اور اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کے
بجاے ذکر نکلنے آگ کے یمن سے یا کنارہ عدن سے ذکر ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگون کو دریا مین نقل کی یہ مسلم نے ف اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہ ہی کہ ہو
اُس سے اس روایت مین کفار مین اور آگ ملی ہوگی ہوا کے ساتھ جھکڑ ہوا کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنے انکے کے دریا مین اور وہ ہوگی جگہ حشر کفار کی یا
سفر کفار کی جیسے کہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہو جاویگا آگ اور اسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کے کہ وہ آگ نرمی ڈرانے کے لیے ہوگی
بہر حال کو شر سے ہانکنے کے لیے طرف محشر کے اور موقف اعظم کے واللہ اعلم ۞ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال ستا الدخان
والدجال ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربہا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جلدی کرو تم ساتھ کامون نیک کے چھ چیزون سے ف یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کے پہلے پہونچنے ان چھ نشانیون قیامت کے اسلیے کہ دشوار ہوگا عمل بعد
اُنکے یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق انکے کے اور وہ چھ چیزین یہ ہین ترجمہ دھوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے

اور کام عامہ کا یعنی فتنہ اکبر ہے اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے تم میں سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کے کہ مخصوص
ہون ساتھ ایک کے تم میں سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ساتھ امر عامہ کے قیامت ہو اور ساتھ خاصہ کے موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سے ڈرایا قائم ہونے اسکے سے
اور موت سے کہ قیامت صغری ہے (وعن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربہا وخروج
الدابۃ علی الناس ضحی وایہما کانت قبل صاحبتہا فالاخری علی اثرہا قریبا رواہ مسلم) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تھے اول نشانیوں قیامت کی از روے نکلنے کے نکلنا آفتاب کا ہے مغرب کی طرف سے ف ح کہا طیبی وغیرہ نے کہ اگر کہا جاوے کہ نکلنا آفتاب
کا مغرب سے نہیں ہے اول نشانی اسلیے کہ دھوان اور دجال پہلے اسکے ہوگا کہینگے ہم کہ نشانیان یا تو نشانیان ہین قریب قائم ہونے قیامت کے اور یا نشانیان
ہین دلالت کرنیوالی اوپر وجود قائم ہونے قیامت کے اور حصول اسکے کے پس اول مین سے بعثت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہے سب سے اور دھوان پہلا ہو
نکلنا دجال کا اور مانند اسکے کے اور دوسرے مین سے نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اسکا لوگون کو طرف محشر کے اور نام رکھا گیا اسکا
اول اسلیے کہ یہ ابتدا ہے دوسرے قسم کی اور موید ہے اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکے آتی ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ
صفت اسکی معلوم ہو چکی لوگون پر اور کلام کرنا اسکا ساتھ انکے وقت چاشت کے ف ح لفظ خروج ساتھ رفع کے عطف ہے لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول
کی ہے پس لازم آتا ہے یہ کہ ہو اول بھی اور کہا ابن ملک نے کہ شاید واو بمعنی او کے ہے اور موید ہے اسکا وہ جو ایک روایت مین ہے او خروج الدابۃ علی الناس اور یہ وا
ترجمہ ساتھ قول حضرت کے وایہما اور جونسی ان دونون علامتون مذکورہ مین سے کہ پہلے دوسرے کے ہوگی پس دوسری واضح ہوگی پیچھے اسکے نزدیک نقل کی
یہ مسلم نے ف ح یعنے فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلے کے اور نشانیون مین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلے ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اسکے ہوگا اور
اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلے ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اسکے ہوگا اور وہی ہے باب ترتیب اور تقدم اور تاخر ان دو علامتون کے تعین وارد نہیں ہوئی وہ
مبہم چھوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونون اور علامتون مین سے کہ جنس انکے سے ہون پہلے واقع ہونگی اور حدیث ان اولہا خروج الدجال نہین صحیح کذا فی جامع الاصول
(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من مغربہا
والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص
کو ایمان اسکا کہ نہ تھا ایمان لایا پہلے سے یعنے ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اسوقت نہیں فائدہ دیگی یا کسب کی اس شخص نے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کو نہ کی تھی
پہلے اس سے یعنے توبہ گناہون سے بھی اسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیان یہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ح
اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بسبب واقع ہونے انکے کے متعین ہو جائیگا اور احوال آخرت معائنہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہے اور مقدم کیا طلوع کو
اگرچہ ہے متاخر وقوع مین اسلیے کہ مدار عدم قبول ہونے توبہ کا اسپر ہے اور ملایا گیا ہے نکلنا غیر اسکے کا ساتھ اسکے (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حین غربت الشمس اتدری این تذہب ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیؤذن لہا ویوشک ان تسجد ولا یقبل منہا
وتستاذن فلا یؤذن لہا ویقال لہا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا فذلک قولہ والشمس تجری لمستقر لہا قال مستقرہا تحت العرش رواہ مسلم) اور روایت ہے
ابو ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہے تو اے ابوذر کہ کہان جاتا ہے یہ آفتاب کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا بہت
جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب جاتا ہے یہانتک کہ سجدہ کرتا ہے نیچے عرش کے ف ح کہا بعضے محققین نے کہ نہین مخالف ہے یہ اللہ تعالی کے قول کے وجدہا تغرب فی عین حمئۃ
اسلیے کہ مراد ساتھ اسکے نہایت جگہ پہونچنے بینائی کے ہے اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کے بعد غروب ہونے کے ہے اور اس حدیث مین رد ہے اسپر کہ گمان
کرتا ہے یہ کہ مراد ساتھ مستقر اسکے کے نہایت اس جگہ کے ہے کہ پہونچے طرف اسکے بلندی مین اور یہ ایک دن ہے سال بھر مین تا تمام ہونے امر اسکے کے وقت تمام ہونے

دنیا کے کہا خطابی نے کہ احتمال ہے یہ کہ مراد ہو ساتھ اُسکے یہ کہ وہ مستقر ہوتا ہے نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہیں احاطہ کرتا اُسکو ت پھر اذن مانگتا ہے تا آوے حضرت حق میں پس اذن دیا جاتا ہے آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہے تا مشرق کو جاوے اور طلوع کرے ف ح اور ظاہر یہ ہے کہ مراد استیذان سے بھی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود پر اور اذن دینا ساتھ اُسکے ت اور قریب ہے یہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجود اُس سے اور اذن مانگے گا پس نہیں اذن دیا جاویگا اُسکو اور کہا جاویگا آفتاب کو پھر جا جہاں سے آیا ہے تو اور چونکہ مغرب سے آیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پھر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے پس یہی مراد قول اللہ تعالے کے سے ہے کہ فرمایا اور آفتاب روان ہوتا ہے واسطے قرارگاہ اپنی کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کے کہ مستقر اسکا یعنے اُسکے ٹھہرنے کی جگہ نیچے عرش کے ہے ف ش کہ بعد غروب کے وہاں جاتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اذن مانگتا ہے پس اذن دیا جاتا ہے اُسکو اور جاننا چاہیے کہ بیچ تفسیر بیضاوی کے اور وجہیں بھی بیچ معنی اس آیت کے لکھی ہیں اور شک نہیں کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کے بیچ تفسیر اُسکی کے واقع ہوا ہے متعین ہوا ارادہ اسکا عجب ہے کہ اس وجہ کو اصلا ذکر نہیں کیا اور کلام طیبی سے بھی شک دلی اس باب میں ظاہر ہوتا ہے نسأل اللہ السلامۃ (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عمران بیٹے حصین کے سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں درمیان پیدا ہونے آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنے در باب فتنہ اور ابتلاء اور اختلال اور استدراج کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں پوشیدہ تم پر ف پہچانا ہے تم نے اُسکو ساتھ صفتوں کمال کے اور ایمان لائے ہو اُس پر جیسے کہ شرع میں آیا ہے تم پس گمراہ نہ ہو بسبب دیکھنے سحر و فریب وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی ت تحقیق اللہ تعالی نہیں کانا ف مراد اس سے نفی نقصان کی ہے یعنے ثابت کرنا اعضا کا ساتھ صفت کمال کے یعنے اللہ سبحانہ بجنس آدمیوں سے نہیں اور اُسکی آنکھ جیسے کہ آدمیوں کی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہووے اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ اُسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ طافیہ ساتھ ی کے ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہے بمعنے بلند کے اور نہیں منافات ہے درمیان اس روایت کے اور درمیان اس روایت کے انہا لیست بناتئۃ ولا جحراء یعنے نہ بلند ہوگی اور نہ پست دھنسی ہوئی واسطے امکان جمع ہونے دونوں وصفوں کے ساتھ اختلاف دونوں آنکھوں کے یعنے ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا تورپشتی نے کہ بیچ اُن حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں دجال کے وصف میں کلمات متنافرہ یعنے مختلفہ آئے ہیں کہ مشکل ہے توفیق انہیں اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو انہیں سے علیحدہ اُس حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث میں ہے کہ آنکھ اُسکی طافیہ یعنے بلند ہوگی اور اور حدیث میں ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھ اُسکی کوکب یعنے ستارہ ہے اور اور میں آیا ہے کہ آنکھ اُسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ جحراء اور توفیق اُنمیں یہ ہے کہ اختلاف وصفوں کا بسبب اختلاف دونوں آنکھوں کے ہے یعنے ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور مؤید اسکا وہ ہے جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکھ کا اور حذیفہ کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہوگا اُس پر ناخنہ موٹا ہوگا اور نیز بھی ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائیں آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ میں یہ ہے کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہے یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عوراء اسلیے کہ معنے عور کے اصل میں عیب کے ہیں پس اُسکی آنکھ داہنی بھی عیب دار ہے اور بائیں بھی (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ف ح کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال کا کسی پر متعین نہیں کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلے قیامت سے نکلیگا اور جو کہ وقت قائم ہونے قیامت کا متعین نہیں وقت نکلنے اُسکے کا بھی متعین نہیں ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ش یعنے پاک ہے اُس سے کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات میں اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا عوام کے سمجھانے کے لیے ہے کہ انکی عقل و فہم میں آجاوے

جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ لکھا ہوگا اس علی قدر جسکو تم پڑھتے ہو ت لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اسکی کے لفظ کفر کا ف ح م مصابیح اور مشکوۃ کے نسخوں میں ان تینوں حرفوں کو جدا جدا ایک دوسرے سے لکھا ہوا ہے گویا کہ دجال کے منہ پر بھی اسی صورت سے لکھا گیا ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کے نہ طرف رشد کے پس واجب ہے اجتناب اس سے اور یہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے حق میں کہ ظاہر کردی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھوں اسکی کے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیء معہ بمثل الجنۃ والنار فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار وانی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دوں میں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھ اسکے کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہے کہ تحقیق دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کے یعنے اسکے ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کے ہوں یا لطف و قہر پس جسکو کہیگا یہ جنت ہے وہ ہوگی آگ ف ح کہا ایک شارح نے یعنے داخل ہونا اسمین اور اختیار کرنا اسکا سبب عذاب اور داخل ہونے دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہیگا یہ آگ ہے حقیقت میں وہ بہشت ہوگی یعنی جو نہ اطاعت کریگا اسکی اور پھینکیگا اسکو آگ میں مستحق ہوگا جنت کے داخل ہونے کا اسلیے کہ اسنے تکذیب کی اسکی لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ وہ دونوں منقلب ہو جائینگے اور فعل انکا جادو ہوگا اسپر جیسے کہ وارد ہوا ہے القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم اور ایسی ہی دنیا ہے مگر کہ جسکا نام رکھا گیا ہے سجن ہو جاتا ہے جنت عارفین کے لیے کہ جو قائم ہیں مقام رضا میں جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ قول اللہ تعالی کے ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا میں ہے اور ایک عقبی میں اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کے بسبب عدم حضور انکے کے ساتھ رب اپنے کے مانند سم کے ہے وسم میں اور ہم کی ہے درہم میں اور نار کے دینار میں اور چونکہ مقصود ڈرانا تھا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثوں میں ثانی بھی ہے یعنے ذکر بہشت کا صریح مذکور ہے پس یہاں یہ مقدر ہے والتی یقول انہا النار ہی الجنۃ اور اسکے مانند ہے دنیا عارفین کی نظر میں کہ نعمت اسکی نقمت ہے اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اسکی منحۃ ہے اور منحۃ اسکی محنت اور حسن و قبح اسکا مختلف ہے مانند بیل کے کہ ماری ہے محبوب کے لیے اور دوا ہے محبوبوں کے لیے ت اور تحقیق ڈراتا ہوں تمکو جیسے کہ ڈرایا ساتھ اسکے نوح نے قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تخصیص نوح کی باوجود عموم حکم کے بسبب ہونے انکے کے ہے مقدم مشاہیر انبیاء کے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین (وعن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدجال یخرج وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس نارا فماء بارد وعذب فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ نارا فانہ ماء عذب طیب متفق علیہ وزاد مسلم وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب) اور روایت ہے حذیفہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال میں کہ اسکے ساتھ پانی ہوگا ف یعنے وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہے پانی سے قسم اسباب چین سے بسبب ظاہر کے کہ تعبیر کی گئی ہے اس سے ساتھ جنت کے پہلی حدیث میں رغبت دلاویگا طرف اسکے انکو کہ اطاعت کریں اسکی ت اور آگ ہوگی ف یعنے وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اسکا عذاب و مشقت کا ہوگا والا نہیں خوف ہوگا اسکا اسکو کہ نافرمانی کریگا اسکی ت پس جسکو دیکھینگے لوگ پانی پس حقیقت میں وہ آگ ہوگی کہ جلادیگی اور جسکو دیکھینگے لوگ آگ پس وہ ہوگا پانی ٹھنڈا شیرین ف یعنی یہ ہیں کہ کردیگا اللہ تعالی اسکی آگ کو پانی ٹھنڈا اس شخص پر کہ جھٹلاویگا اسکو اور ڈالدیگا وہ اسکو اسمین غصہ ہوکر جیسے کہ کردیا تھا نمرود کی آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کردیگا اسکے پانی کو کہ دیگا وہ اسکو اس شخص کو کہ تصدیق کریگا اسکی آگ جلانے والی ہمیشہ کو محل اسکا یہ ہے کہ کچھ فتنے اسکے جو ظاہر ہونگے نہیں ہوگی انکے لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدے ہونگے جیسے کہ کرتے ہیں ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بھی ہے کہ اللہ تعالے بدل دیگا ماہیت اسکے پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہے ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوے اسکو یعنی دجال کو یا اسکے فریبوں کو کہ ذکر کیے گئے تم میں سے پس چاہیے کہ پڑے اس چیز میں کہ دیکھے اسکو آگ پس یعنے اختیار کرے تکذیب اسکی اور نہ پروا کرے واسطے اسکے کی اس چیز میں کہ دیکھے اسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش ہوگا ف ع یعنے ایک انکو حقیقت میں یا ساتھ تقلیب کے بدل دینے ماہیت کے یا بحسب مال کے واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سے ہے پس تقدیر یہ ہے اور نہ تصدیق کرے

اُسکی بسبب خبث باطنی کے کہ اُسکے ساتھ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک در عذاب و ہجاب ہوگا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کی مسلم نے یہ عبارت کہ تحقیق دجال جو کانا ہوا آنکھ کا
ف معنی ایک آنکھ اُسکی مسی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کے نہیں ہوگا اُسکے بیچ اثر آنکھ کا ت اُسپر یعنی دوسری آنکھ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جھلی سی ہوئی آنکھ پر ناخنہ ہوگا لکھا ہوا ہوگا درمیان
دونوں آنکھوں اُسکی کے لفظ کافر کا یا لکھا ہوگا کہ وہ کافر ہے پڑھیگا اُسکو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا ف یعنے وہ کہ پہلے علم کتابت کا رکھتا تھا یا نہ رکھتا تھا
بیان کر ظاہر یہ ہے کہ ناخنہ بیچ آنکھ غیر مسی ہوئی کے ہوگا اسلیے کہ معنی ممسوح کے یہ ہیں کہ ایک جانب میں آنکھ اور ہوں اصلا نہوں اور ہموار اور سی ہو پس ناخنہ ہونا اُسمین کیا معنے
رکھتا ہے مگر یہ کہ مراد ممسوح سے معیوب مطلق رکھیں و عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ
جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کانا ہوگا بائین آنکھ کا کثرت سے ہونگے بال اُسکے ساتھ
اُسکے ہوگی بہشت اُسکی اور آگ اُسکی پس آگ اُسکی بہشت ہے اور بہشت اُسکی آگ نقل کی یہ مسلم نے ف اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکھ کا اور ایک آنکھ اُسکی پھلی ہوئی
ہوگی پس تطبیق انمین یہ ہے کہ ایک آنکھ اُسکی بالکل نہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس صحیح ہے کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اسلیے کہ عور کے معنی اصل مین عیب کے
ہین اور بعضون نے کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کے پس ایک قوم تو دیکھی گی اسکو اعور العین الیسری اور ایک قوم دیکھے گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کرے اسکے بطلان
امر پر اسلیے کہ جب دکھائی دیگی خلقت اُسکی جیسی کہ ہے دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہے اور احتمال ہے یہ کہ ہو ایک ان دونون مین سے بسبب سہو راوی کے و عن
النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ
فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا
يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَيَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا
إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ
ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا اُسنے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یعنے اُسکے نکلنے کا اور تمام
امور اُسکے کا اور لوگون کے مبتلا ہونیکا بسبب اُسکے پس فرمایا اگر نکلے دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنے بالفرض والتقدیر پس مین جھگڑونگا اُس سے سامنے
تمہارے ف یعنے غالب آونگا اُسپر ساتھ دلیل کے اور اُسمین ارشاد ہے طرف اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جھگڑنے اور غالب آنے مین اُسپر ساتھ
دلیل کے غیر محتاج طرف مددگار کے ساتھ اپنی مین سے جان کہ حدیثون اور دلیلوں اور قرائن سے معلوم ہوا ہے کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہوگا اور اسی طرح جو حضرت نے فرمایا اس حدیث مین یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے اور واسطے تحقیق اور یقین ظہور دجال کے اور مبہم ہونے وقت اُسکے کے اور
ڈالنے خوف فتنہ اُسکے کے مکلفین پر ت اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا ف یعنی دفع کریگا شر اُسکے کو اپنے سے ساتھ دلیلوں قطعی
شرعیہ اور عقلیہ کے کہ اُس پاس ہین اور غالب آویگا اُسپر کذا قال الطیبی اور یہ اُس تقدیر پر ہے کہ وہ سے حجت والا پس معنے یہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنے نفس سے شر
اُسکے ساتھ جھٹلانے اُسکے کے اور اختیار کرنے صورت تکذیب اُسکی کے ت اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر ف یعنے حافظ اسکا ہے بعد میرے پس مدد کریگا اُسکی
اور دفع کریگا شر دجال کی اُس سے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہے اگرچہ نہو ساتھ اُسکے نبی اور امام پس اسمین رد ہے امامیہ پر ت تحقیق دجال ف یعنے
یہ استیناف ہے بیان بعض احوال اُسکے کا اور بیان بعض اُس چیز کا کہ مفید ہے بیچ دفع شر افعال اُسکے کے ت جوان ہوگا ف اسمین اشارہ ہے اسپر کہ وہ ظاہر ہوا نہین دنیا و مکے یا
اشارہ ہے اسپر کہ وہ محروم ہے سفیدی و وقار سے ت بہت مڑے ہوئے بالونکا آنکھ اُسکی پھولی ہوگی گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اُسکو ساتھ عبد العزی بیٹے قطن کے ف
یہ عبد العزی کہ ایک یہودی کا نام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ مشرک تھا اسلیے کہ عزی نام بت کا ہے اسکا بندہ مشرک ہی بنتا ہے اور مؤید ہے اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تھا

قبیلہ خزاعہ مین سے کہ مرا جاہلیت مین اور آنحضرت نے تشبیہ دی دجال کو اُسکے ساتھ اور نہوز جزم اُسکی شباہت کا نہین کیا کہ فرماتے ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اُسکو ساتھ اور اور حدیثون سے جزم تشبیہ کا بھی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ ثانی واسطے تاکید اور تقریر تشبیہ کے ہی ت پس جو شخص پاوے اُسکو تم مین سے پس چاہیے کہ پڑھے سامنے اُسکے آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا تک واسطے دلالت کرنے ان آیتون کے اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالے کے اور ثبوت کتاب اور آیات جیات اُسکی کے اور صدق رسول اُسکے کے اور آنے رسول کے ساتھ معجزات اپنے کے کہ کر دینگے خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اُسکا پکاریگا ہلاکت دثبور کو اور کہا طیبی نے کہ معنی یہ ہین کہ قرات اُسکی امان ہی پڑھنے والے کے لیے فتنہ اُسکے سے جیسے کہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نے شر فتنہ دقیانوس جبار کے سے کہ اُسکے زمانہ مین تھے ت اور ایک روایت یعنے مسلم کی مین بھی آیا ہی پس چاہیے کہ پڑھے اول کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہارے کی ہین فتنہ دجال کے سے ف ع اور بعضی حدیثون مین پڑھنا ان آیتون کا وقت سونے کے بھی آیا ہی اور لفظ جوار ساتھ زیر جیم کے اور آخر کے ہی اکثر صحیح نسخون مین بمعنے ہمسائگی اور امان کے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر جیم اور ترکے آیا ہی بمعنی کا غذیہ جیسے کہ دیتا ہی اُسکو مسافر بادشاہ سے یا اُسکے نائبون سے تا کوئی روک ٹوک نکرے اُس سے راہ مین اور بعضی شرحون مین ساتھ زبر اور پیش کے ہی اور زبر فصیح تر ہی بمعنی امان کے پھر جاننا چاہیے کہ بعضی روایتین مین روایتین مین شعد آئی ہین اس باب مین کہ جو کوئی پڑھے سورہ کہف جیسے کہ اتاری گئی ہی ہوگی اُسکے لیے سبب نور کی مقام اُسکے سے کہ تک اور جسنے پڑھین دس آیتین اُسکی آخر سے پھر نکلے دجال نہین مسلط ہوگا اُسپر اور اور روایت مین ہی جسنے یاد کین دس آیتین اُسکی اول سے بچا دجال سے اور اور روایت مین ہی جسنے پڑھین تین آیتین اول کہف سے بچا دجال کے فتنہ سے اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتون کے پڑھنے مین اور دس کے پڑھنے مین یہ ہی کہ کمتر اُس چیز کا کہ ممنوع کر دیگا بسبب اُسکے شر اُسکے سے پڑھنا تین کا ہی اور حفظ اُنکا اولی ہی اور یہ نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنے والا ہی ایک راہ سے کہ واقع ہی درمیان شام اور عراق کے پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین ف ع یعنے بھیجے گا لشکر اپنے دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنے مین بیچ اون شہرون کے کہ چلیگا اُنمین اور متوجہ ہوگا اُنکی طرف بلکہ بھیجیگا اُن مین ہوگا اُسکے شر سے کوئی موضع نہین خالی ہوگی اُسکے فتنہ سے کوئی جگہ ت اے بندو اللہ کے ف ع اے مومنو کہ موجود ہوگے اُس زمانہ مین یا تمام مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اُسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنے اپنے دین پر کہا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹھہرنا اُسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگے آتی ہی ایک حدیث کہ ٹھہریگا دجال زمین مین چالیس برس الخ لیکن نقل کیا ہی بغوی نے شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت رکھتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور برتقدیر اُسکی صحت کے شاید کہ مراد ساتھ ٹھہرنے کے دونون ٹھہرنے مین سے ٹھہرنا خاص ہو اوپر صفت معین کے کہ واقع ہو خبر اُسکی عالم پر ت ایکدن یعنی اُن دنون مین سے مقدار برس روز کی ہوگا یعنے درازگی زمانہ مین اور ایک دن مقدار مہینے کی ہوگا اور ایکدن مقدار ہفتہ کی اور باقی روز اُسکے مانند دنون تمہارے کے جیسے ہمیشہ ہوتے ہین عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کے کیا کفایت کریگی ہمکو اُسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادا نماز کے لیے مقدار دن کی ف ح یعنے جبکہ گذرے بعد طلوع فجر کے اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اُسکے اور ظہر کے ہر روز مین پس ظہر پڑھنا پھر جبکہ گذرے بعد اُسکے اتنا وقت کہ ہوتا ہی اُسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑھنا پھر جب اتنا وقت گذرے کہ ہوتا ہی اُسمین اور مغرب مین ہر روز مغرب پڑھنا اور اسی طرح عشا اور فجر کو سمجھ لو غرض کہ پانچون نمازین ایسے اندازے سے پڑھ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس روز کا گذرے اور اسی حساب سے اون دنون مین کہ مہینا بھر اور ہفتے بھر کے ہونگے اور یہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگے اللہ تعالے قادر ہی ہر چیز پر جو بعضون نے کہا ہی بہ سبب کثرت ہموم وغموم کے اسقدر معلوم ہونگے یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اسکو پوچھنا راوی کا حضرت سے کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضے جو یہ شبہ کرتے ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کے جب یہ وقت نہوے تو نمازین کیونکر پڑھینگے یہ شبہ ہیچ ہی جب شارع نے اُسدن مخصوص کا یہ حکم ٹھہرا دیا پھر کسی کو جگہ چون وچرا کی نہین ہی اور آگو اشتی وغیرہ نے اور بھی جواب اسکے لکھے ہین بخوف درازگی کے نہیون لکھے جو چاہے مرقات مین دیکھ لے ت کہا ہمنے یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اُسکا یا کیا ہوگی کیفیت اُسکے جلد چلنے کی زمین مین

فرمایا مانند مینھ کے ف ش مراد مینھ سے یہان ابر ہے یعنے جلدی چلے گا وہ زمین مین مانند چلنے ابر کے ت جسوقت کہ آتی ہو پیچھے سے اسکے باد پس گذریگا ایک قوم پر اور
بلاویگا انکو یعنے طرف باطل اپنے کے پس ایمان لاوینگے وہ اُسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینھ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اگاویگی یعنے یہ استدراج ہوگا اسکا و تھا
کی طرف سے پس شام کو آوینگے اُنپر مواشی اُنکے یعنے وہ جو گئے تھے صبح کو چرنے کے لیے دراز ترین اُسکے کہ تھے از روے کوہانون کے ف ش لفظ ذری جمع ذروہ
کی ہے معنی کوہان اونٹ کے اور اعلاے ہر چیز کو بھی کوہان کہتے ہین مراد فربہی مواشی کی ہے کہ کوہان اسکے فربہی سے دراز ہو جاینگے ت اور خوب پورے اسکے کہ تھے از روے تھنون کے
یعنے تھن خوب بھرے ہونگے دودھ سے اور خوب کھنچے ہوے اُسکے کہ تھے از روے کوکون کے یعنے بسبب کثرت کھانے اور سیری کے ثم یاتی القوم فیدعوھم فیردون علیہ
قولہ فینصرف عنھم فیصبحون ممحلین لیس بایدیھم شیء من اموالھم ویمر بالخربۃ فیقول لھا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربہ بالسیف
فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یدعوہ فیقبل ویتھلل وجھہ یضحک فبینما ھو کذلک اذ بعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین
واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طاطا راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ
حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسی قوم قد عصمھم اللہ منہ فیمسح عن وجوھھم ویحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ فبینما ھو کذلک اذ اوحی اللہ الی عیسی انی قد اخرجت
عبادا لی لا یدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الطور پھر آویگا دجال ایک قوم کے پاس پس بلاویگا انکو ف ش یعنے طرف دعوی الوہیت اپنی کے ت پس رد
کرینگے اُسپر قول اُسکا یعنے قبول نہین کرینگے اُسکو اور ایمان نہین لاوینگے اُسپر پس پھریگا اُنسے یعنے پھیریگا اُسکو اللہ تعالی اُنسے پس ہونگے قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور قحط
کشیدہ درحالیکہ نہوگا اُنکے ہاتھ مین کچھ مالون اُنکے سے ف ش حاصل یہ کہ مومن بسبب اُسکے مبتلا ہونگے طرح طرح کے بلاؤن اور محنتون اور ضررون مین ولیکن ہونگے
صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکے کہ دین ہوگی اُنکو اللہ تعالی نے صفتین اولیا کی برکت سید الانبیاء کے ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنے
خزانون کو پس پیچھے چلینگے دجال کے خزانے اُس ویرانہ کے مانند امیرون شہد کی مکھیون کے ف ش یعاسیب جمع یعسوب کی ہے معنے سردار شہد کی مکھیون کے
یعنے جیسے یعسوب آگے ہوتا ہے اور شہد کی مکھیان اُسکے ساتھ پیچھے پیچھے ہوتی ہین اسی طرح دجال کے ساتھ خزانے پیچھے پیچھے چلینگے اسی جہت سے ہر قوم کے
سردار کو یعسوب کہتے ہین روایت کی ہے دیلمی نے حضرت علی سے بطریق مرفوع کے علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنے علی سردار مومنون کا ہے کہ متابعت
کرتے ہین وہ اُسکی اور پناہ ڈھونڈتے ہین اور مال سردار منافقون کا ہے کہ اُسکی پناہ ڈھونڈتے ہین اور اسکے پیچھے جاتے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین بھی
آیا ہے کہ حضرت علی نے اُنکے مرثیہ مین فرماتے ہین کنت للدین یعسوبا ت پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی سے یعنے نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اُسکو
ساتھ تلوار کے ف یعنے غصہ ہوکر اُسپر بسبب قبول کرنے دعوت الوہیت اُسکی کے یا واسطے ظاہر کرنے قدرت کے اور تمہید کرنے خرق عادت کے پس کاٹیگا اُسکو دو
ٹکڑے مانند پھینکنے تیر کے نشانے پر ف ش یعنے فاصلہ درمیان دو ٹکڑون کے مقدار پھینکنے تیر کے ہوگا کہ نشانے پر مارتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ معنے یہ ہین کہ پہونچے
ضربہ اُسکی شمشیر کا مانند پہونچنے تیر کے نشانے پر ت پھر بلاویگا دجال اُس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کے اور روشن اور چمکتا ہوگا منہ اُسکا
ہنستا ہوا ہشاش ف ش اور کہیگا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکھے معبود ہونیکی ت پس درمیانیکہ دجال ایسے کامون اور خراب و گمراہ کرنے مین ہوگا ناگہان بھیجیگا اللہ تعالی
مسیح بیٹے مریم کے یعنے علیہما السلام کو پس اُترینگے وہ نزدیک منارہ سفید کے جانب شرقی دمشق کے ف ش اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جیسے اُترینگے بیت المقدس مین
اور ایک روایت مین ہے اردن مین اور ایک روایت مین ہے کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہون مین حدیث اُترنے اُنکے کی بیت المقدس مین نزدیک ابن ماجہ کے ہے وہ میرے
نزدیک راجح ہے اور نہین منافی ہے تمام روایتون کی اسلیے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کے ہے اور وہ معسکر مسلمین کا ہے اسلیے کہ وہ اور اردن تمام داخل بیت المقدس
کا کہا فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہے اسمین اگرچہ نہین ہے بیت المقدس مین اب منارہ لیکن ضرور ہے یہ کہ بنیگا پہلے اُترنے عیسی کے واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگے
عیسے درمیان دو کپڑون زرد رنگ کے ف ش یعنے پہنے ہونگے کپڑے دو رنگے ہوے زعفران کے یا ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد رنگ کا ہے اور لفظ مہرودتین

ساتھ دال مہملہ کے ہے اور ذال معجمہ کے بھی ثابت رکھنے والے ہونگے مسیح دونوں ہتھیلیاں اپنی اوپر بازو دو فرشتوں کے فت یعنی حال ہے واسطے کیفیت اترنے انکے کے جیسے کہ پہلا جملہ حال تھا واسطے کیفیت لباس و جمال انکے کے پھر بیان کیا انکا اور حال ثابت جسوقت جھکا دینگے سر اپنا ٹپکیگا پسینہ انکا اور جب اٹھا دینگے سر اترینگے انکے بالوں سے قطرے مانند دانوں چاندی کے کہ مانند موتیوں کے ہوں فت یعنے صفائی اور سفیدی میں نہایہ میں لکھا ہے کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کے اوپر وزن غراب کے دانے چاندی کے بنے ہوئے بہیئت بڑے موتیوں کے اور واحد اسکا جمانہ ہے کہا طیبی نے کہ تشبیہ دی عرق کے قطروں کو ساتھ جمان کے بڑائی میں پھر تشبیہ دی جمان کو ساتھ موتی کے بیچ صفائی کے اور خوبی کے اور بعضوں نے کہا کہ جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کے چھوٹے موتی اور تخفیف میم سے دانے کہ چاندی کے بنیں اور یہاں مراد خیر ہے یعنے جب جھکا دینگے سر ٹپکینگے انکے سر کے بالوں سے قطرے نورانی اور جب اٹھا دینگے سر ٹپکینگے وہ قطرات کنایہ ہے بہار اور تازگی اور طراوت جمال انکے سے ثابت پس نہیں ممکن ہوگا اور نہیں واقع ہوگا کسی کافر کو کہ پاوے بو دم عیسیٰ کے سے مگر کہ مر جاوے اور دم انکا پہونچیگا جہاں تک پہونچیگی نگاہ انکی فت جائز ہے یہ کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سے واسطے ظاہر دکھانے خون اسکے کے نیزہ میں تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اسکا مومنوں کے دلوں میں اور جائز ہے یہ کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اترنے انکے کے پھر جاتی رہے جسوقت کہ دیکھیں دجال کو اسلیے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہیں اور بعضوں نے کہا کہ دم سے کہ کافر مریگا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتھ اسکے ہلاک کرنا کافر کا نہ دم معتاد پس مرنا دجال کا واسطے نہونے دم مقصود کے ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تھا کہ حضرت عیسیٰ دم سے مردہ کو زندہ کرتے تھے اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندوں کو مارینگے ثابت پس ڈھونڈھینگے عیسیٰ دجال کو یہاں تک کہ پاوینگے اسکو دروازہ لُد پر فت لُد ساتھ پیش لام اور تشدید دال کے نام ہے ایک پہاڑ کا شام میں اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہے قریوں بیت المقدس کے سے اور بعضوں نے کہا کہ وہ قریہ ہے فلسطین میں ثابت پس قتل کرینگے اسکو پھر آویگی عیسیٰ کے پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا انکو اللہ تعالیٰ نے دجال کے شر سے پس پونچھینگے عیسیٰ انکے مونہوں سے گرد و غبار شدت و محنت کا فت احتمال ہے یہ کہ ہو یہ پونچھنا اپنے ظاہر معنی پر کہ پونچھیں گرد ازراہ اکرام انکے کے یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنے شدت و خوف کے انسے ثابت اور خبر دینگے انکو درجات اور مراتب انکے کی کہ پاوینگے بہشت میں در حالیکہ عیسیٰ اس طرح سے ہونگے ناگہاں وحی بھیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کے کہ تحقیق میں نے نکالے ہیں کتنے ایک بندے اپنے نہیں طاقت و قدرت کسی کو انسے لڑنیکی فت طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیے کہ آثار قدرت کے کام میں ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہیں اور تثنیہ لائے مبالغہ کے لیے ثابت پس جمع کر اور محافظت کر میرے بندوں کی لیجا کر طرف کوہ طور کے اور بھیجیگا اللہ یاجوج و ماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل الخمر وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله عليهم نشابهم مخضوبة دما ويحصر نبي الله واصحابه حتى يكون راس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى واصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله اور بھیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو کہ نام دو قبیلوں کا ہے اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑینگے پس گذرینگے پہلے انکے یعنے اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کے فت طبریہ ساتھ اضافت کے ہے اور بحیرہ تصغیر ہے بحرہ کی جسکے معنے دریا کے ہیں یعنے چھوٹا سا دریا یعنے تالاب کہ طول اسکا دس کوس کا ہے اور وہ طبریہ میں ہے کہ نام ایک قریہ کا ہے شام میں ثابت پس پی جاوینگے جو کچھ اس میں ہوگا پانی اور گذریگی جماعت انکی کہ پیچھے آویگی انسے پس کہینگے وہ کہ تحقیق تھا اسمیں کبھی پانی پھر چلینگے یہاں تک کہ پہونچینگے طرف جبل خمر کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے بیت المقدس میں فت اور لفظ خمر ساتھ فتح خ اور میم کے بمعنی درختوں لپٹے ہوئے کے یا جو کچھ ڈھانکے کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سے اور اس پہاڑ میں درخت بہت ہیں اسلیے اسکا جبل الخمر نام ہوا ثابت پس کہینگے یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنے ان شخصوں کو کہ زمین میں تھے آؤ پس چاہیے کہ قتل کریں ہم ان شخصوں کو کہ آسمان میں ہیں پس پھینکیں گے تیر اپنے طرف آسمان کے پس پھیریگا اللہ تعالیٰ انکے تیر رنگے ہوئے خون میں فت یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سے تاکہ گمان

کریں کہ ہم نے ماری آسمان والوں سے اور احتمال ہے کہ وہ تیر کسی جانور کے لگ کر سرخ ہو جاینگے پس اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ گھیر لیگا فساد انکا عالم سفلی اور علوی کو
اور رد کیے جائینگے نبی اللہ کے یعنے حضرت عیسی اور یار انکے یعنے اس امت کے مومن کوہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک انکے کے بہتر سو دینار سے
واسطے ایک تمہارے کے آج کے دن ف یعنے فاقہ اور احتیاج انکی اس حد کو پہونچیگی کہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہے تمام اجزاے بیل مین بہتر ہوگا سو دینار سے
انکے نزدیک اور باقی اجزاے گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیے کہ کیا حال رکھتے ہونگے اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگے انکے نزدیک ت پس رغبت کرینگے یعنے دعا
و زاری کرینگے اللہ تعالے سے انکے ہلاک کرنے کی نبی اللہ کے عیسے اور یار انکے پس بھیجے گا اللہ تعالی اوپر انکے انکی گردنون مین ف نغف ساتھ زبر نون اور
غین کے کیڑے کہ اونٹ و بکری کی ناک مین پڑجاتے ہین ت پس ہو جاوینگے مردہ مانند مرنے ایک جان کے یعنے سب ایکبارگی مرجاوینگے قہر الہی سے
کہ غالب ہے ہر چیز پر پھر اترینگے پیغمبر خدا عیسی اور یار انکے طرف زمین کے پس نہین پاوینگے زمین مین جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اسکو چربی اور بدبو انکی نے
پس دعا کرینگے نبی خدا کے عیسی اور یار انکے طرف اللہ کے پس بھیجے گا اللہ جانور پرند کہ گردنین انکی مانند گردنون اونٹ بختی کے ہونگی ف بخت ساتھ پیش ب اور
جزم خ کے اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتے ہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ہیئۃ اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہے قبولیت دعا مین ت پس اٹھاوینگے وہ جانور انکو اور
پھینک دینگے انکو جہان چاہا ہے اللہ تعالے نے وفی روایۃ تطرحھم بالنھبل ویستوقد المسلمون من قسیھم ونشابھم وجعابھم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت
مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ
من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ
فتاخذھم تحت اباطھم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتھارجون فیھا تھارج الحمر فعلیھم تقوم الساعۃ رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وھی قولہ تطرحھم
بالنھبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی ت اور ایک روایت مین ہے کہ ڈالدینگے جانور انکو نہبل مین ف نہبل ساتھ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کے ایک موضع ہے
بیت المقدس مین اور بعضون نے کہا کہ وہ جگہ ہے کہ نکلتا ہے آفتاب اسی طرح تصحیح کی ہے اس لفظ کی مشکوۃ کے نسخون مین اور مجمع البحار مین کرمانی سے نقل کی ہے مہبل ساتھ میم کے
اور معنی اسکے لکھے ہین گڑھا گہرا زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کے ہے مہبل مانند منزل کے گر پڑنا پہاڑ سے اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین فتطرحھم
بالنھبل نون سے لایا ہے اور صواب مہبل ہے میم سے انتہی ت اور جلاوینگے مسلمان کمانون انکی سے اور تیرون انکی سے اور ترکشون انکے سے سات برس پھر
بھیجے گا اللہ تعالی ایک بڑا مینہ کہ نہین چھپا دیگا کسی چیز کو اس مینہ سے گھر مٹی اور پتھر کا اور نہ گھر صوف کا ف یعنے شہر کے گھر اور جنگل کے اسلیے کہ وہان شہر مین مٹی و
پتھر کے گھر ہوتے ہین اور گنوارون کے کہ جنگل مین رہتے ہین صوف کے کمل تان کے گذران کرتے ہین اور مراد یہ ہے کہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہین
رہینگی کہ وہان مینہ نہ پہونچے اور کوئی دیوار و خیمہ مینہ کے پہونچنے سے کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن زبر ی اور پیش کاف سے کن سے اور پیش ی اور زبر کاف
سے اکنان سے دو طرح آیا ہے یعنے ستر کے ت پس دھو ڈالیگا وہ مینہ زمین کو یہانتک کہ کر دیگا اسکو مانند آئینہ کے صاف پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے
اپنے اور پھیر لا برکت اپنی پس اسدن کھاویگی جماعت دس سے لے چالیس تک ایک انار سے یعنے انار ایسا بڑا اور پیدا ہوگا کہ بہت سے لوگ اسکو کھاوینگے اور سیر
ہونگے اور سایہ پکڑینگے اسکے چھلکے مین ف ع کہا ایک شارح نے کہ مراد ہے آدھا چھلکا اسکے اوپر کا اور قحف اصل مین کہتے ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کے ہے اور لکڑی
کے پیالہ کو بھی کہتے ہین پس بسبب مشابہت کے یہان انار کے اوپر کے چھلکے کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودھ مین یعنے دودھ اونٹ اور بکری وغیرہ
کے تھنون مین بہت ہوگا یہانتک کہ ایک اونٹنی دودھ والی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سے ف ع لفظ فئام ہمزہ سے اوپر وزن جمال کے اور عوام
بدل لیتے ہین ہمزہ کو ی سے یعنے جماعت آدمیون کی اور مراد اس سے یہان زیادہ قبیلہ سے ہے جیسے کہ قبیلہ زیادہ ہے فخذ سے جیسے کہ آگے مذکور ہے ت اور ایک گاے
دودھ والی البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون مین سے اور ایک بکری دودھ والی البتہ کفایت کریگی تھوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سے ف ع فخذ یہان زبر ف اور جزم خ

نرم ہے ہو فقط معنی بات کے اتا ہے اور وہ کم زبان سے ہو اور بطن کم قبا ہے اور فخذ یعنے ران کے زیر رخ اور جزم رخ سے بھی ہوت ہیں رہیگا یکہ وہ ایسے
حین دوست میں ہونگے ناگہان بھیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ انکو نیچے بغلوں انکی کے پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی فت
نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجازا ہے کیونکہ حقیقت میں قابض ارواح ملک الموت ہیں بحکم خدا تعالی اور درمحل خود معلوم ہو چکا ہے کہ مومن و مسلم دونوں ایک ہی ہین
جو مومن ہے مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے مومن ہے لیکن تفاوت کر رکھا ہے علمائے یہ ہے کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کے کہتے ہیں کہ باطن میں ہے اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر
کے او ذکر سو یہاں تاکید و تعمیم ہے تاکوئی اس سے باہر نہ رہے ت اور باقی رہینگے شریر لوگ مختلط ہونگے اور نہ چینگے زمین میں مانند اختلاط گدھوں کے آپس میں ف ح
او بعضوں نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہے مردوں کا عورتوں سے بے پردہ اور بے لحاظ ہو کر علانیہ سامنے لوگوں کے جیسے کہ عادت ہے گدھوں کی ہرج بجزم سے یعنے جماع کیا
کہا جاتا ہے ہرج جاریۃ یعنے جماع کیا اس سے کذا فی القاموس ت پس انپر قائم ہوگی قیامت ف یعنے ننگے غیر پر اور آگے آئی ہے حدیث کہ نہیں قائم ہوگی قیامت
یہاں تک کہ نہیں کہا جاویگا زمین میں اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث یعنی پوری مسلم نے مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہے نظم ہم بالنبیل قول سبع سنین تک
روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَیَلْقَاہُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ
فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی ہٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْہُ فَیَقُوْلُ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَہَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا
اَحَدًا دُوْنَہٗ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ ہٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِہٖ فَیُشَبَّحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ
وَشُجُّوْہُ فَیُوْسَعُ ظَہْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ فَیَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِیْشَارِ مِنْ مَّفْرِقِہٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْہِ قَالَ ثُمَّ
یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ قُمْ فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ اَتُؤْمِنُ بِیْ فَیَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُّ فِیْکَ اِلَّا بَصِیْرَۃً قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ
بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُہُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَہٗ فَیُجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِہٖ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ نُحَاسًا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ فَیَقْذِفُ بِہٖ فَیَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا
قَذَفَہٗ اِلَی النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَہَادَۃً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابو سعید خدری
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اسکی طرف ایک مرد مسلمانوں میں سے ف بعضوں نے کہا کہ وہ مرد خضر علیہ السلام ہونگے
اور یہ مقتضی ہے اسکو کہ خضر زندہ ہیں اور اختلاف کیا علمائے اسمیں جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعضے صوفیہ اسپر ہیں کہ وہ مر گئے اور جمہور صوفیہ اور بعضے فقہا وغیرہم اسپر ہیں
گئے ہیں کہ وہ زندہ ہیں کہا نووی نے کہ یہی صحیح ہے ت پس ملینگے کتنے ایک شخص کہ نگہبانی کرنے والے صاحب ہتھیار ہونگے نگہبان دجال کے ف مسالح جمع
اور مسلحہ بفتح میم و سکون سین و فتح لام سے جمیع مسلح کی ہے یعنے سرحد کے کہ جگہ ہے ہتھیار روں کی ہے بعد ازاں اطلاق کیا مردان ہتھیار بند پر کہ نگاہ رکھتے ہیں سرحد کو اور یہاں مراد یہی معنی ہیں
ت پس کہینگے وہ لوگ اس مرد مسلمان سے کہ کہاں جانے کا قصد رکھتا ہے تو پس کہیگا وہ مرد قصد رکھتا ہوں کہ جاؤں طرف اس شخص کے کہ نکلا ہے یعنے دجال پس فرمایا
حضرت نے کہینگے تابع دجال کے آیا ایمان نہیں لاتا تو ہمارے رب پر ف مراد رکھینگے رب سے دجال بسبب مال و جاہ اسکے کے ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان
کہ نہیں ہے کچھ صفات پروردگار ہمارے کے پوشیدگی ف دلیلیں اسکے رب ہونے کی ظاہر ہیں قسم پیدا کرنے اور رزق دینے وغیرہ ذلک سے اور وہ سراسر صفتیں
کمال کی رکھتا ہے کہ نقصان کو وہاں راہ نہیں اور دجال میں صفتیں نقصان کی ظاہر ہیں پس جسکی ربوبیت اور کمال کی دلیلیں موجود ہوں اسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو
ت پس کہینگے وہ تابعین دجال کے کہ مار ڈالو اس شخص کو کہ ایمان نہیں لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض انکا
بعض سے کہ کیا نہیں منع کیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے یعنے دجال نے اسسے کہ مارو کسی کو بے حکم اسکے پس لیجاوینگے اس شخص کو طرف دجال کے پس جب دیکھیگا
دجال کو وہ شخص یعنے اور پہچانیگا علامتیں اسکی کہے گا اے لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال ہے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اپنی حدیثوں میں کہ نکلیگا
آخر زمانہ میں باین علامات فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اسکے چت لٹانے کا اور بعضوں نے کہا پیٹ پر لٹانیکا زمین پر جیسے کہ گنہگاروں کو لٹاتے ہیں

کرنے کے لیے پس لایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنے از راہ تاکید اور تغلیظ اور تشدید کے پکڑو اسکو اور سر توڑو اسکا پس فراخ و نرم کیجاویگی پیٹھ اسکی اور
پیٹ اسکا بسبب بہت مارنے کے اسکی پیٹھ اور پیٹ پر فَیُوسَعُ لفظ فیوسع ساتھ جزم واو اور تخفیف سین کے وسع سے ہے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر واو اور
تشدید سین کے توسیع سے بھی تصحیح کیا ہے اور لفظ تشبح صیغہ مضارع مجہول کا ہے ساتھ شین معجمہ اور ب موحدہ مشددہ اور ح مہملہ کے تشبیح سے یعنے چوڑا کرنے کے ہے
چیر کے یعنے چت یا پٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بپیش شین معجمہ اور تشدید جیم سے امر ہے شج سے یعنے زخمی کرنے سر کے اور یہ روایت صحیح تر ہے کذا فی شرح المسلم اور دوسری
روایت یہ ہے کہ تشبح جیسا کہ کہا گیا تشبیح سے اور شجوہ بھی امر ہے اسی باب سے اور روایت تیسری فیشج و شجوہ دونون شج سے ہے یعنے زخم سر کے اور جزری نے کہا کہ مولف
نے یہ تیسری ہی روایت ذکر کی ہے اور وہ دوسری ذکر کی ہے حمیدی نے اور تصحیح کی ہے اسکی قاضی عیاض نے اور بہت صحیح نزدیک ایک جماعت کے اصحاب ہمارے سے
اول ہے واللہ اعلم ثُمَّ فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہپر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہے مسیح جھوٹا فرمایا حضرت نے پس حکم کیا جاویگا یعنے
حکم کریگا دجال اسکے دو ٹکڑے کرنے اور پراگندہ کرنے کا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف سے یہان تک کہ دو ٹکڑے کیا جاویگا درمیان دونون پاؤن اسکے کے
فَیُؤْشَرُ یعنے از سرتا پا چیر ڈالینگے اور لفظ فیوشر احتمال ہے کہ ہمزہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ واو سے ہو اور ایسے ہی لفظ مئشار زیر میم سے ساتھ ہمزہ اور ی کے دونون طرح
آیا ہے آرہ و شر یعنے نشر یعنے پراگندہ کرنے اور چیرنے کے جسکو آرہ کہتے ہین اور منشار نون سے بھی آیا ہے اور مفرق زیر میم اور زبر رے سے بیچون بیچ سرکا ثُمَّ فرمایا حضرت نے
پھر چلے گا دجال درمیان دونون ٹکڑون اسکے کے یعنے از راہ اسبب قتل کرنے کے پھر کہے گا دجال اسکو اٹھ کھڑا ہو پس سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا پھر کہے گا دجال اسکو کیا ایمان
لاتا ہے تو مجہپر پس کہے گا وہ مومن نہ زیادہ کیا مین نے بیچ پہچاننے تیرے کے مگر زیادہ علم و یقین اسکا کہ تو جھوٹا ہے یعنے زندہ کرنے تیرے سے بعد مارنے میرے کے مجکو
یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغ گو ہے فرمایا حضرت نے پھر کہیگا وہ مومن اے لوگو تحقیق یہ دجال نہین کرسکے گا کسی کے ساتھ لوگون مین سے جو کچھ کیا ساتھ میرے یعنے
قتل کرنا اور جلانا بعد کرنے ٹکڑے کے ساتھ میرے ف ش اسنے خبر دی سلب ہوجانے قدرت استدراجیہ کی اس سے اور تسلی دی لوگون کو اسکے ڈر سے ثُمَّ فرمایا حضرت
نے پس پکڑیگا اسکو دجال تاکہ ذبح کرے اسکا پس تانبا کر دی جاویگی وہ جگہ کہ درمیان گردن اسکی کے ہے اس ہڈی تک کہ درمیان نحر اور کندھے اسکے کے ہے ف ع یعنی
مثل تانبے کے سخت ہو جاویگی کہ تلوار اسمین کام نہ کرے اور شرح السنہ مین ہے کہ معمر نے کہا کہ پہونچی ہے مجکو یہ کہ رکھا جاویگا اسکی گردن پر تختہ تانبے کا ثُمَّ پس نہین راہ پاسکیگا
دجال اسکے قتل و مضرت کی فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا دجال دونون ہاتھ اس شخص کے اور دونون پاؤن اسکے پس پھینک دیگا اسکو یعنے آگ مین کہ ہمراہ رکھتا ہوگا
پس گمان کرینگے لوگ کہ پھینکا ہے اسکو طرف آگ کے اور وہ نہین پھینکا گیا مگر طرف جنت کے ف ع یعنے باغ مین دنیا کے باغون مین سے یا یہ مراد ہے کہ پھینکیگا دجال
اسکو آگ مین کہ اسکے ساتھ ہوگی کر دیگا اسکو اللہ اسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کے اور ہوگی وہ آگ اسپر راحت و جنت اور پھر تقدیر نہین حاصل ہوگی اسکو
موت اسکے ہاتھ پہ سوائے پہلی موت کے ثُمَّ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگون مین از روئے شہادت کے نزدیک پروردگار
عالمون کے ف ع باعتبار مارے جانے اسکے کے اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنے اسکے کے اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مراد شہادت سے
حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالے کے وَعَنْ اُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ
اُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھاگینگے
لوگ دجال سے یہان تک کہ پہونچینگے پہاڑون پر کہا ام شریک نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہان ہونگے عرب اس دن ف ش لفظ
فاین مین ف جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جب یہ حال ہوگا لوگون کا تو پس کہان ہونگے عرب کہ کام انکا جہاد کرنا ہے راہ خدا مین اور دفع کرنا شر و فتنہ کا دین سے
ثُمَّ فرمایا حضرت نے عرب تھوڑے ہونگے یعنے اسدن پس نہین قدرت رکھینگے جہاد کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ اَصْفَهَانَ سَبْعُونَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے اُنہنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی

کرینگے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ اوپر طیلسان ہونگی ف ث لفظ متبع اس حدیث مین ساتھ زبر با اور جزم ت اور زیر ب کے ہے یعنے ہمراہ ہوینگے یہ
ایک شاہی ہے اتباع سے یعنے تشدید ت سے ہے یعنے پیروی کرنے کے اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سے بھی اور زبر ف سے نام ہے شہر مشہور کا شہر ہائے عجم
مین سے اور ایک روایت مین ستر کی جگہ نوے ہزار آیا ہے اور صحیح مشہور ستر ہے اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہے کہ وہ ایک مشہور ہے عرب مین اور عیاض وغیرہ
نے کہا کہ وہ معرب ہے اور اصل اسکی تالسان ہے اور بعضے عالمون نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر برائی طیلسان کے اور ساتھ اسکے کہ روایت کی گئی ہے انس سے
کہ انہون نے ایک جماعت کو دیکھا کہ اوپر طیلسان تھین پس کہا انہون نے کیا عجب مشابہ ہین یہ ساتھ یہود خیبر کے اور حق یہ ہے کہ اوڑھنا طیلسان کا یعنے ڈھانکنے سر کا
چادر سے مسنون ہے حدیثین بہت آئی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ سے آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سے ہوا اور انکار کرنا انس کا اسکو اسی سبب سے ہونا
ہے سبب نگ رنگ کے ہو کہ زرد تھا اور محل خلاف کا ہے اوڑھنے طیلسان کے ہے یعنے ڈھانکنے سر کے چادر سے اور ڈالنے کنارہ اسکے کے کندھے پر اور اسکو تقنع اور
تغل بھی کہتے ہین اور منکر اسکے کہتے ہین کہ جو کچھ کہ آنحضرت سے اور صحابہ سے ثابت ہوا ہے مخصوص ہے بوقت ضرورت کے ہے کہ بسبب گرمی آفتاب وغیرہ کے اوڑھا ہے اور
... ہے یعنی لاطلاق جائز ہے بلاکراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ڈھانکنا سر طیلسان سے کہ اوڑھنا چادر کا پہننا عرب کا ہے اور تقنع پہننا ایمان کا ہے اور اور
حدیث مین آیا ہے کہ ڈھانکنا سر کا طیلسان سے دن مین فقر ہے اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کثرت کرتے تھے
تقنع کو اور صحابہ سے بھی تقنع آیا ہے اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ
الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ رَجُلٌ وَّھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ ھَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ فِیْکَ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِّنِّی الْیَوْمَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ
اَنْ یَّقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا دجال یعنے ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب
مدینہ مطہرہ کے حالانکہ حرام یعنے ممنوع ہوگا اسپر داخل ہونا مدینہ کی راہون مین پس اتریگا بعضی زمین شور مین کہ قریب مدینہ کے ہے پس نکلیگا طرف اسکے ایک شخص
حالانکہ وہ بہترین لوگون کا ہوگا یعنے اسوقت مین یا کہا حضرت نے بہترین لوگون کا ہوگا ف یہ شک راوی ہے اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگے بنابر قول صحیح تر
کے ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہون مین کہ تو وہ دجال ہے کہ خبر دی ہے ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف دجال اسکے کی پس کہیگا دجال یعنے
اپنے گروہ اسکے ہونگے خبر دو مجکو اگر قتل کرون مین اسکو پھر زندہ کرون مین اسکو کیا شک کروگے تم میری شان مین یعنے میرے خدا ہونے مین پس کہینگے لوگ
شک نہین کرینگے ہم ف ث اگر وہ لوگ اہل شقاوت سے ہونگے کہ گرویدہ اور تابعدار اسکے ہونگے تو مراد حقیقت کلام ہے والا بسبب خوف اور دفع الوقت کے
کہینگے اور ہو سکتا ہے کہ مراد انکی بطریق توریہ اور کنایہ کے نہ شک کرنا اسکے جھوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اسکو اور پھر زندہ کریگا اسکو یعنے اور پوچھیگا اس سے
جیسے کہ اوپر گذرا پس کہے گا وہ شخص قسم ہے اللہ کی نہ تھا مین یعنے پہلے اس سے تیرے حق مین قوی تر اور سخت تر از روے یقین کے اپنے سے جیسا کہ ہیچ آج ہون
ف ح یعنے آج کہ مارا اور جلایا تو نے مجھے دیکھا مین نے یقین میرا تیرے جھوٹے ہونے کا قوی تر ہوا بسبب دیکھنے علامت بطلان تیرے کے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اسکی خبر دی تھی حاصل یہ کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہے تیرے بطلان کا ایسا کبھی نہین ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کرے اسکو پس نہین قدرت دجال کو
اسکے قتل پر ہوگی ف ث اس مین دلیل ہے اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہو جائیگا اور وہ نہین قدرت رکھتا ہوگا اس چیز پر کہ ارادہ کریگا یہ شان
اللہ ہی کی ہے کہ جو چاہے سو کرے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ھِمَّتُہُ
الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَجْھَہٗ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَالِکَ یَھْلِکُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سے در حالیکہ قصد اسکا مدینہ مطہرہ مین آنیکا ہوگا یہان تک کہ اتریگا پیچھے کوہ احد کے کہ تین کوس مدینہ سے ہے پھر یعنے اسکے واقع ہو

فتنہ شخص مذکور کہ پھیر دینگے فرشتے منھ اُسکا طرف ولایت شام کے کہ جہان سے آیا تھا وہین جاویگا ف اسمین دلیل ہے اسکے بطلان کی اور علامت ہے اسکے عجز و نقصان
کی کہ اُلٹا پھر جاویگا اور نہین قدرت رکھیگا داخل ہونے اُس شہر کی کہ جسمین مدفن ہے سید الوریٰ کا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ حرم مکہ مین بطریق اولیٰ نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان
یعنے شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنے جیسا اگذرا جیسے باب لُد پر کہ شام کے قریون مین سے ہے اسکو مارینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَہَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا نہین داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کے اُسدن کہ دجال آویگا سات دروازے ہونگے یعنے راہین یا مراد دروازے قلعہ کے ہین اُسوقت مدینہ مین
ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے کہ روکینگے اُسکو داخل ہونے سے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا سیوطی نے کہ یہ جو مشہور ہوا ہے زبانون پر کہ جبرئیل نہین اُترتے زمین پر
بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکی کچھ اصل نہین اور دلیل اسکے بطلان کی وہ روایت ہے کہ نقل کی طبرانی نے کہ جبرئیل حاضر ہوتے ہین وقت مرنے ہر مومن
کے کہ ہو وہ طہارت پر اور روایت کی ابو نعیم نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سے پس کہے گا
کہ تو کون ہے وہ کہیگا مین جبرئیل ہون کہ بھیجا ہے مجکو خدا نے تاکہ روکون تجکو حرم رسول اُسکے سے (وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُنَادِیْ الصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاہُ ثُمَّ قَالَ
ھَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَلَا لِرَھْبَۃٍ وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاءَ فَبَایَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا
وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّہٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِھِمُ الْمَوْجُ شَھْرًا فِی الْبَحْرِ فَاَرْفَئُوْا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ حِیْنَ تَغْرُبُ
الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْھُمْ دَابَّۃٌ اَھْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُہٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ
اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّہٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ) اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن کو کہ پکارتا تھا کہ
نماز جمع کرنیوالی ہے ف یہ کلمہ واسطے طلب اور ترغیب نماز کے کہا کرتے ہین تا لوگ آوین اور جمع ہون جیسے کہ کسوف اور خسوف کی نماز کے لیے زمانہ شریف
مین کہتے تھے ت پس آنکلی مین طرف مسجد کے پس نماز پڑھی مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف یعنے نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اُنکا پہلے نہی کے ہو
یا ہو رات مین ت پس جب نماز پڑھ چکے آنحضرت بیٹھے منبر پر اس حالت مین کہ وہ ہنستے تھے یعنے مسکراتے تھے بسبب عادت شریف کے پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑے
ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنے جہان نماز پڑھی ہے وہین بیٹھا رہے اُٹھے نہین پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیون جمع کیا مین نے تمکو عرض کیا اصحاب نے کہ اللہ اور رسول اُسکا
دانا تر ہے فرمایا تحقیق مین نے قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطے امر مرغوب فیہ کے یعنے کچھ دینے کے لیے اور نہ واسطے امر وحشت ناک کے یعنے دشمن سے ڈرانے کے
لیے ولیکن جمع کیا ہے مین نے تمکو اسلیے کہ تمیم داری تھا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجھسے ایک خبر کہ موافق پڑی اُس چیز کے کہ خبر دیتا تھا مین تمکو ساتھ
اُسکے مسیح دجال سے ف یعنے چاہا مین نے کہ سنواؤن تمکو خبر تمیم داری کی تا موجب زیادتی یقین تمہارے کے ہو اور خبر ہمعصرین سامعین کے ہو ت خبر دی مجکو تمیم داری
نے کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف یعنے جنگل کی کشتی مین یہ احتراز ہے اونٹ سے کہ وہ سفینۃ البر کہلاتا ہے اور بعضون نے کہا یعنے بڑی کشتی دریائی مین نہ چھوٹی
کشتی نہر کی مین ت ساتھ تیس شخصون کے لخم اور جذام سے ف لخم زبر لام اور جزم خ معجمہ سے نام قبیلہ کا ہے اور جذام پیش جیم اور ذال معجمہ سے بھی قبیلہ ہے ت
پس بازی کی ساتھ اُن کشتی کے سوارون کے موج نے ایک مہینے بھر تک دریا مین ف یعنے پھینکا اُنکو موج نے غیر جہت مقصد مین اسلیے کہ لعب اُس فعل کو
کہتے ہین کہ اسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کے نہو ت پس نزدیک ہو گئے کشتی کو طرف ایک جزیرہ کے وقت غروب ہونے آفتاب کے پس بیٹھے
چھوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کے تھین ف لفظ اقرب زبر ہمزہ اور پیش رے جمع ہے قارب کی کہ زیر را اور زبر سے ہے یعنی چھوٹی کشتی کے کہ ہمراہ بڑی کشتی کے
ہوتی ہے مانند کوتل گھوڑے کے تا اسمین بیٹھکر حاجت روائی کنارے کی کرین ت پس داخل ہوئے جزیرہ مین ف جزیرہ اُس جگہ کو کہتے ہین کہ پانی گرد اُسکے ہو یعنے ٹاپو

ت پس ملاقات ایک جانور بابہ بالون والا کہ بہت تھے بال نہین جانتے تھے لوگ آگا اسکا پیچھا اسکے سے یعنے تمیز نہین کر سکتے تھے کہ آگا اسکا کونسا ہے اور پیچھا کونسا ہے سبب
کثرت بالون کے کہا انھون نے یعنے از راہ تعجب کے واسطے ہے تجھکو کون ہے تو اور کیا ہے ماہیت تیری جن ہے یا انسان کہا اسنے مین ہون جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اسکا
اسلیے ہوا کہ خبرین دجال کو پہونچاتا تھا اور قرآن شریف مین جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہے وہ یہی ہے ت چلو تم طرف اس شخص کے کہ دیر مین ہے ف ع لفظ دیر زبر دال
اور جزم ی سے عبادت گاہ نصاری اور کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہے ت اسلیے کہ وہ طرف سننے خبرون تمھاری کے بہت شوق
رکھتا ہے قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیه اعظم انسان رأیناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعۃ یداه الی
عنقه ما بین رکبتیه الی کعبیه بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فلعب بنا الموج شهرا
فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اهلب فقالت انا الجساسۃ اعمدوا الی هذا فی الدیر فاقبلنا الیک سراعا فقال اخبرونی عن نخل بیسان هل تثمر قلنا نعم قال اما انه
یوشک ان لا تثمر قال اخبرونی عن بحیرۃ الطبریۃ هل فیها ماء قلنا هی کثیرۃ الماء قال ان ماءها یوشک ان یذهب قال اخبرونی عن عین زغر هل فی العین ماء وهل یزرع
اهلها بماء العین قلنا نعم هی کثیرۃ الماء واهلها یزرعون من مائها ت کہا تمیم نے عجب ذکر کیا اور بیان کیا اسنے ہمارے لیے ایک شخص کا ڈرے ہم اس سے بسبب گمان
جلد نہ تسکے کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نے پس چلے ہم جلدی یہان تک کہ داخل ہوے دیر مین پس ناگہان اسمین بزرگ تر اور وحشتناک تر یادہ
ہے آدمیون کا کہ دیکھا ہو ہمنے اسکو زمانہ ماضی مین از روے خلقت کے ف ع لفظ رأیناه صفت انسان کی ہے احتراز ہے اس شخص سے کہ نہین دیکھا اور بعضون نے
اسکا ترجمہ یون کیا ہے کہ نہین دیکھا ہمنے پہلے اس سے ایسا شخص بڑا پیدایش مین ت اور خوب مضبوط بندھا ہوا درحالیکہ جکڑے ہوے ہین ہاتھ اسکے طرف
گردن اسکی کے درمیان گھٹنون اسکے کے ٹخنون تک بندھے ہوے ساتھ لوہے کے کہا ہمنے یعنے از راہ تعجب کے واسطے تجھکو کون ہے تو کہا اسنے تحقیق قدرت پائی تمنے میری
خبر پر یعنے پس نہین چھپاونگا مین اسکو تمسے کہ مدد ونگا حال اپنا پس خبر دو مجھکو یعنے پہلے اپنے حال کی اور اس چیز کی کہ پوچھون مین اسکو تمسے پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہے
تمھارا کہا انھون نے ہم آدمی ہین عرب سے کہ سوار ہوے ہم کشتی دریائی مین پس طوفان مین ڈالا ہمکو دریا نے مہینا بھر پس داخل ہوئے ہم اس جزیرہ مین پس
ملا ہمسے ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اس شخص کے کہ دیر مین یعنے بڑے محل مین ہے پس آئے ہم طرف تیرے جلدی پس کہا
اس شخص نے خبر دو مجھکو کھجور کے درختون بیسان کے سے آیا میوہ لاتے ہین ف ع بیسان بزبر ب اور جزم ی سے نام ہے ایک بستی کا شام مین اور ایک موضع کا یمامہ
مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کے شہرون مین سے ہے اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہے ت کہا ہمنے ہان کہا اسنے آگاہ ہو تحقیق
وہ درخت کھجور بیسان کے نزدیک ہے کہ نہ میوہ لاوین یعنے اشارہ کیا کہ قیامت قریب قائم ہوگی کہا اسنے خبر دو مجھکو بحیرہ طبریہ سے آیا ہے اسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہے
بحر کی یعنے چھوٹا سا دریا اور طبریہ بزبر طا اور ب کے سے کہ ایک قصبہ ہے اردن سے اور طبرانی کہ امام حدیث سے ہین منسوب اسی کی طرف ہین ت کہا ہمنے وہ بہت
پانی رکھتا ہے کہا تحقیق پانی اسکا نزدیک ہے کہ جاتا رہے اور خشک ہو جاوے کہا اسنے کہ خبر دو مجھکو چشمہ زغر کے سے آیا ہے اس چشمہ مین پانی اور آیا کھیتی کرتے ہین اہل اسکے
ساتھ پانی چشمہ کے کہا ہمنے ہان وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہے اور اہل اسکے پانی سے زراعت کرتے ہین اسکے ف ع زغر بپیش ز اور زبر غ بروزن زفر کے ایک شہر ہے شام مین کہ کم
روئیدگی ہوتی ہے وہان قال اخبرونی عن نبی الامیین ما فعل قلنا قد خرج من مکۃ ونزل یثرب قال اقاتله العرب قلنا نعم قال کیف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر علی
من یلیه من العرب واطاعوه قال لهم قد کان ذلک قلنا نعم قال اما ان ذلک خیر لهم ان یطیعوه وانی مخبرکم عنی انی انا المسیح وانی یوشک ان یؤذن لی فی الخروج فاخرج فاسیر فی الارض
فلا ادع قریۃ الا هبطتها فی اربعین لیلۃ غیر مکۃ وطیبۃ هما محرمتان علی کلتاهما کلما اردت ان ادخل واحدۃ منهما استقبلنی ملک بیده السیف صلتا یصدنی عنها وان
علی کل نقب منها ملائکۃ یحرسونها قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وطعن بمخصرته فی المنبر هذه طیبۃ هذه طیبۃ هذه طیبۃ یعنی المدینۃ الا هل کنت حدثتکم ذلک فقال
الناس نعم الا انه فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو واومأ بیده الی المشرق رواه مسلم کہا اسنے خبر دو مجھکو نبی امیون کے سے یعنے عرب کے

کہ کیا کیا ف ع یہ از راہ طعن کے کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کے نبی ہیں جیسے کہ گمان کرتے تھے بعضے یہود یا تعریض ہو اس ملعون سے ساتھ مبعوث ہونے حضرت کے نادانوں اور جاہلوں پر ت کہا ہمنے تحقیق وہ نکلے ہیں مکہ سے اور ہجرت کی اس شہر طرف یثرب کے کہ نام قدیم مدینہ کا ہے اسنے کہا کیا لڑتے ہیں انسے عرب کہا ہمنے ہاں کہا کیا معاملہ کیا انھوں نے عرب سے پس خبر دی ہمنے اسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئے اوپر نزدیک ہیں انکے عرب میں سے اور اطاعت کی انھوں نے انکی کہا اسنے آگاہ ہو تحقیق یہ بہتر ہے انکے لیے یعنے اطاعت کرنی انکی حضرت کے لیے ف ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہے ذلک کا اور یہ اقرار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا تھا از راہ اضطرار کے اور بہ سبب اسکے کہ نہ تھی اسکو اسوقت میں کچھ غرض بیچ ظاہر کرنے کفر کے اور انکار کرنے دین کے پس پوشیدہ رکھا کفر یا مراد انکی تھی خیریت دنیا میں ت اور تحقیق میں خبر دیتا ہوں تمکو اپنے حال سے تحقیق میں مسیح یعنے دجال ہوں اور میں قریب ہے کہ اذن دیا جاوے مجکو نکلنے کا پس نکلوں پھر سیر کروں زمین میں پس نہ چھوڑوں کوئی بستی مگر کہ داخل ہوں میں اسمیں چالیس رات میں سوائے مکہ اور مدینہ کے حرام کیے گئے وہ دونوں مجھپر یعنے منع کیا گیا ہے مجکو داخل ہونا ان دونوں میں پس بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرونگا میں یہ کہ داخل ہوں ایک میں ان دونوں میں سے سامنے آویگا میرے فرشتہ کہ اسکے ہاتھ میں تلوار ہوگی ننگی روکے گا مجکو اس سے اور تحقیق اوپر ہر راہ کے ان ہر ایک میں سے فرشتے ہیں کہ نگہبانی کرتے ہیں انکی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ مراد رکھتے تھے حضرت مدینہ ف ع جبکہ مطابق ہوئی یہ خبر حضرت کے فرمانے کے کہ صحابہ کو اسکی خبر دیا کرتے تھے تین بار فرمایا حضرت نے کلام مذکور بسبب خوشی کے اور ظاہر کرنے فضیلت و امتیاز مدینہ کے تمام مواضع میں سے ت آگاہ ہو کیا تھا میں کہ خبر دیتا تھا تمکو یعنی مثل اس بات کے اور مطابق اس خبر کے پس کہا لوگوں نے ہاں آپ خبر دیتے تھے آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریائے شام کے ہے یا دریائے یمن کے نہ بلکہ جانب مشرق سے نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف مشرق کے نقل کی یہ مسلم نے ف ع حرف ما لفظ ما ہو میں زائد ہی نافیہ نہیں اور چونکہ حق تعالی نے قیامت کے قائم ہونے کو مبہم رکھا ہے اور ساتھ تعین کے خبر نہیں دی اور اوقات ظاہر ہونے علامتوں اسکی کو تعین نہیں کیا ہے آنحضرت نے بھی مکان دجال کے بند کر رکھنے کا ان تین مکانوں میں متردد اور مبہم رکھا ساتھ غلبہ ظن کے آخر انکے میں اور وہ بھی تعین نہیں فرمایا سوا اسکے کہ اس جانب میں ہے بغیر تعین کسی موضع مخصوص کے پس یہ جو ہیں یعنے نفی دو احتمال اول کا اور اثبات تیسرے کا اور احتمال ہے کہ تردید درمیان ان جگہوں کے بسبب انتقال اسکے کے ہو بعض سے طرف بعض کے واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تورپشتی نے احتمال کیا ہے کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب میں ہے یا نکلیگا اس سے کہا اشرف نے ہو سکتا ہے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک رکھتے تھے دجال کی جگہ میں اور تھا حضرت کے گمان میں یہ کہ ان تین جگہوں میں سے کسی نہ کسی جگہ میں ہے پس جبکہ ذکر کیا دریائے شام اور دریائے یمن کا یقین حاصل ہوا حضرت کو بسبب وحی کے یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کے ہے پس نفی کی پہلے دونوں جگہوں کی اور اضراب کیا انسے اور ثابت کی تیسری جگہ (وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیتنی اللیلۃ عند الکعبۃ فرأیت رجلا آدم کأحسن ما انت راء من ادم الرجال لہ لمۃ کأحسن ما انت راء من اللمم قد رجلہا فہی تقطر ماء متکئا علی عواتق رجلین یطوف بالبیت فسألت من ہذا فقالوا ہذا المسیح بن مریم قال ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العین الیمنی کأن عینہ عنبۃ طافیۃ کاشبہ من رأیت من الناس بابن قطن واضعا یدیہ علی منکبی رجلین یطوف بالبیت فسألت من ہذا فقالوا ہذا المسیح الدجال متفق علیہ وفی روایۃ قال فی الدجال رجل احمر جسیم جعد الرأس اعور عین الیمنی اقرب الناس بہ شبہا ابن قطن) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے اپنے تئیں یعنے خواب میں یا از راہ مکاشفہ کے آج کی رات نزدیک کعبہ کے پس دیکھا میں نے ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اس چیز کے کہ تو دیکھتا ہے گندم گون مردوں میں سے واسطے اسکے بال ہیں یعنے نزدیک کندھے کے مانند بہترین اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے بالوں مذکورہ سے تحقیق کنگھی کی ہے اسنے آپ کو پس ان بالوں میں سے ٹپکتا ہے پانی ف ع احتمال ہے کہ مراد پانی سے یا تو وہ پانی ہو کہ اس سے کنگھی بھگو کر کرتے ہیں یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سے ت اس حال میں کہ تکیہ کیے ہوئے ہے اوپر مونڈھوں دو شخصوں کے طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا پس پوچھا میں نے یعنے طواف کرنے والوں سے یا ملائکہ سے کہ کون ہے یہ پس کہا انھوں نے یہ ہے مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پھر ناگہاں میں گذرا ایک شخص مڑے ہوئے بالوں والے پر کہ سخت پیچدار

بال کانا داہنی آنکھ سے گویا کہ آنکھ اُسکی انگور ہے پھولا ہوا یا سے نور رقت کہا ہو قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکھ سل پٹ ہوگی اور بائین مین ٹینٹ ہوگا پھولا ہوا بہت
مشابہ اُن لوگون مین سے کہ دیکھے ہین مین نے ساتھ ابن قطن کے ف یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی کہ ذکر اسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کاشبہ مین زائد ہے
مبالغہ کے لیے اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کے ہو کہ آگے آتی مین یا باعتبار گھونگھریالے ہونے کے ت اس حال مین کہ رکھے ہوئے ہے دونون ہاتھ اپنے دو شخصون
کے دونون مونڈھون پر طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا پس پوچھا مین نے کہ کون ہے یہ شخص کہا لوگون نے یہ مسیح دجال ہے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد دو شخصون سے وہ مین کہ
مددگار ہونگے اُسکے باطل پر اُسکے امر مین سے جیسے کہ مراد پہلے دو شخصون سے وہ مین کہ مددگار ہونگے حضرت عیسیٰ کے حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون
اُسکے یارون مین سے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ دجال کافر ہے اُسکا طواف سے کیا کام ہے جواب اُسکا یہ دیا ہے علماء نے کہ حضرت کے مکاشفات سے ہے خواب
مین تعبیر اُسکی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام گرد دین کے پھرینگے واسطے قائم کرنے کے اور درستی کرنے خلل فساد
اُسکے اور دجال بھی پھریگا گرد دین کے بقصد خلل اور فساد ڈالنے کے دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتے تھے پہلے اس سے
کہ منع کیے جاوین قریب ہونے مسجد حرام کے سے اگر دجال بھی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہے اور یہ بھی ہے کہ بیان سے حالت ہونا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم
آتا اور نہ مشرک کی طواف سے خارج مین ہے فافہم ت نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کے حق مین کہ وہ شخص ہے سرخ
جسم بھاری گھونگھر والے ہین بال اُسکے سر کے کانا داہنی آنکھ کا بہت نزدیک لوگون مین ساتھ اُسکے از روے مشابہت کے ابن قطن ہے اور ذکر حدیث ابی ہریرۃ لا تقوم الساعۃ
حتی تطلع الشمس من مغربہا فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالیٰ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ باب ملاحم کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اسکا یہ ہے قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ الفصل الثانی فصل دوسری (عن فاطمۃ بنت قیس فی
حدیث تمیم الداری قالت فاذا انا بامرأۃ تجر شعرھا قال ما انت قالت انا الجساسۃ اذھب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو
فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال رواہ ابو داود) روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کے کہ ساتھ روایت مسلم کے
گذری جساسہ فلقیتہم دابۃ اھلب کے بیچ روایت ابی داود کے فاطمہ مذکورہ سے یون آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے کہ کہا تمیم داری نے پس ناگہان مین گذرا ایک عورت
پر کہ کھینچتی ہے بال اپنے یعنے یہ کنایہ ہے درازی بالون اُسکے سے کہا تمیم نے کون ہے تو کہا اُسنے مین ہون جاسوسی کرنے والی کہ خبرین ہو پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس
محل کے کہ دیکھتا ہے تو پس آیا مین اس محل مین پس ناگہان اُس محل مین ایک شخص ہے کہ کھینچتا ہے بال اپنے بندھا ہوا ہے زنجیرون مین مع طوقون کے کودتا ہے درمیان
آسمان و زمین کے پس کہا مین نے کون ہے تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہ ابو داود نے ف جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین
واقع ہوئی ہے یہ ہے کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتے ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہے اول یہ شاید دجال کے دو جاسوس ہون
ایک دابہ اور دوسری عورت اور دوم یہ کہ دابہ اصل لغت مین بمعنے ہلنے والے یعنے چلنے والے کے ہے زمین پر اور تخصیص ساتھ چارپایہ کے بسبب عرف عام کے ہے
اور قرآن مجید مین استعمال دابہ کا بمعنے لغت کے بہت آیا ہے مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کے اور یہ معنے شامل ہین عورت کو اور یہ احتمال
رکھتا ہے کہ جساسہ شیطان ہو کبھی بصورت چارپایہ کے ہو گیا ہو کبھی بصورت عورت کے اسلیے کہ شیطان بنجاتا ہے جس صورت مین کہ چاہتا ہے اور یہ احتمال قریب تر اور وجیہ تر
ہے والا تجسس علم کے خبرون کی دابہ سے یا عورت سے بعید ہے مگر یہ کہ مراد جہازون کی خبرین ہون کہ اُس نواحی مین گذرتے تھے اور مخالفت ان دونون حدیثون
مین اس وجہ کر بھی ہے کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہے کہ تمیم داری اُن مین تھی اور اس حدیث مین سوال و جواب مخصوص ساتھ تمیم داری کے رکھا
اور تطبیق اسکی یہ ہے کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تھے اُسمین نسبت سوال کی طرف اُسکے جائز ہے یا سائل تمیم ہون اور نسبت اسکی طرف جماعت کے بھی

درست ہے اسلیے کہ جب ایک شخص جماعت مین سے کچھ کام کرتا ہے تو کبھی نسبت اسکی طرف جماعت کے کرتے ہین جیسے کہ کہتے ہین قتلوہ بنو فلان یعنے ایک مار ڈالا اور نسبت جماعت کی طرف کرتے ہین (وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَدَّثْتُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ قَصِیْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ لَیْسَتْ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا جَحْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَیْکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق مین نے بیان کیا تمسے حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ نہ سمجھو تم ف یعنے جو کچھ کہ بیان کیا ہے مین نے تمسے دجال کے حق مین یا بھول جاؤ اسکو بسبب کثرت اس چیز کے کہ کہی ہے مین نے اُسکے حق مین کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہے حدثتکم کی یعنی بیان کین مین نے تمسے حدیثین متفرق متعدد یہانتک کہ ڈرا مین کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال اسکی اور شتبہ ہو تمپر حال اسکا پس چاہیے کہ سمجھو اور شتبہ نہو تمپر حال اسکا بعد از ان بیان کیا حال اسکا تا سمجھو ساتھ قول اپنے کے ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہے ف ظاہر یہ مخالف ہے اوپر کی روایت کے کہ وہ اعظم انسان ہے اور وجہ تطبیق کی یہ ہو کہ بعید نہین ہے یہ کہ وہ ٹھنگنا بھی مرد ہو اور ہیکل عظیم الخلقت ہو اور یہ مناسب ہے واسطے ہونے اسکے کے کثیر الفتنہ یا عظمت مصروف ہو طرف ہیبت کے اور بعضون نے کہا کہ احتمال رکھتا ہے کہ اللہ تعالے تغیر کردے اسکو وقت خروج کے کہ اسوقت ٹھنگنا ہوجاوے ت پھڈا ہے ف لفظ افحج ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اسکو کہتے ہین کہ نیچے پاؤنکے چلنے مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان پھدری کذا قالہ الشارح اور مثل اسکے قاموس مین بھی ہے اور نہایہ مین ہے افحج دوری ہونا مابین دونون رانون کے ت مڑے ہوئے بال کا کانا یعنے ایک آنکھ سے مٹا ہوا آنکھ کا یعنے سل پٹ دھنسا ہوا ہو دوسری آنکھ معین ہے آنکھ اسکی پھولی ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی ف جملہ صفیہ موکدہ ہے واسطے ثابت کرنے آنکھ مٹی ہوئی کے اور یہ منافی نہین ہے اسکے کہ دوسری آنکھ پھولی ہو مانند دانہ انگور کے چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہے واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تمپر ف یعنے اسکے حال مین شبہ راہ پاوے بسبب بھول جانے حال اسکے کے کہ بیان کیا مین نے تمسے یا اگر مشتبہ ہو تمپر اسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کے ت تو پس جان لو اور یہ بھی مقدمہ مستحضر رکھو کہ پروردگار تمھارا نہین ہے کانا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے اول جو واجب ہے تمپر پہچانی صفات ربوبیۃ سے تو یہ ہو کہ پاک جانو اسکو حدوث و عیوب سے خصوصا نقائص ظاہری سے (وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَّبِیٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَہٗ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ فَوَصَفَہٗ لَنَا قَالَ لَعَلَّہٗ سَیُدْرِکُہٗ بَعْضُ مَنْ رَّاٰنِیْ اَوْ سَمِعَ کَلَامِیْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ قُلُوْبُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُہَا یَعْنِی الْیَوْمَ اَوْ خَیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے ابو عبیدہ بیٹے جراح کے سے کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کے مگر تحقیق کہ ڈرایا ہے اس نبی نے دجال سے اپنی قوم کو ف اور اوپر گذر چکا ہو کہ حضرت نوح نے بھی ڈرایا ہے اس سے اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سے بعد از انذار نوح ہے نہ بعد از وجود نوح ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اس سے یعنے ساتھ بیان کرنے وصف اسکے کے بخوف تلبیس و مکر اسکے کے پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال دجال کا یعنے بعض حال اسکا واسطے ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوے اسکو بعض ان لوگون مین سے کہ دیکھا ہے مجکو ف یعنے بر تقدیر نکلنے اسکے کے جلدی اور بعضون نے کہا کہ دلالت کرتی ہے یہ اوپر بقاء خضر کے ت یا سنا ہے انھون نے کلام میرا ف یعنے پہونچی ہے انکو خبر اسکی مین نے دی ہے اگرچہ بعد از زمانہ دراز کے ہو یعنے وجود اور خروج اسکا تیقن ہے اور وقت اسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضے میرے صحابیون نے پایا فبہا و الا اور کہ بعد اسکے آوینگے البتہ دیکھینگے اور چونکہ خبر میری کہ اسکے حال سے دی ہے سنی چاہیے کہ اپنے تئین بچا رہین ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پس کیسے ہونگے دل ہمارے اسدن کہ پاوینگے ہم اسکو فرمایا جیسے کہ ہین دل تمھارے آج کے دن یا بہتر اس سے ہو ف یعنے جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہے دل اسکا ثابت ہے اور کچھ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہے اسکا اس روز بھی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعائنہ احوال اسکا دیکھے گا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَہَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُہٗ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوْہَہُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عمرو بن

حدیث ہے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سے کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سے کہ مشرق مین ہے کہا جاتا ہے اُسکو خراسان کہ نام شہر کا ہے بلاد ماوراء النہر سے اور بلدان عراق سے ساتھ ہونگی اُسکے کتنی قومین گویا چہرے اُنکے سپرین ہین تہ بہ تہ بھوے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے سینہ انکے چوڑے ہونگے اور رخسارے اُنکے پھولے ہوے مانند سپر کے اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہوچکی ہے (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللہِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اُس سے اسلیے کہ دور رہنا اُسکے نزدیک رہنے سے اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار پس قسم ہے اللہ کی تحقیق ایک شخص البتہ آویگا دجال کے پاس اور وہ گمان رکھتا ہوگا کہ مین مومن ہون پس متابعت کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اسپر ف لفظ فیتبعہ یہان بھی تخفیف سے ہے اور تشدید بھی دی گئی ہے یعنے اطاعت کریگا اُسکی ت بسبب اُن چیزون کے کہ بھیجا جاویگا ساتھ اُن چیزون کے کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنے اموات سے اور مانند انکے استدراجات سے نقل کی یہ ابو داود نے (وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہریگا دجال زمین مین چالیس برس ف اوپر گذرا کہ مدت اُسکے سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہان چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ مراد اول سے ٹھہرنا اُسکا ہے ساتھ فتنہ اور خلل وفساد ڈالنے کے اور اس سے مطلق ٹھہرنا ت برس مانند مہینے کے ہوگا ف یہ محمول ہے جلدی گذر جانے پر اور اوپر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہے نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کے دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانے کے کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند دن کے اور دن مانند جل جانے شاخ خرمائے خشک کے آگ مین ف یعنے جیسے پتی جلاتے ہین اور آگ بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہوجاتی ہے ایسی ہی وہ دن جلدی سے گذر جائیگا پس معنے یہ ہین کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے متابعت کرینگے دجال کی میری امت مین سے ستر ہزار کہ اُنپر ہونگے سیجان کہ قسم پہناوے کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ف سیجان بزیر سین مہملہ اور جیم ہی سے کہ بعد اُسکے جیم ہے جمع ساج کی ہے جیسے تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کے اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی ہے اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگے (وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً) اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کے تین برس ہونگے یعنے مختلف بیچ جاتے رہنے برکت کے ایک برس ہوگا کہ باز رکھیگا آسمان اُس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کے کہ عادت تھی شہرون مین برسنے کی اور باز رکھیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاویگی غیر مینہ سے اور دوسرے سال روکے گا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکھیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف یعنی قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگون مین اور خزانہ اور دفینے دجال کے ساتھ ہونگے اور طرح طرح کی نعمتین روٹیان اور میوے اور نہرین اُسکے ساتھ ہونگی ت پس نہین باقی رہیگا صاحب کھر کا یعنے جسکے ناخن چرے ہوتے ہین مانند گائین اور بکری اور ہرن اور مانند اُنکے اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپایون مین سے یعنے درندے مگر کہ ہلاک ہوجاینگے یعنے تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مرجاوینگے اور نہ

تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کے پاس کہ علم و عقل نہ رکھتا ہوگا پس کہے گا اسکو کہ خبر دے مجھکو کہ اگر جلاؤں میں تیرے لیے تیرے
اونٹوں کو جو مر گئے ہیں قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہے گا گنوار معترف ہو جاتا ہونگا کہ تو رب میرا ہے پس صورت بنا کر لاویگا دجال واسطے گنوار کے
یعنے شیطانوں کو مانند اونٹوں اسکے کے مانند بہترین نیکے کے از روے تھنوں کے اور بہت بڑے انکے از روے کوہانوں کے (قَالَ وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ
أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ أَبِيهِ وَنَحْوَ أَخِيهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَأَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا
بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ
يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ رواه) فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اسکا اور مرگیا ہوگا
باپ اسکا ف جملہ ویأتی الرجل عطف کیا ساتھ جملہ یاتی الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنہ سے ت پس کہیگا دجال اس شخص سے کہ خبر دے مجھکو اگر زندہ کروں
تیرے لیے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں جانیگا تو کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہیگا وہ مقر پس صورت بناویگا واسطے انکے شیاطین کی مانند باپ
اسکے کے اور بھائی اسکے کے کہا اسماء نے پھر تشریف لے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے کسی کام کے لیے پھر تشریف لائے یعنے مجلس میں حالانکہ
صحابہ فکر و غم میں تھے بہ سبب خبر دینے آنحضرت کے حال دجال سے کہا اسماء نے پس پکڑیں آنحضرت نے دونوں طرفین دروازے کی ف ع لفظ لحمتی ساتھ لام
مضموم کے تمام مشکوۃ اور مصابیح کے نسخوں میں ہے یعنے جانب کے ذکر ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور اور کتابوں میں یہ معنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا صواب
بلجفتی الباب ہے ساتھ جیم کے جگہ حا کے اول حرف کے بدلے میم کے یعنے بازوے دروازے کے کہتا ہوں بعد اتفاق نسخوں کے توجیہ کرنی ضرور ہے وہ یہ کہ قاموس میں
لحم کے معنے گوشت کے ٹکڑے کے لکھے ہیں پس مجاز کیا جاوے اور کہا جاوے کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑے دروازے کے یعنے کواڑ ہیں کہ وہ ملحات بہ اور
جدا ہوتے ہیں پس یہ اولی ہے تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب ت پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہے حال تیرا اے اسماء کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکال لیے
آپ نے دل ہمارے سبب ذکر کرنے دجال کے فرمایا آنحضرت نے اگر نکلے دجال اور میں ہوں زندہ یعنے بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اسکو ساتھ
حجت کے اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مومن پر یعنے وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا انکا پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم
خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندھتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اسکی یہاں تک کہ بھوک لگ آتی ہے ہمکو یعنے بسبب دیر ہونے کے روٹی کے پکنے میں قلت صبر
طبیعت انسان کی بھوک سے باین حد ہے پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اسدن یعنے بیچ وقت قحط کے اور معدوم ہونے وجود روٹی کے نزدیک دجال کے و انعام
انکے کے فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی انکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہے آسمان والوں کو یعنے فرشتوں کو قسم تسبیح و تقدیس سے ف ع یعنے جو کوئی مبتلا ہوگا اسکے زمانے
میں اس حالت میں نہیں محتاج ہوگا کھانے پینے کا جیسے کہ نہیں محتاج ہوتے ملائکہ اور غذا انکی تسبیح و تقدیس ہوگی جیسے کہ غذا فرشتوں کی تسبیح و تقدیس ہے اور طیبی نے
یہ معنے بعید بیان کیے ہیں کہ ہم آٹا گوندھتے ہیں روٹی پکانے کے لیے پس نہیں پکا سکتے ہم روٹی یہاں تک کہ بھوکے رہتے ہیں بسبب فکر و غم شدید کے کہ بجاسے
ڈالتا ہے دل ہمارے ذکر دجال سے پس کیا ہوگا حال انکا کہ مبتلا ہونگے انکے زمانہ میں اور بحسب اس معنی کے حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر
تسلی دیگا انکو برکت تسبیح و تقدیس کے ف ع اور شاید کہ اسماء نے یہ بات بعد اس مجلس کے آن کر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضائے کلام کا لفظ فقلت میں
دلالت کرتا ہے اسپر کہ متصل خبر سننے دجال کے کہا ہو یہ قول اسی مجلس میں اور جو لکھا کہ کہا قصہ آئیگا اور بھوک کا زمانہ آئندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کے بیاض
اصل نسخہ میں بقدر چھوٹی ہوئی ہے اور پھر کسی نے لاحق کیا ہے احمد و ابوداود والطیالسی اور بعضوں نے کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر بن قتادہ عن شہر بن
حوشب عنہا وانفرد بہ عنہا **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ

مما سألته وإنه قال لي ما يضرك قلت إنهم يقولون إن معه جبل خبز ونهر ماء قال هو أهون على الله من ذلك متفق عليه روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا
مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال دجال کا بہت اسقدر کہ میں نے پوچھا انسے اور تحقیق حضرت نے فرمایا مجھکو نہیں ضرر کریگا دجال
تجھے گمراہ نہیں کریگا تجھکو ہدایت وعنایت الٰہی کی کہا میں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا یعنے روٹیاں ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی
کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہو اور نوبت اضطرار کی پہونچے تو کیا کرے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے نقل کی ہے
بخاری اور مسلم نے ف ح کہ پیدا کرے اسکے ہاتھ پر مانند ان امور کے حقیقۃ اور جو کچھ کہ ظاہر ہوگا اسکے ہاتھ پر سحر باطل اور صورتیں بے حقیقت ہونگی اور اسکو قدرت نہیں ہے
اوپر گمراہ کرنے اور شک ڈالنے مومن کے کہ یقین رکھے دین میں بلکہ جو کچھ کہ دیکھیگا اس قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین اسکے کا ہوگا اسکے جھوٹ پر
(وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج الدجال على حمار أقمر ما بين أذنيه سبعون باعا رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور) اور روایت ہے
ابوہریرہ سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدھے سفید کے درمیان دونوں کانوں اس گدھے کے درازی ستر باع کی ہوگی یعنے اس کے
دونوں ہاتھوں کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں باب قصة ابن صياد یہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کے ف ح اکثر معتمد نسخوں میں یوں
اسی طرح ہے اور بعضے نسخوں میں ابن الصیاد ہے الف لام سے اور نام اسکا صاف ہے اور بعضے کہتے ہیں عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضے کہتے ہیں دخیل تھا
درمیان انکے اور تھی اس میں کچھ کہانت وسحر اور مجمل امر اسکا یہ ہے کہ وہ فتنہ تھا کہ مبتلا اور امتحان کئے گئے تھے ساتھ اسکے مسلمان اور احوال اسکا مختلف فیہ ہے اور صحابہ
کو بھی اسمیں اختلاف تھا پس بعضے اسپر ہیں کہ وہ دجال معہود تھا کہ آخر زمانہ میں نکلیگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے ولیکن جملہ دجالوں
سے ہے کہ باعث فتنہ وفساد اور گمراہ کرنے کے ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس امت میں دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہونگے اور دلیل اس جماعت کی
یہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن وساحر تھا ولیکن اخیر میں اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانوں کے ساتھ اور اسکے فرزند ہوئے اور وہ مکہ اور مدینہ میں رہا تھا
اور دجال کافر ہوگا اور اسکے فرزند نہیں ہونے کے اور مکہ اور مدینہ کے آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بھی دلیل پوری ہے انکی حاصل یہ کہ حال
اسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بھی اس باب میں وحی نہیں اتری اور مبہم رکھا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا الفصل الاول فصل پہلی (عن
عبد الله بن عمر أن عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من أصحابه قبل ابن صياد حتى وجده يلعب مع الصبيان في أطم
بني مغالة وقد قارب ابن صياد يومئذ الحلم فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال أتشهد أني رسول الله فنظر إليه فقال أشهد أنك
رسول الأميين ثم قال ابن صياد أتشهد أني رسول الله فرفضه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال آمنت بالله وبرسله ثم قال لابن صياد ماذا ترى قال يأتيني
صادق وكاذب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلط عليك الأمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني خبأت لك خبيئا وخبأ له يوم تأتي السماء بدخان
مبين فقال هو الدخ فقال اخسأ فلن تعدو قدرك قال عمر يا رسول الله أتأذن لي فيه أن أضرب عنقه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن يكن هو لا تسلط عليه
وإن لم يكن هو فلا خير لك في قتله) روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جماعت کے
اصحاب آنحضرت کے سے طرف ابن صیاد کے یہاں تک کہ پایا اسکو کھیلتا ساتھ لڑکوں کے بیچ محل بنی مغالہ کے کہ نام ایک قوم کا ہے یہودیوں سے اور
تحقیق نزدیک ہو پہنچا تھا ابن صیاد ان دنوں میں بلوغ کے پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہاں تک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے
پشت پر ہاتھ اپنا پھر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا کا ہوں پس دیکھا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں
کہ تم پیغمبر امیوں کے ہو ف ح یعنے عرب کے اسلیے کہ اکثر عرب پڑھے لکھے نہوتے تھے اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تھا کہ آنحضرت کی رسالت کے منکر نہ تھے ولیکن خاص عرب
کا نبی جانتے تھے اور یہ بات اسکی باطل باتوں کے قبیلہ سے تھی کہ شیطان کاہنوں کو القا کیا کرتا ہے اور یہ کہنا اسکا متناقض تھا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب

آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتھ عرب کے باطل ہوئی **ف** پھر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا ہون
پس بہنچا آنحضرت نے ابن صیاد کو **ف** لفظ رص زبر را اور صاد مہملہ سے اسوا کرنا اور آپس مین ملانا دو چیزون کو اسلیے بنا مرصوص بنیاد سے تو کو کہتے ہین حاصل
یہ کہ اعضا اسکے آپس مین زور سے ملائے اور بہنچے ذکرہ الخطابی اور نووی نے کہا کہ ہمارے شہرون کے اکثر نسخون مین فرفضہ ف او ضاد معجمہ سے ہے یعنے
چھوڑ دیا اسکو اور ترک کیا سوال جواب اسکا اور جدال اسکی ست پھر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اسکے پیغمبرون پر **ف** یعنے مین ایمان
لایا اللہ کے رسولون پر اور تو انمین سے نہین پس اگر تو بھی انمین سے ہوتا تو البتہ مین تجھپر ایمان لاتا اور یہ بھی بنا بر فرض و تقدیر کے ہے اور پہلے اسکے کہ جانین
حضرت اپنے تئین خاتم النبیین والا پس بعد جاننے خاتمیت کے فرض تقدیری بھی نہین جائز او صحیح بیان کیا ہے ہمارے بعضے علما نے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا
پھر طلب کرے اس سے کوئی شخص معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے اور قتل نہ کیا حضرت نے اسکو باوجود دیکہ دعوے کیا اسنے روبرو آپ کے نبوت کا اسلیے کہ وہ لڑکا تھا اور منع کیے گئے
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرنے لڑکون کے سے اور دوسرے یہ کہ یہود ان دنون مین ذمی تھے اور صلح کی تھی اسپر کہ چھوڑے جاوین اپنے حال پر اور وہ انہین
مین سے تھا یا انکے حلفا سے **ف** پھر فرمایا حضرت نے کیا دیکھتا ہے تو یعنے منکشف ہوتا ہے تجھپر امر غیبی سے کہا اسنے صادق یعنی خبر سچی کبھی اور کاذب یعنی کبھی جھوٹی خبر آتی ہے
سچا اور شیطان جھوٹا اور بعضون نے کہا حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص آتا ہے تیرے پاس کیا کہتا ہے تجھسے اور حاصل جواب یہ ہے کہ کہتا ہے مجھسے کچھ باتین کہ کبھی سچی ہوتی ہین اور
کبھی جھوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جھوٹی جیسے کہ عادت کاہنون کی ہے کہ شیطان القا کرتے ہین انپر خبرین سچی اور جھوٹی **ف** فرمایا پیغمبر خدا نے
کہ شبہ کیا گیا تجھپر امر **ف** یعنے جھوٹ سے ساتھ سچ کے اور کہا شیخ نے کہ مخلط اور مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہے تیرے پاس شیطان کہ ایسی خبر لاتا ہے
اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اسکی کا کیونکہ رسول کے پاس خبر جھوٹی نہین آتی اور اسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اسکا یہ حال کاہنون کا ہوتا
ہے نہ پیغمبرون کا **ف** فرمایا آنحضرت نے تحقیق دل مین چھپایا ہے مین نے تیرے لیے ایک امر پوشیدہ **ف** تاکہ بتا دے تو اسکو اور اسی طرح حضرت
نے امتحان کیا اسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اسکے حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہ کاہن ہے آتا ہے اس پاس شیطان کہ سکھا جاتا ہے اسکو جھوٹی سچی باتین **ف**
حالانکہ چھپائی حضرت نے اسکے لیے یہ آیت جسدن لاویگا آسمان دھوان ظاہر پس کہا اسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے **ف** فتح پیش اور زیر دال و
تشدید خ سے بعضے دھوئین کے ہے بنایا اسنے اس آیت دل مین لیے ہوے سے مگر ایک لفظ ناقص نہ یہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہ بھی بسبب عادت کاہنون
کے تھا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات مین سے لیجا کر انکو القا کر دیتے ہین اور احتمال ہے کہ آنحضرت نے بعضے صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نے اسکو سنکر اسکے تئین القا کیا ہو **ف** پس فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنے قدر سے **ف** جب ظاہر ہوا کہ حال اسکا کاہنون کا سا ہے
کہ بعضی خبرین ناقص بسبب القاے شیاطین کے معلوم کرتے ہین پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہین کر سکیگا تو اپنی حد اور قدر و مرتبہ سے کہ حد اور قدر
و مرتبہ کاہنون کا ہے بسبب اظہار بعضے غیبیات ناقص ناتمام کے اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد سے بری ہے اور اظہار کلمہ زجر اور اہانت کا ہے کہ واسطے ہانکنے
کتے اور سور کے کہتے ہین تا لوگون کے پاس نہ آوے **ف** پس کہا عمر نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہین آپ مجکو بیچ حق ابن صیاد کے
کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہے ابن صیاد دجال موعود مسلط نہین کیا جاویگا تو اسپر یعنے نہین مار سکیگا اسکو کیونکہ قتل کرنا اسکا اسکے
اسکے عیسے پر ہین اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بھلائی تیرے لیے اسکے قتل مین **ف** یعنے اسلیے کہ وہ ذمی ہے اور یہود مین سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تھے اور اسی وقت
مین وہ لڑکا نابالغ بھی تھا اور چونکہ اسمین قراین دلالت کرتے تھے اسکے دجال ہونے پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورت شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْطَلَقَ بَعْدَ
ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ
يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ

فَقَالَتْ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کہا ابن عمر نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی ابن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتے تھے کھجور کے درختون کا ان مین کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخون مین حالانکہ آنحضرت فریب دیتے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنین ابن صیاد کے کلام مین سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو ف ع یعنے اور جانین حضرت اور اصحاب آپکے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر وغیر ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کھولنا احوال اسکا کہ خوف ہو اسکے مفسدہ کا ت ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لپٹا ہوا ایک چادر مین اسکے لیے تھی اس چادر مین آواز پوشیدہ کہ سمجھ مین نہین آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی مان نے پیغمبر خدا کو اس حال مین کہ حضرت چھپتے تھے شاخون خرما کی مین پس کہا ابن صیاد کی مان نے او صاف اور یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے ہین پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنے چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی اسکو مان اسکی یعنے خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اس سے وجود مین آتا کہ اس سے حقیقت اسکے حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین یعنے خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق اسکے ہے پھر ذکر کیا حال دجال کا ف ع یعنے باحتمال اسکے کہ ابن صیاد دجال ہے یا بتقریب فتنہ گری اور متصف ہونے اسکے کے ساتھ بعضی صفتون اسکی کے دجال کو یاد کیا اور اسکے احوال سے آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو دجال سے اور نہین کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اسنے اپنی قوم کو اس سے یعنے بعد نوح کے البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنے پہلے انبیا کے ولیکن مین کہتا ہون تمسے دجال کے مقدمہ مین ایک بات اور نشان کہ نہین کہا ہے اسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہے کانا ف ع یعنی بسبب منزہ ہونے اسکے کے حاسہ عین بینائی کی سے تا کانا پن لاحق ہو ساتھ اسکے اور احتمال ہے کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ مَاذَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد رکھتے تھے ابو سعید اس سے ابن صیاد یعنے یہ سب صاحب ملے اس سے بیچ بعضی راہون مدینہ کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ مین رسول اللہ کا ہون پس کہا اسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ مین رسول اللہ کا ہون پس فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور فرشتون اسکے کے اور کتابون اسکی کے اور رسولون اسکے کے کیا دیکھتا ہے تو کہا اسنے دیکھتا ہون مین ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر ف ع جیسے کہ اول کتاب مین باب الوسوسہ مین مذکور ہے رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بھیجتا ہے فوجین اپنی کہ فتنہ مین ڈالین لوگون کو ت فرمایا آنحضرت نے اور اور کیا دیکھتا ہے تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہون مین دو سچون کو کہ لاتے ہین خبرین سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہون یا دیکھتا ہون دو شخص جھوٹون کو اور ایک مرد سچے کو ف ع یا تو شک راوی ہے کہ اسنے اس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہے کہ شک بھی ابن صیاد سے ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہون یا یہ اور اسکو بہت دخل ہے بیچ خلط ہونے اختلال امر اسکے کے کہ جزم یقین نہین رکھتا تھا اور حال اسکا بوجہ انتظام و استقامت کے نہین یا کبھی اس طرح دیکھتا ہون اور کبھی اس طرح ت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہے کلام اسپر یعنی اسکی کہانت مین پس چھوڑ دو اسکو یعنے اسلیے کہ یہ باتین قابل جواب کے نہین کرتا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ

إنَّ ابنَ صيّادٍ سألَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم عن تُربةِ الجنةِ فقال دَرْمَكةٌ بيضاءُ مِسْكٌ خالِصٌ رواه مسلم اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ میں مثل میدے سفید کے ہے اور خوشبو میں مانند مشک خالص کے نقل کی یہ مسلم نے (وعن نافعٍ قال لقي ابنُ عمرَ ابنَ صيّادٍ في بعضِ طُرُقِ المدينةِ فقال له قولاً أغضبه فانتفخ حتى ملأ السكةَ فدخل ابنُ عمرَ على حفصةَ وقد بلغها فقالت له رحمك الله ما أردتَ من ابنِ صيّادٍ أما علمتَ أنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال إنما يخرج من غضبةٍ يغضبها رواه مسلم) اور روایت ہے نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض راہوں مدینہ کے پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کے ایک بات کہ غصہ میں لائی اسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہاں تک کہ بھر دیا کوچہ کو یعنے اسکے بدن پھولے ہوئے نے پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ انکی بہن تھیں اور بیوی آنحضرت کی اور حالانکہ تحقیق پہونچی تھی یہ خبر انکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تونے ابن صیاد سے کہ غصہ میں لایا تو اسکو کیا جانا تو نے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کریگا اسکو ف ح یعنی وہ ایک بار غصہ میں آویگا اور نکلیگا دجال بسبب غصہ کے اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ غصہ دلا تو ابن صیاد کو اے عبد اللہ اور نہ کلام کر اس سے تاکہ نہ نکلے اور نہ ظاہر ہوں فتنہ اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال اور ممکن ہونے اسکے کے تھا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکے کہ وہ یقین رکھتی ہوں اسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نے

(وعن أبي سعيدٍ الخدريِّ قال صحبتُ ابنَ صيّادٍ إلى مكةَ فقال لي ما لقيتُ من الناسِ يزعمون أني الدجالُ ألستَ سمعتَ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يقول إنه لا يُولد له وقد وُلد لي أليس قد قال هو كافرٌ وأنا مسلمٌ أوليس قد قال لا يدخل المدينةَ ولا مكةَ وقد أقبلتُ من المدينةِ وأنا أريد مكةَ ثم قال لي في آخرِ قولِه أما واللهِ إني لأعلمُ مولدَه ومكانَه وأين هو وأعرفُ أباه وأمَّه قال فلبَسني قال قلتُ له تبًّا لك سائرَ اليومِ قال وقيل له أيسرُّك أنك ذاك الرجلُ قال فقال لو عُرض عليَّ ما كرهتُ رواه مسلم) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کے مکہ تک یعنے اسوقت کہ جاتے تھے ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجکو کہ کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا پھر بیان کیا اسکو کہ گمان کرتے ہیں یا کہتے ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں یعنے اور تم جانتے ہو کہ امر خلاف اسکے ہے کیا نہیں سنا تو نے اے ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں پیدا کیجاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میرے لیے اولاد کیا نہیں فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں فرمایا ہے حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں میں مدینہ سے اور میں ارادہ رکھتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجکو بیچ آخر کلام اپنے کے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہے وہ یعنی اب اور جانتا ہوں میں اسکے ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس مشتبہ کیا دجال نے امر مجھپر ف یعنی میں اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ دجال ہے یہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اسکے امر میں اور یا بسبب اسکے کہ اول کلام اسکا بیچ انکار دجالیت کے تھا ساتھ دلیلوں کے اور یہ جو آخر میں کہا کہ میں جانتا ہوں مولد وغیرہ اسکا تعریض و تلویح اسکے اقرار کی کرتا ہے اسلیے کہ اس عبارت کو بھی کلام کرنے والا کنایہ اپنے نفس سے کہتا ہے واللہ اعلم ت کہا ابو سعید نے کہ کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو جیو تیرے لیے باقی دنوں میں یا بیچ تمام دنوں عمر تیری کے کہا ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضروں میں سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہے تجکو کہ وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہووے کہا ابو سعید نے پس کہا ابن صیاد نے اگر پیش کیجاویں مجھپر یہ صفتیں کہ دجال میں ہیں قسم گمراہ کرنے اور فریب دہی وغیرہ کے تو ناخوش نرکھوں میں ف یعنی بلکہ قبول کروں میں حاصل یہ کہ راضی ہے دجال ہونے پر اور یہ دلیل واضح ہے اسکے کفر پر نقل کی یہ مسلم نے

(وعن ابنِ عمرَ قال لقيتُه وقد نفرت عينُه فقلتُ متى فعلت عينُك ما أرى قال لا أدري قلتُ لا تدري وهي في رأسك قال إن شاء الله خلقها في عصاك قال فنخر كأشدِّ نخيرِ حمارٍ سمعتُ رواه مسلم) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ملا میں ابن صیاد سے اس حالت میں کہ سوجھ گئی تھی آنکھ اسکی پس کہا میں نے کب سے کی آنکھ تیری نے وہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں یعنے ورم کہا نہیں جانتا میں کہا میں نے نہیں جانتا تو حالانکہ تیرے سر میں ہے کہا اگر چاہے

خدا تعالی پیدا کرے اسکو تیرے عصا میں **ت** یعنی خدا تعالی قادر ہے کہ پیدا کرے آنکھ کو جماد میں اور اسکے درد کو اور جماد کو شعور نہیں ہوگا آنکھ کا اور درد کا کہ اس آنکھ میں
پیدا ہو پس اسی طرح جائز ہے کہ آدمی کو بھی شعور نہو اسکا بسبب کثرت اشتغال و انکار کے کہ مانع ہوتا ہے حس کرنے اور معلوم کرنے سے **ت** کہا ابن عمر نے پس آواز
کی ابن صیاد نے ناک کی راہ سے مانند سخت آواز گدھے کے کہ سنی ہے میں نے نقل کی یہ مسلم نے (وعن محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ ان
ابن الصیاد الدجال قلت تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ) اور روایت
ہے محمد بن منکدر تابعی سے کہ کہا دیکھا میں نے جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کھاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہے کہا میں نے کہ قسم کھاتے ہو تم اللہ کی یعنے باوجود کہ یہ ظنی ہے
نہ یقینی کہا جابر نے کہ میں نے سنا ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ قسم کھاتے تھے اسپر کہ ابن صیاد دجال ہے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اسکا آنحضرت
نے **ف** یعنی اگر ہوتا یہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتے اور شاید کہ سوگند جابر اور عمر کی اسپر تھی کہ ابن صیاد ان دجالوں میں سے جھوٹوں فریبیوں میں سے
تھا کہ نکلینگے اور دعوی کرینگے نبوت کا اور گمراہ کرینگے لوگوں کو اور شبہ ڈالینگے لوگوں میں نہ یہ کہ وہ مسیح دجال ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید کی تھی کہ فرمایا تھا اگر ہو وہ اور
اگر نہو وہ لیکن ظاہر اطلاق دجال کہنے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہی دجال معہود مراد ہو پس قسم کھائی انکی حمل کیجاویگی اوپر جواز کے وقت غلبہ ظن کے اور وہ حدیث
کہ فصل دوسری میں ابن عمر سے آتی ہے صریح ہے اسمیں کہ وہ مسیح دجال معہود تھا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہوا اور حاصل یہ کہ اسمیں اختلاف و اشتباہ تھا واللہ اعلم **ت**
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عن نافع قال کان ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواہ ابو داؤد
والبیہقی فی کتاب البعث والنشور) اور روایت ہے نافع سے کہ تھے ابن عمر کہتے قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں یہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے نقل کی ابو داؤد نے اور
بیہقی نے بیچ کتاب بعث والنشور کے (وعن جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے جابر سے کہا کہ گم کیا ہمنے ابن صیاد کو دن حرہ
کے **ف** اگر مراد اس عبارت سے ظاہر اسکا ہے کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نے نہ جانا کہ کہاں گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کی ہے
کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑھی اسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہے اور شامل موت کو بھی ہے تو کچھ منافات نہیں اور دن حرہ کا وہ دن ہے کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر
اور قتل اسنے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابوا الدجال ثلثین عاما لا یولد لہما ولد ثم یولد لہما غلام اعور اضر
شیء واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان انفہ منقار وامہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ
الیدین فقال ابو بکرۃ فسمعنا بمولود فی الیہود بالمدینۃ فذہبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہما فقلنا ہل
لکما ولد فقالا مکثنا ثلثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضر شیء واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ قال فخرجنا من عندہما فاذا ہو منجدل فی الشمس
فی قطیفۃ ولہ ہمہمۃ فکشف عن رأسہ فقال ما قلتما قلنا وہل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولا ینام قلبی رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی بکرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرینگے ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطے انکے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا واسطے
انکے ایک لڑکا کانا جسکے دانتوں والا یعنی کچلیوں والا اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہے اضرس سے یہ کہ پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کمتر جنس غلام ہوگا از روے
منفعت کے یعنے نہیں ہوگا کوئی لڑکا کمتر اس سے منفعت میں سوینگی دونوں آنکھیں اسکی اور نہیں سوئیگا دل اسکا **ف** یعنی نہیں منقطع ہونگے افکار فاسدہ اس
وقت سونے کے بسبب کثرت وسوسوں اور پے در پے آنے فکروں فاسدہ کے کہ القا کریگا اسکو شیطان جیسے کہ نہیں سوتا تھا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار
صالحہ کے بسبب پے در پے آنے وحی اور الہامات کے **ت** پھر بیان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ لڑکے کا پس فرمایا باپ اسکا لمبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا
گویا کہ ناک اسکی چونچ مرغ کی ہے یعنے ناک اسکی لمبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کے اور ماں اسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لمبی دونوں ہاتھوں کی پس کہا ابو بکرہ نے
پس سنا ہمنے ایک لڑکے کو بیچ یہود کے مدینہ میں پس گیا میں اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئے ہم اسکے ماں باپ کے پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کا کہ بیان کیا تھا اُسکے ماں باپ کے حق مین موجود ہی اور ایسا ہی ہو جیسا کہ فرمایا تھا پس کہا ہمنے اُسکے ماں باپ سے کہ آیا ہی تمھارے لیے کوئی فرزند پس کہا انھون نے کہ ٹھہرے تھے ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہمارے لیے ایک لڑکا کانا بڑے دانتون والا اور کم باعتبار منفعت کے سوتی ہین آنکھین اُسکی اور نہین سوتا دل اُسکا کہا ابو بکرہ نے پس نکلے ہم اُن دونون کے پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنے ابن صیاد پڑا تھا دھوپ مین بیچ چادر کے اور واسطے اُسکے تھی آواز پست کہ سمجھ مین نہ آوے پس کھولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنے یعنے زبیر اور ابو بکرہ نے کچھ کلام کیا ہوگا اُسکے حق مین یا اور کچھ اسپر اُسنے یہ کہا ہمنے کہ کیا سنا تونے جو کچھ کہ کہا ہمنے کہا ہان سوتی ہین آنکھین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنَ الْیَہُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَۃً عَیْنُہٗ طَالِعَۃً نَابُہٗ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَہٗ تَحْتَ قَطِیْفَۃٍ یُّہَمْہِمُ فَاٰذَنَتْہُ اُمُّہٗ فَقَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ہٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِیْفَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَہَا قَاتَلَہَا اللّٰہُ لَوْ تَرَکَتْہُ لَبَیَّنَ فَذَکَرَ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَقْتُلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ہُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَہٗ اِنَّمَا صَاحِبُہٗ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَاِلَّا یَکُنْ ہُوَ فَلَیْسَ لَکَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَہْلِ الْعَہْدِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّہٗ ہُوَ الدَّجَّالُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی جابر سے یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سے بیچ مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی ہموار کی گئی تھی آنکھ اُسکی یعنے داہنی اور بعضون نے کہا بائین نکلی ہوئی تھین کچلیان اُسکی پس ڈرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے امت پر اس سے کہ ہو وہ دجال پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے دیکھنے کو تا اُسکا حال تحقیق کرین پس پایا اُسکو نیچے چادر کے لیٹا ہوا اس حال مین کہ کرتا تھا کلام چپکے چپکے کہ سمجھ مین نہ آوے پس آگاہ کیا اُسکو اُسکی ماں نے پس کہا اے عبد اللہ یہ ابو القاسم یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہین خبردار ہو اور مستعد ہو واسطے کلام کرنے کے لیے پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا اُسنے مارے اُسکو خدا تعالی اگر چھوڑ دیتی اُسکو اور خبر نہ کرتی اُسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نے یا راوی جابر نے مثل معنی حدیث ابن عمر کے کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیے مجکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اُسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو ابن صیاد دجال معہود تو نہین ہی تو یار اُسکا یعنے قتل کرنیوالا اُسکا اور نہین ہی یار اُسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسی کو قدرت اُسکے قتل کی نہین ہوگی مگر عیسے علیہ السلام کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہونچتا تجکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سے **ف** اور یہ ماجرا اُسکے اسلام لانے سے پہلے کا تھا اور بعد اسلام کے بھی حال اُسکا معلوم ہوا کہ راضی تھا اسپر کہ دجال ہو اور یہ کفر ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سے کہ ہمراہ اُسکے مکہ کو گیا معلوم ہوا تب پس ہمیشہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ڈرنے والے یعنے اپنی امت پر اس سے کہ ابن صیاد دجال ہو **ف ع** کہا بعضے محققین نے کہ توجیہ بیچ حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کے حق مین باوجود اسکے کہ اُنمین اختلاف و تضاد ہی یہ ہی کہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو گمان کیا تھا دجال پہلے تحقیق ہونے خبر مسیح دجال کے پس جبکہ خبر دے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے حال و قصہ سے بیچ حدیث تمیم داری کے اور موافق ہوا یہ اس چیز کے کہ نزدیک حضرت کے تھی واضح ہوگیا حضرت پر یہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنے دجال اور مؤید ہی اسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابو سعید نے وقت ہمراہ جانے ابن صیاد کے مکہ کو اور اسی پر موافق ہونا دجال کے ماں باپ کے وصفون کا اور ابن صیاد کے ماں باپ کے وصفون کا نہین ثابت کرتا ہی اسکو کہ ابن صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہونے دو وصفون کے سے نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوف کا اور ایسی ہی قسم کہانا عمر رضہ وغیرہ کا باوجود انکار کرنے آنحضرت کے اس سے کہ وہ دجال ہی تھا یہ سب پہلے ظاہر ہونے حال کے اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی اپنی امت نسبت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسکا ڈر رہتا تھا بنا بر احتیاط کے **ت** نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین

بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ باب بیچ بیان اترنے عیسے علیہ السلام کے **ف** بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اُترینگے آسمان سے زمین پر اور ہونگے تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حکم کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اُنپر بعضے احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین اور حکم کرینگے حضرت عیسے

الفصل الاول

انکا پس وہ قبیلہ بیان مدت سے ہے جیسے کہ نسخ ہوتا ہے اور اس زمانہ میں شریعت محمدی سے ہونگے جیسے کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور مانند اسکے کا (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الآیۃ متفق علیہ) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس خدا کی کہ بقاے جان میری کا اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق اترینگے آسمان سے تمہارے اہل دین میں عیسیٰ بیٹے مریم کے علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیب کو ف یعنے باطل کرینگے دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگے حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری میں دو لکڑیان ہیں مثلث ایک دوسرے سے گذری ہوئی اور بہیئت مصلوب کے یعنے ایک شخص سولی دیے ہوے کے اور رعایت انکی نصاری بہت کرتے ہیں کہ اکثر اپنی چیزین اسی شکل کی بناتے ہیں اور اپنے گردن میں لٹکاتے ہیں مانند زنار یہود ون کے اور کبھی حضرت عیسے علیہ السلام کی صورت اسمیں بناتے ہیں واسطے یادداشت ہیئت کے اور اعتقاد یہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی ہی لکڑی پر یہود نے سولی دیا تھا ت اور قتل کرینگے سور کو یعنے حرام کرینگے اسکے پالنے اور کھانے کو اور مباح کرینگے اسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ ف یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے انکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا انسے سواے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہے اور بعضون نے کہا کہ رکھا جاویگا جزیہ انسے اسلیے کہ نہیں پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ انسے بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے اور تائید کرتا ہے انکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ت اور بہت ہو گا مال یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہانتک کہ نہین قبول کریگا اسکو کوئی یہانتک کہ ہو گا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے ف حتی پہلا متعلق ہے جملہ یفیض المال کے اور دوسرا متعلق ہے ساتھ تمام مضمون کے کہ مذکور ہوا توڑنے صلیب سے اور مانند اسکے کے یعنے یہ دین اسلام ایسا رونق اور رواج پاویگا اور میل اور محبت آدمیون کی ساتھ طاعت وعبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سے ہو گا اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہے کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزون سے ہے مخصوص اسی وقت پر نہین ولیکن اس زمانہ میں طبیعتین اور نفوس لوگون کے بھی اسی پر آجاوینگے اور انکے نزدیک یہی بہتر معلوم ہوئیگا اور احتمال ہے کہ متعلق یفیض المال کے ہو یعنے لوگون کو چونکہ رغبت مال کی نہ رہیگی اور بالکل اس سے اعراض کرینگے مال کے خرچ کرنے کی فضیلت ومحبت مندرج ہوگی پس نہ رہیگا ذوق ومحبت بغیر نماز کے ع پھر کہتے ہیں ابو ہریرہ پس اگر شک تردد رکھتے ہو تم اس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہ آیۃ کہ نہین ہے کوئی اہل کتاب سے یعنے یہود ونصاری مگر کہ ایمان لاویگا عیسیٰ پر پہلے مرنے انکے کے پڑھو ساری آیۃ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بعد اترنے عیسیٰ کے اخیر زمانہ میں جب دین وملت ایک ہو جاویگا اور اختلاف درمیان سے اٹھ جائیگا اختلاف کہ یہود ونصاری حضرت عیسیٰ کے حق میں کرتے ہیں وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگے جس طرح دین اسلام میں ہے کہ وہ بندے اللہ کے ہیں اور رسول اسکے اور بیٹے اسکے لونڈی کے اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو انکے زمانہ میں ہونگے اور یہ ایک وجہ ہے اس آیۃ کی تفسیر میں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے دلیل پکڑی ہے مضمون حدیث پر اور اور وجہ بھی کہی ہے مفسرین نے کہ نہین ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لاتا ہے پہلے مرنے اپنے کے یعنے وقت غرغرہ کے کہ ایمان اسوقت کا مفید نہین اور اس وجہ پر احتمال ہے کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اللہ سبحانہ تعالی کی طرف پھرے اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنے کے بحکم اضطرار کے ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہین رکھتا پس چاہیے کہ باختیار خود پہلے اسوقت کے مستعد اسکا ہو (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے اس حال میں کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے سولی کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھدینگے جزیہ

اہل ذمہ سے اور چھوڑ دینگے عیسیٰ یا چھوڑی جائینگی اونٹنیاں جوان پس نہین کیجاویگی سواری اور کام اوپر طلب حاجات اُنپر ف یعنی بسبب کثرت اور سواریون کے
حاجت انکی نہین رہنے کی یا معنی یہ ہین کہ نہین حکم کرینگے کسی کو کہ سعی کرے انکے لانے پر زکوٰۃ کے لیے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہین ملیگا اور جائز ہیکہ ہو کنایہ ترک
تجارت اور سفر کرنے سے زمین مین واسطے طلب مال کے اور حاصل کرنے ما یحتاج الیہ کے واسطے استغنا انکے کے ت البتہ جاتا رہیگا لوگون مین سے کینہ اور بغض اور
حسد ف یہ سب چیزین حب دنیا سے ہوتی ہین پس جاتے رہینگے یہ عیب بسبب جاتے رہنے محبت دنیا کے دلون مین سے ت اور البتہ بلاوینگے عیسیٰ
لوگون کو طرف قبول کرنے مال کے پس نہین قبول کرنے کا اسکو کوئی یعنے بسبب استغنا کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت
نے کیا ہوگا حال تمھارا جسوقت کہ اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے درمیان تمھارے اور امام تمھارا تم مین سے ہوگا ف یعنی قریش مین سے ہوگا یا تمھارے اہل ملت
مین سے علما نے اسکی دو وجہ سے شرح کی ہو ایک تو یہ کہ امام تمھاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سے ہو اور عیسیٰ اقتدا کرینگے اسکا اور وہ مہدی ہین اور یہ بسبب تعظیم و تکریم آنحضرت
محمدی کے ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہو اسمین اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام اور تعلیم کرنیوالے خیر کے ہونگے اس زمانہ مین اپر امام نماز کے مہدی ہی ہونگے اور
بعضی روایت مین آیا ہو کہ عیسیٰ جو اترینگے مہدی امت کے ساتھ نماز مین ہونگے اور چاہینگے کہ پیچھے ہٹ جاوین اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کرین پس عیسیٰ علیہ السلام
امام نہین ہونے کے اور اقتدا کرینگے انکا اور بعد اس نماز کے امامت عیسیٰ علیہ السلام ہی کرینگے بسبب افضل ہونے انکے کے مہدی سے اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام
سے عیسیٰ علیہ السلام ہین اور مراد ساتھ ہونے انکے کے تم مین سے حکم کرنا انکا ہو ساتھ احکام شریعت تمھاری کے نہ ساتھ احکام انجیل کے اور روایت مین آیا ہو پس امامت
کرینگے عیسیٰ علیہ السلام تمھاری ساتھ کتاب پروردگار تمھارے کے اور ساتھ سنت پیغمبر تمھارے کے پس معنی یہ ہونگے کہ امامت کرینگے تمھاری عیسیٰ حال ہونے انکے کے دین ملت تمھارے سے اور
حکم کرنے والے ساتھ کتاب و سنت تمھاری کے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ) اور
روایت ہو جابر سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سے کہ لڑیگی حق پر واسطے حق کے درحالیکہ غالب ہونگے یعنے
اپنے دشمنون پر قیامت تک یعنے قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے پس کہیگا امیر امت کا یعنے مہدی عیسیٰ سے
آؤ نماز پڑھاؤ ہمکو یعنے اسلیے کہ اولی ساتھ امامت کے افضل ہو اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگے عیسیٰ اس امیر سے کہ نہین امامت کرتا مین یعنے اسلیے کہ تا نہ وہم جاوے میری
امامت سے تمھارے دین کے منسوخ ہونے کا تحقیق بعضے تم مین سے بعضون پر امیر اور امام ہین بسبب بزرگ رکھنے خدا تعالے کے اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلوٰۃ اللہ
وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب مصابیح مین خالی ہو دوسری فصل سے کہ احسان سے ہو **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ) روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اترینگے عیسیٰ
بیٹے مریم کے طرف زمین کے پس نکاح کرینگے اور پیدا کیجاویگی انکے لیے اولاد اور ٹھہرینگے زمین مین پینتالیس برس ف اور یہ ظاہر مین مخالف ہو قول اس شخص کے
کہ جاوینگے طرف آسمان کے اس حال مین کہ عمر انکی تینتیس برس کی ہوگی اور ٹھہرینگے زمین مین بعد اترنے کے سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئے لیکن حدیث
انکی سات برس کی ٹھہرنے کی نقل کی یہ مسلم نے پس تعین ہوا جمع ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہو یعنے مسلم مین اور شاید کہ عدد
پانچ کا ساقط ہو اعتبار سے بسبب حذف کر دینے کسور کے ت پھر مرینگے عیسیٰ پس دفن کیے جاوینگے نزدیک میرے بیچ مقبرہ میرے کے پس اٹھونگا مین اور
عیسیٰ ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکرؓ اور عمرؓ کے کہ اس مقبرہ مین مدفون ہین ف پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سے مقبرہ ہو اور اخبار مین آیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقبرہ مین جگہ ایک قبر کی خالی ہو اور کسی کو وہ جگہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسنؓ کو چاہا کہ وہان رکھین اور عائشہ رض کہ گھر انکا تھا اس بات پر راضی ہوئین

یعنی امیر معاویہ آئے اور آپ کو حضرت کے روضہ میں دفن ہونے دیا اور عبدالرحمن بن عوف کے لیے بھی حضرت عائشہ راضی ہوئیں لیکن انکو بھی میسر نہ ہوا اور حضرت عائشہ کو
بھی لوگوں نے کہا کہ تمہارا گھر ہے تمکو بھی وہیں رکھیں کہا میں راضی نہیں ہوں اسپر مجھکو میرے سوکنوں کے ساتھ بقیع ہی میں رکھنا کہ حکمت الٰہی یہی تھی کہ وہاں قبر عیسیٰ کی
ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نے کتاب وفا میں **بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ** باب ہے بیچ بیان نزدیک ہونے
قیامت کے اور بیچ بیان اسکے کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اسکی فــ ظاہر ہے کہ نزدیک ہوا قیامت کا اس معنے کر ہے کہ تھوڑی باقی رہا ہے اس مدت سے
کہ اسکے لیے رکھی ہے کہ تھوڑی رہا اور اکثر اسکی گذر چکا اور عبارت وَمَنْ مَاتَ الخ بھی لفظ حدیث کی ہیں کہ مولف نے بیان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی مرا وہ گویا
کہ قیامت میں احوال و اہوال واقع ہونے ہیں کچھ نمونہ انکا اسکے حق میں واقع ہو جاتا ہے ف کہا زمخشری نے کہ قیامت تین قسم پر ہے ایک تو کبریٰ اور وہ اٹھنا لوگوں کا
ہے جزا کے لیے اور دوسری قیامت وسطیٰ اور وہ عبارت ہے مرنے طبقہ لوگوں کے سے کہ عمروں میں قریب ایک دوسرے کے ہوں کہ انکو قرن کہتے ہیں اور تیسری
قیامت صغریٰ اور وہ مرنا آدمی کا ہے اور مراد بیان یہ ہیں اور ظاہر ہے کہ مراد ساعت سے کبریٰ ہے برابر ہے کہ مراد ہو اس سے قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ ساعۃ کبریٰ ہے کہ معروف ہے کتاب و سنت میں اور احادیث باب سے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بعثت
انا والساعۃ کہا طیبی نے احتمال دونوں کا رکھتا ہے اور حدیث عائشہ کی کہ آگے آتی ہے دلالت کرتی ہے قیامت وسطیٰ پر **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ
اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے شعبہ سے کہ نقل کی قتادہ تابعی سے قتادہ نے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا
میں اور قیامت مانند ان دونوں انگلیوں کے یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کہا شعبہ نے اور سنا میں نے قتادہ سے کہ کہتے تھے اپنے وعظ میں فــ یعنی
بیچ بیان مراد کے مشابہت دی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ساتھ قیام قیامت کے ان دونوں انگلیوں کو ست مانند زیادتی اور بڑھاو ایک کے
ان دونوں میں سے کہ بیچ کی انگلی ہے دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہے فــ یعنی جسقدر بیچ کی انگلی بڑھی ہوئی شہادت کی انگلی سے ہے مبعوث ہونا میرا پہلے قیامت
سے بھی مانند اسکے ہے کہ میں آگے قیامت سے آیا ہوں اور قیامت پیچھے سے چلی آتی ہے کہا شعبہ نے کہ نہیں جانتا میں کہ اس بیان کو قتادہ نے انس سے نقل
کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فــ ترجمہ یعنی اسکی کہ انس سے ہوا اسپر بھی احتمال ہے کہ انس نے از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حدیث
مستورد ابن شداد کی سے کہ آگے آتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان آنحضرت کے سے ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ
عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَّاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ایک مہینہ پہلے اپنی رحلت سے کہ پوچھتے ہو تم مجھسے وقت قائم ہونے قیامت کے نسبت کہ وہ آخر پہلا اور دوسرا ہو اور نہیں علم
اسکے تعین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالیٰ کے فــ یعنی وقت قائم ہونے قیامت کبریٰ کے سے پوچھتے ہو وہ خود مجھکو معلوم نہیں ہے اور اسکو سوائے خدا تعالیٰ کے
کوئی نہیں جانتا قیامت صغریٰ اور وسطیٰ کو میں بیان کرتا ہوں کہ اسکا علم رکھتا ہوں جیسے کہ فــ ہدایت اور قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی کہ نہیں روئے زمین پر کوئی
نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہے کہ گذرے اسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اسدن کہ سو برس اسپر گذریں نقل کی یہ مسلم نے فــ یعنی طبقہ اور قرن آدمیوں میں سے کہ بیچ
زمانہ پیغمبر کے موجود ہیں سو برس کی مدت میں سب مر جاوینگے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہیگا اسکو قیامت وسطیٰ کہتے ہیں اور ہر ایک کے مرنے کو
نسبت اسکے قیامت صغریٰ اور مراد اس سے مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور فرمایا آنحضرت نے یہ کلام بنا بر غالب کے واسطے وجہ کے بعض صحابہ بعمر ہوئے
سے مانند انس اور سلمان وغیرہ کے اور ظاہر ہے کہ معنے لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کے بعد اس قول کے یہ جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ کی بھی نہیں ہے جگہ
معروف اعتبار غالب کے کہا ہے بعضوں نے کہ پیدا ہوئے ہو اشخص زمانے کے تمام ہوگئے پہلے تمام ہونے سو برس کے وقت فرمانے حدیث کے بعد اس

حدیث سے تمسک کیا ہے بعضوں نے انکار علماء میں سے خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مولود دن اور موجودون سے روئے زمین پر تھے اور بحکم مخبر صادق چاہیے کہ بجائے انکا سو برس سے زندہ ہوا اور بعد گذرنے سو برس کے مرگئے ہوں اور جواب دیتے ہیں انکا علما کہ خضر اس عموم سے مخصوص ہیں اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر اپنی امت کے احوال کی دی ہے کہ میری امت میں سے کہ اسوقت موجود ہیں بعد سو برس کے سب مرجاوینگے اور نبی نہیں ہوئیگا دوسرے نبی کی امت سے اور بعضوں نے کہا کہ قید ارض سے نکالدیا خضر اور الیاس کو اسلیے کہ وہ اسوقت دریا پر تھے زمین پر نہ تھے کما بغوی نے معالم التنزیل میں کہ چار شخص انبیا میں سے زندہ ہیں زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبر ہیں بیچ وجود خضر علیہ السلام کے مشائخ سے تواتر کو پہونچی ہیں اگرچہ بعضے اسمیں تاویل کرتے ہیں کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہے کہ فیضان پہونچاتا ہے ولیکن کمل اولیا سے وجود اسی شخص کا بنی اسرائیل میں سے کہ صاحب موسی کے تھے آیا ہے (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو سعید سے انھوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں آوینگے سو برس اس حال میں کہ زمین پر ہو کوئی شخص زندہ اس دن یعنے صحابہ میں سے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هَذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا تھے کتنے اشخاص اعراب میں سے کہ آتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھتے تھے حضرت سے وقت قیامت کا پس تھے آنحضرت کہ دیکھتے تھے طرف چھوٹے کے انہیں سے پس فرماتے اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اسکو بڑھاپا یہانتک کہ قائم ہوگی تمپر قیامت تمھاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ہنوز یہ آخر بڑھاپے کو نہیں پہونچے گا کہ تم سب مرجاؤگے اشارت کی طرف ہلاک ہوجانے اس طبقہ کے اور فنا ہوجانے اس قرن کے مقدار اس مدت میں اسلیے فرمایا ساعتکم ظاہر یہ ہے کہ سوال انکا ساعت کبری سے تھا اور جواب علی اسلوب الحکیم ہے اور قیامت تمھاری کہ وہ قیامت صغری ہے میرے نزدیک اور وسطی ہے نزدیک بعضے شارحین کے اور مراد مرجانا سب کا ہے اور یہ ظاہر با اکثر کا اور یہ غالب ہے

الفصل الثانی

فصل دوسری (عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هَذِهِ هَذِهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے مستورد بن شداد سے انھے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا میں بیچ ابتدا کے قیامت کے اور اوائل علامات اسکی کے پس بڑھا میں قیامت پر جیسی کہ بڑھی ہے یہ انگلی یعنے بیچ کی اس انگلی پر یعنے شہادت کی انگلی پر اور اشارہ کیا ساتھ دونوں انگلیاں اپنی کے کہ شہادت کی ہے اور بیچ کی ہے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سے انھے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے البتہ امید رکھتا ہوں کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک پروردگار اپنے کے اس سے کہ تاخیر دے اور مہلت بخشے انکو آدھے دن کہا گیا واسطے سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدھا دن ہے کہا سعد نے آدھا دن سو برس کا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ نظر اسکے کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنے ایک دن نزدیک پروردگار تیرے کے مقدار ہزار برس کے ہے اس چیز سے کہ شمار کرتے ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کے ہوا تو آدھا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالی کے نزدیک ہے کہ پانسو برس انکو نگاہ رکھے اور ہلاک نہ کرے اور بقا انکا کمتر اس سے نہو گرچہ زیادہ ہو جو ہو سکتا ہے اشارہ کیا طرف اسکے کہ پانسو برس سے کم میں قیامت قائم نہیں ہونے کی اور اس امت کو ہلاک نہیں کریگا بعد اسکے جو کچھ چاہا ہوگا کریگا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ پانسو برس تک سالم اور مامن شدائد و عقوبات سے نگاہ رکھیگا اور انکو آفتیں نہیں پہونچینگی کہ انکے مستہلک اور مستاصل ہوجائیں اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے بعضے رسالوں میں ثابت کیا ہے کہ بقائے امت بعد ہزار برس کے رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سو برس سے تجاوز نہیں کریگا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هَذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهِ

فَیُوْشِکُ ذٰلِکَ الْخَیْطُ اَنْ یَّنْقَطِعَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حال اس دنیا کا یعنے فنا کے قریب پہونچنے مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑے کے ہے کہ پھاڑ گیا اول اُسکے سے آخر اُسکے تک پس باقی رہا لٹکا ہوا ساتھ ایک دھاگے کے آخر اُسکے مین پس نزدیک ہے وہ دھاگا کہ ٹوٹ جاوے یعنے دنیا تمام فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ

باب ہے بیچ بیان اسکے کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بد لوگون پر فت یعنے نیک سب مرجاوینگے اور بد باقی رہینگے پس قائم ہوگی قیامت اُنپر جب تک دیندارون کا دنیا مین ہے قیامت قائم نہین ہوتی جیسے کہ اوپر گذرا آخر عہد عیسیٰ کے ہین ایک ہوا خوشبو دار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگے اور بدکار باقی رہینگے آپسمین گدھون کے مانند اختلاط کرینگے پس اُنپر قایم ہوگی قیامت

الفصل الاول فصل پہلی

(عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہان تک کہ کہا جاوے زمین مین اللہ اللہ یعنے کوئی نہین رہیگا کہ ذکر خدا کا کرے اور اُسکو پوجے بلکہ سب کافر بت پرست و فاسق ہونگے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت اُسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ فت اس سے معلوم ہوا کہ بقاء عالم بسبب برکت علماء عاملین کے اور ذاکرین و صالحین اور نیک کامون کے ہے جب انکو عالم سے اٹھا لینگے عالم بھی نہین رہنے کا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے نقل کی یہ مسلم نے فت مراد خلق سے آدمی ہین اسلیے کہ مراد شرار سے گنہگار ہین اور تہمت ساتھ معصیت گناہ کے آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق ہے اس حدیث مین اور حدیث سابق مین لا یزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہینگے ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہے تمام زمانون کو عام ہے نہین اور دوسری مخصوص ہے یعنے سوائے اس زمانہ کے مراد ہے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَذُو الْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہلینگے سرین عورتون بنی دوس کے گرد ذو الخلصہ کے فت دوس ایک قبیلہ ہے یمن سے اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کے اور دونون کے پیش سے بھی آیا ہے نام بتخانہ کا ہے کہ اسکو کعبہ یمانیہ کہتے تھے اور وہان ایک بت تھا کہ نام اسکا خلصہ تھا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اُسکو پوجتے تھے اور آنحضرت نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تھا اُسکو خراب کیا پس فرماتے ہین کہ اخیر زمانہ مین یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگے اور عورتین اُنکی گرد اُس بتخانہ کے طواف کرینگی اور راوی سنے کہ ابو ہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہا ہے کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہے کہ وہ پوجتے تھے اسکو زمانہ جاہلیت مین فت علماء نے صاحب نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہے کہ وہ بت خانہ ہے معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْہَبُ اللَّیْلُ وَالنَّہَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی کُلَّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین جاتے رہینگے رات اور دن یعنے فانی نہین ہوگی دنیا یہان تک کہ پوجے جاوین لات وعزی کہ نام دو بتون مشہور کے ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہے اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق تھی مین البتہ گمان کرتی جس وقت بھیجی اللہ تعالی نے یہ آیۃ کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کے تا غالب کرے اسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش رکھین اسکو مشرک فت چونکہ مدلول اس آیت کا یہ ہے کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب ہو پس مین گمان کرتی تھی بلکہ یقینًا جانتی تھی کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہے اور زائل ہونیوالی اور نہین ہونگی

بعد اسکے کبھی اور جب آپ یہ خبر دیتے ہین فرمایا آنحضرت نے تحقیق شان یہ ہی کہ ہوگا اس سے یعنے بعض اُس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنے تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا
ایک مدت تک کہ چاہا ہو خدا تعالی نے اور بیان کیا اُسکو ساتھ قول اپنے کے پھر بھیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مارا جاویگا ہر وہ شخص کہ اُسکے دل مین ہو مقدار
دانہ رائی کے ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین ہو کچھ نیکی اسمین یعنے اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور حج اور نہ تمام ارکان ۔ بعض علما پس مرتد ہونگے اور
پھر جاوینگے طرف دین باپون اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بحکمت آلہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال آلہی کی ہو بدون
پر قائم ہو نیکون پر او عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوما او شہرا او عاما فیبعث اللہ
عیسی ابن مریم کانہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ فیہلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض
احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ قال فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع
لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لہم الشیطن فیقول الا تستجیبون فیقولون فما تامرنا فیامرہم بعبادۃ الاوثان وہم فی ذلک دار رزقہم حسن عیشہم ثم ینفخ
فی الصور فلا یسمعہ احد الا اصغی لیتا ورفع لیتا قال واول من یسمعہ رجل یلوط حوض ابلہ فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل اللہ مطرا کانہ الطل فتنبت منہ اجساد الناس
ثم ینفخ فیہ اخری فاذا ہم قیام ینظرون ثم یقال یا ایہا الناس ہلم الی ربکم وقفوہم انہم مسئولون فیقال اخرجوا بعث النار فیقال من کم فیقال من کل الف
تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین قال فذلک یوم یجعل الولدان شیبا وذلک یوم یکشف عن ساق رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس
سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینے یا چالیس برس ف پہلے معلوم ہوچکا ہی کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئے ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس
رات اور وجہ تطبیق کی بھی ذکر کی گئی ت پس بھیجے گا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈھونڈھینگے عیسی دجال کو پس
مار ینگے اسکو پھر ٹھہرینگے عیسی علیہ السلام سات برس اس حال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصون کے دشمنی ف یعنے سب لوگ بصفت ایمان کامل کے اور طرح
محبت کے دوست ایک دوسرے کے ہونگے لوگون مین اور ٹھہرنا عیسیٰ کا سات برس بعد مارنے دجال کے ہوگا والا پہلے معلوم ہوچکا ہی کہ مدت ٹھہرنے عیسیٰ کی چالیس
برس ہونگے ت پھر بھیجیگا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا روے زمین پر کوئی کہ اُسکے دل مین مقدار ذرہ کے بھلائی سے ہو یا ایمان
سے شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکل لیگی وہ ہوا روح اُسکی یہان تک کہ اگر کوئی تم مین سے گیا ہوگا اندر پہاڑ کے یعنے بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ
ہوا اُس پہاڑ مین اُس شخص پر یہان تک کہ قبض کریگی روح اُسکی کہا پس باقی رہینگے بدترین لوگ بیچ سبکی پرندون اور گرانی درندون کے ف یعنی فسق و فساد
اور قضاے شہوت نفسانی مین ایسے سبک اور تیز رو ہونگے جیسے پرندے اور ظلم اور خونریزی و فساد مین ایسے گران اور مستقر ہونگے جیسے درندے اسمین اشارہ ہی طرف
اسکے کہ وہ خالی ہونگے علم و حلم سے بلکہ غالب ہوگی اُنپر دست درازی اور غضب و وحشت اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگے وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگے
نامشروع سے پس صورت پکڑکے آویگا واسطے انکے شیطان پس کہیگا کیا نہین شرم کرتے تم ف کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتے ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس
حیلہ سے انکو بت پرستی کی طرف بلاویگا ت پس کہینگے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا انکو بت پوجنے کا ف
یعنے از راہ توسل کے کہ اللہ اُس سے راضی ہوگا جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی کفار کے اعتقاد سے ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہولاء شفعاءنا عند اللہ
اور حال یہ کہ وہ اس حالت بد مین بکثرت ہوگا رزق انکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی انکی پھر پھونکا جاویگا صور مین اور قائم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا
آواز صور کی کوئی مگر کہ جھکاویگا گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف یعنے اسکی دہشت سے لوگون کے دل پھٹ جاوینگے اور قوت جسمانی
معطل و سست ہو جاویگی اور اثر اسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسے کہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہی پس اسمین ایک طرف جھکی ہوئی ہی اور ایک

ت فرمایا آنحضرت نے پس اول جو سنے گا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا ہوگا حوض اپنے اونٹوں کا یعنے تا انکو پانی پلاوے پس اثنا کا میں مرجاویگا
وہ شخص اور مرجاوینگے لوگ یعنی کاروبار میں پھر بھیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہو یعنے ہلکا سا پس اگینگے بسبب اسکے بدن لوگوں کے کہ گل گئے ہونگے قبروں میں
پھر پھونکا جاویگا صور میں دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کے پس ناگہاں وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئے ہونگے اٹھکر کھڑے ہونگے اور دیکھینگے ہول قیامت کے
پھر کہا جاویگا لوگوں کو ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے اور کہا جاویگا فرشتوں کو ٹھہراؤ ان لوگوں کو اسلیئے کہ یہ پوچھے جاوینگے کردار سے اور حساب لیا جاویگا
انسے پس کہا جاویگا یعنے پروردگار تعالے فرماویگا فرشتوں کو کہ نکالو ان لوگوں میں سے لشکر آتش دوزخ کا یعنے وہ کہ بھیجے جاوینگے دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی
فرشتے جناب عزت سے پوچھینگے کہ کتنوں میں سے کتنے یعنے وہ جو دوزخ کو بھیجے جاوینگے کتنے لوگ ہونگے کتنوں میں سے یعنے عدد و مقدار انکی کیا ہے پس کہا جاویگا یعنے
اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کے لیے ہزار شخص میں سے نوسو ننانوے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ہزار میں سے ایک بہشت کو جاویگا اور باقی سب دوزخ میں اور
ظاہر یہ ہو کہ مراد انسے کفار ہیں کہ جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگے چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کے پہلی فصل باب الحشر کی میں آیا ہو کہ یہ جماعت دوزخیوں کی یاجوج ماجوج سے ہوگی
ت پس یہ وقت وہ دن ہو کہ کردیگا بچوں کو بڈھا **ف** یہ کنایہ ہو اسدن کی درازی سے یا شدت و محنت سے کہ اسدن میں ہوگی اسلیئے کہ بڑھاپا غم و محنت میں جلدی
دوڑ پہونچتا ہے **ت** اور یہ وہ دن ہو کہ جدا کیا جاویگا اور کھولا جاویگا اس میں امر عظیم سے اور محنت سخت سے **ف** یہ کشف ساق کنایہ ہو خوف اور ہول اور شدت و محنت سے
یعنی مشہور میں عرب میں اور اصل اسکی یہ ہو کہ جو کوئی شدت و محنت میں پڑتا ہو اسکے اہتمام میں دامن پنڈلی سے اٹھالیتا ہو اور پنڈلی اسکی اس سے کھلجاتی ہو اور کلام
بیچ تفسیر اس آیہ کریمہ کے بہت ہو لیکن اکثروں کے نزدیک تاویل یہی ہو کہ جو کہی گئی اور ذکر حدیث معویۃ لا تنقطع الہجرۃ بیچ باب التوبۃ اور ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ
ابتدا اسکی لا تنقطع الہجرۃ ہو بیچ باب توبہ کے **باب النفخ فی الصور** باب ہو بیچ بیان پھونکنے صور کے **ف** صور ہو شاخ کہ اسمیں پھونکتے ہیں اور مراد
یہاں وہ شاخ ہو کہ اسرافیل پھونکینگے اور وہ دو نفخے ہیں ایک ہلاک کرنے کے لیے زندوں کے اور دوسرا زندہ کرنے مردوں کے لیے **الفصل الاول** فصل پہلی
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین النفختین اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعون یوما قال ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت قالوا اربعون
سنۃ قال ابیت ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء الا یبلی الا عظما واحدا وھو عجب الذنب ومنہ یرکب الخلق یوم القیمۃ متفق
علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کل ابن ادم یاکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب ۔ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان
دونوں نفخوں کے یعنے نفخہ مارنے اور زندہ کرنے کے چالیس ہیں پوچھا لوگوں نے ای ابوہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن کی ہے کہا ابوہریرہ نے نہیں جانتا میں کہا لوگوں
نے یا چالیس مہینے ہیں کہا نہیں جانتا میں کہا لوگوں نے یا چالیس برس ہیں کہا نہیں جانتا میں **ف** یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہے میں نے یا مفصل سنا اور
اسکو بھول گیا میں جو جانتا نہیں کہ سکتا کہ مراد کیا ہو اور اسمیں مجمل ہو اور دوسری حدیث میں مفصل ہو کہ وہ چالیس برس ہیں **ت** اور فرمایا آنحضرت نے پھر اتاریگا اللہ تعالے
آسمان سے پانی پس اگینگے اور پیدا ہونگے آدمی اور اور جاندار جیسے کہ اگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہیں ہی آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنے تمام اعضا
اور اجزا انکے پرانے اور بوسیدہ ہوجاتے ہیں مگر ایک ہڈی اور نام اسکا عجب الذنب ہے **ف** ساتھ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کے اور وہ ہڈی نیچے ریڑھ
کے ہو درمیان دو سرین کے ہو اور عجم الذنب بتبدیل میم سے بھی آیا ہو اور عجب اور عجم دونوں بمعنے اصل کے اور جڑ کے ہو اور ذنب بمعنی دم کے اور یہ ہڈی چونکہ وہاں ہی
اسکا نام رکھا گیا ہے **ت** اور اس ہڈی سے ترکیب دیئے جاوینگے تمام اعضا مخلوقات کے قسم جاندار سے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی بیچ یوں آیا ہو کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کھاتی ہو مٹی مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہیں کھاتی یعنے ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اس سے پیدا کیا گیا ہو اول خلقت
میں اور اسی میں ترکیب دیا جاویگا **ف** اور یہ بیان انکا ہو کہ جنکے بدن گلا کرتے ہیں اسلیئے کہ اللہ تعالے نے حرام کیا ہو زمین پر یہ کہ کھاوے اجساد انبیاء کے اور بعضے
چونکہ انکے حکم میں ہیں شہدا اور اولیا ہے اور انہیں میں سے موذن ہیں کہ جو للہ اذان دیتے ہیں پس یہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں مانند زندوں کے (وعنہ قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اُسی ابو ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مٹھی میں لے لیگا اللہ تعالے زمین کو دن قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں ف شاید کہ مراد ان
دونوں سے بدل دینا انکا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ عظمت و جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننے افعال عظیمہ کے سے
اوہام خلق کے اسلئے کہ عالم میں حیران ہیں اور تعجب ہے اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اٹھانا زمین و آسمان کا اسکی قدرت کے آگے آسان ہے اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت
بنسبت زمین کے زیادہ ہے اسکو تخصیص کیا ساتھ داہنے ہاتھ کے کہ اشرف بائین سے ہے پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں ت پھر
فرماویگا اللہ تعالی کہ میں ہوں بادشاہ یعنے نہیں ہے بادشاہت مگر میرے ہی لیے اور میں شہنشاہ ہوں کہاں ہیں پادشاہ کہ زمین میں دعوی پادشاہی کا کرتے تھے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ
اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لپیٹیگا اللہ آسمان کو دن قیامت کے پھر لیگا انکو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر فرماویگا کہ میں ہوں بادشاہ
کہاں ہیں جبار یعنے ظالمین قہار کہاں ہیں تکبر کرنے والے یعنے اپنے جاہ و مال و حشم پر پھر لپیٹیگا زمینوں کو اپنے بائین ہاتھ میں اور ایک روایت میں آیا ہے لیویگا زمینوں کو
اپنے دوسرے ہاتھ میں پھر فرماویگا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنے والے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ
مِّنَ الْیَھُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ
وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰہُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ
تَصْدِیْقًا لَّہٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا آیا ایک عالم یہودیوں میں سے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکھیگا
آسمانوں کو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنے پانی کے نیچے کی تری کو
ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر ہلاویگا انگلیوں کو اور فرماویگا میں ہوں بادشاہ میں ہوں خدا ف یہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ
جل شانہ کی ہے اور مراد معنی ہاتھ اور انگلی اور ہلانے کے ظاہر محفوظ نہیں روش کلام عرب کی یہ ہے کہ جب کسی کو وصف کیا چاہتے ہیں جود و کرم کے تو کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ
اسکے فراخ و کشادہ ہیں اگرچہ اسکے ہاتھ نہوں کہ دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا اول پیدایش سے بے ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسی کو سلطنت و ملک رانی کے وصف کیا چاہتے ہیں تو
کہتے ہیں کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اسکے لیے تخت نہو اور بیٹھنے کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہے بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کے بے اس سے کہ تاویل کریں اور
کہیں کہ مراد ہاتھ سے یہ ہے اور تخت سے یہ فافہم اور اسلیے تعجب کیا آنحضرت نے یہودی کی گفتگو سے اور تصدیق کیا انکو جیسے کہ کہا ہے پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم از راہ تعجب کرنے کے اُس چیز سے کہ کہا اس عالم یہودیوں کے نے واسطے سچا کرنے انکے کے یعنے تعجب کرنا آنحضرت کا بسبب تکذیب عالم مذکور نے تھا بلکہ
بسبب انکی تصدیق اور راست گو جاننے انکے کے تھا پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اسکے کی یعنے نہ پہچانا
انکو جیسا کہ پہچانا چاہیے اور نہ تعظیم کی انکی جیسی کہ تعظیم کرنی چاہیے اور نہ پوجا انکو جیسا کہ پوجنا چاہیے اور ساری زمین اسکے قبضہ قدرت میں ہوگی دن قیامت کے
اور آسمان لپٹے ہوئے ہونگے اسکے داہنے ہاتھ میں پاک ہے اللہ تعالی اور بزرگ ہے وہ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک انکو یعنے بت وغیرہ کو اور جو کچھ کہ یہودی نے
کہا تفسیر و تفصیل اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ
فَاَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَی الصِّرَاطِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مضمون اس آیۃ سے

اسدن کو تبدیل اور تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اُسکے بدلے مین اور زمین اور تبدیل کیے جاوینگے اور پیدا کیے جاوینگے آسمان یعنی روز قیامت کے پس کہا مین نے لوگ اسدن ہونگے فرمایا آنحضرت نے لوگ اُسدن پل صراط پر ہونگے ف ع مراد صراط سے معہود ہی یا ہر صراط اگر ہو اور اصل صراط معنے راہ کے ہی اور تبدیل زمین سے کیا مراد ہی اور اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نے کہ وہ بدل جاویگی ساتھ روٹی سفید کے پس کھاوینگے اُسکو مومن اپنے قدمون کے نیچے سے یہان تک کہ فراغت ہو حساب سے چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتھ جھڑ جانے ستارون اُسکے کے اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اُسکے کے ہی اور طیبی نے کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسے کہ کہین تبدیل کیا مین نے دراہم کو دینارون سے یعنے دراہم کے بدلے دینار لیے مین نے اور دوسرے تبدیل صفات مین ہی جیسے کہ کہین تبدیل کیا مین نے حلقہ کو خاتم سے یعنے چھلہ کو گلا کر شکل انگوٹھی کے بنایا پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کی ساتھ اور زمین و آسمان کے دونون احتمال رکھتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے اکثر ہین ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغییر اُسکی صفات مین ہوگی ابو ہریرہ نے کہا کہ فراخ کرینگے زمین کو ایسا کہ کچھ بلندی و پستی اسمین نہ رہے اور پروردگار تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کرے جیسے کہ بعضے آثار و اخبار اسپر بھی دلالت کرتے ہین امیر المومنین علیؓ سے آیا ہی کہ ایکہ زمین پیدا کرینگے چاندی سے اور آسمان سونے سے اور ابن مسعودؓ سے آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگے سفید و پاکیزہ کہ اُسپر کسی نے گناہ نہ کیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سے تغیر ذات کا ہی جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہؓ اور آنحضرتؐ کا جنت نقل کی ہی مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اور چاند لپیٹے جاوینگے دن قیامت کے ف ع یعنے اٹھا کر گوشہ مین ڈالدیے جاوینگے جیسے کہ کپڑے کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتے ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اُنکی اور جاتا رہیگا پھیلا رہنا اُنکی روشنی کا عالم سے ت نقل کی یہ بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ وَحَنٰی جَبْہَتَہٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کہ کیونکر چین سے اور خوش رہون مین حالانکہ صاحب صور کا اسرافیل مین لیے ہوئے ہی منہ مین ایک طرف صور کی اپنے منہ مین پھونکنے کے لیے اور جھکائے ہوئے ہی کان اپنا کان لگا رہا ہی جناب حق مین کہ جب فرماوے پھونکنے کو اُسی وقت پھونکے اور جھکا رہا ہی پیشانی اپنی یعنی جیسی کہ عادت ہی نرسنگا بجانے والون کی یعنے تیار ہو رہا ہی بجانے کے لیے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہی تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنے پڑھنے کے لیے اب اور اُسوقت یا مطلق وقت سختیون کے فرمایا کہو کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز وہ ف ع یعنے التجا درگاہ حق مین لیجاو اور اُسی کے فضل و کرم پر بھروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہی کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اسکو پڑھے تا اُس سے سلامت رہین چنانچہ حضرت ابراہیم نے اُسکو آگ مین ڈالے جانے کے وقت پڑھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسوقت کہ منافقون نے ایک لڑائی مین کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہی کہ پھونکا جاویگا اسمین ف ع یعنے اسرافیل پھونکینگے دو بار اور کہا بعضون نے کہ گول ہی سر صور کا مانند عرض آسمانون کے اور زمین کے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ اَلصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَۃُ النَّفْخَۃُ الْاُوْلٰی وَالرَّادِفَۃُ الثَّانِیَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ) کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہی اور معنی آیت کے یہ ہین کہ جب پھونکا جاویگا صور پس وہ دن سخت ہی کافرون پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنے اسدن کہ ہلیگا راجفہ پیچھے آویگا اُسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہی کہ زمین و پہاڑ اُس سے ہلجاوینگے اور حرکت مین آوینگے مشتق رجف سے بمعنے ہلنے اور لرزنے مین پڑنے کے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہی کہ پہلے نفخہ کے پیچھے پہونچیگا مشتق ردف سے

یعنی ایک چیز کے پیچھے پہونچنے کے نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ جِبْرَئِیْلُ وَعَنْ یَّسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ) اور روایت ہے ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا یعنے اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اسکے جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اسکے میکائیل یعنے صور پھونکنے کے وقت (وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِکَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِہٖ یَھْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْکَ اٰیَۃُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ کَذٰلِکَ یُحْیِی اللّٰہُ الْمَوْتٰی رَوَاھُمَا رَزِیْنٌ) اور روایت ہے ابی رزین سے کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر پھیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنے بعد بوسیدہ اور خاک ہونے کے اور کیا ہے نشانی اسکی بیچ خلق اسکی کے کہ اس سے اسپر دلیل پکڑیں فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط اور خشکی مینھ کے کہ کچھ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پھر گذرتا ہے تو اس جنگل پر اس حال میں کہ ہلتا ہے یعنے لہلہاتا ہے سبزہ کہا رزین نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت آلہی کی ہے اسکی مخلوق میں اسی طرح اللہ تعالی زندہ کریگا موتے کو نقل کیں یہ دونوں حدیثیں رزین نے

باب الحشر

باب ہے بیچ بیان حشر کے ف حشر کے معنے ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز قیامت کو کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کر کر نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اسجگہ کہ اسکو محشر کہتے ہیں اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے یعنی ذکر کیے گئے اور دوسری پہلے قیامت کے اسکی نشانیوں سے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگوں کو محشر یعنے زمین شام میں ہانک کر لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہاں مراد معنے اول ہیں اور بعضی حدیثیں ہونگی کہ محتمل دونوں معنی کو ہیں علما نے دونوں احتمال کیے اور اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہے

الفصل الاول فصل پہلی

(عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے سہل ابن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہیں ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے یعنے رنگ میں اور گولائی میں نہ مقدار میں نہیں ہوگا اسمیں نشان واسطے کسی کے یعنے مکان و عمارت کسی کی نہیں ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَتَکَفَّؤُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَتَکَفَّأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاِدَامِھِمْ بَالَامٌ وَّالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا ھٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ یَّاْکُلُ مِنْ زَائِدَۃِ کَبِدِھِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اسکو جبار تعالی اپنے ہاتھ میں ف یعنے جیسی کہ عادت ہے کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں پھیر پھیر کرتے ہیں یعنے گھڑتے ہیں تو گول اور برابر اور باریک ہو پھر گرم بھوبل میں ڈالتے ہیں تا پختہ ہو جیسے کہ الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر میں یعنے جلدی پکاتا ہے درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی ف جاننا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جاویگی اور طعام بہشتیوں کی ہوگی اول ہی بہشت میں جانے کے وقت کھاوینگے پس بعضوں نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہے اور کہا کہ کچھ مستبعد نہیں ہے قدرت حق تعالے سے وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کردے اور بہشتیوں کے کھانے کو دے اور اولی بھی یہی ہے کہ اسکو ظاہر پر حمل کریں اور بعضوں نے اور اور کچھ تاویل کی ہے بخوف درازگی کے نہیں لکھا ت پس بعد فرمانے آنحضرت کے اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بخشے خدا تجھے مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ مہمانی بہشتیوں کے یعنے وہ کھانا کہ اول انکے آگے لاوینگے روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے ہاں خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنے ازراہ تعجب اور آگاہ کرنے کے پھر ہنسے آنحضرت صلعم ف یعنے بسبب موافق ہونے خبر آنحضرت کے ساتھ خبر یہودی کے کہ توریت سے خبر دی تھی اسنے اور بسبب حاصل ہونے زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سے اور ہنسے آنحضرت مبالغہ سے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آنحضرت کی پھر کہا اس یہودی نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ سالن

اہل جنت کے کہ جس سے روٹی لگا کر کھائینگے وہ بالام ہے اور نون فت بالام ب موحدہ اور تخفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے تب کہا
انھون نے اور کیا ہے یعنے معنے اسکے کہ ذکر کیا تو نے کہا بیل اور مچھلی کھاوینگے انکے گوشت کے ٹکڑے سے کہ جگہ پر بڑھا ہوا ہے ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح
یہ وہ جماعت ہے کہ بیحساب بہشت مین جاوینگے اور منھ انکے چودھوین رات کے چاند سے ہونگے اور ہوسکتا ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا
ہے ملا ہوا جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہے اور ہوسکتا ہے کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سے جبکہ صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے اور پوچھا آنحضرت نے پہلے اسکے کہ یہودی بیان
کرے ہو جی آئی بیان کیا (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راہبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر
وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتھم النار تقیل معھم حیث قالوا وتبیت معھم حیث باتوا وتصبح معھم حیث اصبحوا وتمسی معھم حیث امسوا متفق علیہ) اور روایت ہے
ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کیے جاوینگے لوگ یعنے بعد بعث کے اوپر تین فرقون اور قسمون کے ف ع سوار ایک قسم پر ہین اون
تین مین سے اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور منھ پر چلنے والے جیسے آتا ہے دوسری فصل مین ت ایک فرقہ رغبت کرنیوالا
یعنے بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی مین کہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت انکی ہے اور فرقہ دوسرا ڈرنے والا ف ع یعنے آگ دوزخ سے اور وہ ہین کہ ڈرتے
ہین ولیکن اجتناب کرتے ہین اس سے اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہے عبادت اسکی سے خوف پر ت حالانکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص
ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر ف یعنے بقدر مراتب اپنے کے استراحت پاوینگے اپنی سواریون پر اور باقی چلتے ہونگے
اپنے قدمون پر اور یہ اعداد تفصیل مراتب ان دونون قسمون کی ہے بر سبیل کنایہ اور تمثیل کے پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اسکی زیادہ تر
ہوگی اور واحد اور عدد کہ درمیان چار اور دس کے ہین نہ ذکر کیے قیاس پر چھوڑے اور ہوتا گنتی کتنے شخصون کا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کے ہو یا بطریق تناوب کے کہ
ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ مقربون کا ہے قسم انبیا اور رسولون سے اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیون کا ہے ت
اور جمع کریگی باقی لوگون کو آگ قیلولہ کریگی آگ یعنے انکے ساتھ رہیگی جہان وہ رہینگے اور استراحت کرینگے اور رات گذاریگی آگ ساتھ انکے جہان رات گذارینگے اور صبح
کریگی آگ ساتھ انکے جہان صبح کرینگے وہ اور شام کریگی آگ ساتھ انکے جہان شام کرینگے ف یہ بیان تیسرے فرقہ کا ہے کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی انکے جدا نہین ہوگی
اور شارحون کو اختلاف ہے اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کا ہے بعد اٹھنے مردون کے گور سے یا پہلے اسکے ہے علامات قیامت سے کہ جاوینگے محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہے
اور اول ظاہر و صواب تر ہے واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرأ کما
بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیامۃ ابراہیم وان اناسا من اصحابی یؤخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصیحابی فیقول انہم لن
یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عباس سے اسنے
نقل کی نبی سے فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤگے اور اٹھائے جاؤگے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جب مردے قبرون سے اٹھینگے
تو تمام اجزا بدن کے بدستور ملجاوینگے اسلیے کہ جب جو چیز یعنے ستر کہ واجب الازالہ تھا دنیا مین بدستور ہوجاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہونگے اور
یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال تعلق ہونے علم اللہ تعالے کے ساتھ کلیات اور جزئیات کے اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالے کے بہ نسبت اشیا ممکنات کے ت پھر پڑھی
حضرت نے یعنے از راہ استشہاد و اعتقاد کے یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے انکو اول پیدایش مین یعنے ماں کے پیٹون سے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ویسا ہی پھر
پیدا کر نکالینگے ہم قبرون سے دن قیامت کے وعدہ لازم ہے ہم پیدا کرنا ہم پر بلا شبہ ہین ہم کرنیوالے یعنے اس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اسکا اور فرمایا آنحضرت نے اور اول
ان شخصون سے کہ پہنائے جاوینگے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہین ف اسلیے کہ اول وہ ان شخصون کے ہین کہ فقرا کو پہناتے ہین یا اسلیے کہ اول راہ خدا مین
ننگے کیے گئے ہین آگ مین ڈالنے کے لیے پس اس فضیلت سے اسوجہ کہ دلیل نہین ہوسکتی ہے اوپر افضل ہونے انکے کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

اور حقیقت مین یہ اعزاز و اکرام انکا ہی بعلاقہ باپ ہونے آنحضرت کے علاوہ یہ ہو کہ بعضی روایت مین آیا ہو کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑون کے کفن کیے گئے ہین انہین انکے لیئے
اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہو یہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پھر دیکھی مین نے حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم
عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیون مین سے پکڑے جاوینگے
اور لیجائے جاوینگے بائین ہاتھ کی طرف یعنے دوزخ کو کہ دوزخ ادھر ہی ہوگی پس کہونگا مین یعنے بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانے انکے کے کہ یہ اصحاب میرے ہین اور
میرے اصحاب کو یہ جاتے ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ سے پھرے برگشتہ دین سے اور پھر گئے اپنی ایڑیون پر اُسوقت سے کہ جدا ہوا تو ان سے پس کہونگا مین جیسا
کہا بندہ صالح نے یعنے عیسی نے اور تھا مین انپر گواہ اور واقف انکے احوال کا جب تک کہ تھا مین درمیان انکے اس کلمہ تک کہ آخر آیۃ ہو العزیز الحکیم ق ح اور مضمون تمام
آیۃ کا یہ کہ عیسی نے کہا کہ جب تک مین انمین تھا انکے حال پر واقف تھا اور چھوڑا مین نے انکو کفر کرین اور سوائے حق کے کہین اور جب اُٹھایا تو نے مجھکو انمین سے تھا تو ہی نگہبان
اور واقف انکے حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہو اگر عذاب کرے تو انکو اور گرفتار کرے تو انکو انکی کرتوت پر بندے تیرے ہین جو کچھ چاہے تو کرے تو کوئی نہین کہسکتا کہ کیون
کرتا ہو تو اور اگر بخشے تو انکو اور درگذر کرے تو انکے عذاب سے تو غالب اور حکیم ہو اور مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہین ہین اسلیئے کہ ہمکو یقیناً معلوم ہو کہ کوئی انمین سے
بعد آنحضرت کے مرتد نہین ہوا بلکہ مراد انسے وہ اجلاف عرب ہین کہ اسلام لائے تھے حضرت کے زمانہ مین اور پھر مرتد ہوگئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور جنود اور مانند انکے کے
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تحشر الناس یوم القیٰمۃ حفاۃ عراۃ غرلا قلت یا رسول اللہ
الرجال والنساء جمیعا ینظر بعضہم الی بعض فقال یا عائشۃ الامر اشد من ان ینظر بعضہم الی بعض متفق علیہ) اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جاوینگے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ کہا مین نے یعنے عائشہ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت
سب دیکھیگا بعض انکا طرف بعض کے یعنے مرد و عورت ننگا دیکھینگے مردون اور عورتون کو پس انکے ننگا جمع ہونے مین کیا حکمت ہو پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ کام
اُسدن مین سخت تر ہو اس سے کہ نگاہ کرین بعضے بعضون کو یعنے کہان فرصت و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسی کو نگاہ کر سکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے لکل امرء منہم یومئذ
شان یغنیہ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس ان رجلا قال یا نبی اللہ کیف یحشر الکافر علی وجہہ یوم القیٰمۃ قال الیس الذی امشاہ علی الرجلین فی الدنیا قادرا
علی ان یمشیہ علی وجہہ یوم القیٰمۃ متفق علیہ) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنے منہ پر دن قیامت کے یعنے
کیونکر ممکن ہوگا منہ کے بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہین ہو شان اسکی جسنے چلایا اُسکو دونون پاؤن پر دنیا مین قادر ہو چلانے اُسکے پر منہ کے بل دن قیامت کے نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلقی ابراہیم اباہ آزر یوم القیٰمۃ وعلی وجہ آزر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک
لا تعصنی فیقول لہ ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول ابراہیم یا رب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ تعالی انی حرمت
الجنۃ علی الکٰفرین ثم یقال یا ابراہیم انظر ما تحت رجلیک فینظر فاذا ہو بذیخ متلطخ فیؤخذ بقوائمہ فیلقی فی النار رواہ البخاری) اور روایت ہو ابو ہریرہ سے انہون نے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا ملاقات کرینگے ابراہیم اپنے باپ آزر سے دن قیامت کے اس حال مین کہ آزر کے چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنے بسبب غم و فکر کے اور
غبار ہوگا پس کہینگے اسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تھا مین تجھکو کہ نافرمانی نکر میری یعنے اس چیز مین کہ جو دین تجھکو حق تعالی کی طرف سے پس کہیگا ابراہیم سے باپ انکا
پس آج کے دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنے شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم اے پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا مجھسے کہ نہ رسوا کریگا مجھکو اُسدن
کہ اُٹھائے جاوینگے لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میرے باپ کی رسوائی سے کہ بہت دور ہو اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نے
حرام کی بہشت کافرون پر یعنے التماس انکی مغفرت کی آج مقبول نہین کہ یہ کافر ہو پھر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہو تیرے پاؤن کے نیچے پس دیکھینگے ابراہیم
اپنے پاؤن کے نیچے پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی و گوبر مین پس پکڑے جاوینگے پاؤن اُسکے اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے ق ح

آزر کی ایسی خوار صورت اسلیے بنجاویگی تا محبت پدری ابراہیم سے جاتی رہے اور کہا ہی علما نے اگرچہ ابراہیم نے آزر سے تبری کی تھی اور بیزار ہوے تھے دنیا مین
ولیکن جب روز قیامت کے انکو دیکھینگے تو مہر پدری دامنگیر انکی ہوگی اور اسکے لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہو در بے قبول ہوگی اور مسخ ہوا دیکھینگے نا امید ہونگے
اور بیزاری ابدی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آزر کفر پر مرا واسطے جواز اسکے کہ ایمان لائے ہون خفیہ اور انکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری انکی اسسے
بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کے یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی انکو واللہ اعلم (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
پسینا گرائینگے لوگ دن قیامت کے یعنے ابتدا سمین یہان تک کہ جاویگا پسینا انکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق انکو یعنے پہونچیگا انکے دہانون تک مانند
لگام کے اور باز رکھیگا انکو کلام سے یہان تک کہ پہونچیگا انکے کانون تک ف ع لوگ یعنے سب لوگ اور جن بطریق اولی پسینا گرائینگے پس ذکر کرنا انکا قبیلہ اکتفا سے ہی
اور ظاہر یہ ہی کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین اُنسے اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہولون کے اور حاصل ہونے حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت
حرارت آفتاب اور آگ کے ہوگا اور لگام کریگا آگے آتا ہی کہ لوگ مختلف ہونگے اپنے احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی مقداد سے
کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہان تک کہ ہوگا آفتاب مقدار ایک کوس کے اور بعض نے
کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کے یعنے نہایت قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنے عملون کے پسینہ مین پس بعضے اُنمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا پسینہ ٹخنون تک ف ح او
یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل انکے بہت اور خوب تر ہین اور اسی قیاس پر اور ون کو سمجھنا چاہیے کہ جسکے جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگے اُتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا ت
اور بعضے انمین وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکے گھٹنون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکی کمر تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ لگام کریگا انکو
عرق لگام کرنا یعنے دہانے تک پہونچیگا بلکہ اندر دہانے کے آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ مبارک کی طرف نقل کی
یہ مسلم نے ف ع کہا ابن ملک نے کہ اگر کہے تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضون کے دہانے تک پہونچیگا تو کیونکر پہونچیگا دوسرے کے ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگے
ہم کہ تھانب رکھیگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اسکے کے پس نہین پہونچیگا اسکے غیر کی طرف کچھ جیسے کہ تھانب رکھا جاری ہونا دریا کا موسی کے لیے
کہتا ہون مین کہ یہ جواب معتمد ہی اسلیے کہ تمام امور آخرت کے بسبب خرق عادت کے ہونگے نہین دیکھتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کو انمین سے عذاب
ہوتا ہی اور دوسرا چین مین اور ایک دوسرے کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہ ہی کہ دو شخص سوتے مین خواب مختلف دیکھتے ہین ایک غمگین ہوتا ہی اور دوسرا
خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹھے ہوتے ہین ایک صحت مین ہی اور دوسرا درد و مصیبت مین (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ
يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا
وَمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابو سعید خدری سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا فرماویگا اللہ تعالے یعنے روز قیامت کے محشر مین اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگے آدم حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور
سب بھلائیان تیرے دونوں ہاتھون مین ہین فرماویگا اللہ تعالے نکال تو لشکر آگ کو یعنے جن کو دوزخ مین بھیجنا منظور ہی اپنے فرزندون مین سے انکو نکال او

جدا کر دینے لگے آدم اور کیا ہے مقدار دوزخ کے لشکر کی فرماویگا اللہ تعالیٰ ہر ہزار مین سے نوسو ننانوے یعنے یہ ہزار دوزخیون کی ہے کہ ہر ہزار مین سے ایک جنت کو بھیجے
اور باقی دوزخ کو ف ع یہ حدیث مخالف ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ اسمین سے ہر سو مین سے ننانوے دوزخ کے لیے اسکا جواب کرمانی نے یہ لکھا ہے کہ مفہوم عدد کا
معتبر نہیں ہے اور مقصود اس سے تقلیل عدد مومنین کی ہے اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہے یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگار مومنین پس ہو گئے
ہر ہزار مین سے نوسو ننانوے کافر اور ہر سو مین سے ننانوے گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہے واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ ممکن ہے حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام
ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ کا اوپر ما سوا یاجوج و ماجوج کے بقرینہ اسکے کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج و ماجوج کا واقع ہوا ہے نہ ابوہریرہ کی حدیث مین یا اول
متعلق سب خلائق کے ہے اور [illegible] ساتھ امت مرحومہ کے یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگارون کو ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار
مومنین کو فقط پس نزدیک اس حکم کے بڈھا ہو جائیگا خرد سال اور ڈالدیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر ہے کہ یہ دونون باتین بالفرض والتقدیر مین یعنی بالفرض اگر
اسوقت مین خرد سال ہو تو ہیبت اس حال اور صدمہ اس مقال کے سے بڈھا ہو جائے اور بالفرض اگر اسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو مارے ہیبت کے پیٹ اسکا
گر پڑے اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ عورت حاملہ حمل سے اٹھے اور ہیبت اس مقام سے حمل اسکا گر پڑے اور اسی طرح خرد سال بھی اٹھیں اور وقت دیکھنے اس حال
کے بڈھے ہو جائیں بروقت جانے بہشت کے جوان ہو جائین مست اور دیکھیگا تو اے مخاطب اس حال مین لوگون کو مست یعنے نشے مین بسبب خوف کے اور نہیں ہونگے
وہ مست یعنے شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالیٰ کا سخت ہے یعنے یہ مستی و مدہوشی اسی سبب سے ہوگی کہا صحابہ نے یعنے خوف و حسرت سے بلکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سے
ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سے وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنے واسطے سمجھانے اور تسلی انکی کے کہ خوش ہو اور غم نہ کھاؤ پس تحقیق تم مین سے
ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سے ہزار ف ع یعنے یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سے ہونگے کہ پائے جائینگے بشمار ہر شخص کے تم مین سے ہزار انمین سے پس
اس صورت مین بہت ہونگے اہل جنت اور اسمین آگاہ کرتا ہے اسپر کہ اہل نار بہت ہونگے اہل جنت سے اور شاید کہ اہل جنت بہت ہونگے بسبب وجود ملائکہ مقربین اور
حورعین کے پس صحیح ہوئے معنے حدیث قدسی کے غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتھ کثرت اگلی امت کے بھی سوائے یاجوج ماجوج کے کہ اگر تم آدھے اہل بہشت
ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سے تو گنجایش رکھتا ہے جیسے کہا راوی نے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے
ہاتھ مین ہے امیدوار ہون مین کہ ہو تم ای امت چوتہائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا ہمنے یعنے بسبب تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننے اس نعمت کے
پھر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون کہ ہو تم تہائی اہل بہشت کے ف ع شاید کہ تدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تاکہ نہ پھٹ جاوین
دل انکے بہت خوشی کے مارے دفعتہ یا بنظر داخل ہونے انکے کی دفعہ مین کہ پہلے چوتھائی ہون پھر تہائی وغیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر
دیتے رہے خوشخبری سنانے کے لیے جیسے کہ وحی اتری ف پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہ کہ ہو تم آدھے اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہمنے فرمایا آنحضرت نے نہیں ہو
تم درمیان لوگون کے قلت مین مگر مانند بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کے یا مانند بال سفید کے بیچ پوست بیل سیاہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع شاید کہ ورود اس حدیث کا پہلے علم ہونے آنحضرت کے ہو ساتھ اسکے کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اسلیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفین ہونگی
اسی صفین امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چالیس تمام امتون کی اور ممکن ہے یہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول داخلین کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ حدیث مختصر واقع
ہوئی ہے بہ نسبت حدیث طویل کے کہ آگے آتی ہے وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَّيَبْقٰى
مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی ابو سعید سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی ف یعنے دکھاویگا شدت و محنت اپنی خلق کے بیچ اور یہ عبارت کنایہ ہے شدت اور محنت اور فکر و غم سے بغیر نظر
کرنے کے خصوص معانی مفردات پر جیسے کہ کوئی کوشش کرتا ہے کسی کام مین تو وہ استین لپیٹ لیتا ہے اور بعضے کچھ تاویل نہیں کرتے اور علم اسکا سپرد بخدا تعالیٰ کرتے ہین

جیسے کہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسی مین ت پس سجدہ کریگا اسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت ف
یعنے بسبب کمال شدت کے گر پڑینگے سجدہ مین واسطے طلب دور ہوجانے شدت کے بسبب اس قرب کے اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مومن
ہین اور بعضی ضعیف روایت مین آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اسکو سجدہ کرینگے لوگ ت اور نہین سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا دنیا مین واسطے دکھلانے
اور سنانے لوگون کے از راہ نفاق اور شہرت کے کرتا تھا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس ہوجاینگی پیٹھ اسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑینگی نہین وقت
جھکنے اور اوٹھنے کے پس نہین سجدہ کرسکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی اسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنے جاہ و مال مین فربہ دن قیامت کے نہین برابر پر پشہ کے ہوگا اللہ کے نزدیک یعنے نہین ہوگی کچھ قدر و منزلت اسکی اللہ کے نزدیک
اور فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنے تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین اور اپنے کردار کو اچھا جانتے ہین عمل انکے ضایع اور نابود ہین اس آیۃ کو پس قائم نہین کرینگے
ہم اور نہین رکھینگے کافرون کے لیے دن قیامت کے کچھ قدر و اعتبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَرَأَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا
عَمِلَ عَلٰی ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَیَّ کَذَا وَکَذَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا
پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ اسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو کیا ہین خبرین زمین کی کہ بیان کریگی انکو کہا صحابہ
نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہین فرمایا پس خبرین زمین کی یہ ہین کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنے مرد و زن کے ساتھ اس چیز کے کہ کی ہی اسکی پشت پر
اس طرح سے کہ کہیگی کیا مجھپر ایسا اور ایسا یعنے طاعت و معصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنے فلانے مہینے مین اور فلانے سال مین پس یعنے یہ تھا تین
مذکورات خبرین اسکی ہین نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ
قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی اسی
ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنے پس غنیمت جانو حیات کو پہلے موت کے اور سبقت کرو بھلائی
پہلے فوت ہونے کے کہا صحابہ نے کیا ہی سبب ندامت اسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ زیادہ کی نیکی اور اگر ہی
بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ باز رکھا اپنے نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَةَ
اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُکْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰی
اَنْ یُّمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْکٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے
لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کے بل چلتے نوع اول قسم کے تو وہ مومن ہین کہ ملائے ہین
نیک اعمال ساتھ بدون کے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کے اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کے اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہین اور تیسری قسم کفار
ت کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سے چلینگے منہ کے بل یعنے برخلاف عادت کے کہ چلتے ہین پانون سے فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا انکو پانون کے بل وہ قادر ہی
اوپر چلانے انکے کے مونہون کے بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق اور چلینگے ساتھ مونہون اپنے کے ہر بلندی اور کانٹے سے ف یعنے اور مانند اسکے سے قسم موذیات
سے یعنے منہ انکے بجاے انکے ہاتھ و پانون کے ہوجاوینگے جیسے کہ ہاتھ و پانون سے موذیات راہ سے اور بلندی اور پستی اسکی سے بچتے ہین ویسی ہی اپنے
مونہون سے کرینگے اور منہ انکے کام پانون کے کرینگے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نہ کیا اور گردن اطاعت و فرمانبرداری نہ رکھی اللہ تعالی نے انکو

خوار و سرنگون کیا (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ کانہ رأی عین فلیقرأ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کے یعنے احوال اُسکے کے گویا کہ وہ دیکھنا ساتھ آنکھ کے ہو پس چاہیے کہ پڑھے سورہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت ف ح اسلیے کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پڑھنے والا انکا اگر حضور دل سے انکو پڑھے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابی ذر قال ان الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی ان الناس یحشرون ثلثۃ افواج فوجا راکبین طاعمین کاسین وفوجا تسحبہم الملئکۃ علی وجوہہم وتحشرہم النار وفوجا یمشون ویسعون ویلقی اللہ الآفۃ علی الظہر فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیہا بذات القتب لا یقدر علیہا رواہ النسائی) روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ تحقیق سچے نے اور سچے کیے گئے نے کہ اللہ تعالے نے سچ خبر دی ہے انکو یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیے جاوینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کہانے والے پہننے والے یعنے چین والے اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکھتے ہونگے اور ایک قسم کھینچینگے انکو فرشتے زمین پر منہ کے بل اور جمع کرینگے انکو فرشتے اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کے اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے ف ح یہ چلینگے سہولیت و راحت سے اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسرے مسلمان گنہگار ہیں اور ڈالیگا اللہ تعالے آفت و ہلاکت پیٹھ پر یعنے سواریون پر کہ جنکی پیٹھون پر سوار ہونگے پس نہین باقی رہیگی سواری یہان تک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اُسکے لیے باغ دیگا اُسکو بدلے مین اونٹ کے اور باوجود اسکے قدرت نہین پاویگا اُسپر اور ہم نہین پہونچیگا ف ح جاننا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اسکا اس باب مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کے ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل لیکون لہ حدیقۃ صریح دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حشر قیامت نہین اور اسی طرح قول آپ کا طاعمین کاسین بھی اسپر ہے اسمین اور طیبی نے کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہے بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہے جیسے کہ اس باب مین ذکر اسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہے انتہی اور ملا علی قاری نے قول تورپشتی کا کہ اسمین آیت و حدیث سے دلیل پکڑی ہے نقل کرکے ترجیح اسی کو دی ہے کہ یہ حشر قیامت ہی ہے اور لکھا ہے کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہے قول تورپشتی کا صواب پر ہے اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہے بسبب قول ابی ذر کے ہے کہ زیادہ کیا ہے اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے دفع کرنا اسکا اس نہج کہ کہا جاوے کہ یہ حدیث ملگئی ہے اور حدیث کے ساتھ پس لائق ہے یہ کہ حمل کیجاوے مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچھ توجیہ اسکی تورپشتی سے اوپر بھی نقل کی ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین

باب الحساب والقصاص والمیزان باب ہے حساب اور قصاص اور میزان کا ف ح حساب گننا و یہان مراد ہے گننا کردار بندون کا روز قیامت کے اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالی کو معلوم ہے اور اُسپر روشن ہے ولیکن یہ اسلیے کرینگے کہ تا حجت ہو اُنپر اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سے ثابت ہے پس اعتقاد اسکا واجب ہے اور قصاص عمل کرنا ساتھ شخص کے مانند اُسکے کہ کیا ہے اُسنے چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنے کے بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنے کے اور مارنا عوض مارنے کے روز قیامت کے اور جسنے کسی سے کچھ کیا اور اُسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلہ اُسکا اُس سے لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسے کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو اسلیے اُٹھاوینگے جیسے کہ بکری شاخدار نے بے شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگے اور میزان عبارت ہے اس چیز سے کہ جانی جاوین اُس سے مقدارین اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اُسکے دو پلڑے ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتے ہین جیسے کہ دنیا کی ترازو مین ہوتے ہین اور دوری درمیان دو پلڑون کے ایسی ہوگی جیسے درمیان مشرق اور مغرب کے رکھینگے اسمین نامے اعمال کے کہ ایک پلڑے مین نیکیون کے اعمال نامے ہونگے اور ایک مین برائیون کے اور بعضون نے کہا ہے حسنات کو اچھی صورتون مین بنا کر لاوینگے اور سیئات کو بُری صورتون مین اور تولینگے اور حدیث بطاقہ کی آگے آتی ہے مقوی قول اول کی ہے اور ظاہر نصوص بھی

الفصل الاول فصل پہلی (عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس احد یحاسب یوم القیمۃ الا ہلک قلت اولیس یقول اللہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال انما ذلک العرض ولکن من نوقش فی الحساب یہلک

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنے بر تقدیر مناقشہ کے اور مراد ہلاک سے عذاب ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب مین نے یہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت سے سنی تو مشکل ہوئی مجھپر واسطے رفع اشکال کے کہا مین نے کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنے اہل نجات کے حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنے ہاتھ مین پس قریب ہے کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نے یعنے میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہ حساب آسان کہ فرمایا ہے مگر عرض محض اور نرا بیان کرنا ف ع جیسے کہ کہین یہ کیا تو نے اور وہ کیا تو نے بغیر اسکے کہ کد وکاوش کرین اس سے اور دقت ڈالین اسپر اور تیسری فصل مین آتا ہے کہ حساب آسان یہ ہے کہ نامہ اعمال اسکا دکھاوینگے تا دیکھے پھر درگذر کرینگے ف لیکن مراد یہ ہے کہ جو کوئی کد وکاوش کیا جاوے حساب مین اور دشواری ڈالی جاوے اسپر اور پورا حساب لیا جاوے کچھ نہ چھوڑا جاوے قلیل وکثیر سے ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہے اور اول عرض واظہار ہے فقط ف ع حاصل یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہے کہ لفظ حدیث کے عام ہین بیچ عذاب دینے ہر اس شخص کے کہ حساب کیا جاوے اور لفظ آیہ کے دلالت کرتے ہین اسپر کہ بعضے انکے نہین عذاب دیے جاوینگے اور راہ تطبیق کی اسمین یہ ہے کہ مراد حساب سے آیہ مین عرض ہے ظاہر کرینگے اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا ان اعمال کا پھر درگذر کیا جاویگا اس سے واسطے اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہے کہ دار وگیر کیجاویگی واسطے اظہار عدل کے آور بزاز وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوے تو اسکو کہ محروم رکھے تجکو اور عفو کرے اس سے کہ ظلم کرے تجپر اور سلوک کرے تو اس سے کہ انقطاع کرے تجھسے ف نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر کہ کلام کریگا اس سے رب اسکا یعنے بلاواسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اسکے اور درمیان پروردگار اسکے کے ترجمان یعنے دوبھاشیہ کہ سمجھاوے کلام اسکا اور نہ پردہ کہ چھپاوے بندے کو اسکے رب سے پس دیکھیگا بندہ داہنی طرف اپنے پس نہ دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے عمل اپنے سے یعنے صالح کو صورت بنکر آوینگے یا جزا اسکی اور دیکھیگا بائین طرف اپنے پس نہین دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے یعنے برے عمل ف ع یہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کو کچھ امر اہم درپیش ہوتا ہے تو داہنے بائین دیکھتا ہے پس دیکھنا دہنا بائین ہوگا ت اور دیکھیگا آگے اپنے پس نہ دیکھیگا مگر آگ سامنے منہ اپنے کے پس بچو آگ سے یعنے جب بچنا تمنے یہ تو بس بچو آگ سے اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو ف ع یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہے ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سے اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنے اگرچہ تھوڑی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچھ اسلیے کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُوْلُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ وَرَأٰى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نزدیک کریگا مومن کو یعنے اپنی رحمت سے پس رکھیگا اسپر محافظت اپنی اور ڈھانکیگا اسکو یعنے اہل محشر مین بسبب پرسش گناہون کے اور ظاہر ہونے انکے کے شرمندہ اور رسوا نہو ف ع اور مومن معنی مین شامل نکرہ کے ہے یعنے کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہے مراد مومن سے جنس ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ اس بندے کے حق مین ہے کہ نہ غیبت کرتا تھا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تھا اور نہ رسوا کرتا تھا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تھا بسبب فضیحت مسلمان کے بلکہ پردہ پوشی کرتا تھا اللہ کے اچھے بندون کی اور نہ باعث ہوتا تھا کسی کو کسی کی آبروریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اسکی اور اپنی محافظت مین رکھیگا اسکو از راہ جزا مطابق عمل کے بت پس فرماویگا اللہ تعالے مومن کو کیا ہے استاہے تو

فلانا گناہ کیا پہچانتا ہے تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان ای پروردگار میرے پہچانتا ہون ان گناہون کو یہان تک کہ اقرار کروادیگا اللہ تعالی اس مومن سے ساتھ گناہون اسکے کے اور گمان کریگا مومن اپنے دل مین کہ ہلاک ہوا مین بسبب پانے سزا گناہون کے فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈھانکا مین نے ان گناہون کو تجھپر دنیا مین اور مین بخشونگا انکو تیرے لیے آج کے دن پس دیا جائیگا مومن عمل نامہ نیکیون اسکی کا اور ہر کافر اور منافق پس پکارا جاویگا انکو روبرو خلائق کے کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالے ہر مسلمان کے یعنے مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنے ایک کو اہل کتاب مین سے پس لفظ او تنویع کے لیے ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہے آگ دوزخ سے ف لفظ فکاک کر چھٹانی اور فکاک زبر ف اور زیر اسکے سے وہ چیز کہ اس سے گرو چھٹائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گروی تھا اور اس یہودی یا نصرانی کو اسکے بدلے آگ مین بھیجا اور اس مسلمان کو نکالا اور تاویل اسکی یہ ہے کہ ہر مکلف کے لیے خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہ ہے بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اسکا کہ دوزخ مین تھا تبدیل کیا جاویگا ساتھ مکان اسکے کہ بہشت مین تھا اور جو کوئی بے ایمان گیا حال برعکس اسکے ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کے ہین بیچ جگہون انکی کے کہ دوزخ مین ہین پس گویا کافر مومنون کے سبب خلاصی کے ہونگے آگ سے اور مراد یہ نہین ہے کہ کافرون کو بسبب مومنون کے گناہون کے عذاب کرینگے کیونکہ آچکا ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونے انکے کے ہے ساتھ عداوت مومنین کے ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ بِنُوْحٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا انکو کیا پہونچائے تمنے یعنے اوامر احکام الٰہی امت کو پس کہینگے ہان پہونچادیے تھے مین نے ای رب میرے ف یہ نہین منافی ہے قول اللہ تعالی کے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیے کہ اجابت اور چیز ہے اور تبلیغ اور چیز ہے ت پھر پوچھی جاویگی امت انکی یعنے امت دعوت کہ کیا پہونچائے تمکو یعنے نوح نے احکام ہمارے پس منکر ہوگی امت انکی اور کہے گی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا یعنے نبی نا اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیرے یعنے دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالے نوح سے گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہے واسطے قائل کرنے امت کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میرے محمد ہین اور امت انکی ف یعنے امت انکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگے اور پہلے ذکر کیا حضرت کو تعظیم کے لیے اور کچھ بعید نہین ہے کہ حضرت بھی گواہی دین نوح کے لیے اسلیے کہ وہ جگہ نصرت کی ہے ت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگے اس عرض اکبر مین پھر لائے جاوینگے رسول اول انکے نوح ہونگے اور لائے جاوینگے گواہ انکے کہ یہ وہ امت ہوگی ت پس گواہی دوگے تم کہ نوح نے پہونچا دیے تھے احکام الٰہی امت کو ف اور نبی تمہارے مزکی تمہارے ہونگے یا تم اور نبی تمہارے ساتھ تمہارے گواہی دینگے پس اس صورت مین نہ انہین کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا ت پھر پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تحقیق اور تصدیق اس حال کے یہ آیۂ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکے فرماتا ہے اور اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم گواہی دینے والے لوگون پر یعنے ان کفار پر کہ پہلے تمہارے گذرے ہین اور ہونگے پیغمبر تم پر گواہ ف گواہی دینی انکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسے گواہی دی تم نے نوح پر کہ پہونچائی نوح نے تبلیغ رسالت کہ بھیجے گئے تھے انپر اور ہونا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا گواہ انپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہے کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ

والسلام علیہم کی امت سے کہ پہنچایا تمکو کسی نے کچھ نہیں پہونچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ کرینگے اور وہ گواہی دینگے اور پوچھا جاویگا انسے کہ تم کیا جانو اور کہاں سے گواہی دی تمنے وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا جسنے اسپر سب گواہی دی جسنے ساتھ گواہی انکی کے بعد ازاں امتین انبیا کی کلام بیچ صدق وعدالت اس امت کے کرینگی پس آنحضرت صلعم تعدیل وتزکیہ انکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہ عادل وصادق ہیں یہ ہین معنے ہونے رسول کے گواہ اوپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کیا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور انکی گواہی اسطرح ہو ثابت کی تو آپ بھی گواہی دی اسپر اسی اعتبار سے کہا محدث واستعاذ میرت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ھل تدرون مم اضحک قال قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ یقول یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی قال فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاہدا منی قال فیقول کفی بنفسک الیوم علیک شہیدا وبالکرام الکاتبین شہودا قال فیختم علی فیہ فیقال لارکانہ انطقی قال فتنطق باعمالہ ثم یخلی بینہ وبین الکلام قال فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہا تھے ہم پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس ہنسے آنحضرت پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کس چیز سے ہنستا ہوں میں ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہیں لائق ہے ہنسنا مگر کسی امر غریب وحکم عجیب سے ست کہا انس نے کہ کہا ہمنے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا ہنستا ہوں میں سبب منہ در منہ کلام کرنے کے بندے کے اپنے رب سے یعنے قیامت کو کہیگا بندہ اے پروردگار میرے کیا نہیں پناہ دی تونے مجھکو ظلم سے یعنے کیا نہیں فرمایا تونے کہ ظلم نہیں کرتا میں بندوں پر مقدار ذرہ کے فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالی ہان پناہ دی میں نے تجھکو ظلم سے اور ظلم نہیں کرتا میں بندوں پر فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ کہ پس اگر پناہ دی تونے مجھکو ظلم سے تو روا نہیں رکھتا میں اپنے نفس پر اور کچھ سوا اسکے کہ گواہ ہو مجھ میں سے ف یعنے اوروں کی گواہی اپنے حق میں نہیں روا رکھتا اگرچہ میں سے مجھپر گواہ پیدا ہوں تو قبول رکھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجھپر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہیں دیتا اور یہ نجانا کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر بھی کہ وہ انکی ذات سے اسپر گواہ پیدا کرے کہ انکو مجال انکار اور گنجائش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت کا یہ کلام کرنا تھا بندے کا یا مہر کرنی حق تعالی کی بندے کے منہ پر اور بولنا ارکان اعضا کا ساتھ اس چیز کے کہ عمل کیا اور برا کہنا بندے کا انکو اور دعاے بد کرنی انپر جیسے کہ آگے آتا ہے ست فرمایا آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالے کفایت کرتا ہے نفس تیرا آج کے دن تجھپر گواہ اور کفایت کرتے ہیں فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندوں کے ہیں گواہ ف گواہ کرنا ان فرشتوں کا زیادہ ہے مقصود پر واسطے تقریر وتاکید کے بعد ازاں کہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گئے کہ اب اسپر راضی ہوا تھا اور چاہا تھا فرشتوں کو کہ گواہ کیا اور تنہا انکو گواہ کرنا تو خلاف قرارداد کے ہوتا ست فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندے کے منہ پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضا بندے کے کہ بولو پس بولینگے ارکان اسکے ساتھ افعال اسکے کہ کیے تھے سبب انکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندے کے اور درمیان کلام اسکے کے ف یعنے اٹھائی جاویگی مہر اسکے منہ سے یہانتک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دینی انکی دلیل ہو نکی آیۃ میں مراد ہے ساتھ اس طرح کے کلام کے خلاف عادت کے واللہ اعلم ست فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو بس تمھاری طرف سے اور تمھاری ہی خلاصی کے لیے جھگڑتا تھا میں ف یعنے اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت میں ڈالا یہ معنی ہیں کہ تمہارے سبب سے خصومت کرتا تھا میں لوگوں سے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنے محافظت اور مددگاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن وبدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہے دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالے کا وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء اور ظاہر حدیث سے یہی ہے کہ اول مرتبہ ہے جون سے نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیامۃ قال ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظھیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک

کما اثنیت ثم یلقی الثالث فیقول له مثل ذلک فیقول یا رب آمنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ههنا اذا ثم یقال الآن نبعث شاهدا علیک ویتفکر فی نفسه من ذا الذی یشهد علی فیختم علی فیه ویقال لفخذه انطقی فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلک لیعذر من نفسه وذلک المنافق وذلک الذی یسخط الله علیه رواه مسلم) اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع وخلاف کرتے ہو تم اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر میں کہ نہ چھپا ابر میں کہا صحابہؓ نے کہ نہیں فرمایا پس کیا نزاع وشک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات میں کہ نہ چھپا ہو ابر میں کہا نہیں فرمایا پس قسم اُس خدا کی کہ بقا ذات میری کا دست قدرت اُسکی میں ہے نزاع وخلاف نہیں کرنے کے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے جیسے خلاف وشک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب یا چاند کے ف ح یعنے بیچ دیکھنے اُنکے خلاف ونزاع وشک نہیں کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے میں بھی نہیں کرنے کے جان کہ لفظ تضارون ساتھ پیش ت کے اور تشدید ر کے اور تخفیف اُسکی کے دونوں طرح آیا ہے اگر تشدید سے ہو تو مضارت سے ہے بمعنے ضرر کے اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر سے ہے کہ وہ بھی بمعنے ضرر کے آتا ہے اور معنی یہ ہیں کہ ضرر نہیں کریگا ایک دوسرے کو ساتھ مجادلہ اور منازعت کے تا بیچ مخالفت ایک دوسرے کے پڑو اور تکذیب ایک دوسرے کی کرو دیکھنے میں اور صحت نظر میں بسبب نہایت ظاہر واضح ہونے کے اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بعضے حاجب بعضوں کے نہیں ہونگے تا ضرر کرے ایک دوسرے کو اور مجمع البحار میں کہا کہ مضارت بمعنے اجماع وازدہام کے ہے وقت نظر کے اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ بمعنے مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسرے کے ہے کہ نزدیک معنی ازدہام واجتماع کے ہے اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکھنے اُس چیز کے ہوتی ہے کہ بیچ مکان واحد کے اور جہت مخصوص کے اور اوپر انداز خاص کے ہو اور روایت دوسری تضامون ہے ساتھ میم جگہ ر کے اور وہ بھی ساتھ پیش ت کے اور تشدید میم اور تخفیف اُسکے کے ہے تشدید سے مشتق ہے ضم سے اور تخفیف سے ضیم سے ضم بمعنے اجتماع اور ازدہام کے اور ضیم بمعنے ظلم وستم کرنیکے اور مآل معنی کا ہر تقدیر ایک ہی ہے ت فرمایا آنحضرتؐ نے جب دیکھینگے بندے پروردگار تعالے کو خطاب کریگا اللہ تعالے ایک بندے کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی میں نے تجھکو یعنے تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا میں نے تجھکو یعنے تیری قوم میں اور کیا نہیں دی میں نے تجھکو بیوی یعنے تیرے جنس سے اور پیدا کی میں نے تمھیں اور اُنمیں محبت والفت اور کیا نہیں تابعدار کیے میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہیں چھوڑا میں نے تجھکو رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتھائی غنیمت ف ح جاہلیت میں یہی رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتھائی غنیمت میں سے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا تو نے اور دیا تو نے مجھکو جو کچھ کہ فرمایا تو نے فرمایا آنحضرتؐ نے پس فرماویگا پروردگار تعالے آیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا تو مجھسے پس کہیگا بندہ کہ نہیں گمان کرتا تھا میں اور غافل تھا اُس سے اور بھول گیا تھا تجھکو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق میں بھول جاؤنگا تجھکو یعنے آج چھوڑ دونگا تجھکو اپنی رحمت سے جیسے کہ بھولا تو مجھکو ف ع یعنے دنیا میں میری طاعت کو حاصل یہ کہ تیرے ایسے انعام کیے تجھپر تجھکو شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا میں بھی اب معاملہ بھولنیکا سا کرونگا جزا دینے میں اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیۃ کا ہے کذلک اتتک آیاتنا فنسیتها وکذلک الیوم تنسی ت پھر خطاب وملاقات کریگا اللہ تعالے دوسرے بندے سے پس ذکر کیا آنحضرتؐ نے بیچ خطاب حق کے اس بندے سے اور جواب بندے کے اُس سے مانند اُسکے کہ اول بندہ میں مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اُس سے مانند اُسکے کہ کہا بندہ اول سے پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار میں ای رب میرے ایمان لایا میں تجھپر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبروں پر اور نماز پڑھی میں نے اور روزہ رکھا میں نے اور تصدق کیا میں نے یعنی زکوٰۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنے نفس کی بھلائی کی جسقدر ہو سکیگی پس فرماویگا اللہ تعالے کہ یہاں ٹھہرے یعنے جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتوں کی شکر گزاری کیا تو نے تو ٹھہر تا دکھاؤں تجھکو اعمال تیرے گواہ قائم کرکے پھر کہا جاویگا اُس بندے کو کہ ابھی پیدا کرتے ہیں ہم گواہ تجھپر اور سوچے گا وہ بندہ اپنے دل میں کہ کون شخص گواہی دیگا مجھپر پس مہر کیجاویگی اُسکے منھ پر اور کہا جاویگا اُسکی ران کو کہ بول

ران اُسکی اور گوشت اسکا اور ہڈی اُسکی یعنے جو کہ متعلق ہین ران کے ساتھ معلوم اُسکے کسب سے ف قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتھ اور پانون اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور بیان ہونا ران اور گوشت اور ہڈیون کا ذکر ہونا ہے اسمقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسے کہ حدیث انس مین گذرا ت اور یہ سوال و جواب دم مہر کرنی منہ کے اوپر اور بولنا اُنکے اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیے ہے کہ تا بندہ از راہ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہ عذر کی نہ رہے یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدا تعالے بیچ عذاب کرنے اس بندے کے اسی کی نفس کی طرف سے اور یہ بندہ کہ حال اسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور وہ وہ بندہ ہو کہ خفا ہو اللہ اسپر اور مغضوب ہو اور اس سے ت نقل کی یہ مسلم نے (وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ) اور ذکر کی گئی ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ سوا اسکا یہ ہے یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتھ روایت ابن عباس کے ف یعنے یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہے ابو ہریرہ کی روایت سے اور ہمنے اسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہے بروایت ابن عباس کے اور صواب یہ تھا کہ یون کہتے کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسے کہ اوپر گذری (الفصل الثانی) فصل دوسری (عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ) روایت ہے ابو امامہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھسے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار شخص نہ حساب ہے انکے لیے محاسبہ مین اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپین میرے رب کی لپون سے ف مراد ستر ہزار سے یا یہی عدد ہے یا کثرت اور اسی طرح لپین بھی کنایہ ہے کثرت ومبالغہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى) اور روایت ہے حسن سے اُسنے نقل کی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنے اللہ تعالے کے سامنے دن قیامت کے تین بار پس پہلی دو بار مین جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف پہلی بار مین تو دفع کرینگے اپنے نفسون سے ملامت کو کہینگے نہین پہونچائے ہمکو انبیا نے احکام اور جھگڑینگے اللہ تعالے سے اور دوسری بار مین اقرار کرینگے مثلا ہر ایک کہیگا کہ کیا مین نے یہ از راہ سہو اور خطا کے یا جہل کے یا امید کے اور مانند اُسکے ت اور تیسری بار جو ہے پس نزدیک اُسکے اڑینگے اور پہونچینگے نامے اعمال اُنکے ہاتھون یعنی سب مکلفین کے ہاتھون بسبب تمام ہونے معاملہ حساب کے پس بعضے تو ہین سے لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھ مین یعنے وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے بائین سے لینے والے ہونگے اپنے بائین ہاتھون مین ف یعنے وہ اہل شقاوت ہونگے پس وقت تمام ہوجانیکے قضیہ اور تمیز ہوجانیکے اہل ضلالت اہل ہدایت سے ت نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہین صحیح ہے یہ حدیث اس بات سے کہ حسن بصری کہ راوی اس حدیث کے ہین نہین سنی اُنھون نے حدیث ابی ہریرہ سے ف یعنے اسناد اسکی منقطع ہے غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح مین کہ بخاری نے روایت کی ہین اپنی صحیح مین تین حدیثین حسن بصری سے کہ ابی ہریرہ سے نقل کی ہین اور امام مسلم نے اُس سے کچھ روایت نہین کی لیکن بعد ت اور تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو بعضے محدثین نے حسن بصری سے کہ اُنھون نے نقل کی ابو موسی اشعری سے ف یعنے پس یہ حدیث متصل ہے اُسکے طریق سے اور قوت حاصل ہوئی اسکی اسناد مین اور بعضون نے کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہے کئی صحابہ سے مانند ابی موسے اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم کے (وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ

ہذہ السجلات فیقول انک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء رواہ الترمذی وابن ماجہ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نکالیگا ایک شخص کو میری امت میں سے دن قیامت کے ہم
کھولیگا اوپر ننانوے طومار ہر طومار مانند درازگی بصر کے ہوگا یعنے درازو ہان تک کہ بینائی پہونچے پھر فرماویگا اللہ تعالے اس شخص کو کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طوماروں میں
ہے کچھ کہ نہیں کیا میں نے کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے لکھنے والوں نے یعنے کرام کاتبین نے کہ نگہبان تیرے افعال واقوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے پروردگار میرے
یعنے انکار نہیں کر سکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالے کیا تیرے لیے کچھ عذر ہے یعنے اس چیز میں کہ کیا تو نے کہ سہو کیا ہو یا خطا یا جہلا اور مانند اسکے کے
کہیگا نہیں اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالی ہاں یعنے ہمارے پاس ایک ہے چیز کہ قائم مقام تیرے عذر کے ہے تحقیق تیرے لیے ہمارے پاس
ایک نیکی ہے یعنے بندہ اور مقبول کہ شامل ہوگی تمام ان گناہوں کو کہ تیرے پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھ پر آج یعنے ساتھ ناقص کرنے ثواب تیرے کے اور نہ زیادتی عذاب کے ہم
پھر نکالی جاویگی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اسمیں یہ کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف احتمال ہے کہ یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور
بار کہا ہو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہے ت پھر فرماویگا اللہ تعالے حاضر ہو وزن عمل اپنے پر اوقت وزن لینے کے یا آ وزن لینے پر کہ میزان ہے یعنے جس وقت کہ
چٹھی ساتھ ننانوے طومار گناہوں کے تولی جاوے تو بھی حاضر ہو تاکہ ظاہر ہو تجھ پر انتفا ظلم اور ظہور عدل اور تحقیق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے کیا ہے ساتھ
اس ایک چٹھی کو ساتھ ان بہت سے طوماروں کے پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو نہیں ظلم کیا جاویگا جسطرح یہ چٹھی عظیم ہے تولنا چاہیے اسکو تو تجھ پر ظلم نہ کیا جاوے فرمایا
آنحضرت نے پس رکھے جاوینگے طومار ایک پلڑے ترازو میں اور وہ چٹھی دوسرے پلڑے میں پس ہلکے ہونگے وہ طومار اور بھاری اور غالب آویگی وہ چٹھی پس نہیں بھاری
ہوگی ساتھ نام خدا کے کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بھاری ہے اگرچہ تو وہ گناہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وعن عائشۃ انہا ذکرت النار
فبکت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فہل تذکرون اہلیکم یوم القیامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما فی ثلثۃ مواطن
فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ ام یثقل وعند الکتاب حین یقال ہاؤم اقرءوا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام فی شمالہ ام من وراء ظہرہ وعند الصراط
اذا وضع بین ظہری جہنم رواہ ابو داود) اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق حضرت عائشہ نے یاد کیا یعنے اپنے دل میں آگ دوزخ کو پس روئیں یعنے اسکے ڈر سے
پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سبب ہے رونے تیرے کا کہا عائشہ نے کہ یاد کیا میں نے آگ کو پس روئی میں یعنے اسکے عذاب کے ڈر سے پس کیا
یاد رکھوگے تم اپنے اہل وعیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تین جگہ پس نہیں یاد کریگا کوئی کسی کو یعنے بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی
سب خلائق کے لیے ایک تو نزدیک میزان کے یہان تک کہ جانے کہ ہلکی ہوئی ترازو اسکی یا بھاری ہوئی دوسرے وقت دینے اعمال ناموں کے جسوقت کہ کہا
جاویگا یعنے ازراہ خوشی کے کہیگا وہ شخص کہ جسکے داہنے ہاتھ میں دیا گیا کہ لو تم پڑھو اعمالنامہ میرا یہان تک کہ جانے کہ کہان پڑا اعمالنامہ اسکا آیا اسکے داہنے ہاتھ میں یا
بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے ف بایاں ہاتھ گلے میں طوق کیا جاویگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ت
اور تیسرے نزدیک پل صراط کے جسوقت کہ رکھا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنے یہان تک کہ جانے کہ نجات پائی ساتھ گذرنے کے
اس سے یا پڑا اسمیں اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز گذرینگے اسپر سے سب لوگ پس مومن نجات پاوینگے جب اعمال
و شنا ناپسند کے اور کافر اسپر سے دوزخ میں گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہوں میں سب حیران اور درماندہ ہونگے اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنے اور خبر لینے
کی نہیں ہوگی الفصل الثالث فصل تیسری (عن عائشۃ قالت جاء رجل فقعد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مملوکین یکذبوننی ویخونوننی
ویعصوننی واشتمہم واضربہم فکیف انا منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ یحسب ما خانوک وعصوک وکذبوک وعقابک ایاہم
فان کان عقابک ایاہم بقدر ذنوبہم کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاہم دون ذنوبہم کان فضلا لک وان کان عقابک ایاہم فوق

اقتص لهم منك الفضل فتنحى الرجل فجعل يهتف ويبكي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما تقرأ قول الله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم
نفس شيئا وإن كان مثقال حبة من خردل أتينا بها وكفى بنا حاسبين فقال الرجل يا رسول الله ما أجد لي ولهؤلاء شيئا خيرا من مفارقتهم أشهدك أنهم كلهم أحرار
رواه الترمذي) روایت ہے عائشہ رض سے کہ ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے بردے ہیں جھوٹ بولتے ہیں
مجھسے اور خیانت کرتے ہیں میرے مال میں اور نافرمانی کرتے ہیں میری اور برا کہتا ہوں میں انکو اور مارتا ہوں میں انکو واسطے ازراہ تادیب کے پس کیا حال ہوگا میرا
بسبب انکے قیامت کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اس چیز کا کہ خیانت کی ہے تیری اور نافرمانی کی ہے تیری اور جھوٹ
بولے ہیں وہ غلام تجھسے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا بھی انکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہوں انکے کے یعنے برابر اور حادث ہوگا سزا دینا
تیرا برابر برابر گناہوں انکے کے تو تجکو انمیں ثواب ہوگا اور نہ تجھپر انمیں عذاب بلکہ کرنا اسکا مباح تھا کہ نہیں ہے تجھپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہ انکے سے ہوگا
حق زائد واسطے تیرے یعنے اپنے پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جز دیا جاویگا بسبب انکے والا نہیں اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ انکے گناہوں سے بدلا لیا جاویگا واسطے
انکے تجسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تائید اور اثبات اس چیز کے کہ
فرمایا کیا نہیں پڑھتا ہے تو قول اللہ تعالے کا کہ فرمایا ہے اور رکھینگے ہم ترازوئیں انصاف کی دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ یعنے نہیں چھوڑا جاویگا حق اسکا
کچھ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کے حاضر کرینگے ہم اسکو اور کفایت ہیں ہم حساب کرنے والے یعنے اسلیے کہ نہیں ہے زیادتی کسی کو ہمارے علم اور عدل پر پس کہا اس
شخص نے یا رسول اللہ نہیں پاتا میں واسطے اپنے اور واسطے ان غلاموں کے کوئی چیز بہتر جدائی انکی سے یعنے الگ ہوجاؤں میں انسے اسلیے کہ محافظت رعایت حقوق
ومطالبکی نہایت ہی دشوار ہے گواہ کرتا ہوں میں آپ کو کہ یہ سب آزاد ہیں نقل کی یہ ترمذی نے (وعنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في بعض
صلاته اللهم حاسبني حسابا يسيرا قلت يا نبي الله ما الحساب اليسير قال أن ينظر في كتابه فيتجاوز عنه إنه من نوقش الحساب يومئذ يا عائشة هلك رواه أحمد) اور یہی
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ بعض نماز اپنی کے یعنے فرائض میں سے یا نوافل میں سے یا بعض
نمازمیں اول قیام میں یا رکوع میں یا قومہ میں یا سجدے میں یا قعدے میں یا الہی حساب کر تو میرے عملوں کا حساب آسان ف یعنے اور یہ انکو واسطے تعلیم امت اور تنبیہ
کرنے انکے کے ہے خواب غفلت سے یا از راہ خوف الہی کے کہت عرض کیا میں نے یا نبی اللہ کیا چیز ہے حساب آسان اور صورت اسکی کیا ہے فرمایا صورت حساب آسان کی
یہ ہے کہ دیکھیگا بندہ اپنے عملنامے میں پس درگذر کریگا اللہ تعالی اس سے ف یعنے عملنامہ اسکو دکھا دیگا اور معاف کریگا اور اگر ضمیر نظر کی اللہ تعالی کی طرف پھیریں تو یہ بھی
ہوسکتا ہے یعنے اللہ تعالی دیکھیگا انکے عملنامہ کو اور درگذر کریگا ت تحقیق شان یہ ہے جس شخص سے کہ کاوش کی گئی حساب میں اس دن اے عائشہ رض پس تحقیق ہلاک ہوگا
یعنے عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نے (وعن أبي سعيد الخدري أنه أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أخبرني من يقوى على القيام يوم القيامة الذي قال
الله عز وجل يوم يقوم الناس لرب العالمين فقال يخفف على المؤمن حتى يكون عليه كالصلاة المكتوبة) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق ابو سعید
آئے آنحضرت کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑے ہونے کی یعنے آگے اللہ تعالے کے حساب کے لیے دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا
ہے اللہ تعالے نے انکے حق میں اسدن کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالموں کے ف آیا ہے کہ ابن عمر رض نے پڑھی یہ سورت پس جب پہونچے اس قول پر
یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑھ سکے ما بعد اسکا ت پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنے مسلمان کامل پر یا مصلی پر یہاں تک کہ
ہوگا وہ دن اسپر مانند نماز فرض کے ف یعنے مقدار ادائے فرض کی کہ نہایت اسکی چار رکعتیں ہیں یا بقدر وقت اسکے کے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ
اختلاف احوال مومنین کے (وعنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يوم كان مقداره خمسين ألف سنة ما أطول هذا اليوم فقال والذي نفسي بيده إنه
ليخفف على المؤمن حتى يكون أهون عليه من الصلاة المكتوبة يصليها في الدنيا رواهما البيهقي في كتاب البعث والنشور) اور روایت ہے اسی ابو سعید سے

انہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس دن سے کہ ہوگی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی کیا ہی درازی اُس دن کی یعنے کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازی اُس دن
کے کیا کھڑے رہ سکینگے اُسمین باوجود درازی اُسکی کے پس فرمایا آنحضرت نے قسم خدا کی تحقیق وہ دن ہلکا کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہان تک کہ ہوگا سبکتر اور
آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہی اُسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی اسما بنتی یزید کی سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتے تہین پہلو اُنکے خوابگاہون سے
ف ع یعنے تہجد پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا صلوٰۃ الاوابین پڑھنے والے مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد اُنسے وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑھتے ہین ت پس اُٹھینگے
اہل محشر سے اسی طرح کے لوگ حالانکہ وہ تھوڑے ہونگے یعنے اہل اسلام سے پس داخل ہونگے بہشت مین بے لیے کہ حساب لیا جاوے اُنسے ف ع اسلیے کہ صبر
کیا تھا اُنھون نے مشقت طاعت پر اور ترک کی تھی لذت راحت کی اور ایسون کے لیے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ت پھر حکم
کیا جاویگا باقی لوگون کے لیے حساب لینے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کے ف ع
حوض لغت مین جمع ہونا پانی کا اور بہنا اسکا ہی اور حیض کہ عورتون کو آتا ہی اور سبب بہنے خون کا ہی مشتق اسی سے ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے لیے ہوگا روز قیامت کے اور صفات اُسکے حدیثون مین آئے ہین کہا قرطبی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو حوض ہونگے ایک تو موقف مین
ہوگا پہلے صراط کے اور دوسرا جنت مین اور دونون کا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتے ہین پھر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ نکلینگے پہلے
اپنی قبرون سے اور آوینگے حوض پر پہلے میزان کے اور اسی طرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اُنکی اُسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگے
کہ دیکھین کسکے حوض پر لوگ بہت آتے ہین اور حضرت نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگے اور شفاعت مشتق شفع سے ہی
اور معنی اسکے اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتھ ایک چیز کے ہی اور شفع مقابل وتر کے بمعنے زوج کے ہی مقابل فرد کے وہ بھی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی اُس زمین سے
کہ بیچی جاتی ہو وہ بھی اسی قبیل سے ہی اور شفاعت مین بھی ملنا شفیع کا ہی ساتھ مجرم کے بدرخواست عفو کرنے گناہون اُسکے کے درگاہ عزت سے اور انواع شفاعتون کے
تمام ثابت ہین واسطے سید المرسلین کے صلے اللہ علیہ وسلم بعضے خاص اُنہین کے لیے ہونگے اور بعضے بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کھولینگے آنحضرت
ہی ہونگے پس حقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت ہی کی طرف کرینگے اور وہی ہین صاحب شفاعتون کے علے الاطلاق قسم اول شفاعت عظمیٰ ہی کہ عام ہوگی
تمام خلائق کے لیے اور مخصوص ہوگی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر کسی کو انبیا مین سے صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اُسپر نہوگی اور وہ واسطے راحت دینے
اور خلاص کرینکے طول وقوف سے میدان محشر مین اور واسطے تعجیل حساب اور حکم کردگار کے اور واسطے نکالنے کے اُس شدت ومحنت سے ہوگی جیسے کہ حدیثون مین
آئی ہی دوسرے واسطے لانے قوم کے بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بھی وارد ہوا ہی واسطے پیغمبر صاحب ہمارے کے اور بعضون کے نزدیک مخصوص
حضرت ہی پر ہی تیسرے اُس قوم کے لیے کہ حسنات اور سیات اُنکے برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین درآوین چوتھے اُس قوم کے لیے کہ مستحق اور مستوجب
دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اُنکی کرینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطے رفع درجات اور زیادتی کرامات کے چھٹے گنہگارون کے لیے کہ دوزخ مین
گئے ہونگے اور شفاعت سے نکلینگے اور یہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کے ساتوین بیچ کھلوانے جنت کے آٹھوین بیچ تخفیف عذاب
کے اُنسے کہ مستحق عذاب مخلد کے ہوے ہونگے نوین خاص واسطے اہل مدینہ کے دسوین واسطے زیارت کرنیوالون قبر شریف کے بروجہ امتیاز واختصاص کے
کذا ذکرہ العلماء اور کہا ہی علما نے کہ شفاعت کے لیے جگہین ہونگی اول یہ کہ گنہگارون کو درگاہ عزت مین لاوین اور میدان قیامت مین کھڑا کرین اور عرق خوف و

نجالت مین غرق ہون اور ہول ودہشت عذاب سے کانپین اُسوقت شفیع درخواست کرینگے کہ تا منبھین اور آرام پکڑین اور دم لین اور بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین
اور حساب لین اور وہان بھی درخواست کرینگے کہ اُنکے حساب سے درگذر کرین اور بعضی مین عفو کردین اور جب حساب سب کا لین مناقشہ حساب مین نہ کرین کہ جو کوئی مناقشہ
کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ مین بھیجینگے یہ جگہ بھی محل شفاعت اور درخواست کی ہی یہان تک کہ دوزخ مین نہ بھیجین اور جب بھیجین او عذاب کرین
شفاعت کرینگے اور دوزخ سے نکالینگے امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہی باقی جو کچھ حکم اُسکا ہو انہ علی کل شئے قدیر

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَہَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا ہٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ہٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ مین گذرا بہشت
مین یعنے شب معراج کو ناگہان مین پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اُسکے گنبد مین موتی کھوکھلے کے یعنے ہر گنبد موتی ہی خالی اندر سے رہنے کے لیے کہا مین نے
کیا ہی یہ نہر اے جبرئیل کہا یہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تمکو پروردگار تمھارے نے ف ع اشارہ ہی طرف آیۂ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کے بہت سے مفسرون نے کوثر کی تفسیر حوض
کوثر کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اُس سے خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب اُنکے نے کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اُنکے مقام محمود اور لواء حمد
ممدود اور حوض مورود ہین اور اسمین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اُسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہی حاصل یہ کہ اس صورت مین معنے یہ ہونگے
کہ یہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نے تفسیر کی ہی کوثر کی اولاد اور علماء امت یہ بھی ایک خیر کثیر ہی مین داخل ہین ت پس ناگہان دیکھا جو مین کہ مٹی اُسکی
مشک تیز خوشبودار ہی نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَہْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ وَمَاؤُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ
وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ یَّشْرَبُ مِنْہَا فَلَا یَظْمَاُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ حوض میرا اسقدر ہی راہ ایک مہینے کے ہی اور کونے اُسکے برابر یعنے مربع ہین طول و عرض مین برابر پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سفید اور بو اُسکی مشک سے زیادہ
خوشبودار آبخورے اُسکی مانند ستارون آسمان کے یعنے کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا اُسمین سے پس نہ پیاسا ہوگا کبھی ف ع پس ہوگا پینا جنت مین از راہ
تلذذ کے جیسے کہ کھانا از راہ تنعم کے ہوگا بموجب قول اللہ تعالے کے ان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنٍ لَہُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِیَتُہٗ
اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْہُ کَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَاءُ لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ
عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰی فِیْہِ اَبَارِیْقُ الذَّہَبِ وَالْفِضَّۃِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ
عَنْ شَرَابِہٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْہِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ اَحَدُہُمَا مِنْ ذَہَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنے دوری مابین دونون طرفون حوض میرے کے بہت زیادہ ہی دوری ایلہ کی سی عدن سے
ف ع ایلہ زیر ہمزہ اور جزم ی سے نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہرون شام کے سے متصل دریاے یمن کے اور عدن ایک شہر ہی آخر شہرون یمن کے سے
متصل دریاے ہند کے یعنے جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اُس سے زیادہ مسافت ہی میرے حوض کے دونون کنارون مین اور تطبیق اس حدیث مین اور
حدیث آیندہ مین کہ اسمین ہی مابین عدن اور عمان کے کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سے نام ہی ایک شہر کا شام مین اور اور روایت مین کہ اسمین مابین صنعا اور
مدینہ کے اور مانند انکے سے یہ ہی کہ یہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کے تمثیلا اور یعنے تقریبا ہر کسی کو موافق سمجھ اُسکی کے فرمایا ہی نہ تحدید
تحقیق پانی اُس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سے اور بہت شیرین و لذیذ شہد سے کہ ملا ہو ساتھ دودھ کے اور البتہ گلاس اُسکے بہت زیادہ ہین گنتی تارون کی سے
اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہٹاونگا اور امتون کے لوگون کو اُس سے جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگون کے اونٹون کو اپنے حوض سے یعنے پہنچنے کے لیے مشارکت و مخالطت کے

کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنے امتیاز کرینگے آپ ہمکو اور ونسے کہ انکو ہانکیے کا فرمایا آنحضرت نے ہان پہچانونگا تمکو تمھاری ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسی کے لیے امتون مین سے آؤگے مجھپر اس حالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤن بسبب نورانیت وضو کے نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین انس سے یون آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھے جاوینگے اس حوض مین آبخورے سونے اور چاندی کے مانند گنتی آسمان کے ستارون کے اور مسلم کی روایت مین ثوبان سے یون آیا ہو کہ کہا پوچھے گئے آنحضرت اس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اسکا زیادہ تر سفید ہو دودھ سے اور شیرین تر ہو شہد سے زور سے گرتے ہین اسمین دو پرنالے مدد کرتے ہین اسکی یعنے حوض کا پانی بڑھاتے ہین جنت سے یعنے جنت کی نہرون سے یا حضرت کے اس حوض سے کہ جنت مین ہو کہ اسکو نہر کوثر کہتے ہین ایک پرنالہ انمین سے سونے کا ہو اور ایک چاندی کا (وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفہم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی متفق علیہ) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمھارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجھپر پانی پیویگا اور جو کوئی پیویگا اسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھپر کتنی قومین یعنے میری امت مین سے کہ پہچانونگا مین انکو اور پہچانینگے وہ مجکو پھر حائل کیا جاویگا درمیان میرے اور درمیان انکے پس کہونگا مین کہ تحقیق یہ مجھسے ہین یعنے میری امت مین سے یا میرے اصحاب سے پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم نہین جانتے کہ کیا پیدا کیا انھون نے پیچھے تمھارے ف یعنے اسلیے کہ مرتد ہوگئے اور گناہ نہین منع کرتے مومن کو حوض پر آنے سے اور انکے پانی پینے سے اور اسپر دلالت کرتا ہو یہ قول حضرت کا بھی ت پس کہونگا مین دوری ہو جیو دوری ہو جیو مقام قرب ورحمت سے ان لوگون کے لیے کہ تغیر کیا دین وسنت میری کو پیچھے وفات میری کے ف ح یعنے اس حدیث کے نزدیک نزدیک ہین مضمون اس حدیث کے کہ باب الحشر کی پہلی فصل مین گذری کہ وہان فرمایا ہو اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اسکی بھی وہان لکھی گئی ہو ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحبس المؤمنون یوم القیمۃ حتی یہموا بذلک فیقولون لو استشفعنا الی ربنا فیریحنا من مکاننا فیاتون آدم فیقولون انت آدم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد لک ملئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ہذا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب اکلہ من الشجرۃ وقد نہی عنہا ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اہل الارض فیاتون نوحا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سؤالہ ربہ بغیر علم ولکن ائتوا ابراہیم خلیل الرحمن قال فیاتون ابراہیم فیقول انی لست ہناکم ویذکر ثلث کذبات کذبہن ولکن ائتوا موسی عبدا آتاہ اللہ التورۃ وکلمہ وقربہ نجیا قال فیاتون موسی فیقول انی لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب قتلہ النفس ولکن ائتوا عیسی عبد اللہ ورسولہ وروح اللہ وکلمتہ قال فیاتون عیسی فیقول لست ہناکم ولکن ائتوا محمدا عبدا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر) اور روایت ہو انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے جاوینگے مسلمان روز قیامت کے یعنے حرکت کرنے سے یعنے ٹھہرے ہونگے سکتہ کی حالت مین یہان تک کہ فکر مین ڈالے جاوینگے سبب روکنے کے پس کہینگے مسلمان کاشکے طلب کرتے ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم ومحنت سے پس آوینگے مسلمان حضرت آدم کے پاس پس کہینگے کہ تم آدم ہو ف ظاہر یہ ہو کہ مراد کہنے لوگون سے سردار اہل حشر کے ہین نہ تمام اہل موقف ت پس کہینگے یعنے بعضے انکے کہ تم آدم ہو باپ سارے لوگون کے پیدا کیا تمکو اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے یعنے بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سے اور رکھا تمکو اپنے بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطے تمھارے یعنے سجدہ تحیۃ کا اپنے فرشتون سے اور سکھائے تمکو نام ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے کہ مخصوص کیا ہو تمکو ساتھ اس فضائل وکرامات کے تا راحت بخشے اور لیجاوے ہمکو اس جگہ سے کہ نہایت سخت ودشوار ہے پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اس مقام ومرتبہ مین یعنے مین بعید ہون مقام شفاعت سے مین رتبہ اسکا نہین رکھتا اور یاد کرینگے وہ گناہ وتقصیر اپنی کہ پہونچی تھی انکو کھانے درخت سے یعنے گیہون کے درخت سے حالانکہ تحقیق منع کیے گئے تھے وہ انکے نزدیک ہونے سے ولیکن جاؤ تم نوح کے پاس کہ اول نبی مرسل ہین

کہ بھیجا انکو اوپر کافرون روے زمین کے ف ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکر بھیجے گئے انکے پہلے تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام
آچکے تھے اسکا جواب ظاہر تر یہ ہی کہ وہ تینون نہ بھیجے گئے تھے طرف مومنون اور کافرون دونون کے اور حضرت نوح بھیجے گئے طرف اہل زمین کے اس حال مین
کہ وہ سب کافر تھے اس باعتبار یہ اول ہین اور بھی اسکے کئی جواب لکھے ہین علما نے لیکن وہ سب مخدوش ہین ت پس آوینگے حضرت نوح کے پاس پس کہینگے
وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین ف ش اللہ تعالے جو لوگون کو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سے اور بعد اسکے حضرت سے حکمت اسمین یہ ہی کہ تا فضیلت
آنحضرت کی ظاہر ہو اسلیے کہ اگر اول حضرت ہی سے سوال کرتے تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بھی قدرت رکھتے ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سے
سوال کر لیا اور انھون نے انکار کیا اور پھر حضرت سے سوال کیا اور آپ نے عرض قبول کی اور انکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا
سے ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپ کی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کے پر بھی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اسکی جرأت نہین کریگا سواے
آنحضرت کے ت اور یاد کرینگے نوح گناہ اپنا کہ پہونچے اسکو کہ وہ سوال کرتے ہی پروردگار اپنے سے نجات بیٹے کی غرق سے نادانستہ اور نے تحقیق کیے کہ یہ
سوال کرنا چاہیے یا نہین اور اسپر عتاب آیا کہ اے نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکھتا ہی تو اسکا چنانچہ یہ مضمون آیہ ان ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم
کے پاس کہ دوست خدا ہے جانن کے ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے لوگ ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ بلاشبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد
کرینگے وہ تین جھوٹ کہ کہا تھا انکو دنیا مین ف ت اور حقیقت مین وہ جھوٹ نہین ہین بلکہ صورت مین جھوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی انکو ایسے امور
پر بھی مواخذہ ہوتا ہی جیسے کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک ان تین جھوٹون مین سے یہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی نکلنے کسی میلہ کے تماشے کے لیے
باہر گئی تو ابراہیم نے چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر انکے بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمھارے ساتھ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکھتے تھے
لیکن مراد انکی تھی بیماری باطن کی کہ تمھارے کفر و عناد سے دل میرا دکھتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جھوٹ یہ کہ جب انکے بتون کو توڑا تو انھون نے انکو کہا کہ تمنے یہ
معاملہ کیا اے ابراہیم ہمارے معبودون کے ساتھ انھون نے کہا کہ مین نے نہین کیا بلکہ اس بڑے بت نے کیا مراد انکی یہ تھی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس
بت کا ہوا کہ ساتھ عبادت اور تعظیم تمھاری کے ممتاز و منفرد ہی یا مقصود استہزا اور الزام انکا تھا جیسے کہ کوئی کچھ خوشخط لکھے اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکھ سکے کہے
کہ تو نے لکھا ہی یہ خط وہ کہے کہ مین نے نہین لکھا ہی تو نے لکھا ہی کنایہ کرتا ہی اس سے کہ ایسا تو ہرگز نہین لکھ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنے سارہ کو واسطے خلاص کرانیکے
ظلم اس کافر سے کہا کہ یہ بہن میری ہی اور مراد یہ رکھتے تھے کہ دینی بہن ہی اور یہ بھی ہی کہ وہ انکے چچا کی بیٹی بہن تھی ت ولیکن جاؤ تم موسی کے پاس کہ ایک بندہ ہی
کہ دی ہی انکو اللہ تعالے نے توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اسکے ہین اور کلام کیا اللہ تعالے نے انسے بیواسطہ اور نزدیک کیا
انکو اور رازدار اور محرم اپنے اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے وہ حضرت موسی کے پاس پس کہینگے وہ کہ تحقیق مین نہین اس مرتبہ کا اور
یاد کرینگے وہ اپنی اس خطا کو کہ پہونچی تھی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اسکو مکا مارا اور ایک مکے مین کام اسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسی کے پاس کہ بندہ خاص خدا
کا ہی اور رسول اسکا اور روحانی ہی کہ نہ مادہ جسمانی سے قدرت خدا سے پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ کو جلا دیتا تھا اور کلمہ اسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ
سے فرمایا پس آوینگے عیسی کے پاس پس کہینگے عیسی مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف ح اور حضرت عیسی نے کچھ عذر بیان نہ کیا اور گناہ اپنا ذکر نہ کیا لکھا ہی علما
نے کہ شاید کہ توقف حضرت عیسی کا بسبب شرمندگی کے ہوا کہ تہمت اور افترا نصاری سے انکے حق مین کہ انکو ابن اللہ کہتے تھے اور بعضے روایتون مین
کچھ مذکور بھی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین در آنے سے اس مقام مین اور جرأت کرنے سے اس کام پر عاجز اور قاصر
ہین کچھ احتیاج عذر کرنے کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بھی کیا سواے سید المرسلین اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الہی رکھتے ہین اور محبوب ہین العالمین
کے چنانچہ اسی لیے اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگے کہ ہم اہل اس کار کے نہین ہین سے اسکے کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس کہ ایک بندہ ہو کہ بخش دیے ہین خدا تعالی نے اُنکے اگلے پچھلے گناہ ف ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہون سے پس اس مغفرت کی کئی
طرح تاویل کی ہو علما نے اور اولی اُن تاویلون مین سے یہ ہو کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہو جناب باری کی طرف سے واسطے سید المرسلین کے نہ اسلئے کہ گناہ ہون اور
مغفرت ہو صاحب و مالک جب اپنے بندے خاص سے راضی اور خوش ہوتے ہین اور امتیاز اس بندہ کا اظہار کیا چاہتے ہین اور سرفراز کرتے ہین کہتے ہین کہ تجکو
بخشا جو کچھ کہ کیا تونے اور جو کچھ کہ کرے تو تیرے لیے معاف ہو اور تجھپر کچھ گرفت نہین اِقَالَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَاِذَا رَأَيْتُهٗ
وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَاُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ
ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُودُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَاِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي
مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَاُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ
فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُودُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَاِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ
مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَاُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى
مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ فرمایا حضرت نے پس آوینگے لوگ میرے پاس پس طلب کرونگا مین اذن اور آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ گھر اُسکے کے ف ع یعنے گھر ثواب
اُسکے کے کہ وہ جنت ہو کہا تورپشتی نے کہ مراد یہ ہو کہ اذن مانگینگے آپ اللہ تعالی سے یہ کہ داخل ہوؤن اس مقام مین کہ کسی کو وہان دخل نہین اور جو کوئی دعا و
سوال کرے اسمین قبول ہو اور نہین ہوتا درمیان کھڑے رہنے والے اُسکے کے اور درمیان رب اُسکے کے حجاب یعنے مقام محمود کہ اسکو مقام شفاعت کہتے ہین
اور حکمت حضرت کی نقل مکان کرنے مین یہ ہو کہ موقف جگہ سیاست کی ہو اور حق شفیع یہ ہو کہ مقام کرامت مین کھڑا ہو اسلیے اللہ تعالے یہ رہنمائی کریگا حضرت کو کہ
مقام خوف سے نقل کرین طرف کرامت کے اور اطمینان سے عرض حاجت کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا اللہ تعالے کے پاس پس جب دیکھونگا
مین اللہ تعالے کو گر ونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنے بسبب ڈر اور بزرگی اُسکی کے پس چھوڑیگا مجکو اللہ سجدے مین جس مدت تلک چاہیگا یہ کہ چھوڑے مجکو ف ع مسند احمد
مین ہو کہ حضرت سجدے مین رہینگے بقدر ایک جمعہ کے یعنے ہفتے کے جمعون یعنے ہفتون دنیا کے سے کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیہ مسلم ت پھر فرماویگا اللہ تعالے
کہ سر اُٹھا اے محمد اور کہ جو چاہے قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنے جسکی چاہے تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو کچھ چاہے تو دیا جاویگا فرمایا
حضرت نے پس اُٹھاؤنگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنے رب کی ساتھ تعریف وحمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالے وہ تعریف ف ع یعنے اُسی وقت
اور اب نہین جانتا ہون مین اُسکو اور اسی سبب سے اس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت کرنے والے کو چاہیے کہ اول حمد وثنا
شفاعت قبول کرنے والے کی کرے تا اُسکے قرب ورضا کا مشرف ہو اور ساتھ قبول شفاعت کے مستفید ہوت پھر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نے کہ
آیا ہو بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کے شروع کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطے میرے
ایک حد یعنے ف ع یعنے تعیین فرماویگا اللہ تعالی میرے لیے جماعت مخصوص کو گنہگارون مین سے واسطے شفاعت کے جیسے کہ بے نمازا اور زناکار اور شراب خوار
کے لیے مثلا حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی ہم نے سب بے نمازون کے حق مین پھر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارون کے حق مین اسی قیاس پر
اورون کو سمجھ لینا چاہیے ت پس نکلونگا مین یعنے درگاہ رب سے اور نکالونگا اُس جماعت کو آگ دوزخ سے اور داخل کراونگا انکو بہشت مین ف ع کہا
طیبی نے کہ اگر کہے تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہو اسپر کہ شفاعت چاہنے والے تو وہ تھے کہ روکے گئے ہونگے موقف مین اور فکرمند ہونگے بسبب اسکے اور
طلب کرینگے خلاصی اس کرب سے اور دلالت کرتا ہو یہ قول کہ نکالونگا مین اُنکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سے ہونگے پس کیا ہو وجہ جواب اسکا یہ ہو کہ مومن

ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگے ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ میں بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا حشر میں اور شفاعت طلب کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آپ خلاص کروا دینگے انکو اس حالت سے کہ گرفتار ہونگے اسمین اور داخل کرا دینگے انکو جنت میں بعد شروع کرینگے بعد اسکے شفاعت کرنی انکی کہ داخل ہونگے آگ مین جماعت جماعت کی جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ یہ کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہے کہ آپ نے ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اسی کی خلاصی پر اسلیے کہ سمجھی جاتی ہے اس سے خلاصی فرقہ دوسرے کی بطریق اولے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مراد آگ سے حبس اور گرمی سخت ہے کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنے سے خلاصی کروانا ہے اس سے اور یہ قول اگرچہ مجاز ہے لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہے اور اصل قصہ کی بہت مناسب اسلیے کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبری ہے کہ جسکو تعبیر کیا ہے مقام محمود اور لواء حمد و موجب فرمودہ حضرت کے آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہے خلاصی ہونے رکے رہنے اور کھڑے رہنے سے اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کے لیے اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کرینگے اور بعد اسکے حضرت اور اور انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کے لیے شفاعتیں متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا ابواب میں ہو چکا ہے ثم پھر آؤنگا میں دوبارہ بارگاہ رب کی طرف یعنے واسطے شفاعت اور حاجتوں کے پس اذن چاہونگا میں واسطے آنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا پاس رب کے پس جب دیکھونگا میں اس مکان کو اپنے یا رب کو ساتھ تنزیہ کے مکان سے اور تمام صفات حدوث سے گرونگا میں سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اٹھا تو اے محمد سر اپنا اور کہ سنا جاویگا یعنے قبول کیا جاویگا کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اٹھاؤنگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں رب اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالی اور پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا میں اور نکالونگا لوگوں کو آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا میں انکو بہشت میں پھر آؤنگا میں تیسری بار پس اذن مانگونگا میں در آنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا پاس پروردگار کے پس جب دیکھونگا میں گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اٹھا اے محمد سر اپنا اور کہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اٹھاؤنگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا میں پس نکالونگا انکو آگ سے اور داخل کرونگا انکو بہشت میں یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہے اسکو قرآن نے یعنے دوزخ کے نکلنے سے اس طرح کہ خبر دی ہے کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ میں اور یہی معنی ہیں قول راوی کے کہ انس کے نیچے ہے اور وہ قتادہ ہے تابعی جلیل القدر یعنے وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اسپر ہمیشہ رہنا دوزخ میں یعنے دلالت کی ہے قرآن نے اسکے خلود پر کہ وہ کفار ہیں پھر پڑھی آنحضرت نے یا انس نے یا قتادہ نے یعنے واسطے سند کے یہ آیۃ نزدیک ہے یہ کہ اٹھاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود میں کہ مراد مقام مذکور ہے جیسے کہ کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرت نے اور یہ ہے مقام محمود کہ وعدہ کیا ہے خدا تعالے نے اسکا پیغمبر صاحب تمہارے سے ف ع اس مقام کی صفت لفظ محمود کے سے یا تو اسلیے لائے کہ تعریف کریگا اسکی جو کوئی کہ حاضر ہوگا اسمین اور پہچانیگا اسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اسمین آنحضرت حق سبحانہ تعالے کی جیسے کہ حدیث سے معلوم ہوا اسلیے کہ تعریف کیے جاوینگے آنحضرت اس مقام میں زبان اولین و آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ماج الناس بعضہم فی بعض فیاتون آدم فیقولون اشفع الی ربک فیقول لست لہا ولکن علیکم بابراہیم فانہ خلیل الرحمن فیاتون ابراہیم فیقول لست لہا ولکن علیکم بموسی فانہ کلیم اللہ فیاتون موسی فیقول لست لہا ولکن علیکم بعیسی فانہ روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی فیقول لست لہا ولکن علیکم بمحمد فیاتونی فاقول انا لہا فاستاذن علی ربی فیوذن لی ویلہمنی محامد احمدہ بہا لا تحضرنی الان فاحمدہ بتلک المحامد واخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع

رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال انطلق فأخرج من كان في قلبه مثقال ذرة أو خردلة من إيمان فانطلق فأفعل
ثم أعود فأحمده بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال انطلق فأخرج من
كان في قلبه أدنى أدنى أدنى مثقال حبة خردل من إيمان فأخرجه من النار فانطلق فأفعل ثم أعود الرابعة فأحمده بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال
يا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب ائذن لي فيمن قال لا إله إلا الله قال ليس ذلك لك ولكن وعزتي وجلالي وكبريائي
وعظمتي لأخرجن منها من قال لا إله إلا الله (متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا مختلط او
مضطرب ہونگے لوگ بعضے انکے بعضوں میں یعنے کھلبلی پڑیگی اور آمد ورفت کرینگے اور متحیر ہونگے آپس میں پس آوینگے آدم کے پاس اور کہینگے کہ شفاعت کرو
طرف پروردگار اپنے کے یعنے تاکہ حکم کرے حساب کا پھر خبر دے ساتھ ثواب کے یا عذاب کے پس کہینگے آدم کہ نہیں ہوں میں اہل اور قابل واسطے شفاعت
کے ولیکن لازم ہے کہ جاؤ ابراہیم کے پاس اسلیئے کہ وہ دوست خدا کے ہیں پس آوینگے ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ کہ نہیں ہوں میں لائق واسطے شفاعت
کے ولیکن لازم ہے تم پر جانا موسیٰ کے پاس اسلیئے کہ وہ کلام کرنے والے ہیں اللہ تعالے سے بے واسطہ پس آوینگے لوگ موسیٰ کے پاس پس کہینگے وہ نہیں ہیں میں اہل
اسکا ولیکن لازم ہے تمکو جانا عیسےٰ کے پاس اسلیئے کہ وہ ہیں روح اللہ اور کلمہ اسکا پس آوینگے عیسےٰ کے پاس پس کہینگے وہ نہیں ہیں میں اہل اسکا ولیکن لازم ہے تم پر جانا
محمد کے پاس پس حضرت فرماتے ہیں کہ آوینگے وہ میرے پاس پس کہونگا میں کہ میں ہوں اہل اسکا یہ میرا ہی کام ہے کسی سے نہیں ہوگا پس اذن مانگونگا میں در انکا
پروردگار کے پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنے میرے دل میں ڈالیگا اللہ تعالے طرح طرح کی حمدیں کہ حمد کرونگا میں اسکو ساتھ ان حمدوں کے
یعنے اس وقت نہیں حاضر مجکو اب یعنے اس طرح کی حمدیں پس حمد کرونگا میں اسکی ساتھ ان حمدوں کے اور گرونگا میں واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا
پس کہا جاویگا اے محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت قبول کیجاویگی پس کہونگا میں یعنے بعد سر اٹھانے کے
یا سجدے میں اے رب میرے بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہوں میں اپنی امت کی اپنی امت کی پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے
دل میں مقدار جو کے ایمان سے ف؎ اختلاف کیا ہے علمانے اسکی تاویل میں موافق اختلاف اپنے کے اصل ایمان میں اور تاویل مستقیم یہ ہے کہ مراد جو ساتھ
اس مقدار جو اور ذرہ اور دانے رائی کے غیر اس چیز کے کہ وہ حقیقت ایمان ہے قسم خیرات سے اور وہ وہ ہے کہ پایا جاوے دلوں میں قسم ثمرات ایمان سے اور تجلیات
ایقان سے اور لمعات عرفان سے اسلیئے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی اور ایسا ہی ہے اقرار لسانی نہیں داخل ہوتی ہے ان میں تجزی اور تبعیض اور
نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اس چیز کے کہ اسپر محقق ہیں اور حمل کیا ہے انہوں نے اس چیز کو کہ کہا ہے غیر انکے نے اوپر اختلاف لفظی اور نزاع صوری کے ت پس
جاؤنگا میں پس کرونگا میں جو کچھ کہ کہا پروردگار نے یعنے نکالونگا انکو کہ جنکے دل میں مقدار جو کے ایمان ہوگا پھر آؤنگا میں اور تعریف کرونگا اللہ تعالے کی ساتھ ان
تعریفوں کے کہ الہام کریگا پھر منہہ کے بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا اے محمد اٹھا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ کچھ چاہے دیا جاویگا تو اسکو اور
شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا میں اے پروردگار میرے بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دل میں مقدار ذرہ کے
یا رائی کے ایمان سے پس جاؤنگا میں اور نکالونگا میں پھر آؤنگا میں اور حمد کرونگا میں اللہ کی ساتھ انھیں حمدوں کے پھر گرونگا میں واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا
پس کہا جاویگا اے محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا میں اے رب میرے
بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دلمیں ادنی ادنی ادنی مقدار دانہ رائی کے ایمان سے ف؎ اسمیں کمال مبالغہ
اور نہایت فضل وکرم ہے ت پھر جاؤنگا میں پس نکالونگا پھر آؤنگا میں چوتھی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتھ انھیں تعریفوں کے پھر گرونگا میں واسطے
اسکے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا اے محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہے دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری

پس کہونگا مین اے رب میرے حکم دے مجھکو واسطے شفاعت اُسکی کے کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ ف ح یعنے کوئی نیکی زیادہ اس سے نہ رکھتا ہوگا اور ملا علی نے کہا یعنے اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کے پس یہ جملہ عمل زائد اُسکے سے ہوگا اور اللہ ضایع نہین کرتا اجر اسکا کہ اچھا کرے عمل اور بسبب مطلق ہونے حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کے امیدوار اسکا ہو کہ یہ شامل ہے داخل ہونے اسکے کو اول یا آخر کہا طیبی نے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو کہا ہے مقدار جو اور رائی کے وہ غیر ہے اس ایمان کے کہ تعبیر کیا ہے اُسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہے کہ پایا جاتا ہے دلمین ثمرات ایمان سے ت فرماویگا اللہ تعالے نہین ہے یہ تیرے لیے ف ح یعنے نہین ہے نکالنا اُس سے اُس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیرے اگرچہ ہے انہین تیرے سپرد جگہ شفاعت کی یا نہین کرینگے ہم یہ بسبب تیرے بلکہ کرینگے اسلیے کہ ہم احق ہین اسکے کہ کرین ہم اُسکو از راہ کرم و تفضل کے پھر بیان کیا ساتھ اس حدیث کے کہ امر بیچ نکالنے اُس شخص کے کہ نہین کی ہے بھلائی کبھی آگ سے خارج ہے حد شفاعت سے بلکہ وہ منسوب و سپرد ہے طرف محض کرم کے اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگے آتی ہے اسعد الناس الخ بنا بر معنے اوق کے تو ظاہر ہے اسلیے کہ نکالیگا اُنکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایسے بنا بر معنے دوسرے کے پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سے حدیث اول مین یعنے اس حدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ہین اپنے انبیا پر لیکن مستحق ہوئے آگ کے اور دوسری حدیث مین یعنے جو آگے آتی ہے اسعد الناس الخ حضرت کی امت کے لوگ مراد ہین اُن لوگون مین سے کہ خلط کیے عمل صالح ساتھ عمل برون کے ت و لیکن قسم ہے اپنے عزت و جلال اور بزرگی ذاتی و صفاتی کی البتہ نکالونگا مین اُس سے اُس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری) م اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگون مین ساتھ شفاعت میری کے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنے سے یا فرمایا بجاے من قلبہ کے من نفسہ نقل کی یہ بخاری نے ف یہ شک راوی ہے بہر تقدیر یہ تاکید ہے جیسے کہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھ سے دیکھا یا کان سے سنا اسلیے کہ اخلاص تہ دل سے ہوتا ہے اور جگہ اُسکی دل ہی ہے نہ اور کچھ اور لفظ اسعد یہان یعنے سعید کے ہے اسلیے کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہین ہے اہل توحید سے یا مراد من قال سے وہ شخص ہے کہ نہو اُسکے لیے عمل کہ مستحق ہو بسبب اُسکے رحمت کا اور لائق ہو بسبب اُسکے خلاص ہونیکا آگ سے اسلیے کہ اُسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اُسکو (وعنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العالمین وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون آدم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال فانطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی احد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وہم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وہجر متفق علیہ) اور روایت ہے اُسی ابو ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کے گوشت دست کا اور تھا گوشت دست کا کہ پسند آتا تھا حضرت کو پس کھایا اُسمین سے دانت سے نوچ نوچ کر پھر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیون کا یعنے سب کا جنس انبیا وغیرہ سے دن قیامت کے ف ع یا بین حیثیت کہ سب محتاج ہونگے میری شفاعت کے اُس دن بسبب توقیر و عزت میری کے نزدیک اللہ تعالے کے پس جب مضطر ہو وینگے تو آوینگے میرے پاس طلب شفاعت کے لیے اور مؤید ہے اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ت وہ دن کہ کھڑے ہو وینگے لوگ واسطے حکم پروردگار عالمین کے اور بہت نزدیک ہوگا آفتاب یعنے لوگون کے سرون سے پس پہونچیگی لوگون کو بسبب غم و فکر شدید کے کہ حاصل ہوگی اُنکو سبب سے اور نزدیکی آفتاب سے ایسی حالت کہ نہین طاقت رکھینگے یعنے صبر کرنے کی اُسپر پس کہینگے لوگ آپسمین کیا نہین دیکھتے تم یعنے نہین فکر ہو تمکو

اس شخص کو کہ سفارش کرے تمہاری نزدیک پروردگار تمہارے کے یعنے تاکہ چھڑاوے تمکو اس فکر وغم سے پس آوینگے حضرت آدم کے پاس اور ذکر کی راوی
نے یا آنحضرت نے تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سے جا کر التماس شفاعت کرینگے اور وہ جواب دینگے کہ ہم قدرت نہین رکھتے
اسکی اور کہا آنحضرت نے بعد اسکے ذکر کرینگے پس جاؤنگا مین لوگون مین سے اور آؤنگا نیچے عرش کے ف ع اور انس سے جو حدیث اوپر گذری اسمین ہے کہ مین
اپنے رب کے گھر مین آؤنگا تطبیق اسمین اور اسمین یہ ہے کہ گھر اسکا جنت ہے اور جنت نیچے عرش کے ہے ت پس گرونگا مین زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنے پروردگار
کو پھر کھولیگا یعنے الہام کریگا اللہ تعالے مجکو اپنی تعریفون اور ثنا نیک سے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ کھولی کسی پر پہلے میرے بلکہ مجھپر بھی پہلے اسوقت کے جیسے کہ
حدیث سابق سے ظاہر ہوتا ہے پھر فرماویگا اللہ تعالے اے محمد اٹھا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اٹھاؤنگا مین سر
اپنا اور کہونگا بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے رب ف ع تین بار کہنا تاکید ومبالغہ کے لیے ہے یا اشارہ ہے طرف
طبقات گنہگارون کے ت پس کہا جاویگا اے محمد داخل کر اپنی امت مین سے ان لوگون کو کہ نہین ہے حساب اُنپر یعنے نہین لیا جاویگا ان سے حساب اور بیحساب
بہشت مین داخل کیے جاوینگے دروازے جانب دست راست سے بہشت کے دروازون مین سے اور وہ شریک ہونگے لوگون کے سوائے اس دروازہ کے
اور دروازون مین کہ اور جانب مین ہین ف ع یعنے ازراہ عنایت کے داہنی طرف کا دروازہ مخصوص انھین کے لیے ہے اور کسی کو اس مین دخل نہین اور باقی
دروازے مشترک ہین انمین اور غیر انکے مین کچھ ممانعت نہین انکو انمین سے جانے کی بھی ت پھر فرمایا آنحضرت نے قسم اس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اسکے
دست قدرت مین ہے تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازے کے دروازون جنت کے سے مانند اس مسافت کے ہے کہ درمیان مکہ اور ہجر کے
ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ہجر ساتھ زبر ہ اور جیم کے نام ایک قریہ کا ہے قریون بحرین کے سے اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہے کہ مسافت
انکے دروازے کی دو جانبون مین اسقدر ہے اور مراد تحدید وتعیین نہین ہے بلکہ یہ تخمینا فرمایا لوگون کو سمجھانے کے لیے اور حقیقت حال اور ہی کچھ ہے وعن
حذيفة في حديث الشفاعة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وترسل الامانة والرحم فتقومان جنبتي الصراط يمينا وشمالا رواه مسلم اور روایت ہے
حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بھیجی جاویگی امانت اور ناتا پس کھڑے ہونگے دونون طرف پل صراط کے
داہنے اور بائین نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون کی ہے اور رحم کہ قرابت ولادت ہے یہ دونون بسبب عظیم القدر اور
معتنم بالشان ہونے کے کہ رعایت انکے حق کی کرنی بندون کو لازم ہے صورت بنکر آوینگے واسطے امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنے والے اور قطع رحم کرنے والے
کے یعنے جھگڑینگے اس شخص سے کہ جسنے ضایع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے انکی برائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتے کا
ادا کیا ہوگا انکی طرف سے جھگڑینگے اور گواہی دینگے انکی بھلائی پر تاکہ متنبہ ہوجاوے ہر ایک انمین سے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے رعایت کرنی حق انکی
دونون کی اور اہتمام کرنے انکے کی وعن عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم تلا قول الله تعالى في ابراهيم رب انهن اضللن كثيرا من الناس
فمن تبعني فانه مني وقال عيسى ان تعذبهم فانهم عبادك فرفع يديه فقال اللهم امتي امتي وبكى فقال الله تعالى يا جبريل اذهب الى محمد وربك اعلم فسله ما
يبكيه فاتاه جبريل فسأله فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قال فقال الله يا جبريل اذهب الى محمد فقل انا سنرضيك في امتك ولا نسوءك
رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیہ بیچ بیان عرض ابراہیم کے کہ کہا اے پروردگار تعالے میرے
ان بتون نے گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سے یعنے ہوئے سبب بہتون کی گمراہی کے پس جسنے کہ پیروی کی میری کی معنے توحید اور اخلاص اور توکل مین پس
وہ مجھسے ہے ف ع یعنے میرے تابعین سے ہے اور بقیہ آیہ یہ ہے ومن عصاني فانك غفور رحيم ت اور پڑھا آنحضرت نے قول حضرت عیسے کا کہ اپنی امت کے
حق مین اللہ تعالے سے عرض کیا کہ اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین ف ع یعنے کچھ چارہ نہین رکھتے اور کوئی نہین روک سکتا اور آگے اسکے یہ ہے

وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنے تجھپر کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہے اور حکم کرتا جو چاہتا ہے کوئی تیرے حکم کو پیچھے نہین ڈال سکتا اور حکیم ہے کہ رکھتا ہے ہر چیز کو
اپنی اپنی جگہ اور حاصل بیان یہ ہے کہ آنحضرت نے شفاعت دو نبیون کی کہ اپنی امت کے حق مین یاد فرماکر اپنی امت کو یاد کیا اور وقت کی اور شفاعت
چاہی اور دعا کی جیسے کہ کہا ہے پس اٹھائے آنحضرت نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا بخش میری امت کو رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا
اللہ تعالے نے اے جبرئیل جا تو طرف محمد کے حالانکہ پروردگار تیرا اے جبرئیل دانا تر ہے احتیاج پوچھنے کی نہین رکھتا ولیکن باوجود اسکے واسطے ظاہر کرنے
کرم وعنایت اپنی کے پوچھتا ہے پس پوچھ تو محمد سے کہ کس چیز نے رولایا اسکو پس آئے آنحضرت کے پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس
خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس چیز کے کہ کہا یعنے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی سبب رونے سے کہ وہ خوف ہے واسطے امت اپنی
کے پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالے نے واسطے جبرئیل کے کہ جا تو طرف محمد کے پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہے کہ راضی
کر دینگے تجھکو بیچ حق امت تیری کے اور دلگیر اور غمگین نکرینگے تجھکو اس باب مین نقل کی ہے مسلم نے ف ح روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ مین ہرگز راضی
نہین ہونگا جب تک کہ ایک ایک کو میری امتون مین سے نہین بخشے گا اب امتی اُنکا ہونا چاہیے اور عقیدہ ایمان کا اُنکے ساتھ درست کرنا چاہیے مشکل
کہ یہ ہے اور کچھ نہین بیت خاک او باش بادشاہی کن یا آئی او باش ہر چہ خواہی کن اس حدیث مین طرح طرح کے فائدے مین ایک تو بیان ہے کمال شفقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا انکی درستی امور مین اور دوسرے بشارت عظمی ہے اس امت مرحومہ کے لیے بموجب وعدہ الٰہی کے
کہ راضی کر دینگے ہم تجھکو اور تیسرے بیان ہے آنحضرت کے عظیم المرتبہ ہونے کا (وعن) ابی سعید الخدری ان ناسا قالوا یا رسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیمۃ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس بالظھیرۃ صحوا لیس معھا سحاب وھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر صحوا لیس فیھا
سحاب قالوا لا یا رسول اللہ قال ما تضارون فی رؤیۃ اللہ یوم القیمۃ الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما اذا کان یوم القیمۃ اذن مؤذن لیتبع کل امۃ ما کانت
تعبد فلا یبقی احد کان یعبد غیر اللہ من الاصنام والانصاب الا یتساقطون فی النار حتی اذا لم یبق الا من کان یعبد اللہ من بر وفاجر اتاھم رب العلمین
قال فما ذا تنتظرون تتبع کل امۃ ما کانت تعبد قالوا یا ربنا فارقنا الناس فی الدنیا افقر ما کنا الیھم ولم نصاحبھم وفی روایۃ ابی ھریرۃ فیقولون ھذا مکاننا حتی یاتینا
ربنا فاذا جاء ربنا عرفناہ وفی روایۃ ابی سعید فیقول ھل بینکم وبینہ آیۃ تعرفونہ فیقولون نعم فیکشف عن ساق فلا یبقی من کان یسجد للہ تعالے من تلقاء
نفسہ الا اذن اللہ لہ بالسجود ولا یبقی من کان یسجد اتقاء وریاء الا جعل اللہ ظھرہ طبقۃ واحدۃ کلما اراد ان یسجد خر علی قفاہ اور روایت ہے ابو سعید
خدری سے کہ تحقیق کتنے ایک آدمیون نے کہا یا رسول اللہ دیکھینگے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہان دیکھوگے
فـ شیخ ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالے کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مردون اور عورتون مین سے یہانتک کہ کہا ہے بعضون
نے کہ منافقون اور کافرون کو بھی ہوگی پھر محجوب ہوجاینگے بعد اسکے تاکہ ہو اُنپر حسرت اور اسمین بحث ہے بسبب قول اللہ تعالے کے کلا انہم عن ربہم یومئذ
لمحجوبون کہا سیوطی نے اور اوپر رویت جنت مین پس اجماع ہے اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون اور صدیقون کو ہر امت مین سے اور مومن
مردون کو بشر اس امت کے کو سے اور اس امت کی عورتون کی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگی اور دوسرا یہ کہ دیکھینگی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی
مثل ایام عیدون کے مین نا او دو نہین کاور فرشتون کے حق مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگے اپنے رب کو اور دوسرا یہ کہ دیکھینگے اُنکو اور جنات کے
دیکھنے مین بھی خلاف ہے بعد ازان واسطے تحقیق اور اثبات رویت کے فرمایا کیا ضرر پہونچایا جاتا ہے تم بیچ دیکھنے آفتاب کے وقت دوپہر کھلی ہوئی کے
کہ نہو اسمین ابر اور کیا ضرر پہونچایا جاتا ہے بیچ دیکھنے چاند چودھوین رات کھلی ہوئی کے کہ نہو اسمین ابر کہا لوگون نے نہ یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہونچایا
جاوے گے تم بیچ دیکھنے اللہ تعالے کے دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہونچایا جاتا ہے تم بیچ دیکھنے ایک کے ان دونون مین سے یعنی آفتاب وماہتاب کے

آفتاب وچاند کے دیکھنے مین قطعاً ضرر نہین پس جانو کہ وہان بھی ضرر نہین پہونچائے جاوینگے اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے یعنے اگر ہو بیچ دیکھنے ایک کے ان دونون مین سے ضرر تو البتہ اللہ تعالے کے دیکھنے مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہوویگا اور لکھا ہے علمائے کہ یہ رویت کہ یہان مذکور ہے غیر اس رویت کی ہے کہ نصیب مومنون کے ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہے حق تعالے کی طرف سے تا واقع ہو بسبب اسکے تمیز درمیان انکے کہ عبادت کی ہے خدا کی اور درمیان انکے کہ عبادت کی ہے بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندون کا جاری ہے اُس جگہ مین بھی تا وقت فارغ ہونے کے حساب سے اور واقع ہونے جزا کے قسم ثواب وعقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہے لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسے کہ دنیا گھر امتحان کا ہے اور کبھی واقع ہوتی ہے اسمین بھی جزا جیسے کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنے والا چاہیے کہ پیچھے جاوے ہر گروہ اس چیز کے کہ عبادت کرتا تھا اسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوی کہ عبادت کرتا تھا ماسوی اللہ کے جیسے کہ بتون اور انصاب کو ف ع انصاب جمع نصب کی ہے اور نصب اس پتھر کو کہتے ہین کہ برپا کیا جاوے اور عبادت کیا جاوے اور ذبح کیا جاوے اُسپر بقصد تقرب وطاعت کے اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوے اور اعتقاد کیجاوے تعظیم اسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہے ت مگر کہ گرینگے دوزخ مین ف یعنے اسلیے کہ انصاب اور بت دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکے ساتھ پوجنے والے انکے بھی ڈالے جاوینگے ت یہان تک کہ نہ باقی رہینگے مگر وہ کہ بندگی کرتے تھے اللہ کی نیکون مین سے اور بدون مین سے آویگا انکے پاس پروردگار عالمون کا ف ع اور تجلی کریگا انپر ساتھ قرب کے اور حقیقت مین آنا صفات حق سے ہے کہ اسناد کیا ہے اپنی ذات کی طرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہے اور اعتقاد رکھتے ہین ہم اسکا نہ اسکے کہ جانین کیفیت اسکی اور منزہ جانتے ہین اسکو حرکت وانتقال سے کہ آنے مین ہوتا ہے جیسے کہ حکم تمام متشابہات کا ہے یا یہ معنے ہین کہ آویگا فرشتہ اسکے فرشتون مین سے یا آویگا انکے پاس حکم اسکا جیسے کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے ت فرماویگا اللہ تعالے انکو کس لیے منتظر ہو ہر جماعت پیچھے چلی جاتی ہے اُس چیز کے کہ عبادت کرتے تھے اسکی یعنے تم کیون نہین جاتے عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنے لوگون سے دنیا مین یعنے جو کہ پوجتے تھے غیر اللہ کو کہ انسے جدائی کر رکھی تھی ہمنے دنیا مین اس حالت مین کہ بہت محتاج تھے طرف انکے اور نہ صحبت رکھی ہمنے ساتھ انکے ف ع اور نہ متابعت کی انکی بلکہ مقابلہ کرتے رہے انکا اور لڑتے رہے انسے اور انقطاع رکھا انسے تیری خوشی کے لیے پس اب کیونکر متابعت کرین انکی حالانکہ بے پروا ہین ہم انسے اور وہ اور جھوٹے انکے سب دوزخ مین ہین ش اور بیچ روایت ابی ہریرہ کے یون آیا ہے کہ پس کہینگے وہ عبادت کرنے والے حق کے یہ ہے جگہ ہماری اور نہین جانے کے ہم یہان تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا یعنے تجلی کرے ہمپر ایسی وجہ کہ پہچانین ہم اسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنے اس صفت پر کہ پہچانا ہمنے اسکو کہ وہ منزہ ہے صورت سے اور کمیت سے اور کیفیت سے اور جہت سے اور مانند اسکے سے پہچانینگے ہم اسکو یعنے حق پہچاننے کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کے یون آیا ہے کہ پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا ہے درمیان تمہارے اور درمیان پروردگار کے نشانی کہ پہچانو تم اسکو ف ع یعنے اُس نشانی سے اور وہ معرفت اور محبت ہے کہ جو نتیجہ توحید کا اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہے ت پس کہینگے وہ کہ ہان ہے نشانی پس کھولا جاویگا پنڈلی سے ف ع کہا بعضون نے کہ معنے پنڈلی کھلنے کے جاتا رہنا خوف وہول کا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد نور عظیم ہے یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہے کہ توقف کرین اور کچھ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنے اور مراد کو سپرد علم حق کے کرین ت پس باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کو یعنے دنیا مین جانب نفس اپنے سے یعنے باخلاص نہ واسطے دکھانے خلق کے اور ملاحظہ انکے کے اور خوف تلوار انکے کے مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالے اسکو سجدے کا اور میسر کریگا اسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا واسطے بچنے کے تلوار سے اور لوگون کے ڈر سے اور دکھانے کے لیے مگر کہ کردیگا اللہ تعالے پشت اسکی ایک تختہ یعنے جوڑ ہڈیون کے نہین رہنے کے کہ جس سے جھک سکے اور سجدہ کرے بلکہ یکسان مانند تختہ کے ہوجاینگے جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف ب کہا نووی نے کہ اس حدیث سے وہم جاتا ہے کہ منافقین بھی دیکھینگے اللہ تعالے کو آخرت مین اور یہ باطل ہے اسلیے کہ منافقین ہے تصریح اوپر انکے نہ دیکھنے کی بلکہ اسمین یہ ہے کہ وہ جماعت کہ اسمین منافقین اور مومنین ہونگے دیکھینگے اللہ تعالے کو بہر امتحان کریگا سجدہ کرینگے جو شخص کہ مخلص ہو

سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہیں کر سکیگا اور پیٹھ مین دولت کرتا ہو اسپر منافق دیکھیگا اللہ تعالیٰ کو ثم یضرب الجسر علی جہنم وتحل الشفاعۃ ویقولون اللہم
سلم سلم فیمر المؤمنون کطرف العین وکالبرق وکالریح وکالطیر وکاجاوید الخیل والرکاب فناج مسلم ومخدوش مرسل ومکدوس فی نار جہنم حتی اذا خلص المؤمنون
من النار فوالذی نفسی بیدہ ما من احد منکم باشد مناشدۃ فی الحق قد تبین لکم من المؤمنین للہ یوم القیامۃ لاخوانہم الذین فی النار یقولون ربنا کانوا یصومون
معنا ویصلون ویحجون فیقال لہم اخرجوا من عرفتم فتحرم صورہم علی النار فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقولون ربنا ما بقی فیہا احد ممن امرتنا بہ فیقول ارجعوا فمن وجدتم
فی قلبہ مثقال دینار من خیر فاخرجوہ فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقول ارجعوا فمن وجدتم فی قلبہ مثقال نصف دینار من خیر فاخرجوہ فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقول ارجعوا
فمن وجدتم فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر فاخرجوہ فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقولون ربنا لم نذر فیہا خیرا فیقول اللہ شفعت الملائکۃ وشفع النبیون وشفع المؤمنون
ولم یبق الا ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ من النار فیخرج منہا قوما لم یعملوا خیرا قط قد عادوا حمما فیلقیہم فی نہر فی افواہ الجنۃ یقال لہ نہر الحیوۃ فیخرجون کما تخرج الحبۃ
فی حمیل السیل فیخرجون کاللؤلؤ فی رقابہم الخواتم فیقول اہل الجنۃ ہؤلاء عتقاء الرحمن ادخلہم الجنۃ بغیر عمل عملوہ ولا خیر قدموہ فیقال لہم لکم ما رأیتم ومثلہ معہ
متفق علیہ۔ پھر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنے بہشت و دوزخ کے بیچون بیچ اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اسکا اور کہینگے یعنے انبیاء بہت
کہنے کے واسطے طلب استقامت اور سلامتی انکی کے جیسے کہ حدیث ابو ہریرہ مین کہ بعد اسکے ہے صحیح آیا ہو یا الٰہی سلامتی سے گذار انکو سلامتی سے گذار انکو پل
سے یا دوزخ مین گرنے سے پس گذرینگے مسلمان اوپر صراط کے طرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کے دین شریعت پر کہ حقیقت مین پل مثال صراط مستقیم
شریعت کی ہو کہ باریکتر شمشیر سے ہو اور چلنا اسپر دشوار ہو لیکن روشن ہین اور اسی معنی مین کہا گیا ہو بیت پس کار غریب است عجب مشکل و آسان ہو پل
جسر صراط امت ایسی روشن و باریک بات پس گذرینگے بعضے مومن مانند جھپکنے آنکھ کے اور بعضے مانند بجلی کے کہ آسمان مین چمکے اور بعضے مانند ہوا کے
اور بعضے مانند پرندون کے اور بعضے مانند گھوڑون تیز روش رفتار کے اور بعضے مانند اونٹون کے پس مسلمان نجات پانے والے اور سلامتی
دیے گئے ہونگے آگ دوزخ سے یعنے صراط سے گذر جاوینگے اور نہیں پہنچیگا انکو کچھ ضرر اور بعضے وہ ہونگے کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے
دوزخ سے گذرتے یعنے بعد عذاب کے نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے جاوینگے آنکڑون سے پیچھے چھوڑ دیے جاوینگے طرف دوزخ کے وہ گنہگار ایمان والے
ہونگے اور قول آپکا مرسل یعنے چھوڑے جاوینگے قید و طوق سے وہ زخمی بعد اسکے کہ عذاب کیے جاوینگے ایک مدت تک اور بعضے پارہ پارہ کیے جاوینگے اور
دھکیلے اور ہانکے جاوینگے آگ مین دوزخ کی انتہا مکدوش شین معجمہ سے ہو اور مکدوس سین مہملہ سے بھی روایت ہو ساتھ اسی معنی کے اور مکدوس ساتھ سین مہملہ کے اور
کاف اور جزم ہے کے اور زیر دال کے بھی آیا ہو یعنے باندھ کر قید مین کرکے اور جمع کرکے ایک دوسرے پر ڈالے جاوینگے دوزخ مین سب یہان تک کہ جب
خلاص ہو مومن ہونگے آگ سے غرض یہ ہو یعنے چھوٹنے سے اسمین پس یہ غایۃ ہو واسطے گذرنے بعض کے مراد پہ ہے اور واسطے گرنے بعض کے دوزخ مین اور
کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہو مکدوش فی نار جہنم کی یعنے باقی رہینگے مکدوش دوزخ مین یہان تک کہ خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونیکے بقدر گناہون اپنے کے
یا کسی کی شفاعت سے یا فضل سے اللہ سبحانہ کے اور بیان سے معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب کیے دوزخ مین نہ رہینگے بلکہ نکلینگے آخر کو انکے سے مومن شفاعت کرینگے
اور دون کی اور جو دوزخ سے نہیں نکلے ہین بسبب کثرت گناہون کے اور مبالغہ کرینگے سوال کرنے مین اور علاوہ ساتھ نکالنے انکے کے جیسے کہ فرمایا ہو
پس قسم ہو اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہو کہ نہیں ہو کوئی تم مین سے سخت تر ازروے طلب اور سوال کرنے کے بیچ حق کے کہ تحقیق ظاہر ہوا واسطے
تمہارے جیسے کہ مومنون سے بیچ طلب اور سوال کرنے اور جھگڑینگے خدا تعالیٰ سے روز قیامت کے اپنے بھائیون کے لیے کہ آگ دوزخ مین ہین قسم
یعنے تم مین کی طرح حق مین کہ ظاہر و ثابت ہو اور روشن ہو کسی طرح مطالبہ اور مبالغہ کی کوشش و مبالغہ کرتے ہو مومن بیچ شفاعت کرنے بھائیون اپنی کے کہ دوزخ مین ہین
[illegible] نہ کر سکتے کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کرینگے جناب حق تعالیٰ سے زیادہ تر اس سے کہ کہینگے کہ یہ مومن ہماری [illegible]

تھے یہ روزہ رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے یعنے ہماری سی نماز اور حج کرتے یعنے ہمارے طریق پر پس کہا جاویگا انکو کہ نکالو اُن شخصوں کو کہ پہچانتے ہو تم یعنے ساتھ اوصاف مذکورہ کے پس حرام کیجاویگی صورتین انکی آگ پر ف ع یعنے منع کیا جاویگا تغیر انکی صورتون کا آگ پر ساتھ جلا دینے یا سیاہ کر دینے کے ایسا کہ وہ پہچانے جاوین منھ انکے حاصل یہ کہ منھ انکے نہ جلینگے اور نہ سیاہ ہونگے پس پہچانینگے انکو مومن شفاعت کرنیوالے انکی علامتون سے ت پس نکالینگے بہت سی خلق کو اُس سے پھر کہینگے اے پروردگار ہمارے باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اُن لوگون مین سے کہ حکم کیا تو نے ہمکو نکالنے کا کہ وہ اہل صیام اور صلوٰۃ اور حج مین پس فرماویگا اللہ تعالے پھر جاؤ پس جو شخص کہ پاؤ تم اُسکے دل مین مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو اُسکو ف ع مراد بھلائی سے ایک چیز زائد ہو نفس ایمان پر اسلیئے کہ نفس ایمان جسکو تصدیق کہتے ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہ تغیر جو ہے اُس چیز مین ہے کہ زائد ہے ایمان سے کہ وہ عمل صالح ہے یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرنی ہے مسکین پر یا خوف آلہی یا نیت صادقہ ت پس نکالینگے وہ بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالے کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اُسکے دل مین مقدار آدھی دینار کے ہو بھلائی سے پس نکالو اُسکو پس نکالینگے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اُسکے دل مین مقدار ذرہ کے ہے خیر سے پس نکالو اُسکو پس نکالینگے وہ بہت سی خلق کو پھر کہینگے وہ مومن اے پروردگار ہمارے نہ چھوڑا ہمنے آگ مین نیکی کو یعنے اہل نیکی سے اُس کسی کو کہ ادنی نیکی اور ذرہ اُس سے زیادہ اصل ایمان پر رکھتا تھا خواہ اعمال جوارح سے یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نے اور شفاعت کی پیغمبرون نے اور شفاعت کی مومنون نے اور شفاعت ان سب کی مخصوص تھی ساتھ اُن لوگون کے کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کے ہو زیادہ اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنے کوئی اُنمین سے کہ رحمت کرتا ہو کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنے وہ ذات پاک کہ رحمت اُسکی جاری ہے ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز کی مقابلہ مین اثر رحمت اُسکی کے ہیچ ہے پس لیویگا اللہ تعالے ایک مٹھی دوزخ والون سے پس نکالیگا دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہین کی کوئی بھلائی کبھی ف ع یعنے بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نے کہ یہ لوگ وہ ہونگے کہ نرا ایمان رکھتے ہونگے اور نہین اذن دیا جاویگا انکی شفاعت کا ت وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تھی دوزخ مین مانند کوئلون کے پس ڈالیگا انکو اللہ تعالے بیچ نہر کے کہ ہوگی جنت کے دروازون پر کہا جاویگا اُسکو نہر الحیات پس نکلینگے تر و تازہ جیسے کہ نکلتا ہے یعنے اوگتا ہے دانہ گھانس کا بیچ کوڑے کرکٹ کے کہ رو بر و آجاتا ہے یعنے جیسے جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہے ویسے ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلینگے پس نکلینگے مانند موتی کے پاک صاف و روشن انکی گردنون مین مہرین اور علامتین ہونگی یعنے تاکہ متمیز ہون اُنسے کہ بخشے گیے ہین واسطے عمل صالح کے کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نے کہ مراد مہرون سے یہان کچھ چیزین ہین سونے کی یا غیر اُسکے کہ لٹکائی جاویگی انکی گردنون مین تاکہ پہچانے جاوین اُنسے ت پس کہینگے اہل بہشت یعنے جبکہ دیکھینگے انکو اور ظاہر ہوگی انکے لیے یہ علامت یہ جماعت آزادی ہوئی خدائے مہربان کی ہے کہ داخل کیا ہے انکو بہشت مین بے سابقہ عمل کے کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کے یعنے عمل باطن کے کہ آگے بھیجا ہو اُسکو پس کہا جاویگا انکو کہ تمہارے لیے ہے وہ چیز کہ دیکھی تمنے یعنے مقدار پہونچنے نظر کے جنت سے اور مانند اُسکے یا تمہارے لیے ہے جو کچھ کہ دیکھا تمنے انعام و اکرام نہیان کا اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے قسم جور و قصور سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَہْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَہَرِ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّہَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین فرماویگا اللہ تعالے یعنے انبیا کو یا اور شفیعون کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسے کہ صریح آیا ہے روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہو اُسکے دل مین برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اُسکو ف ع یعنے آگ سے کہا بعضون نے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سے ہونگے وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سے ایمان پر نہ کافر جیسے کہ وہم جاتا ہے ظاہر عبارت سے وہان پس یہ مخالف ہے اجماع کے ت نہیں نکالے جاوینگے اس حال مین کہ تحقیق جل گئے ہونگے مانند کوئلے کے پس ڈالے جاوینگے نہر حیوۃ مین پس اوگینگے یعنے تر و تازہ ہو جاوینگے جیسے کہ اوگتا ہے دانہ گھانس کا بیچ کوڑے کرکٹ کیا نہین دیکھتے ہو

تحقیق دانہ گھانس کا نکلتا ہو زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ ان الناس قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ فذکر معنی
حدیث ابی سعید غیر کشف الساق وقال یضرب الصراط بین ظہرانی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللھم
سلم سلم وفی جہنم کلالیب مثل شوک السعدان لا یعلم قدر عظمہا الا اللہ تخطف الناس باعمالہم فمنہم من یوبق بعملہ ومنہم من یخردل ثم ینجو حتی اذا فرغ اللہ
من القضاء بین عبادہ واراد ان یخرج من النار من اراد ان یخرجہ ممن کان یشہد ان لا الہ الا اللہ امر الملئکۃ ان یخرجوا من کان یعبد اللہ فیخرجونہم ویعرفونہم
بآثار السجود وحرم اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود فکل ابن آدم تاکلہ النار الا اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیہم ماء الحیوۃ فینبتون کما
تنبت الحبۃ فی حمیل السیل) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو دن قیامت کے پس ذکر کیے ابو ہریرہ
نے معنے حدیث ابو سعید خدری کے کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون مین اختلاف ہے سوائے ذکر کھولنے پنڈلی کے کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین نہین ہے اور کہا آنحضرت نے یا
ابو ہریرہ نے بطریق مرفوع کے یعنے بجائے اسکے کہ حدیث ابی سعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہ عبارت کہ اسی کے معنے مین ہے کھڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کے پس ہونگا مین اول اُن شخصون کا کہ گذرینگے رسولون مین سے ساتھ امت اپنی کے اور کلام نہین کریگا اور مجال کلام کرنے کی نہین رکھنے کا اسدن یعنے
اس مقام مین کوئی سوائے رسولون کے اور کلام پیغمبرون کا اسدن یہ ہوگا یا الٰہی سالم رکھ سالم رکھ اور دوزخ مین یعنے اسکی طرفون مین آنکڑے ہونگے مانند کانٹے سعدان
کے کہ نام ایک گھانس خاردار کا ہے نہین جانتا مقدار اسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سے اوچک لے لوگون کو بسبب برے عملون انکے کے پس بعضے انمین سے وہ
ہونگے کہ ہلاک کیے جاوینگے بسبب عمل اپنے کے اور بعضے انمین سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے یعنے آنکڑون سے گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے اور زخمی ہونگے
اعضا انکے پھر نجات پاوینگے فوت یعنے آگ مین پڑنے سے پس کافر ہلاک ہوویگا اور نجات نہین پائیگا اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پھر نجات پاویگا
یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنے سے درمیان بندون اپنے کے یعنے ساتھ اس چیز کے کہ مستحق ہے ہر ایک جزا عمل اپنے کا اور چاہیگا کہ نکالے آگ سے
اس کسی کو کہ چاہیگا کہ نکالے اسکو اُن لوگون سے کہ گواہی دیتے ہین یہ کہ نہین کوئی معبود بحق سوائے خدا کے اور محمد بھیجے ہوئے اسکے ہین فرماویگا فرشتون کو کہ نکالین
اسکو کہ پوجتا ہو خدا کو یعنے ایمان رکھا اسکی معبودیت پر نہ غیر اسکے پر پس نکالینگے فرشتے انکو اور پہچانینگے انکو ساتھ نشانون سجدون کے اور حرام کیا ہے اللہ تعالی نے آگ
دوزخ پر یہ کہ کھاوے نشان سجدون کا پس تمام ابن آدم کو کھاویگی آگ مگر نشان سجدون کو قوت کہا نووی نے ظاہر اس حدیث سے یہ ہے کہ آگ نہین کھانے کی
تمام ان اعضا کو کہ جنسے سجدہ کرتے ہین کہ وہ سات ہین پیشانی اور دونون ہاتھ اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نے کہا پیشانی ہی مراد ہے اور مختار قول
اول ہی ہے پس نکالے جاوینگے آگ سے اس حال مین کہ سوختہ اور سیاہ ہوگئے ہونگے پس ڈالا جاویگا اُنپر آب حیات کا قوت اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالے جاوینگے
نہر حیات مین پس یہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کے ہے پس اُگینگے وہ جیسے کہ اُگتا ہے دانہ گھانس کا بیچ کوڑے رو کے (ویبقی رجل بین الجنۃ والنار
وہو آخر اہل النار دخولا الجنۃ مقبل بوجہہ قبل النار فیقول یا رب اصرف وجہی عن النار فانہ قد قشبنی ریحہا واحرقنی ذکاؤہا فیقول ہل عسیت ان فعل ذلک
بک ان تسأل غیر ذلک فیقول لا وعزتک فیعطی اللہ ما شاء اللہ من عہد ومیثاق فیصرف اللہ وجہہ عن النار فاذا اقبل بہ علی الجنۃ ورای بہجتہا سکت ما شاء اللہ
ان یسکت ثم قال یا رب قدمنی عند باب الجنۃ فیقول اللہ تعالی الیس قد اعطیت العہود والمیثاق ان لا تسأل غیر الذی کنت سألت فیقول یا رب لا اکون
اشقی خلقک فیقول فما عسیت ان اعطیت ذلک ان تسأل غیرہ فیقول لا وعزتک لا اسألک غیر ذلک فیعطی ربہ ما شاء من عہد ومیثاق فیقدمہ الی باب الجنۃ
فاذا بلغ بابہا فرای زہرتہا وما فیہا من النضرۃ والسرور فسکت ما شاء اللہ ان یسکت فیقول یا رب ادخلنی الجنۃ فیقول اللہ تبارک وتعالی ویلک یا ابن
آدم ما اغدرک الیس قد اعطیت العہود والمیثاق ان لا تسأل غیر الذی اعطیت فیقول یا رب لا تجعلنی اشقی خلقک فلا یزال یدعو حتی یضحک اللہ منہ
فاذا ضحک اذن لہ فی دخول الجنۃ فیقول تمن فیتمنی حتی اذا انقطعت امنیتہ قال اللہ تعالی تمن من کذا وکذا اقبل یذکرہ ربہ حتی اذا انتہت بہ الامانی قال

تک ذٰلِکَ وَمِثْلُہٗ مَعَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ ذٰلِکَ وَعَشَرَۃُ اَمْثَالِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کے اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیوں میں سے بہشت کے داخل ہونے میں متوجہ کیے ہوگا منھ اپنا طرف دوزخ کے پس عرض کریگا ای پروردگار میرے پھیر میرے منھ کو آگ دوزخ سے اور تحقیق جلا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نے یعنے بسبب جلنے دوزخیوں کے اسمین اور ہوسکتا ہے کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بو بدبو ہو اور جلا دیا مجکو شعلوں اور تیزی گرمی اسکی نے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہے تجھسے کہ اگر کرون مین یہ یعنے پھیر دون منھ تیرا آگ دوزخ سے مانگے تو سوائے اسکے اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہیں چاہونگا مین کچھ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو جو کچھ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پھیریگا اللہ تعالی منھ اسکا آگ سے پس جبکہ پھیریگا اللہ تعالی منھ اسکا طرف بہشت کے دیکھیگا خوبی اور تازگی اسکی چپ رہیگا اسوقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اسکا پھر عرض کریگا ای رب میرے آگے کر مجکو طرف دروازہ بہشت کے پس فرماویگا اللہ تعالی و تبارک کیا نہیں دیئے تونے عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ مانگی تھی تونے کہ منھ میرا دوزخ سے پھیر دے پس کہیگا ای رب میرے نہ ہون مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف یعنے نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کے داخل ہونے سے کہ مین تو باہر پڑا رہون اور اور اندر جاوین بھلا اگر بہشت کے اندر نہ جاؤن تو اتنا تو ہو کہ اسکے دروازے پر جا پڑون ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اسکو یعنے بہشت کے دروازے پر لیجایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچھ پس کہیگا وہ شخص نہ قسم عزت تیری کی نہیں مانگنے کا مین تجھسے سوائے اسکے ف ح اگر کہا جاوے کہ کیون عتاب نہیں کریگا پروردگار اسپر اوپر توڑنے قسم و عہد کے جواب اسکا یہ ہے کہ حال اسکا مجنون کا سا ہوگا اور وہ اسمین معذور ہے یا یہ کہ وہ گھر تکلیف کا نہیں ہے تاکہ مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنے پروردگار کو اس بارمین بھی جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و میثاق پس آگے لیجاویگا خدا تعالی اسکو طرف دروازہ بہشت کے پس جبکہ پہونچیگا اسکے دروازے پر پس دیکھیگا تازگی و خوبی بہشت کی رونق و خوشی سے یعنے بسبب دیکھنے خوشی کے چیزون کے قسم حور و قصور وغیرہ سے پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پھر عرض کریگا ای رب میرے داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک و تعالی ہلاکی ہو ہو تجکو ای فرزند آدم کے کیا عجب عہد شکن ہے وفا کر تو اپنے عہدون مین کیا نہیں دیے تونے عہد و پیمان یہ کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میرے نہ کردان مجکو بدترین خلق اپنی کا ف ح اگر کہے تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہوا اس سوال کے کہ کیا نہیں دیئے تونے الخ جواب یہ کہ گویا اسنے کہا ای رب میرے دیے تو مین نے عہود و میثاق ولیکن تامل کیا مین نے تیرے کرم اور عفو اور رحمت مین اور اس آیۃ مین ولا تیأسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون ان کفار سے کہ نا امید ہوئے تیری رحمت سے اور طمع کی مین نے تیرے کرم اور وسعت رحمت مین مانگا مین نے تجھسے یہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس قول سے جیسے کہ فرمایا ت پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہان تک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اس سے یعنے بسبب کلام و دعا اسکی کے پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اسکو بہشت مین جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھ چاہے تو پس آرزو کریگا وہ یہان تک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہونچے گی آرزو اسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنے آرزو کر ہر جنس سے جو کچھ چاہے تو پیش آویگا پروردگار اسکا اس حالت مین کہ یاد دلاویگا اسکو تو یہانتک کہ جب ہوچلینگی آرزوئین اسکی فرماویگا اللہ تعالی تیرے لیے ہے یہ یعنے جو کچھ کہ چاہا تونے اور مانند اسکے ساتھ اسکے یعنے از راہ تفضل کے اور ابو سعید کی روایت مین ہے کہ فرماویگا اللہ تعالی تیرے لیے ہے یہ اور دس برابر اسکے یعنے کیفیت مین اگرچہ مثل اسکے کمیت مین اور اس سے رفع ہوجاتی ہے تدافع اور دفع ہوتا ہے تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ رَجُلٌ فَھُوَ یَمْشِیْ مَرَّۃً وَّیَکْبُوْ مَرَّۃً وَّتَسْفَعُہُ النَّارُ مَرَّۃً فَاِذَا مَا جَاوَزَھَا الْتَفَتَ اِلَیْھَا فَقَالَ تَبَارَکَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْکِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ شَیْئًا مَّا اَعْطَاہُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَتُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِھَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَیْتُکَھَا سَاَلْتَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ وَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَّا یَسْاَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّائِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰی فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِھَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاھِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ لَعَلِّیْ اِنْ اَدْنَیْتُکَ

یسألنی غیرها وربه یعذره لانه یری ما لا صبر له علیه فیدنیه منها فیستظل بظلها ویشرب من مائها ثم ترفع له شجرة عند باب الجنة هی احسن
من الاولیین فیقول ای رب ادننی من هذه لاشرب من مائها واستظل بظلها لا اسألک غیرها فیقول یا ابن آدم الم تعاهدنی ان لا تسألنی غیرها قال بلی یا رب هذه
لا اسألک غیرها وربه یعذره لانه یری ما لا صبر له علیه فیدنیه منها فاذا ادناه منها سمع اصوات اهل الجنة فیقول ای رب ادخلنیها الخ اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر ان شخصوں کا کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شخص ہوگا پس وہ چلے گا ایکبار اور منہ کے بل گر پڑیگا ایکبار اور
نشان ڈالیگی اسکے آگ ایکبار اس طرح کہ پہونچے گی کچھ آگ کی اسکو پس ظاہر ہوگا اثر اسکا یعنی اور متغیر ہوگا رنگ اسکی جلد کا جلنے کے سبب سے پس جب گذر جائیگا
وہ شخص آگ سے التفات کریگا یعنے دیکھیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہے وہ خدا کہ نجات دی مجکو تجھسے قسم خدا کی تحقیق دی مجکو اللہ تعالے نے وہ چیز کہ نہیں دی
کسی کو اگلے پچھلوں میں سے یعنے یہ قسم بسبب نہایت خوشی کے کھاویگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین میں سے نہیں ملی اور شاید کہ
وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ نہیں دیکھنے کا کسی کو ہم شریک اپنا آگ سے نکلنے میں اور نہیں جاننے کا کہ کیا کچھ ہیں جنت میں مراتب پس بلند کیا جاویگا اسکے لیے ایک درخت
پینا اسکے پاس چشمہ پانی کا بھی ہوگا پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سے تا منتفع ہوں اس درخت کے سایہ میں اور پیوں
میں پانی سے اس درخت کے نیچے ہو پس فرماویگا اللہ تعالے اے بیٹے آدم کے شاید کہ میں اگر دوں میں تجکو یہ آرزو تیری مانگے تو مجھسے اور کچھ پس کہیگا وہ شخص نہ اے پروردگار
میرے اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سے کہ سوال نہیں کریگا سوائے اسکے اور پروردگار اسکا معذور رکھیگا اور ملامت نہیں کریگا اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر
ہوئے گا اسکو اسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اسکو اس درخت سے پس بیٹھے گا وہ شخص اس درخت کے سایہ میں اور پیویگا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اسکے لیے
ایک درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلے درخت سے یعنے اسلیے کہ جاریگا اسکے لیے ترقی ادنی سے طرف اعلے کے پس کہیگا اے پروردگار میرے نزدیک کر مجکو اس درخت
کے تا پیوں میں اسکے پانی سے اور بیٹھوں میں اسکے سایہ میں سوال نہیں کرونگا میں تجھسے غیر اس درخت کے پس کہیگا حق تعالے اے بیٹے آدم کے کیا عہد نکیا تھا تو نے
مجھسے یہ کہ سوال نکریگا تو مجھسے غیر اس درخت کے پس فرماویگا اللہ تعالے شاید کہ اگر میں نزدیک کروں تجکو اس سے سوال کرے تو مجھسے غیر اسکے پس عہد کریگا وہ شخص
سے یہ کہ سوال نکریگا غیر اسکے اور رب اسکا معذور رکھیگا اسکو اسلیے کہ وہ دیکھے گا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اسکو اسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اسکو اس سے
پس بیٹھیگا اسکے سایہ میں اور پیویگا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اسکے لیے ایک درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچھا ہوگا پہلے دونوں درختوں سے پس
کہیگا وہ اے رب میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سے تا کہ بیٹھوں میں اسکے سایہ میں اور پیوں میں اسکے پانی سے نہیں مانگونگا میں تجھسے غیر اسکے پس فرماویگا اللہ تعالے
اے ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تو نے مجھسے یہ کہ نہ مانگیگا مجھسے غیر اسکے کہیگا وہ ہاں اے رب میرے نہیں سوال کرونگا میں تجھسے غیر اسکے اور رب اسکا معذور رکھیگا اسکو اسلیے
کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اسکو اسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اسکو اس سے غرض یہ حاصل ہے کہ ہر بار درخت دکھلائینگے بہتر پہلے سے اور وہ طلب کریگا قرب
اسکا اور عہد کریگا میں اور نہیں طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالے بسبب بے صبری اسکی دیکھنے کا معذور رکھیگا اسکو تیسرے درخت تک پس جب
نزدیک کریگا اسکو اس درخت سے سنیگا آوازیں بہشتیوں کی کہ اپنی بیبیوں اور یاروں سے کلام کرتے ہونگے پس کہیگا اے رب میرے داخل کر مجکو بہشت میں پس فرماویگا
یا ابن آدم ما یصرینی منک ایرضیک ان اعطیک الدنیا ومثلها معها قال ای رب اتستهزئ منی وانت رب العالمین فضحک ابن مسعود فقال الا تسألونی
مم اضحک فقالوا مم تضحک فقال هکذا ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا مم تضحک یا رسول اللہ قال من ضحک رب العالمین حین قال اتستهزئ منی
وانت رب العالمین فیقول انی لا استهزئ منک ولکنی علی ما اشاء قادر رواه مسلم وفی روایة له عن ابی سعید نحوه الا انه لم یذکر فیقول یا ابن آدم ما یصرینی
منک الی آخر الحدیث وزاد فیه ویذکره اللہ سل کذا وکذا حتی اذا انقطعت به الامانی قال اللہ هو لک وعشرة امثاله قال ثم یدخل بیته فتدخل علیه
زوجتاه من الحور العین فتقولان الحمد للہ الذی احیاک لنا واحیانا لک قال فیقول ما اعطی احد مثل ما اعطیت پس فرماویگا اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے

۵۸

چیز پہچا پھر اوے سیر اتجھسے یعنے تیرے سوال وخواہش سے کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجھکو یہ کہ دون مین تجھکو جگہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کے اور مانند اسکے
ساتھ اسکے کہیگا وہ بندہ از راہ نہایت خوشی کے اے پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یعنے کیا کیا ہی تونے مجھکو محل ٹھٹھے کا حالانکہ تو رب العالمین ہی پس ہنسے ابن مسعود اور کہا
کیا نہین پوچھتے ہو تم مجھسے کہ کس سبب سے ہنسا مین پس پوچھا لوگون نے کہ کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعود نے کہ اسی طرح ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
پس کہا صحابہ نے کہ کیون ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا مین بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے اسوقت کہ کہا اس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے حالانکہ تو پروردگار
عالمین ہی ف مراد اللہ تعالے کے ہنسنے سے کمال راضی ہونا بندہ سے ہی اور ہنسنا آنحضرت کا از راہ تعجب اور سرور کے تھا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالے
کے اور لطف اسکے کے اپنے بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود ہنسے بسبب پیروی آنحضرت کے اور خوشی کے تھے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق مین نہین ٹھٹھا کرتا ہون
تجھسے اور جانتا ہون کہ تو لائق اس عطا کے نہین ہی ولیکن مین دیتا ہون تجھکو اسلیئے کہ مین اس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت
مین ابو سعید خدری سے مانند اسکے ہی مگر تحقیق ابو سعید نے نہین ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت
مین یہ اور یاد دلاویگا اور سکھاویگا اللہ تعالے اس بندے کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہان تک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئین اسکی فرماویگا اللہ تعالے جو کچھ کہ آرزو کی
تو نے وہ تیرے لیئے ہی اور دس برابر اسکے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اس پاس دو بیبیان اسکی حور عین سے ف
حور جمع حوراء کی ہی یعنے عورت سفید رنگ کے اور عین جمع عیناء کی یعنے کلان چشم کے تھے پس کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پیدا کیا تجھکو واسطے ہمارے اور پیدا
کیا ہمکو واسطے تیرے یعنے اس گھر مین کہ نہین ہی موت اسمین فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ بندہ یعنے نہایت خوشی سے کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اس چیز کے کہ دیا گیا مین
یعنے یہ کہا بسبب مطلع ہونے اسکے کے غیر کے دیئے پر (وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوھا عقوبة ثم یدخلھم
اللہ الجنة بفضل رحمته فیقال لھم الجھنمیون رواہ البخاری) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی مسلمانون کے
گروہون کو علامت اور اثر آگ دوزخ سے کہ متغیر کریگا انکے مونھون کو بسبب گناہون کے کہ کیئے تھے انھون نے وہ گناہ واسطے عذاب کے گناہون کی سزا مین پھر
داخل کریگا انکو اللہ تعالے بہشت مین بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کے پس کہا جاویگا ان لوگون کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے ف جہنمی بسبب داخل ہونے انکے دوزخ
مین اول بار اور یہ لقب انکے تحقیر وتنقیص کے لیئے نہین کہنے کے بلکہ واسطے خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کے کہینگے تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون (وعن
عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم من النار بشفاعة محمد فیدخلون الجنة یسمون الجھنمیین رواہ البخاری وفی روایة یخرج قوم من
امتی من النار بشفاعتی یسمون الجھنمیین) اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سے بسبب
شفاعت آنحضرت کے پس داخل ہووینگی بہشت مین اور نام رکھی جاویگی جہنمی نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری
امت مین سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے نام رکھا جاویگا انکا جہنمی (وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم
آخر اھل النار خروجا منھا وآخر اھل الجنة دخولا رجل یخرج من النار حبوا فیقول اللہ اذھب فادخل الجنة فیاتیھا فیخیل الیه انھا ملای فیقول یا رب وجدتھا ملای
فیقول اذھب فادخل الجنة فان لک مثل الدنیا وعشرة امثالھا فیقول اتسخر منی او تضحک منی وانت الملک فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
ضحک حتی بدت نواجذہ وکان یقال ذلک ادنی اھل الجنة منزلة متفق علیه) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیون کا از روے نکلنے کے اس سے اور آخر بہشتیون کا از روے داخل ہونے کے بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سے
گھسٹیون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اسکے پس ڈالا جاویگا اسکے خیال مین یعنے اللہ تعالی باین صورت
دکھاویگا کہ بہشت بھری ہوئی ہی لوگون سے اور اسمین جگہ نہین ہی پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے پایا مین نے بہشت کو بھرا ہوا لوگون سے یعنے ادم

میرے لیے اسمین جگہ نہین پس فرماویگا اللہ تعالے جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیرے لئے ہے مانند مسافت دنیا کے اور دہ چند اسکے پس کہیگا وہ شخص یعنے
پروردگار سے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یا کہے گا ہنستا ہی تو مجھسے حالانکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتے ہین کہ پس تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے
اس بات سے یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی اور تھا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنے اور کمترین بہشتیون کا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فٹ ظاہر یہ ہی
کہ یہ کلام عمران کا یا انکے بعد کسی راوی کا ہی جس معنے یہ کہتے تھے صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم
آخر اہل الجنۃ دخولا الجنۃ وآخر اہل النار خروجا منہا رجل یؤتی بہ یوم القیمۃ فیقال اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وارفعوا عنہ کبارہا فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال عملت یوم
کذا وکذا کذا وکذا وعملت یوم کذا وکذا کذا وکذا فیقول نعم لا یستطیع ان ینکر وہو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ فیقول
رب قد عملت اشیاء لا اراہا ہہنا ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیون کا داخل ہونے مین بہشت کے اور آخر دوزخیون کا نکلنے مین اس سے ایک شخص ہوگا لایا جاویگا اسکو دن قیامت کے
پس کہا جاویگا یعنے فرشتون کو کہ ظاہر کرو اسپر چھوٹے گناہ اسکے اور اٹھا رکھو اور چھپا رکھو اس سے بڑے گناہ پس ظاہر کئے جاوینگے اسپر چھوٹے گناہ اسکے پھر کہا جاویگا
کہ کیا کیا تو نے اسدن اور اسدن یعنے فلانے وقت کام ایسا اور ایسا یعنے برے اعمال مین سے اور کیا تو نے اسدن اور اسدن کام ایسا اور ایسا یعنے ترک
طاعات مین سے پس کہیگا کہ ہان کیا مین نے فلانے فلانے روز ایسا اور ایسا نہین انکار کر سکیگا حالانکہ وہ خوف مین ہوگا بڑے گناہون سے کہ مبادا عرض کیے جاوینگے
اسپر یعنے اسلیے کہ اسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اسکو کہ تیرے لیے جگہ ہر بدی کے نیکی ہی فٹ ظاہر تر یہ ہی کہ یہ تبدیل ہوگی اسکے لیے ازراہ
فضل وکرم کے رب الارباب کی طرف سے ت پس کہے گا وہ شخص کہ اے پروردگار میرے کین مین نے بہت سی چیزین یعنے گناہ کبیرہ کہ نہین دیکھتا مین انکو
یہان یعنے نامہ اعمال مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتے ہین اور تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی نقل
کی یہ مسلم نے (وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار اربعۃ فیعرضون علی اللہ ثم یؤمر بہم الی النار فیلتفت احدہم فیقول ای رب
لقد کنت ارجو اذ اخرجتنی منہا ان لا تعیدنی فیہا قال فینجیہ اللہ منہا رواہ مسلم) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نکالے جاوینگے آگ سے چار آدمی یعنے یہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلینگے دوزخ سے پس لائے جاوینگے روبرو خدا تعالے کے پھر حکم کیا جائیگا انکے پھر بھیجنے کا
طرف دوزخ کے پس پھر کر دیکھیگا ایک ان مین سے پس کہے گا اے پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا مین کہ جب نکالیگا تو مجھکو پھر نہین بھیجیگا تو اسمین فرمایا
آنحضرت نے پس نجات دیگا اسکو اللہ تعالے اس سے اور نہین بھیجیگا اسکو آگ مین فٹ یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان اور قربت
رحمت انکے ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر انکا بھی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بھی نجات پاوینگے اور ذکر
چار کا بطور تقدیر وتمثیل ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرۃ
بین الجنۃ والنار فیقتص لبعضہم من بعض مظالم کانت بینہم فی الدنیا حتی اذا ہذبوا ونقوا اذن لہم فی دخول الجنۃ فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدہم اہدی بمنزلہ
فی الجنۃ منہ بمنزلہ کان لہ فی الدنیا رواہ البخاری) اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص کیے جاوینگے مسلمان
آگ دوزخ سے پس روکے جاوینگے اوپر پل صراط کے کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطے بعض انکے کے بعض سے حقوق کا
کہ تھے درمیان انکے دنیا مین یہان تک کہ جب پاک کیے جاوینگے لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا انکو بہشت کے داخل ہونے کا
فٹ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ رہنا مومنون کا دوزخ مین انکے پاک وصاف کرنے کے لیے ہوگا تا پاک وصاف کر کے بہشت مین کہ مکان انکے خلود کا
ہی درلاوینگے نہ بطریق غضب وعداوت کے جیسے کہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کے کفارہ گناہون کا کرتے ہین محققون نے کہا ہی کہ بعضے گناہ

ہین کہ بسبب مرض اور مصائب کے اُنسے پاک ہونگے اور بعضون سے بسبب شدت سکرات موت کے اور بعضون سے بسبب عذاب قبر کے اور بعضے گناہ ہین کہ سوائے آگ دوزخ کے اُنسے پاک نہین ہونے کے جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گھلانے کے پاک و صاف نہین ہوتا اپس قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ ایک اُنکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا ف یہ اشارہ ہے طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کے بعد از پاک و صاف ہونے کے گناہون سے اور طرف اسکے کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کے ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الٰہی کے ہدایت پائی تو آخرت مین بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت مین ہے راہ پاوینگے ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّۃَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْہِ حَسْرَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکھائی جاویگی اُسکو جگہ بیٹھنے اُسکے کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہ اُسکی وہ ہوتی اور یہ دکھانا جگہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت پاوین ثواب اسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکھائی جاویگی جگہ بیٹھنے اُسکے کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہ اُسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکھانا اُسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاَہْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْئَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَہْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ یَا اَہْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَہْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِہِمْ وَیَزْدَادُ اَہْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جاوینگے بہشتی بہشت مین اور جاوینگے دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کے یہان تک کہ رکھی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کے پھر ذبح کیجاویگی پھر پکاریگا پکارنے والا اے بہشتیو نہین ہے بعد اسکے موت یعنے کبھی بلکہ خلود ہے بلا موت اور اے دوزخیو نہین ہے بعد اسکے موت پس زیادہ کرینگے بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کے کہ رکھتے تھے اور زیادہ کرینگے دوزخی غم کو طرف غم اپنے کے کہ رکھتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانِ الْبَلْقَاءِ مَاؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَکْوَابُہٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَہَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُہَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَہُمُ السُّدَدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) روایت ہے ثوبان سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مسافت حوض میرے کی مقدار مسافت کی عدن سے عمان بلقا تک ف عدن بعین اور دال کے زبر سے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہرون مین سے قریب دریاے ہند کے اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کے اور بلقا زبر باء اور جزم لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہے شام مین اور عمان موضع ہے اسمین اور معنے یہ ہین کہ مقدار وسعت میرے حوض کی عقبی مین اتنی ہے کہ جتنی مسافت ان دونون جگھون مین ہے دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہے مابین ایلہ اور صنعا کے اور کسی مین دو مہینے کی سیرت آئی ہے وغیر ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کی ہے نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہے حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کے ت پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شیرین زیادہ ہے شہد سے اور آبخورے اُسکے بقدر گنتی تارون آسمان کے جو کوئی پیویگا اُسمین سے ایکبار پیاسا نہین ہوویگا بعد اُسکے کبھی پہلے لوگ کہ اترینگے اُسپر پانی پینے کے لیے فقراء مہاجرین ہونگے ف یعنے بسبب پیاس ظاہری اور باطنی اپنی کے جیسے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الجوع فی الدنیا الشبع فی الآخرہ اور اسی قیاس پر بہت پیاسے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیہ اور مراد مہاجرین سے وہ ہین کہ جنھون نے ہجرت کی مکہ سے طرف مدینہ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اُنکے ہین اور اُنھین کے حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کرکے اپنے وطن اصلی سے گئے مکہ یا مدینہ زادہ اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا ہے حاصل کرنے مال و جاہ کے اور مشغول ہوئے علم و عمل مین رضاے مولے کے لیے ت ایسے فقراء مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کے اور میلے ہین کپڑے ایسے ہین کہ نہین نکاح کئے جاتے عورتون نعمت والیون سے سبب اُنکے ... سنگاری کرنے کی

ایسی عورتوں سے مقبول نہوں اور نہیں کھولے جاتے انکے لیے دروازے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع
یعنے اگر کھڑے ہوں بالفرض والتقدیر دنیا دار کے دروازے پر اور طالب اذن کریں تو نہ کھولا جاوے انکے لیے دروازہ یہ کنایہ ہے نہ التفات کرنے سے طرف
انکے ضیافت اور انواع دعوات میں (وعن زید بن ارقم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائة الف جزء ممن یرد علی الحوض
قیل کم کنتم یومئذ قال سبعمائة او ثمان مائة رواہ ابوداود) اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے سفر میں پس اترے
ہم ایک منزل میں پس فرمایا آنحضرت نے یعنے اصحاب حاضرین سے کہ نہیں ہو تم ایک جزو لاکھ جزوں میں سے بنسبت ان لوگوں کے کہ آوینگے میرے پاس حوض پر
کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنے تھے تم اسدن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابوداود نے ف ع مراد اس سے تحدید اور تعیین نہیں ہے بلکہ مراد محض
بہتایت بیان کرنی ہے اور شاید کہ مراتب غیر محصورہ زیادہ انسے ہوں اسلیئے کہ ظاہر یہ ہے کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتھ بعضوں کے انہیں سے واللہ اعلم (وعن
سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانهم لیتباهون ایهم اکثر واردة وانی لارجو ان اکون اکثرهم واردة رواہ الترمذی وقال هذا حدیث
غریب) اور روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض ہے یعنے ہوئیگی امت انکی انکے حوض سے اور تحقیق انبیا فخر کرینگے
آپسمیں کہ کونسا ان میں سے بہت زیادہ ہے از روے امت کے کہ وارد ہونگے حوض پر اور تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ ہونگا میں اکثر انکا از روے آنیوالوں کے
میرے حوض پر ف ش یعنے امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہ یقین ہے اور لفظ ارجو کہ متضمن معنے شک و تردد کو ہے بسبب تواضع کے کہا ت
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وعن انس قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیمة فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین
اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض
فانی لا اخطئ هذه الثلث المواطن رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب) اور روایت ہے انس سے کہ کہا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے درخواست
کی میں نے آپ سے یہ کہ شفاعت کریں میری روز قیامت کے یعنے شفاعت خاص اس امت میں سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ میں کرنے والا ہوں
شفاعت کہا میں نے کہ یا رسول اللہ پس کہاں تم ڈھونڈھوں میں آپ کو اور کہاں پاؤں آپ کو فرمایا کہ ڈھونڈھنا مجھکو اول زمانے ڈھونڈھنے میرے میں پل صراط پر کہا میں نے
پس اگر نہ پاؤں میں آپ کو پل صراط پر تو کہاں ڈھونڈھوں آپ کو فرمایا پس اگر وہاں نہ پاوے تو ڈھونڈھنا مجھکو نزدیک میزان کے کہا میں نے پس اگر نہ پاؤں میں آپکو
نزدیک میزان کے تو کہاں ڈھونڈھوں آپکو فرمایا پس ڈھونڈھنا مجھکو نزدیک حوض کے پس تحقیق میں نہیں چھوڑنے کا ان تین جگہوں کو ف ع یعنے کبھی یہاں ہوں
اور کبھی وہاں چونکہ کاروبار و شفاعت انکی ان جگہوں میں ہوگی میں انکی کار پردازی میں مشغول ہونگا اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث میں اور حضرت عائشہ رض
کی حدیث میں کہ باب الحساب کی دوسری فصل میں گذری کہ جب حضرت عائشہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگے اپنے اہل و عیال کو روز قیامت کے فرمایا ان
تین جگہوں سے کوئی کسی کو یاد نہیں کریگا جواب اسکا یہ ہے کہ پہلی حدیث محمول ہے غائبین پر کہ نہیں یاد کرینگے حضرت کسی کو غائبین میں ان جگہوں میں اور دوسری حدیث
معنے یہی محمول ہے اوپر کہ جو حاضر ہونگے حضرت کی امت میں سے کہ انکی شفاعت کرینگے اور طیبی نے یہ جواب لکھا ہے کہ حضرت عائشہ کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک
آپ کی تھیں ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹھیں اور عمل اور جد وجہد سے باز رہیں جیسے کہ اپنے اہلبیت سے فرمایا کرتے تھے کہ میں مالک نہیں ہوں تمہارا
کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجھپر نہ کرو اور انس سے اس طرح فرمایا تا نا امید نہوں اور حقیقت میں شدت اور محنت اسدن کی کہ نہایت سخت ہے اور درجہ شفاعت جو حضرت کیلیے
ثابت ہے دونوں حق ہیں اور ہر جواب میں مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وعن ابن مسعود عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال قیل له ما المقام المحمود قال ذلک یوم ینزل اللہ تعالی علی کرسیه یئط کما یئط الرحل الجدید من تضایقه وهو کسعة ما بین السماء والارض ویجاء
بکم حفاة عراة غرلا فیکون اول من یکسی ابراهیم یقول اللہ تعالی اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین من ریاط الجنة ثم اکسی علی اثره ثم اقوم عن یمین الله مقاما

لَيَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابن مسعود سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہے مقام
محمود اور کیا ہے صفت اسکی کہ حق تعالے نے جسکے دینے کا وعدہ فرمایا ہے آپ سے اس آیت میں عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نے یہ دن
کہ ہوؤنگا مین اسمین مقام محمود مین وہ دن ہے کہ نزول فرماویگا اللہ تعالے اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسے کہ آواز کرتا ہے زین نیا چمڑے کا تنگی اپنی سے اور فراخی
کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کے ہے **ف ح** اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں ہیں سات آسمان اور سات زمینیں بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کے
جنگل میں اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اس جنگل کے ہے اس حلقہ پر پس اس حدیث میں جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہے
بسبب فہم عرف کے نہ تحدید اور تعیین اسکے مقدار کی ہے جیسے کہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہے عرضہا السموات والارض اور مقصود بیان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا
اور دفع کرنا توہم تنگی اسکی کا ہے کہ شابہت دیتا اسکے سے ساتھ زین کے اور آواز کرنے اسکے سے بسبب تنگی کے پیدا ہوا تھا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سے ہے
اور خلاصہ معنے بیان کرنا عظمت و کبریائی آلہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اسکے کا ہے اور معنی مفردات کلام کے یہان ملحوظ نہیں اور کرسی ماخوذ ہے کرسی بادشاہ سے کہ اسپر
بیٹھے اور حکمرانی کرے یا کرسی عالم سے کہ اسپر املا دہ اور افاضہ علوم و معارف کا کرے **ت** اور لایا جاویگا تمکو ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ پس ہوگا اول اشخص ہونگا
کہ لباس پہنائے جائینگے ابراہیم فرماویگا اللہ تعالے یعنے ملائکہ کو کہ پہناؤ میرے دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادریں نرم کتان سفید کی بہشت کی چادروں میں سے پھر
پہنایا جاونگا میں پیچھے ابراہیم کے **ف ح ع** سبب حضرت ابراہیم کے پہلے لباس پہنائیکا باب الحشر کی پہلی فصل میں بیان ہوچکا اور معلوم ہوا کہ یہ دلالت اسپر نہیں
کرتا کہ ابراہیم افضل ہیں آنحضرت سے بلکہ تقدیم اور تعظیم انکی بسبب باپ ہونے آنحضرت کے ہوگی یا یہ کہ فضل جزئی ہے اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں اور فضل کلی
کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ آنحضرت لباس پہنے اٹھینگے ظاہر میں یہ منافات رکھتا ہے حضرت کے قول سے کہ فرمایا پھر پہنایا جاؤنگا میں پیچھے ابراہیم
کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ آنحضرت لباس میں اٹھیں اور باوجود اسکے انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم کے ساتھ بھی لباس دیے جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کے **ت**
پھر کھڑا ہونگا میں داہنی طرف اللہ تعالے کے کھڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگے مجھپر اگلے پچھلے **ف ع** اگر کہا جاوے کہ کیا ہے وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو
جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہے جواب پر قول حضرت کا پھر کھڑا ہونگا میں الخ لیکن آنحضرت نے ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اسمین مقام محمود اور بیان کیا اسکے ہونیکا
کہ نفسوں میں بڑی معلوم ہو پھر اشارہ کیا طرف جواب کے ساتھ قول اپنے کے ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہے کہ کھڑے ہونگے اسمین
حضرت داہنی طرف اللہ تعالے کے دن قیامت کے اور اس حدیث میں دلالت ظاہر ہے اوپر فضیلت ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام کائنات پر حتے کہ
انبیا اور رسولوں اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر (وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ
سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علامت مومنین کی دن قیامت
کے پل صراط پر وقت گذرینگے اس سے یہ کلمہ ہوگا اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ **ف ح ع** قاموس میں ہے کہ شعار شین کے زیر سے علامت جنگ میں
اور سفر میں اور یہ کلمہ علامت مسلمانوں کی ہے کہ اس سے پہچانے جاوینگے اور ہر امت بمتابعت اور اقتدا پیغمبروں اپنے کے اسکو کہینگے اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ کلمہ شعار
مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہیں کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہے باتباع انبیا اور رسولوں کے اور روایت کیا ابن مردویہ نے حضرت عائشہ
سے بطریق مرفوع کے کہ شعار مومنین کا اسدن کہ اٹھائے جاوینگے اپنی قبروں سے لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نے عائشہ
سے کہ شعار مومنین کا روز قیامت کے قیامت کی اندھیریوں میں یہ ہوگا لا الہ الا انت **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہے گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لیے میری امت میں سے **ف ح** یعنے شفاعت میری بیچ عفو کرنے کے کبائر سے خاص ہے

امت کے لیے ہوگی نہ اور امتیوں کے لیے اور کہا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہے کہ واسطے نجات اور خلاصی کے ہوگی عذاب سے اور واسطے رفعت درجات کے
اور زیادتی کرامات کی ثابت ہے واسطے اولیاء اور اتقیاء اور صلحاء کے بھی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے شفاعت اس آیۃ سے یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن له
الرحمن ورضی له قولا اور حدیثیں اس قدر آئی ہیں اس میں کہ سب ملکر حد تواتر کو پہنچی ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اور انکے بعد اہل سنت کا اس پر اور منکر ہوئے شفاعت سے
خوارج اور بعضے معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہے ایک تو خاص ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ یہ ہے کہ راحت دینگے حضرت لوگوں کو موقف کے
ہولوں سے اور دوسرے ہوگی بیچ داخل کرنے ایک قوم کے جنت میں بغیر حساب کے اور یہ بھی وارد ہوئی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور تیسرے
شفاعت اس قوم کے لیے ہوگی کہ لائق ہونگے دوزخ کے پس شفاعت کرینگے انکے حق میں ہمارے نبی صلعم جسکے لیے کہ اللہ تعالے چاہیگا اور چوتھے انکے حق میں
کہ داخل ہونگے آگ میں گنہگاروں میں سے پس حدیثیں آئی ہیں انکے نکالنے میں بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرشتوں کے اور بھائی مسلمانوں کے
پھر نکالیگا اللہ تعالے اس شخص کو کہ کہا ہو کلمہ لا الہ الا اللہ اور پانچویں شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کے بہشت میں اہل بہشت کے لیے روایت کی یہ
ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے جابر سے (وعن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی
بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وھی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے عوف بیٹے مالک کے سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے رب کے پاس سے پس مختار کیا مجھکو اس میں کہ داخل ہو آدھی امت میری بہشت میں اور درمیان شفاعت کے پس
لیے پس اختیار کی میں نے شفاعت کو اس لیے کہ واسطے امت اجابت کے تمام مومنوں کو شامل ہو اور کوئی اس سے باہر نہ نکلے جیسے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہے
اس کے لیے کہ مرے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنے سب مومنوں کے لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وعن عبد اللہ بن ابی الجدعاء
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم رواہ الترمذی والدارمی وابن ماجۃ) اور روایت ہے عبد اللہ
بن ابی الجدعاء سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت میں بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کے یعنے شخص جو
کہ میری امت میں سے زیادہ بنی تمیم سے کہ ایک قبیلہ ہے نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت میں جاوینگے تو دیکھا چاہیے
کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری امت میں اور سب شفاعت کرینگے پس بہت سے لوگ انکی شفاعتوں سے بہشت میں جاوینگے اور بعضوں نے کہا کہ یہ شخص حضرت
عثمان ہونگے اور بعضوں نے کہا اویس قرنی اور بعضوں نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے (وعن
ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام ومنهم من یشفع للقبیلۃ ومنهم من یشفع للعصبۃ ومنهم من یشفع للرجل حتی
یدخلوا الجنۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق امت میری سے یعنے بعضے افراد امت
سے جنس علماء اور شہداء اور صلحاء سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتوں کی اور بعض انمیں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی یعنی اور قبیلہ قوم کو
اور ایک باپ کے بیٹوں کو کہتے ہیں بہت اور بعضے انمیں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی یعنے عصبہ بیٹے ہیں اور جزم صاد کے دس سے چالیس تک
ہے اور بعضے انمیں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہوگی اسی طرح شفاعت سے تمام امت بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے
(وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی اربع مائۃ الف بلا حساب فقال ابو بکر زدنا یا رسول اللہ
قال وهكذا وحثا بكفيه وجمعهما فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله قال وهكذا فقال عمر دعنا يا ابا بكر فقال ابو بكر وما عليك ان يدخلنا الله كلنا الجنة فقال عمر ان الله عز وجل
ان شاء ان يدخل خلقه الجنة بكف واحد فعل فقال النبي صلى الله عليه وسلم صدق عمر رواه في شرح السنة) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجھ سے کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت میں سے چار لاکھ بلا حساب یعنے حساب و کتاب داخل ہونگے

پس کہا ابو بکر نے زیادہ کیجیے ہمکو یا رسول اللہ یعنے مانگیے اللہ تعالے سے اور چاہیے اس سے کہ زیادتی کرے اسمین یا زیادتی کیجیے خبر دینے مین اُس چیز سے کہ وعدہ کیا ہی
تمسے تمہارے پروردگار نے ف ح اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپین ت فرمایا آنحضرت نے اور زیادتی اسپر اسطرح
پس واسطے بیان کرنے کے لپ بنائین دونون ہاتھون سے اور جمع کیا دونون ہاتھون اپنے کو ف ع یعنے جیسے کہ وقت دینے کے کرتے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ حکایت
ہو فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسی لیے کہا ہی شارح نے کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانے کی اسلیے کہ شان اچھے دینے والے کی یہ ہی کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی ہی تو دونون
ہاتھون سے لپ بھر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بھرنا کنایہ ہی مبالغہ سے بہت دینے مین والا وہان نہ ہتھیلی ہی نہ لپ ت پھر کہا ابو بکر نے کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ
فرمایا اسطرح یعنے وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتھون سے پس کہا عمر نے کہ چھوڑ دو ہمکو اے ابو بکر یعنے تا عمل کرین اور نہ خوف عذاب کی جدوجہد کرین اسمین اور باعتماد
کرم الٰہی کے عمل سے باز نہ رہین پس کہا ابو بکر نے نہین ضرر تیرا اگر داخل کرے اللہ ہم سب کو بہشت مین پس کہا عمر نے کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات
اپنی کا بہشت مین ایکبار کر سکتا ہی یعنے پس احتیاج تکرار سوال اور کثرت اُسکے کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمر نے ف ح کہا ہی علما نے
کہ جو کچھ ابو بکر نے کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکنت و نیازمندی سے ہی اور قول عمر کا قبیلہ رضا اور تسلیم سے اور آنحضرت نے جو اول جواب نہ دیا ابو بکر کو ساتھ اس چیز کے کہ عمر نے
کہا اور دوبارہ تصدیق عمر کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ مین اور کلام عمر کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اُس سے پس مآل دونون کا ایک ہی ہوگا فافہم
ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف اہل النار فیمر بہم الرجل من اہل الجنۃ فیقول الرجل منہم یا فلان
اما تعرفنی انا الذی سقیتک شربۃ وقال بعضہم انا الذی وہبت لک وضوءا فیشفع لہ فیدخلہ الجنۃ رواہ ابن ماجہ) اور روایت ہی انہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے صف باندھکر کھڑے کیے جاوینگے یا صف باندھکر کھڑے ہونگے دوزخی یعنے گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کے یعنے علما اخیار
اور صلحا ابرار کے بہیئت مسکین و سائلین کے اغنیا کی راہ مین پس وار دنیا مین پس گذریگا اُنپر ایک شخص بہشتیون سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سے اُس بہشتی کو اے فلانے
یعنے نام لیگا اُسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تھا مین نے تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اُنکا یعنے دوزخیون کا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تھا مین نے تجکو
پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اُس دوزخی کی پس داخل کریگا اُسکو بہشت مین ف ع یعنے سبب ہوگا اُسکے دخول کا اور اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و
گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگے تو نتیجہ اُسکا پاوینگے اور اُنکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگے کہا مظہر نے کہ اسمین ترغیب
دلائی احسان کرنے پر مسلمانون سے خصوصا صلحا سے اور اُنکی ہمنشینی کرنے پر اور محبت پر کہ اُنکی صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے
(وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلین ممن دخل النار اشتد صیاحہما فقال الرب تعالی اخرجوہما فقال لہما لای شیء اشتد صیاحکما
قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال فان رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فیلقی احدہما نفسہ فیجعلہا اللہ علیہ بردا وسلاما ویقوم الاخر فلا یلقی نفسہ فیقول لہ
الرب تعالی ما منعک ان تلقی نفسک کما القی صاحبک فیقول رب انی لارجو ان لا تعیدنی فیہا بعد ما اخرجتنی منہا فیقول لہ الرب تعالی لک رجاءک فیدخلان جمیعا الجنۃ
برحمۃ اللہ رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اُن شخصون مین سے کہ داخل ہونگے آگ مین نہایت
ہوگا چلانا اُنکا یعنے رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اُنکا پس فرماویگا پروردگار تعالے یعنے دوزخ کے فرشتون سے کہ نکالو اُنکو پس فرماویگا اللہ تعالے اُنسے کہ کس سبب سے
سخت ہوا چلانا تمھارا کہینگے کہ کیا ہمنے یہ یعنے چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنے اسلیے کہ تو دوست رکھتا ہی اُسکو کہ التجا کرے تجھسے فرماویگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہارے
یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنے تئین اُس جگہ کہ تھے تم آگ مین ف ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ مین پڑنے کو حمل کیا رحمت پر جواب یہ ہی کہ یہ قبیلہ حمل کرنے کے سبب سے ہی سبب
اور تحقیق اُسکی یہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تھا اُنھون نے دنیا مین امر الٰہی کی فرمان برداری کرنے مین حکم کیے جاوینگے وہان اُسکا کہ فرمان برداری کرین اسمین کہ اپنے تئین
آگ مین ڈالین واسطے آگاہ کرنے اُنکے کہ رحمت الٰہی مترتب ہی اُسکی فرمان برداری پر ت پس ڈالیگا ایک اُنکا اپنے تئین آگ مین یعنے بسبب چلنے راہ بندگی

اور طلب رضائے مولے کے پس کریگا آگ کو اللہ تعالے اُسپر ٹھنڈا اور سلامت مانند جیسے حضرت ابراہیم پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت میں
بطریق رضا اور تسلیم کے چلے تو اللہ تعالے اُس بلا کو اسپر آسان اور نا بود کو بنا ہو تا الم اُسکا اُسکو نہ پہونچے اور گزار دیگا دوسرا پس نہیں ڈالیگا اپنے تئین یعنے آگ میں
بسبب مشاہدہ جہنم و بنا ڈالنے کے اور امید وار لطف و رحمت باری تعالے کی پس کہیگا اسکو پروردگار تعالے کہ کس چیز نے منع کیا تجھکو ڈالنے تیرے سے اپنے تئین
آگ میں جیسے کہ ڈالا یار تیرے نے پس کہیگا وہ شخص اے رب میرے تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھکو آگ میں بعد از نکالنے کے مجھکو اُس سے پس
نزا دیگا اللہ تعالے تیرے لیے جو کچھ کہ امید رکھی تو نے تفصیلاً اسمین دلیل ہے اسپر کہ امید بندہ کی مولے سے مفید و موثر ہے بیچ کرم اور عطا اللہ تعالے کے اگرچہ بسبب
عجز و ناتوانی اپنی کے دائرہ طاعت و فرمان برداری سے باہر نکلے ت پس داخل کیے جاوینگے وہ دونون شخص اُنکے بہشت میں بسبب رحمت خدا تعالے کے
نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد الناس النار ثم يصدرون منها بأعمالهم فأولهم كلمح البرق ثم كالريح ثم كحضر
الفرس ثم كالراكب في رحله ثم كشد الرجل ثم كمشيه. رواه الترمذي والدارمي) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
حاضر ہونگے لوگ آگ پر یعنے بسبب عبور کرنے کے پل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا ہے آگ پر حاضر ہونگے اور دیکھینگے اسکو پھر پھرینگے اُس سے یعنے نجات پاوینگے اور
خلاص ہونگے اس سے بسبب اعمال اپنے کے اوپر اندازہ اُنکے کے پس اول اور افضل اُنکے گذرینگے مانند چمکنے بجلی کے پھر مانند چلنے ہوا کے پھر مانند دوڑنے گھوڑے
کے پھر مانند سوار کے اپنے اونٹ پر پھر مانند دوڑنے مرد کے پھر مانند چلنے اُسکے کے پا پیادہ موافق عادت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **الفصل الثالث**
فصل تیسری (عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أمامكم حوضا ما بين جنبيه كما بين جرباء وأذرح قال بعض الرواة هما قريتان بالشام بينهما
مسيرة ثلاث ليال وفي رواية فيه أباريق كنجوم السماء من ورده فشرب منه لم يظمأ بعدها أبدا. متفق عليه) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا آگے تمہارے یعنے دن قیامت کے حوض ہے میرا مسافت درمیان دونون طرفون اُسکے کے مانند اس مسافت کے کہ درمیان جربا اور اذرح کے ہے کہا بعضے
راویون نے کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہیں شام میں کہ درمیان ان دونون کے مسافت تین دن کی ہے فقیر کہتا ہے صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہے اذرح کے برابر
اور غلطی کی ہے جسنے کہا کہ ان دونون میں تین دن کی مسافت ہے اور وہم کسی راوی سے ہوا ہے کہ اُسنے زیادتی کو ساقط کر دیا ہے اور اگر کیا ہے اُسکو دارقطنی نے کہ وہ ہے یہ ہے کہ اور ایک روایت میں ہے
صحیح روایت کیا ہے مابین المدینۃ وجربا و اذرح ت اور ایک روایت میں یہ زیادتی بھی آئی ہے کہ رکھے ہونگے اُسکے کنارون میں آبخورے مانند ستارون آسمان کے یعنے
کثرت اور چمک میں جو کوئی آویگا اسپر اور پیویگا پانی اُسمین سے پیاسا نہیں ہونے کا بعد اس پینے کے کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن حذيفة وأبي هريرة قالا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع الله تبارك وتعالى الناس فيقوم المؤمنون حتى تزلف لهم الجنة فيأتون آدم فيقولون يا أبانا استفتح لنا الجنة فيقول
وهل أخرجكم من الجنة إلا خطيئة أبيكم لست بصاحب ذلك اذهبوا إلى ابني إبراهيم خليل الله قال فيقول إبراهيم لست بصاحب ذلك إنما كنت خليلا من وراء وراء اعمدوا
إلى موسى الذي كلمه الله تكليما فيأتون موسى فيقول لست بصاحب ذلك اذهبوا إلى عيسى كلمة الله وروحه فيقول عيسى لست بصاحب ذلك فيأتون محمدا
فيقوم فيؤذن له وترسل الأمانة والرحم فتقومان جنبتي الصراط يمينا وشمالا فيمر أولكم كالبرق قال قلت بأبي أنت وأمي أي شيء كمر البرق قال ألم تروا إلى البرق
كيف يمر ويرجع في طرفة عين ثم كمر الريح ثم كمر الطير وشد الرجال تجري بهم أعمالهم ونبيكم قائم على الصراط يقول رب سلم سلم حتى تعجز أعمال العباد حتى يجيء الرجل
فلا يستطيع السير إلا زحفا قال وفي حافتي الصراط كلاليب معلقة مأمورة بأخذ من أمرت به فمخدوش ناج ومكدوس في النار والذي نفس أبي هريرة بيده إن قعر
جهنم لسبعون خريفا. رواه مسلم) اور روایت ہے حذیفہ اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اکٹھا کریگا اللہ تعالے برکت والا
اور بلند قدر لوگون کو یعنے حشر میں پس کھڑے ہونگے مسلمان یہان تک کہ قریب کیجاویگی واسطے اُنکے بہشت فقیر کہتا ہے جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا وازلفت الجنۃ
للمتقین غیر بعید یعنے اور قریب کیجاویگی بہشت واسطے پرہیزگارون کے نہ دور پس آوینگے مومن یعنے بعضے مومن خواص بہشت سے آدم کے پاس پس کہینگے اے باپ ہمارے کھلوا ہمارے لیے

بہشت کو یعنے تاکہ داخل ہووین ہم اُسمین پس کہینگے آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نے نہین ہون مین لائق اس کار کے جاؤ تم طرف بیٹے میرے ابراہیم کے کہ خلیل اللہ ہے یعنے وہ افضل رسولون مین سے ہے اور جد خاتم الانبیاء ہے اُس سے حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نے پس کہینگے ابراہیم کہ نہین مین لائق اس کام کے نہین تھا مین خلیل مگر پرے اسکے پیچھے اسکے یعنے پہلے اسدن کے قصد کرو طرف موسی کے کلام کیا اس سے خدا تعالی نے کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نے کہ یہ وارد ہوا ہے بطریق تواضع کے کہ مین لائق اس درجہ بلند کے نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کے دیا گیا ہون ولیکن تم موسی کے کے پاس جاؤ کہ انکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہے اور لفظ وراء مکرر اسلیئے کہا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کے حاصل ہوئی ہے انکو رویت بھی پس گویا کہا کہ مین پیچھے اس موسی کے ہون کہ جو پیچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین ت پس آوینگے موسی علیہ السلام کے پاس کہینگے وہ کہ نہین مین لائق اسکے جاؤ طرف عیسی کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اسکی ہین پس کہینگے عیسی کہ نہین مین لائق اس کار کے یعنے پس اُسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگے وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب وعزت انکو حاصل ہے درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیاء اور رسولون کے اور اسلیئے نہ کہا کہ آوینگے میرے پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکے کہ اُسمین ہین معنے حمد کے اور مشعر ہے کھڑے ہونے پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہے جیسے کہ فرمایا ت پس کھڑے ہونگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے داہنی طرف عرش رحمن کے اور اذن چاہینگے شفاعت کا بیچ نوع انسان کے واسطے راحت دینے کے سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا انکو یعنے پس سجدہ کرینگے آپ جیسے کہ اوپر گذرا اور بھیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنے یہ صورت بنکر آوینگے پس کھڑے ہونگے امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کے داہنی اور بائین یعنے واسطے طلب حق اور انصاف کے پس گذریگی جماعت کہ اول وافضل ہے تم مین سے مانند بجلی کے یعنے جلدی چلنے مین کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا مین نے آنحضرت سے کہ فدا ہو جیو تمپر ماں باپ میرے کونسی چیز ہے اور کیونکر ہوگا مانند گذرنے بجلی کے فرمایا کہ کیا نہین دیکھتے تم طرف بجلی کے کہ کیونکر گذر جاتی ہے اور پھر آتی ہے آنکھ جھپکنے مین ف ع ظاہر یہ ہے کہ مراد انسے انبیاء ہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد انسے اصفیاء یعنے اولیاء اس امت کے ہون ت پھر گذرینگے مانند گذرنے ہوا کے پھر گذرینگے مانند گذرنے پرندون کے اور دوڑنے مردون کے یا پیادون کے جاری کریگی انکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال انکے کی اور پیغمبر تمہارے کھڑے ہونگے پل صراط پر کہتے ہونگے اے رب میرے سلامت اور سالم رکھ یہانتک کہ عاجز ہونگے عمل بندون کے یعنے سست ہوگی قوت انکے عملون کی اور نہ رکھتے ہونگے ویسے اعمال کہ بسبب انکے قوت سے گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گھسٹتا ہوا سرین کے بل مانند لڑکون کے فرمایا آنحضرت نے اور دونون طرف صراط کے آنکڑے ہونگے لٹکائے گئے حکم کیئے گئے یعنے درگاہ الہی سے پکڑینگے اُس شخص کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اُسکے پس بعضے انکے زخمی ہوکر نجات پاوینگے یعنے آگ مین پڑنے سے اور بعضے ہاتھ پاؤن باندھکر دوزخ مین ڈالے جاوینگے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اسکے ہاتھ مین ہے کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہے ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ اِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگی آگ دوزخ سے ایک قوم بسبب شفاعت کے گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنے کہ کیا ہے ثعاریر فرمایا وہ آرے مین ف ع شابہت دی گئی آرے کے ساتھ اسلیئے کہ وہ جلدی بڑھتا ہے یعنے یہ اگرچہ جلکر کوئلہ ہو جاینگے لیکن جب نکالکر نہر الحیوۃ مین ڈالے جاوینگے جب بہت تازہ توانا ہو جاینگے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیاء پھر علماء یعنے علماء باعمل پھر شہداء ف ع عطف کرنے مین لفظ ثم پر دلالت صریح ہے اوپر تفضیل علماء کے شہداء پر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اوپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نے يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دَمِ الشُّهَدَاءِ فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دَمِ الشُّهَدَاءِ اور جاننا چاہیئے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہون پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کے ہے والا تمام اہل خیر کے یعنے مسلمانون مین سے بھی

ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطے مغفرت گناہون کے ہو یا رفعت درجات کے لیے اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسے کہ خوارج
اور بعضے معتزلہ نے اختیار کیا ہی مت نقل کی یہ ابن ماجہ نے باب صفة الجنة واہلہا باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگون اُسکے کے ف جنت اصل لغت
مین معنے ڈھانکنے کے ہی اور ترکیب ان حروف کے واسطے ستر اور ڈھانکنے کے آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈھانکنے اُنکے کے اُس چیز کو کہ
نیچے اُنکے ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتے ہین اُسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت

الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت
ولا خطر علی قلب بشر واقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرة اعین متفق علیہ) روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا
اللہ تعالے نے کہ تیار کی ہین مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیز کہ نہ کسی آنکھ نے اُسکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے صفات کا سنا اور نہ گذری ماہیت اُسکی کسی
آدمی کے دل پر ف اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سے اچھی صورتین ہون اور دوسری سے آوازین دلکش اور تیسری سے خاطرین خوش مت پس پڑھو اگر چاہو
تم یعنے تحقیق و تصدیق اُسکی اس آیة کو پس نہین جانتا کوئی نفس اُس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکھی گئی ہی واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنے والون کے قسم اُس
چیز سے کہ سبب خنکی آنکھ اور آرام اُنکے کا ہو ف یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانے مقصود کے سے لفظ قرة مشتق ہی قر سے ساتھ زیر قاف کے بمعنے قرار اور
ثبات کے اور آنکھ وقت نظر کرنے کے طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پھرتی ایسی ہی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی
ہی اور وقت نظر کرنیکے طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسے ہی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرة مشتق قر سے ساتھ پیش قاف کے
بمعنے سرور اور خنکی ہی اور سردی آنکھ اور لذت اُسکی کے مشاہدہ محبوب مین اور پانے مقصود مین اور گرمی اور سوزش اُسکی بیچ دیکھنے دشمنون کے اور بیچ حالت انتظار
مطلوب کے ہی چنانچہ اسلیے فرزند کو قرة العین کہتے ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرة عینی فی الصلوة اُسمین بھی یہ دونون معنے محتمل ہین جیسے کہ باب فضل الفقرا
مین گذرا مت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط فی الجنة خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ) اور روایت
ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جگہ ایک کوڑے کی بہشت مین یعنے تھوڑی سی جگہ اور ادنی مکان اُسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ
دنیا مین ہی ف وجہ اسلیے کہ جنت اور نعمتین اُسکی باقی ہین اور دنیا اور اُسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بسبب عادت کے ہی کہ سوار جب ایک جگہ اُترنے کا ارادہ کرتا
ہی تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی تا علامت ہو اُسپر اور کوئی وہان نہ اُترے مت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوة فی
سبیل اللہ او روحة خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امرأة من نساء اہل الجنة اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی راسہا خیر من الدنیا
وما فیہا رواہ البخاری) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اُسمین
بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی ف یعنے جزا اور ثواب اُسکا اور تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت کے ہی اور مراد مطلق وقت و ساعت
ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ اُسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطے خدا کے ہو یہان تک کہ سفر
کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لیے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادت مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو
معلوم ہوا کہ ثواب اُسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ہی اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین سے جھانکے طرف زمین کے
تو البتہ روشن کر دے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ف ضمیر پھرتی ہین آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور بظاہر تر ہو واسطے
ذکر کرنے اُنکے کے عبارت مین صریحات اور البتہ بھر دے وہ عورت اُس چیز کو کہ درمیان اُن دونون کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اُسکے سر کی بہتر ہی دنیا سے
اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی مت نقل کی یہ بخاری نے (وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة لشجرة یسیر الراکب فی ظلہا مائة عام لا یقطعہا

وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت
مین ایک درخت ہے یعنے طوبی کہ چلے سوار نیچے سایہ اُسکے کے سو برس ہنوز قطع نکرے اُسکی مسافت کو اور البتہ جگہ مقدار کمان ایک تمہارے کی بہشت مین بہتر ہے
اس چیز سے کہ نکلا اُسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہے ف ع یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تغرب مین یا تو شک راوی کے لیے ہے اور یا تخییر کے لیے اور یا بمعنی واو
کے اور مقدار کمان کی اُسمین دو معنی جگہ کوڑے کی ہے کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت ہے کہ سوار کوڑا ڈالدیتا ہے اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وَعَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِي رِوَايَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا
اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَنْظُرُوا اِلَى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ
الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابوموسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن کے لیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا
ایک موتی کا خالی درمیان سے چوڑائی اُسکی یعنے پس طول اُسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہے لنبان اُسکی ف ع یعنے اور اسی قیاس پر عرض اُسکا اور
حاصل ہوا دونون روایتون سے طول وعرض اُسکا ہر ایک اُن دونون مین سے ت ساٹھ کوس کی اور ہر کونے مین اُس خیمہ کے اہل خانہ ہونگے یعنے مومن کی
بیوی وغیرہ نہ دیکھینگی یعنے ایک کونہ والے اور گھر والون کو کہ اور کونون مین ہونگے پھیرا کریگا ان سب گھر والون پر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نے اور ہمراہ اُسکے
ابن الملک نے بھی کہ اہل سے مراد بیویان ہین کہ جنسے جماع کریگا اور پھیرا کرنا یہ مجامعت سے ہے ت اور دو بہشتین ہین یعنے مسلمان کے لیے کہ چاندی کے ہین
باسن اُنکے اور جو کچھ کہ اُنمین ہے یعنے قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور رخت وغیرہ ذالک سے اور دو بہشت ہین کہ سونے کے ہین باسن اُنکے اور جو کچھ کہ اُنمین ہے
ف ح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کے وصف مین آیا ہے کہ ایک اینٹ
سونے کی ہے اور ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ اول حدیث مین بیان ہے اُن چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنے باسن وغیرہ اور دوسری
مین صفت جنت کی دیوارون کی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہے کتاب وسنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالے نے سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف
مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اُنکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اُنکا اور ابی موسی سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتان آنیتہما
وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہون مین یعنے ملا علی کہ موید ہے اُسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین
اور بعید نہین ہے کہ مراد جنتان سے یعنے آیۃ مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایک اُن دونون کی سونے سے اور دوسری چاندی سے اور کبھی ہونگی کا طبق کے لیے
دو جنتین سونے کی اور دو جنتین چاندی کی داہین بائین طرف اُنکے محلون کی زینت کے لیے نہ بسبب مقصود ہونے سونے کے اور یہ مراد جنتان سے بنا بر اسکے
ہی کہ کبھی مراد تثنیہ سے کثرت ہوتی ہے اور موید ہے اسکو کہ دروازے جنت کے اور طبقے اُسکے آٹھ ہین جنۃ عدن جنۃ الفردوس جنۃ الخلد جنۃ النعیم جنۃ الماوی دار السلام
دار القرار دار المقامۃ ت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کے اور درمیان نظر کرنے اُنکے کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار
کے جنت عدن مین ف ع یعنے جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورت طبعی کہ درمیان بندے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اُٹھ جا
نگے پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ بھی از راہ مہربانی وتفضل رب کے اُٹھ جاوینگے ت اور اسکو عیانا دیکھینگے ت نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ
اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ)
اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجے ہین درمیان ہر دو درجون کے اتنا فرق ہے جیسا کہ
درمیان آسمان و زمین کے ف ع ممکن ہے کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہے روایت بیہقی مین عائشہ سے بطریق مرفوع کے عدد درج الجنۃ بعدد آی القرآن

حسن وجمل الجنۃ من اہل القرآن طیبین فوقہ درجۃ اور ممکن ہے کہ سو درجے ایسے ہوں کہ جو واسطے انکا ذکر ہوا اور روحانی خلاف انکے ہوں یعنی کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نے مسند فردوس میں ابوہریرہ سے مرفوع کہ جنت میں ایک درجہ ہے کہ نہیں پہونچینگے اسکو مگر صاحب فکرت اور فردوس ف ٹ یعنے جنت اسکا نام فردوس
ذکر کیا گیا ہو قرآن میں قد افلح المؤمنون کے اول میں اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتوں سے بلند تر ہے از روئے درجے کے یعنے
درجات انکے بلند ترین درجات کے ہیں صورت اور معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی ہیں چاروں نہریں بہشت کی ف ٹ یعنے نہر پانی اور دودھ اور شراب
اور شہد کی کہ مذکور ہیں قرآن میں فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کے
عرش ہے ف ٹ پس یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ فردوس اوسط تمام جنتوں کے ہے اور اسیلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیے ت پس جب مانگو تم اللہ سے
بہشت تو مانگو تم اس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہے نقل کی یہ ترمذی نے کہا مولف نے کہ نہیں پائی میں نے یہ حدیث صحیحین میں یعنے انکے متون میں اور
نہ کتاب حمیدی میں ف ٹ کہ جامع ہے صحیحین کی حاصل کلام مولف کا اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح میں حالانکہ نہیں پائی گئی یہ مگر حسان میں
پس اعتراض مولف کا تو یہ ہے اور بعضے شارحین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث موجود ہے صحیح بخاری میں دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد میں اور دوسرے بیچ باب وکان عرشہ
علی الماء کے اور صحیح مسلم میں بھی موجود ہے بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کے ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا کل جمعۃ
فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا
فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے یعنے
مجمع ہے کہ اسمیں صورتیں خواہش کی گئی ہیں جمع ہونگے اسمیں بہشتی ہر جمعہ میں ف ٹ یعنے مقدار ہر جمعہ میں سے دنیا کے ہفتہ میں اور نہیں ہوگا وہاں ہفتہ حقیقۃ بسبب
نہونے آفتاب اور رات و دن کے ت پس چلیگی ہوا شمال کی ف ٹ شمال زیر شین سے اور زبر بھی آیا ہے یعنی وہ ہوا جو داہنے ہاتھ کی طرف سے آوے جب سامنے
قبلہ کے کھڑا ہو اور یہاں مراد ہوا ہے مثل ہوا شمال کے ت پس ڈالیگی وہ ہوا یعنے مشک اور طرح طرح کی خوشبوئیں انکے مونہوں میں یعنے بدنوں پر اور کپڑوں
میں پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ اس مجمع میں حاضر ہونگے حسن وجمال میں یا زیادہ کرینگے حسن وجمال کو پس پھر ہونگے یعنے بازار سے طرف گھر والوں اپنے کے
اس حال میں کہ زیادہ ہوگئے ہونگے خوبصورتی اور جمال میں پس کہینگے انکے گھر والے انکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونے کے ہم سے حسن وجمال کو
پس کہینگے بہشتی گھر والوں سے اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو ف ٹ اور یہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ انکو بھی وہ ہوا پہونچی
اور یا بسبب عکس پڑنے جمال انکے کے اوپر جمال وکمال انکے کے ت نقل کی یہ مسلم نے ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول
زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ
منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا
یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء
متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت میں یعنے انبیا بصورت
چودھویں رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب ہونگے اس جماعت کے یعنے مرتبہ میں قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگے مانند ستارہ
روشن کے ستارے بیچ آسمان کے روشنی میں یعنے جو مانند سوائے چاند اور آفتاب کے اور ستاروں سے روشن ہے انکے مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل انکے ہونگے
کے اوپر دل ایک شخص کے ہونگے یعنے متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپس میں جیسے کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہیں ہوگا کچھ اختلاف انکے بیچ اور
دشمنی رکھنی آپسمیں ہر شخص کے لیے بہشتیوں میں سے دو دو بیبیاں ہونگی حور عین سے ف ٹ اور جمع حوراء کی اور حور اس عورت کو کہتے ہیں کہ ہو سپیدی آنکھ کی سفید

نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی یعنے فراخ چشم کے اگر کہیں کہ اخیر فصل ثانی میں ایک حدیث آئی ہو کہ ادنے اہل جنت کی بہتر بیبیاں ہونگی
اور یہاں دو بیبیان فرمائیں انمیں کیا تطبیق ہو جواب یہ کہ مراد یہ ہو کہ دو بیبیان ہونگی اس جنس سے کہ حور العین ہونگی ساتھ اور صفات کے کہ ذکر کیں اور یہ منافات نہیں
رکھتا ہو ساتھ اسکے کہ سوائے اس جنس کے اور بیبیان بہت ہوں ست دیکھا جاتا ہو گودا انکی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے بسبب
نہایت حسن او صفائی اور لطافت کے ساتھ پاکی کے یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالے کو صبح شام یعنے ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پیخانہ پھر ینگے
اور نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹ چھنکینگے باسن انکے سونے اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیان انکی سونے کی اور ایندھن انکی انگیٹھیون کا اگر ہوگا ف یعنے دنیا کی
انگیٹھیون کے ایندھن کوئلے وغیرہ ہوتے ہیں اور خوشبو کے لیے عود اسپر جلاتے ہیں بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کے کہ انکا ایندھن بھی عود ہوگا لفظ وقود واو
کے پیش سے روشن کرنا آگ کا اور واو کے زبر سے لکڑیاں کہ جلائی جاوے انسے آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہو میم کے زیر سے اور بصیغہ آلہ کے وہ چیز کہ رکھی جاوے اسپر
آگ اگر جلانے کے لیے یعنے انگیٹھی اور زبر میم سے بھی آیا ہو اور الوہ زبر ہمزہ سے اور انکے پیش سے اور پیش لام اور تشدید واو سے اگر کہ دسوقی ہوجاتی ہو اس سے ت ادر
عرق انکا مشک ہوگا یعنے خوشبو انکی مانند مشک کے ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنے سب خوش خلق اور متفق اور اختلاط رکھنے والے
ہونگے آپس میں اوپر صورت اور شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہیں ساٹھ گز کے جانب آسمان میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے درازی قد میں لفظ خلق پیش
خ سے اور ترجمہ اسکا مذکور ہوا اور اس صورت میں جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطے بیان صورت کے بعد از بیان سیرت کے اور خلق زبر خ سے بھی
روایت ہو یعنے سب ہونگے اوپر صورت اور شکل ایک مرد کے اور حسن و خوبی میں موافق آپس میں اور ہمعمر کہ تیس یا تینتیس تینتیس برس کے ہونگے اور اس جملہ
علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہو خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کی دونوں صحیح ہیں (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اہل الجنۃ یاکلون فیہا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح کرشح المسک یلہمون التسبیح والتحمید
کما تلہمون النفس رواہ مسلم) اور روایت ہو جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشتی کھاوینگے بہشت میں اور پیوینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ پیشاب
کرینگے اور نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ ناک چھنکینگے عرض کیا یعنے بعضے صحابہ نے کہ جب پاخانہ نہ پھرینگے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہو کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہو جاویگا فضلہ
طعام کا ڈکار اور پسینہ ف یعنے ڈکار کی ہوا میں اور پسینے کی راہ نکل جایگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کے ہو یا بعضا کھانا ڈکار ہو جائیگا اور بعضا پسینا
اور ظاہر تر یہ ہو کہ کھانا ڈکار ہو جائیگا اور پانی عرق ت الہام کیے جاوینگے بہشتی تسبیح اور تحمید یعنے سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الٰہی اور ہو جائیگا وہ لازم
حال انکے کے اور بے تکلف نکلیگا جیسے کہ باہر نکلتا ہو انسے دم ف یعنے بے تکلف آتا ہو اور جاتا ہو یہ معنی ہیں کہ نہیں رنج اٹھاوینگے تسبیح و تہلیل سے جیسے کہ نہیں رنج
اٹھاتے ہو تم یا وہ دم لینے سے اور نہیں باز رکھیگی انکو کوئی چیز ذکر اللہ سے جیسے کہ نہیں باز رکھتے انکو دم لینے سے مانند ملائکہ کے حاصل یہ کہ نہیں تھکیگا انسے دم گر
کہ ملا ہوگا ساتھ ذکر اور شکر اللہ تعالے کے ت نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یدخل الجنۃ ینعم ولا یبأس ولا
یبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ رواہ مسلم) اور روایت ہو ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داخل ہوگا بہشت میں چین میں رہیگا اور
نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی انکی یعنے جنت دار القرار والثبات ہو تغیر و تبدیل اور فساد اور خرابی انمیں نہیں
نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا
تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تہرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا رواہ مسلم) اور روایت ہو ابو سعید اور ابو ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنے جنت میں جنتیوں کو ساتھ اس مضمون کے کہ تمہارے لیے ہو کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبھی اور تحقیق تمہارے
لیے ہو کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبھی اور تحقیق تمہارے لیے ہو کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑھے ہو کبھی اور تحقیق تمہارے لیے ہو یہ کہ چین سے رہو اور محنت اور مشقت

نہ دیکھو بھی نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ یتراؤن اہل الغرف من فوقہم کما تتراؤن الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغہا غیرہم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والوں کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب میں **ف** لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سے غبور سے بمعنے باقی کے اور مراد آگے اس سے باقی رہا ہوا افق میں بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور بعضی روایت میں غایر ی تحتانیہ سے بھی آیا ہے غور سے بمعنے نشیب کے لیکن یہ تصحیف ہے اور روایت مشہور اول ہی کی ہے **ت** اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہے کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا **ف** کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضون کا پست لکھا ہے علماء نے کہ بہشت میں طبقات ہونگے اعلے تو سابقین کے لیے اور اوسط مقصدین کے لیے اور اسفل مخلطین کے لیے **ت** عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہونچین گے ان منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہونچینگے ان منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنے اولیاء بسبب متابعت و محبت انکی کے قسم ہے خدا کی پہونچینگے اسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے بیچ قبول کرنے اس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اسکے اور منع کیے گئے اس سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے آخر سورہ فرقان میں وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتہم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ وسلم نے کہ داخل ہونگی جنت میں کتنی قومین کہ دل انکے مانند دلون پرندون کے ہین **ف** یعنے نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونے مین حسد اور بغض وغیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہے بہ نسبت اور جانورون کے اور بعضون نے کہا توکل مین جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اسکے کا تو رزق دے تمکو جیسے کہ رزق دیتا ہے جانور پرندہ کو کہ نکلتے ہین صبح کو بھوکے اور پھرتے ہین شام کو پیٹ بھرے **ت** نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ) اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ اے بہشتیو پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالے کو کہ حاضر ہین ہم اے رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بھلائی تیرے قبضۂ قدرت اور ارادہ مین ہے جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ آیا راضی ہوئے تم یعنے مجھسے کہ داخل کیا مین نے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم اے پروردگار ہمارے حالانکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اس چیز سے کہ دی مین نے پس کہینگے اے پروردگار ہمارے کونسی چیز بہتر ہے اس سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکے کبھی **ف** اور جب ہوے بندہ سے راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اسکا ثمرہ و نتیجہ اسی کا ہے اول پوچھنا انسے کہ آیا راضی ہو مجھسے جب رضا انکی اسکی جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی انکے اسپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا ہونے تعالے کی بندہ سے رضا بندہ کی ہے ہوے سے اپنے حال مین نگاہ کرے اپنے تئین راضی پاتا ہے اپنے پروردگار سے پس جان کہ وہ بھی تجھسے راضی ہے صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تھے کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالے ہمسے راضی ہے آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اس سے راضی ہین تو یقین ہے کہ وہ بھی ہمسے راضی ہے بعد از ان بشارت دی کہ رضا انکی ہمیشہ دائم اور ہمیشہ ہو بالاتر اس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالے بزرگتر ہے بہشت سے اور اس چیز سے کہ اسمین ہے جیسے کہ فرمایا

ورضوان من اللہ اکبر چنانچہ ہینیہ اور سمجھو ہم اللہم ارض عنا وارض عنا عنک ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے
ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ادنے مرتبہ اور جگہ ایک تمھارے کی بہشت سے اس مقدار ہے کہ فرماویگا پروردگار تعالے
اسکو کہ آرزو کر اور چاہ اسقدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنے بہت کچھ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالے اس بندے کو کہ آرزو
کی تونے اور چاہا تونے یعنے جہان تک تیرے دل مین آرزو تھین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالے اس بندے کو کہ پس تحقیق تیرے
لیے ہے جو کچھ کہ آرزو کی تونے اور مانند اسکے ساتھ اسکے نقل کی مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ
أَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیحان وجیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سے
ہین ف ع فرات نام ہے نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہے بلا خلاف لیکن تعیین سیحان اور جیحان مین خلاف ہے کہ بعضے کہتے ہین سیحان نہر ہے شام مین اور بعضون نے کہا ہند
مین اور جیحان نہر ہے بلخ مین اور کہا ہے علماء نے کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کے ہے کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین اسلیے کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نے کہا
جوہری نے جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہے غلط ہے اور اتفاق رکھتے ہین علماء کہ جیحون واؤ سے نہر خراسان ہے اور کہا کہ سیحون نہر ہے سندھ مین اور بعضون نے کہا کہ سیحان وجیحان
دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک مصیصہ اور طرسوس کے اور مراد ساتھ ہونے ان چار نہرون کے انہار جنت سے یہ ہے کہ پانی انکے بہ نسبت اور پانیون کے
اچھے ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سے ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور انکو ساتھ
نام ان چار نہرون کے کہ بزرگتر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہرون کی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہے اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا مین فوائد ومنافع مین نمونہ
بہشت کے ہین اور صحیح یہ ہے کہ یہ محمول ظاہر پر ہے اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت مین ہے چنانچہ مسلم نے روایت کیا ہے کہ فرات اور نیل جاری ہوتے ہین بہشت سے
اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ سدرۃ المنتہے کی جڑ سے ہین اور معالم التنزیل مین آیا ہے کہ یہ چار نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالے نے انکو پہاڑون کو سونپا ہے اور دریاؤن نے
زمین پر جاری کیا کذا ذکر الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ
خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہے عتبہ بن غزوان سے کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنے روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاے کنارہ دوزخ
کے سے پس گرتا چلا جاوے اسمین ستر برس نہ پہونچے اسکی تھا مین قسم خدا کی البتہ بھرے جاوینگے دوزخ یعنے کفار سے باوجود اس گہراؤ و فراخی کے اور البتہ تحقیق
ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوون دروازے کے دروازون جنت کے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہے اور البتہ آویگا اسپر ایک دن کہ وہ بھری
ہوگی بسبب اژدحام کے نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ
مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ
وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا
پانی سے ف ع اختلاف ہے عقلاء کا کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہے کیا ہے اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہے پھر پیدا کی گئی اس سے زمین ساتھ کثیف اور منجمد
ہونے کے اور آگ اور ہوا ساتھ لطیف اور رقیق ہونے کے اور پیدا ہوا آسمان آگ کے دھوین سے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ کہتے ہین توریت کے اول
سفر مین آیا ہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ایک جوہر پھر نظر ہیبت کی اسکی طرف پس پگھلے اجزا اسکے اور پانی ہوگئے اور اس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند
دھوین کے پس آسمان پیدا ہوا پھر ظاہر ہوئے پانی پر جھاگ اور اس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑون کو لنگر اسکا کیا یعنے پہلے ہلتی تھی زمین پہاڑون سے

ٹھہر گئی اور بعضون نے جو لکھا ہی کہ مراد پانی سے نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنے
پیدا کیا ہمنے پانی سے حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ وتعالی کے واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہ یا بسبب زیادتی احتیاج
اسکی کے طرف پانی کے اور منتفع ہونے اسکے کے ت عرض کیا ہمنے آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سے ہی عمارت اسکی یعنے پتھر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی
فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اسکی موتی اور یاقوت کی یعنے مثل انکے رنگ اور صفائی مین اور خاک
اسکی مثل زعفران کے زرد وخوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اسمین چین مین رہیگا اور رنج اور مشقت نہین دیکھیگا اور ہمیشہ جیو یگا اور کبھی نہ مریگا اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اسکے
اور نہ فنا ہوگی جوانی اسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقہا من ذہب رواہ
الترمذی) اور روایت ہی ابو ہریرہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنا اسکا سونیکا ہی ف اور ٹہنیان اسکی مختلف مین
کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی مرصع مزین ساتھ طرح طرح کے شگوفون کے اور اسپر طرح طرح کے میوے لگے ہوے اور نیچے
انکے نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث حسن غریب) اور روایت ہی اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ظاہر تر یہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب
عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالے نے ہم درجات عند اللہ یعنے جتنے صاحب درجون کے ہونگے بحسب اعمال اپنے کے طاعات مین جیسے کہ دوزخی صاحب درکات سافلہ
کے ہونگے بقدر مراتب اپنے کے شدت کفر مین جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجون
کے فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین
اجتمعوا فی احداہن لوسعتہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین
سو درجے ہین ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین ان درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے انکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی
(وعنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی وفرش مرفوعۃ قال ارتفاعہا لکما بین السماء والارض مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی ان بچھونون کی جیسے کہ مسافت
ہی درمیان آسمان وزمین کے پانسو برس کی راہ ف یعنے جنت کے درجون کے بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین
کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون نے کہا کہ مراد فرش سے عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع بمعنی فائق وفاضل کے حسن وجمال مین دنیا کی
عورتون سے لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات احسن ہونگی حورون سے بسبب نماز وروزہ کے ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی
(وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ یوم القیمۃ ضوء وجوہہم علی مثل ضوء القمر لیلۃ البدر والزمرۃ الثانیۃ علی
مثل احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منہم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یری مخ ساقہا من ورائہا رواہ الترمذی) اور یہ بھی روایت ہی ابی سعید
ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کے کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین روشنی
انکے چہرون کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودھوین رات کے چاند کے اور جماعت دوسری کہ وہ اولیاء اور صلحاء ہین اوپر مانند بہترین ستارہ چمکتے کے آسمان
مین واسطے ہر شخص کے انمین سے دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک ان دونون مین سے ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی کا
ستر جوڑون کے اوپر سے ف اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اسکی بہتر بیبیان اور اسی ہزار خادم ہونگے پس تطبیق انمین اور اسمین یہ ہی
دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودہ انکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس کچھ منافی نہین ہی اسلیے کہ ہر ایک ... کے لیے بہت سی

حورین غیر صفت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہو کہ ہر ایک کے لیے دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سے اور ستر حورون مین کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل
کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى
قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اتنی اتنی جماع کی یعنے یہ کنایہ ہو عورتون مین
سے مثلا دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتون سے فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مرد ون کی یعنے پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی
عورتون سے جماع کرنے کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَ
تَزَخْرَفَتْ لَہٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَہْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُہٗ لَطَمَسَ ضَوْؤُہٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ ہٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہو سعد بن ابی وقاص سے اُنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اُٹھا کر اُٹھاوے ناخن اُن چیزون مین سے کہ
بہشت مین ہین یعنے قسم زینت و آلات اُسکی سے ظاہر ہو یعنے دنیا مین تو البتہ زینت دار ہو جاوے بسبب اُسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان و
زمین کے ہو اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سے جھانکے پس ظاہر ہون کڑے اُسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اُسکی سورج کی روشنی کو جیسے کہ مٹا دیتا ہو سورج
ستارون کی روشنی کو نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو (وَعَنْ اَبِيْ ہُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَہْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُہُمْ
وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُہُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہو ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ہونگے بن بال کے امرد آنکھین اُنکی
ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اُنکی اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اُنکے **ف ح** حدیث مین لفظ جرد جیم کے پیش اور رے کے جزم سے جمع اجرد کی اور اجرد اُسکو کہتے ہین کہ
اُسکے بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنے لڑکا بے ریش اور کحل کاف کے زبر سے اور بروزن فعلے کے معنے مفعل کے یعنے مکحول اور وہ وہ ہو کہ جسکی پلکون کی جڑ مین
سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہون گویا سرمہ لگایا ہو **ت** نقل کی ترمذی اور دارمی نے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ
اَہْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل
ہونگے بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سے بے ریش سرمگین آنکھین تیس برس کے یا تینتیس برس کے **ف ح** یعنے جیسے کہ دنیا
مین اس عمر کے ہوتے ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی کی اسوقت مین ہو اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث اور ثلثین سنۃ مین شک راوی کے لیے ہو
ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَہٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَہٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْہَا
مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّہَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْہَا فَرَاشُ الذَّہَبِ كَاَنَّ ثَمَرَہَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہو اسما بنت
ابی بکر سے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اُنکے لیے سدرۃ المنتہے کا فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنے تیز رو بیچ سایہ شاخون
اُس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑین اُسکے سایہ مین سو سوار شک کیا ہو راوی حدیث نے **ف ح** کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ یا یستظل بظلہا مائۃ
راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہو **ت** اُس درخت پر ٹڈی ہین سونے کی **ف ح** شاید کہ مراد فرشتے ہین نورانی کہ چمکتے ہین اُسکے بانوز
گویا کہ سونے کے ہین یا مشابہت دی ان انوار کو کہ اُٹھتے ہین اُس سے اور تعبیر کیا اُنکو ساتھ سونے کی ٹڈی کے اور تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہو اذ یغشی السدرۃ
ما یغشی یعنے ڈھانکتا ہو سدرۃ المنتہے کو جو کچھ کہ ڈھانکتا ہو اور بیضاوی نے کہا کہ ڈھانکتی ہو اُسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتے ہین حق کی **ت**
گویا کہ میوے اُسکے مانند مٹکون کے ہین **ف ح** سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہو اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا بہشت مین ہو کہ منتہے ہوتا ہو اس تک علم اولین
و آخرین کا سو کوئی مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پرے اُسکے کیا ہو اور نہین گذرا اُس سے کوئی سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام
جبرئیل کا ہو کہ وہان سے آگے نہین بڑھتے اور وہ روایت مین چھٹے آسمان پر ہو اور مشہور یہ ہو کہ ساتوین آسمان پر ہو اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین

یہ ہے کہ جڑ اسکی چھٹے آسمان پر ہو اور شاخیں ساتویں میں واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاالْکَوْثَرُ قَالَ ذَاکَ نَہْرٌ اَعْطَانِیْہِ اللّٰہُ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْہِ طَیْرٌ اَعْنَاقُہَا کَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ
ہٰذِہٖ لَنَاعِمَۃٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَتُہَا اَنْعَمُ مِنْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انس سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ وسلم کہ کیا
ہے کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ دی مجکو خدا تعالے نے وہ نہر **ف** لفظ نہر ساتھ زبر ہ کے اور جزم سے بھی آیا ہے یعنے نہر پانی کی کہ دونوں طرف اسکے دو حوض ہیں ایک
تو جنت میں ہے اور دوسرا موقف میں اور اسلیے کہا کہنے والے نے **ت** یعنے بہشت میں **ف** بسبب ہونے اکثر اسکے کے بہشت میں یا اسلیے کہ منبع اسکا بہشت
میں ہے **ت** نہایت سفید ہے پانی اسکا دودھ سے اور نہایت شیریں ہے شہد سے اس نہر میں یعنے اسکے کناروں میں پرندے جانور ہیں دراز گردن کہ گردنیں
انکی مانند گردنوں اونٹوں کے **ف** لفظ جزر بپیش جیم اور زے سے جمع جزور کی ساتھ زبر جیم کے یعنے اونٹ کے کہ تیار ہو واسطے نحر و ذبح کے اور معنی یہ ہیں کہ
وہ تیار ہیں نحر کے لیے تاکہ کھاویں انسے اس نہر والے **ت** کہا عمر نے کہ تحقیق وہ پرندے منعم اور فربہ اور خوشحال ہونگے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ کھانے والے انکے کہ بہشتی ہیں منعم تر اور مترفہ تر ہونگے انسے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ خَیْلٍ قَالَ
اِنِ اللّٰہُ اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ فَلَا تَشَآءُ اَنْ تُحْمَلَ فِیْہَا عَلٰی فَرَسٍ مِّنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَآءَ یَطِیْرُ بِکَ فِی الْجَنَّۃِ حَیْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ فِی الْجَنَّۃِ
مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ یَقُلْ لَّہٗ مَاقَالَ لِصَاحِبِہٖ فَقَالَ اِنْ یُّدْخِلْکَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ یَکُنْ لَّکَ فِیْہَا مَا اشْتَہَتْ نَفْسُکَ وَلَذَّتْ عَیْنُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے بریدہ سے
کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت میں گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالے نے داخل کیا تجکو بہشت میں پس نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے بہشت
میں یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اڑا دے وہ گھوڑا تجکو بہشت میں یعنے دوڑے اور جلد لیجاوے تجکو جہاں چاہے تو مگر کہ کریگا تو **ف** لفظ فعلت کو ساتھ
صیغہ خطاب کے پڑھا ہے مجہول و معروف مگر یہ کیا جاویگا تو یعنے دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو یعنے مطلب یاب ہوگا تو اور لفظ فعلت ساتھ تائے تانیث
کے صیغہ مجہول سے بھی آیا ہے یعنے کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گھوڑا تیرے لیے اور فرس مذکر و مؤنث دونوں آیا ہے حاصل یہ کہ بہشت میں ہر کوئی جو کچھ چاہیگا
پاویگا **ت** اور سوال کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت میں اونٹ بھی ہونگے کہا بریدہ نے پس جواب دیا آنحضرت نے اس شخص کو
جو کچھ کہ جواب دیا تھا اسکے یار کو یعنے جیسا کہ پہلے شخص کو جواب دیا تھا ویسا اسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت میں اور چاہے تو کہ سوار کرے تجکو یاقوت کے
اونٹ پر تو پس فرماویگا اللہ تعالے بطریق کلیہ کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت میں تو ہوگا تیرے لیے بہشت میں جو کچھ کہ چاہے دل تیرا اور لذت پاوے
آنکھ تیری نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ الْخَیْلَ اَفِی الْجَنَّۃِ خَیْلٌ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّۃَ اُتِیْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ یَاقُوْتَۃٍ لَّہٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَیْہِ ثُمَّ طَارَ بِکَ حَیْثُ شِئْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ
لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاَبُوْسَوْرَۃَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ اَبُوْسَوْرَۃَ ہٰذَا مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ یَرْوِیْ مَنَاکِیْرَ) اور روایت ہے
ابو ایوب سے کہا اسنے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو کیا بہشت میں گھوڑے
ہونگے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت میں دیا جائیگا تجکو گھوڑا یاقوت کا اسکے دو بازو ہونگے پھر سوار کیا جاویگا تو اسپر پھر
اوڑا لیجاویگا تجکو جہاں چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ نہیں اسناد اسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہے نسبت ضعف کیا جاتا
ہے یعنے بسبب کسی سبب ضعف کے علم حدیث میں یا اسناد حدیث میں اور سنا میں نے محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ کہتا تھا ابو سورہ یہ حدیث اسکی منکر ہے روایت
کرتا ہے وہ حدیثیں منکر (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْہَا مِنْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ
سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ایک سو بیس

[illegible]

صف ہونگے اسی ان صفون مین اس امت سے ہونگے اور چالیس اور امتون سے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین ف ع اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سے دو چند ہونگے بہ نسبت اور امتون کے اگر کہا جاوے کہ پہلے باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوؤ گے تم نصف اہل جنت کے اور یہان فرماتے ہین دو چند جواب یہ کہ ہو سکتا ہے کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باری تعالی سے وہ ہون بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اس سے کہ امید رکھتے تھے اور یہ زیادتی فضل و کرم اسکا ہے بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت اسکی کے واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بھی ہے کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھ چالیس صفون کے اور توجیہ اول ظاہر تر ہے (وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ أُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّاكِبِ الْجَوَّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُونَ عَلَيْهِ حَتَّى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُولُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُخَلَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيرَ) اور روایت ہے سالم تابعی سے کہ نقل کرتے ہین اپنے باپ سے یعنے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بہشت کا کہ امت میری اس دروازہ سے داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اسکی مقدار مسافت سیر اس سوار کی کہ خوب جانتا ہے دوڑانا گھوڑے کا یا سیر سوار گھوڑے کی کہ خوب دوڑتا ہے ف ع تین رات یا تین برس اور ظاہر تر ہے اسلیے کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہے پھر مراد اس سے کثرت ہے تا مخالف ہو اسکے کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازوون کے دروازون جنت سے مسیرۃ چالیس برس کی ہے اور ممکن ہے یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کے اول ساتھ قلیل کے پھر اعلام کیے گئے ساتھ کثیر کے یا حمل کیا جاوے اوپر اختلاف دروازون کے بسبب اختلاف داخل ہونے والون کے واللہ اعلم ت پھر تحقیق بہشتی یعنے امت میری بیچ وقت داخل ہونے انکے کے دروازون بہشت کے سے البتہ تنگ کیے جاوینگے اور بھیچے جاوینگے بسبب ازدہام کے دروازے پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کے یہان تک کہ قریب ہے کہ کندھے انکے ہلجاوین اور پس جاوین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے ف ت اور مصابیح مین ہے ضعیف منکر کہا اسکے شارح نے یعنے یہ حدیث منکر ہے بسبب مخالفت اسکی کے صحیح حدیثون سے کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین ت اور پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے حال اس حدیث سے پس نہ پہچانا اسکو ف ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکھتا ہو طرق احادیث پر جب کہ نہین پہچانتا مین اسکو تو دلالت کرتا ہے اسکی ضعف پر ت اور کہا بخاری نے کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہے روایت کرتا ہے منکر ف ع یعنے پس ہوئی یہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نے کہ لفظ مخلد سہو ہے صاحب مشکوۃ سے اور صواب خالد ہے اسلیے کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہے اور اسی طرح اسماء الرجال کی کتابون مین (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت مین ایک بازار ہے جگہ اجتماع کی نہین اسمین خرید و فروخت یعنے تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا اور خوش رکھیگا مرد یعنے اسی طرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اسمین اور متصف ہوگا ساتھ اس صورت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ) اور روایت ہے سعید بن مسیب

سے یہ ہے کہ انھون نے ملاقات کی ابو ہریرہ سے یعنے بازار مین پس کہا ابو ہریرہ نے کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالے سے کہ جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے
بازار بہشت مین یعنے جیسے کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت مین بازار ہے یعنے حالانکہ وہ موضع ہے واسطے حاجت تجارت کے کہا ابو ہریرہ نے
کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اُتر ینگے اُسمین یعنے اُسکے منازل و درجات مین
بقدر زیادتی عملون اپنے کے یعنے جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اُسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن فرماویگا انکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا کے سے ف یعنی جس روز
کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا نکلین جیسے کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعہ کے نکلین اور یہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنے کی وروز جمعہ مین اور جانے کی نماز
جمعہ کے لیے ہوگی ت پس نکلینگے اور زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اُس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالے اُنکے لیئے عرش اپنا ف یعنے نہایت
لطف و رحمت اپنی والا اور پرگندہ ہوگا یہ کہ عرش چھت جنت کی ہے ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالے بہشتیون کے لیئے بیچ ایک بڑے باغ کے باغون بہشت کے
سے پس رکھے جاوینگے اُنکے لیئے منبر نور کے کہ اُنپر بیٹھینگے اور منبر موتیون کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنے موافق
تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کے بیٹھینگے کمترین انکا یعنے مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہے اُنمین خسیس اور کمینہ ف یعنے ادنے کہ کہا مین نے
یعنے اقل اور کمتر کے مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کے مراد رکھا مین نے یہ متصف ساتھ دنارت اور خساست کے حد ذات مین کہ وجود اُسکا بہشت مین نہین ہے
ت بیٹھینگے گا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کے ف یعنے نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلے مرتبہ والے اُنپر بیٹھینگے جیسے کہ ایک جماعت صدر مجلس
مین بیٹھتی ہے اور ایک خاک پر ت گمان نہین لیجانے کی یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہین اُنسے از روئے جگہ اور نشست کا
کے ف اسلیئے کہ بہشت مین ہر کوئی اپنے مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزو مرتبہ بلند کے نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجاینگا اگرچہ
جانے کہ مین مرتبہ مین ادنے ہون اور وہ بالا ت کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو اُسدن فرمایا آنحضرت نے کہ ہان دیکھینگے
کیا شک و شبہ رکھتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنے ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین شب مین کہا ہم نے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسی طرح شک نہین کرنیکے
تم اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور نہین باقی رہیگا اُس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اُس سے اللہ تعالے بیواسطہ اور اٹھا دیگا پردہ یہان تک کہ فرماویگا
خدا تعالے ایک شخص کو اُنمین سے کہ اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا یاد رکھتا ہی تو اُسدن کو کہ کہا تھا تو نے ایسا اور ایسا ف یعنے اُس چیز سے کہ نہین جائز
شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اُسمین اور تامل کریگا اُن گناہون مین کہ کیئے ہونگے ف پس یاد دلائیگا اللہ تعالے اُسکو بعضی عہد شکنیان اُسکی کہ کی تھین
دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ جنکے ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے کیا نہ بخشے تو نے میرے لیئے وہ گناہ یعنے داخل کیا تو نے
مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے تو نے میرے لیئے وہ گناہ کہ صادر ہوئے مجھسے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ ہان بخشے مین نے تیرے لیئے پس بسبب فراخی
بخشش میری کے پہونچا تو اس مرتبہ کو (فبینا ہم علی ذلک غشیتہم سحابۃ من فوقہم فامطرت علیہم طیبا لم یجدوا مثل ریحہ شیئا قط و یقول ربنا قوموا الی
ما اعددت لکم من الکرامۃ فخذوا ما اشتہیتم فناتی سوقا قد حفت بہ الملئکۃ فیہا ما لم تنظر العیون الی مثلہ ولم تسمع الآذان ولم یخطر علی القلوب فیحمل لنا ما اشتہینا
لیس یباع فیہا ولا یشتری وفی ذلک السوق یلقی اہل الجنۃ بعضہم بعضا قال فیقبل الرجل ذو المنزلۃ المرتفعۃ فیلقی من ہو دونہ وما فیہم دنی فیروعہ ما یری
علیہ من اللباس فما ینقضی آخر حدیثہ حتی یتخیل علیہ ما ہو احسن منہ وذلک انہ لا ینبغی لاحد ان یحزن فیہا ثم ننصرف الی منازلنا فیتلقانا ازواجنا فیقلن
مرحبا واہلا لقد جئت وان بک من الجمال افضل مما فارقتنا علیہ فنقول انا جالسنا الیوم ربنا الجبار ویحقنا ان ننقلب بمثل ما انقلبنا رواہ الترمذی وابن
ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب) پس اُسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہونگے ڈھانکے گا انکو ایک ابر اُنکے اوپر سے پس برساویگا وہ ابر اُنپر خوشبو
کہ نہ پایا ہوگا مانند اُسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کھڑے ہو و اور آؤ طرف اُس چیز کے کہ تیار کی ہی مین نے تمہارے لیئے قسم بزرگی سے

پس لو جو چاہو تم پس آوینگے ہم اس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اُسکو فرشتون نے اُسمین اور آوینگے ہم اور پاوینگے اس چیز کو کہ نہین دیکھا ہی آنکھون نے مانند اُسکے اور نہ سنا ہی کانون نے مانند اُسکے اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اُسکے پس اُٹھائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہمارے لیے اُس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حالانکہ نہ بیچی جاوینگی اُس بازار مین اور نہ خریدی جاوینگی اس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اُس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اس سے یعنے مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع و عالی ہونگے اگرچہ بنسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوپر اپنے قسم لباس سے ف یہ عبارت احتمال دو معنے کا رکھتی ہی روع کے معنے ڈرانے اور خوش کرنے کے ہی وجہ اول پر یہ معنے ہونگے کہ ڈراویگی اُس شخص بلند مرتبہ کو یعنے مکروہ معلوم ہوگی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اُسپر کہ کمتر اُس سے ہی قسم لباس سے اور وجہ دوسری پر معنے یہ ہونگے کہ خوش کریگی اُس شخص کو وہ چیز کہ دیکھیگا اپنے پر قسم لباس اعلے سے ف یس نہ تمام ہوگا آخر کلام اُس شخص کا یعنے کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اُس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر اور متصور ہوگا اس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اُسکے لباس سے کہ تھا اُسپر یا اُس شخص پر کہ کم رتبہ تھا اُس سے اور یہ معنے مناسب و موافق تر ہین ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اور یہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لائق ہی کسی کو کہ غمگین ہووے بہشت مین ف شاید بسبب دنی ہونے لباس کے اُس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی رتبہ بھی بسبب پہلے لباس کے کہ دوسرا اُس سے بہتر ہوگا غمگین ہوا تھا تمت پھر پھرینگے ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بیبیان ہماری یعنے دنیا کی اور حورین پس کہینگی ہمکو کہ خوش آئے تم اور طیبے گھر مین آئے اور کہینگی ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ بہتر تجھپر جمال ہی اُس جمال سے کہ جدا ہوا تھا ہمسے اُسپر پس کہینگے ہم اپنی بیبیون سے کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنیوالا جانون اور درست کرنیوالا شکلون کا ہی اور لایق ہی اور پہونچتا ہی ہمکو کہ پھرین ہم مانند اُس چیز کے کہ پھرے ہم ف اسلیے کہ جو کوئی بیٹھے ایسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن و جمال پر تو اُسی کے نور کا ہی کیونکر حسن و جمال پاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً وَّتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا اَبَدًا وَّکَذٰلِکَ اَھْلُ النَّارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْھِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَھَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَھَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَّلٰکِنْ لَّا یَشْتَھِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ) اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ادنے اور کمترین بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اُسکے لیے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیبیان یعنی دو دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سے اور کھڑا کیا جاویگا اُسکے لیے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے یعنے بنایا جاویگا اُنسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ اُنکے مسافت اور فراخی اُس خیمہ کی یعنے طول و عرض مین ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھ اسی اسناد کے کہ حدیث گذری روایت ہوئی یعنے جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہو جاوینگے بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح دوزخی ف یعنے عمر اور عدم زیادتی مین ہونگے اور شاید اسقدر عمر ابرار و کفار کی اسلیے مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین ت اور اسی اسناد سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشتیون کے سرون پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنے موتی اُن تاجون کا البتہ روشن کردے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی اور اسی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنے بالفرض و التقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اُسکا اور سن اُسکا یعنے کہ تیس برس مین ایک ساعت مین اور کہا اسحٰق بن ابراہیم نے یعنے

ذکر کیا ہے بیان اس حدیث کے کہ جب چاہیگا مومن بہشت میں فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت میں ولیکن چاہتے کا نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ چوتھا فقرات حدیث سے اور دارمی نے اخیر کا یعنے جو کہ اسحق سے نقل کیا (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آوازین یعنے ساتھ گانے کے کہ نہین سنی مخلوقات نے مانند اُن آوازون کے کہینگی ہم ہمیشہ رہنے والیان ہینگی پس ہلاک نہین ہونے کے اور ہم ہین چین کی نیوالیان پس نہین دیکھنے کی شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنے اپنے رب سے یا خاوندون سے پس نہین ناخوش ہونے کی خوشی اور خنکی ہو اُس کسی کے لیے کہ ہو ہمارے لیے اور ہین ہم اُسکے لیے یعنے جات مالیات میں نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ) اور روایت ہے حکیم بن معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ہے دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر پھٹینگی اور نکلینگی اُن دریاؤن میں سے نہرین بعد ازان آنے مسلمانون کے بہشت میں **ف** ظاہر یہ ہے کہ مراد دریاؤن مذکورہ سے اصول اُن نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قرآن میں فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پھر اُنہین سے پھٹینگی اور جاری ہونگی نہرین طرف خیمون ابرار کے اور نیچے محلون اولیاء کے اور بعضون نے کہا کہ مراد دریاؤن سے وہی نہرین ہین کہ نام رکھا گیا اُنکا بحر بسبب جاری ہونے اُنکے کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ دارمی نے معاویہ سے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى مَنْكِبِهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتَّى يَرَى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيجَانِ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے ابو سعید سے اُنہنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنے دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنے ایک پہلو سے طرف دوسرے پہلو کے نہین پھریگا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگا دیگا پھر آویگی اُس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس ماریگی وہ عورت اوپر کندھے اُس مرد کے یعنے بطریق غنج و دلال کے اور آگاہ کرنے واسطے دکھانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد منھ اپنا اُس عورت کے رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اُسکا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اُس عورت پر ہوگا روشن کردیگا مابین مشرق و مغرب کو یعنے اگر ہو دنیا مین پس سلام کریگی وہ عورت اُس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اُسکے سلام کا اور پوچھیگا اس عورت سے کہ کون ہے تو پس کہیگی وہ کہ مین جملہ زیادتی سے ہون **ف** کہ وعدہ کیا تھا حق تعالے نے نیک کارون سے کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی رویت اللہ تعالے سے بھی کی ہے اور زیادہ اُنکو اسلیے فرمایا کہ حسنی تو جنت ہے کہ جسکا وعدہ کیا ہے اللہ تعالے نے اپنے فضل سے جزا اعمال مین مکلفین کے لیے اور زیادہ مذکور فضل پر فضل ہے ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ ہونگے اُس عورت پر ستر کپڑے رنگ برنگ کے پس پہنچیگی ان کپڑون مین نظر اُس مرد کی یعنے پار ہو جائیگی اُس عورت کے بدن کی لطافت کے بیان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اُس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اس لباس کے پیچھے سے یعنے بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اُسکی نظر کو نہین ہونے کی اور تحقیق اُس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنے موتی اُن تاجون مین سے روشن کر دیگا مابین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى

وَلٰكِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتے تھے اس حال میں کہ نزدیک اُنکے تھا ایک شخص گنواروں میں سے حدیث یہ ہے کہ ایک شخص بہشتیوں میں سے پروانگی مانگے گا اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے میں یعنے درخواست کریگا اللہ تعالے سے کہ مجکو حکم ہو تا بہشت میں کھیتی کروں پس فرماویگا اُسکو اللہ تعالے کہ کیا نہیں ہے تو بیچ اس چیز کے کہ چاہے تو یعنے جو چیز جس جنس کی چاہے تو موجود ہے پھر زراعت کیوں کرتا ہے کہیگا وہ شخص کہ ہاں سب کچھ ہے ولیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں پس اذن ہو ویگا اُسکو کھیتی کرنیکا پس تخم ڈالیگا وہ اور بوئیگا پس جلدی سے پلک مارتے میں ہو جائیگی روئیدگی اُسکی اور مراد کو پہونچنا اُسکا اور کٹنا اُسکا پس وہ ہو ویگی کتنے ہی پہاڑوں کے برابر پس فرماویگا اللہ تعالے ای فرزند آدم کے لے لے جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجکو کوئی چیز غرض کہ باوجود ان تمام نعمتوں ان گنت بہشت کے آرزو کھیتی کی کی تونے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہے اور یہ صفت اُس سے ہرگز نہیں نکلنے کی اگرچہ بہشت میں جاوے ترجمہ پس کہا اُس گنوار نے قسم ہے خدا کی نہ پاؤگے تم اُس شخص کو مگر قریشی یعنے اہل مکہ سے یا انصاری یعنے اہل مدینہ اسلیے کہ وہ ہیں کھیتی والے اور لیکن ہم یعنے گنوار اور صحرا نشین نہیں ہیں کھیتی والے بلکہ اکثر اکتفا کرتے ہیں شیر وخرما پر یعنے پس نہیں چاہتے ہم مانند اسکے پس ہنسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) اور روایت ہے جابر سے کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا سووینگے بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہے اور بہشتی مرنے کے نہیں یعنے پس سونے کے بھی نہیں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

باب رُؤْيَةِ اللهِ تَعَالٰى باب ہے بیچ بیان دیدار اللہ تعالے کے فـ جان کہ رویت حق تعالے کی جائز ہے عقلاً اہل سنت وجماعت کے نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکھنے کی نہیں اُنکے نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہے ممکن ہے دیکھنا اُسکا اگرچہ جسم وجسمانی نہو اور مکان اور جہت میں نہو اور مداخلت ان امور کے دیکھنے میں بسبب جریان عادت کے ہے اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کے بدون انکے دکھاوے تو یہ بھی جائز ہے اور اللہ تعالے قادر ہے کہ قوت بصیرہ بصر میں رکھدے اور جیسے کہ اُسکو آج دنیا میں بصیرت سے پاتے ہیں قیامت کو بصر سے بھی دیکھیں وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر واقع ہونے رویت حق تعالے کی مومنوں کو آخرت میں اور دلیلیں کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سلف سے بہت ہیں اور وہ دلائل ساتھ اعتراضات مبتدعہ کے کہ منکر ہیں اُسکے اور تاویلات اُنکے آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ میں تفصیل سے مذکور ہیں اور مختار یہ ہے کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا میں بھی ممکن ہے ولیکن واقع نہیں بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں کہ واقع ہوئی اور بعضوں کو وہاں بھی خلاف ہے چنانچہ بیان اُسکا بیچ ضمن شرح احادیث کے آویگا اور کسی سلف اور خلف سے دیکھنا حق سبحانہ کا دنیا میں صحت کو نہیں پہنچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اُس طرف نہیں گیا اور دعوی اُسکا نہیں کیا اور مشائخ اتفاق رکھتے ہیں اوپر تکذیب اور گمراہ کہنے مدعی اسکے کے اور انوار میں کہ کتاب فقہ شافعی ہے کہا جو کوئی کہے کہ خدا کو دنیا میں عیاناً سر کی آنکھوں سے دیکھتا ہوں میں اور وہ تعالے بالمشافہ مجھسے کلام کرتا ہے کافر ہو جائے اگر کہیں کہ جب رویت اللہ تعالی کی ممکن ہے اور کوئی آفت حاسہ بصر میں نہیں کیوں نہیں معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکھنے کا کیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ دیکھنا بسبب قدرت اور خلق الٰہی کے ہے اور حاسہ بصر علت اُسکی نہیں حق سبحانہ تعالے نے بسبب جریان عادت کے اُسکو سبب کیا ہے اور دخل دیا اگر وہ دکھاوے تو بے آنکھ کے بھی دیکھ سکتا ہے اگر وہ نہ دکھاوے تو اگر آنکھ کھلی ہو تو بھی نہ دیکھ سکے اور اگر ایک بڑا پہاڑ مثلاً سامنے آنکھ کے ہو اور اللہ تعالے صفت دیکھنے کی آنکھ میں پیدا نہ کرے تو نہ دیکھ سکے اور اگر ایک اندھا اقصی بلاد مشرق میں ہو اور شے مغرب میں اگر اللہ تعالے دکھاوے تو دیکھ سکتا ہے یہ انکار منکروں کا گرفتاری عقل وقیاس کرنے سے اپنے پر ہے اور بنظر قدرت باری تعالے کے

سب ممکن اور آسان ہو اور کہا ہی علما نے کہ تخصیص رویت کی ساتھ مومنون کے بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونے کے انمین ساتھ اس دولت کے
مشرف ہونگے اور موقف حشر مین سب دیکھینگے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکھنے کے محجوب ہونگے اور حسرت ابدی مین رہینگے اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بھی
رویت ہوگی مانند مردون کے اور بعضون نے کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بھی کبھی کبھی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کے کہ اوقات بار عام کے ہونگے اور
بعضون نے کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیے کہ وہ پردہ مین ہونگی جیسے کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارد کا
رویت مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کے موجب پردہ وحجاب کے نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور عائشہ صدیقہ
اور مانند انکے کے اس نعمت سے محروم رہین اور اس دولت سے مشرف نہون باوجود افضلیت اور اکثریت انکے کے بہت سے مردون سے اور صحیح یہ ہی
کہ رویت عام ہی سب مومنون کے لیے کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضے علما شافعیہ کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتھ مومنون بشر
کے ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بھی صحیح نہین ہی واللہ اعلم اور رویت حق تعالی کی خواب مین بھی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت
تجلی ہی کہ ساتھ مثال کے ہی اور حق تعالے کے لیے مثال ہی نہ مثل اور سلف سے نقل کرنا اسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے آیا ہی کہ سو بار
ساتھ اس نعمت کے مشرف ہوے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی آیا ہی کہ دیکھا مین نے رب العزت کو خواب مین پس پوچھا مین نے کہ کونسی عبادت افضل
ہی فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچھا کہ ساتھ معانی سمجھکر پڑھنا یا بدون انکے فرمایا سمجھکر پڑھے یا بدون انکے الفصل الاول فصل پہلی (عن جریر بن عبد اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون ربکم عیانا وفی روایۃ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر الی القمر لیلۃ البدر فقال
انکم سترون ربکم کما ترون ہذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک
قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا متفق علیہ) روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکھوگے
اپنے پروردگار کو آشکارا آنکھ سے اور ایک روایت مین ہی یعنے جریر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے طرف چاند چودھوین رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکھتے ہو اس چاند کو ف یہ تشبیہ رویت کی ساتھ رویت
کے انکشاف پورے مین ہی یعنے دیکھنا تمھارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسے دیکھنا چاند کو کہ شک وشبہ کو اسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کے ساتھ یعنے جیسے کہ چاند تمھارے
مقابل مین ہی اور جہت مین اور معدود ہی ذات حق تعالے کی بھی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہین ہی جیسے کہ فرمایا ترجمہ نہین ایذا دیے جاؤگے تم بیچ دیکھنے اسکے کے
ف لفظ تضامون ساتھ پیش ت کے اور تخفیف میم مضموم کے اور ساتھ زبر ت کے اور تشدید میم کے دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی
اور وجہ اول پر یہ معنی ہین کہ ضرر وظلم کے معنے ضرر نہین کیے جاؤگے بیچ دیکھنے اس ذات پاک کے اس طرح کہ بعضے دیکھین اور بعضے نہین یا ظلم کرے
ایک دوسرے پر ساتھ تکذیب اور انکار کے اور وجہ دوسری پر تضام سے ہی یعنے آپس مین ملنا اور اژدہام کرنے کے یعنے اجتماع اور اژدہام نہین کروگے
اللہ تعالے کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کے جیسے کہ چودھوین رات کے چاند مین بخلاف دیکھنے ماہ نو کے کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی ترجمہ
پس اگر طاقت رکھو تم یہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کے کہ پہلے نکلنے آفتاب کے ہی یعنے نماز صبح اور اوپر نماز کے کہ پہلے غروب ہونے
آفتاب کے ہی یعنے نماز عصر پس کرو تم اسکو ف یعنے جب تک ہو سکے مواظبت کرے کو نماز فجر وعصر پر ہاتھ سے نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق
تر ہی ساتھ دیکھنے پروردگار تعالے کے کہ بلکہ شہود ذات کا انہین سے ہم پہونچا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نماز دن کا یہی حکم
ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب افضلیت انکی کے ہی اسلیے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانے بازار کا ہی پس
جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کے انکو غیر انکے مین بطریق اولے نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتون کے

اور بسبب اسکے کہ رویت آخرت مین انھین دو وقتون مین ہوگی ترجمہ پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور نماز پڑھ درحالیکہ حمد وثنا کہنے والا ہو اپنے پروردگار کی پہلے نکلنے آفتاب کے کہ مراد اس سے نماز فجر ہے اور پہلے غروب آفتاب سے کہ مراد نماز عصر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تعالے تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوہنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ تعالی فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم ثم تلا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے صہیب سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالے چاہتے ہو تم کچھ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنے تمھاری عطاؤن سے پس کہینگے بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تونے منہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تونے ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تونے ہمکو آگ دوزخ سے پس اس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اُٹھایا جاویگا پردہ ف اور اٹھانا پردہ کا دفع تعجب کے لیے ہے گویا کہ کہا گیا انکو وہ زیادتی یہ ہے اور اللہ سبحانہ منزہ ہے حجاب سے اسلیے کہ وہ محجوب نہین ہے غیر محجوب اور اسلیے کہ محجوب مغلوب ہے پس معنے یہ ہین کہ اٹھایا جاویگا پردہ دیکھنے والون کی آنکھون سے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھینگے طرف ذات اقدس اللہ تعالے کے منزہ ہے صورت اور جہت وغیرہ سے پس نہ دیے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک انکے نظر کرنے سے طرف پروردگار کے ف ع منتہاے تمام نعمتون کا دیدار حق ہے جیسے کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اسکی ہے ترجمہ پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ان لوگون کے لیے کہ نیکی کی ہے ثواب نیک ہے یعنے جنت اور زیادہ اسپر یعنے رویت حق تعالے کی نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ادنی اہل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمہم علی اللہ من ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی) روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روے قدر ومرتبہ کے البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھیگا طرف اپنے باغون کے اور اپنی عورتون کے اور اپنی نعمتون کے اور اپنے خدمتگارون کے اور اپنے تختون کے کہ بیٹھیگا اور استراحت کریگا اُنپر مقدار مسافت ہزار برس کے یعنی ملک اسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کے اور گرامی تر اور عزیز تر انکا نزدیک اللہ کے وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اسکی کے صبح وشام ف ع اور اسلیے حکم فرمایا محافظت کرنے کا اوپر دونون نمازون کے کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسے کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز وشب علی الدوام ہے لیکن اول ظاہر تر ہے اسلیے کہ اگر ہو دیکھنا بطریق دوام کے تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سے حالانکہ وہ انھین کے لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہ ہے کہ سوا حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہے ترجمہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت کتنے منھ اُسدن تر وتازہ اور خوش وخرم ہونگے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے (وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلے قلت وما ایۃ ذلک فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلے قال فانما ہو خلق من خلق اللہ واللہ اجل واعظم رواہ ابوداود) اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آیا ہر ایک ہمسے دیکھیگا اپنے پروردگار کو تنہائی مزاحمت غیر کے فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابورزین نے کہ کیا ہے علامت اسکی بیچ مخلوقات اسکی کے فرمایا ای ابورزین کیا نہین ہر ایک تم مین سے دیکھتا ہے چاند کو چودھوین رات مین تنہا بے مزاحمت کسی کے کہا ابورزین نے کہ ہان دیکھتا ہے فرمایا حضرت نے پس سوائے اسکے نہین کہ چاند ایک مخلوق ہے مخلوقات خدا سے یعنے اور دیکھتا ہے اسکو ہر ایک اور اللہ تعالے کامل تر ہے مرتبہ مین اور بزرگتر ہے منقبت مین یعنے پس وہ بطریق اولے دکھائی دیگا بے مزاحمت نقل کی یہ ابوداود نے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم) روایت ہے ابوذر سے

ذر کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا دیکھا ہی آپ نے اپنے پروردگار کو شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالے وتقدس نور ہی کیونکر دیکھون
مین اسکو ف ح ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سے اور خیرہ کرنے والا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالے کے آیا ہی
جیسے کہ اللہ نور السموات والارض یعنے وہ روشن کرنیوالا آسمان وزمین کا اور ظاہر کرنے والا روشنیون آسمان وزمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستارون
اور مانند انکے کے یا ہدایت کرنے والا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنے والا بندون کے دلون کا اور اُسکے نامون مین سے نور بھی ہی یعنے وہ ظاہر
بنفسہ ہی اور ظاہر کرنے والا غیر اپنے کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ اور تشدید نون کے ہی اکثر نسخون مین یعنے کیونکر دیکھون اُسکو کہ وہ کمال
نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضے نسخون مین ہی نورانی ساتھ تشدید ی کے نسبت کے لیے ساتھ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت مین
لفظ اراہ بمعنے ظنہ کی رویت سے بمعنے رائے کے ہوگا یعنے نورانی گمان کرتا ہون اُسکو پس اگر پڑھا جاوے ساتھ پیش ہمزہ کے تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین
کہا ابن ملک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنے آنحضرت کے اللہ تعالے کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کے لیے بسبب اختلاف
روایتون کے اسلیے کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کے اور تشدید نون مفتوحہ کے پس ہوگا استفہام بطریق انکار کے اور روایت کیا گیا ہی نون کے زبر
سے بھی پس ہوگا دلیل ثابت کرنے والون کے لیے اور ہوگی حکایت ماضی سے ساتھ حال کے انتہے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَأَى وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى قَالَ رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ) اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے
جھوٹ نہ کہا محمد کے دل نے ساتھ محمد کے اُس چیز مین کہ دیکھا اُسنے بصر سے اور وہ ذات اقدس اللہ تعالے کی ہی اور تحقیق دیکھا آنحضرت نے پروردگار کو ایکبار
اور کہا ابن عباس نے کہ دیکھا آنحضرت نے اپنے پروردگار کو اسی دل سے دو بار ف ح ع اس طرح کہ لایا پروردگار تعالے بینائی اُنکی اُنکے دل مین اور یا لایا دل اُنکا
اُنکے بینائی مین یا یہ معنی خواہ کہین چشم دل سے دیکھا یا کہین چشم سر سے دیکھا دونون کے ایک ہی معنے ہین اور یہ معنے اسلیے کہے کہ مذہب ابن عباسؓ کا دیکھنا بینائی سے
ہی اور دیکھنا دل سے اور دونکا مذہب ہی برخلاف اُنکے مذہب کے جیسے کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہی کہ ابن عباسؓ دیکھنے سے دیکھنا حق کا مراد رکھتے ہین اور جمہور صحابہ موافق
اُنکے ہین اور یہ سب دنوا اور تدلی اور قاب قوسین او ادنی سب کو بیان قرب آنحضرت کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کے کہتے ہین اور جمہور مفسرین بھی اسطرف
گئے ہین کہ مراد دیکھنے سے یہ ہی کہ آنحضرت نے اللہ تعالے کو دیکھا پھر اختلاف کیا ہی بعضون نے تو کہا کہ دیکھا آنحضرت نے رب تعالے کو اپنے دل سے نہ آنکھ
سے اور بعضون نے کہا کہ نہین آنکھ ہی سے دیکھا اور کہا امام نووی نے کہ راجح اکثر علماء کے نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو سر
کی آنکھون سے شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ اور بعضے اور صحابہ اس سے دیکھنا جبرئیل علیہ السلام کا اُنکی صورت اصلی مین مراد رکھتے ہین کہ اس شب
مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسے کہ حدیث آئندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ ہمارے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا کلام کیا ہی اپنے رب سبحانہ تعالے سے بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعریین سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ آپ نے کلام
کیا ہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے یعنے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے پروردگار کو کہا عکرمہ نے کہ کہا مین نے ابن عباس سے اور اشکال لایا مین اُسپر کہ کیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی نے یعنے بیچ صفت ذات اپنی کے کہ نہین
پاتین اسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنے پس کیونکر قائل ہو دیکھنے آنحضرت کے رب العزت کو کہا ابن عباسؓ نے بیچ جواب عکرمہ کے ولے ہی تجکو ای
عکرمہ پانا اُسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اُسکو اُسوقت ہی کہ تجلی کرے اور ظاہر ہو ساتھ نور اپنے کے کہ وہ نور خاص ذات اُسکے کا ہی ف ح ع اور اُسوقت
مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرک اور اگر تجلی کرے اسقدر کہ وفا کرے اسکو قوت بشری پا سکتی ہین اُسکو بینائیان اور یہ بھی علماء نے کہا ہی کہ ادراک

لغت مین احاطہ شی کا ہو ساتھ تمام حدود ونہایت اُسکی کے اور حق سبحانہ کے لیے کوئی حد ونہایت نہین ہو اور دیکھنا عام تر ہی اس سے ترجمہ اور تحقیق دیکھا آنحضرت نے اپنے پروردگار جل وعلا کو دو بار ف ح ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہے کے اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نے کہا کہ احتمال ہو کہ دل سے دو بار دیکھا ایکبار دل سے اور ایک بار آنکھ سے اسلیئے کہ نہین کہا کسی نے کہ آنحضرت نے اللہ تعالی کو دیکھا آنکھون سے دو بار (وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ) اور روایت ہو شعبی سے کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رض نے کعب احبار سے عرفات مین روز عرفہ کے پس پوچھا ابن عباس رض نے کعب سے ایک چیز سے یعنے رویت حق جل وعلا کی سے دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نے یعنے بسبب استعظام اور استبعاد اس سوال ابن عباس کے یہان تک کہ جواب دیا اسکو پہاڑون نے یعنے تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سے آواز نکلی جیسے کہ گنبد مین کوئی بولتا ہو تو ویسے ہی آواز وہان سے آتی ہو پس کہا ابن عباس رض نے کہ ہم اولاد ہاشم مین ف ح یعنے ہم اہل علم اور اہل معرفت مین نہین پوچھتے ہم ایسی چیز کو بعید ہو عقل سے اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کے ہین کہ اقتباس علوم وانوار کا جناب نبوت سے کیا ہو جتنے تامل کرو اور ساتھ غصہ اور استبعاد کے جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہو پس جب ابن عباس نے یہ مبالغہ کیا کعب احبار نے تامل وتفکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسیٰ کے پس کلام کیا اللہ نے موسےٰ سے دو بار یعنے ایک تو وادی ایمن مین اور دوسرے کوہ طور پر اور دیکھا اسکو محمد نے یعنے معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہو کہ کعب احبار نے یہ کلام توریت سے نقل کیا کہا مسروق نے کہ شعبی یہ حدیث روایت اُس سے کرتا ہو پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ رض کے پاس یعنے بعد دیکھنے مناظرہ ابن عباس اور کعب کے اور سننے اس کلام کے کعب سے پس کہا مین نے عائشہ سے کہ آیا دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پروردگار اپنے کو پس کہا عائشہ رض نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑے ہوگئے بسبب اُسکے بال میرے بدن کے یعنے چونکہ مین معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہو نظر آنے سے دنیا مین اور وقوع اسکا محال ہی یا بسبب عظمت وہیبت اسکی کے میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے کہا مین نے ٹھیرو اور جلدی نکرو رویت حق کے انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا انکا تھا تاکہ سوال وجواب اُنسے کرین پھر پڑھی مین نے یعنے اثبات رویت کے لیے یہ آیت تحقیق دیکھین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی ف ش ظاہر تر یہ ہو کہ مراد مسروق کے پڑھنے آیت سے نشانی بڑی ہو کہ دلالت کرے عظمت شان اللہ تعالے کی پر یا ادب تعظیم جناب آنحضرت کے اور مقصود اس سے رویت بصری ہو یا دل کی ترجمہ پس کہا عائشہ رض نے کہان لیجاتی ہین تجکو آیتین یعنے خطا کی تو نے آیتون کے معنے سمجھنے مین کہ انکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے سوا اسکے نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل ہو جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمد نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دے کہ آنحضرت نے چھپایا کچھ اس چیز سے کہ حکم کیے گئے ساتھ اظہار اسکے کے ف ح یعنے احکام وشرایع جیسے کہ دلالت کرتا ہو اسپر قول اللہ تعالے کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا عام ہو سب سے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا یعنے خاص ہونے اہل بیت کے ساتھ بعض احکام کے ت یا خبر دے کہ جانتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہو اللہ تعالے نے انکے حق مین تحقیق اللہ تعالی نزدیک

اسکے پر علم ہدایت کا اور نور سے سینہ کا یعنے آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا و لیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل کو یعنے انکی صورت اصلیہ میں زمین دیکھا جبرئیل کو انکی صورت اصلیہ میں نے نقل کر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی کے فرشتے جیسے فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ہے اور ایکبار اجیاد میں کہ نام ایک موضع کا ہے اسفل مکہ میں دیکھا آنحضرت نے جبرئیل کو درحالیکہ انکے لیے چھ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی اور اختلاف کے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یوں آیا ہے کہ کہا مسروق نے کہ کہا میں نے عائشہ سے پس اگر نہ دیکھا محمد نے پروردگار کو تو کہاں ہے اور کس پر محمول ہے قول حق سبحانہ تعالی کا پھر نزدیک آیا پس اوترآیا اور متعلق ہوا ساتھ اسکے فرشتے یعنے پس ظاہر تھا اور یہ ہے کہ ضمیر دنی کی پھرتی ہے طرف اللہ کے اور ضمیر تدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بالعکس یا واسطے یہ ہے ضمیر فکان کی فکان قاب قوسین ہیں اور بعد اسکے فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نے تب کہا عائشہ نے کہ یہ یعنے مرجع ضمیر کا سب میں جبرئیل علیہ السلام ہیں فرشتے یعنے نہ رب سبحانہ پھر ثابت کیا عائشہ نے واسطے بیان دفع اس اشکال کے کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے جبرئیل کو ہمیشہ پس کیا ہے وجہ تخصیص رویت انکی کی اس مقام میں تو گویا جواب دیا عائشہ نے تب کہ آتے تھے جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ صورت ایک مرد کے یعنے شکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کے اور تحقیق جبرئیل آئے آنحضرت کے پاس اس بار میں یعنے بعد اسکے بیچ صورت اپنی کے کہ وہ صورت اصلی انکی ہے پس روک دیا کنارہ آسمان کو فرشتے یعنی مانند اس ہیئت کے کہ دیکھا تھا انکو شب معراج میں انکی صورت اصلی میں پر وجہ تحقیق کے یہ ہوگا مذکور ہوا اور ابن عباس سے سند پکڑتے ہیں ساتھ قول کعب کے اور اختیار اسکو کیا کہ آنحضرت نے دیکھا اللہ تعالے کو دو بار اور احتجاج رویت کے آنکھ بصر یا بصیرت کے یا ایکساں دونوں کے بصیرت سے اور دوسرے بصر سے باوجود اتفاق کے اوپر انہیں دیکھا آنحضرت نے اللہ تعالے کو آنکھ سے دو بار واللہ اعلم اور اوپر نفی عائشہ کی پس احتمال ہے یہ کہ حمل کیا جاوے مطلق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کے اور جواز رویت انکی کے دل سے اور ظاہر اول ہے یعنے قابل کہا حافظ ابن حجر نے کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کے اور نفی عائشہ کے یہ ہے کہ حمل کیا جاوے نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کے اور اثبات ابن عباس کا اوپر رویت دل کی پھر مراد علم اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ علم رکھنے والے اللہ تعالے کا علی الدوام اور رویت جو حاصل ہوئی حضرت کو پیدا کی گئی حضرت کے قلب میں جیسے پیدا کی جاتی ہے رویت آنکھ کی واسطے دیکھنے غیر اللہ تعالے کے (وعن ابن مسعود فی قوله فکان قاب قوسین او ادنی وفی قوله ما کذب الفواد ما رای وفی قوله لقد رای من آیات ربه الکبری قال فیها کلها رای جبرئیل له ستمائة جناح متفق علیه وفی روایة الترمذی قال ما کذب الفواد ما رای قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جبرئیل فی حلة من رفرف قد ملا ما بین السماء والارض وله وللبخاری فی قوله لقد رای من آیات ربه الکبری قال رای رفرفا اخضر سد افق السماء) اور روایت ہے ابن مسعود سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے پس ہوا یعنے قرب معنوی درمیان بندے اور رب کے یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بمقدار دو کمان کے اور ہو کلام وہ کمال قرب ان دونوں کے سے یا کمتر اس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے نہیں جھوٹ پایا دل نے وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے البتہ تحقیق دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعود نے بیچ تفسیر ان سب آیتوں کے کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطے انکے چھ سو بازو تھے فرشتے یعنے سب ضمیریں پھرتی ہیں جبرئیل کی طرف اور یہ تاویل مطابق ہے اس تاویل کے کہ عائشہ نے کی آیتوں مذکورہ میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضے علماء محدثین نے کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہیں بعد خلفاء اربعہ کے تب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یوں آیا ہے کہ کہا ابن مسعود نے بیچ قول اللہ تعالے کے نہیں جھوٹ پایا دل نے اس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو بیچ ایک جوڑے کے کپڑوں سبز سے درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی میں بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے البتہ تحقیق دیکھیں آنحضرت نے نشانیاں پروردگار

اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے کہ دیکھا آنحضرتؐ نے رفرف اخضر کو یعنے سبز کپڑون والے کو کہ وہ جبرئیل ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو **ف** **تنبیہ** یہ جو گذرا اس سے
معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرتؐ کے پروردگار تعالے کو شب معراج مین چشم سر سے صحابہ کو اختلاف ہی عائشہؓ نفی اُسکی کرتی ہین اور ابن عباسؓ اثبات اور
ساتھ ہر ایک کے انمین سے جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کے تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئے ہین اور بعضون نے توقف کیا اور کہا کہ کسی
جانب مین دلیل واضح نہین ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کے ہین شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کے یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے
دیکھا پروردگار اپنے کو سر کی آنکھون سے اور کہا کہ اثبات اسکا سوائے سننے کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین ہو سکتا اور عائشہؓ نے اسکے انکار مین تمسک
حدیث سے نہین کیا اور کچھ سنکر حضرتؐ سے روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اُنکا بقول حق سبحانہ کے ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب
اور بقول اللہ تعالے کے لا یدرکہ الابصار اور جواب اُسکا یہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بھی اور اسپر نفی رویت سے کلام کے لازم نہین آتی
اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سے نفی مطلق رویت کی نہین سمجھی جاتی اور بعضے علماء نے کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہی اور مقرر ہی کہ انھون
نے یہ قول سوائے سننے کے آنحضرتؐ سے نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سے کہین اور ابن عمرؓ نے اس مسئلہ مین ابن عباسؓ سے تکرار
کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمدؐ نے اپنے رب کو پس اُنھون نے کہا کہ ہان دیکھا اُسکو پس ابن عمرؓ نے تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور عمر ابن راشد نے کہا کہ عائشہؓ
ہمارے نزدیک ابن عباس سے زیادہ علم نہین رکھتین انتہے اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سے بھی ثبوت رویت ہی (وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ اِلَىٰ رَبِّهَا
نَاظِرَةٌ فَقِيلَ قَوْمٌ يَقُولُونَ اِلَىٰ ثَوَابِهِ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ
لَوْلَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُونَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور پوچھے گئے امام مالک بن انس تفسیر قول
اللہ تعالی کے سے کتنے منھ ہونگے روز آخرت کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے پس کہا گیا یعنے امام مالک سے کہ ایک قوم یعنے معتزلہ اور مانند انکے کے اہل
بدعت مین سے کہتے ہین کہ مراد آیہ مذکورہ مین دیکھنا طرف ثواب پروردگار کے ہی نہ طرف ذات اُسکی کے پس کہا امام مالکؓ نے جھوٹے ہین وہ پس کہان ہین وہ اور
کیون دور پڑے سمجھنے معنے قول حق تعالے کے سے کہ بیچ شان کفار اور تفضیح حال انکے کے فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکھنے پروردگار کے سے اُس روز منع کیے جاوینگے
ف یعنے نہین دیکھنے کے اُسکو اور حجاب اشد عذاب ہی جیسے کہ رویت ہر ثواب سے افضل ہی اور معنے یہ ہین کہ کہان گئی ہی اُنکی عقل کہ پڑے ہین اس سے غفلت
اور بعد مین مفہوم اس قول سے اور وہ یہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگے بلکہ دیکھینگے **ت** کہا مالک نے کہ لوگ یعنے مسلمان دیکھینگے طرف اللہ تعالے کے روز
قیامت کے اپنی آنکھون سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے تو نہ عار دلاتا اللہ کافرون کو ساتھ ہونے اُنکے کے محجوب
دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالے نے یعنے کفار کے حق مین حقا تحقیق کفار اپنے پروردگار سے اُسدن پردے مین ہونگے **ف** یعنے عذاب کرنا اور حجاب
دلانا ایسی صورت مین ہی کہ اور نعمت دیدار سے محظوظ اور مخصوص ہون اور یہ محروم و مخذول اور اگر مومن بھی محجوب ہون تو سرزنش کافرون کو کیون ہو نقل کی یہ بغوی
نے شرح السنہ مین (وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَىٰ شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ
حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی جابرؓ سے اُنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسوقت کہ بہشتی اپنے ناز و نعمتون مین مشغول ہونگے
ناگہان چمکیگا اور بلند ہوگا اُنکے لیے نور بڑا پس اُٹھاوینگے سر اپنے تا دیکھین نور کو پس ناگہان دیکھینگے کہ پروردگار تعالے نے تجلی کی ہی اُنپر اوپر اُنکے سے پس
فرماویگا پروردگار تعالے سلام ہو تمپر اے بہشتیو اور یہ یعنے سلام رب کا یعنے شاہد اسکا قول اللہ تعالے کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کے لیے ہی
سلام کہنا پروردگار مہربان کی طرف سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالے طرف اُنکے اور دیکھینگے وہ طرف اللہ تعالے کے پس نہ

التفات کرینگے طرف کسی چیز کے نعمتون بہشت مین سے جب تک کہ دیکھینگے طرف اللہ تعالے کے یہان تک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالی انکی نظرون سے یعنے سامنے
واقع کرنے حجاب کے اُنپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق اور سرور اُسکا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ح یہ پردہ اور پوشیدگی بھی جملہ لطف مہربانی سے ہے
اللہ تعالے کی طرف سے اپنے بندون پر اسلیے کہ ہمیشہ درگاہ شہود وحضور مین رکھنا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب وطاقت انکی نہین ہے ایک زمانہ چاہیے کہ اپنے
بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکھکر مستحق اور تجلی کے ہون اور ہر بار لذت وذوق جدید پاوین بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا باب ہے بیچ بیان دوزخ اور
اہل دوزخ کے الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ
عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ) روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنے دنیا کی ایک ٹکڑا ہے ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے
ف ح یعنے آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہے اس آگ سے شاید کہ مقصود عدد ستر سے بیان کثرت اور مبالغہ ہے نہ تعیین اس عدد مخصوص کا اور بیچ ذکر اس عدد کے
ارادہ اس معنی کا معہود ومتعارف ہے (ت) کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنے عذاب وسزا دینے مین بس کیا حاجت تھی بیچ پیدا
کرنے آگ جنت کے اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر انہتر جزو ہر ایک اُن انہتر جزون مین سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کے ہے ف
یہ وہ مضمون ہے پہلے فقرہ کا ہے کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہے ستر جزون آگ دوزخ کی سے تاکید کے لیے تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہے اور چاہیے
کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری آگ یعنے عذاب خدا اشد چاہیے عذاب خلق سے تا ممتاز ہو عذاب اُسکا اور ون کے
عذاب سے اور اسی لیے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیے گئے بخاری کے ہین اور
روایت صحیح مسلم مین یون ہے کہ آگ تمہاری کہ جلاتے ہین ابن آدم ایک جزو ہے ستر جزو آگ دوزخ کی سے اور بیچ روایت مسلم کے لفظ علیہا اور کلہا ہے بجائے علیہن
اور کلہن کے یعنے بخاری کی روایت مین ہے فضلت تسعۃ وستین جزء کلہن اور مسلم کی روایت مین ہے فضلت علیہا تسعۃ وستین جزء کلہا (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی دوزخ یعنے اُس مکان سے کہ پیدا کیا ہے اسکو اللہ تعالے نے اُسمین اُسدن یعنے دن قیامت کے
اس دوزخ کے لیے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ستر ہزار فرشتے ہونگے کھینچینگے اُسکو ف ح یعنے یہان تک کہ رکھینگے اسکو ایسی زمین مین
کہ نہین رہیگی جنت کے لیے راہ مگر پل صراط اسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا یہ ہوگا کہ روکے وہ نکلنے سے محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالے نگاہ رکھیگا اس سے
اور بچائیگا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ
مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبکتر ین دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اُسکے لیے دو پاپوشین یعنے نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنے اوپر قدم کے آگ سے کہ
جوش ماریگا اُن دونون سے یعنے دونون نوعون سے کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون تسمے دماغ اُسکا جیسے کہ جوش مارتی ہے دیگ مسی نہین گمان
کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اُس سے عذاب مین یعنے بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اُسکی کے حال غیر سے اپنے ہے حالانکہ تحقیق وہ شخص سبکتر ین دوزخیون
کا ہوگا عذاب مین ف ع اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ دوزخی متفاوت ہونگے عذاب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سبکتر ین دوزخیون کا عذاب مین ابو طالب ہے اور وہ دو پاپوشین پہنے ہوگا کہ جوش ماریگا اُنسے دماغ اُسکا ف ع تخفیف عذاب کی

اس سبب سے ہوگی کہ تھا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دیا
جاویگا جزا موافق ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَہْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَہْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ
صَبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ ہَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ ہَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَیُصْبَغُ صَبْغَۃً
فِی الْجَنَّۃِ فَیُقَالُ لَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ ہَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَہَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّۃٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً قَطُّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انس رض
سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنے اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیوں میں سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا
دوزخ میں ایک غوطہ یعنے ڈالا جاویگا دوزخ میں جیسے کہ کپڑے کو شکل میں رنگ کرنے کے لیے ڈالتے ہیں پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکھی تو نے
بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت وراحت کبھی دنیا میں پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہیں قسم خدا کی ای پروردگار میرے یعنے ڈر سے دوزخ کے جانے میں تمام ناز و نعمت
وآسائش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکھتا ہی تھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیوں کا از روے محنت اور غم کے دنیا میں سے بہشتیوں میں سے پس ایک غوطہ
دیا جاویگا بہشت میں پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کے آیا دیکھی تو نے محنت کبھی اور آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہیں گذری
مجھپر سختی کبھی یعنے دنیا میں اور نہ دیکھی میں نے سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نے ف ع درازگی اسکے جواب کی بسبب اور حاصل ہونے کمال خوشی کے ہوگی بخلاف
دوزخی کے (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ لِاَہْوَنِ اَہْلِ النَّارِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَوْ اَنَّ لَکَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ
فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْکَ اَہْوَنَ مِنْ ہٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِیْ شَیْئًا فَاَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انہی
انس سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالے واسطے سہل ترین دوزخیوں کے عذاب میں دن قیامت کے کہ اگر ہو
واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین میں ہے اشیا دنیا سے آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اسکے یعنے دیتا تو اسکو اور اپنے تئین عذاب دوزخ سے چھڑاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا
پس کہیگا وہ دوزخی ہاں پس فرماویگا حق سبحانہ تعالے چاہا تھا میں نے تجھسے اور حکم کیا تھا میں نے تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے
حالانکہ تو پشت آدم میں تھا اور وہ چیز یہ ہے کہ شریک نکر تو ساتھ میرے کسی چیز کو ف ع کہا مظہر نے کہ ارادہ یہاں بمعنی امر کے ہے اور فرق درمیان امر اور ارادہ
کے یہ ہے کہ جو کچھ جاری ہوتا ہے عالم میں بلا شبہ ہوتا ہے اسی کے ارادہ اور مشیت سے اور امر کبھی ہوتا ہے مخالف ارادہ اور مشیت اسکی کے اور طیبی نے کہا
ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیا جاوے ارادہ یہاں میثاق کے یعنے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ
تعالے کے وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوے ابا یہاں نقض عہد پر ت پس توڑا تو نے عہد اور فرمانبرداری نہ کی میرے امر و نہی کی اور باز نہ رہا تو
مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنے بتوں وغیرہ کو پس یہ نہیں قبول کرونگا اگرچہ لاوے ساری چیزیں زمین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ وَمِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے دوزخیوں میں سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی انکو آگ دونوں ٹخنوں
تک اور بعضے انہیں سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی انکو آگ دونوں زانو تک اور بعضے انہیں سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی انکو آگ کمر تک اور بعضے ان میں سے
وہ ہونگے کہ پکڑیگی انکو آگ چنبر گردن تک ف ع اس حدیث میں بیان ہے تفاوت عذابوں کا ضعف وشدت میں ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ فِی النَّارِ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ الْمُسْرِعِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ضِرْسُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِہٖ مَسِیْرَۃُ
ثَلٰثٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونوں مونڈھوں کافر کے دوزخ میں مسافت سیر
تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے ف ع اور روایت میں آیا ہے کہ متکبر محشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیوں کے بیچ صورتوں آدمیوں کے

پھر ہانکے جاوینگے طرف قید خانہ کے جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثون کے یہ ہے مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہ ہے کہ موقوف ہین
مانند چیونٹیون کے ہونگے کہ روندے جاوینگے اُسمین پھر بڑے ہوجاوینگے اُسمین بدن اُنکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے ت
اور ایک روایت مین ہے کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور موٹاپا اُسکی جلد کا مقدار مسافت تین شب کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا
نقل کی یہ مسلم نے (وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ اول اُسکی یہ ہے اشتکت النار
ربہا بیچ باب تعجیل الصلوۃ کے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ
ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف آگ جب بہت
تیز و صاف ہوتی ہے تو سفید ہوجاتی ہے اسلیے کہ سرخی اُسکی آمیزش دھوین سے ہوتی ہے ت پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی
سیاہ تاریک ہے کہ اصلا روشنی نہین رکھتی ف ت یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہے جیسے کہ مذہب ہے اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کے کہ ایک جماعت ہے
اہل بدعت سے اور مؤید ہے ہمارا قول اللہ تعالے کا اعدت للکافرین ساتھ صیغہ ماضی کے ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اُسکی مانند بیضاء کے کہ نام ہے ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنے
اُسکے کی دوزخ مین مقدار تین دن کے مانند ربذہ کے ف ت ربذہ ایک گانون ہے مدینہ کے گانوؤن مین سے کہ مدینہ سے تین دن کی راہ ہے پس مثل الربذہ
سے مراد یہ ہے مثل بعد ربذہ کے مدینہ سے ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا
وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق موٹاپا
جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف ت لفظ جامع کی یون ہین اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اُسکے مانند کوہ احد کے ہونگے اور تحقیق جگہ بیٹھنے اُسکے کی
دوزخ مین مقدار اُس مسافت کے ہے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے یعنے دس بارہ دن کی ف ت کہا ابن حجر نے اختلاف ان مقدارون کا بسبب اختلاف تعذیب
کفار کے ہے دوزخ مین یعنے جسکو عذاب زیادہ ہوگا اُسکے لیے جگہ بیٹھنے کی بھی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اُسکی جگہ بھی کم ہوگی اور اسی طرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجھنا
چاہیے واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاهُ النَّاسُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی تین کوس اور
چھ کوس روندینگے اُسکو لوگ یعنے قدمون سے اور چلینگے اُسپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يُتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيُهْوٰى بِهِ كَذٰلِكَ فِيهِ أَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی سعید سے اُسنے نقل کی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہے سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہے آگ سے چڑھایا جاویگا اُسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اُس سے ایسے ہی
یعنے ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنے ہمیشہ چڑھنے اور اترنے مین رہیگا نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ أَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ
فَإِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی سعید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت ت نے بیچ قول
اللہ تعالے کے ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنے درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہے مانند مہل کے جوش ماریگا پیٹون مین پس آنحضرت
نے بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منہ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست منہ اُسکے کا اُسمین یعنے مارے گرمی

کے نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر ثم یعاد کما کان رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالاجاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پہنچے گا پانی گرم یہان تک کہ پہونچے گا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اُس چیز کو کہ اُسکے پیٹ مین ہے یعنے آنتین وغیرہ یہان تک کہ نکلجاویگا اُسکے دونون قدمون سے اور یہ ہے صہر ف ح صہر ساتھ زیر صاد مہملہ کے اور جزم ہ کے معنے گلنے کے کہ مذکور ہے بیچ قول اللہ تعالے کے یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنے ڈالاجاویگا اُنکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اُنکے پیٹون مین ہے اور گلائے جاوینگے پوست اُنکے یعنے تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اُنکی ظاہر و باطن مین ت پھر اسی طرح کیاجاویگا جیساکہ تھا ف یعنے بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالاجاویگا گرم پانی اور پہنچے گا پیٹ مین اور گلایاجاویگا جو کچھ کہ پیٹ مین ہے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلودا غیرہا ت نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول حق تعالے کے پلایاجاویگا دوزخی کہ ذکر اُسکا اوپر ہوا پانی سے کہ زرد آب دوزخیون کا ہوگا درحالیکہ پیوینگے اُسکو گھونٹ گھونٹ یعنے بتکلف بسبب حرارت و تلخی اُسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایاجاویگا زرد آب طرف مُنہ اُسکے کے پس ناخوش جانیگا اُسکو پس جب ملایاجاویگا اُسکے دہانہ سے بھون ڈالیگا اُسکے مُنہ کو اور گر پڑیگا پوست سر اُسکے کا پس جسوقت کہ پیویگا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اُسکی آنتون کو یہان تک کہ نکلوادیگا اُسکی دُبر سے پس فرماتا ہے اللہ تعالے اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کرڈالیگا اُنکی آنتون کو اور فرماتا ہے اللہ تعالے یعنے اور جگہ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند پگھلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا مونھون کو بُری پینے کی چیز ہے وہ پانی ت نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لسرادق النار اربعۃ جدر کثف کل جدار مسیرۃ اربعین سنۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیوارین ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان دلوا من غساق یہراق فی الدنیا لانتن اہل الدنیا رواہ الترمذی) اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب سے کہ دوزخیون کے زخمون سے بہیگا ڈالاجاوے دنیا مین تو البتہ سڑجاوین اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ہذہ الآیۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان قطرۃ من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اہل الارض معایشہم فکیف بمن یکون طعامہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیۃ کہ ڈرو خدا سے حق ڈرنے اُسکے کا یعنے جیساکہ لائق ہے ف ع یعنے واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو منہیات سے اور ابن مسعود نے یہ تفسیر کی ہے ساتھ قول اپنے کے ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہے اسکو حاکم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور تصحیح کیا ہے اسکو محدثون نے پس یہ یا تو تفسیر ہے کمال تقوی کی پس اسمین تو کچھ اشکال ہی نہین ہے اور یا تفسیر ہے اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتھ قول اللہ تعالے کے فاتقوا اللہ ما استطعتم جیساکہ ذکر کیا ہے اسکو بعض مفسرون نے ت اور نہ مروتم مگر حالت اسلام مین ف ح یعنے مسلمان رہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہے عذاب دوزخ سے اور ترک اُسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کیے آنحضرت نے اس تقریب سے بعضے عذاب دوزخ کے اور ذکر کیا اُسکو راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک

قطرہ درخت سہنڈ کے سے ٹپکے بیچ گھر دنیا کے تو البتہ تباہ کردے دنیا والون پر انکے اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اسکی ت نقل
کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ
وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی سعید سے اُنّے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوزخی دوزخ
مین تیوری چڑھے اور دانت کھلے ہونگے ف اخیر معنے کالحون کے مناسب ہین تفسیر آنحضرت کے جیسے کہ بیان کیا اسکو راوی نے ساتھ قول اپنے سے کے
ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھون دیگی کافر کے منھ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اُٹھ جاویگا ہونٹ اوپر کا اسکا یہان تک
کہ پہونچے گا درمیان سر اسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اُسکا یہان تک کہ پہونچیگا اسکی ناف تک نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَتَبَاكَوْا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتَّى تَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ فَتَسِيلَ
الدِّمَاءُ فَتُقَرَّحُ الْعُيُونُ فَلَوْ أَنَّ سُفُنًا أُزْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے انس سے اُنّے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے
ای لوگو روؤ یعنے خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنے اسلیے کہ نہین ہے امر اختیاری تو تکلف کرو رونے مین اور تصور اس احوال کا کرو کہ
رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنے کفار اور احتمال ہے کہ عام ہو فجار کو روینگے دوزخ مین یہان تک کہ آنسو انکے بہینگے خون ہو کر گویا وہ آنسو
نالیان ہونگی یہان تک کہ ہو چلینگے آنسو پس بہینگے خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکھین یا زخمی کردینگے خون آنکھون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین انکے آنسوؤن مین
تو البتہ جاری ہون نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین یعنی ساتھ اسناد اپنی کے (وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ
الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ
أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ
بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ
ادْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَإِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ
ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمُ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ
قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنے مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا
اس حالت کے کہ کافر اس مین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہے ف یعنے الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون انکے کے ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ
دوزخ کے برابر ہے ترجمہ پس فریاد کرینگے الم بھوک سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے ف ضریع نام ایک گھانس خاردار کا
کہ حجاز مین ہوتی ہے نہین پاس آتا اُسکے کوئی جانور بسبب خبث اُسکی کے اور اگر کھا بھی جاتا ہے تو مرجاتا ہے اور مراد یہان کانٹے ہین آگ کے کہ ایلوے سے زیادہ تلخ ہونگے
اور مردار سے زیادہ بودار اور آگ سے زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے کھانے کے لیے یعنے بسبب نہ
نفع پانے کھانے پہلے کے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے ف یعنے جو کہ گلے مین جائیگا نہ نیچے اتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنے
قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے اسمین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصة وعذابا الیما ت پس یاد آویگا
انکو کہ وہ تحقیق اتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کے یعنے چیز کے یعنے ان کھانون کے اتارنے
کے لیے پس اٹھایا جاویگا طرف انکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنے جس یا سنون مین گرم پانی ہونگے وہ زنبورون سے اٹھا کر دیے جاوینگے

یعنے ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگے پاس گرم پانی کے انکے مونہون سے بھون ڈالینگے انکے مونہون کو پس جب داخل
ہونگے یعنے اقسام اس چیز کے کہ ان ظروف مین ہوگی تم پیپ اور زرد آب وغیرہ سے انکے پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اس چیز کو کہ انکے پیٹون مین ہوگی
یعنے آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو ہم نگہبانو دوزخ کے اللہ تعالے سے کہ ہلکا کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کیا
نہین آئے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کے کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان
دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنے جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدگی کے ف یعنی
اسلیے کہ نہین نفع دیگی دعا انکو اسوقت نہ انکی دعا نہ اور کسی کی اور یہ نہین دلالت کرتا ہے اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہے اس سے
بعضے علماء نے حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ح کہ نام
داروغہ دوزخ کا ہے یعنے جب مایوس ہونگے دوزخی دعا کرنے اور شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے انکے لیے تو یقین کرینگے کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہے عذاب
کے عذاب سے بجز موت ہی طلب کر دیا معنی یہ ہین کہ ملائکہ نے کہینگے کہ پکارو مالک کو ہر نوع ت پس کہینگے دوزخی اے مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے
ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنے تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا انکو مالک معنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسی مین رہو گے
کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے خبر دیا گیا ہون مین یعنے بعضے صحابہ سے موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنے انکے کے مالک کو اور جواب دینے
مالک کے انکو ہزار برس ہونگے یعنے اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے یعنے دوزخی آپسمین کہ پکارو واسطے پروردگار
کو اور چاہو اس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہے کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار سے یعنے رحمت وقدرت مین پس کہینگے اے پروردگار ہمارے
غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف لفظ شقوة زبر شین اور جزم قاف سے اور ایک قرأة مین شقاوة زیر سے ہے اور یہ دونون لغت آئی ہین بمعنی ضد سعادت
کے اور معنے یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر رکھی ساتھ خاتمہ بد کے ترجمہ اور تھے ہم قوم گمراہ یعنے راہ توحید سے اے پروردگار ہمارے نکال آگ سے
پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر ف اور یہ بھی جھوٹ ہی کہینگے اسلیے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ
وانہم لکاذبون ت پھر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار انکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے بیچ
دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرت نے پس نزدیک اسکے ناامید ہونگے ہر بھلائی سے ف دوزخ کے نگہبانون کو پکارنا کچھ سود مند
نہوا مالک سے چاہا کہ مارے انکو پروردگار تعالے فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین ت
اور نزدیک اسکے شروع کرینگے نالہ وفریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ واویلا کرنے مین ف زفیر اول آواز گدھے کی جیسے کہ شہیق آخر آواز اسکی فرمایا اللہ تعالے
نے لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے اور لوگ رفع نہین کرتے ہین اس حدیث کو ف یعنے حضرت تک
نہین پہونچاتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ یہ موقوف ہے ابو درداء پر یعنے انکا قول ہے لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہے خواہ حضرت تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیے
کہ یہ چیزین قیامت کے روز گفتگوئے دوزخیون کی بغیر سنے کے حضرت سے کوئی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نے یعنے مرفوع
جیسے کہ معلوم ہوتا ہے ابتداء حدیث سے (وعن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انذرتكم النار انذرتكم النار فما زال يقولها حتى لو كان في
مقامي هذا سمعه اهل السوق وحتى سقطت خميصة كانت عليه عند رجليه رواه الدارمي) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ف یعنے خبر دی مین نے تمکو اسکے ہونے کی اور اسکی شدت
کی اور ڈرایا مین نے تمکو اسکے طرح بطرح کے عذابون سے کہ تا بچو اسکے یہان تک کہ کہا مین نے اتقوا النار ولو بشق تمرة ت اسطرح متصل بکر رکہتے تھے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کلام مذکورہ کو اور بلند آواز سے کہتے تھے انکو اور ہلتے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر ہوتے آنحضرت اس جگہ میں کہ میں ہوں تو سنتے آواز انکی بازار والے
بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہاں تک کہ گر پڑی کالی کملی شانہ وار کہ تھی حضرت کے کندھوں پر حضرت کے پاؤں کے پاس ہلنے کے سبب ہلنے کے
جذب الیہ سے نقل کی یہ دارمی نے (وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رصاصۃ مثل ہذہ واشار الی مثل الجمجمۃ
ارسلت من السماء الی الارض وہی مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ لبلغت الارض قبل اللیل ولو انہا ارسلت من راس السلسلۃ لسارت اربعین خریفا اللیل والنہار
قبل ان تبلغ اصلہا او قعرہا رواہ الترمذی) اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر گولا شیشہ کا مانند
اسکے یعنے اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرت نے واسطے بیان
اشارہ مذکورہ کے طرف مانند کھوپری سر کے فرق یعنے اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کے کہ وزنی اور گران ہو اور گول ہو دونوں مقتضی ہیں سبب سرعت حرکت اور نہایت
جلد گرنے کے بیچ مت چھوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حالانکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہے
البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کے یعنے تھوڑی سی مدت میں اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس کی رات دن پہلے اسکے
کہ پہونچے زنجیر کی جڑ کو یعنے انکی انتہا کو یا فرمایا پہونچے انکی نتہاہ کو فرق یہ شک راوی ہے کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیوں کی ہے مانند اسکے
کہ جو کہ مذکور ہے کلام اللہ میں ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہ زنجیر کافر کی مقعد میں ڈالی جاویگی اور نتھنے میں سے نکالی جاویگی اور اس جگہ
پر یہ اشکال لازم آتا ہے کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت انمیں کہاں سماوے جواب اسکا یہ ہے کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہیں ہے بلکہ کثرت و مبالغہ ہو گریہ
کہا جاوے کہ اس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس نہ کرنا چاہیئے جیسے کہ آیا ہے کہ قبر اولیا مثل حد نگاہ کے ہے اور کہا نوف بکالی نے کہ ہر گز ستر دو ہتوں کا ہوگا
اور ہر دو ہتا بعید تر ہوگا اس مسافت سے کہ درمیان تمہارے اور درمیان مکہ کے ہے اور تھے نوف بکالی رجبہ کوفہ میں اور حسن بصری نے کہا کہ اللہ جانتا ہے کہ وہ کیسا
گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولا شیشہ کا آسمان پر سے چھوڑا جاوے تو باوجود مسافت پانسو برس کے تھوڑی سی دیر میں زمین پر پہونچ جاوے
بسبب اسکے کہ گول بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہے اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولا شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کے زنجیر کے اس
سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس دن میں بھی نہ پہونچے اللہ اکبر دیکھا چاہیئے کیا کچھ درازی ہوگی اسکی نعوذ باللہ منہ نقل کی
یہ ترمذی نے (وعن ابی بردۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی جہنم لوادیا یقال لہ ہبہب یسکنہ کل جبار رواہ الدارمی) اور روایت ہے ابو بردہ
سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دوزخ میں البتہ ایک نالہ ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو ہبہب رہیگا انمیں ہر متکبر سرکش حق
و در خلق پر شدید فائدہ ع لفظ ہبہب ساتھ پیش تے دوسری بے کے ہے بغیر تنوین کے نسخہ جزری اور اکثر نسخوں میں اور ہبہب معنے تیز و شتاب کے ہیں یہ نام اسکا
اسلیئے ہوا کہ گنہگاروں کو انمیں عذاب جلد ہوتا ہے اور انمیں آگ کے شعلے تیز اٹھتے ہیں الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال یعظم اہل النار فی النار حتی ان بین شحمۃ اذن احدہم الی عاتقہ مسیرۃ سبعمائۃ عام وان غلظ جلدہ سبعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد
رواہ احمد) روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بڑے بدن ہو جاوینگے دوزخیوں کے دوزخ میں تاکہ عذاب
زیادہ ہو یہاں تک کہ تحقیق درمیان لو کان ایک کے اور اسکے کندھے تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق موٹا پا اسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا
اور دانت اسکے مانند کوہ احد کے ہونگے (وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی النار حیات کامثال البخت
تلسع احداہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا وان فی النار عقارب کامثال البغال الموکفۃ تلسع احداہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا رواہما احمد)
اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہ کہا انہنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دوزخ میں سانپ ہیں مانند بختی اونٹوں کے کہ

بہت بڑے ہوتے ہیں کاٹیگا ایک سانپ انہیں سے ایکبار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ میں بچھو ہیں خچرون پالان بندھو ہوگے مانند کاٹیگا ایک انکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اسکے کا چالیس برس نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے (وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہے حسن بصری سے کہا حدیث کی ہمسے ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے پنیر کے ہونگے لپیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ میں روز قیامت کے پس کہا حسن بصری نے اور کیا ہے گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابو ہریرہ نے کہ خبر دیتا ہون میں تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ ع یعنے تو نص جلی کے مقابل قیاس کو کرتا ہے اور گردانتا ہے موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ حسن بصری نے پوچھا کہ حکمت انکی داخل کرنے کی بیان کرو اور ابو ہریرہ نے جواب میں کہا کہ مین نے حدیث جو حضرت سے سنی تھی تجھسے نقل کر دی اس سے زیادہ مجکو علم نہیں بعضے علما نے لکھا ہے کہ سبب انکے ڈالے جانیکا دوزخ میں یہ ہے تا دوزخیون کو انکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو اسلیئے کہ وارد ہوا ہے ابن عمر سے بروایت دیلمی کے مسند فردوس میں مرفوعًا کہ آفتاب اور چاند کے منہ عرش کی طرف ہیں اور پشت دنیا کی طرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر منہ انکے دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا میں سے کوئی متحمل انکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے کہا کہ اسلیئے ڈالیجاوینگے کہ کافر انکو پوجتے تھے انکے جلانے کے لیے ڈالینگے کہ دیکھو جنکو تم پوجتے تھے انکا یہ حال ہے تب پس چپ ہو رہے حسن نقل کی یہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا دوزخ میں مگر بدبخت کہا گیا یعنے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہے بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت یعنے واجب اور نہ چھوڑے خدا کے لیے یعنے اور اسکے ڈر سے گناہ **ف ع** بدبخت شامل ہے کافر اور فاجر کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ** باب ہے بیچ بیان پیدا کرنے جنت اور دوزخ کے **ف ع** یعنے اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین جیسے کہ مذہب اہل سنت کا ہے برخلاف اسکے کہ بعضے بدمذہب کہتے ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہیں ہوئی روز قیامت کے پیدا ہو گی اور اسمین بیان ہے اسکا کہ کسکے لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہے بعضے اوصاف انکے کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑین آپسمین جنت اور دوزخ **ف ح** یعنے ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنے حال سے کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیئے جواب دیا اللہ تعالے نے کہ یہ مقتضائے مشیت اور اختیار میرے کا ہے ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مین نے اور دوسرے کو محل و مکان قہر و غضب کا تب پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہیں داخل ہونگے مجھ مین مگر ضعیف لوگون مین سے یعنے جو بدحال اور مال مین حقیر اور گمنام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے **ف ح** یعنے اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک بڑے قدر والے ہین اور ایسے ہی انکے نزدیک کہ جو پہچانتے ہین انکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حصر سے اغلب یعنے اکثر اور اغلب ایسے ہی ہونگے والا انبیاء اور رسول اور بادشاہ بھی اسمین داخل ہونگے یا مراد کہیں ضعفا سے فروتنی کرنے والے واسطے اللہ کے

اور تواضع کرنے والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گری ہوئے نظر اعتبار سے اپنے نزدیک ت اور نہیں داخل ہونگے مجھ مین مگر بھولے
فریب کھا جانے والے ف ع لفظ غرۃ غین کے زبر اور رے کی تشدید سے بمعنے عدم تجربہ اور وجود غفلت کے یعنے ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا
سے شاغل ساتھ مہم عقبے کے جیسے کہ وارد ہوا ہے حدیث مین اہل الجنۃ بلہ یعنے بہشتی نادان ہین یعنے امور دنیا مین بخلاف کفار کے کہ وہ ایسے ہین جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالے نے یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالے نے بہشت کو کہ نہیں ہے تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کہ
رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو کہ نہیں ہے تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب
کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون اپنے بندون مین سے ف ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کے اور دو صفت
کمال کے اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک ان دونون مین سے قبیلہ عدل
سے ہے اور دوسرے طریق فضل سے ولا یسئل عما یفعل وہم یسئلون اور ہر ایک کے لیے تم مین سے پری اسکی ہے یعنے ہر ایک کو بھر دونگا لوگون سے
پس لیکن دوزخ بس نہیں بھرنے کی ف ع فرماتا ہے اللہ تعالے یوم نقول لجہنم ہل امتلأت وتقول ہل من مزید یعنے پس طلب کریگی زیادتی اور نہیں بھرنے
کی دوزخیون سے کہ مقرر ہین اسکے لیئے ت یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالے اسمین پانون اپنا کہے گی دوزخ بس بس بس ف ع اطلاق پانون کا حق تعالے
پر متشابہات سے ہے جیسے کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہے یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہے اس سے حق ہے اور دریافت
کیفیت اسکی کے نہ پڑے مذہب اسلم یہی ہے اور سلف نے یہی اختیار کیا ہے اور بعضے متاخرین ارباب تاویل کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات
اسکی کا ہے اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہے ساتھ اس چیز کے کہ مناسب ذات اقدس کے ہے تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوے ت اور اسوقت بھر جاویگی
دوزخ اللہ تعالے کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعضے اجزا اسکے طرف بعض کے یعنے تنگ کیجاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہیں کریگا اللہ تعالے
اپنی مخلوق سے کسی کو ف ع کہ بیگناہ کیے دوزخ مین ڈالے اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخ کو انسے بھرے اور مراد ظلم سے از روے صورت کے
ہے والا اگر بیگناہ کو بھی داخل کرے حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنے ملک مین کرے ظلم نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالے صورت مین بھی ظلم نہیں کریگا
ت اور لیکن بہشت پس تحقیق اللہ تعالے پیدا کریگا اسکے لیے ایک خلق جدید ف ع کہ بسابقہ عمل کے انکو بہشت مین داخل کریگا فضل ورحمت اسکی ہے کہ بیگناہ
دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال جہنم
یلقی فیہا وتقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیہا قدمہ فینزوی بعضہا الی بعض فتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا یزال فی الجنۃ فضل حتی ینشئ اللہ لہا
خلقا فیسکنہم فضل الجنۃ متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالے جاوینگے
اسمین یعنے جن وانس اور کہیگی دوزخ آیا ہے کچھ زیادتی یعنے بھرنیکی نہیں اور بس نہیں کرنے کی طلب زیادتی سے یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالے کہ صاحب
عزت اور قہر اور غلبہ کا ہے اسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگے بعضے اجزا دوزخ کی طرف بعض کے اور تنگ ہوجاوینگے پس کہے گی بس بس قسم تیری عزت کی
اور تیرے کرم کی کہ بھر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت وزیادتی یعنے زیادہ مکان کہ خالی ہونگے رہنے والون سے یہان تک کہ پیدا کریگا اللہ تعالے
بہشت کے لیئے ایک خلق کو پس بساویگا اس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وذکر حدیث انس حفت الجنۃ
بالمکارہ فی کتاب الرقاق) اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسکے اول مین یہ کلمے ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین الفصل الثانی فصل دوسری
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبریل اذہب فانظر الیہا فذہب فنظر الیہا والی ما اعد اللہ لاہلہا فیہا ثم جاء
فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ثم حفہا بالمکارہ ثم قال یا جبریل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب

وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ یَا جِبْرِیْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرِیْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالے نے بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہے مین نے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اُس چیز کے کہ تیار کی ہے اللہ تعالے نے بہشتیون کے لیے بہشت مین ف ع یعنے ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے تیار کر رکھین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ انکا گذرا ہے ت پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سنے گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اُسمین ف ح یعنے طمع کریگا اُسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اُسکی حاصل کرنے مین بسبب خوبی اور سرور اُسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی ولطافت بہشت کا ہے کہ ایسی ہے کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اُسمین داخل ہوت پھر گھیرا اُسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے ف ع مکارہ جمع مکرہ کی ہے یعنے مشقت وشدت کے اور مراد اس سے تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر ونواہی سے کہ نفس پر دشوار ہے کرنا انکا پس انکو گرد بہشت کے گھیر لگا جب تک کوئی اُن مکارہ مین نہ پڑے بہشت کو نہ پہونچے ت پھر فرمایا اللہ تعالے نے کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنے دوبارہ اسلیے کہ اُسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہے باعتبار حوالی اُسکے کے پس گئے جبرئیل اور نگاہ کی طرف اُسکے یعنی اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اُسکے گھرا ہے پھر آئے جبرئیل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنے بسبب وجود مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہے یعنے بسبب اُنکے دشوار ہے بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نے پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکھ طرف اُسکے کہ کیا ڈرانی اور بری چیز پیدا کی ہے مین نے فرمایا حضرتؐ نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کی کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اُس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوگیا اُسمین پس گھیرا اُسکو اللہ تعالے نے ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کے پھر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرتؐ نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کی جبرئیل نے کہ ای رب میرے قسم ہے تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ داخل ہوگا دوزخ مین ف ح یہ شہوات ومعاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس وطبیعت مین سے باقی نہین رہنے کا کہ میل انکی طرف نہ کرے اور بسبب اُسکے دوزخ مین نہ در آوے اور یہ حدیث تفسیر ہے حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار بالشہوات ت نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہمکو ایک دن پھر چڑھے منبر پر پس اشارہ کیا اپنے دست مبارک سے قبلہ مسجد کی طرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجکو اب اسی وقت کہ پڑھائی ہین مین نے تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگے اس دیوار کے ف ح لفظ قبل ساتھ زیر قاف اور زبر ب کے بھی اور پیش دونون کے بھی روایت ہے اور ساتھ پیش قاف اور جزم ب کے بھی آیا ہے سب یعنے مقابل کے ت پس نہین دیکھی مین نے کوئی چیز قسم دیکھنے کی چیزون سے مانند اُس چیز کے کہ دیکھی مین نے آج نیکی و بدی مین ف ع یہ یعنے بہشت کو خوبتر دیکھنے کی چیزون سے پایا مین نے اور دوزخ کو بدتر سب دیکھنے کی چیزون سے یہان شبہ لاتے ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اس طول وعرض کے کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتے ہین کہ جیسے عکس بڑا ہے باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہے لازم نہین ہے کہ شکل اُسکے ہو طول وعرض مین اور یہ بھی ہے کہ حدیث سے یہ نہین لازم آتا کہ بہشت و دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتے ہین کہ

تصویر اُنکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنے اُنکے پس ہوسکتا ہو کہ دکھانا اُنکی مثال کا اُس طرف ہو اور وجود مثال اور جگہ اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین
آیا ہو کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنے دیکھا مین نے بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بمعنی عین اور جرم ہے سے بمعنے ناحیہ اور جانب
کے اور یہان بھی وہی اشکال لازم ہے اور یہی جواب وہان ہو اور یہ بھی کہا ہو علمانے کہ مراد یہ نہین ہو کہ بہشت و دوزخ کو دیکھا مین نے اس حال مین کہ بہشت و دوزخ
اُس دیوار کی جانب مین تھیں بلکہ مراد یہ ہو کہ دیکھا مین نے اُنکو درحالیکہ مین اُس جانب مین تھا اور اس صورت مین کچھ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات
نقل کی یہ بخاری نے بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ باب ہے بیچ بیان ابتداے پیدائش کے اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوۃ والسلام کے
ف کہ آغاز امر دین و ملت کا اور اصلاح اور انتظام امور عالم کا انکسے ہے اور ابتداے پیدائش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہے جاننا چاہیئے کہ ملتون والے
بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہے یعنے عدم سے وجود مین آیا بایں معنی کہ کوئی چیز نہ تھی سواے خدا کے پھر پیدا کیا اُسنے اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق
کی ہے کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیء پس پیدا کی لوح و قلم اور لکھی ایک کتاب پہلے پیدا کرنے خلق کے بعد اُسکے پیدا کیا عرش و کرسی اور آسمانون اور زمینون
اور فرشتون اور جن و انس کو جیسے کہ حدیثون مین آیا ہے اور اتفاق کیا ہے علما نے کہ اجسام حادث ہین ساتھ ذاتون اور صفتون اپنی کے پس بعضے اسپر ہین کہ اول
مخلوق اجسام مین سے پانی ہے اسلیے کہ وہ قبول کرتا ہے تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوے اور اُسکے خلاصہ سے آگ پیدا ہوئی اور دھوئین
سے آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہے اور یہ قول نسبت کیا گیا ہے طرف بعض حکما کے کہ نام اُسکا طاس طالیس ہے لیکن کہا ہے علما نے کہ اسمین
یہ قول مشکوۃ نبوت سے ہے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہے اور توریت کے پہلے سفر مین آیا ہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ایک جوہر پھر دیکھا اسمین نظر ہیبت
و جلال سے پس پگھل گئے اُسکے اجزا اور پانی ہوگئے اُسمین سے ایک اور بخار اوٹھا مانند دھوئین کے پس پیدا کیے اُس سے آسمان پھر ظاہر ہوئے پانی پر کف اور پیدا
کی اس سے زمین پھر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کے اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل و قیاس سے نہین معلوم ہوسکتے مگر وحی آسمانی سے
یا ساتھ استنباط و فہم کے وحی سے واللہ اعلم بحقائق الامور الفصل الاول فصل پہلی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا
قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ
شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ت روایت ہے
عمران بن حصین سے کہا تھا مین نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آئی آنحضرت کے پاس ایک قوم بنی تمیم سے کہ قبیلہ بڑا مشہور ہے پس فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو بشارت اے بنی تمیم ف یعنے قبول کرو اور لو مجھسے ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتھ جنت کے اور پانے سعادت دارین
کے ہے یعنے سیکھو احکام و عقائد دین کے اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اُنکی کے دنیا اور متاع دنیا تھی نعوذ باللہ من ذلک ت کہا اُنھون نے کہ بشارت
دی آپ نے ہمکو ساتھ دین و تفقہ کے پس کچھ دیجیے ہمکو ف یعنے بشارت سنکر لی ہمنے اور قبول کی کچھ دو ہمکو دنیا مین سے کہ ہمکو چاہیے ہے پس چونکہ دنیا فانی کو مقصود
نے اہم مہمات جانا اور مقدم رکھا اسکو تفقہ فی الدارین پر کہ باعث ہو ثواب آخرت کا حضرت نے ناپسند کی اور ضعف یقین اُنکا دریافت کرکے ازراہ غصہ کے
نفی کی قبول کرنے بشارت کی جو نسبت اُنکے کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم ت پھر آئے لوگ اہل یمن سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو تم بشارت
کو اے اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نے کہا اہل یمن نے کہ قبول کی ہمنے بشارت آئے ہین ہم آپ کے پاس تا دانشمند ہوویں ہم دین مین ف چونکہ تھی
نیت اُنکی خالص بہتی واسطے تفقہ فی الدین کے نہ واسطے طمع فی الدنیا کے حاصل ہوئی اُنکے لیے بشارت اور قبول اور علم و عمل اور پہونچنا مطلب کو اور محروم
رہے اول بشارت سے بلکہ بسبب چاہنے حطام کے پڑے پستی مین پس عالی ہمتی پہونچا دیتی ہے مرتبہ عالی کو جیسے کہ ایک حکایت منقول ہے شیخ ابو العباس سیکی سے

کر وہ نکلے مدینہ مطہرہ سے بقصد زیارت تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ کے اور ساتھ ہوا انکے ایک شخص پس کھولا گیا انکے لیے دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے اور داخل ہوئے وہ مزار پر پس دیکھا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سے کہ پاک ہین نقصان اور عیب سے پس پہچانا شیخ نے کہ یہ ساعت قبولیت کی ہے پس طلب کیا اللہ تعالے سے عفو وعافیت دنیا اور آخرت مین پھر کہا ازراہ شفقت کے اُس شخص کو کہ ساتھ تھا انکے ای بھائی میرے طلب کر اللہ تعالے سے جو چاہے تو اسلیے کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہے پس مانگا اُسنے اللہ تعالے سے ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت ونار کا پھر پھرے دونون اور جبکہ پہونچے مدینہ کے دروازے پر دیا اُس شخص کو کسی نے وہان کے رہنے والون مین سے ایک دینار پھر داخل ہوئے دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کے پاس اور منکشف ہوا انپر قضیہ پس کہا انھون نے اُس شخص کو کہ ای دنی الہمت پایا تونے وقت قبولیت کا اور طلب کیا تونے ایک ٹکڑا دنیاے دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تونے مانند ابو العباس کے عفو وعافیت تاکہ ہوتے وہ دونون بیچ امر دین ودنیا تیری کے کافی ووافی ت اور آئے ہین ہم تا پوچھین ہم آپ سے ابتدا اس امر سے یعنے پیدائش سے اور مبدا عالم سے کہ کیا چیز تھی پہلے اسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا اللہ ف ع یعنے ازل الآزال مین جیسے کہ ہے وہ ابد الآباد مین پاک وصف تغیر وحدوث سے کہ صفت ہے بندون کی اسلیئے کہ جس چیز کا ثابت ہے قدم محال ہے اُسکا عدم ت اور نہ تھی پہلے اُسکے کوئی چیز ف ش بلکہ جو کچھ ہوا بعد اسکے ہوا اسلیے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے پس کیونکر متصور ہو ہونا کسی کا پہلے موجد واجب الوجود کے ت اور تھا عرش اللہ تعالے کا پانی پر پھر پیدا کیے اللہ تعالے نے آسمان وزمین ف ع اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ تھے عرش اور پانی پیدا کیے گئے پہلے آسمان وزمین کے اور نہ تھی عرش کے نیچے پہلے آسمان وزمین کے کوئی چیز سواے پانی کے پس ہونا عرش کا پانی پر بایں معنی ہے کہ کوئی چیز انکے درمیان مین حائل نہ تھی نہ یہ کہ عرش روے آب پر تھا اور مراد پانی سے پانی دریا کا نہین ہے بلکہ اور پانی تھا نیچے عرش کے جیسا کہ چاہا اللہ تعالے نے اور مفصل ذکر اُسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کے ہو چکا ہے اور کہا ابن ملک نے کہ تھا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تھی اللہ تعالے کی قدرت سے کہا بعضون نے کہ پیدائش عرش وپانی کی پہلے آسمان وزمین کے ہوئی پھر پیدا کیا اللہ تعالے نے آسمان وزمین کو پانی سے اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنے لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹھی اسمین جھاگ اور جمع ہوئی جگہ کعبہ شریف کی چنانچہ اسلیئے نام ہوا مکہ کا ام القری پھر پھیلائی گئی زمین اُسکے نیچے سے پھر رکھے گئے زمین پر پہاڑ تاکہ ہلے نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کے اور اوٹھا دھوان بسبب موج مارنے پانی کے جانب آسمان کے پس پیدا ہوئے آسمان اُس سے ت اور لکھا اللہ تعالے نے یعنے ساتھ پیدا کرنے حروف کے یا حکم کیا ملائکہ کو لکھنے کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ح اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لکھنا پہلے پیدا کرنے عرش کے ہو عمران بن حصین راوی کہتے ہین ت کہ پھر آیا میرے پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈھونڈھ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہے یعنے بھاگ گئی پس گیا مین اُسکے ڈھونڈھنے کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اٹھتا نقل کی یہ بخاری نے ف ح عمران دروازے پر اونٹنی باندھ کر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے ناگہان اونٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بھاگ گئی جا پکڑ پس وہ اُٹھے بنابر ضرورت کے اور پشیمان ہوئے کہ کیون مین اٹھا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت کے سے اور حقائق وعلوم سے کہ وہان مذکور ہوتے تھے محروم ہوا (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے امیر المومنین عمرؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے درمیان ہمارے یا واسطے نصیحت کرنے ہمارے کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا عظیم یعنے خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتداے پیدایش سے تا آخر دنیا قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ح ع یعنے احوال مبدا اور معاد کا اول سے آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرت نے بیان کیا احوال سب چیزون کا تا وقت دخول جنت ونار کے اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا انپر خیر وشر سے یہان تک کہ داخل ہون بہشتی انمین سے بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ت یاد رکھا ہے اسکو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بعد ازیاد کرنے کے فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکھتا ہے وہ شخص کہ

یاد رکھا اور بھلایا جس نے بھلایا اور بعد اسکے فراموش کیا حاصل معنے یہ کہ بعضے یاد رکھتے ہین اور بعضے بھول گئے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَہُوَ مَکْتُوْبٌ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالے نے لکھی ایک کتاب پہلے اسکے کہ پیدا کرے آسمان و زمین یہ لکھا کہ مہربانی میری
سبقت لیگئی ہے یعنی غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکھا گیا ہے اور نزدیک اُسکے ہے اوپر عرش کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکھی گئی
اور تمام خلائق سے اٹھائی گئی کہ کسی کے حیز ادراک یعنے سمجھ مین نہین آتی کہا تورپشتی نے احتمال ہے کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرت کے فہو مکتوب
عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکھا ہے اور احتمال ہے کہ مراد ہو اس سے قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالے نے اور دونون وجہون پر پس قول حضرت کا عندہ فوق العرش تنبیہ
ہے اسپر کہ وہ لکھی گئی اسپر اور تمام خلائق سے اٹھائی گئی کہ کسی کے حیز ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کے غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کے بہت ہین
کہ گھیر رکھا ہے تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہے کہ کبھی کبھی مورد خاص ہی مین ہوتا ہے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیٔ
یعنے عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نے گھیر رکھا ہے ہر چیز کو (وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِکَۃُ
مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائشہ سے اُنہنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیدا
کیے گئے فرشتے نور سے ف ع قاموس مین ہے کہ نور روشنی یا شعاع اسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہے ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنے جن کے ہے یا باپ جنون
کے جیسے کہ آدم باپ ہین بشر کے شعلہ آگ دھوئین ملے ہوئے سے اور پیدا کیئے گئے آدم اُس چیز سے کہ بیان کی گئی تمہارے لیئے نقل کی یہ مسلم نے
ف ع یعنے قرآن مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے مرفوعا کہ پیدا کئے گئے کھجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کے فضلے سے اور روایت
کی طبرانی نے ابی امامہ سے مرفوعا کہ پیدا کئے گئے حور عین زعفران سے اور روایت کی حکیم نے اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابو درداء سے
کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کے جو ہین اور ایک قسم ہین کہ اُنپر حساب وعقاب ہے اور
پیدا کیا اللہ تعالے نے انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایون کے اور ایک قسم ہین کہ بدن اُنکے بدن بنی آدم کے سے ہین اور ارواح اُنکی ارواح شیاطین
کی اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین ہونگے اُسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اُسی کا (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰہُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّۃِ تَرَکَہٗ مَا شَآءَ
اللّٰہُ اَنْ یَّتْرُکَہٗ فَجَعَلَ اِبْلِیْسُ یُطِیْفُ بِہٖ یَنْظُرُ مَا ہُوَ فَلَمَّا رَاٰہُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّہٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا یَتَمَالَکُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اور صورت بنائی اُنکی بہشت مین چھوڑا اُنکو جب تک کہ چھوڑنا اُنکا چاہا ف ع ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ
پیدائش اور بنانا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حالانکہ اخبار دلالت کرتے ہین اسپر کہ پیدائش اور صورت بخشی اُنکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کے جنگلو مین
سے ہے اور بعد از درست کرنے اور پھونکنے روح کے بہشت مین لے گئے پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اُنکے کے ہے یعنے پیدا کر کے رکھا بہشت
مین اور تورپشتی نے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہے راوی سے بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو ت پس شروع کیا ابلیس نے پھرنا گرد پتلے اُنکے
کے دیکھتا تھا کہ کیا ہے یعنے تفکر کرتا تھا انجام کار اُسکے مین اور تامل کرتا تھا کہ کیا ظاہر ہوگا اُس سے پس جب دیکھا اُسکو خالی
اندر سے پہچانا کہ یہ پیدا کیا گیا ہے پیدائش غیر مضبوط ف ع یعنے نہین تقویت ہے بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہے اور نہ ثبات بلکہ ہے متزلزل الامر متغیر الحال
پیش کیا گیا آفات کے لیئے اور بعضون نے یہ معنے کہے ہین کہ اپنے نفس کا مالک نہین ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکھ سکیگا اپنے تئین بھوک سے اور شہوات سے
یعنے پس خوش ہوا ابلیس اور کر امید کی باندھی اُسکے گمراہ کرنے مین اور بعضون نے کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنے نفس کا غصہ کے وقت ت نقل کی یہ مسلم نے
(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاہِیْمُ النَّبِیُّ وَہُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ختنہ کیا ابراہیم نبی نے اس حال مین کہ وہ اسی برس کے تھے ساتھ قدوم کے ف کہا نووی نے کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہے تشدید وتخفیف مین کہا جاتا ہے آلہ بڑہی کو یعنے بسولہ کو قدوم ساتھ تخفیف کے فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سے قریہ ہے شام مین پس جسنے کہ روایت کیا ہے قدوم کو تشدید سے مراد ہے قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکھتی ہے قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون نے تخفیف ہی پڑہی ہے حاصل یہ اکثرون کے نزدیک معنے یہ ہونگے کہ ختنہ کیا بسولے سے یا قدوم مین کہ قریہ ہے شام مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاہِیْمُ اِلَّا ثَلٰثَ کَذَبَاتٍ ثِنْتَیْنِ مِنْہُنَّ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ قَوْلُہٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُہٗ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُہُمْ ہٰذَا وَقَالَ بَیْنَا ہُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَۃُ اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ ہٰہُنَا رَجُلًا مَعَہُ امْرَاَۃٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَسَاَلَہٗ عَنْہَا مَنْ ہٰذِہٖ قَالَ اُخْتِیْ فَاَتٰی سَارَۃَ فَقَالَ لَہَا اِنَّ ہٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ یَعْلَمْ اَنَّکِ امْرَاَتِیْ یَغْلِبْنِیْ عَلَیْکِ فَاِنْ سَاَلَکِ فَاَخْبِرِیْہِ اَنَّکِ اُخْتِیْ فَاِنَّکِ اُخْتِیْ فِی الْاِسْلَامِ لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُکِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہَا فَاُتِیَ بِہَا قَامَ اِبْرَاہِیْمُ یُصَلِّیْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْہِ ذَہَبَ یَتَنَاوَلُہَا بِیَدِہٖ فَاُخِذَ وَیُرْوٰی فَغُطَّ حَتّٰی رَکَضَ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ ادْعِی اللّٰہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتِ اللّٰہَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَہَا الثَّانِیَۃَ فَاُخِذَ مِثْلَہَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِی اللّٰہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتِ اللّٰہَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِہٖ فَقَالَ اِنَّکَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَیْتَنِیْ بِشَیْطَانٍ فَاَخْدَمَہَا ہَاجَرَ فَاَتَتْہُ وَہُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ مَہْیَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰہُ کَیْدَ الْکَافِرِ فِیْ نَحْرِہٖ وَاَخْدَمَ ہَاجَرَ قَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ تِلْکَ اُمُّکُمْ یَا بَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہین بولے ابراہیم مگر تین جھوٹ تین بار ف انبیا معصوم ہین وہ مطلق جھوٹ نہین بولتے پس یہان جو جھوٹ بولنا اُنکا فرمایا یہ نسبت سننے والون کے ہے کہ یہ باتین صورت مین جھوٹ تہین اور نفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتے ہین اور حصر تین کا اسلیے کیا کہ جو تھا جو کہا ہے ہذا ربی وہ وقت تکلیف میں نہ تھا بلکہ ایام طفولیت مین تھا اسکا کچھ اعتبار نہین ت دو جھوٹ ان تینون جھوٹون مین سے تو ذات خدا مین ہین ف یعنے واسطے خدا کے اور حکم اُسکے اور طلب رضا اُسکی کے کہ اُنمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کے لیے نہین ہے بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی تھی اور تیسری بات مین کہ کہنا اُنکا ہذا اختی ہے اگرچہ وہ بھی خدا تعالے کے لیے تھا لیکن اسمین نفع اُنکی ذات کے لیے بھی حاصل ہے ت ایک قول اُنکا یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون ف یاسوقت کہا اُنھون نے کہ اُنکی قوم نے انکو اپنی عید کی سیر کے لیے بلایا اور اُنھون نے چاہا کہ مین نہ جاؤن تا بت شکنی کرون اُسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چھوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جھوٹ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیمار نہ تھے لیکن تاویل اسکی یہ ہے کہ مراد اُنکی یہ تھی کہ مین متصف ساتھ بیماری کے ہون کہ کبھی نہ کبھی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولے کہ ظاہر اُسکا دلالت کرتا ہے بیماری فی الحال پر اور بعضون نے کہا کہ اُنھون نے وہم مین ڈالا انکو گویا اُنھون نے استدلال کیا ہے ساتھ علامات علم نجوم کے کہ بیمار ہو نگے جیسے کہ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہے اور یا یہ مراد رکھی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہے بسبب کفر تمہارے کے کیا خوب ایک بزرگ نے کہا بیت اگر ترا بتماشائے عید خود طلبند ﴿ خلیل وار چو رفتے بگو کہ بیمارم ﴾ ت اور دوسرا قول اُنکا یہ ہے بلکہ کیا یہ بڑے اُنکے نے ف جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفار کے غائبانہ اُنکے بتون کو توڑ ڈالا اُنھون نے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیا ہے ہمارے خداون سے اے ابراہیم اُنھون نے فرمایا کہ یہ بت جو سب مین بڑا ہے اسنے یہ کام کیا ہے پس یہ بات بھی سچی نہین ہے لیکن غرض اُنکی تنبیہ کرنی تھی کفار کو کہ دیکھو جو اپنا ضرر دفع نہین کرسکتا ہے وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کے کیونکر ہووے ت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بیچ بیان تیسرے جھوٹ کے کہ ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا اُسوقت کہ ابراہیمؑ اور سارہؑ بی بی اُنکی جاتے تھے طرف شام کے ہجرت کیے ہوئے بعد ہلاک نمرود کے ناگہان آئے یعنے گذرے ابراہیمؑ ساتھ سارہ کے اوپر شہر ایک حاکم ظالم کے ظالمون مین سے پس کہا گیا اُس ظالم کو یعنے خبر پہونچائی لوگون نے کہ اس جگہ یعنے اس شہر مین ایک مرد ہے کہ اُسکے ساتھ ایک عورت ہے بہترین لوگون سے حسن وجمال مین پس بھیجا اُسنے کسی کو طرف ابراہیمؑ کے بلانے کے لیے پس گئے ابراہیمؑ پاس اُسکے پس پوچھا اُسنے ابراہیمؑ سے سارہ کے حال سے کہ کون ہے تیری یہ عورت کہ تیرے ساتھ ہے کہا ابراہیمؑ نے کہ یہ بہن میری ہے یعنے دینی پس آئے ابراہیمؑ سارہ کے پاس یعنے اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانے کا

شر اُس ظالم کے سے پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہی تو غالب آویگا مجھپر تیرے لینے مین یعنے زبردستی تجکو چھین لیگا مجھسے پس اگر پوچھے تجھسے تو خبر دینا تو اسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیے کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنے نیت کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی اسلیے کہ نہین ہی روے زمین پر کوئی مسلمان سواے میرے اور تیرے ف ح ع یہ بیان واقع ہی کہ اُسوقت مین کوئی وہان اور انپر ایمان نہ لایا تھا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی بیٹی تھین یہ بھی ایک توجیہ اور ہی واسطے صدق قول ہذا اختی کے اور شاید کہ اقتصار ابراہیمؑ کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اعانت اس نسبت کے ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت لوطؑ بھی تو ایمان لا چکے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے فآمن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہ تھی کہ اس زمین مین کہ جہان یہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سواے ہم دونون کے مومن نہین کیونکہ لوطؑ انکے ساتھ نہ تھے ایک اور اعتراض کیا ہی علمانے کہ کیون نہ کہا ابراہیمؑ نے کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کو اُسکے میان کے ہاتھ سے کم لیا کرتے ہین اور یہ بھی ہی کہ ظالم کہان باک رکھتا ہی بی بی ہو یا بہن سے لیتا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اس ظالم کی عادت یہی تھی کہ بی بی کو میان سے لے لیتا تھا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بھی تھا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اُسکا بھائی احق واولی ہی ساتھ اُسکے بہ نسبت غیر اُسکے کے پس چاہا ابراہیمؑ نے کہ تمسک کرین ساتھ دین اُسکے کے باوجود اسکے اُسنے رعایت اپنے دین وعادت کی نہ کی اور قصد کیا اُسکے لینے کا ت پس بھیجا اس ظالم نے کسی کو طرف سارہ کے اُنکے بلانے کے لیے پس لائی گئین سارہ اُسکے پاس کھڑے ہوئے ابراہیمؑ نماز پڑھنے ف ح ع اور مناجات کرین اپنے پروردگار سے تا اس ورطہ سے نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتے ہین تو نماز پڑھنے لگتے ہین جیسا فرمود حق سبحانہ تعالے نے یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ اور عادت شریف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی تھی جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین سارہ اس ظالم کے پاس تو چاہا اُسنے کہ ہاتھ ڈالے اُنپر اور پکڑے اُنکو یعنے بغیر سوال وجواب کے یا بعد اُسکے بسبب غلبہ خواہش کے اُنکا حسن دیکھکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتھ تخفیف کے ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علمانے یا تو یہ کہ باز رکھا گیا وہ ظالم قدرت الٰہی سے رکھ چھوڑنے سارہ کے سے اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنے گناہ سے اور عذاب کیا گیا اُسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتھ تشدید کے تاخیذ سے بھی آیا ہی یعنے پکڑے جانے کسی کے دل کے بسبب افسون یا سحر کے ایسا کہ سراسیمہ وحیران ہوت اور روایت کیا گیا ہی یعنے بدلے فاخذ کے یا زیادہ اسپر فغط ف ح ساتھ پیش غین معجمہ اور تشدید طا مہملہ کے بنا بر مجہول پر یعنے گلا گھونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سُنی گئی اُسکے حلق سے ایسی آواز کہ جیسے سوتے مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خراٹا کہتے ہین ت یہان تک کہ پانون مارنے لگا زمین پر یعنے ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اُس ظالم نے یعنے سارہ کو کہ دعا کر خدا سے میرے لیے تا خلاص کرے مجکو اس بلا سے اور ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنے کچھ تعرض نہین کرونگا تجھسے پس دعا کی سارہ نے خدا تعالے سے پس چھوڑا گیا وہ ظالم یعنے رہائی پائی اُس حالت سے پھر ارادہ دست درازی کا کیا اُس ظالم نے سارہ سے دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑے جانے پہلے کے بلکہ سخت تر اُس سے پس کہا دعا کر اللہ تعالے سے میرے لیے اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ نے اللہ تعالے سے پس چھوڑا گیا پس بلایا اُس ظالم نے کسی کو اپنے دربانون مین سے اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میرے پاس انسان کو یعنے تاکہ قادر ہوتا مین اُسپر نہین لایا تو میرے پاس مگر جن کو یعنے اسی سبب سے نہین قادر ہوا مین اُسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور تو نے چاہا کہ یہ ہلاک کر ڈالے مجکو پس خدمت کو دی سارہ کے ہاجرہ ف ع ح یعنے جبکہ دیکھی اُسنے بزرگی سارہ کی اور تقرب اُنکا نزدیک اللہ تعالے کے تو ایک لونڈی دی کہ نام اُسکا ہاجرہ تھا اور آجر بھی کہتے ہین اور ابراہیمؑ کے سارہ سے فرزند نہین ہوتا تھا پس سارہ نے ہاجرہ ابراہیم کو دی اور کہا امید ہی کہ تمھارے یہان اس سے کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجرہ سے پیدا ہوئے اور ابراہیم اس ایام مین سو برس کے تھے اور آخر کو سارہ سے بھی حضرت اسحٰق پیدا ہوئے ت پس آئین سارہ ابراہیمؑ کے پاس اس حال مین کہ ابراہیمؑ کھڑے نماز پڑھتے تھے یعنے اُنکو اُنکی خلاصی کی تو خبر ہو گئی تھی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تھے پس اشارہ کیا ابراہیمؑ نے اپنے ہاتھ سے کہ کیا ہی حال خبر اور کیا

ہوا کہا سارہ نے کہ رد کیا اللہ نے مکر اُس کافر کا بیچ سینہ اسکے کے یعنے اسکی بداندیشی اولٹی اُسپر پڑی اور مجھپر سرایت نہ کی اور کچھ زیان مجھے نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہؓ نے کہ وہ ہاجرہ ماں تمھاری ہے ای بنو ماء السماء کے پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ خطاب حضرت اسمعیل کی اولاد کو ہے اور ساتھ پانی آسمان کے تعبیر کیا انکو بسبب طہارت نسب انکے کے اور پانی آسمان کا مثل ہے طہارت مین چنانچہ کہتے ہین کہ فلانا آسمان کے پانی سے پاک تر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے اُسکی طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیلؑ کے نکلا تھا اور وہ پانی آسمان مقدس و طہارت سے نکلا ہے اور جو فیض کہ زمین سے پیدا ہوتا ہے جاننا اسکو آسمان ہی سے بھیجا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہے اسلیے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کے ہین اور اسکا لقب ماء السماء تھا اسلیے کہ اُسکی قوم مینھ طلب کرتی تھی اُس سے اور بعضون نے کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہ نام انکا اسلیے ہوا کہ وہ طالب مینھ کے رہتے ہین اور جہان مینھ ہوتا ہے وہین گذران کرتے ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجرہ کے بطن سے نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمعیل سے ہین بسبب شرف اور غلبہ کے یون کہا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہین ساتھ شک کرنے کے ابراہیمؑ سے جسوقت کہ کہا ابراہیمؑ نے اے پروردگار میرے دکھا مجھکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردون کو ف بعد لفظ الموتے کے آیت یون ہے قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانے اس حدیث کا یہ ہے کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نے صحابہ مین سے کہ شک کیا ابراہیمؑ نے نہ ہمارے پیغمبر نے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہین ساتھ شک کے ابراہیمؑ سے اور ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کے لیے اور اپنی ذات شریف کے لیے حالانکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنون اور موقنون کے ہین کچھ معنی ہی نہین رکھتا پس معنے یہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیمؑ مین تو ہم مین بھی پاتا اور تم جانتے ہی ہو کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بھی ایسے ہی ہین پس سوال ابراہیمؑ کا واسطے طلب ترقی کے تھا علم الیقین سے طرف عین الیقین کے کہ اطمینان قلب عبارت اُس سے ہے یا جب ابراہیمؑ دلیل لائے کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل انکی عیانًا لیکن اشکال یہ آتا ہے کہ اس حدیث سے ترجیح ابراہیمؑ کی آنحضرتؐ کی ذات شریف پر سمجھی جاتی ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ حضرتؐ نے یہ بات بطریق تواضع کے فرمائی یا فرمائی ہو پہلے آنے اس وحی کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنے سردار و افضل ہین اولاد آدم کے اور یہی توجیہ ہر اُس حدیث کی ہے کہ حصر ہے اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رحمت کرے اللہ تعالے لوطؑ پر تحقیق تھے لوطؑ کہ آتے تھے اور پناہ پکڑتے تھے طرف رکن سخت کے ف رکن ہر چیز کے کنارے قوی کو کہتے ہین اور یہان مراد رکن شدید سے جماعت قویہ ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ جب قوم لوط نے قصد کیا ایذا دینے کا انکے مہمانون کو کہ فرشتے تھے بصورت امردون کے تو کہا حضرت لوطؑ نے لو ان لی بکم قوۃ کاشکے مجھکو ہوتی قوت یعنے بذات خود قوت مقابلہ اور دفع کرنے تمہارے کی رکھتا ہین او اوی الی رکن شدید یا پناہ ڈھونڈھتا مین ساتھ جماعت قوی کے کہ انکی جماعت اور قوت سے باز رکھتا اپنے شر و تمھارے شر سے پس فرماتے ہین آنحضرتؐ کہ رحمت کرے اللہ تعالے لوطؑ کو کہ پناہ ڈھونڈھتے تھے ساتھ رکن شدید کے آدمیون مین سے حالانکہ رکن شدید انکا ساتھ عصمت حق اور حفظ اُسکے کے ہے اور عرب رحمت وہان بھیجتے ہین کہ کسی سے کچھ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کرے کہ نہ کرنا چاہیے کہتے ہین کہ خدا رحمت کرے اور بخشے فلانے کو کہ ایسا کام کیا یعنے کرنا بایستی نہ کیا انتہے اور ملا علی نے بھی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سے نقل کرکے لکھا ہے کہ میرے نزدیک یہ معنے یعنے بہ نسبت انبیا علیہم السلام کے طریق ادب سے دور ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتے تھے غیبت عوام سے مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کے ایسی بات کہ موہم ہو انکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنے یہ ہین کہ وہ بمقتضاے جبلت بشریہ کے بعض امور ضروریہ مین میل کرتے تھے طرف استعانت کے ساتھ جماعت قویہ کے پس جائز ہے جانب یہ بھی اب اسلیے کہ ہم مامور ہین ساتھ متابعت کاملین کے بیچ تعلق اسباب کے باوجود

[illegible]

اعتماد کے رب الارباب پر اور ابتدا لے کلام مین یرحم اللہ کہنا اسلیے تھا کہ تا نہ وہم جاوے اعتراض نقصان کا انپر جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لهم واللہ اعلم بالصواب پھر فرمایا آنحضرت نے ت اور اگر ٹھہرتا مین قیدخانہ مین اُس مدت دراز مین کہ ٹھہرے یوسف تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانے والے کا فرستادہ کہ بادشاہ مصر کی طرف سے حضرت یوسف کے بلانے کو آیا تھا اور قصہ اُسکا یہ ہی کہ حضرت یوسف نو برس سے قیدخانہ مین تھے اور جب مصر کے بادشاہ نے طلب کیا اُنکو تا خلاص کرے اور مقرب کرے تو یوسف نے نکلنے مین توقف کیا اور کہا کہ پہلے میرا حال دریافت کرو اُن عورتون سے کہ مجھکو دیکھکر ہاتھ کاٹ ڈالے تھے عصمت اور غیرت میری تحقیق کرو بعد اُسکے نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اگر مین بجاے یوسف کے ہوتا اور اتنی مدت دراز قیدخانے مین مجھپر گذرتی اور کوئی میرے چھڑانے کے لیے آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اُسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف اور تامل نہ کرتا جیسا کہ یوسف نے کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرت نے یوسف کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت بڑے اُنکے کا یعنے باوجود اسکے کہ کوئی مدت دراز تک قیدخانہ مین ٹھہرے اور باوصف محنت اور شدت اُسمین اور پھر کوئی اُسکے چھڑانے کو آوے اور وہ صبر وثبات اختیار کرے تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہو اگر مین اس طرح کہین اس حال پر ہوتا تو جلدی سے نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرت کی واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ مدح وثناے یوسف کے ورنہ استقامت آنحضرت کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیا اولوالعزم سے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان موسٰی کان رجلا حییا ستیرا لا یرٰی من جلدہ شیٔ استحیاء فاذاہ من اذاہ من بنی اسرائیل فقالوا ما یتستر ھذا التستر الا من عیب بجلدہ اما برص واما ادرۃ وان اللہ اراد ان یبرئہ فخلا یوما وحدہ لیغتسل فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمح موسٰی فی اثرہ یقول ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر حتی انتہی الی ملاء من بنی اسرائیل فراوہ عریانا احسن ما خلق اللہ فقالوا واللہ ما بموسٰی من باس واخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا فواللہ ان بالحجر لندبا من اثر ضربہ ثلثا او اربعا او خمسا متفق علیہ) اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق موسے علیہ السلام تھے ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈھانکنے والے بدن کے نہین دیکھا جاتا تھا اُنکی جلد بدن سے کچھ بسبب شرم رکھنے کے یعنے مارے شرم کے تمام بدن کو ڈھانکے رکھتے تھے ہر حال مین اور نہانے وقت پس ایذا دی اُن لوگون نے کہ ارادہ کیا اُنکے ایذا دینے کا بنی اسرائیل مین سے پس کہا بعضے سو نہیون نے نہین بدن ڈھانکتے موسے اس طرح کا ڈھانکنا ساتھ تکلف ومبالغہ کے مگر بسبب عیب کے کہ اُنکی جلد مین ہو یا تو کوڑھ ہو یا بعضے پھوڑے ہوے ہین اور تحقیق اللہ تعالے نے چاہا کہ پاک کرے موسے کو عیب سے اور ظاہر کرے لوگون پر نہ عیبی اُنکی اور ثابت کرے اُنکے بے حیا اللہ تعالے کی طرف سے پس الگ ہوئے موسے لوگون سے ایک روز تنہا نہانے کے لیے رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر لیکر کپڑے نہانے موسے کے پس دوڑے موسے اُس پتھر کے پیچھے کہتے ہوئے دے کپڑے میرے ای پتھر دے کپڑے میرے ای پتھر یہان تک پہونچے موسے طرف جماعت کثیر کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اُس جماعت نے موسے کو ننگا بہترین پیدائش خدا کے یعنے مبرا اُن عیب ونقصان سے کہ اُنکے حق مین ثابت کرتے تھے وہ نادان اور کہا اُنھون نے قسم خدا کی نہین ہی موسی مین کچھ نقصان وعیب ف ج اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالے پاک کرتا ہی اپنے دوستون کو ہر عیب ونقصان سے کہ نادان اور منکر اُنکو ساتھ اُسکے متہم کرتے ہین تا اُس سے مبرا ہوکر معزز ومکرم ہوون خلق مین ت اور پتھر رک گیا موسے نے پتھر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئے پتھر مین نشان بسبب تاثیر مارنے موسے کے اُنکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ت ج ہر بار کہ مارتے تھے ایک نشان اُسمین پڑجاتا تھا اور مارا اُسکو بسبب غصہ کے اور تادیب کے کہ بھاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزے ہوئے حضرت موسے کے ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشانون پڑجانا اُسمین اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہی نہانا ننگے خلوت مین اگرچہ ڈھانکنا ستر کا افضل ہی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتے ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتے تھے بعضون نے کہا کہ حکم ہوا موسی کو کہ اُٹھا رکھین وہ پتھر ساتھ اپنے یہان تک کہ جب گئے تیہ مین تو مارا اُسکو اپنے عصا سے ایک بار پس جاری ہوئے اُسمین سے بارہ چشمے چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ ایوب نہاتے تھے ننگے ف ع احتمال ہی کہ باندھے ہون تہبند جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہ بھی احتمال ہی کہ بالکل ننگے نہاتے ہون جیسے کہ موسے کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز انکے نزدیک لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا طرف اسکے کہ تستر اولی ہی واسطے حیا کرنے کے سولی ہمارے آنحضرت مبعوث ہوئے واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق کے اور تھا یہ نہانا ایوب کا بعد حاصل ہونے صحت و عافیت کے اُس مرض سے کہ مبتلا ہوئے تھے اُسمین اور برسائین اللہ تعالے نے ٹڈیان سونے کی اُنکے گھر مین ت پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنے اُنکے اوپر یا اُنکے اطراف پر ٹڈیان سونے کی پس شروع کیا ایوب نے سمیٹنا اُنکا اپنے کپڑے مین ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ لیتے ہون ایوب اُنکو ایک ہاتھ سے یا لپ بھر کر اور رکھتے ہون اُنکو کپڑے پہنے ہوئے مین یعنے تہبند کہ باندھا ہو پہلے غسل کے یا بعد اُسکے یا پاس رکھا ہو کہ ہنوز پہنا نہو ت پس پکارا ایوب کو اُسکے پروردگار نے یعنے از راہ مہربانی کے کہ ای ایوب کیا نہین بے پروا کیا مین نے تجکو اُس چیز سے کہ دیکھتا ہی تو یعنے اتنا سونا برسایا ہی مین نے تجھپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی ان ٹڈیون کی کہ اُٹھائین تو نے اور اپنے کپڑے مین جمع کین کہا ایوب نے کہ ہان بے پروا کیا ہی تو نے قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہو بے پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سے اور زیادتی رحمت تیری سے ف ع ہر چند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہوا کہ اُٹھانا ایوب علیہ السلام کا اُن ٹڈیون کو بسبب دیکھنے سنت اور طلب کرنے لذت کے نعمت حق سے تھا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑھانے مال کے کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑھانے مال حلال کے اُس شخص کے حق مین کہ اعتماد کرے اپنے نفس پر اُسکی شکر گذاری کا اور صرف کرے اُسکو اُس جگہ کہ دوست رکھے رب اُسکا اور راضی ہو اس سے ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْہُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَھُوْدِیِّ فَذَھَبَ الْیَھُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ) اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہا یہ کہ کہا کہ گالی دی ایک شخص نے مسلمانون مین سے اور ایک شخص نے یہود مین سے پس کہا مسلمان نے قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو سارے جہان کے لوگون پر پس کہا یہودی نے اُسکے مقابلہ مین قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو جہان کے لوگون پر پس اُٹھایا مسلمان نے ہاتھ اپنا نزدیک اس کہنے یہودی کے اور طمانچہ مارا یہودی کے منہ پر ف ع کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسے کے حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہ ہی کہ اُسوقت کے لوگون مین اُنکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسیٰ کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور آنحضرتؐ کی برگزیدگی کا انکار اُنھون نے غصہ مین آکر طمانچہ مارا ت پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آنحضرتؐ کو ساتھ اُس چیز کے کہ تھا امر اُسکے سے اور امر مسلمان سے پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو اور پوچھا اُس سے اُس بات سے یعنے جو کچھ کہ گذرا تھا اُسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نے آنحضرتؐ کو یعنے مطابق خبر یہودی کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بزرگی دو مجکو موسیٰ پر اسلیے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگے دن قیامت کے یعنے پہلے نفخہ کے وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھ اُنکے پھر ہونگا مین اول اُن شخصون کا کہ ہوش مین آوینگے پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسے علیہ السلام پکڑے کھڑے ہین ایک جانب عرش کے پس نہین جانتا مین کہ آیا تھے موسے درمیان اُن لوگون کے کہ بیہوش پڑے تھے پس ہوشیار ہوئے پہلے مجھسے اور متعلق ہوئے ساتھ

عرش کے پاۓ تھامے ہوۓ سے اُن لوگون مین کہ استثنا کیا یعنے باہر نکال لیا ہی اُنکو خدا تعالے نے ف ح ث یعنے بیہوش ہوجانے سے جیسے کہ اس آیت مین فرمایا فصعق
من فے السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنے جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگے جو کہ آسمان وزمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالے کہ
وہ ہلاک نہو جیسے کہ فرشتے پس شاید کہ موسے بھی انھین مین سے ہون کہا عسقلانی نے یعنے پس اگر ہوش مین آئے موسے پہلے میرے تو یہ فضیلت ظاہر ہو اور
اگر ہوئے انھین سے کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نے اور بیہوش نہوئے تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت دینے سے
درمیان انبیا کے مگر کہے یہ اس طرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتھ جمیع انواع فضیلت کے اس طرح کہ نہ
باقی رہے مفضول کے لیے کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینے سے نفس نبوت مین اسلیئے کہ اسمین سب برابر ہین ت اور ایک روایت مین یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بہ نسبت موسے کے ساتھ صعقہ روز طور کے ف ح یعنے اُس روز
کہ موسے نے دیدار طلب کیا تھا اور اُس سے منع کیے گئے اور حق تعالے نے تجلی کی کوہ طور پر اور موسے بیہوش ہو کر گر پڑے تھے آج اس صعقہ کو ساتھ اُس
صعقہ کے کہ انکو اُس روز ہوا تھا حساب کیا یعنے اُس وجہ سے جو انکو صعقہ ہو چکا تھا اُسکے بدلے اب نہوا ت یا صعقہ ہوا موسی کو ولیکن افاقت پائی پہلے افاقت میری
کے ف ح پس جب موسیٰ کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون دین مجکو اُسپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت کی "بیہوشی" اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسے
کے لیے ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کے نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلے اُترنے وحی کے سے ساتھ فضیلت آپکی کے ہی اور جاننا چاہیے کہ صعقہ وہ صعقہ
نہین ہی کہ بہ نسبت پھکنے صور کے روز قیامت کے حاصل ہوگا اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسے علیہ السلام اُس روز کہان موجود ہونگے کہ انکو
بہ نسبت اُسکے صعقہ حاصل ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اُسکے بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت اول مبعوث ہونگے بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ
سے اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کے ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگے بعد اُسکے افاقہ پاوینگے پس اُسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ پاؤنگا موسیٰ
کو دیکھونگا کہ پکڑے ہونگے جانب عرش کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ بیچ اُس صعقہ نفخ صور کے ہی کہ پہلے بعث کے ہوگا جیسا
کہ مفسرون نے ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فتدبر ت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سے ف ث لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید
ت مفتوحہ کے نام حضرت یونس کے باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ یہ نام اُنکی مان کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیئے کیا
کہ یہ اولو العزم نہ تھے اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گئے قوم مین سے اور کشتی پر بیٹھے چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس
بیان منظور اسکا تھا کہ کسی کو اپنے پر فضیلت دین پس حضرت نے روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نہ کرے ت اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم
درمیان نبیون کے یعنے نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کے ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران
خدا کے ف ع ح یہ نہی یا تو ہی پہلے اُترنے وحی کے ساتھ تفضیل کے یا مراد یہ کہ نہ فضیلت دو اصل نبوت مین یا اس طرح کی فضیلت کہ اُس سے حقارت اور دون کی
لازم آوے کہ یہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سے اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سے ہی یعنے فرق نہ کرو درمیان انکے بموجب فرمانے اللہ تعالے
کے لا نفرق بین احد منہم (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لعبد ان یقول انی خیر من یونس بن متی متفق علیہ وفی روایۃ
للبخاری قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتا کسی بندہ
کو کہ کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے ف ث یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سے
دوسرے یہ کہ کوئی اپنے تئین بہتر یونس سے نہ کہے اسلیئے کہ کوئی ولی کبھی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولو العزم نہو ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جھوٹا ہی ف ح ع اوپر معنی ثانی کے

کہ مراد جھوٹ سے کفر ہی اسلیے کہ علما اتفاق رکھتے ہین اوپر تکفیر اُس شخص کے کہ اپنے تئین بہتر پیغمبرون سے جانے اور حضرت نے جو اپنے تئین اُنسے بہتر کہنے سے منع کیا بطریق تواضع اور کسر نفسی کے فرمایا پس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کے انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی مین سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی راہ سے کہتا بلکہ واسطے ذکر کرنے نعمت کے اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنے اُنکے کی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی (وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ لڑکا کہ مار ڈالا اُسکو خضر نے پیدا کیا گیا تھا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو فـ ح یعنے تقدیر آلہی مین یہ تھا کہ خاتمہ اُسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی نہین ہی اس حدیث کے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سے پیدا ہونا اور استعداد قبول کرنے اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین ہی شقاوت خاتمہ کے حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنے بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین فـ ح یعنے ہوتا سبب اُنکی گمراہی کا کہ اُسکی محبت کے سبب سے وہ بھی اتباع کرتے اُسکا اور کافر ہوجاتے حاصل کہ علت اسکے قتل کی مرکب تھی اس سے کہ تھا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنے والا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اور اشارہ ہی اُنکی طرف کہ وہ انبیا مین سے ہین اور لفظ خضر ساتھ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زبر خ اور جزم ض سے اور نام اُنکا بلیان بن ملکان ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ بھائی ہین الیاس کے اور بعضون نے کہا حضرت آدم کے صلبی بیٹے ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے زمانہ مین تھے اور بعضون نے کہا کہ اولاد نوح سے ہین ہفت واسطہ اور باپ اُنکے بادشاہون مین سے تھے واللہ اعلم اور صحیح یہی کہ یہ پیغمبر ہین عمر پوشیدہ اکثر کی نظرون سے اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینے آب حیات کے اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سے صلحا او ملاقات کرنا اُنکا بعضے صلحا سے اور ہمکلام ہونا اُنسے اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضے بڑے محدثون نے مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کے اُنکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر اُنکا مشائخ کے کلام مین بہت آیا ہی چنانچہ شک و شبہ کو اسمین راہ نہین اور بیچ احوال حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی کے لکھا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہے تھے اور خضر ہوا پر گذرے انھون نے فرمایا قف یا اسرائیلی واسمع کلام محمدی اور مشائخ وقت کہ اُنسے تھے اُنکو وصیت کرتے تھے کہ لازم کرو اپنے پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیے کہ وہان برکتین اُترتی ہین اور حاصل ہوتی ہی اُس سے سعادت ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاِذَا ھِیَ تَھْتَزُّ مِنْ خَلْفِہٖ خَضْرَاءَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین نام رکھا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطے کہ وہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کے نہ تھی یا گھاس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گھاس لہلہانے لگی پیچھے اُنکے سے بسبب سبزی اور تروتازگی کے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَہٗ اَجِبْ رَبَّکَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ فَفَقَاَھَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اِنَّکَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّکَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوۃَ تُرِیْدُ فَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ یَدُکَ مِنْ شَعْرَۃٍ فَاِنَّکَ تَعِیْشُ بِھَا سَنَۃً قَالَ ثُمَّ مَہْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمْیَۃً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَہٗ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَہٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ موت کا یعنے عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کے پس کہا فرشتہ نے حضرت موسیٰ کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنے مین تمھاری روح قبض کرنے کے لیے آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت نے کہ پس طمانچہ مارا موسی نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرت نے پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالے کے اور کہا بھیجا تو نے مجکو طرف بندے اپنے کے کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت نے پس پھیر دی اللہ تعالے نے طرف اُسکے آنکھ اُسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھ ہاتھ اپنا یعنے ایک ہاتھ

یا دونون ایک بیل کی پیٹھ پر پس اس چیز کو کہ ڈھانکے ہاتھ تیرا بالون سے یعنے جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آوین کہ بہت ہونگے پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار انکے اُتنے ہی برس کہا موسی نے پھر بعد اس زندگانی دراز کے کیا ہی کہا فرشتہ نے پھر مرگیا تو کہا موسی نے پس اختیار کی مین نے موت ابھی ای پروردگار میرے نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سے یعنے بیت المقدس سے اگرچہ مقدار ایک سنگ انداز کے ہو ف ع یہ مناجات حضرت موسے نے اسلیے کی کہ وہ مقام اُس زمانہ مین افضل تھا بنسبت اور جگہون کے اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ تیہ مین ہونگے پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کے اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہ سے اور انھون نے قریب ہونا چاہا بیت المقدس سے نہ نفس بیت المقدس اسلیے کہ ڈرے اس سے کہ مبادا میری قبر مشہور ہوا اور بسبب اُسکے لوگ فتنہ مین پڑین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سے ت فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا مین تمکو قبر موسی کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کے کہ وہان ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ بعضے ملحدون نے انکار کیا ہے اس حدیث کا کہ اندھا ہونا فرشتے کا چہ معنے اور فرشتہ قبض روح کے لیے آوے طمانچہ مارنا اُسکے مُنھ پر چہ یارا اور اس سے کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنے کی دنیا مین سمجھی جاتی ہے اور یہ کیا لائق ہے مقام نبوت و رسالت کے جواب اسکا یہ ہے کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کے آیا تھا موسے علیہ السلام نے نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہے روح قبض کرنے کے لیے آیا ہے بلکہ جب دیکھا کہ بغیر دیکھا یک اُنپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنے اُنکے کے آیا ہے پس دفع کیا اُسکو حتے کہ نوبت اُسکے اندھا کرنے کی پہونچی اور یہ بھی ہے کہ موسے نے اُسکو دروغ گو جانا اسمین کہ دعوے اُنکی قبض روح کا کیا اسلیے کہ آدمی قابض روح نہین ہوتا پس غصہ کیا اُسپر اور غصہ دروغ گو پر لله فی الله ہوتا ہے بیشک موم نہ ہوتا نچہ اسلیے عتاب جناب حق سے اُنپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت بعلامت فرشتے کے آیا منقاد ہوے اُسکے اور کہتے ہین کہ حضرت موسے علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی وشدت تھی اور وہ مظہر جلال تھے چنانچہ اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کی داڑھی اور بال پکڑ لیے تھے بسبب تقصیر کے بیچ منع کرنے گوسالہ پرستی کے دیکھی پس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہے ایمان لانا چاہیے اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین انپر حمل کرنا چاہیے اسکو ﴿وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے انبیا ف ع یہ یا تو مسجد اقصے کا ذکر ہے شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سے شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آیندہ اور معنے یہ ہین کہ ارواحین انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل اُن صورتون کے کہ تھین دنیا مین ت پس ناگہان دیکھا مین نے کہ موسے علیہ السلام مرد کم گوشت دبلے ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کے سے ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہے یمن مین کہ وہ دبلے ہوتے ہین اور دیکھا مین نے عیسے ابن مریم علیہما السلام کو پس ناگہان قریب ترین ان شخصون کا کہ دیکھی مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے عروہ بن مسعود ہے یعنے عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکھتے ہین عیسے علیہ السلام سے اور دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اُن شخصون کا کہ دیکھی مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے یار تمہارا ہے مراد رکھتے تھے حضرت یار سے ذات شریف اپنی یعنے آنحضرت مین اور حضرت ابراہیم مین بہت مشابہت تھی اور دیکھا مین نے جبرئیل کو پس ناگہان نزدیک ترین اُن شخصون کا کہ دیکھی مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے دحیہ بن خلیفہ ہے نقل کی یہ مسلم نے ت ع دحیہ دال کے زبر سے اور کبھی زیر بھی پڑھتے ہین صحابی مشہور ہین اور تھے یہ نہایت خوبصورت اور حضرت جبرئیل اکثر انھین کی صورت مین آتے تھے اور اس رویت کے وقت بھی انھین کی صورت مین آئے ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسٰى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسٰى رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ﴾ اور روایت ہے ابن عباس سے اُنہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے شب معراج مین

موسی علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد ف ع جعد ضد ہے سبط کی اور معنی جعد کے ہین بال مڑے ہوئے یعنے گھونگر والے اور سبط بہت سیدھے پس یہان
مراد یہ کہ بال انکے سیدھے نہ تھے بلکہ مائل بہ جعد تھے اور حضرت شیخ نے یہ لکھا ہے کہ جعد زبر جیم اور جزم عین سے ہے اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہے اور کبھی جسم کی
کہ جمع اور گرد یعنے گوشت بستہ ہو اور یہان معنے اخیر مراد رکھے ہین اسلیے کہ حدیث آیندہ مین آیا ہے کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تھے اور رجل غیر جعد کو کہتے ہین چنانچہ
آگے کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہے گویا کہ موسی مردون شنوءہ کے سے تھے اور دیکھا مین نے عیسے کو ایک مرد متوسط پیدائش یعنے نہ لنبے اور نہ ٹھگنے اور نہ موٹے
بہت اور نہ دبلے رنگ انکا مائل بہ سرخی و سفیدی یعنے جسکو سرخ سفید کہتے ہین جیسا کہ رنگ تھا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سیدھے بال سر کے اور دیکھا مین نے
مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا آنحضرت نے اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کے کہ دکھائین وہ علامتین اللہ تعالے نے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے شب معراج مین یہ قول راوی کا ہے پس نہو تو شک مین ای مخاطب دیکھنے اور پانے آنحضرت کے سے ان ذکر کیے گیون کو ف ع
یہ اور شارحون نے لکھا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ جملہ متعلق ہے اول کلام سے یعنے موسے کے ذکر سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے ولقد آتینا موسی الکتاب
فلا تکن فی مریۃ من لقائہ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (و) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی لقیت موسی فنعتہ فاذا
رجل مضطرب رجل الشعر کانہ من رجال شنوءۃ ولقیت عیسی ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام ورأیت ابراہیم وانا اشبہ ولدہ بہ قال فاتیت باناءین
احدہما لبن والآخر فیہ خمر فقیل لی خذ ایہما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ہدیت الفطرۃ او اصبت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک متفق علیہ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاقات کی مین نے شب معراج مین موسے سے پھر بیان کی آنحضرت نے صفت موسے کی کہا
پس ناگہان دیکھا مین نے کہ موسے ایک مرد ہین مضطرب ف ع اسکی کئی تفسیر کی ہے علما نے بعضون نے کہا کہ مضطرب معنے دراز قد کے اور بعضون نے
کہا سبک گوشت اور بعضون نے کہا کہ مضطرب یہان معنے ہلنے والے کے ہے خوف آلہی سے اور آیا ہے کہ حضرت موسے نماز مین بیقرار اور کانپتے جاتے تھے ت
رجل الشعر ف رجل ساتھ زبر جیم کے جزم سے بھی پڑھی گئی ہے اور زبر بھی وہ بال کہ نہ بہت سیدھے ہون کہ جنکو سبط کہتے ہین اور نہ زنگلے یعنے گھونگر والے کہ جنکو
جعد کہتے ہین اور کہا ملا علی نے کہ ظاہر یہ ہے کہ رجل وہ بال ہے کہ جنمین جعودت غالب ہو یعنے مائل بجعد تا کہ نہ منافی ہو اسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسے جعد تھے ت
گویا کہ موسی مردون شنوءہ کے سے تھے اور ملا مین عیسی سے میانہ قد سرخ رنگ ف ع اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تھا اطلاق سرخ کا
درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سے زیادہ تھی ت گویا کہ نکلے ہین دیماس سے یعنے حمام ف ع لفظ یعنے الحمام قول ہے عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس
سے حمام ہے اور مراد وصف کرنا انکا ہے ساتھ صفائی رنگ اور تروتازگی جسم اور نہایت آبروی کے بسبب غلبہ روحانیت کے ت اور دیکھا مین نے ابراہیم کو اس
حال مین کہ مین بہت مشابہ ہون انکی اولاد مین سے ساتھ انکے فرمایا حضرت نے پس دیے گئے مجکو دو باسن ایک دودھ کا اور دوسرے مین شراب تھی ف ع لبن کے
ساتھ لفظ فیہ نہ لائے اور خمر کے ساتھ لائے ظاہر یہ ہے کہ تفنن عبارت ہے اور بعضون نے کہا کہ اسمین اشارہ ہے کثرت دودھ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کے
سامنے دونون چیزین اسلیے لائے کہ تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنے صواب کے ت پس کہا مجکو کہ لے تو ان دونون مین سے جسکو چاہے
پس ترک شراب اختیار کیا دودھ پس لیا مین نے دودھ اور پیا مین نے اسکو پس کہا گیا یعنے ملائکہ نے کہا کہ راہ دکھایا گیا تو یعنے اللہ نے راہ
دکھائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیے گئے ہین اسپر ف ع اسلیے کہ دودھ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک و خالص و سفید و شیرین ہے اور اول تربیت بچے
کی اور غذا انکی اسی سے حاصل ہوتی ہے عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹھہرائی کہ حاصل ہوتی ہے اس سے قوت اور غذا ارواح روحانی اور عالم قدس مین
صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ انسے معانی مناسبہ اخذ کرتے ہین اور آیا ہے کہ جو کوئی دودھ خواب مین دیکھے اور پیوے تو تعبیر اسکی علم اور دین اور ہدایت
ہے برخلاف شراب کے کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہے اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا مجکو ت کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری

فرشتے تلبیہ کہا کرتے حضرت یونس کا ذکر وعلاوہ ہونا است کے لیے بھی ہوا اسکا پس واقع ہوئی وہ پیچ خطرہ اور برائی کی ہے اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تھے ذکر کیا قربت
اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کے سبب ہی استقامت پیروؤں اور تابعداروں کی لیکن اگر وہ چیز
کسکے ہیں پس نسبت اصحاب کے نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے (وعن ابن عباس قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ فمررنا بواد فقال ای واد
ہذا فقالوا وادی الازرق فقال کانی انظر الی موسی فذکر من لونہ وشعرہ شیئا واضعا اصبعیہ فی اذنیہ لہ جؤار الی اللہ بالتلبیۃ مارا بہذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا
علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ہذہ قالوا ہرشی او لفت فقال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء علیہ جبۃ صوف خطام ناقتہ خلبۃ مارا بہذا الوادی ملبیا رواہ مسلم) اور روایت
ہے ابن عباس سے کہا سفر کیا ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مکہ اور مدینہ کے فرق احتمال ہے کہ مکہ سے مدینہ کو چلے یا عکس اسکے تب پس گذرے
ہم ایک جنگل میں پس پوچھا آنحضرت نے کہ کونسا جنگل ہے یہ پس عرض کیا صحابہ نے کہ یہ وادی الازرق ہے فرمایا آنحضرت نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف موسی کے
پس ذکر کیا آنحضرت نے رنگ انکے سے اور بالوں انکے سے کچھ کہا گندم گون ہیں اور جعد ہیں گویا کہ وہ گذر رہے اس حال میں کہ رکھی ہوئی ہیں دونوں انگلیاں اپنی دونوں
کانوں اپنے کے بیچ جیسے کہ اذان میں رکھتے ہیں بلندی آواز کے لیے واسطے موسی کے آواز بلند اور زاری و فریاد ہے طرف خدا کے لبیک کہتے ہیں کہ جیسے احرام والے
کہتے ہیں درحالیکہ گذرنے والے ہیں موسی اس جنگل میں کہا انہوں نے پھر چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ثنیہ پر ثنیہ پہاڑ کی راہ کو کہتے ہیں یا پہاڑ میں ہو یا وہ پہاڑ والی
پس فرمایا حضرت نے کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہے یہ عرض کیا صحابہ نے یہ ہرشا ہے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے یا کہا پہاڑ لفت ہے کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ میں ہے
اور یہ شک راوی ہے پس فرمایا حضرت نے کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف یونس کے کہ سوار ہیں سرخ اونٹنی پر اوپر ان کے جبہ ہے پشمین شاید کہ تواضع کے لیے پہنا تھا یا اسلیے
اختیار کرنے زہد کے اور یہ سنت ہے صوفیوں کی اور انکے قمیص کی علماؤں سے مانند کسائی وغیرہ کے تب مہار انکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہے گذرنے والے ہیں اس
وادی میں لبیک کہتے ہوئے فائدہ اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ حج شعائر اللہ سے ہے اور شعائر انبیا سے حالت زندگی میں اور موت میں بھی قصد رغبت کرنی چاہیے
حج میں اور اگر کہا جاوے کہ انبیا کیونکر حج کرتے ہیں اور لبیک کہتے ہیں حالانکہ وہ مردہ ہیں اور دار آخرت میں ہیں دار عمل نہیں جواب اسکے کئی طرح سے دیے ہیں ایک
یہ کہ مانند شہدا کے ہیں بلکہ افضل انسے اور شہدا زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے پس نہیں بعید ہے کہ حج کریں اور نماز پڑھیں اور تقرب حاصل کریں جس طرح کہ
اسطرح چاہیں اور دوسرے یہ کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا غیر شب معراج میں جیسے کہ روایت ابن عمر سے معلوم ہوتا ہے اور خواب انبیا کا سچا ہے اور حق بندہ مسکین
عبد الحق کہتا ہے کیونکہ اتفاق ہے اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے ولیکن محجوب ہیں نظر عوام سے پس حقیقت میں دکھایا اللہ
تعالی نے نبی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں بغیر خواب وغیرہ کے تب نقل کی ہے مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خفف علی
داود القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابہ ولا یاکل الا من عمل یدیہ رواہ البخاری) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے انہوں نے نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تھے داود علیہ السلام کہ حکم کرتے زین کسنے کا اپنے جانوروں پر پس زین کسے
جاتے پس پڑھ لیتے داود زبور کو بیشتر تمام کرتے اسکو پہلے اسکے کہ زین کسے جاتے جانوروں انکے کے فائدہ یہ معلوم ہوا کہ جانور انکے بہت تھے
اور کتنے عرصہ میں زین کسے جاتے تھے لیکن یہ معلوم ہوا کہ مجرای عادت سے خارج تھا حاصل یہ کہ یہ خرق عادت سے تھا کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے
زمانہ کو بسط کیا ہے یعنی بہت سا زمانہ تھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین سے بھی منقول ہے کہ رکاب میں پاؤں رکھتے اور دوسری
رکاب میں پاؤں رکھنے تک قرآن ختم کر لیتے اور ایک روایت میں ہے حرم کعبہ سے انکے دروازے تک جانے میں پڑھ لیتے تب اور نہیں کھاتے تھے داود
روزی مگر کسب کار ہاتھوں اپنے کے سے کہ زرہ بناتے تھے نقل کی یہ بخاری نے (وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت امرأتان معہما ابناہما جاء الذئب
فذہب بابن احداہما فقالت صاحبتہا انما ذہب بابنک وقالت الاخری انما ذہب بابنک فتحاکمتا الی داود فقضی بہ للکبری فخرجتا علی سلیمان بن داود فاخبرتاہ

فقال ائتونی بالسکین اشقہ بینہما فقالت الصغری لا تفعل یرحمک اللہ ہو ابنہا فقضی بہ للصغری متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھیں دو عورتیں کہ انکے ساتھ دو بیٹے انکے تھے یعنے ہر ایک ان دونوں عورتوں میں سے ایک بیٹا رکھتی تھی آیا بھیڑیا پس لیگیا ایک کے بیٹے کو پس کہا ساتھ والی اُسکی نے کہ نہیں لیگیا بھیڑیا مگر تیرے بیٹے کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لیگیا بھیڑیا مگر بیٹے تیرے کو ف ت ح یعنے دونوں عورتوں میں خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تھی کہ تیرے بیٹے کو لیگیا نہ میرے کو اور شاید کہ دونوں لڑکے ہمشکل تھے یا تھی ایک ان دونوں میں سے جھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی پکڑے ساتھ موجود ہونیکے بیٹے مفقود کے یا اور اغراض فاسدہ کے لیے کہتی ہوت پس یہ قضیہ لیگئیں وہ دونوں عورتیں حضرت داود کے پاس کہ تا حکم کریں درمیان انکے پس حکم کیا داود نے ساتھ اُس بیٹے کے واسطے اُس عورت کے کہ بڑی تھی ف ت ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اُسکے پاس تھا پس اُسی کے لیے حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ کے کہ صاحب ید یعنے قابض اولی ہے بہ نسبت غیر قابض کے یا اسلیے کہ وہ مشابہ تھا اُسکے پس باعتبار علم قیافہ کے یہ حکم کیا جیسے کہ کہتے ہیں شافعی یا کچھ اور دلیل سے حکم کیا اور یہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تھا بوحی نہ تھا واسطے خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجائش نہ رکھتا ت پس نکلیں وہ دونوں عورتیں اور آئیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان نے یعنے اپنے خادموں سے کہ لاؤ میرے پاس چھری دو ٹکڑے کروں اس لڑکے کو درمیان تمھارے ف ح یعنے ایک ٹکڑا ایک کو دوں اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان کو اس سے امتحان کرنا ان دونوں عورتوں کی شفقت کا تھا تا تمیز ہو کہ اُسکی جان کونسی ہے ت پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نہ کر لڑکے کو رحمت کرے تجکو اللہ یہ بیٹا اسی کا ہے یعنے راضی ہوں میں اسپر کہ بیٹا اسی کا ہو اور جیتا رہے اور نہیں چاہتی ہوں کہ چیرا جاوے اور مرجاوے پس حکم کیا سلیمان نے ساتھ اُس بیٹے کے واسطے چھوٹی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ت ح یعنے بسبب پائے جانے قرینہ شفقت و رحم کے اسمیں اور ثابت ہونے سنگدلی اور عداوت کے دوسری میں اور ظاہرا بعد اُسکے بڑی نے اقرار بھی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہے پس اُسکو دیا کذا قیل یہاں اعتراض کرتے ہیں کہ کیونکر سلیمان نے نقض کیا داود کے حکم کو باوجودیکہ حکم پیغمبر کا پھیرا اور نقض کیا نہیں جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہ دیتے ہیں کہ یہ حکم داود علیہ السلام سے بطریق جزم و قطع کے نہ تھا بلکہ بطریق احتمال کے تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کریں اور ہو سکتا ہے کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہو انکی شریعت میں واللہ اعلم (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سلیمان لاطوفن اللیلۃ علی تسعین امرأۃ وفی روایۃ بمائۃ امرأۃ کلہن تاتی بفارس یجاہد فی سبیل اللہ فقال لہ الملک قل ان شاء اللہ فلم یقل ونسی فطاف علیہن فلم تحمل منہن الا امرأۃ واحدۃ جاءت بشق رجل وایم الذی نفس محمد بیدہ لو قال ان شاء اللہ لجاہدوا فی سبیل اللہ فرسانا اجمعون متفق علیہ) اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان نے البتہ صحبت کرونگا میں آج کی رات یعنے شب آیندہ نوے بیبیوں سے اور ایک روایت میں ہے سو بیبیوں سے ہر ایک انمیں سے جنے گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں یعنے سلیمان علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنے دل میں اور عزم کیا کہ یوں کرونگا اور یہ نیت انکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ انمیں نہ کہا پس کہا سلیمان سے فرشتہ نے یعنے داہنی جانب کے فرشتہ نے یا جبرئیل نے یا غیر اُنکے نے کہہ انشاء اللہ ف ح یعنے کرونگا میں یہ کام اور ہوگا یہ اگر چاہا ہے خدا نے کہ بن چاہے اُسکے کوئی چیز وجود میں نہیں آتی اور خواہش بندے کی بغیر اُسکی خواہش کے فائدہ نہیں رکھتی ت پس نہ کہا سلیمان نے انشاء اللہ یعنے اُسوقت کہ فرشتے نے کہا اور بعد اُسکے بھی نہ کہا بسبب اسکے کہ بھول گئے ف یہ معنے تو شیخ رح نے لکھے ہیں اور ملا علی نے کہا کہ نہ کہا بسبب اسکے کہ دل میں سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہیں دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہے اور لفظ نسی مانند علم کے اور روایت کیا گیا ہے نون کے پیش سے اور سین کی تشدید سے اور یہ احسن ہے یعنے حاصل ہوا اُسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہے نزدیک ارباب جمع اور عرفان والوں کے یا ارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئے ت پس پھرے سلیمان سب عورتوں کے پاس یعنے صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی اُن عورتوں میں سے کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد اور قسم ہے اُس ذات کی کہ بقا ہے ذات محمد کا اُسکے ہاتھ میں ہے اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ تعالے تو ہر عورت سے بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا میں درحالیکہ وہ سوار ہوتے سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ع و لیکن یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان سے اور امتحان تھا حق سبحانہ کی طرف سے انکے لیے اور اسلیے توبہ کی اور رجوع کی انھون نے جناب حق مین جیسا کہ قرآن
مین مذکور ہے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرنے کسی کام کرنے کا تو مستحب ہے یہ کہ کہے کرونگا مین یہ کام انشاء اللہ تعالے تبرک کو تو تیسرا اس کام کے
حصول ہونے کے لیے اور یہی حکم قرآن شریف مین ہے ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان کو کمال قوت
و شہوت تھی اور ہونا انکی زیادتی کا فضیلت ہے مردون کے لیے اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہے خصوصا حضرات انبیا علیہم السلام کے لیے (وعنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریا نجارا رواہ مسلم) اور روایت ہے انہی سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے زکریا نجار ف ع
یعنے کسب بڑھئی کا کرتے اور کھاتے تھے کسب سے اور اسمین اور حضرت داؤد کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہے اوپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت ہے ت
نقل کی یہ مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الاولی والاخرۃ الانبیاء اخوۃ من علات وامہاتہم شتی ودینہم واحد
ولیس بیننا نبی متفق علیہ) اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نزدیک تر اور متصل ترین لوگون کا ہون ساتھ عیسے بیٹے مریم
کے دنیا اور عقبے مین ف ع یا آغاز اور انجام مین اسلیے کہ نہین ہے درمیان آنحضرت کے اور حضرت عیسے کے کوئی پیغمبر اور عیسے بشارت دینے والے تھے ساتھ آنحضرت کے
اور تمہید کرنے والے قواعد دین آنحضرت کے تھے اور آخر زمانہ مین نائب اور خلیفہ آنحضرت کے ہونگے ت انبیا بھائی ہین ایک باپ سے یعنے سوتیلے اور مائین انکی
مختلف ہین ف ع تشبیہ دی ساتھ باپ کے اس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیا سے ہے کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہے اور شباہت دی انکی [illegible]
اور متعدد ہین ساتھ ماؤن کے ت اصل دین پیغمبرون کا کہ توحید ہے اور عقائد دینی مین سب متحد ہین ف ع اگرچہ شرایع اور اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت
ارشاد لوگون کے اور مناسب احوال انکے کے ت اور نہین ہے درمیان ہمارے یعنے میرے اور عیسے کے کوئی پیغمبر ف ع پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیا کے
نسبت کے ہے اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتھ عیسے کے ہے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی
آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین یولد غیر عیسی ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ) اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرزند آدم کو چوکتا ہے شیطان انکے دونون پہلوون مین ساتھ دونون انگلیون اپنی کے جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہے سوائے عیسی بیٹے مریم کے
ف ع یعنے بسبب دعا کرنے حنہ ماں مریم کے بیچ حق مریم اور عیسی کے وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ت ارادہ کیا تھا شیطان نے
چوکنے کا عیسی کے پہلوؤن مین پس چوکا پردے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے جھلی مین کہ لڑکے پر ہوتی ہے کہ اسکو مشیمہ کہتے ہین اسمین انگلی چبھوئی اور عیسے
کے بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہوچکا ہے اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنے اور خارج ہین اس سے اسلیے کہ یہ بیان احوال اور بنی آدم
کا کیا ہے سوائے اپنے (وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امراۃ فرعون وفضل
عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل ہوئے مردون مین بہت
یعنے انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئے اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سے بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ بیوی فرعون کی ف ع ظاہر اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون بیبیان اکمل اور افضل ہین سب عورتون سے کہ سوائے انکے ہین حتی کہ فاطمہ اور خدیجہ اور عائشہ اور تمام امہات مطہرات سے لیکن
توجیہ اسمین یہ کرتے ہین کہ مراد عورتون سے اگلی امتون کی عورتین ہین کہ انمین یہ دونون افضل ہین یا یہ کلام ہوا پہلے اترنے وحی کے بیچ فضل و کمال ان مطہرات
کے یا استثنے ہین انسے بقرینہ اور حدیثون کے کہ فاطمہ زہرا کی مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث افضلیت فاطمہ کی
بعد مریم اور آسیہ کا مستثنے ہونا آیا ہے حاصل یہ کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئی ہین پس یا تو جمع اور حیثیتین متعدد رکھتی ہین یا انکے ساتھ تخصیص عمومات کے قائل
ہون واللہ اعلم اور بیان حدیث فضیلت عائشہ کی بلکہ انکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا ت اور فضیلت عائشہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کے ہے تمام طعامون پر

فائدہ مراد عورتوں سے یہاں تو سب عورتیں دنیا کی ہیں یا عورتیں ذکر کی گئیں یعنے مریم و آسیہ یا عورتیں جنت کی یا عورتیں انکے زمانہ کی یا عورتیں اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اس کھانے کو کہتے ہیں کہ ٹکڑے توڑ کر شوربا اسپر ڈالدیتے ہیں اور عرب میں اس طعام کو افضل سب طعاموں میں جانتے ہیں بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اسکے کے اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ تفضیل کے درمیان عائشہؓ اور خدیجہؓ اور فاطمہؓ کے پس کہا اکمل نے کہ روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہ سے یہ کہ عائشہ بعد خدیجہؓ کے افضل ہیں عالمین کی عورتوں میں اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہ افضل ہیں خدیجہ اور عائشہ سے اور سوال کیے گئے سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ فاطمہ بنت محمد افضل ہیں پھر انکی ماں خدیجہؓ پھر عائشہؓ ف مولف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتوں ابن ابی شیبہ کے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ زہرہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ کی ہیں بعد مریم بنتی عمران اور آسیہ زن فرعون کے اور خدیجۃ الکبریٰؓ افضل ہیں حضرت عائشہ سے اور نقل کیا سبکی نے بعض ائمہ عصر اپنے سے کہ فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ افضل ہیں خلفاء اربعہ سے باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مطلق کیونکہ خلفاء راشدینؓ افضل ہیں حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ سے باعتبار علم و فضل اور کثرت ثواب و آثار خیر کثیر کے بیچ اسلام کے جیسے کہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی میں بیان کیا ہے غرض کہ ہر ایک ان عورات مطہرات میں سے باعتبار فضیلت جزئیہ کے آپسمیں ایک دوسرے پر فضیلت رکھتی ہیں نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تمام ہے دوسری پر پس اس صورت میں حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونے وحی کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر انکے بستر میں افضل ہیں حضرت فاطمہ علیہا السلام سے نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کے ساتھ مخصوص ہے اسلیئے قصیدہ امالیہ میں لکھا ہے کہ فاطمہ بعضی بات میں حضرت عائشہ پر فضیلت رکھتی ہیں اور آسیہ اور مریم اپنے اپنے زمانہ کی بیبیوں پر فضیلت رکھتی ہیں اور خدیجۃ الکبریٰؓ انکے باعتبار فضیلت رکھتی ہیں کہ پہلی بی بی حضرت کی ہیں اور بہت خدمتگذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی انہیں سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر حدیث انس یا خیر البریۃ وحدیث ابی ہریرۃ ای الناس اکرم وحدیث ابن عمر الکریم ابن الکریم فی باب المفاخرۃ والعصبیۃ) اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمیں یا خیر البریہ ہے یعنے یہ ایک اعرابی نے کہا تھا حضرت کو آپ نے فرمایا کہ یہ ابراہیم ہیں اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اسمیں ای الناس اکرم ہے اور حدیث ابن عمرؓ کی کہ اسمیں الکریم ابن الکریم ہے بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کے کہ اوپر ذکر ہوچکا

الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ما تحتہ ہواء وما فوقہ ہواء وخلق عرشہ علی الماء رواہ الترمذی وقال قال یزید بن ہارون العماء ای لیس معہ شیء) روایت ہے ابو رزین سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھا پروردگار ہمارا پہلے اسکے کہ پیدا کرے اپنی خلق کو فرمایا حضرت نے کہ تھا عماء میں عماء کہا علما نے کہ عماء ابر باریک یعنے ہلکا یا کثیف یعنے گاڑھا اور روایت کیا گیا ہے عماء ساتھ مد اور قصر کے اور بہر تقدیر مراد اس سے یہاں ایک امر ہے کہ ادراک نہ کرے اسکو عقل اور نہ پہونچے اسکی کنہ کو وصف ت نہ تھی نیچے اسکے ہوا اور نہ تھی اوپر اسکے ہوا ف ع کنایہ ہے اسکی طرف کہ نہ تھی ساتھ اسکے کوئی چیز پس حاصل اسکا راجع ہوتا ہے طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شیء کے اور بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہے طرف دفع توہم مکان کے اسلیئے کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہے بے ہوا اور بے مکان کے اور ازہری نے کہا کہ ہم ایمان لائے اسپر اور کیفیت اسکی ہم کچھ نہیں جانتے اور بعضوں نے کہا کہ مراد سوال سے یہ تھی کہ این کان عرش ربنا اور اسلیئے فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ کہا یزید ابن ہارون نے یعنے عماء کنایت ہے اس سے کہ نہ تھی ساتھ اسکے کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا (وعن العباس بن عبد المطلب زعم انہ کان جالسا فی البطحاء فی عصابۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فیہم اذ مرت سحابۃ فنظروا الیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تسمون ہذہ قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال ہل تدرون ما بعد ما بین السماء والارض قالوا لا ندری قال ان بعد ما بینہما اما واحدۃ او اثنتان او ثلاث وسبعون سنۃ والسماء التی فوقہا کذلک حتی عد سبع سموات ثم فوق السماء السابعۃ بحر بین اعلاہ واسفلہ کما بین سماء الی سماء ثم فوق ذلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافہن ورکبہن مثل ما بین سماء الی سماء ثم علی ظہورہن العرش بین اسفلہ واعلاہ ما بین سماء الی سماء ثم اللہ فوق

ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ وہ تھے بیٹھے بیچ بطحا کے یعنے محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہے ساتھ ایک جماعت کے ف ع ظاہر عبارت حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ عباس کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے اور وہ جماعت بھی مسلمان نہ تھی اور حدیث ابی ہریرہ کی کہ تیسری فصل مین آئی ہے دلالت کرتی ہے اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تھی ت حالانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اُن مین ف یعنے اُسوقت احتمال رکھتا ہے کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کے مسلمان ہونے کے پہلے کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی اُس جماعت نے طرف اس ابر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکھتے ہو تم اُسکا کہا اُنھون نے کہ یہ سحاب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مزن بھی کہتے ہو کہا اُنھون نے اور مزن بھی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بھی کہتے ہو کہا اُنھون نے اور عنان بھی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کسقدر ہے دوری اُس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے کہا اُنھون نے کہ نہین جانتے ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوری اُس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے یا تو اکہتر یا بہتر تہتر برس کی اور یہ تردید شک راوی سے ہے اور جو آسمان کہ اوپر اُسکے ہے اسی قدر ہے کہ مسافت درمیان اس آسمان کے اور اس آسمان کے کچھ اوپر ستر برس کے ہے یہانتک کہ گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتون آسمان ف ع یعنے اس ہیئت پر کہا طیبی نے کہ مراد ستر سے حدیث مین تکثیر و مبالغہ ہے نہ تحدید اسلیے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ دوری درمیان آسمان و زمین کے اور ایسے ہی آسمانون مین ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریائے عظیم ہے کہ مسافت درمیان اعلا اُسکے کے اور اسفل اُسکے کے مانند اُس مسافت کے ہے کہ درمیان ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے ہے ف ح حدیثون مین آیا ہے کہ حق تعالے نے عرش کے نیچے ایک دریا پیدا کیا ہے اُسوقت سے کہ عرش کو پیدا کیا ہے وہ دریا جاری ہے ت پھر اُس دریا کے اوپر آٹھ فرشتے ہین بصورت پہاڑے بکرونکے مسافت درمیان کھرون اُنکے کے اور گھٹنون اُنکے کے مقدار اس مسافت کی ہے کہ درمیان ایک آسمان کے اور دوسرے آسمان کے ہے پھر اُنکی پیٹھون پر ہے عرش مسافت درمیان اسفل عرش کے اور اعلا اُسکے کے اُس مقدار ہے کہ درمیان ایک آسمان کے دوسرے تک ہے پھر اللہ تعالے ہے اوپر اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف ع یعنے باعتبار علو مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار اور تمکن کے اور یہ تصویر و تمثیل ہے واسطے علو اور عظمت آلہی کے کہ وہ فوق سب کے اور ورا کل کے ہے جیسے کہ قرآن مین فرمایا وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِہِمْ مُّحِیْطٌ یعنے یہ ہوئے کہ وہ نہ اُنکو اُن کا ہے عظیم البرہان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اُنکو شغل سفلیات سے اُٹھا کر ساتھ تصویر علویات کے اور فکر کرنے کے ملکوت آسمانون اور زمین کے مین مشغول کرین تا وہان سے بھی ترقی کرکے طرف پیدا کرنے والے اور برپا کرنے والے اُنکے کے متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سے کہ اسفل السافلین مین ہے اُنکو باز رکھین فافہم وباللہ التوفیق اَوْعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ جُہِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِیَالُ وَنُہِکَتِ الْاَمْوَالُ وَہَلَکَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰہَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَمَا زَالَ یُسَبِّحُ حَتّٰی عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ وُجُوْہِ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ قَالَ وَیْحَکَ اِنَّہٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِکَ وَیْحَکَ اَتَدْرِیْ مَا اللّٰہُ اِنَّ عَرْشَہٗ عَلٰی سَمٰوٰتِہٖ لَہٰکَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِہٖ مِثْلَ الْقُبَّۃِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَیَئِطُّ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاکِبِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکے ہوئے اہل و عیال اور نقصان کیے گئے مال اور ہلاک ہوئے چارپائے پس مینہ مانگو اللہ تعالے سے واسطے ہمارے پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتے ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کے اللہ پر یعنے تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتے ہین درگاہ حق مین تا مینہ برسا دے اور طلب شفاعت کرتے ہین ساتھ خدا کے تجھپر ف ع یعنے اللہ سے فریاد رسی چاہتے ہین تجپر اسمین کہ شفاعت کرو تم ہمارے لیئے اُسکے نزدیک یعنے توفیق دے تمکو ہماری شفاعت کرنے کی لیکن ہر گاہ کہ ظاہر عبارت سے وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حالانکہ اللہ سبحانہ پاک ہے شرک سے مطلق اور فرمایا ہے اللہ تعالے نے لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنے تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ برا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا اُسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سے ت

پس فرمایا آنحضرت نے پاک ہے ذات اللہ کی یعنے تاکید کے لیے از راہ تعجب کے مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بسبب تعجب و
غضب کے یہان تک کہ پہچانا گیا اثر تعجب وغضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون کے چہرون مین ف اسلیے کہ صحابہ سمجھے بار بار تسبیح کہنے حضرت سے
کہ حضرت غصہ ہوئے اس سے پس ڈرے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اور متغیر ہوئے چہرے انکے بخوف خدا پس جب انمین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی
آپ نے تسبیح اور التفات کیا اس گنوار کی طرف ت پھر فرمایا وائے ہو تجکو یعنے جان اے کلام کرنے والے جاہل وغافل تحقیق شان یہ ہے کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہے
ساتھ خدا کے کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہے اسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اسکا بزرگتر ہے اس سے کہ وسیلہ کرین اسکو نزدیک کسی کے وائے تجکو آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے عظمت اللہ کی
تحقیق عرش اسکا محیط ہے اسکے آسمانون پر اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دکھلانے اور سمجھانے صورت گنبذ کے ساتھ انگلیون اپنی کے
مانند گنبذ کے اوپر ہتیلی اپنی کے یعنے محیط ہے تمام آسمانون پر چہ جائے زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت وکلانی کے آواز کرتا ہے بسبب بار عظمت الٰہی کے آواز کرنے
پالان اونٹ کے بسبب سوار کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع یعنے عاجز آتا ہے عرش برداشت عظمت حق سے مانند عجز پالان کے سوار کی سواری سے کہ بھاری
سواری سے چرچرا بولنے لگتا ہے اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہے بقدر فہم اعرابی کے اور حاصل یہ کہ جو آپ ایسا عظیم الشان ہو اسکے شفیع اسکے غیر کی طرف نہ
ٹھہرانا چاہیے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهِ اِلٰى
عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے انہنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اذن دیا گیا مجکو یہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتے کی اللہ کے فرشتون مین سے کہ جو اٹھانیوالے عرش کے ہین یہ کہ درمیان لو کانون اسکے کے کندھون تک مسافت
سات سو برس کی ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ) اور روایت
ہے زرارہ بن ابی اوفے سے ف ح زرارہ ثقات تابعین سے ہین قاضی بصرہ کے تھے اور علماء اور فضلا اور عباد زمانہ اپنے کے سے ہین ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ
سماع رکھتے ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہے تھے آیت فاذا نقر فی الناقور پڑھی ایک چیخ ماری اور جان دی ساسعہ تہتر مین ولید بن عبد الملک کے زمانے
مین اور طاعلی رح نے کہا کہا مؤلف نے کہ زرارہ صحابہ تھے مرے عثمان کے زمانہ مین ت یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ کیا دیکھا ہے
تو نے اپنے پروردگار کو پس نہایت کانپے جبرئیل ف ث یعنے عظمت اس سوال اور تصور اس حال سے اور اسمین دلیل ہے اوپر حقیت رویت اللہ تعالے کے
دار البقا مین اسلیے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتے آنحضرت لیکن اسمین اختلاف رونقات کے ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالے کی ہوگی یا نہین پھر
ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہے پس کانپے جبرئیل مارے ہیبت کے ت اور کہا اے محمد بلا شبہ درمیان میرے اور درمیان خدا تعالے کے ستر پردے
ہین نور کے غ ث یہ عبارت ہے اللہ تعالے کے کمال سے اور جبرئیل کے نقصان سے اور حجاب بہ نسبت جبرئیل کے ہے مراد یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہے پس یہ حجاب صفت
مخلوق کی ہے کہ جو موصوف ہے ساتھ صفت نقصان کے اور خالق ذو الجلال موصوف ہے ساتھ وصف کمال کے پس نہین حاجب ہوتی اسکو کوئی چیز اور تعیین عدد ستر
کے شارع ہی کو معلوم ہے اور ایک روایت مین ستر ہزار پردے آئے ہین پس ہو سکتا ہے کہ کنایت کثرت پردون سے ہو ت اگر نزدیک ہو دن مین بعض ان پردون
سے یعنے سر انگشت کی قدر جیسے کہ ایک روایت مین ہے تو البتہ جلجاؤن مین اسی طرح ہے مصابیح مین کہ زرارہ سے روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت
کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین کہ نام انکی کتاب کا ہے انس سے اور ہو سکتا ہے کہ زرارہ نے انس سے روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نے نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل
یعنے اور باقی جواب ذکر کیا ہے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهُ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے

وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نے پیدا کیا اسرافیل کو اس حال مین کہ صف باندھے ہوئے ہین اوپر دونون پاؤن اپنے کے اول مدت پیدایش اپنی سے نہین اٹھاتے
ہین اسرافیل نگاہ اپنی **فے** یعنے طرف آسمان کے از راہ ادب کے یا نہین اٹھاتے نگاہ حضور سے اور یہ عبارت ہے مستعد اور منتظر ہونے انکے سے واسطے حکم پوچھنے حضور
کے کہ شاید ابھی حکم آہو پہنچے **ت** درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالے کے ستر پردے ہین نور کے کہ حجاب ہین نہین ہین ان ستر نورون مین سے کوئی نور کہ قریب ہون
اُس سے اسرافیل فنا مگر کہ جلجاوین نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ وَذُرِّیَّتَہٗ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَارَبِّ
خَلَقْتَہُمْ یَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَنْکِحُوْنَ وَیَرْکَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَّہُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَۃَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُہٗ بِیَدَیَّ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کَمَنْ قُلْتُ لَہٗ کُنْ فَکَانَ رَوَاہُ
الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اور انکی اولاد کو یعنے روز میثاق کے یا بعد
اُسکے کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تو نے انکو کہ کھاتے ہین اور پیتے ہین اور جماع کرتے ہین یا نکاح کرتے ہین اور سوار ہوتے ہین یعنے جانورون پر جنگل مین اور کشتی
پر دریا مین پس گردان واسطے انکے دنیا اور ہمارے لیے آخرت **ف** یعنے چونکہ وہ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اسکی لذتون سے انکے لیے یہ دنیا بطریق دوام و بقا کے
ہو یا گردان انکے لیے یہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیے نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوے ہم مین اور ان مین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکے لیے زیادتی ہے **ت**
فرمایا اللہ تعالے نے نہین گردانونگا مین عاقبت اس شخص کی کہ پیدا کیا مین نے اسکو اپنے دونون ہاتھون سے یعنے بغیر واسطے کسی کے بتدریج مرکب معجون
کمال سے کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کے اور استعداد مظہریت جمال و جلال کے اور پھونکی مین نے اسمین روح اپنی مانند اس شخص کے کہ کہا مین نے
اُسکے لیے یعنے پیدا کرنے مین ہو پس ہو گیا **ف** کہا طیبی نے یعنے نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص کہ پیدا کیا مین نے اسکو بذات خود اور نہین سونپا مین نے
اُسکے پیدا کرنے کو کسی کی طرف اور پھونکی مین نے اسمین اپنی روح سے کہ وہ آدم ہین اور اولاد انکی ساتھ اسکے کہ ہو ابھرو امر کن سے کہ وہ فرشتے ہین اور اضافت روح
کی اپنے نفس کی طرف بزرگی کے لیے ہے جیسے بیت اللہ مین کہا ابن ملک نے یعنے نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہے
اور منزلت اسکی اعلی ہے اور یہ منجملہ دلیلون اہل سنت کے ہے اوپر افضلیت بشر کے ملائکہ پر اور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہے کہ فرشتے معصوم پیدا کیے گئے پس ہوئے
دوزخ سے ممنوع اور نعیم سے محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتھ کرنے طاعت کے اور بچنے کے معصیت سے پس جو کوئی دونون کے حق بجا لایا مستحق ہوا فوز بھلائی
دارین مین اور جسنے اعراض کیا دونون سے مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین **ت** نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ بَعْضِ مَلٰٓئِکَتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے مومن یعنے کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالے کے نزدیک انکے بعضے فرشتون سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنے خواص فرشتون
سے یا انکے عوام سے کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سے عوام انکے ہین اور مراد ملائکہ سے بھی عوام انکے ہین کہا محی السنہ نے اولی یہ ہے کہ کہا جاوے
عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سے اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل
ہے اس سے اہل سنت نے بیچ تفضیل انسان کے ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہے کہ مراد خواص مومنین سے رسل اور انبیا ہین اور خواص ملائکہ سے انکے رسل ہین
کے اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہین اولیا مین سے مانند خلفا اور تمام علما کے اور تفضیل اولی ہے اجمال بعض انکے سے اس کہنے مین کہ بشر افضل ہے ملک سے اور
حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین و سندون سے آئی ہے (وَعَنْہُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰہُ التُّرْبَۃَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ
فِیْہَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَلَقَ الْمَکْرُوْہَ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِیْہَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ
الْجُمُعَۃِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَۃٍ مِّنَ النَّہَارِ فِیْمَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور
فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالے نے مٹی دن ہفتہ کے **ف** اور یہ مراد اس سے آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو ہفتہ الآخر کہتے ہین پس وہ اتوار بھی اسی حکم مین ہے پس نہین منافی ہے

یہ قول اللہ تعالے ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام کے ترجمہ اور پیدا کیے اسمین پہاڑ دن اتوار کے اور پیدا کیے درخت دن پیر کے اور پیدا کین چیزین بُری دن منگل کے اور پیدا کی روشنی دن بدھ کے ف ح مسلم مین لفظ نور کا ری سے آیا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کے صحیح نسخون مین اور اصول معتمدون مین ری ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سے ہی آخر مین یعنی نُجل کے اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچھلی اسدن مین پیدا ہوئے ہون ت اور پھیلائے زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کے عصر کی نماز کے بعد بیچ آخر پیدائش و آخر ساعت دن کے درمیان عصر کے رات تک نقل کی یہ مسلم نے ف ح اسی سبب سے جمعہ نام رکھا کہ پیدایش سب کی اسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کے نزدیک (وعنہ قال بینما نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس واصحابہ اذ اتی علیہم سحاب فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ العنان ہذہ روایا الارض یسوقہا اللہ الی قوم لا یشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال ہل تدرون ما فوقکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الرقیع سقف محفوظ وموج مکفوف ثم قال ہل تدرون ما بینکم وبینہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم وبینہا خمسمائۃ عام ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال سماءان بعد ما بینہما خمسمائۃ سنۃ ثم قال کذلک حتی عد سبع سموات ما بین کل سمائین ما بین السماء والارض ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان فوق ذلک العرش وبینہ وبین السماء بعد ما بین السمائین ثم قال ہل تدرون ما الذی تحتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انہا الارض ثم قال ہل تدرون ما تحت ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان تحتہا ارضا اخری بینہما مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ حتی عد سبع ارضین بین کل ارضین مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لہبط علی اللہ ثم قرأ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم رواہ احمد والترمذی وقال الترمذی قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیۃ تدل علی انہ اراد لہبط علی علم اللہ وقدرتہ وسلطانہ وعلم اللہ وقدرتہ وسلطانہ فی کل مکان وہو علی العرش کما وصف نفسہ فی کتابہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یار انکے ناگہان آیا انپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو کیا ہی یہ کہا اصحاب نے یعنے موافق عادت اپنی کے کہ اللہ اور رسول اسکا داناتر ہی فرمایا حضرت نے یہ عنان ہی ف ح اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کے زبر سے نام ابر کا ہی ترجمہ یہ ابر روایا زمین کے ہین ف ح روایا راویہ کی جمع ہی راویہ کی پوراویہ اس اونٹ کو کہتے ہین کہ اس سے پانی کھینچتے ہین تشبیہ دی ابرون کو ساتھ انکے بسبب اسکے کہ جیسے اونٹ پانی کھینچکر زمین مین دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہانکتا ہی انکو اللہ تعالے طرف ایک قوم کے کہ شکر نہین کرتے خدا کا ف ح یعنے بلکہ کفران نعمت کرتے ہین اور نسبت کرتے ہین مینہ کو طرف گردش ستارون کے کہ کہتے ہین مطرنا بنوء کذا برسائے گئے ہم بسبب فلانی منزل ستارے کے ت اور نہ پکارتے ہین اسکو ف ح یعنے نہین یاد کرتے اسکو اور نہ طلب کرتے ہین اس سے کچھ اور نہ عبادت کرتے ہین اسکی بلکہ پوجتے ہین بتون کو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کی اس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتے اور اسکا یہ کرم عمیم ہی کہ پھر رزق دیتا ہی انکو اور عافیت دیتا ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمھارے یعنے آسمان عرض کیا اصحاب نے اللہ اور رسول اسکا داناتر ہی فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمھارے ہی رقیع ہی ف ح رقیع قاف کے زیر سے بروزن فعیل کے نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نے کہا اسم آسمان کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنے اللہ نے نگاہ رکھا ہی اسکو گرپڑنے سے زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتھ گھر کی چھت کے اور آسمان ایک موج ہی کہ تھامی گئی گرنے سے یعنے ساتھ موج کے بھی تشبیہ دی اسکو کہ جیسے موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ایسے ہی آسمان بھی معلق ہی بے ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا حضرت نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی درمیان تمھارے اور درمیان آسمان کے یعنے زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا اصحاب نے کہ اللہ اور رسول اسکا داناتر ہی فرمایا درمیان تمھارے اور درمیان آسمان کے پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کے عرض کیا اصحاب نے کہ اللہ اور رسول اسکا داناتر ہی فرمایا دو آسمان ہین یعنے آسمان ہی بعد آسمان کے کہ دوری اور مسافت درمیان ان دونون آسمان کے بھی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نے

اسی طرح یعنے دو بار اور کہا کہ دو آسمان میں یہان تک کہ گنے سات آسمان اوپر تلے فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کے اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کے یعنے پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کے کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کے عرش ہی اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کے فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچے تمھارے عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچھ کہ نیچے تمھارے ہی زمین ہی یعنے اوپر کی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی نیچے اس زمین کے کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچے اسکے اور ایک زمین ہی درمیان ان دونون زمینون کے مسافت پانسو برس کی ہی یہان تک کہ گنین آنحضرت نے سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کے انھین سے فاصلہ پانسو برس کا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کے ہی پس یہ جو کہتے ہین کہ طبقہ زمینون کے سب متصل ایک دوسرے کے ہین اور ملے ہوئے ہین اور اسلیے ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتے ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کے ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ اسی زمین کے ہی کہ نیچے انکے ہی اور اور زمینون سے سروکار نہین رکھتے بخلاف آسمانون کے کہ سب سے فیوض اور آثار پہونچتے ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ مین ہی اگر چھوڑو تم رسی طرف زمین کے کہ نیچے سب سے ہی تو البتہ جا پڑے وہ رسی خدا پر **ف** یعنے اسکے علم اور ملک اور قدرت پر جیسے کہ تصریح کیا ہی اسکو ترمذی نے یعنے یہ مین کہ اللہ تعالے کا علم و قدرت جیسے کہ محیط ہی آسمان کے اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کے نیچے کی چیزون کو فرمایا یہ واسطے دفع کرنے اس شبہ کے کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوے کہ اسکو خاص علم و قدرت اوپر کی چیزون کا ہی نہ نیچے کا اور اسی سے کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تھی مچھلی کے پیٹ مین جیسے کہ معراج ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر ثم پھر پڑھی آنحضرت نے یعنے استشہاد کے لیے یا ابو ہریرہ نے تقویت حدیث کے لیے یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنے قدیم ہی کہ نہین انکے لیے ابتدا اور آخر ہی یعنے باقی ہی کہ نہین اسکے لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنے باعتبار صفات کے اور باطن ہی یعنے باعتبار ذات کے اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سے جاننے والا ہی یعنے نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑھنا آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کے جا پڑنے سے اللہ پر جا پڑنا اسکا ہی اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر **ف** علم اللہ تعالے کا سمجھا گیا لفظ وہو بکل شیء علیم سے اور قدرت اسکی سمجھی گئی ہو الاول والآخر سے یعنے وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اسکے ہاتھ ہی اور نکالتا ہی انکو عدم سے طرف وجود کے اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جاویگا اور وہی باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا ازہری نے کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ او معنے یہ ہین کہ وہ ایسا غالب ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ اور استیلا کے اسلیے کہ نہین ہی فوق اسکے کوئی کہ منع کرے اسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہی کہ ملجا ہے اور ماویٰ سوا اسکے نہین پھر کہا ترمذی نے ترجمہ اور علم اللہ کا اور قدرت اسکی اور غلبہ اور تصرف اسکا ہر جگہ ہی یعنے آثار ان صفات کے سب جگہ ہین والا یہ صفات حق بھی مکانی نہین ہین اور خدا ساتھ تجلی ذات اپنی کے عرش پر ہی جیسے کہ وصف بیان کیا اللہ تعالے نے اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا **ف** الرحمن علی العرش استوی ہو ہی صاحب عرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا ولیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم اور قدرت سے (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا) اور روایت ہی اسی ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض انکے قد کا سات ہاتھ **ف** ذراع زیر ذال سے کہنی کے سرے سے بیچ کی انگلی کے سر تک اور گز شرعی بھی یہی ہی لیکن جاننا چاہیے کہ مراد ہاتھ سے آدم کا ہاتھ ہی یا ہاتھ اسوقت کے لوگون کا ظاہر یہ ہی کہ مراد لوگونکا ہی ہاتھ ہی اسلیے کہ اگر آدم کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتھ انکا ساٹھوان حصہ انکے قد کا ہو اور یہ نہایت چھوٹا ہی بحسب طول بدن انکے کے اور تناسب سے نہایت ہی بعید (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلَ

قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَنَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُّکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّبِضْعَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِکَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّخَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا اور روایت ہے ابوذر غفاری سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کونسا انبیا میں تھا پہلے فرمایا آدم کہا میں نے یا رسول اللہ نبی تھے آدم فرمایا ہان آدم نبی تھے کلام کیے گئے یعنے فقط نبی ہی نہ تھے بلکہ نبی تھے کلام کیے گئے یعنے صحیفے اترے تھے انپر یعنے رسول بھی کہا میں نے یا رسول اللہ انبیا میں سے رسول کتنے ہیں فرمایا رسول تین سو اور کچھ اوپر دس میں جماعت بہت سی اور ایک روایت میں ابی امامہ ہی سے آیا ہے کہ کہا ابوذر نے کہا میں نے یا رسول اللہ کتنا ہے شمار انبیا کا خواہ رسول ہوں خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول انمیں سے تین سو پندرہ بہت سی جماعت ف ت اور فرق مشہور نبی اور رسول میں یہ ہے کہ رسول تو وہ ہے کہ جسپر کتاب اتری ہوا اور حکم کیا گیا ہو اسکے پہونچانے کا اور نبی عام ہے خواہ اسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا میں روایت دو لاکھ چوبیس ہزار کی بھی آئی ہے اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعیین عدد انبیا سے منع کیا ہے علمانے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ایمان لائے ہم سب انبیا پر تاکوئی نکل نہ جاوے ان میں سے اور نہ کوئی غیر انکا انمیں داخل ہو اور عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُہٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَایَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے خبر کسی چیز کی مانند دیکھنے اس چیز کے آنکھ سے یعنے اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنے کو تاثیر ہے وہ سننے کو نہیں چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپہ دلیل لائے کہ تحقیق اللہ تعالے نے خبر دی موسے علیہ السلام کو اس چیز کی کہ کی انکی قوم نے بیچ مقدمہ گوسالہ کے کہ اسکو پوجتے تھے پس نہ ڈالین موسے نے تختیان کہ انمین توریت لکھی تھی یعنے بسبب نہ تاثیر کرنے خبر کے انمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کہ موجب ہو ڈالدینے تختیون کا پھر جبکہ موسے قوم میں آئے اور آنکھ سے دیکھا جو کچھ کہ قوم نے کیا تھا یعنے پوجا پاٹ کی ڈالدین تختیان یعنے بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان ف ح یعنے بسبب زور سے ڈالدینے کے مارے غصہ کے اور انکے ڈالدینے میں گویا یہ اشارہ تھا کہ یہ نفع دیتے ہیں ایمان والون کو پس جب انھون نے اختیار کیا کفر وطغیان تو نرہا فائدہ اسکے رکھنے میں لیکن ظاہر یہ ہے کہ باوجود ٹوٹنے کے کچھ انمیں سے جاتا نہیں رہا نقل کین یہ تینون حدیثین احمد نے بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ باب ہے بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہوجیو اللہ کی اور سلام اسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ت بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل حد سے زیادہ ہیں اور شمار سے باہر مؤلف نے کچھ انمیں سے لکھے ہیں اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اشرف ہیں اولاد آدم کے اور افضل ہیں پیغمبرون میں صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور انکے بعد ابراہیم خلیل اللہ اور انکے بعد موسے کلیم اللہ اور حضرت موسے کے بعد علما سے صراحۃ نہیں دریافت ہوا اسکا درجہ ہے واللہ اعلم

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا یعنے پیدا کیا گیا میں بہترین طبقون سے بنی آدم کے قرن سے قرن کے بعد ف ع یعنے ہر قرن میں باپون کی پشت میں ہوتا تھا میں اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سے وہ طبقہ ہے کہ آنحضرت کے باپ اس طبقہ میں تھے اور آنحضرت انکی پشتون میں تھے جیسے کہ اسمعیل کے بعد کنانہ اور انکے بعد قریش اور انکے بعد ہاشمی تھے ترجمہ بیان تک کہ ہوا میں ایسے قرن میں کہ ہوں میں اس سے ف ح اور معنی بہتری کے خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہیں کہ عقلا کے تعارف میں ساتھ انکے اہل کرم کی مدح کرتے ہیں نہ اعتبار دین وایمان کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ وَّاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ہَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ہَاشِمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلتِّرْمِذِیِّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وَّلَدِ اِبْرَاہِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا سنے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالے نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے ف اور وہ اولاد نضر بن کنانہ مین متفرق رہتے تھے شہرون مین پس انکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ مین پس قریش نام رکھے گئے لانہ تقرشہم یعنے جمع کیا انکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کے قریش نام نہ رکھے گئے لانہ لم یقرشوا مشہور ہے قریش نام ایک جانور دریائی کا ہے کہ قوت و زور نہایت رکھتا ہے اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ انھون نے کہا کہ قریش اسلیے نام رکھا کہ دریا مین ایک مچھلی ہے کہ اسکو قریش کہتے ہین وہ سب مچھلیون کو کھاتی ہے اور اسے کوئی مچھلی نہین کھاتی اور اسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہے ترجمہ اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سے ف پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کے اور خلاصہ مین خلاصون کے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو ف شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکھا ہے ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کے نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین ہوا کسی کو (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت کے ف یعنے جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کے لوگون کے اور قید روز قیامت کی یہان اسلیے لگائی کہ اسدن ظہور حضرت کی سرداری کا بغیر نزاع کرنے والے اور معاند کے ہوگا بخلاف دنیا کے یہان سردار کفار مشرکین معاند تھے اور یہان سے آنحضرت کی بزرگی فرشتون پر بھی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہے اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہے کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرون کو آپسمین اور نہ مجکو تفضیل دو موسی اور یونس پر جواب اسکے اوپر گذر چکے ترجمہ اور اول ہون ان شخصون مین سے کہ پھٹیگی قبر یعنے پہلے قبر سے مین ہی اٹھایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے ف پس اسمین دلیل ہے اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روے تابعون کے قیامت کے دن ف پہلے گذر احادیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل الجنت کی دو ثلث ہے اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب ترجیح کی فضیلت کی ہے پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے لیے حظ وافر ہے اس سے اسلیے کہ اکثر اہل اسلام انکے تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام عاصم کے تابعین بہت ہین اور مین ہون اول ان شخصون کا کہ کھٹکھٹاوینگے دروازہ جنت کا یعنے کھلواوینگے دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اسمین نقل کی یہ مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین بہشت کے دروازہ پر قیامت کے دن پھر کھلواؤنگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہے تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ سبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کھولون مین دروازہ کسی کے لیے پہلے تیرے نقل کی یہ مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما صدقہ من امتہ الا رجل واحد رواہ مسلم) اور روایت ہے انسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین اپنی امت کے گنہگارون کے داخل ہونے کے لیے جنت مین یا بلندی درجون کے لیے اسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روے امت اور تابعدارون کے اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہے کہ انکی تصدیق نہین کی انکی امت مین سے مگر ایک مرد نے نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ

فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہے کہ اچھی بنائی گئی دیوار اسکے گرد کی چھوڑی گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنے
لگے اسکے دیکھنے والے درحالیکہ تعجب کرتے تھے اُس دیوار کی خوبی سے مگر اُس اینٹ کی جگہ خالی رہی تھی یعنے وہ خارج تھی خوبی سے سو مین ہوا کہ بند کی مین نے
اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میرے دیوار اور ختم کیئے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت مین ہے پس مین ہون مثال اُس اینٹ کے اور مین ہون
ختم کرنے والا نبیون کا ف تشبیہ دی انبیا کو اور انکی شریعت و ہدایت وعلم وارشاد کو ساتھ ایک محل کے کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اسکی پس پہلے سب انبیا پیدا
ہو چکے گویا محل دین کا تیار ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرت کے وجود باجود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰهُ
اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر
کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل اسقدر کے ایمان لاسکے اُس پر بشر ف ع یعنے کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ اُس نے کیا نہین کیا ہو لیکن انکے ہی
زمانہ تک مخصوص رہا پھر انکے بعد منقطع ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسی کو عنایت ہوا کہ اُسوقت مین جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا
اور مردون کو زندہ کرنا اور کوڑھی اور اندھے مادرزاد کا اچھا کرنا حضرت عیسی کو ملا کہ اس زمانہ مین طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح
ہمارے آنحضرت کے وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تھا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت کے اعلی درجہ پر کہ سب اُنکے آگے اچھے
اچھے دعویدار مغلوب ہوئے اور کچھ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہا ت اور بیشک ہے وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید
کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہے سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کے پس امید رکھتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ پیغمبرون مین از روے
تابعون کے قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے میرے تابعدار بہت ہون اسلیئے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے قیامت تک باقی ہے جو کوئی اسکو
دیکھے ایمان لاوے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ
مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَ
بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے
مجھسے فتح دیا گیا مین دشمنون کے دل مین دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت سے یعنے میرا رب فتح دیتا ہے مجھکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنے ڈر کے انکے
دلون مین ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھ مین اور انمین ہوتا ہے اور پھر ہمارے رعب کے بھاگتے ہین اور گھبراتے ہین اور کی گئی میرے لیے ساری زمین
سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی کہ تیمم ہے ف ع یعنے سوائے حمام و مقبرہ کے کہ اُسکا پہلے ذکر ہو چکا جسجگہ چاہین نماز پڑھین ہمین جائز ہے جب تک یقین نہو اُسکی نجاست
کا اور اگلی امتون مین سوائے ایک جگہ معین کے کہ عبادت خانے اُنکے تھے نماز درست نتھی اور آگے سوائے پانی کے طہارت نہوتی تھی اب ہمارے لیے درصورت
عذر شرعی کے تیمم کرنا زمین پر جائز ہے جیسے کہ فرمایا ت پس جو شخص ہو میری امت مین سے کہ اُسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوے اور پانی ملے نہین تو تیمم کرکے
اور پڑھ لے اسی جگہ نماز اور حلال کی گئی میرے لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لیے مجھسے پہلے ف ع یعنے اگلی امت اگر غیر حیوانات کے اموال
لوٹتی تو ایک جگہ اکٹھا کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنے والون کی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرت کے لیے مخصوص ہوا
پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنے لوٹ مین سے جو چیز اچھی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے ت اور دیا گیا مجھکو شفاعت عظمے
عامہ [illegible]

لوگون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بلکہ جن کی طرف بھی اور ہو سکتا ہی کہ بعثت آنحضرت کی جن کی طرف بعد اسکے ہوئی ہو اسلیے تعرض جن کا نکیا
(وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ
لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت
دیا گیا مین نبیون پر ساتھ چھہ خصلتون کے ف پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چھہ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کے کہ انکو آپ مخصوص وممتاز ہین
بہت ہین بیشمار و لیکن بعضے انمین سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئے ہین اور مقصود حصر نہین ہی ت اور دیا گیا مین کلمے جامع ف
یعنے کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحة العدة دین والمستشار موتمن اور مانند انکے
کہ ہر ایک بہت سے معنون کو مشتمل ہی اور بعضے عالمون نے ایسی حدیثین جمع کین ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سے قرآن شریف ہی کہ تعالی نے تھوڑے
لفظون مین بہت سے معنے خدا تعالے نے جمع کیے ہین اور معنے اول خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اسمین اختصر لی الکلام اول ہی معنے
پر دلالت کرتی ہی ت اور فتح دیا گیا مین دشمنون کے دل مین رعب ڈالنے کے ساتھ اور حلال کی گئین میرے لیے غنیمتین اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور
پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے وحی منقطع ہوئی اور رسالت تمام ہوئی بعد میرے
کوئی بھی نبی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اترنا بھی اسی دین کے خوب رواج دینے کو ہوگا (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ
بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی اسی ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھایا گیا اور بھیجا گیا مین ساتھ جامع کلمون کے اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کے اور ایک وقت خواب مین دیکھتا ہون اپنے تئین کہ
دیا گیا مین زمین کے خزانون کی کنجیان پس رکھی گئین میرے آگے ف ع مراد یہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالے نے حضرت کے لیے اور انکی امت کے لیے فتح ہونا
شہرونکا اور خزانون کا نکالنا یا مراد ہین کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ
لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ
اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَّا اُهْلِکَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِکُ
بَعْضًا وَیَسْبِیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے نے سمیٹی میرے لیے زمین
یعنے اسکو سمیٹ کر مثل ہتھیلی کے کر دکھایا پس دیکھا مین نے اسکی مشرقون اور مغربون کو یعنے تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہونچے انکی بادشاہی
اس مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لیے زمین سے یعنے مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیے گئے میرے لیے دو خزانے سرخ اور سفید
ف ع یعنے سونے اور چاندی کے یعنے ایک تو کسرے کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہی روم کا کہ وہان
چاندی بہت ہی ت اور بیشک مین نے مانگا اپنے رب سے اپنی امت کے لیے کہ نہ ہلاک کرے امت کو ساتھ قحط عام کے یعنے ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک
کردے اور یہ کہ نہ مسلط کرے انپر دشمن سوائے مسلمانون کے یعنے کافر پس مباح جانے اور لے لے جگہ انکے جمع ہونے کی اور سلطنت کی یعنے ایسا نہو کہ دشمن جگہ
انکی بود و باش کی لے لے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور بیشک فرمایا میرے رب نے ای محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلا شبہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مین نے
دیا تجکو یعنے عہد اپنا تیری امت کے لیے یعنے امت اجابت کے لیے یہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین انکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا مین انپر کوئی دشمن
[illegible] بود و باش [illegible] یعنے اگرچہ کافر سارے جہان کے جمع ہون

انکے رشتے کے سبب یہانتک کہ ہو وین تیری امت مین سے بعضے کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضے بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے کافر ان کا ان سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ رہیگا لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کرے اور بعضے بعضون کو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضائے رب اور تقدیر الٰہی مقرر ہوگی ہرگز تغیر و تبدیل نہ پاوے (وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر **ف** بنی معاویہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور ابتک نشان اُس مسجد کا مدینہ منورہ کے باہر ہے **ت** پس آگئے آنحضرت مسجد مین اور اُسمین پڑھین دو رکعت یعنے نفل یا فرض اور ہمنے بھی پڑھین حضرت کے ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نے اپنے رب سے بڑی دعا یعنے بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اُسکے اور ظاہر دوسری بات ہے پھر فارغ ہوئے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مین نے اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اُسنے مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نے اپنے پروردگار سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سو دی مجکو یہ اور مانگا مین نے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنے کے یعنے ساری امت ڈوب جاوے عذاب سے جیسے کہ قوم فرعون دریائے نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھے اور مانگا مین نے یہ کہ نہ گردانے آپسمین انکے لڑائی یعنے آپسمین جنگ نہ کرین سو یہ نہ دی مجکو **ف** اس جگہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بھی قبول نہین ہوتی **ت** نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحَ بِهَاۤ اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ) اور روایت ہے عطا ابن یسار سے کہ کہا انھون نے کہ ملا مین عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے مجکو خبر دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سے کہ جو توریت مین مذکور ہین **ف** ظاہر ا عبداللہ بن عمرو نے توریت پڑھی ہو یا آنحضرت سے یا بعضے اہل کتاب سے جو ایمان لائے تھے سنی ہو اور عبداللہ بن عمرو تھے اہل علم و کتاب سے کہ عالم تھے اگلی کتابون کے اور پڑھی تھین وہ اور لکھتے تھے آنحضرت کی حدیثین اور یہ بھی کثیر الاحادیث مین جیسے ابو ہریرہ کہا عبداللہ بن عمرو نے ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بیشک وصف کیے گئے ہین آنحضرت توریت مین ساتھ بعضی صفتون اپنی کے جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین اے نبی تحقیق بھیجا ہمنے تجکو شاہد امت کے احوال پر اور خوشخبری دینے والا فرمانبردارون کو ثواب کی اور ڈرانیوالا گنہگارون کو عذاب سے اور پناہ واسطے امیون کے **ف** مراد امیون سے عرب ہین کہ وہ پڑھنا لکھنا اکثر نہین جانتے تھے یا اسلیے کہ ام القری کی طرف جو مکا نام ہے نسبت کیے گیے ہین اور تخصیص عرب کی اسلیے ہے کہ آنحضرت انھین مین سے ہین اور انھین مین مبعوث ہوئے انکی محافظت کے لیے اہل عجم کے غلبہ سے اور اگر پناہ دگمراہیون شیطانی اور آفات نفسانی سے مراد لین تو بھی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کے لیے پشت پناہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد پناہ سے نگہبانی قوم کی ہے برباد ہونے اور عذاب کے اُترنے سے اُنپر جب تک رہون اُس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم و انت فیہم **ت** تو بندہ خاص ہے میرا اے محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہے میرا یعنے بھیجا ہوا خلق کی طرف مین نے تیرا نام رکھا متوکل کہ سب کار بار اپنے تونے مجھے سونپے اور اصلا اپنے زور اور طاقت پر بھروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانے والا بازارون [illegible]

[illegible]

برائی کرے وہ اسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈھانکتا ہی اور دعاے مغفرت کرتا ہی اسکے لیے بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کریگا اللہ روح اسکی یہانتک کہ سیدھا کرے اور ہدایت کرے سبب اُنکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کے کہ کہیں نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہانتک کہ کھولے خدا تعالے بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھین اندھی اور کان بہرے اور دل کہ بیچ ہین اور نہ یا درکھین گویا غلاف اور پردہ مین ہین نقل کی بخاری نے یعنے عطا بن یسار سے اور اسی طرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطا بن یسار سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے مانند اس حدیث کے کہ روایت کی بخاری نے عطا سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کے فضائل مین کہ اسکے اول لفظ نحن الآخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن خباب بن الارت قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فاطالہا قالوا یا رسول اللہ صلیت صلوۃ لم تکن تصلیہا قال اجل انہا صلوۃ رغبۃ ورہبۃ وانی سألت اللہ فیہا ثلثا فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سألتہ ان لا یہلک امتی بسنۃ فاعطانیہا وسألتہ ان لا یسلط علیہم عدوا من غیرہم فاعطانیہا وسألتہ ان لا یذیق بعضہم باس بعض فمنعنیہا رواہ الترمذی والنسائی) روایت ہی خباب بن ارت سے کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز یعنے امامت کی ہماری پس دراز کیا اسکو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پڑھی آپ نے نماز ایسی دراز کہ نہین پڑھتے تھے آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہان سو اسلیے کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تھی یعنے اسمین دعا کرتا تھا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونے کا رکھتا تھا اسلیے نماز دراز پڑھی مین نے اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق مین نے اللہ سے مانگین اسمین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نے اُس سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط کے یعنے قحط عام کے اور اسی کے حکم مین ہی وبا اور مقصود یہ ہی کہ انپر کوئی بلا ایسی نہ آوے کہ بالکل جڑ بنیاد سے اُکھڑ جائین پس دی مجھے یہ اور چاہا مین نے اُس سے یہ کہ نہ غالب کرے انپر دشمن کو سواے انکے یعنے کفار کو غلبہ کلی نہ دے اسلیے کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتے ہین اور آپس کے دشمنون سے یہ بات نہین ہوتی پس یہ بھی دی مجکو اور چاہا مین نے یہ کہ نہ چکھاوے انکے بعضون کو بعضون کا عذاب یعنے آپسمین لڑائی نہ کرین اور ہلاک کرین ایک دوسرے کو بس نہ دی مجکو یہ نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے (وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ رواہ ابو داود) اور روایت ہی ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے نے پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہ کہ نہ بد دعا کرے تمپر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم جیسے بعضے پیغمبرون نے کی دوسرے یہ کہ نہ غالب ہووین اہل باطل اہل حق پر ف یعنے کافر اگرچہ بہت ہون اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکینگے چنانچہ حاکم کی روایت مین ہی حضرت عمر رضہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سے غالب رہیگا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت مین ہی ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت مین سے قائم اللہ کے حکم پر ضرر نہ پہونچا سکیگا انکو مخالف انکا تیسرے یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف اور یہ دلیل ہی اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سے مراد ہی ہر زمانے کے مجتہد عالمون کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داود نے (وعن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یجمع اللہ علی ہذہ الامۃ سیفین سیفا منہا وسیفا من عدوہا رواہ ابو داود) اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کریگا اللہ تعالے اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سے اور دوسری انکے دشمنون سے ف توربشتی نے کہا اسکے معنے یہ ہین کہ حق تعالے اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کرے کہ واقع ہو اُس سے ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپسمین لڑائی کرے تب خدا تعالے کافرون کو مسلط کرے کہ آپس کی لڑائی سے باز آئین اور طیبی نے کہا ظاہر یہ ہی کہ وعدہ کیا خدا تعالے نے کہ نہ اکٹھا کرے اس امت پر دو لڑائیان ساتھ کہ آپسمین بھی لڑائی کرین اور کافرون سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم ت نقل کی یہ ابو داود نے (وعن العباس انہ جاء [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فکأنہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن [illegible]

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِہِمْ ثُمَّ جَعَلَہُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِہِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَہُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِہِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَہُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِہِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُہُمْ نَفْسًا وَّخَیْرُہُمْ بَیْتًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے غصہ مین بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافرون کا کچھ طعن ف ح آنحضرت کی شان مین کہ کہتے تھے آنحضرت سے زیادہ مستحق تھے ساتھ نبوت کے کبرائے عرب پس آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان اونپر ظاہر کرین تو جتاوین کہ کیا بڑی ہی شان انکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور احق ہین اورون سے ت پس کھڑے ہوئے آنحضرت منبر پر پھر فرمایا کون ہون مین جانتے ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کے ہین فرمایا آنحضرت نے یعنے اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کے لیے کہ مین محمد ہون بیٹا عبداللہ بن عبدالمطلب کا یعنی اور عبدالمطلب نہایت بڑے اور شریف اور مشہور تھے عرب مین تحقیق اللہ تعالے نے پیدا کی خلقت یعنے جن و انس پس مجھے کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پھر کیا آدمیون کو دو فرقے یعنے عرب اور عجم پس کیا مجھکو انکے بہترین فرقہ مین کہ عرب ہین پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجھکو انکے بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھکو انکے بہترین گھرانون مین کہ گھرانہ ہاشم کا ہی سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات و حسب مین اور بہترین انکا ہون گھرانہ اور نسب مین نقل کی یہ ترمذی نے ف ح پس مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتھ نبوت کے اور کتاب کے یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سے معلوم ہوتا ہی اور یہ بزرگی نبیون کے لیے لازم رکھنا انکے گمان پر جو کہتے تھے کیون نہ اترا قرآن اور نبوت معتبر رجولی عظماے عرب پر وگرنہ نبوت فضل خدا کا ہی سبب اور نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہی واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اونہون نے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپکے لیے نبوت ثابت ہوئی یعنی کس وقت مین آپ نبوت کو نامزد ہوئے فرمایا ثابت ہوئی میرے لیے اس حال مین کہ آدم درمیان روح اور بدن کے تھے ف ح یعنے انکا پتلہ زمین پر پڑا تھا بیجان اور یہ معنے ہو کہ پہلے متعلق ہونے روح انکی کے بدن سے یہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سے ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرٰہِیْمَ وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَہَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَہَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ مِنْ قَوْلِہٖ سَاُخْبِرُکُمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ) اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے اونہون نے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا تحقیق مین لکھا ہوا ہون اللہ کے نزدیک ختم کرنیوالا انبیون کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہو اس حال مین کہ تحقیق آدم البتہ پڑے ہوئے تھے زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی مین ف ح طینۃ گوندھی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کے بھی معنے آئے ہین یعنے لکھا گیا مین خاتم النبیین اس حال مین کہ آدم درمیان آب و گل کے تھے یعنے پتلہ انکا بن رہا تھا بن نہ چکا تھا اور روح اسمین پھونکی گئی تھی یہان کہتے ہین علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلے ہونے سے کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الٰہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا مین ہوئی اوس وقت کہان جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہی لکھنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کے محل اور انکے بالاخانون پر اور حور عین کے سینون پر اور پتون پر جنت کے درختون کے اور درخت طوبے کے اور فرشتون کی آنکھون اور بھوؤن پر بعضے عارفون نے کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی بھی تھی روحون مین کہ انکو تربیت کرتی تھی جیسا کہ اس عالم مین ساتھ بدن شریف کے مربی بدنون کی تھی اور روحون کا بدن سے پہلے پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہی واللہ اعلم ت اور اب خبر دون مین تمکو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف ع یعنے اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی مرتبے میرے دنیا مین تو انکی زبان سے ہوئی کہ دعا کی انھون نے وقت بنانے خانہ کعبہ کے میری رسالت کے لیے چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی ت اور نیز یہ دستور اول امر [illegible]

بیٹے کا ہی یعنے جیسے کہ اس آیت میں ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بدستور اول مرید اخواب دیکھنا میری مان کا ہی کہ دیکھا انھون نے جب جنا مجھکو
ف ح کہا طیبی وغیرہ نے احتمال ہی کہ مراد ہو اس دیکھنے سے خواب مین یا بیداری مین پس اپنی صورت مین سنتے جننے کے قریب جننے کے ہونگے کہ جیسے
ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننے کے پہونچین تو خواب مین دیکھا کہ ایک فرشتہ نے آکر کہا کہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنے
اپنے بیٹے کو کہ پیدا ہوگا حضرت [illegible] کے سے اور لیکے سپلے وقت حمل رہنے کے خواب مین دیکھا تھا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو حاملہ ہی تجھے حمل
ہا ہی پیدا اس [illegible] تھا کا اور [illegible] دوسرے ہو [illegible] گیا ہی ہوگی مراد یعنے وہ چیز دیکھی محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول حضرت کا
ت اور تحقیق [illegible] میری ماں [illegible] ہے لگئے لیے اس نور سے محل شام کے ف ح جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت کے پیدا
ہونے کے [illegible] ایک نور آمنہ [illegible] ہے کے گھر نمایان ہوئے اور یہ عبارت ہی اس سے کہ ظاہر ہوگی حضرت کی نبوت اہل مشرق اور
[illegible] نے اور شامل ہوگی اس [illegible] ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین یعنے ساتھ اسنادوں اپنی کے عرباض سے اور روایت کیا اسکو
امام احمد نے ابی امامہ سے [illegible] (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر وبیدی
لواء الحمد ولا فخر وما من [illegible] ادم [illegible] تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ [illegible] بہترین اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ ازراہ فخر کے اور اترانے کے ف ح بلکہ واسطے
شکر امر بیان [illegible] ے اور بجالانے حکم پروردگار کے کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور لیلیے بھی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین
اور [illegible] حسنا سے اُنکی توقیر وتعظیم اور محبت اور ایمان کے اسی اندازہ پر ت اور میرے ہاتھ مین ہی یعنے میرے تصرف مین اور میرے
[illegible] ن نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سے کہتا مین مراد نام آوری ہونا اور یگانہ ہونا آنحضرت کا حمد مین ہی کل خلائق پر اور عرب شہرت کے
[illegible] نے مین اور آنحضرت کو حمد کے ساتھ نسبت ہی خاص کہ اُنکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اُنکی امت کو حماد ون کہا کہ شادی
[illegible] بتے رہتے مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد ومحمود ہونگے اور حمد آلہی کے ساتھ دروازہ شفاعت کا کھلوا دینگے جیسا کہ شفاعت مین آیا
کا ترجمہ اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کے دن کیا آدم اور کیا سوا انکے مگر میرے نیزہ کے نیچے آوینگے اور بنا [illegible] اور میرے تابع ہونگے
[illegible] س جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کو ظاہر کا بھی نیزہ ہوگا جیسا کہ بادشاہون اور سرداروں کے لیے ہوتا ہی اور نام [illegible] نکا لوا الحمد ہوگا ترجمہ اور مین
اول ہون اُنکا کہ پھٹے اُنسے زمین یعنے اول قبر سے مین ہی نکلونگا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اسکی نعمت کا شکر ہی نقل کی یہ ترمذی نے (وعن
ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی اذا دنا منہم سمعہم یتذاکرون قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا وقال
اخر موسی کلمہ تکلیما وقال اخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم
ان ابراہیم خلیل اللہ وہو کذلک وموسی نجی اللہ وہو کذلک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وہو کذلک وادم اصطفاہ اللہ وہو کذلک الا وانا
حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ ادم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ
فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون مین سے پس نکلے آنحضرت گھر سے یہانتک کہ جب نزدیک ہوئے اُنسے سنا اُنکو کہ آپس مین
ذکر کرتے ہین کہا اُنکے بعضون نے کہ ابراہیم کو اللہ نے دوست پکڑا اور دوسرے صحابیون نے کہا کہ موسے سے خدا تعالے نے باتین کین اور اور دوسرے نے
کہا پس عیسی کلمہ ہین خدا کے کہ ایک کلمہ کن کے ساتھ بے اسباب مقرری کے پیدا ہوئے اور گہوارے مین باتین کین اور کہن مین لوگون سے اور روح ہین

خدا کی کہ جسنے روح الامین کو بھیجا انکے پاس پھر پھونک ماری اور اس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور بھی انکی روحانیت کے آثار اتنے ظاہر ہوئے کہ
مردون کو زندہ کرتے تھے اور کہا اورون نے آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالے نے کہ انکو نام سب چیزون کے سکھائے اور فرشتون سے سجدہ کروایا اصحاب
ان نبیون کا ذکر کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے پس نکل آئے آپ پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مین نے تمہارا کلام اور تعجب
کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہین وہ ایسے ہی ہین بیشک خدا کے دوست خاص اور موسیٰ ہمراز و ہمسخن خدا کے ہین اور وہ بھی ہین ایسے ہی اور عیسیٰ
خدا کے کلمہ ہین اور روح اسکی اور وہ بھی ایسے ہی ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین
فخر سے کہتا ہون ف اور کہا ہے علماء نے کہ حبیب وہ دوست ہے کہ مقام محبوبیت مین پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہے اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام
ایمان والے بھی دوست اور محبوب درگاہ الٰہی کے ہین لیکن اس جگہ کلام کمال مرتبہ اعلیٰ اور خاص درجون مین ہے انتہی اور ملا علی نے کہا خلیل دوست ہے
اپنی حاجت کے لیے اور حبیب دوست ہے بلا غرض اور یہی دلیل ہے کہ مرتبہ آنحضرت کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہونچا ہے آیت ہے قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اٹھانیوالا ہونگا علم حمد کا قیامت کے دن آدم اور آدم کے سوا جو ہین سب اس علم کے نیچے ہونگے اور مین ہونگا اول شفاعت
کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول انکا جو حلقے ہلاوینگے وہ دروازے بہشت کے اور قصد اندر جانیکا
کرینگے پس کھولیگا خدا تعالے میرے لیے دروازہ بہشت کا پھر مجھکو داخل کریگا یعنی فرشتون کو حکم کریگا دروازہ کھولنے کا اور مجھکو اندر لیجائیگا اور جاینگے
میرے ساتھ فقیر مسلمان ہونگے اور نہین فخر ف یعنی کہتا ہون یہ واسطے وغیرہ کے کہ سب امت اپنے کے پہلے داخل ہونے مین چنانچہ آنحضرت نے فرمایا
داخل ہونگے جنت مین میری امت کے فقرا اغنیا سے پانسو برس پہلے اور یہی دلیل ہے واضح اس پر کہ فقیر صابر بہتر ہے غنی شاکر سے اور نہین ہے فقر صوفیون کے
نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقر انکے نزدیک ہے محتاج ہونا خدا تعالیٰ کی طرف نظر نہ غیر اسکے کے اور طلب کرنا مدد کا اس سے نہ غیر اسکے سے اور ثوری نے
کہا فقر یہ ہے کہ تسکین ہو مال نہونے پر اور خرچ کرنا ہو ہونے پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہے آنحضرت نے اور تعریف کی غناء نفس کی اور جو فقر اور غنا باز رکھے مولی
سے وہ برے ہین اور حالت فقر باز رکھتی ہے بہت گرفتاریون سے اسی لیے حق تعالے نے انبیا و اولیا کے لیے مقرر رکھی اور دلیل یہ ہے کہ فقیر کافر کو عذاب ہلکا ہو
دوزخ مین غنی کافر سے تو کیونکر فائدہ دے یہ فقر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون بزرگتر اگلون اور پچھلون کا اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
ف اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اگلے پچھلون سے انبیا ہون (وعن عمرو بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیمة
وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ وموسیٰ صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمة وان اللہ وعدنی فی امتی واجارهم من ثلث لا یعمهم بسنة
ولا یستاصلهم عدو ولا یجمعهم علی ضلالة رواه الدارمی) اور روایت ہے عمرو بن قیس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے ہین ظہور مین اور
ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت مین داخل ہونے مین اور مراتب مین قیامت کے دن اور مین کہنے والا ہون ایک بات بغیر فخر کے یعنے بلکہ مقصود اس سے
بیان واقع ہے وہ یہ ہے کہ ابراہیم دوست خدا کے ہین اور موسیٰ برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنے محب اور محبوب ہون دنیا مین اور میرے ساتھ ہوگا
جھنڈا حمد کا کہ دلالت کرے میرے احمد و محمد ہونے پر قیامت کے دن یعنے مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجھسے یعنے خیر کثیر کا امت کے حق مین اور پناہ مین
رکھا انکو تین چیزون سے کہ نہ ہلاک کر ڈالیگا انکو ساتھ قحط کے اور نہ جڑ سے اکھیڑ ڈالیگا انکو دشمن یعنے کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکٹھا کریگا انکو گمراہی
پر یعنے سب متفق نہ ہونگے ایسے حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہو نقل کی یہ دارمی نے (وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا
خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواه الدارمی) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کھینچنے والا رسولون کا ہون
یعنے مین آگے چلونگا انکے اور وہ پیچھے پیچھے میرے آوینگے بہشت کو یا حشر کے میدان مین اور نہین کہتا مین یہ فخر سے اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیون کا اور نہین فخر سے

کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سے کہتا ہون نہین نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُہُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُہُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُہُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُہُمْ اِذَا اَیِسُوْا اَلْکَرَامَۃُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّہُمْ بَیْضٌ مَکْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اٹھائے جاوینگے قبرون سے اور مین پیشوا ہونگا اُنکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اُنکا خطبہ پڑھنے والا ہونگا جسوقت چپ رہینگے وہ ف ع یعنے عذر کرنے سے او متحیر ہونگے اور کلام نہ کرسکینگے اُسوقت مین اُنکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس مین ہی اُسوقت کلام کرسکونگا اُس مقام مین ف اور کوئی حتی کہ بڑے بڑے انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالے کی ایسی ثنا کہ لائق اسکے ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اُسوقت کلام کرنیکا سوائے میرے پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کے سے ہٰذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کے حق مین ت مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہووین ف ع یعنے جب غالب ہو اُنپر نا امیدی اللہ کی رحمت سے سبب غلبہ خوف کے اور انبیا سے شفاعت طلب کرین اور وہ اُسپر جرات نہ کرسکین اور عذر کرین جیسے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے ت بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اُسدن یعنے قیامت مین میرے ہاتھ یعنے میرے تصرف مین ہونگی اور جھنڈا حمد کا اُسدن ہاتھ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کے نزدیک ہمیشہ خصوصًا اُسدن گرد پھرینگے میرے اور خدمت کرینگے میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈے ہین پوشیدہ ف ع تشبیہ دی حورون کو ساتھ انڈون شتر مرغ کے کہ محفوظ ہوتے ہین غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتھ تھوڑی سی زردی کے کہ بدن کے رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بعض مکنون سے موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتے ہین ہاتھ اور نظر کے پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوشرنگ اور محفوظ لوگون کی نظرون سے اور ہاتھ پہونچنے سے ہونگے یا موتی ہین بکھرے ہوئے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے یعنے جیسے موتی بکھرے ہوئے خوب چمکتے ہین بہ نسبت لڑی کے موتیون کے ویسے ہی خوبصورت اور خدام مین متفرق اور پھیلے ہوئے حاضر ہونگے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْہُ) اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی) اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ یعنے جوڑا بہشت کے حلون سے پس کھڑا ہونگا عرش کے داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کھڑا ہووے اُسمقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہؓ سے یہ عبارت زیادہ ہے کہ مین پہلا اُن شخصون کا ہونگا کہ پھٹے اُنسے زمین پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ الخ (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَسِیْلَۃُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَنَالُہَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ ت یعنے جو کہ ذکر کیا گیا اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سے واسطے اظہار محتاجگی کے ہے خدا تعالی کی طرف اور راہ انکسار نفس کے یا اسلیے کہ فائدہ ہووے امت اور ثواب اُسکے سبب یا رہنمائی امت کے لیے کہ مانگے ہر ایک انمین سے اپنے یار کے لیے دعا ت کہا اصحاب نے یا رسول اللہ اور کیا ہے وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہے جنت کا نہ پاویگا اُسکو مگر ایک مرد امید رکھتا ہون کہ ہوئین وہ مرد ف ع یہ تواضع ہے آنحضرت کی اور پاس ادب ہے درگاہ خداوندی کا اگرنہ متعین ہے کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَہُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِہِمْ غَیْرَ فَخْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنے مقام محمود میں اور خطیب انکا یعنے جب وہ چپ ہونگے میں انکی طرف سے کلام کرونگا عیاً کا دیگر را اور صاحب شفاعت انکا بغیر فخر کے کہتا ہون میں نقل
کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ
اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لیے دوست و نزدیک ہیں نبیون مین سے اور تحقیق میرے دوست اور قریب باپ میرے اور دوست میرے
پروردگار کے یعنے ابراہیم ہین پھر پڑھی آنحضرت نے یعنے تائید و تقویت اس کلام کے سبب یہ آیت کہ تحقیق نزدیک تر لوگون کے ساتھ ابراہیم کے البتہ
وہ ہین کہ جنھون نے متابعت کی ابراہیم کی یعنے انکے زمانہ مین اور بعد انکے اور یہ نبی یعنے آنحضرت کہ مامور تھے ابراہیم کی متابعت اور موافقت کے دین
اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور خدا تعالے دوست ہی مسلمانون کا اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بیشک خدا تعالے نے بھیجا مجکو واسطے تمام کرنے اچھی خوبیون کے اور پورا کرنے کے اچھے کامون کے یعنے مجکو بھیجا ہی واسطے ہدایت خلق کے
اور خوب کامل کرنے انکے کے اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین (وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ
يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَتَاَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ
وَيَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى
الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ) اور روایت ہے کعب احبار سے جو بڑے تابعیون مین سے اور اہل کتاب کے عالمون مین سے ہین نقل کرتے ہین توریت سے
کہا لکھا ہوا پاتا ہون مین یعنے توریت مین کہ بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا
برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی انکی پیدایش مکہ مین ہی اور جگہ انکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی انکی شام مین ہی فتح ع بادشاہی
سے مراد ہی دین و نبوت ظہور انکا شام کی ولایت مین اکثر اور جا دائس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی سارے جہان مین ہی یا یہ مراد ہی کہ بادشاہی
انکی بعد تمام ہونے مدت انکی کے اور ایام خلافت انکے کے شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کے لیے اور بعد انکے بنی امیہ کے لیے ہوئی ت اور امت انکی بہت
حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنیوالی خدا تعالے کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنے بہر حال حمد و شکر کرینگے حمد کرینگے وہ خدا کی ہر منزل مین یعنے
جس مکان مین منزل پکڑین اور اتریں یا ہر پست مکان مین نیچے اترتے وقت بقرینہ اس قول کے اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنے اللہ اکبر کہتے ہوئے
چڑھینگے رعایت اور نگہبانی کرنے والے ہونگے سورج کی فـ یعنے اسکے طلوع و غروب و زوال کا دھیان رکھینگے نماز و عبادت کے وقتون کے لیے اور روایت
کیا ہی حاکم نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعاً کہ تحقیق اچھے خدا کے بندو نمین وہ ہین کہ جو خیال رکھتے ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالے کی یاد
کے لیے ت اداکرینگے نماز جب انکا وقت آوے ازار باندھین اپنی کمرون پر یعنے ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین یا مراد یہ ہی کہ اپنی آدھی پنڈلیون تک
پہنین اور وضو کرین اپنی طرفون پر یعنے ہاتھ اور پاؤن اور منھ پر یعنے پورا وضو کرین اور پکارنیوالا انکا آواز کرے آسمان و زمین کے درمیان یعنے اذان کہے
بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کے صف انکی لڑائی مین اور صف انکی نماز مین برابر ہی یعنے برابر کھڑے ہوتے ہین کافرون سے لڑنے کو اور نماز مین بھی برابر جماعت
کرتے ہین شیطان اور نفس کے مارنے کو انکی ہی رات کو پست آواز یعنے تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنے مین جیسے کہ شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کے ہین اور
نقل کی یہ دارمی نے ساتھ تھوڑی تغیر کے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ

فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہا کہ لکھی ہوئی ہیں توریت میں صفتیں آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا کہ عیسے بیٹے مریم کے دفن کیے جاوینگے آنحضرت کے ساتھ انکے حجرے میں کہا ابو مودود نے جو حدیث کے راویوں میں سے ہیں تحقیق باقی رہی گھر میں یعنے عائشہ رضہ کے حجرے میں کہ جہاں آنحضرت مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ وہاں نقل کی یہ ترمذی نے ف ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگے گویا حکمت جگہ کے باقی رہنے میں وہاں باوجود قصد کرنے بعضے صحابہ کے دفن کا وہاں اور نہ میسر آنا اسی کا یہ تھی اور خبر دی ہے بہتوں نے جو کہ حجرۂ شریف میں داخل ہوئے ہیں کہ دیکھیں انھوں نے تین قبریں سطح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہے یعنے جانب قبلہ کے اور ابوبکر کی متاخر ہے کہ سر انکا مقابل ہے پشت آنحضرت کے اور سر عمر رض کا مقابل پشت ابوبکر رض کے اور ایک قبر کی جگہ پہلو میں عمر رض کے باقی ہے اور آیا ہے کہ عیسے بعد ٹھہرنے اپنے کے زمین میں حج کرینگے اور وہاں سے پھر کر آوینگے اور درمیان میں مکہ اور مدینہ کے انتقال کرینگے اور اٹھا کر لیجاوینگے مدینہ میں پس دفن کیے جاوینگے حجرۂ شریفہ میں حضرت عمر رض کے پہلو میں پس ہونگے وہ دونوں صحابی بیچ میں دو نبیوں کے علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَہْلِ السَّمَآءِ فَقَالُوْا یَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَلٰی اَہْلِ السَّمَآءِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ لِاَہْلِ السَّمَآءِ وَمَنْ یَّقُلْ مِنْہُمْ اِنِّیْٓ اِلٰہٌ مِّنْ دُوْنِہٖ فَذٰلِکَ نَجْزِیْہِ جَہَنَّمَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُہٗ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمْ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ الْاٰیَۃَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَہٗ اِلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ) روایت ہے ابن عباس سے کہا انھوں نے تحقیق اللہ تعالے نے فضیلت دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنے فرشتوں پر کہا لوگوں نے اے ابو العباس کس چیز کے ساتھ فضیلت دی حق تعالے نے آنحضرت کو آسمان والوں پر کہا ابن عباس رض نے کیونکر فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالے نے فرمایا فرشتوں کو یہ کلام اور جو کوئی کہے فرشتوں میں سے تحقیق میں معبود ہوں خدا کے سوا پس اسکو اسکے بدلے میں دینگے ہم دوزخ اسی طرح بدلا دیتے ہیں ہم ظالموں کو جو حد سے گذریں ف ع یعنے پس حق تعالے نے فرشتوں کے لیے ایسی طرح سخت اور دبدبہ اور تیزی کے ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا انپر عذاب سخت ت اور فرمایا اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے مہربانی اور رحمت کے ساتھ کہ تحقیق ہمنے کھولدیے تیرے لیے دروازے برکتوں اور بزرگیوں کے صاف کھولدینا کہ منجملہ اسکے فتح مکہ کی ہے تو کہ بخشدے تیرے لیے خدا تعالے گناہ تیرے جو پہلے گذرے اور جو پیچھے آویں ف ع اس آیت میں تاویلیں بہت ہیں اور سب توجیہوں میں یہ توجیہ خوب ہے کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہے بدون ہونے اسکے کہ گناہ ہوں آقا جب غلام سے خوشی ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہمنے سب تیرے گناہ بخشدیے جو کچھ کرے تو تجھپر مواخذہ نہیں اگرچہ وہ غلام بیگناہ ہو کہا لوگوں نے اور کیا ہے بزرگی انکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نے یعنے بیچ بیان بزرگی انکی کے انبیا پر فرمایا اللہ تعالے نے اور نہیں بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اسکی قوم کی زبان کے ساتھ تو کہ بیان کرے انکے لیے احکام و شرایع پس گمراہ کرتا ہے خدا جسکو چاہتا ہے تا تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالے نے حضرت محمد صلعم کے لیے اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو مگر تمام لوگوں کے لیے پس رسول کیا خدا تعالے نے آنحضرت کو جن اور آدمیوں کی طرف ف ع اور خاص ذکر کرنا آدمیوں کا آیت میں اسلیے ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہیں اور مقصود اصلی آیت میں تعمیم آدمیوں کی ہے نہ تخصیص عرب کی جیسے کہ بعضے اہل کتاب کہتے تھے باطل ہو جاوے اور دلیلیں آیات اور احادیث سے بہت ہیں اسلیے کہ آنحضرت نبی ہیں جنوں کے بھی (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّکَ نَبِیٌّ حَتّٰی اسْتَیْقَنْتَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِیْ مَلَکَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَکَّۃَ فَوَقَعَ اَحَدُہُمَا اِلَی الْاَرْضِ وَکَانَ الْاٰخَرُ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہٖ اَہُوَ ہُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْہُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِہٖ فَوَزَنْتُہٗ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِعَشَرَۃٍ فَوُزِنْتُ بِہِمْ فَرَجَحْتُہُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِمِائَۃٍ فَوُزِنْتُ بِہِمْ فَرَجَحْتُہُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِہِمْ فَرَجَحْتُہُمْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِمْ یَنْتَثِرُوْنَ عَلَیَّ مِنْ خِفَّۃِ الْمِیْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہٖ لَوْ وَزَنْتَہٗ بِاُمَّتِہٖ رَجَحَہَا رَوَاہُمَا الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابو ذر غفاری سے کہ کہا میں نے

یارسول اللہ کیونکر جانا آپنے کہ تم نبی ہو یہان تک کہ یقین کیا تمنے پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوذر آئے میرے پاس دو فرشتے اس حال مین کہ مین بطحاء مکہ کے ایک جانب مین تھا پس اترا ایک اُن دو فرشتون مین سے زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان پس کہا ایک نے اُن دو مین سے اپنے یار کو کیا وہ یہی ہے یعنے یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالے نے کہ بہیجا ایک پیغمبر ہی اسکے پاس جاؤ کہا اُسکے یار نے ہان وہی ہی کہا اُس ایک نے اپنے یار سے کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کے ساتھ اسکی امت مین سے پس تولا گیا مین اس مرد کے ساتھ سو غالب آیا مین اُسپر پھر کہا تول اسکو دس مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ پس غالب آیا مین اُنپر پھر کہا تول اُسکو سو مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ سو اُنپر بھی غالب رہا پھر کہا تول اسکو ہزار مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ بھی سو اُنپر بھی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکھتا ہون اُن ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھپر گرے پڑتے ہین ترازو کے ہلکا ہونے سے یعنے جس پلڑے پر وہ تھے ایسا وہ بسبب ہلکے پن کے اونچا ہو رہا تھا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ مجھپر گویا اب گرے فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے ان دونون مین سے اپنے یار سے کہ اگر تو اسکو تولے اسکی ساری امت کے ساتھ تو بیشک غالب آوے یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے

(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجھپر قربانی اور تمپر نہین فرض کی گئی یعنے آنحضرت پر قربانی واجب تھی بہر صورت یعنے اگرچہ غنی نہون نہ امت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنے بطور وجوب کے اور تم امر نہین کیے گئے اسکا یعنے تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نے

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَصِفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت کے نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکے دادا عبدالمطلب نے رکھا اور جب اُنسے کہا کسی نے کہ تمنے اپنے بیٹے کا نام اپنے آبا اور اجداد کے نام پر کیون نہ رکھا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا انھون نے کہا یہ نام اسکا مین نے اس امید پر رکھا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالے آسمان مین اُسکی تعریف کرے اور لوگ زمین پر اور آیا ہی کہ عبدالمطلب نے خواب مین دیکھا گویا ایک زنجیر چاندی کی اُنکے پیٹھ سے نکلی ہی کہ ایک طرف اسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی اور ایک طرف مغرب مین بعد اُسکے وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہی کہ ہر پتی پر اُسکے نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اُسکے ساتھ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سے کہا اُنھون نے تعبیر دی کہ اُنکی پشت سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اُسکے تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین مین اسلیے محمد نام رکھا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ تجھکو حمل ہوا اس امت کے سردار اور پیغمبر کا اور جب جنے تو نام اسکا محمد رکھیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کے پیدا ہونے سے پہلے کسی کا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اسکا محمد ہو چار شخصون نے اپنے بیٹون کا نام اسی آرزو مین رکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہون لیکن یہ چار نام بھی آنحضرت کے نام سے پہلے نہین ہو سکتے کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہ نام رکھے تھے اور مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت کے قرآن مجید مین بہت آئے ہین سو بعضے عالمون نے ننانوے نام جمع کیے ہین موافق اسماے الٰہی کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل و علے نے تیس نام اپنے نامون مین سے اپنے حبیب کے لیے خاص کیے اور بعضون نے کہا ہی کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرت کے نام پہلی کتابون مین اور قرآن اور حدیث مین تو تین سو نام ہوتے ہین اور چار سو بھی آئے ہین اور قاضی ابوبکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کے بڑے عالمون مین سے ہین کہا بعضے صوفیون نے کہا ہی کہ خدا تعالے کے ہزار نام ہین اور اُسکے حبیب کے بھی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہی اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کے نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نے بانوے نام ذکر کیے اور شرح کی اور مؤلف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین اول آنحضرت

کے صفات سے بیان احوال حلیۂ شریف اور صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کی خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا اللہم صل علے محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنٰی وبعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الفصل الاول فصل پہلی (عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ) روایت ہے جبیر سے کہا سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے تھے تحقیق میرے بہت نام ہین یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہے اور دوسرا احمد ف یعنی محمود بھی آیا ہے اور سب مشتق حمد سے ہین محمود وتعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین او بہت تعریف کیا گیا بیحد وبیشمار اور احمد سب سے زیادہ حمد کیا گیا اللہ تعالے کے پہلے کلام مین یا بہت حمد کرنیوالا اللہ تعالے کا بیچ ہر وقت تعریف کرنیوالا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسے مقام محمود مین ہوگا اور لواء حمد ہو سے انکے لیے واسطے حمد کے اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کے سبب کفر کو یعنے زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کے اور نام میرا حاشر ہے کہ اٹھائے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر یعنے اول مین قبر سے اٹھونگا پھر اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ نہو وے پیچھے اسکے کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عاقب کے معنی ہین پیچھے آنیوالا اور مراد یہان ہے پیچھے آنیوالا سب پیغمبرون کے (وعن ابی موسے الاشعری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لیے اپنی ذات شریف کے اپنے نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنے پیچھے آنیوالا سب پیغمبرون کے اور حاشر کہ معنے اسکے اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا ف یعنے ساری خلقت نے آنحضرت کے ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتے تھے اور زبان کی توبہ آپکی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کے کہ بغیر قتل اور سزا کے قصور انکا نہ معاف ہوتا نجات اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہین کرتے تم کہ کیونکر باز رکھا مجھسے خدا تعالے نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور انکا لعنت کرنا کہ وے گالیان دیتے مذمم کو اور مین محمد ہون ف یعنے وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتے تھے کہ معنی ہین نقیض محمد کی ہے یعنے مذمت کیا گیا اور آپکا یہ نام لیکر آپ کو برا کہتے اور لعن طعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بد کہا اور لعن وطعن مذمم کو کرتے ہین اور مین مذمم نہین پس گویا اللہ تعالے نے انکی بدکہا سے بچایا محفوظ رکھا نقل کی بخاری نے (وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ ولحیتہ وکان اذا ادہن لم یتبین واذا شعث راسہ تبین وکان کثیر شعر اللحیۃ فقال رجل وجہہ مثل السیف قال لا بل کان مثل الشمس والقمر وکان مستدیرا ورایت الخاتم عند کتفہ مثل بیضۃ الحمامۃ یشبہ جسدہ رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تھے کچھ بال سفید حضرت کے سر اور داڑھی کے اگلے جانب مین اور جب تیل لگاتے تھے تو ظاہر نہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتے تھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی ف اسلیے کہ تیل لگانے سے بال مجتمع ہو جاتے ہین پس جو کہ بال سفید آپکے کم تھے ظاہر نہوتے تھے اور پراگندگی اور ژولیدگی مین بال جدا جدا ہوتے ہین پس معلوم ہونے لگتے ہین سفید سیاہ مین سے اور آنحضرت کے سر اور داڑھی مین سفید بال بیس سے زیادہ تھے بڑھاپے مین اور بعضی روایت مین اس سے بھی کم آئے ہین ترجمہ اور تھے آنحضرت بہت بالون والے داڑھی کے ف یعنی داڑھی آپکی گھنی تھی ہلکی نتھی جیسے اور روایت مین کث اللحیہ آیا ہے اور حضرت کی داڑھی شریف کی درازی مین کچھ ثابت نہین ہوا اور صحابہ عظام سے درازی داڑھی کی منقول ہے چنانچہ آیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی نے انکا تمام سینہ کندھون تک بھر دیا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی داڑھی لمبی اور چوڑی تھی اور ابن عمر سے آیا ہے کہ قبضہ سے زیادہ نہ رکھتے تھے غرض کہ داڑھی ایک مشت سے کم روا نہین اور زیادہ مین روایات اور آثار مختلف آئے ہین ترجمہ پس کہا ایک شخص نے

یعنے وقت بیان کرنے جابر کے حلیہ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کے یعنے چمک اور روشنی مین لیکن چونکہ یہ موہم تھا طول کو بھی کہا جابر نے نہ بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کے اور تھا چہرہ مبارک آپکا گول ف ح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث مین آیا ہی بل مثل القمر اور ایک مین آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ چمکتا تھا روے مبارک آنحضرت کا جیسے چمکتا ہی چودھوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ ہوتا تھا روے مبارک آپکا جب خوشحال ہوتے مثل آئینہ کے اور عکس پڑتا تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف مین سو آب لدینہ مین ہی کہ یہ تشبیہین لوگون نے اپنے فہم کے موافق بحسب عرف کے دی ہین ورنہ آنحضرت کے جمال باکمال کی نسبت دہلات اور حسن وملاحت سے کوئی چیز شباہت نہین رکھتی رباعی کسی بحسن وملاحت بیار نرسد ترا درین سخن انکار کار ما نرسد صد ہزار نقش برآید ز کلک صنع ولی ہیچ یک بخوبی نقش نگار ما نرسد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی حبہ وآلہ بقدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روے مبارک کا بشکل دائرہ کے نہین تھا کہ آفتاب وچاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جاے اسکا اسلیے کہ حدیثون مین آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنے نہین تھا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ ت اور دیکھا مین نے مہر نبوت کو شانہ کے پاس ف ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کے بہر تقدیر بائین شانہ کے پاس تھی ت مانند بیضہ کبوتر کے یعنے گول شباہت رکھتا تھا رنگ اس مہر کا آنحضرت کے بدن مبارک کے ساتھ اور تمام اعضا کا سا اسکا بھی رنگ اور آب وتاب تھا نہ داغ تھا بطور برص کے ف ح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا تھا بلندتر تمام اجزاے بدن شریف سے کہ اسکو خاتم نبوت کہتے تھے ت کے زبر سے یعنے تمام ہونے ایک کاف کے یا ت کے زیر سے یعنی مہر اور نشان اسکے کہ وہ خاتم النبیین ہین اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت وانجیل وغیرہ مین موجود تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت دیتے تھے تو یہ پتا بتلاتے تھے کہ انکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نے مستدرک مین وہب ابن منبہ سے روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ انکے داہنے ہاتھ مین نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ انکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونون شانون کے درمیان نہین اور یہ نشان جیسے اسپر مہر کردی تو تغیر وتبدیل سے محفوظ رہے اور بعض روایتون مین آیا ہی کہ اسمین لکھا ہوا تھا وحدہ لاشریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایت مین آیا ہی کہ اس سے ایسا نور چمکتا تھا کہ آنکھ کو خیرہ کرتا تھا اور اسکو تشبیہ لوگون کے سمجھنے کے لیے ظاہری چیزون کے ساتھ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کے لیکن حقیقت اسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تھی سواے حق تعالے کے کوئی اسکو نہین جانتا ت نقل کی یہ مسلم نے (وعن عبد اللہ بن سرجس قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واکلت معہ خبزا ولحما او قال ثریدا ثم درت خلفہ فنظرت الی خاتم النبوۃ بین کتفیہ عند ناغض کتفہ الیسری جمعا علیہ خیلان کامثال الثآلیل رواہ مسلم) اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھائی مین نے انکے ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا مین نے ثرید یعنے روٹی کے ٹکڑے شوربے مین بھیگے ہوے پھر گیا مین آنحضرت کے پیچھے پس دیکھا مین نے مہر نبوت کی طرف آنحضرت کے دونون شانون کے درمیان مین انکے بائین شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مانند مٹھی کے یعنی ہیئت مین جیسے کہ اور کسی حدیث مین تھا مانند انڈے کے اسپر تل تھے مانند مسون کے نقل کی یہ مسلم نے (وعن ام خالد بنت خالد بن سعید قالت اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثیاب فیہا خمیصۃ سوداء صغیرۃ فقال ائتونی بام خالد فاتی بہا تحمل فاخذ الخمیصۃ بیدہ فالبسہا قال ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی وکان فیہا علم اخضر او اصفر فقال یا ام خالد ہذا سناہ وہی بالحبشیۃ حسنۃ قالت فذہبت العب بخاتم النبوۃ فزبرنی ابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہا رواہ البخاری) اور روایت ہی ام خالد بنت خالد بن سعید کی سے کہا انہنے کہ لائے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کہ انمین ایک کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نے کہ لاؤ ام خالد کو میرے پاس پس اٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرت نے کملی کو اپنے ہاتھ مین پس پہنایا اسکو فرمایا آنحضرت نے یعنے موافق اپنی سنت کے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تھا تو یہ دعا دیتے تھے پرانا کر اس کپڑے کو پھر پرانا کر یعنے بہت جی تو کپڑے بہت پرانے کرے تو اور تھے اس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہو راوی کو پس فرمایا آنحضرت نے اے ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ لفظ حبش مین بمعنی حسنہ یعنے نیک کے ہی کہا ام خالد نے پس گئی مین کہ کھیلتی تھی مہر نبوت سے یعنے جیسی عادت چھوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میرے باپ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے چھوڑ دے اسکو

یعنے منع ذکر نقل کی یہ بخاری نے (وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولیس بالابیض الامہق ولا بالآدم ولیس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ علی راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ عشر سنین وتوفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء وفی روایۃ یصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان ربعۃ من القوم لیس بالطویل ولا بالقصیر ازہر اللون وقال کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی انصاف اذنیہ وفی روایۃ بین اذنیہ وعاتقہ متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال کان ضخم الراس والقدمین لم ار بعدہ ولا قبلہ مثلہ وکان سبط الکفین وفی اخری قال کان شثن القدمین والکفین) اور روایت ہے انس سے کہا کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے ف ح یعنے معتدل قد تھے لیکن مائل بدرازی اور یہ جو آیا ہے کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کھڑے ہوتے تو سب سے زیادہ بلند دکھائی دیتے تھے اگرچہ اس جماعت مین دراز قد ہوتے تھے تو یہ بسبب درازی قد کے نہ تھا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کے تھا اور حقیقت مین یہ معجزہ تھا ت اور نہ تھے آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونے کے کہ نہ ہو اسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تھے نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھے اور نہ تھے آنحضرت کے بال بہت بل کھائے ہوئے جیسے کہ حبشیون کے ہوتے ہین اور نہ نرم نیچے لٹکے ہوئے یعنے بلکہ بیچ بیچ ان دونون کے تھے اور اٹھایا اللہ نے آنحضرت کو یعنے رسول کیا سر پر چالیس برس کے یعنی جب پورے چالیس برس کے ہو چکے تھے پھر اقامت کی آنحضرت نے مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نے حضرت کو ساٹھ برس تمام ہوتے تھے ف ح دس برس رہنا حضرت کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہے کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کے رہنے مین تیرہ برس مین اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف ترسٹھ برس کی ہوتی ہے اور یہان ساٹھ برس کہا پس توجیہ اسکی یہ ہے کہ راوی نے اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرہ کو دس کہا اور ترسٹھ کو ساٹھ اور یہ عادت ہے اہل عرب کی بیان عدد مین ت اور حالانکہ نہ تھے آنحضرت کے سر مبارک اور ڈاڑھی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ روایت کی انس سے درحالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تھے دراز اور نہ تھے ٹھنگنے روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تھے بال آنحضرت کے آدھے کانون تک اور ایک روایت مین ہے کانون اور شانون کے درمیان مین تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اور ایک روایت مین ہے دونون کانون کی لو تک اور ایک روایت مین ہے کندھون کے پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال کے ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے تھے نہین تو چھوٹے اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالون کے کترنے سے تو دراز ہو جاتے اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کبھی بال کترتے تھے کہ منڈوانا بالون کا سوائے حج اور عمرے کے نہین ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت بڑے سر کے اور موٹے قدمون کے ف ت یعنے پاے مبارک پر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کے نزدیک ممدوح ہے کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے اسکی سرداری و عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہین جانتا مین کسی کو انکے بعد اور نہ انکے پہلے انکے مانند اور تھے آنحضرت فراخ ہتھیلیون کے اور ایک روایت مین بخاری کے آیا ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت کے دونون قدم اور ہتھیلیان موٹی اور پر گوشت ف ع مردون کے لیے یہ ممدوح ہے کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتون کے لیے مذموم اور شریف کا مراد ہے خلقت مین نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تھی (وعن البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مربوعا بعید ما بین المنکبین لہ شعر بلغ شحمۃ اذنیہ رایتہ فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ما رایت من ذی لمۃ احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعرہ یضرب منکبیہ بعید ما بین المنکبین لیس بالطویل ولا بالقصیر) اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد اور دور کشادہ تھی مسافت درمیان دونون مونڈھون کے یعنے ف ق آنحضرت کے دونون مونڈھون مین بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہے واسطے آنحضرت کے بال تھے کہ پہونچتے انکے کانون کی لو کو دیکھا مین نے آنحضرت کو سرخ جوڑے مین کہ ازار اور چادر مین کی تھی ف ح اور مراد سرخ سے یہ ہے کہ اسمین سرخ خط

۴۰۱

تھے اسیطرح محدثون نے تحقیق کیا ہے اور بسبزے سے بھی کہ حدیث میں واقع ہے یہی مراد ہے کہ آمیز سبز اور زرد خط تھے ترجمہ نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز کبھی آنحضرت سے بہتر نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے اور روایت میں ہے مسلم کے کہ کہا براء نے نہیں دیکھا میں نے کوئی بالوں والا بہتر سرخ جوڑے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے بال قریب پہونچتے تھے
انکے مونڈھون سے فصل انکی تھی درمیان دونون مونڈھون کے نہ تھے حضرت لمبے اور نہ پست قد ف آدمی کے بالون کے تین نام ہیں جمہ بیش جیم اور تشدید میم
اور لمہ لام کے زیر اور تشدید میم سے اور وفرہ واو کے زبر اور فے کے جزم سے پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سے گذر جائیں اور جب کندھے تک پہونچے تو جمہ ہے اور وفرہ وہ کہ
کان کی لو تک پہونچے اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالون کے بھی آتا ہے (وعن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العینین
منہوس العقبین قیل لسماک ما ضلیع الفم قال عظیم الفم قیل ما اشکل العینین قال طویل شق العین قیل ما منہوس العقبین قال قلیل لحم العقب رواہ مسلم) اور
روایت ہے سماک بن حرب سے اُسنے نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن ف اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہے
مردون کے لیے اور تنگ دہنی کو مردون کے لیے عیب جانتے ہیں اور بعضے مراد رکھتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت ترجمہ اور حضرت کی آنکھوں کی سفیدی
میں سرخی ملی ہوئی تھی یعنے سرخی کے ڈورے چھوٹے ہوئے کم گوشت ایڑیاں کہا گیا واسطے سماک کے کہ راوی اس حدیث کا ہے کیا معنی ہیں ضلیع الفم کے کہا انھوں نے
بڑے منہ والے کے ہیں کہا گیا کیا ہیں معنے اشکل العین کے کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کے ف ع کہا ہے علما نے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنوں میں خطا ہے
اور ٹھیک وہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی چنانچہ علما لغت اسی پر اتفاق رکھتے ہیں ت کہا گیا سماک سے کیا ہیں معنی منہوس العقبین کے
جواب دیا کم گوشت ایڑی کے نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی الطفیل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابیض ملیحا مقصدا رواہ مسلم) اور روایت ہے
ابو طفیل سے کہا اُسنے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید نمکین یعنے خالص سفید نہ تھے اوسط یعنے قد میں اور جسم میں اور سب صفتوں میں (وعن
ثابت قال سئل انس عن خضاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لم یبلغ ما یخضب لو شئت ان اعد شمطاتہ فی لحیتہ وفی روایۃ لو شئت ان اعد شمطات
کن فی راسہ فعلت متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انما کان البیاض فی عنفقتہ وفی الصدغین وفی الراس نبذ) ت اور روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ پہونچے تھے اس عمر کو کہ خضاب لگاوین ف ع یعنی آنحضرت کے سفید بال
تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ بڑھاپا خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائے بڑھاپے میں
ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا میں کہ گن لون سفید بال آنحضرت کے کہ ڈاڑھی شریف میں تھے تو البتہ گن لیتا میں انکو اور ایک روایت
میں یون ہے کہ اگر چاہتا میں کہ گن لون بال سفید کہ تھے آنحضرت کے سر مبارک میں تو کرسکتا تھا میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی ہے کہ کہا انس نے
تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کے اور کنپٹیوں کے اور سر مبارک میں کچھ (وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھر اللون کان عرقہ اللؤلؤ اذا مشی
تکفا وما مسست دیباجۃ ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ) اور روایت
ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن و چمکتے رنگ کے گویا کہ قطرہ انکے پسینے کے موتی تھے یعنے ہیئت میں اور صفائی اور چمک میں جب راہ چلتے تھے آنحضرت تو
آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نشیب میں آتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ اٹھاتے تھے پاؤں بقوت و جلادت جیسے کہ عادت قویوں اور دلیروں کی ہوتی ہے
نہ یہ کہ پاؤں زمین پر گھسٹتے چلیں اور نہیں چھوا میں نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہے کپڑے ریشمی سے اور مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو ہتھیلی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے اور نہ سونگھا
میں نے کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ام سلیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یأتیہا
فیقیل عندہا فتبسط نطعا فیقیل علیہ وکان کثیر العرق فکانت تجمع عرقہ فتجعلہ فی الطیب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلیم ما ہذا قالت عرقک نجعلہ فی طیبنا وہو من
اطیب الطیب وفی روایۃ قالت یا رسول اللہ نرجو برکتہ لصبیاننا قال اصبت متفق علیہ) اور روایت ہے ام سلیم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے آتے تھے

کے یہاں اور انکے پاس قیلولہ کرتے یعنے دوپہر کو استراحت کرتے پس بچھاتین ام سلیم ایک بچھونا چمڑے کا پس اوپر اسکے آنحضرت سوتے ف ع کہتے ہین کہ ام سلیم آنحضرت
کی محرمون مین سے تھین دودھ کی سبب یا نسب کے سبب ورنہ نامحرم کے پاس کاہے کو آنحضرت سوتے اور یہان ہین انس کی کہ جو خادم حضرت کے تھے
اور عاقلہ اور فاضلہ تھین عورتون مین ت اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تھا یعنے اسلیے کہ آنحضرت تھے کثیر العرق پس اکٹھا کرتین ام سلیم پسینا آپکا اور ملاتین اسکو
اپنی عطر اور خوشبویون مین پس جب دیکھا آنحضرت نے کہ لیتی ہین وہ پسینا آپکا تو فرمایا کیا کرتی ہو تو یہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نے کہ پسینا تمھارا ہم ملاتے ہین
ہم اسکو اپنی خوشبو مین اور پسینا تمھارا خوشبوتر خوشبویون سے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نے کہ یا رسول اللہ ہم امید رکھتے ہین اسکی برکت کی
اپنے چھوٹون کے لیے یعنے انکے بدن اور منھ پر ملتے ہین تو اسکی برکت کے سبب بچین بلاؤن سے فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الاولى ثم خرج الى اهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل يمسح
خدي احدهم واحدا واحدا واما انا فمسح خدي فوجدت ليده بردا اوريحا كانما اخرجها من جونة عطار رواه مسلم وذكر حديث جابر سموا باسمي في باب الاسامي و
حديث السائب بن يزيد نظرت الى خاتم النبوة في باب احكام المياه) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کے لوگون کی طرف اور مین بھی انکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرت نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونون رخسارون
ایک ایک کے برابر پر مین پس چھوا میرے رخسارون کو بھی ف ع لفظ خدی یہان دال کے زبر سے اور ی کے جزم سے ہی بلفظ مفرد اور بعضے نسخون مین یہان بھی بلفظ
تثنیہ ہی دال کے زیر اور ی کے تشدید سے یعنی چھوا میرے دونون رخسارون کو اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہی کہ اکثر نسخون مین بصیغہ تثنیہ ہی اور ایک نسخہ مین مفرد ہی انتہی
جنس سے ت پس پائی مین نے آنحضرت کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نے نکالا تھا ہاتھ عطار کے ڈبہ مین سے ف ع اس حدیث مین بیان ہی حضرت
کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذاتہ تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور باوجود اسکے اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے تھے تا بابت خوشبودار ہون واسطے ملاقات ملائکہ کے
اور لینے وحی کے اور ہمنشینی مسلمانون کے ت اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اسکا ہی سموا باسمی بیچ باب اسامی کے اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اسکا ہی نظرت
الی خاتم النبوة بیچ باب احکام المیاہ کے یعنے اور مصابیح مین اس باب مین دونون حدیثین مذکور ہین الفصل الثانی فصل دوسری (عن علي بن ابي طالب قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل ولا بالقصير ضخم الراس واللحية شثن الكفين والقدمين مشربا حمرة ضخم الكراديس طويل المسربة اذا مشى تكفا
تكفؤا كانما ينحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح) روایت ہی علی ابن ابی طالب سے کہا کہ تھے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ لمبے اور نہ ٹھنگنے یعنی بلکہ میانہ قد تھے بڑے سر اور گھنی ڈاڑھی کہ پر گوشت تھین ہتیلیان ہاتھون کی اور پانوون مبارک رنگ آپکا سفید سرخی
ملا ہوا تھا موٹے تھے جوڑ ہڈیون کے لمبے تھے مسربہ کے یعنے سینہ سے ناف تک بالون کی ایک لکیر لمبی تھی جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کی
جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا نشیب مین اترتے ہین بلندی سے ف ع مقصود یہ ہی کہ چلتے تھے چلنا قوی کہ اٹھاتے تھے پانوے مبارک زمین سے بقوت جیسا کہ اوپر گذرا
اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ بطریق تواضع کے چلتے تھے نہ بطور تکبر اور اترانے کے ترجمہ نہین دیکھا مین نے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
وفات انکی کے مانند انکے رحمت خاص بھیجے اللہ انپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی (وعنه كان اذا وصف النبي صلى الله عليه وسلم قال
لم يكن بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم ولم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان في الوجه
تدوير ابيض مشرب ادعج العينين اهدب الاشفار جليل المشاش والكتد اجرد ذو مسربة شثن الكفين والقدمين اذا مشى تقلع كانما يمشي في صبب واذا التفت
التفت معا بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين اجود الناس صدرا واصدق الناس لهجة والينهم عريكة واكرمهم عشيرة من راه بديهة هابه ومن خالطه
معرفة احبه يقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي) اور روایت ہی علی ابن ابی طالب سے کہ تھے جس وقت وصف بیان کرتے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتے تھے آنحضرت صلعم بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت مڑے ہوئے بالوں کے نہ سیدھے
بالوں کے تھے بال کچھ مڑے ہوئے اور نہ تھے پر گوشت روے مبارک اور نہ کوتاہ روے مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھی روے مبارک میں کچھ گلابی سفید رنگ مخلوط
بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت اور دراز پلکیں موٹے سرے ہڈیوں کے ف ح کتد تے کے زبر اور زیر سے جگہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنے درمیان
دونوں شانوں کے جو جگہ ہو وہ بھی موٹی اور پر گوشت تھی ت نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنے ایک لکیر لمبی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی ف ح ظاہر اس
حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوائے مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مسربہ کے بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور
پنڈلیوں اور پہنچوں کے پس اجرد مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال نہ ہوں ترجمہ پر گوشت ہاتھوں کے
اور قدموں کے جب راہ چلتے اٹھاتے پانوں کو ساتھ قوت کے گویا اترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہ پھیرتے داہنی بائیں تو پھیرتے تمام بدن شریف کو اور
بالکل متوجہ ہوتے ف ح یعنے نظر چرا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کھڑے کھڑے گردن پھیرتے تھے داہنی بائیں جب دیکھتے کسی چیز
کی طرف جیسے کہ ہلکے لوگ کرتے ہیں ولیکن منہ کرتے ادھر باطمینان یا پیٹھ پھیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت
تھی اور وہ ختم کرنیوالے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روے سینہ کے ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل و جان اور رغبت سے تھی
نہ سنانے اور دکھانے کو اور ملا علی نے اسکے یہ معنی لکھے ہیں کہ اجود یا تو جودت سے ہے جیم کے زبر سے بمعنی فراخی کے یعنے دل کے دلیر تھے پس نہیں ملول اور تنگ ہوتے
تھے امت کی ایذا سے اور جفاء اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کے پیش سے بمعنی دینے کے ضد بخل کی یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں مال کے دینے میں اور علوم اور اخلاق
اور معارف کے بتلانے میں پس معنی یہ ہونگے کہ سخی تر لوگوں کے تھے از روے دل کے ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روے زبان کے یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خوب درست تھی یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں میں از روے قوم و قبیلہ کے جو کوئی
دیکھتا انکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا انسے اور جو کوئی ملتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچان کر دوست رکھتا انکو ف ح یعنی جو کوئی
ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اختلاط کے اور معرفت کے تو ڈر جاتا انسے بسبب وقار کے اور جب بیٹھتا انکے پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپکا تو نہایت
دوست رکھتا انکو ترجمہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلے موت انکی کے
اور نہ بعد انکے مانند انکے صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُكْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ
طِیْبِ عَرْقِهٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِیْحِ عَرْقِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آتا ہو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لے گئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ح عرق جسکے
زبر اور رے کے جزم سے اور پھر فرق ہے آخر میں یعنی بوے خوش و ناخوش سے لیکن اکثر اطلاق انکا بوے خوش پر آتا ہے جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے شگفتہ ہوتی تھی ہوا
اس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اس سے پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لے گئے
ہیں اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ یا کہا جابر نے یعنی بجائے من طیب عرقہ کے ف ح سے ہی من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہے اور مآل دونوں کا ایک ہی ہے (وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ
بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَهٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسر کے
سے کہا میں نے واسطے ربیع بیٹی معوذ بن عفراء صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہے کہ نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة إضحيان فجعلت أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وإلى القمر وعليه حلة حمراء فإذا هو أحسن عندي من القمر رواه الترمذي
والدارمي) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور کبھی دیکھتا طرف چاند کے اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنے اس میں خط سرخ اور سفید تھے پس ناگہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھے نزدیک میرے یعنے
میری نظر اور اعتقاد میں چاند سے ف ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کے اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے یہ واسطے ظاہر کرنے استلذاذ و ذوق اپنے کے کہا ورنہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم احسن تھے چاند سے واقع میں اور سب محبوبوں کے نزدیک ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وعن أبي هريرة قال ما رأيت شيئا أحسن من
رسول الله صلى الله عليه وسلم كأن الشمس تجري في وجهه وما رأيت أحدا أسرع في مشيه من رسول الله صلى الله عليه وسلم كأنما الأرض تطوى له إنا لنجهد أنفسنا وإنه لغير مكترث
رواه الترمذي) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہے انکے چہرہ مبارک میں اور نہیں دیکھا
میں نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحقیق
ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنے نفسوں کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے بے پروا کرنے والے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی بے تکلف و بے پروا آسانی سے
چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ پہونچتے اور وہ با آسانی اور بے تعب آگے
سب سے چلتے (وعن جابر بن سمرة قال كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك إلا تبسما وكنت إذا نظرت إليه قلت أكحل العينين وليس
بأكحل رواه الترمذي) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے نہ تھے یعنی اکثر اوقات مگر
بطریق مسکرانے کے اور تھا میں جس وقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں سرمہ دیے ہوئے ہیں حالانکہ نہ تھے سرمہ دیے ہوئے ف ح
بلکہ بسبب خلقت کے سرگین آنکھیں تھیں بیت لبان سرمہ سید کردہ خانہ مردم بود و چشم تو کہ سیہ اند سرمہ ناکردہ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے الفصل الثالث فصل تیسری
(عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلج الثنيتين إذا تكلم رئي كالنور يخرج من بين ثناياه رواه الدارمي) روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگے کے دو دانتوں کے ف ح یعنے ان دانتوں میں کچھ فرق تھا دانتوں کے نام ہیں دو دانت آگے کے اوپر کے اور نیچے کے
جو ہیں انکو ثنیان اور ثنایا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ انکے دونوں طرفوں میں ہیں انکو رباعیات رے کے زبر سے کہتے ہیں اور ظاہر عبارت حدیث
کی یہ ہے کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین میں بھی تھا اور نیچے کے میں بھی نہ مخصوص اوپر ہی کے ثنیین میں ترجمہ جب کلام کرتے آنحضرت دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا
ہے انکے آگے کے دانتوں سے نقل کی یہ دارمی نے (وعن كعب بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سر استنار وجهه حتى كأن وجهه قطعة
قمر وكنا نعرف ذلك منه متفق عليه) اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک آپکا
یہاں تک کہ چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہے چاند کا اور تھے ہم پہچانتے اسکو ف ح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہیں بسبب مشاہدہ تازگی اور ... پیشانی
انکے کے حاصل اس جملہ کا یہ ہے کہ یہ پہچاننا مجھی کو خاص نہ تھا بلکہ ہم سب پہچانتے تھے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن أنس أن غلاما يهوديا كان يخدم
النبي صلى الله عليه وسلم فمرض فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فوجد أباه عند رأسه يقرأ التوراة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم يا يهودي أنشدك
بالله الذي أنزل التوراة على موسى هل تجد في التوراة نعتي وصفتي ومخرجي فقال لا فقال الفتى بلى والله يا رسول الله إنا نجد لك في التوراة نعتك وصفتك ومخرجك
وإني أشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه أقيموا هذا من عند رأسه ولوا أخاكم رواه البيهقي في دلائل النبوة) اور
روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت
کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باپ کو نزدیک سر اسکے کے پڑھتا تھا توریت یعنے کچھ توریت میں سے پڑھتا تھا جیسے کہ پڑھی جاتی ہے بیمار کے

یہان سورۂ یس حالت نزع مین پس فرمایا اسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای یہودی پوچھتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اس خدا کی کہ اُتاری توریت موسی پر آیا پاتا ہے تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا ف ع یعنے ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو یا مخرج بمعنے بعث کے ہو یعنے نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اسکا اور نعت اور صفت کے معنے ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی ہین او صفت سے صفات ظاہری ترجمہ کہا اُس یہودی نے کہ نہین پاتا مین کہا اس لڑکے نے سقر ہے قسم خدا کی ای رسول خدا کے بلاشبہ ہم پاتے ہین آپکے لیے توریت مین نعت آپکی او صفت آپکی اور نکلنا آپکا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سواے اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نے اپنے یارون کو کہ اُٹھا دو اسکے باپ کو لڑکے کے سر کے پاس سے اور والی ہو تم اپنے بھائی کے یعنے اس اسلام کے بھائی کے امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی یہ بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما انا رحمۃ مہداۃ رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے ابوہریرہ سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بھیجی گئی ف ع یعنے نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کیلیے کہ بھیجا ہے اسکو اللہ نے تمھارے سیلیے بطریق تحفہ کے پس جسنے قبول کیا تحفہ اُسکا مطلب یاب ہوا اور جسنے نہ قبول کیا نا امید اور ٹوٹے والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کے ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اسمین تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہے اسلیے کہ تحفہ تکریم ہی کے لیے بھیجا جاتا ہے ترجمہ نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقون اور عادتون کے بیان مین

ف ع جب فارغ ہوا مولف بیان کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سے کہ اُسکو صورت وخلق کہتے ہین خ کے زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریف کہ اُسکو سیرت وخلق کہتے ہین خ کے پیش سے اور لام کو پیش بھی آیا ہے اور جزم بھی اور مراد اُس سے مہربانی ہے اور مردانگی شجاعت اور سخاوت اور نرمی او تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہے شین کے زبر سے بمعنے طبع اور خو اور عادت کے

الفصل الاول فصل پہلی (عن انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف ولا لم صنعت ولا الا صنعت متفق علیہ) روایت ہے انس رض سے کہا خدمت کی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس ف ع مسلم کی روایت مین ہے نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ مین آئے ماں انس کی اور بعضے ماتے والے انکے انصار مین سے انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائے اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کے تھے اسمین اختلاف ہے سبب انس نے دس برس کی مدت اقامت آنحضرت کی مین کہ مدینہ مین تھی خدمت آپ کی کی پس انس کہتے ہین کہ مدت خدمت مین ترجمہ نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اُف ف ع لفظ اُف ساتھ پیش ہمزہ کے اور زیر فا مشدد کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر فا کے اور ایک نسخہ مین ساتھ تنوین مکسورہ کے ایک کلمہ ہے کہ دلالت کرتا ہو اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کے اوپر دیکھنے ایک امر مکروہ کے ترجمہ اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو کہ کیون یہ کام کیا تو نے اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تو نے یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے اگر کچھ کام کیا مین نے تو یہ نہ فرماتے کہ کیون کیا تو نے اور اگر کچھ کام نہ کیا مین نے اور حکم کیا تھا مجکو اُسکے کرنے کا تو یہ نہ فرماتے کہ کیون نہ کیا تو نے یہ کام اور یہ دنیا کے امور مین تھا نہ امور دین کے مین اسلیے کہ نہین جائز ہے ترک کرنا اعتراض کا اسمین اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طیبی نے کہا کہ انس نے پھر تعریف اپنی کی ہے کہ ہرگز مین نے ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجھپر متوجہ ہوا اور معنے اول انسب اور اوفق ہین ساتھ مقام کے (وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذہب وفی نفسی ان اذہب لما امرنی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت حتی امر علی صبیان وہم یلعبون فی السوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وہو یضحک فقال یا انیس ذہبت حیث امرتک قلت نعم انا اذہب یا رسول اللہ رواہ مسلم) اور یہ بھی روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر لوگون کے

خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت نے ایک روز کسی کام کے لیے پس کہا مین نے قسم خدا کی نہین جاؤنگا مین اور تھا میرے دل مین کہ جاؤنگا مین اس کام کے لیے کہ فرمایا تھا مجکو ساتھ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف یعنے باوجودیکہ اس کام کے جانے کا ارادہ رکھتا تھا دل مین لیکن زبان سے کہا مین نے کہ نہین جاؤنگا مین اور صدور اس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور نادانی کے تھا اس حال مین کہ سن تکلیف کو نہین پہونچے تھے چنانچہ اسلیے آنحضرت نے التفات اسکے قول پر نکیا اور اسپر تادیب نہ کی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی ت پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار مین ف اور ظاہر یہ ہے کہ انس ٹھہرے اُن لڑکون کے پاس یا تو کھیلنے کے لیے یا تماشا دیکھنے کے لیے ت پس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا انس نے پس دیکھا مین نے طرف آنحضرت کے اس حال مین کہ آنحضرت ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت نے اے انیس چلا تو اس جگہ کہ حکم کیا تھا مین نے تجکو کہا مین نے ہان مین جاتا ہون اب یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسی انس سے کہا کہ تھا مین چلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت پر تھی چادر نجران کی کہ موٹا تھا کنارہ اسکا یعنے وہ خط دار تھی اور نجران نام ہے ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو ایک گنوار نے پس کھینچا آپ کو ساتھ چادر آپ کی کے کھینچنا سخت اور پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کے یعنے اُلٹے چادر ایسی کھینچی کہ آنحضرت اسکے سینہ کے آگے کھنچ آگئے یہانتک کہ نگاہ کیا مین نے طرف کنارہ گردن آنحضرت کے کہ تحقیق نشان ڈالدیا تھا گردن کے کنارے مین چادر کے کنارے نے بسبب شدت کھینچنے اعرابی کے چادر کو پھر کہا اعرابی نے کہ اے محمد حکم کرو میرے لیے یعنی اپنے کارپردازون کو کہ دیوین مجکو کچھ مال خدا مین سے کہ تمھارے پاس ہے پس دیکھا طرف اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی ازراہ تعجب کے پھر ہنسے یعنی ازراہ تلطف کے پھر حکم کیا واسطے اسکے دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور روایت مین آیا ہے کہ گنوار نے بعد مال اللہ الذی عندک کے یہ بھی کہا لاانت مالکہ ولا مال ابیک اور اسکے مال سے مال زکوٰۃ کا مراد ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کے اوپر جفائے لوگون پر اور یہ اعرابی اجڈ اور درشت خویون عرب مین سے تھا کہ تہذیب اخلاق نہین رکھتا تھا اور ادب نہین سیکھا تھا اسنے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے حاکم اور والی کو رعایا اور بیوقوفون کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین اور بھی یہ معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کے لیے مال دینا بہتر ہے (وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہتر لوگون کے یعنے حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگون کے یعنے کرم وسخاوت بہت رکھتے تھے بہ نسبت اورون کے اور بہادر ترین لوگون کے اور تحقیق ڈرے اور فریادی کی مدینہ والون نے ایک رات یعنی کچھ آواز چور یا دشمن کی یا کسی لشکر کی سنکر ڈرے اور غل مچایا پس چلے لوگ آواز کی طرف پس ملے آگے لوگون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت نے لوگون سے طرف آواز کے یعنی سب سے آگے چلے اُدھر حالانکہ آنحضرت فرماتے تھے نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تھے اوپر گھوڑے ابی طلحہ کے کہ ننگی پیٹھ تھا نہ تھا اُسپر زین اور لٹکی تھی حضرت کی گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا مین نے اس گھوڑے کو مانند دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ گھوڑا کم رفتار کش تنگ قدم تھا کہ اسکو مندوب کہتے تھے اور بعد اُسدن کے وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گھوڑا اُس سے سبقت نہین کر سکتا تھا اور یہ مین معجزہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اس گھوڑے کا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سے ایسا منقلب ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنے خبر دشمن کے جبتک کہ تحقیق ہو ہلاک ہونا اور جائز ہے عاریت مانگنا اور جائز ہے جہاد کرنا مستعار گھوڑے پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہو لٹکانا تلوار کا گردن مین (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جابر سے کہ نہین

سوال کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہین **ف** ح یعنی نہین دیتا مین کہا ابن حجر نے مراد یہ ہی کہ ہرگز لفظ ساتھ لا کے نکرتے
تھے بلکہ اگر ہوتا دیتے اور اگر کچھ نہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے یا وعدہ کرتے اور دعا کرتے اور شیخ عزالدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے ندینے کے زبان شریف پر
نہین آیا اور یہ منافی اسکے نہین کہ وقت ضرورت انھون نے بطریق عذر کے کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزوق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیت مین کہا **شعر** ما قال لا قط الا فی تشھدہ ٭ لولا التشھد کانت لاؤہ نعم ٭ اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی مین لکھا ہی **بیت** نرفت
کلمۂ لا بر زبان او ہرگز ٭ مگر باشہد ان لا الٰہ الا اللہ ٭ (**وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ
اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بکریان درمیان دو پہاڑون کے یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون کے تھا پس دی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال
توکل و زہد انکے کے اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہی اچھے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کی بلا شبہ محمد البتہ دیتے ہین
بڑا ہی دینا کہ نہین ڈرتے فقر سے **ف** ح یعنی دیتے ہین اور کچھ نہین رکھتے **شعر** ہر چہ آمدت بدست بدادی تو بیش ازان ٭ این جود آن کس است
کش از فقر عار نیست ٭ نقل کی یہ مسلم نے (**وَعَنْ** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَیْنَمَا ہُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَہٗ مِنْ حُنَیْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ
یَسْاَلُوْنَہٗ حَتّٰی اضْطَرُّوْہُ اِلٰی سَمُرَۃٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ ہٰذِہِ الْعِضَاہِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ
ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَّلَا کَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے اسوقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت پھرنے آنحضرت کے غزوۂ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا تھا پس چمٹے اعرابی درحالیکہ مانگتے تھے آنحضرت سے **ف** ح یعنی اموال
غنیمت حنین کے اور غنیمت اُس غزوہ مین بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتے بھی بہت تھے اور اکثر مکہ کے مولفۃ القلوب کو دیتے تھے اور بخشنا بکریون کا اُس
شخص کو کہ پہلی حدیث مین گذرا اُسی جگہ تھا اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنے مین اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت
کو اور ڈہے گئے طرف درخت کیکر کے پس اُچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اُسمین پس ٹھہر گئے آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجکو
چادر میری اگر ہوتے میرے پاس چارپائے یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کے کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم
کر دیتا مین انکو درمیان تمہارے پھر پاتے تم مجکو بخیل کہ نہ دون مین اُسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کرون مین اور نہ پہونچاؤن مین اور نہ بزدل اور ڈرنے والا
ف ح ع کہ دینے مین فقر و تنگدستی سے ڈرون مین اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزمایا تمنے مجکو وقائع مین تو پاؤ گے تم مجکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کے
اور اسمین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کے اُسکے لیے کہ نہین پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوے اُسپر نقل کی یہ بخاری نے
(**وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِہِمْ فِیْہَا الْمَاءُ فَمَا یَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْہَا فَرُبَّمَا جَاءُوْہُ
بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام
یا لونڈیان مدینہ والون کی باسن اپنے کہ ہوتا انمین پانی یعنی پس چاہتے حضرت کے دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیمارونکو پس نہین لاتے کوئی باسن
مگر ڈالدیتے حضرت اپنا دست مبارک ان باسنون مین یعنی انکی خوشی خاطر کے لیے اُسکو تبرک کر دیتے تاکہ شفا اور برکت حاصل ہو انکے لیے پس اکثر آتے حضرت کے پاس وقت
صبح سردی کے پس ڈالتے حضرت اپنا دست مبارک ان باسنون مین **ف** ح اسمین کمال شفقت و مہربانی ہی امت پر اور اشارہ ہی اسپر کہ واسطے نفع
لوگون کے ضرر اٹھانا چاہیے نقل کی یہ مسلم نے (**وَعَنْہُ** قَالَ کَانَتْ اَمَۃٌ مِّنْ اِمَاءِ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَيَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھی ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت
کا پس لیجاتی حضرت کو جہاں چاہتی **ف** ع ح یعنی اگرچہ باہر مدینہ کے چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمیں نہایت تواضع اور
شفقت آنحضرت کی ہے اور اسپر ہے کہ کثرت لوگوں پر **ت** نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق ایک عورت کہ تھا اسکی عقل میں کچھ خلل و نقصان پس کہا اس نے اے رسول خدا کے مجکو تم سے ایک
کام ہے بیچ پوشیدہ لوگوں سے پس فرمایا اے ماں فلانے کی دیکھ جونسا کوچہ چاہے تو یعنے بیٹھ یا کھڑی ہو اسمیں کہ میں بھی تیرے ساتھ بیٹھوں
یا کھڑا ہوں یہانتک کہ سرانجام کروں میں تیرے لیے کام تیرا پس تنہا ہوئے حضرت ساتھ اسکے بعضی راہوں میں یعنی اور ٹھہرے رہے اسکے
ساتھ اور سنا کلام اسکا اور دیا جواب اسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے **ف** ع یعنی عرض کیا اس نے جو کچھ عرض
کرنا تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوت کرنی ساتھ عورت کے کوچوں میں نہیں ہے مانند خلوت کرنے کے اسکے ساتھ گھر میں بنا بر اسکے کہ بعضے
اصحاب تھے کھڑے ہو گئے بعید انسے برعایت حسن ادب کے **ت** نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے اسی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنے والے کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تھے بد کہنے والے **ف** ح فحش حد سے گذرنا جواب و کلام میں اور اکثر استعمال
اسکا آتا ہے الفاظ جماع میں اور اسمیں کہ متعلق ہے اسکے لیے کہ اہل فساد اور بے حیا انکو اسمیں عبارتیں صریحہ فاحشہ ہیں کہ اہل صلاح اور حیا مند
اس سے اعراض کرتے ہیں اور کنایہ اور ابہام پر اکتفا کرتے ہیں بلکہ بول اور غایت کو بھی تعبیر قضاے حاجت وغیرہ کرتے ہیں اور فحش یعنی
زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کے بھی آتا ہے اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندوں کی جانب سے برا کہنا اور
دعا کرنی ساتھ لعنت کے اور لعنت کرنی اسکو کہ مستحق اسکا نہیں ہے سخت گناہوں میں سے ہے اور بسبب کثرت کے کبیرہ ہو جاتی ہے اور اتفاق رکھتے
ہیں علما اوپر حرام ہونے لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقیناً معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہے جیسے ابو جہل وغیرہ اور حرام نہیں ہے اوپر بعضوں
کے ساتھ صفت عام کے جیسے کہ کہیں لعنت خدا کی کافروں اور ظالموں اور سود خوروں اور مانند انکے پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو
ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سے اور بہشت کے داخل ہونے سے اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتھ کافروں کے ہے اور دوسرے ہانکنا
اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجۂ سابقین سے اور شامل ہے بعضے گنہگاروں اور بدکاروں کو اور اس تقریر سے حل ہو جاتے ہیں بہت سے
اشکال واللہ اعلم بالصواب **ت** اور فرماتے تھے حضرت وقت غصہ کرنے کے کسی پر کیا ہوا ہے اسکو اور کیا کرتا ہے وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اسکی **ف**
ح ع یہ کنایہ ہے خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ اور ناراضمندی کے کہتے تھے یہ کلمہ تھا سو بھی اعراض کر کے اس سے کہتے تھے
نہ خطاب کر کے اسکی طرف اور اسی کے معنی میں ہے خاک آلودہ ہو ناک اسکی اور یہ کلمہ بھی ذو معنیین ہے اسلیے کہ احتمال ہے کہ بد دعا ہو یہ اسپر یا دعا اسکے لیے یعنی
سجدہ [illegible] کے **ت** نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا
بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیے کافروں پر یعنی تا سب ہلاک ہوں اور جڑ بنیاد سے
اکھڑ جائیں فرمایا کہ میں نہیں بھیجا گیا ہوں لعنت کرنے والا اور نہیں بھیجا گیا ہوں میں مگر واسطے رحمت کے **ف** ح ع یعنی جہاں پر کیا مومنوں
پر کیا کافروں پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مومنوں کے لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور کافروں کے لیے یوں رحمت

[illegible]

ہوئے کہ عذاب دنیا کا اُنسے اُٹھ گیا حضرت کے وجود باجود کی برکت سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال
کا حضرت کی برکت سے قیامت تک اُٹھ گیا بخلاف اگلی اُمتوں کے کہ پیغمبرون کی بددعا سے ہلاک ہوگئیں اور زبر بنیاد سے اُکھڑ گئیں اور کہا طیبی نے کہ یعنی مین بھیجا
گیا ہون تاکہ قریب کرون لوگون کو طرف اللہ کے اور اُسکی رحمت کے اور اس لیے نہین بھیجا گیا ہون کہ دور کرون اُنکو اُس سے پس لعنت کرنی منافی
ہو میرے حال کے پس کیونکر لعنت کرون مین ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً
مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَّکْرَہُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْہِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تھے آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سے
کہ اپنے پردے مین ہو ف ع اسلیے کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہے پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہے بہ نسبت اُسکے کہ ہو باہر نکلنے والی پردہ سے ت پس جب دیکھتے آنحضرت
کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتے اُسکو یعنی جہت طبع سے یا شریعت کی راہ سے پہچان لیتے ہم اُسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کے ف ع یعنی اثر تغیر سے ہم پہچان لیتے
اور دفعیہ کرتے اُسکا پس حضرت غصہ نکرتے تھے بخصوصہ امر کراہت مین سوا حرمت کے کہا نووی نے معنی اسکے یہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کے منہ سے
نکہتے تھے اُس چیز کو کہ مکروہ رکھتے بلکہ متغیر ہوتا تھا چہرہ مبارک پس پہچان لیتے ہم ناخوشی اُنکی اور اسمین فضیلت ہے حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہے جبتک
کہ نہ پہونچے نوبت سستی وجور کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی
اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ وَاِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ نہین دیکھا مین نے حضرت کو کبھی بہت ہنستے ہوئے کہ تمام منہ
کھل جاوے یہانتک کہ دیکھون مین اُنسے کوا اُنکا یعنی بہت منہ پھاڑ کر نہ ہنستے تھے کہ تالو دکھائی دے اور تھے آنحضرت مگر مسکراتے یعنی اکثر اور
کبھی ہنستے بھی تھے لیکن بے مبالغہ کے جیسے کہ بیچ باب ضحک رسولخدا کے آیا ہے ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْہَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اوسی عائشہؓ سے کہ تحقیق رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نتھے پے درپے اور متصل کرین کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننے والے پر مانند پے درپے کلام کرنے تمہارے کے ف ع کہ متعارف
ہے تم مین کہ نہایت ملے ہوتے ہین الفاظ بلکہ کلام اُنکا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہؓ نے ت کہ تھے حضرت کلام کرتے جدا جدا
کہ اگر گنتا اُسکو گننے والا تو البتہ گن لیتا اُسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننے کا تو ممکن تہا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ
عَائِشَۃَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِہْنَۃِ اَہْلِہٖ تَعْنِیْ خِدْمَۃَ اَہْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے اسود سے ف ح اسود بڑے تابعی ہین زمانہ نبوت کا اُنھون نے پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سے حدیث
سنی اور انسی حج اور عمرہ ادا کیے اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتے اور فقیہ اور بہت حدیث روایت
کرنے والے ہین ت کہا اسود نے کہ پوچھا مین نے عائشہؓ سے کہ کیا کرتے تھے حضرت اپنے گھر مین کہا عائشہؓ نے تھی شان یہ کہ ہوتے تھے آنحضرت
بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنے کے ف ع لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اُسکی کے اور جزم ہ کے اور تحریک اُسکی کے اوپر وزن کلمۃ کے خدمت جیسی کہ تفسیر
کی راوی نے ت کہ مراد رکھتی تھین عائشہ مہنۃ اہلہ سے خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودھ دوہنے بکری کے اور گانٹھنے جوتی کے
اور پیوند لگانے کپڑے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والون کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہے ت پس جب
آتا وقت نماز کا نکلتے حضرت نماز کے لیے یعنے اور چھوڑ دیتے سب کام اور نہ غرض رکھتے کسی گھر والے سے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ
قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَھُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَہَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ بِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ نہین اختیار

دیے گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کے کبھی مگر اختیار کرتے اور لیتے آسان تر ان مین کا جب تک کہ ہوتا وہ کام آسان سبب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتے حضرت دور تر ین لوگون کے اُس کام سے **ف** ح اس حدیث مین کلام کیا ہی علما نے کہ تخیر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن بر تقدیر تخیر کے اللہ تعالی کی طرف سے گناہ ہونا مشکل ہی مگر یہ کہ مراد مفضی گناہ کو ہو جیسے کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونے خزانون زمین کے کہ اُسکے مشغول ہونے مین احتمال نہ فارغ ہونے کا واسطے عبادت کے ہی اور درمیان کفاف معیشت کے پس مراد گناہ سے امر قسیبی ہی اور مراد اُس سے گناہ نہیں ہی بسبب ثبوت عصمت کے کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا کہ اگر مراد ہو تخیر جانب کافرون اور منافقون کی سے تو ہونا گناہ ایک کا دو امرون مین سے ظاہر ہی اور اگر مسلمانون کے جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو جیسے کہ تخیر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کے اسلیے کہ مجاہدہ کہ پہونچاوے ہلاک کو جائز نہیں ہی اور یا مراد تخیر خدا کے جانب سے ہو درمیان اُس چیز کے کہ اُسمین دو عقوبت ہین یا ایک عقوبت ہی یا مراد درمیان اُنکے اور درمیان کفار کے جیسے کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کے عبادت مین یا اقتصاد مین خدبرت اور نہین بدلا لیا حضرت نے واسطے حظ نفس اپنے کے کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہو انکے نفس سے کبھی مگر یہ کہ کیجاوے وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اُسکا پس سزا دیتے تھے واسطے اللہ کے یعنی نہ کسی اور غرض کے لیے بسبب اُس حرمت کے **ف** ح کہا شیخ ابن حجر نے کہ مراد یہ ہی کہ بدلہ نہیں لیتے تھے آنحضرت واسطے حاجت نفس اپنے کے پس اشکال نہیں آویگا اُسپر کہ آنحضرت حکم کرتے تھے اُن لوگون کے قتل کرنیکا کہ ایذا دیتے تھے اُنکو اسلیے کہ وہ ارتکاب خدا کی حرام کی ہوئی چیزون کا بھی تو کرتے تھے نقل کی بخاری اور مسلم نے (**و** عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اسی عائشہؓ سے کہ نہیں مارا آنحضرت نے کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیے کہ آنحضرت نے بعض اوقات اپنی سواری کے جانور کو مارا ہی کبھی اپنے ہاتھ سے نہ عورت کو اور نہ خادم کو **ف** ع خادم کا اطلاق مرد اور عورت دونون پر آتا ہی اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطے اہتمام شان اُنکی کے اور واسطے بہت واقع ہونے ضرب اُن دونون کے اور واسطے احتیاج مارنے اُنکے کے اگرچہ جائز ہی کچھ مارنا بشرط لیکن اولی ترک ہی ہی کہا علما نے بخلاف اولاد کے کہ اُنکی تادیب بھی اولی ہی اور سبب اُسکا یہ ہی کہ اولاد کو جو مارتے ہین تو اُنکی اصلاح ہی کے لیے مارتے ہین پس نہ اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنے ان دونون کے کہ وہ ... نفس کے لیے ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اُن دونون سے واسطے محافظت خواہش نفس کے اور روکنے غصہ کے **ت** مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے راہ خدا مین **ف** ع خ پس حضرت نے قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین پھر نہیں ہی مراد اُس سے جہاد ہی کرنا ساتھ کفار کے فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین وغیر ذلک بھی **ت** اور نہیں پائی گئی حضرت سے کوئی چیز کبھی یعنی نہین پہونچی آنحضرت کو کسی کی طرف سے وہ چیز کہ ضرر کرے انکو ... اُس چیز سے مگر یہ کہ کیجاتی کوئی چیز حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلہ لیتے واسطے جزا کے نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری (**وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ) روایت ہی انس سے کہا کہ خدمت مین حاضر ہوا مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ مین آٹھ برس کا تھا خدمت کی مین نے آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تھی مدینہ مین پس نہ ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوتی میرے ہاتھ سے پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنے والا آنحضرت کے گھر والون مین سے تو فرماتے آنحضرت کہ چھوڑ دو اسکو ملامت کو اسلیے کہ شان یہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز ... یعنی ... ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کے سے ہی اگرچہ اُسکے ہاتھ سے ...

حدیث مین آیا ہے کہ لونڈیون کے ہاتھ سے اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارو نہین کہ ہر چیز کے لیے اجل اور مدت بقا ہے ت یہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین ساتھ تھوڑے سے تغیر و تبدیل کے الفاظ مین (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ نہ تھے آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تھے چلانے والے بازارون مین جیسے کہ عادت عوام کی ہے اور نہ بدلا لیتے ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتے یعنی باطن مین اور درگذر کرتے یعنی ظاہر برائی کرنیوالے سے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے فاعف عنھم واصفح ان اللہ یحب المحسنین (وَعَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيفٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہے انس سے کہ وہ خبر دیتے تھے آنحضرت کے صفات و اخلاق سے کہ وہ تھے عیادت کرتے بیمار کی اور ساتھ جاتے جنازہ کے اور قبول کرتے دعوت مملوک کی یعنی مملوک ماذون کی چہ جاے آزاد کی اور سوار ہوتے خر پر ف ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بے تکلفی کے اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کے برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کے ت البتہ تحقیق دیکھا مین نے آنحضرت کو غزوہ خیبر کے دن سوار خر پر کہ باگ اسکی پوست خرما کی تھی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تھا اور پھر بھی بے تکلفی اور کسر نفسی تھی نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹھ لیتے پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا یعنی پھٹا پرانا کہ پیوند لگاتے اسمین اور کام کرتے آنحضرت اپنے گھر مین جیسے کہ کام کرتا ہے ایک تمھارا اپنے گھر مین اور کہا عائشہؓ نے کہ تھے آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سے جوین دیکھتے تھے اپنے کپڑے مین ف ع ح یعنی کپڑے مین دیکھتے تھے کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہے یہ اس روایت کے کہ جون حضرت کو ایذا نہ دیتی تھی اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ جون آنحضرت کے کپڑے اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑتی اور امام فخر الدین رازی سے نقل کیا کہ مکھی آنحضرت پر نہین بیٹھتی تھی اور پشہ اور مانند اسکی نے حضرت کو ایذا نہین دی ت اور دوہتے آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتے اپنی ذات شریف کی ف ع یعنی اپنا کام کر لیتے دوسرے کو کم فرماتے کہا طیبی نے کہ کہنا عائشہؓ کا کہ حضرت ایک آدمی تھے یہ تمہید ہے اسکی کہ ما بعد اسکے کہتی ہین اسلیے کہ جب انھون نے دیکھا اعتقاد کفار کا یہ کہ نبی کے منصب کے لائق یہ نہین ہے کہ کرے وہ چیز کہ کرتے ہین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کے مانند ٹھہرایا تھا کہ وہ احتراز کرتے ہین افعال عادیہ دنیہ سے ازراہ تکبر کے جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نے کہنا کفار کا مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہؓ نے انکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تھے مخلوقات خدا تعالی سے اور ایک شخص تھے اولاد آدم سے کہ شرف دیا تھا اللہ تعالی نے انکو بسبب نبوت اور رسالت کے اور گذران کرتے تھے حضرت ساتھ خلق کے بہ خلق اور ساتھ حق کے بہ صدق پس کرتے تھے جو کچھ کہ کرتے ہین لوگ اور اعانت کرتے تھے انکی انکے کامون مین ازراہ تواضع کے یا واسطے رہنمائی لوگون کے طرف تواضع کے اور دفع کرنے ترفع کے ساتھ تبلیغ رسالت کے جانب حق سے طرف خلق کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے خارجہ بیٹے ثابت کے ہے کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس کہ باپ انکا ہے پس کہا انھون نے زید کو کہ روایت کر ہمسے حدیثین [illegible] علیہ

وسلم کی **ف** ۶ اور مراد انکی یہ تھی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کے حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کے **ت** کہا زید نے کہ تھا
مین ہمسایہ حضرت کا پس تھے حضرت جب اترتی اُنپر وحی تو بھیجتے کسی کو طرف میرے کہ بلا لاوے مجکو پس آتا مین آپکے پاس پس لکھتا مین وحی حضرت کے حکم
سے **ف** ۶ اسمین اشارہ ہے اسپر کہ مجکو نہایت قرب تھا حضرت سے ظاہر و باطن مین اور مجھے زیادہ حال معلوم ہے حضرت کا بہ نسبت اورونکے **ت** پس تھی
عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتے ہم دنیا کا یعنی مذمت اسکی یا تعریف اسکی بسبب ہونے اسکی کے مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارے
اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اُسکا حضرت ساتھ ہمارے اور جسوقت ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے **ف** ح ع مراد ہے بیان
کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب موافقت کے اُن چیزون کے کہ متعلق عادات و احوال لوگون کے ہے ہین لیکن ایسی
چیزین کہ مکروہ و مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرت انکو اور ذکر کیجاوین مجلس شریف انکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہین ہے
اس روایت کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ وان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ مین کبھی فائدہ علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ بھی ہوتے ہین
اور بر تقدیر خالی ہونے ذکر کے فائدون مذکورہ سے بیان جواز کے لیے تھا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے مباحات مین بھی کلام کرتے تھے تا معلوم کرلین جواز اُسکا اور ایسا
بیان واجب تھا آنحضرت پر **ت** پس یہ سب احوال و حکایات بیان کرتا ہون مین تم سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع مقصود اس
جملہ سے تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اُسکے کا ہے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ یَنْزِعْ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ
حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَہٗ وَلَا یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْہِ بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور
روایت ہے انس سے کہ تحقیق تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتے کسی مرد سے تو نہ کھینچتے ہاتھ اپنا اُسکے ہاتھ سے یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ
اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین رہنے دیتے نکال لیتے نہین جب تک کہ وہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہے آنحضرت کے کمال صبر اور تواضع پر
اور نہ پھیرتے آنحضرت روے مبارک اپنا اُس شخص کے منہ سے یہانتک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کے منہ سے اور نہین دیکھے گئے آنحضرت آگے بڑھانے والے اپنے
زانو ونکو آگے ہمنشین اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی مجلس مین برابر صف کے بیٹھتے زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھتے جیسے کہ متکبر و جبار کرتے ہین اور بعضون نے
کہا مراد یہ ہے کہ بیٹھنے مین زانو اُٹھاتے نہین بقصد تعظیم مجلس والونکے اور بسبب رعایت ادب و تعلیم اصحاب کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد رکبتین سے دونون قدم ہین اور
انکا آگے بڑھانا عبارت ہے انکے دراز کرنے سے اہل مجلس مین یعنی انکے سامنے پانون پھیلا کر نہ بیٹھتے بہ پاس ادب کے اور ان سب باتون مین تعلیم ہے امت کو کہ اسطرح
بھائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کرین (وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انس سے
کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے **ف** ع یعنی بنظر توکل کرنے کے اللہ پر اور اعتماد کرنیکے اُسکے خزانون پر اور یہ خاص نسبت
ذات شریف کے تھا کہ آپ اپنے لیے کچھ نہ رکھتے تھے والا ثابت ہوا ہے کہ اہل و عیال کے لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب ضعف حال اور نہ متحمل ہونے
اور قلت صبر انکی کے **ت** نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَوِیْلَ الصَّمْتِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت
ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت **ف** ع یعنی نہ کلام کرتے مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نے روایت کیا ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت
نے من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ **ت** روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ
مین (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ فِیْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیْلٌ اَوْ تَرْسِیْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھی بیچ قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کے پڑھتے تھے اور تھی آنحضرت کے کلام مین ترسیل یعنی بات ٹھہر ٹھہر کر کرتے **ت** نقل کی یہ ابوداود نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا
قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ ھٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنٍ فَصْلٍ یَحْفَظُہٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ

نہین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پے در پے مانند پے در پے بات کرنے تمھارے کے کہ عادت رکھتے ہو ولیکن تھے آنحضرت کلام کرتے ایسا کلام کہ جدا
جدا ہوتے کلمے ایک دوسرے سے یاد رکھتا اسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا ساتھ آنحضرت کے نقل کی یہ ترمذی نے (وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر
تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی) اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سے کہا کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ بہت ہو مسکرانے مین آنحضرت
سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہتھا نقل کی یہ ترمذی نے (وعن عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث
یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ تھے آنحضرت کہ جسوقت بیٹھتے بات کرنیکو بہت کرتے اٹھانا اپنی
نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تھے آنحضرت دیکھتے آسمان کی طرف حالت کلام کرنے مین بانتظار اترنے جبرئیل کے اور وحی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن عمرو بن سعید عن انس قال ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
ابراہیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی
ابراہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم) روایت ہے عمرو بن
سعید سے کہ روایت کی انس سے کہا نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ ہووے بہت مہربان اپنے اہل وعیال پر حضرت صلعم سے تھے ابراہیم بیٹے آنحضرت
کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے دودھ پینے والے بیچ بلندیون مدینہ کے یعنی اُن گانون مین کہ جانب بلند مدینہ کے تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ
بھی اُدھر ہی تھین دایہ انکی وہان رہتی تھی پس تھے حضرت کہ جاتے وہان یعنی واسطے دیکھنے اور خبر لینے بیٹے اپنے کے اس حال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کے
ہوتے تھے پس داخل ہوتے آنحضرت گھر مین یعنی دودھ پلانے والی کے اور حالانکہ دھوان گھوٹا ہوا ہوتا یعنی گھر دھوئین دھار مین جاتے بسبب شفقت ومہربانی بیٹے
کے اور تھا دایہ ابراہیم کا لوہار ف ح لفظ ظئر بظاء معجمہ کے زیر سے اور ہمزہ کے جزم سے یعنی دایہ کے کہ اُس عورت کو بھی کہتے ہین کہ دودھ پلاتی ہو کسی کے بچے کو اور اسکے
خاوند کو بھی کہتے ہین کہ جسکو انگا بھی کہتے ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تھا اور اُسکے خاوند کا نام ابو سیف ت پس لیتے آنحضرت ابراہیم کو اور
بوسہ لیتے اُنکا پھر پھر آتے اپنے گھر کو کہا عمرو نے یعنی انس سے نقل کر کے پس جسوقت کہ وفات کیے گیے ابراہیم فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ابراہیم
بیٹا میرا ہے اور تحقیق وہ مرا چھاتی مین یعنی مدت شیر خوارگی مین اور بلاشبہ اُسکے لیے دو دایہ ہین کہ وہ دودھ پلاتی ہین اُسکو اور پورا کرتی ہین مدت
دودھ پلانے اُسکے کی بہشت مین ف ع یعنی وہ بعد مرنے کے بہشت مین داخل ہوے مرتے ہی اور دودھ پلایا جاتا ہے اُنکو کہ مدت شیر خوارگی تک کہ دو برس
ہین دودھ پلایا جاویگا یہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹے ہونے اُنکے کے اور وہ سولہ مہینہ کے تھے جب مرے تھے یا سترہ مہینہ کے پس دودھ
پلایا اُنکو دو عورتون نے بقیہ دو برس تک ت نقل کی یہ مسلم نے (وعن علی ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء الآخرۃ والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یتہددونہ ویتوعدونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا یا رسول اللہ یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ
ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی
الاسواق ولا متزی بالفحش ولا قول الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال رواہ
البیہقی فی دلائل النبوۃ) اور روایت ہے علی سے کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تھا اسکو فلانا یہ کنایہ ہے اُسکے نام سے عالم علمائے یہود سے تھین اُسکے

یہودی کے لیے آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اُس نے آنحضرت سے دین کا پس فرمایا آنحضرت نے اُسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک
میرے وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہے میرے پاس کچھ کہ دوین تجکو بدلے دینارون کے اُس یہودی نے کہا پس تحقیق مین نہ جدا ہونگا تم سے
ای محمد تاکہ تم دو مجکو دین میرا پس فرمایا اُسکو پیغمبر صلعم نے اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجھسے اور نہین چھوڑتا مجکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا بیٹھ جاتا ہون
مین ساتھ تیرے اور نہین جاتا کسی سامنے تیرے سے پس بیٹھے آنحضرت ساتھ اُسکے پس نماز پڑھی پیغمبر خدا صلعم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی
ف ع اس سے معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت اُسکے ساتھ بیٹھے رہے اور احتمال ہے کہ دونون مسجد ہی مین بیٹھے رہے ہون یا کسی کے مکان مین اور
اول ظاہر تر ہے ت اور تھے اصحاب رسول خدا صلعم ڈراتے اُس یہودی کو یعنی مارنے سے مثلا اور ڈراوا دیتے اُسکو یعنی نکال دینے کا یا قتل کرنیکا پس
معلوم کیا آنحضرت نے اُس چیز کو کہ کرتے تھے صحابہ ساتھ یہودی کے یعنی ڈرانا اور دھمکا دینا اُنکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سے دیکھا انکی طرف
پس ارادہ کیا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی روکے آپکو اور مانع ہو نکلنے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہے مجکو پروردگار
میرے نے اس سے کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والے پر اور غیر اسکے پر ف ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم ہے بعد تخصیص کے ہے پس بغیر دین ادا کیے جو اس سے جدا
ہون تو ظلم ہوا اور وجہ تقدیم معاہد کی یہ ہے کہ یہ مقام مقتضی اسی کا تھا یا اسلیے کہ مخاصم اُسکا قوی ہے روز قیامت کے اسلیے کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اُسکا
ساتھ لینے نیکیون مسلمان کے اُسکے لیے بدلے بُرائی کے اُسکے لیے مسلمان پر جیسے کہ حقوق دواب مین ہے اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگے
حضرت کے دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا انکے ادا کرنے سے بسبب تعصب دین کے اور یہ ظاہر تر ہے ت پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا
ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کے ہو اور آدھا مال میرا تصدق ہے راہ خدا مین یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور
طلب مزید انعام کے خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مین نے ساتھ تمہارے جو کچھ کہ کیا مین نے یعنی سختی یا درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکھون مین طرف صفت
تمہاری کے یعنی طرف موافق ہونے صفت تمہاری کے ساتھ اُس صفت تمہاری کے کہ توریت مین ہے یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہے کہ محمد بیٹا عبداللہ
پیدایش اُسکی مکہ مین ہے اور جگہ ہجرت کی مدینہ ہے اور ملک اُسکا یعنی عظمت اُسکی شام مین ہے یعنی اور اُسکے نواح مین نہین ہے بدزبان اور نہ سخت دل اور چلانے
بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول خدا کے ہو اور
یہ مال میرا ہے یعنی تمام لیا اُس مال کا یا اشارہ کیا اُسکی جگہ کی طرف پس حکم کرو تمہین ساتھ اُس چیز کے کہ دکھاوے تمکو خدا تعالی ف ع یعنی جو [illegible]
لائق اسکا دیکھو اور اُسپر رائے تمہاری قرار پکڑے وہان صرف کرو ظاہر یہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلے آدھا مال خدا کی راہ مین صرف کیا اور جب نور ایمان [illegible]
دل مین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بھی فدا کر گیا ت اور تھا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود
اُسکے حال و مآل بھی اُسکا اچھا ہوا نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین (وعن عبداللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یکثر الذکر و یقل اللغو و یطیل الصلوۃ و یقصر الخطبۃ ولا یانف ان یمشی مع الارملۃ والمسکین فیقضی له الحاجۃ رواہ النسائی والدارمی) اور
روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر ف ع یعنی خدا تعالی کا اور اُس چیز کا کہ متعلق ہے
ساتھ اُسکے اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین رہتے تھے ت اور کم کرتے بیہودہ کہنا ف ع یعنی سوائے ذکر مذکور کے ذکر دنیا
اور جو کچھ کہ متعلق اُسکے ہے کم کرتے اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کے لغو ہے چنانچہ اسی لیے کہا
امام غزالی نے حیثیت قطعہ من العمر العزیز فی تالیف البسیط والوسیط الوجیز پس اطلاق کیا اُسپر لغو کا بنظر صورت اور معنی کے قطع نظر کرکے اُنکی معنی سے
اور اسی قسم کا ہے قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنے سے کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالی تمام [illegible]

فرماتا ہو واذا مروا باللغو مروا کراما اور یہ جو بعضون نے کہا ہی قلت یہان بمعنی عدم کے ہی یعنے بالکل لغو نہ بولتے تھے اسلیئے کہ قلت کبھی استعمال
کیجاتی ہی مطلق نفی مین بھی مانند قلیلا ما یؤمنون کے پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتھ قول انکے کے ویکثر **ت** اور دراز کرتے نماز یعنے خصوصاً جمعہ مین
بقرینہ قول حضرت کے اور کوتاہ پڑہتے خطبہ **ف** ح ع اسلیئے کہ ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع مضمون بسیار اور اندازہ کے صادر ہوتا تھا اور یہ باعتبار
اکثر احوال کے ہوگا والا جس جگہ کہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازی بھی کرتے تھے اور ظاہر مقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز
کے کم ہوتا تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی کی ہی جیسے کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور
شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ نماز معراج مومن کی ہی اور جگہ مناجات رب کی پس مناسب اسکے درازی ہی اور خطبہ جگہ متوجہ ہونے کی طرف خلق کے اور
جگہ بلانے انکے کی طرف حق کے ہی اور اسمین زیادہ مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتھ جاری کرنے زبان کے فصاحت اور بلاغت سے **ت**
اور نہ عار کرتے آنحضرت چلنے کی ساتھ بیوہ کے اور مسکین کے پس کر دیتے اُن ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے (**وعن علی** ان
ابا جهل قال للنبي صلى الله عليه وسلم انا لا نكذبك ولكن نكذب بما جئت به فانزل الله تعالى فيهم فانهم لا يكذبونك ولكن الظالمين بايات الله
يجحدون رواه الترمذي) اور روایت ہی علی رضہ سے کہ تحقیق ابو جہل نے کہا واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم یعنے جماعت قریش کی نہین
دروغ گو جانتے تجکو اور سچ تمہارا ہمپر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے ولیکن جھٹلاتے ہین ہم اُس چیز کو کہ لایا ہی تو اسکو **ف** ع یعنی
کتاب و شریعت اور بسبب جھٹلانے اسکے کے تمکو بھی جھٹلاتے ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تم سے نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجھتا تھا کہ جب
وہ سچے ہون کار دنیا مین خلق سے جھوٹ نہ بولین اور انپر جھوٹ نہ باندھین تو کار دین مین کیونکر جھوٹ بولین گے اور خدا پر کیونکر جھوٹ باندھینگے
اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تھا اسپر کہ جلتے تھے کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین **ت** پس اُتاری اللہ تعالی نے ابو جہل وغیرہ
کافرون کے حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سے تجاوز کرنے والے خدا کی آیتونکا انکار کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی
نے **ف** ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت کے دو وجہ لکھین ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ تجکو جھٹلاتے ہین حقیقت مین تجکو نہین جھٹلاتے بلکہ
خدا کی آیتونکو جھٹلاتے ہین جیسے کہ کہتا ہی مولی اپنے اُس غلام کو کہ لوگ اسکو ستاتے ہین یہ تجکو نہین ستاتے ہین حقیقت مین مجکو ستاتے ہین دیکھ
کہ انسے کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو نہین جھٹلاتے ہین اسلیئے کہ تو مشہور ہی ساتھ صدق اور امانت کے ولیکن خدا کی آیتونکا انکار
کرتے ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتھ مضمون حدیث کے (**وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة لو شئت لسارت
معي جبال الذهب جاءني ملك وان حجزته لتساوي الكعبة فقال ان ربك يقرأ عليك السلام ويقول ان شئت نبيا عبدا وان شئت نبيا ملكا
فنظرت الى جبريل فاشار الي ان ضع نفسك وفي رواية ابن عباس فالتفت رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جبريل كالمستشير له فاشار جبريل
بيده ان تواضع فقلت نبيا عبدا قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك لا ياكل متكئا يقول آكل كما ياكل العبد واجلس كما
يجلس العبد رواه في شرح السنة) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عائشہ رضہ اگر چاہون مین
یعنے درخواست کرون پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتھ چلین میرے پہاڑ سونے کے آیا میرے پاس ایک فرشتہ یعنے دراز قد
جیسے کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اسکی تھی برابر کعبہ کے یعنے درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا اقرا کرتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی کہ اگر چاہے
تو ہو پیغمبر بندہ یعنے موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کے اور اگر چاہے تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنے اللہ تعالی نے اختیار دیا ہی پس
کر وان دونون باتون مین سے جو چاہو پس دیکھا مین نے طرف جبرئیل کے یعنے بطور مشورہ چاہتے تھے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس جبرئیل نے

کیا جبرئیلؑ نے طرف میرے کہ پست کرو نفس اپنا یعنے بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباس کے ہے کہ پس التفات کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے مانند مشورہ چاہنے والے کے اُنسے پس اشارہ کیا جبرئیل نے اپنے ہاتھ سے یعنے زمین کی طرف
یہ کہ پست کرو تم اپنے تئین **ف** ع یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کی نزدیک اللہ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت
اور غنا کو کہ باعث ہے سرکشی اور بھول جانے کی خدا کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہے گر پڑنے کی اللہ کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب
احوال کے ہے اور اسلیے اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نے اللھم اجعلنا منھم واحشرنا معھم **ت** پس کہا مین نے کہ ہونگا
مین پیغمبر بندہ کہا عائشہؓ نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکے کھانا نہ کھاتے تکیہ لگا کر اور فرماتے کہ کھاتا ہون مین جیسے کہ کھاتا
ہے غلام اور بیٹھتا ہون مین جیسے کہ بیٹھتا ہے غلام نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **ف** یعنے دو زانو مانند ہیئت نماز کے اور یہ افضل ہے یون
کے ہے یا اُٹھاتے ایک زانو دو زانو مین سے حالت کھانے مین یا غیر اُسکے مین یا اُٹھاتے دونون زانو بطور گوٹ مار کے بیٹھنے کے اور یہ اکثر نشست
آنحضرت کی تھی **باب المبعث و بدء الوحی** باب ہے بیچ بیان بعث حضرت کے اور ابتداے وحی کے **ف** ع مبعث بمعنی بعث اور
زمانہ بعث کے اور بعث اُٹھانا اور بھیجنا اور مراد اٹھانا اور بھیجنا آنحضرت کا ہے رسول کر کے طرف تمام خلق کے اور لفظ بدء ساتھ زیر ب اور جزم
دال کے اور ہمزہ سے بمعنے آغاز یعنے شروع کے اور بدو ساتھ پیش ب اور دال کے اور واو مشددہ سے بمعنے ظہور کے دونون روایت ہین
اور مآل دونون لفظون کا ایک ہے اور اول ظاہر تر ہے یعنے اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور
کلام خفی اور آواز اور اُس چیز کے کہ القا کیجاوے غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار مین کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہے پوشیدگی مین جلدی
سے اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ علیہم والسلام کے کتنے قسمون پر ہے بعضون کو ساتھ سننے کلام اللہ تعالی کے جیسے کہ
موسیٰ علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہے اُسپر قرآن شریف اور جیسے کہ پیغمبر ہمارے کو شب معراج مین دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت
فرشتے کے اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہے جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے القی فی روعی پیش ترسے یعنے ڈالا گیا میرے دل مین یہ
مضمون اور کہتے ہین کہ وحی داؤد علیہ السلام کی اکثر اسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کے طرف واقع ہوئی ہے بمعنے الہام کے ہے
جیسے کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنے الہام کیا ہمنے موسی کی مان کیطرف اور وحی بمعنی امر کے بھی آتی ہے جیسے کہ واوحیت الی الحوارین یعنے
امر کیا مین نے طرف حوارین کے اور بمعنی پیدا کرنے علم طبعی کے بھی ہے جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنے تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیون
کی طبیعت مین یون رکھا واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابنِ عبّاسٍ قالَ بُعِثَ رسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم لِاَربعینَ سنۃً فمکث
بمکّۃ ثلٰث عشرۃ سنۃً یُوحی الیہ ثم اُمِرَ بالہجرۃ فہاجر عشرَ سنینَ ومات وھو ابن ثلٰث وستّین سنۃً متفق علیہ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
رسول کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر کے پس ٹھہرے مکہ مین تیرہ ۱۳ برس اس حال مین کہ وحی بھیجی جاتی
تھی طرف اُنکے اس مدت مین پھر حکم کیے گئے ساتھ ہجرت کے پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ مین دس ۱۰ برس اور وفات پائی آنحضرت نے اس
حال مین کہ وہ ترسٹھ ۶۳ برس کے تھے **ف** ع اور یہی صحیح ہے اور بعضون نے کہا پینسٹھ ۶۵ برس کے تھے جیسے کہ آگے آتی ہے روایت ابن عباس کی
اور بعضون نے کہا ساٹھ ۶۰ برس کے تھے جیسے کہ انس سے روایت آئی ہے ابن عباس نے دونون برس ولادت اور وفات کے ملا کر ترسٹھ ۶۳ برس
کہے اور انس نے کسر کو حذف کر کے ساٹھ برس کہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ قالَ اَقامَ رسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم بمکّۃ خمسَ
عشرۃ سنۃً یسمع الصّوت ویرَی الضّوء سبع سنینَ ولا یرٰی شیئًا وثمان سنینَ یُوحی الیہ واقامَ بالمدینۃِ عشرًا وتوفّی وھو ابن خمسٍ وستّین سنۃً

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو اُسی ابن عباس سے کہ کہا ٹھہرے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین یعنی بعد نبی ہونے کے پندرہ برس یعنی مع دو برسون
ولادت او ہجرت کے سنتے تھے آواز یعنے جبرئیل کی کہ دائین بائین سے آتی تھی یا محمد اور دیکھتے تھے روشنی سے اندھیری باتون مین سات برس یعنے
اُن پندرہ برسون مین سے اور نہین دیکھتے تھے کچھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے روشنی نبوت کی نشانیون مین سے سات برس تک اور
نہین دیکھتے تھے سواے روشنی کے فرشتہ اور آٹھ برس مین اُن پندرہ برس مین سے وحی بھیجی جاتی تھی طرف آنحضرت کے **ف** ع یعنی مکہ مین
اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ سُنتا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کے تھا بیچ مدت اقامت مکہ کے کہ پندرہ برس تھے اور تواریخ کی کتابون
اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ حال پہلے ظہور نبوت کے تھا اور حکمت اسمین حاصل کرنا اُنسیت اور الفت کا عالم ملکوت سے تھا تا ظہور
اُسکا یکایک سبب منہدم ہونے بناے بشریت کا نہوت اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اس حال مین کہ وہ پینسٹھ برس
کے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو انس سے کہ کہا وفات دی
آنحضرت کو اللہ تعالے نے اوپر تمام ہونے ساٹھ برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ ابْنُ
ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّہُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ وَعُمَرُ وَہُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّیْنَ اَکْثَرُ) اور روایت ہی
اُسی انس سے کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ وہ ترسٹھ برس کے تھے اور وفات پائی حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس
حال مین کہ وہ ترسٹھ برس کے تھے یعنے بلا خلاف اور رہی خلافت اُنکی دو برس اور چار مہینے اور جسقدر بعد حضرت کے زندہ رہے اتنے ہی چھوٹے
تھے اُنسے اور وفات پائی حضرت عمرؓ نے اور وہ بھی ترسٹھ برس کے تھے **ف** ع اور بعضون نے کہا انسٹھ برس کے تھے اور بعضون نے اور اور
بھی اقوال اُنکی عمر مین نقل کئے ہین کہا مؤلف نے کہ زخمی کیا اُنکو ابو لولو غلام مغیرہ بن شعبہ کے نے مدینہ مین بدھ کے دن چھبیسوین تاریخ ذی الحجہ
کی سن تئیس مین اور دفن کیے گئے اتوار کے دن دسوین محرم کو سن چوبیس مین اور عمر اُنکی ترسٹھ برس کی تھی اور بہت صحیح قول اُنکی عمر مین یہی ہو اور
رہی خلافت اُنکی ساڑھے دس برس اور حضرت عثمان دفن کیے گئے ہفتہ کی رات مین بیچ بقیع کے اور عمر اُنکی بیاسی برس کی تھی اور بعضون نے
کہا اٹھاسی برس کی اور بعضون نے اور اور قول بھی اُنکی عمر مین نقل کئے ہین اور رہی خلافت اُنکی بارہ برس اور حضرت علی خلیفہ ہوے جسدن کہ
قتل کئے گئے حضرت عثمان اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارہوین ذی الحجہ کی سن پینتیس مین اور مارا اُنکو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی نے کوفہ
مین جمعہ کی صبح کو سترھوین تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنے کے اُسکے مارنے سے اور دفن کئے گئے نجف مین
اور عمر اُنکی ترسٹھ برس کی تھی اور اور بھی قول منقول ہین اُنکی عمر مین اور رہی خلافت اُنکی چار برس اور نو مہینے کچھ دن اوپر **ت** نقل کی یہ مسلم نے کہا
محمد بن اسمعیل بخاری نے کہ روایت ترسٹھ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہو **ف** ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتون کے اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت
پر ہو کہ دس برس تھے یا تیرہ یا پندرہ روایتین تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہو واللہ اعلم اور پیدائش حضرت کی سال فیل مین تھی بموجب روایت
صحیح مشہور کے اور قاضی عیاض نے دعوی اجماع کا کیا ہو اسپر اور اتفاق کیا ہو علما نے اسپر کہ پیدا ہوے آنحضرت پیر کے دن ربیع الاول مین
اور تاریخ مین اختلاف کیا ہو کہ بارھوین تاریخ تھی یا اٹھارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کے دن ربیع الاول کی بارھوین کو وقت
چاشت کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ (**وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْیِ الرُّؤْیَا الصَّادِقَۃُ فِی النَّوْمِ فَکَانَ
لَا یَرٰی رُؤْیَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ وَکَانَ یَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَیَتَحَنَّثُ فِیْہِ وَہُوَ التَّعَبُّدُ اللَّیَالِیَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِعَ اِلٰی اَہْلِہٖ
لِذٰلِکَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی خَدِیْجَۃَ فَیَتَزَوَّدُ لِمِثْلِہَا حَتّٰی جَاءَہُ الْحَقُّ وَہُوَ فِیْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَہُ الْمَلَکُ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِیْ

فغطنی حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم فرجع بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجۃ فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذہب عنہ الروع فقال لخدیجۃ واخبرہا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق ثم انطلقت بہ خدیجۃ الی ورقۃ بن نوفل ابن عم خدیجۃ فقالت لہ یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقۃ یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رای فقال لہ ورقۃ ہذا الناموس الذی انزل اللہ علی موسی یالیتنی کنت فیہا جذعا یالیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجی ہم قال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت بہ الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرا مؤزرا ثم لم ینشب ورقۃ ان توفی وفتر الوحی متفق علیہ وزاد البخاری حتی حزن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنا حزنا غدا منہ مرارا کی یتردی من رؤس شواہق الجبل فکلما اوفی بذروۃ جبل لکی یلقی نفسہ منہ تبدی لہ جبرئیل فقال یا محمد انک رسول اللہ حقا فیسکن لذلک جاشہ وتقر نفسہ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا یعنے حضرت سے سُنکر یا کسی صحابہ سے اسلیئے کہ عائشہ ابتداے نبوت مین حاضر نتھین پہلی چیز کہ شروع کیے گئے ساتھ اُسکے آنحضرت وحی سے دیکھنا خوابون سچ کا تھا سوتے مین **ف** ع ح اور کہتے ہین کہ یہ حال چھ مہینے تک تھا اور حقیقت خواب سچ کی یہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی سوتے کے دل مین یا اُسکے حواس مین کچھ کچھ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی انکو جاگتے مین اور اللہ تعالی قادر ہی کہ کرے جو کچھ چاہے نہین منع کرتی ہی اُسکے فعل کو نیند اور نہ غیر اُسکے پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتے مین جیسے کہ دیکھتا ہی اُسکو سوتے مین **ت** پس تھے حضرت کہ نہین دیکھتے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اُسکی مانند سفیدی دم صبح کے یعنے ظاہر اور ہویدا ہوتی بے آمیزش ابہام و اشتباہ کے پھر دوست کی گئی طرف آنحضرت کے خلوت **ف** ح اور یہ ابتداے قصہ سے ہی پہلے ظہور نبوت اور نزول وحی سے **ت** اور تھے آنحضرت کہ خلوت مین رہتے بیچ غار حرا کے **ف** ع حرا ساتھ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر ح اور قصر کے کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور وہان سے نظر جمال کعبہ پر بھی پڑتی ہی اور شاید کہ سبب اختیار کرنے اُس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بھی اصحاب فیل کے واقعہ مین وہان جا کر دعا کی تھی کہا نووی وغیرہ نے کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کے عارف بندون کی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرت کے خلوت اسلیئے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کے سے اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ افضلیت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کے اور صحیح یہ ہی کہ ہر ایک ساتھ شرطون معتبرہ اپنی کے بیچ محل اپنے کے افضل اور اکمل ہی یعنے اگر خرابیان اور فساد دین کا لوگون کے ساتھ رہنے مین ہو اور کوئی اُسکا کہنا نہ مانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اُسکی تعلیم کے ہین اور جانتا ہی کہ لوگون کو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگون مین رہنا افضل ہی **ت** پس عبادت کرتے آنحضرت اُس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سے بمعنے عبادت کرنے کے ہی اور عبادت کرتے متعدد راتوں مین **ف** ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلیئے کہ مناسب تر ہی ساتھ خلوت کے اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اس سے قلت ہی اور بعضون نے کہا احتمال ہی یہ کہ ہو کثرت اسلیئے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل **ت** عبادت کرتے اُس غار مین پہلے اُسکے کہ مائل اور مشتاق ہون اپنے اہل کی طرف **ف** ع یعنی عبادت کرتے اور جبکہ گھر کے لوگون کی خبر لیتے اور ادائے حقوق اُنکے کی طرف دل کھینچتا مکہ مین آتے اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یرجع آیا ہی جگہ ینزع کے **ت** اور توشہ لیجاتے واسطے عبادت کرنے راتوں متعدد کے

پھر پھرتے طرف خدیجہ کے اور توشہ لیجاتے واسطے مانند مدت اُن راتون کے ف ح ع حاصل یہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر
رہتے کہ جاتے عبادت کے لیے اور پھر آتے توشہ لینے کے لیے تاکہ خاطر جمع سے عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی
ہے توکل کے اور مدت خلوت کی ایک مہینا تھا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تھا اور علما اختلاف رکھتے ہین کہ آنحضرت پہلے نبوت سے
تابع کسی شریعت کے اگلی شریعتون مین سے تھے یا اپنی عقل سے اچھا جانکر عمل کرتے تھے یا ہر شریعت مین سے جو کچھ کہ اولی اور افضل پاتے کرتے
اور اگر تابع شریعت کے تھے وہ تو کس شریعت کے تھے مختار یہ ہے کہ تابع دین ابراہیم کے تھے اور اسیلیے ایک روایت مین بجائے تحنث کے تحنف
ف سے بھی آیا ہے یعنے عمل کرتے تھے دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جانب حق سے نور ہدایت کا حضرت کے دل مین آیا تھا اُس
سے پسندیدہ چیزین درگاہ الٰہی کی عمل مین لاتے تھے بغیر اتباع شریعت کے اور حکم عقل کے اور اسمین بھی اختلاف کرتے ہین کہ عبادت کرنا حضرت
کا ساتھ فکر کے تھا یا ذکر کے اور صحیح یہ ہے کہ ساتھ ذکر کے تھا نہ فکر کے ت یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنے وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اس حال
مین کہ آنحضرت غار حرا مین تھے پس آیا حضرت کے پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نے کہا اسرافیل پس کہا پڑھو یعنی کچھ پس کہا آنحضرت نے نہین
مین پڑھ جانتا ف ع ح یعنی اچھی طرح نہین پڑھ جانتا یا شاید کہ یہ بات نہایت وحشت اور دہشت سے تھی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکھنے فرشتہ اور ہیبت
مقام کے سے آئی اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ یہ فرمایا آنحضرت نے اس سبب سے کہ حضرت اُمی تھے اور امی وہ ہے کہ پڑھ نجانے اسلیے کہ پڑھنا غیر کے پڑھانے اور تعلیم
کرنے سے ساتھ امی ہونے کے منافات نہین رکھتا خصوصًا نہایت فصاحت والے سے بلکہ امی ہونا منافات لکھنے اور نامہ کے پڑھنے سے رکھتا ہے چنانچہ قاموس مین
کہا کہ امی وہ ہے کہ لکھنا نجانے اور کتاب نہ پڑھے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جبرئیل نے صحیفہ حریر کا مرصع ساتھ جواہر کے آنحضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہا
پڑھو پس آنحضرت نے کہا نہین پڑھ سکتا مین اور اس کپڑے مین کچھ لکھا نہین دیکھتا مین کیا پڑھون اور یہ معنے انسب اور اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم
ت فرمایا آنحضرت نے پس پکڑا اُس فرشتے نے مجکو اور بھینچا مجکو یہان تک کہ پہونچا وہ مجھسے مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتھ پیش جیم اور زبر کے
اور رفع اور نصب دال کے ہے پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہ ہونگے کہ پہونچے جبرئیل مجھسے مشقت کو یعنی خوب پہونچا مجکو کہ مشقت اٹھائی
پہونچنے سے اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنی یہ ہون گے کہ پہونچی مشقت مجھسے نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اٹھائی مین نے اور یہ بھینچنا تصرف
کرنا تھا جبرئیل کا حضرت کے وجود شریف مین ساتھ داخل کرنے نور ملکوت اور وحی کے حضرت کے باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کے اٹھانیکے
ہوون ت پھر چھوڑ دیا مجکو جبرئیل نے اور کہا کہ پڑھو پس کہا مین نے کہ نہین پڑھ سکتا مین فرمایا آنحضرت نے کہ پھر پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو دوسری بار یہانتک
کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھو پس کہا مین نے نہین مین پڑھنے والا پس پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو تیسری بار یہانتک کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور
کہا پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے کہ جسنے پیدا کیا ہے مجکو اور ہر چیز کو ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سے چاہ کہ جسنے پیدا کیا ہے سب کچھ اور وہ سب چیز پر
قادر ہے اور یہ دلیل صریح ہے اسپر کہ اول جو قرآن سے اترا ہے سورہ اقرا ہے اور یہی صواب ہے کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کے ہین اور بعضون نے کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اتری ہے اور یہ
قول کچھ نہین ہے کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہے کہ سورہ اقرا اول حقیقی ہے اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہے یعنی بعد منقطع ہونے وحی کے جو پھر وحی آنے لگی تو اول یہی اتری ہے اور یہ حدیث دلیل
اُن لوگون کی ہے کہ جو کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو سورہ نہین ہے بلکہ فصل کے لیے اتری ہے ت پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے کہ رحم مین ہوتا ہے
پڑھ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سے ہے وہ پروردگار کہ تعلیم کیے بواسطہ قلم کے بہت سے علم ف ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہے کہ سبب اور باعث نگاہ رکھنے تمام
[illegible]ین اور آسمان کی کتابون کا ہے یا یہی قلم ہے کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اُس قلم کا ہے کہ کیا کیا علوم اور معارف اس سے لکھے جاتے ہین اور صاحب
کشاف نے کہا کہ یہ قلم اللہ تعالی کے کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اس سے لکھے جاتے ہین ت سکھائی انسان کو وہ چیز کہ

نہ جانتا تھا ف ع یعنی ممکن نہ تھا کہ اپنی قدرت سے معلوم کر سکے چیزیں تو پیدا ہوا مکان اور زمان مین اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سے انسان کامل ہو یعنی
آنحضرت پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی کے وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پھرے ساتھ اُن آیتون کے پیغمبر
خدا طرف مکہ کے اس حال مین کہ کانپتا تھا دل آپکا یعنے بسبب شدت رعب کے کہ بیٹھا تھا آپ کے دل مین پس آئے آنحضرت حضرت خدیجہ کے پاس اور
فرمایا دو بار تاکید کے لیے بسبب لاحق ہونے تپ و لرزہ کے مارے ڈر کے کہ اُڑھاؤ مجھکو کپڑا پس اُڑھایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا اُنسے ڈر اور اپنی حالت اصلی
پر آئے پس فرمایا خدیجہؓ کو اس حال مین کہ پہونچائی اُنکو خبر اس ماجرے کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سے کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن
یا دیوانہ یا ڈرتا تھا عاجز ہونیکا بار نبوت کے اُٹھانے سے یا نہ صبر کرنیکا اوپر ایذاے قوم اور قتل اور جھٹلانے کے یا ڈرتا تھا مفارقت وطن کا ت پس کہا خدیجہ نے یہ نہ گمان
کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبھی اسلیے کہ تحقیق تم سلوک کرتے ہو ناتے دارون سے یعنے اگرچہ وہ انقطاع کرین تم سے اور سچ بولتے ہو ف
ع ح یعنے اگرچہ وہ جھوٹ بولین تمسے یا جھٹلاوین تمکو اور بعضی روایتون مین یہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنے ادا کرتے ہو تم امانت کو ت اور اٹھاتے ہو تم بوجھ کو ف
ح لفظ کل ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے ثقل اور گرانی اور بمعنی عیال کے بھی آتا ہی اسلیے کہ خبرگیری اُنکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اٹھاتے ہو محنت کل کی
اور قبول کرتے ہو محنت کل کو یعنے جو کہ بھاری ہین یعنی عیال وغیرہ اُنکی خبرگیری کرتے ہو اگرچہ وہ چھوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اٹھانے کل کے خرچ کرنا ضعیفون اور
یتیمون اور بیواؤن اور غریبون پر ت اور کماتے ہو مال خیر کے لیے اور دیتے ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتھ زبر ت کے صحیح اور مشہور ہی اور ساتھ پیش ت کے
بھی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتے ہو غیر اپنے کو یعنی مال دیتے ہو لوگون کو کہ اُس سے کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتے ہو مال کو خیر کی جگہون مین
اور بعضے مراد معدوم سے فقیر رکھتے ہین کہ میت کے حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اُسکے لیے یعنے فقیرونکو کسب مین لاتے ہو ساتھ دینے مال کے ت اور مہمانی
کرتے ہو مہمان کی یعنی کھلاتے ہو اُسکو اور مدد کرتے ہو خلق کی اوپر حادثون حق کے ف ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کے درماندہ ہوتا ہی مانند قرض
اور مال دیت کے اُسکی مدد کرتے ہو اور نجات دیتے ہو اُسکو اُس آفت سے اور نوائب حق اسلیے کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کے مانند اسراف اور غصب اور مانند
اُنکے کے درماندہ نہو کہ مدد کرنی اُسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اُسپر کہ اچھے اخلاق اور اچھی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائی اور خرابی مین پڑنے سے
اسلیے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہؓ نے بسبب متصف ہونے آنحضرت کے ساتھ اچھے اخلاقون کے اور اچھی صفتون کے اوپر نہ پہونچنے مکروہات کے
دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہؓ کے اور کیونکر نہو کہ مدتہا سے مدید آنحضرت
کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین یہی ہین کسی کو اُنکے ساتھ اُنکی صفت مین شارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا اور یہ بھی
اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اُسکے منھ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کے لیے جائز ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف کسی امر سے
تو اُسکو تسلی اور بشارت دے اور ذکر کرے اسباب سلامت کے اُسکے آگے اور اُسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا پسندیدہ اور اختیاری
نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اُسکا کمال کرم اور سخاوت تھا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تھین حضرت کی پہلی نبوت سے
ت پھر لیگئی آنحضرت کو خدیجہؓ طرف ورقہ بیٹے نوفل کے کہ چچا کے بیٹے خدیجہؓ کے تھے ف ح اسلیے کہ خدیجہؓ ہین بیٹی خالد بیٹے اسد بیٹے عبد العزی کی
اور ورقہ بیٹے نوفل بیٹے اسد کے اور لفظ ورقہ ساتھ زبر واو اور را اور قاف کے ہی اور وہ نصرانی ہو گئے تھے جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین
ترجمہ کیا تھا اور بہت بڈھے اور اندھے ہو گئے تھے ت پس کہا خدیجہؓ نے ای میرے چچا کے بیٹے سن اپنی بھتیجے سے ف ح آنحضرت سے جو چچا کے بیٹے
ہین اور یہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسرے کو بھتیجا اور چچا کہتے ہین اور یہان بھتیجا کہا آنحضرت کو بسبب کہ باپ ورقہ کے کہا ایک
کہ یہ کہا خدیجہؓ نے از راہ تعظیم کے نہ از راہ حقیقت کے ت پس کہا واسطے حضرتؐ کے ورقہ نے ای بھتیجے میرے کیا دیکھتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے خبر اُس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا حضرت کو ورقہ نے یہ ناموس یعنے فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر ساتھ وحی کے ف ح ناموس وہ شخص
کہ بھید جانتا ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتے ہین اور
حضرت موسیٰ پر اُترنا کہا نہ عیسیٰ پر واسطے عظیم الشان ہونے موسیٰ کے اور جامعیت کتاب شریعت اُنکی کے اگرچہ ذکر عیسیٰ کا مناسب تر تھا دین نصرانیت کے
ت ای کاشکے مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کے جوان قوی کاشکے مین ہوتا زندہ یعنے اگرچہ نہوتا قوی اُسوقت کہ نکالے گی تجکو قوم تیری یعنے
قرابتی تیرے کفار قریش تیرے شہر سے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالین گے مجکو وہ کہا ورقہ نے ہان نکالینگے تجکو اور سبب اسکا یہ ہی
کہ نہین لایا کوئی شخص کبھی مانند اُس چیز کے کہ لایا تو یعنے نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکھا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا اوذی یعنے
جو کوئی پیغمبر ہوا اُسکو کافرون نے دشمن رکھا اور ایذا دی ت اور اگر پاوے مجکو دن تمہارا یعنی اُن دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دے
اور نکالے اور مین زندہ ہون تو مدد کرونگا مین تمہاری مدد خوب قوی پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مرگئے ف ح جاننا چاہیے کہ بیچ ایمان ورقہ کے آنحضرت
پر کچھ خلاف نہین ولیکن اُنکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونے نبوت کے ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتداے احوال مین ہی
جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنی بعد اسکے کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنی موقوف
ہوئی کہتے ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضے کہتے ہین چھ مہینے تک اور بعضے اڑھائی مہینے تک اور شیخ ابن حجر نے کہا مراد تاخیر وحی سے درمیان
اقرأ اور یا ایہا المدثر کے نہ آنا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اترنے قرآن کی ہی جبرئیل آتے تھے لیکن قرآن نہین لاتے تھے اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تھی
کہ تا جاتا رہے آنحضرت سے خوف کہ پیدا ہوا تھا اور حاصل ہو شوق وانتظار بیت دیر ست کہ دلدار پیامے نفرستاد ٭ ننوشت سلامی وکلامی نفرستاد
ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نے روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر اسکو یہانتک کہ غمگین ہوئے آنحضرت بیچ
اُس چیز کے کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثون سے کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہ کلام کسی راوی کا ہی راویون اس حدیث کے سے کہ درمیان
مین واقع ہوا ہی فعل کے اور اُسکے مصدر منصوب ہے یعنی مفعول مطلق کے کہ حزناً ہی ت غمگین ہوے اُس سے آنحضرت ایسا غمگین ہوا کہ گئے
صبح کو بسبب غم کے کئی بار تاکہ گر پڑین اونچے پہاڑون کی چوٹیان پر سے ف ح یعنی چاہتے تھے کہ اپنے تئین پہاڑون کے اوپر سے ڈالدین اور
ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کے ت پس جبکہ پہونچتے اوپر پہاڑون کے تاکہ ڈالدین اپنے تئین
پہاڑ سے ظاہر ہوتے اُنکے لیے جبرئیل اور کہتے ای محمد بلاشبہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسولخدا کا ہی برحق سب آفتون سے امن مین ہی
اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوے ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنے کے
حضرت کے دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گھبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنے اضطراب سے (وعن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی قال فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین
السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی ہویت الی الارض فجئت اہلی فقلت زملونی زملونی فزملونی فانزل اللہ تعالی یا ایہا المدثر قم فانذر و
ربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ) اور روایت ہی جابر سے یہ کہ انھون نے سنا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ بیان فرماتے تھے منقطع ہونے وحی کے سے یعنے چند روز پھر حاصل ہونے اُسکے سے پھر فرمایا پس اُسوقت کہ مین چلتا تھا یعنے [illegible]
[illegible] ایک آواز آسمان سے پس اُٹھائی مین نے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تھا میرے پاس پہاڑ حرا مین بیٹھا
ہی ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کے پس ڈرایا گیا مین اُس سے ڈرائے جانا یہانتک کہ گرا مین زمین پر پس آیا مین اپنے گھر والون کے

پاس اور کہا مین نے کپڑا اڑھاؤ مجھکو کپڑا اڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اڑھایا اُنھون نے مجھکو پھر اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اے کپڑا اوڑھنے والے اُٹھ اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سے کفار کو اور بشارت دے مومنین کو طرح بطرح کے ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اُسکو ساتھ تعظیم کے یعنے اُسکے غیر کو ویسا بڑا نجان اور کہہ اُسوقت کہ پیش آوے تجکو اُسکے غیر سے کچھ اللہ اکبر اور منقول ہو کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نے اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہؓ نے اور خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہ وحی ہو ت اور اپنے کپڑون کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضون نے کہا مراد کپڑون سے صفتین نفس کی ہین اور پاک کرنا کنایہ ہو اجتناب رذائل سے ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کے ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہ ہو کہ یہ اقتصار ہو راوی سے اسلیے کہ تتمہ اسکا یہ ہو ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پھر گرم ہوئی وحی یعنی پے در پے آنے لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سے یہ حدیث یون روایت کی ہو کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تھا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکھا مین نے داہنے اپنے اور بائین اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ پھر نظر کی مین نے اوپر اپنے پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹھا ہو ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کے پس ڈرا مین اور پھرا مین طرف خدیجہؓ کے اور کہا مین نے کپڑا اڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہؓ نے پھر آئے جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشۃ ان الحارث ابن ہشام سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وہو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا متفق علیہ) اور روایت ہو عائشہ سے یہ کہ حارث بیٹے ہشام کے نے کہ بھائی ابو جہل کا ہو اور اسلام لایا پہلے فتح مکہ کے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہو آپکو وحی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آتی ہو میرے پاس وحی مانند آواز گھنٹال کے یعنے مشابہ ہوتی ہو آواز اُسکی ساتھ آواز گھنٹال کے اور یہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہو مجھپر ف ع یعنے سمجھنے مقصود مین اسلیے کہ سمجھنا معنی کا اُس کلام سے کہ مانند گھنٹال کے ہو زیادہ مشکل ہو سمجھنے کلام ایک مرد کے سے ساتھ خطاب کرنے مصوّت کے ت پس موقوف ہوتی ہو یا موقوف کی جاتی ہو وحی یا فرشتہ اس حال مین کہ تحقیق مین یاد رکھتا ہون اُسے اُس چیز کو کہ کہا فرشتہ نے اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہو میرے لیے فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسے کہ مشہور ہو کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے آتے تھے پس کلام کرتا ہو مجھسے فرشتہ پس یاد رکھتا ہون مین اُس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہو علما نے کہ واسطے استفادہ اور افادہ کے درمیان کلام کرنے والے کے اور سننے والے کے مناسبت شرط ہو اور یہان دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سے جذب کرتی تھی یہ قسم اول ہو یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کے ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہو اور یہ اُس تقدیر پر ہو کہ صلصلہ غیر وحی کے ہو جیسے کہ ظاہر عبارت حدیث کے سے معلوم ہوتا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اُس آواز کے پہلے ہونے مین یہ تھی کہ تا آنحضرت کو اسطرف متوجہ کرین اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائے وحی سننے کے لیے اور اسمین غیر وحی کے لیے جگہ نرہے اور وہ سخت تر تھی واسطے جمع کرنے فکر کے اور توجہ کے اسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہؓ نے اور البتہ دیکھا مین نے حضرت کو کہ اُترتی تھی اُنپر وحی بیچ دن نہایت سردی کے پس منقطع ہوئی وحی حضرت سے اس حال مین کہ تحقیق پیشانی اُنکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر یہ ہو کہ یہ بات قسم اول مین ہوتی تھی اور ہو سکتا ہو کہ دوسری قسم مین بھی یہ بات پیش آتی ہو (وعن عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی کرب لذلک وتربد وجہہ وفی روایۃ نکس راسہ ونکس اصحابہ رؤسہم فلما اتلی عنہ رفع راسہ رواہ مسلم) اور روایت ہو عبادہ بن صامت سے کہا اُس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اُتاری جاتی اُنپر وحی غمگین کیے جاتے

بسبب شدت اُترنے اسکے کے **ف** ع معنی یہ ہین کہ حضرت ہوتے تھے بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کے مانند اس شخص کے کہ گھیر لے اسکو
غم اور اسلیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ و قرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی مین شدت اور وعید بھی ہوتی تھی پس بلحاظ
اُمت کے حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھیے یہ مستحق اسکے ہون ت اور متغیر ہو جاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ جب اُترتی وحی حضرت پر
جھکاتے آپ سر اپنا اور جھکاتے آپکے یار بھی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی وحی اور دور کیجاتی وہ حالت حضرت سے اُٹھاتے سر اپنا نقل کی یہ مسلم نے
ف ح یعنی اور صحابہ بھی اُٹھاتے اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنے حال آنحضرت کے تھا اُنمین یا بسبب موافقت و اتباع کے واللہ
اعلم (وعن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون
قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج ارسل رسولا لینظر ما ہو فجاء ابو لہب و قریش فقال ارأیتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من سفح ہذا الجبل و
فی روایۃ ان خیلا تخرج بالوادی تریدان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید قال ابو لہب تبا لک
الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ (اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا اُنسے جبکہ اُتری یہ آیت اور ڈرا تو عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت
نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلے آنحضرت یہان تک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تھے قریش کے قبیلونکو نام بنام اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتے تھے
قریش کے بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوئے سب قبیلہ اور بطون پس ہوا مرد یعنی انکے بڑون مین سے جب نہ طاقت رکھتا کہ آپ باہر نکلے یعنے بسبب کسی عذر کے بھیج دیتا تھا
کسی کو اپنی طرف سے تاکہ دیکھے کہ کیا ہے یہ پکارنا اور کس لیے ہوا اور کیا غرض ہے پس آیا ابولہب کہ چچا حضرت کا تھا اور قریش ہمراہ اسکے آئے پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر
دو تم مجکو کہ اگر خبر دون مین تمکو کہ سوار نکلے ہین اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ سوار نکلے ہین جنگل مین یعنی مکہ کے اس حال مین کہ چاہتے ہین
وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑین تم پر غارت اور ہلاک کرنیکے لیے یعنے رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانو گے مجکو اس خبر دینے مین کہا اُنھون نے ہان سچا جانین گے نہین
تجربہ کیا ہمنے تم پر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگے عذاب سخت کے یعنی ڈراتا ہون کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہے دنیا مین یا عقبیٰ
مین کہا ابولہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیے جمع کیا تھا تو نے ہمکو پس اُتری سورہ تبت یدا ابی لہب وتب یعنی ہلاک ہو جیو ابولہب اور ہلاک ہوا وہ
ف ح لفظ یدا اسکے یا مراد ہے دونون ہاتھون سے ذات اسکی اسلیے کہ اکثر کام آدمی کے ہاتھون سے ہوتے ہین اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالیٰ کا ذلک
بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ ابولہب نے اپنے دونون ہاتھون مین پتھر لیے اور آنحضرت کی طرف پھینکے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وعن عبد اللہ بن مسعود قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش فی مجالسہم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان
یعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا
حتی مال بعضہم علی بعض من الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم
فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال اللہم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سأل سأل ثلثا اللہم علیک بعمرو بن ہشام وعتبۃ
بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال عبد اللہ فواللہ لقد رأیتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا
الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب القلیب لعنۃ متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا اُسوقت
کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تھی اپنی مجلسون مین یعنے گرد کعبہ کے ناگہان کہا ایک کہنے والے نے **ف**
ح یعنے ابی جہل نے اور بخاری کی روایت مین یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ کہا کہنے والے نے الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنے کیا نہین دیکھتے ہو اس ریاکار کو [illegible]
[illegible] کے حق مین جو بات کہی ت کونسا تم مین کھڑا ہو اور جاوے طرف اونٹ کے کہ ذبح کیا گیا ہے فلانے کی اولاد مین یعنے فلانے قبیلہ اور [illegible]

پس قصد کیے طرف نجاست اسکی کے کہ اوجھ مین ہوا ورطرف خون اُسکے کے اور پوست اُسکے کے کہ جسمین بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہو پھر رہنے دے اسکو یعنے اُن چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرت رکھدے اُسکو درمیان دونون شانون آنحضرت کے پس اٹھا اور گیا طرف اس چیز کے کہ ذکر کی گئین بدبخت ترین اُنکا کہ عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرت نے رکھدیا اس چیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرت کے اور ٹھہرے رہے آنحضرت سجدہ کی حالت مین پس ہنسے وہ مشرک یہان تک کہ جھک گئے بعض اُنکے اوپر بعض کے مارے ہنسی کے یعنے اس بات سے خوش ہوے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرگر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کے یعنے اور خبر کی اُنکو اس ماجرے کی کہتے ہین کہ وہ ابن مسعود تھے پس آئین حضرت فاطمہ دوڑتی ہوئی اور ٹھہرے رہے آنحضرت سجدے مین یہان تک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہ نے اسکو حضرت پر سے ف ع اور حضرت فاطمہ اُن دنون مین صغیر سن تھین اسلیے کہ وہ پیدا ہوئین تھین اُس حال مین کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی تھی ت اور متوجہ ہوئین فاطمہ اُن بدبختون پر برا کہتی ہوئین ف ع اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغیر سن کے منھ در منھ اُنکو برا کہا اور اُنکو مجال مقابلہ کی اُنسے نہوئی ت پس جب پڑھ چکے نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنے ہلاک کر مشرکین قریش کو اور عذاب کر اُنکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدا تعالیٰ کو تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنے طلب کرتے کچھ اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرتے تین بار اور بعد اسکے یعنے علی العموم بددعا کرنے کی خاص کر اُن اشقیا پر کہ شقی ازلی تھے بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام تھا ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونون بھائی تھے اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ع یہ اشقیا تھے سرگروہ اور سردار مشرکون مین اور آنحضرت نے اُنکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہونچا سزا ے عمل کو پہونچے بیت لطف حق گرچہ مواسا ہا کند ۔ لیک چون از حد بشد رسوا کند ت کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ راوی اس حدیث کے ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا مین نے ان کفار مذکور کو ہلاک ہوے اور زمین پر پڑے ہوے روز جنگ بدر کے پھر کھینچے گئے اور ڈالے گئے کوئین مین کہ کنوان بدر کا تھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی ف ع اور خطاب کیا آنحضرت نے اُنکو کہ ہمنے وعدہ خدا کا سچ پایا تمنے بھی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا کتاب الجہاد مین گذرا اور مارے جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالے جانا کنوئین مین باعتبار اکثر کے ہو والا کہتے ہین کہ عمارہ بن ولید بدر مین نتھا بلکہ حبشہ مین مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پھرنے کے بدر سے اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانے اور بھاری ہو جانے اُسکے کے کنوئین مین نڈالا گیا چنانچہ یہ کتب سیر مین مذکور ہوا اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث مین اشکال کرتے ہین کہ آنحضرت کیونکر نماز مین بدستور رہے باوجود پہونچنے نجاست کے پشت شریف پر اور جواب اسکا یہ دیا ہی کہ تھا یہ فعل اُنسے پہلے حرام ہونے خون وغیرہ اور ذبح کیے ہوے مشرک کے پس نہ باطل ہوئی نماز اُس سے جیسے کہ شراب لگ جاتی تھی کپڑے کو پہلے حرام ہونے اُسکے کے اور نماز اُس سے پڑھ لیتے تھے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ہل اتی علیک یوم کان اشد علیک من یوم احد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منہم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مہموم علی وجہی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت فاذا فیہا جبرئیل فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال لتامرہ بما شئت فیہم قال فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک لک وانا ملک الجبال وقد بعثنی ربک الیک لتامرنی بامرک ان شئت ان اطبق علیہم الاخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابہم من یعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئا متفق علیہ) اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ تحقیق کہا عائشہ نے یا رسول اللہ

کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کے دن سے **ف** ح جنگ احد مین بہت سختیان آنحضرت کو پہونچین تھین چنانچہ حدیث آئندہ مین بیان اُنکا آتا ہی **ت** پس فرمایا آنحضرت نے البتہ تحقیق دیکھا مین نے تیری قوم سے وہ کچھ کہ وہ اشد ہی روز احد سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی مین نے اُنسے دن عقبہ کے بہت سخت اُن چیزون مین سے کہ دیکھی ہین مین نے اُنسے تمام عمر مین **ف** ح عقبہ زبرون سے راہ درمیان پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہی کہ منا مین ہی اور جمرہ اُسکی طرف مضاف ہی اور اُسکو جمرۃ العقبہ کہتے ہین جیسے کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت موسم حج مین وہان کھڑے ہوے اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرت کی تھی کہ حج کے موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتے تھے یعنے لوگون کو رغبت اسلام اور اچھے کامون کی دلاتے تھے اور عذاب اور بُرے کامون سے ڈراتے اور آنحضرت وہان سے طرف قبیلہ ثقیف کے گئے اور ابن عبدیالیل بن کلال کو بھی کہ ثقیف کے سردارون مین سے تھا دعوت کی جیسے کہ فرمایا **ت** اُسوقت کہ پیش کیا مین نے اپنے نفس کو اوپر بیٹے عبدیالیل بیٹے کلال کے پس نہ جواب دیا مجکو طرف اُس چیز کے کہ چاہا مین نے **ف** ح یعنی قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہان کے جاہلون اور نادانون نے ایذائین دین آنحضرت کو اور پتھر مارے اور خون آلودہ کیا **بیت**

زورا غیار وازدیوار سنگ یار می بارد ۔ بلای درد مندان از در و دیوار می بارد

ت پس چلا مین اس حال مین کہ مین غمگین تھا اور بجہت اپنی کے چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تھا مین کہ کدھر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اُس غم اور صعوبت کے پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن ثعالب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اُسکو قرن منازل بھی کہتے ہین پس اُٹھایا مین نے سر اپنا پس ناگہان ہون مین نیچے ایک ابر کے کہ تحقیق سایہ کیے ہوے مجکو یعنے زیادہ عادت پر پس دیکھا مین نے پھر ناگہان اُس ابر مین جبرئیل تھے پس پکارا مجکو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ تعالیٰ نے سُنا قول تیری قوم کا اور سُنا اُس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنی جھٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بھیجا ہی تمہارے پاس پہاڑون کے فرشتہ کو کہ پہاڑ روے زمین کے حوالہ اُسکے ہین تاکہ حکم کرو تم اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ چاہو اپنی قوم کے حق مین یعنے عذاب و ہلاکت اور دبادینا اُنکا درمیان پہاڑون کے فرمایا آنحضرت نے پس پکارا مجکو پہاڑون کے فرشتہ نے یعنے یا ایہا النبی یا یا محمد کہکر اور سلام کیا مجپر پھر کہا اُسنے ای محمد بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے تحقیق سُنا قول تمہاری قوم کا اور مین فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بھیجا ہی مجکو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتھ حکم اپنے کے یعنے جو کچھ کہ چاہو اور فرماؤ کرون مین اگر چاہو تم یہ کہ ڈھانک دون مین اُنپر دونون پہاڑون کو کہ اخشبین ہین تو ڈھانک دون **ف** ح اخشبین ح ہمزہ اور شین معجمہ سے نام دو پہاڑونکا ہی کہ مکہ اُنکے درمیان مین بسا ہی **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین چاہتا ہون ہلاکت اُنکی بلکہ امیدوار ہون یہ کہ نکالے اللہ تعالیٰ اُنکی پشتون سے اُن لوگونکو کہ عبادت کرین خدا تعالیٰ کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتھ اُسکے کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا راس نبیہم وکسروا رباعیتہ رواہ مسلم) اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سے کہ اُنکو رباعیہ کہتے ہین روز احد کے **ف** ح رباعیہ ر کے زبر اور تخفیف ب سے اور پر وزن ثمانیہ کے چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کے ہین دو اوپر اور دو نیچے پس نیچے کا دانت داہنے طرف کا ٹوٹا تھا اور نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنے کے یہ معنی نہین ہین کہ جڑ سے اُکھڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اُس سے جدا ہو گیا تھا اور یہ ٹوٹنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کے ہاتھ سے ہوا کہ جو بھائی تھا سعد بن ابی وقاص کا اور اُسکے اسلام مین اور صحابی ہونے مین اختلاف ہی اور اُسکی اولاد مین سے جو کوئی پیدا ہوتا تھا تو جب بالغ ہوتا اُسکا آگے کا دانت گر پڑتا تھا **ت** اور زخم پہونچایا گیا حضرت کے سر مبارک مین **ف** ح اور بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک کنکر پہاڑ پر سے نیچے آ پڑی اور حضرت کے زخم کر نیوالے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اور بھی صدمے حضرت کو پہونچے کہ کافرون نے میدان مین گڑھے کھودے تھے آنحضرت کا گھوڑا ایک گڑھے مین گر پڑا [illegible] آگے اور آنحضرت کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نے واجب طلحہ یعنے واجب کی طلحہ نے اپنے لیے بہشت اور دو کڑیان خود کی [illegible]

پہ تھا رخسارہ شریف میں مبارک کہ وہ کڑیاں ایسی گھسی تھیں کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے دانتوں سے انکو کھینچا اور دانت انکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون
آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس نے خون چوسا واجب ہوئی اسکی لیے جنت پس شروع کیا آنحضرت نے کہ پونچھتے تھے خون اپنے سے اور فرماتے
تھے کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح اور آیا ہے کہ حضرت علیؓ اپنی سپر میں پانی لاتے
اور فاطمہ زہرا نے نمدے کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک میں بھرا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جب آنحضرت کے مزاج میں کچھ تغیر نے بحکم بشریت کے راہ پائی یہ آیت
نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت خون پاک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ اس میں
زمین پر گریگا تو اتریگا انپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہے کہ حضرت کے چہرہ مبارک پر روز احد کے ستر ضربیں تلوار کی لگیں لیکن
بچایا انکو اللہ تعالی نے ان ضربوں کے صدموں سے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم
فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہوا غضب اللہ کا اس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر اپنے کے اشارہ کرتے تھے آنحضرت ساتھ اس فعل کے طرف دانتوں اپنے کے
اور توڑ ڈالے جانے کے انکے ہاتھوں سے اور فرمایا سخت ہے غضب خدا کا اس شخص پر کہ قتل کرے اسکو رسول خدا کا راہ خدا میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف ع ح احتراز کیا قتل ہونے سے حد اور قصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہے اور مراد رسول خدا سے یا تو ذات شریف اپنی رکھی یا ہر پیغمبر اسلئے کہ مارنا پیغمبر کا حق ہے اور
جگہ اشتباہ کی نہیں پس مقتول اسکا واجب القتل اور دوزخی ہے بلا شبہ وہذا الباب خال عن الفصل الثانی اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے الفصل
الثالث فصل تیسری (عن یحیی بن ابی کثیر قال سالت ابا سلمۃ ابن عبد الرحمن عن اول ما نزل من القران قال یا ایہا المدثر قلت
یقولون اقرا باسم ربک قال ابو سلمۃ سالت جابرا عن ذلک وقلت لہ مثل الذی قلت لی فقال لی جابر لا احدثک الا ما حدثنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال جاورت بحراء شہرا فلما قضیت جواری ہبطت فنودیت فنظرت عن یمینی فلم ار شیئا ونظرت عن شمالی فلم ار شیئا ونظرت
خلفی فلم ار شیئا فرفعت راسی فرایت شیئا فاتیت خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی وصبوا علی ماء باردا فنزلت یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر و
ثیابک فطہر والرجز فاہجر وذلک قبل ان تفرض الصلوۃ متفق علیہ) روایت ہے یحیی بن کثیر سے کہا پوچھا میں نے ابو سلمہ بیٹے عبد الرحمن بیٹے عوف
کے سے کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر علما اور فقہائے سبعہ میں سے ہیں کہ پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہے قرآن میں سے کہا یا ایہا المدثر ف ع ح یہاں
مشتبہ ہوا ہے حال راوی پر بسبب نسیان کے اسلیے کہ اول جو اتری ہے اقرا باسم ہے اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کے اتری ہے جیسے کہ عائشہؓ کی
حدیث میں مفصل ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہے یعنے بعد فترۃ وحی کے جو پہلے اتری یہ ہے یا شاید اس حدیث کے راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ
ذکر کیا اقرا کے اترنے کو ت کہا یحیی نے کہ کہا میں نے کہتے ہیں یعنے جمہور یا بعضے علما کہ اقرا باسم ربک اول اتری ہے کہا ابو سلمہ نے کہ پوچھا میں نے
جابر سے احوال اسکا یعنے مثل سوال تیرے کے اور انھوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ میں نے کہا اور کہا میں نے ان سے مانند اس
چیز کے کہ کہا تو نے مجھسے کہ کہتے ہیں اول اقرا باسم اتری ہے پس کہا واسطے میرے جابر نے کہ نہیں حدیث بیان کرتا ہوں میں تجھسے مگر مثل اس چیز کے
کہ حدیث بیان کی مجھسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نے کہ خلوت اور اعتکاف کیا میں نے حرا میں مہینے بھر پس جبکہ پوری کر چکا
میں خلوت اور اعتکاف اپنا اترا میں پہاڑ سے پس پکارا گیا میں پس دیکھا میں نے داہنے اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے بائیں
پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ پس اٹھایا میں نے سر اپنا اور دیکھا میں نے اوپر کے جانب پس دیکھا میں نے کچھ
یعنے فرشتہ ف ت ع ح اوپر گذرا جابر سے کہ انھوں نے سنا آنحضرت سے حدیث بیان فرماتے فترۃ وحی سے فرمایا پس اسوقت

کرین چلتا تھا سنی مین نے ایک آواز آسمان سے پس اوپر اُٹھائی مین نے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تھا کہ آیا تھا میرے پاس کوہ حرا مین اخیر حدیث
تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہے ت پس آیا مین خدیجہؓ کے پاس اور کہا مین نے یعنی بسبب شدت خوف کے کہ مجھ مین
سرایت کیا تھا کپڑا اڑھاؤ مجکو پس کپڑا اڑھایا مجکو اور ڈالا مجھپر ٹھنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کے تاثیر قوی رکھتا ہے پھر اُتری یہ سورۃ ای کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا
اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ ف درمیان یعنی اُترنا سورۂ مدثر کا تھا پہلے اس سے کہ فرض کیجاوے نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف
ہے صحت اُسکی یا کمال اُسکا اوپر پڑھنے سورۂ فاتحہ کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ** باب ہے نبوت کی علامتون مین ف ح
علامت اور معلم زبر سے اور علم عین اور لام کے زبر سے اصل مین نشان کو کہتے ہین کہ راہ کے سرے پر رکھتے ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت
کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت کے کہ عاقل فراست رکھنے والا جو اُسمین نظر کرے
دلیل پکڑے نبوت پر اور جو کچھ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھے گئے ہین وہ بھی اسی قبیل سے ہین
اور اسمین شک نہین ہے کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون مین سے ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مؤلف نے جو دو باب عقد کیے ہین ایک نبوت کی علامتون
مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہے اور کیا فرق رکھا درمیان علامتون اور معجزون کے باوجودیکہ دونون باب مین خوارق ہے ذکر کیے ہین کوئی
وجہ سوجہا سکے لیے ظاہر نہین ہوتی **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ
فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهٗ وَاَعَادَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ وَ
جَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمَخِيْطِ فِيْ صَدْرِهٖ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت کھیلتے تھے ساتھ لڑکون کے ف
یعنے تھے اُنکے درمیان مین اور یہ اُسوقت تھا کہ آپ حلیمہ کے پاس تھے کہ دایہ آپ کی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپکو پھر چیرا
آپ کے دل کی جانب سے اور نکالا اُنکے دل مین سے علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہے واستخرجہ فاستخرج منہ علقہ یعنے لفظ واستخرجہ
زیادہ ہے بعد عن قلبہ کے پس معنے یہ ہونگے کہ آپکے دل کی جانب سے چیرا اور دل کو نکالا پھر اُسمین سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہے مفاسد اور
گناہون کی نکالا ت پس کہا جبرئیل نے کہ یہ حصہ شیطان کا ہے تجھ سے یعنے پہونچتا اُسکو اگر ہمیشہ رہتا تیرے ساتھ پھر دھویا آپکے دل کو سونے کی لگن مین زمزم
کے پانی سے ف ع یعنے واسطے تعظیم و تکریم حضرت کے اور استعمال سونیکا اس دنیا مین منع کیا ہے واسطے امتحان کے ہے اور آخرت مین اُسکے
ظروف ہونگے بہشت مین اور اکثر جو کچھ کہ واقع ہوا ہے اُسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اُس جہان کے احوال سے ہے علاوہ یہ کہ آنحضرت
نے اُسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نے کیا اور وہ غیر مکلف تھا یا یون کہین کہ وقوع اُسکا پہلے مقرر ہونے احکام کے تھا اور اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہے اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اُس سے ہوتا تو اُس سے قلب مبارک دھوتے لیکن اسمین شک
نہین ہے کہ جو پانی نکلا تھا جوش مار کر آنحضرت کی انگلیون کے درمیان مین سے وہ افضل ہے سب پانیون سے مطلق بسبب ہونے اُسکے کے اثر دست مبارک
کے سے اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہے ت پھر ملایا اور درست کیا جبرئیل نے اُس جگہ کو کہ چیری تھی اور پھر رکھدیا دل کو اُسکی جگہ مین یعنی اول دلکو رکھا
اور پھر درست کیا سینۂ مبارک اور آئے لڑکے کہ تھے ساتھ آنحضرت کے دوڑتے ہوئے آنحضرت کی مان کے پاس مراد رکھتا ہے انس راوی مان سے دایہ آنحضرت کی
کہ دودھ پلاتی تھی پس کہا اُن لڑکون نے کہ محمد تحقیق قتل کیے گئے پس آئے لوگ آنحضرت کے پاس یعنی متوجہ ہوئے کچھ لوگ دایہ کی قوم مین سے طرف حضرت کے
پس دیکھا آپکو اس حال مین کہ رنگ متغیر ہے کہا انس نے کہ پس دیکھتا تھا مین نشان سوئی کے سینے کا آنحضرت کے سینۂ مبارک مین ف ۶ع اور یہ حدیث اور تمام

اسکے اُس قبیل کے ہین کہ واجب ہی تسلیم کرنا اُنکا اور نہ تعرض کرے ساتھ تاویل کے بطریق مجاز کے اسلیے کہ کچھ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت قادر کی سے اور حکمت اسمین یہ ہی کہ حضرت ہو گئے بسبب اسکے مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنے وحی کے لیے اور راہ پاوین طرف حضرت کے وسوسے نفس کے اور منقطع ہو جاوے طمع شیطان کی آپ کے غافل کرنے سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکے قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیے کہ چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلے تو صغر سن مین دائی حلیمہ کے پاس دوسرے دس برس کی عمر مین تیسرے وقت نبی ہونے کے چوتھے شب معراج مین جسوقت کہ جبرئیل حضرت کے بلانے کو آئے اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دھونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کے لیے تھا یا اور پیغمبرون کے لیے بھی واقع ہوا اور ابن عباسؓ سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کے آیا ہی کہ کہا اسمین ایک طشت تھا کہ دھوے گئے تھے اسمین دل انبیاء صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہُ الْاٰنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ مین البتہ پہچانتا ہون اُس پتھر کو کہ مکہ مین تھا کہ سلام کرتا مجھ پر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلے اسکے کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اُسکو اب نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہا بعضون نے کہ وہ پتھر حجر اسود تھا اور ہو سکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتھ زقاق الحجر کے کہ ہی درمیان مین مسجد اور گھر خدیجہؓ کے اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جب لائے میرے پاس جبرئیل رسالت تو نہین گذرتا تھا مین کسی پتھر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَہْلَ مَکَّۃَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرِیَہُمْ اٰیَۃً فَاَرَاہُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ حَتّٰی رَاَوْا حِرَاءَ بَیْنَہُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق مکہ کے کافرون نے سوال کیا آنحضرت سے کہ دکھاوین اُنکو معجزہ کہ نشان آپکے سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکھلایا اُنکو چاند کو دو ٹکڑے یعنے ساتھ اشارہ دست مبارک کے یہانتک کہ دیکھا اُنھون نے پہاڑ حرا کو درمیان اُن دونون ٹکڑون کے یعنے اسطرح کہ تھا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے پہاڑ کے جیسے کہ آتا ہی ذکر اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَیْنِ فِرْقَۃً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَۃً دُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْہَدُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرت کے زمانے مین دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کے یعنے دونون ٹکڑے جدا ہوے اور ایک اُن دونون کا پہاڑ کے اوپر کے جانب تھا اور دوسرا نیچے کے جانب پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کافرون کو کہ گواہی دو میری نبوت پر یا میرے معجزہ پر ف ع اور بعضون نے کہا معنی اسکے ہین حاضر ہو اور دیکھو بموجب پہلے معنی کے لفظ اشہدوا مشتق ہی شہادت سے اور بموجب دوسرے کے شہود سے اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہی آنحضرت کے لیے اور روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت کیا ہی اُنسے جم غفیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک ہی کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سے طرق سے کہ شبہ کو اسمین بالکل جگہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع رکھتے ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کے معجزے سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضے بدعتیون اور فلسفیون نے باعتقاد اسکے کہ خرق اور التیام فلکیات مین محال ہی اور یہ نہین جانتے ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیے ہوے اللہ تعالی کے ہین اور مسخر اسکی قدرت کاملہ کے چنانچہ آیا ہی ہی کہ اُنکو لپیٹے گا روز قیامت کے اور بعضے ملحدون مین سے کہتے ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام اہل زمین اُسکے دیکھنے مین شریک ہوتے اور دیکھنا اُسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والے متواتر اُسکو نقل کرتے جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تھا وہ ایک قوم مخصوص سے

انھین کو دکھا دیا اور مقصود اُس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا انکا تھا اور یہ بھی ہو کہ رات مین تھا اور ایک لحظہ سے زیادہ نتھا اور لوگ سوتے تھے اور ہو سکتا ہو کہ
چاند اسوقت مین ایسے بعضے منازل مین ہو کہ بعضے اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور بعضون کو نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضے شہرون والے پاتے ہین اور بعضے نہین پاتے
روایتون مین آیا ہو کہ مسافر کہ اطراف زمین سے وہان پہونچے خبر دی انھون نے شق قمر کی اور منقول ہونا اُسکا متواتر ہو بے شبہ اور کتابین سیر اور تواریخ
کی اُس سے بھری ہوئین ہین گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کرین اور منکر ہون کچھ ضرر نہین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابو ہریرہؓ سے کہا اُس نے کہ کہا ابو جہل نے
کیا خاک آلودہ کرتا ہو محمد اپنے منھ کو درمیان تمھارے یعنی نماز پڑھتا ہو اور سجدہ کرتا ہو پس کہا گیا ہان پھر کہا ابو جہل نے قسم ہو لات اور عزی کی اگر دیکھونگا
مین اُسکو کہ کرتا ہو یہ یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا مین اُسکی گردن پس آیا ابو جہل آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ آپ نماز پڑھتے تھے قصد کیا اُس نے کہ پانون
رکھے آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کے پاس جاتے جاتے حضرت کی طرف سے مگر اس حال مین کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیون پر اور بچاتا تھا
ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنے جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اُسکو پہونچی ہو اور وہ اپنے دونون ہاتھون سے اُسکو روکتا ہی
پس کہا گیا اُسکو کہ کیا ہو واسطے تیرے اور کیا کرتا ہو تو کہ اُلٹا پھرتا ہی اور اپنے ہاتھ سے کچھ روکتا ہو پس کہا ابو جہل نے درمیان میرے اور درمیان حضرت
کے ایک خندق ہو آگ کی اور خوف اور امر شدید ہو اور بازو ہین یعنے فرشتہ ہین کہ محافظ تھے حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
نزدیک ہوتا ابو جہل مجھسے تو البتہ اُچک لیجاتے اُسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کرکے یعنے ہر فرشتہ اُچک لے جاتا ایک ایک عضو اُسکے اعضا مین سے نقل کی
یہ مسلم نے (وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ
قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ
وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ
مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا
وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ
الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہو عدی بن حاتم سے کہا اُسوقت کہ مین تھا نزدیک آنحضرت کے کہ ناگہان آیا اُنکے پاس ایک
شخص پس شکایت کی اُسنے طرف حضرت کے فاقہ اور محتاجگی کی پھر آیا حضرت کے پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کے راہزنی کی کہ واقع
ہوتی ہو راہون مین یعنے بسبب قزاقون کے پس فرمایا آنحضرت نے اے عدی کیا دیکھا تو نے حیرہ ف ع لفظ حیرہ ساتھ زیر ح مہملہ کے اور جزم ی کے
نام ایک قدیم شہر کا ہو نواح کوفہ مین اور محلہ مشہور ہو نیشاپور مین اور ظاہر یہ ہو کہ مراد یہان شہر مذکور ہی ہو ت پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی پس البتہ
دیکھے گا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کرے گی حیرہ سے تا طواف کرے خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈرے گی کسی
سے سوائے خدا کے ف ح ع یہ بات اُس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تھا اور یہ جواب اُس شخص کے کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تھی آگے ہی
کی بالخصوص فرمائی اور خطاب دونون جانب عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تھے فرمایا تا سب صحابہ کو بشارت شامل ہین اور اُسکے ضمن مین

جواب اُن دونوں کا حاصل ہو جاوے پھر اُسکے بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور توانگری دنیا کی تنگی ہے آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالےٰ نے
اُسکے خرچ کرنیکی مصارف خیر مین ت اور اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی البتہ کھولے جاوینگے خزانے کسرے بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنے بطور غنیمت
کے وہ ہاتھ لگین گے اور تقسیم ہووین گے مسلمانون مین اور اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگانی تو البتہ دیکھے گا تو اُس شخص کو کہ نکالے گا بھر مٹھی
سونے یا چاندی سے ڈھونڈیگا اُس شخص کو یعنے فقراؤن مین سے کہ قبول کرے اُسکو پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اُسکو ف ح بسبب نہونے
فقر اور احتیاج کے اور لینا سونے اور چاندی کا دفع حاجت کے لیے ہوتا ہے جب حاجت ہی نہوئی تو سونا چاندی کس کام آوے اور کہا ہے علمانے کہ
یہ حال اخیر زمانہ مین وقت اُترنے عیسیٰ علیہ السلام کے ہوگا جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ وہ بیچ باب نزول عیسیٰ کے گذرا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مثل
اُسکے بیچ زمانہ عبد العزیز کے بھی وجود مین آیا ہے اور جزم کیا ہے بیہقی نے ایسے معنی کو اور چونکہ خوش خبری دی آنحضرت نے وسعت رزق و فراغت معیشت
کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کے سے تا جمع کرین درمیان بشارت دینے اور ڈرانے کے جیسے کہ شان مقام نبوت کی ہے پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات
کریگا اللہ تعالیٰ سے ایک تمہارا اُسدن کہ ملاقات کریگا اُس سے یعنی روز قیامت کے اس حال مین کہ نہین ہونیکا درمیان اُسکے اور درمیان اللہ کے
کوئی شخص ترجمہ کہ بیان کرے واسطے اُسکے ف ح ع لفظ ترجمان ساتھ زبر ت اور پیش جیم کے اور ساتھ زیر دونون کے اور پیش دونون کے وہ شخص
کہ بیان کرے کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان مین جسکو دو بھاشیا کہتے ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان مین کوئی دو بھاشیا
نہین ہونیکا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہین بھیجا مین نے طرف تیرے رسول تاکہ پہونچاوے تجکو احکام
دین کے اور خبر قیامت کے آنے کی پس کہے گا ہان بھیجا تھا تو نے رسول پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا نہین دیا مین نے تجکو مال اور کیا نہین احسان و انعام
کیا مین نے تجھپر ف ع یہ استفہام تقریر کے لیے ہے یعنے دیا مین نے تجکو مال اور انعام کیا مین نے تجھپر کمال اور قدرت دی ہین نے تجکو اُسکے خرچ کرنے
پر اور فائدہ اُٹھانے پر اُس سے اور صرف کرنے پر اوپر اہل استحقاق کے ت پس کہے گا بندہ ہان دیا تھا تو نے مال اور احسان کیا تو نے مجھپر پس دیکھیگا
وہ شخص داہنی طرف اپنے پس نہین دیکھے گا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنے اطاعت کے اور دیکھے گا بائین طرف اپنے پس نہین دیکھے گا مگر دوزخ ف
ع یعنی بسبب کرنے برائیون کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دونون کنایہ ہین احاطہ سے یعنی گھیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اُس سے مگر ساتھ گذرنے کے اوپر
سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتماً مقضیاً ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیے فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سے بسبب تصدق کرنیکے
اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو پس جو شخص کہ نہ پاوے ٹکڑا کھجور کا پس بچے ساتھ کلام خوب اور نرم کے کہ سائل کو کہے اور لوگون کو تا وہ خوش ہوین بشرطیکہ نہین
مداہنت دین کی نہو کہا عدی نے پس دیکھی مین نے عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہے حیرہ سے تاکہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی
مگر خدا سے یعنے جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے اور تھا مین درمیان اُن لوگون کے کہ کھولے خزانہ کسریٰ بیٹے ہرمز بیٹے نوشیروان کے اور البتہ اگر دراز
ہوگی ساتھ تمہارے زندگانی تو البتہ دیکھو گے اُس چیز کو کہ کہا ہے پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالے گا شخص سونا اور چاندی [illegible]
اُس شخص کو کہ قبول کرے ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نے سن سرسٹھ یا اڑسٹھ یا سترّ مین عمر بن عبد العزیز کے زمانے سے پہلے ت نقل کی یہ بخاری
نے ۵ وعن خبّاب بن الارت قال شکونا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃ فی ظل الکعبۃ وقد لقینا من المشرکین شدۃ فقلنا الا
تدعو اللہ فقعد وھو محمر وجھہ وقال کان الرجل فیمن کان قبلکم یحفر لہ فی الارض فیجعل فیہ فیجاء بمنشار فیوضع فوق راسہ فیشق باثنین فما یصدہ
ذلک عن دینہ ویمشط بامشاط الحدید ما دون لحمہ من عظم وعصب ما یصدہ ذلک عن دینہ واللہ لیتمن ھذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی
حضر موت لا یخاف الا اللہ او الذئب علی غنمہ ولکنکم تستعجلون رواہ البخاری) اور روایت ہے خباب ابن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہمنے یعنی کفار

طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ وہ سر کے نیچے کملی رکھے ہوئے تھے کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تھی ہمنے مشرکون سے سختی اور تکلیف پس کہا ہمنے آیا نہین بددعا کرتے آپ اللہ سے یعنی مشرکون پر اس لیے کہ انھون نے ایذا دی ہی ہم کو پس اٹھ بیٹھے آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا ف ح یعنے بسبب ایک حالت کے کہ وارد ہوئی حضرت پر سننے ظلم اور بے اندازی کافرون کی سے یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنے مسلمانون کے کافرون کی اور یہ مناسب تر ہے ساتھ قول آنحضرت کے ت اور فرمایا تھا شخص اگلے لوگون مین کہ کھودا جاتا تھا اسکے لیے گڑھا زمین مین پھر رکھا جاتا تھا وہ شخص اُس گڑھے مین پھر لایا جاتا تھا آرا اور رکھا جاتا تھا اوپر سر اُس کے کے اور چیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑے پس نہین باز رکھتا تھا اُس کو وہ عذاب شدید اُس کے دین سے اور کنگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ کنگھیون لوہے کے نیچے گوشت کے ہڈیون اور پٹھون کے یعنے کنگھی بسبب تیزی اور سختی کے گوشت سے گذر کر پٹھے اور ہڈی پر پہونچتی تھی اور نہین باز رکھتا تھا اُس کو وہ عذاب اُس کے دین سے قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہو ویگا یہ دین یعنے اور آسانی دیکھوگے تم بعد دشواری کے یہانتک کہ چلے گا سوار صنعا سے حضرموت تک کہ مسافت بعید ہی درمیان دونون موضعون کے اس حال مین کہ نہین ڈرنے کا وہ سوار کسی سے مگر خدا سے ف ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی رکھتا ہی مانند دمشق کے اور ایک قریہ ہی دمشق کے دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتھ جزم ضاد اور زبر میم کے پیش سے بھی کہتے ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہی علما نے حضرموت تنبت الاولیا یعنے حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنے اولیا اُس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتے ہین اور یہ نام اس کا اس لیے رکھا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئے وہان اور مرے اور بعضون نے کہا کہ حاضر ہوئی اُس مین موت جرجیس کی ت یا نہین ڈریگا مرد مگر بھیڑیے سے اپنی بکریون پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کے ظلم سے آپس مین جیسا کہ جاہلیت مین تھا نہ امن حملہ کرنے بھیڑیے کے سے بکریون پر اس لیے کہ وہ خارج ہی عادت سے اور یہ امن بھی ہو جائیگا ولیکن اخیر زمانہ مین وقت اترنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ ایک نسخہ مین واؤ سے ہی یعنے والذئب اور وہ احتمال رکھتا ہی یہ کہ ہو بمعنی او کے یا ہو واو بمعنی واو جمع کے یا شک کے لیے اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی جو کہ اس مین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونے امن اور زوال خوف کے پس دفع ہو گیا جو کچھ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کے ظلم سے الخ ت ولیکن تم جلدی کرتے ہو ف ع یعنے قریب ہی کہ جاتا رہیگا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو امر دین پر جیسے کہ صبر کیا اُن لوگون نے کہ پہلے تمہارے تھے مومنین مین سے اور سخت تر عذاب کے تمہارے عذاب سے بسبب قوت یقین کے ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پاس ام حرام بنت ملحان کے ف ح ع لفظ ملحان میم کے زیر اور لام کے جزم سے ہی اور حرام خالہ انس کی ہین بہن اُنکی مان کی کہ ام سلیم ہین اور یہ دونون عورتین خالہ تھین آنحضرت کی دودھ کے علاقہ سے یا نسبی کہا [illegible]

کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تھین آن حضرت کی لیکن اختلاف کیا ہی کیفیت محرمیت مین کہ کسی نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہی اور کسی نے کسی علاقہ سے کہا مؤلف نے کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین اپنے خاوند کے ساتھ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین ت اور تھین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین سے پس بسبب محرمیت کے کہ اُن دونون بہنون سے رکھتے تھے ان کے پاس تشریف لاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب اسمار النبی کے ت پس آئے آنحضرت ام حرام کے پاس ایک دن پس کھانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پھر بیٹھی ام حرام جوئین دیکھتی حضرت کے سر مبارک مین ف ح اوپر تحقیق کے ساتھ گذر چکی ہی کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تھین ولیکن یہ بال صاف کرتی تھین غبار وغیرہ سے اور دیکھتی تھین کہ شاید کوئی جون ہو ت پس سو گئے آنحضرت پھر جاگے اس حال مین کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ پس کہا مین نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو کی گئی میرے اور دکھائی گئی مجکو اس حال مین کہ جہاد کرتے ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر یا مثل بادشاہون کے تختون پر ف ع یہ شک راوی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کے ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھ پشت زمین کے اور کشتی کو ساتھ تخت کے اور ٹھہرایا اُس پر بیٹھنے کو مشابہ بیٹھنے بادشاہ کے اپنے تخت پر واسطے اشارہ کرنے کے اس پر کہ وہ اپنے نفسون کو محنت مین ڈالین گے اور مرتکب ہونگے اس امر عظیم کے بخوشی خاطر اور دل کی اُمنگ سے مانند بادشاہون کے تختون پر ت پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجکو اُس جماعت مین سے کہ سوار ہونگے دریا پر جہاد کے لیے پس دعا کی آنحضرت نے ام حرام کے لئے ساتھ اُس چیز کے کہ درخواست کی پھر رکھا آنحضرت نے سر مبارک اپنا اور سو گئے اور پھر بیدار ہوے اس حال مین کہ ہنستے تھے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت نے کتنے آدمی میری اُمت مین سے روبرو کیے گئے میرے جہاد کرنے والے راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر پس کہا مین نے یعنے دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجکو انہین سے فرمایا تو پہلون مین سے ہی ف ح یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکھائی گئی غیر اُس جماعت کے تھی کہ جو پہلے دکھائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین بیٹھین گے اور جہاد کرینگے اور تو اس جماعت سے ہوگی کہ اول یہ کار کرین گے اور یہ بھی اس مین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلون کا زیادہ ہی پچھلون کے مرتبہ سے ت پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کے زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ اور امارت معاویہ کے اور اکثر اس پر گئے ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمان کے پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہی اس کے کہ موت اُنکی بیچ خلافت عثمان کے ہوئی جیسے کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنے جانور کی پیٹھ پر سے پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تھا وہ ازد شنوءہ سے ف ح لفظ ضماد ض معجمہ کے زیر اور پیش سے اور تخفیف میم سے ہی اور دال آخر مین اور بعضون نے میم بھی آخر مین روایت کی ہی یعنے ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءہ شین کے زبر اور نون کے پیش سے پھر واو ہی ساکن پھر ہمزہ

پھر نام ایک بڑے قبیلہ کا ہے یمن میں سے اور ازد ایک قبیلہ ہے اُس سے اور ضماد آنحضرت سے آشنائی رکھتا تھا پہلے نبوت کے اور یہ ایک شخص تھا طبیب اور افسونگر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتدا اسلام میں ت اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا تھا اس ہوا سے ف ح یعنی آسیب جن کے دفع کے لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہیں باعتبار اس کے کہ دکھائی نہیں دیتا مانند ہوا کے ت پس سنا ضماد نے مکہ کے بیوقوفوں سے کہ کہتے ہیں محمد دیوانہ ہوا ہے پس کہا ضماد نے اگر دیکھوں میں اُس شخص کو تو علاج کروں شاید کہ خدا تعالیٰ تندرستی دیوے اُن کو بسبب میرے کہا ابن عباس نے پس ملاقات کی ضماد نے آنحضرت سے اور دیکھا آپ کو پس کہا اے محمد تحقیق میں منتر پڑھتا ہوں واسطے دفع آسیب جن کے پس آیا ہے تمکو رغبت میرے منتر پڑھنے میں اور اس علت کے دور ہونے میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں تعریف کرتے ہیں ہم اُسکی اور شکر کرتے ہیں ہم اُس کی نعمتوں کا اور مدد چاہتے ہیں ہم اُس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اس کے کی جسکو کہ راہ دکھاوے اور مقصد کو پہونچاوے اللہ پس نہیں ہے کوئی گمراہ کرنے والا اس کو اور جس کو کہ گمراہ کرے خدا پس نہیں راہ دکھانے والا اور منزل مقصود کو پہونچانے والا اُس کو اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک اُسکا کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندہ ہے اُسکا اور رسول اُسکا ہے پیچھے حمد اور درود کے ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کے خطبوں میں مذکور ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الجمعہ میں گذرا یہاں چاہا تھا آنحضرت نے کہ پیچھے لفظ اما بعد کے خطبہ پڑھیں بیچ وعظ و نصیحت ضماد کے ولیکن اسی قدر پر اکتفا کیا اور جواب اُسکا صراحۃً رکھا اور یہ کلمات پڑھے تا کہ جانے عقلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہے اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہیں رکھتا اور جو اس کو مجنون کہتے ہیں وہ بیوقوف ہیں ت پس کہا ضماد نے آنحضرت کو پھر فرمایئے میرے آگے یہ کلمے اپنے پس پڑھا اُن کلموں کو اُس کے آگے پیغمبر خدا نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے میں نے قول کاہنوں کا اور قول ساحروں کا اور قول شاعروں کا پس نہیں سنا میں نے مانند ان کلموں تمہارے کے اور تحقیق پہونچے ہیں یہ کلمہ بیچ اور نہایت گہراؤ کی جگہ دریائے کلام کو یعنے نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچے ہیں دو تم ہاتھ اپنا تا بیعت کروں میں تم سے اسلام پر کہا ابن عباس نے پس بیعت کی ضماد نے آنحضرت سے اور مسلمان ہوا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے واقع ہوا ہے بلغنا بجائے بلغ کے اور ناعوس نون اور عین مہملہ سے بجائے قاموس کے کہ قاف اور میم سے ہے ف ح شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا کہ اس لفظ کو دونوں طرح ضبط کیا ہے ہمنے ناعوس ساتھ نون اور عین کے اور موجود بیچ اکثر نسخوں بلاد ہمارے کے یہ ہے اور قاموس ساتھ قاف اور میم کے اور مشہور روایتوں میں یہی ہے بیچ غیر صحیح مسلم کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعضوں نے ناعوس روایت کیا ہے اور ہمارے شیخ ابو الحسن نے کہا کہ ناعوس یعنی قاموس کے اور تورپشتی نے کہا ناعوس کا الجم خطا اور تصحیف ہے اور وہم راوی کا ہے اور بعضوں کے نزدیک قاعوس قاف اور عین سے بھی آیا ہے ناعوس لغت کی مشہور کتابوں میں مذکور نہیں ہے وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْاٰخَرُ لَيَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي) اور ذکر کی گئیں دونوں حدیثیں ابو ہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کے یہلک کسریٰ ہے اور بیچ اول حدیث دوسری کے لیفتحن عصابۃ ہے بیچ باب الملاحم کے اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ

فكذبوه قال ابو سفيان وايم الله لولا مخافة ان يؤثر علي الكذب لكذبته ثم قال لترجمانه سله كيف حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب قال فهل كان من اباءه من ملك قلت لا قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال ومن يتبعه اشراف الناس ام ضعفاءهم قال قلت بل ضعفاءهم قال ايزيدون ام ينقصون قال قلت لا بل يزيدون قال هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم اياه قال قلت تكون الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في هذه المدة لا ندري ما هو صانع فيها قال والله ما امكنني من كلمة ادخل فيها شيئا غير هذه) روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان نے بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہہ اُسکے سے طرف منہہ میرے کے ف ع یعنے بالمشافہ بے واسطے کے درمیان میرے اور درمیان اُس کے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اس کے یہ ہین کہ نہین تھا کوئی حاضر سواے میرے ساتھ اُس کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابو سفیان نے کہ سفر کیا مین نے اُس مدت مین کہ تھی درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع مراد ہے اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی تھی وہ سن چھہ مین اور مدت اُس کی دس برس ٹھہری تھی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بعضے خزاعہ کے کہ حلیف تھے آن حضرت کے پس غزوہ کیا اُنسے سن آٹھہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابوسفیان نے پس اُس وقت ناگہان مین تھا ملک شام مین یعنے مقام کے ہونے آیا خط آن حضرت کا طرف ہرقل کے ف ع لفظ ہرقل ساتھہ زیر ہ اور زبر ر اور جزم قاف کے اور ساتھہ زیر قاف کے بھی کہتے ہین نام ہے بادشاہ روم کا اور لقب اُسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہے دینارون پر اُسی نے ڈالی ہے اور اول بیعہ یعنی گرجا گھر اُسی نے بنائے تھے ت کہا ابوسفیان نے اور تھے دحیہ کلبی کہ لائے تھے اُس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصرے کے ف ع کہ ہرقل کے بڑے امیرون مین سے تھا اور بصرے ساتھہ پیش ب اور جزم صاد مہملہ کے نام ایک شہر کا ہے شام کے شہرون مین سے ت پس پہونچایا اُس خط کو امیر بصرے نے طرف ہرقل کے یعنے حکم اسی طرح کیا تھا حضرت نے دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصرے کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اس جگہہ کوئی قوم اس شخص کی سے کہ دعوی کرتا ہے اور کہتا ہے وہ کہ مین نبی ہون یعنے تا کہ مین پوچھون اُس سے وصف اُن کا تا کہ ظاہر ہو ہمارے لیے سچ اور جھوٹ اُنکا کہا یعنے بعضے اُس کے خادمون نے کہ ہان ہے ایک شخص اُس کی قوم مین سے کہ تجارت کے لیے آیا ہے پس بُلایا گیا مین ساتھہ ایک جماعت کے قریش سے کہ بمقدار تیس آدمیون کے تھے پس داخل ہوے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلانے لگے ہم آگے ہرقل کے یعنے تا کہ سنے کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اُسکا پس کہا ہرقل نے کون سا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسبت مین اُس شخص سے کہ دعوی کرتا ہے نبی ہونیکا ف ع کہا علما نے کہ نہین پوچھا اُس نے قریب النسبت کو مگر اس لیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اُنکا اور بعید ہے یہ کہ جھوٹ بولے اُنکے حق مین ت کہا ابوسفیان نے کہ پس کہا مین نے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اس شخص سے پس بٹھایا اُنھون نے مجکو آگے ہرقل کے یعنے تنہا اور بٹھلایا میرے ساتھہ والون کو میری پیٹھہ کے پیچھے ف ع اس لیے کہ قرار واقعی وہ جھٹلاوین شرم نکرین سامنے ہونے مین یا اس لیے پیچھے بٹھایا کہ وہ سر یا ہاتھہ کے اشارہ سے کسی بات کے بیان کرنے کو منع نکر دین ت پھر بلایا ہرقل نے اپنے مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تھا پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یارون کو کہ مین پوچھتا ہون ابوسفیان سے احوال اس شخص کا کہ کہتا ہے مین پیغمبر ہون پس اگر جھوٹ کہے مجھسے تو جھٹلاؤ اُس کو اور آگاہ کرو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاویگا مجھہ پر جھوٹ تو البتہ جھوٹ بولتا مین ف یعنے حاضرین میرا جھوٹ میری قوم کے آگے بیان کرینگے اس کا ڈر تھا اگر یہ نہوتا تو جھوٹ بولتا مین ہرقل سے حضرت کے باب مین بسبب بعض مخالفت کے کہ اُنسے رکھتا تھا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میرے ساتھی جھٹلاوین مجکو تو البتہ کچھ جھوٹ بولتا مین اُس سے ت پھر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچھ ابوسفیان سے

کہ کیسا ہے حسب آنحضرت کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف ع حسب اُس چیز کو کہتے ہین کہ شمار کرے اُسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اُسکے قسم شرف وفضل اپنے کے سے اور باپون اپنے کے سے اور یہ شامل ہے نسب کو بھی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سے افضل تھے اور بخاری مین آیا ہے کیف نسبہ فیکم ت کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اُس شخص کے باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مین نے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تھے تم اُسکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہتا ہے اب یعنے کیا پہلے دعوی نبوت کے کوئی جھوٹ اُنسے ظاہر ہوا تھا اور تم اُسکو تہمت جھوٹ کی لگاتے تھے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اُنکا اور ایمان لاتے ہین اُنپر اشراف لوگون کے یا ضعیف اُنکے ف ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت وتکبر ہین والا کون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند عباس اور حمزہ اور علی اور جعفر کے اور اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ کے قریش مین کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لائے تھے ت کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے بلکہ ضعیف لوگون کے ایمان لائے ہین ف ح اور ابو اسحق کی روایت مین یون آیا ہے کہ کہا متابعت کی ضعیفون اور مسکینون اور نوعمرون نے اسی پر نسب وشرف والون نے بیعت نہین کی اور یہ محمول اکثر واغلب پر ہے ت کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتے جاتے ہین لوگ روز بروز انکی متابعت مین یا کم یعنے بسبب پھر جانے بعض اُنکے کے طرف دینون اپنے کے یا بسبب مرجانے بعض اُنکے کے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے کم نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ ہوتے جاتے ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے یعنے پھر جاتا ہے کوئی اُنمین سے اُنکے دین سے بعد داخل ہونے کے اُسمین بسبب ناخوشی رکھنے کے اُنکے دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے مرتد نہین ہوتا ہے کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اُنسے کہا مین نے ہان کہا ہرقل نے پس کسطرح ہے لڑائی تمہاری اُس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے ہوتی ہے جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے مانند ڈولون کے کہ کبھی یہ بھرا ہے اور وہ خالی اور کبھی وہ بھرا ہے اور یہ خالی پاتا ہے وہ ہم سے اور پاتے ہین ہم اُس سے یعنے کبھی اُنسے مصیبت پہونچتی ہے ہمکو اور کبھی ہم سے اُنکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے وہ عہد اور صلح کو کرتا ہے کہا مین نے نہین یعنے نہین واقع ہوئی اُنسے عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنے مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتے ہم کہ کیا کرنے والے ہین وہ اُس سے ڈرتے ہین اس مین یعنے آیا عہد شکنی کرینگے مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ داخل کرون مین درمیان باتون اپنی کے کچھ سوائے اس بات کے ف ح یعنے کوئی بات کہ اُس مین نسبت نقصان اور عیب کی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین کچھ ممکن ہو نہین بیان کرسکا مین سوائے اس بات کے کہ اس مین احتمال نسبت غدر کا تھا قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِیْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِیْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ یَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لِیَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ یَذْهَبَ فَیَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِیْنِهٖ بَعْدَ اَنْ یَدْخُلَ فِیْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَزِیْدُوْنَ اَمْ یَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ یَزِیْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ حَتّٰى یَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ سِجَالًا یَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا یَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِیْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا یَاْمُرُكُمْ قُلْنَا یَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ یَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِیٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّیْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اَخْلُصُ اِلَیْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَیْهِ وَلَیَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ

قدمی ثم دعا بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراہ متفق علیہ وقد سبق تمام الحدیث فی باب الکتاب الی الکفار) کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہے
یہ بات کسی نے پہلے اُس کے ف ع یعنے سوائے انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ
علیہم السلام کے کسی نے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہے پہلے اُن کے ت کہا مین نے نہین پھر کہا ہرقل نے ف ع یعنے بعد
اُس کے کہ فارغ ہوا سوالون سے کہ دلالت کرتے ہین نبوت اور رسالت پر اور ارادہ کیا ہے کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اُن کی کا ازراہ منقول
اور معقول اور عرف اور عادات کے کہا ت واسطے مترجم اپنے کے کہ کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق مین نے پوچھا حسب اس شخص کا تم مین پس جواب
دیا تونے یہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہے اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتے رہے بعثت ان کی بیچ اشراف قوم ان کی کے اور پوچھا مین نے تجھ سے کہ کیا تھا
اُس کے باپ داداؤن مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونے کہ نہین پس کہا مین نے یعنے اپنے دل مین کہ اگر ہوتا اُس کے باپ داداؤن مین کوئی
بادشاہ تو کہتا مین کہ یہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچھا مین نے تجھ سے حال اُس کے تابعدارون کا کہ آیا ضعیف یعنے
فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنے اغنیا اور جاہ و حشم والے پس کہا تونے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتے ہین تابعدار پیغمبرون کے
ف ح کہ سبقت کرتے ہین اُن کے تابعدار کرنے مین اور امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کے ہین محروم رہتے ہین اس سعادت سے یہانتک کہ جب عاجز ہوتے
ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہے تو مضطر اور ناچار ہوکر اسلام لاتے ہین ت اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا تم متہم کرتے تھے اُنکو ساتھ جھوٹ
کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تونے کہ نہین پس جانا مین نے یہ کہ نہین ہے معقول اور متصور کہ چھوڑے جھوٹ بولنے کو
لوگون پر پھر شروع کرے کہ جھوٹ بولے اللہ پر ف ع یعنے ہر ایک پر ظاہر ہے کہ جھوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہے پس یہ کب ہوسکتا ہے کہ لوگون سے
تو جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ باندھے ت اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا پھر جاتا ہے کوئی ان مین سے اُس کے دین سے بعد داخل ہونے کے دین مین
بسبب ناراض ہونے کے اُس کے دین سے پس کہا تونے نہین اور ایسا ہی ہے حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہے جس وقت کے ملجاوے لذت اور حلاوت
اُسکی دلون مین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہے اور اگر کوئی پھر گیا تو ایمان اس کے دل کے اندر نہین آتا اور نہین ٹھہرا تھا اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا
زیادہ ہوتے جاتے ہین تابعین اُسکے روز بروز یا کم پس جواب دیا تونے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین اور اسی طرح ہے دین و ایمان کہ زیادہ
ہوتا جاتا ہے یعنے بنفسہ اور اہل اُس کے یہانتک کہ تمام اور کامل ہو ف ع یعنے پورا ہو بسبب امور معتبرہ کے اُس مین قسم نماز اور زکوۃ اور روزون
وغیرہ سے اور اسی لیے اُتری آیت اخیر عمر مین آن حضرت کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ت اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا لڑتے ہو تم
اُنسے پس جواب دیا تونے کہ ہم لڑتے ہین اُنسے پس ہوتی ہے لڑائی درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے مانند ڈولون کے پہونچتا ہے یعنے مصیبت کو وہ
تمسے اور پہونچتے ہو تم اُن سے اور ایسے ہی رسول مبتلا اور آزمائے جاتے ہین ساتھ اعدائے دین کے پھر ہوتی ہے جماعت پیغمبرون کے لیے فتح
اور نصرت آخرکار مین اور غالب آتا ہے دین اُنکا اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہے وہ شخص پس جواب دیا تونے کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا
اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہین کہ عہد شکنی نہین کرتے اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا کہا ہے یہ قول یعنے دعوی نبوت کا کیا ہے کسی نے پہلے اس کے
پس جواب دیا تونے کہ نہین پس کہا مین نے کہ اگر ہوتا کہتا یہ بات کوئی پہلے اس کے تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہے ساتھ قول کے
کہ کہا گیا ہے پہلے اُس کے کہا ابوسفیان نے پھر پوچھا ہرقل نے مجھسے کہ ساتھ کس چیز کے حکم کرتا ہے وہ شخص تمکو کہا مین نے کہ حکم کرتا ہے ہمکو ساتھ
نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنے کے ناتے دارون سے اور بچنے کے حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہے اور تحقیق
تھا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہے یعنے اخیر زمانہ مین اور نہین تھا مین گمان کرتا اُس کو تم مین سے ف م ح ع یعنے نسل اسمعیل سے کہ

باپ ہین عرب کے بلکہ گمان کرتا تھا مین کہ وہ ہم مین سے کہ اولاد اسحق ہین ہوگا اس لیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے اولاد اسحق سے ہوئے اور یہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو وہ پیغمبر ہے بلاشبہ بسبب اگلی کتابون کے خبرون کے تھا کہ اُن مین یہ علامتین حضرت کی لکھی تھین سو پائی گئین حضرت مین اور بسبب علم کہانت اور نجوم کے بھی تھا جیسے کہ صحیح بخاری مین آیا ہے کہ کہا ہرقل نے دیکھا مین نجوم مین اور دیکھا مین نے بادشاہ ختان کو پس پوچھا کہ کون ہے اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہے کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ کرتے ہین انتہی اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اس کے ایمان نہین لایا اور فائدہ نہین اُٹھایا اس معرفت سے اس لیے کہ اُس نے فوج کشی کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر اور لڑا اُن سے اور نہین قصور کیا لشکر کے بھیجنے مین صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار پس شکست دیتا تھا اللہ اُن کو اور ہلاک کرتا تھا اُن کو کہ نہین پھرتے تھے طرف اُس کے اُن مین سے مگر تھوڑے سے اور ہمیشہ اسی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوئی اکثر شہر شام کے یعنے مسلمانون نے فتح کیے پھر والی ہوا بعد اُسکے مرنے کے بیٹا اُس کا اور اُس کے مرنے کے بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کی یعنی کافر رومیون کی پھر مسلمان رومی مسلط ہوئے بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کے یہانتک کہ قائم کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کو واسطے مقاتلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کے اور قائم ہوئے وہ واسطے خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتے رہے وہانکی اور خیرات کرتے رہے وہان اور بھیجتے رہے امیر حاج کو اور تعظیم تکریم کیے رہے علماء اور مشائخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء ونصرہم علے جمیع الاعداء الی یوم التناد اور بات یہ ہے کہ جس کو ہدایت کرے اللہ اُس کو کوئی گمراہ نہین کر سکتا اور جس کو گمراہ کرے اللہ اُس کو کوئی ہدایت نہین کر سکتا دیکھا چاہیے کہ ہرقل نے کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچھ کام نہ آئی بسبب نہونے سعادت ازلیہ کے اور ہونے شقاوت ابدیہ کے اور سبب اس کا طمع ریاست کی تھی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا یہ کہ پہونچ سکون گا طرف اُن کے تو البتہ دوست رکھتا دیکھنا اُن کا اور اگر ہوتا مین پاس اُن کے تو البتہ دھوتا مین دونون پانون اُن کے اور البتہ پہونچے گا غلبہ اور حکومت اُس کی اس زمین مین کہ نیچے دونون پانون میرے کے ہے کہ ملک روم اور شام کا ہے پھر منگایا خط آن حضرت کا اور پڑھا اُس کو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اُس کی اور مبالغہ کیا اُس کی محافظت مین پس ہوا وہ سبب باقی رہنے سلطنت اُس کی کا اُس کی اولاد مین بخلاف کسریٰ کے کہ اُس نے پھاڑ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا آن حضرت کے خط کو پس ٹکڑے ٹکڑے کیا اللہ نے ملک اُس کا اور متفرق کیا اُس کی اولاد کو اور نکالدیا اُن کے ہاتھ سے ملک اُس کا کہا سیف الدین نے کہ بھیجا مجکو بادشاہ مغرب نے طرف بادشاہ فرنگ کے کسی کام کے لیے پس وہ کام کر دیا اُس نے اور کہا مجکو وہان ٹھیرنے کے لیے پس انکار کیا مین نے پھر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچھا تحفہ پھر نکالی صندوق مین سے ایک تلوار سونے کی اور نکالا اُس مین سے ایک خط کہ اُڑ گئے تھے اکثر حرف اُس کے اور کہا کہ یہ ہے خط تمھارے نبی کا کہ آیا تھا میرے دادا قیصر کے لیے میراث مین چلا آتا ہے یہ ہمارے اب تک اور وصیت کی تھی ہم کو ہمارے دادا نے کہ جب تک یہ ہمارے پاس رہیگا نہین جانے کا ملک ہم سے پس ہم محافظت کرتے ہین اس کی تاکہ ہمیشہ رہے ذکر کہ کمال الدین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور گندی یہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ ہرقل نے روم کے سردارون کو اپنے مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اُس کے دروازے بند کر دین اور کہا اے گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اُچھلے اور بھاگے جیسے کہ گورخر اُچھلتے ہین اور بھاگتے ہین اور ہرقل نے جب وحشت اور نفرت اُن کی دیکھی تو کہا اپنے ہی حال پر رہو مین تم کو آزماتا تھا کہ اپنے دین مین کس قدر قوت اور استحکام رکھتے ہو پس سجدہ کیا اُنھون نے اُسکو اور راضی ہوئے اُس سے اور تھا یہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہے ہرقل کے ایمان مین راجح یہی ہے کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین آیا ہے کہ اُس نے لکھا تبوک سے آن حضرت کو کہ مین مسلمان ہون آن حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹ کہتا ہے وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہے اور ہرقل کے قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم اور دانشمندی

ہدایت پانے مین کافی نہین ہی جب تک کہ توفیق الٰہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تھا ع عشق کاریست کہ موقوف ہدایت باشد ۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی
کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہوتی ہی حق کے پانے سے واللہ اعلم نسأل اللہ العافیۃ بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ باب ہی بیچ بیان معراج کے ف ح عروج بمعنی اوپر
چڑھنے کے ہی اور معراج آلہ چڑھنے کا یعنی سیڑھی گویا آن حضرت کے لیے ایک سیڑھی ہی کہ اُس پر سے آسمان پر چڑھے اور ایک روایت مین بھی آیا ہی
کہ جب آن حضرت سیڑھی پر چڑھے تو ایک سیڑھی اُن کے لیے رکھی کہ اُس پر سے اوپر گئے اور ایک سیڑھی ہی کہ ملائکہ اُس پر سے چڑھتے اُترتے ہین اور
اکثر علما اس پر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تھی بارھوین سال رسول ہونے سے اور بعضے کہتے ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوی اور مشہور یہ ہی کہ ستائیسوین
رجب کو ہوی تھی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ ہین کہ اُن کے مواسم شریفہ سے اسی پر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سن پانچ یا چھ مین تھی اور جاننا چاہیے کہ یہان ایک اسرا
ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہی مسجد اقصے تک اور معراج مسجد اقصے سے ہی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سے اور منکر اُس کا کافر ہی
اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سے اور منکر اُس کا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئی ہین اقوال علما کے اس باب مین کہ معراج خواب مین تھی یا بیداری مین
اور ایک بار تھی یا کئی بار ایک بار جاگتے مین اور کئی بار سوتے مین اور جو کچھ کہ سوتے مین تھی تو طلیہ اور تمہید اُس کی تھی کہ جاگتے مین ہوی تا ایک طرح
کی قوت اور انسیت ساتھ اُس عالم کے حاصل ہو جیسے کہ بیچ رویا صادقہ کے کہ ابتدائے نبوت مین ہوتا تھا یہ نکتہ کہا ہی یا جاگتے مین تھی ساتھ بدن کے یا صرف
روح کے اور ساتھ روح کے آسمان تک اور تحقیق یہ ہی کہ ایک بار جاگتے مین ہوی ساتھ بدن شریف کے مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اور وہان سے آسمان تک اور
آسمان سے وہان تک کہ خدا نے چاہا نقل کیا ہی علما نے اخیر قصہ تک جو حدیثون مین مذکور ہی اور یہی ہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد
ہوی ہین اسمین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سے نہایت کثرت سے اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی
اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور معراج ساتھ جسم کے آن حضرت کے خصوصیات سے ہی کہ کسی کو انبیا مین سے سوائے آن حضرت کے
نہین ہوی یہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سے آن حضرت کے لیے ہوی اور سمجھانا اس معنی کا گرفتاران عقل کے حوصلہ سے باہر ہی بیان
ایمان لانا چاہیے اور کیفیت اُس کی علم الٰہی کے سپرد کرنی چاہیے اور حقیقت ہین تمام اطوار نبوت کے اور وحی اور معجزے احاطہ عقل و قیاس سے باہر
ہین جو کوئی اُس کو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کے رکھے اور کہے کہ جب تک میری عقل مین نہ آوے نہین ماننے کا ہین اور اعتقاد نہین
کرنے کا اس کا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام مین پہونچکر کچھ حقیقت اُس کی روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلے پہونچنے کے اس مقام کو
طور ایمان ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بیشک مان لیوے ہر گز چون و چرا نکرے کہ سلامتی اُسی مین ہی نسأل اللہ العافیۃ واللہ اعلم اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ
مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ آتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ
اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ
فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا آدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ

فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یوسف قال ہذا یوسف فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح
ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال
نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادریس فقال ہذا ادریس فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل
الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ہارون قال ہذا ہارون فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل
الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسی قال ہذا موسی فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبی الصالح فلما جاوزت بکی قیل لہ ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنۃ من امتہ اکثر ممن یدخلہا من امتی ثم
صعد بی الی السماء السابعۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء
فلما خلصت فاذا ابراہیم قال ہذا ابوک ابراہیم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت
الی سدرۃ المنتہی فاذا نبقہا مثل قلال ہجر واذا ورقہا مثل اذان الفیلۃ قال ہذا سدرۃ المنتہی فاذا اربعۃ انہار نہران باطنان ونہران
ظاہران قلت ما ہذان یا جبرئیل قال اما الباطنان فنہران فی الجنۃ واما الظاہران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت باناء
من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ہی الفطرۃ انت علیہا وامتک ثم فرضت علی الصلوۃ خمسین صلوۃ کل یوم فرجعت
فمررت علی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوۃ کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمسین صلوۃ کل یوم وانی واللہ قد
جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فسلہ التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی
فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا
فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمس
صلوات کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی
ربک فسلہ التخفیف لامتک قال سألت ربی حتی استحییت ولکنی ارضی واسلم قال فلما جاوزت نادی مناد امضیت فریضتی وخففت عن
عبادی متفق علیہ) روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس بن مالک سے اُسنے نقل کی مالک بن صعصعہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اُن
خبر دی صحابہؓ کو احوال اُس رات کے سے کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اُسوقت کہ مین تھا بیچ حطیم کے اور بعض وقت کہا حجر مین ف ح حطیم حا کے
زبر سے اور حجر ح کے زیر سے نام دو جگہوں کا ہے صحن کعبہ مین چنانچہ بیان اسکا کتاب الحج مین ہو چکا ہے ت کہ اس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تھا
کہ ناگہان آیا میرے پاس آنیوالا یعنے فرشتہ پس چیرا اُس چیز کو کہ درمیان اسکے ہے یہانتک کہا مالک نے کہ مراد رکھتے تھے حضرت اس اشارہ سے
گڑھے حلق کے سے کہ جسکو جگنو کہتے ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا ف ح ع یہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اُس شق کرنیکے ہے کہ ہوا
صغر سن مین اسواسطے کہ وہ واسطے نکالنے مادہ ہوائی کے تھا حضرت کے دلسے اور یہ واسطے داخل کرنے کمال علم اور معرفت کے تھا قلب شریف
مین ت پھر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونے کا بھرا ہوا ایمان سے ف ح یہ قبیلہ کنایہ از تمثیل کے سے ہے یا یہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا
جیسے کہ صورت پکڑینگے اعمال روز قیامت کے واسطے تولنے کے ت پس دھویا گیا دل میرا پھر بھر اگیا یعنے محبت رب سے یا علم و ایمان سے

پھر بھر اگیا دل یعنی اپنی جگہ اصلی پر رکھا گیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ پھر دھویا گیا پیٹ یعنے اندر کی چیزین مطلق یا جگہ دل کی زمزم کے پانی سے پھر
بھر اگیا ایمان و حکمت سے پھر لایا گیا میرے پاس ایک جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدہے سے سفید رنگ کہا جاتا تھا اُسکو براق یعنے بسبب جلدی چلنے
اُسکے کے مانند برق یعنے بجلی کے اور بسبب روشنی رنگ اُسکی کے رکھتا تھا قدم اپنا نزدیک تمام ہونے نگاہ اپنی کے **ف ع ح** کہا بعضون نے صحیح
تر یہ ہی کہ وہ براق مقرر تھا واسطے سواری سب انبیا کے اور بعضون نے کہا کہ ہر نبی کے لیے ایک براق ہی علیحدہ مناسب مرتبہ اور مقام اُسکے کے جیسے
کہ ہر ایک کے لیے ایک حوض ہی آخرت مین موافق مقام اُسکے کے اور بموجب اس قول کے معلوم ہوتا ہی کہ یہ براق مخصوص آنحضرت کے لیے تھا اور کہا
شیخ عبد الوہاب متقی نے کہ اُسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیے اور گھوڑا نکہنا چاہیے جیسے کہ بعضے شعرا کے کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نے
دلیل پکڑی ہی ساتھ اسکے اسپر کہ پھونچنا براق کا آسمان پر ساتھ ایک قدم کے ہوا اسلیے کہ نظر اُسکی کہ زمین پر سے آسمان پر پھونچتی ہی پھونچنا اُسکا آسمانون پر
سات قدسون مین ہوا **ت** پس سوار کیا گیا مین اُسپر **ف ح** اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت
سے تھا اور ممکن ہی کہ کہا جاوے کہ سوار کرنیوالے آنحضرت کے اسپر جبرئیل تھے ساتھ قوت ملکیہ اپنی کے اور یہ کچھ بعید نہین ہی اسلیے کہ جبرئیل واسطہ تھے
پھونچنے فیض آلہی کے اور اُترنے وحی کے آنحضرت پر اور یہ ایک طرح کی خدمت ہی کہ خادم پادشاہونکی کرتے ہین اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور غاشیہ
بردار السرور کے تھے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نے رکاب آنحضرت کی پکڑی تھی اور میکائیل باگ براق کی ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے
ت پھر لیگیا مجھکو جبرئیل یہانتک کہ آیا نیچے کے آسمان پر **ف ع** ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آن حضرت براق ہی پر رہے یہانتک کہ چڑھے
آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتھ اسکے ان لوگون نے کہ کہا معراج تھی ایک شب مین سوائے شب اسرا کے بیت المقدس تک پس اسپر معراج بنا بر
ظاہر اس روایت کے اخبار سے یہ ہی کہ نہین تھی براق بلکہ چڑھے معراج پر کہ جسکو سیڑھی کہتے ہین جیسے کہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکرہ العسقلانی کہتا ہون مین
کہ یہ اختصار ہی راوی سے اور اجمال ہی اس روایت کا کہ آن حضرت نے باندھا براق ساتھ اس حلقہ کے کہ باندھتے تھے اُس سے انبیا وہان ممکن
ہی یہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پھر چلنا اُنکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑھی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نے طی کیا یعنے مختصر کیا
روایت کو **ت** پس طلب کی جبرئیل نے آسمان کے دروازے کھولنے کی کہا گیا یعنے آسمان کے دربانون نے پوچھا کہ کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ مین
جبرئیل ہون **ف ع ح** اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازے ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین انپر اور کہتے ہین کہ وہ دروازے مقابل بیت المقدس
کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ لائق ہی یہ کہنا انا زید مثلاً یعنے اسی پر نہ اکتفا کرے کہ مین ہون جیسے کہ متعارف
ہی اسلیے کہ اس سے منع آیا ہی بلکہ اپنا نام لے کہ مین فلانا ہون **ت** کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا جبرئیل نے ساتھ میرے محمد ہین کہا فرشتون
نے یعنے بطریق استفہام کے اور تحقیق کو کیا بھیجا گیا ہی طرف اُنکے یعنے محمد کے کہ تمہارے ساتھ آئے ہین بلائے ہوئے آتے ہین یا آپ سے کہا
جبرئیل نے ہان بلائے ہوئے آئے ہین کہا فرشتون نے مرحبا محمد کو یعنے لایا اللہ نبی کو جگہ فراخ مین اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس
جبکہ پھونچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اُسمین تھے آدم پس کہا جبرئیل نے یہ باپ یعنے دادا تیرے ہین آدم پس سلام کر اُنکو **ف**
ح لکھا ہی علما نے کہ حکم کیا جبرئیل نے آن حضرت کو سلام کے سبقت کرنے کا انبیا پر واسطے تعلیم تواضع اور شفقت کے چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی
کو پھونچے تھے کہ زیادہ اُس سے ممکن اور متصور نہین لازم تھا کہ تواضع اور شفقت کرین اور یہ بھی کہا ہی علما نے کہ آن حضرت بسبب گذرنے کے اُنپر بحکم
کھڑے کے تھے اور انبیا اپنے مقام مین ثابت تھے حکم بیٹھنے کا رکھتے تھے اور کھڑا سلام کرتا ہی بیٹھے پر اگرچہ افضل ہو اس سے **ت** پس سلام کیا
مین نے آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نے پھر کہا مرحبا ساتھ بیٹے نیک بخت کے اور پیغمبر صالح کے **ف ع** تعریف کی آدم نے

اور تمام انبیا نے کہ مذکور ہین حدیث مین آن حضرت کی ساتھ نیکبختی کے پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی تمام خصلتون خیر کو اسلیے کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہی کہ قائم ہو ساتھ اُس چیز کے کہ لازم ہوا اُسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سے اور پروردگار تعالیٰ نے بھی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتھ صلاح کے کہ فرمایا وکل من الصالحین وکلا جعلنا صالحین ت پھر اوپر لیگئے مجھکو جبرئیل یہان تک کہ آئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کھولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نے کہ جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تمھارے کہا محمد ہین کہا گیا تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے یعنے بلانے کے لیے کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پھر کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین دوسرے آسمان پر ناگہان یحییٰ اور عیسٰی علیہم السلام کھڑے تھے اور وہ دونون بیٹے خالہ کے ہین آپس مین یعنے اسلیے کہ بہن مریم کی بیچ گھر زکریا والد یحییٰ کے تھین اور اسی سبب سے زکریا کفالت مریم کی کرتے تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ یحییٰ ہین اور یہ عیسٰی پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا دونون نے یعنے اچھی طرح پھر کہا دونون نے مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل طرف تیسرے آسمان کے پس کھلوایا گیا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین یعنے تیسرے آسمان مین ناگہان یوسف کھڑے تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ یوسف ہین پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل یہان تک کہ آئے چوتھے آسمان پر پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا کوئی طرف اُسکے کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پھر جبکہ پہونچا مین یعنے اس آسمان مین پس ناگہان ادریس تھے پس کہا جبرئیل نے یہ ہین ادریس پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو **ف** ح اگرچہ ادریس آن حضرت کے دادائون مین سے ہین لیکن انبیا سب بھائی آپس مین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم کا مشہور تر اور روشن تر تھا اُنھون نے ابن صالح کہا **ت** پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہونچا مین پس ناگہان ہارون تھے کہا جبرئیل نے یہ ہارون ہین پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجکو یہان تک کہ آئے چھٹے آسمان پر پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا طرف اُنکے کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس جب پہونچا مین اُس آسمان مین تو ناگہان موسیٰ تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ موسیٰ ہین پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پس جبکہ بڑھا مین آگے کو روئے موسیٰ کہا گیا واسطے اُنکے کہ کس چیز نے رولایا تجھکو کہا موسیٰ نے کہ رویا مین اسواسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بھیجا گیا پیچھے میرے کہ داخل ہونگے بہشت مین اسکی امت سے زیادہ اُن لوگون سے کہ داخل ہونگے اُسمین میری امت سے **ف** ح علما نے لکھا ہی کہ نہین تھا رونا موسیٰ کا بسبب حسد اُنکے کے اوپر فضیلت پیغمبر ہمارے کے اور انکی امت کے اسلیے کہ حسد برا ہی عوام مومنین سے اور نکالا گیا ہی اُنمین سے اُس جہان مین پس کیونکر سرزد ہوا اُس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اُسکو خدای تعالیٰ نے اور کلام کیا ساتھ اُنکے اور راز کی باتین کین اُس سے بلکہ رونا اس سبب سے تھا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سے اجر کہ مرتب ہوتے ایسے درجات بسبب واقع ہونیکے انکی امت سے مخالفت اوامر کے اور نہ بجالانا حکمون کا کہ موجب نقصان اجر اُنکے کا ہوا کہ اُس سے نقصان حضرت موسیٰ

کے ثواب کا لازم آیا اسلیے کہ ہر پیغمبر کے لیے ثواب اُس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اُسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ روئے اپنی امت کے حال پر ازراہ شفقت کے بسبب اُسکے کہ اُنھون نے فائدہ نہ اُٹھایا اُنکی متابعت سے باوجود بڑی عمرونکے جیسے کہ فائدہ اُٹھایا اس امت مرحومہ نے اپنے پیغمبر کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمرونکے اور نہ پہونچی کثرت اُنکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکھی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکے دلون مین بہ نسبت اپنی امت کے زیادہ اورون سے پس روئے موسی ازراہ رحم کرنیکے اپنی امت پر اُس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تھا شاید کہ حق سبحانہ رحم کرے اُنپر بسبب برکت اُس ساعت کے اور بعضون نے کہا کہ مقصود موسی کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کے دل کا تھا اس سبب سے کہ تابع اُنکے بہت ہین اور داخل ہونگے بہشت مین زیادہ بہ نسبت اُن لوگونکے کہ داخل ہونگے اسمین اور امتون مین سے اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکا بھیجا گیا بعد میرے یہ ازراہ اُنکی حقارت کے نہین بلکہ ازراہ بڑا جاننے قدرت اور کرم پروردگار کے کہا کہ کیا اُسکی قدرت ہی کہ اس سن مین یہ کچھ اُنکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلون کو باوجود بڑی عمرونکے وہ نہین ملا اور ممکن ہی کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تھے حضرت وقت گذرنیکے انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اُنکی کے دنیا مین اور گذرنے زمانہ کے اُنپر عالم برزخ مین ت پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کھلوایا جبرئیل نے دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس جبکہ پہونچا مین اس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ باپ ہین تمہارے ابراہیم پس سلام کرو اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو ف ع کہا حافظ سیوطی نے کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے دیکھنے پر آسمانون مین باوجود اسکے کہ بدن اُنکے قبرون مین ہین اور جواب دیا گیا ہی اُسکا یہ کہ ارواحین اُنکی متشکل ہوئین تھین بدنونکی صورتون مین یا حاضر ہوئے تھے بدن اُنکے حضرت کی ملاقات کے لیے اس رات مین واسطے تعظیم اُنکی کے اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتھ ہر نبی کے انبیا مذکورین مین سے کس سبب سے تھا اور حکمت کیا تھی اسمین اور مشہور تر یہ ہی کہ یہ بسبب تفاوت اُنکی کے تھا درجات مین اور تفصیل اُسکی ابن ابی حمزہ نے یون لکھی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتھ پہلے آسمان کے اس سبب سے تھی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کے پس مناسب ہوا ہونا اُنکا پہلے آسمان پر اور عیسی کو خصوصیت ساتھ دوسرے آسمانکے اسلیے ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیا کے زمانہ اُنکا بہت قریب ہی ہمارے نبی کے زمانہ کے اور قریب اُنکے یوسف تھے اسلیے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اُنکے اور ادریس چوتھے آسمان مین تھے بسبب فرمانے اللہ تعالی کے ورفعناہ مکانا علیا اور چوتھا آسمان ساتون مین وسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونے بھائی اپنے کے تھے اور موسی اوپر اس سے تھے بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ تعالی کے اور ابراہیم اوپر اُنکے اسلیے کہ وہ افضل انبیا کے ہین بعد نبی ہمارے کے کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کے کہ وہ کہان تھے پس شاید وہ بھی موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنے کے اور ذکر نکیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیاؤن مین سے اور اکتفا کیا ساتھ ذکر اُنکے کے باقی بزرگوارون مین سے ت پھر اُٹھایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کے ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اُسکی ساتوین آسمان مین ہی اور سدرہ لغت مین بیر کے درخت کو کہتے ہین اور منتہی اُسکو اس سبب سے کہتے ہین کہ علوم خلائق کے قسم ملائکہ وغیرہ سے اسی تک پہونچتے ہین اور کوئی اُس سے گذرا نہین سوائے ہمارے پیغمبر صلعم کے شعر چنان گرم در تیہ قربت براند ٭ کہ در سدرہ جبریل ازو باز ماند ت پس ناگہان بیر اُسکے مانند مٹکون ہجر کے تھے اور ناگہان پتے اُسکے مانند کانون ہاتھیون کے ف ح لفظ فیلہ ف کے زیر اور ی کے زبر سے جمع فیل کی ہی جیسے کہ دیکہ جمع دیک کی اور یہ تشبیہ بقدر فہم عوام کے اور قیاس عقل کے ہی والا بڑا پاؤ اُنکا حد حصر سے باہر ہی ترجمہ کہا جبرئیل نے یہ سدرۃ المنتہی ہی ف ح مقصود جبرئیل کو

یا تو معلوم کروانا اُس مقام کا تھا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتھ پہونچنے کے اُس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تھا اپنی مفارقت کا اور آنحضرت کی مصاحبت سے رہ جانیکا شعر گفتا فراتر مجالم بماند * بماندم کہ نیروی بالم نماند * اگر یک سر موی برتر پرم * فروغ تجلی بسوزد پرم **ت** پس ناگہان وہان چار نہرین تھین دو نہرین چھپی ہوئی اور دو نہرین ظاہر کہا مین نے کیا ہین یہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نے ایہر دو نہرین چھپی ہوئی بہشت مین ہین **ف ح** طیبی نے کہا کہ ایک سلسبیل ہی اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چھپی ہوئی اس سبب سے کہتے ہین کہ بہشت مین جاری ہین اس سے باہر نہین نکلین اور بعضے کہتے ہین کہ اس سبب سے باطن کہتے ہین کہ عقلین اُسکے وصف کی کنہ کو نہین پہونچتین **ت** اور ای پر دو نہرین ظاہر پس نیل اور فرات **ف ح** ظاہر یہ ہی کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کے وہ سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہین اور زمین پر پڑتی ہین اور روان ہوتی ہین اسمین اور بعضون نے کہا کہ یہ قبیل تشبیہ کے سے ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کے پانی کے ہی یا قبیل توافق اسما کے سے ہی یعنی جیسے یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بھی دو نہرین ہین کہ نام انکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم **ت** پھر دکھایا گیا میرے لیے بیت المعمور **ف ح** وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کے کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اسکا زمین پر تو سیدھا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑے اور ذکر اسکا اگلی حدیث مین آتا ہی ترجمہ پھر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودھ کا اور ایک باسن شہد کا یعنی تاکہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون انمین سے پس لیا مین نے دودھ پس کہا جبرئیل نے کہ دودھ فطرت ہی **ف ح** یعنی دین اسلام کہ مخلوق ہین لوگ اسپر کہا علماء نے کہ دودھ اصل عالم مین مثال دین اور علم کے ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکھے کہ دودھ پیتا ہون تو تعبیر اسکی یہ ہوگی کہ دین اور علم سے منتفع اور محظوظ ہوگا بمناسبت اسکے کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب اچھی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونے اُسکے **ت** تو ہوگا اس فطرت پر اور راست یتری **ف ع** اور اما شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نے کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اس زمانہ مین مباح تھی خصوصاً شراب جنت لیکن تعبیر اسکی اس جہان مین یہی تھی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینے والا ہی لیکن لطافت دودھ کی اور گوارا ہونا اسکا زیادہ اُس سے ہی اور حدیث آیندہ مین ذکر شہد کا نہین ہی یہی دو ظرف شراب اور دودھ کے مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفونکا آسمان پر تھا اور حدیث آیندہ مین آیا ہی کہ وقت آنیکے مسجد اقصی مین تھا اور ظاہر یہ ہی کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودھ کے اور اوپر آسمانکے باسن شراب اور دودھ اور شہد کے لائے ہون واللہ اعلم **ت** پھر فرض کی گئی مجھپر نماز یعنے پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پھرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر **ف ع** یعنی بعد گذرنیکے ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سے شب معراج مین پس کہا اے محمد صلعم کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو انکو کہ جنت اچھے میٹھے اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل میدان ہی اور درخت بونے اُسکے ذکر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کا ہی **ت** پس کہا موسی نے ساتھ کس عبادت کے حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا مین ساتھ پچاس نمازون کے ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکے گی پچاس نمازین یعنے عادۃً یا سہواً بسبب ضعف یا کسل کے قسم اللہ کی آزمایا ہی مین نے لوگونکو پہلے تمہارے اور دریافت کیا ہی کہ اٹھانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون پر اور علاج کیا ہی مین نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور صلاح پذیر نہوئے باوجودیکہ وہ قوی تھے بہ نسبت تمہاری امت کے پس تمہاری امت کیونکر ادا کر سکے گی اتنی نمازین پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی کیواسطے امت اپنی کے پس پھر گیا مین یعنی اپنے رب کی طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کین مجھسے دس نمازین اور چالیس رہین پس پھر آیا مین طرف موسی کے پس کہا موسی نے مانند اُس کلام کے کہ کہا تھا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کر سکے گی چالیس نمازین اور مین آزما چکا ہون لوگونکو پس پھر جاؤ اور تخفیف چاہو

پس پھر گیا مین درگاہ رب مین پس کم کین مجھسے اور دس نمازین اور تیس رہین پس آیا مین نزدیک موسیٰ کے پس کہا مانند اسکے کہ کہا تھا پس پھر گیا مین پس
کم کین مجھسے دس نمازین اور بیس رہین پس آیا مین موسیٰ کے پاس پس کہا مثل پہلے کلام کے پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتھ دس نماز ونکے ہر روز پس
آیا مین موسیٰ کے پاس پس کہا مانند اسی کلام کے پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتھ پانچ نماز ونکے ہر روز کہا موسیٰ نے کہ بلا شبہہ امت تیری اپنی
اکثر اُنکے نہین طاقت رکھینگے پانچ نماز ونکی یعنی اسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مین نے آزمایا ہو لوگونکو پہلے تم سے اور علاج کیا
مین نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بھی نہ ادا کر سکے پس پھر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف اور سوال کرو اس سے تخفیف کا اپنی
امت کے لیے ف ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نے آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم
کر لیا تھا انھون نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہین ہے ورنہ کاہے کو تکرار کرتے پس صادر ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً
اسلیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قطعاً نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اُس مین تخفیف چاہنے کی کیا حاجت
ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو بعضون نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازین فرض کی تھین پھر رحم کیا اپنے بندون پر اور نسخ کیا اُنکو ساتھ پانچ کے جیسے اور
بعضے احکام منسوخ ہوئے ہین ت کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک کہ شرم زدہ ہوا مین یعنی کثرت سوال
سے اب نہین جا سکتا مین طلب تخفیف کے لیے اگرچہ ظن ہو امت کے نہ محافظت کر سکنے کا ولیکن راضی ہون مین یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین
امر الٰہی کو یا سونپتا ہون مین کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نے پس جسوقت کہ گذرا مین اُس مقام سے آواز دی آواز دینے والے نے یعنے اللہ
تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور جاری کیا مین نے فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی مین نے اپنے بندون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار
تمہ اسکا آگے آتا ہے (وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ
يَقَعُ حَافِرُهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ
فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِاِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ
فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ
الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً
فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ
لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا
قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ
لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهٗ شَيْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا
كُتِبَتْ لَهٗ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہ روایت کرتے ہین انس سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا
میرے پاس براق اور براق چارپایہ تھا سفید دراز یعنی بیانہ قد جیسے کہ فرمایا گدھے سے اونچا اور خچر سے پست تھا سم اُسکا نزدیک تمام ہونے نگاہ اسکی کے
۶۰ پس سوار ہوا مین اُسپر یہانتک کہ آیا مین بیت المقدس مین پس باندھا مین نے براق کو ساتھ اس حلقہ دروازہ مسجد کے کہ باندھتے تھے اُس سے انبیا یعنے

اپنے براقون کو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوا مین مسجد اقصیٰ مین **ف** ع اسقدر اسرا پر تو اجماع سب علما کا ہوا و باختلاف معتزلہ کا ہی بیچ اسرا کے آسمانتک بنا بر منع ہونے خرق و التیام کے بہ تبعیت کلام کے **ت** پس پڑھین مین نے اُس مین دو رکعتین **ف** ع یعنے تحیۃ المسجد اور ظاہر یہ ہی کہ یہ وہ نماز ہی کہ جس مین آن حضرت صلعم امام ہوئے اور انبیا مقتدی پس راوی نے ذکر آنحضرت صلعم کی امامت کا نہین کیا بسبب اختصار کے یا نسیان کے جیسے کہ پہلی حدیث مین ذکر مسجد کے داخل ہونے کا بھی فوت ہوا **ت** پھر نکلا مین یعنے مسجد سے پس لائے میرے پاس جبرئیل باسن شراب کا اور باسن دودھ کا **ف** ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کے ہو **ت** پس اختیار کیا مین نے دودھ کو پس کہا جبرئیل نے کہ اختیار کیا تو نے فطرۃ کو یعنے دین اسلام کو پھر چڑھایا ہمکو طرف آسمان کے **ف** ع لفظ عرج ساتھ زبر عین اور رے کے ہی جیسے کہ ذکر کیا اُسکو نودی اور سیوطی نے پس فاعل جبرئیل ہین یا رب الجلیل بسبب فرمانے آنحضرت صلعم کے لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجھو اور جبرئیل کو اللہ تعالیٰ اور ممکن ہی یہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کے اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مجہول کے ہی یعنے چڑھایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت نے حدیث انس سے مانند معنی حدیث سابق کے کہ گذری ساتھ روایت قتادہ کے انس رضہ سے چنانچہ بیان کرتا ہی اُسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت صلعم نے یا ثابت نے یا انس نے بطریق مرفوع کے پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجھکو یعنے بعد جواب سلام کے کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطے میرے ساتھ خیر کے اور فرمایا بیچ آسمان تیسرے کے پس ناگہان ملا مین ساتھ یوسف کے یعنے جیسے کہ پہلی حدیث مین بھی اسیطرح تھا ناگہان یوسف تحقیق دیے گئے ہین آدھا حسن پس مرحبا کہا مجھکو اور دعا کی خیر کی میرے لیے **ف** ع اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد آدھے حُسن سے یہ ہی کہ بہ نسبت اپنے زمانے کے لوگونکے حسن کے آدھا حسن رکھتے تھے اور کہا بعضے حفاظ نے ہمارے مشائخ متاخرین معتبرین مین سے کہ آنحضرت صلعم احسن تھے یوسف علےٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام سے اسلیے کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ یوسف کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تھا اسقدر کہ کر دیتا تھا اُسکو مثل آئینہ کے کہ اُس مین سامنے کی چیزین معلوم ہونے لگتین اور ہمارے نبی صلعم کی صورت کا یہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالےٰ نے پوشیدہ رکھا تھا اُنکے صحابہ سے بہت اس جمال روشن مین سے اسلیے کہ اگر ظاہر ہوتا اُنکے لیے تو نہ دیکھ سکتے طرف اُنکے کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کے حال مین سے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا انتہٰے علاوہ اسکے یہ کہ بعضون نے یہ بھی معنی اسکے کہے ہین کہ دیے گئے تھے یوسف حسن میرا یعنے بہ نسبت آنحضرت کے حسن کے وہ آدھا حسن رکھتے تھے کذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ بالجملہ ثابت ہوا ہی بیچ شان یوسف کے اور صباحت اُنکی کے ایسا مضمون کہ ذہن مین ڈالتے ہین یہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکھتے تھے چنانچہ ابھی قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ پہونچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تھا اور زیادہ تھا خلق اللہ سے حسن مین جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارون کے پھر ترمذی ایک حدیث لایا ہی اپنے جامع مین انس سے کہ نہین بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر کہ خوب رو اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا خوب رو زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہو ساتھ غیر آنحضرت صلعم کے جیسے کہ بعضون نے کہا ہی کہ کلام کرنے والا عموم خطاب مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نے شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سے آن حضرت صلعم پر یہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر صورت کسی آدمی کے حسن و لطافت اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت صلعم مین جیسے کہ بیچ باطن سیرت کسی کے جمع نہین ہوا فضل اور کمال اسقدر کہ جمع ہوا آن حضرت مین اس لیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حد اور ضابطہ بیچ وصف آنحضرت کے یہ ہی کہ جو کچھ کہ سوائے مرتبہ الوہیت کے ہر قسم فضل و کمال سے سب حضرت کے لیے ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل عمر انسے اور برابر اُنکے نہین ہی رباعی کسی بحسن و ملاحت بیار ما نرسد ❊ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ❊ ہزار سکہ بیازار کائنات زنند ❊ یکی بنجوبی صاحب عیار ما نرسد ❊ صلی اللہ علیہ و آلہ مقدار حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالاتہ اور نہین ذکر کیا یعنے ثابت نے اس حدیث مین حدونا

موسیٰ کا یعنے جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنے زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کے پس ناگہان دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام کو اس حال مین کہ لگاتے ہوئے ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کے اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتے ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے نہین داخل ہوتے وہ پھر دوسری بار اُس مین یعنے ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتے آتے ہین پہلون کی نوبت پھر نہین پہونچتی بسبب کثرت انکی کے پھر لے گئے مجھکو طرف سدرۃ المنتہی کے پس ناگہان پتی اُسکی مانند کانون ہاتھیون کے تھی اور ناگہان پھل اُسکے مانند سبوون کے پس جبکہ ڈھانک لیا سدرہ کو حکم خدا سے اُس چیز نے کہ ڈھانکا ف ع بعضون نے کہا فرشتون کے بازوون کے انوار نے ڈھانکا اور بعضون نے کہا سونے کی ٹڈیون نے یا اور رنگ برنگ کی چیزون نے کہ معلوم نہین وہ کیا تھین اور ظاہر تر یہ ہے ت متغیر ہوا سدرہ یعنے اپنی حالت پہلی سے طرف مرتبہ عالی کے پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کر سکتا وصف اُسکا بسبب کمال خوبی اُسکی کے اور وحی بھیجی طرف میرے حق سبحانہ تعالیٰ نے جو کچھ کہ بھیجی ف ح سواے خدا اور رسول کے کوئی نہین جانتا اور بہت اچھی اور احتیاط کی بات یہی ہے کہ اُسکو مبہم اور مجمل ہی رکھین درپے اسکے بیان اور تفسیر کے نہون ت پس فرض کی گئین مجھپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس اترا مین بلندی اُس مقام سے اور پہونچا طرف موسیٰ کے اُس آسمان مین کہ وہ تھے پس کہا موسیٰ نے کہ کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا مین نے کہ فرض کین مجھپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ ت کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف پروردگار اپنے کے اور سوال کر اس سے تخفیف کا اس لیے کہ تیری امت نہین طاقت رکھے گی پس تحقیق مین نے آزمایا ہے بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہے انکا فرمایا حضرت نے پھر گیا مین طرف پروردگار اپنے کے اور عرض کیا مین نے کہ اے پروردگار میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میرے میری امت پر سے پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہ ہے کہ خمساً خمساً یعنے پانچ کم کین پھر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ روایت عشر کی اختصار ہے روایت خمسا سے اور مؤید ہے اسکو قول حضرت کا ت پس پھرا مین طرف موسیٰ کے اور کہا مین نے کہ کم کین مجھسے پانچ نمازین کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکھے گی اسکی یعنے مقدار باقی کی بھی پس پھر جا طرف رب اپنے کے اور سوال کر اُس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نے پس ہمیشہ آمد و رفت کی مین نے درمیان رب اپنے کے اور درمیان موسیٰ کے یعنے اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تھین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہان تک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد صلعم تحقیق یہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنے فرض ہر دن اور رات مین واسطے ہر نماز کے ثواب دس نماز کا ہے یعنے حکماً اور اعتباراً پس اس حساب سے یہ حکم پچاس نمازون کا رکھتی ہین جسنے قصد کیا نیکی کرنے کا پھر نکیا اسکو یعنے بسبب مانع شرعی کے یا عذر عرفی کے لکھی جاتی ہے اسکے لیے وہ نیکی کہ قصد اُسکا کیا تھا ایک نیکی یعنے ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنے بعد اُسکے قصد کرنے کے لکھی جاتی ہے وہ نیکی اُسکے لیے دہ چند ف ع ح یعنے ثواب دس نیکیونکا بسبب ملانے قصد قلب کے طرف مباشرت عمل قالب کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہ ادنی درجہ ہے تضاعف کا بیچ غیر حرم کے اور اور حدیثون مین ہے کہ اُس سے بھی مضاعف کرتے ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اُس سے بمقدار صدق و اخلاص کے ترجمہ اور جسنے قصد کیا برائی کا یعنے اور ارادہ مصمم اُسکے کرنیکا کیا نہین پھر کیا اُسکو یعنے پس ترک کیا اُسکو بغیر باعث کے یا بسبب مباح سے بخلاف اُسکے کہ ترک کیا اُسکو اللہ کے لیے نہین لکھی جائیگی اسکے لیے یہ برائی مذکور بعینہ ف ع لیکن اگر ترک کیا اُسکو اس حال مین کہ عزم کیا تھا اُسکے کرنے کا تو وہ دو حال سے خالی نہین اگر ترک کیا تھا اُسکو اللہ تعالیٰ کے لیے تو شک نہین ہے اسمین کہ لکھی جائیگی اُسکے لیے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تھا اُسکو کسی غرض فاسد کے لیے تو لکھی جائیگی اسکے لیے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہے ساتھ اسکے بہت سے علما نے ت پس اگر کی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اُسکے لیے

ایک برائی ف ع اسلیے کہ برائی نہین مضاعف ہوتی بحسب کیفیت کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلها وهم لا یظلمون
اس مین اشارہ ہو اسکی طرف کہ یہ عدل ہو جیسے کہ مضاعف ہونا فضل تھا ت فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس اترا مین اس مقام عالی
سے یہانتک کہ پہونچا مین طرف موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پس خبر دی مین نے انکو یعنے اس ماجرے کی پس کہا موسی نے پھر جا اپنے
پروردگار کی طرف پس سوال کر اس سے تخفیف کا یعنے تا پانچ سے بھی کم کرے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مین نے تحقیق رجوع
کی مین نے طرف پروردگار اپنے کے کتنے ہی بار یہانتک کہ حیا کی مین نے اس سے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ
بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيلُ لِخَازِنِ
السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرَئِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ
عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرَئِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي
عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتّٰى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ
الْأَوَّلُ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا
وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى
أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ
فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ
فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ
إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ
فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو ابن شہاب یعنے زہری سے کہ نقل کی انس سے کہا تھے ابوذر حدیث کرتے یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھولی گئی مجھ سے چھت میرے گھر کی اس حال مین کہ مین مکہ مین تھا ف ع ح لفظ فرج صیغہ ماضی
مجہول ہو بتخفیف اور تشدید سے بھی کہا ہو فرج اور تفریج معنے بمعنی شق اور کشف کے یعنے ازالہ کی گئی اور روایتین بیچ تعین مکان اسرا کے مختلف
آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسے کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی اور یہ مشہور تر
ہو اور جمع ان اقوال مین جیسے کہ فتح الباری مین کہا یہ ہو کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر مین سوئے تھے اور اسکو اپنا بیت فرمایا باعتبار
شب باشی اور سکونت کرنے کے اسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہو پس فرشتہ آیا اور چھت انکے گھر کی پھاڑ کر حضرت صلعم کو کعبہ کے پاس لایا
اور حضرت لیٹ رہے اس حال مین کہ اثر نیند کا کچھ باقی تھا پھر نکالا آپکو حطیم سے طرف دروازہ مسجد کے اور آپکو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی کو لیگیا
ت پس اترے جبرئیل اور کھولا سینہ میرا پھر دھویا اسکو آب زمزم سے پھر لائے جبرئیل ایک لگن سونے کا بھرا ہوا حکمت وایمان سے ادا کیا [illegible]
کہ لگن مین تھا میرے سینہ مین پھر ڈھانک دیا میرے سینہ کو یعنے ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہو ولیکن [illegible] تھا

کر دھویا قلب مبارک کا سونے کی لگن مین تھا بعد ازان پر کیا گیا علم وایمان سے اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلے دھو چکے تھے آب زمزم سے بعد اُسکے
لائے لگن بھرا ہوا حکمت وایمان سے اور ڈالا گیا سینہ مبارک مین فتامل ت پھر پکڑا جبرئیل نے ہاتھ میرا اور لے چڑھے مجکو طرف آسمان کے ف
ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصے مین نہین ہی اسی سبب سے گئے ہین بعض اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کے تھی اور سواری
براق کی اسرا مین تھی واللہ اعلم ت پس جبکہ پہونچا مین طرف آسمان نیچے کے کہا جبرئیل نے واسطے داروغہ آسمان کے کہ کھول یعنے دروازہ آسمانکا
کہا اُسنے کون ہی یہ کہا یہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نے کہ کیا ہی ساتھ تیرے کوئی کہا جبرئیل نے کہ ہان میرے ساتھ محمد ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا اُسنے
کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی انکی طرف یعنی بلانے کے لیے کہا جبرئیل نے کہ ہان پس جبکہ کھولا دروازہ چڑھے ہم اُس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے
کہ اُنکے داہنی طرف کئی ایک شخص تھے یعنے انکی اولاد مین سے اور بائین طرف اُنکے کتنے ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتے تھے داہنی طرف اپنے
ہنستے تھے یعنے اسلیے کہ دیکھنے وہ چیز کہ باعث خوشی کی تھی یعنے جنتی ہونا اُنکا اور جسوقت کہ دیکھتے بائین طرف اپنے روتے یعنے بسبب دوزخی
ہونے اُنکے کے پس کہا بعد سلام اور رد سلام کے مرحبا بنی صالح کو اور بیٹے صالح کو کہا مین نے جبرئیل کو کہ کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ یہ آدم ہین اور یہ اشخاص
داہنی طرف اُنکے اور بائین طرف اُنکے ارواحین ہین انکی اولاد کی پس داہنی طرف والی ان مین سے بہشتی ہین اور یہ ارواحین کہ بائین طرف اُنکے
ہین دوزخی ہین پس جب دیکھتے ہین داہنی طرف اپنے ہنستے ہین اور جب دیکھتے ہین بائین طرف اپنے روتے ہین ف ع کہا قاضی نے آیا ہی کہ ارواحین
کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین مین پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اُسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکھتا ہی
کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم علیہ السلام پر بعض اوقات مین پس جسوقت آن حضرتؐ گذرے ہون وہ وقت پیش ہونے ارواحونکا ہوا اور احتمال
ہی کہ ارواحین دیکھی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تھین بدنون مین جب تک، درہ پیدا کی گئی ہین پہلے بدنون کے اور جگہ اُنکے رہنے کی داہنین بائین
طرف آدم کے ہو اور وہ جانتے تھے انجام کار اُنکا پس قول آن حضرت صلعم کا نسم بنیہ عام مخصوص ہی واللہ اعلم ت یہانتک کہ لیگئے مجھکو جبرئیل
طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطے داروغہ اُسکے کے کہ کھول دروازہ پس کہا جبرئیل کے لیے اُسکے داروغہ نے مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا
اول آسمان کے داروغہ نے کہ کون ہی اور تیرے ساتھ کون ہی الخ کہا انسؓ نے پس ذکر کیا یعنے آن حضرت صلعم نے یا ابو ذرؓ نے بطریق مرفوع کے
اور ظاہر یہی ہی کہ آن حضرت صلعم نے پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو اور نہین بیان کی ابو ذرؓ نے
یا آن حضرتؐ نے کیفیت منازل ومقام اُنکے کی سوائے اسکے کہ ذکر کیا پایا آدمؑ کو پہلے آسمان مین اور ابراہیم کو چھٹے آسمان مین ف ع یہ موافق
ہی روایت شریک کی انسؓ سے اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکے ہی اور وہ یہ ہی کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس اگر کہے تو کہ متعدد ہی معراج
تو کچھ اشکال نہین والا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو تکیہ لگائے ہوئے ساتھ بیت المعمور
کے اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلا خلاف اور علاوہ اسکے یہان کہا کہ نہین کیفیت بیان کی اُنکے منازل مقام کی پس روایت بیان کرنیوالونکی
ارجح ہوگی اور حاصل یہ کہ بیچ تعین آسمانون کے اور دیکھنے انبیا کے کچھ تھوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ
راویون کے ہی یا ہو سکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکھا ہو فتدبر ت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجھکو ابن حزم نے کہ تحقیق ابن عباسؓ اور
ابا حبہ تھے کہتے کہ فرمایا آن حضرت صلعم نے پھر اوپر لیجایا گیا مجھکو یہانتک کہ چڑھا مین ایک مکان بلند ہموار پر سنتا تھا مین اُسمین آواز قلمون کے
لکھنے کی کہ فرشتے اُنسے تقدیرین اور حکم الٰہی لکھتے تھے اور لوح محفوظ سے احکام الٰہی نقل کرتے تھے کہا بعضے محققین نے ہمارے علما مین سے
کہ معنے یہ ہوئے کہ مین قایم ہوا ایسے مقام مین کہ پہونچا مین اُسمین بسبب رفعت مرتبہ کے طرف ایسی جگہ کے کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر

ہونے میرے لیے اوامر الٰہی اور تدبیر کرنی اُسکی اپنی خلق مین قسم ہی اللہ کی یہ وہ مقام انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اُس مین کسیکو اہنز اور کیفیت ان قلمون
کی سواے خدا اور رسول کے کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اُس سے نقوش اور حروف پیدا ہوتے ہون اور نے اور فولاد اُسکی حقیقت
مین داخل نہین اور بعضے متفلسفہ اسمین کچھ تاویلین کرکے ظاہر معنے سے خارج کرتے ہین اور طریقۂ اسلم یہ ہی کہ اسکو حمل ظاہر ہی پر کرین وجود قلم
کے قائل ہون اور اُسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی کے کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پس فرض کی گئین میری اُمت پر
پچاس نمازین پس پھرا مین اُسکو لیکر اور قصد رکھتا تھا اُسکے عمل کا یہانتک کہ گذرا مین موسیٰ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہارے تمہاری
اُمت پر کہا مین نے فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰ نے پس پھر جا طرف رب اپنے کے یعنے اور سوال کر اُس سے تخفیف اسلیے کہ امت
تیری طاقت نہین رکھیگی اسکی پس پھیرا مجھکو موسیٰ نے یعنے وہ ہونے سبب پھرنے میرے کے طرف رب کے پس موقوف کین اللہ تعالےٰ نے
بعض پچاس کی ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تھا کہ وہ دس ہین یا دس ایسے دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بموجب اختلاف پہلے کے
ت پس پھرا مین طرف موسیٰ کے اور کہا مین نے کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نے بعض اُنکی پس کہا کہ پھر جا کر عرض معروض کر اپنے رب سے اسلیے کہ
تحقیق است تیری نہین طاقت رکھیگی اُسکی پس پھر گیا مین یعنے طرف مکان اول کے پس خوب عرض معروض کی مین نے پس موقوف کین اور
بعض اُنین سے پس پھرا مین طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کے اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکھیگی اسکی پس خوب
عرض و معروض کی مین نے پروردگار سے پس فرمایا ف ع یعنے آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہی اور معنے یہ ہین کہ پس فرمایا واسطے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے آخر مراجعات مین ت کہ یہ پانچ نمازین ہین یعنے ادا مین اور پچاس ہین یعنے ثواب و جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک
میرے ف ع احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ مین نے مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور یہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مین نے
پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہی ت پس پھرا مین طرف موسیٰ کے پس کہا کہ عرض معروض کر اپنے رب سے پس کہا مین نے کہ شرم کی مین نے
اپنے رب سے ف ع یعنے اسوقت کہ کہا مجھکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکے نہین ہی کوئی مانع تعدد مانع سے یعنے یہ بھی شرم مانع ہوئی اور
باربار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کر کر پھرنا وغیر ذلک یہ بھی مانع تھی اور باعث شرم ت پھر لیجایا گیا مجھکو یہانتک پہونچایا گیا مجھکو طرف سدرۃ المنتہی
کے حالانکہ ڈھانکا تھا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنے انوار کے یا طرح بطرح کے بازوون ملائکہ کے سنے یا اور کچھ تھا نہین جانتا مین یعنے اب یا اسوقت
بسبب متوجہ ہونے نظر اُنکی کے حق کی طرف نہ کہ اُنکی طرف کہ کیا ہی حقیقت ان رنگون کی پھر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اُسمین تھے
گنبد موتیون کے ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تھا مین بہشت مین کہ ناگہان اُسمین ایک نہر تھی کہ اُسکے دونون کنارون پر قبے
تھے کاواک موتیون کے ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تھی ف ح ع یعنے خوشبو اُسکی مثل مشک کے ہی یا حقیقت مین مشک ہی اور
وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن
عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْتُھِیَ بِہٖ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی وَھِیَ فِی السَّمَاۗءِ السَّادِسَۃِ اِلَیْھَا یَنْتَھِیْ مَا یُعْرَجُ بِہٖ مِنَ
الْاَرْضِ فَیُقْبَضُ مِنْھَا وَاِلَیْھَا یَنْتَھِیْ مَا یُھْبَطُ بِہٖ مِنْ فَوْقِھَا فَیُقْبَضُ مِنْھَا قَالَ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی قَالَ فَرَاشٌ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا اُعْطِیَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ وَاُعْطِیَ خَوَاتِیْمَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَّا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ مِنْ اُمَّتِہٖ شَیْئًا الْمُقْحِمَاتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (اور روایت
ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا کو بھیجا گیا آپکو طرف سدرۃ المنتہی کے اور سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان مین ہی ف ع کہا ایک شارح نے کہ
وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چھٹے آسمان مین ہی سدرہ اور صواب یہ ہی ساتوین آسمان مین ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کے کہا

قاضی نے کہ ہونا اُسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہو اور یہی قول ہو اکثرونکا کہا نووی نے کہ ممکن ہو کہ تطبیق یون دیجاوے دونون روایتون مین کہ جڑ
اُسکی چھٹے آسمان مین اور شاخین اُسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت بڑا ہو اور کہا خلیل نے کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہو چھا رہا
ہو آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کے پہونچتی ہو وہ چیز کہ چڑھائی جاتی ہو زمین سے یعنی اعمال اور ارواحین پس لے لی جاتی ہو اُس سے
یعنے بقدرت الٰہی سبب اِسکے کہ ملائکہ اوپر اُسکے جاوین اور طرف سدرہ کے پہونچتی ہو وہ چیز کہ نیچے اُتاری جاتی ہو اُسکے اوپر سے پس لے لی جاتی
ہو اُس سے ف ح یعنے اوامر اور احکام الٰہی پھر وہان سے لے لیتے ہین ملائکہ کہ وہان کھڑے ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ
کا ہو اسلیے اُسکو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہین اور سوائے ہمارے پیغمبر خدا کے اُس سے اوپر کوئی نہین گیا ہو اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی
جگہ گئے کہ وہان جگہ نہین ہو نظم برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن ٭ اسرا بعبدہ است من المسجد الحرام ٭ تا عرصۂ وجود کہ اقصای عالم
است ٭ کانجا نہ جا و نے جہت و نی نشان نہ نام ٭ سریست بس شگرف درانجا ہیچ ہان ٭ از آشنای عالم و جان پرس ازین مقام ٭
ت کہا یعنے پڑھا ابن مسعود رضنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُسوقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اُس چیز نے کہ ڈھانکا ف ع یعنی ایسی چیز نے کہ اُسکی کنہ
کو نہین پہنچ سکتے ہین کہ کتنی ہو اور کیسی ہو مقصود بزرگی اور کثرت اُسکی ہو اور شاید کہ مراد حضرت صلعم کے قول سے لا ادری یہی ہو نہ حقیقت عدم
علم و درایت کی اور وارد حدیث مین آیا ہو کہ اسکے ہر پتے پر فرشتہ کھڑا ہو کہ تسبیح کرتا ہو اور جماعت سبز جانورون کی کہ اُسکو عبارت ارواح انبیا
اور اولیا کی سے رکھتے ہین ت کہا ابن مسعودؓ نے یعنے بیچ تفسیر ما یغشی کے وہ پروانے ہین سونے کے ف ح یہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ ان
انوار کو کہ اُترتے ہین عالم ملکوت سے تشبیہ دی ساتھ فراش کے ف مسکے زہب سے یعنی پرند مشہور کے گرد شمع کے پھرتا ہو یعنے پروانہ یہان اشارہ ہو
طرف شوق و ہیبت ملکوت کے اور حیرانی و سرگردانی اُنکی کے اوپر نور اقدس حق تعالیٰ کے اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنے ٹڈی سونے
کی بھی آیا ہو اور یہ بھی بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہو اسلیے کہ درخت پر یہ جانور اکثر بیٹھتے ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سے ہو اور ہوسکتا
ہو کہ مراد حقیقت سونے کی ہو اور قدرت الٰہی شامل سب چیزون کی ہو واللہ اعلم ت کہا ابن مسعودؓ نے پس دی گئین آن حضرت کو شب معراج مین
تین چیزین ف ح اور حقیقت مین جو کچھ کہ دیے گئے تھے آن حضرت صلعم اس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور
برکات سے حد حصر سے باہر ہین ولیکن یہ تین چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعودؓ نے بسبب شرف و کرامت کے کہ تعلق امت سے رکھتی ہین ت
دی گئین پانچ نمازین یعنے فرضیت اُنکی اور دی گئین آیتین کہ اخیر سورۂ بقر مین ہین ف ح یعنے آمن الرسول سے اخیر سورۃ تک اور مراد دیے
جانے سے دیے جانا قبولیت دعاؤن اُنکی کا ہو اور اگر کہے تو کہ یہ ظاہر منافی ہو اُس روایت کے کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہو اسوقت کہ جبرئیل بیٹھے
تھے آن حضرت کے پاس کہ سُنی ایک آواز یعنے دروازہ کھلنے کی سی ہو اوپر سے پس سر اُٹھایا جبرئیل نے اور کہا کہ یہ فرشتہ ہو کہ اُترا ہو طرف زمین کے
نہین اُترا تھا کبھی مگر آج پس اُسنے سلام کیا اور کہا کہ خوش ہوؤ ساتھ دو نورون کے کہ دیے گئے ہین وہ آپکو نہین دیے گئے کسی اور نبی کو پہلے
تم سے فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورۂ بقر کی نہین پڑھوگے تم کوئی حرف اُن دونون مین سے مگر کہ دیے جاؤگے اُسکو یعنے ثواب یا قبولیت
دعاؤن کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ کچھ منافات نہین ہو اسلیے کہ دیا تھا آسمان مین جملہ اُن چیزون سے کہ وحی کی طرف بندہ اپنے کے
[illegible] کی بقرینہ دینے پانچون نمازون کے مقام اعلیٰ مین اور اُترنا فرشتہ کا اُسکی بزرگی بیان کرنے کے لیے تھا اور بشارت دینے کے لیے
کہ جو کہ یہ [illegible] ہو کسی نبی کو نہین ملی ہان ایک اور اشکال لازم آتا ہو کہ سورۂ بقرہ مدنی ہو اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہو پس اسکو یون دفع
کرینگے کہ خاتمہ سورۂ بقرہ کا [illegible] ہو یعنے یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا لیکن بقرہ مدنی ہو باعتبار اکثر کے اور نقل کیا ابن ملک نے حسن اور ابن

سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورۂ بقرہ کے وحی بھیجنے کا بلا واسطہ جبرئیل کے شب معراج مین پس وہ مکی ہو اُنکے نزدیک اور جمہور جو
کہتے ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہو اُنکا جواب یہ ہو کہ معنی دیے جانیکے یہ نہین ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنے یہ ہین کہ قبولیت کی گئی آن حضرت صلعم
کے لیے درباب ان الفاظ کے کہ تلقین کیے گئے دونون آیتون مین لفظ غفرانک سے اخیر تک اور اور پڑھنے والون کے لئے ترجمہ اور بخشے گئے گناہ
کبیرہ انکی امت سے واسطے اس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** یعنے وعدہ کیے گئے آن حضرت صلعم
اس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہے گا اللہ تعالی بغیر عذاب کے بھی بخشدیگا جیسے کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون
ذلک لمن یشاء پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بھی نہین ہویگا کیونکہ جانا گیا ہو نصوص شرع سے اور اجماع اہل سنت سے ہونا عذاب
کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بہ سبب معلوم ہونے اس امر کے ہو پہلے سے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیتنی فی الحجر وقریش تسألنی عن مسرای فسألتنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتہا فکربت کربا ما کربت مثلہ قط فرفعہ اللہ لی
انظر الیہ ما یسألونی عن شیء الا انبأتہم وقد رأیتنی فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانہ من رجال شنوءۃ واذا عیسی
قائم یصلی اقرب الناس بہ شبہا عروۃ بن مسعود الثقفی واذا ابراہیم قائم یصلی اشبہ الناس بہ صاحبکم یعنی نفسہ فحانت الصلوۃ فاممتہم فلما فرغت من
الصلوۃ قال لی قائل یا محمد ہذا مالک خازن النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدانی بالسلام رواہ مسلم وہذا الباب خال عن الفصل الثانی) اور روایت ہو ابو ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین حجر مین یعنے حطیم مین کھڑے ہوئے اس حال مین کہ جماعت قریش پوچھتی تھی
مجھسے احوال جانے میرے کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کے پس پوچھین مجھسے چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد نہین رکھتا تھا مین انکو
یعنے دقت پوچھنے کے بسبب مشغول ہونے کے امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند اُسکے پس بلند کیا بیت المقدس
کو اللہ تعالی نے میرے لیے اس حال مین کہ دیکھتا تھا مین اُسکو یعنے بلند اور نزدیک کیا اُسکو اور اٹھایا پردہ درمیان مین سے تا دیکھون اُسکو اور بتلاؤن لوگون
کو جو پوچھین جیسے کہ فرماتے ہین نہین پوچھتے تھے قریش مجھسے کچھ مگر کہ خبر دیتا تھا مین انکو یعنے اس حالت مستحضرہ مین اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین بیچ
جماعت کے انبیا مین سے **ف ع** یعنے شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہو اسپر پہلا مضمون اور مضمون آیندہ حدیث کا اور یہ دیکھنا غیر اس دیکھنے کے ہو کہ
آسمان مین دیکھا بالاتفاق پھر کہا بعضون نے کہ دیکھنا انبیا کو آسمان مین محمول ہو اوپر دیکھنے ارواح انکی کے مگر عیسے کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہو کہ وہ ساتھ بدنکے
آسمان پر اٹھا لیے گئے ہین اور بعضون نے ادریس کے حق مین بھی ایسا ہی کہا ہو اور اسپر جنھون نے کہ نماز پڑھی حضرت کے ساتھ بیت المقدس مین پس
احتمال رکھتا ہو کہ انکی ارواح نے پڑھی اور یہ بھی احتمال ہو کہ بدنون نے ساتھ ارواحون کے پڑھی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہو کہ انبیا زندہ ہین اپنے پروردگار
کے پاس اور اللہ نے حرام کیا ہو زمین پر یہ کہ کھاوے انکے گوشتون کو پھر بدن اُنکے مانند ارواحون کے لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہو مانع اُنکے ظہور
کے لیے عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال سے اور ظاہر تر یہ ہو کہ نماز پڑھانا آن حضرت صلعم کا انکو بیت المقدس مین پہلے آسمان پر
جانے سے تھا ترجمہ پس ناگہان دیکھتا ہون مین کہ موسی کھڑے نماز پڑھتے ہین **ف ع** یہ بھی موید ہو اسکا کہ انبیا وقت نماز کے بیت المقدس مین
ساتھ بدنون اور ارواحون کے تھے کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہو کہ کرنا افعال مختلفہ کا ہوتا ہو ساتھ اعضا کے نہ نری ارواح کے ترجمہ پس ناگہان موسی ایک
مرد ہین میانہ قد یا دبلے گول بدن یا اڑے ہوئے بال گویا کہ وہ مردون شنوءہ کے سے ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہو یمن مین سے اور ناگہان عیسے بھی کھڑے نماز
پڑھتے ہین **ف ع** اسمین اشارہ ہو اسکی طرف کہ نماز معراج مومن کی ہو اسلیے کہ وہ حالت حضور کی آگے رب کے اور کمال قرب کی ہو اور وہ اعظم
سے ہو نزدیک عشاق کے ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتھ اُنکے از روے مشابہت کے عروۃ بن مسعود ثقفی ہو کہ نام ایک صحابی کا ہو اور یہ بھائی

عبداللہ بن مسعود کے نہین ہین اسلیے کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم بھی کھڑے نماز پڑھتے ہین مشابہ ترین لوگون کا ساتھ ابراہیم کے یا تمہارا ہی مراد
رکھتے تھے آن حضرت صلعم یا سے ذات شریف اپنی **ف ع ح** یہ کلام ابو ہریرہؓ کا ہو یا انکے بعد کے کسی اور راوی کا پھر دیکھنا آن حضرت کا ان
انبیا کو نماز پڑھتے احتمال ہو کہ ہو اثنا رجانے مین طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصی مین اور بعید ہو دوسرے احتمال کی **ف** تعقیب کی لفظ
فحانت مین **ترجمہ** پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین انکا **ف ع ح** شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تحیہ ہو یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہے کہ
وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اسمین کیون ہو جواب اسکا یہ ہو کہ انبیا رصلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے اور چونکہ زندہ
ہین شاید کہ تکلیف بھی ہو اور یہ بھی ہو کہ اس جہان مین وجوب رفع کیا گیا ہو نہ وجود اسکا اور ان انبیا نے یہان حضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھی اور بعد اُسکے
انکو آسمان پر لے گئے حضرت کے استقبال اور تعظیم کے لیے یا انکی ارواحون کو آسمان مین متشکل کیا مگر عیسے اور ادریس کہ وہ ساتھ بدنون کے آسمان پر ہین
اور یہ بھی احتمال ہو کہ یہ نماز پڑھانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کے ساتھ بعد پھرنے کے سدرۃ المنتہی سے ہوا اور ظاہر تر یہ ہو کہ اللہ تعالی قادر ہو اولیا راللہ کو بصورۃ
متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نے دیکھا ہو چہ جاے انبیا علیہم السلام خوارق عادت تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اُسکی قدرت کاملہ سے ظہور
مین آوین **ترجمہ** پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سے یعنے آسمان کے جانے سے پہلے یا بعد حاصل ہونے حضور باری تعالی کے کہا مجھکو ایک کہنے والے نے
اے محمد یہ ہو مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کر وان کو یعنے ازراہ تعظیم بزرگی ملک قہار کے یا ازراہ تواضع کے جیسا کہ آداب ہو ابرار کا پس التفات کیا
مین نے اُسکی طرف یعنے بقصد سلام کرنے کے پس پہل کی اُسنے سلام کرنے مین مجھپر **ف ح** یعنے نچھوڑا آپ کو کہ سلام کرین اُسپر پہلے آپ ہی سلام کیا
بسبب پائے جانے غلبہ شوکت اور رحمت آن حضرت صلعم کے آگ دوزخ پر اور اُسکے داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ احوال آسمان پر ہوا اور
ہو سکتا ہو کہ امامت آن حضرت کی انبیا کے لیے آسمان پر بھی ہوئی ہو ولیکن سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ بیت المقدس مین تھی واللہ اعلم
ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہو دوسری فصل سے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن جابرٍ انّہ سمع رسول اللہِ صلّی اللہُ علیہِ
وسلّم یقول لمّا کذّبنی قریشٌ قمتُ فی الحجرِ فجلّی اللہُ لی بیتَ المقدسِ فطفقتُ اخبرہم عن اٰیاتہٖ وانا انظر الیہِ متفقٌ علیہِ) روایت ہو جابر سے یہ کہ
انھون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جبکہ جھٹلایا مجھکو قریش نے یعنے بیچ مقدمہ اسراء کے یعنے جانے کے طرف بیت المقدس
کے شب مذکور مین اور پوچھین مجھسے نشانیان اُس مکان کی کھڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکھایا اللہ تعالے نے مجھکو بیت المقدس **ف ع ح**
یعنے اور راہ اُسکی اور دور کیا پردہ کہ بیچ مین اور اُسمین تھا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکھتا تھا مین اُسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکھتا ہو کہ بیت المقدس کو
اٹھا کر آگے آن حضرت کے یہان لائے ہون جیسے کہ ابن عباس کی حدیث مین آیا ہو کہ کہا آن حضرت نے پس لائی گئی مسجد اور رکھی گئی دار عقیل
کے پاس اور یہ کامل تر ہو معجزہ مین جیسے کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمانؑ کے پاس **ترجمہ** پس شروع کیا مین نے کہ
خبر دیتا تھا قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سے حالانکہ مین دیکھتا تھا طرف اُسکے **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ح** جاننا
چاہیے کہ معراج کی حدیثون مین وہ حدیث نہ لایا کہ حال آن حضرت کے دیکھنے کا رب العزت کو معلوم ہوتا اور صحابہ اور تابعین کو اختلاف ہی
اسمین اور قول مختار اثبات اُسکا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ دل سے دیکھنا اور دیکھنا دل سے غیر جاننے کے ہو دل سے اور تحقیق اور تفصیل اُسکی بیچ
باب رویۃ اللہ کے گذری تمام ہوا باب المعراج اور آگے آتا ہو تتمہ جلد چہارم مین باب المعجزات

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ باب ہی بیچ بیان معجزون کے ف معجزہ مشتق ہی عجز سے کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجز کرنے والا عجز کا اپنے غیر مین اور انبیا کے صدق کی دلالتون کو اور رسولون کی نشانیون کو معجزہ اس لیے کہتے ہین کہ رسل علیہم یعنے امتی عاجز ہوتے ہین اُنکے معارضہ سے ساتھ مثل اُس معجزہ کے یعنے وہ ایسا معجزہ نہین لا سکتے اُنکے مقابلہ مین انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی کہ معجزہ اعجاز سے ہی بمعنے عاجز کرنے کے اور وہ ایک امر ہی خارق یعنے خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی اُس سے دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتے ہین انکو ارہاصات کہتے ہین اور ارہاص کے معنے ہین محکم کرنا مکانکا ساتھ پتھر اور مٹی کے گویا کہ اُسمین استحکام امر نبوت کا ہی اور تمام خوارق عادات چار قسم پہ کہتے ہین جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو اُسکو تو استدراج کہتے ہین اور جو کچھ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اُسکو معونت کہتے ہین اور جو کچھ کہ اولیا سے ہو اُسکو کرامت کہتے ہین اور دعوی نبوت کی قید سے یہ سب قسمین نکل گئین یعنے ان قسمون کو معجزہ نہین کہنے کے معجزہ وہی خرق عادت ہی کہ ساتھ دعوی نبوت کے ہو اور حضرت شیخ نے تین قسمین تو یہ ذکر کین اور ایک معجزہ ہی کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہی بلکہ ظاہر ہوتا ہی ساتھ اسباب کے کہ جو اس اسباب کی مباشرت کرتا ہی اس سے ظہور پاتا ہی اور جو کچھ کہ ساتھ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہی جیسے شفا ساتھ دوائین طبیہ کے اور جو کوئی اسکو خارق عادت کہے باعتبار ظاہر کے ہی الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِهِ أَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی انس بن مالک سے یہ کہ ابو بکر صدیق نے کہا یعنے وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے اور در آنے کے غار مین اور پہونچنے مشرکونکے سر غار پر سید الابرار صلعم کی تلاش مین کہ دیکھا مین نے مشرکین کے قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہین اور ہم یعنے مین اور آنحضرت صلعم غار مین تھے ف ع مراد اُس غار سے غار جبل ثور کا ہی کہ ثور کے اوپر کی جانب مین تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہی نواح مکہ مین بقدر مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اُس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اُسکے کنارے پر کھڑا ہو تو نظر اس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اُسکے پانون پر پڑتی ہی اور اگر وہ شخص اپنے پانونکی جگہ نظر کرے تو دیکھ لے اُس شخص کو کہ اندر غار کے ہی پس آن حضرت صلعم اُس غار مین چھپے تھے مشرکون سے بقصد ہجرت کے اور مشرک وہان حضرت صلعم کی تلاش مین جا پہونچے اور حضرت ابو بکر ڈرے حضرت کی طرف سے جیسے کہ بیان کرتے ہین ت پس کہا مین نے یا رسول اللہ اگر کوئی اُنمین سے نگاہ کرے جگہ پانون اپنی کو تو دیکھ لیگا ہمکو پس فرمایا آن حضرت نے ای ابو بکر کیا ہی گمان تیرا ساتھ ان دو شخصون کے کہ خدا ہی تیسرا اُنکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے خدا ساتھ اُنکے ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہ ہی کہ پھیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے سے اندر غار کے باوجود جزم کرنے اس بات کے کہ آن حضرت صلعم اور ابو بکر صدیق غار مین ہین اور طیبی نے روایت کی ہی کہ آن حضرت صلعم نے بد دعا کی اُنپر کہ خداوند اندھی کردے آنکھین اُنکی پس گرد غار کے پھرتے تھے اور نہین پاتے تھے اُنکو اور بیضہ کبوتر کا اور جالا پور ناکڑی کا بھی معجزہ تھا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہی (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وانا انفض ما حولک فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براع مقبل قلت افي غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ شاة فحلب في
قعب كثبة من لبن ومعي اداوة حملتها للنبي صلى الله عليه وسلم يرتوي فيها يشرب ويتوضأ فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فكرهت
ان اوقظه فوافقته حين استيقظ فصببت من الماء على اللبن حتى برد اسفله فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قال الم يأن
للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالک فقلت اتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي
صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها في جلد من الارض فقال اني اراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له
النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى احدا الا قال كفيتم ما ههنا فلا يلقى احدا الا رده متفق عليه ‌ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ نقل
کی اپنے باپ سے کہ عازب ہی کہ یہ انھون نے کہا واسطے ابی بکر صدیق کے کہ ای ابوبکر خبر دو مجھکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تمنے اور آنحضرت نے اسوقت کہ
رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنے سفر کیا تمنے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لیے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابوبکرؓ نے کہ چلے
ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن مین سے یعنے آدھے دن یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور ٹھہرا آفتاب اور خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تھا اسمین کوئی ظاہر ہوا
اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اسکے سایہ تھا نہین آیا تھا اسپر آفتاب یعنے اُسکے غارون اور کھوؤن مین اُسوقت دھوپ نہ پہونچی تھی پس اترے
ہم اُسکے پاس اور ہموار کی مین نے آنحضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونون ہاتھون سے تاکہ سووین آنحضرت صلعم اُسپر اور بچھایا مین نے اسجگہ ایک
پوستین اور کہا مین نے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکھتا رہونگا ادھر اُدھر اور خبر لیتا رہونگا دشمنون کے تئین
کی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تھا گرد حضرت صلعم کے پس ناگہان دیکھتا ہون مین ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہی سامنے سے
کہا مین نے کہ کیا ہی تیری بکریون مین دودھ کہا چرواہے نے کہ ہان ہی کہا مین نے کیا دوہیگا تو دودھ کہا اُسنے ہان پس پکڑی اُسنے ایک بکری اور
دوہا کاٹھ کے پیالہ مین تھوڑا سا دودھ اور ساتھ میرے چھاگل تھی کہ اُٹھایا تھا مین نے اُسکو واسطے آنحضرت صلعم کے کہ سیراب ہوتے تھے آنحضرت
اُس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا مین آنحضرت کے پاس یعنے دودھ لیکر پس مکروہ جانا مین نے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مین نے
آنحضرت صلعم کی ف ح سونے مین یعنے مین بھی سو رہا لفظ موافقت تقدیم ف سے ہی ق پر پس معنے اسکے تو مذکور ہوئے اور ساتھ تقدیم ق کے
ف پر بھی روایت آئی ہی یعنے صبر اور توقف کیا یعنے اور بیدار نکیا آپکو یہانتک ت کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مین نے کچھ پانی مین سے دودھ
پر یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک ف ح یعنے بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودھ سرد ہوگیا اور یہ عادت ہی عرب کی کہ ٹھنڈا پانی دودھ مین ڈالکر
پلاتے ہین تا حرارت دودھ کی دفع ہوجائے ت پس کہا مین نے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہانتک کہ خوش ہوا مین ف ح اس سے معلوم
ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسایش مین ہی اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک بکریون کے کیون دودھ دوہا اور پیا اور جواب
یہ دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر کے کسی دوست کی تھین کہ اعتماد اُسکی رضا کا رکھتے تھے اور یہ بھی ہی کہ اہل مکہ کی عادت تھی کہ اجازت دیدیتے تھے اپنے
چرواہون کو کہ راہ کے چلنے والون اور بھوکون کو دودھ دیتے رہا کرین اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ اُنھون نے کچھ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم ت پھر فرمایا آنحضرت صلعم
نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مین نے کہ ہان آیا کہا ابوبکرؓ نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور آنے ٹھنڈے وقت کے اور پیچھے
لگا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اُسکو اور اور کتنے آدمیون کو ہمارے پیچھے متعین کیا تھا کہ جو کوئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو لاوے اُسکو
ہم سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوگیا ت پس کہا مین نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ صلعم پس فرمایا آنحضرت صلعم
نے غم نکر خداے تعالی ہی ہمارے ساتھ پس دعا کی سراقہ پر پیغمبر خداے تعالی نے پس دھس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اسکا پیٹ تک سخت زمین مین

پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں تمکو کہ بددعا کی تمنے مجھپر پس دعا کرو میرے نفع کے لیے یعنے یہ کہ خلاصی پاؤں اس حالت سے کہ گرفتار ہوں میں اس میں پس تم اگر رہ گئے تو اللہ کو گواہ کرتا ہوں تمھارے واسطے یہ کہ پھیردونگا میں کفار کی طلب کو تمسے پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نجات پائی اُسنے اس رنج سے **ف** ح اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دھنستا تھا اور نجات پاتا تھا ت پس شروع کیا سراقہ نے یعنے ایفای وعدے میں کہ نہیں ملتا تھا کسی کافر سے یعنے ان کافروں میں سے کہ حضرت صلعم کی تلاش کے لیے نکلے تھے مگر کہتا کفایت کئے گئے تم طلب میں یعنے بس کافی ہے میرا تلاش کرنا اور تلاش نکرو میں تلاش کرچکا نہیں ہے ادھر وہ شخص کہ اُسکو تلاش کرتے ہو پس نہیں ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تھا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ۱۶ اسمین بہت سے فائدے ہیں ازانجملہ یہ معجزہ حضرت صلعم کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجوہ سے اور اسمین ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے اور ساتھ رکھنا چھاگل کا اور مانند اسکے کا سفر میں واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمین فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالیٰ پر اور خوبی انجام کار اُسکے کی (وعن انس قال سمع عبد اللّٰہ بن سلام بمقدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو فی ارض یخترف فاتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال انی سائلک عن ثلث لا یعلمھن الا نبی فما اول اشراط الساعۃ وما اول طعام اھل الجنۃ وما ینزع الولد الی ابیہ او الی امہ قال اخبرنی بھن جبریل انفا اما اول اشراط الساعۃ فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب واما اول طعام یاکلہ اھل الجنۃ فزیادۃ کبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المرأۃ نزع الولد واذا سبق ماء المرأۃ نزعت قال اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وانک رسول اللّٰہ یا رسول اللّٰہ ان الیھود قوم بھت وانھم ان یعلموا باسلامی من قبل ان تسألھم یبھتونی فجاءت الیھود فقال ای رجل عبد اللّٰہ بن سلام فیکم قالوا خیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن سیدنا قال ارأیتم ان اسلم عبد اللّٰہ بن سلام قالوا اعاذہ اللّٰہ من ذلک فخرج عبد اللّٰہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوہ قال ھذا الذی کنت اخاف یا رسول اللّٰہ رواہ البخاری) اور روایت ہے انس رضی سے کہ کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آن حضرت صلعم کا یعنے مکہ سے مدینہ میں حالانکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین میں تھا کہ چنتا تھا میوہ درختوں سے **ف** ح ع یعنے اپنے باغ میں تھا میوہ درختوں سے توڑتا اور چنتا تھا مقصود بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اُسکے کے آن حضرت صلعم کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام میں تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آن حضرت صلعم کے توریت میں پڑھکر اور تحقیق کرکر منتظر ظہور نبوت کا تھا شعر مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ٭ لاجرم روی ترا دیدم وازجا رفتم ٭ بمجرد سنے رونق افزائی حضرت صلعم کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا اور بڑا علم رکھتا تھا توریت کا حضرت صلعم کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلاء صحابۂ کرام میں سے ہوئے جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ انکا ت پس آیا وہ آن حضرت کے پاس اور عرض کیا یعنے واسطے تحقیق کرنے علامتوں صدق نبوت کے کہ تحقیق میں پوچھتا ہوں تمسے تین چیزیں نہیں جانتا ہے اُنکو مگر نبی **ف** ع یعنے یا وہ شخص کہ معلوم کرے نبی سے یا اُسکی کتاب سے یہ اسلیئے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہ بھی تو جانتا تھا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیئے جواب اُن تین چیزونکا معجزہ ہوا اُسکے لیے اور علم یقین حضرت صلعم کی نبوت کا نزدیک اُسکے اور بھی ظاہر ہے لانے حدیث کے سے اس باب میں ترجمہ ایک چیز اُن تین چیزوں میں سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری کہ کیا ہوگا اول کھانا بہشتیونکا کہ جو بہشت میں داخل ہوکر پہلے ہی کھاوینگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کھینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اُسکے کے یا طرف ماں اُسکے کے مشابہت میں یعنے فرزند کو کہ کبھی صورت میں مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور کبھی مشابہ ماں کے سبب ایسکا کیا ہے فرمایا آن حضرت صلعم نے کہ خبر دی مجھکو ان چیزوں کی جبریل نے ابھی یہ **ف** ح ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کے کہ انھوں نے سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بھی کرنا منظور تھی کہ گوش ہوش سے سننے اور وجود وحی اور آنا جبریل کا معلوم کرلے ترجمہ اسپر اول علامت قیامت کی پس ایک آگ

ہوگی کہ اُٹھیگی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور اہلِ بہشت اول کھانا کہ کھا دینگے اُسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی کلیجی کی ہوگی کہ ایک ٹکڑا جگر کا ہو لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہو اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہو پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہو باپ اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہو پانی عورت کا یعنے مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہو عورت اپنی شباہت کی طرف **ف** ح ملا علیؒ نے معنے سبق کے علاوہ غلبہ لکھے ہین اور شیخ رح نے پیش ہشو و یعنی پہلے رحم مین پڑتا ہو اور بعد اسکے لکھا ہو کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ سبب مشابہ ہونا فرزند کا ساتھ باپ یا مان کے سبقت کرنا پانی ایک کا اُن دونون مین سے ہو اور اور حدیث سے کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہو کہ سبب شباہت کا غلبہ ہو پس سبقت کو متضمن دونون معنی کے رکھ سکتے ہین ترجمہ کہا عبداللہ بن سلام نے بعد سُننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبداللہ نے اے رسول خدا کے تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے اسکے کہ پوچھو تم اُنسے یعنے میرا حال تو جھوٹھ باندھ لینگے مجھپر یعنے بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنے بسبب بلانے کے یا اتفاقًا اور عبداللہ چھپ رہے تھے اُنسے پس فرمایا آن حضرت نے کہ کیسا شخص ہو عبداللہ بن سلام تم مین یا تمھارے زعم اور اعتقاد مین کہا اُنھون نے کہ بہتر ہو ہم مین اور بیٹا ہو بہتر ہمارے کا یعنے حسب مین یا بہ اعتبار علم و صلاح کے اور سردار ہو ہمارا اور بیٹا ہو ہمارے سردار کا یعنے نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجھکو اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام یعنے تو تم بھی اسلام لاؤگے کہا یہود نے کہ پناہ مین رکھے اُسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اُسکا تصور بھی کیا جاوے اُس سے پس نکلے عبداللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین پس کہنے لگے یہود یعنے بعد اسکے کہ معلوم کیا اسلام اُنکا یہ بہت برا ہو ہم مین اور بیٹا ہو بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اُسکو کہا عبداللہ نے یہ ہو وہ چیز کہ تھا مین ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور یہی سبب تھا میرے عرض کرنے کا کہ آپ اُن سے پہلے پوچھ لیجیے حال میرا تاکہ جھوٹھ اُنکا معلوم ہو جاوے (وعنہ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَھَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاھَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَکْبَادَھَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو انس رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کیا یعنے مدینہ والون سے امتحان کے لیے اُسوقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنے کی **ف** یعنے ساتھ قافلہ کے کہ آتا تھا شام سے اور جاتا تھا طرف مکہ کے اور یہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہو کہ ابوسفیان اُموی تجارت شام کے لیے گیا تھا اور وہان سے مال بہت سا لیے آتا تھا اور اُسکے ساتھ چالیس سوار تھے جب مسلمانون نے یہ خبر سُنی تو چاہا کہ اُس قافلہ کو لوٹین اور ماریں اسلیے کہ اسمین آدمی تھوڑے سے تھے اور مال بہت اور یہ خبر جو مکہ مین پہونچی تو ابوجہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور پکارا لوگون کو اور جمع کیا اور نکلا اُنکی مدد کے لیے پس ایس سے لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات پائی پھر جا لوگون سمیت طرف مکہ کے چونکہ وقت اُس کمبخت کے زوال کا آن پہونچا تھا لوگون کے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہونچا پس جبرئیلؑ اُترے اور خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہو دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنون پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہ قصہ مفصل مذکور ہو پس حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارہ دریا پر اور یہ ابوجہل آیا ہو پس کھڑے ہوئے سعد جیسے کہ کہا ترجمہ اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے عبادہ کے **ف** ح یعنے صحابہ کے درمیان مین سے اور وہ رئیس تھے انصار کے اور خاص اُنکا کھڑا ہونا اسلیے تھا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تھا اسلیے کہ حضرت نے نہین بیعت لی تھی اُن سے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتھ حضرت صلعم کے جہاد کے لیے اور طلب کرنے دشمن کے لیے بلکہ بیعت لی تھی اُن سے اُسپر کہ بچاوین وفع

حضرت صلعم کو اُس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ پیش آیا حضرت کو نکلنا واسطے قافلہ ابوسفیان کے تو چاہا کہ معلوم کرین حال یہ کہ وہ موافقت کرتے ہین آپکی یا نہین پس جواب دیا اُنھون نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت پوری کے اس بارمین بھی اور اور بارمین بھی اور اُسمین رغبت دلائی ہو اوپر لینے مشورہ کے اصحاب سے اور عقلمندون سے ت پس کہا سعد نے یارسول اللہ قسم ہو اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہو اگر حکم کیجیے آپ ہمکو یہ کہ داخل کرین ہم سواریکے جانورونکو دریامین توالبتہ درلاوین ہم اُنکو دریامین یعنی روی زمین پر کوکیا اگر آپ فرمائے تو دریامین پیٹھ جاوین اور اگر فرمائے آپ ہمکو یہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور گھوڑونکے برگ غماد تک توالبتہ کرین ہم ف لفظ برگ ساتھ زیر با و زیر اُسکے کے اور جزم رے کے اور غماد ساتھ زیر غین کے اور پیش اُسکے کے اور بعضون نے ساتھ زیر کے بھی کہا ہو نام ایک شہر کا ہو یمن کے شہرون مین سے یا پرلے کنارہ بحر ہین یا انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑون وغیرہ کے جگرونکا کنایہ ہو تیز ہانکنے اُنکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پانون سوار کے اُنکے جگرونپر لگتے جاتے تھے پس معنی یہ کہ اگر آپ حکم کیجیے ہمکو بہت چلنے کا یعنے جلدی سفر کرنیکا شلاً برگ غماد تک کہ نہایت دور ہو توبجالاوین ہم حکم آپکا ت کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا آنحضرت صلعم نے لوگون کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے پر پس نکلے اور چلے لوگ یہانتک کہ اُترے بدر مین کہ نام ایک جگہ کا ہو درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلانے کی ہو یعنی نام ایک کا اُن اشقیا مین سے لیتے تھے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لیے اُسجگہ اور اُسجگہ یعنی ہرایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہانتک کہ شمار کیا سر کفار کو اور اُنکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اُن مین سے اُسجگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اُسجگہ مارا گیا (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ یَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰھُمَّ اَنْشُدُکَ عَھْدَکَ وَوَعْدَکَ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَکْرٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ حَسْبُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْحَحْتَ عَلٰی رَبِّکَ فَخَرَجَ وَھُوَ یَثِبُ فِی الدِّرْعِ وَھُوَ یَقُوْلُ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہو ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تھے روز بدر کے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسے امان تیری اور ایفاے وعدہ تیرا کہ کیا ہو نصرت کا یعنی اس آیت مین (وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ) الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنے ہلاک ہونا مومنون کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کے دن کے ف ح ع یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روے زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آن حضرت صلعم تو بڑے عارف باللہ تھے اور جانتے تھے کہ اللہ تعالی وعدہ فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تھی وجہ اِس سوال کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ دعا کرنیکا حکم ہو دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کو یا نہ جانے پھر علم باللہ مقتضی ہو خوف رکھنے کو اس سے اور خوف الٰہی نہین رفع ہوتا انبیاء علیہم السلام سے پس جائز ہو کہ حضرت صلعم کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے پیدا ہوا اور روکی جاوے نصرت موعود اور یہ بھی احتمال ہو کہ آنحضرت صلعم سے وعدہ نصرت کا تھا لیکن وقت نہ تعین کیا گیا پس آنحضرت صلعم ڈرتے تھے تاخیر وقت سے پس دعا کی اللہ تعالی سے کہ وفا وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آن حضرت صلعم کو استحضار ہوا ہو وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اِنْ یَّشَأْ یُذْھِبْکُمْ کے معنونکا اور اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ کے معنونکا کہ دلالت کرتی ہین یہ آیتین اللہ تعالی کی بے پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نے لکھا ہو کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تھا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت و جلال اُسکے بے نہایت وسیع تھا اور نظر ابوبکر کی فقط ظاہری کے وعدے پر تھی اور اسکی تحقیق ہی اور ہو کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضے محققین سے شیخ عبدالحق نے ذکر کی ہو اور کچھ اُنکی شرح عربی مین بھی مذکور ہو ت پس پکڑا ابوبکر نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہو تمکو اسقدر دعا کرنی یارسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے یارسول اللہ دعا کرنے مین اپنے پروردگار سے ف ع مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود نہایت اعتماد کے اپنے رب پر تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رہنے اور

تقویت دل صحابہ کے اسلیئے کہ وہ جانتے تھے کہ دعا آنحضرت صلعم کی مستجاب ہی بلاشبہہ خصوصًا جبکہ مبالغہ کرین آمین ترجمہ پس نکلے آنحضرت خیمہ سے
جلدی کرتے ہوئے مارے خوشی کے حالانکہ تھے زرہ پہنے ہوئے اور وہ پڑھتے تھے یہ آیہ کہ اتری تھی اُنپر قریب ہی کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پھیرینگے
پشت اپنی کی یہ بخاری نے ف ح چونکہ آنحضرت صلعم درمیان خوف ورجا کے تھے اب جانب امید کی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الٰہی کے پس خوش
ہوگئے تھے اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنون کی نصرت کی بطریق معجزہ کے کہ ظہور کیا اُسنے بسبب مطلع کرنے خدا تعالیٰ کے اُنکو غیب پر (وعنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ ہٰذَا جِبْرِیْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ اَدَاۃُ الْحَرْبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور یہ بھی روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبرئیل ہین پکڑے ہوئے ہین سر اپنے گھوڑیکا یعنے باگ اُسکی پکڑے ہوئے مستعد ہین جنگ کے لیے درحالیکہ جبرئیل پر ہی اسباب لڑائی
کا نقل کی بخاری نے ف ع ح معجزہ بیان یہ ہی کہ دیکھا آنحضرت صلعم نے جبرئیل کو واسطے جنگ کرنیکے ہمراہ اُنکے روز بدر کے اور بدر ایک کنوان ہی مشہور چار منزل
مدینہ سے اور درمیان مکہ اور مدینہ کے ہی اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ سترھوین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین (وعنہ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ
فِیْ اَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَہٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَۃً بِالسَّوْطِ فَوْقَہٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِکِ اَمَامَہٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَاِذَا ہُوَ قَدْ خُطِمَ
اَنْفُہٗ وَشُقَّ وَجْہُہٗ کَضَرْبَۃِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِکَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِکَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَۃِ فَقَتَلُوْا
یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور یہ بھی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا اسوقت کہ ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تھا اور حملہ
کرتا تھا پیچھے ایک شخص کے مشرکون مین سے کہ آگے اُس مسلمان کے تھا ناگہان اُس مرد مسلمان نے سنی آواز کوڑے کے مارنے کی اوپر مشرک کے اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی
اقدام کر اے حیزوم ف ح اقدام ورآنا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگے بڑھنا اے حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کے ساتھ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال
کے ہی اور وجہ ثانی پر ساتھ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ی کے اور پیش ز کے نام جبرئیل کے گھوڑیکا
ہی کذا فی القاموس اور بعضون نے کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کے گھوڑیکا ہی ترجمہ ناگہان دیکھا اُس مسلمان نے طرف مشرک کے آگے اپنے کہ گرا چت ہوکر پھر
دیکھا طرف اس مشرک کے پس ناگہان نشان پڑگیا تھا اُسکی ناک پر اور شق ہوگیا تھا مُنھ اُسکا یعنے طول مین مانند مارنے کوڑے کے پس سبز ہوگئی تھی تمام جگہ
مارنے کی یعنے جیسے کہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز وسیاہ اور پہونچا تھا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کے اور باقی رہا تھا اثر اُسکا اُسکی ناک پر چنانچہ اسپر اشارہ
ہی اس آیہ مین سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ترجمہ پس آیا انصاری یعنے وہی مرد مسلمان کہ جسنے دیکھا مشرک کو اُس حال پر اور بیان کیا آنحضرت سے یعنے سارا
ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو ف ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ کشف کرامت ہی صحابہ کے لیے اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ
متبوع کے ہی خصوصًا جس صورت مین کہ وقوع اُسکا روبرو نبی کے ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کے یا کہا جاوے کہ خبر دی اُسکی صحابی ثقہ نے
اور تصدیق کیا اُسکو صادق مصدوق یعنے آنحضرت نے پس صحیح ہوا شمار کرنا اُسکا معجزون مین ترجمہ پھر فرمایا حضرت نے کہ یہ فرشتہ تیسرے آسمان کی
کمک سے تھا پس قتل کیا مسلمانون نے اُسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نے (وعن سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَمِیْنِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُہُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ دیکھا مین نے داہنی طرف پیغمبر خدا کے اور بائین طرف اُنکے دن احد کے دو شخصونکو کہ اُنپر تھے سفید کپڑے
[illegible] ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون فرشتے بطور تفریق کے تھے یعنے ایک داہنی طرف تھا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہو جاتے ہین ترجمہ لڑتے تھے وہ
لڑنا مانند سخت تر لڑنے آدمیون کے نہین دیکھا مین نے اُن دونون کو پہلے اس سے اور نہ پیچھے اس سے یعنے پس متعین ہوا کہ وہ فرشتون مین سے
تھے یعنے جبرئیل اور میکائیل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح جو تفسیر راوی سے ہی بعد شاید کہ پہچانا ہو اُسنے یہ دلیل سے اور یا آنحضرت سے

سنا ہو (وعن البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم رہطا الی ابی رافع فدخل علیہ عبد اللہ بن عتیک بیتہ لیلا وہو نائم فقتلہ فقال عبد اللہ بن عتیک فوضعت السیف فی بطنہ حتی اخذ فی ظہرہ فعرفت انی قتلتہ فجعلت افتح الابواب حتی انتہیت الی درجۃ فوضعت رجلی فوقعت فی لیلۃ مقمرۃ فانکسرت ساقی فعصبتہا بعمامۃ فانطلقت الی اصحابی فانتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال ابسط رجلک فبسطت رجلی فمسحہا فکانما لم اشتکہا قط رواہ البخاری) اور روایت ہو براء سے کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع کے **ف** ع کہ ایک یہودی تھا کنیت اسکی ابو الحقیق تھی بڑا دشمن تھا آنحضرت کا کہ عہد شکنیاں کین اور فتنے برپا کیے اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنے قلعہ مین پناہ ڈھونڈھی یعنے بچاؤ کیا حضرت سے پس آنحضرت نے کتنے ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالین اسکو ترجمہ پس گئے ابو رافع کے پاس عبد اللہ بن عتیک اسکے گھر مین رات کو اس حال مین کہ وہ سوتا تھا پس مار ڈالا اسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ پس رکھی مین نے تلوار اسکے پیٹ مین یہانتک کہ پہونچی اسکی پیٹھ کی طرف پس معلوم کیا مین نے مار لیا اسکو پس شروع کیے مین نے کھولنے دروازے **ف** ح اسکے قلعہ کے تا اندر آوین وہ لوگ بھی کہ بھیجے تھے میرے ساتھ اسکے مارنیکے لیے اور باہر کھڑے تھے اور شریک ہون اس قصہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجیب حیلہ سے اندر پہونچے تھے چنانچہ مفصل بیان اسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہو اور صحیح بخاری مین اور بھی کتاب المغازی کے اوائل مین بعد از غزوۂ بدر کے حدیث اسکی مذکور ہو اور نہایت غریب و عجیب ہو انتہی اور ملا علی نے لکھا کہ شاید عبد اللہ نے دروازے بعد کھولنے کے اول بار مین بند کر دیے ہونگے واسطے محافظت ما ورا اپنے کے کہ پیچھے سے کوئی اور نہ آجاوے یا گئے ہون اسکے پاس اور راہ سے ترجمہ یہانتک کہ پہونچا مین طرف زینے کے پس رکھا مین نے پاؤن اپنا یعنے بگمان اسکے کہ مین پہونچا زمین پر پس گر پڑا مین زینے سے چاندنی رات مین **ف** ع کہا طیبی نے کہ تھا سبب اسکے گر پڑنیکا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ مین پس انھون نے گمان کیا کہ پایہ زینہ کا برابر ہو زمین کے پس گر پڑے اوپر سے زمین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندھا مین نے اسکو پگڑی سے پھر چلا مین طرف یارون اپنے کے کہ قلعہ کے نیچے کھڑے تھے پس پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین یعنے ساتھ یارون اپنے کے اور بیان کیا مین نے اُن سے سارا ماجرا پس فرمایا آن حضرت صلعم نے کہ پھیلاؤ پاؤن اپنا پس پھیلایا مین نے پاؤن اپنا پس ہاتھ پھیرا آنحضرت نے پاؤن پر پس اچھا ہوگیا پاؤن گویا کہ دکھا ہی نہین تھا کبھی نقل کی یہ بخاری نے (وعن جابر قال انا یوم الخندق نحفر فعرضت کدیۃ شدیدۃ فجاؤا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ہذہ کدیۃ عرضت فی الخندق فقال انا نازل ثم قام وبطنہ معصوب بحجر ولبثنا ثلثۃ ایام لا نذوق ذواقا فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المعول فضرب فعاد کثیبا اہیل فانکفات الی امراتی فقلت ہل عندک شیء فانی رایت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم خمصا شدیدا فاخرجت جرابا فیہ صاع من شعیر ولنا بہیمۃ داجن فذبحتہا وطحنت الشعیر حتی جعلنا اللحم فی البرمۃ ثم جئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساررتہ فقلت یا رسول اللہ ذبحنا بہیمۃ لنا وطحنت صاعا من شعیر فتعال انت ونفر معک فصاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اہل الخندق ان جابرا صنع سورا فحی ہلا بکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجیء وجاء فاخرجت لہ عجینا فبصق فیہ وبارک ثم عمد الی برمتنا فبصق وبارک ثم قال ادع خابزۃ فلتخبز معک واقدحی من برمتکم ولا تنزلوہا وہم الف فاقسم باللہ لاکلوا حتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ہی وان عجیننا لیخبز کما ہو متفق علیہ) اور روایت ہو جابر سے کہا کہ تحقیق ہم یعنے صحابہ روز خندق کے کہ عبارت ہو غزوۂ احزاب سے کھودتے تھے یعنے خندق گرد مدینہ کے درمیان اپنے اور درمیان دشمنون کے پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئے صحابہ آن حضرت کے پاس اور عرض کیا کہ یہ پتھر سخت ہو کہ ظاہر ہوا ہو ایک خندق مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ مین اترون گا یعنے خندق مین پھر کھڑے ہوئے حضرت اور پیٹ حضرت کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کے یعنے بسبب شدت بھوک کے اور رہے تھے ہم تین دن اسحال مین کہ نہ چکھتے تھے کوئی چیز چکھنے کی

ف ح ذوق زبر اول سے وہ چیز کہ چکھی جاوے تسم کھانے اور پینے سے یعنے بھوکے تھے اور تین روز گذرے تھے کہ کچھ نہ چکھا تھا ہمنے پس لیا
آن حضرت نے کدال یا کدالا اور مارا اُس پتھر پر پس ہوگیا وہ پتھر سخت ریت پھسلتی جا رہے کتے ہین کہ پھرا مین اور آیا مین طرف بیوی اپنی کے کہ گھر مین
تھی اور نام اُسکا سہیلہ بنت سوذ انصاری تھا پس کہا مین نے کہ کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنے کھانیکی چیز پس تحقیق دیکھا ہے مین نے آن حضرت پر اثر
بھوک شدید کا پس نکالا اُس بیوی نے ایک تھیلا کہ اسمین قریب ساڑھے تین سیر کے جو تھے اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یعنے گھر کا
پلا ہوا گھر کا پس ذبح کیا مین نے اُسکو اور پیسے بیوی نے جو یہانتک کہ ڈالا ہمنے گوشت ہانڈی مین پھر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
چپکے سے عرض کیا مین نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہے ہمنے ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسے ہین میری بیوی نے قریب ساڑھے تین
سیر کے جو یعنے اسقدر تو حاضر ہو پس آئیے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکے پس آواز دی آنحضرت نے کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نے تیار کی ہے ضیافت
ف ح لفظ سور ساتھ پیش سین اور جزم واو کے کھانا ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہے کہ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنے لفظ اور بھی
ہین فارسی سے کہ آنحضرت نے انکو مشرف کیا ہے تو پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤن
مین اور تشریف لائے حضرت پس نکال لایا مین روبرو حضرت کے آٹا گندھا ہوا پس آب دہن ڈالا آپنے اسمین اور دعا برکت کی کی اُسکے لیے پھر
قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کے پس آب دہن ڈالا اور دعا برکت کی پھر فرمایا یعنے میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہیئے کہ پکاوے وہ
ساتھ تیرے اور نکال گوشت ساتھ چمچے کے ہانڈی اپنی مین سے اور نہ اتارو ہانڈی کو چولہے پر سے کہا جابر نے اور تھے اہل خندق ہزار مرد تھے
یعنے تین روز کے بھوکے بغیر خوراک پس قسم کھاتا ہون مین اسکی البتہ کھایا سب نے یعنے کھانے مین سے یہانتک کہ باقی چھوڑا اسکو اور پھرے
اس حال مین کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسے کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح
یعنے دونوں چیزین جون کی تون موجود تھین یہ تمام آن منبع البرکات صلعم ہی کی برکت سے تھا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن انکی برکتون سے
پر ہین اور سوائے اسکے بہت معجزے ہوئے ہین حضرت سے بڑھ جانا تھوڑے سے کھانے کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اسکا اور تسبیح کرنا
طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت خرما کا وغیرہ ذلک جو مشہور ہین یہانتک کہ جو مجموعہ انکا ہوگیا ہے بمنزلہ تواتر کے اور حاصل ہوا ہے علم قطعی بسبب انکے اور علماے
اسلام نے جمع کی ہین دلیلین نبوت کی اپنی کتابون مین اور بہت اچھی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہے جسکے دلائل النبوت (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ وَیَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی قتادہ
صحابی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کو اُسوقت کہ کھودتے تھے آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ
ہاتھ پھیرتے تھے عمار کے سر پر اور جھاڑتے تھے مٹی کو انکے سر سے اور فرماتے تھے ای شدت اور مشقت اور محنت بیٹے سمیہ کے ف ح سمیہ ساتھ پیش
سین مہملہ کے اور زبر میم اور تشدید یہ کے نام عمار کی ماں کا ہے کہ مسلمان ہوئی تھی مکہ مین اور عذاب کی گئی بسبب دین خدا کے اور نہ پھری دین سے
یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نے انکی فرج مین اور مار ڈالا انکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتے ہین اور ندا کرتے ہین اسکو کہ او شدت
عمار کی حاضر ہو پس یہ وقت تیرا ہے اور حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہے چنانچہ اسیلیے فرمایا ہے کہ قتل کریگی تجھکو ایک جماعت کہ بغاوت کریگی اور
نکلجاویگی امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع کہا طیبی نے کہ رحم کھایا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کے کہ پڑینگے اسمین عمار
کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہے اور مراد اس جماعت سے معاویہ اور قوم انکی ہے اسلیے کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی مین ہوا اور عمار ساتھ امیر المومنین
علی کے تھے اور یہ حضرت علی کی حقیت کی دلیلون مین سے ہے اور اس قضیہ مین جیسا کہ آیا ہے کہ عمرو بن العاص معاویہ کے پاس آئے کہ عجب کار مشکل پیش

آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتھ سے مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہے کہا عمرو نے کہ مین نے سنا ہے کہ آن حضرت نے فرمایا عمار کو قتل کریگی بھکو جماعت باغیہ معاویہ نے کہا کہ ہمنے عمار کو نہیں مارا علی نے مارا اُسکو جنگ مین لایا اور منقول ہے کہ معاویہ تاویل کرتے تھے اس حدیث کے معنونین کہ کہتے تھے نحن فئة باغية طالبة لدم عثمان اور یہ صریح تحریف ہے اور بعضے اخبار مین لائے ہین کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب مرد ہے کہ اپنے سے کمتر مین پھسلا جاتا ہے یعنے ایک ادنی شخص کے مارے جانے سے ہماری ہمراہی سے الگ ہونا چاہتا ہے واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ اس حدیث مین تین معجزے ہین ایک تو یہ کہ عمار قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اُسکا باغی ہوگا باغیون مین سے اور سب صدق و حق ہے پھر دیکھا مین نے یعنی ملا علیؒ نے شیخ اکمل الدین کو کہ کہا انکا یہ ہے کہ دونون تاویلین مذکورین کرنی معاویہ سے افترا ہے اُنپر تنبیہ کہتا ہے مولف کہ اے بھائیو اس حدیث کو دیکھکر کہین زبان لعن اور طعن کی معاویہ کے حق مین نہ کھولنے لگنا اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت نے کہ ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے حق مین ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے حق مین نکرنا تم اُنکو نشانہ بعد میرے یعنے برا نہ کہنا انکو پس جس شخص نے کہ دوست رکھا انکو پس میری محبت کے سبب سے دوست رکھا انکو اور جسنے مبغوض رکھا انکو پس میرے بغض کے سبب سے مبغوض رکھا انکو اور جسنے ایذا دی انکو پس تحقیق اُسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق اُسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے کہ پکڑیگا اُسکو اللہ یعنی عذاب مین یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے چنانچہ اس کتاب مین بھی باب فضائل صحابہ کے مین آویگی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہے از انجملہ یہ ایک حدیث کافی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من سکت سلم و من سلم نجا اور بعضی حدیثین اُنکے فضائل مین بھی آئی ہین چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوت مین انس سے گذری ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو کیگئی میرے اس حال مین کہ جہاد کرتے ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر الخ پس وہ بھی معاویہ اور لشکر انکا تھا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اُسکو مقام مذکور مین دیکھنا چاہیے غرضکہ اُنکو برا نہ کہے اور نہ بغض رکھے اُنسے یہ شعبہ رفض کا ہے بچاوے اللہ تعالی اس عقیدہ بد سے کہ بعضے سُنی بھی بسبب جہل کے اس بلا مین مبتلا ہین نہین دیکھتے شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نے اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہے پس پاک رکھنا چاہیے اہل سنت کو اپنے دلکے تئین اہل بیت اطہر کے بغض سے اور تمام صحابہ کرام کے بغض سے اور مہر سکوت رکھنی چاہیے زبان پر **بیت**

کار کن کار بگذر از گفتار * کہ درین راہ کار دارد کار * اے بھائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہے ولا تذکروا الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی فرماوے (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) تو ہماری کیا کم بختی ہے کہ اللہ تعالی تو انکی صفائی کا متکفل ہووے اور ہم اپنی زبان مین گندی کرین انکی طعن و تشنیع سے اعاذنا اللہ و وفقنا لما یحب و یرضی (وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ متفرق ہوگئے اور چلے گئے گروہ کفار کے حضرت کے مقابلہ سے **ف ع** یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ و عداوت پر اجماع اور اتفاق کیا تھا تمام وہانکے کفار نے چنانچہ اسلیے اُسکو غزوہ احزاب بھی کہتے ہین کہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کے ہزارہا اتفاق کرکر مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تھا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور سردار تھے اور گذرا فریقین کو قریب ایک مہینے کے کہ انہین لڑائی نہوتی تھی مگر کچھ تیر اندازی اور پتھراؤ ہوتا تھا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نے نازل فرمائی مدد اپنی کہ بھیجین ہوائین اور لشکر ملائکہ کے کہ کفار نہ دیکھتے تھے اُنکو اور ڈالا اُنکے دلون مین رعب پس درہم و برہم ہوئے چنانچہ مفصل یہ قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابون مین مذکور ہے اُسوقت آنحضرت نے بطریق دینے خبر غیب کے فرمایا ترجمہ کہ اب یعنی مابعد اُسوقت کے جہاد کرینگے ہم اُنپر یعنی ابتداءً اور وہ نہین لڑینگے ہم سے ہم چلینگے طرف اُنکے نقل کی یہ بخاری نے **ف ح** یعنی اور نہین آوینگے طرف ہمارے اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کے قدم مشرکونکا مدینہ مین داخل

جنگ مسلمانوں کے نہ آیا اور مسلمان اُنپر چڑھ کر گئے اور فتحیں کین غرضکہ حضرت نے خبر دی کہ آج سے شوکت مشرکونکی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور یہ ہوا یہ معجزہ حضرت کا (وعن عائشۃ قالت لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبریل وھو ینفض رأسہ من الغبار فقال قد وضعت السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال انس کانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبریل علیہ السلام حین سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ خندق سے اور رکھے ہتھیار یعنی اُتارے اپنے بدن سے بسبب فارغ ہونیکے جنگ سے اور غسل کیا ف ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتونمین آیا ہے کہ ایک جانب سر کی دھوئی تھی یعنے ہنوز غسل پورا نکیا تھا ترجمہ کہ آئے حضرت کے پاس جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت یا جبرئیل جھاڑتے تھے سر اپنا اور پاک کرتے تھے گرد سے کہ پڑی تھی غزوۂ خندق مین پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق اپنے تو رکھے ہتھیار قسم ہے اللہ کی مین نے نہین رکھے ہتھیار چنانچہ دیکھتے ہی تم نکلو طرف ان کافرونکے پس فرمایا آنحضرت نے پس کہان قصد کرون مین اور کنکی طرف نکلون پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے طرف بنی قریظہ کے ف ح کہ ایک قوم تھی یہود مین سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتے تھے اور اُنھون نے عہد شکنی کی تھی کہ ساتھ کیا تھا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بھی رکھتے تھے کچھ نشان اُسکا اب بھی باقی ہے ترجمہ پس نکلے آنحضرت طرف بنی قریظہ کے ف ع اور فتح دی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو اُنپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اُنکا تاریخ کی کتابونمین اور بعضی تفسیرون مین مفصل مذکور ہے اور جو معجزے کہ ہر قضیہ مین واقع ہوئے ہین بعضون سے لکھے ہین ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا انسؓ نے گویا مین دیکھتا ہون طرف غبار کے کہ اُٹھا تھا بیچ کوچہ بنی غنم کے ف ح ساتھ زیر غین معجمہ اور جزم نون کے اور زبر بھی آیا ہے نام ایک قبیلہ کا انصار مین سے ترجمہ سوارونکی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کے تھی جس وقت چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف بنی قریظہ کے ف ح ع ظاہر یہ ہے کہ اُس کوچہ مین آمد و رفت لوگونکی نتھی پس دیکھنا اُٹھنے غبار کا اُسمین سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کے لشکر کے قدمون سے اُٹھا اور غالب یہ ہے کہ سردار اُنکے جبرئیل تھے اور جبرئیل ساتھ تھے اُنکے یا وہ ساتھ تھے آنحضرت کے اور اضافت اُنکی طرف جبرئیل کے اسلیے ہے کہ مانند تابعدارون اُنکے تھے اور معجزہ یہان آنا جبرئیل کا ہے ہتھیار باندھے ہوئے لشکر سمیت جنگ کے لیے اور دیکھنا غبار کا لشکر سے ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہوتے تھے (وعن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منھا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ ونشرب الا ما فی رکوتک فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضأنا قیل لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ) اور روایت ہے جابرؓ سے کہ پیاسے ہوئے لوگ دن حدیبیہ کے حالانکہ آنحضرت آگے اُنکے تھی چھاگل پس وضو کیا اُس سے پھر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہین ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کرین ہم اُس سے اور پیوین اُسکو مگر یہی پانی ہے کہ جو آپکی چھاگل مین ہے یعنے اور ظاہر ہے کہ یہ نہین کفایت کریگا سبکو پس رکھا آنحضرت نے اپنا دست مبارک چھاگل مین یعنی اُسکے اندر یا اُسکے منھ مین پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرت کی اُنگلیون کے بیچمیان مین سے مانند چشمونکے کہا جابرؓ نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس زہے سعادت اُنکی کہ کیسی طہارت ظاہر اور باطن کی حاصل ہوئی انکو اُس پانی سے کہ وہ افضل تھا سب اقسام پانیونمین ترجمہ کہا گیا واسطے جابرؓ کے کہ کتنے تھے تم یعنی اُسدن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تھا یہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ مین کہا جابرؓ نے یعنے اول جواب مین کہ اگر ہوتے ہم لاکھ یعنی مثلاً تو البتہ کفایت کرتا ہمکو پھر جواب دیا اُنکی بات کا کہ تھے ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر عبارت یہ تھا کہ کہتے ہزار اور پانسو ولیکن مقصود مبالغہ کرنا تھا بہتایت مین اور یہ بھی ہے کہ اہل حدیبیہ جماعتین تھین جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تھی کذا قیل (وعن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناھا فلم نترک

مِنهَا قَطرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِن مَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَاَروَوا اَنفُسَهُم وَرِكَابَهُم حَتّٰى ارتَحَلُوا رَوَاهُ البُخَارِيُّ) اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے ف اور جابر کی روایت مین پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہین کہ زیادہ چودہ سو سے تھے پس جسنے کہ پندرہ سو کہا اُسنے جبر کسر کیا یعنے کسر کو پورا کر دیا اور جسنے چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت بجماعت آتی تھی اور چلی جاتی تھی ایک وقت مین چودہ سو تھے اور ایک وقت مین پندرہ سو ہوتے یا پندرہ سو تھے اور پھر چودہ سو رہ گئے یا مدار غلبہ ظن اور تخمین پر ہے ترجمہ اور حدیبیہ کہ فصیح تخفیف ی سے ہے نام ایک کنوے کا ہے کہ مکہ سے دس بارہ کوس پر ہے پس کھینچا ہمنے پانی اُسکا پس نہ چھوڑا ہمنے اُسمین ایک قطرہ پس پہونچی یہ خبر آنحضرت صلعم کو پس آئے آنحضرت کنوئین کے پاس اور بیٹھے کنوئین کے کنارے پر پھر منگایا آنحضرت نے باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کے پانی منہ مین لیا اور دعا کی پھر ڈالا آب دہن کنوئین مین پھر فرمایا چھوڑ دو اس کنوئین کو ایک ساعت ف یعنی تا بھر جاوے شاید کہ یہ اشارہ ہے اسپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بتدریج اور مراد اس سے ساعت نجومیہ ہے نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کے ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نے اپنے تئین اور اپنی سواریکے جانورون کو یہانتک کہ کوچ کیا وہان سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ظاہر یہ ہے کہ قصہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلے تھا اس قصہ سے اور معجزے حدیبیہ مین مکرر ہوئے (وَعَن عَوفٍ عَن اَبِي رَجَاءٍ عَن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاشتَكٰى اِلَيهِ النَّاسُ مِنَ العَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ اَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذهَبَا فَابتَغِيَا المَاءَ فَانطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امرَاَةً بَينَ مَزَادَتَينِ اَو سَطِيحَتَينِ مِن مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاستَنزَلُوهَا عَن بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِن اَفوَاهِ المَزَادَتَينِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسقُوا فَاستَقَوا قَالَ فَشَرِبنَا عِطَاشًا اَربَعِينَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِينَا فَمَلَانَا كُلَّ قِربَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَاَيمُ اللّٰهِ لَقَد اُقلِعَ عَنهَا وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَينَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلئَةً مِنهَا حِينَ ابتَدَاَ مُتَّفَقٌ عَلَيهِ) اور روایت ہے عوف تابعی سے کہ نقل کی ابی رجاء تابعی سے اُنھون نے عمران بن حصین صحابی سے کہ کہا تھے ہم ایک سفر مین ساتھ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سے لوگون نے پیاس کی پس اُترے آنحضرت اور بلایا فلانے شخص کو یعنے ایک شخص کا نام لیکر پکارا تھا نام لیتا تھا اُس فلانے کا ابو رجاء کہ راوی حدیث کا ہے عمران بن حصین سے اور بھول گیا اُسکے نام کو عوف کہ راوی ہے ابو رجاء سے یعنی پس تعبیر کیا اُسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈھونڈھو پانی پس گئے دونون یعنے علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکھا اُن دونون نے ایک عورت کو کہ بیٹھی ہے درمیان پکھال کے اونٹ پر یا کہا راوی نے درمیان دونون سطیحون پانی کے اور سطیحین بھی کہتے ہین پکھال کو پس لائے وہ دونون صحابی اُس عورت کو پکھال سمیت پاس نبی صلعم کے پس اُتارا اُس عورت کو اور بعضون نے کہا اُسکی پکھال کو اونٹ پر سے اور منگوایا آنحضرت صلعم نے ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کے ڈالنے کا اُس باسن مین پکھال کے دہانون مین سے اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنے تئین یعنے آپس مین ایک دوسرے کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کے پس لیا پانی سبھون نے کہا عمران نے پس پیا ہمنے درحالیکہ پیاسے تھے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئے ہم پھر بھری ہمنے ہر مشک اور ہر چھاگل کہ ہمارے ساتھ تھی یعنی جو باسن ہمارے پاس تھے بھر لیے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنے الگ ہوئی اور پھری اس پکھال سے اس حال مین کہ تحقیق شان یہ تھی کہ البتہ شبہہ ڈالا جاتا تھا طرف ہمارے یہ کہ وہ پکھال بہت بھری ہوئی ہے اپنے اُسوقت سے کہ شروع کیا تھا آنحضرت نے پانی لینا اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سبھون نے پانی پیا اور باسن بھر لیے اور وہ پکھال زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی بہ نسبت اس وقت کے کہ پہلے پانی لینا شروع کیا تھا اور اس حدیث کا تتمہ اور بھی ہے کہ آنحضرت صلعم نے کھانا اور غلہ دیا اس عورت کو اور وہ اپنی قوم کے پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص سب سے بڑا جادوگر ہے آسمان اور زمین کے درمیان مین مانند اسکے کوئی ساحر نہین ہے یا نبی برحق ہے (وَعَن جَابِرٍ قَالَ سِرنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہانتک کہ اُترے ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئے آنحضرت رفع حاجت کے لیے یعنے پائخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتھر سے کہ پردہ کرین ساتھ اُسکے لوگون سے اور ناگہان دیکھے آنحضرت نے دو درخت بیچ کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک کے اُن دونون مین سے پس پکڑی ایک شاخ اُسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری کر مجھپر یعنے واسطے پردہ کرنیکے مجھپر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس گردن رکھی اُس درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کے کہ فرمانبرداری کرتا ہو اپنے کھینچنے والے کی یہانتک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اُسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنیکے مجھپر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس تابعداری کی ساتھ حضرت کے اسیطرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تھی یہانتک کہ جسوقت ہوئے آنحضرت آدھون آدھ راہ پر درمیان اُن دونون کے یعنے بیچون بیچ مین اُنکے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپس مین اس حال مین کہ سایہ کرنیوالے ہو مجھپر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس قریب ہوگئے وہ دونون یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرت نے درمیان مین اُن دونون کے جابر کہتے ہین پس بیٹھا مین اس حال مین کہ باتین کرتا تھا اپنے دل مین ف ح یعنی بیچ واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا مین نے حضرت سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دل مین کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتین کرتا ہے اور اُسکو حدیث نفس کہتے ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھسے التفات اور دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا مین اپنے دل کے ساتھ اور التفات نہین رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا مین نے تو ناگہان دیکھتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتے ہین ادھر کو اور ناگہان دیکھتا ہون اُن دونون درختون کو کہ تحقیق جدا ہوگئے ہین پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت اُن دونون مین سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس اسمین دو معجزے ہوئے (وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہ کہا دیکھا مین نے نشان ضربہ کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا مین نے اے ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہ زخم کہا یہ زخم ہے کہ پہونچا تھا مجھکو دن خیبر کے پس کہا لوگون نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مر گیا یعنی زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگون نے گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کے پاس پس پھونکا آنحضرت صلعم نے زخم کی جگہ مین تین بار پھونکنا پس نہ پایا مین نے دکھ اُسکا اسوقت تک نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا خبر پہونچائی آنحضرت نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلے اس سے کہ آوے لوگونکو خبر اُنکے مرنیکی ف ح یہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتھ پیش آیا تھا کہ نام ایک شہر کا ہے شام مین سے سنہ آٹھ مین شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لاکھ اور تمام قصہ سیر کی کتابون مین لکھا ہے پس اُنکو خبر موت کی دینی حضرت صلعم کا معجزہ ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جاننا خبر موت کی پہونچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے اُنکے

لیا نیزہ زید نے یعنے اسلیے کہ یہ امیر لشکر کے تھے اور عادت یہ ہو کہ لیتا ہو نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیے گئے پھر لیا جعفر نے نیزہ پس شہید کیے گئے یعنی بحسب تفصیل
مشہور کے پھر لیا نیزہ عبداللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے فرماتے تھے آنحضرت یہ احوال اور آنکھیں آنحضرت کی آنسو گراتی تھیں یعنی یہ سبب غم آنکے بہاتیں یہانتک کہ لیا
نشان اُس شخص نے کہ لقب اُنکا شمشیر ہو شمشیران خدا سے ف ع یعنی شجاع ہو شجاعان خدا سے اسلیے کہ وہ ہزار پر حملہ کرتے تھے اور اُنکے ہاتھ سے اُس روز آٹھ
تلوارین ٹوٹین اور اضافت سیف اللہ مین بزرگی کے لیے ہو ترجمہ مراد رکھتے تھے حضرت یعنی کلام سابق سے خالد بن ولید یعنی یہ کلام انس کا ہو یا اُنکے مابعد کے راوی
کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی خالد کے ہاتھ سے اور زمانہ امارت اُنکی مین اور اختلاف کیا ہو علما نے کہ آیا اُس
جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہان تک کہ پھرے مسلمان غنیمت لیکر یا از فتح سے بچاؤ مسلمانونکا ہو کہ پھرے صحیح و سالم تھی اور حضرت شیخ نے کہا یعنی مدد کی
مسلمانونکی روم پر اور مسلمان اُنکے ہاتھ سے سلامت رہے (وعن عباس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلما التقى المسلمون والكفار
ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار وانا آخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع
وابو سفيان بن الحارث آخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس وكان
رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة فقال والله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قال فاقتتلوا
والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال هذا حين حمي الوطيس ثم اخذ حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد فوالله ما هو
الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا رواه مسلم) اور روایت ہو عباس سے کہ کہا حاضر تھا مین ساتھ آنحضرت کے دن غزوہ حنین کے
ف ع غزوہ حنین کا ہوا تھا بیچ شوال کے سنہ آٹھ مین بعد فتح مکہ کے اور حنین ساتھ پیش ح مہملہ اور زبر نون پہلے کے اور بعد اُسکے ی ہو ساکن نام ایک
موضع کا ہو درمیان مکہ اور طائف کے پرے عرفات کے ترجمہ پس جب ملے مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت و خون شدید آپسمین پھرے مسلمان پشت
دیکر ف ع ح یعنی بعضے جلد بازون مین سے اور حقیقت مین وہ بھاگنا تھا بلکہ پھر کر آنحضرت کی پناہ مین آئے تھے تا مدد مانگین آنحضرت صلعم سے حاصل
یہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہوگئی تھی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ایڑ کرتے تھے اپنے خچر کو طرف کفار کے ف اُس خچر کا
نام دلدل تھا کہ بطریق تحفہ کے بھیجا تھا فروہ بن نفاثہ نے پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سے اور آیا ہو کہ آنحضرت نے رد بھی کیے ہین
بعضے ہدیے مشرکین کے پس بعضون نے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہو رد کا لیکن اسمین نظر ہو بسبب نہ معلوم ہونے تاریخ کے اور اکثر اسپر ہین کہ رد منسوخ
نہین ہوا قبول جو کیا ہو کہ طمع رکھتے تھے اُنکے اسلام لانیکی اور امید رکھتے تھے اُس سے مصلحت مسلمانونکی اور رد کیا اُسکو کہ خلاف اُسکے تھا ترجمہ اور مین
پکڑے ہوئے تھا حضرت کے خچر کی لگام تھامتا تھا مین اُسکو بارادہ اسکے کہ نہ جلدی کرے خچر طرف دشمنونکے اور ابو سفیان کہ نام اُسکا تھا مغیرہ بن الحارث
بن عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑے ہوئے تھا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب اور محافظت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اے عباس آواز دے اصحاب سمرہ کو ف ح سمرہ کہتے ہین کیکر کے درخت کو اُسکے نیچے بیعت کی تھی کتنے ایک صحابہ نے حدیبیہ مین کہ اُسکو بیعۃ الرضوان
کہتے ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اسوقت مین پہنچین ترجمہ پس کہا عباس نے اور تھے وہ مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنی پکارا مین نے بلند آواز سے
کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی نہ بھولو تم بیعت اپنی کہ واقع ہوئی تھی نیچے درخت کے پس کہا عباس نے قسم ہو خدا کی البتہ گویا کہ پھرنا اصحاب سمرہ کا اُسوقت
کہ سنی آواز میری تھا مانند پھرنے گایونکے اپنے بچون پر کہ کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کے آتی ہین ویسے ہی وہ آئے پس کہا انھون نے اے قوم حاضر ہین اے
قوم حاضر ہین پس لڑے مسلمان ساتھ کافرونکے اور دعوت یعنی استعانت بہ اور پکارنا آپس مین کا انصار مین تھا کہ کہتے ہین غازی اے گروہ انصار کے اے گروہ

انصار کے یعنی مذکر و پھر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے ف ع پس پکارا گیا او بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہو انصار اولاد
دو بھائیوں کے ہیں ایک اوس دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد میں سے ہیں پس دیکھا آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے
مانند خوب قدرت رکھنے والے کے اوپر چلانے اُسکے کے اور بعضوں نے کہا مانند اُس شخص کے کہ دراز کرتا ہو گردن اپنی تاکہ دیکھے طرف اُس چیز کے
کہ دور ہو اُس سے درحالیکہ مائل تھے طرف قتال اُنکے کے یعنی صحابہ جو لڑتے تھے آنحضرت گردن اونچی کرکر انکی طرف دیکھتے تھے پس فرمایا آنحضرت
نے یہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہو پھر لین آنحضرت صلعم نے کنکریاں پس پھینکا انکو کفار کے منھ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پھر فرمایا از راہ تفاؤل کے
یا خبر دینے کے کہ شکست کھائی کافروں نے قسم ہو رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس قسم ہو اللہ کی نہ تھی شکست مگر بسبب اسکے کہ پھینکیں آنحضرت نے
کنکریاں اپنی یا نہتھا واقع مگر فاننا کنکریوں کا یعنی اور نہوا قتال اور شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا میں نیزے اور شدت اور تلواریں انکی
ضعیف و کند اور حال انکا ذلیل نقل کی یہ مسلم نے ف ع اسمین دو معجزے ظاہر ہوئے حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اُسکے
شکست کی اور مارے سنگریزے پس بھاگ کھڑے ہوئے وہ (وعن ابی اسحاق قال قال رجل للبراء یا ابا عمارۃ فررتم یوم حنین قال لا واللہ ما ولی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن خرج شبان اصحابہ لیس علیہم کثیر سلاح فلقوا قوما رماۃ لا یکاد یسقط لہم سہم فرشقوہم رشقا ما یکادون یخطئون
فاقبلوا ہناک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء وابو سفیان ابن الحارث یقود بہ فنزل واستنصر
وقال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ثم صفہم رواہ مسلم وللبخاری معناہ وفی روایۃ لہما قال البراء کنا واللہ اذا احمر الباس نتقی بہ وان الشجاع
منا للذی یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور روایت ہو ابی اسحق تابعی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازب صحابی کے کہ اے
ابی عمارہ کیا بھاگے تم کافروں سے دن حنین کے کہا براء نے قسم ہو اللہ کی نہیں پھیر دی آنحضرت صلعم نے یعنی نہ پیٹھ اور نہ صورۃ ولیکن اسقدر
ہوا کہ نکلے یعنی طرف دشمن کے نوجوان حضرت کے صحابیوں میں سے کہ نتھے اونپر بہت سے ہتھیار پس ملے ایک قوم تیر اندازسے یعنی ہوازن سے کہ نہ
نزدیک تھا کہ گرے انکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسے تیر انداز تھے کہ خطا نہیں کرتا تھا تیر انکا پس مارے اُس قوم نے ان نوجوانوں کو تیر نہیں قریب تھے کہ خطا
کریں ف ع جواب براء نے خوب ادب سے دیا اسلیے کہ تقدیر کلام یہ تھی کہ کیا تم سب بھاگ گئے تھے پس یہ پوچھنا مقتضی اسکو تھا کہ آنحضرت صلعم بھی ساتھ ہوں
اُسکے پس براء نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت صلعم نہیں بھاگے ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تھی کہ انپر ایسا ایسا کچھ گذرا تھا پس متوجہ ہوئے وہ جوان
اُسوقت میں پاس مکان میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ف ع یعنی مدد مانگنے کے لیے پس اس صورت میں نہیں صادق آتا ہو انپر
بھی بھاگنا کیونکہ طلب مدد کے لیے آتے تھے کہ کلی لیکر خوب لڑیں اگر کوئی کہے کہ ذکر ہوا پہلی حدیث میں کہ پھیرے مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث میں
کہا پس متوجہ ہوئے الخ پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہ ہو کہ واقع ہوئی تھی انکو صورت پشت دینے کی پھر بعد متوجہ ہوئے آنحضرت کے آگے طرف اور تا کہ
گرد پھیرنا حباش کے انکو حاصل ہوئی انکو سعادت متوجہ ہونے کی اور انتقال کیا صورت فرار سے طرف سیرت قرار کے ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سوار تھے اپنے خچر سفید پر کہ نام اُسکا دلدل تھا اور ابوسفیان بن حارث چلاتے تھے آگے حضرت کے یا کھینچتے تھے حضرت کے خچر کو ف ع اور یہ
ظاہر میں معارض ہو اسکے کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب لیکن ممکن ہو حل کرنا اُسکا منادیہ یعنی نوبت بنوبت پکڑتے
یعنی کبھی ابوسفیان لگام پکڑتے ہونگے اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتے ہونگے اور ابوسفیان رکاب یا حمل کریں گے اسپر کہ اُس حال میں بسبب شدت
کے احتیاط دونوں کے باگ پکڑنے کی ہوئی ہو ترجمہ پس اُترے آنحضرت صلعم یعنی خچر سے اور طلب کی اللہ تعالی سے مدد و فتح اور کہا آنحضرت صلعم نے
میں پیغمبر ہوں کچھ جھوٹ نہیں اسمیں میں بیٹا ہوں عبد المطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب میں ب کو جزم ہو جیسے کہ معمول ہو پڑھنے کا سجع اور

نظم مین اور صادر ہوا یہ آنحضرت سے بطور وزن شعر کے بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کے پس نہین کہا جاویگا اسکو شعر اور آنحضرت نے
اپنے تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف بسبب اُسکے کہ وہ بہت مشہور تھے عزت و بزرگی مین اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ ازراہ ریا وسمعہ
کے نتھی بلکہ جیسے عادت غازیون کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت وجوانمردی دشمنون کے آگے کیا کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہ اس راہ سے اپنی تعریف
کرنی جائز ہی ترجمہ پھر یعنی بعد جمع ہونے مسلمانونکے اور رجوع کرنے جوانون کے صف باندھکر کھڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نے اور واسطے بخاری
کے ہین معنی اسکے یعنی اور لفظ اسکے مسلم کے ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا برار بن عازب نے کہ تھے ہم جسوقت کہ سخت ہوتی
لڑائی پناہ ڈھونڈتے ہم طرف اُنکے اور طلب کرتے خلاصی بسبب اُنکے اور تحقیق دلیر و مردانہ ہم مین سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کھڑا ہوتا حضرت کے ف ح یعنی جسجگہ
وہ ہوتے وہ بھی وہین ہوتا اور معنی یہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکھتا تھا اسوقت اوپر تقدم کے حضرت صلعم پر پس پایہ کہ ہوتا بزدلا تو بھاگتا حضرت سے یا ہوتا
شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت صلعم کے ترجمہ مراد رکھتے تھے برار ساتھ ضمیر بہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ف ع ح اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت
کا اور انکے کمال اعتماد کرنے کا اللہ تعالی پر اور معجزہ بیان یہ ہوا کہ حضرت نے اُترکر مدد وفتح مانگی اللہ تعالی سے اور سنگریزے پھینکے کفار کی طرف اور اُنھون نے
شکست پائی بسبب اُسکے جیسے کہ پہلی حدیث مین مذکور ہوا اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطے تمام کرنے قصہ حنین کے ہی (وعن سلمۃ بن الاکوع قال غزونا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فولی صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن البغلۃ ثم قبض قبضۃ من
تراب من الارض ثم استقبل بہ وجوھھم فقال شاھت الوجوہ فما خلق اللہ منھم انسانا الا ملأ عینیہ ترابا بتلک القبضۃ فولوا مدبرین فھزمھم اللہ وقسم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غنائمھم بین المسلمین رواہ مسلم) اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کے پس پشت
دی بعضے آنحضرت کے صحابہ نے پس جبکہ گھیرا کافرون نے آنحضرت کو اُترے آنحضرت خچر سے پھر لی آنحضرت نے ایک مٹھی خاک کی زمین سے کہ سنگریزے بھی
اُس مین تھے پھر مقابل کیا آنحضرت نے ساتھ اُس خاک کے کافرونکے منھونکے یعنی سامنے اُنکے منھونکے ڈالی اور کہا برے ہوئے یا برے ہو جیو منھ اُنکے پس نہ
پیدا کیا اللہ تعالی نے اُنمین سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تھا مگر کہ بھر دیا اللہ تعالی نے اسکی دونون آنکھونکو ساتھ خاک اُس مٹھی خاک کے کہ ڈالی اُنکے منھون
کی طرف پس پھرے کافر پیٹھ دیکر پس شکست دی انکو اللہ تعالی نے اور بانٹین آنحضرت صلعم نے غنیمتین اُنکی درمیان مسلمانونکے نقل کی مسلم نے ف ع ح اسمین
تین معجزے ہوئے حضرت کے ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اُس مٹھی کی سبکی آنکھونمین اور دوسرے یہ کہ بھر گئین آنکھین ہر ایک کی اُس تھوڑی سی مٹی سے باوجودیکہ وہ
چار ہزار تھے اور تیسرا شکست پانا اُنکا اُس سے (وعن ابی ھریرۃ قال شھدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لرجل ممن معہ یدعی الاسلام ھذا من اھل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من اشد القتال وکثرت بہ الجراح فجاء رجل فقال یا رسول اللہ ارأیت
الذی تحدثت انہ من اھل النار قد قاتل فی سبیل اللہ من اشد القتال فکثرت بہ الجراح فقال اما انہ من اھل النار فکاد بعض الناس یرتاب فبینما ھو علی
ذلک اذ وجد الرجل الم الجراح فاھوی بیدہ الی کنانتہ فانتزع سھما فانتحر بھا فاشتد رجال من المسلمین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا
رسول اللہ صدق اللہ حدیثک قد انتحر فلان وقتل نفسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر اشھد انی عبد اللہ ورسولہ یا بلال قم فاذن
لا یدخل الجنۃ الا مؤمن وان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر رواہ البخاری) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ آنحضرت کے غزوہ
حنین مین ف ح اور مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بھی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کے
حق مین اُن لوگون مین سے کہ ہمراہ آپکے تھے دعوی کرتا تھا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہی ف ع اور نام اُسکا قزمان تھا اور تھا وہ منافقون
مین ہی اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اُسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سے سخت ترین لڑنا اور بہت لگے اُسکو زخم پس آیا ایک

شخص یعنی صحابہ مین سے تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ خبر دو مجھکو حقیقت حال اُس شخص کے سے کہ فرماتے ہو تم کہ وہ دوزخیون مین سے ہے
تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا پس بہت لگے اُسکو زخم یعنی ظاہر حال اُسکا یہ ہو کہ وہ بہشتی ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ آگاہ رہو کہ وہ دوزخیون مین سے
ہو ف ع یعنی بات وہی ہو جو مین نے کہی اگرچہ ظاہر ہو تجکو خلاف اُسکے اس لیے کہ صورت اعمال کا کچھ اعتبار نہین ہو مدار اچھے احوال ور خاتمہ پر ہی
ترجمہ پس قریب تھے بعضے لوگ یعنی بعضے مسلمان ضعیف الایمان کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کے کہ باوجود اس جد و جہد اُسکے کے لڑنے مین
کیونکر فرماتے ہین کہ وہ دوزخی ہو پس اس اثنا مین کہ وہ اس حال پر تھا ناگہان پایا اُسنے درد زخم کا پس قصد کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف ترکش اپنے
کے اور کھینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھ اُس تیر کے ف ع ح اور بخاری کی اکثر روایتون مین آیا ہو لفظ اسہما ساتھ صیغہ جمع کے بجائے سہما کے یعنی کھینچے
کئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہو کہ اُس شخص نے رکھی تلوار اپنی زمین پر اور رکھا اپنا سینہ تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور یہ منافات نہین
رکھتا ہو اس روایت سے کہ شاید دونون امر کیے ہون اول تیر سے کیا ہو پھر جب تمام نہوا قتل تو تلوار سے کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث
باطن اپنی کے یا فاسق بسبب قتل کرنے نفس اپنے کے ترجمہ پس دوڑے گئے کتنے ایک شخص مسلمانون مین سے طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ سچی کی اللہ تعالیٰ نے بات آپکی کہ آپنے فرمایا تھا کہ وہ دوزخیون مین سے ہو تحقیق کاٹا سینہ اپنا فلانے نے اور مار ڈالا
اپنے تئین پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہو گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اُسکا ف ع یہ کلام وقت
خوشی کے کہا جاتا ہو خوش ہوے آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق اُنکا اور فرمایا ترجمہ کہ اے بلال اُٹھ پس اعلام کر لوگون کو ساتھ اِسکے کہ نہین داخل ہوگا
بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالیٰ قوی کرتا ہو اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اُسکے نقل کی یہ بخاری نے ف ع مراد فاجر سے
منافق ہو یا فاسق اُن لوگون مین سے کہ کرتے ہین عمل از راہ ریا کے یا ملاتے ہین ساتھ اُسکے گناہ کو اور کبھی کرتے ہین ایسا عمل کہ اُس سے خاتمہ بد
ہوتا ہو اور احتمال ہو کہ ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جدا بیان ہو واسطے اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اُسکے وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتے ہین
یا پڑھتے ہین یا پڑھاتے ہین یا اذان دیتے ہین یا امامت کرتے ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتے ہین واسطے غرض فاسد کے اور ہوتے ہین وہ سب انتظام
دین کے اور تقویت مسلمانون کے اور وہ خود محروم رہتے ہین اُنکے ثواب سے جعلنا اللہ تعالیٰ من المخلصین ف ح یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ قاتل نفس
دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہ ہو کہ اگر مومن ہو اور تصدیق ایمانی رکھتا ہو تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہو قاتل مومن کا عمداً اور قاتل
اپنے نفس کا بھی ایک فرد ہو قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہو اُسکے خلود کا دوزخ مین اور علما نے اُسمین تاویلین کی ہین اور بعضی محدثون نے
اہل ظواہر سے کہا ہو کہ اگرچہ مومن ہو لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہو پس وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنے کو مخصوص ساتھ کافر کے نہین سمجھے
لیکن یہ قول شاذ ہو مخالف اجماع اہل سنت جماعت کے مذہب کے اور بیچ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ اُسکا حدیث مین گذرا کہتے ہین کہ وہ منافق
تھا جیسے کہ خطیب بغدادی نے کہا یعنی واقع مین منافق تھا اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اُسکا واللہ اعلم (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا
اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ
الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ
اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا سحر کیے
گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ البتہ حضرت کے خیال مین ڈالا جاتا تھا کہ اُنھون نے کی ہو ایک چیز اور حال آنکہ نہین کی ہو ف ع ح

کہا بعضون نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ غالب آیا تھا حضرت صلعم پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتے تھے بسبب نسیان کے کہ فلانی چیز کی ہر حال آنکہ نہ کی تھی یا گمان کرتے کہ نہین کی فلانی چیز حال آنکہ کر چکتے تھے اُسکو اور یہ امر دنیا مین تھا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کے حق مین یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی یعنے موسی علیہ السلام کے خیال مین یہ ڈالا گیا کہ کفار کے سحر سے رسیان وغیرہ دوڑتی پھرتی ہین حال آنکہ وہ دوڑتی نہ تھین بلکہ انھون نے پارا جو ملا تھا بسبب گرمی آفتاب کے وہ اچھلنے لگین انکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت صلعم کے خیال مین آتا تھا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سے اور پھر نہین کرتے تھے یعنی دل چاہتا تھا اور جانتے تھے کہ مین قدرت رکھتا ہون جماع کی اور جب پاس جاتے تھے انکے تو قادر نہین ہوتے تھے اُنپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سے تاثیر کرنا اُسکا انبیا پر کچھ منافی انکی نبوت کے نہین جیسے اور بیماریان باقتضاے بشریت کے ہوتی تھین ویسے ہی یہ بھی ہوا اور حکمت سحر کے تاثیر کرنے مین آنحضرت کے جسم شریف مین یہ تھی کہ معلوم ہو جاوے تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر اُسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر حضرت کو ساحر کہتے تھے پس حقتعالی نے بسبب تاثیر کرنے سحر کے اُنمین ظاہر کر دیا کہ یہ ساحر نہین ہین اور قصہ سحر کا بعد رجوع کرنے کے حدیبیہ سے تھا ذیحجہ کے مہینے مین سنہ چھ مین اور مدت اُسکے بقا کی چالیس روز نقل کی ہی علما نے اور ایک روایت مین چھ مہینے اور بقول ایک قول کے تمام سال اغلب ہی کہ قوت غلبہ اُسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علامتونکا چھ مہینے تک اور بقا بعضے اُسکے بقایا کا سال بھر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اُس سحر کا اس سے ہوا کہ جو عائشہؓ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تھے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالے سے اور دعا کی اُس سے **ف** ع یعنی دعا کی بعد دعا کے یعنے مکرر اور بہت کی اور ستم ہوا اُسپر اُسمین دلیل ہی اوپر مستحب ہونے دعا کے وقت حاصل ہونے امور مکروہہ کے اور اترنے بلا کے اور کہا ہی علما نے کہ خاص لوگون سے اُسیوقت دعا کرواتے ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اور ونکو چھوڑ رکھتے ہین کہ دعا کرتے رہین تا اپنے وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا جانا تو نے اور خبر رکھتی ہی تو اے عائشہ کہ اللہ تعالی نے بیان کیا میرے لیے بیچ اس امر کے کہ طلب کیا مین نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا اُسکا اُس سے پھر بیان کیا اُسکو کہ آئے میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مرد کے بیٹھا ایک اُن مردون مین سے میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پانوٗن پاس پھر کہا ایک نے اُنمین سے واسطے دوسرے کے کہ کیا ہی بیماری اُس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہی کہا اُس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہی اُسکو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہی اُسکو لبید بن اعصم یہودی نے **ف** ع کہا بعضون نے کہ مراد لبید سے بیٹیان اُسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتون پھونکنے والیون کی سے یا نفوس سواحر سے کہ جو گرہ دیتے ہین ڈورونمین اور پھونکتے ہین اُسپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ مانگنی شر نفاثات سے اسلیے ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہونکے کہ لگائین کمان کے چلہ مین اور گاڑا اُسکو کنوئین مین پس بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اترین معوذتین اور خبر دی حضرت صلعم کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بھیجا علیؓ کو پس لائے اُسکو اور پڑھین یہ دونون سورتین اُسپر پس تھے حضرت علی جب پڑھتے ایک آیہ کھل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچھ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سے سچا ہونا کافرونکا اوپر اس بات مین کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلیے کہ وہ مراد رکھتے تھے اس سے یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کے انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ قضیہ اور ہی پس یہ قضیہ غیر ہی اُس قضیہ کے کہ اُس حدیث مین ہی اور ممکن ہی جمع ان دونو نمین ساتھ واقع ہونے دونون طرحکے سحرونکے حضرت کے لیے تاکہ دوچند ثواب ملے آپکو ایک اُن دونونکا کہ جو اس حدیث مین ہی واقع ہوا لبید سے اور دوسرا اُسکی بیٹیون سے ہی واللہ اعلم ترجمہ کہا اُس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسرے نے بیچ کنگھی کے اور اُن بالونکے کہ کنگھی کرنے سے جھڑتے ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کے کہا پس کہان رکھا ہی اُسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کے کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین پس گئے آنحضرت صلعم درمیان

کتنے ایک آدمیونکے اپنے اصحاب مخصوصین سے طرف اُس کنوئین کے پس فرمایا کہ یہ کنوان ہے کہ دکھلایا گیا مجھکو گویا کہ پانی اس کنوئین کا پانی مہندی کا سا تھا
اور گویا کہ کھجور کے شگوفے اُسکے یعنی وہ جو اُسمین دفن کیے گئے تھے سر تھے شیطانونکے پس نکالا اُسکو حضرت نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح مشابہت شیطانونکے
سرونکے ساتھ دی بسبب وحشتناکی اور بدہیئت ہونے اُنکے اور عرب شیطانونکے سرونکو نہایت برا اور بدہیئت جانتے تھے اور بعضون نے کہا کہ مراد شیطانون سے سانپ
خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سے آیا ہے کہ آنحضرت نے علیؓ اور عمار رضی اللہ عنہم کو بھیجا واسطے نکالنے سحر کے کنوئین ذروان سے پس پایا انھون نے اُسمین
غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اُسمین پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہوا اور سوئیان اُسمین چبھوئی ہوئی اور ایک ڈورا باندھا ہوا اُسپر گیارہ گرہین دیکر پس لائے جبرئیل معوذتین
کو جو آیات کہ اُنمین سے پڑھتے تھے ایک گرہ کھل جاتی تھی اور جو سوئیان کہ اُسمین سے نکالتے تھے آنحضرت کو تسکین و آرام ہوتا جاتا تھا اور شاید کہ آنحضرت صلعم
اس کنوئین کے سر پر گئے ہون اور علی اور عمار کو اس کنوئین کے اندر جانے اور نکالنے اُسکے کا حکم کیا ہو اور یہ بھی روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرت نے اُس یہودی کو
کچھ نہ کہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اُٹھانیکو دوست نہین رکھتا ہون (وعن ابی سعید الخدری قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقسم
قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وہو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر
ائذن لی ان اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتہم وصیامہ مع صیامہم یقرؤون القران لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین
کما یمرق السہم من الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وہو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدم اٰیتہم رجل اسود احدی عضدیہ
مثل ثدی المراۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی خیر فرقۃ من الناس قال ابو سعید اشہد انی سمعت ہذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واشہد ان علی بن ابی طالب قاتلہم وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل
رجل غائر العینین ناتی الجبہۃ کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامنی اللہ علی اہل
الارض ولا تامنونی فسال رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئ ہذا قوما یقرؤون القران لا یجاوز حناجرہم یمرقون من الاسلام مروق
السہم من الرمیۃ فیقتلون اہل الاسلام ویدعون اہل الاوثان لئن ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد متفق علیہ) اور روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہا کہ ہوتے
کہ ہم حاضر تھے آنحضرت کے پاس اور وہ بانٹ رہے تھے مال غنیمت کا یعنی جو حنین سے ہاتھ آیا تھا اُسکو جعرانہ مین بانٹتے تھے آیا حضرت کے پاس ذو الخویصرہ
اور وہ ایک شخص تھا بنی تمیم مین سے ف ح کہ نام ایک بڑے قبیلہ کا ہے اور اُسکے حق مین یہ آیت اتری ہے ومنہم من یلمزک فی الصدقات پس وہ منافق تھے
تھا اور آگے آویگا کہ اُسکی اصل سے خوارج نکلینگے اور یہ جو کہا ہے ایک شارح نے کہ وہ سردار تھا خوارج کا اُسمین مسامحہ ہے کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کے زمانہ مین
ہوا ہے ترجمہ پس کہا اُسنے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور حضرت دیتے تھے ہر کسیکو بقدر حاجت کے
پس فرمایا آنحضرت نے وای ہے تجھکو پس کون انصاف کریگا جس وقت کہ مین نے بے انصافی کی تحقیق نا امید ہوا تو اور زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین ف
ح اسلیے کہ امیدواری اور سودمندی تمہاری میری عدالت مین ہے اور مجھکو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور واسطے کرنے عدل کے بھیجا ہے اگر مین عدالت نہ کرون تو تمکو
سوائے نا امیدی اور زیانکاری کے کچھ نہین ہے خلاصہ مضمون یہ کہ جب حکم کیا اُس کہنے والے نے اُسکا کہ حضرت عدل نہین کرتے ہین تو نا امید ہوا کہنے والا
اور ٹوٹے مین ہوا بسبب اس حکم کے ترجمہ پس کہا عمرؓ نے کہ حکم دیجیے مجھکو یہ کہ گردن مارون مین اُسکو پس فرمایا چھوڑ دے اُسکو ف ح شرح السنۃ مین ہے
کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نے اُسکے قتل کرنے سے باوجود اسکے کہ آپ نے فرمایا ہے اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین اُنکو البتہ قتل کرون اُنکو جواب یہ دیا گیا ہے اُسکا کہ
کہ حضرت نے مباح کیا قتل اُنکا جبکہ بہت ہون اور ہتھیار کرین اور متعرض ہون لوگونسے اور یہ باتین موجود نہین تھین جس وقت کہ منع کیا اُسکے قتل کرنے سے اور
اول جو فساد شروع ہوا اُنکا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا اور لڑے وہ اُنسے یہانتک کہ بہتونکو اُن مین سے قتل کیا انتہی اور مظاہر ترجمہ مین ہے کہ جو اکمل نے کہا

کہ اسمین دلیل ہی آنحضرت کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت صلعم بدلہ نہین لیتے تھے اپنے نفس کے لیے باوجودیکہ ایسی زیادتی کی اُسنے کہ کہا
عدل کرو اور اور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور اور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہی اور پھر آپ نے بدلہ نہ لیا باوجود اسکے کہ یہ باتین موجب قتل کی تھین کیونکہ
اسمین عیب لگانا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسلیے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ مین کہے تو حکم کیا جاویگا اُسکے کفر اور ارتداد کا انتہے اور یہ
منافی نہین ہی تعلیل منع کرنے حضرت کی کے قتل کرنے اُسکے سے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ اسلیے کہ تحقیق واسطے اُسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر
جانے گا ایک تمہارا نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اُنکیکے کہ بہت اچھی طرح پڑھین گے از راہ ریا اور سمع کے اور حقیر جانیگا روزے اپنے کو بیچ مقابلہ روزے
اُنکے کے **ف** یعنی ظاہر مین نماز اور روزے اُنکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزے تمہارے سے اور مارنے نماز یعنکے سے نہی وارد ہوئی ہی
اگرچہ نماز و روزہ اُنکا قبول نہین ہوتا انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کرکر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہ نہی مطلق نہین ہی
ترجمہ پڑھینگے قران یعنی مداومت کرینگے اُسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اُسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حالانکہ نہ بڑھیگا
قرآن اُنکے حلقون سے یعنی قراءۃ اور اعمال اُنکے اوپر نہین چڑھینگے اور مقبول نہین ہونگے یا قرآن اُنکی زبانون سے تجاوز کر کر دل تک نہین پہونچیگا
اور تاثیر نہین کریگا اسمین نکلین گے دین سے یعنی اطاعت امام سے یا اسلام سے جیسے کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سے دیکھا جاتا ہی طرف پیکان اُسکے
کے طرف نُضی اُسکیکے کہ دوسرے اُسکے ہی دیکھا جاتا ہی طرف پرون تیر کے یعنے گذرجاتا ہی تیر شکار مین سے پیکان سے لے پر تک
پس نہین پایا جاتا ہی تیر مین کچھ اثر درحالیکہ گذرا ہی تیر نجاست سے اور خون سے **ف** ح یعنی یہ فرقہ ایسا دین سے نکلجاویگا کہ جیسا تیر پاین
صفت شکار سے نکلجاتا ہی کہ کچھ اثر اُسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اُسکے جزو مین نیچے سے لے اوپر تک ظاہر نہین ہوتا ہی اور اس حدیث سے
استدلال کیا ہی اُس شخص نے کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابی نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالک رح سے
احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچھا کہ آیا کافر ہین یہ کہا کہ کفر سے بھاگے ہین وہ اور مثل اُسکے امیر المومنین علی رض سے بیچ شان خوارج کے بھی نقل کیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد کے کی کہ ذوی الخویصرہ ہی یہ ہی کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ ہوگا اُسکے ایک دونون بازوون اُسکے مین سے مانند
پستان عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کے کہ ہلتا ہوگا **ف** ح اسی سبب اُسکو ذوالثدیہ بھی کہینگے ساتھ پیش ث مثلثہ اور زیر دال اور تشدید کے
اور وہ سردار خارجیون کا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مرد اور ہمراہی اُسکے ساتھ بغاوت کے اوپر بہترین فرقہ کے لوگون سے یعنی اپنے زمانہ کے لوگون بہتر
ہونگے اور مراد اُنسے حضرت علی اور اصحاب اُنکے ہین کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سُنی ہی مین نے یہ حدیث آنحضرت
صلعم سے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑے اس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت نے بیان کیا اُنکا اور مین ساتھ اُنکے تھا اور جب فتحیاب
ہوئے حضرت علی اُنپر اور مارا اُنکو پس حکم فرمایا آپ نے ساتھ تلاش کرنے اُس شخص کے درمیان مقتولونکے پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت
علی کے پاس یہانتک کہ دیکھا مین نے طرف اُسکے اور پایا مین نے اُسکو اوپر اُس صفت کے کہ بیان کی تھی آنحضرت نے اور ایک روایت مین بیچ
بجاے اتاہ ذوی الخویصرہ کے کہ اول حدیث مین واقع ہوا ہی یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر گھسی ہوئی تھین آنکھین بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑھی اُٹھے
ہوئے رخسارے منڈا ہوا سر **ف** ع اور یہ مخالفت ظاہرہ ہی اُس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کے تھے کہ سر مین بال رکھتے تھے
منڈاتے نہین تھے مگر بعد فراغ حج کے سوائے علی کرم اللہ وجہہ کے کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتے تھے بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہونچے
ترجمہ پس کہا اُسنے اے محمد ڈر اللہ سے اور فرمانبرداری کر اُسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی
جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کے یعنی مین سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہون مجھکو کیا حکم کرتا ہی فرمانبرداری کا پس امین بنایا

جانتا ہی مجھکو اللہ اوپر زمین کے لوگونکے اور بھیجا ہی مجھکو خلق پر تا عدل کرون اُنمین اور نہین امین جانتے تم مجھکو اور اعتماد نہین کرتے مجھپر پس پوچھا ایک شخص نے یعنی حضرت عمرؓ نے درخواست کی اُسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اُسکو اُسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری اُس شخص نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھینگے قرآن نہ بڑھیگا اُنکے حلقون سے نکلینگے اسلام سے یعنے اسلام کے کمال سے یا اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کے شکار مین سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑدینگے بت پرستونکو یعنی اُنسے جنگ نہین کرینگے باوجودیکہ اہم ہو جنگ کرنی اُنسے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤنین اُنکو اور میرے زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرونین اُنکو مانند قتل کرنے عاد کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد عاد کے قتل کرنیسے ہلاک کرنا اور استیصال اُنکا ہی بالکلیہ اور تعبیر ساتھ قتل کے مشاکلت کے لیے ہی والا عاد قتل نہین کیے گئے ہین بلکہ ہلاک ہوئے ہین باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہین ساتھ ہلاک کرنیکے (وعن ابی ہریرۃ قال کنت ادعو امی الی الاسلام وہی مشرکۃ فدعوتہا یوما فاسمعتنی فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یہدی ام ابی ہریرۃ فقال اللہم اہد ام ابی ہریرۃ فخرجت مستبشرا بدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما صرت الی الباب فاذا ہو مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا ہریرۃ وسمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت ولبست درعہا وعجلت عن خمارہا ففتحت الباب قالت یا ابا ہریرۃ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی من الفرح فحمد اللہ وقال خیرا رواہ مسلم) اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا تھا مین بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کے اس حال مین کہ وہ مشرکہ تھی پس بلایا مین نے اُسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سُنائی میری ماں نے مجھکو آنحضرت کے حق مین وہ چیز کہ ناخوش رکھتی مین نے یعنی ایسا کلام حضرت کی شان مین کہا کہ مجھکو ناخوش لگا اسکا کہنا اُسوقت یا اب ذکر کرنا اُسکا مجھکو برا معلوم ہوتا ہی پس آیا مین آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ روتا تھا مین یعنے بسبب غم اور ترس آنیکے اُسکے حال پر کہ یہ ماں میری ہی تادیب نہین کر سکتا اور اُسکا یہ حال ہی پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ ہدایت کرے ابوہریرہ کی ماں کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہؓ کی ماں کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بسبب دعاء ہدایت کرنے آنحضرت کے پس جب پہونچا مین طرف دروازے ماں اپنی کے پس ناگہان دروازہ بند تھا پس سُنی ماں میری نے آواز میرے پاؤن کی پس کہا اُسنے ٹھہر تو اپنی جگہ پر اے ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ وہین ٹھہار رہ اور سُنی مین نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑھنی سے یعنی مارے جلدی کے بعد پہننے کرتے کے اوڑھنی نہ اوڑھی اور دروازہ کھولنے کو دوڑی پس کھولا دروازہ پھر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتی ہون مین یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بندے اللہ کے ہین اور رسول اُسکے پس پھرا مین اور آیا پاس رسول خدا کے اسحال مین کہ مین روتا تھا مارے خوشی کے ف ح رونا کبھی غم سے ہوتا ہی اور کبھی خوشی سے بعضے خوش طبعون نے کہا ہی کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہی کہ غم بصورت آنسوؤنکے ہوکر نکلجاتا ہی ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی اور شکر کیا میری ماں کے اسلام لانے پر اور کہا نیک نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح یعنی کچھ کلام کہا اچھا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہی کہ پہونچا تو اے ابوہریرہ بھلائی کو بسبب اسلام ماں اپنی کے اور معجزہ یہان ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کے اثر کا ہی ابوہریرہ کی ماں کے حق مین فی الحال باوجود اس انکار و شدت کفر کے (وعنہ قال انکم تقولون اکثر ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ الموعد وان اخوتی من المہاجرین کان یشغلہم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار کان یشغلہم عمل اموالہم وکنت امرأ مسکینا الزم رسول اللہ علی ملء بطنی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما لن یبسط احد منکم ثوبہ حتی اقضی مقالتی ہذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرہا حتی قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ ثم جمعتہا الی صدری فوالذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ تلک الی یومی ہذا متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضون نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہی حدیثین ابوہریرہ آنحضرت صلعم سے اور اللہ ہی وعدہ گاہ

ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہو اُس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہی یعنی اگر مین نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خداتعالی روز قیامت کے سزا مجھکو دیگا آنحضرت نے فرما ہی دیا ہی کہ جو کوئی جھوٹھ باندھے مجھپر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اُسکے ابو ہریرہ سبب اپنے بہت یاد کرنیکا بیان کرتے ہین ترجمہ اور تحقیق بھائی میرے کہ مہاجرین تھے باز رکھتا تھا اُنکو آنحضرت صلعم کی ملازمت شریف سے ہاتھ پر ہاتھ مارنا بازار مین ف ح یہ کنایہ ہی بیع شرا سے کہ اُسمین بائع اور مشتری آپس مین ایک دوسریکے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہین یعنی وہ خرید و فروخت مین مشغول رہتے تھے بسبب ہونے اُنکے تجار ترجمہ اور تحقیق بھائی میرے کہ انصار مین باز رکھتا تھا اُنکو کار مالون اُنکیکا ف ح مراد مالون سے مدینہ والون کے نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہین جیسیکہ اہل مکہ کے نزدیک اونٹ اور بکریان اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتے تھے اور انصار زراعت اور درستی باغات کھجورونکی ترجمہ اور تھا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تھا آنحضرت کے پاس اوپر بھرنے پیٹ اپنے کے ف ح یعنی مین فقیر تھا اگر پہونچتا اسیقدر کہ پیٹ بھر جاوے اور بھوک دفع کرے قناعت کرتا تھا مین اور تجارت اور زراعت رکھتا نہ تھا تا کہ اُسمین مشغول ہوون اور دربار شریف سے دُور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تھا اور احوال و اقوال آنحضرت کے دیکھتا اور سنتا تھا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن ہرگز نہین ہوگی یہ بات کہ کھولے رہے اور پھیلائے رہے کوئی تم مین سے اپنا کپڑا یہان تک کہ تمام کردون مین بات اپنی یہ پھر اکٹھا کرے اور لگا لے اُسکو طرف سینہ اپنے کے اور پھر بھولے بھی میری حدیثون مین سے کچھ کبھی ف ح اپنی بات سے اشارہ ہی طرف دعا کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کے لیے واسطے یاد رکھنے حدیثونکے کہ سنین آنحضرت سے اور بعض یہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کپڑا اپنا پھیلائے رکھے اور برکت اس دعا کی کہ اُس کپڑے مین آوگی طرف سینہ اپنے کے ملادے جو کچھ کہ میری حدیثون مین سے یاد کی ہونگی ہرگز نہین بھولنے کا ترجمہ پس کھولی مین نے کملی کہ نہ تھا مجھپر کوئی کپڑا سوائے اُسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا پھر سمیٹا اور لگایا مین نے اُسکو طرف سینہ اپنے کے پس قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا حضرت کو ساتھ حق کے نہین بھولا مین حضرت کی حدیثون سے کہ سنی تھین مین نے اسدن تک کہ وقت روایت اس حدیث کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۲۰ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرت نے کیا نہین آرام دیتا تو مجھکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہین توڑتا تو اُسکو تا مین رنج سے خلاصی پاؤن اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خاء معجمہ اور لام کے اور ساتھ پیش دونونکے بھی آیا ہی قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تھا کہ اُسکو کعبۃ الیمانی بھی کہتے تھے اسمین ایک بت تھا کہ نام اُسکا خلصہ تھا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفسون پاک و کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہی عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مین نے ہان راحت دونگا مین تمکو اُسکے تئین توڑکر اور تھا مین کہ نہین ٹھہر سکتا تھا گھوڑے پر سواری مین بلکہ گر پڑتا تھا مین اس سے کبھی کبھی پس ذکر کیا مین نے اُسکو کہ مین نہین ٹھہر سکتا ہون گھوڑے پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میرے سینہ پر یہانتک کہ دیکھا مین نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنے سینہ مین یعنی بہ سبب زور سے مارنے ہاتھ کے اور کہا آنحضرت نے یعنے دعا کی میرے لیے کہ خداوندا ثابت رکھ اُسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اُسکو راہ راست دکھانیوالا اور راہ راست پایا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا مین اپنے گھوڑے سے بعد اُس دعا کے یا بعد اُسدن کے پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اُسکے توڑنیکے لیے ساتھ ڈیڑھ سو سوارون کے احمس سے ف ح احمس ساتھ حاء اور سین مہملتین کے اوپر وزن احمر کے نام قبیلہ کا ہی قریش مین سے یہ نام رکھا گیا اُنکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماسۃ بمعنی شجاعت کے ہی اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہی یعنے جو کہ جریر سے روایت کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ

کلام جریر ہی کا ہو پس اسمین التفات ہو ترجمہ پس جلادیا جریر نے ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ اَتَی الْاَرْضَ الَّتِیْ مَاتَ فِیْھَا فَوَجَدَہٗ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَا شَاْنُ ھٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاہُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو انس سے کہا تحقیق ایک شخص لکھتا تھا واسطے آنحضرت کے یعنے وحی پس مرتد ہوگیا اور پھر اسلام سے اور ملا ساتھ مشرکون کے ف ح اور یہ شخص نصرانی تھا کہ مسلمان ہوگیا تھا اور پھر مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اسکو ف ع یعنی اپنے اندر نہین رکھے گی بلکہ پھینک دیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے اسکو پس صبح کو جو دیکھا تو زمین نے اسکو پھینکدیا تھا مشرکون نے کہا کہ یہ کیا ہو محمد نے اور انکے اصحاب علیہم السلام نے کہ قبر کو کھود کر اسکو باہر ڈالدیا ہو پس خوب گہری کھودی قبر مشرکون نے جہانتک گہری کھود سکے اور اسکو دفن کیا پس صبح کو دیکھا تو زمین نے اسکو باہر ڈالدیا تھا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ آدمی کا کام نہین ہو پس پڑا رہنے دیا اسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابو طلحہ نے کہ انس کی مان کے خاوند تھے کہ یہ ابو طلحہ آئے اس زمین مین کہ مرا تھا وہ شخص اور دفن کیا گیا تھا اسمین پس پایا اسکو ابو طلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچھا ابو طلحہ نے کہا کہ کیا ہو حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہو پس کہا لوگون نے کہ دفن کیا ہمنے اسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور ہر بار کہ دفن کیا اسکو باہر پڑا پایا (وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی ایوب سے کہ کہا انہنے نکلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال مین کہ غروب ہوا تھا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز ف ع احتمال ہو کہ سنی آنحضرت صلعم نے آواز ملائکہ عذاب کی یا آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتے تھے یا آواز واقع ہونے عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہو جیسا کہ ظاہر ہوتا ہو حضرت کے اس بیان سے ترجمہ پس فرمایا کہ یہ یہودی ہو یعنی آواز یہودی کی ہو یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہو کہ عذاب کئے جاتے ہین اپنی قبرون مین نقل کی یہ بخاری نے ف ع اسمین اثبات عذاب قبر کا ہو اور معجزہ ہو حضرت کا کہ آپ پر انکا احوال کھل گیا اور آپ نے اسکو بیان فرما دیا (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا کَانَ قُرْبَ الْمَدِیْنَۃِ ھَاجَتْ رِیْحٌ تَکَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاکِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ ھٰذِہِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاِذَا عَظِیْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ قَدْ مَاتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو جابر سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے چلی ایک ہوا یعنی سخت پس قریب تھی کہ دفن کردے سوار کو یعنی اڑا لیجاوے اور پوشیدہ کردے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بھیجی گئی ہو یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس پہونچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا سردار منافقون مین سے مرگیا تھا نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعضون نے کہ نام اسکا رفاعہ بن زید تھا اور سفر غزوہ تبوک کا تھا اور بعضون نے کہا کہ نام اسکا رافع تھا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت مرنے منافق کے پائے جانے وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہو وقت مرنے اشرار کے کہ یہ حالت مرنے اور زندگانی مین محل کلفت و محنت کے ہین (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِھَا لَیَالِیَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ ھٰھُنَا فِیْ شَیْءٍ وَاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَیْھِمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِی الْمَدِیْنَۃِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکَانِ یَحْرُسَانِھَا حَتّٰی تَقْدَمُوْا اِلَیْھَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَوَالَّذِیْ یُحْلَفُ بِہٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِیْنَ دَخَلْنَا الْمَدِیْنَۃَ حَتّٰی اَغَارَ عَلَیْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا یَھِیْجُھُمْ قَبْلَ ذٰلِکَ شَیْءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابو سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنے مکہ سے طرف مدینہ کے یہانتک کہ پہونچے ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہو کہ دو منزل ہو مکہ سے پس ٹھہرے آنحضرت اسمین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نے یعنی بعضے منافقون

سنے یا ضعیف الاسلام ہونے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل وکار مین کچھ لڑائی کے کام مین اور تحقیق اہل وعیال ہمارے البتہ غائب اور پیچھے رہتے ہوئے
ہین نہین خاطر جمع ہماری اوپر اُنکے یعنی اس سے کہ دشمن آجاوے اُنپر اور غارت کرے پس پہونچی یہ خبر آنحضرت کو پس فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری
اُسکے ہاتھ مین ہے نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی یعنی اُسکی راہون اور کوچون کی یہانتک
کہ پہونچو تم طرف مدینہ کے **ف** ح لفظ شعب شین کے زبر سے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے راہ درمیان دو پہاڑونکے ولیکن
یہان مراد راہ درمیان دو گھرونکے ہے یعنی کوچے شہر کے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ انقاب مدینہ پر ملائکہ ہین کہ نہین آویگا اسمین طاعون اور دجال ترجمہ
پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہے اُسکی یعنی اللہ کی نہین
رکھے ہمنے اسباب اپنے یعنی اونٹون کی پیٹھون سے اُسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑھ آئے ہمپر بیٹے مدینہ والونپر بنو عبد اللہ
بن غطفان **ف** ع کہ نام ایک قبیلہ کا ہے اور معنے یہ ہین کہ مدینہ وقت نہونے انکیکے محفوظ تھا جیسکہ خبر دی تھی حضرت نے از راہ معجزہ کے اور
نہین تھا کوئی مانع اُنکے غارت کرنے اور چڑھ آنے سے اُسپر سوائے نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے **ترجمہ** اور نہ برانگیختہ کرتی تھی
اُنکو پہلے آنے ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح یعنی بواعث مین سے پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تھی کہ نگہبانی کرتے ہین
مدینہ کی پیچھے تمہارے فرشتے تا وقتیکہ جاؤ اسمین (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰی فِي السَّمَاءِ
قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهُمَا حَتّٰی ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰی رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ
الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّی الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰی نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ
بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا پہونچا لوگون کو قحط آنحضرت کے زمانہ مین پس اُسوقت کہ خطبہ فرماتے تھے آنحضرت دن جمعہ کے کھڑا ہوا ایک گنوار اور عرض
کیا کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنے باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ ملنے پانی کے اور بھوکے ہوئے عیال پس دعا کیجیے اللہ سے ہمارے لیے پس
اُٹھائے آنحضرت نے دونون دست مبارک اپنے اس حال مین کہ نہ دیکھتے تھے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے
ہاتھ مین ہے نہ رکھے آنحضرت نے ہاتھ یہانتک کہ اُٹھا ابر مانند پہاڑونکے پھر نہ اُترے آنحضرت منبر اپنے سے یہانتک کہ دیکھا مین نے مینھ کو کہ ٹپکتا تھا آنحضرت
کی داڑھی مبارک پر **ف** ع معنی یتحادر کے ینزل ویقطر ہین اور یہان معنی یتساقط کے یعنی پڑتا تھا مینھ داڑھی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ اُسکا
لکھا گیا اور حضرت شیخ کے ترجمہ مین عن لحیتہ ہے یعنے ٹپکتا تھا مینھ داڑھی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اُترنے منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینھ
برسنا شروع ہوا **ترجمہ** پس مینھ برسائے گئے ہم اُسدن یعنی بقیہ اُسدن کے کہ دعا کی تھی کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور اگلے دن اور اگلے دن سے دوسرے
جمعہ تک اور کھڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوائے اُسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجیے اللہ تعالی
سے ہمارے لیے کہ مینھ تھم جائے پس اُٹھائے آنحضرت نے ہاتھ دونون اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہمارے یعنی کھیتون اور باغات مین اور نہ برسا
ہمپر یعنی ہمارے مکانونپر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتے تھے آنحضرت صلعم طرف کسی جانب کے ابر سے مگر کہ کھل جاتا تھا اور رہا اوپر مدینہ کے مانند گڑھے کے
یعنے تمام اطراف مدینہ مین ابر تھا اور مینھ برستا تھا مگر مدینہ پر کہ ابر بھی نہ تھا بالکل کھل کر مانند گڑھے کے ہوگیا تھا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اُسکا قناۃ ہے ایک

مہینے تک اور نہین آیا کوئی کسیطرف سے مگر خبر دی بہت مینھ برسنے کی اور ایک روایت مین ہو کہ کہا حضرت نے یا الٰہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ
برسا ٹیلو نپر اور پہاڑونپر اور اندر نالونکے اور جگہون اُگنے درختونکے کہا انس نے پس کھل گیا ابر اور باہم نکلے ہم اسحال مین کہ چلتے تھے دھوپ مین نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو یہ کہ جب مینھ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الٰہی مینھ نہ برسے
مکانونپر و لیکن نہین شروع ہو اسکے لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین (**وعن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ
مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا
اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہو جابر سے کہ تھے آنحضرت جسوقت
کہ خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے اوپر تنہ کھجور کے ستونون مسجد کے سے **ف** جو کہ آنحضرت کے زمانہ مین ستون مسجد کے کھجور کی لکڑی کے تھے اور یہ تکیہ کرنا اُس ستون پر
پہلے بننے منبر کے تھا **ت** پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کھڑے ہوئے اُسپر حضرت خطبہ پڑھنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے حضرت اُسکے پاس پہلے
بننے منبر کے یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ پھٹ جاوے یعنی حضرت کے فراق سے پس اُترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اُسکے یہانتک کہ پکڑا اُسکو
یعنی ہاتھون سے اور اپنے گلے سے لگایا اُسکو یعنی اُسکی تسلی کے لیے پس شروع کیا اُس ستون نے کہ نالہ کرتا تھا مانند نالہ کرنے لڑکے کے کہ چپکا کیا جاتا ہو
گریہ وزاری سے اور چپکا نہین ہوتا یہانتک کہ ٹھہرا اور آرام پکڑا اُس ستون نے فرمایا آنحضرت نے یعنی اُسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانے
اُس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح یعنی اور اوپر نہ پانے قرب اکرکے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہؓ سے بہت سے طرق
سے روایت کی ہو کہ شک و شبہہ کو اسمین راہ نہین اور بعضون نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہو کہ یہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہو اور حسن بصری جب یہ حدیث
بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تھی اور روتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوار تر ہو اسکے کہ
مشتاق ہو انکی ملاقات کے اور کم چوبے نہ **بیت** سنگے وگیاہی کہ در وخاصیتے ہست ÷ بہ زاد میے اسکہ درو معرفتی نیست (**وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ
اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہو سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بائین ہاتھ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھا
داہنے ہاتھ اپنے سے کہا اُسنے کہ نہین کھا سکتا مین داہنے ہاتھ سے پس فرمایا حضرت صلعم نے نہ کھا سکیو یعنی بد دعا کی حضرت نے اُسپر اسلیے کہ وہ جھوٹھا تھا
عذر کر نہین نہ باز رکھا اُسکو داہنے ہاتھ کے کھانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے **ف** ح نہ عجز و ناتوانی نے یہ کلام راوی کا ہو کہ کہا واسطے دفع وہم اُس
شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیون بد دعا کی اُسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکے پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رکھا اُسکو داہنے ہاتھ سے کھانے سے
عجز نے بلکہ باز رکھا اُسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بد دعا کی اُسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اُٹھا سکتا تھا وہ شخص داہنا ہاتھ طرف منھ اپنے کے بعد اسکے نقل
کی یہ مسلم نے (**وعن** اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا
بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہو انس رضؓ سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی
چورون سے یا دشمنون سے پس سوار ہوئے آنحضرت گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر کہ ابو طلحہ کا تھا سست رو اور تھا وہ کہ تنگ اور پاس پاس رکھتا تھا قدم
پس جبکہ پھرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہارے گھوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گھوڑا بعد آنحضرت کی سواری کے اسطرح کا
کہ کوئی گھوڑا اُسکے ساتھ نہین چل سکتا تھا اور نہین بڑھ سکتا تھا اُس سے اور ایک روایت مین آیا ہو پس نہ آگے بڑھ سکتا تھا اُسکے کوئی گھوڑا بعد اُسدن
سے نقل کی یہ بخاری نے (**وعن** جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بنما

فقلت قد علمت ان والدی قد استشهد یوم احد وترک دینا کثیرا وانی احب ان یراک الغرماء فقال لی اذهب فبیدر کل تمر علی ناحیة ففعلت ثم
دعوته فلما نظروا الیه کانهم اغروا بی تلک الساعة فلما رای ما یصنعون طاف حول اعظمها بیدرا ثلث مرات ثم جلس علیه ثم قال ادع لی اصحابک
فما زال یکیل لهم حتی ادی الله عن والدی امانته وانا ارضی ان یؤدی الله امانة والدی ولا ارجع الی اخواتی بتمرة فسلم الله البیادر کلها وحتی انی انظر الی البیدر
الذی کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم کانها لم تنقص تمرة واحدة رواه البخاری) اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ کہا وفات پائی میرے باپ نے اسحال
مین کہ اُنپر قرض تھا پس پیش کیا مین نے اُنکے قرض خواہون پر یہ کہ لیوین تمام کھجورین ہماری بدلے اُس دین کے کہ میرے باپ پر ہے پس نہ مانا اُنھون نے یعنے اسلیے
کہ وہ اُنکی نظرون مین تھوڑی معلوم ہوتی تھین اور تھے وہ یہود پس آیا مین حضرت کے پاس اور عرض کیا مین نے کہ آپ جانتے ہین یہ کہ باپ میرا شہید ہوگیا ہے روز احد
کے اور چھوڑا ہے دین بہت اور مین چاہتا ہون یہ کہ دیکھین آپکو قرضخواہ یعنی میرے پاس تاکہ رعایت کرین مجھپر پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجورونکے علیحدہ
علیحدہ پس کیا مین نے یعنی کئی ڈھیر لگائے پھر بلایا مین نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہون نے طرف حضرت کے گویا کہ وہ دلیر کیے گئے مجھپر اُسیوقت **ف** یعنی
تشدد کیا مجھپر مطالبہ مین اور پیچھے پڑے یہ گمان کرکر کہ حضرت فرما دینگے اُنکو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنیکے لیے یا صبر کرنیکے لیے پس پہلے ہی سے اُنھون نے ایسا
طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے اسپر کہ وہ اُنمین سے کسی بات پر بھی راضی نہین ہونگے **ترجمہ** پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے اُس چیز کو کہ کرتے ہین قرضخواہ پھرے آنحضرت تین بار
گرد بڑے ڈھیر کے اُنمین سے پھر بیٹھے اُسپر پھر فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے قرضخواہونکو یعنی پس حاضر ہوئے وہ پس ہمیشہ بانٹتے رہے آنحضرت اُنکے لیے یعنی حکم فرمایا کھجورونکے
بانٹنے کے لیے کہ ادا کیا اللہ تعالی نے میرے باپ سے دین اُسکا اور مین راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالی دین میرے باپ کا اور نہ لیجاؤن مین طرف بہنون اپنی کے ایک کھجور **ف**
جابر کے باپ نے بیٹیان بہت چھوڑی تھین پس وہ بہنین ہوئین جابر کی پس جابر کہتے ہین کہ مین راضی تھا کہ کسیطرح دین نکلے ادا ہوجاوے اگرچہ کچھ باقی نہ رہے ہمارے لیے کھجورون مین سے
ترجمہ پس سالم رکھے اللہ تعالی نے ڈھیر سب ایسے آنحضرت کے معجزے سے اور یہانتک کہ تحقیق مین دیکھتا تھا طرف اس ڈھیر کے کہ بیٹھے تھے اُسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہین کم ہوئی اُس
سے ایک کھجور نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح اور جبکہ اُس ڈھیر مین سے کہ حضرت جسپر بیٹھے تھے ادا دیتے جاتے تھے کچھ نقصان نہوا تو اور ڈھیر بطریق اولی سلامت رہے (و
عنه قال ان ام مالک کانت تهدی للنبی صلی الله علیه وسلم فی عکة لها سمنا فیاتیها بنوها فیسالون الادم ولیس عندهم شیء فتعمد الی الذی کانت تهدی فیه
للنبی صلی الله علیه وسلم فتجد فیه سمنا فما زال یقیم لها ادم بیتها حتی عصرته فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال عصرتیها قالت نعم قال لو ترکتیها ما زال قائما
رواه مسلم) اور روایت ہے اُسی جابر سے کہ کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تھی یہ بھیجتی آنحضرت کیلیے اپنے کپے مین گھی پس آتے ام مالک کے پاس بیٹے اُسکے اور مانگتے لاون
حالانکہ نہوتا اُنکے پاس کچھ یعنی لاون مین سے اسلیے کہ جو کچھ کہ ہوتا قسم روغن سے حضرت کو بھیجدیتی تھی پس قصد کرتی تھی ام مالک طرف اُس کپے کے کہ بھیجتی تھی اُسمین گھی
آنحضرت کے لیے یعنی دیکھتی اور ڈھونڈھتی اُسمین پس پاتی اُسمین گھی پس ہمیشہ تھا وہ ظرف یا گھی کہ اُسمین باقی رہتا تھا قائم ام مالک کے لیے لاون گھر اُسکے کا
یعنے ہمیشہ اس گھی سے اُنکے گھر مین لاون ہوتا تھا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے اُسکو یعنی زیادتی طمع کے لیے پس منقطع ہوا وہ لاون بنا بر اُسکے کہ حرص شوم ہے اور حریص
محروم پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا نچوڑا تو نے اُس گھی کو کہا اُسنے ہان فرمایا آنحضرت نے اگر چھوڑتی تو اُسکو
بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا لاون تیرے گھر کا قائم نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اسلیے کہ جب برکت اترتی ہے ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو بہت ہوجاتی
ہے وہ تھوڑی چیز (وعن انس قال قال ابو طلحة لام سلیم لقد سمعت صوت رسول الله صلی الله علیه وسلم ضعیفا اعرف فیه الجوع فهل عندک من شیء فقالت
نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت یدی ولاثتنی ببعضه ثم ارسلتنی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فذهبت به
فوجدت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد ومعه الناس فسلمت علیهم فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسلک ابو طلحة فقلت نعم قال بطعام
فقلت نعم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بین ایدیهم حتی جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة یا ام سلیم قد جاء

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُہُمْ فَقَالَتْ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلُمِّیْ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا عِنْدَکِ فَاَتَتْ بِذٰلِکَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ عُکَّۃً فَاَدَمَتْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَہُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ ثُمَّ لِعَشَرَۃٍ فَاَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّہُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّہٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ کُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰہَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَمَانِیْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُ الْبَیْتِ وَتَرَکَ سُؤْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَۃً حَتّٰی عَدَّ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ ھَلْ نَقَصَ مِنْہَا شَیْءٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِیَ فَجَمَعَہٗ ثُمَّ دَعَا فِیْہِ بِالْبَرَکَۃِ فَعَادَ کَمَا کَانَ فَقَالَ دُوْنَکُمْ ھٰذَا)

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابو طلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کی ماں کے ہیں واسطے ام سلیم کے کہ ماں انس کی ہیں تحقیق سنی میں نے آواز آنحضرت کی سست پہچانتا ہوں میں اس میں بھوک کو یعنی سستی کا اثر اسی کا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہے کچھ پس نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی پھر نکالی ام سلیم نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹا روٹیوں کو اسکے ایک کونے میں پھر چھپا دیا اسکو میرے ہاتھ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتھ بعض اسکے **ف** ع یعنی میرا سر ڈھانکا اور کتنے ایک پیچ بھی مانند دستار کے لپیٹ دیے اور انس اس زمانہ میں آٹھ نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے **ت** پھر بھیجا مجھکو طرف رسول خدا صلعم کے پس لیگیا میں وہ روٹیاں حضرت کے پاس پس پایا میں نے آنحضرت کو مسجد میں اس حال میں کہ تھے ساتھ حضرت کے لوگ **ف** ع یعنی بہت سے کہ وہ ایسے تھے جیسے کہ آگے آتا ہے ذکر اسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرت نے نماز کے لیے جسوقت کہ محاصرہ کیا تھا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں جیسے کہ وقوع اس ماجرہ کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابر کے واللہ اعلم **ترجمہ** پس السلام علیکم کی میں نے انپر پس فرمایا رسول خدا نے کیا بھیجا ہے تجھکو ابو طلحہ نے کہا میں نے ہاں **ف** ع اور یہ منافی نہیں ہے اسکی ماں کے بھیجنے کے اس لیے کہ باعث اول ابو طلحہ ہی تھے **ترجمہ** فرمایا کہ ساتھ طعام کے بھیجا ہے کہا میں نے ہاں **ف** ع یعنی بات سے اس بات کو جدا کر کے پوچھنا یا تو سمجھانیکے لیے تھا یا بسبب تاخیر وحی اور تعلیم کے یعنی اول اس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پھر اسکی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نے واسطے ان لوگوں کے کہ تھے ساتھ حضرت کھڑے ہو **ف** ع تا ابو طلحہ کے گھر چلیں چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انکے ساتھ چند روٹیاں ہیں نچاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیوں کے ساتھ کھالیں اور ارادہ ہوا ظاہر کرنے معجزہ کا بھی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تھوڑی سی روٹی سے اور دوسرا معجزہ انکے ساتھ انکے گھر میں پکے کا بھی ہونا تھا حاصل ہو انکو بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کے پس حضرت نے ارادہ انکے گھر تشریف لیجانیکا فرمایا **ترجمہ** پس چلے آنحضرت یعنی اور اور ہمنشین طرف گھر ابو طلحہ کے اور چلا میں بھی آگے حضرت کے یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے آگے چلتے ہیں یا اسلیے کہ جلدی سے خبر حضرت کے رونق افزائی کی ابو طلحہ کو پہنچاؤں یہانتک کہ آیا میں ابو طلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اسکو یعنی انکے آنے کی پس کہا ابو طلحہ نے اے ام سلیم تحقیق تشریف لائے آنحضرت صلعم ساتھ لوگوں کے اور نہیں ہمارے پاس کچھ کہ کھلاویں ہم انکو یعنی سوائے ان چند روٹیوں کے کہ بھیجی تھیں اور آدمی بہت سے ہیں پس کیونکر انکے آگے رکھوں تھوڑی سی چیز کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہیں **ف** ع کہ کیوں آئے ہیں آپ اور کیا حکمت ہے آپکے آنے میں گویا سمجھیں ام سلیم کہ آنحضرت صلعم اظہار معجزہ کے لیے آئے ہیں اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوتی کہ کچھ تردد نکیا اور اول یہی سوجھی کہ حضرت قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کاہے کو تشریف لاتے انکا فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ ایک ایک عورتیں ایسی تھیں کہ اسوقت کے بہت مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تھیں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ وَعَنْ اَھْلِ عَصْرِھَا وَجَعَلْنَا فِیْ زُمْرَتِہِمْ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ **ترجمہ** پس چلے ابو طلحہ یعنی حضرت کے استقبال کے لیے یہانتک کہ ملے آنحضرت سے پس تشریف لائے آنحضرت اور ابو طلحہ ساتھ انکے پس فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم جو کچھ کہ تیرے پاس ہے یعنی قسم روٹی سے پس لائیں وہ روٹیاں کہ انکے پاس تھیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابو طلحہ کو یا اور کسیکو روٹیوں کے توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکے لیے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیاں اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گھی کا پس لاون کیا

اُس گھی کو کہ کپے مین سے نکلا پھر فرمایا آن حضرت نے روٹی مین جو کچھ کہ چاہا اللہ نے کہین ف ۲ ع یعنی دعا یا چیز و برکت کی یا اسماء الٰہی اسمین پھونکے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پھر کہا حضرت نے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ فِيْهَا الْبَرَكَةَ ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابو طلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو اذن دے یعنی
بلا دس کو پھر دس کو ف ۶ ع دس کے لیے حکم اسلیے کیا کہ جس پیالہ مین وہ کھانا تھا وہ اسیقدر تھا کہ دس آدمی گرد اُسکے آرام سے بیٹھکر کھا سکین اور بعضون نے
کہا تنگی مکان کے لیے یہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کھایا ان دس نے پھر باہر نکلے وہ پھر فرمایا کہ بلا دس کو پھر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا جا
پس کھایا ساری قوم نے اور سیر ہوئی اور قوم ستر آدمی تھے یا اسی ف ۶ ع کہا ابن حجر نے یہان تو ساتھ شک کے ہی آیا ہی اور اور روایت مین بالجزم اسی آئے ہین
اور ایک روایت مین کچھ اوپر اسی اور ان مین منافات نہین ہی اس احتمال سے کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہی یہانتک کہ کھایا اس سے چالیس
نے اور باقی رہا جون کا تون اس سے معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہتا ہون نہین کہ قصہ متحد ہی ہی اور تطبیق یون ہی کہ جماعت اول چالیس تھی پھر آن ملے
انکے ساتھ چالیس اور اُن لوگون مین سے کہ پیچھے رہ گئے تھے یا حضرت نے انکو بلا بھیجا ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ
آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اذن دے دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کھاؤ اور نام لو اللہ کا پس کھایا انھون نے یہانتک کہ کیا یہ ساتھ اسی مرد کے یعنی اسیطرح دس دس
کو اذن دیتے گئے پھر یعنی بعد کھا چکنے اصحاب کے کھایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہ کے گھر والون نے اور چھوڑا باقی اُسکا اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ فرمایا
آنحضرت نے داخل کر مجھپر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پھر کھایا نبی صلعم نے پس ہوا مین کہ دیکھتا تھا کہ آیا کم ہوا ہی اسمین سے کچھ یا نہین ف ۷ ع یعنی
نہ ظاہر ہوئی کمی اس سے ہرگز اور یہ روایت منافات نہین رکھتی ہی ساتھ روایت کھانے اسی مرد کے بسبب احتمال اسکے کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کھایا تاکہ پہونچے
برکت آنکی دونون طرف کے لوگونکو اور بعد اُسکے اور چالیس نے کھایا ہو یا یہ معنی ہین کہ پھر بعد فراغت سب کے کھایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پھر لیا آنحضرت
نے باقی کو اور جمع کیا اُسکو پھر دعا کی اُسمین ساتھ برکت کے پس ہو گیا جیسا کہ تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کھاؤ اُسکو (وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انسی انس سے کہ لایا گیا آنحضرت کے پاس ایک باسن اسحال مین کہ آنحضرت زوراء مین تھے ف ۶ ع زوراء ساتھ زبر زا اور جزم واو اور ممدودہ کے نام ایک جگہ
معروف کا ہی مدینہ مین بازار کے پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کے اور ظاہر یہ ہی کہ دوسرا ہی مراد ہی ترجمہ پس رکھا آنحضرت نے ہاتھ اپنا باسن مین
پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون آنکی سے ف ۶ ع اس پانی کے نکلنے مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ پانی نکلنے لگا نفس انگلیون سے اور یہ قول مزنی کا اور
اکثر علما کا ہی اور یہ بڑی بات ہی معجزہ مین بہ نسبت نکلنے اسکے پتھر سے اور موید ہی اسکو وہ جو آیا ہی ایک روایت مین فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ أَصَابِعِهِ اور دوسرا قول یہ ہی
کہ اللہ تعالی نے بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنے لگا حضرت کی انگلیونکے درمیان مین سے ترجمہ پس وضو کیا اُس سے قوم نے کہا قتادہ نے کہ کہا مین نے واسطے
انس کے کہ کتنے تھے تم یعنی اُسدن کہا تھے ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کے یعنی یہ شک راوی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ
يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ
يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم اصحاب رسول خدا کے کہ گنتے تھے آیتونکو سبب برکت و نور کا کہ حاصل ہوتا ہی اُنسے ہمارے دلونمین
اور تم اے لوگو گنتے ہو انکو سبب ڈرانیکا ف ع کافرونکے لیے کہ منکر ہین انکے اور مراد آیتین قرآنی ہین کہ اتری ہین آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوتے تھے آنحضرت سے اور معجزات
مراد رکھنا ظاہر تر اور موافق تر ہی ساتھ سیاق حدیث کے اور معنی یہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کے ڈرانیکے لیے ہین ولیکن بہ نسبت مومنونکے کہ محب اور معتقد
ہین انکے موجب بشارت اور برکت اور زیادتی ایمان کی ہین یہ حضرت شیخ نے طیبی سے نقل کیا ہی اور ملا علی کے نزدیک آیات سے فقط معجزات اور کرامات ہی مراد ہین اور کہا

کہ آیات قرآنی یہان مراد رکھنی غیر مناسب ہے یہ بیان تقریر طویل لکھی ہے ملا علی ؒ نے بخوف درازی کے خلاصہ لکھ دیا گیا اور بعد اُسکے نقل کیا ہے ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت
کے معجزون مین سے کہ کہا ترجمہ تھے ہم ہمراہ آنحضرت کے ایک سفر مین پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈھونڈھو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اسمین کچھ پانی باقی
رہا ہوا ہو پس لائے صحابہ ایک باسن کہ اسمین کچھ تھوڑا سا پانی تھا پس داخل کیا آنحضرت نے دست مبارک اپنا باسن مین پھر فرمایا کہ آؤ اور جلد کرو اور متوجہ ہو و اوپر پانی پاک
کرنیوالے بابرکت کے اور برکت اور زیادتی خدا تعالی کیطرف سے ہے یعنی نہ اور کسیکی طرف سے اور البتہ تحقیق دیکھا مین نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرت کی انگلیون مین سے ف ۷
لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پانی انگلیون مین سے نکلتا تھا اور اسپر ہین جمہور علما اور اسلیئے ترجیح دیگئی ہے اُسکو اوپر نکلنے پانی کے پتھر سے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے لیے
تھا پس التفات نکیا جاوے اُسکے قول کی طرف کہ کہتا ہے مراد یہ ہے کہ پانی بذاتہ بہت ہوا اور جوش مارنے لگا انگلیون کے درمیان مین سے نہین جانتا ہون مین کونسی
چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کرنے بقیہ پانی کے بھی ہو سکتا تھا لیکن سر اس طلب کرنیکا معلوم نہین کہ کیا سبب تھا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر
اور ا وہ معجزہ ذکر کرتے ہین ابن مسعودؓ کہ کہتے ہین ترجمہ اور البتہ تحقیق تھے ہم سنتے تسبیح کھانے طعام کی اسحال مین کہ کھایا جاتا تھا طعام نقل کی یہ بخاری نے ف ۸ روایت
ہے انسؓ سے کہ لی حضرت نے ایک مٹھی سنگریزون سے پس تسبیح کرتے تھے وہ حضرت کے دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہمنے تسبیح (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ حَتَّی ابْهَارَّ اللَّیْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ اِحْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَالشَّمْسُ فِیْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبُوْا فَرَکِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاَةٍ کَانَتْ مَعِیْ فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِیْهَا
شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ اِحْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاَتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَهَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاةَ وَرَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَهٗ
فَانْتَهَیْنَا اِلَی النَّاسِ حِیْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِیَ کُلُّ شَیْءٍ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلَکْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْکَ عَلَیْکُمْ وَدَعَا بِالْمِیْضَاَةِ فَجَعَلَ یَصُبُّ وَاَبُوْ قَتَادَةَ یَسْقِیْهِمْ فَلَمْ
یَعْدُ اَنْ رَاَی النَّاسُ مَاءً فِی الْمِیْضَاَةِ تَکَابُّوْا عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْهِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ
سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِهٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی
الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِهٖ اٰخِرُهُمْ لَفْظَةَ شُرْبًا) اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہ کہا خطبہ پڑھا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی
کہ تحقیق تم چلوگے اول اس شب مین اور آؤگے آخر اس شب مین اور آؤگے پانی پر انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہے اس پانی کیطرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کے
جیسے کہ آخر حدیث مین آویگا بیان اُسکا پس چلے لوگ اسحال مین کہ نہین التفات کرتا تھا کوئی کسی کیطرف یعنی بلکہ چلا جاتا تھا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین ہوتا تھا
کسیکی ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کرنے پانی کے اور پہونچنے کے طرف اُسکے کہا ابو قتادہ نے پس اُسوقت کہ آنحضرت چلے جاتے تھے یعنی اُس شب مین یہانتک
کہ آدھی رات ہوئی پس ایکطرف ہو گئے راہ سے یعنی بقصد سونیکے پس رکھا سر اپنا یعنی سونیکے لیے پھر فرمایا یعنی بعضے اپنے خادمونکو کہ نگہبانی کرنا ہمپر ہماری نماز کی یعنی
اُسکے وقت کی یعنی جاگتے رہنا تا نماز صبح کی ہاتھ سے نجاوے پس غالب آئی سب پر نیند اور سو گئے اور کوئی نماز کے لیے نہ جاگا پس ہوئے آنحضرت اول اُن شخصونکے
کہ جاگے یعنی سب سے پہلے آپہی جاگے اس حال مین کہ دھوپ پہونچی تھی آنحضرت کی پیٹھ پر پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو و ف ۱۶ اور ظاہر تر یہ کہ حضرت نے جو
اُٹھتے ہی نماز نہ پڑھی اور تاخیر کی قضا مین تو اس فائدہ کے لیے کہ پانی پر پہونچ جاوین یا اسلیئے کہ وقت کراہت کا نکل جاوے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول
راوی کا فرکبنا الخ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چھوڑ دینا اُس جگہ کا کہ ترک کیا ہے کوئی حکم خدا کا اُسمین یا مرتکب ہوا ہے اُسمین ممنوع بات کا اگرچہ
بغیر قصد کے ہو ترجمہ پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر نیزہ کے یا زیادہ اترے آنحضرت پھر منگایا باسن وضو کا کہ

تھا ساتھ میرے اُسمین تھا کچھ پانی پس کیا اُس سے وضو کم بہ نسبت اور وضوؤن کے یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا دھوتے تھے اُس روز کم کیا ایک ایک یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کے کہا ابو قتادہؓ نے اور باقی رہا اُس باسن مین کچھ پانی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکھ ہمارے لیے میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچھ کہ اسمین تھا پس نزدیک ہی کہ ہوگی واسطے اُسکے ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بڑا بسبب ظہور معجزہ کے پھر اذان کہی بلال نے واسطے نماز کے پس نماز پڑھی آنحضرت نے دو رکعتین **ف** ع یعنی سنت صبح کی واسطے فوت ہونے اسکے کے ساتھ فرض کے کہ ادا کیجاتی ہی پہلے زوال کے اور جبکہ فوت ہوی سنت تو نہین قضا ہی اسکی مگر نزدیک محمد کے لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اسکی نہین ہی اتفاقًا ترجمہ پھر پڑھی نماز فرض صبح کی **ف** ح یعنی ساتھ صحابہ کے کہ ہمراہ آپکے تھے اور ظاہر یہ ہی کہ صحابہ پاس بھی پانی ہوگا انھون نے اُس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث مین کچھ ذکر اُسکا صریح نہین آیا ہی واللہ اعلم ترجمہ اور سوار ہوئے آنحضرت اور سوار ہوئے ہم ساتھ آپکے پس پہونچے ہم طرف لوگونکے کہ آگے جا رہے تھے قافلہ سے اُسوقت کہ چڑھا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوتے ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسے ہوئے ہم یعنی بہ سبب نہونے پانی کے پس فرمایا آنحضرت نے نہین ہی ہلاکت تمپر **ف** ح ع یہ بشارت ہی پانی پیدا ہونے کی پس یہ خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی ہلاکت نہو جیو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرت نے ابو قتادہ کے وضو کا باسن پس ہوئے آنحضرت کہ ڈالتے تھے پانی اُس باسن سے اور ابو قتادہ پانی پلاتے جاتے تھے لوگونکو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکھنا لوگونکا پانی کو باسن مذکور مین ازدحام کرنے لگے سے پس ازدحام کیا انھون نے باسن پر یعنی جب دیکھا کہ پانی باسن مین کم رہا ہی اور لوگ اُس سے پانی پیتے ہین اُسیوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہی کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گے یعنی اس پانی سے پس ازدحام نکرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق نیک یعنی ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سے الگ ہو گئے پس ہوئے آنحضرت کہ ڈالتے تھے پانی اور مین پلاتا جاتا تھا لوگونکو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوائے میرے یعنی صحابہ مین سے اور سوائے حضرت کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجھکو کہ پی پس کہا مین نے کہ نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانے والا قوم کا آخر انکا ہی یعنے پینے مین یعنی ادب یہ ہی کہ پہلے سبکو سیراب کرے بعد ازان آپ پیوے کہا ابو قتادہ نے پس پیا مین نے اور پیا حضرت نے کہا ابو قتادہ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنی پہونچے پانیکی جگہ اس حال مین کہ تھے راحت پانیوالے سیراب نقل کی یہ مسلم نے اسیطرح ہی صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کے اور جامع الاصول کے یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کے اور زیادہ کیا مصابیح مین بعد از لفظ آخرہم کے لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَؤُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٭ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہونچی لوگونکو بھوک شدید **ف** ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اُسمین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینے کی غزوہ وہانکا سنہ نو مین ہوا رجب مین اور آنحضرت کے غزوون مین آخری غزوہ وہانکا ہوا ترجمہ پس کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ منگوائیے لوگون سے بچا ہوا توشہ انکا **ف** ع یعنی حکم فرمایئے کہ جس پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہی لاوے اور حدیث مین اختصار ہوا ہی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگونکو بھوک پہونچی پس کہا انھون نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیے ہمکو تو نحر کرین ہم اونٹ اپنے اور کھاوین سالن کر کر پس فرمایا حضرت نے کرو پس آئے حضرت عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجیگا تو سواریان کم ہو جائینگی ولیکن منگوا لیجیے انسے فضل ازواد انکے یعنے حکم فرمایئے کہ لاوین بچے ہوئے توشے اپنے ترجمہ پھر دعا کیجیے اللہ سے انکے لیے ان توشون پر ساتھ برکت کے پس فرمایا حضرت نے اچھا پس منگوایا آنحضرت نے دسترخوان چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگوایا بچا ہوا توشہ انکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چنے کی اور لاتا تھا کوئی

شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دستر خوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت اترنے کی اسپر پھر فرمایا لو یعنی
اسمین سے جتنا چاہو اپنے باسنوں مین پس لیا لوگون نے اپنے باسنوں مین یہانتک کہ نہ چھوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اسکو کہا ابوہریرہؓ نے پس کھایا سارے
لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت **ف** اور کہتے ہین کہ غزوہ تبوک مین نوبت لشکر کی لاکھ آدمیون کو پہونچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین ہون رسول خدا کا نہین ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالی سے ساتھ ان دونون گواہیون کے کوئی بندہ کہ
نہ شک کرنیوالا ہوا اور پھر روکا جاوے بہشت سے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالی سے یہ دونون گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد اور
شک کے پس نہین روکا جاویگا بہشت سے کبھی (وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عروسا بزینب فعمدت امی ام سلیم الی تمر وسمن واقط فصنعت
حیسا فجعلتہ فی تور فقالت یا انس اذہب بہذا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقل بعثت بہذا الیک امی وہی تقرئک السلام وتقول ان ہذا لک
منا قلیل یا رسول اللہ فذہبت فقلت فقال ضعہ ثم قال اذہب فادع لی فلانا وفلانا وفلانا رجالا سماہم وادع لی من لقیت فدعوت من سمی ومن لقیت
فرجعت فاذا البیت غاص باہلہ قیل لانس عدد کم کانوا قال زہاء ثلث مائۃ فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدہ علی تلک الحیسۃ وتکلم بما شاء اللہ ثم
جعل یدعو عشرۃ عشرۃ یاکلون منہ ویقول لہم اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ قال فاکلوا حتی شبعوا فخرجت طائفۃ ودخلت طائفۃ حتی اکلوا کلہم
قال لی یا انس ارفع فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولہا نیا
نکاح ہوئے ساتھ زینب کے پس قصد کیا مان میری ام سلیم نے طرف کھجور اور گھی اور اقط کے پس بنایا یعنی ان چیزون کا مالیدہ سا پس کیا اسکو پیالہ مین اور
کہا اے انس لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو طرف آپکے میری مان نے اور انہنے آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تحقیق یہ آپ کے لیے ہے ہماری طرف سے
تھوڑا یعنی آپکے لائق نہین ہے یا رسول اللہ صلعم پس لیگیا مین اسکو پاس حضرت کے اور کہا مین نے جو کچھ کہ میری مان نے کہا تھا پس فرمایا کہ رکھ دے اسکو پھر فرمایا
کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو کہ تین شخصون کا نام لیا **ف** یعنی معین کیا انکو ساتھ نامون انکے کے اور بھول گیا مین انکو پس تعبیر کیا
مین نے انکو ساتھ فلانا اور فلانا اور فلانے کے پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہے بدل فلانا الخ سے یا ساتھ تقدیر اعنی یا یعنی کے واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے
پاس جس سے ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا مین نے انکو کہ نام لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انکا اور انکو کہ ملا مین پس پھر آیا مین پس ناگہان
گھر بھرا ہوا تھا لوگون سے کہا گیا انس سے کہ کتنے تھے تم کہا انس نے بقدر تین سو کے پس دیکھا مین نے آنحضرت صلعم کو کہ رکھا دست مبارک اپنا اس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ
اس چیز کے کہ چاہا اللہ تعالی نے یعنی دعا برکت کی کی پھر شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کے درحالیکہ کھاتے تھے وہ اس سے اور فرماتے تھے
آنحضرت صلعم واسطے انکے کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیے کہ کھاوے ہر شخص اس طرف سے کہ نزدیک اسکے ہے یعنی اپنے آگے سے اور یہ ادب دائمی ہے کھانا کھانے
کا کہ ذکر کیا یہان بقصد اہتمام کے واسطے حصول برکت کے ترجمہ کہا انس نے پس کھایا انہون نے یہانتک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی
اور جماعت یہانتک کہ کھایا سب نے یعنی سیر ہو کر فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ اے انس اٹھا یعنی پیالہ کو پس اٹھایا مین نے پس نہین جانتا مین کہ جسوقت رکھا تھا مین نے
زیادہ تھا یا اس وقت کہ اٹھایا مین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** یعنی صورتین دونو الا اسمین شک نہین ہے کہ وقت اٹھانیکے بہت برکت کا تھا بسبب برکت ہاتھ رکھنے
آنحضرت صلعم کے اور داخل ہونے اصحاب انکے کے کہا بعضون نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ زینب کا اس حلوے کا ہوا کہ جو ام سلیم نے
بھیجا تھا اور اور روایتون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ انکا روٹی اور گوشت سے تھا چنانچہ انس کہتے ہین کہ ولیمہ کیا انکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار آدمیون کو
ساتھ گوشت اور روٹی کے اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کذا فی الشرح اور ہو سکتا ہے کہ ہر ایک
علیحدہ علیحدہ روز مین ہوا ہو کہتا ہون مین کہ اس حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بھیجا تھا پھر آخر اس روز مین یا اور دن ولیمہ کیا ہو

اُنکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سے پس کچھ منافات نہیں ہی دونون قضیون مین اور نہ معارضہ ہی دونون معجزون مین واللہ سبحانہ اعلم (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ اَعْيٰى فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيْرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ فَدَعَا لَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهٗ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا غزوہ کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے احال یہ کہ مین سوار تھا اوپر اونٹ آبکش کے کہ تھک گیا تھا پس نہ قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تھا اُس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس ملے ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا کیا ہی اونٹ تیرے کو کہا مین نے کہ تحقیق تھک گیا ہی پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوے آنحضرت اور ہانکا اُسکو یعنی مارکر یا آواز سے اور دعا کی اُسکے لیے یعنی تیز روی کی پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹون کے پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ کیسا دیکھتا ہی تو اپنے اونٹ کو اب کہا مین نے ساتھ اچھی حالت کے دیکھتا ہون تحقیق پہونچی اُسکو برکت آپ کی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہی تو اُسکو بدلے اوقیہ کے یعنی چالیس درہم کے پس بیچا مین نے اُسکو اس شرط پر کہ میرے لیے ہو سواری اُسکی مدینہ تک **ف** ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی اسمین ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہین پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہو یا یہ شرط عین عقد مین نہو بلکہ جابر کے التماس سے آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کے ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہو واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچے آنحضرت مدینہ مین صبح کو لیگیا مین حضرت کے پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکے سپرد کرون اُسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کی کہ جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ کو مجھ پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک مین پس آئے ہم وادی قری مین کہ ایک موضع ہی کہ اُسمین اور مدینہ مین تین روز کی مسافت ہی جانب شام کے گذرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکے میوے کو کہ کسقدر ہی پس اندازہ کیا ہمنے اُسکو یعنی مختلف جیسا کہ کسی کے قیاس مین آیا اور اندازہ کیا اُسکو آنحضرت نے دس وسق **ف** ع وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کے ترجمہ اور فرمایا حضرت نے اس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اُسکی وسقون کی جس وقت کہ وزن کرے تو اُسکو یہانتک کہ پھر کر آوین ہم طرف تیرے سفر سے اگر چاہے اللہ تعالی اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہی کہ چلے تم پر آج کی رات باد سخت پس نہ کھڑا ہو اُسمین کوئی یعنی اپنی جگہ سے اسلیے کہ ضرر پہونچیگا اُسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندھ پاہند اُسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اُٹھایا اُسکو ہوا نے یہانتک کہ پھینک دیا اُسکو بیچ دونون پہاڑون طے کے **ف** ع ح طے باپ ہی قبیلہ کا دیار اُنکا یمن سے اور حاتم طائی کی بھی اُسی دیار مین تھی ترجمہ پھر متوجہ ہوے ہم یعنی طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئے ہم وادی قری مین پس پوچھا آنحضرت نے اُس عورت سے حال اُسکے باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اُسکا پس کہا اُس عورت نے کہ پہونچا دس وسق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین تین معجزے ہوے حضرت کے ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اُس شخص کو پھینک دیا اور شاید کہ ہوے معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنے نبوت کے بعض اہل نفاق کے لیے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کے (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابوذر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو کہ نام ہے شہر معروف کا اور مصر ایک زمین ہے کہ نام رکھا جاتا ہے اسمین قیراط **ف ع ح** یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریون کے زبان پر معاملات مین بہت جاری رہتا ہے بہ سبب شدت کرنے انکے کے معاملات مین اور قلت مروت انکا اور عدم مسامحت ملکے پس منافی نہین ہے اسکی مشارکت غیر انکے کی بیچ ذکر کرنے قیراط کے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اس قوم کے مزاج مین غلظت اور خست ہے اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبان پر چاہیے کہ ایک ذکر حقیر اور خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہے بلاد مکہ معظمہ مین چوبیسوان حصہ دینار کا ہے اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا ہے باوجود ایسے دنی ہونے انکے کے وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق رعایت کرنیکی اس سبب سے کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا جس وقت کہ فتح کروگے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والون پر یعنی ساتھ درگذر اور معاف کرنے کے اس چیز سے کہ بری جانو اور نہ باعث ہون تمکو برے افعال و اقوال انکے اوپر انکے برائی پہونچانے پر اسلیے کہ اہل مصر کے لیے ذمہ ہے یعنی امان و حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے اسلیے کہ ماں انکی ماریہ قبطیہ انھین کی قوم مین سے تھین اور انکے لیے قرابت ہے جانب ہاجرہ اسمعیل کی مان کے سے اسلیے کہ وہ بھی انھین مین سے تھین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی سسرال کا ہے **ف ع ح** لفظ او شک کے لیے ہے پس بنا بر اس روایت کے مصاہرت مختص ساتھ ماریہ کے ہے اور ذمہ ساتھ ہاجرہ کے بعد اس ذکر کیا آنحضرت نے حال انکی خست کا کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے اور جھگڑتے ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکھو تم دو شخصون کو کہ جھگڑتے ہین ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر مین سے **ف ع** ظاہر مطابق ارتیم کے یہ تھا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کے اوپر اور احتمال ہے کہ خطاب عام ہو ترجمہ کہا ابوذر نے پس دیکھا مین نے عبدالرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور انکے بھائی ربیعہ کو کہ جھگڑتے تھے دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا مین مصر سے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** اور یہ واقع ہوا حضرت عثمان کے اخیر عہد مین پس یہ ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور ہونگے پیچھے اسکے فتنے اور شرور بسبب وہان کے مانند نکلنے مصریون کے عثمان کے قتل کے لیے اور پھر قتل کرنے انکیلیے محمد بن ابی بکر کو اس حال مین کہ وہ حاکم تھے اوپر حضرت علی کی طرف سے غرض کہ حضرت نے فرمایا جب جھگڑا ہونے لگے وہان تو تو احتراز کرنا انکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا انکے مکانون سے سو یہی کیا انھون نے (وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اَصْحَابِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِيْ اُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنْ نَّارٍ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حذیفہ سے انہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میرے صحابیون مین اور ایک روایت مین ہے میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگے بہشت مین اور داخل ہونا کیا ہے بو بھی نہ پاوینگے جنت کی یہانتک کہ پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے مین **ف ع ح** یہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے جیسے کہ قرآن مجید مین بھی آیا ہے کفار کے حق مین لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقون پر کر سکتے ہین بہ ارادہ امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہین کر سکتے مگر باعتبار ظاہر اور ملے جلے رہنے انکے کے درمیان صحابہ کے ساتھ کہنے کلمہ شہادت کے حاصل یہ کہ یہان انکو صحابی مجازاً کہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط انکے کے صحابہ مین اور اسوجہ سے امت اجابت بھی مراد ہو سکتی ہے اور آنحضرت نے اپنے بعضے خواص اور مقربون کو اوپر احوال اس فرقہ بدبخت کے اطلاع دی تھی تا انکے مکر و شر سے پر حذر رہین اور لیلۃ العقبہ مین وقت پھرنے آنحضرت کے غزوہ تبوک سے مکر و خروج انکا نسبت آنحضرت کے وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابون مین مذکور ہے اور ذکر کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ وہ چودہ تھے پھر دو نے تو توبہ کری تھی اور بارہ نفاق ہی پر مرے موجب خبر مخبر صادق کے ترجمہ آٹھ ان بارہ منافقون سے دفع کریگا انکے شر کو اور ہلاک کریگا انکو دبیلہ **ف**

دبیلہ ساتھ پیش دال مہملہ اور زبر ب و جزم ی کے تصغیر دبل کی پھوڑا کہ پیدا ہوتا ہے آدمی کے پیٹ میں اور اکثر ہلاک کر دیتا ہے اور قاموس میں دبیل بمعنی طاعون کے کہا اور بمعنی حادثہ کے اور سختی کے بھی آیا ہے ترجمہ شعلہ ہے آگ کا کہ پیدا ہوگا انکے مونڈھوں میں **ف** ع یہ تفسیر ہے دبیلہ کی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام حذیفہ سے ہے کہ گویا مراد ورم حار ہے ترجمہ یہاں تک کہ نمودار ہوگا اثر اس حرارت کا انکے سینوں میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع اور حدیثوں میں روایت کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تھا مجھکو انکے تئیں اور وہ ہلاک ہوئے اسی طرح کہ جیسی خبر دی تھی حضرت نے (وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اور ذکر کرینگے ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سرا اسکا یہ ہے لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی کے اور حدیث جابر کی کہ سرا اسکا یہ ہے من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالے

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا نکلے ابو طالب چچا آنحضرت کے طرف شام کے یعنی تجارت کے لیے جیسی کہ عادت اہل مکہ کی تھی اور نکلے ساتھ انکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان شیخوں قریش کے یعنی چند اشخاص سردار یا بڈھے قریش کے ہمراہ تھے اور آنحضرت اس وقت میں بارہ برس کے تھے پس جب کہ وارد ہوئے راہب یعنی زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اسکا بحیرا تھا اترے یعنی انکے موضع میں کہ نام اسکا بصری تھا بلاد شام سے پس کھولے کجاوے اپنے پس باہر نکلا طرف انکے راہب یعنی ملاقات کے لیے اور تھے یعنی لوگ قریش وغیرہ میں سے پہلے اس سے کہ بارہا سفر کرتے گذرتے اسکے مکان پر پس نکلتا وہ طرف انکے کہا راوی نے پس وہ کھولتے تھے کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا پھرتا تھا درمیان انکے راہب کسی کو یہاں تک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ ہے سردار عالمین کا یہ ہے رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کے بھیجا ہے اسکو اللہ تعالی نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگوں کے لیے پس کہا راہب کو بعضے شیخوں نے قریش میں سے کہاں سے جانتا ہے تو حال اسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کے ہے باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتھر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ کرتے ہیں پتھر اور درخت مگر بڑے پیغمبر کو اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اسکو بسبب مہر نبوت کے بھی کہ واقع ہے اسکے شانہ کی ہڈی کے نیچے مانند سیب کے **ف** ح اور اور روایتوں میں آیا ہے کہ وہ راہب اٹھا اور آنحضرت کو گلے سے لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچھیں کہ کس طرح سوتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور کیسے اخلاق رکھتے ہیں وغیر ذلک اور سب موافق اسکے پایا کہ جو اسکی کتاب میں تھا ترجمہ پھر گیا راہب یعنی اپنے مکان میں اور تیار کیا قافلہ کے لیے طعام پس جس وقت کہ لایا طعام راہب انکے پاس اور تھے حضرت بیچ چرانے اونٹوں کے پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسی کو انکے پاس کہ وہ کھانے کا انھیں پہنچے پس تشریف لائے حضرت یعنی بعد بھیجنے کسی کے یا پہلے انکے اس حال میں کہ حضرت پر ایک ابر تھا سایہ کیے ہوئے پس جب کہ نزدیک ہوئے آنحضرت قوم کے پایا قوم کو کہ سبقت کی تھی انھوں نے طرف سایہ درخت کے یعنی وہ پہلے سے درخت کے سایہ میں جا بیٹھے تھے پس جب کہ بیٹھے آنحضرت جھک آیا سایہ درخت کا حضرت پر **ف** ح ع اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تھا لیکن واسطے اعزاز و امتیاز آپکے مجلس میں سایہ درخت کا بھی ڈھل آیا یا سایہ ابر کا جاتا رہا ہو اور جھک گیا ہو سایہ درخت کا اظہار معجزہ کے لیے اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سے تھا لیکن کہتے ہیں کہ ہمیشہ نہ تھا بلکہ کبھی کبھی ہوتا تھا

وقت احتیاج کے ترجمہ پس کہا راہب نے کہ دیکھو طرف سایہ درخت کے کہ جھک آیا ہو اُنپر ف ع یعنی اگر نہین دیکھتے ہو تم سایہ آسمان کو تو زمین کے سایہ کو تو دیکھو
لیکن اللہ سبحانہ نے انکو دل کا اندھا رکھا تھا کہان دیکھتے انکو ایسا دیکھنا کہ کام آوے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَرٰہُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَہُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ پس کہا
راہب نے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی بتاؤ کون ہو تم مین ولی اُسکا یعنی قریب اور متولی امور اُسکا کہا لوگون نے ابوطالب پس ہمیشہ یعنی بڑی دیر تک رہا راہب قسم
دیتا ابوطالب کو کہ پھیر دے محمد کو مکہ کی طرف یہانتک کہ پھیر دیا اور بھیج دیا ابوطالب نے آنحضرت کو مکہ مین ف ح آیا ہو کہ راہب ڈرتا تھا کہ مبادا انکو روم مین لیجاوین
اور وہ درپے انکے قتل کے ہون اور ترمذی اور حاکم لانے ہین کہ اس سفر مین سات آدمی روم کے آنحضرت کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے اور درپے انکے قتل کے تھے
پس پیش آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہو تمکو اس جگہ کہا اُنھون نے یہ پیغمبر اس مہینے مین باہر نکلنے والا ہو پس کوئی راہ نہ رہی کہ لوگون کو وہان نہ بھیجا ہو اُنھون نے
ما اگر وہ آوین تو مار ڈالین بحیرا نے کہا خبر دو تم مجھکو کہ اگر چاہا ہو خدا نے ایک امر کو کہ مقدر کرے تو کوئی شخص اُسکو تغیر دے سکتا ہو کہا اُنھون نے نہین پس کہا اُس
نے تو بیعت کرو اس سے اور صحبت کرو ساتھ اُسکے یعنی وہ نبی ہونے والا ہو جسے مرتبہ کا تم ہرگز اُسکو ضرر نہین پہونچا سکنے کے تابعداری اُسکی اختیار کرو اور اس خیال خام
سے باز آؤ ترجمہ اور جب ابوطالب نے آنحضرت کو مکہ کی طرف پھیرا تو بھیجا ساتھ آنحضرت کے ابوبکر نے بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اُنکے راہب نے کعک اور روغن زیت سے
نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح کعک موٹی روٹی ہکذا فی الازہار اور کہا ایک شارح نے کہ وہ ایک قسم ہو روٹی کی اور روغن زیتون لا دن اُسکا تھا اور کہا جزری نے
کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہو اور رجال اُسکے رجال صحیحین کے یا ایک اُن دونون مین سے ہین لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اُسمین غیر محفوظ ہو اتنا قصہ کسی راوی کے وہم سے
نقل ہو گیا ہو اسلیے کہ سن شریف آنحضرت کا اُن ایام مین بارہ برس کا تھا اور ابوبکر حضرت سے دو یا اڑھائی برس چھوٹے تھے اور بلال تو اُن دنون مین شاید پیدا
بھی نہوے ہونگے انتہی پس یہ کہنا کہ ابوبکر نے بلال کو ساتھ کر دیا بن نہین آتا اور اسی لیے ذہبی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہو اور بعضون نے بطلان اُسکا کیا ہو
اور حافظ ابن حجر نے کہا کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہین اور منکر نہین ہو اسمین مگر یہ لفظ یعنی بھیجنا ابوبکر کا بلال کو انتہی پس محقق یہ ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہو سوائے
جملہ مذکورہ کے کہ وہ وہم راوی سے نقل ہو گیا ہو (وعن علی بن ابی طالب قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ فخرجنا فی بعض نواحیہا فما استقبلہ جبل ولا
شجر الا وہو یقول السلام علیک یا رسول اللہ رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہو علی سے کہ کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین پس نکلے ہم بیچ
بعضے گرد نواح مکہ کے پس نہ سامنے آیا حضرت کے کوئی پہاڑ یعنی پتھر جیسے کہ ایک روایت مین ہو اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہ
ترمذی اور دارمی نے ف ع ح ظاہر یہ ہو کہ علی سنتے تھے اُسکو پس حدیث معجزہ ہو نبی کے لیے اور کرامت ولی کے لیے اور احتمال ہو کہ حضرت علی کو آنحضرت کے خبر دینے
سے معلوم ہوا ہو (وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بالبراق لیلۃ اسری بہ ملجما مسرجا فاستصعب علیہ فقال لہ جبریل ابمحمد تفعل ہذا فما رکبک احد
اکرم علی اللہ منہ قال فارفض عرقا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے براق شب اسری مین
لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نے آنحضرت پر یعنی رام نہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اُسکا بسبب سرکشی اُسکے پس کہا اُسکو جبریل نے
آیا ساتھ محمد کے کرتا ہو تو یہ سرکشی یعنی اور نہین کی تو نے ساتھ غیر اُنکے کے یا اگرچہ کی تو نے ساتھ تمام انبیا کے انسے نہ چاہیے کرنی پس نہین سوار ہوا تجھپر کوئی کہ زیادہ
گرامی قدر ہو اللہ کے نزدیک انسے ف ح اس عبارت سے معلوم ہوتا ہو کہ اس براق پر اور انبیا بھی سوار ہوئے تھے اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہو ترجمہ
کہا راوی نے پس پسینہ پسینہ ہو گیا براق اور بہنے لگا اُس سے پسینہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہو ف ع اسلیے کہ وہ اچھلتا تھا مارے خوشی کے
کہ حضرت مجھپر سوار ہونگے اور جبریل نے گمان کیا کہ یہ از راہ شوخی کے اچھلتا ہو پس اُنکے اس گمان لیجانے پر مارے شرم کے وہ پسینہ پسینہ ہو گیا (وعن بریدۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتہینا الی بیت المقدس قال جبریل باصبعہ فخرق بہا الحجر فشد بہ البراق رواہ الترمذی) اور روایت ہو بریدہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہونچے ہم طرف بیت المقدس کے اشارہ کیا جبریل نے ساتھ انگلی اپنی کے پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کے پتھر مین

پس باندھا جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتھ اُس پتھر کے براق کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ۶ باب المعراج مین حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اس حلقہ سے باندھا کہ جس سے تمام انبیا باندھتے تھے پس اسمین اور اُسمین تطبیق یون دیجاوے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہ ہو کہ تھا اُسمین حلقہ اور وہ بند ہوگیا ہوگا پس کھولدیا اسکو جبرئیل نے (وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ بِعْنِيهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخَرِهِ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے یعلی بن مرہ ثقفی سے کہ کہا تین چیزین یعنی معجزات میں سے دیکھین مین نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر مین اُسوقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے ناگہان گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا ہے اُسپر پس جب دیکھا آنحضرت کو اُس اونٹ نے تو آواز کی پھر رکھدی اپنی گردن یعنی زمین پر پس ٹھہر گئے آنحضرت اُسکے پاس اور فرمایا کہ کہان ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اُسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا حضرت نے بیچ تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اُسنے کہ مین نہین بیچتا بلکہ بخشتا ہون اُسکو واسطے آپکے یارسول اللہ یعنی اسلیئے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپ کی تعظیم کی اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والون کا ہے کہ نہین اُنکے لیے معیشت سوا اُسکے **ف** ۶ مراد رکھتا تھا گھر والون سے اپنے تئین اور اپنے عیال کو ترجمہ فرمایا حضرت نے اسی پر جسوقت کہ ذکر کیا تو نے یہ حال اُسکا یعنی پس جان کہ مین نہین چاہتا تھا مول لینا اُسکا مگر اسکی خلاصی پانے کے لیے نہ اور کسی غرض کے لیے اسلیئے کہ تحقیق اسنے گلہ کیا تھا بہت لینے کام کا اور کم دینے چارہ کا پس جبکہ یہ ہوا کہ بیچتا نہین ہے تو تو پس بھلائی کر اُس سے **ف** ۶ یعنی ساتھ دینے دانہ چارہ کے اور کم لینے کام کے باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کے اور بہت لینے کام کے اور قلت ان دونون کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بھی کم لے اسلیئے کہ ظلم ہے یہ کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پھر چلے ہم یہانتک کہ اُترے ہم ایک منزل مین پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہان تک کہ ڈھانک لیا اُسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پھر پھر گیا وہ درخت طرف جگہ اپنی کے پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا مین نے آنحضرت سے آنا اور پھر جانا اُس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تھا اُسنے اپنے پروردگار سے اسمین کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم کو پس اذن دیا خدا تعالی نے اُسکو یعنی پس آیا سلام کے لیے کہا یعلی راوی نے پھر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اُسمین لوگ رہتے تھے پس لائی آنحضرت کے پاس ایک عورت اپنی لڑکے کو کہ اُسکو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اُسکی پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی جنون کو یا شیطان کو کہ اُسپر تھا کہ باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسولخدا کا پھر چلے ہم پس جبکہ پھرے ہم گذرے ہم اُسی پانی پر پس پوچھا آنحضرت نے اُس عورت سے حال اُس لڑکے کا کہ دیوانہ ہوگیا تھا پس کہا اُس عورت نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہین دیکھی ہم نے اُس لڑکے سے کوئی چیز کہ مکروہ رکھین ہم اُسکو بعد جانے آپ کے کے یا بعد دعا کرنے آپ کی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجَرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعَى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی اپنے بیٹے کو آنحضرت کے پاس اور کہا یارسول اللہ بیٹے میرے کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اسکو وقت سامنے آنے طعام صبح وشام کے یا وقت کھانے طعام صبح وشام کے اور ایک شارح نے کہا صبح وشام پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نے اُسکے سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اُس لڑکے نے قی کرنی اور نکلا

واضح شود در است تاج عبدالحق رحمہ اللہ [illegible] لازم آید اسکی جنون کردہ اند [illegible] الجنون والشیطان الذی فیہ ۱۷ منہ

پیٹ سے مانند کالے پلے کتے کے دوڑتا ہوا نقل کی یہ ترمذی نے (وعن انس قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس حزین قد تخضب
بالدم من فعل اھل مکۃ فقال یا رسول اللہ ھل تحب ان نریک آیۃ قال نعم فنظر الی شجرۃ من ورائہ فقال ادع بھا فدعا بھا فجاءت فقامت بین یدیہ فقال
مرھا فلترجع فامرھا فرجعت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسبی حسبی رواہ الدارمی) اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال مین کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آنحضرت ساتھ خون کے بسبب کردار اہل مکہ کے **ف** ع مراد بدسلوکی
کفار کی روز احد کے ہے کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اُس سے حضرت خون آلودہ ہو رہے تھے **ترجمہ** پس کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ
کیا چاہتے ہو کہ دکھلاوین ہم تمکو ایک معجزہ **ف** ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہو تمہاری نبوت کی تا اُس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہ محنت سبب زیادتی عطا اور قرب
منزلت کی ہے **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے کہ ہان دکھاؤ پس دیکھا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے پیچھے اپنے سے پس کہا کہ بلاؤ تم اُسکو پس بلایا آنحضرت نے
اُسکو پس آیا اور کھڑا ہوا روبرو حضرت کے یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نے کہ حکم کرو اُسکو تا پھر جاوے پس حکم کیا اُسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نے کفایت
ہے مجھکو کفایت ہے مجھکو نقل کی یہ دارمی نے **ف** ح ع بیچ تسلی اور دفع غم اور شدت کے یہ بزرگی ہے پروردگار کی طرف سے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ظہور
خارق عادت کا موثر ہے بیچ حصول یقین اور دفع غم اور حزن کے اور دلیل ہے اسپر کہ جسکو تقرب اور بزرگی درگاہ حق مین ہوا گرچہ کچھ غم و حزن دشمنون کے ہاتھ
سے پہونچے تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر شقت و رنج کے ہوتا ہے (وعن ابن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاقبل اعرابی فلما دنا قال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال ومن یشھد علی ما تقول قال ھذہ السلمۃ فدعاھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو بشاطی الوادی فاقبلت تخد الارض حتی قامت بین یدیہ فاستشھدھا ثلثا فشھدت ثلثا انہ کما قال ثم رجعت الی منبتھا رواہ الدارمی) اور
روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ آنحضرت کے ایک سفر مین یعنی جہاد کے پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اُسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو
اس بات کی کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے کہ اکیلا ہے نہین کوئی شریک اُسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اُسکا ہے اور رسول اُسکا کہا گنوار نے اور کون ہے کہ گواہی دے
اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دے فرمایا حضرت نے یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا
پس بلایا اُسکو حضرت نے اس حال مین کہ آنحضرت نالہ کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت
کے پس گواہی طلب کی اُس سے حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع مین اسی طرح ہے کہ جیسے حضرت نے کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین
پھر پھر گیا طرف جگہ اُگنے اپنی کے یعنی جہان سے آیا تھا پھر وہین چلا گیا نقل کی یہ دارمی نے (وعن ابن عباس قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال بما اعرف انک نبی قال ان دعوت ھذا العذق من ھذہ النخلۃ یشھد انی رسول اللہ فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل ینزل من النخلۃ
حتی سقط الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابی رواہ الترمذی وصححہ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل سے جانون مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نے اس دلیل سے جان کہ بلاؤن مین اس خوشہ کو اس کھجور کے درخت مین سے
اس حال مین کہ گواہی دے کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس بلایا اُسکو آنحضرت نے پس اُترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہانتک کہ گرا وہ زمین پر طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے یعنے اور گواہی دی پھر فرمایا حضرت نے پھر جا پس چلا گیا وہ جہان سے آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اُسکو (و
عن ابی ھریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منھا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعھا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستثفر وقال قد عمدت الی
رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم
بما مضی وما ھو کائن بعدکم قال فکان الرجل یھودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کے یعنی طرف ریوڑ بکریون کے کہ چرواہا اُسکا ساتھ اُسکے تھا پس لی بھیڑیے نے ریوڑ مین سے ایک بکری پس ڈھونڈھا اُس بھیڑیے کو چرواہے نے یہانتک کہ چھڑایا اُس بکری کو بھیڑیے کے مُنھ سے کہا ابوہریرہ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا بھیڑیا اقعٰی بیٹھنے بھیڑیے کے کہ کولی زمین پر رکھتا ہو اور پاؤن کھڑے اور داخل کی دم درمیان دونون پانون اپنے کے اور کہا بھیڑیے نے کہ تحقیق قصد کیا مین نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کے کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نے پکڑا تھا مین نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجھسے پس کہا اُس شخص ف ع یعنی چرواہے نے کہ نام اُسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اُسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ قسم ہے اللہ کی نہین دیکھا مین نے اعجوبہ مانند اعجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنی ہین کہ نہین دیکھا مین نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کے پس کہا بھیڑیے نے عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کے درختون کے کہ واقع ہین درمیان دو سنگستان کے ف ع یعنی مدینہ مین اور مراد شخص سے آنحضرت ہین اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید ر کے تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرۃ زمین کالے پتھرون والی درمیان دو پہاڑون کے پہاڑون مدینہ کے سے ترجمہ خبرین پہونچاتا ہے تمکو اُس چیز کی کہ گذر گئی اور اُس چیز کی کہ ہونے والی ہے بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہین اُنکی خبرین دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہونگی دنیا مین اُنکی اور احوال عقبی کی خبرین دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہ نے پس تھا وہ شخص چرواہا قوم یہود سے ف ع اسمین رد ہے اُسپر کہ جو بعضون نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ نہین تھے یہود مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی اُنکو یعنی بھیڑیے کے قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اُسکو یعنی اُسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت اور مانند اِسکے علامتین ہین پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلے گا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہان تک کہ خبر دے اُسکو پاپوشین اور کوڑا اُسکا اُس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اُسکے گھر والون نے پیچھے اُسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین (وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَتَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابی العلاء تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم سب ساتھ آنحضرت صلعم کے نوبت بہ نوبت کھاتے یعنی وقت ظہور معجزے کے ایک بڑے پیالہ مین سے صبح سے رات تک یعنی تمام روز اُٹھتے دس کھا کر اور بیٹھتے دس کھانے کو کہا ہمنے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اُسکے یعنی کاہے سے اور کہان سے زیادہ ہو جاتا تھا طعام کہا سمرہ نے کس چیز سے تعجب کرتا ہے تو ف ع یہ خطاب ابو العلا کو کیا منجملہ کہنے والون مین سے اسلیے کہ وہ روسا ر تابعین مین سے ہین یا مراد خطاب عام ہے یعنی نہ تعجب کر تو اے مخاطب ترجمہ نہ تھا مدد کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف آسمان کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہین بڑھ جاتا تھا اسمین طعام مگر عالم بالا سے بسبب اُترنے برکت کے آسمان سے اسمین اشارہ ہے طرف اُس قول اللہ تعالی کے وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلا چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید و غریب ہے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلٰثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ فَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کے تین سو پندرہ آدمیون مین ف ح مشہور یہ ہے کہ نکلے تین سو تیرہ مین کہ ستر مہاجرین مین سے تھے اور دو سو چھبیس انصار مین سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہ یعنی صحابہ ننگے پانون ہین پس سواری دے تو اُنکو یا الہی تحقیق یہ ننگے بدن ہین کہ سوائے تہبند کے کچھ نہین رکھتے پس لباس دے تو اُنکو یا الہی تحقیق یہ بھوکے ہین پس سیر کر تو اُنکو یعنی ظاہر و باطن مین

ناقوت پاوین طاعت کی پس فتح دی اللہ تعالی نے واسطے آنحضرت کے یعنی مشرکین کو یہانتک کہ قتل کیے گئے انمین سے ستر اور بندی مین آئے ستر پس
پھرے صحابہ فتح بدر سے اِس حال مین کہ نہین تھا اُنمین سے کوئی شخص مگر حال یہ تھا کہ پھرا ساتھ ایک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور
سیر ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یہ سبب ہاتھ لگنے اونٹون کے اور کھانون اور کپڑون کے غنیمت مین مشرکون سے اور سب دعائین آنحضرت
کی مستجاب ہوئین اور اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہے خصوصًا باین سرعت وخصوصیات اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تھا
جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اِنَّ الصَّبْرَ عَلٰی مَا یَکْرَہُ فِیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ پھر یہ تو نتیجہ دنیا مین ہوا اور آخرت کا کیا کہنا ہے والاٰخرۃ خیر وابقٰی (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَکُمْ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَلْیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت
ہے ابن مسعود سے اُنہنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤ گے یعنی دشمنون پر اور پاؤ گے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاؤ گے
تمہارے لیے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہے صحابہ کو ساتھ اُس چیز کے کہ زمانہ آیندہ مین واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا تم مین سے
پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنے مین تاکہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کے اور منع کرے بُری بات سے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف ع یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانے مین نہ پڑے اور یہ اشارہ ہے اس آیہ پر اَلَّذِیْنَ اِنْ مَکَّنّٰہُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ
وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ الخ (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ یَہُوْدِیَّۃً مِّنْ اَہْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاۃً مَّصْلِیَّۃً ثُمَّ اَہْدَتْہَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْہَا وَاَکَلَ رَہْطٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَرْسَلَ اِلَی الْیَہُوْدِیَّۃِ
فَدَعَاہَا فَقَالَ سَمَمْتِ ہٰذِہِ الشَّاۃَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ ہٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ تَضُرَّہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ نَبِیًّا اسْتَرَحْنَا
مِنْہُ فَعَفَا عَنْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْہَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ اَکَلُوْا مِنَ الشَّاۃِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاہِلِہٖ مِنْ اَجْلِ
الَّذِیْ اَکَلَ مِنَ الشَّاۃِ حَجَمَہٗ اَبُوْ ہِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَۃِ وَہُوَ مَوْلًی لِّبَنِیْ بَیَاضَۃَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق ایک
عورت یہودیہ نے اہل خیبر مین سے زہر ملایا بکری بھنی مین پھر تحفہ لائی اُسکو واسطے حضرت کے **ف** ع نام اُس عورت کا زینب بنت حارث تھا بیوی سلام
بن مشکم کی آیا ہے کہ اُس عورت نے پوچھا کہ آنحضرت بکری مین سے کس جگہ کے گوشت کو پسند رکھتے ہین لوگون نے کہا کہ دست کے گوشت کو پس وہ ایک
بکری کا بچہ رکھتے تھے اُسکو ذبح کیا اور اُسمین ایسا زہر ملایا کہ اُسی وقت ہلاک کر دے اور دست اور شانہ مین بہت ملایا اور رکھا سامنے آنحضرت کے اور
صحابہ کے کہ حاضر تھے ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست اور کھایا اُسمین سے اور کھایا ایک جماعت نے آنحضرت کے یارون مین سے ساتھ حضرت کے پھر
فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اُٹھاؤ ہاتھ اپنے یعنے روکو ہاتھ اور نہ کھاؤ اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اُسکو یعنے پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا
حضرت نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکرے مین پس کہا یہودیہ نے کہ کس نے خبر دی تمکو یعنے اللہ نے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو
اُس شے نے کہ میرے ہاتھ مین ہے فرمایا یہ اشارہ کر کر طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہان زہر ملایا ہے مین نے اِسمین کہ کہا مین نے اگر ہے محمد نبی تو ہرگز نہین ضرر
کرنے کی یہ بکری زہر آلودہ **ف** ع بسبب اِسکے کہ زہر انبیا مین ایسا تاثیر نہین کرتا ہے کہ مار ڈالے یا بسبب اسکے کہ موت آنحضرت کی پہلے تمام کرنے دعوت
اور کامل کرنے دین کے متوقع نہین تھی اور احتمال اول مین خلجان کرتا ہے یہ جو کہتے ہین کہ وفات آنحضرت کی بسبب تاثیر اُس زہر کے ہوئی کہ خیبر مین
کھایا تھا لیکن یہ روایت صحیح نہین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ کسی نے کہا آنحضرت سے کہ آپ کو تاثیر کرتا ہے وہ زہر کہ دیا تھا خیبر مین فرمایا نہین پہونچتا مجکو
مگر کہ جو کچھ کہ مقدر ہوا اور چاہا ہے خدا نے ترجمہ اور اگر نہین ہے وہ پیغمبر تو آرام پاوینگے ہم اور خلاص ہونگے اُس سے پس درگذر کیا اُس عورت سے
پیغمبر خدا صلعم نے اور نہ سزا دی اُسکو **ف** ع اور بعضون نے کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہین کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی مین لایا ہے مبہ کہنے

اسکے کے قتل تصریح یہ الفاظ وانکنت نبیا ارحت الناس منک وقد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا طیبی رح نے کہ صحیحین اختلاف ہے اسلیئے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے حکم فرمایا اسکے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثون میں یہ ہے کہ حضرت نے معاف کیا اسکو ابتداء امر میں پس جبکہ مرے بشر بن براء بن معرور ان کھانے والون میں سے کہ حلق سے اتارا تھا اسکو حضرت نے حکم فرمایا اس یہودیہ کے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی بدلے اسکے ترجمہ اور مرے وہ اصحاب آنحضرت کے کہ کھایا تھا انھون نے اس بکرے میں سے یعنے بعض ان میں سے مرا اور وہ بشر ہیں اور پچھنے لیے آنحضرت نے درمیان مونڈھون اپنے کے بسبب اس گوشت کے کہ کھایا بکری زہرآلودہ میں سے پچھنے لگائے انکے ابو ہند نے کہ نام انکا یسار حجام تھا ساتھ شاخ کے اور چھری چوڑی کے اور وہ ابو ہند غلام آزاد تھا بنی بیاضہ کا کہ ایک قبیلہ ہے انصار میں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ۞ وعن سہل بن الحنظلیۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا انا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال ارکب فرکب فرسا لہ فقال استقبل ہذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مصلاہ فرکع رکعتین ثم قال ہل حسستم فارسکم فقال رجل یا رسول اللہ ما حسسنا فثوب بالصلوۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال الشجر فی الشعب فاذا ہو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ہذا الشعب حیث امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیہما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل نزلت اللیلۃ قال لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا علیک ان لا تعمل بعدہا (رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا تحقیق صحابہ چلے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دن حنین کے یعنے وقت متوجہ ہونے کے طرف حنین کے پس بہت دراز کیا چلنا یہان تک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گھوڑے سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑھا تھا اوپر پہاڑ ایسے اور ایسے کے پس ناگہان دیکھا میں نے ہوازن کو کہ بڑا قبیلہ ہے اوپر اونٹ باپ اپنے کے ف ع ج یعنے سب آئے ہیں یہ عبارت مثل ہے کہ بیان کیجاتی ہے اس قوم کے حق میں کہ سب آویں اور کوئی پیچھے نہ رہجاے اور اصل اسکی یہ ہے کہ جب ایک قوم عرب میں سے ایک جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتی تھی انھون نے کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ انکے نہ تھے انکے باپ کے تھے اور قاضی نے کہا کہ علی یہان بمعنی مع کے ہے اور یہ ضرب المثل ہے عرب میں سبب اسکا یہ تھا کہ ایک قوم کو عرب میں سے پیش آیا اٹھ کھڑے رہنا اپنے موضع سے پس کوچ کیا انھون نے اور نہ چھوڑا پیچھے اپنے کچھ یہانتک کہ تھا ایک اونٹ انکے باپ کا لے لیا انھون نے اسکو بھی ساتھ اپنے پس کہا اورون نے جاؤ علی بکرۃ ابیہم پس ہوگئی یہ مثل اس قوم سے کہ آویں سب اگرچہ نہ ہوا انکے پاس اونٹ اور بکرہ کہتے ہیں اونٹ جوان کو اور بعضون نے کہا کہ ایک شخص سب اپنی اولاد کو اونٹ پر لیے پھرتا تھا اسپر یہ ضرب المثل ہوئی ت دیکھا میں نے ہوازن کو ساتھ عورتون اپنی کے اور جانورون اپنے کے کہ جمع ہوئے ہیں طرف حنین کے پس مسکرائے آنحضرت یعنے ازراہ تعجب کرنے کے قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہ غنیمت ہے مسلمانون کی کل کو اگر چاہے اللہ پھر فرمایا کون شخص محافظت کرے ہماری آج کی رات کہا انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے پر پھر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اس راہ کو کہ پہاڑ میں ہے یہانتک کہ ہووے تو بیچ بلندی اس پہاڑ کے پس جبکہ صبح کی ہم نے نکلے آنحضرت طرف جگہ نماز اپنی کے یعنے جو جگہ کہ نماز کے لیے بنا رکھی تھی پس پڑھین آنحضرت نے دو رکعتین یعنے سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرت نے کیا معلوم کیا تمنے اپنے سوار کو ساتھ حس کے یعنے دیکھا تمنے اسکو یا سنی آواز اسکی پس کہا ایک شخص نے

یارسول اللہ نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز مین دیکھنا انکھیون سے طرف اُس درہ پہاڑ کے یہانتک کہ جب پڑھ چکے
حضرت نماز فرمایا خوش ہو وُ پس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تھا پس شروع کیا ہمنے دیکھنا درمیان درختون کے بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہان وہ سوار
آیا یہانتک کہ کھڑا ہوا روبروپیغمبر خدا صلعم کے یعنے سوار یا اترکر پس کہا اُس سوار نے کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا مین اوپر بلندی اس درہ پہاڑ
کے جہان کہ حکم فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین دونون درون پہاڑ کے مین یعنے دونون راہون اور جانب پہاڑ مین بخوف
اسکے کہ ہو اسمین کوئی چھپا ہوا پس نہ دیکھا مین نے کسی کو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اترا تھا تو آج کی رات یعنے گھوڑے سے کہا انھون
نے نہیں اُترا مین مگر نماز پڑھنے کے لیے یا استنجا کرنے کے لیے فرمایا آنحضرت نے پس نہیں تجھ پر حرج اسمین کہ نہ عمل کرے تو بعد اس شب کے نفل کی یہ ابوداؤد نے
ف ۶ یعنے کوئی عمل قسم نوافل وفضائل سے اسلیے کہ عمل تیرا آج کی رات کا کافی ہو اللہ کے نزدیک ثواب وفضیلت مین غرض کہ مراد عمل سے نوافل وخیرات
ہین نہ فرائض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتے اور بعضون نے کہا کہ مراد عمل سے اسمین جہاد ہو (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ
فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ فِيْهِ
يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِیْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ
انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہو ابوہریرہ سے کہا کہ لایا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنی ایک کھجورین یعنے اکیس پس کہا مین نے یارسول اللہ
دعا کیجیے انمین ساتھ برکت کے یعنے مانگیے اللہ سے برکت انمین یا اِنکے لیے پس لیا آنحضرت نے انکو اپنے ہاتھ مین یا رکھا ہاتھ اپنا انپر پھر دعا کی آنحضرت
نے میرے لیے انمین ساتھ برکت کے یعنے ساتھ برکت کے انمین اور کثیر ہونے کے اُنکے کھانے مین باوجود باقی رہنے اُنکے کے فرمایا کہ لے انکو پس رکھ انکو اپنے
توشہ دان مین جب چاہے تو کہ لیوے تو اسمین سے کچھ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتھ اپنا پس لے کھجور اسمین سے اور نہ جھاڑ تو اسکو جھاڑنے کر کہا
ابوہریرہ نے پس تحقیق اُٹھائی مین نے ان کھجورون مین سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا مین پس تھے ہم یعنے مین اور یار میرے کھاتے انمین سے اور کھلاتے
اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سے یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان نکل پڑا اور جاتا رہا ف ۶ اس سے
معلوم ہوتا ہو کہ جب تفرقہ اور فساد شایع ہوتا ہو لوگون مین تو برکت اُٹھ جاتی ہو ایا ہو کہ ابوہریرہ اُس روز کہتے تھے کہ لوگون کو ایک غم ہو اور مجکو دو غم ایک
غم جاتی رہنے اُس تھیلی کا اور ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِیٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا
يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِیْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ
اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ)
روایت ہو ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ مین یعنے دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتھ اُنکے شیطان بصورت شیخ نجدی کے
پس کہا بعضون نے اُنمین سے جب صبح ہو پس باندھو اسکو ساتھ بندھن کے یعنے قید کرو اُسکو مراد رکھتے تھے ساتھ دونون ضمیر دن ستفترا در باندھے کے
نبی صلعم اور کہا بعضے مشرکین نے بلکہ مار ڈالو اُسکو اور کہا بعضون نے بلکہ نکالدو اُسکو ف ۶ یعنے جو جدا بانتے کے اور خبر دی اللہ تعالی نے آنکی بدخواہی
کی اس آیہ مین وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ اور یہ ماجرا یون ہو کہ جب مشرکون نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت آنکی تو ڈر دی اور
جمع ہوئے دار الندوہ مین مشورہ کرنے کے لیے حضرت کے امر مین پس آیا اُنکے پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کے اور کہا کہ مین نجد سے آیا ہون سنا

مین نے جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین نے کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ بڑھو گے تم مجھسے عقل وخیرخواہی مین پس کہا ابوالبختری نے کہ میری راے یہ ہے کہ قید کرو اُسکو کوٹھری مین اور بند کرو سوراخ اُسکے سواے ایک موکھے کے کہ ڈالدیا کرو اُسمین سے کھانا پینا اُسکا یہانتک کہ مرجاوے پس کہا اُس شیخ نے کہ یہ بُری راے ہے آوینگے تمہارے پاس وہ لوگ کہ لڑین گے تمسے اُسکی قوم مین سے اور چھڑا لیجاوینگے اُسکو تمہارے ہاتھ سے پھر کہا ہشام بن عمرو نے کہ راے میری یہ ہے کہ سوار کرو اُسکو اونٹ پر اور نکالدو اُسکو اپنی زمین سے پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچھ کہ وہ کریگا پس کہا اُس شخص نے کہ یہ بھی بُری راے ہے خراب کریگا وہ اور قوم کو سواے تمہارے اور فریفتہ ہونگے لوگ اُسکے اور لڑیگا وہ تمسے ساتھ لیکر اُنکو پھر کہا ابوجہل نے کہ میری راے یون ہے کہ لو تم ہر قبیلہ مین سے ایک ایک جوان اور دو تم اُنکو تلوارین تا مارین سب اُسکو ایک دفعہ پس پھیل جاوے خون اُسکا سب قبیلون مین یعنے سب کے ذمہ خون اُسکا ثابت ہو پھر بنی ہاشم سب قریش سے لڑ تو سکتے ہی کے نہین ناچار دیت پر راضی ہونگے پس جب طلب کرینگے وہ دیت تو دینگے ہم دیت اُسکی پس کہا اُس شیخ یعنے ابلیس نے کہ سچ کہا اِس جوان نے پس متفق ہوتے لوگ اُسکی راے پر یعنے یہی بات ٹھہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نے اپنے پیغمبر کو اِس مشورہ پر ف ع یعنے جبرئیل آئے اور یہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سلاوین حضرت علی کو اپنے بچھونے پر اور نکلین ساتھ ابی بکر کے طرف غار کے ترجمہ پس رات گذاری علی نے اوپر بچھونے نبی صلعم کے اُس رات اور نکلے پیغمبر خدا صلعم یعنے ساتھ ابی بکر کے یہان تک کہ پہونچے غار ثور پر ف ح یعنے ہجرت کرکر پہاڑ ثور کے غار مین چند شب رہے اور جبکہ حضرت گھر سے نکلے ہین اور مشرک جو دروازے پر کھڑے تھے اُنکے سامنے سے گذرے ہین اور مطلع ہوئے ہین اور حضرت نے کلام کیا ہے اُنسے یہ قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہے کہ شرح عربی مین ذکر کیا ہے ہمنے اُسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے بھی یہ تفصیل مذکور ہے ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اِس حال مین کہ نگہبانی کرتے تھے علی کی یعنے حضرت علی گھر مین تھے اور وہ باہر کھڑے تھے گمان کرتے تھے علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ف ح یعنے گمان اُنکو یہ تھا کہ آنحضرت گھر مین سوتے ہین اور صلاح یہ ٹھہری ہوئی تھی کہ رات کو اُنکی نگہبانی کیجیے اور صبح کو کام اُنکا تمام کیجیے اور حالانکہ وہ علی تھے اور آنحضرت اُنکے سامنے سے باہر نکل گئے تھے ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اُنھون نے اُسپر یعنے اُس شخص پر کہ وہ بستر پر تھا یعنے حضرت علی پر گمان آنحضرت کے پس جبکہ دیکھا علی کو یعنے جگہ حضرت کے روکی اللہ تعالی نے بدخواہی اُنکی پس کہا اُنھون نے یعنے علی سے کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنے آنحضرت کہا علی نے کہ نہین جانتا مین پس چلے مشرک پیچھے حضرت کے نشان قدم پر یعنے کھوج مین لگے حضرت کے پس جب پہونچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اُنپر نشان قدم پس چڑھے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار پر کہ اوپر پہاڑ کے تھا یعنے اور گمان کیا کہ آنحضرت اِسی مین پس دیکھا اُنھون نے غار کے دروازے پر جالا مکڑی کا ف ح کہ بعد اندر جانے آنحضرت کے اُس غار مین مکڑی نے جالا تنا تھا اور عرض غار کے دروازے کا مقدار ایک بالشت کے ہے اور طول اُسکا مقدار ایک ہاتھ کے ترجمہ پس کہا مشرکون نے اگر داخل ہوتے محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اُسکے دروازے پر پس ٹھہرے آنحضرت غار مین تین رات دن نقل کی یہ احمد نے ف ع داخل ہوتے آنحضرت غار مین تو بھیجے اللہ تعالی نے دو کبوتر پس انڈے دیے اُنھون نے دروازے کے نیچے کی جانب مین اور بھیجی مکڑی پس جالا تنا اُسنے اُسپر اور روایت کیا گیا ہے کہ مشرک چڑھے اوپر غار کے ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتے اپنے قدمون کی طرف تو دیکھ لیتے آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈرے ابوبکر آنحضرت کی طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہے گمان تیرا ساتھ اُن دو کے کہ اللہ تیسرا اُنکا ہے پس اندھا کردیا اُنکو اللہ تعالی نے غار کے دیکھنے سے پس شروع کیا اُنھون نے پھرنا گرد اُسکے پس نہ دیکھا اُنھون نے خرج ع کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کے لکھا ہے کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق ہین کہ ساتھ آنحضرت کے نکل کر دونو صاحب جبل ثور کے غار مین چھپے تھے اُس روز کہ کفار نے قصد قتل کرنے آن سرور کا مصمم کیا تھا اور کہا ابوبکر نے آنحضرت سے اُس غار مین جس وقت کہ کافر وہان پہونچے کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سے اپنے زیر قدم نگاہ کرے تو ہمکو دیکھ لیگا آنحضرت نے فرمایا یا ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور

اسی جگہ سے ثابت ہوتا ہی کہ منکر صحابیت صدیق کا بسبب انکار نص کے کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کے کہ منکر انکی صحابیت کا بتدع ہوا اور عائشہ
سے روایت کیا گیا ہو کہ والدین میرے وقت بلوغ اور عاقل ہونے سے دیندار تھے اور کوئی روز ایسا نہ گزرتا تھا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح وشام نہ آتے
ہون اور جب مسلمانون کو کفار نے ایذا پہونچائی تو آنحضرت نے فرمایا کہ دار ہجرت تمہارا مجھکو دکھایا گیا ہو کہ کھجورون والا ہو درمیان دو سنگستان کے بعد اُسکے
مسلمانون نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کے بھی مدینہ کو پھرے اور ابوبکر صدیق نے بھی تیاری مدینہ کے جانے کی کی حضرت نے فرمایا تامل کر امید ہی کہ مجھے
امیدوار ہون کہ مجھکو بھی اذن ہجرت کا ہو اور جو اُس روز سے ابوبکر نے ملازمت آنحضرت کی علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گھر میں بند
تیار رکھے پھر ایک روز ٹھیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کے گھر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نے ایک اونٹ آنحضرت کو دیا
اور عائشہ اور اسما نے زاد راہ تیار کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کے گھر سے برفاقت اُنکے آنحضرت مکہ سے باہر نکل کر جبل ثور کے غار مین
چھپے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُسی شب درخت کیکر کا اُس غار کے منھ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نے اُسکے منھ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیے اور مکڑی
نے جالا تنا کفار اُس غار کے منھ پر آکر یہ علامتین دیکھ کر پھرے اور جس وقت کہ دونون صاحب مکہ سے باہر نکلے ابوبکر کبھی آگے آنحضرت کے اور کبھی
پیچھے آنحضرت کے ہو جاتے تھے بسبب اسکے کہ کوئی کافر نہ آگے نہ پیچھے سے آجاوے اور جب غار پر پہونچے تو آنحضرت کو وہان کھڑا کیا اور اول آپ
غار مین جا کر صاف کر کے آنحضرت کو اندر لیگئے اور تین رات تک دونون وہان رہے اور اپنے دونون اونٹون کو حوالہ ایک شخص کے بنی الدیل مین سے
کیا بوعدہ اسکے کہ بعد تین رات کے غار کے دروازے پر حاضر کرے اور اُسکو رہبر مدینہ کا باجرت مقرر کیا تھا اور ان تین شب مین عبداللہ بن ابی بکر رات کے
وقت کفار کی خبرین انکو پہونچاتے تھے اور بعد تین شب کے وہان سے اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر راہ کنارہ دریا کے متوجہ مدینہ کے ہوئے جب بیچ
مین پہونچے تو سراقہ بن مالک اُنکے پیچھے نکلا بسبب اسکے کہ کفار مکہ نے اُسکو مال بہت دینا مقرر کیا تھا اگر ان دونون کو یا ایک کو مار ڈالے غرض کہ جب
سراقہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کے نکلا اور قریب اُنکے پہونچا تو پاؤن اُسکے گھوڑے کا پھسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پھر سوار ہو کر درپی ہوا اور ایسا قریب
پہونچا کہ قرات پیغمبر کی سنی اُسی وقت دونون پاؤن اُسکے گھوڑے کے زانون تک زمین مین دھسے اور سراقہ زمین پر گرا اُسوقت سراقہ نے متنبہ ہو کر دہائی امان کی دی
آنحضرت اور ابوبکر کھڑے ہوئے اور سراقہ نے ملازمت کی اور حال اپنا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ اور اسلحہ حاضر کرے قبول نہ ہوا اور یہ حکم
ہوا کہ امر ہمارا مخفی رکھنا سراقہ وہان سے پھرا اور جو کافر راہ مین ملتا تھا اُسکو پھیر دیتا تھا اور آنحضرت مدینہ مین گئے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ اُھْدِیَتْ
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاۃٌ فِیْھَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لِیْ مَنْ کَانَ ھٰھُنَا مِنَ الْیَھُوْدِ فَجُمِعُوْا لَہٗ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ سَائِلُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَھَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْہُ قَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْکُمْ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ کَذَبْتُمْ
بَلْ اَبُوْکُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَھَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُکُمْ عَنْہُ قَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ وَاِنْ کَذَبْنَاکَ عَرَفْتَ کَمَا عَرَفْتَہٗ فِیْ اَبِیْنَا فَقَالَ لَھُمْ
مَنْ اَھْلُ النَّارِ قَالُوْا نَکُوْنُ فِیْھَا یَسِیْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَاللّٰہِ لَا نَخْلُفُکُمْ فِیْھَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ ھَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْ شَیْءٍ
اِنْ سَاَلْتُکُمْ عَنْہُ فَقَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ ھَلْ جَعَلْتُمْ فِیْ ھٰذِہِ الشَّاۃِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا اَنْ نَسْتَرِیْحَ مِنْکَ وَاِنْ کُنْتَ
صَادِقًا لَمْ یَضُرَّکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہو ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی رسول اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری بھنی ہوئی کہ اُسمین زہر تھا
پس فرمایا آنحضرت نے کہ جمع کر دو میرے لیے جو ہون اس جگہ یہودیون مین سے پس جمع کیا حضرت کے لیے یہود کو پس فرمایا واسطے اُنکے آنحضرت نے کہ
تحقیق پوچھون مین تمسے حال ایک چیز کا مینے یا نہین پس آیا ہوو گے تم باور کرنے والے میری خبر دینے کو اُس چیز سے جسوقت کہ جھٹلاؤن مین تمکو بیچ جواب
کے کہ دو تم اُس سوال کا جیسے کہ سابق حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہا انھون ہان باور کرینگے اے ابا القاسم ف ح عادت یہود کی یہ تھی کہ اکثر آنحضرت کو سامنے

له [illegible]

کنیت انکی سے کہ ابو القاسم ہے خطاب کرتے تھے اور محمد نہین کہتے تھے اسلیے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت و انجیل مین شائع اور مشہور تھا اور دلیل تھا
اوپر صحت نبوت انکی کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے باپ تمھارا یعنے جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتے ہین کہا یہودی نے فلانا یعنے بطریق کذب کے امتحان
کے لیے کوئی اور نام غیر نام جد اپنے کے بتادیا فرمایا آنحضرت نے جھوٹ بولے تم بلکہ باپ تمھارا فلانا شخص ہے کہا یہود نے سچ کہا تمنے اور خوب کہا تمنے فرمایا
حضرت نے پس آیا باور کروگے تم میرے خبر دینے کو ایک چیز سے اگر سوال کرون مین تمسے اس چیز سے یعنے پھر خبرون مین تمکو ساتھ اسکے کہا یہودیون نے
ہان اے ابا القاسم اور اگر جھوٹ بولین ہم تمسے پہچان لوگے تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنے اسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کے پس فرمایا اور پوچھا یہود
سے کہ کون ہے دوزخی کہا انھون نے کہ رہین گے ہم دوزخ مین تھوڑے سے دن یعنی جیسے کہ قرآن مجید مین انکا قول نقل کیا ہے لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ
پھر خلیفہ ہوگے تم ہمارے اے گروہ مسلمانون کے دوزخ مین یعنی بعد نکلنے ہمارے کے تم داخل ہوؤگے اور ہمیشہ رہوگے اور یہ انکے زعم فاسد اور اعتقاد میں
بات تھی اور خبر حق تھی فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کلام نہ کرو بیچ مقدمہ اسکے اور دور ہو تم جھوٹے ہو اپنی خبرون مین قسم ہے اللہ کی نہین خلیفہ ہون گے ہم تمھارے
اس مین کبھی پھر فرمایا آنحضرت نے کیا تم باور کروگے میری خبر دینے ایک چیز سے اگر پوچھون مین تمسے اس سے پس کہا انھون نے ہان اے ابا القاسم فرمایا
کیا ملایا ہے تمنے اس بکری مین زہر کہا انھون نے کہ ہان فرمایا آنحضرت نے کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہا انھون نے کہ ارادہ کیا ہمنے کہ اگر ہو تم جھوٹے تو راحت
پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسے اور اگر تم سچے ہو تو ضرر کریگا تمکو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی زہر پس منتفع ہونگے ہم تمھاری ہدایت سے اور حاصل
اسکا یہ کہ چاہا تھا ہمنے امتحان کرنا یعنے پس یا یہ کہ جانین گے ہم کہ تم جھوٹے ہو تو تمھارے ہلاک ہونے سے آسایش مین ہوجاینگے اور یا یہ کہ جانین گے ہم کہ تم
نبی ہو تو پیروی تمھاری کرینگے اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کے گذری ہے اب مقابلہ مین انکے کہ سکتے ہین کہ زہر نے انکو زیان نہ
کیا اور صدق ظاہر ہوا پھر کیون نہ ایمان لائے تم (وعن عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفجر وصعد علی
المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ہو کائن الی
یوم القیمۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم) اور روایت ہے عمرو بن اخطب انصاری سے ف ع یہ ساتھ کنیت کے مشہور تھے کہ انکو زید اعرج کہتے تھے اور حضرت
کے ساتھ غزوون مین رہے ہین چنانچہ آیا ہے کہ تیرہ غزوے انھون نے کیے ہین اور آنحضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہین کہ کچھ
اوپر سو برس کے ہوئے تھے اور انکے سر اور داڑھی مین نہین تھے سفید بال گرچند ترجمہ کہا نماز پڑھائی ہمکو آنحضرت نے ایک روز فجر کی اور چڑھے منبر پر پس خطبہ
فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا اترے اور نماز پڑھی ظہر کی پھر چڑھے منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز
کا پھر اترے اور نماز پڑھی عصر کی پھر چڑھے منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنے پس تمام روز خطبہ مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتھ اس
چیز کے کہ وہ ہونے والی ہے قیامت تک یعنی وقایع اور حوادث اور عجایب اور غرایب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرماتے پس اسمین بہت سے معجزے
ہوئے کہا عمرو نے پس دانا ترین ہمارا یعنے اب بہت یاد رکھنے والا ہمارا ہے یعنے اسدن ذکر الطیبی اور کہا سید جمال الدین نے اولی یہ ہے کہ کہا جاوے
بہت یاد رکھنے والا ہمارا اب اس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہے یعنے آپ نقل کی یہ مسلم نے (وعن معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سألت مسروقا
من اٰذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القرآن فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ بن مسعود انہ قال اٰذنت بہم شجرۃ متفق علیہ) اور روایت ہے
معن بن عبد الرحمن تابعی سے کہ پوتے ہین عبد اللہ بن مسعود کے کہا انھون نے کہ سنا مین نے اپنے باپ سے یعنی عبد الرحمن سے کہ کہا پوچھا مین نے
مسروق سے کہ کبار تابعین سے ہین کس نے خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے جنات کی اس رات کو کہ سنا تھا انھون نے قرآن پس کہا مسروق
نے عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجھکو تیرے باپ نے یعنے عبد اللہ بن مسعود نے کہ انہنے کہا خبر دی آنحضرت کو ساتھ آنے جنات کے ایک درخت نے نقل

کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ح** یعنے ایک درخت نے خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئے ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین پس آنحضرت باہر گئے اور جنون کو دیکھا اور قرآن انکے آگے پڑھا (**وعن** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تلاش کی ہمنے ماہ نو کے دیکھنے کی اور تھا مین مرد تیز نظر پس دیکھا مین نے چاند اور حالانکہ نہین تھا کوئی کہ کہے کہ دیکھا ہے اسکو سوائے میرے یعنی سوائے میرے کوئی نہ کہتا تھا کہ مین نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا مین نے کہ کہتا تھا مین عمر کو کہ کیا نہین دیکھتے تم چاند پس وہ نہین دیکھتے اسکو یعنی مین دیکھتا تھا اور ہر چند عمر کو دکھاتا تھا انکو نہین نظر آتا تھا کہا انس نے کہتے تھے عمر نزدیک ہے کہ دیکھین گے ہم اسکو اس حال مین کہ مین لیٹا ہونگا اپنے بچھونے پر **ف ح** یعنی کچھ حاجت اسکی نہین ہے کہ مین اب دیکھون اور تعب اور مشقت اٹھاؤن اسکے دیکھنے مین بعد ایک زمانہ کے یا بعد ایک روز کے روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھ لونگا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نہ کرے اُس چیز مین کہ ضروری نہ ہو اور صرف نہ کرے وقت کو مالا یعنی مین ترجمہ پھر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے قصے اہل بدر کے یعنے مشرکون کے کہ جو بدر مین مارے گئے تھے کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تھے کہ دکھاتے تھے ہمکو جگہ پڑنے اور ہلاک ہونے مشرکون کی ایک روز پہلے قضیہ کے یعنے ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکون کے خبر دی کہ ہر ایک ان اشقیا مین سے یہان مارے پڑے ہونگے فرماتے تھے آنحضرت یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے یعنے جگہ پڑنے ہر ایک کی جدا جدا تعین کر دی کہا عمر نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آنحضرت کو ساتھ حق کے نہین خطا اور تجاوز کی مارے جانے والون نے ان جگہون سے کہ بیان کیا تھا اور تعین کیا تھا انکو آنحضرت نے پس ڈالے گئے کنوئین مین کہ پانی نہین بھرا جاتا تھا اُس سے بعضے انکے بعض پر پس چلے حضرت یہانتک کہ پہونچے طرف انکے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا حق پائی اور دیکھی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کی تمسے اللہ نے اور اسکے رسول نے پس تحقیق مین نے حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجھسے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کس طرح کلام کرتے ہو تم بدنون سے کہ نہین ہین روحین انمین پس فرمایا کہ نہین تم زیادہ سننے والے انسے واسطے اُس چیز کے کہ کہتا ہون مین یعنے یہ بہت سننے والے ہین یا برابر ہین تمہارے سننے مین یعنی یہ سنتے ہین یہ کلام کہ کہتا ہون مین سوائے اسکے کہ نہین طاقت رکھتے یہ کہ جواب دین مجھکو کچھ نقل کی یہ مسلم نے **ف ح** کتاب الجہاد مین بیان اسکا ہو چکا ہے (**وعن** اُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهٗ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهٖ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَاْسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ اِذًا تَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ) اور روایت ہے انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہے اپنے باپ سے یہ کہ آنحضرت تشریف لائے زید بن ارقم کے پاس اس حالت مین کہ عیادت کرتے تھے انکی بسبب بیماری کے کہ تھی انکو فرمایا حضرت نے نہین تجھ پر بسبب بیماری تیری کے ڈر و لیکن کیسا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا مین اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اب داخل ہوگا تو بہشت مین بے حساب کہا یعنے شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر اسکے پس اندھا ہو گیا زید بعد مرنے پیغمبر صلعم کے پھر پھیر دی اللہ تعالیٰ نے زید پر

پر بینائی اُسکی پھر مرگیا ف ع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ذکر کیا اُنکے لیے پھرنا بینائی اُنکی کا اسلیے کہ ہو مشقت اُنکے صبر کی بہت اور اجر ترتب ہوگا اُسپر بہت بڑا پھر حاصل ہوئی اُنکو مدد اللہ کی بسبب صبر کے (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ اَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے اسامہ بیٹے زید کے سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ جو جھوٹ بولے اور بنالی مجھپر یعنی قصداً وہ بات کہ نہین کی مین نے پس چاہیے کہ طیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یہ یعنے سبب فرمانے اس حدیث کا یہ ہے کہ آنحضرت نے بھیجا ایک شخص کو یعنے ایک قوم کے پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندھا اُسنے حضرت پر یعنے اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا پہونچی حضرت کو خبر اُسکی پس بددعا کی اُسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اُس حال مین کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اُسکا اور نہ قبول کیا اُسکو زمین نے ف ح ع اور یہ نشان دوزخی کا ہے کہ یہ موید ہے قول جوینی کی کہ افترا کرنے والا آنحضرت پر قصداً کافر ہے ترجمہ نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَفَنِيَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا حضرت سے پس دیا اُسکو آنحضرت نے آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کھاتا اُسمین سے اور کھاتی بیوی اُسکی بھی اُسمین سے اور مہمان اُنکے یہانتک کہ ناپا اُس شخص نے اُسکو کہ باقی رہا تھا کھانے سے پس تمام ہوگیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ناپتا تو اُسکو تو البتہ کھاتے رہتے تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیرے اُسمین سے ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیے یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيْ امْرَاَتِهِ فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَكَلُوْا فَنَظَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيَشْتَرِيَ لِيْ شَاةً فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِّيْ قَدِ اشْتَرٰى شَاةً اَنْ يُّرْسِلَ بِهَا اِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَى امْرَاَتِهِ فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاُسٰرٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی ایک شخص سے انصار مین سے کہ کہا نکلے ہم ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز جنازے کے پس دیکھا مین نے پیغمبر صلعم کو اس حال مین کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے کہ کھودی جاتی تھی وصیت کرتے تھے آنحضرت گورکن کو فرماتے تھے فراخ کر میت کے پانون کی طرف سے اور فراخ کر اُسکے سر کی جانب سے پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کرکر سامنے سے آیا حضرت کے دعوت کرنے والا طعام کی اُس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اُسکی اور گئے اُسکے گھر مین اور ہم ساتھ آنحضرت کے تھے یعنے ہم بھی گئے اور طفیلی آنحضرت کے ہو گئے یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کے کی تھی پس لایا گیا طعام پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اُس طعام مین کھانے کے لیے پھر رکھے قوم نے ہاتھ اپنے پس کھایا قوم نے طعام ف ع ظاہر اس حدیث سے اعتراض وارد ہوتا ہے اُن روایتون پر کہ بیان کی ہین علماء مذہب ہمارے کی کہ مکروہ ہے کھلانا طعام کا پہلے دن یعنے جسدن میت مرا ہے یا تیسرے دن یا بعد ہفتہ کے کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا گیا ہے کہ نہین مباح ہے کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نے کہ نہین مضائقہ ہے بیٹھنے کا مصیبت کے لیے تین دن تک بغیر مرتکب ہونے ممنوع چیزون کے کہ وہ بچھانا بچھونے کا ہے اور کرنا کھانے کا اہل بیت کی طرف سے اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سے اور سبھون نے علت یہ بیان کی ہے کہ طعام

مشروع ہی سرور مین نہ شرور مین کہا ابن ہمام نے اور وہ ضیافت بدعت بدہی روایت کیا ابن احمد اور ابن ماجہ نے ساتھ اسناد صحیح کے جریر بن عبداللہ سے
کہ کہا گنتے تھے ہم جمع ہونے کو اہل میت کے پاس اور کھانا کرنے اُنکے کو نیاحہ سے انتہی پس لائق ہی یہ کہ مقید کیا جاوے کلام فقہا کا ساتھ نوع خاص کے کروہ
ایسا جمع ہوتا ہی کہ موجب ہو میت کے گھر والون کی حیا کرنیکا کہ ناچار مارے حیا کے کھلاوین اُنکو جبرًا یا حمل کیا جاوے کلام فقہا کا اوپر ہونے بعضے وارثون کے
صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوے رضا اُسکی یا ہو طعام مال میت سے پہلے تقسیم اُسکی کے نہ طعام شخص معین کا کہ کرے اپنے مال مین سے اور مانند اُنکے اور ایسی قسمون
پر حمل کرنا چاہیے کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام میت اور اسپر حمل کیا جاوے قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیے کہ وہ ایام مصیبت کے ہین پس نہین
لائق ہی اُن ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو واسطے سرور کے اور اگر کرے کھانا فقرا کے لیے تو اچھا ہی اور اسپر وصیت کرنی ساتھ کرنے کھانے کے بعد موت میت کے
تاکہ کھلاوین لوگون کو تین دن تک پس باطل ہی بموجب صحیح تر روایت کے اور بعضون نے کہا جائز ہی یہ تہائی مال مین سے اور یہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف
اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ مطلق طعام میت کی اجازت اُنھون نے دے دی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو یہان کے طعام
مرسومہ ان اقسام سے خالی نہین پاوینگے کہین ایک قسم پائی جاتی ہی کہین کئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کھانا کھلانا وہ ہی کہ جو قاضی خان نے لکھا ہی کہ
اگر کرے کھانا فقرا کے لیے تو اچھا ہی پس ظاہرا حضرت کو بطور ہدیہ کے اور آپ کے ہمراہیون کو بطور صدقہ کے اکتساب ثواب کے لیے کھلایا ہو اور علاوہ اسکے بعضی
فقہا لکھتے ہین کہ جو لوگ تجہیز وتکفین وتدفین میت مین مشغول ہون اُنکو کھانا اُس طعام کا جائز ہی پس یہ سب صاحب جو میت کو دفن کر کے پھرے اُنکو کھلایا پس
فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکھتے ہین اُس سے خود اُنھون نے اسکو مستثنے کر لیا ہی پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچھ تعارض نہ رہا واللہ اعلم بالصواب
ترجمہ پس دیکھا ہمنے طرف آنحضرت کے کہ چباتے ہین لقمہ کو اور پھیرتے ہین اُسکو اپنے دہن مبارک مین اور نگلتے نہین پھر فرمایا آنحضرت نے کہ پاتا ہون مین
اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لے گئی ہی بے اجازت اور بے رضاے مالک اُسکی کے پس بھیجا اُس عورت نے کسی کو آنحضرت کے پاس درحالیکہ
کہتی تھی یا رسول اللہ تحقیق مین نے بھیجا تھا خادم کو طرف نقیع کے اور نقیع ایک موضع ہی کہ بکتی جاتی ہین اُسمین بکریان ف ع یہ تفسیر مدرج ہی بعض روایت سے اور
یہ نقیع نون سے ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کے قریب بیس کوس کے ہی مدینہ سے غیر بقیع کے ساتھ بے کے کہ مقبرہ مدینہ کا وہان ہی ترجمہ تاکہ خرید کیجاوے
میرے لیے ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بھیجا مین نے کسی کو پاس ہمسایہ اپنے کے کہ تحقیق خرید کی تھی اُسنے ایک بکری کہ بھیجدے اُس بکری خرید کی ہوئی کو
ساتھ مول اُسکے کے کہ جس مول کو لی تھی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بھیجا مین نے ہمسایہ کی بیوی کے پاس پس بھیجدی اُسنے طرف میرے وہ بکری ف ع پس ظاہر
یہ کہ خریدنا اُسکا درست نہ ہوا اسلیے کہ اذن اُسکے ہمسایہ کا اور رضا اُسکی صریح نہ تھی اور یہ قریب بیع فضولی کے ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اُسکے کے
اور بہر تقدیر اُسمین شبہہ قوی تھا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھلا دے یہ طعام قیدیون کو ف ع اسری جمع اسیر کی ہی بمعنی بندی کے اور غالب یہ ہی کہ وہ فقیر
ہونگے اور کہا طیبی نے کہ وہ کافر تھے اور یہ اسلیے فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لین اور بخشوا وین اُس سے اور طعام بگڑا جاتا تھا اور اُنکو کھلانا بھی
ضرور تھا پس حکم فرمایا اُنکے کھلا دینے کا انتہی اور لازم آئی اُس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنے اُسکے کے اور واقع ہوا یہ تصدق اُس عورت کی طرف سے
ترجمہ نقل کی یہ ابوداود نے اور بیہقی نے دلائل النبوت مین (وعن حزام بن ہشام عن ابیہ عن جدہ حبیش بن خالد وہو اخ ام معبد ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حین اخرج من مکۃ خرج مہاجرا الی المدینۃ ہو وابوبکر ومولی ابی بکر عامر بن فہیرۃ ودلیلہما عبداللہ اللیثی مروا علی خیمتی ام معبد فسئلوہا لحما وتمرا لیشتروا منہا
فلم یصیبوا عندہا شیئا من ذلک وکان القوم مرملین مسنتین فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شاۃ فی کسر الخیمۃ فقال ما ہذہ الشاۃ یا ام معبد قالت
شاۃ خلفہا الجہد عن الغنم قال ہل بہا من لبن قالت ہی اجہد من ذلک قال اتاذنین لی ان احلبہا قالت بابی انت وامی ان رایت بہا حلبا فاحلبہا
فدعا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمسح بیدہ ضرعہا وسمی اللہ تعالی ودعا لہا فی شاتہا فتفاجت علیہ ودرت واجترت فدعا باناء یربض الرہط فحلب

فِیْہِ ثَجًّا حَتّٰی عَلَاہُ الْبَہَاءُ ثُمَّ سَقَاہَا حَتّٰی رَوِیَتْ وَسَقٰی اَصْحَابَہٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَہُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْہِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَہٗ عِنْدَہَا وَبَایَعَہَا وَارْتَحَلُوْا عَنْہَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ) اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہشام سے اُسنے نقل کی یہ حزام کے دادا سے کہ نام اُنکا حبیش بن خالد ہے اور حبیش بھائی ہے ام معبد کا **ف** کہ نام اُسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت راہ ہجرت مین اُسکے خیمہ مین تشریف لائے اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹھی خیمہ کے صحن مین اور کھانا پانی دینے فقرا اور مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہے حبیش یہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کیے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنے والے مکہ سے طرف مدینے کے آنحضرت اور ابو بکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبد اللہ لیثی کہ اُسکو ہمراہ لیا تھا راہ بتانے کے واسطے یہ چارون تن راہ مدینہ مین چلے جاتے تھے کہ گذرے اوپر دو خیمون ام معبد کے کہ اُس جنگل مین رہتی تھی پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدین اُس سے پس نہ پایا اُسکے پاس کچھ اُسمین سے یعنی گوشت اور تمر ذکر کیے گئے مین سے اور تھے لوگ بے زاد وبے توشہ قحط زدہ پس دیکھا آنحضرت نے طرف ایک بکری کے کہ خیمہ کے ایک جانب مین تھی پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حال ہے اُس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہے اُسکو دبلاپے نے ریوڑ کے ساتھ جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپے کے ہمراہ بکریون کے جنگل مین چرنے کو نہین جاسکتی فرمایا آنحضرت نے کیا ہے اِسکے کچھ دودھ کہا ام معبد نے کہ یہ بکری بہت گرفتار مشقت اور دور تر اِس سے ہے کہ ہو اِسکے دودھ یعنی بالکل اِسمین دودھ نہین فرمایا آنحضرت نے کیا اذن دیتی ہے تو مجھکو یہ کہ دودھ دوہون مین اِسکا کہا ام معبد نے کہ باپ اور مان میرے فدا آپ کے ہون اگر دیکھین آپ اِسمین دودھ تو دودھ لین یعنے دودھ اسمین ہے نہین کیا دوہین گے آپ اِسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتھ پھیرا اُسکے تھنون پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری کے حق مین پس پانون کھولے بکری نے دودھ دوہانے کے لیے سامنے حضرت کے جیسکہ عادت دودھ کے جانور کی ہے کہ وقت دوہنے کے دونون پانون کھول دیتا ہے اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا باسن کہ سیراب کرے ایک گروہ کو پھر دوہا بیچ اُس برتن کے دودھ خوب بہتا ہوا یہانتک کہ اوپر آگئی اُسکے جھاگ دودھ کی پھر پلایا اُسکو ام معبد کے تئین یہانتک کہ سیراب ہوئی اور پلایا ساتھ والون اپنے کو یہانتک کہ سیراب ہوئے پھر پیا حضرت نے بعد سب کے یعنی بموجب حدیث ساقی القوم آخرہم شربا کے پھر دوہا اُسمین دوسری بار بعد پہلی بار کے یہانتک کہ بھرا باسن پھر باقی چھوڑا وہ دودھ ام معبد کے پاس یعنی تاکہ دکھاوے وہ اپنے خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت لی آنحضرت نے ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین اور حدیث مین قصہ طویل ہے **ف** اور وہ یہ ہے کہ جب آنحضرت نے کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گھر مین دودھ دیکھا کہا یہ کیا ہے اور کہان سے آیا پس ذکر کین ام معبد نے صفتین اور شمائل آنحضرت کے خوب فصیح عبارت سے پس کہا ابو معبد نے کہ یہ نہوگا مگر صاحب قریش کا کہ سنی ہین مین نے صفتین اُسکی مکہ مین واسطے بلاشبہہ قصد رکھتا ہون مین کہ پاؤن مین صحبت اُسکی اگر اُسکی راہ پاؤن اور آیا ہے کہ جب آنحضرت ہجرت کرکر نکلے اور اہل مکہ نے نہ جانا کہ کہان اور کس طرف گئے تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کتنی ایک بیتین پڑھین لوگ آواز سنتے تھے اور کسی کو دیکھتے نہ تھے اُنہین سے دو بیتین یہ ہین قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزاءہ ٭ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ٭ ہما نزلا بالہدی واہتدت بہ ٭ فقد فاز من امسی رفیق محمد باب الکرامات ٭ باب ہے بیچ بیان کرامتون کے **ف ع** کرامات جمع کرامت کی ہے اور وہ اسم اکرام وتکریم سے ہے اور کرامت کہتے ہین فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتھ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہے کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہے اُسکا معتزلہ نے **ف ح** اہل حق اتفاق رکھتے ہین اوپر جائز ہونے وقوع کرامت کے اولیا سے اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات اور صفات حق کا بقدر طاقت بشری کے اور مواظب ہو اوپر کرنے طاعت کے اور ترک کرنے منہیات کے غیر منہمک ہو لذات وشہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین بحسب تفاوت ومراتب اُسکے کے اور

دلیل اوپر واقع ہونے کرامت کے کتاب سنت اور تواتر اخبار ہمہ صحابہ سے اور اُنسے کہ بعد انکے ہین یعنی تواتر معنوی اس طرح کا کہ قدر مشترک مین درمیان اُسکے وقت
انصاف اور ترک عناد کے مجال شبہہ اور انکار کی نہین ہے خصوصًا بعضے اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کی کرامت ایسی حد کثرت
کو پہونچی ہے کہ ان گنت ہین چنانچہ بعضے مشائخ اہل زمانہ اُنکے سے منقول ہے کہ کرامتین آپ کی مانند رشتہ مروارید کے تھین کہ پے درپے صادر ہوتی تھین کبھی نہین ظاہر ہوئین
غیر اُنسے اور معتزلہ اور بعضے اتباع اُنکے منکر ہوئے ہین کرامت کے اور بعضون نے کہا کہ صادر نہین ہوتی کرامت ولی سے بالقصد واختیار بلکہ بے قصد واختیار ہوتی ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ کرامت جنس معجزہ سے نہین ہوتی ہے مانند بڑھ جانے طعام قلیل کے اور جوش مارنے پانی کے انگلیون سے اور مانند انکے کے اور حق یہ ہے کہ جائز ہے واقع ہونا
کرامت کا بالقصد واختیار اور بے قصد و جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت مین مع دلائل اور رفع شبہہ مخالفون کے علم کلام کی کتابون مین مذکور ہے والاحالۃ
الی البیان بعد العیان **الفصل الاول** فصل پہلی (عن انس ان اسید بن حضیر وعباد بن بشر تحدثا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لہما حتی ذہب من اللیل
ساعۃ فی لیلۃ شدیدۃ الظلمۃ ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان وبید کل واحد منہما عصیۃ فاضاءت عصا احدہما لہما حتی مشیا فی ضوءہا حتی
اذا افترقت بہما الطریق اضاءت للاخر عصاہ فمشی کل واحد منہما فی ضوء عصاہ حتی بلغ اہلہ رواہ البخاری) روایت ہے انس سے یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر
کہ دونون صحابی جلیل القدر ہین باتین کرتے رہے تھے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ کسی حاجت کے کہ تھی ان دونون کی یہانتک کہ گئی رات مین سے ایک ساعت
طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتین کرنے مین بیچ رات نہایت اندھیری کے پھر باہر کو نکلے وہ دونون آنحضرت کے پاس سے اس حال مین کہ پھرے وہ طرف گھر
اپنے کے اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے انمین سے لاٹھیان تھین پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی ان دونون مین سے واسطے دونون کے یہانتک کہ چلے دونون بیچ روشنی اُس
لاٹھی کے یہانتک کہ جب جدا ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہ پہونچے کہ وہان سے ہر ایک کے گھر کو راہ جدی جاتی تھی روشن ہوئی دوسرے کے لیے بھی لاٹھی اُسکی
پس چلا ہر ایک ان دونون مین سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کے یہانتک کہ پہونچا ہر ایک اپنے اہل مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح اور روایت بخاری کی مین یون
آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونون صحابی آنحضرت کے پاس سے اندھیری رات مین اس حال مین کہ اُنکے ساتھ مانند دو چراغون کے تھے روشن اور جب جدا ہوئے ساتھ ہر ایک
کے ایک ایک ان مین سے جدا ہوا یہانتک کہ آیا ہر ایک اہل خانہ اپنے مین (وعن جابر قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول
قتیل ودفنتہ مع اخر فی قبر رواہ البخاری) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھکو میرے باپ نے بعض رات مین پس کہا نہین گمان کرتا مین
اپنے تئین مگر مارا گیا بیچ اول ان لوگون کے کہ مارے جاوینگے آنحضرت کے یارون مین سے اور تحقیق مین نہین چھوڑتا پیچھے اپنے کسی کو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک
تجھسے سوائے ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہین اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق مجھ پر ہے قرض
سے بہت سا پس ادا کرنا یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنون کے حق مین کہ اُنسے نیکی کرنا اور تھین وہ نو پس صبح کی ہمنے پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا
اُس غزوے مین اور دفن کیا مین نے اُسکو ساتھ ایک اور شخص کے ایک قبر مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح ع بموجب حکم آنحضرت کے کہ حکم دیدیا تھا شہدا کے
حق مین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرے عمرو بن الجموح تھے یار والد جابر کے اور بہنوئی اُنکے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ درصورت ضرورت کے
جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر مین (وعن عبد الرحمن ابن ابی بکر قال ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ
طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس وسادس وان ابا بکر جاء بثلثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وان
ابا بکر تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت
لہ امراتہ ما حبسک عن اضیافک قال اوما عشیتہم قالت ابوا حتی تجئ فغضب وقال واللہ لا اطعمہ ابدا فحلفت المراۃ ان لا تطعمہ وحلف الاضیاف ان

لَا يَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ) اور روایت ہے عبدالرحمن ابن ابی بکر سے کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تھے فقیر لوگ **ف** ح ع صفہ ایک جگہ تھی اٹی ہوئی مسجد سے کہ وہاں کتنے ایک فقیر صحابہ مین سے شب باش رہتے تھے پس اُسی کی طرف منسوب ہوئے اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اسکے پاس اترتا ورنہ اُترتا وہ صفہ مین اور انکو اضیاف المسلمین کہتے تھے گھر اور اہل وعیال اور مال ومنال کچھ نہ رکھتے تھے اور تھے مشاہیر اُنکے ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابوسعید خدری بشر بن الخصاصیہ ابو موہبہ مولیٰ آنحضرت کے وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نے فرمایا یعنے ایک دن کہ جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخصون کا یعنے اُسکے عیال مین سے پس چاہیے کہ لیجاوے تیسرے شخص کو یعنے اُن اصحاب صفہ مین سے اور جسکے پاس ہو طعام چار شخصون کا پس چاہیے کہ لیجاوے پانچوین کو یعنے اگر نہ ہو اُنکے پاس اسقدر کہ قوت ہو اُنسے زیادہ کا بلکہ انھین کی قدر ہو یا لیجاوے چھٹے کو **ف** ع یعنی اگر ہو اُسکے پاس قوت چھ کا پس لفظ او تنویع کے لیے ہے یا تخییر کے لیے اور احتمال یہ ہے کہ ہو شک کے لیے یا بمعنی بل کے ہے واسطے مبالغہ کے درباب ضیافت کے بنا برایسکے کہ مقتضا اسکا کہ جسکے پاس طعام دو کا ہو تو تیسرے کو لیجاوے یہ ہے کہ جسکے پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوے دو کو بلکہ روایت کیا ہے احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے بطریق مرفوع کے کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے چھ کو اور طعام چھ کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو ترجمہ اور تحقیق ابوبکر لائے تین شخصون کو اور لے گئے آنحضرت دس شخصون کو اور ابوبکر صدیق نے کھایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کے پھر ٹھہرے رہے ابوبکر آنحضرت کے پاس یعنی بعد کھانے کے یہانتک کہ پڑھی گئی نماز عشا کی پھر پھرے ابوبکر طرف گھر آنحضرت کے پس ٹھہرے رہے یہانتک کہ کھانا رات کا کھایا آنحضرت نے **ف** ع ح یعنی تنہا اور یا مہمانون سمیت اور یہ تکرار واسطے شروع کرنے قصہ کے ہے سر لیے اور یہ بھی ہے کہ اول جملہ مین بیان ابوبکر کے کھانا کھانے کا ہے اور دوسرے مین کھانا کھانے پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل وعیال ابوبکر صدیق کے اور مہمان سب منتظر رہے ترجمہ پس آئے ابوبکر صدیق گھر مین بعد گذرنے رات کے اسقدر کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے کہا حضرت ابوبکر سے اُنکی بیوی نے کس چیز نے باز رکھا تجھکو تیرے مہمانون سے یعنے کیون تاخیر کی تو نے کہ مہمانون نے انتظار تیرا کیا کہا ابوبکر نے کیا نہین طعام کھلایا تو نے مہمانون کو کہا حضرت ابوبکر کی بیوی نے کہ انکار کیا انھون نے کھانے سے یہانتک کہ آؤ تم یعنے اور شریک ہو اُنکے ساتھ کھانے مین پس غصہ ہوئے ابوبکر یعنے اپنے اہل پر گمان ایسکے کہ انھون نے قصور کیا الحاح ومبالغہ مین اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کھاؤنگا مین اس طعام کو ہرگز پس قسم کھائی ابوبکر کی بیوی نے یہ کہ نہ کھاوینگی وہ اس طعام کو یعنے ہرگز جیسے کہ ایک نسخہ مین ہے لفظ ابدا کا اور قسم کھائی مہمانون نے یہ کہ نہین کھانے کے اُسکو اکیلے یا مطلق کہا ابوبکر نے کہ ہے یہ غصہ میرا اور قسم کھانی شیطان سے یعنے اُسکے اغوا سے پس اُسی وقت غصہ سے باز آئے اور استغفار کی پس منگایا ابوبکر نے طعام اور کھایا انھون نے اور اُنکے اہل وعیال اور مہمانون نے **ف** ع اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوبکر نے خلاف قسم کے کیون کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس سبب سے انھون نے خلاف قسم کے کیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قسم کھاوے ایک امر پر اور دیکھے غیر اُسکا بہتر تو چاہیے کہ کرے وہ امر اور کفارہ دے قسم کا ترجمہ پس ہوتے حضرت ابوبکر اور اُنکے مہمان کہ نہ اُٹھاتے تھے لقمہ یعنے رکابی سے مونہون کی طرف مگر کہ بڑھ جاتا تھا طعام اُس لقمہ کے نیچے سے یعنے اُس جگہ سے کہ لیا جاتا تھا نوالہ وہان سے زیادہ اُس نوالہ سے پس کہا ابوبکر نے اپنی بیوی سے اے بہن بنی فراس کی کیا ہے یہ امر عجیب یعنی بڑھنا طعام کا **ف** ع لفظ فراس ساتھ زیر فے کے اور سین مہملہ کے نام ایک قبیلہ کا ہے اور حضرت ابوبکر کی بیوی کہ نام اُنکا ام رومان تھا اُس قبیلہ مین کی تھین ترجمہ کہا ابوبکر کی بیوی نے قسم اپنی ٹھنڈک آنکھ کی **ف** ح کہ مراد اُس سے ابوبکر صدیق ہین اور بعضے کہتے ہین کہ آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکھنے محبوب کے سے ہے اسلیے کہ یا تو قر سے ہے ساتھ پیش قاف کے بمعنی خنکی کے یا قر سے ساتھ زبر قاف

سکے یعنی قریب کے اور انکو دیکھنے محبوب کے سے خشک ہوتی ہے اور وہ برقرار کرامتین باتین نہین دیکھتی ترجمہ تحقیق یہ پیالہ جس سے کھاتا کہ پیالہ مین ہے اب سے چند زیادہ ہے
اس سے کہ پہلے اسکے تھا پس کھایا سبھون نے اور بچا اوسکو جسنے اسکو پاس آنحضرت کے پس روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کھایا اس طعام مین سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اسکی یہ ہے کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات مین الفصل الثانی فصل دوسری (وعن عائشة
قالت لما مات النجاشي كنا نتحدث انه لا يزال يرى على قبره نور رواه ابو داود) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جب مرا نجاشی تھے ہم آپسمین باتین کرتے اور کہتے
تحقیق ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اوکی قبر پر نور نقل کی یہ ابوداود نے ف ع یعنی حبشہ مین اور معنی یہ ہین کہ یہ امر مشہور تھا درمیان ہمارے اور ذکر کیا جاتا تھا
اسنے کہ دیکھا کرتے تھے ہم مین سے نور قبر اوکی کا اور نہین مقصود ہے متفق ہونا ہمارا مبعوث پر پس یہ قریب متواتر کے ہوا اور نجاشی ساتھ تخفیف جیم اور جزم ی آخر مین
بادشاہ حبشہ کا تھا پہلے دین نصرانیت پر تھا پھر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور حضرت نے مدینہ مین غائبانہ اسکے جنازہ پر نماز پڑھی اور شاید یہ ہے کہ
مراد نور سے نور محسوس ہو مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کے اور ہوسکتا ہے کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سے کہ پاتے تھے اپنے دلون مین انکی قبر کی زیارت سے واللہ
اعلم (وعنها قالت لما ارادوا غسل النبي صلى الله عليه وسلم قالوا لا ندري انجرد رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثيابه كما نجرد موتانا ام نغسله وعليه ثيابه
فلما اختلفوا القى الله عليهم النوم حتى ما منهم رجل الا وذقنه في صدره ثم كلمهم مكلم من ناحية البيت لا يدرون من هو اغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه
فقاموا فغسلوه وعليه قميصه يصبون الماء فوق القميص ويدلكونه بالقميص رواه البيهقي في دلائل النبوة) اور روایت ہے اسی عائشہؓ سے کہ کہا جب چاہا اصحاب نے
یا اہل بیت نے غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات کے کہا نہین جانتے ہم کہ آیا نکالین آنحضرت کو انکے کپڑون سے جیسے اورونکا نکالتے ہین مُردونکا اور کپڑے سے جیسے کہ
کرتے ہین اپنے مُردون کے لیے یا غسل دوین ہم انکو اس حال مین کہ ہون انکے بدن مبارک پر کپڑے انکے ف ع اور معنی یہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نے برہنہ کرنا بہ قیاس اورون
کے اور بعضون نے نہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے ترجمہ پس جب اختلاف کیا صحابہ نے تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نے انپر نیند یہانتک کہ تھا انمین سے کوئی
شخص مگر کہ ٹھوڑی انکے سینہ پر تھی یعنی سو گئے تھے پھر کلام کیا انسے کلام کرنیوالے نے یعنی غیب سے کسی نے گھر کے کونہ مین سے اس حال مین کہ نہین جانتے تھے وہ کہ کون ہے وہ کلام
کرنے والا کہ نہلاو آنحضرت کو اس حال مین کہ ہون اونپر کپڑے انکے پس کھڑے ہوئے صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اس حال مین کہ آپ پر قمیص انکا تھا اور ڈالتے تھے پانی قمیص
اور ملتے تھے آنحضرت کے بدن کو ساتھ کرتہ کے ف ع اور نقل کیا ہے نووی نے کہ صواب یہ ہے کہ وہ کپڑا کہ جسمین غسل دیا تھا آپکو نکالا اوس وقت کفن دینے کے اور یہ جو روایت
کیا ہے کہ نہین اتارا اور کفن کے نیچے رہنے دیا ضعیف ہے صحیح نہین ہے واسطے کہ ابن اسحاق کی ساتھ انکے ترجمہ نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوت مین (وعن ابن المنكدر ان سفينة مولى
رسول الله صلى الله عليه وسلم اخطأ الجيش بارض الروم او اسر فانطلق هاربا يلتمس الجيش فاذا هو بالاسد فقال يا ابا الحارث انا مولى رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان من امري كيت وكيت فاقبل الاسد له بصبصة حتى قام الى جنبه كلما سمع صوتا اهوى اليه ثم اقبل يمشي الى جنبه حتى بلغ الجيش ثم رجع الاسد رواه
في شرح السنة) اور روایت ہے ابن منکدر سے یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا ف ع
یہ شک راوی کا ہے اور سفینہ کے نام مین اختلاف ہے اور یہ لقب انکا ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تھے اور بوجھ اٹھاتے
تھے اور جو کوئی تھک جاتا بوجھ اپنا انپر ڈالدیتا اور وہ سبھون کا بوجھ اٹھائے جاتا تھا جب آنحضرت نے اسکو دیکھا تو فرمایا انت السفينة یعنی تو کشتی ہے پس اسی لقب سے وہ مشہور ہوا
اور جو کوئی اس سے اصل نام اسکا پوچھتا تو کہتا کہ نام میرا وہی ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے رکھا ترجمہ پس چلے بھاگ کر کافرون کے ہاتھ سے اس حال مین کہ ڈھونڈھتے تھے
لشکر کو پس ناگہان ملے وہ ایک بڑے شیر سے پس کہا اے ابا الحارث کہ یہ کنیت شیر کی ہے مین ہون مولی رسول خدا کا تھا امر میرے سے ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ
بھولنے یا بندی مین پکڑے جانے اور بھاگ آنے کا شیر سے کہا پس پیش آیا شیر واسطے انکے دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کھڑا ہوا شیر سفینہ کے پہلو مین جب سنتا شیر
کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اسکے یعنی تاکہ دفع کرے سفینہ کو پھر متوجہ ہوتا اور آتا اور ساتھ چلتا سفینہ کے پہلو مین یہانتک کہ جا پہونچا سفینہ لشکر کو اور یہ سب شیر کی فرمانبرداری کرنے چلنے مین یہانتک کہ پہونچا

سفینہ لشکر مین پھر پھر گیا شیر نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین (وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَہْلُ الْمَدِیْنَۃِ قَحْطًا شَدِیْدًا فَشَکَوْا اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا
قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْہُ کُوًی اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ
مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی الجوزاء سے کہ تابعی مشہور ہے اور نام اُسکا اوس بن عبد اللہ ازدی ہے کہا ڈالے گئے اہل مدینہ قحط
شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ کے یعنی تا دعا کرین اور کچھ تدبیر بتا دین پس کہا عائشہؓ نے دیکھو تم آنحضرت کی قبر کو پس گردانو حضرت کی قبر شریف سے
کئی روشن دان طرف آسمان کے یہانتک کہ نہو درمیان قبر کے اور درمیان آسمان کے چھت ف ح ع یعنی اٹھادو قبر اور آسمان کے درمیان مین سے
حجاب لفظ کوی ساتھ زیر کاف کے اور پیش سے بھی آیا ہے جمع کوہ کی ساتھ زبر کاف اور پیش اُسکے کے اور تخفیف واو کے بیچ مفرد اور جمع کے روزن گھر کا
اور معنی یہ ہین کہ کردو مقابلہ قبر شریف کے حضرت کے حجرے کی چھت مین کئی سوراخ اور کہا بعضون نے بیچ سبب کھول دینے قبر شریف کے یہ کہ آسمان نے
جب دیکھی قبر آنحضرت کی بہنے لگی نالی بسبب رونے آسمان کے فرمایا اللہ تعالی نے فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کے پس ہوتا ہے امر اسکا خلاف
اُسکے بہ نسبت ابرار کے یعنی اُنکے لیے روتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ طلب شفاعت کی ہے قبر شریف سے اسلیے کہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتے تھے ذات شریف
اور جب ذات شریف پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہؓ نے کہ کھولی جاوے قبر شریف تا مینھ برسے گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سے اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع
ہے آپ کی ذات شریف سے اور کھولنا قبر کا مبالغہ ہے اُسمین ترجمہ پس کیا لوگون نے جو کچھ کہ کہا تھا عائشہؓ نے پس برسائے گئے مینھ یہانتک کہ پیدا ہوئی
گھاس اور فربہ ہوئے اونٹ یہانتک کہ پھول گئین کوکھین اُنکی چرنے سے بسبب کثرت چربی کے پس نام رکھا گیا اُس سال کا سال فتق نقل کی یہ دارمی نے ف ع
یعنی سال ارزانی کا کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنی مین پھول جانا اور بعضون نے کہا پھٹ جانا اور بعضون نے کہا پھیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور
خوب طرح کھایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کے پھول گئین کوکھین اُنکی یا پھٹ گئے بدن یا پھیل گئے اور شفاعت ڈھونڈنا عائشہؓ کا اور ظاہر ہونا اُسکے اثر کا کرامت ہے
عائشہؓ کی اور حقیقت مین معجزہ ہے حضرت کا اسلیے کہ کرامتین سب اولیا کی معجزے ہین پیغمبر کے (وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ لَمَّا کَانَ اَیَّامُ الْحَرَّۃِ لَمْ یُؤَذَّنْ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ یُقَمْ وَلَمْ یَبْرَحْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ الْمَسْجِدَ وَکَانَ لَا یَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِہَمْہَمَۃٍ یَّسْمَعُہَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے سعید
بن عبد العزیز سے کہ تبع تابعین سے ہے نہایت ثقہ اور صحیح روایت کرنیوالا حدیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا ف لفظ حرہ ساتھ فتح حا اور تشدید را کے نام ہے ایک زمین کا باہر شہر
کے کہ اُسمین کالے پتھر بہت ہین اُسمین واقع ہوا یہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نے جو لشکر بھیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سے مدینہ پر چڑھ آیا اور خراب کیا اُسکو اور برائی اُس قضیہ کی حد سے
زیادہ ہے کہ بیان مین نہین آسکتی اور اُسکی برائیون مین سے ایک برائی یہ ہے ترجمہ کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین
اسکا تھا نماز کے لیے اور مسجد سے باہر نہین نکلے سعید بن مسیب ف ع کہ کبار تابعین سے تھے بڑے فقیہ اور محدث ورزاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کیے تھے انھون
نے اور وفات پائی سن ترانوے مین ترجمہ اور تھے سعید بن مسیب یعنی اُسوقت شدید مین کہ نہین پہچانتے تھے آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کے کہ سنتے تھے اُسکو حجرے
کے اندر سے کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تھی نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ
عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ الْفَاکِہَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْہَا رَیْحَانٌ یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا
حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابی خلدۃ تابعی سے کہ کہا کہا مین نے واسطے ابی العالیہ کے کہ کبار تابعین سے ہے کہ کیا سنی ہین انس نے حدیثین آنحضرت
کی ف ع یعنے بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہے یا اُسکے لیے مراسل ہین صحابہ سے باوجودیکہ وہ بھی حجت ہین اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کے تردد کیا بعضے لوگون
نے اُنکے حق مین ترجمہ کہا ابو العالیہ نے کہ خدمت کی انس نے آنحضرت کی دس برس یعنے اور عمر اُسکی دس برس کی تھی جب حاضر ہوئے تھے اور بعضون نے
کہا آٹھ برس کے اور دعا کی اُنکے لیے آنحضرت نے ف ع یعنے واسطے برکت کے اُنکی عمر مین اور مال مین اور اولاد مین پس ایک سو تین برس کی عمر ہوئی

اور اولاد سو نفر تھے انمین سے مرد اور ستائیس عورتین اور برکت اموال کی یہ تھی ترجمہ اور تھا انس کے لیے باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دو بار اور تھے اُس حدیقہ یعنے باغ مین پھول کہ آتی تھی انمین سے بو مشک کی ف ۶ حاصل جواب یہ کہ جسکو ایسا رتبہ اور صحبت ہو حضرت سے اور زمانہ دراز تک آپ کی ملازمت اور خدمت مین رہا ہو وہ کیونکر نسنے گا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَن عُروَةَ بنِ الزُّبَيرِ اَنَّ سَعِيدَ بنَ زَيدِ بنِ عَمرِو بنِ نُفَيلٍ خَاصَمَتهُ اَروَى بِنتُ اَوسٍ اِلَى مَروَانَ بنِ الحَكَمِ وَادَّعَت اَنَّهُ اَخَذَ شَيئًا مِن اَرضِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ اَنَا كُنتُ اٰخُذُ مِن اَرضِهَا شَيئًا بَعدَ الَّذِي سَمِعتُ مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعتَ مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَن اَخَذَ شِبرًا مِنَ الاَرضِ ظُلمًا طُوِّقَهُ اللّٰهُ اِلَى سَبعِ اَرَضِينَ فَقَالَ لَهُ مَروَانُ لَا اَسأَلُكَ بَيِّنَةً بَعدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيدٌ اَللّٰهُمَّ اِن كَانَت كَاذِبَةً فَاَعمِ بَصَرَهَا وَاقتُلهَا فِي اَرضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَت حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَينَمَا هِيَ تَمشِي فِي اَرضِهَا اِذ وَقَعَت فِي حُفرَةٍ فَمَاتَت مُتَّفَقٌ عَلَيهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسلِمٍ عَن مُحَمَّدِ بنِ زَيدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ بِمَعنَاهُ وَاَنَّهُ رَاٰهَا عَميَاءَ تَلتَمِسُ الجُدُرَ تَقُولُ اَصَابَتنِي دَعوَةُ سَعِيدٍ فَاِنَّهَا مَرَّت عَلٰى بِئرٍ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتهُ فِيهَا فَوَقَعَت فِيهَا فَكَانَت قَبرَهَا) روایت ہے عروہ بن زبیر بن العوام سے کہ کبار تابعین سے ہے اور زبیر والد انکے عشرۂ مبشرہ سے ہین یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جھگڑی انسے اروی بیٹی اوس کی طرف مروان کے ف نفیل ساتھ پیش نون کے اور زبر ف اور جزم ی کے اور سعید بن زید بھی عشرۂ مبشرہ سے ہین بہنوئی حضرت عمرؓ کے اور تھے وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم رے کے اور زبر واو کے جامع الاصول مین کہا ہے نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ ہے یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتے ہین کہ سعید بن زید سے جھگڑی اروی اور لے گئی انکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تھا معویہ کی طرف سے ترجمہ اور دعوی کیا اروی نے کہ سعید بن زید نے لے لی ہے یعنی ازراہ ظلم کے کچھ زمین اسکی سے پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد واستغراب کے کہ بھلا مین لونگا زمین اسکی سے کچھ بعد اسکے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تو نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا سعید نے کہ سنا مین نے پیغمبر سے فرماتے جو شخص کہ لیوے ایک بالشت کسی کی زمین سے ازراہ ظلم کے کریگا اللہ تعالی اس بالشت بھر زمین کو طوق اسکا سات زمینون تک پس کہا مروان نے کہ نہین طلب کرتا مین تجھسے گواہ یعنی دلیل بعد اسکے ف ۶ یعنی بعد لانے تیرے کے اس حدیث کو اور معنی یہ ہین کہ سچا جانتا ہون مین تجھکو باطن امر مین کہ تو غیر ظالم ہے یا نہین شک کرتا مین بیچ نقل کرنے تیرے کے حدیث کو اور نہین محتاج ہون مین اور روایت کا اسلیے کہ تو بہتر ہے راویون کے یا زیادہ ہے اور ذکر کیا کرمانی نے کہ سعید نے چھوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تھا اس عورت نے اسکا جیسیکہ شاہد ہے اسکی نقل حصہ وہ کی ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہے یہ عورت جھوٹی تو اندھی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین مین ف ح کہ دعوی کرتی ہے اسکا اور ایک روایت مین آیا ہے واجعل قبرها دارها یعنی کر قبر اسکی اسکے گھر مین ترجمہ کہا عروہ نے پس نمری وہ عورت یہان تک کہ جاتی رہی بینائی اسکی اور اسوقت کہ وہ عورت چلتی تھی اس زمین اپنی مین ناگہان گری وہ بیچ ایک گہرے گڑھے کے پس مرگئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سے معنی اس حدیث کے آئے ہین اور یہ آیا ہے کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو اندھی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلنے مین دیوار کے سہارے پر چلتی تھی کہتی تھی وہ عورت کہ پہونچی مجھکو بد دعا سعید بن زید کی کہ میرے اندھے ہونے کے لیے کی تھی اور تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئین کے یعنے گہرے گڑھے پر کہ اس گھر مین تھا کہ جھگڑی تھی وہ سعید بن زید سے اسکے مقدمہ مین پس گری وہ اسمین پس ہوا وہ کنوان قبر اسکی یعنے اسکے لیے جدا قبر نہ بنائی گئی اسمین پڑی رہی

(وَعَنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيشًا وَاَمَّرَ عَلَيهِم رَجُلًا يُدعٰى سَارِيَةَ فَبَينَمَا عُمَرُ يَخطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الجَيشِ فَقَالَ يَا اَمِيرَ المُؤمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الجَبَلَ فَاَسنَدنَا ظُهُورَنَا اِلَى الجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ البَيهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ عمرؓ نے بھیجا ایک لشکر یعنے طرف نہاوند کے اور امیر کیا اس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اسکا ساریہ پس اسوقت کہ عمرؓ خطبہ پڑھتے تھے یعنے مسجد مدینہ مین روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ ناگہان

پکا

حضرت عثمان اور حضرت علی تھے پس شروع کیا چلانا اور کہنا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور پناہ پکڑ ساتھ اسکے یعنے کر پہاڑ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پس تعجب
کیا لوگون نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا ای امیر المومنین ملے ہمسے دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئے وہ ہم پر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان
ایک چلانے والا چلاتا تھا اور کہتا تھا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگائین ہمنے پیٹھیں اپنی طرف پہاڑ کے پس شکست دی انکو خداے تعالی نے **ف ع** ان مین
کئی کرامتین ہوئین حضرت عمرؓ کی ایک تو نظر آنا اس معرکہ کا مدینہ سے اور دوسرے پہونچنا انکی آواز کا اور سننا ہر ایک کا ان مین سے اسکو اور تیسرے فتحیاب ہونا انکا انکی
برکت سے ترجمہ نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوت مین (وعن نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ
مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَزُفُّوْنَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی
نبیہہ بیٹے وہب کے سے **ف ح** لفظ نبیہہ ساتھ پیش نون اور زبر ب اور جزم ی کے پھر ہ ہی پھر ت مولف نے اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کے
اکثر نسخون مین بھی اسی طرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کے نسخے مین نبیہ بدون ت کے ہی اور یہی ظاہر ہی اور بعضون نے کہا یعنی
یہی صواب ہی پس نبیہہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین اور پایا انھون نے زمانہ آنحضرت کا لیکن دیکھا نہین آپ کو اور مسلمان ہوئے
حضرت عمر کے زمانہ مین داخل ہوئے حضرت عائشہؓ کے پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپ کی یا قضیہ آپ کی وفات
کا پس کہا کعب نے یعنے اگلی کتابون سے دیکھ کر یا سنکر اگلے لوگون سے یا از راہ کشف کے اور یہی مناسب ہی واسطے اسکے کہ ہو کرامت انکی کہ نہین کوئی
دن کہ طلوع ہو فجر اسکی مگر کہ اترتے ہین ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ گھیر لیتے ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتے ہین بازو اپنے یعنے اڑنے کے لیے گرد قبر کے
یا اوپر اسکے تلاش برکت اور قرب اور نور اسکے کے اور درود بھیجتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہان تک کہ جب شام کرتے ہین چڑھ جاتے ہین
آسمان پر اور اترتے ہین آسمان سے مانند انکے یعنے ستر ہزار اور فرشتے پس کرتے ہین وہ بھی مانند اس چیز کے کہ کرتے ہین فرشتے روز کے گھیر لیتے ہین قبر کو
اور بازو مارتے ہین اور درود بھیجتے ہین آپ پر یہانتک کہ جب پھٹے گی آنحضرت سے زمین یعنے وقت پھکنے دوسری نفخہ کے اٹھینگے آپ قبر شریف سے نکلینگے
بیچ ستر ہزار فرشتون کے اس حال مین کہ لیجا وینگے فرشتے محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کے نقل کی یہ دارمی نے **بابٌ ف ح**
اکثر نسخون مین اسی طرح ہی باب مطلق بے ترجمہ کے اور بعضے نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور اظہر ہی اسلیے کہ عادت مولف کی یہ ہی کہ
لکھتا ہی مطلق باب واسطے ذکر کرنے لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور یہان ایسا نہین ہی بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرت کی وفات کے پس
مناسب ہی ترجمہ کرنا ساتھ اسکے اور یہ بھی ہی کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہی بے ترجمہ کے متعلق ساتھ وفات کے پس ظاہر یہ ہی کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ
وفات نبی صلعم کے اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور تتمات اسکے کے جاننا چاہیے کہ ابتدا آنحضرت صلعم کے مرض کی یہ تھی کہ حادث ہوا درد سر
آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اسمین سے باقی رہی تھین اور بعضون نے کہا کہ ابتداء مرض اول ربیع الاول مین تھی اور ابن جوزی نے کتاب
الوفا مین کہا کہ ابتداء مرض صفر کے مہینے مین تھی کہ دس راتین اسکی باقی رہین تھین اور وفات آپ کی بارھوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی
نے کہ ایک شخص ثقات مین سے ہی جزم کیا اسکا کہ ابتداء مرض بدھ کے دن تھی بائیسوین صفر کو اور وفات پیر کے دن دوسری ربیع الاول میں واللہ
اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علما نے اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہرا کی تیسری رمضان مین ہی اور اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ وفات
انکی چھ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہی پس شدت سے ہوا درد سر اور تپ کہ حضرت ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلتے تھے بستر پر اور فرماتے
تھے کہ نہین ہی کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اسکی ہم سے کہ گروہ انبیا ہین اور بلا شبہہ ثواب بھی زیادہ ہی ہمارے لیے پس بیمار رہے آنحضرت بارہ[۱۲] دن یا

اٹھارہ دن بنا بر اختلاف کے بیچ زمانہ ابتدا مرض کے اور آزاد کئے آنحضرت نے اپنی بیماری مین چالیس بردے اور نماز ادا کرتے تھے اصحاب کے ساتھ مدت مرض مین سوائے تین روز کے اور بعضون نے کہا سترہ نمازین نہین پڑھائین ابو بکرؓ کو فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑھا اور نکلے آنحضرت ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ مسلمانون کے تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدائے تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہی تم پر پس یہی طرف سے تمکو یہ نصیحت ہی کہ تقوی کرنا اور نگاہ رکھنا طاعت اسکی اسلیے کہ مین چھوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسے اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابو بکرؓ تھے ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا نماز نہین پڑھی آنحضرت نے پیچھے کسی کے اپنی امت مین سے سوائے ابو بکر کے اور سوائے عبد الرحمن بن عوف کے کہ سفر مین انکے پیچھے ایک رکعت پڑھی اور ان چیزون مین سے کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کے یہ تھا کہ جب ہوا درد انکا روز پنجشنبہ کے پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکھین پس کہا عبد الرحمن بن عوف کو کہ لا شانہ بکری کا یعنی ہڈی اسکے شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکھون ابو بکر کے لیے ایک کتاب پس چاہا کہ اٹھین اور لا دین فرمایا حاجت نہین ہی خدا اور مومن نہین اختلاف کرینگے ابو بکر کے حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگے انکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباسؓ نے کہا علی کو کہ مین پہچانتا ہون چہرے عبد المطلب کے بیٹون کے وقت موت کے اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اٹھین پیغمبر خدا اس درد سے چلو طلب کرین اُنسے یہ امر یعنی خلافت حضرت علیؓ نے کہا آیا جانتا ہی تو کہ اگر طلب کرون مین ورنہ دیوین حضرت پھر کبھی دینگے لوگ مجھکو یعنی ہرگز نہین دینگے مین ہرگز نہین طلب کرتا اور یہ بھی واقع ہوا حضرت کے مرض مین کہ آنحضرت کے پاس سات دینار تھے پس خیرات کیے وہ تاکہ کچھ باقی نہ چھوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنے کی تھی غلام اور لونڈیون پر اور سیرک حیات الحیوان مین واقدی سے لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکھا اسماء عمیس کی بیٹی نے ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون آنحضرت کے پھر کہا کہ وفات پائی رسول خدا صلعم نے اور اٹھائی گئی مہر نبوت آپکے مونڈھون مین سے اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکھا مین نے ہاتھ اپنا آنحضرت صلعم کے سینہ پر اس روز کہ وفات پائی پس گذرے مجھ پر کئی جمعے کہ طعام کھاتی تھی مین اور ہاتھ دھوتی تھی اور نہین جاتی تھی میرے ہاتھ سے بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچھا لوگون نے حضرت علیؓ سے کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپکی پلکون مین پس اٹھا لیا مین نے اپنی زبان سے اسکو اور پی گیا مین پس جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنے کی اس سے اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون سوتی مین کہ نہین تھا اسمین قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہین روایتین آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہؓ سے آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہؓ کے کہ کہا نہ تھا اسمین قمیص اور عمامہ بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ تین کپڑے تھے سوائے قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئے اور کہا ہی علما نے کہ صحیح یہ ہی کہ معنی اس عبارت کے یہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کے کفن مین نہ تھا نووی نے کہا کہ جمہور علما اسپر ہین اسی سبب سے کہتے ہین کہ زیادہ تین سے مکروہ ہین اور شافعی کے نزدیک جائز غیر مستحب ہی مردون کے لیے اور عورتون کے لیے موکد تر ہی کہ پانچ چاہیین اور حنیفہ کے نزدیک کفن کے تین کپڑے ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہی اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت نہین کی کسی نے جماعت جماعت آتی تھی اور نماز پڑھتی تھی اور جب آنحضرت کو دفن کرنے لگے تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تھا اسنے چادر آپکے نیچے بچھا دی تھی اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپ کے کوئی اسکو اوڑھے لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیے علما اتفاق رکھتے ہین کہ مکروہ ہی بچھانا چادر وغیرہ کا نیچے مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کے منھ پر نو اینٹین کچی کھڑی کی گئین یعنی منھ بند کرنے کے لیے اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کے اور سنگریزے بچھائے گئے اسپر اور چھڑکا گیا اسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی چارون امامون وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کی پیر کے دن اور دفن کیے گئے بدھ کی شب مین اور بعضون نے کہا منگل کے دن بعد ڈھلنے آفتاب کے اور اول صحیح ہی اور باقی احوال رسالہ ما ثبت بالسنۃ مین مین نے لکھا ہی

الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ

بن عمیر وابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار وبلال وسعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اہل المدینۃ فرحوا بشیء فرحہم بہ حتی رأیت الولائد والصبیان یقولون ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء فما جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلہا من المفصل رواہ البخاری) روایت ہے براء بن عازب سے کہ مشاہیر انصار سے ہیں کہا اول ان شخصوں کے کہ آئے ہم پر یعنے انصار پر آن حضرت کے اصحاب میں سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے ف ح اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار کی التماس سے بعضے اپنے اصحاب کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو بھیجا بعضی مصلحتوں کے لیے اور تاکہ سکھاویں قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلے ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بھیجا ت پس شروع کیا انھوں نے کہ پڑھاتے تھے ہم کو قرآن پھر آئے عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصوں کے آنحضرت کے صحابیوں میں سے بعد ازاں رونق افزا ہوئے آنحضرت صلعم یعنے ساتھ ابوبکر صدیق کے پس نہیں دیکھا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کے یعنے دنیا میں مانند خوش ہونے انکے کے بسبب آنے آنحضرت کے مدینہ میں یہانتک کہ دیکھا میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے یعنی کمال خوشی سے کہ یہ رسول خدا کے ہیں تحقیق آئے پس نہیں آئے یہانتک کہ سیکھی میں نے سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرت کے آنے سے پہلے سیکھ لی تھی میں نے بیچ جملہ اور سورتوں کے یا ساتھ اور سورتوں کے کہ مانند اسکے ہیں یعنی مقدار میں مفصل سے یعنی اوساط مفصل سے نقل کی بخاری نے ف ع یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہے مکہ میں اور اشکال اسپر یہ وارد ہوتا ہے کہ آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اتری ہے زکوۃ فطر میں اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ میں ہوا ہے پس احتمال ہے یہ کہ ہو یہ سورۃ مکی سوائے ان دونوں آیتوں کے کہ یہ مدنی ہوں اور صحیح تر یہ ہے کہ ساری سورۃ مکی ہے پھر بیان کیا آنحضرت نے کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سے زکوۃ فطر اور نماز عید ہے پس نہیں ہے آیۃ میں مگر رغبت دلانی زکوۃ وصلوۃ میں بغیر بیان مراد کے پس بیان کیا اسکو سنت نے بعد اسکے کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم (وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابوبکر قال فدیناک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا الی ہذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا وبین ما عندہ وہو یقول فدیناک بآبائنا وامہاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابوبکر اعلمنا متفق علیہ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر ف یعنے مرض الموت میں جبکہ ایک روایت میں آیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا یہ پانچ رات پہلے وفات سے ت پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دی اسکو تازہ نعمت دنیا سے مقدار اس چیز کے کہ چاہے اللہ تعالی یا چاہے وہ بندہ اور درمیان اس چیز کے کہ نزدیک خدا کے ہے یعنے ثواب آخرت پس اختیار کیا اس بندہ نے اس چیز کو کہ نزدیک خدا کے ہے یعنے ثواب آخرت اسلیے کہ وہ خیر اور پائندہ تر ہے پس روئے ابوبکر ف ع یعنے بسبب کمال فہم و ادراک کے پہچان لیا انھوں نے مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سے بقرینہ مرض کے یا اسلیے کہ اختیار کرنا اس چیز کا کہ اللہ کے پاس ہے اور ترک کرنا نازونعمت دنیا کا بحسب ظاہر کے مقدمات مراتب اولیا سے ہے اور وہ جانتے تھے کہ یہ دنیا کی نعمتیں مناسب نہیں ہیں مقام سید الانبیا کے پس انتقال کیا انکے ذہن نے طرف اسکے کہ معنی اسکے بطریق اشارہ کے اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہے ت کہا ابوبکر نے یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہوں ہم تم پر سے ساتھ ماں باپ اپنے کے یعنے اگر نفع دے قربان ہونا کہا راوی نے پس تعجب کیا ہم نے واسطے ابی بکر کے ف ع کہ کیوں قربانی کرتے ہیں حالانکہ یہاں کوئی باعث نہیں ہے کہ مقتضی ہو اسکو اور نہیں تھا یہ مگر بسبب سمجھنے انکے کے اس چیز کو کہ سمجھے ابوبکر ارشاد سے ت پس کہا لوگوں نے یعنی بعضوں نے کہ دیکھو طرف اس بڈھے کے یعنی باوجود بڑھاپے کے کہ مقتضی ہے انکے وقار اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتے ہیں رسول خدا

صلعم حال ایک بندے غیر معین کے سے کہ اختیار دیا اسکو اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دیوے اسکو ناز و نعمت دنیا سے اور درمیان اسکے کہ جو نزدیک اسکے اور وہ بوڑھا کہتا ہے کہ قربان ہون ہم تم پر سے ساتھ باپون اور ماؤن کے پس تھے آنحضرت وہی اختیار دیے گئے ف ۔ یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر مین کہ آنحضرت ہی بندے اختیار دیے گئے تھے یعنی آنحضرت نے بندے سے اپنی ذات شریف مراد رکھی تھی ترجمہ اور تھے ابوبکر دانا تر ہم مین کہ سمجھ لیا اول ہی کہ بندے مخیر آنحضرت ہین (وعن عقبۃ بن عامرٍ قال صلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علے قتلے احدٍ بعد ثمان سنین کالمودع للاحیاء والاموات ثم طلع المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شہید وان موعدکم الحوض وانی لانظر الیہ وانا فی مقامی ہذا وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوا فیہا وزاد بعضہم فتقتتلوا فتہلکوا کما ہلک من کان قبلکم متفق علیہ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا نماز پڑھی سول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوپر شہیدون احد کے بعد آٹھ برس کے ف ع یعنے وقت دفن انکے سے پس کہا بعضون نے کہ پڑھی آنحضرت نے انپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہے پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہے یا ان شہدا کی خصوصیت تھی اور کہا شافعی نے کہ مراد صلوۃ سے دعا ہے انتہی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے یون لکھا ہے کہ مراد صلوۃ سے نماز جنازہ کی ہے اور یہ موید ہے مذہب حنفیہ کے کہ وہ قائل ہین نماز پڑھنے کے شہدا پر اور شافعیہ کے نزدیک کہ وہ قائل نہین ہین اسکے مراد دعا ہے ترجمہ مانند رخصت کرنے والے کے واسطے زندون اور مردون کے ف ع کہا مظہر نے یعنے استغفار کی انکے لیے مانند رخصت کرنے کے واسطے زندون اور مردون کے اسی پر رخصت کرنا زندون کے لیے بسبب رحلت کرنے آنحضرت کے تھا دنیا سے اور مردون کے لیے بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کے انسے اور یہ آنحضرت کے آخر زمانہ حیات مین تھا ترجمہ پھر چڑھے آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگے تمہارے فرط ہون ف ح فرط ساتھ زبر ف اور ر کے کہ وہ آگے جاتا ہے قافلہ مین سے منزل پر واسطے درست اور مہیا کرنے ڈول اور رسی اور پاک کرنے کنوئین وغیرہ کے اور سامان طیار کرنے منزل کے کہ جسکو میر منزل کہتے ہین اور یہان مراد آگے جانا آنحضرت کا ہے دار آخرت مین واسطے کارسازی امت اور مہیا کرنے اسباب تجارت اور شفاعت امت کے حاصل یہ کہ مین شفاعت کرنے والا تمہارا ہون آگے تمہارے جاکر مستعد شفاعت کا رہونگا ترجمہ اور مین تم پر شہید ہون یعنے مطلع ہونگا تمہارے احوال پر اسلیے کہ عرض کیے جاوینگے مجھپر اعمال تمہارے یا مین شاہد یعنے گواہ ہون گواہی دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنے دعوت اسلام تمہاری کے اور تحقیق مکان وعدہ تمہارے کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہے تمسے محشر مین حوض کوثر ہے ف ع یعنے وہان جاکر تمیز ہو جائیگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت امت اجابت کے لیئے ترجمہ اور تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون یعنے اب طرف حوض کے اس حال مین کہ مین اس جگہ اپنی مین ہون ف ع یعنی ممبر پر اور یہ ظاہری معنی پر ہے گویا حضرت صلعم کے لیے پردہ اٹھ گیا اور دکھا دیا گیا حوض کوثر اس حالت مین ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کھولے جاوینگے میری امت کے لیے خزانے زمین کے بسبب فتح ہونے شہرون مین کے اور ایمان لانے لوگون اسکے کے اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تم پر یعنی تم سب پر شرک کرنے کا تمہارے سے پیچھے میرے یعنی اسلیے کہ یہ واقع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر دنیا سے کہ رغبت کروگے اسمین ف ع مانند رغبت کرنے کے شئی نفیس مین اور میل کروگے اسمین بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین مناسب نہین بلکہ رغبت کرنی خاص احوال باقیہ ہی مین چاہیے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین پس چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنے والے یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویون نے مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگے یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک و مال کے لیے پھر ہلاک ہو جاؤگے جیسکہ ہلاک ہوتے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ اسمین کئی معجزے ہین آنحضرت کے اسلیے کہ اسمین خبر دی حضرت نے یہ کہ امت انکی مالک ہوگی زمین کے خزانون کی سو واقع ہوا یہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگے سو بچایا انکو اللہ تعالی نے اس سے اور وہ رغبت کرینگے دنیا مین پس یہ بھی واقع ہوا (وعن عائشۃ قالت ان من نعم اللہ تعالی علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتی وفی یومی

لہ لیکن رخصت کرنا واسطے زندون کے یعنی کہ مین انکے درمیان سے نقل جاؤنگا اور رخصت کرنا مردون کو ان ... استغفار ...

وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نعمتوں خدا کی سے مجھ پر کہ مخصوص کیا مجھ کو ساتھ انکے یہ ہے کہ آنحضرت وفات کیے گئے میرے گھر میں اور بیچ روز نوبت میری کے ف ع یعنے باوجود اسکے کہ آنحضرت مدت مرض میں وقت وفات تک حضرت عائشہؓ کے گھر میں تھے یہ بات بھی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہؓ کے پڑا یعنے آپ کی وفات آپ کی نوبت ہی کے دن میں ہوئی اور جامع الاصول میں ہے کہ تھی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت کو عائشہؓ کے گھر میں پھر شدت سے ہوا اس حال میں کہ آپ میمونہؓ کے گھر میں تھے پھر اذن چاہا اپنی بیویوں سے کہ بیمارداری آپ کی عائشہؓ کے گھر میں کیجاوے پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کے مرض کی بارہ دن تھی اور وفات پائی پیر کے دن وقت چاشت کے ربیع الاول کے مہینے میں بعضوں نے کہا دوسری تاریخ اور بعضوں نے کہا بارھویں تاریخ اور اکثر روایتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے ترجمہ اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کے ف ع یعنے حضرت کی وفات ہوئی اس حال میں کہ آپ تکیہ کئے ہوئے تھے انکے سینہ اور گردن سے اور یہ دلالت کرتا ہے انکے کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت میں ہے بین حاقنتی وذاقنتی یعنے تھا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹھوڑی میری کے اور نہیں معارض ہے اُسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نے روایت کی ہے طرق کثیرہ سے یہ کہ تھا سر مبارک آپ کا حضرت علیؓ کی گود میں اسلیے کہ تمام طرق دونوں روایتوں کی خالی ایک طرح کی خرابی سے نہیں ہیں اور بر تقدیر صحت انکی کے تطبیق یوں دی جاوے کہ تھا سر مبارک آپ کا حضرت علی کی گود میں پہلے وفات کے ترجمہ اور تحقیق خداے تعالی کی نعمتوں سے مجھ پر یہ ہے کہ خداے تعالی نے جمع کیا درمیان تھوک میرے کے اور تھوک آنحضرت کے وقت وفات انکی کے ف ح یہ ہمیشہ نعمت ہے اور وقت موت کے بہت بڑی نعمت ہے کہ وقت انتہا برکتوں کا ہے یا بیان واقع کرتی ہیں کہ یہ نعمت اُسوقت میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہیں سبب پائے جانے اس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئے میرے پاس عبدالرحمن بن ابی بکر کہ بھائی انکے تھے اور انکے ہاتھ میں سواک تھی اور میں تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تھی یعنی حضرت میرے سینہ سے لگے بیٹھے ہوئے تھے پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ دیکھتے ہیں طرف عبدالرحمن کے یا طرف سواک کے حال آنکہ میں جانتی تھی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکھتے ہیں سواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کے پس کہا میں نے کیا لوں میں سواک آپکے لیے پس اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے سر مبارک سے کہ ہاں لے پس لی میں نے سواک عبدالرحمن سے اور دی آنحضرت کو اور کی آپ نے مسواک پس دشوار ہوئی حضرت پر یعنی بسبب اسکے کہ وہ سخت تھی اور کہا میں نے کہ نرم کردوں میں سواک کو آپکے لیے پس اشارہ کیا آپنے سر سے کہ ہاں پس نرم کردی میں نے سواک پس پھیری حضرت نے سواک دانتوں پر ف ع یعنی پس جمع ہوئے دونوں تھوک میرے حلق میں اور اسی طرح آنحضرت کے حلق میں وقت وفات انکی کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف راضی ہونے آنحضرت کے عائشہؓ سے دم مرگ تک ترجمہ آنحضرت کے روبرو ایک باسن تھا کہ اسمیں پانی تھا پس شروع کیا آنحضرت نے کہ داخل کرتے تھے دونوں ہاتھ اپنے پانی میں اور پھیرتے انکو اپنے چہرہ مبارک پر ف ع اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تھی مزاج مبارک پر اس سے فی الجملہ تسکین ہو جاتی تھی اور اسمیں اشارہ طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کے بھی تھا اور یہ بھی اس سے نکلا کہ کرے یہ فعل ہر مریض اور اگر وہ نہ کر سکے تو کوئی اور کرے اسلیے کہ اس سے ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہے کرب میں مانند پانی وغیرہ ٹپکانے کے حلق میں بلکہ واجب ہے ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ ثابت حاجت ہو اسکی ترجمہ اور کہتے تھے لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت کے سختیاں ہیں ف ع سکرات ساتھ زبروں کے جمع سکرہ کی ہے یعنی سختیاں اور بڑی بڑی مشقتیں قسم حرارتوں اور تلخیوں طبیعتوں کی سے کہ انبیا اور ارباب کمالات کے لیے بھی ہوتی ہیں پس پناہ مانگو واسطے ان حالتوں کے اور طلب کرو اللہ تعالی سے آسانی اسکے واسطے اموات کی اور شمائل ترمذی میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو وقت نزع کے اس حال میں کہ انکے پاس پیالہ پانی کا تھا اور وہ اسمیں ہاتھ ڈالتے تھے اور پھر پھیرتے تھے منھ پر پھر کہتے تھے اللہم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت ترجمہ پھر اٹھایا آنحضرت نے دست مبارک یعنی بطریق دعا کے یا بطور اشارہ کرنیکے طرف آسمان کے پس شروع کیا کہتے تھے یعنی کر رسائی کر مجھکو رفیق اعلی

یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جھک گئے اور نیچے گر پڑے دست مبارک حضرت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف یا
دونوں طرف اور مراد رفیق اعلی سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلی علیین میں جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ
رَفِيقًا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملاء اعلے اور عالم ملکوت یعنے فرشتہ وغیرہ آسمان کے رہنے والے ہیں اور
بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلی سے حضرت رب العزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خداے تعالے
مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو بیچ رہنے کے دنیا میں اور آنے کے یہاں فرمایا آنحضرت نے اخترت الرفیق الاعلی واللہ اعلم (وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ
النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنے ساتھ مرض الموت کے مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کے **ف** ع یعنے اسکو اختیار
دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک اور مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبے کی طرف اور اسمیں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے
اس چیز کو کہ اللہ کے پاس ہے اسلیے کہ وہ بہتر اور پایندہ تر ہے ترجمہ اور تھے آں حضرت بیچ اُس بیماری اپنی کے کہ وفات کیے ساتھ اُسکے پکڑا حضرت کو سختی
آواز نے یعنے مرتے وقت جو بلغم یا سانس اٹکر حلق میں اٹک جاتا ہے اور اس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا
میں نے آں حضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجھکو ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا تو نے اُنپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین **ف** ع
اور بعد اُسکے یہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلی کے ساتھ مجھکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بھی حاصل خوب
ہو جاتی ہے اس روایت میں اور پہلی روایت میں ترجمہ پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آں حضرت اختیار دیے گئے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع یعنے درمیان باقی رہنے کے دنیا میں اور متوجہ ہونے کے طرف عالم عقبے کے اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کے کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کی
شق کو (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ
فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ
أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ شدت سے بیماری ہوئی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو بیہوش کرتی تھی آنکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہؓ نے وائے ہے کرب باپ میرے کو یعنے کیا شدت مرض ہے آپ کو پس فرمایا آنحضرت نے
حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر محنت وشدت بعد آج کے دن کے **ف** ع یعنی یہ کرب بسبب شدت دکھ بیماری کے ہے اور بعد آج کے دن کے نہیں
ہونے کا یہ اسلیے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کے ہوتا ہے بعد آج کے دن کے منقطع ہو جائیں گے یہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب
نہیں ترجمہ پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہؓ نے اے باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کے کہ بلایا اُسکو اپنے حضور میں اے باپ میرے
اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اُسکی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کے پہونچاتے ہیں ہم خبر موت کی اُسکو پس جبکہ دفن کیے گئے حضرت کہا فاطمہؓ نے اے
انس آیا گوارا ہوا تمھارے نفسوں پر اے صحابہ یہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع یہ اشعار بھی نسبت کیے جاتے ہیں طرف فاطمہؓ کے
کہ حضرت کے ماتم میں کہے ہیں اشعار مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ • أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا • صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا
لِقُدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا

عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتّٰى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا) اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین خوشی کی تمام لوگون نے حتے کہ کھیلے حبشی ساتھ نیزون اپنے کے یعنے بسبب عادت اپنی کے جیسے یہان پٹے بازی کرتے ہین اندازہ خوش ہونے کے سبب تشریف لانے آنحضرت کے نقل کی یہ ابوداود نے اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہین دیکھا مین نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوب تر یعنی خاطر مین اور نہ روشن تر یعنی ظاہر مین اس دن سے کہ آئے ہمپر اس دن مین یعنی مدینہ مین آنحضرت صلعم یعنے بڑی ہی خوشی کا دن تھا وہ اسلیے کہ وہ تھا دن وصال کا مشتاقین جمال کے لیے اور نہین دیکھا مین نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنے والا ہو یعنے دل مین اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھو مین اس دن سے کہ وفات پائی اسمین رسول خدا صلعم نے یعنی اسلیے کہ وہ دن فراق کا تھا عشاق پر اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے اسمین رسول خدا صلعم مدینہ مین روشن ہوئی مدینہ مین سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اسمین آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ مین سے ہر چیز اور نہین جھاڑے تھے ہمنے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال مین کہ تحقیق ہم آنحضرت کے دفن کرنے مین مشغول تھے یہان تک کہ ناآشنا جانا ہمنے اپنے دلون کو یعنے متغیر ہو گئے حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کے پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے ہمنے نہین پایا ہمنے دل اپنے اس حالت پر کہ تھے یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تھی مشاہدہ اور نور آنحضرت کے سے اور اترنے وحی کے سے اسمین بڑا ہی فرق پڑ گیا (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا اصحاب نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کے یعنی دفن کی جگہ مین اختلاف کیا کہ کہان دفن کرنا چاہیے پس بعضون نے کہا کہ بقیع مین دفن کرین اور بعضون نے کہا کہ حضرت کی مسجد مین اور بعضون نے کہا مکہ مین اور بعضون نے کہا کہ قدس مین کہ وہان قبور انبیا کے ہین یا نفس دفن مین اختلاف کیا کہ آیا دفن کرین یا نہین جیسکہ شمائل ترمذی مین ہے کہ کہا اصحاب نے حضرت ابوبکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاوین رسول خدا صلعم یا نہین فرمایا انھون نے کہ ہان کہا اصحاب نے کہان کہا ابوبکرؓ نے اس مکان مین کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح انکی اسلیے کہ نہین قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح انکی مگر مکان طیب مین پس جانا اصحاب نے کہ سچ کہا ابوبکر نے انتہی اور یہ منافی نہین ہے اسلیے کہ روایت کیا گیا انسے اس حدیث مین ترجمہ پس کہا ابوبکر نے کہ سنا مین نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہین قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اس جگہ کہ دوست رکھتا ہے وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اسمین دفن کرو انکو بیچ جگہ بچھونے انکے کے یعنے جہان وفات پائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت مین کہ وہ تندرست تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہین قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہے اس پیغمبر کو جگہ انکی یعنے جو جگہ خاص ہے اسکے لیے بہشت سے یعنے منازل عالیہ اسکے سے پھر اختیار دیا جاتا ہے اسکو یعنے کہ اگر چاہے ہماری درگاہ مین آ اور چاہے دنیا مین رہ اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف اور عزت انبیا کی ہے درگاہ صمدیت مین والا جو کچھ کہ حکم ہے

ہوتا وہی ہے اور وہ بھی وہی اختیار کرتے ہیں کہ جو اصل حکم ہو ترجمہ کہا عائشہؓ نے پس جبکہ نازل کی گئی حضرت پر موت یعنے علامتیں اُسکی اس حال میں کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تھا بیہوشی ڈالی گئی آپ پر یعنے بیہوش ہوئے پھر ہوش میں آئے پھر اُٹھائی نگاہ اپنی طرف چھت کے یعنے اسلیے کہ وہ جہت ہے آسمانوں کی پھر کہا یا الٰہی اختیار کیا میں نے یا مانگتا ہوں میں رفیق اعلیٰ کو کہا میں نے اب کہ اختیار کرتے ہیں حضرت اُس عالم کو اختیار نہیں کرینگے ہمکو کہا عائشہؓ نے اور پہچانا میں نے کہ یہ قول اشارہ ہے طرف اُس حدیث کے کہ کہی تھی حالت صحت اپنی میں بیچ کہنے اپنے کے کہ قبض روح نہیں کیجاتی ہے کسی پیغمبر کی کبھی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے جگہ اُسکی بہشت سے پھر اختیار دیا جاتا ہے ف ح پس یہ دیکھنا بہشت کی طرف تھا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق الاعلیٰ جواب اُس تخییر کا تھا ترجمہ کہا عائشہؓ نے پس تھا آخری کلام کہ بولے اُسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہوں میں رفیق اعلیٰ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح کہا سہیلی نے اول کلام کہ بولے ہیں آنحضرت حالت شیرخوارگی میں پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ جس روز الست بربکم کہا گیا تو اول حضرت ہی نے بلیٰ فرمایا (وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم رواہ البخاری) اور یہ بھی روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنی اُس بیماری میں کہ فوت ہوئے اسمیں اے عائشہ ہمیشہ تھا میں کہ پاتا تھا میں درد اُس طعام کا کہ کھایا تھا میں نے خیبر میں ف ح یعنے وہی جو بکری میں زہر ملا کر دیا تھا آپ کو کہ بیان اُسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر نہیں ہوئی اُسکی ہلاک ہونے میں واسطے ظہور معجزے کے و لیکن ایک طرح کا دُکھ اُس سے باقی تھا اور کبھی کبھی ظہور کرتا تھا ترجمہ اور یہ وقت پانے میرے کا ہے اپنی رگ جان کے کاٹے جانے کو اُس زہر کے اثر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح ظاہرا حکمت الٰہی مقتضی اسکے ہوئی کہ اثر اُس زہر کا وقت موت کے ظاہر کیا واسطے حاصل ہونے مرتبہ شہادت کے جیسکہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ سانپ کے زہر کے اثر سے مرے کہ غار میں وقت ہجرت کے کاٹا تھا (وعن ابن عباس قال لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیہم عمر بن الخطاب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ فقال عمر قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ فاختلف اھل البیت واختصموا فمنہم من یقول قربوا یکتب لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنہم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا عنی قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لہم ذلک الکتاب لاختلافہم ولغطہم وفی روایۃ سلیمان بن ابی مسلم الاحول قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعہ الحصی قلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اھجر استفھموہ فذھبوا یردون علیہ فقال دعونی ذرونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ فامرہم بثلاث فقال اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم وسکت عن الثالثۃ اوقال فانسیتہا قال سفیان ھذا من قول سلیمان متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ حاضر کیے گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ف ح یعنے حاضر ہوئی اُنکو موت مراد ایام مرض کے ہیں کہ اُنمیں حضور موت کا تھا اور وہ روز پنجشنبہ کا تھا اور وفات روز دوشنبہ کے ہوئی ترجمہ اور گھر میں تھے بہت شخص کہ اُن میں عمرؓ بھی تھے فرمایا آنحضرت نے آؤ کہ لکھدوں تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہ ہو تم بعد اُسکے ف ع کہا نووی نے شرح مسلم میں جاننا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تھے جھوٹ بولنے سے اور تغیر کرنے سے کسی چیز کے احکام شرعیہ میں سے حالت صحت و مرض میں اور معصوم تھے ترک کرنے بیان اُس چیز کے سے کہ حکم کیے گئے ساتھ بیان کرنے اُسکے کے اور معصوم تھے ترک کرنے تبلیغ اُس چیز کے سے کہ واجب کی تھی اللہ نے

اُنپر تبلیغ اُسکی اور بہین تھے وہ معصوم امراض جسمانی سے کہ جس سے نقصان اُنکے مرتبہ مین نہین آتا تھا اور نہ فساد پڑتا تھا اُنکی شریعت مین اور سحر کیا گیا حضرت پر حتی کہ ہوگئے تھے ایسے کہ اُنکے خیال مین آتا تھا کہ وہ کر چکے ہین ایک کام اور حال آنکہ نہین کیا ہوتا تھا اُسکو اور نہین صادر ہوتا تھا اُنسے اس حال مین کوئی کلام احکام مین مخالف اُسکے کہ پہلے کہہ چکے تھے پس جب جانا تو نے یہ مقدمہ جو ذکر کیا ہمنے تو اب یہ سن کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ اُس نوشتہ کے کہ ارادہ کیا تھا حضرت نے اُسکے لکھنے کا پس کہا بعضون نے کہ آنحضرت نے چاہا تھا کہ معین کردین ایک کو صحاب مین سے واسطے خلافت کے تا واقع نہو نزاع انمین کہتا ہون مین کہ یہ بہت بعید ہے ہواسطے کہ تعیین و تصریح کرنی اور خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس یا علی کے نہین محتاج تھی طرف کتابت کے بلکہ زبا کہدینا کافی تھا اور معہذا حضرت نے اشارہ کر بھی دیا تھا طرف خلافت ابی بکر کے ساتھ نیابت امامت کے مع تصریح کرنے کے ساتھ قول اپنے کے یابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین خلافت مستمرہ اپنی وفات کے بعد کی کہ جو مستحق ہونگے ایک بعد دوسرے کے امام مہدی کے نکلنے تک اور ظہور عیسیٰ تک تو البتہ یہ ایک وجہ معقول ہے ولیکن چاہا اللہ تعالی نے امر خلافت کو پوشیدہ رکھنا پس نہ لکھ سکے آنحضرت اور بعضون نے کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نے نوشتہ لکھنا ایک بیان ہو اسمین احکام مہمہ کا بہ تفصیل و تلخیص تا کہ اٹھ جاوے نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر کہتا ہون مین کہ نہین تھا حضرت کے زمانہ مین نزاع کہ اٹھ جاتا اور نہین تھا خلاف تا مندفع ہو جاتا اور یہ کہ باعتبار زمانہ بعد کے کہ واقع ہوگا اختلاف ہر مکان مین اُسکے واقع ہونے کی خود حضرت نے خبر دیدی تھی ساتھ قول اپنے کے اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھ قول اپنے کے صحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنے کے علیکم بالسواد الاعظم اور ساتھ قول اپنے کے استفت قلبک وان افتاک المفتون اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا یَزَالُونَ مُخْتَلِفِینَ اِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّکَ وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ علاوہ یہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ بیس برس کے کیونکر ہون ملخص و منصوص ایک ساعت مین ایسی طرح کہ نہ متصور ہو انمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکے یہ کہ حضرت نے قصد کیا تھا یہ کہ لکھین ایک نوشتہ کہ اسمین بیان کرین بعضے ایسے احکام کہ اگلے زمانون مین پائے گئے ہین اور کتاب و سنت مین نہین تم کو مین تو بعید نہین ہے از رافت ورحمت سے اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین نوشتہ کہ بیان ہو اسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض اور تمام مبتدعہ سے ترجمہ پس کہا عمر نے کہ تحقیق غالب ہے آنحضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہے تمکو کتاب اللہ ف ع ح یعنی امر دین مین بموجب قول اللہ تعالی کے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور سنت بھی تابع اور مفسر اور مبین اُسکی ہے اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نے اُنکو کہ جو جھگڑے تھے اُنسے اس باب مین پس یہ رد ہے اُنپر نہ نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنے سے تخفیف و آسایش دینی آنحضرت کی تھی وقت سختی و درد و بیماری کے اور جان لیا تھا اُنھون نے کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کے نہین ہے بلکہ اُنکی مصلحت کے لیے ہے اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نکرین تو وہ جانین اور عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم کرتے تھے حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کے نہو تو وہ گفتگو کرتے تھے آنحضرت سے اسمین پس چھوڑ دیتے تھے آنحضرت اُنکو اُنکی رائے اور صوابدید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چھوڑتے اُنکی رائے پر اور عمر یہ بھی سمجھے تھے کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا کہ ترک اُسکا اولی ہے اور آنحضرت صلعم نے بھی ترک کیا اور یہ مثل اُسکے ہے کہ گذرا اول کتاب مین بھیجا ابوہریرہ کا کہ بشارت دین لوگون کو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے بہشت مین داخل ہوگا پس منع کیا اُنکو عمر نے تا کہ لوگ تکیہ نہ کر بیٹھین اُسپر اور عمل مین سست ہون اور معہذا حضرت عمر رض کے لیے موافقات ہین کہ موافق ہوئے ہین کتنی جگھون مین مخالفات سے پس ممکن ہے حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اٹھ جاویگی مخالفت اور دلالت کرتا ہے اُسپر سکوت آنحضرت کا اس کہنے پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتداً نہ تھا بلکہ پہلے بعضی صحابہ نے آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ کچھ لکھین پس قبول کیا اُنکی رغبت کو اور جب دیکھا بعضے راغب نہین ہین جیسے کہ عمر اور جو کہ موافق اُنکے تھے ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفا اور بیہقی نے کہا کہ سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت چاہتے تھے خلافت ابوبکر صدیق کے لیے لکھین بعد ازان ترک کیا بسبب اعتماد کرنے کے تقدیر الہی پر اور اُس اعتماد پر کہ تجاوز نہین کرینگے اُس سے مومن جیسے کہ فرمایا یابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری فصل مین آتا ہے بیان اُسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت کرنے واسطے علی مرتضی اور خلیفہ کرنا

انکا تھا یہ خالی نہ تھا نقص سے نہیں ہوا اسلیے کہ یہ خود کہتے ہیں کہ غدیر خم میں خلیفہ کرنا انکا نص قطعی سے ثابت ہوا پس جب یہ ہو چکا تھا تو کیا احتیاج لکھنے کی رہی تھی تمام ہو تصحیح باب مناقب علی کے دیکھا ترجمہ پس اختلاف کیا انھوں نے کہ گھر میں تھے یعنی صحابہ اور اقارب اور جھگڑنے لگے پس بعضے انمیں سے کہتے تھے نزدیک کرو حضرت کے لیے یعنی سامنے لکھنے کا دوات قلم وغیرہ تاکہ لکھیں تمہارے لیے آنحضرت اور بعضے انمیں سے کہتے وہی بات کہ جو عمر نے کہی یعنی منع کرتے تھے لکھوانے سے بسبب شدت مرض آنحضرت کے پس جب بہت کیا لوگوں نے شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اٹھو جاؤ میرے پاس سے ف یعنی پس چھوڑا میں نے قصد لکھنے کا یا اعتماد اس چیز کے کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب و سنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تھا لکھنے کا اسوقت کہ آگئی رائے میں آپ کی یا تھا کہ یہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تھی طرف انکی پھر ظاہر ہوا کہ نہ لکھنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف انکے اسکی اور منسوخ کیا گیا ہو اور عمر نے جو کہا حسبنا کتاب اللہ تو اتفاق ہے علما کا اسپر کہ یہ انکے دلائل فقاہت اور دقائق نظر و فہم سے ہے اسلیے کہ وہ ڈرے اس سے کہ مبادا لکھیں آنحضرت ایسے امور کہ عاجز ہوں لوگ انکے کرنے سے اور مستحق ہوں عذاب کے بسبب چھوڑنے انکے کے ثابت نص سے کہ نہیں گنجایش ہے اسمیں اجتہاد کی یا اور اشارہ کیا ساتھ اس قول اپنے کے حسبنا کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کے ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہے ابن عباس سے پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق مصیبت کل مصیبت وہ حال ہے کہ ہوا حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کے اور درمیان اسکے کہ لکھیں انکے لیے یہ نوشتہ بسبب اختلاف انکے کے اور شور و شغب انکے کے ف یعنی کاشکے وہ اختلاف اور غل نہ کرتے تا حضرت کچھ لکھتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس تھے ابن عباس مائل طرف خلاف اس چیز کے کہ کہی عمر نے اور انھوں نے کہ تابع تھے انکے صحابہ میں سے فتدبر کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں کہ حضرت عمر کو مقصود تھا کہ حضرت کو تکلیف نہ ہو لکھنے میں شدت مرض کی حالت میں اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا کسی چیز ضروری کا تو نہ چھوڑتے اسکو انکے اختلاف کرنے سے بسبب قول اللہ تعالی کے بلغ ما انزل الیک من ربک جیسے کہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفوں اور دشمنوں کے اور جیسے کہ حکم کیا یہود کے نکالنے کا جزیرہ عرب سے وغیر ذلک چیزیں کہ آتا ہے بیان انکا غرضکہ چونکہ وہ چیز ضروری نہ تھی حضرت عمر سمجھے کہ حضرت کو ایسی شدت مرض میں تکلیف کیوں دیں کونسی چیز کلام اللہ میں نہیں ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے الیوم اکملت لکم دینکم اس سے جانا گیا کہ نہیں واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت میں بیان اسکا ہے صراحتا یا دلالتا اور یہ بھی سمجھے کہ باب اجتہاد کا بند نہ ہو جاوے اہل علم و استنباط پر پس دیکھا عمر نے صواب ترک کرنا کتابت کا واسطے تخفیف آنحضرت کے اور فضیلت مجتہدین کے اور حضرت نے جو حضرت عمر کی بات کا انکار نہ کیا تو یہ دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے انکی رائے کو پسند کیا اور تھے عمر زیادہ فقیہ بہ نسبت ابن عباس اور موافقین انکے کے ترجمہ اور بیچ روایت سلیمان ابن ابی مسلم احول کے کہ ایک شخص ثقات اور ائمہ دین میں سے ہیں یوں آیا ہے کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے عجب دن پنجشنبہ کا ف یعنی اور جو کچھ کہ واقع ہوئی مصیبت عجیب اسمیں اشارہ کرتے ہیں اس روز پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ اسمیں واقع ہوا ترجمہ پھر روئے ابن عباس اتنا روئے کہ تر کر دیا انکے آنسوؤں نے سنگریزوں کو کہ وہاں پڑے تھے ف احتمال ہے کہ روئے ابن عباس بسبب یاد آنے وفات آنحضرت کے یا بسبب اسکے کہ گمان میں انکے فوت ہوئی خیر کثیر جو حاصل ہوتی بسبب لکھنے نوشتہ مذکور کے اور یہ احتمال اظہر ہے اس مقام میں ترجمہ کہا میں نے اے ابن عباس اور کیا ہے روز پنجشنبہ ف یعنی کیا حال رکھتا ہے کیا واقع ہوا اسمیں ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول سلیمان احول کا ہے اور یوں نہیں ہے بلکہ کہنے والے اسکے سعید بن جبیر ہیں کہ سلیمان احول روایت انسے کرتے ہیں اور وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن میں پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی کہ لکھدوں میں تمہارے لیے ایک نوشتہ نہ بہکوگے تم گمراہ بعد اسکے کبھی ف کہا ہے علما نے کہ یہ عبارت ظاہر میں اسپر دلالت کرتی ہے کہ مراد لکھنا احکام کا ہے تفصیل سے واللہ اعلم ترجمہ پس تنازع و اختلاف کیا لوگوں نے اور نہیں لائق نبی کے پاس تنازع اور اختلاف ف ظاہر سیاق کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام ابن عباس کا ہے کہ درمیان میں حدیث کے داخل کیا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہے فافہم ترجمہ پس کہا بعضے صحابہ نے کہ کیا ہے حال حضرت کا کیا ترک کرتے ہیں یعنی دنیا کو ف بیچ معنی اہجر کے فتح الباری میں قرطبی سے کئی احتمال نقل کیے ہیں از انجملہ ایک احتمال یہ بھی لکھا ہے کہ لفظ اہجر فعل ماضی ہے ہجر سے کہ

ساتھ زبر اول اور جزم دوسرے حرف کے ہے اور مفعول محذوف ہے یعنے الحیوۃ انتہے پس صاحب ترجمہ رضہ نے بموجب اسکے ترجمہ کیا ہے اور ملا علی ح
نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے اور شیخ عبدالحق رحمہ نے یون لکھا ہے کہ کیا ہے حال انکا اور کیا ہوا ہے انکو آیا مختلط اور پریشان ہوا ہے کلام انکا بسبب مرض کے
اور یہ انکار ہے اُن لوگون پر کہ کہتے تھے کہ نہ لکھیں یعنے کیون منع کرتے ہو لکھنے سے خیال کرتے ہو کہ مختلط ہوا ہے کلام انکا یہ اعتقاد اس جناب کے نسبت
نہ رکھنا چاہیے اور ہجر بمعنے فحش اور ہذیان کے بھی آتا ہے اور یہ بھی ممتنع ہے آنحضرت سے پس چھوڑ دو کہ لکھیں اور یہ کلام محمول استفہام انکاری
پر ہے انتہے ترجمہ پوچھو حضرت سے کہ کیا فرماتے ہین اور کیا غرض رکھتے ہین پس شروع کیا بعضے صحابہ نے تکرار کرنا حضرت سے پس فرمایا حضرت
نے کہ چھوڑ دو مجھکو چھوڑو مجھکو یعنے اس شور و غوغا کرنے سے پس وہ حالت کہ مین اسمین ہون یعنے توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اسکی ملاقات کے لیے
اور تفکر اسمین وغیرہ ذلک بہتر ہے اس چیز سے کہ بلاتے ہو تم مجھکو طرف اسکے ف ع یعنی افضل ہے اس حالت سے کہ تم اُسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور
اختلاف کرنا ہے کہا خطابی نے کہ روایت کیا گیا ہے آنحضرت سے کہ آپ نے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف دین مین تین قسم پر ہے کہ ایک تو اثبات صانع
مین ہے اور اسکی وحدانیت مین اور انکار اسکا کفر ہے اور دوسرا اختلاف اُسکی صفات اور مشیت مین ہے اور انکار اسکا بدعت ہے اور تیسرا احکام فروع مین ہے
کہ جو محتمل ہوتے ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہے اللہ تعالے نے رحمت و کرامت واسطے علما کے اور کہا مازری نے اگر کہا جاوے کہ کیونکر
جائز ہوا اصحاب کے لیے اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرمانے حضرت کے ایتونی اکتب پس جواب اسکا یہ ہے کہ اوامر کے متعلق ہوتے ہین قرائن کہ نقل
کرتے ہین اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اس شخص کے کہ کہتا ہے کہ اصل اوامر کی وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئے ہون آنحضرت سے ایسے
قرائن کہ دلالت کرتے ہون اسپر کہ نہین واجب ہے بلکہ سپرد کیا اسکو انکے اختیار کی طرف اور یہ دلیل ہے اوپر رجوع کرنے انکے کے طرف اجتہاد کے شرعیات
مین اور پہونچا اجتہاد عمر کا طرف منع کرنے کے پس شاید کہ انھون نے اعتقاد کیا یہ کہ صادر ہوا ہے یہ حضرت سے بغیر قصد بالجزم کے اور تھا یہ قرینہ بیچ ارادہ عدم
وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ پس جب درگذرے صحابہ اس گفتگو سے حکم کیا آنحضرت نے انکو تین باتون کا پس فرمایا نکالدو مشرکون کو جزیرۂ عرب سے ف ع ح
گذر چکا ہے بیان اسکا بیچ باب اخراج الیھود من جزیرۃ العرب کے اور معنی جزیرۂ عرب کا ابتدا کتاب مین بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہوئے ہین ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیون کا
کہ امرا اور حاکمون کے پاس سے آوین اور احسان و سلوک کیا کرو انسے مانند اس چیز کے کہ مین احسان کرتا ہون انپر ف ع یعنے از روے کمیت اور کیفیت کے
بوجہ تمیز کے درمیان انکے بسبب لیاقت انکی کے اور یہ حکم فرمایا حضرت نے اسلیے کہ تا ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر انکے مؤلفۃ القلوب مین سے اور کہا
علما نے برابر ہے کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر سب کے لیے یہی حکم ہے ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنے بسبب نسیان کے اُس سے
یا واسطے اقتصار کے یا ذکر کیا اسکو ابن عباس نے پس بھول گیا مین اسکو اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ کہنا سکوت کیا یا کہا اور مین بھول گیا قول سلیمان احول
کا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباس ہین اور بھول جانے والے سعید بن جبیر ہے تو بموجب شرح ملا علی کے لکھا گیا اور
حضرت شیخ نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکھا ہے یعنے سکوت کیا آنحضرت نے تیسری بات سے یا فرمائی حضرت نے پس بھول گیا مین اور کہا
علما نے کہ تیسری بات یہ تھی کہ سامان درست کر دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اسکے اسباب کی درستی کر رہے تھے کہ اسی اثنا مین بیمار ہو گئے یا تیسری بات
یہ تھی منع کرنا قبر پرستی سے جیسے کہ فرمایا لاتتخذوا قبری وثنا یعبد ﴿وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى
اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اَنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ
السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہے انس سے کہ کہا کہا ابوبکر نے واسطے عمر کے بعد وفات

آنحضرت کے کہ چلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کرین ہم اُنسے جیسے کہ حضرت ملاقات کرتے تھے اُنسے ف ام ایمن یہ مان ہین اسامہ بن زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تھین آنحضرت کی بعد وفات عبداللہ والد حضرت کے بسبب میراث کے ہاتھ لگین تھی پھر اُنکو آزاد کر دیا تھا اور نام اُنکا برکہ تھا اور نکاح کر دیا تھا اُنکا زید سے اور وہ پانی پلاتی تھین اور دوا دارو کرتی تھین زخمیون کی اور تھین وہ حبش کی اور وفات ہوئی اُنکی حضرت عمر کی وفات کے بیس روز بعد اور زید کی مالک تھین خدیجہ کبری پھر حضرت نے انکو خدیجہ سے مانگا پس ہبہ کیا انھون نے انکو آنحضرت کے تئین پھر آزاد کر دیا انکو آنحضرت نے کذا ذکرہ بعض المحققین ترجمہ پس جبکہ پہونچے ہم یعنے مین اور عمر طرف ام ایمن کے روئین ام ایمن پس کہا ابوبکر اور عمر نے ام ایمن سے کہ کس چیز نے رولایا تجھکو یعنے کیون روئی تو کیا نہین جانتی تو کہ جو کچھ کہ خدا تعالی کے پاس ہے بہتر ہے یعنے درجات و ثواب بہتر ہے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمن نے کہ نہین روتی ہون مین اسواسطے کہ مین نہین جانتی کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے بہتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یعنے اسلیے کہ یہ امر ظاہر و باہر ہے ولیکن روتی ہون مین اسواسطے کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سے پس باعث ہوئین ام ایمن یعنے انگیختہ کیا ابوبکر اور عمر کو رونے پر پس شروع کیا رونا ان دونون صاحبون نے انکے ساتھ نقل کی یہ مسلم نے ف اور یہ رونا نہین منقطع ہونیکا آخر دنیا تک (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطُنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اُس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی اور حال یہ ہے کہ ہم مسجد مین تھے باندھے ہوئے سر اپنا کپڑے سے یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نے طرف منبر کے پس چڑھے اسپر اور ساتھ ساتھ گئے ہم حضرت کے یعنی اور پیچھے ہم پہنچے منبر کے متوجہ ہو کر حضرت کی طرف فرمایا حضرت نے یعنی بعد حمد و ثنا کے قسم اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے تحقیق مین دیکھتا ہون طرف حوض کوثر کے اس جگہ اپنی سے کہ جہان کھڑا ہون پھر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے روبرو کی گئی اور دکھائی گئی اسپر دنیا اور آرائش اسکی یعنے فانی پس اختیار کی آخرت یعنے اور نعمت باقی اسکی دنیا پر ف اور روایتون مین آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہے کہ اگر چاہے تو دنیا مین رہنا تو خزانے دنیا کے تجھکو سونپین ہم اور پہاڑ تیرے لیے سونے چاندی کے بناوین ہم اور ثواب اور درجہ کہ ہمارے پاس تیرے لیے ہے اسمین سے کم نکرینگے ہم اور اگر چاہے تو ہمارے پاس آ آنحضرت نے سر جھکایا یعنے بطور متفکرون کے اور کہتے ہین کہ آنحضرت کے غلامون مین سے ایک غلام حاضر تھا اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز ہمین بھی کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نے جبرئیل کی طرف نگاہ کی اور سمجھے کہ مقصود کیا ہے یعنے مقصود ملنا ہی ہے اور کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ وہان آؤن غرض کہ حضرت نے آخرت ہی کو کہ باقی ہے اختیار کیا اور دنیا فانی کی طرف توجہ نہ کی کہا بعضے عارفین نے کہ اگر اختیار دیا جاوے عاقل درمیان دو پیالون کے کہ ایک انمین ہو مٹی پایدار کا اور دوسرا سونے فانی کا تو اختیار کرے پایدار مٹی کے کو اوپر فانی سونے کے پس کیا حال اس صورت مین کہ امر بالعکس ہو یعنے ایک پیالہ پایدار سونے کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنے اس صورت مین بطریق اولی پایدار سونے کے کو قبول کرنا چاہیے پس آخرت سونا باقی ہے اور دنیا فانی مٹی جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے اللہ سبحانہ نے ساتھ قول اپنے کے والآخرۃ خیر و ابقی ف پس نسمجھا اس نکتہ کو کوئی سوا ابوبکر کے پس جاری ہوئے آنسو ابوبکر کی آنکھون سے پس روئے پھر کہا ابوبکر نے کہ عاشق صادق جمال محمدی سب سے تھے بلکہ قربان کرتے ہین ہم تم پر سے باپ اور مائین اور جانین اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابو سعید راوی نے پھر اُترے حضرت منبر سے پس نہ کھڑے ہوئے اُسپر اسوقت تک یعنی وہ آخری کھڑا ہونا تھا منبر پر نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ قَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكَتْ فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي

انہ قد نعیت الیہ نفسہ فبکت فقال لا تبکی فانک اول اہلی لاحق بی فضحکت وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء نصر اللہ والفتح وجاء اہل الیمن ہم ارق افئدة والایمان یمان والحکمة یمانیة رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ اتری سورة اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہونچائی گئی ہے طرف میرے خبر میری موت کی ف ح یعنے اس سورة مین کہ خبر دی ہے نصرت و فتح آلہی کی اور لوگون کے داخل ہونے کی دین اسلام مین اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہے متوجہ اور مستعد ہونے سفر آخرت کا اور رجوع کرنے کا درگاہ عزت مین ترجمہ پس روئین فاطمہ زہرا یعنے اس بات کے سننے سے آنحضرت کے فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ کو نہ رو اسلیے کہ تم سب اہل بیت مین سے اول تو ہی ملیگی مجھسے ف ح یعنے بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مریگی اور میرے پاس پہونچیگی اور الم فراق بہت نہین کھینچنے کی سو یہی ہوا کہ فاطمہ زہرا نے حضرت کی وفات سے کچھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور بموجب ایک قول کے آٹھ مہینے اور بعضون نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہے ہین اور بعضون نے ستر روز ترجمہ پس یہ خبر جلدی پہونچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسین بسبب خوشی کے پس دیکھا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا انھون نے اے فاطمہ دیکھا ہے ہمنے تجھکو کہ روئی تو پھر ہنسی ف ح مراد بعض ازواج سے عائشہ ہین اور جمع جو بولے انکو بیچ قول نقل کے تو واسطے تعظیم شان انکی کے ذکر کیا طیبی اور بعید نہین ہے کہ اور بھی کوئی انکے ساتھ شریک ہوئی ہون دیکھنے مین اور یہی ظاہر ہوتا ہے جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ نقل سے اور حضرت نے چپکے سے حضرت فاطمہ سے یہ کلام کہا تھا اسلیے اورون نے نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تھی مجھکو کہ پہونچائی گئی ہے انکو خبر موت انکے کی پس روئی مین پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ نہ رو اسلیے کہ میرے اہلبیت مین سے اول تو ہی ملیگی مجھسے پس ہنسی مین ف ح اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہ بھید ہے درمیان میرے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مین نہین خبر دیتی کسی کو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہونچ چکی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن ف ع کہ ابو موسی اشعری اور گروہ انکے ہین وجاء اہل الیمن کا عطف ہے اوپر جاء نصر اللہ کے اور تفسیر ہے قول اللہ تعالے کی ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا اور اعلام ہے اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہین بعد ازان مدح اہل یمن کی فرمایا ترجمہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہین از روے دلون کے ف ح یہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہین احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہے انکے دلون مین وعظ و نصیحت کی اور سالم ہین قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہے ف ح کہ یمن سے آیا ہے اشارہ ہے طرف اہل یمن کے بیچ ایمان اور اطاعت اور انقیاد کے پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کے بیچ مدح اور ثنا انکے ترجمہ اور علم و حکمت کہ عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال انکے سے ہے یمنی ہے نقل کی دارمی نے ف ع اور نہایت نسبت یمن سے رکھتی ہے اشارہ ہے طرف اسکے کہ سوال کیا ابو موسی نے احوال مبدا اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتدا پیدائش کے سے جیسے کہ بیچ کتاب بدء الخلق کے گذرا اور بعضون نے کہا کہ نسبت کی ایمان و حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سے ہے کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت نے تبوک مین کہا کہ جانب شام کے ہے اور مکہ اور مدینہ وہان سے جانب یمن کے ہے پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مدح مکہ اور مدینہ کی ہے پوشیدہ نہ رہے کہ سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام حضرت نے اپنے مرض مین فرمایا مگر یہ کہ بیچ راوی نے اس کلام حق کو بتقریب ذکر اہل یمن کے اس حدیث مین اور حدیث سے لاکر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے کہا کہ مراد انصار ہین کہ اصل مین یمن سے ہین پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت انکی طرف بسبب مبالغہ کے مدح مین اور غرض ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکھتے ہین پس اسمین نفی اورون کے ایمان کی نہین ہے پس کچھ منافات نہین ہے درمیان اسکے اور درمیان حدیث حضرت کے الایمان فی اہل الحجاز پھر مراد اس سے جو ہین اس زمانہ کے نہ تمام اہل یمن سب وقتون کے اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہین ہر کلام صالحہ کو کہ باز رکھے اپنے کہنے والے کو واقع ہونے سے ہلاکت کی جگہون سے اور بعضون نے کہا کہ حکمت عبارت ہے خوب حاصل کرنے علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالے نے ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا کہا انس نے الحکمة تزید الشریف شرفا وترفع العبد المملوک حتی تجلسه مجالس الملوک اور ابو ہریرہ سے ہے کہ حکمت کے دس جزو ہین نو تو ان مین سے عزلت یعنی گوشہ نشینی مین ہین اور ایک چپ رہنے مین

وعن عائشة قالت وا رأساه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك لو كان وأنا حي فأستغفر لك وأدعو لك فقالت عائشة واثكلياه والله إني لأظنك تحب موتي فلو كان ذلك لظللت آخر يومك معرسا ببعض أزواجك فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل أنا وا رأساه لقد هممت أو أردت أن أرسل إلى أبي بكر وابنه وأعهد أن يقول القائلون أو يتمنى المتمنون ثم قلت يأبى الله ويدفع المؤمنون أو يدفع الله ويأبى المؤمنون رواه البخاري

اور روایت ہے عائشہ سے کہ انہوں نے کہا یعنے آنحضرت کے پاس بسبب شدت درد سر کے ہائے سر اسر دکھتا ہے ف ظاہر حضرت عائشہ کا سر دکھتا تھا پس افسوس کیا اسپر اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد سر سے ذات ہے اور اشارہ کیا ساتھ اسکے اپنی موت کی طرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے وہ یعنے موت تیری اے عائشہ اگر واقع ہو اس حال میں کہ میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیرے لیے یعنے تیرے سیئات کے مٹنے کے لیے اور دعا کروں واسطے تیرے یعنے تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نے سخت ہے مصیبت مجھے پر ف لفظ ثکل ساتھ زبر ث مثلثہ اور پیش اسکے کے اصل میں معنے مرنے فرزند یا دوست کے ہیں اور مراد بیان موت ہے اور ذکر مرض بھی موت یاد دلاتا ہے اور یہ کلام یوں ہی عرب کی زبان پر وقت محنت و مصیبت کے جاری ہوتا ہے بے ارادے اسکے معنے حقیقی مراد ہوں ترجمہ قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتی ہوں تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنے حضرت عائشہ نے یہ خطاب کیا حضرت کو از راہ ناز و نیاز کے کہ درمیان انکے تھا پس اگر واقع ہو موت میری البتہ ہو گے تم آخر اسی دن میں صحبت کرنے والے ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے ف مقصود یہ ہے کہ اگر میں مر جاؤنگی اور تم زندہ رہو گے بعد میرے تو مجھکو بھول جاؤ گے اور اور بیبیوں کے ساتھ مشغول ہو جاؤ گے بیت در مردم این عادت رفتن حالت است ... ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ اے عائشہ ذکر اپنے درد سر کا اور اپنی موت کے یاد کرنے کا اور مشغول ہو میرے درد سر میں اور ذکر موت میری میں ف یعنی میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے معلوم کیا اور دونوں صحبتوں کے کہنے بیمار رہنے میں اشارہ ہے طرف کمال محبت دونوں صحبتوں سے جیسے کہ دونوں عاشقوں کے ہاتھ سے وقت قصد قتل کے بعد اسکے آنحضرت نے بتقریب ذکر موت اپنی کے خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہے اور اسمیں خوش کرنا عائشہ کے دل کا اور بشارت اپنی انکو اس دولت و نعمت کی بھی ہے فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تھا میں نے یا فرمایا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ بھیجوں میں کسی کو طرف ابوبکر کے اور بیٹے اسکے کے یعنی عبدالرحمن کے کہ فرزند رشید ابوبکر کے تھے اور بھائی حقیقی عائشہ کے اور وصیت کروں ابوبکر کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کروں انکو تاکہ نہیں یا واسطے خوف اسکے کہ نہ کہیں کہنے والے ف کہ وصیت کی آنحضرت نے ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہے باوجود اسکے کہ اسمیں بھی اشارہ تھا اس خلافت کبری کی ترجمہ یا آرزو کریں آرزو کرنیوالے یعنی خلافت کی غیر ابی بکر کے لیے خواہ اپنے لیے یا غیر اپنے کے لیے پھر کہا میں نے یعنے اپنے دل میں یا ظاہر میں کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کی خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا عکس عبارت مذکورہ کے فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن بھی نقل کی یہ بخاری نے ف شافع مدینے بسبب غلبہ کرنے میرے کے انکو امامت صغری میں اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علی نے وقت بیعت کے کہ جب اختیار کیا آنحضرت نے ابوبکر کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کریں ہم انکو امور دنیا اپنی کے لیے پس یہ بڑی دلیل ہے انکی خلافت کی حقیت کی پھر حضرت کے قول ویابی المؤمنون میں اشارہ ہے طرف تکفیر ان لوگوں کے کہ منکر ہیں صدیق کی خلافت کے حقیت کے اور حاصل حضرت کے فرمانے کا یہ کہ پس اس سبب سے بلایا میں نے ابوبکر وغیرہ کو اور نہ وصیت کی میں نے اور جانا میں نے کہ خلافت انکی ہونیوالی ہے اور واقع میں ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تھی اور یہ حدیث اول دلیل ہے اوپر خلافت ابوبکر کے بعد آنحضرت کے (وعنها قالت رجع إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم من جنازة من البقيع وأنا أجد صداعا وأنا أقول وا رأساه قال بل أنا يا عائشة وا رأساه قال وما ضرك لو مت قبلي فغسلتك وكفنتك وصليت عليك ودفنتك قلت لكأني بك والله لو فعلت ذلك لرجعت إلى بيتي فعرست فيه

ببعض نسائك فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم بدئ فی وجعہ الذی مات فیہ رواہ الدارمی) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پھرے طرف
میرے آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کر کر بقیع سے کہ مقبرہ مدینہ کا ہے پس پایا مجھکو آنحضرت نے اس حالت میں کہ پاتی تھی درد سر اور میں کہتی تھی
ہائے میرا سر دکھتا ہے فرمایا آنحضرت نے بلکہ میں کہتا ہوں اے عائشہ کہ میرا سر دکھتا ہے فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہے تجھکو اے عائشہ اگر مرے تو
پہلے میرے پس غسل دوں میں تجھکو اور کفن دوں میں تجھکو اور نماز پڑھوں میں تجھپر اور دفن کروں میں تجھکو ف ع اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ مرنا انکا
حضرت کی حیات میں بہتر ہے زندہ رہنے انکے سے بعد وفات حضرت کے ترجمہ کہا میں نے البتہ گویا دیکھتی ہوں میں تجھکو قسم ہے اللہ کی اگر ہوگے تم یہ
یعنی جو کچھ کہ ذکر ہوا تم غسل وغیرہ سے البتہ پھر ہوگے تم طرف گھر میرے کے پس صحبت کرو گے اسمیں ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے پس مسکرائے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اسلیے کہ دلالت کرتا ہے کہنا انکا اوپر کمال غیرت انکی کے بعد مرنے کے پھر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی
جسمیں نقل کی یہ دارمی نے (وعن جعفر بن محمد عن أبيه أن رجلا من قريش دخل على أبيه علي بن الحسين فقال ألا أحدثك عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال بلى حدثنا عن أبي القاسم قال لما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاه جبريل فقال يا محمد إن الله أرسلني إليك تكريما لك
وتشريفا لك خاصة لك يسألك عما هو أعلم به منك يقول كيف تجدك قال أجدني يا جبريل مغموما وأجدني يا جبريل مكروبا ثم جاءه اليوم
الثاني فقال له ذلك فرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم كما رد أول يوم ثم جاءه اليوم الثالث فقال له كما قال أول يوم ورد عليه كما رد عليه
وجاء معه ملك يقال له إسماعيل على مائة ألف ملك كل ملك على مائة ألف ملك فاستأذن عليه فسأله عنه ثم قال جبريل هذا ملك الموت يستأذن
عليك ما استأذن على آدمي قبلك ولا يستأذن على آدمي بعدك فقال ائذن له فأذن له فسلم عليه ثم قال يا محمد إن الله أرسلني إليك فإن
أمرتني أن أقبض روحك قبضت وإن أمرتني أن أتركه تركته فقال وتفعل يا ملك الموت قال نعم بذلك أمرت وأمرت أن أطيعك قال فنظر
النبي صلى الله عليه وسلم إلى جبريل فقال جبريل يا محمد إن الله قد اشتاق إلى لقائك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لملك الموت امض لما
أمرت به فقبض روحه فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاءت التعزية سمعوا صوتا من ناحية البيت السلام عليكم أهل البيت ورحمة الله وبركاته
إن في الله عزاء من كل مصيبة وخلفا من كل هالك ودركا من كل فائت فبالله فاتقوا وإياه فارجوا فإنما المصاب من حرم الثواب
فقال علي أتدرون من هذا هو الخضر عليه السلام رواه البيهقي في دلائل النبوة) اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی اپنے باپ
سے کہ امام محمد باقر ہیں یہ کہ ایک شخص قریش میں سے داخل ہوا انکے باپ پر کہ علی بن حسین ہیں یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین نے کہ کیا نہ حدیث بیان کروں میں تمہارے آگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اس شخص نے کہ ہاں بیان کر ہمارے
آگے ابی القاسم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس جبریل یعنی عیادت اور پیام پہونچانے کے لیے
پس کہا جبریل نے اے محمد بلاشبہ اللہ نے بھیجا ہے مجھکو طرف آپ کے واسطے تکریم تمہاری کے اور واسطے تعظیم تمہاری کے درحالیکہ تکریم و تعظیم مخصوص ہے تمہارے لیے
یعنی اس بات میں کہ پوچھتا ہے اللہ سبحانہ تمسے اس چیز سے کہ وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو تمسے یعنی اسلیے کہ وہ قریب تر ہے تمہارے حبل ورید سے فرماتا ہے اللہ تعالی
کہ کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئیں یعنی کیسا ہے حال تمہارا فرمایا پاتا ہوں میں اے جبریل اپنے تئیں غمگین اور پاتا ہوں میں اپنے تئیں اندوہگین فقط شاید کہ یہ غم و کرب
آنحضرت کو بسبب دنیا اور امت کے تھا کہ دیکھا چاہیے بعد میرے کیا واقع ہو ترجمہ پھر آئے جبریل آنحضرت کے پاس دوسرے دن یعنی آنحضرت سے جیسا کہ کہا تھا
اول میں پس جواب دیا جبریل کو آنحضرت نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبریل حضرت کے پاس تیسرے دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول
دن اور جواب دیا حضرت نے جبریل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبریل کے ساتھ فرشتہ یعنی اس روز یا اور دن کہ کہا جاتا تھا اسکو اسمعیل کہ حاکم تھا

لاکھ فرشتوں پر ہر فرشتہ انہیں سے امیر ہے لاکھ لاکھ فرشتوں پر ق ط کہا ہے علما نے کہ یہ اسمٰعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہے اور حدیث میں ذکر ملک الموت کا نکیا بسبب ظہور اور معلوم ہونے اُسکے کے یا ہو سکتا ہے کہ ملک الموت بعد آنے جبرئیل کے اور لے اسمٰعیل فرشتہ کے اُسی وقت آکر حاضر ہوا ہو اور وطبی بیہقی سے لائے ہیں کہ جب تیسرا روز ہوا تو اُترے جبرئیل اور اُنکے ساتھ ملک الموت تھے اور اُن دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا میں اُسکو اسمٰعیل کہتے ہیں کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ انہیں سے امیر ہے ستر ہزار فرشتوں پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اُس اسمٰعیل فرشتہ نے واسطے آنے کے حضرت پاس پس پوچھا آنحضرت نے جبرئیل سے حال اُس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نے کہ یہ ایک فرشتہ ہے ایسا ایسا اور حدیث میں نہیں مذکور ہے پھر کہا یعنے بعد تامل کے جبرئیل نے کہ یہ فرشتہ موت کا ہے یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہے تمہارے پاس آنے کی نہیں پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگے گا کسی آدمی سے بعد آپ کے یعنی یہ شرف کرامت مخصوص آپ ہی کے لیے ہے کہ ملک الموت پروانگی آنیکی مانگتا ہے والا اور آدمیوں پر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اذن دو اُسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پس آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی ایسا جواب سلام کا دیا آنحضرت نے اُسکو پھر کہا ملک الموت نے کہ اے محمد تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا ہے مجھکو طرف آپ کے یعنی تاکہ عرض کروں امر میں پس اگر فرماؤ تم یہ کہ قبض کروں میں روح پاک آپکی تو قبض کروں میں اُسکو اور اگر فرماؤ تم مجھکو کہ چھوڑ دو میں روح تمہاری تو چھوڑ دوں یعنے قبض نکروں پس فرمایا آنحضرت نے کیا کریگا تو یعنے جو کچھ کہ حکم کروں میں اے ملک الموت کہا اُسنے ہاں اسی کا یعنے تمہارے اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہوں میں اور حکم دیا گیا ہوں میں یہ کہ اطاعت کروں تمہاری یعنی اس چیز میں کہ اختیار کرو تم اُسکو کہا علی ابن حسین راوی نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے یعنی مانند مشورہ چاہنے والے کے کہ کیا کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے اے محمد اللہ تبارک و تعالی مشتاق ہے تمہارا سے ملنے کا پس فرمایا آنحضرت نے واسطے ملک الموت کے کہ بجا لا تو اُس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے تو ساتھ اُسکے پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی کو ق ط یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے جبرئیل کے اور ملک الموت کے اور تیسرے فرشتہ کے اور اس گفتگو کے کہ مذکور ہوئی کچھ تھوڑی دیر سے فرصت پائی اور اس قضیہ کی بعضے صحابہ کو خبر دی بعد ازاں وفات پائی یا بعضے صحابہ پر بھی کہ جو حاضر تھے یہ قضیہ مکشوف ہوا اور مشاہدہ کیا انہوں نے اور انہیں سے یہ صحابی یا تابعی تھے کہ اُنکو تعبیر کیا ایک مرد قریش میں سے اور بل یوں کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے خضر بصورت ایک مرد کے قریش میں سے متمثل ہو کر امام زین العابدین کے پاس آئے ہوں اور بیان کی ہو یہ حدیث اور اسلیے تعبیر ساتھ لفظ مبہم کے کیا فقیر نے واللہ اعلم اور ایک روایت میں بیچ حلیہ لما امرت بہ کے یہ آیا ہے (قال جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام یا رسول اللہ ہذا آخر موطئی الارض انما کنت حاجتی فی الدنیا) اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہے کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کے یہ تھی (الصلوۃ وما ملکت ایمانکم) ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنے ایک شخص واسطے تسلی دینے اہلبیت کے سنی لوگوں نے ایک آواز گھر کے کونہ میں سے کہ کوئی کہتا ہے سلام تم پر اے اہلبیت پیغمبر کے اور اے جماعت کہ گھر میں ہو اور مہربانی خدا کی تم پر اور برکتیں اُسکی یعنی زیادتیاں اُسکے کرم کی تحقیق بیچ خدا کے تسلی ہے ہر مصیبت سے ف ح اس عبارت کے کتنے ہی طرح پر معنے کہے ہیں علما نے بیچ خدا کے یعنے بیچ کتاب خدا کے تسلی دینی ہے ہر مصیبت سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے (وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون) ترجمہ پس عزا بمعنی تعزیۃ کے ہے یا یہ معنے ہیں کہ بیچ دین خدا کے تسلی دینی ہے کہ شارع نے رغبت اسکی دلائی ہے اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ خدا فرمانے والا ہے صبر کا اور تسلی دینے والا ہے اور اُسکو زبان علم بیان میں تجرید کہتے ہیں جیسے رایت فی زید اسدا یعنے دیکھا میں نے زید میں شیر کو یعنی زید کو مانند شیر کے پایا میں نے اور یہ مناسب تر ہے اس قول کے ترجمہ اور خدا بدلہ دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنے والا ہے ہر چیز فوت ہونے والی کا ق ح ع یا یہ معنے ہیں کہ اللہ کے دین میں یا کتاب میں بدلا اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالی کا کیا خوب کہا ہے کسی صاحب کمال نے لکل شیء اذا فارقتہ خلف ٭ ولیس للہ ان فارقت من عوض ٭ ترجمہ پس جب امر ایسا ہے تو ساتھ مدد اللہ کے اور حول و قوت اُسکی کے پس تقوی کرو ق ح ع یعنے بچو جزع و فزع سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے (واصبر وما صبرک الا باللہ) اور بعضے نسخوں میں موافق

حصن حصین میں ہے ہمزہ کے ساتھ اور بیچ ثلاثہ کے اور تخفیف نون مضمومہ کے ہے پس اعتماد کرو اسی پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کے اِذْ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي
لَا يَمُوتُ ا ترجمہ اور اسی سے پس امید رکھو یعنی امید رکھو سوا اسکے سے اسلیے کہ لا الٰہ الا اللہ یا اسکے پاس سے پس امید رکھو ثواب کی اور نہیں ہے مصیبت
زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہو ثواب سے ف ح اور دنیا کی مصیبت مصیبت نہیں ہے بسبب پائے جانے ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہے کہ کوئی
صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے اور صبر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے کہ ہو پہلے صدمہ میں ترجمہ پس کہا علی نے کیا جانتے ہو تم کون ہے یہ شخص تعزیت
کرنے والا یعنی خضر ہیں ف ح کہ واسطے تعزیت اصحاب اور اہلبیت آنحضرت کے آئے ہیں ظاہر سیاق کلام سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مراد علی سے امیر المومنین
علی ہوں اور حاضر تھے اسوقت اور احتمال ہے کہ امام علی زین العابدین ہوں کہ وقت روایت کرنے حدیث کے حاضرین مجلس ہونے سے یہ کہا واللہ اعلم
ترجمہ نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ف ح اور حصن حصین میں ساتھ رمز مستدرک کے لایا ہے کہ جب وفات پائی آنحضرت نے تعزیت کی اصحاب
و اہل بیت کی ملائکہ نے اور ذکر کی یہ عبارت کہ حدیث میں مذکور ہوئی بعد اسکے لایا ہے یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا
پھلانگ کر لوگوں کی گردنیں پہنچے اور رویا پھر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان فی اللہ عزاء الخ پس کہا علی اور ابو بکر نے کہ یہ خضر ہیں اور یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ
مراد علی سے پہلی حدیث میں علی مرتضیٰ ہیں باب ش یہ باب ہے بیچ متممات اور لواحق پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں چھوڑے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کے نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی قسم مال سے اسلیے
کہ نہیں چھوڑا کچھ مال کہ وصیت کریں اور جو کچھ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند اسکے کے تھا سو آنحضرت نے حالت حیات میں صدقہ کر دیا تھا مسلمانوں پر بعد از
نفقہ عیال کے ف ح کہا نووی نے کہ اور روایت میں آیا ہے کہ ذکر کیا لوگوں نے حضرت عائشہ کے آگے کہ علی تھے وصی پس کہا عائشہ نے کہ کب وصیت
کی انکو حالانکہ تھی میں تکیہ آنحضرت کی یہاں تک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور معنے الا اوصی بشی کے یہ کہ نہیں وصیت کی تہائی مال اپنے کی
وغیرہ اسکے کے اسلیے کہ نہیں تھا انکے پاس مال اور نہ وصیت کی علی کو اور نہ غیر انکے کو خلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہیں شیعہ پس جو حدیثیں صحیحہ بیچ وصیت
کرنے آنحضرت کے ساتھ کتاب اللہ کے اور وصیت انکی کے واسطے اہلبیت کے اور نکال دینے یہود کے جزیرہ عرب سے اور واسطے احسان کرنے کے
ایلچیوں سے نہیں ہیں مراد انکے قول سے ولا اوصی بشی اور یہ جو نقل کیا ہے بعضے علماء سیر نے کہ آنحضرت کے لیے بہت سے اونٹ تھے اور دس اونٹنیاں
نہیں کہ رکھا تھا انکو نواح مدینہ میں اور لاتے تھے لوگ دودھ انکا ہر شب اور تھیں انکے لیے سات بکریاں چرتے تھے دودھ انکا پس نہیں صلاحیت رکھتی ہے واسطے
معارضہ اس حدیث کے اور اگر صحیح بھی ہو تو محمول کیجاویگی اسپر کہ وہ تھے اونٹ صدقہ کے اور اصحاب فقراء اہل صفہ وغیرہم میں سے پیا کرتے تھے دودھ انکا
(وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا
بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے عمرو بن الحارث سے کہ صحابی تھے بھائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی
بیویوں میں سے ہیں کہا کہ نہیں چھوڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی
یعنی رق میں ف ح یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو خبروں میں ذکر حضرت کے بردوں کا آیا ہے یا تو وہ مر گئے ہونگے یا آزاد کر دیا ہوگا انکو
ترجمہ اور نہ اور کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا کہ اسکو دلدل کہتے تھے مقوقس حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ کے بھیجا تھا اسکو اور ہتھیار اپنے ف ح یعنی جو خاص تھے
حضرت کے پہننے کے مانند تلوار اور نیزے اور زرہ اور خود اور عصا جیسا کہ اور بعضی روایتوں میں خاص رہی ہے واقع ہوئی ہے کہ یہودی کے پاس گرو رکھی
اور شاید کہ یہ حصر اضافی ہے مبنی ہے اوپر نہ اعتبار کرنے اور ایسی ویسی چیزوں کے مانند کپڑوں اور اسباب گھر کے والا ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے چھوڑے

کپڑے وغیرہ کرتی تھی پھر مذکور میں ترجمعا اور زمین گردتا تھا انکو صدقہ نقل کی یہ بخاری نے ف کہا ایک شارح نے کہ ضمیر عملہا کی پھرتی ہے چیزون ذکر کی گئی کی طرف یعنے کہجور اور ہتیار اور زمین کی طرف اور ظاہر عبارت یہ ہے کہ ضمیر پھرتی ہے زمین کی طرف کہا عسقلانی نے یعنے تصدق کیا منفعت زمین کو پس حکم اسکا حکم وقف کا اور معنے یہ ہیں کہ آنحضرت نے کیا زمین کو اپنی حیات میں صدقہ جاریہ باقی رکھا تا عمر وقت کے پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتھ دوام اصل زمین کے پس نہیں منافی ہے اسکو سوائے زمین کے اور املاک انکی نفس موت سے صدقہ ہو جائینگی صدقہ کیا لا یخفی کہا علامہ کرمانی نے شرح بخاری میں کہ وہ آدھی زمین وادی قری کی تھی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ انکا زمین بنی نضیر سے اور ضمیر عملہا کی پھرتی ہے طرف تینوں کے نہ طرف زمین کے فقط اسلیے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہم جماعت انبیا کی نہیں میراث چھوڑتے ہیں جو کچھ چھوڑتے ہیں ہم صدقہ ہوتا ہے انتہے اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکی (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بانٹینگے وارث میرے بعد مرنے میرے کے دینار ف اسلیے کہ نہیں چھوڑونگا میں بعد مرنے اپنے کے دینار مالک ہی کہ بانٹیں انکو پس یہ نفی باعتبار حقیقۃ اور احتمال یہ بھی ہے کہ اخبار ہو صورت میں اور نہی معنوں میں یعنی نہ بانٹیں وارث میرے دینار پھر بیان کیا سبب اور علت اسکے بطور استیناف کے ترجمہ وہ چیز کہ چھوڑ دوں میں پیچھے خرچ عورتوں اپنی کے اور بعد اجرت عامل اپنے کے پس وہ صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں حکم عدت والی عورتوں کے تھیں اسلیے کہ نہیں جائز تھا انکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کے پس جاری ہوا انکے لیے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہے کہ خلیفہ ہوئے بعد حضرت کے پس وہی صرف کریں ترکہ اپنے مصارف میں اور پہنچاویں انکو مستحقون کے تئیں کہ جن پر آنحضرت صرف کرتے تھے اور آنحضرت دیتے تھے نفقہ اپنے اہل کا صفایا میں سے کہ تھا حضرت کے لیے اموال بنی نضیر اور فدک سے اور صرف کرتے باقی کو مسلمانوں کے مصالح میں پھر متولی ہوئے ابو بکر پھر عمر اسی طرح پھر جبکہ نوبت خلافت کی پہونچی طرف عثمان کے مشہور ہوا یہ کہ اس سے سبب مال اپنے کے پس جاگیر دیا انکو مروان وغیرہ اقارب اپنے کے لیے پس ہمیشہ رہا انکے قبضہ میں یہان تک کہ پھیرا اسکو عمر بن عبد العزیز نے بیچ طور سابق کے مصارف میں کو پس حاصل حدیث یہ ہے کہ جو کچھ کہ باقی رہے بعد نفقہ بیبیوں میری کے اور اجرت عاملوں میرے کے وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوے فقرا پر جیسے کہ حالت حیات میں تھا (وعن ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقۃ متفق علیہ) اور روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہیں پائی جاتی ہمسے جو کچھ چھوڑیں ہم یعنے قسم مال سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی صرف کیا جاوے فقرا پر ۔ اور نہیں ہے اسلیے کہ ہم جملہ فقرا سے ہیں اور شرط تقرب سے زکوۃ صرفیہ سے ہے کہ وہ مالک ہو کسی چیز کا پس جو کچھ کہ انکے ہاتھ میں رہا تو امانت ہے یا وقف ہے صدقہ نہیں لکھا کہ اسلیے کوئی انکا وارث نہیں ہوتا کہ خوف نہ ہو انکے مرنے سے کوئی انکے وارثون میں سے سبب لینے ترکے انکے کے اور یہ حدیث ابو بکر صدیق نے بیچ وقت طلب کرنے فاطمہ زہرا کے میراث کو روایت کی اور کہا کہ میں خلیفہ آنحضرت کا ہوں جس جگہ کہ آنحضرت صرف کرتے تھے میں بھی کرتا ہوں اور تمہاری بھی کرتا ہوں جیسے کہ آنحضرت کرتے تھے اور میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہمارے لیے یعنے انبیا کے لیے میراث نہیں ہوتی اور یہ بات نہ حضرت فاطمہ سے نہیں کہی بلکہ ازواج مطہرہ سے بھی کہی جس وقت کہ انھوں نے بھی طلب میراث کی کی اور عمر نے تولیت انکی عباس اور علی کو دی تھی اور جب انمیں نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے تا کہ نہیں حضرت عمر نے اور نہ بانٹنے درمیان انکے چھوڑا اور دونوں کے تولیت اسکی اہلبیت نبوت کے ہاتھ رہی بعد ازان وانیوں کے ظلم و تعدی سے انکے ہاتھ سے جاتا رہا پیغمبر میراث ہوئے آنحضرت کا نہیں یہ بکر ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچھا سبھوں نے یہی جواب کہا کہ آنحضرت سے اسی طرح سنا ہے اور یہی قرار پایا جیسے کہ صدیق نے کہا تھا (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما قریۃ اتیتموہا واقمتم فیہا فسہمکم فیہا وایما قریۃ عصت اللہ ورسولہ فان خمسہا للہ ولرسولہ ثم ہی لکم رواہ مسلم)

ف

اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ نقل کی اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہے مہربانی کرنی ایک امت پر اپنے بندونمین
سے وفات دیتا ہے اس امت کے پیغمبر کو پہلے اس امت سے یعنے پہلے اُترنے عذاب کے سے اُسپر پس کرتا ہے خدائے تعالی پیغمبر کو امت کے لیے میر منزل اور پیش رو
آگے اُنکے یعنے جبکہ وہ راضی مرتا ہے شفیع ہوتا ہے اور جبکہ چاہتا ہے اللہ تعالی ہلاک امت کا عذاب کرتا ہے اس امت کو اس حال مین کہ نبی اسکا زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہے اُنکو
اس حال مین کہ وہ پیغمبر دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہے اللہ تعالی آنکھین اُسکی یعنے خوش کرتا ہے اسکو بسبب ہلاک ہونے امت کے جو وقت کہ جھٹلاتے ہین اسکو اور نافرمانی
کرتے ہین اُسکے حکم کی نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ
لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اس ذات پاک کی کہ
جان محمد کی اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ آویگا ایک تمھارے پر ایک دن اور نہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اُسکا مجکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اُسکے اہل وعیال
اُسکے سے اور مال اُسکے سے ساتھ اہل وعیال کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہے اُنکی حیات مین اور صحبت رکھنی اُنسے یا بعد وفات
کے سوتے مین یا جاگتے مین بلکہ یہ مناسب تر ہے ساتھ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہے مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہین بیچ تصور کمال اُنکے سے کہ
صلے اللہ علیہ وسلم **بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ** باب ہے بیچ بیان مناقب قریش کے اور ذکر قبیلون کے **ف** جمع مناقب جمع
منقبت کی ہے یعنے شرف اور فضیلت کے اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہے عرب مین اور اصل مین نام نضر بن کنانہ کے فرزند کا ہے نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام
باپ اپنے کے اور اصل مین نام ایک جانور کا ہے کہ بہت قوی ہوتا ہے دریائی جانورون مین اور قبائل جمع قبیلہ کی ہے یعنے اولاد ایک باپ کے اور مراد اُنکے
ذکر سے مدح اور مذمت اُنکی ہے **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ
تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کے اس
کار مین مسلمان غیر قریش کے تابع ہین قریش کے مسلمانون کے اور کافر غیر قریش کے تابع ہین قریش کے کافرون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف مراد مسلم و کافر سے جنس ہین یعنے سب جاننا چاہیے کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہ ہے کہ مراد اس کار سے دین ہے از روے وجود وعدم کے یعنے قریش
اسبق اور اقدم ہین امر دین مین اور پیشوا لوگون کے ہین ایمان وکفر مین پس مسلمان غیر قریش کے تابعدار قریش کے مسلمانون کے ہین اور کافر غیر قریش
کے تابعدار قریش کے کافرون کے اور عرب انتظار کرتے تھے قریش کے اسلام لانیکا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئے تو عرب جماعت جماعت
اسلام مین داخل ہوئے جیسے کہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہے مقصود بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا ہے بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کے لیکن
فضل و شرف باعتبار اسلام کے ہے نہ کفر کے مگر یہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ بسبب دین کے یا باعتبار دنیا کے اور جاہلیت مین بھی بیت اللہ اور خدمتین
اسکی مثل سقایہ اور سبیل پلانے وغیرہ کے قریش ہی مین تھین نہ اوروں مین اور بعضون نے کہا مراد شان سے خلافت وامامت ہے جیسے کہ حدیثون مین آیا ہے
اور مراد امر ہے قریش کی تابعداری کرنیکا اور اگر لوگ مخالفت کرین اور تابعداری اُنکی قبول نہ کرین تو منافات اس سے نہین رکھتا یعنے اسلیے کہ امر کا وقوع ضرور نہین
(وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لوگ تابع قریش کے ہین خیر و شر مین یعنے اسلام وکفر مین جیسے کہ گذرا اوپر کی حدیث مین بیان اُسکا نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ حکم
خلافت قریش مین **ف** یعنے چاہیے کہ انھین مین رہے امر خلافت اور جائز نہین شرعا عقد خلافت غیر کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین
اور اسی سے حجت کی مہاجرین نے انصار سے ترجمہ جب تک کہ باقی رہین انھین سے دو آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سوا خلیفہ کے یا ایک اُن دو مین

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہ مبالغہ ہو اس امر خلافت دو آدمیون سے انتظام نہین پکڑتا قاضی عیاض نے کہا نووی نے کہ یہ حدیثین اور مانند انکے دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت مختص ہو ساتھ قریش کے نہین جائز عقد خلافت غیر انکے کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور بعد انکے اور جسنے مخالفت کی اسمین اہل بدعت سے پس یہ حجت لایا گیا ساتھ اجماع صحابہ کے اور بیان کیا آنحضرت صلعم نے کہ یہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہین لوگون مین سے دو بھی اور ظاہر ہوا جو کچھ کہ فرمایا تھا آنحضرت نے اسوقت تک لیتے اور تحقیق یہ ہو کہ یہ خبر ہو بمعنے امر کے یعنے جو کہ مسلمان ہون پس چاہیئے کہ اتباع کرے انکا اور نہ خروج کرے انپر والا جاتا رہا یہ امر خلافت قریش سے اکثر شہرون مین کچھ اوپر دو سو برس کے بعد اور احتمال ہو یہ کہ محمول ہو اپنے ظاہر پر اور ہو مقید ساتھ قول حضرت کے کہ حدیث آیندہ مین ہو ما اقاموا الدین یعنے امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا رکھینگے دین کو اور نہین نکلا یہ امر خلافت قریش کے ہاتھ سے مگر جب کہ رعایت نکی انھون نے دین کی حرام چیزون کی (وعن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ہذا الامر فی قریش لا یعادیہم احد الا کبہ اللہ علی وجہہ ما اقاموا الدین رواہ البخاری) اور روایت ہو معاویہ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق یہ امر یعنے خلافت قریش مین ہو نہین دشمنی کریگا انسے کوئی مگر کہ اُلٹا ڈالیگا اُسکو اللہ تعالے منھ کے بل یعنے خوار و ذلیل کریگا اُسکو جب تک کہ قائم رکھینگے قریش دین کو نقل کی یہ بخاری نے ف ح یعنے تائید و ترویج دینگے احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہ نہ کرینگے تو نکلجاویگا یہ کام انسے اور مستحق عزل کے ہونگے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے نماز ہو اسلیے کہ اور روایت مین صریح آیا ہو ما اقاموا الصلوۃ اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہو اور بعضون نے کہا کہ مراد رغبت دلانی ہو انکو نماز کے قائم رکھنے پر اور خوف و دہشت دلانی ہو اسکی کہ اگر قائم نہ رکھینگے نماز کو تو شاید کہ یہ امر انکے ہاتھ سے نکلجاوے اور لوگ انپر غالب آوین (وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش وفی روایۃ لا یزال امر الناس ماضیا ما ولیہم اثنا عشر رجلا کلہم من قریش وفی روایۃ لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش متفق علیہ) اور روایت ہو جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک وہ سب ہونگے قریش مین سے اور اور روایت مین ہو کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگون کا یعنے انکے دین کا کام گذرنیوالا یعنے جاری نسق عدل اور انتظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنے حاکم ہونگے اوپر انکے بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سے ہونگے اور ایک روایت مین ہو ہمیشہ رہیگا دین قائم یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور ہون لوگون پر بارہ خلیفہ سب قریش مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ح اس حدیث کے بعضے طرق مین آیا ہو کہ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہو علما نے اس حدیث مین کہ ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کے ہونگے ایک دوسرے کے پیچھے متصل کہ مستقیم ہو انپر امر دین کا اور عزیز ہونگے وجود سے اسلام اور جاری ہون انکی عدالت سے احکام باوجودیکہ شہادت نہین دیتی ہو اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہو اسلیے کہ ہوئے انمین ظالم اور مفسد بنی مروان سے کہ سیرت اور طریقہ انکا اچھا نہین تھا اور یہ بھی ہو کہ صحیح روایت مین آیا ہو کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہوگی پھر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کے خلفا نہین ہین بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہو اس حدیث کی توجیہ مین کئی قولون پر اول یہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قائم ہوئے بعد آنحضرت کے ساتھ سلطنت اور امارت کے اور انتظام پایا انسے ملک و سلطنت نے بے نزاع اور بے اختلاف و اختلال بیچ ظاہر امور مسلمانون کے اور رعایا کے اگرچہ بعضے انمین سے ظالم ہوئے انصاف سے اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کے کہ بارہوان ہو انکا اور اجماع کیا لوگون نے اُسپر جس وقت کہ مر گیا چچا اسکا ہشام قریب چار برس تک لوگ مجتمع رہے اسکی امارت پر بعد ازان اٹھے لوگ مقابلہ کے لیے اور مار ڈالا اُسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اُس روز سے احوال یہ کہا قاضی عیاض مالکی نے اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نے اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین اور ارجح ترین توجیہات کا اسمین یہ قول ہو کہ

اور مؤید اسکا یہ ہے کہ جو واقع ہوا ہے بیچ بعضے طرق صحیح اس حدیث کے کلہم تجتمع علیہ امر الناس اور مراد جمع سے انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہے انکی بیعت پر اگرچہ بکراہیت بھی ہوا اور حدیث جو وارد ہے بیچ مدح اور ثنائے انکی کے نہیں ہے باعتبار دین اور عدالت اور حقانیت کے بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق کے ہے اور وہ خلافت کہ فرمایا ہے حضرت نے تمام ہونا اسکا تیس برس میں وہ خلافت کبریٰ ہے کہ خلافت نبوت ہے اور یہ خلافت امارت ہے اور مستمر اور بعد خلفاء راشدین کے جو امرا گذرے ہیں انکو بھی خلفا کہنا رائج ہے اگرچہ مجازاً ہے جیسے کہ خلفائے عباسیہ کہتے تھے لیکن پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قول خالی نہیں عدم مناسبت سے ساتھ سیاق حدیث کے کہ فرمایا لایزال الاسلام عزیزا اور لایزال الدین قائما اگرچہ مناسب ہے ساتھ روایت لایزال الناس ماضیا کے اور حدیث صحیح ہے بیچ مدح انکی کے ساتھ صلاح دین کے اور ظہور حق کے اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ انکے کے بسبب عدالت انکی کے واللہ اعلم دوسرا یہ کہ مراد خلفائے عادل اور امراء صالح ہیں کہ مستحق اسم خلافت کے ہیں حقیقت میں ولیکن لازم نہیں کہ بعد آنحضرت کے ایک دوسرے کے پیچھے متصل ہوں شاید کہ یہ عدد تمام ہو ایک زمانہ تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو تورپشتی نے کہا کہ راہ راست اس حدیث میں اور اور حدیثوں میں کہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں یہی ہے تیسرا یہ کہ مراد پائے جانا انکا ہے بعد موت مہدی کے اور یہ خبر دی ہے مخبر صادق نے اس حال سے اور اور حدیث میں آیا ہے کہ جب مرینگے مہدی مالک ہونگے امر کے پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنے امام حسن کی سے پھر مالک ہونگے پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنے امام حسین شہید کی سے پھر وصیت کریگا آخر انکا ایک شخص کو اولاد حسن سے پھر مالک ہوگا بعد انکے فرزند اسکا اور پورا ہوگا ساتھ انکے عدد بارہ کا اور ہر ایک انمیں سے امام عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہ ایک توجیہ معقول ہے اگر صحیح ہو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہے اسمین اور روایت کیا گیا ہے ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کے کہ کہا اور کر دیگا اللہ تعالی انکے وجود سے ہر غم واندوہ کو اور دور کریگا انکے عدل سے ہر جور و فساد کو بعد ازان والی امر کے بعد انکے بارہ آدمی ڈیڑھ سو برس میں ہونگے چوتھا یہ کہ مراد وجود اس عدد کا ہے ایک عصر میں کہ اتباع اور اطاعت کرینگے ہر ایک کی ایک جماعت اور مؤید ہے اسکی یہ روایت نزدیک ہے کہ ہونگے بعد میرے خلیفہ اور بہت ہونگے مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہے ساتھ عجیب فتنوں کے کہ بعد انکے ظاہر ہونگے حتے کہ ایک زمانہ میں بارہ خلیفہ ہونگے اور مراد یہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس زمانہ تک اور اس زمانہ میں اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق میں معنی یہ ہونگے کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کے انتظام ہوگا اور بعد انکے اختلال یہ ہے جو کچھ کہ شارحین نے ذکر کیا ہے بیچ شرح اس حدیث کے واللہ اعلم بمراد رسولہ اور شیعہ نے حمل کیا ہے ان بارہ کو اسپر کہ یہ اہل بیت نبوت سے ہونگے پے در پے عام ہے اس سے کہ ہوں انکے لیے خلافت حقیقۃً یا استحقاق پس اول انکے علیؓ ہیں پھر حسنؓ پھر حسینؓ پھر زین العابدینؓ پھر محمد باقرؓ پھر جعفر صادقؓ پھر موسے کاظمؓ پھر علی رضاؓ پھر محمد تقیؓ پھر علی نقیؓ پھر حسن عسکریؓ پھر محمد مہدیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَہَا وَاَسْلَمُ سَالَمَہَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار ساتھ زیر غین معجمہ کے اور ف کے نام ایک قبیلہ کا ہے اور ابو ذر غفاریؓ بھی انھیں میں سے ہیں دعا کی آنحضرت نے انکے لیے اور فرمایا ترجمہ کہ بخشے خدائے تعالے انکو ف ع چونکہ تھے غفار متہم ساتھ چوری کرنے مال حجاج کے پس دعا کی آنحضرت نے انکے لیے کہ محو کرے انسے یہ گناہ اور بخشے انکو اور احتمال رکھتا ہے کہ اخبار ہو مغفرت الٰہی سے انکے لیے یعنے بخشا انکو اللہ نے ترجمہ اور اسلم بھی ف ع نام ایک قبیلہ کا ہے کہ نسبت جو اسکی طرف رکھتے ہیں انکو اسلمی کہتے ہیں ترجمہ صلح کرے انسے خدائے تعالے ف ع یعنے معاملہ کرے انسے ساتھ ایک چیز کے کہ موافق ہو یعنے سلامت رکھے انکو آفات سے اور ایذا نہ دے انکو اور دعا کی انکے لیے اس طرح اسلیے کہ وہ اسلام لائے تھے بغیر لڑائی کے اور یہ بھی احتمال خبر کا رکھتا ہے ترجمہ اور عصیہ نے معصیت خدا کی اور انکے رسول کی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہ ایک قبیلہ ہے کہ قاریوں کو بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتے تھے انپر قنوت میں اور اخبار ہے قطعاً اور احتمال دعا کا نہیں رکھتا ہے لیکن اسمیں اظہار انکی شکایت کا ہے کہ مستلزم ہے بد دعا کرنے کو انپر ساتھ خوار ہونے کے نہ ساتھ گناہ کرنے کے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُہَیْنَۃُ وَمُزَیْنَۃُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِیْ لَیْسَ لَہُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

کہ قریش یعنے مسلمان انکے اہل مکہ وغیرہ سے اور انصار یعنے قبیلہ انکا اہل مدینہ سے اور قبیلہ جہنیہ اور مزینہ یعنے مسلمان انکے اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ یہ قبیلہ ہی اودہر اودہان اولاد موسن اسکی ہیں مددگار اور دوست میرے ہین **ف** لفظ موالی ساتھ زبر یے مشددہ کے مضاف ہے طرف یے متکلم کے جمع مولی کی ہے اور روایت کیا گیا ہے موال ساتھ زبر میم اور زیر لام یا تنوین کے یعنے بعضے انکے دوست اور مددگار بعضون کے ہین ترجمہ نہین ہے انکے لیے دوست اور مددگار سوا خدا کے اور پیغمبر اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم وغفار ومزینۃ وجهینۃ خیر من بنی تمیم ومن بنی عامر والحلیفین بنی اسد وغطفان متفق علیہ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہ سب قبیلے بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر ہین دو ہم قسمون سے کہ بنی اسد اور غطفان ہین **ف** غطفان ساتھ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کے اور یہ دونون قبیلے آپسمین حلیف تھے کہ باہم گرہ دکرنے پر قسم کہائی تھی جیسے کہ عادت عرب کی تھی اور ان قبیلون کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچھے ہونے آثار انکے کے (وعن ابی هریرۃ قال ما زلت احب بنی تمیم منذ ثلث سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیہم سمعتہ یقول ہم اشد امتی علی الدجال قال وجاءت صدقاتہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ صدقات قومنا وکانت سبیۃ منہم عند عائشۃ فقال اعتقیہا فانہا من ولد اسمعیل متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین بنی تمیم کو اسوقت سے کہ تین خصلتین یا تین کلمے سنے ہین مین نے آنحضرت سے انکے حق مین فرماتے سنا مین نے آنحضرت کو فرماتے یعنے ایک خصلت یہ ہے کہ بنی تمیم سخت تر امت میری کے ہین دجال پر یعنے وقت ظہور اسکے کے بہت جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگے اور اس سے معلوم ہوا ہونا انکا اسکے وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نے دوسری خصلت یہ ہے کہ آئے صدقے یعنے زکوتین بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ صدقے ہماری قوم کے ہین یعنے شرافت دی انکو بسبب اضافت کرنے کے اپنی طرف اور تیسرے یہ کہ تھی ایک لونڈی بندی بنی تمیم مین سے عائشہ کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ آزاد کر اے عائشہ اسکو اسلیے کہ یہ اسمعیل کی اولاد سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے عرب سے ہے اور عرب اولاد اسمعیل سے ہین اگرچہ یہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہین ہے ساتھ بنی تمیم کے ولیکن باوجود اسکے اس زمانے مین ایک طرح کی عنایت اور شرافت دینی ہے انکو

الفصل الثانی فصل دوسری (عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یرد ہوان قریش اہانہ اللہ رواہ الترمذی) روایت ہے سعد سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے خواری قریش کی ذلیل وخوار کرے اسکو خدائے تعالے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہین تو ظاہر ہے اور اگر غیر امامون کے ہون تو بسبب منسوب ہونے انکے حضرت رسول سے اور بسبب شرف وفضل انکے کے اس نسبت سے ایسا فرمایا (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اذقت اول قریش نکالا فاذق آخرہم نوالا رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا آلہی چکھایا تو نے اول قریش کو عذاب یعنے روز بدر واحزاب کے پس چکھا آخر انکے کو انعام وعطا نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابی عامر الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الحی الاسد والاشعرون لا یفرون فی القتال ولا یغلون ہم منی وانا منہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے ابی عامر اشعری سے کہ چچا ہین ابو موسی اشعری کے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ ہے اسد اور اشعری **ف** اسد ساتھ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے کہ وہ قبیلہ اسی کے نام سے مشہور ہے اور انکو ازد بھی کہتے ہین اور ازد شنوہ بھی تمام انصار اسکی اولاد سے ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہے اور وہ بھی باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے ابو موسی اشعری اور قوم انکی اسی کی اولاد سے ہین اور انکو اشعریون کہتے ہین اور اشعرون ساتھ حذف یے نسبت کے بھی کہتے ہین ترجمہ نہین بھاگتے ہین وہ دونون قبیلے بیچ حال لڑنے کے ساتھ کفار کے اور نہ خیانت کرتے ہین غنیمت مین وہ مجھ سے ہین یعنے تبع ہین میری سنت اور طریقے کے یا میرے دوستون مین سے ہین اور مین انسے ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنے انکے دوستون سے اور اسمین آگاہ کرنا ہے اسپر کہ وہ متقی ہین بموجب قول اللہ تعالے کے ان اولیاؤہ الا المتقون (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الازد ازد اللہ فی الارض یرید الناس ان یضعوہم ویابی اللہ

(ولا ان یحطمهم ولیاتین علی الناس زمان یقول الرجل یا لیت ابی کان ازدیا ویا لیت امی کانت ازدیة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب) اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوءہ ازد اللہ کے ہین یعنے لشکر اُسکے اور انصار دین اُسکے کے زمین مین ف ح اضافہ کیا انکو طرف اللہ تعالے کے یا تو بسبب مشہور ہونے انکے کے ساتھ اس لقب کے یا واسطے بزرگی کے جیسے ناقۃ اللہ بسبب ہونے انکے کے لشکر خدا کے اور مددگار دین اسکے کے اور رسول اسکے کے اور بعضون نے کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ کے ہی کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کے ہین ترجمہ چاہتے ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل کرین انکو اور انکار کرتا ہے اللہ تعالی یعنے نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے انکو اور البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنے اُس زمانہ مین کہ کاش کہ ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے اور کاش کہ ہوتی ماں میری ازد سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی مرتبہ ازدیون کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اُنپر رشک لیجاوینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی انہین سے ہوتے (وعن عمران ابن حصین قال مات النبی صلی اللہ علیه وسلم وهو یکره ثلثة احیاء ثقیف وبنی حنیفة وبنی امیة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب) اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ وہ ناخوش رکھتے تھے تین قبیلون کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ح کہا علما نے کہ ناخوش رکھا ثقیف کو اسلیے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور انھین مین سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلیے کہ مسیلمہ کذاب انھین سے تھا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا انھین سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تھا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تھا آیا ہے کہ لایا گیا اُسکے پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس رکھا اسکو ایک طشت مین اور شروع کیا اسکو چھیڑنا ایک چھڑی سے کہا ترمذی نے جامع مین کہ کہا عمارہ بن عمیر نے کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہی اسکے بیٹھے تھے چبوترہ مسجد پر پس پہونچا مین طرف انکے پس کہا انھون نے کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے مین پس ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہان تک کہ غائب ہوا پھر کہا انھون نے کہ آیا یہ سانپ پس کیا یہ دو بار یا تین بار یعنے آیا اور ناک مین گھسا اور نکل گیا دو یا تین بار اسی طرح کیا اور عجب ہے اس کہنے والے سے کہ یزید پلید بھی باوجودیکہ بنی امیہ مین سے تھا اور اسکو ذکر نہ کیا چاہیے تھا کہ اسکو بھی ذکر کرتے کہ امیر عبید اللہ کا تھا اور جو کچھ کہ عبید اللہ نے کیا اسکے امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ نے بھی اپنی بدذاتیون مین کچھ قصور نہین کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہین اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے خواب مین دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتے ہین اور تعبیر اسکی ساتھ بنی امیہ کے کی اور بہت سی باتین ہین کہان تک کہین (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر قال عبد اللہ بن عصمة یقال الکذاب هو المختار ابن ابی عبید والمبیر هو الحجاج بن یوسف وقال هشام بن حسان احصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائة الف وعشرین الفا رواه الترمذی وروی مسلم فی الصحیح حین قتل الحجاج عبد اللہ بن الزبیر قالت اسماء ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرایناه واما المبیر فلا اخالک الا ایاه وسیجیء تمام الحدیث فی الفصل الثالث) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد و ہلاکو کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نے یعنے تعین جھوٹے اور ہلاکو کے کہا جاتا ہے یعنے علما کہتے ہین کہ مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے اور کہا ہشام ابن حسان نے کہ فقیہ ملہم و اہل حدیث سے بڑا علم رکھتے تھے حدیث کا اور بہت بزرگ تھے شمار کیا لوگون نے اسقدر کو کہ قتل کیا ہے حجاج نے قید اور بند کر کے یعنے نہ معرکہ مین پس پہونچا ہے عدد انکا ایک لاکھ بیس ہزار کو ف ح سوائے انکے کہ معرکہ مین مارے اور کہتے ہین کہ نکلے اسکے قیدخانہ مین سے پچاس ہزار آدمی اور اسکے قیدخانہ مین چھت نہ تھی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح مین جس وقت کہ قتل کیا حجاج نے عبد اللہ بن زبیر کو کہا اسما نے یعنے زبیر کی ماں نے کہ بیٹی حضرت صدیق کے ہین آنحضرت نے حدیث کی ہمکو یہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک مفسد و ہلاکو پس لیکن بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے اسکو مراد رکھتی تھین اُس سے مختار کو اور لیکن مفسد و ہلاکو پس نہین گمان کرتے ہین مگر تجھکو اے حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث تیسری فصل مین ف ح جاننا چاہیے کہ حجاج ساتھ زبرج کے مبالغہ حاج کا ہے یعنے لانے والے حجت کے کہا مولف نے کہ وہ عامل تھا عبد الملک بن مروان کا عراق و خراسان پر اور بعد اسکے

ابن ولید کا عامل ہوا اور مرا واسط مین بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوین مین اور عمر اُسکی چون برس کی تھی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہی حاجت اُسکے ذکر کرنے کی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہ ہی کہ باپ اسکا جلیل القدر صحابیون مین سے تھا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین ہی اور نہین ہی اُسکو صحبت اور روایت یعنے وہ صحابی نہین ہی اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا مین وہ مشہور تھا ساتھ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اُسکا برخلاف اُسکے تھا یہان تک کہ جدا ہوا عبد اللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی کی اور رغبت دنیا مین کی اور ظاہر کی باطن کی خباثتین یعنے فساد رائے اور بطلان عقیدہ تا بعد کہ ظاہر ہوئین اس سے بہت سی ایسی چیزین کہ مخالف دین کی تھین اور بڑا ہی جھوٹا نکلا یہان تک کہ کہتے ہین کہ دعوی نبوت اور اُترنے وحی کا کیا کوفہ مین اور تھا باپ اُسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر کے اور رہتا تھا مختار بیچ صحبت چچا اپنے کے اور موافقت کرتا تھا اُسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت رکھنے کے ساتھ اہل بیت کے بعد اُسکے کہ پہلے عداوت رکھتا تھا اُنسے اور مشہور تھا اُنکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہداء کربلا کا یزیدیون سے اور بہت لوگون کو اُنھین سے قتل کیا اور کہتے ہین کہ یہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کے تھا اور سن سڑسٹھ مین مصعب بن زبیر کی امارت مین مارا گیا کوفہ مین اور علما اُسکو کذابون مین سے شمار کرتے ہین اور اس حدیث مین یعنے یخرج من ثقیف کذاب و مبیر کو اُسپر اور حجاج پر حمل کرتے ہین واللہ اعلم (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ جلا دیا ہمکو ثقیف کے تیرون نے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الٰہی ہدایت کر ثقیف کو یعنے طرف اسلام کے اور اطاعت احکام کی نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ) اور روایت ہی عبد الرزاق بن ہمام سے کہ بڑے عالم مین کثیر التصانیف نقل کی اپنے باپ سے یعنے ہمام صنعانی تابعی سے کہ نقل کی میناء سے اُنھنے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون مین اُسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلے کا ہی پس کہا اُسنے یا رسول اللہ لعنت کر حمیر پر یعنے بد دعا کر واسطے اُنپر رحمت سے دور ہونے کی پس منھ پھیرا آنحضرت نے اُس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنے اور طرف سے پس منھ پھیر لیا اُس سے پھر آیا آنحضرت کے سامنے اور طرف سے پس منھ پھیر لیا اُس سے یعنے اعراض کیا اُس سے دونون جانبون سے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ رحمت کرے اللہ تعالی حمیر پر منھ اُنکے سلام مین اور ہاتھ اُنکے طعام فرح یعنے اُنھین منھون سے پرچا کرتے ہین السلام علیک کا اور طعام دیتے ہین لوگون کو اپنے ہاتھون سے یعنے جامع صفت تواضع اور سخاوت کے ہین کہ اصل بزرگی اور خوبی بیچ ادا کرنے حقوق لوگون کے ہی ترجمہ اور وہ ہین اہل امن کی معرفت سے اور اہل ایمان کے کہ دنیا کا حاصل سکتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عبد الرزاق سے اور روایت کیجاتی ہین اس میناء سے حدیثین منکر یعنے اگرچہ عبد الرزاق ثقہ ہو اور راوی لیکن میناء ضعیف ہی (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور یہ بھی روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ مین سے ہی تو کہا مین نے دوس مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن مین اُنہون نے فرمایا یعنے از راہ تعجب کے نہ تھا مین گمان کرتا کہ قبیلہ دوس مین کوئی شخص ہو کہ اُسمین بھلائی ہو نقل کی یہ ترمذی نے فرح اسمین تعریف ہی ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہ ہوتے تو اُسمین بھلائی نہ ہوتی (وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دشمن رکھ تو مجھکو پس جدا ہو جاویگا تو اپنے دین سے عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا مین آپ کو یعنی کیونکر

منصور ہو مجھسے دشمن رکھنا آپ کا حالانکہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب اپنی امت کے ہین اور بسبب آپ کے راہ دکھائی ہمکو خداے تعالے نے یعنے اسلام کی اور
تمام اچھے احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھے تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے ف ع یعنے جبکہ دشمن رکھو گے
عرب کو عموماً انکے ضمن مین مجھکو دشمن رکھنا بھی لازم آجائیگا پس دشمن رکھنا تیرا مجھکو اس معنی کر ہے کہ دشمن رکھے تو عرب کو حاصل یہ کہ بغض عرب کبھی ہوتا ہے سبب سید الخلق
کے بغض کا پس بچنا چاہیے اس آفت سے تا نہ پڑے خرابی عظیم مین اور ظاہر اسلمان سے بسبب عجمیت اور فارسیت اصلی اپنی کے کچھ تکبر اور بے ادبی نسبت عرب کے
یا بعضے اعراب کے سرزد ہوتی ہو والا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو انسے پس چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہے آنحضرت نے انکو متنبہ کر دیا کہ احتیاط کرین اور بچین تا نوبت بغض حقیقی کی
نہ پہونچے کہ وہ سبب میرے بغض کا ہوگا فافہم (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ
مَوَدَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ) اور روایت ہے عثمان بن عفان سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے اور خیرخواہی نہ کرے انکی یا ظاہر کرے خلاف اُس چیز کی کہ دل مین رکھتا ہو اور کینہ رکھے
اُنسے نہ داخل ہوگا میری شفاعت مین یعنے شفاعت صغری مین اسلیے کہ کبری تو عام ہوگی سب کے لیے اور نہ پہونچے گی اُنکو دوستی میری ف ع یعنے
دوست رکھنا میرا اُنکو یا نہین پہونچیگا اور نہین حاصل ہوگا اُنکے لیے دوست رکھنا اُنکا مجھکو اور مقصود نفی کمال کی ہے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سے اور نہین وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی ف ع کہتا ہون مین پس ہوگی حدیث ضعیف اسلیے طرق
سے اور وہ معتبر ہے فضائل مین اور اُسکے مؤید اور بہت سی حدیثین آئی ہین قریب ہے کہ پہونچین تواتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان و بغضهم نفاق نقل
کی حاکم نے انس سے اور طبرانی نے اوسط مین انس سے روایت کی ہے حب قریش ایمان و بغضهم کفر و حب العرب ایمان و بغضهم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی اور
طبرانی نے کبیر مین روایت کی ہے سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبهم احبه الله اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابوہریرہ سے بطریق مرفوع کے
احبوا الفقراء وجالسوهم واحبوا العرب من قلبك وليردك عن الناس ما تعلم من نفسك اور حدیث تین کی روایت کی ہے احمد نے اپنے سند مین بھی اور
اقل مرتبہ اسکی سندون کا یہ ہے کہ ہو حسن پس حدیث حسن لغیرہ ہے (وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ام حریر تابعیہ سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہے کہا کہ سنا مین نے اپنے مولے سے کہ طلحہ
ہے کہتے تھے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قریب قیامت کی علامتون مین سے ہلاک ہونا عرب کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنے مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور
اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر عرب تابع انکے ہین اور نہین قائم ہوگی قیامت مگر برے لوگون پر اور نہین ہیگا زمین مین وہ شخص کہ کہے اللہ اللہ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِي رِوَايَةٍ مَوْقُوفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش مین ہے اور قضا انصار مین ف ع مراد قضا
سے نقابت ہے اسلیے کہ یاران نقبا انصار مین سے مقرر کیے تھے اور بعضون نے کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا سے یعنے مشہور کے ہے اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا
کر کر بھیجا تھا اور یہ ظاہر تر ہے ترجمہ اور بانگ نماز کہنے قوم حبشہ مین ہے یعنے اسلیے کہ رئیس آنحضرت کے مؤذنون کے بلال تھے اور وہ حبشی تھے اور امین پکڑنا اور امین کرنا
ازد مین ہے یعنے ازد شنوہ مین کہ وہ قبیلہ ہے یمن مین اور نہین منافی ہے یہ قول بعضے راوی کے کہ مراد رکھتے تھے حضرت ازد سے یمن کو ف ع لیکن ظاہر اتباد کلام
راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہے اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہین اور اہل امن و ایمان واللہ اعلم اور مقصود یہ ہے کہ چاہیے یون کہ یہ مناسبت ان قومون مین دیکھی جائین
اور انہین سے کرائی جائین ترجمہ اور روایت مین یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر نقل کی یہ ترمذی نے کہ روایت اس حدیث کی بطریق وقف کے صحیح تر ہے اسناد مین
مین حدیث مرفوع سے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ

صَبْرًا بَعْدَ ہٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہیں اپنے باپ سے یعنے مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام انکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع رکھا کہا مطیع نے کہ سنا مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس و بند کر کے یعنے مگر معرکہ مین قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے ف کہا میں نے کہ تاویل کی ہے اس حدیث کی بعضے محدثوں نے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہین قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اس دن کے قیامت تک حبس کر کر اس حال مین کہ وہ مرتد ہوا اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش مین سے ایسے تو پائے گئے ہین کہ قتل کیے گئے ہین حبس کر کر اگلے زمانہ مین کفر پر بعد آنحضرت کے اور نہین پائے گیے ہین انہین سے ایسے کہ قتل کیے گئے ہون حبس کر کر اس حالت مین کہ مرتد ہون اسلام سے اور ثابت ہون کفر پر اور معنے یہ ہین کہ ایسا نہین ہونیگا کہ پایا جاوے قریشی مرتد پس قتل کیا جاوے اور مؤید ہے اسکی یہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب (وَعَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعٰوِیَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَۃِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْہِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ہٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ہٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ہٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنْ کُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰہِ لَاُمَّۃٌ اَنْتَ شَرُّہَا لَاُمَّۃُ سَوْءٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَاُمَّۃُ خَیْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَوْلُہٗ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِہٖ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَہُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّہٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَہٗ فَاَعَادَ عَلَیْہَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکِ مَنْ یَسْحَبُکِ بِقُرُوْنِکِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَا اٰتِیْکَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْہِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْہَا فَقَالَ کَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰہِ قَالَتْ رَاَیْتُکَ اَفْسَدْتَ عَلَیْہِ دُنْیَاہُ وَاَفْسَدَ عَلَیْکَ اٰخِرَتَکَ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تَقُوْلُ لَہٗ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰہِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُہُمَا فَکُنْتُ اَرْفَعُ بِہٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَکْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَۃِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْہُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اِخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ قَالَ فَقَامَ عَنْہَا فَلَمْ یُرَاجِعْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہ کہا دیکھا مین نے عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کے ف یعنے سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ سے گھاٹی مکہ کی ہے کہ واقع ہے بیچ راہ اہل مدینہ کے جسوقت کہ وہ آتے ہین مکہ مین پس اضافت عقبہ کی مدینہ کی طرف اسی جہت سے ہے والا عبد اللہ بن زبیر مکہ مین تھے کہ حجاج ظالم نے انکو مارا اور جگہ مذکور مین سولی پر کھینچا اور اسلیے مقرر کی گئی جگہ انکی قبر کی حجون مین قریب مکہ عقبہ کے لیکن ثابت نہین کہ کونسی قبر ہے انکی اور اسی طرح تمام قبرین صحابہ کی کہ مکہ کے مقبرہ مین ہین کوئی جگہ مین انکی معلوم نہین بوجہ صحت کے یہان تک کہ تربت حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہے اور گنبد جو اسپر بنایا گیا ہے بہ اعتماد رویا بعض اولیاء کے بنایا گیا ہے واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتے تھے ابن زبیر پر اور اور لوگ بھی گذرتے تھے ان پر یہان تک کہ گذرے ان پر عبد اللہ بن عمر پس ٹھہرے ابن زبیر کے پاس کہ سولی پر تھے پس کہا ابن عمر نے سلام تجھ پر اے ابا خبیب تین بار اسی طرح کہا ف خبیب خ کے پیش اور ب کے زبر اور ی کے جزم سے بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے اسکے نام پر کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب ٹھہری اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلے دفن کے ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق تھا مین منع کرتا مین تجھکو اس کام سے تین بار اسی مضمون کو کہا ف مراد کام سے خروج ساتھ دعوی خلافت اور امامت کے ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے کیا کہ یزید سے بیعت نہ کی اور مکہ مین جا بیٹھے اور ولایتین اپنے تحت و تصرف مین لائے اور اسی طرح مروان سے بعد یزید کے اور عبد الملک سے بعد مروان بیعت نہ کی پس عبد الملک نے حجاج کے تئین ابن زبیر پر مکہ مین بھیجا اور حجاج نے انکو مارا اور سر انکا مدینہ کو بھیجا اور جسد انکا مکہ مین سولی پر کھینچا اور یزید نے بھی ایک لشکر مدینہ کے خراب کرنے کے لیے اور وہان کے رہنے والون کے قتل کے لیے کہ انکو واقعہ حرہ کہتے ہین بھیجا تھا اور وہی لشکر مکہ کو آیا تا عبد اللہ بن زبیر کو مارے اس درمیان مین یزید مر گیا پس ابن عمر نے کہا کہ مین تجھکو اے ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور تو نے کہنا میرا نہ مانا آخر کو انجام کار یہ ہوا مقصود اس سے مانع

تھے ابن زبیر کے حال پر اور تشنیع و ملامت ہے اس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق تھا تو کہ جانتا تھا مین تجکو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار
و شب خیز بہت احسان کرنیوالا قرابتیون سے ف آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت رکھا کرتے تھے اور کبھی پندرہ دن تک سلطی کا روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار
رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہ تھی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ اور ظالم اور مانند اسکے کے کلام واہی انکے حق مین کہا کرتا تھا انھون نے چاہا کہ برائت
ابن زبیر کی انکی باتون سے بیان کیجیے تا لوگون کو خوبیان انکی خوب طرح معلوم ہوجائین ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ برا ہے یعنے بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی
اپنی کے اور ایک روایت مین بجائے لامۃ سوء کے لامۃ خیر آیا ہے ف یعنے وہ گروہ کہ تو برا انکا ہے وہ گروہ خیر ہے معنے روایت پہلی کے یہ ہین کہ وہ گروہ
کہ تو انکے ایمان و اعتقاد مین جملہ اشرار سے ہے وہ گروہ برا ہے کہ تجھ ایسے شخص کو اشرار سے کہتے ہین اور معنے دوسری روایت کے یہ ہین کہ تجکو یہ گروہ برا جانتا ہے
کیا اچھا گروہ ہے بطریق استہزا و تعریض کے فرمایا جیسے یہان بعضے اوقات برون کو از راہ طعن کے اچھا کہتے ہین کہ واہ تم بھی کیا خوب ہو کہ آپس مین فساد ڈلواتے
ہو لیکن معنے اول ظاہر ترین ترجمہ پھر چلے گئے ابن عمر وہان سے پس پہونچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کے ٹھہرنے کی اور کلام مذکورہ کرنے کی حجاج کے حق مین
پاس ابن زبیر کے یعنے پس بھیجا حجاج نے کسی کو طرف ابن زبیر کے پس اتارے گئے لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تھی پس ڈالے گئے یہودیون کی قبرون مین ف سوال
یعنے یہ جگہ قبور یہودیون کے کہ جہان کے رہنے والے یا وارد ہونے والے یہود دفن کیے جاتے تھے اور یہ منافی نہین ہے اسکے کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن کیے گئے
بیچ اعلی معلے کے اسلیے کہ وہ اٹھائے گئے بعد اسکے اس جگہ اولی سے اور دفن کیے گئے جگہ اعلی مین اور قبور یہودیون کی اب کہ مین متعارف نہین مین مگر اسوقت
مین تھین تو حکم کیا حجاج نے کہ وہان لاوین اور ڈالین کہ جہان قبور یہود کے ہون واللہ اعلم ترجمہ پھر بھیجا حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی مان کے پاس کہ اسما بیٹی ابو بکر کی
ہین یعنے انکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اسما نے یہ کہ آوین اسکے پاس یعنے اور ٹھہرین اسکے پاس اور سلام کرین انکو پھر بھیجا حجاج نے اسماء کے پاس اس پیامی کو
یعنے اور کہلا بھیجا اسکی زبانی کہ البتہ آ تو میرے پاس از خود و الا بھیجونگا طرف تیرے اس شخص کو کہ کھینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیان پکڑکر کہا ابو نوفل راوی نے کہ پس انکار
کیا اسما نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہین آونگی مین تیرے پاس یہان تک کہ بھیجے تو طرف میرے اس شخص کو کہ کھینچ لیجاوے مجکو ساتھ چوٹیون میری کے کہا راوی
نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجکو پاپوشین میری ف یعنے لاؤ میری پاپوشین لفظ سبتی ساتھ زبر سین مہملہ اور جزم ب اور زبر ت اور تشدید ی کے تثنیہ سبتیہ کا
مضاف ہے متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتے ہین پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اسکا اور دور کیے گئے ہون بال اسکے یعنے جیسے یہان کی جوتیان ہوتی ہین ترجمہ
پس لین حجاج نے پاپوشین اپنی یعنے اور پہنا انکو پھر جلد جلد چلا ہاتھ ہلاتا ہوا اتراتا ہوا یہان تک کہ داخل ہوا اسما پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نے مجکو یعنے کیسا پایا تو نے
مجکو کہ کیا مین نے ساتھ اس دشمن خدا کے یعنے تیرے بیٹے کے سبب اعتقاد فاسد اپنے کے انکو دشمن خدا کا کہا کہا اسما نے کہ دیکھا مین نے تجکو کہ تباہ کی تو نے اسپر دنیا اسکی
کہ مار ڈالا اسکو اور تباہ کی اس نے تجھپر آخرت تیری کہ اسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا تو پہونچی ہے مجکو یہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنے اسکی حیات مین یا بعد مرنے
اسکے کے کہ اے بیٹے دو کمربند والی کے ف ذات النطاقین لقب اسما کا ہے کہ آنحضرت نے رکھا تھا بسبب اسکے کہ انھون نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان
باندھنے کے لیے تسمہ وغیرہ بندھن نہ پایا تو اپنی نطاق کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑے سے توشہ دان باندھا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندھا اور نطاق کمربند کو کہتے ہین عادت ہے عرب کی
عورتون کی کہ کمربند باندھتی ہین تا بندپڑا کام کرنے مین تہبند کھل نجاوے پس یہ لقب واقع مین تو انکے لیے موجب فخر کا تھا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کس چیز کو فضیلت
ہوگی اور حجاج نادان اس لقب کو انکے حق مین محل مذمت پر کرتا تھا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس انھون نے اس لقب اپنے کو تسلیم کیا اور وجہ اسکی کہ موجب تفاخر دارین کی
تھی بیان کی ساتھ قول اپنے کے ترجمہ قسم ہے اللہ کی مین ہون ذات النطاقین یعنے دو کمربندون والی اپر ایک ان دونون مین سے پس تھی مین اٹھاتی ساتھ اسکے
طعام آنحضرت کا اور طعام ابو بکر کا واسطے محافظت کے جانورون سے ف لفظ من الدواب متعلق ہے ساتھ ارفع کے یعنے باندھتی تھی مین اس سے دسترخوان ان دونون
صاحبون کے طعام کا اور لٹکا دیتی تھی اسکو واسطے بچنے پر بخوف جانورون کے مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور لیکن دوسرا پس کمربند عورت کا ہے کہ نہین بے پروا ہوتی

عورت اُس سے ف یا تو بسبب خدمت کرنے کے کہ متعارف ہے اُنکے گھرون مین کہ اچھی ہے لائق تعریف کے عورت کے حق مین یا واسطے باندھنے نطاقے کے اپنی کمر مین
اپنی ہیئت پر رہنے کے سبب کہ پیٹ نہ بڑھ جاوے جیسے کہ اب عادت عرب کی عورتون کی ہے کہ اکثر مخدرات ہوتی ہین تو کمر بند چمڑے کے سبب ہوئے باندھتی ہین اور غنی ہوتی ہین
تو چاندی سونے کے کمر بند باندھتی ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا پس لیکن
بڑا جھوٹا پس دیکھا ہے ہمنے اسکو یعنے مختار کو اور لیکن ہلاک کرنیوالا پس گمان نہین کرتی مین تجھکو مگر وہ ہلاک کرنیوالا کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر کو
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ثنا کرنی موتے پر ساتھ اچھی صفتون معروفہ اسکی کے
اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہے بسبب حق گوئی کے اور حجاج کے نہ پروا کرنے کی کیونکہ یہ تو وہ جانتے ہی تھے کہ یہ بات ان باتون کی اسکو خبر ہو پہنچیگی اور باوجود اسکے
نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس اُٹھ کھڑا ہوا حجاج اسماء کے پاس سے اور نہ جواب دیا اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف پھر مرگئین اسماء اپنے بیٹے کے مرنے
سے بیس دن بعد اور عمر اُنکی سو برس کی تھی اور ایک دانت بھی ٹوٹا نہ تھا اُنکا (وعن نافع ان ابن عمر اتاہ رجلان فی فتنۃ ابن الزبیر فقالا ان الناس صنعوا ما تری و
انت ابن عمر وصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما یمنعک ان تخرج فقال یمنعنی ان اللہ حرم علی دم اخی المسلم قالا الم یقل اللہ تعالی وقاتلوہم حتی لا تکون
فتنۃ فقال ابن عمر قد قاتلنا حتی لم تکن فتنۃ وکان الدین للہ وانتم تریدون ان تقاتلوا حتی تکون فتنۃ ویکون الدین لغیر اللہ رواہ البخاری) اور روایت ہے نافع سے
کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہے یہ کہ ابن عمر کے پاس آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کے یعنے پہلے قتل ہونے اُنکے کے پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق لوگون نے کیا جو کچھ کہ دیکھتے
تم یعنے اختلاف کیا امر امامت مین اور تم بیٹے عمر کے ہو یعنے اور وہ خلیفہ تھے اور یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو ف یعنے اور حضرت کے یارون مین سے
بھی ہو پس اسمین کچھ شک نہین ہے کہ تم اولی ہو ساتھ خلافت کے عبد الملک سے کہ جملہ امرائے اُسکے سے حجاج بن یوسف ظالم ہے ترجمہ پس کیا چیز باز رکھتی ہے تمکو نکلنے
سے ساتھ دعوی امامت اور خلافت کے اور بدلا لینے ظالمون کے سے پس کہا ابن عمر نے کہ باز رکھتا ہے مجھکو نکلنے اور اقبال کرنے سے علم اس بات کا کہ خدا تعالی
نے حرام کیا ہے مجھپر خون بھائی مسلمان کا ف اشارہ کیا ساتھ پرہیز کرنے کے خون سے اور اختیار کرنے کے طریق احتیاط کو و الا حاجت لفظ علی کی نہ تھی ترجمہ
کہا ان دونون نے کہ کیا نہین فرمایا ہے خدا تعالی نے اور لڑو تم لوگون سے یہان تک کہ نہ پایا جاوے فتنہ پس کہا ابن عمر نے کہ تحقیق لڑے ہم یعنے ہمراہ آنحضرت
کے اور خلفاء راشدین کے یہان تک کہ نہ تھا فتنہ یعنے شرک اور ہوا دین اسلام خالص خدا کے لیے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو تم یہان تک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانون مین
اور ہو دین واسطے غیر اللہ کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے بسبب تزلزل دین خدا کے اور عدم ثبات امر اُسکے کے اور حاصل یہ کہ سائل کے اعتقاد مین
یہ تھا کہ قتال کیجیے اُس شخص سے کہ مخالف ہو اُس امام کے کہ اعتقاد رکھتا تھا اُسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کے حق مین یہ مناسب جانتے تھے کہ وہ ترک
کرنے قتال کو بیچ اُس چیز کے کہ متعلق ہو ساتھ ملک کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا (وعن ابی ہریرۃ قال جاء الطفیل بن
عمرو الدوسی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان دوسا قد ہلکت عصت وابت فادع اللہ علیہم فظن الناس انہ یدعو علیہم فقال اللہم اہد دوسا
وائت بہم متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ آئے طفیل بن عمرو دوسی ف کہ یہ صحابی ہین اسلام لائے مکہ مین پھر گئے اپنی قوم مین اور وہان
رہتے تھے یہان تک کہ ہجرت کی آنحضرت نے پس آئے یہ آنحضرت کے پاس خیبر مین پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتے تھے یہان تک کہ رحلت کی آنحضرت نے
اور انکا ذو النور لقب ہے اسلیے کہ جب آنحضرت نے اُنکو اُنکی قوم کی طرف بھیجا تا دعوت کرین یعنے اسلام کی طرف بلاوین اُنکو کہا کہ دیجیے میرے لیے یا رسول اللہ
کوئی نشانی تا تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نے اُنکے لیے اور کہا خدایا بخش اسکے لیے نور پس پیدا ہوا نور اُنکی دونون آنکھون کے درمیان مین
کہا طفیل نے کہ ڈرتا ہون مین کہ اسکو مثلہ کہین پس پھرا وہ نور درمیان طرف کوڑی اُنکے کے پس روشن ہوتا تھا اندھیری رات مین پس گئے طفیل اور بلایا اپنی قوم کو
اسلام کی طرف پس اسلام لائے باپ اُنکے اور اُنکی ماں نہ ایمان لائی لیکن پس روایت کرتے ہین ابو ہریرہ کہ آئے یہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنے مستحق ہلاک کے ہوئے اسلیے کہ نافرمانی کی اور باز رہے طاعت سے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالے سے اُنپر کہ عذاب واقع
ہو پس گمان کیا لوگون نے کہ آنحضرت بد دعا کرینگے اُنپر پس کہا آنحضرت صلعم نے یعنے بسبب ہونے اُنکے کے رحمۃ للعالمین اور رأفت کرنے والے لوگون کے خداوندا
راہ راست دکھا دوس کو اور لا اُنکو یعنے طرف مدینہ کے کہ آوین ہجرت کر کر یا نزدیک کر اُنکو طرف طریق مسلمین کے اور متوجہ کر دل اُنکا طرف قبول کرنے دین کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھو تم عرب کو تین سبب سے ایک تو اس سبب
سے کہ مین عرب سے ہون یعنے اور چیز جو کہ منسوب ہوتی ہے طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہے اور دوسرے اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان مین ہے یعنے اسلیے
کہ اُترا ہے قرآن عرب کی لغت مین اور انکی لغت سے پہچانی جاتی ہے فصاحت و بلاغت اسکی اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیون کا عربی ہے نقل کی یہ بیہقی نے
شعب الایمان مین ف یعنے عرب کو فضیلت ہے دنیا اور آخرت مین اور اخیر جملہ سے سمجھا گیا کہ کلام دوزخیون کا غیر عربی ہے اور یہ تین سبب محبت کے کہ اصلی تھے بیان
فرما دیے انکے سوائے بھی کئی سبب ہین اُنسے محبت رکھنے کے کہ وہ یہ ہین کہ اُنھون نے سیکھی شریعت اور نقل کی طرف ہمارے اور ضبط کیے انھون نے اقوال
اور افعال اور معجزات حضرت کے اور نقل کی طرف ہمارے وہ مادہ ہین اسلام کے اور بسبب اُنکے فتح ہوئے شہر اور پھیلا اسلام اطراف عالم مین اور وہ اولاد اسمعیل
علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر انکی زبان مین ہوگا چنانچہ اسلیے کہا گیا ہے من اسلم فھو عربی **بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ** باب ہے
بیچ بیان مناقب صحابہ کے راضی ہوا اللہ اُنسے سب سے ف مناقب جمع منقبت کی ہے یعنے فضیلت کے اور فضیلت کہتے ہین اچھی خصلت کو کہ حاصل ہو سبب
اُسکے شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالے کے اور یا نزدیک خلق کے اور دوسری بات کا کچھ اعتبار نہین مگر یہ کہ پہونچا دے طرف اول کے یعنے وسیلہ ہو اول
کا پس جب کہا جاوے کہ فلانا فاضل ہے یعنے فضیلت رکھنے والا تو معنے اُسکے یہ ہین کہ اُسکی یہ منزلت ہے اللہ کے نزدیک اور نہین پہونچا یا جاتا طرف فضیلت کے
مگر ساتھ نقل کے رسول خدا صلعم سے یعنے یہ سمجھنا کہ فلانا شخص فی منزلت ہے اللہ کے نزدیک سزاوار نہین جب تک کہ حضرت کے فرمانے سے نہ معلوم ہو کذا قالہ الطیبی
اور صحابی اُس شخص کو کہتے ہین کہ پایا اُسنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اس درمیان مین ارتداد بھی متخلل ہوا ہو جیسے کہ اشعث
ابن قیس کے حق مین کہتے ہین قول صحیح تر یہی ہے پھر پہچانا جاتا ہے صحابی ہونا اسکا ساتھ تواتر کے مانند ابوبکر اور عمر کے یا پہچانا جاتا ہے ساتھ خبر مشہور کے یا ساتھ کہنے
صحابی کے غیر اپنے کو کہ وہ صحابی ہے یا صحابی خود اپنے تئین کہے کہ مین صحابی ہون جس وقت کہ ہو وہ عدل اور صحابہ سب عدل ہین مطلق بموجب ظاہر کتاب اور سنت
اور اجماع معتبر کے اور بعضون نے شرط کیا صحابی ہونے کے لیے طول صحبت کو ساتھ آنحضرت کے کہ وہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر رہا ہو اور سیکھا ہو علم
اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کمتر مدت اسکی چھ مہینے کہے ہین لیکن دلیل تعین چھ مہینون کی معلوم نہین واللہ اعلم جاننا چاہیے کہ اسمین شبہہ نہین کہ غالب ہے
مرتبہ اسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھ اُن لوگون پر کہ نہین اکثر رہے حضرت کی خدمت مین اور حاضر نہین ہوئے
کسی جہاد مین اور نہین دیکھا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہین کیا اُنسے مگر کم یا دیکھا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہے سبکو اور شرح السنہ مین ہے
کہ کہا ابو منصور بغدادی نے کہ ہمارے علما کا اجماع ہے اسپر کہ افضل اُنکے خلفاء اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کے پھر تمام عشرہ مبشرہ پھر بدری پھر احد کے پھر
بیعۃ الرضوان کے پھر وہ کہ اُنکو مزیۃ ہے اہل عقبتین سے کہ انصار مین سے ہین اور ایسے ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑھی انھون نے قبلتین کی طرف
یعنے کعبہ اور بیت المقدس کی طرف اور ایسے ہی اختلاف کیا ہے علما نے حضرت عائشہ اور خدیجہ کے حق مین کہ کونسی اُن دونون مین افضل ہین اور حضرت عائشہ رض
اور فاطمہ کے حق مین اور معاویہ عدول فضلاء اور صحابہ خیار سے ہین اور لڑائیان جو آپسمین اُنکے ہوئین تھا ہر جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد رکھتے تھے صواب پر ہونے
اپنے کا اور بسبب اسکے سب تاویل کرتے تھے اپنی لڑائیون پر اور نہین نکل گیا کوئی اُنمین سے بسبب اسکے عدالت سے اسلیے کہ وہ مجتہد تھے اختلاف کرتے تھے مسائل

اور نہین لازم آتا اس سے نقص کسی کا اُنمین سے غرض کہ طریقہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہو کہ زبان انکی گفتگو سے بند رکھین کہ سوائے خیر کے کچھ نکہین اگر کچھ
برخلاف خیر کے منقول ہو اُس سے چشم پوشی کرین کہ سلامتی اسمین ہو الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ متفق علیہ) روایت ہو ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو ف یہ خطاب حضرت نے اپنے صحابہ کو کیا اسلیے کہ وارد ہوا ہو کہ سبب اس حدیث کے فرمانے کا یہ تھا کہ
درمیان خالد بن ولید کے اور عبد الرحمن بن عوف کے کچھ تنازع تھا پس مراد صحابی سے اصحاب مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ متاخرین سے پہلے اسلام لائے تھے
اور ممکن ہو یہ کہ ہو خطاب عام امت کو اسلیے کہ جان لیا تھا حضرت نے نور نبوت سے کہ مثل اسکے واقع ہوگا اہل بدعت مین سے و المفضول خوارج مین سبب منع فرمایا انکو
اُس برائی سے اور شرح مسلم مین ہو جاننا چاہیے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہو اور اکبر فواحش سے ہو اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہ ہو کہ برا کہنے والا انکا تعزیر دیا جاتا ہو اور کہا
بعضے مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا کہنا کسی کا صحابہ مین سے کبائر سے ہو اور تصریح کی ہو بعضے ہمارے علما نے کہ قتل کیا جاوے آدمی سبب
برا کہنے شیخین کے اور کتاب اشباہ والنظائر کی کتاب السیر مین ہو کہ جو کافر توبہ کرے پس توبہ اسکی مقبول ہو دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کفر کرنیوالے کی بسبب برا کہنے نبی
کے اور بسبب برا کہنے شیخین کے یا ایک ان دونون مین سے یا بسبب سحر کے یا بسبب زندقہ کے اگرچہ عورت ہو تو نہین مقبول جبکہ پکڑی جاوین پہلے توبہ سے اور کہا
اشباہ والے نے کہ علم اسکا زین بن نجیم ہو برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی انکو کفر ہو اور اگر فضیلت دے علی کو ان پر تو وہ مبتدع ہو کذا فی الخلاصۃ اور بیچ مناقب کردری کے
ہو کہ کافر ہوتا ہو جبکہ منکر ہو ان دونون کی خلافت کا یا دلی بغض رکھے انسے بسبب دوست رکھنے آنحضرت کے انکو اور اگر دوست رکھے علی کو زیادہ انسے تو نہین ماخوذ ہوگا
بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ انکی تخصیص کی اسلیے ہو کہ وارد ہوئی ہین انکی فضیلت مین حدیثین آنحضرت کی خاص کر علیحدہ باب مین جیسے کہ آگے آوینگی یا اسلیے کہ اجماع
ہوا ہو انکی حقیقت پر بخلاف خوارج کے بیچ حق عثمان اور علی اور معاویہ وغیرہم کے واللہ اعلم ف جناب قدوۃ المحققین سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے
لکھا ہو بلا شبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کے ہین اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہو کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کرے منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ
فتاوی عالمگیری مین کہا الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما والعیاذ باللہ فہو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجہہ علی ابی بکر رض لا یکون کافرا لکنہ
مبتدع ولو قذف عائشۃ بالزنا کفر باللہ) اور یہ بھی عالمگیری مین ہو (من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق فہو کافر وعلی قول بعضہم وقال بعضہم وہو مبتدع ولیس بکافر
والصحیح انہ کافر وکذلک من انکر خلافۃ عمر رض فی اصح الاقوال ویجب اکفار الروافض فی قولہم برجعۃ الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قالوا وہؤلاء
القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامہم احکام المرتدین) تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے کہ دلیلین انکے کفر کی بہت ہین از انجملہ یہ
حدیثین جو وارد ہین خلفاء ثلثہ کے فضائل مین ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت روات اپنی کے متواتر بالمعنے ہین پس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہو
بلا شبہہ اور مثل ان اخبار سے کسی نے مجتہدین مین سے مخالفت نہین کی ہو بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین سے ہین مقدم کرتے ہین خبر واحد کو قیاس مطلق پر
بلکہ اقوال صحابہ کو بھی چہ جائے ایسی حدیثین اور یہ بھی ہو کہ صحابہ کے حق مین اللہ تعالی نے رضامندی اپنی بیان فرمائی ہو ان آیتون مین (لقد رضی اللہ عن المؤمنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الخ) اور جا بجا فرمایا (والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار) تا قول اسکے (رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ) جنکے لیے اللہ تعالی رضامندی
اپنی جتلا دے یہ تبرا کرین بلکہ اُن کو غاصب اور کافر جانین ان دونون باتون مین تباین کلی ہو پس انکے لعنت کرنیوالے اور برا جاننے والے مخالف قرآن کے
ہین اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہو اور یہ بھی ہو کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہو قرآن شریف سے کہ فرمایا (وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض)
کما مر کی وغیرہ میں ہو کہ آیہ واضح تر دلیل ہو اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین کے اسلیے کہ مستخلفین جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہی ہین پس منکر صحت خلافت
خلفاء کے خارج ہین دائرہ ایمان سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بعد آیہ مذکورہ کے (ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفسقون) یعنے جنھون نے کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ

کو سچ نہ مانا اور حق نہ جانا انکو پس وہ فاسق ہین یعنے کافر ہین اسلیے کہ فاسق عرف قرآن مین آیا ہو بمعنے فاسق کامل کے وہ کافر ہی جیسے اس آیہ مین (وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُولَـئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) اور یہ بھی ہو کہ صحابہ سچے ہین فرمایا اللہ تعالےٰ نے للفقراء المہاجرین تا قول اپنے کے ہم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفۃ اللہ کہتے تھے شیعہ انکو کاذب کہتے ہین اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی انکو کاذب کہے رد کیا اُسنے قرآن کو اور مخالفت کی اُسکی اور یہ کفر ہی اور یہ بھی ہو کہ یہ فلاح پانیوالے ہین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولٰئک ہم المفلحون پس کیا کہیگا تو اسکے حق مین کہ جو کہتے ہین انکو اولٰئک ہم الخاسرون اور یہ بھی ہو کہ تعریف کی ہی حق تعالیٰ نے انکی اپنے کلام شریف مین بہت سی کہ فرمایا (مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ) تا قول اپنے کے (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا) پس کیا اعتقاد ہی تیرا انکے حق مین کہ جو انکو بُرا کہتے ہین اور لعنت کرتے ہین انکو اور ان آیتون مین یہ مضمون بھی ہو کہ صحابہ آپسمین محبت و مہربانی رکھتے تھے اور کفار پر شواری اور سختی کرنیوالے تھے پس جو کوئی صحابہ کو آپسمین دشمنی رکھنے والے دشمنی رکھنے والے الفت جانے منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتھ انکے بغض اور غصہ کرے انھین آیتون مین اسپر اطلاق کفر کا آیا ہو کہ فرمایا لیغیظ بہم الکفار یعنے تاکہ غصے مین لاوے اللہ بسبب انکے کافرون کو یعنے کافر ہی غصہ کرتے ہین یہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نے مالابد مین لکھا ہی اور بعد اسکے لکھا ہو کہ صحابہ حاملان وحی اور راویان قرآن ہین جو کوئی منکر صحابہ کا ہو ایمان ساتھ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کے اُسکو ممکن نہین ہو اور آخر آیہ مین رد ہی انکا بھی کہ جو کہتے ہین کہ صحابہ حضرت کے وقت مین تو اچھے تھے بعد آنحضرت کی وفات کے یہ بد دین ہوگئے اسلیے کہ وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا انھین کے لیے ہوتا ہو کہ جو مرتے دم تک با یمان اور صالح رہین والا عیاذا باللہ جہل بنسبت باریتعالی کے لازم آتا ہی اور یہ بھی ہی کہ جسنے مخلفین کو اعراب مین سے دعوت طرف جہاد کے کی باتفاق اہل سنت کے ابو بکر ہین اور شیعہ کو گنجایش انکار کی نہین کما لایخفی فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل للمخلفین من الاعراب تا قول اپنے کے وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نے کہا ہو کہ خلافت صدیق کی قرآن مین اس آیہ سے ثابت ہوتی ہو اور روگردانی کرنیوالا انکی دعوت یعنے بلانے سے عذاب دیا جاویگا ساتھ عذاب الیم کے پس کیا حال ہوگا اُسکا کہ جو لعن کرے انکو اور نسبت کفر کی کرے اور یہ بھی ہو کہ بہشتی ہونا انکا نصوص قطعیہ سے ثابت ہو فرمایا اللہ تعالےٰ نے (لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ) تا قول اپنے کے (وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى) پس انکار انکے بہشتی ہونیکا لازم کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہ کفر ہی اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی جھٹلا دے قرآن کے ایسے مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہین رکھتا وہ کافر جاحد ہی اور رد کے کئی مرتبہ ہین ایک تو انمین سے رد صریح ہو مثل رد کرنے اہل جاہلیت کے قرآن کو اور ایک انمین سے رد غیر صریح ہو مانند سند پکڑنے کے ساتھ ایسی تاویل کے کہ اجماع کیا ہی اہل حق نے اسکے بطلان پر مانند سند پکڑنے ملاحدہ کے اور یہ دونون قسمین رد کی کفر ہین بالاجماع اور اسمین شک نہین کہ شیعہ رد کرتے ہین قرآن و حدیث کو ساتھ اسی قسم اخیر کے پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہ بھی ہو کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہین سبب رفع درجات کا جانتے ہین اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنین اور اللہ تعالےٰ نے تو حضرت ابو بکر کی شان مین فرما دے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن پس جب اللہ انکی یاری اور جان نثاری کا حال بنسبت حضرت کے بیان فرما دے دیکھا چاہیے کہ انکے بُرا کہنے والے خبیثون کا کیا حال ہوگا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے (وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ) اور یہ صاحب فضل ابو بکر ہین باتفاق اہل سنت کے پس منکر انکے فضل کا صریح رد کرتا ہی قرآن عظیم کو اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے (وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى) یہ آیہ بھی ابو بکر کی شان مین ہی اور علی کی شان مین نہین ہوسکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہ بات پوشیدہ نہین ہو اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکھے تو اسپر بوجہ احسن یہ بات ظاہر ہوجائے پس جسکو اللہ تعالیٰ اتقیٰ فرما دے وہ مستحق رحمت و رضوان ہی یا مستحق لعنت و خذلان اگر کوئی شیعہ کہے کہ شرح عقائد نسفی مین مشکل جانا ہی کافر کہنا بسبب بُرا کہنے شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقون اسلام مین گنا ہی اور اسی طرح صاحب مواقف نے اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بھی نہین مناسب جانتے اہل قبلہ کے کافر کہنے کو پس جو کافر کہتے ہین شیعہ کو قول انکا موافق سلف اہل سنت کے نہین ہو تو جواب اسکا یہ ہو کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسے کہ عبد اللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ انطباق یدین کے نماز مین

اور علی مرتضیٰ کو بیچ بیع امہات اولاد کے اور جلا دینے زندیقوں کے آگ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم میں واسطے جنبی کے وغیرہ ذلک نظیرین اسکی بہت ہین گویا کہ نظر ان بزرگوں کی اوپر اہل قبلہ ہونے انکے کے گئی اور اوپر پڑھنے کلمہ کے جنکے شیعہ کے التفات نہ کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی نے کہ مانعین زکوٰۃ کے کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اٹھے اور کہا کیونکر قتال کرین ہم انسے اس حال مین کہ فرمایا آنحضرت نے (اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کہا ابوبکر نے کہ مین قتال کرونگا انسے کہ جو فرق کرینگے درمیان نماز اور زکوٰۃ کے الخ حضرت عمرؓ نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ کھولدیا اللہ نے سینہ ابوبکر کا قتال کے لیے پس جانا مین نے کہ یہی حق ہے پایا ان بزرگواروں نے ان لغضیوں کے حق مین فرمایا ہو کہ وہ ایسے خبیث نہون جیسے اسوقت کے ہین چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ملا علی قاری کا کہ مرقاۃ مین لکھا ہے (قُلْتُ وَہٰذَا فِیْ حَقِّ الرَّافِضَۃِ وَالْخَارِجِیَّۃِ فِیْ زَمَانِنَا فَاِنَّھُمْ یَعْتَقِدُوْنَ کُفْرَ اَکْثَرِ الصَّحَابَۃِ فَضْلًا عَنْ سَائِرِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَھُمْ کَفَرَۃٌ بِالْاِجْمَاعِ بِلَا نِزَاعٍ انتہٰی) اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیے کہ انسے کیا ثابت ہوتا ہے کفر انکا یا ایمان (عَنْ عُوَیْمِرِ بْنِ سَاعِدَۃَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِیْ مِنْھُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَاَصْھَارًا فَمَنْ سَبَّھُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا) روایت کی محاملی اور طبرانی اور حاکم نے (وَعَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ لَّھُمْ نَبْزٌ یُّقَالُ لَھُمُ الرَّافِضَۃُ فَاِنْ اَدْرَکْتَھُمْ فَاقْتُلْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَلَامَۃُ فِیْھِمْ قَالَ یُقَرِّظُوْنَکَ بِمَا لَیْسَ فِیْکَ وَیَطْعَنُوْنَ عَلَی السَّلَفِ) نقل کی یہ دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی کی مین ہے (وَذٰلِکَ اَنَّھُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ) اور اسی طرح منقول ہے انسؓ سے اور عیاض انصاری اور جابرؓ اور حسن بن علی اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور فاطمہ زہرہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرتؐ نے (مَنْ اَبْغَضَھُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ) اور روایت کی ابن عساکر نے (اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِیْمَانٌ وَّبُغْضُھُمَا کُفْرٌ) اور روایت کی عبداللہ بن احمد نے انس سے بطریق مرفوع کے (اِنِّیْ لَاَرْجُوْ لِاُمَّتِیْ فِیْ حُبِّھِمْ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ مَا اَرْجُوْ لَھُمْ فِیْ قَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) اور انکے بغض کا حال پہچانا جاتا ہے انکی محبت کے حال سے اسلیے کہ دونون نقیض ہین پس بغض انکا کفر ہوگا اور یہی ہے کہ تکفیر مومنین کی کفر ہے اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسی کو کافر کہے یا کہے عدو اللہ اور وہ ایسا ہووے نہین تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر اور مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہے پس کافر کہنا انکا رجوع کریگا اسکے کہنے والے کی طرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہین کہ اگر کوئی کسی کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ناقص کہے پس جان کہ بلاشبہ وہ زندیق ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ قرآن حق ہے اور رسول حق ہے اور جو کچھ لیکر آئے ہین رسول وہ حق ہے اور نہین روایت کیا یہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنے عیب لگایا انکو اسنے ارادہ کیا باطل کرنے کتاب وسنت کا پس بڑا عیب اسی کو لگیگا اور حکم زندقہ اور ضلالت کا اسپر راست و درست آویگا اور سہل بن عبداللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اسنے انکے اصحاب کی اور محیط مین ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہین جائز ہے نماز پیچھے رافضیون کے اسلیے کہ وہ منکر ہین خلافت صدیق رضؓ کے اور اسی طرح بیچ کتاب اصل محمد بن حسن کے ہے اور خلاصہ مین ہے من انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر اور مرغینانی مین ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچھے صاحب ہوا اور بدعت کے اور نہین جائز ہے پیچھے رافضیون کے الخ کہا قاضی نے شفا مین کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے (مَنْ اَبْغَضَ الصَّحَابَۃَ وَسَبَّھُمْ فَلَیْسَ لَہٗ فِی الْمُسْلِمِیْنَ حَقٌّ) اور یہ بھی کہا (مَنْ غَاظَہٗ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ کَافِرٌ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ) اور قاضی ابوبکر باقلانی نے مثل اسی کے کہا اور بیہقی نے امام اعظمؒ سے مثل اسکے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ فقہا حنفیہ نے اخذ کیا ہے قول کافر کہنے شیعہ کا امام اعظمؒ سے اور امام اعظم داناتر ہین روافض کے حال سے اسلیے کہ وہ کوفی ہین اور کوفہ منبع رفض کا ہے پس جب امام اعظم نے تکفیر منکر امامت صدیق کی کی تو سب تکفیر انکی لعنت کرنیوالے کی انکے نزدیک بالاولیٰ ہوگی مگر یہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت اجماع کو کہین اور منکر اجماع کا کافر ہے چنانچہ مشہور ہے یہ اصولیون کے نزدیک اور کہا مالکؒ نے کہ جسنے برا کہا کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ابوبکر کو یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو مارا جاوے اور اگر کہا کہ وہ تھے اوپر ضلالت کے یا کفر کے قتل کیا جاوے (تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کے قول سے ارتداد انکا سمجھا جاتا ہے اور سوا ے ان دلیلوں کے

اور بہت دلیلین ہین انکے کفر کی بخوف درازی کے اسی پر اکتفا کیا سو بھی بھائی مسلمانون کی خیرخواہی کے لیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی اس فرقہ خبیثہ کی معلوم ہوجاوے
اور انکے کید سے بچتے رہین اور اپنا عقیدہ خراب نکرین اور انسے ملاپ جلاپ نرکھین اور انقطاع کرین ناتا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق الٰہی رفیق ہو
انکے فضائل کی آیتین حدیثین دیکھکر تو وہ توبہ کرے اللھم اہدنا الصراط المستقیم امین رب العالمین **ت** پس اگر ثابت ہو کہ ایک تم مین سے خرچ کرے راہ خدا مین
مانند کوہ احد کے سونا نہ پہونچے ثواب اسکا ثواب مد ایک انکی کو اور نہ آدھے مد کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** مد نام ایک پیمانہ کا ہے کہ قریب سیر بھر کے آتین
جو وغیرہ آتے ہین اور اتنا ثواب انکو ملتا تھا بسبب خوش نیتی اور خوش اوقاتی انکی کے اور اس سبب سے کہ انکا مال طیب ہوتا تھا اور کم ہوتا تھا اور حاجتین بہت ہوتی
تھین باوجود اسکے جو اللہ کی محبت مین خالص نیت سے دیتے تھے ایسا ثواب پاتے تھے اور یہ حال تو انکے صدقہ دینے کا تھا پس دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ ثواب ملتا
ہوگا انکی مجاہدی کا اور نثار کرتے جانو نکا راہ خدا مین آگے رسول خدا کے اور ابتدا حدیث مین معلوم ہوا کہ یہ حدیث خاص صحابہ کبار کے حق مین فرمائی لیکن جا بجا کیا
کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولیٰ اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہے برا کہنے ان لوگون کے سے کہ سبقت لے گئے ہین اسلام مین اور فضل مین کہ واجب ہے تعظیم انکی اور
روایت کیا علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا لَا تَسُبُّوا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهُ اور روایت کی عقیلی نے ضعفا
مین کہ فرمایا آنحضرت نے (اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا وَسَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَيَنْتَقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا
تُنَاكِحُوْهُمْ) (وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ
فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ
اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہ ابو موسیٰ اشعری ہے کہا انکے باپ نے کہ اٹھایا یعنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور تھے حضرت بہت اٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے یعنے بجہت انتظار
وحی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تارے سبب امن کے ہین آسمان کے لیے پس جب وقت کہ جاتے رہینگے تارے **ف ع** کہ شامل ہین آفتاب و چاند کو اور ام...
جاتے رہنے تارون کے سے کہ تکویر اور مکدر اور منعدم ہونا انکا ہے جیسا کہ فرمایا اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت ترجمہ آویگی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے اور
تقدیر کی گئی اسکے لیے یعنے پھٹنا اور لپیٹنا روز قیامت کے جیسے کہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت اور مین سبب امن کا ہون اپنے اصحاب کے
لیے پس جبکہ جاؤنگا مین اس عالم سے آویگی میرے اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنے فتنے اور لڑائیان اور اختلاف اور مرتد ہوجانا بعضے اعراب کا
اور اصحاب میرے باعث امن کے ہین میری امت کے لیے پس جبکہ جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وہ وعدہ دیے جاتے ہین نقل
کی یہ مسلم نے **ف ع** یعنے جاتے رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قائم ہونی اشرار اور واقع ہونا فتنون اور بدعتون او حوادث کا اشارہ ہے اسمین طرف آنے شر کے
وقت جاتے رہنے اہل خیر کے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب امین تھے تو بیان کر دیتے تھے انکے لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتے تھے اسمین پس جب وفات
پائی حضرت نے خود رائے ہوئے لوگ اور مختلف ہوئین خواہشین نفسانی ہوئے صحابی کہ سند پکڑتے تھے ہر امر مین آنحضرت کے ساتھ قول و فعل یا دلالت حال کے
پس جبکہ مفقود ہوئے صحابہ کم ہوئے انوار اور قوی ہوئین تاریکیان اور ایسے ہی حال آسمان کا ہے وقت جاتے رہنے تارون کے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نے
اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ
هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ

فِیْکُمْ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِیْ فَیَقُوْلُوْنَ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَیُوْجَدُ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَیُقَالُ اُنْظُرُوْا ھَلْ تَرَوْنَ فِیْھِمْ مَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَکُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَیُقَالُ اُنْظُرُوْا
ھَلْ تَرَوْنَ فِیْھِمْ اَحَدًا رَاٰی مَنْ رَاٰی اَحَدًا رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَہٗ م اور روایت ہے ابو سعیدؓ خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہینگے جہاد کرنے والے اپنی جماعت سے یعنے آپسمین
کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرتؐ کے پس کہینگے ہان یعنے جواب دینگے کہ ہان ہے ہم مین وہ شخص کہ صحبت رکھی ہے ساتھ آنحضرتؐ کے
پس ہو جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگے اُسپر یعنے بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فتح ہوگی پھر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک
جماعت لوگون مین سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تابعین ہین تم مین پس
کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے پھر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص
کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اسکے کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے تبع تابعین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے **ف ع**
اس حدیث مین معجزہ ہے آنحضرتؐ کا اور فضیلت اُنکے اصحاب کی اور تابعین کی اور تبع تابعین کی یعنے قرون ثلٰثہ کی جیسے کہ حدیث آیندہ مین صراحۃً مذکور ہے ترجمہ نقل
کی ہے بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ بھیجا جاویگا یعنے اسمین لوگون مین سے لشکر پس کہینگے
لشکر کے لوگ دیکھو آیا پاتے ہو اپنے مین کسی کو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سے پس فتح کیجاویگی
بسبب اُنکے یعنے ان اصحابی کی برکت سے پھر بھیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنے اور وقت مین اور جماعت کی طرف پس کہینگے کہ آیا ہے اسمین وہ شخص کہ دیکھا ہو آنحضرتؐ کے
اصحاب کو **ف ح** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین مین دیکھنا اصحاب کا کافی ہے جیسے کہ صحابہ مین دیکھنا آنحضرتؐ کا معتبر ہے اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکھنا کافی
ہے لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسے کہ پہلی روایت مین گذرا مگر یہ بیان دیکھنا ساتھ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے پھر بھیجا
جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکھو آیا پاتے ہو اُنمین اُس شخص کو کہ دیکھا ہے اُسکو کہ دیکھا ہے اُسنے آنحضرتؐ کے یارون کو پھر ہوگا بھیجنا چوتھے لشکر کا یعنے چوتھی مرتبہ تین
پس کہا جاویگا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو اُنمین کسی کو کہ دیکھا ہو اُسکو کہ دیکھا ہو کسی کو کہ دیکھا ہو اُنسے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اُسکے
ف ع اور ایک نسخہ مین لہم ہے بدلے لہٗ کے یعنے واسطے اُنکے بہ برکت اُسکے اور اس حدیث مین چار قرن مذکور ہوئے اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع
اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بھی بیچ حدیث خیر القرون کے چار درجے مذکور ہوئے ہین اور چونکہ اہل خیر نادر تھے چوتھے قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرون پر
اکثر روایتون مین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کے اور قلت بیوقوفی اور فساد کے اُنمین پس صحیح مسلم مین عائشہؓ سے ہے بطریق مرفوع کے (خَیْرُ النَّاسِ الْقَرْنُ الَّذِیْ
اَنَا فِیْہِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ) اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعودؓ سے بطریق مرفوع کے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم تجئ قوم لاخیر فیہم (وَعَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَھُمْ قَوْمًا یَشْھَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْھَدُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا
یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذِرُوْنَ وَلَا یَفُوْنَ وَیَظْھَرُ فِیْھِمُ السِّمَنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُحِبُّوْنَ السَّمَانَۃَ)
اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری سے قرن میرا ہے یعنے اصحاب میرے پھر بہترین امت کے وہ
لوگ ہین کہ متصل اُنکے ہین یعنے تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل ہین اُنکے یعنے تبع تابعین **ف ع** قرن ہر زمانہ کے لوگ اور وہ مقدار توسط کی ہے عمر اہل زمانہ سے لیا گیا
ہے یہ لفظ اقتران سے پس گویا وہ ایسی مقدار ہے کہ نزدیک ہوتے ہین اسمین اُس زمانہ کے لوگ اپنی عمرون مین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس
برس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ اسّی برس کا اور بعضون نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہے کہ مضبوط اور معتبر اُسمین کچھ کوئی عدد معین نہین ہے یعنے تعین کو

پس قرن آنحضرت کا صحابہ مین اور بھی مدت انکی وقت رسالت سے تا آخر مرنے صحابہ کے ایک سو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سو سے قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا وہان سے لیکر قریب دو سو برس تک اور اُسوقت مین ظاہر ہوئین بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور سر اٹھائے فلاسفہ نے اور کھولین زبانین معتزلہ نے اور امتحان کیے گئے اہل علم ساتھ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر ہوئے احوال اور پھیلے اختلافات اور ناقص ہونے لگے احکام سنت کے روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پھر تحقیق بعد ان تین قرنون کے ہوگی ایک قوم گواہی دینگے اس حال مین کہ نہین طلب کیجاویگی اُنسے گواہی غ ع بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کرنے سے بُری ہے لیکن اشکال لاتے ہین اسپر علما کہ اوپر حدیث مین آیا ہے کہ بہترین گواہون کا وہ شخص ہے کہ گواہی دے پہلے اسکے کہ طلب کیجاوے اس سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونون حدیثون کے یہ ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کے بُری اُس جگہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اسکا اسلیے کہ وہان گواہی دینی پہلے طلب کے ضایع اور محمول ہے غرض پر اور اچھی اُس جگہ ہے کہ معلوم نہین گواہ ہونا اُسکا پس خبر دیتا ہے کہ مین گواہ ہون تا طلب کرے گواہی قاضی کے پاس اگر گواہی دے یا حدیث گواہی دینے کی پہلے طلب کے. بالغہ ہے بیچ ادائے گواہی کے اور جلد قبول کرینگے بعد از طلب کرینگے جیسے کہ کہتے ہین جو وہ شخص ہے کہ پہلے سوال کے دے یا بجائے محمول اُسپر ہے کہ اہل شہادت نہ ہوتا محمول ہے جھوٹی گواہی پر یا بسبب لوگون کے حقوق مین ہے اور پچھاننے تعالے کے حقوق مین سو وہ بھی جب ہے کہ مصلحت اسکے چھپانے مین نہو اور بعضون نے کہا کہ مراد شہادت سے یہان سوگند ہے یعنے قسم جھوٹی کھاوینگے پہلے اسکے کہ کوئی انکو قسم دے اور قسم اُنسے طلب کرے جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے ت اور خیانت کرینگے اور امین نہ کیے جاوینگے اور اعتماد نہ کیا جاویگا اُنپر ف ت اور مراد یہ ہے کہ خیانت انکی ظاہر و فاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگے اور اگر بھی واقع کچھ تھوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین رکھتی ت اور نذر مانینگے اور وفا نہ کرینگے ف ع اور یہ بڑا گناہ ہے اسکے ترک کی بخلاف نیکون کے کہ انکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ت اور پیدا ہوگا انمین موٹاپا ف ح لفظ سمن ساتھ زبر سین اور زیر میم کے فربہی کو بسبب بہت کھانے اور پینے اور تنعم اور ترفہ کے پیدا ہوگی نہ یہ کہ خلقی اور طبعی ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد فربہی سے فربہی احوال مین ہے یعنے تکبر کرینگے اور دعوے کرینگے اس چیز کا کہ نہین ہے انمین قسم کمال و شرف سے اور بعضون نے کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہے اور کہا تورپشتی نے کہ یہ کنایہ غفلت سے اور قلت اہتمام سے ہے ساتھ امر دین کے اسلیے کہ غالب فربہون پر یہ ہے کہ نہین اہتمام کرتے اسکا کہ ریاضت مین ڈالین نفسون کو بلکہ بڑی ہمت انکی حظوظ نفسانی اور سونا ہے اور شرح مسلم مین ہے کہ کہا علما نے کہ فربہی مذموم وہ ہے کہ قصد کر کر حاصل کرے اور جو کہ خلقی ہے وہ اسمین نہین داخل اور ظاہر ہو گئے اس سے معنے اس روایت کے اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِينَ ت اور ایک روایت مین ہے اور قسم کھاوینگے اور نہ قسم دلائے جاوینگے یعنے قسمین کھاوینگے بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابی ہریرہ سے یون آیا ہے کہ پھر پیچھے انکے آوینگی ایک قوم کہ دوست رکھیگی فربہی کو ف ت اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی اُنمین سے اسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اُسکی گواہی اُسکی پر مقصود بیان کرنا حرص اور بے پروائی اسکے کا ہے امور دین مین کہ بسبب حرص کے ایسی بے پروائی امور دین کی ہوگی کہ کبھی وہ کریگا اور کبھی یہ.

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ت روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم کرو میرے یارون کی یعنے حالت زندگی اور موت مین اسلیے کہ وہ نیک ترین اور برگزیدہ تمھارے ہین اکرا ف ح اور کیونکر نہون کہ مصاحب اور ملازم اور حاضرین درگاہ رسالت کے اور تربیت یافتہ علم و عمل انکے ہین اور انمین سے جنھون نے کہ ملازمت اور صحبت نہین کی دیکھنے والے جمال باکمال انکے ہین شیخ ابو طالب مکی رح نے کہا کہ ایک نظر سے کہ جمال مصطفے پر پڑے ایسا کچھ حاصل ہوتا تھا اور کشود کار

ہوتا تھا کہ اور دن کو جلوتوں اور خلوتوں میں نہیں ہوتا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی کہ انکے لیے ہے کسی کو وہاں شرکت نہیں ہے پھر وہ لوگ کہ قریب انکے ہیں یعنے تابعین پھر وہ لوگ کہ قریب انکے ہیں ف یعنے تبع تابعین یہ تین گروہ بہترین امت اور سردار ملت کے ہیں اور غالب اُس زمانہ میں اور اُس زمانہ کے لوگوں میں صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تھی اور مستور الحال انکے حکم کیے گئے ساتھ عدالت کے ہیں مگر نادر بسبب نہ معصوم ہونیکے اور بعد انکے امر بالعکس ہے جیسے کہ فرمایا ترجمہ پھر ظاہر اور شایع ہوگا جھوٹ اور خیانت دین و دنیا میں ف اشارہ ہے طرف ظہور اور شیوع بدعتوں اور خواہشوں نفسانی کے کہ اگرچہ حدوث بعضے ان امور کا مانند قدر اور اعتزال اور ارجا کی اور آخران قرون میں ہوا ولیکن ظہور اور شیوع انکا بعد انکے ہوا ترجمہ یہاں تک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاویگا اور قسم نہیں دیجاویگی اور گواہی دیگا اور گواہی نہیں طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگے اسکو بیچوں بیچ بہشت کا یعنے چاہے کہ بیچوں بیچ بہشت میں ہو کہ بہترین جگہوں بہشت کا ہے پس چاہیے کہ لازم پکڑے جماعت کو ف یعنے سواد اعظم کو اور اُس چیز کو کہ اُسپر جمہور ہیں صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے اور متابعت انکی کرے پس داخل ہے اُسمیں محبت انکی اور اکرام انکا ترجمہ اسواسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کے ہے یعنے جو کہ جدا ہے اور متابعت جماعت کی نہیں کرتا اور شیطان دو شخصوں سے دور ہے اور ہرگز نہ ہو مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے اسلیے کہ شیطان تیسرا ان تین شخصوں کا ہے کہ مرد اور عورت اور شیطان میں سے ضرور ہے کہ بہکاویگا اُن دونوں کو اور جسکو خوش کرے نیکی اُسکی اور غمگین کرے اسکو بدی اُسکی پس وہ مومن ہے ف یعنے علامت مومن کامل کی یہ ہے کہ نیکی اپنی سے خوش ہو اگر بدی اُس سے ہو وے آپ سے غمگین و ناخوش ہووے اور کہا ہے علمانے کہ یہ نشان زندگی دل کا ہے اور منافق جو ایمان قیامت پر نہیں رکھتا برابر ہے اُسکے نزدیک نیکی اور بدی حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ) اور اصل نسخہ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن حاشیہ میں لکھا ہے (النسائی واسنادہ صحیح ورجالہ رجال الصحیح الا ابراہیم بن الحسن الخثعمی فانہ لم یخرج لہ الشیخان وہو ثقۃ ثبت ذکرہ الجزری) (وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے جابر سے اُنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ لگے گی آگ اُس مسلمان کو کہ دیکھا ہے مجکو یا دیکھا ہے اسکو کہ دیکھا ہے مجکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے اوپر اسلام کے پس باس تقدیر ہر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت میں ہے لیکن صحابی اور تابعی اور مسلمان وہ ہے کہ اسلام پر مرا اور یہ سوائے مخبر صادق کے اور خوشخبری دینے انکے کے ساتھ اسکے معلوم نہیں ہوتا اسی جہت سے مخصوص ہوئی وہ جماعت کہ انکو مبشر کہتے ہیں اور چونکہ بعد آنے آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم تھے اس جناب کی خدمت سے اور روایت صحابہ سے انکی تسلی کے لیے فرمایا (طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ) روایت کی یہ احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن حبان نے اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کی یہ احمد نے بھی انس سے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میرے کے تین بار مکرر فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے یعنے یاد کرو انکو سوائے تعظیم و توقیر کے اور ادا کرو حق صحبت انکی کا ساتھ میرے نہ پکڑنا اور نہ کرنا انکو مانند نشانہ کے بعد میرے کہ ڈالو انکی طرف تیر بدگمانی کے اور عیب گیری کے پس جو شخص کہ دوست رکھتا ہے انکو پس بسبب دوست رکھنے میرے کے انکو دوست رکھتا ہے انکو یا یہ معنے ہیں کہ بسبب دوست رکھنے اُسکے کے مجکو دوست رکھتا ہے انکو اور یہ مناسب تر ہے ساتھ قول آنکے کے اور جو شخص کہ دشمن رکھتا ہے انکو پس بسبب دشمنی میری کے دشمن رکھتا ہے انکو ف حاصل یہ کہ دوست رکھتا ہے انکو اسلیے کہ وہ دوست رکھتا ہے مجکو اور دشمن رکھتا ہے انکو اسلیے کہ وہ دشمن رکھتا ہے مجکو عیاذاً باللہ منہ پس حق ہے بسبب اسکے قول اُس شخص کا کہ کہتا ہے کہ جسنے بُرا کہا انکو پس واجب القتل ہوا دنیا میں جیسے کہ اوپر گذرا مذہب مالکیہ کا اور لکھا ہے علمانے کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہ ہے کہ محبوب سے

سرایت اور تجاوز کرے طرف متعلقون اسکے کے پس نشان محبت حق جل وعلا کا محبت رسول اللہ کی ہے اور نشان محبت رسول کا محبت آل اور اصحاب کی ہے اور اسیطرح
سمجھیے اسکو اور جو شخص کہ ایذا دے انکو پس تحقیق اسنے ایذا دی مجکو یعنے حکماً اور جو شخص کہ ایذا دے مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دے خدا کو
پس نزدیک ہے کہ پکڑیگا خدا اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع یعنے عذاب کریگا اُسکو دنیا مین یا آخرت مین شاید کہ نکالی گئی یہ حدیث اس
قول اللہ تعالی کے سے اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ
احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ
ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل صحاب میرے کی درمیان امت
میری کے مانند نمک کے ہے طعام مین نہین سنورتا کھانا مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نے یعنے بعد سننے اس حدیث کے پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر
سنورین ہم ف ح یعنے حال ہمارا یہ حسرت کہاتے ہین اوپر گذرنے بعضے صحابہ کے باوجودیکہ انکے زمانہ مین وجود صحابہ کا تھا اور وفات حسن بصری کی سن ایکسو
دس مین ہوئی کہتا ہون مین کہ سنورتے ہین ہم اُنکے کلام سے اور روایتون سے اور معرفت مقامات اور حالات اُنکے سے اور اُنکے اخلاق وصفات کی پیروی کرنے
سے اسلیے کہ اعتبار ان چیزون کا ہے نہ ذاتون کا انکے کا ترجمہ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ف ع یعنے اپنی اسناد سے اور اسی طرح روایت کیا اسکو ابو یعلی
نے اپنی مسند مین انس سے مرفوع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ
قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے ابو موسی اشعری سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی اصحاب میرے مین سے کہ مرے کسی زمین مین مگر کہ اٹھایا جاویگا وہ قبر سے اس حال مین کہ کھینچنے والا ہوگا
اُس زمین والون کا بہشت کی طرف اور سبب روشنی کا ہوگا انکے لیے یعنے ہادی ہوگا انکا روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ فِيْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سرا اسکا یہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کے کہ اسمین ذکر صحابہ کا ہے اور مصابیح
مین اس باب مین ذکر کی ہے اور مولف نے ذکر اسکا وہان مناسب دیکھا **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم
اُن لوگون کو کہ برا کہتے ہین میرے صحابیون کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمھارے اس فعل بد پر ف ع اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ لعنت انکی پھرتی ہے انھین کیطرف
اسلیے کہ وہ اہل شر وفتنہ ہین اور صحابہ اہل خیر سے کہ مستحق ہین رضا ورحمت کے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین نہ ذات پر تو قریب باحتیاط ہو
ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور ایسی ہی خطیب نے اور روایت کی عدی نے ابن عائشہ سے مرفوع (اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِيْ اَجْرَؤُهُمْ عَلٰى اَصْحَابِيْ)
اور حدیث مرفوع مین ہے (يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ) اور ایک روایت مین ہے (وَيَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَهْلِ الْبَيْتِ
وَلَيْسُوْا كَذٰلِكَ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ يَسُبُّوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ) یہ روایت صواعق محرقہ مین ہے اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنے روافض کے بعضے صحابہ کو اور برا کہنے خوارج کے
بعض اہل بیت کو یہ ہے کہ جب منقطع ہوئے اُنکے اعمال انکے سبب مرنے کے تو چاہا اللہ تعالے نے کہ ہمیشہ رہے اُنکے لیے ثواب واسطے بڑھنے درجہ جنت
کے اور انکے دشمنون کو عذاب شدید ہو (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ
فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَّلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى
قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ) اور روایت ہے عمر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ فرماتے تھے پوچھا مین نے اپنے پروردگار سے اختلاف صحابہ اپنے سے پیچھے میرے یعنے جو اختلاف کرینگے آپسمین فروع شرایع مین بعد میرے اسمین کہ

حکمت ہی پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف میری کہ اے محمد بلا شبہہ اصحاب تیرے نزدیک میرے بمنزلہ ستارون کے ہین آسمان مین ف ش یعنے بیچ ظاہر کرنے ہدایت اور
باطل کرنے ضلالت کے مانند ستارون کے ہین کہ جیسے ستارون سے راہ بر و بحر کی معلوم ہو جاتی ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے (وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ) ویسے ہی
انسے راہ حق معلوم ہوتی ہی اور بُری راہ باطل ہوتی ہی ترجمہ بعضے اُن ستارون مین سے قوی تر اور روشن تر ہین بعضے سے اور واسطے ہر ایک کے نور ہی یعنے اور
اسی طرح واسطے ہر ایک کے اصحاب مین سے نور ہی بقدر استعداد اسکی کے پس جس شخص نے کر لیا کچھ اُس چیز سے کہ واسطے اس چیز پر ہین اختلافات انکے سے بیچ مسائل
علم و فقہ کے پس وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہی ف ش اور اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف اماموں کا رحمت ہی امت کے لیے کہا طیبی نے کہ مراد اس سے
اختلاف فروع مین ہی نہ اصول مین جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فوعندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہ ہی کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین
ہو نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنے بعضے صحابہ کے بعض سے خلافت و امارت مین کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہی کہ اختلاف
خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کے سے تھا کہ صادر ہوا ہر ایک کے اجتہاد سے نہ غرض دنیوی سے کہ صادر ہوتا ہی حظ نفسانی سے پس یہ اختلاف بادشاہون
کا سا نہ تھا ترجمہ کہا عمرؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستارون کے ہین یعنے پس پیروی کرو تم ان سب کی یا اکثر کی اور اگر میسر
ہو پس ساتھ جس کسی کے اُنمین سے پیروی کروگے راہ پاؤگے نقل کی یہ رزین نے ف ع ح جیسے کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے ولکل نور ہی یعنے ہدایت بقدر علم و فقہ کے
ہی کہ نزدیک انکے ہی باوجود تفاوت مراتب انکے کے اور اس معنی سے کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم شریعت و دین کا انکے پاس ہی اور جاننا چاہیے کہ بیچ حدیث
اصحابی کالنجوم الخ کے کلام کیا ہی علما نے چنانچہ ابن حجر نے تقریر طویل لکھی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف واہی ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم سے کہ یہ موضوع باطل ہی لیکن
ذکر کیا بیہقی سے کہ انہون نے کہا کہ حدیث مسلم سے بعض معنے انکے سمجھے جاتے ہین اور مراد حدیث مسلم سے یہ حدیث آنحضرت کی ہی (اَلنُّجُومُ اَمَنَةُ السَّمَاءِ) باب مناقب
ابی بکر باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا **الفصل الاول** فصل پہلی ﴿عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ
صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَابَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ
لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ﴾ روایت ہی ابو سعید خدری سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق
بہت عطا کرنیوالے لوگون مین سے مجھپر یا بہت خرچ کرنیوالے اُنمین سے بسبب میرے اپنی صحبت مین یعنے دوام ملازمت اپنی مین ساتھ لگائے رکھنے نفس اپنے
کے میری خدمت مین اور اپنے مال مین یعنے خرچ کرنے مال اپنے مین میری راہ مین ابو بکرؓ ہین اور نزدیک بخاری کے ابابکر واقع ہوا ہی اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست
خالص جانی تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو اپنا دوست ولیکن برادری بسبب مسلمانی کے ہی اور محبت اسکی باقی اور ثابت ہی ف ح خلیل خلت سے ہی ساتھ پیش خ کے یعنے
صداقت و محبت متخلل کے یعنے درآنیوالے اندر قلب محب کے کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کے یعنے اگر روا ہوتا مجھکو کہ پکڑون مین کوئی دوست
خلق مین سے اس صفت کہ محبت اسکی میرے دل کے اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میرے سر پر تو ابو بکر کو اپنا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کے ہی ولیکن نہین
ہی میرے لیے محبوب اس صفت مگر حق سبحانہ و تعالی دوست رکھنا میرا خلق کو اوپر ظاہر دل میرے کے ہی اور آگاہ نہین میرے سر پر سوائے حق تعالی کے اور یا خلت
سے ہی ساتھ زبر خ کے یعنے حاجت کے یعنے اگر پکڑتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اسکی طرف اپنی حاجتون مین اور اعتماد کرتا مین اُسپر اپنے مہمات مین تو ابو بکر کو پکڑتا مین
ولیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام سوال مین خدا ہی کی طرف ہی اور وہی ہی ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنے اقرب اور انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے لیکن
محدثین نے علم کیا ہی کہ معنے اول اوجہ اور اولی ہین فافہم ترجمہ نہ باقی چھوڑی جاوے مسجد مین کوئی کھڑکی یا روزن دیوار مین مگر کھڑکی کہ ابو بکر کی کہ دیوار مین ہی ف خوخہ
ساتھ زبر دو خ معجمہ کے اور واو ساکن کے درمیان انکے روزن کہ چھوڑا جاوے دیوار مین تا روشنی گھر مین آوے یعنے روشندان اور بعضون نے کہا کھڑکی کو کہتے ہین اور
جو گھر کہ ملے ہوے مسجد شریف سے تھے انمین کھڑکیان تھین کہ انمین سے مسجد شریف مین آتے تھے یا روزن تھے کہ انمین سے مسجد مین نگاہ کرتے تھے کہ آنحضرت

[illegible]

مسجد مین آئے یا نہین پس حکم فرمایا آنحضرت نے کہ تمام کھڑکیان یا روزن بند کر دیے جاوین مگر کھڑکی یا روزن ابوبکر کا از راہ تکریم و تفضیل اُنکے کھلا رہے اور یہ تھا
آخر خطبہ مین جو آنحضرت نے پڑھا کہ اُسمین کنایہ ہو ساتھ خلافت صدیق کے اور روکنا گفتگو اور ون کا اس باب مین اور جب لوگون نے کلام کیا اس باب مین تو فرمایا آنحضرت
نے کہ مین نے یہ کام اپنی طرف سے نہین کیا ہو مگر بامر خدا عزوجل کے اور ایک روایت مین آیا ہو کہ عمرؓ نے درخواست کی کہ اپنی دیوار مین ایک روزن چھوڑ دین کہ
دیکھ لیا کرین آنحضرت کو اُسوقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہ چھوڑین اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کے ہووے اور ایک روایت مین یون ہو کہ اگر ہوتا مین
پکڑنیوالا دوست کسی کو سوائے رب اپنے کے تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ
شرح صحیح بخاری کے کہا کہ آئی ہین اس باب مین حدیثین بطرق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کے کہ ابوبکر رضہ کے باب مین آئی ہو از آنجملہ
حدیث سعد بن وقاصؓ کی کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بند کرنے دروازون کے کہ جانب مسجد کے تھے مگر دروازہ علیؓ کا کھلا رکھا روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نے اور اسناد اسکی قوی ہو اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین ساتھ نقل ثقات کے کہ صحابہ جمع ہوے اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا
آپ نے ساتھ بند کرنے اصحاب کے دروازون کے اور کھلا رکھا دروازہ علی کا فرمایا آنحضرت نے کہ مین نے نہین بند کیے ہین اور نہ کھلا رکھا ہو بلکہ خدا نے بند کیے
اور کھلا رکھا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنے دروازون کے سوائے دروازہ علی کے اور اسی طرح روایت کی احمد اور نسائی نے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے کہا شیخ
ابن حجرؒ نے کہ ہر ایک ان حدیثون مین سے لائق حجت کے ہو خصوصاً کہ قوت پائی ہو بعض نے اُنمین سے ساتھ بعض کے اور کہا ابن حجر نے کہ ابن جوزی نے حکم کیا ہو
اس حدیث پر کہ وارد ہوئی علیؓ کی شان مین ساتھ وضعی ہونے کے اور کلام کیا ہو اسکے بعض طرق مین بسبب مخالف ہونے اُسکے کے حدیثون صحیحہ سے کہ وارد ہوئی
ہین ابوبکر رضہ کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہو اسکو روافض نے اُنکے مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نے ابن جوزی پر بیچ حکم کرنے اُسکے کے ساتھ وضعی ہونے اس
حدیث کے بمجرد توہم معارضہ اُسکے کے ساتھ حدیث ابوبکرؓ کے اور کہا کہ حدیث علیؓ کے طرق کثیرہ ہین بعضی اُنمین سے حد صحت کو پہونچی ہین اور بعضے مرتبہ حسن کو اور
معارضہ درمیان حدیث علی اور اس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو ابوبکرؓ کی شان مین نہین ہو اور وجہ توفیق کی یہ ہو کہ حکم ساتھ بند کرنے اور دروازون کے اور کھلے رہنے
دروازہ علی کے اول امر مین تھا وقت بنانے مسجد کے اور تھا حضرت علیؓ کا دروازہ طرف مسجد کے کہ جاتے تھے اور نکلتے تھے اُسمین سے اور صحت کو پہونچا ہو آنحضرت
سے کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی اجنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتھ بند کرنے کھڑکیون کے سوائے کھڑکی ابوبکرؓ کے آخر امر مین تھا آنحضرت کے مرض مین کہ باقی
رہے تھے آنحضرت کی وفات مین دو تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہو کہ وارد ہوا ہو کہ جب حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بند کرنے دروازون کے سوائے
دروازہ علیؓ کے آئے حمزہ بن عبد المطلب بعد اسکے کہ ظاہر ہوا اُنسے امتثال امر مین کچھ توقف اور اُنکی آنکھین ڈبڈباتی تھین اور پانی جاتا تھا اُنسے اور کہا یا رسول اللہ باہر نکال دیا
آپ نے اپنے چچا کو اور رہنے دیا اپنے چچا کے بیٹے کو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے چچا میرے حکم کیا گیا مین ساتھ اسکے اور مجھکو اسمین کچھ اختیار نہین پس فکر کرنے
حمزہ کے سے اس قضیہ مین جانا گیا کہ یہ مقدم تھا اسلیے کہ حمزہؓ غزوہ احد مین شہید ہوئے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکرؓ کو دوست ولیکن ابوبکر میرے بھائی ہین اور یار میرے ف ح اور احمد کی روایت مین
ہو اخی فی الدنیا وصاحبی فی الغار) اور ابویعلی کے مسند مین ہو ابن عباس سے ابوبکر صاحبی ومونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابو حاتم نے
کہ یہ قول حضرت کے سدوا الخ دلیل ہو اوپر قطع طمع تمام لوگون کے خلافت سے سوائے ابی بکرؓ کے ت اور تحقیق دوست پکڑا ہو اللہ نے تمھارے صاحب کو کہ
عبارت ہو اُنکی ذات شریف سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح پہلی حدیث سے دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سے
دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہو مرتبہ محبوبیت کو پہونچتا ہو بحکم دیکھو نہ ہر کہ در عشق صادق آمد

بر سر نفس معشوق عاشق آمدہ است ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تھے اور حبیب اس محب کو کہتے ہین کہ مرتبہ محبوبیت کو پہونچے اور بعض خلت کو اعلے اخص رکھتے ہین اور آنحضرت کو جامع کہتے ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کے اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور کامل تر رکھتے ہین خلت ابراہیم سے کذا قال العراقی اور حدیث دلیل ظاہر ہے اسپر کہ ابوبکرؓ ہین افضل صحابہ میں (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ اُدْعِي لِي اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَ اَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت مین کہ بلا واسطے میرے ابابکر کو کہ باپ تیرا ہے اور بلا اپنے بھائی کو یعنے عبدالرحمن کو تا کہ حکم کرون نامہ کے لکھنے کا اسلیے کہ مین ڈرتا ہون یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یعنے خلافت کی بر تقدیر نہ لکھنے کے اور ڈرتا ہون یہ کہ کہے کہنے والا کہ مین مستحق ہون واسطے خلافت کے حالانکہ نہین ہوگا مستحق خلافت کا باوجود ابی بکرؓ کے اور کوئی جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالے اور مومن مگر ابوبکرؓ کو نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ کتاب حمیدی کے واقع ہوا ہے کہ انا اولی بجاے انا ولا کے یعنے مین لائق تر ہون ساتھ خلافت کے اور نہین مستحق ہے اسکا غیر میرا فقط اور طیبی نے نقل کیا قاضی عیاض سے کہ یہ روایت اجود ہے اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف خلافت ابوبکرؓ کے بعد آنحضرت کے اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتے ہین حضرت علیؓ کی خلافت پر اور وصیت کرنے کا انکے حق مین محض باطل ہے کچھ اصل اُسکی نہین باتفاق مسلمانون کے اور اول جو جھٹلایا انکو علیؓ نے جھٹلایا ہے جسوقت کہ پوچھے گئی کہ کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے کہ نہین وہ قرآن مین فرمایا علیؓ نے کہ نہین میرے پاس مگر اس صحیفہ مین الخ اور اگر انکے پاس نص ہوتی تو فرماتے ہے (وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا جبیرؓ نے کہ آئی آنحضرت کے پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز مین یعنے کچھ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت نے اس عورت کو کہ اور وقت آوے طرف آنحضرت کے یعنے تاکہ دیوین اُسکو کچھ یا جواب دین اُسکی بات کا کہا اس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ اگر آؤن اور نہ پاؤن آپ کو یعنے اور شاید کہ مکان اُسکا دور تھا مدینہ سے کہا جبیرؓ نے گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی تھی ساتھ نہ پانے آنحضرت کے اُنکی موت کو فقط ظاہر ہے یہ عورت آنحضرت کے ایام وفات کے قریب آئی تھی سو فرمایا آنحضرت نے پس اگر نہ پاوے تو مجھکو پس آ تو ابوبکرؓ کے پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فقط ظاہر اس حدیث سے اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکرؓ کے بعد آنحضرت کے لیکن نص قطعی نہین ہے اور باوجود اسکے دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت و منقبت انکے کے اور جمہور علما اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنے کی کسی جانب مین نہین ہے اور صحت خلافت ابی بکرؓ کی باجماع صحابہ کے ہے اور شیخ ابن ہمام نے مسایرہ مین دعوی نص کا ابوبکرؓ کی خلافت پر کیا ہے اور اثبات کیا ہے واللہ اعلم اور روایت ہے سہل ابن ابی حثمہ سے کہ کہا بیچے ایک اعرابی نے آنحضرت کے ہاتھ کچھ اونٹ وعدے پر پس کہا حضرت علیؓ نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ اُنسے کہ اگر آؤن نہین آپ کے پاس وقت وفات آپ کی کے تو کون ادا کریگا قیمت اُنکی فرمایا ادا کریگا تجھکو ابوبکرؓ پس پھر کر آیا وہ اعرابی علیؓ کے پاس اور خبر دی انکو پس کہا علیؓ نے کہ پھر جا اور پوچھ اُنسے کہ اگر آؤن مین ابوبکرؓ کے پاس وقت انتقال انکے کے تو کون ادا کریگا اُسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کے پاس اور پوچھا آپ سے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجھکو عمرؓ پس کہا علیؓ نے کہ پوچھ عمرؓ کے بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجھکو عثمانؓ پس کہا علیؓ نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ اُنسے کہ اگر آؤن مین عثمان کے پاس وقت انتقال انکے کے تو کون ادا کریگا اُسکو پس پوچھا اعرابی نے فرمایا آنحضرت نے کہ جب مر جاوین ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مر سکے تو تو مر جا اور روایت کی یہ اسمعیل نے اپنے معجم مین (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کے ذات السلاسل کو بھیجا تھا کہ نام ایک زمین کا ہے کہا پس آیا مین آنحضرت کے پاس یعنے پہلے

سفر کے یا بعد اُنکے پس کہا مین نے آنحضرت سے کہ کون محبوب تر ہو طرف آپ کے ف ح ع یعنے اُن لوگون مین سے کہ موجود ہین آپ کے زمانہ مین یا مراد ہین اپنے
لشکر والے اور یہ اسلیے ہو کہ سبب اُنکے سوال کا یہ تھا کہ جب اُنکو لشکر کا امیر کر کر بھیجا بعد اُنکے پہونچنے کے اُنکی کمک کے لیے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا ساتھ دو سو بزرگون
کے انصار و مہاجرین مین سے کہ ابو بکر و عمر بھی اُنہین مین تھے لیکن امامت عمرو ہی کرتے رہے پس فتح ہوئی مسلمانون کی اور کافر بھاگے اُسوقت عمرو بن العاص کے
خیال مین یہ آیا کہ مین مقدم ہون مرتبہ مین اُنسے کہ میرے ساتھ اُنکو بھیجا پس جب پھر کر آئے تو آنحضرت سے یہ پوچھا آنحضرت نے ایسا جواب دیا کہ طمع اُنکی منقطع
ہو گئی لیکن موید ہو احتمال اول کو کہ مراد عام آنحضرت کے اہل زمانہ مین یہ جواب حضرت کا کہ فرمایا عائشہ یعنے وہ محبوب تر ہین لوگون کی طرف میری عورتون
مین سے کہا مین نے مردون مین سے یعنے سوال میرا اُنسے ہو یا تقدیر یہ ہو کہ مردون مین سے کون بہت محبوب ہے طرف تمہارے کہا فرمایا باپ اسکا یعنے ابو بکر کہا
مین نے پھر کون بہت محبوب ہو فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نے اور مردون کو یعنے بعد اور سوالون میرے کے پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سے بہ سبب خوف اسکے
کہ کرو مین آپ مجکو بیچ آخر لوگون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے مطلق یا آخر ان لوگون کے کہ پوچھون مین اُنکو اگر پوچھتا مین آپ سے (وعن محمد بن الحنفیة
قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین
رواہ البخاری) اور روایت ہو محمد بن حنفیہ سے کہ بیٹے ہین علی کے غیر فاطمہ زہرا سے کہا کہا مین نے واسطے باپ اپنے کے کہ علی ہین کہ کون لوگون مین سے بہتر
ہو بعد آنحضرت کے کہا علی نے ابو بکر بہتر ہین کہا مین نے پھر کون ہو کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی نہ پوچھا مین نے کہ بعد عمر کے کون بہتر ہو بخوف اسکے کہ عثمان کو افضل
فرماوینگے پس عنوان سوال سے عدول کر کر یون کہا مین نے کہ پھر تم بہتر ہو کہا علی نے کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع
یہ انھون نے ازراہ تواضع کے فرمایا والا وقت اس سوال کے سب لوگون سے وہ بہتر تھے اسلیے کہ یہ ذکر عثمان کے قتل ہونے کے بعد کا ہو (وعن ابن عمر قال کنا
فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینہم رواہ البخاری وفی روایة لابی
داود قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امة النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین) اور روایت
ہو ابن عمر سے کہا تھے ہم یعنے صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ برابر نہین کرتے تھے ہم ساتھ ابی بکر کے کسی کو یعنے صحابہ مین سے بلکہ انکو فضیلت دیتے تھے
اورون پر پھر ساتھ عمر کے برابر نہین کرتے کسی کو پھر ساتھ عثمان کے پھر چھوڑ دیتے تھے ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہین فضیلت دیتے ہم درمیان اُنکے ایک کو دوسرے
پر نقل کی یہ بخاری نے ف ح مراد آپسمین فضیلت دینا مثل اُنکے کا ہو کہ ایک طرح کی صحابہ کو آپسمین فضیلت نہ دیتے تھے ایک کو دوسرے پر والا اہل بدر اور احد
اور اہل بیعة الرضوان اور تمام علما صحابہ افضل ہین اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان اصحاب کے مراد ہو اور اہل بیت پس وہ اخص ہین اُنسے اور حکم اُنکا مغائر ہو اُنکے
پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب ذکر کرنے علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کے کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور کہا مظہر نے کہ مراد ابن عمر
کی بڑے اور سن ہین اصحاب مین سے کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتے آنحضرت اُنسے اور حضرت علی آنحضرت کے زمانہ مین جوان و خورد تھے والا انکی فضیلت کا
بعد ان ذکر کیے گیون سے کوئی منکر نہین اور یہ بھی ہو کہ تفاضل ثابت ہو درمیان صحابہ کے جیسے کہ اہل بدر اور اہل بیعة الرضوان اور علما صحابہ کو فضیلت اگر
اورون پر ہے اور بیچ روایت ابی داود کے ہو کہ کہا ابن عمر نے تھے ہم کہتے اس حال مین کہ آنحضرت زندہ تھے بہترین امت آنحضرت کے بعد آنحضرت کے ابو بکر
ہین پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم ف ح اور امام احمد ابن عمر سے لائے ہین کہ کہا تھے ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جانتے بہترین لوگون کا ابو بکر کو
پھر عمر کو اور کہا البتہ علی پس تحقیق دیے گئے ہین تین خصلتین کہ اگر ایک ان تین مین سے میرے لیے ہو تو بہتر جانون مین دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا مین ہو نکاح کر دیا
آنحضرت نے اُنسے اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کے لیے اُنسے اولاد اور بند کیے دروازے سب کے سوائے دروازہ علی کے اور دیا انکو نیزہ
بیچ روز خیبر کے اور نسائی نے روایت کی کہ پوچھے گئے ابن عمر کہ کیا کہتے ہو بیچ حق عثمان اور علی کے پس بیان کی یہ حدیث بعد اسکے کہا مت پوچھ حال علی کا

اور قیاس نہ کرے کسی کو اُنپر بند کیے دروازے سب کے سوائے دروازہ اُنکے کے کذا ذکر الشیخ فی فتح الباری **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیمۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر
ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان صاحبکم خلیل اللہ رواہ الترمذی) روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کسی کے
لیے نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلہ اُتارا ہے ہمنے اُسکا یعنے جو اُسکا تھا اُتنا یا زیادہ سوائے ابوبکر کے پس تحقیق ابوبکر کے لیے نزدیک ہمارے نعمت دین کی ہے
کہ بدلا دیگا اُسکو خدا تعالے عوض اس نعمت کے دن قیامت کے ف یعنے بدلہ کامل کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہے نعمت سے اور وہ مال ہے اور نفس اور اہل اور اولاد
کہ سب حضرت کی رضامندی میں صرف کیے اور احتمال ہے کہ مراد اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسے کہ اشارہ ہے طرف اُسکے اس آیہ میں (وسیجنبہا الاتقی الذی
یؤتی مالہ یتزکی) اخیر تک اور نہیں نفع دیا مجکو کسی کے مال نے مانند مال ابی بکر کے ف کہ جو کچھ کہ گھر میں رکھتے تھے خدمت بابرکت میں لے آئے اور گھر میں کچھ نہ چھوڑا
اور ذو الخلال ساتھ زیر خ کے لقب ابوبکر کا ہے کہ جب تمام مال راہ خدا میں صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجائے تکموں کے خلال یعنے کانٹے لگائے تھے اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا
دوست جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہے اور سوائے خدا کے دوست حقیقی نہیں رکھتا نقل کی یہ ترمذی نے ف
کتاب ریاض الصالحین میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں نفع دیا مجکو کسی مال نے کبھی اسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نے پس روئے ابوبکر اور کہا کہ نہیں ہیں میں اور مال میرا
مگر ملک آپ کی اور سوانقات میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میرے لیے مال ابی بکر سے اور تھے آنحضرت حکم کرتے ابوبکر کے مال میں
جیسے کہ حکم کرتے تھے اپنے مال میں اور آیا ہے کہ خرچ کیں ابوبکر نے آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتے ہیں کہ اسلام لائے ابوبکر اس حال میں کہ اُنکے لیے
چالیس ہزار درہم تھے سب خرچ کیے آنحضرت کے عہد میں فی سبیل اللہ اور عروہ سے ہے کہ کہا آزاد کر ڈالے ابوبکر نے سات بردے کہ عذاب دیے جاتے تھے اللہ
کی راہ میں انہیں سے بلال اور عامر بن فہیرہ تھے (وعن عمر قال ابوبکر سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی) اور روایت ہے عمر رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ ابوبکر سردار ہمارے ہیں یعنے نسب وحسب میں اور افضل ہمارے ہیں یعنے عمل میں اور کرنے بھلائیوں میں اور بہت پیارے ہمارے ہیں طرف رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض رواہ الترمذی)
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے ابی بکر کے کہ تو یار اور مصاحب میرا ہے غار میں اور یار و مصاحب میرا ہے
حوض پر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے دنیا اور آخرت میں یار و ہمراہی میرا ہے اور غالبا کہ یار غار جو کہتے ہیں اسی جگہ سے کہتے ہیں اور مراد غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ
قریب مکہ کے ہے آنحضرت ہجرت کر اول وہیں جا کر چھپے تھے اور یہی مراد ہے اس آیہ میں (ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا) پس یعنے یہ ہیں
کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہے کہ اللہ نے تیری یاری پر گواہی دی اسلیے کہ اجماع ہے مفسرون کا کہ مراد صاحب سے اس آیت میں ابوبکر ہیں اسلیے کہا ہے علما نے کہ جو
کوئی انکار کرے صحبت ابوبکر کا وہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ اُسنے انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنے صحبت غیر اُنکے سے مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کے (وعن عائشۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیہم ابوبکر ان یؤمہم غیرہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے واسطے اس قوم کے کہ انمیں ابوبکر ہوں یہ کہ امامت کرے اس قوم کی غیر ابوبکر کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب
ہے ف اور اسی کے حکم میں ہے وہ شخص کہ افضل قوم غیر اُنکا ہو اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ ابوبکر افضل ہیں سب صحابہ سے پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا
اُنکا خلافت کے لیے اور نہیں لائق ہے مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونے فاضل کے چنانچہ اسلیے سیدنا علی نے فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نے تمکو امر دین ہمارے
میں یعنے امام کیا نماز میں کون ہے کہ تمکو پیچھے ڈالے تمکو امر دنیا ہمارے میں یعنے خلافت میں (وعن عمر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق
ووافق ذلک عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان سبقتہ یوما قال فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاہلک فقلت

بِمَالِهِ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عمرؓ سے کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تصدق کرین ہم یعنے راہ خدا مین کچھ مال صرف کرین ہم اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آنحضرتؐ کا ساتھ تصدق کرنے کے نزدیک میرے مال کثیر کو یعنے اتفاقاً اُسوقت مین بہت سا مال میرے پاس تھا پس کہا مین نے کہ آج کے دن سبقت لیجاؤنگا مین ابوبکرؓ سے اس امر خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اُنپر ایک دن یعنے دونون مین سے کہا عمرؓ نے پس لایا مین آدھا مال اپنا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کسقدر باقی رکھا تو نے اپنے اہل و عیال کے لیے پس کہا مین نے کہ باقی چھوڑا مین نے اپنے اہل وعیال کے لیے مانند اسکے کہ لایا ہون مین یعنے آدھا لایا ہون مین آدھا باقی رکھا اور لائے ابوبکرؓ جو کچھ کہ تھا انکے پاس ف ج اور بیان ایک اشارہ تمام ہے کہ فرضاً اگر آدھا مال عمرؓ کا زیادہ تھا اس چیز سے کہ ابوبکرؓ لائے لیکن چونکہ جو کچھ رکھتے تھے سب لے آئے فضیلت انکی عمرؓ پر باقی رہی جیسے کہ حدیث مین آیا ہے افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اے ابوبکرؓ کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل وعیال کے لیے پس کہا ابوبکرؓ نے کہ باقی چھوڑا ہے مین نے انکے لیے خدا کو اور رسول خدا کو ف ج یعنے خدا اور رسول کی رضا چھوڑی ہے یا یہ معنے ہین کہ کچھ مال مین سے باقی نہین چھوڑا ہے مین نے فضل خدا کا اور رزاقیت اسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی انکے لیے بس ہے اگر کل مال ابوبکرؓ کا زیادہ تھا آدھے مال عمرؓ کے سے تو کچھ شبہہ نہین ہے انکی افضلیت مین اگر کم بھی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تھا ت کہا مین نے کہ سبقت نہین لیجا سکنے کا مین ابوبکرؓ پر ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے ف ج یعنے آج کہ باوجود موجود ہونے سبب سبقت کے سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اُنپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا دونون کے لیے بینکما کما بین کلمتکما یعنے فرق درمیان تمہارے بیچ فضل کے ایسا ہے کہ جیسا درمیان قول تمہارے کے ہے کہ مذکور ہوا (وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ ابوبکرؓ حاضر ہوئے آنحضرتؐ کے پاس پس فرمایا آنحضرتؐ نے انکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہے آگ دوزخ سے پس اس روز نام رکھے گئے یعنے لقب دیے گئے ابوبکرؓ عتیق نقل کی یہ ترمذی نے شرح ع وجہ تسمیہ عتیق کی اور بھی علما نے بیان کی ہین کہ عتیق بمعنے حسن اور جمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کے بھی آتا ہے لیکن حدیث مین صریح آگیا ہے کہ عتیق بمعنے آزاد کیے گئے کے آگ سے ہے اور ایسی ہی اور روایت مین آیا ہے قال صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر اور نام انکا عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جا کر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مین ملتا ہے اور حاضر ہوئے یہ آنحضرتؐ کے ساتھ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئے آنحضرتؐ سے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مردون مین اول یہی اسلام لائے ہین اور تھے یہ سفید رنگ دُبلے خفیف رخسارون کی خوبصورت دھنسی ہوئی آنکھین بلند پیشانی اور انکے ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہ بات کسی صحابی کے لیے حاصل نہین ہوئی اور پیدائش انکی مکہ مین ہوئی سال فیل کے دو برس اور چار مہینے بعد اور مرے مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری مین درمیان مغرب اور عشا کے اور عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی اور وصیت کی تھی یہ کہ غسل دین انکو بیوی انکی اسما بنت عمیس غسل دیا انکو اسما نے اور نماز پڑھی اُنپر عمر بن الخطاب نے اور رہی خلافت انکی دو برس اور چار مہینے اور روایت کی انسے خلق کثیر نے صحابہ و تابعین مین سے اور نہین روایت کی گئی انسے حدیث مگر تھوڑی بسبب قلت مدت انکی کے بعد آنحضرتؐ کے

(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول ان شخصون کا ہون کہ پھٹے گی اُنسے زمین یعنے قبرون سے جو لوگ اُٹھینگے انمین سے اول مین ہی اُٹھونگا بعد میرے ابوبکرؓ بعد انکے عمرؓ کہ ایک حجرے مین حضرت کے ساتھ مدفون ہین پھر آؤنگا مین بقیع کے مدفونون کے پاس پس اُٹھائے اور جمع کیے جاوینگے ساتھ میرے پھر انتظار کرونگا مین اہل مکہ کا یہانتک کہ جمع کیا جاؤنگا مین درمیان مین نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنے حشر کیا جاؤنگا درمیان اہل مکہ اور مدینہ کے محشر قیامت مین حضرت انتظار کرینگے اہل مکہ کا بقیع مین ہونگے یہانتک کہ جمع ہون پھر متوجہ ہونگے طرف محشر کے کہ وہ زمین شام کی ہے

پس جمع ہونگے وہاں ساتھ تمام خلائق کے (و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی یدخل منہ امتی فقال ابو بکر یا رسول اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول من یدخل الجنۃ من امتی رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبریل پس پکڑا ہاتھ میرا پس دکھایا اور یہ شب معراج میں تھا یا اور وقت کہ بہشت میں جاتے تھے ت پس دکھایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہونگے اس سے امت میری پس کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ دوست رکھتا ہون مین کا بجلکہ ہوتا مین ساتھ آپکے تا دیکھتا مین طرف اس دروازہ کے پس فرمایا آنحضرت نے آگاہ ہو یا ابو بکر تو اول ان شخصون کا ہے کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع یعنے پس دیکھیگا تو دروازہ اسکا اور داخل ہوگا سب کے پہلے یا یہ مراد ہے کہ بہشت سے دروازہ دیکھنے کی کیا آرزو کرتا ہے تو تیرے لیے ایسی چیز ہے کہ اعلے اور افضل ہے اس سے اور وہ در آنا تیرا ہے ساتھ میرے بہشت مین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ابو بکر افضل ہین امت مین والا کا ہیکو سبقت کرتے بیچ دخول جنت کے الفصل الثالث فصل تیسری (عن عمر ذکر عندہ ابو بکر فبکی وقال وددت ان عملی کلہ مثل عملہ یوما واحدا من ایامہ ولیلۃ واحدۃ من لیالیہ اما لیلتہ فلیلۃ سار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الغار فلما انتہیا الیہ قال واللہ لا تدخلہ حتی ادخل قبلک فان کان فیہ شئ اصابنی دونک فدخل فکسحہ ووجد فی جانبہ ثقبا فشق ازارہ وسدہا بہ وبقی منہا اثنان فالقمہما رجلیہ ثم قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع راسہ فی حجرہ ونام فلدغ ابو بکر فی رجلہ من الحجر ولم یتحرک مخافۃ ان ینتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقطت دموعہ علی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لک یا ابا بکر قال لدغت فداک ابی وامی فتفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہب ما یجدہ ثم انتقض علیہ وکان سبب موتہ واما یومہ فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدی زکوۃ فقال لو منعونی عقالا لجاہدتہم علیہ فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ تالف الناس وارفق بہم فقال لی اجبار فی الجاہلیۃ وخوار فی الاسلام انہ قد انقطع الوحی وتم الدین اینقص وانا حی رواہ رزین) روایت ہے عمر سے کہ ذکر کیے گئے انکے نزدیک ابو بکر پس روئے عمر اور کہا دوست رکھتا ہون مین کل کہ عمل میرے تمام عمر کے مانند عمل ابی بکر کے ہوتے بیچ ایک دن کے دنون عمر انکے سے یعنے بیچ زمانہ حیات آنحضرت کے یا مانند عمل ایک رات انکے کے ہوتا راتون انکی سے یعنے بیچ اوقات حیات آنحضرت کے لیکن رات ابو بکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اور ہجرت کی اسمین ابو بکر نے ساتھ آنحضرت کے طرف غار کے پس جبکہ پہونچے آنحضرت ابو بکر طرف غار کے یعنے اور چاہا آنحضرت نے جانا اسمین کہا ابو بکر نے قسم ہے خدا کی نہ داخل ہو تم غار مین یہان تک کہ داخل ہون مین پہلے آپ کے اسلیے کہ اگر ہو اسمین کچھ یعنے موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض سے مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کے تو پہونچے مجکو ضرر اسکا نہ آپ کو پس داخل ہوئے ابو بکر غار مین پہلے آنحضرت کے پس جھاڑا اسکو ابو بکر نے اور پایا بیچ ایک جانب غار کے کئی سوراخ پس پھاڑا ابو بکر نے تہبند اپنا اور بند کیا سوراخون کو تہبند کے ٹکڑون سے اور باقی رہے ان سوراخون سے دو سوراخ پس دیے انمین دونون پانون اپنے مانند لقمہ کے منہ مین یعنے جبکہ تہبند مین سے کچھ ان سوراخون کے اندر بھرنے کو نہ بچا تو دونون پانون اڑا دیے تاکہ نکلے موذی جانور کی نہ رہے پھر کہا ابو بکر نے آنحضرت کو کہ آئیے پس داخل ہوئے آنحضرت اور رکھا سر مبارک اپنا گود مین ابو بکر کے اور آرام کیا ف ع پس سونا عالم کا عبادت ہے جیسے کہ سونا ظالم کا عبادت ہے ساتھ دو اعتبارون مختلف کے ت پس کاٹے گئے ابو بکر بیچ پانون اپنے کے سوراخ سے یعنے سانپ نے کاٹا انکے اور نہ ہلے ابی بکر واسطے خوف اسکے کہ جاگ اٹھیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس گرے آنسو ابو بکر کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر یعنے پس بیدار ہوئے اور دیکھا روتا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہوا تجکو اے ابو بکر کہا ابو بکر نے کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تجپر ماں باپ میرے پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتے تھے اسکو ابو بکر یعنے درد و ایذا پھر رجوع کیا اثر زہر نے ابو بکر پر اور ہوا یہی سبب موت ابی بکر کا ف ع آخر عمر مین کہ سانپ کے زہر کے اثر سے مرے یعنی حاصل ہوئی انکو یہ شہادت فی سبیل اللہ اس حالت مین کہ رفیق تھے آنحضرت کے غار مین اور یہ ایسا تھا کہ جیسے حضرت کو بیچ خیبر کے بکری میں زہر دیا تھا اور وقت

وفات کے اسکا اثر ظاہر ہوا ت اور ایسے دن ابی بکر کا کہ آرزو رکھتا ہون کہ عمل تمام عمر میرے کے مثل عمل اس روز کے ہون وہ دن ہے کہ جب وفات پائی
پیغمبر خدا نے مرتد ہوئے بعضے عرب اور کہا کہ نہین دینے کے ہم زکوۃ ف ح یا کہا بطور انکار کے تھا کہ منکر ہوئے وجوب زکوۃ کے یا ترک کیا اسکو تحقیق
اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہے کہا بعضے علما ہمارے نے کہ جسکو کہا جاوے کہ ادا کر زکوۃ اور وہ کہے نہین ادا کرتا مین کافر ہوجاتا ہے ت پس کہا ابو بکر نے
اگر نہ دینگے مجکو رسی اونٹ کے پانون باندھنے کی البتہ جہاد کرونگا مین اوپر بیٹے اسکے لینے پر یا بسبب نہ دینے اسکے کے ف ع مراد عقال مین سے رسی
ہے کہ باندھا جاتا ہے اس سے اونٹ جو لیا جاتا ہے زکوۃ مین اسلیے کہ اونٹ کے مالک پر سپرد کرنا اونٹ کا ہے اور رواج ہوتا ہے قبض ساتھ باندھنے کے اور بعضون نے
کہا عقال زکوۃ یکسالہ اونٹ یا بکری کی ہے عقال کے دونون معنے آئے ہین اور مشہور معنے اول ہین یعنے رسی مذکور اور قاموس معنے ثانی کے لایا ہے اور کہا کہ
مراد ساتھ قول ابی بکر کے لو منعونی عقالا اور ایک روایت مین عناقا بھی آیا ہے یعنے بکری کے بچے کے پورا برس روز کا نہ ہو ت پس کہا مین نے اے خلیفہ
رسول اللہ کے سوا تمت اور الفت کرو لوگون سے اور نرمی کرو ساتھ انکے پس کہا مجکو آیا تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تھا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہوگیا
اسلام مین یعنے ایام اسلام مین اور بیچ احکام اسکے ف ع حضرت ابو بکر نے نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور
قوت دینی ابو بکر کی ہے باوجودیکہ آیا ہے کہ حضرت علی بھی ساتھ عمر کے شریک تھے اس رائے مین لیکن کچھ خیال نہ کیا انھون نے اسکا ت تحقیق شان یہ ہے کہ تحقیق منقطع
ہوگئی وحی یعنے پس نہین پہونچ سکتے ہین ہم طرف یقین کے پس ضرور ہے ہمارے لیے خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنے بموجب قول اللہ تعالے کے الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووے دین اور حال یہ ہے کہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمر رضہ

باب ہے بیچ بیان مناقب عمر رض کے ف ع مناقب
عمر کے بہت ہین اور سب سے اعلے انکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالے نے دین کی بسبب انکے ساتھ قبول کرنے دعا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے
اور افضل یہ ہے کہ الہام کیے جاتے تھے ساتھ صواب کے اور ڈالا جاتا تھا انکے دل مین حق اور موافق پڑتی تھی رائے انکی ساتھ وحی اور کتاب کے اور رائے
انکی دلیل حقیت خلافت صدیق ہے جیسے کہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نے مجاہد سے
کہا تھے عمر اپنی عقل سے کہتے ایک بات پس نازل ہوتا ساتھ اسکے قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی سے لایا ہے کہ قرآن ایک رائے عمر کی رائے مین سے ہے اور ابن
عمر سے لایا ہے مرفوعا کہ آنحضرت نے فرمایا کہین لوگ ایک بات ایک چیز مین اور کہے عمر اسمین مگر کہ اترے قرآن ساتھ مانند اس چیز کے کہ کہے عمر کذا ذکر السیوطی فی
تاریخ الخلفاء اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سے ذکر کیے ہین علماء نے اور مین نے یعنی شیخ عبد الحق رح نے شرح مین انکو ذکر کیا ہے وہان دیکھنا چاہیے

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ
متفق علیہ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق تھے الہام کیے گئے بیچ ان لوگون کے کہ تھے پہلے تمہارے امتون
مین سے ف ح لفظ محدث ساتھ زبر دال مشدد کے معنے ملہم کے ہے گویا ساتھ اسکے بات کیا جاتا ہے اور خبر دیا جاتا ہے پس کہتا ہے کذا فی النہایہ اور مجمع البحار مین کہا محدث
وہ شخص کہ ڈالی جاتی ہے اسکے دل مین ایک بات پس خبر دیتا ہے ساتھ اسکے ساتھ حدس و فراست ایمان کے مخصوص کرتا ہے حق تعالے ساتھ اسکے جسکو چاہتا ہے اپنے
بندون مین سے اور بعضون نے کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کرے ساتھ ایک چیز کے صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہے ساتھ اسکے اور بعضون نے کہا کہ کلام کرتے ہین
ساتھ اسکے ملائکہ اور ایک روایت مین مکلمون ساتھ تشدید لام کے بجاے محدثون کے آیا ہے ت پس اگر ہو میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا
نقل کیا ہے بخاری اور مسلم نے ف ح مقصود شک و تردد بیچ وجود محدث کے اس امت مین نہین ہے اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتون کی ہے اور جبکہ اگلی
امتون مین موجود ہون تو اس امت مین بطریق اولے ہونگے بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسے کہ کہتے ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہوگا مراد
اختصاص فلانے کا ہے ساتھ کمال دوستی کے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ نِسْوَۃٌ

من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتہن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک فقال اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من ہؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر یا عدوات انفسہن اتہبننی ولا تہبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک متفق علیہ وقال الحمیدی زاد البرقانی بعد قولہ یا رسول اللہ ما اضحکک) اور روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سے کہا پروانگی مانگی عمر نے واسطے درآنے کے آنحضرت کے پاس اور آنحضرت کے پاس تھیں کتنی ایک عورتیں قریش میں سے کہ کلام کرتی تھیں آنحضرت سے مراد عورتوں سے ازواج مطہرات ہیں کہ نفقہ طلب کرتی تھیں آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تھیں بہ نسبت اسکے کہ آنحضرت انکو پہونچاتے تھے درحالیکہ بلند تھیں آوازیں ان عورتوں کی ف ع احتمال ہے کہ یہ بلند کرنا آواز کا ہو پہلے نہی کے بلند کرنے آواز کے سے اوپر آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احتمال ہے کہ بلندی آواز انکی ہوئی ہو بسبب اجتماع ملنے کے آوازوں کے یہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراده بلند تھا آنحضرت کی آواز سے کہتا ہوں میں کہ نہیں ہے کلام میں دلیل اسپر کہ آوازیں انکی آنحضرت کی آواز سے بلند تھیں تاکہ وارد ہو اشکال ساتھ قول اللہ تعالے کے یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ بلکہ مراد یہ ہے کہ انھوں نے اس حالت میں برخلاف عادت پست آوازی اپنی کے بلند کین تھیں آوازیں اپنے کلام کرنے میں ساتھ آنحضرت کے باعتماد حسن خلق آپ کے ت پس جبکہ اذن چاہا عمر نے اور چاہا درآنا اٹھیں وہ عورتیں اور دوڑیں طرف پردے کے یعنی تاکہ چھپیں پس داخل ہوئے عمر اس حالت میں کہ آنحضرت ہنستے تھے یعنے مسکراتے تھے بسبب اٹھنے اور بھاگنے عورتوں کے پس کہا عمر نے کہ ہمیشہ ہنساوے اللہ دانت آپ کے ف ع یعنے ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہے آپکے دانتوں کے کھلنے کا و لیکن العرض کچھ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہوا ہے کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیے مجکو اسپر ت پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا میں نے ان عورتوں سے کہ تھیں میرے پاس اور غوغا کرتی تھیں پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سے ہو گئیں پردہ میں یعنے تیرے ڈر سے کہا عمر نے یعنے خطاب کر کر ان عورتوں کو کہ اے دشمنوں اپنی جانوں کی آیا ہیبت رکھتی ہو اور ڈرتی ہو مجھسے اور ہیبت نہیں رکھتیں تم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا عورتوں نے کہ ہاں ہم ڈرتے ہیں تجھسے کہ تو بہت سخت خو اور نہایت سخت گو ہے ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہے اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہے یعنے تو بڑا ہے کلام اور بہت سخت دل ہے بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہیں جیسے کہ خبر دی اللہ سبحانہ نے وانک لعلی خلق عظیم اور فرمایا ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ترک کر اس کلام کو اور التفات کر انکے جواب کی طرف اے بیٹے خطاب کے قسم اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے ہرگز نہیں ملتا تجھسے شیطان اس حالت میں کہ تو چلنے والا ہو کسی راہ میں مگر کہ چلتا ہے شیطان اور راہ میں غیر راہ تیری کے ف ج اور تیرے ساتھ ایک جاے جمع نہیں ہوتا تو تیرے سامنے نہیں ٹھہر سکتا جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ شیطان بھاگتا ہے عمر کے سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر ف کے اور تشدید جیم کے راہ کشادہ گویا مراد یہ ہے کہ پا اگر راہ کشادہ ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اسکے ایک جانب سے گذر جاوے لیکن باوجود اسکے خوف و ہیبت تیری نہیں چھوڑتی اسکو کہ اسطرف آوے یا مراد فج سے یہاں راہ مطلق ہے ت نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے اور کہا حمیدی نے یعنے اپنے جامع بین الصحیحین میں یہ زیادہ کیا برقانی نے بعد قول انکے کے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تجکو ف ع برقانی ساتھ زبر باء اور زبر اسکے کے اور بعضوں نے ساتھ پیش کے بھی کہا ہے نام ایک محدث کا ہے منسوب طرف برقان کے کہ ایک قریہ ہے خوارزم میں (وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امراۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ہذا فقال ہذا بلال ورایت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ہذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی انت وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ) اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا میں بہشت میں پس ناگہان ملا میں ساتھ رمیصاء کے ف ج رمیصاء ساتھ پیش راء اور زبر میم اور جزم یای اور صاد مہملہ ممدودہ کے بیوی تھیں ابو طلحہ انصاری کی اور ماں انس بن مالک کی اول مالک کے نکاح میں تھیں پھر ابو طلحہ کے نکاح میں آئیں اور انکو غمیصا ساتھ

غان بھیرے کے بھی کہتے ہین اور بعض چشمہ سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہو اور اگر جاری ہوا اسکو شمص کہتے ہین ت اور سنی مین نے آواز پاؤن کی پس کہا مین نے
کہ کون ہے یہ آہٹ والا پس کہا کہنے والے نے یعنے جبریل نے یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہے اور دیکھا مین نے ایک محل کہ اسکے جانب مین تھی
ایک عورت نوجوان یعنے ملوکہ یا جہ پس کہا مین نے کہ واسطے کس کے ہے یہ محل اور جو کچھ کہ اسمین ہے اور گرد اسکے پس کہا ایک جماعت نے جنتیون مین سے یا محل کے
رہنے والون مین سے کہ یہ عمر بن الخطاب کے لیے ہے پس چاہا مین نے کہ داخل ہون مین اس محل مین پس دیکھون مین طرف اسکے یعنے اندر سے جیسے کہ دیکھا مین نے باہر
سے پس یاد کی مین نے غیرت تمھاری یعنے شدت غیرت پس کہا عمر نے قربان ہون تیرے باپ ماں میرے یا رسول اللہ کیا تمھارے داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ کلام مین قلب ہے اور اصل یون ہے اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ عمر نے کہا (وہل رفعنی اللہ
الا بک وہل ہدانی اللہ الا بک) وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما دون
ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا آنحضرت نے
اسوقت کہ مین سوتا تھا دیکھتا ہون مین لوگون کو کہ روبرو لائے جاتے ہین اور دکھائے جاتے ہین مجکو اور اوپر کرتے ہین بعضے انمین سے ایسے ہین کہ پہونچتے ہین سینہ
تک اور بعضے انمین سے ایسے ہین کہ کمتر ہین اُنسے ف ح یعنے کوتاہ تر اسکے کہ سینہ سے اونچے تھے اسی طرح تفسیر کیا ہے اسکو انتھی اور ملا علی رح نے کہا یعنے کوتاہ تر
اُنسے یا دراز تر اُنسے ت اور روبرو لائے گئے مجھپر عمر بن خطاب اس حال مین کہ اوپر انکے تھا کرتہ کہ کھینچتے تھے اسکو یعنے زمین مین بسبب درازگی اسکی کے کہا بعضے صحابہ
نے پس کیا تعبیر کی آپ نے عمر کی اس کرتہ کھینچنے کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کیا مین نے اسکو ساتھ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یعنے دین
قوی ہوگا دین ایام خلافت انکی مین باوجود دراز ہونے زمانہ امارت انکی کے اور فتوحات خوب آتے رہینگے انکی عالم حیات مین یا اسلیے دین کو تشبیہ دی کرتے کے ساتھ
کہ دین شامل ہے انسان کو اور محافظ ہے اسکا اور بچاتا ہے انسان کو آفات دارین سے مانند بچانے کپڑے کے اور شمول اسکے کے اسکو (وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول
اللہ قال العلم متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اسوقت کہ مین سوتا تھا لایا گیا مین ایک پیالہ دودھ کا یعنے
پیالہ دودھ کا بھرا ہوا مجکو لاکر دیا پس پیا مین نے وہ دودھ یہان تک کہ تحقیق مین نے البتہ دیکھی سیرابی کہ نکلتی ہے میرے ناخنون مین یعنے بسبب کثرت اس دودھ کے
پھر دیا مین نے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف ح یعنے بہت سا خالص چھوٹا بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہے اسکے کہ جھوٹا انکا حاصل ہوا صدیق کو بھی اسلیے کہ دودھ بہت
تھوڑا تھا اور نہین منافی اسکے کہ جھوٹا انکا عثمان اور علی کو بھی پہونچا اسلیے کہ انکے لیے نہین تھا صاف ت کہا بعضے صحابہ نے کہ پس کیا تعبیر دی تمنے دودھ کی یا رسول
اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مین نے اسکی علم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح لکھا ہے علما نے کہ صورت مثالیہ علم کی اس عالم مین دودھ ہے جو کوئی خواب مین دیکھے دودھ
پیتے تو تعبیر اسکی یہ ہے کہ علم خالص نافع نصیب اسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودھ اور علم کے یہ ہے کہ دودھ اول غذا بدن کی ہے اور سبب اصلاح بدن کا اور علم
اول غذا روح کی ہے اور سبب اصلاح اسکی کا اور بعضون نے کہا کہ تجلی علمی نہین واقع ہوتی ہے مگر بیچ چار صورتون کے پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کے کہ مشتمل ہے
انکو وہ آیہ کہ جسمین ذکر کی گئین ہین نہرین جنت کی پس جسنے پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنے پیا دودھ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنے پی شراب دیا جاویگا علم
کمال کا اور جسنے پیا شہد دیا جاویگا علم بطریق وحی کے اور کہا بعض عارفین نے کہ چارون نہرین عبارت ہین چارون خلیفون سے اور مطابق ہے اسکے تخصیص دودھ
کی ساتھ عمر کے اس حدیث مین اور منقول ہے ابن مسعود سے کہ انھون نے کہا اگر جمع ہو علم عرب کے قبیلون کا ترازو کے ایک پلڑے مین اور رکھا جاوے علم عمر کا ایک
پلڑے مین تو البتہ غالب آویگا علم عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکھتے تھے کہ عمر علم کے دس حصون مین سے نو حصے دیئے گئے ہین (وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رایتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع منہا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف

واللہ یغفر لہ ضعفہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن وفی روایۃ ابن عمر قال ثم اخذہا ابن الخطاب من ید ابی بکر فاستحالت فی یدہ غربا فلم ار عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن متفق علیہ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے اسوقت کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے اپنے تئیں اوپر کنوئیں ننگے سر کے کہ اسپر ایک ڈول ہے ف قلیب قاف کے زبر اور لام کے زیر سے وہ کنواں کہ جسکا منہ بنا ہو نہ ہو اسکے مقابلہ میں طوی ہے کہ جسکا منہ پتھر اور اینٹ کا بنا ہو اور کہا علما نے کہ قلیب دیکھا نہ طوی تا معلوم ہو کہ بہت اہل دین کی ہو موقوف اوپر معانی مطلوب کے ہے نہ اوپر قالبوں بنے ہوئے کے ت پس کھینچا میں نے پانی اس کنوئیں میں سے جسقدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نے یعنے ابو بکر صدیق نے پس کھینچا ابو بکر نے اس کنوئیں میں سے ایک ڈول یا دو ڈول ف ش یہ شک راوی ہے اور صحیح روایت دو ہی میں کی ہے اشارہ ہے طرف قلت زمانہ خلافت انکی کے کہ کچھ اوپر دو برس ہیں اور ذنوب ساتھ زبر ذال سمجھ کے ڈول پانی کا بھرا ہوا اور ظاہر تر یہ ہے کہ لفظ او بمعنے بل کے ہے پس نہیں احتیاج طرف تخطیہ راوی کے اور طرف شک اور تردد اسکے کے ت اور بیچ کھینچنے ابی بکر کے سستی اور ناتوانی ہے ف اسمیں نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کی نہیں ہے اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا انپر بلکہ خبر دینی ہے کمی مدت ولایت انکی سے اور کثرت انتفاع لوگوں کی سے عمر کی ولایت میں اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے ضعف کو ساتھ نرمی اور مہربانی کے نہ سستی اور ناتوانی کے ت اور اللہ بخشے ابو بکر کے سستی انکی کو ف ح اسمیں ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کے نہیں ہے بلکہ یہ کلمہ یوں ہی زبان زد عرف و عادت لوگوں کی ہے کہ کہتے ہیں فلانے نے ایسا کیا خدا بخشے اسکو ت پھر ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اسکو عمر بن الخطاب نے پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو لوگوں میں سے کہ کھینچا ہو جیسا کھینچا عمر کا سا یہاں تک کہ سیراب کیے لوگوں نے اونٹ اپنے اور بٹھائے اونٹ اور مقرر کیے اونٹوں کے لیے عطن ف ح عطن کہتے ہیں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو گرد پانی کے کہا قاضی نے کہ شاید کہ کنواں اشارہ ہے طرف دین کے کہ منبع ہے ان چیزوں کا کہ انکے سبب سے زندہ ہوتے ہیں نفوس اور تمام ہوتا ہے امر معاش اور کھینچنا پانی کا اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ امر دین پہونچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف ابو بکر کے اور انسے طرف عمر کے اور کھینچنا ابو بکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہے طرف کوتاہی مدت خلافت انکی کے کہ یہ امر انکے ہاتھ میں برس یا دو برس رہیگا پھر منتقل ہو گا طرف عمر کے اور ہوئی مدت خلافت انکی کی دس برس اور تین مہینے اور ضعف انکا اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہو گا انکے ایام خلافت میں اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ متواضع ہونگے اور مدارات کرینگے اور سیاست انکی کم ہو گی چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے ذکر کیا اسکو آنحضرت نے تا کہ جانا جاوے کہ یہ معاف اور مغفور ہے اور انسے خیر خارج ہے انکے منصب میں اور ہو جانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کے اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہو گی ایام خلافت انکی میں تعظیم دین کی اور بول بالا اسلام کا اور انکے کھینچنے میں قوت سے اشارہ ہے طرف اسکے کہ کوشش کرینگے وہ بیچ ترقی دین کے اور پھیلانے اسکے کے مشارق و مغارب میں ایسی کوشش کہ جسمیں اتفاق ہوئی کسی کو پہلے انکے اور نہ بعد انکے اور کہا نووی نے بیچ قول حضرت کے پس کھینچا میں نے اس سے جسقدر چاہا اللہ نے پھر لیا اسکو ابن ابی قحافہ نے اشارہ ہے طرف نیابت ابی بکر کے اور خلافت انکی کے بعد حضرت کے اور راحت پانے آنحضرت کے بسبب وفات کے رنج دنیا سے اور مشقتوں اسکی سے اور بیچ قول آنحضرت کے پھر لیا اسکو ابن الخطاب نے ابی بکر کے ہاتھ سے تا قول انکے کے سیراب کیے اونٹ اشارہ ہے طرف اسکے کہ ابو بکر نے قلع و قمع مرتدین کا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانوں کا اور شروع ہوئیں فتوح اور تمام و کامل ہوئے ثمرات اسکے عمر کے زمانہ میں انتہے اور شیخ نے لکھا ہے کہ اشارہ ہے بیچ حدیث انتفاع صغیر و کبیر کے بیچ زمانہ خلافت عمر کے ت اور بیچ روایت ابن عمر کے یوں آیا ہے کہ پھر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کے ہاتھ سے پس ہو گیا وہ ڈول بیچ ہاتھ عمر کے چرس پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داؤد عن ابی ذر قال ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ) روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا نے بلاشبہ اللہ تعالی نے پیدا کیا اور جاری کیا ہے حق اوپر زبان عمر کے اور دل اسکے کے نقل کی یہ

ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے ابی ذر سے یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے بلاشبہ اللہ تعالی نے رکھا ہے حق اوپر زبان عمر کے کہتا ہے ساتھ حق کے یا تقدیر یہ ہے
کہ کہتا ہے حق بسبب اس رکھنے کے (وعن علی قال ما کنا نبعد ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا
نہ تھے ہم یعنے اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانیں اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہے اوپر زبان عمر کے ف یعنے عمر بولتے ہیں ایسی بات کہ آرام پکڑتے ہیں اس سے
نفوس اور مطمئن ہو جاتے ہیں اس سے دل اور یہ امر غیبی تھا کہ ڈالا گیا تھا عمر کی زبان پر اور احتمال رکھتا ہے کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہے حق اور کہا ابن مسعود نے
کہ نہیں دیکھا میں نے عمر کو کبھی مگر گویا ہے درمیان دونوں آنکھوں انکی کے فرشتہ کہ سیدھی راہ بتاتا ہے انکو ت نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں (وعن ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بابی جہل بن ہشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم ثم صلی فی المسجد
ظاہرا رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا یعنے دعا کی خداوند عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل
بن ہشام کے یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنے مسلمان کر ایک کو ان دونوں میں سے تا بسبب انکے اسلام قوت پکڑے پس صبح کی عمر نے یعنے بعد دعا کرنے
آنحضرت کے پس آئے عمر اول روز میں آنحضرت کے پاس پس لائے اسلام پھر نماز پڑھی آنحضرت نے مسجد میں آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ع ح اور
پہلے اسلام لانے انکے کے کوئی نماز آشکارا نہیں پڑھ سکتا تھا اور آنحضرت چھپے ہوئے تھے دار ارقم میں روایت کی حاکم ابو عبداللہ نے دلائل النبوۃ میں ابن عباس
سے کہ ابوجہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمد کو پس اسکے لیے میرے ذمہ سو اونٹنیاں ہیں اور ہزار اوقیہ چاندی کے پس کہا عمر نے الضمان صحیح یعنے تاوان صحیح ہے
پس کہا ابوجہل نے ہاں فی الفور دونگا بغیر تاخیر کے پس نکلے عمر پس ملا انسے ایک شخص اور کہا کہاں کا ارادہ رکھتا ہے تو پس کہا عمر نے کہ ارادہ رکھتا ہوں محمد کے
پاس جانے کا تا کہ قتل کروں انکو کہا اس شخص نے کیا نڈر ہے تو بنی ہاشم سے کہا عمر نے کہ میں گمان کرتا ہوں تجھکو کہ اپنے دین سے نکل گیا تو کہا اس شخص نے کہ کیا
نہ خبر دوں میں تجھکو اس سے عجب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیرے اپنے دین سے نکل گئے ساتھ محمد کے پس متوجہ ہوئے عمر اپنی بہن کے مکان کی طرف اور وہ
پڑھ رہے تھیں سورۂ طہ پس عمر ٹھہر کر سننے لگے پھر کھٹکھٹایا دروازہ اور بہن کے پاس گئے اور کہا کہ کیسی تھی یہ آواز یعنے پڑھنے کی پس ظاہر کیا انکی بہن نے اسلام
پس رات گذاری عمر نے غمگین یہاں تک کہ اٹھے بہن و بہنوئی انکے پڑھنے لگے طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نے کہا دے مجھکو کتاب تا کہ دیکھوں میں اسکو پس جبکہ پڑھا انکو
اس آیت تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا یا بار خدایا لائق ہے اسکے کہ نہ عبادت کیا جاوے سوا اسکے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات
گذاری عمر نے جاگ کر پکارتے تھے ہر ساعت واشوقاہ الی محمد یہاں تک کہ صبح کی پس آئے انکے پاس خباب بن ارت اور کہا اے عمر تحقیق رسول خدا نے رات گذاری
جاگ کر مناجات کرتے تھے اللہ عزوجل سے یہ کہ غالب کرے اسلام کو بسبب تیرے یا بسبب ابی جہل کے اور میں امید رکھتا ہوں یہ کہ انکی دعا نے سبقت کی ہو تیرے
حق میں پس نکلے عمر گلے میں ڈال کر تلوار اپنی پس جبکہ پہونچے طرف اس مکان کے کہ اسمیں رسول خدا تھے نکلے طرف عمر کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا اے
عمر اسلام لا ورنہ البتہ اتاریگا اللہ تجھپر جو کچھ کہ اتارا ولید بن مغیرہ پر یعنے عذاب پس کانپنے لگے مونڈھے عمر کے اور گر پڑی تلوار انکے ہاتھ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ
وان محمدا رسول اللہ پھر کہا عمر نے کہ لات وعزے کو پوجتے تھے ہم پہاڑوں پر اور نالوں کے اندر اور اللہ کو عبادت کریں ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہیں عبادت کرینگے ہم
اللہ کو پوشیدہ بعد آج کے دن کے اور کنیت حضرت عمر کی ابوحفص ہے اسلام لائے سنہ چھ میں نبوۃ سے اور بعضوں نے کہا سنہ پانچ میں بعد چالیس مردوں اور
گیارہ عورتوں کے اور فاروق انکا لقب اسلیے ہوا کہ ایک منافق جھگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اسکو یہودی نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا یہودی کو
منافق نے یعنے طرف کعب بن اشرف کے کہ سردار تھا مشرکین قریش کا پھر دونوں قضیہ لائے طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے یہودی
کے یعنے حق پر وہی تھا انکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم کرینگے ہم عمر کو پس کہا یہودی نے عمر سے کہ حکم کیا میرے لیے آنحضرت نے پس نہیں راضی ہوا
منافق حضرت کے حکم سے اور رجوع کی ہے طرف تمہارے پس کہا عمر نے واسطے منافق کے کہ اسی طرح ہے بات کہا منافق نے ہاں پس کہا عمر نے کہ یہیں ٹھہرے رہو تم

دونون یہان تک کہ ٹکڑون مین طرف تم دونون کے پس داخل ہوئے عمر اور لی تلوار اپنی پھر لگے پس ماری ساتھ اسکے گردن منافق کی یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا اور کہا کہ اسی طرح
حکم کرونگا مین اُسکے لیے کہ نہ راضی ہو ساتھ حکم اللہ کے اور رسول اسکے کے پس اتری آیۃ (اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّہُمْ اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ
اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ) اور کہا جبریل نے کہ عمر فرق کرنے والے ہین درمیان حق اور باطل کے پس لقب مقرر ہوا انکا فاروق (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ
یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَمَا اِنَّکَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ
خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا کہا عمر نے واسطے ابی بکر کے اے بہترین لوگون کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پس کہا ابو بکر نے آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نے اگر کہا مجکو بہترین لوگون کا تو تحقیق سنا ہے مین نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی شخص کے
کہ بہتر ہو عمر سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت انکی کے کہ ان ایام مین سب سے بہتر تھے اور یا مقید ہے
ساتھ بعد ابی بکر کے یا مراد ہے باب عدالت مین یا طریق سیاست مین اور مانند اسکے کے کہینگے واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثون کے (وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچھے میرے کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب ف اور اس عبارت کو محال مین بھی استعمال کرتے ہین
اور گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمر کو الہام ہوتا ہے اور القا کرتا ہے فرشتہ انکے دل مین حق انکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے واللہ اعلم (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ
خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَائَتْ جَارِیَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّکَ اللّٰہُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ
بَیْنَ یَدَیْکَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰی فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَھِیَ
تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِہَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَخَافُ مِنْکَ
یَا عُمَرُ اِنِّیْ کُنْتُ جَالِسًا وَھِیَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَھِیَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ یَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین کہ نکلے آنحضرت بیچ بعض جہادون کے پس جبکہ پھرے
آنحضرت جہاد سے آئی آپ کے پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تھی یا رنگ اسکا کالا تھا پس کہا اسنے یا رسول اللہ تحقیق مین نے نذر کی تھی کہ اگر پھیریگا آپ کو اللہ تعالے
سفر سے فتحیاب تو بجاؤنگی مین آپ کے آگے دف ف دف ساتھ پیش دال اور تشدید کے فصیح تر اور مشہور تر ہے اور روایت کیا گیا ہے ساتھ زبر دال کے
بھی اور مراد دف سے وہ دف ہے کہ متقدمین کے زمانہ مین تھا اور جسمین کہ جھانجھ ہوتا ہے وہ مکروہ ہے اتفاقا اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت
ہو واجب ہے اور خوشی کرنی ساتھ آنے آنحضرت کے قربۃ ہے خصوصا کہ آنا جہاد سے ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین بہت اور گاؤنگی مین یعنے بسبب خوشی آنے آپکی
کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہے تو پس نہ بجا دف ف اسمین دلالت ظاہر ہے اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہے
اگر ساتھ نذر کے اور مانند اسکے کے اُس جگہ کہ وارد ہوا ہے اسمین اذن شارع کا مانند بجانے اسکے کے اعلان نکاح مین پس یہ جو رواج دیا ہے بعضے مشائخ مین نے کہ بجاتے
ہین دف حالت ذکر مین پس یہ بد ترین برائیون سے ہے واللہ ولی دینہ و ناصر نبیہ انتہی کہتا ہے مولف اسکا یہ جو بعضے صاحبون نے اس سے جواز عورت کے راگ سننے کا ثابت
کیا ہے چنانچہ اسمین ہو غفلت ہے اور بعضون نے احتراس واحیاء مین جائز اور مختار کہا ہے تو یہ خلاف ہے ظاہر روایت مذہب حنفی کے کہ بسبب ظاہر روایت کے مطلق راگ حرام
ہے چنانچہ [illegible] بحرالرائق وغیرہما مین ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکھا ہے اگرچہ اپنے دل کی خوشی کے لیے ہو اور حدیثین جواز کی انکے نزدیک منسوخ ہین مت پس شروع کیا
چھوکری نے بجانا دف کا تو اتنے مین آئے ابو بکر مسجد مین اسی حال مین کہ وہ چھوکری بجاتی تھی دف بعد ازان آئے علی اور وہ چھوکری بجاتی تھی دف پھر آئے عثمان اور وہ بجاتی
تھی دف پھر آئے عمر پس ڈالا دف [illegible] ہستے [illegible] جو تڑون لینے کے پھر بیٹھی جو تڑون پر یعنے تاکہ چھپا دے عمر سے از راہ ہیبت کے [illegible] پس فرمایا آنحضرت نے

کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہے تجھسے اے عمر ف ع مراد شیطان سے وہ کالی عورت تھی اسلیے کہ وہ شیطان الانس تھی کرتی تھی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اسکا ہے کہ جو باعث ہوا تھا اسکو اوپر کرنے امر مکروہ کے کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سے ہے بنا بر اسکے کہ حاصل ہوا بسبب اسکے اظہار خوشی کا تحقیق مین بیٹھا تھا اس حال مین کہ وہ بجاتی تھی دف پس آئے ابوبکر اور وہ بجاتی رہی دف پھر آئے علی اور وہ بجاتی رہی پھر آئے عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو اے عمر ڈالدیا اُسنے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ف ع اشکال اس حدیث مین یہ ہے کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نے فعل اس عورت کا پہلے جلد حکم کیا اسکو ساتھ اسکے اور ایسے ہی وقت داخل ہونے ابی بکر رضہ اور علی رضہ اور عثمان رضہ کے اور نام رکھا اسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتے ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اس عورت نے آنحضرت کے پھرنے کو سلامتی سے ایک نعمت خدا کی طرف سے موجب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع مین اسی طرح ہی حکم کیا آنحضرت نے اسکو ساتھ پورا کرنے نذر اُسکی کے اور نکلگیا دف بجانا صفت لہو سے طرف صفت حقانیت کے اور کراہیت سے طرف استحباب کے ولیکن یہ حاصل ہوتا تھا ساتھ ادا کرنے اسکے کے اور جب زیادہ ہوا اور حد سے تجاوز کیا اور حد مکروہ کو پہونچا اور موافق پڑا وہ وقت آنے عمر کے فرمایا حضرت نے جو کچھ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتھ منع ہونے زیادتی اسکے کے اور کرنے اسکے کے بے ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہونچے ذکر کیا ہے تورپشتی نے اور بعید نہین ہے یہ کہ ہوا تمام سے مدت بجانے دف کی بطریق عرف کے وقت ابتدا آنے عمر کے مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون مین کہ یہ ظاہر تر اور اولی تر ہے اس تقریر سے کہ اوپر گذری پھر سوجھی مجکو ایک وجہ اور وہ یہ ہے کہ کہا جاوے کہ عمر نہین دوست رکھتے تھے اس چیز کو کہ صورت اسکی مشابہ باطل کے ہو اگرچہ ہو وجہ حق اور موید ہین اسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقاۃ مین مذکور ہین (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر فارفض الناس عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے آنحضرت بیٹھے ہوئے پس سنی ہمنے ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنے شور و غوغا اور سنی ہمنے آواز لڑکون کی پس کھڑے ہوئے آنحضرت پس ناگہان ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے گرد اسکے تھے یعنے تماشا دیکھتے تھے اسکا پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ آ اور دیکھ تماشا پس آئی مین اور رکھے مین نے کلے اپنے آنحضرت کے کندھے پر پس شروع کیا مین نے دیکھنا طرف حبشیہ کے درمیان کندھے اور سر آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے مجکو بعد ایک ساعت کے یا کہتے جاتے تھے مجکو کہ کیا سیر نہین ہوئی تو اس تماشا دیکھنے سے مکرر فرمایا یہ پس شروع کیا مین نے کہ کہتی تھی نہ نہین سیر ہوئی مین تاکہ دیکھون مین منزلت اپنی یعنے نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرت کے ف ع یعنے یہ کہنا میرا کہ نہین سیر ہوئی بسبب حرص دیکھنے اسکے کے نہ تھا بلکہ مقصود مجکو اس کہنے سے یہ تھا کہ دیکھون حضرت کے نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہے اور کہانتک چاہتے ہین مجکو ترجمہ ناگہان نمودار ہوئے عمر پس متفرق ہوئے لوگ دیکھنے والے گرد اس عورت کے سے یعنے بسبب ہیبت عمر رضہ کے اور ڈر انکار کرنے عمر کے سے اُنکے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون طرف شیاطین جن و انس کے کہ تحقیق بھاگ گئے ہین عمر سے کہا عائشہ نے پس پھری مین اور چھوڑ دیا مین نے دیکھنا انکا ف ع گویا یہ کہنا باعتبار ہونے انکے کے ہے یعنے صورت لہو و لعب کے والا کیونکر دیکھتے اسکو آنحضرت اور دکھاتے عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بھی مثل توجیہ حدیث سابق کے ہے اور اسمین دلیل ہے اوپر عظمت خلق آنحضرت کے اور غلبہ صفت جمال کے اُنپر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اوپر غالب ہونے صفت جلال کے عمر پر ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ع جاننا چاہیے کہ حدیث لعب اور رقص حبشیون کی صحیحین مین اور طریق سے بھی آئی ہے کہ حبشی مسجد مین نیزہ بازی کرتے تھے اور آنحضرت عائشہ کو دکھا رہے تھے پس آئے عمر اور منع کیا اور پتھر مارنے شروع کیے پس آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دے اے عمر کہ آج دن عید کا ہے یعنے عید کے روز کچھ جنس لہو و لعب سے مباح ہے اور اس حدیث مین ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکون کا ہے احتیاج اسکی

کہ کہا جاوے کہ عائشہ کیون دیکھتی تھیں اجنبیون کو اور جواب دیا جاوے کہ وہ چھوٹی تھیں اُس زمانہ مین اور شاید کہ یہ واقعہ اور ہو کہ ترمذی نے روایت کیا اور وہ اور ہی کہ شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی انس اور ابن عمر سے کہ عمر نے کہا کہ موافقت کی مین نے پروردگار اپنے کی تین چیزون مین **ف ع** کہا حافظ عسقلانی نے کہ بیان خاص تین چیزون کے ذکر کرنے سے نفی زیادتی کی نہین لازم آتی ہی اسلیے کہ کتنی چیزون مین انکو موافقت حاصل ہوئی ہی چنانچہ مشہور انمین سے قصہ قیدیون بدر کا اور نماز پڑھنے کا منافقون پر ہی اور اکثر جو واقف ہوئے ہین ہم انمین سے پندرہ ہین کہا صاحب ریاض نے کہ تو انمین سے لفظی ہین اور چار معنوی ہین اور وہ توریۃ مین ہین ترجمہ ایک تو یہ ہی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ اگر کرتے ہم مقام ابراہیم کو جاے نماز تو بہتر ہوتا یعنے صلوۃ الطواف کی جگہ وہ ہو کہ اُسکے گرد مین افضل ہو پس اُتری یہ آیۃ اور ٹھہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ **ف ع** مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر ہی کہ جسمین نشان ہین حضرت ابراہیم کے قدم کے کہ وقت بنانے خانۂ کعبہ کے اُسپر کھڑے ہوکر بناتے تھے اسمین نشان اُنکے قدم کے پڑ گئے تھے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عمر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نے کہ کیا نہ ٹھہراوین ہم اُسکو جگہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین اسکا پس نہ غروب ہوا آفتاب یہان تک کہ اُتری آیۃ مذکورہ اور مراد یہ ہی کہ دو رکعت طواف کی وہان پڑھو کہ دو رکعتین پڑھنی بعد ہر طواف کے واجب ہین اور امر اس آیۃ مین استحباب کے لیے ہی اور بعضون نے کہا وجوب کے لیے یعنے مطلق دو رکعتین پڑھنی تو واجب ہین اور خاص مقام ابراہیم مین پڑھنی مستحب اور امام شافعی کے نزدیک بیچ وجوب دو رکعتون کے دو قول ہین ترجمہ اور دوسری چیز یہ ہی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ داخل ہوتے ہین آپ کی بیویون پر نیک اور بد یعنے یہ مناسب آپکی شان و عظمت کے نہین دیکھتا ہون مین پس اگر حکم کرتے آپ اپنی بیویون کو کہ پردہ مین رہین اور لوگون کے سامنے نہ آوین تو بہتر ہوتا پس اُتری آیۃ پردہ کی **ف ع** یعنے (وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ) اور یہ حجاب کہ آنحضرت کی بیویون پر واجب تھا سواے اس ستر عورت کے ہی کہ تمام عورتون پر واجب ہی اُس تفصیل سے کہ فقہ مین مذکور ہی یعنے اُنکے لیے یہ حکم تھا کہ بالکل لوگون کے سامنے نہ آوین اگرچہ کپڑون مین پوشیدہ اور مستور ہون یہ حکم خاص ازواج مطہرات کے لیے تھا اورون کو درست ہی کہ خوب طرح اپنے تئین ڈھانک کر اگر نکلین تو درست ہی اور تیسرے یہ کہ مجتمع اور متفق ہوئین عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کے **ف ع** مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینے کا ہی حضرت زینب کے پاس کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد پسند تھا حضرت زینب کے یہان کہین سے شہد آیا تھا حضرت جو انکی نوبت کے دن تشریف لائے تو انھون نے حضرت کو پلایا اور حضرت کچھ زیادہ ٹھہرے انکے یہان بہ نسبت اور دونون کے پس اس سے حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکے پاس ہم مین سے آوین تو کہے کہ آپ مین سے بو مغافیر کی آتی ہی اور مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بدبودار پس آنحضرت نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا بلحاظ اُسکے کہ یہ بدبوئی کی ہو اور اُن بیویون نے یہ اسلیے کیا کہ آنحضرت زینب کے یہان شہد پینے کے لیے پھر نہ ٹھہرین چنانچہ یہ قصہ بیچ تفسیر سورۂ تحریم کے اور حدیث مین مفصل مذکور ہی ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو اے بیویون تو امید ہی کہ پروردگار انکا بدلہ دیگا انکو بیویان بہتر تمسے پس اُتری یہ آیۃ اسی طرح یعنے موافق انکے کلام کے لفظ اور معنون مین اور بیچ ایک روایت ابن عمر کے یون آیا ہی کہ کہا ابن عمر نے کہا عمر نے کہ موافقت کی مین نے اپنے پروردگار کی بیچ تین چیزون کے ایک تو نماز ادا کرنے مین بیچ مقام ابراہیم کے دوسرے حکم کرنے مین ساتھ پردہ کرنے کے آنحضرت کی بیویون کو تیسرے بیچ قیدیون بدر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** کہ حکم کیا مین نے غزوہ بدر کی قیدیون کے قتل کرنے کا اور آنحضرت نے بمشورہ ابی بکر فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیۃ نازل ہوئی موافق راے میری کے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فَضَلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ

مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ
بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ
بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فضیلت دیے گئے آدمیوں پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزوں کے ایک تو بسبب ذکر کرنے انکے
کے قیدیوں کو روز بدر کے حکم کیا عمر نے انکے قتل کرنیکا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا یا حکم اللہ کی طرف سے سبقت لے گیا یعنی پہلے سے لوح محفوظ
میں یا علم الٰہی میں ثابت ہو کہ خطا کرنے والا اجتہاد میں نہیں عذاب کیا جاویگا یا یہ کہ اہل بدر مغفور ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو البتہ پہنچتا انکو بسبب اُس چیز کے کہ لیا تمنے یعنی فدیہ
عذاب بڑا ف یعنے دنیا میں پہلے آخرت کے اور فدیہ جو اُنھوں نے لیا دن بدر کے کفار سے تو خطاء اجتہادی ہوئی انکو کہ لیا تھا اُنھوں نے فدیہ سمجھکر کہ لینا مال
کا اُنسے انسب ہی تاکہ تقویت پاوین مومن بسبب اُسکے اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینے کے بعد اُسکے اور یہ رائے تھی ابو بکر کی اور اور بعضوں کی کہ تابع ہوگئے
تھے اُنکے صاحبان صفت جمال سے اور بعضے کہتے تھے کہ قتل ہی کرنا چاہیے انکو اسلیے کہ وہ پیشوا اور سردار ہیں کفر کے اور یہ قول تھا عمر کا اور انکا کہ موافق تھے
اُنکے صاحبان صفت جلال سے اور ہر گاہ کہ تھے آنحضرت مائل اپنے کمال سے طرف صفت جمال کے اختیار کیا قول صدیق کا فی الحال اور تفصیل اسکی ریاض الصالحین
میں حضرت عمر سے یوں لکھی ہو کہ کہا جبکہ ہوا دن بدر کا فرمایا آنحضرت نے کہ کیا رائے ہو ان قیدیوں کے حق میں پس کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ چچا کے بیٹے اور کنبے
کے بیٹے اور بھائیون کے بیٹے ہیں سوا اسکے نہیں کہ پھیرینگے ہم اُنسے فدیہ پس ہوگی ہمارے لیے قوت مشرکون پر اور شاید یہ ہو کہ ہدایت کرے انکو اللہ طرف اسلام
کے اور ہو وین ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا ہی رائے تیری اے ابن الخطاب کہا میں نے یا رسول اللہ نہیں مناسب دیکھتا میں وہ چیز کہ دیکھی ابو بکر نے ولیکن یہ
پیشوا کفر کے اور سردار اسکے ہیں پس ماریں ہم انکو اور ماریں گردنیں انکی کہا عمر نے پس قصد کیا آنحضرت نے اس چیز کا کہ کہی ابو بکر نے اور نہ قصد کیا اُس چیز کا کہ کہی میں نے
اور لیا اُنسے فدیہ پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں صبح کو آنحضرت کے پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابو بکر بیٹھے ہوئے روتے تھے کہا میں نے یا رسول اللہ کس چیز سے
روتے ہو تم اور یار تمھارے پس اگر رونا آوے روؤں میں والا بتکلف رونے کی صورت بناؤں میں بسبب رونے تمھارے کے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق
سامنے لایا گیا میرے عذاب تمھارا قریب تر اس درخت سے اور ایک درخت اُسوقت بہت قریب تر تھا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى
حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ترجمہ اور اور فضیلت دیے گئے عمر بسبب ذکر کرنے انکے کے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی بیویونکو یہ کہ پردہ کرین پس کہا عمر سے زینب بنت جحش نے کہ ازواج مطہرات سے ہیں کہ تحقیق تو آیا حکم کرتا ہی ہمپر اے بیٹے خطاب کے اور حالانکہ وحی اُترتی ہو ہمارے
گھروں میں پس اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیۃ اور جب مانگو تم آنحضرت کی بیویوں سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اُنسے پردہ کے پیچھے سے اور اور فضیلت دیے گئے عمر
بسبب قبولیت دعاء آنحضرت کے انکے حق میں کہ دعا کی خداوندا قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانے عمر کے اور اور فضیلت دیے گئے عمر بسبب رائے اپنی کے
یعنے اجتہاد اپنے کے بیچ بیعت ابی بکر کے یعنے وقت خلیفہ ہونے انکے کے تھے عمر پہلا آدمیوں میں سے کہ بیعت کی ابو بکر سے یعنے اول اُنھوں نے بیعت کی پھر
اوروں نے باتباع اُنکے نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ
مَا كُنَّا نَرٰى ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص بہت
بلند ہی امت میری میں از روے مرتبہ کے بہشت میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسی طرح آنحضرت نے مبہم فرمایا اور تعیین نہ کی کہ وہ شخص کون ہی اور مقصود یہ تھا کہ تاکہ لوگ
جد و جہد کرین لوگ طاعات میں تاکہ وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہی مگر بسبب نہایت جد و جہد کے اور مواظبت کے طاعات و عبادات پر اور بسبب متصف
ہونے کے ساتھ اخلاق و کمالات کے یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہو ساتھ ان صفتوں کے پس اشارہ کیا آنحضرت نے کہ جو کوئی متصف ہو ان صفات کریمہ کے ساتھ
وہ ہی اسکا بہرہ تقدیر ترجمہ کہا ابو سعید نے قسم خدا کی نہ تھے ہم گمان لیجاویں اُس شخص کو کہ کون ہو مگر عمر بن الخطاب یہانتک کہ گذر گئے عمر ساتھ راہ اپنی کے یعنے فوت

جینے وفات پائی اور [illegible] بے تغیر آخیر عمر میں اور اگر کہے تو کہ لازم آتا ہے اس سے یہ کہ عمر افضل تھے ابوبکر سے تو جواب سکتا ہے کہ قول آنحضرت کا ذکر [illegible] مبہم ہے اور مقصود اسمیں یہ ہے کہ کوشش کرے طاعات میں یہ ایک انکی ہمت میں سے تا کہ پہنچا اس مرتبہ کو اور نہیں پہونچتا ہے اگر [illegible] کے عمل میں اور اجتہاد [illegible] حاصل کرنے سے کے اور اجتہاد کرنے کے دین میں اور [illegible] ہونے کے بھلائیوں پر اور نہیں مشاہدہ کیے جاتے تھے [illegible] کہ مشاہدہ کیے جاتے تھے عمر میں ابتدائے عمر سے انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا انھوں نے کہ شاید الیہ عمر میں مغیرہ انکا اور اسی کے ہم ہی اختیار کیا [illegible] اس سے لازم نہیں آتا ہے اس سے یہ کہ ہوں عمر افضل ابوبکر سے بھی اور حاصل کلام یہ کہ ہونا مراد اس شخص سے تمام ظنی ہے بعضوں کے نزدیک تو بالجزم پس نہیں دلالت کرتی ہے اسپر کہ عمر افضل تھے ابوبکر سے اور جمہور کے نزدیک بھی یہی ہے کہ عمر افضل نہ تھے ابوبکر سے اور یہی اعتقاد ہے اہل سنت کا مع ہذا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ عمر افضل تھے اپنے زمانہ کے لوگوں میں حالت خلافت اپنی میں پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے (وعن اسلم قال سألنی ابن عمر بعض شانہ یعنی عمر فاخبرتہ فقال ما رأیت احدا قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حین قبض کان اجد واجود حتی انتہی من عمر رواہ البخاری) اور روایت ہے اسلم سے کہ کہا سوال کیا مجھ سے ابن عمر نے بعض حال انکا یعنی عمر کا پس خبر دی میں نے انکو کہا اسلم نے بیچ بیان اس چیز کے کہ خبر دی حال عمر سے نہیں دیکھا میں نے کسی کو ہرگز بعد آنحضرت کے یعنی بعد وفات آنحضرت کے اسوقت سے کہ وفات پائی آنحضرت نے کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور سخی عمر سے یعنی اعمال خیر میں یہانتک کہ نہایت کو پہونچے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی آخر عمر تک اور کہا ہے علما نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ خلافت عمر کے تا ابوبکر اس عموم سے نکلجاویں (وعن المسور بن مخرمۃ قال لما طعن عمر جعل یألم فقال لہ ابن عباس وکانہ یجزعہ یا امیر المؤمنین ولا کل ذلک لقد صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنت صحبتہ ثم فارقتہ وھو عنک راض ثم صحبت ابابکر فاحسنت صحبتہ ثم فارقتہ وھو عنک راض ثم صحبت المسلمین فاحسنت صحبتہم ولئن فارقتہم لتفارقنہم وھم عنک راضون قال اما ما ذکرت من صحبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضاہ فانما ذلک من من اللہ من بہ علی واما ما ذکرت من صحبۃ ابی بکر ورضاہ فانما ذلک من من اللہ من بہ علی واما ما تری من جزعی فھو من اجلک ومن اجل اصحابک واللہ لو ان لی طلاع الارض ذھبا لافتدیت بہ من عذاب اللہ قبل ان اراہ رواہ البخاری) اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا جس وقت کہ زخمی کیے گئے عمر ہونے لگے عمر کو درد ظاہر کرتے تھے ف یعنی اثر زخم کے دیکھنے کا ظاہر کرتے تھے ساتھ کہنے آہ وغیرہ کے اور ابولولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا زخمی کیا تھا انکو مدینہ میں چہار شنبہ کے دن ستائیسویں ذی حجہ کی سنہ تیس میں ترجمہ پس کہا ابن عباس نے اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتے تھے عمر کو طرف جزع فزع کے اور ملامت کرتے تھے انکو اسپر اور تسلی دیتے تھے انکو اے امیر المؤمنین اور نہ یہ سب جزع اور فزع کرنا چاہیے یعنی نہ مبالغہ کرو فزع اور بیقراری میں البتہ تحقیق صحبت رکھی تمنے آنحضرت سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے انکے یعنی ساتھ رعایت اور حقوق آداب کے پھر جدا ہوئے آنحضرت تجسے اس حال میں کہ وہ تجسے راضی تھے کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پھر صحبت رکھی تمنے ابوبکر سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے پھر جدا ہوئے وہ تجسے اس حال میں کہ وہ تجسے راضی تھے یعنی بایں حیثیت کہ کیا انکو امیر المؤمنین پھر صحبت رکھی تمنے مسلمانوں سے یعنی بامر خلافت یعنی کہ میں پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے کہ خوب عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمہاری اور البتہ اگر جدا ہوگے تم انسے البتہ جدا ہوگے انسے اس حال میں کہ وہ تجسے راضی ہوں گے ف یعنی اور یہ کلمہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ اللہ تجسے راضی ہے اور تم اس سے راضی پس تم بشارت دیے گئے ہو ساتھ قول اللہ تعالی کے (یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ) اور موت تحفہ ہے مومن کا اسلیے کہ ہے سبب ملنے مولی کا مقام اعلی میں ترجمہ کہا عمر نے لیکن وہ چیز کہ ذکر کی تمنے آنحضرت کی صحبت سے اور انکی رضا سے پس سوا اسکے نہیں کہ یہ نعمت ہے خدا کی طرف سے کہ احسان رکھا ساتھ اسکے مجھ پر یعنی تفضل کیا مجھ پر ساتھ اسکے بغیر کسب کے پس نہیں بڑا جانتا میں اسکو کبر کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہوں میں اسکی اور ہر وہ چیز کہ ذکر کی تمنے صحبت ابی بکر سے اور انکی رضا سے پس سوا اسکے نہیں کہ یہ نعمت ہے اللہ کی طرف سے کہ احسان رکھا ساتھ اسکے مجھ پر اور وہ چیز کہ دیکھتے ہو تم بے صبری میری پس وہ بسبب تیرے اور بسبب یاروں تیرے

ف یعنے ڈرتا ہون واقع ہونے فتنون کے سے درمیان تمہارے اسلیے کہ یہ تھے مانند دروازے کے کہ روکتے تھے فتنون و حضرت اپنے نفس پر بھی ڈرتا ہون اور
نہین ڈرتا ہون عذاب رب اپنے سے اسلیے کہ ترجمہ قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے سے بقدر بھری زمین کے سونا البتہ اللہ تعالی کے عذاب کے بدلہ دون مین اسکو
پہلے اسکے کہ دیکھون مین اُسکو یعنے اللہ کو یا اُسکے عذاب کو نقل کی یہ بخاری نے ف یہ کہ انھون نے بسبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا انکو اسوقت بخوف تقصیر
کرنے کے اللہ تعالے کے حقوق مین کذا فی فتح الباری اور استیعاب مین ہے کہ جسوقت زخمی کیے گئے کہتے تھے اس حال مین کہ سر انکا انکے بیٹے عبد اللہ کی گود
مین تھا ظلوما لنفسی غیر انی مسلم اصلی صلاتی کلہا و اصوم کہا مؤلف نے کہ دفن کیے گئے عمر دن اتوار کے دسوین محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہ ہے کہ عمر انکی تریسٹھ
برس کی تھی اور رہی خلافت انکی ساڑھے دس برس اور نماز پڑھی انپر صہیب نے اور روایت کی ان سے ابو بکر اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین
مین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات انکی سے ریاض مین یہ نقل کی ہے کہ جب مصر پر فتح ہوئی تو آئے وہان عامل ہو کر عمرو بن العاص کہا وہان کے
رہنے والون نے کہ یہ نیل محتاج ہوتا ہے ہر سال مین طرف ایک لڑکی باکرہ کے خوبصورت لڑکیون مین سے پس ڈالدیتے ہین ہم اسکو اسمین اور نہین تو وہ جاری نہین ہوتا
اور خراب ہو جاتے ہین شہر اور قحط پڑتا ہے پس بھیجی عمرو بن العاص نے یہ خبر عمر کو پس بھیجا انھون نے ایک پرچہ کہ اسمین لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل
مصر کے یہ پیام پہونچے بندہ اللہ عمر بن الخطاب کی طرف سے اما بعد حمد و صلوۃ کے پس اگر جاری ہوتا ہے تو از خود نہین حاجت ہمکو طرف تیرے اور اگر جاری
ہوتا ہے تو اللہ کے حکم سے تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بھیجا حضرت عمر نے عمرو کو کہ ڈالدے تو اسکو نیل مین پس جاری ہوا نیل اس رات سولہ گز پھر بڑھتا گیا ہر سال
مین چند گز **باب مناقب ابی بکر و عمر** باب ہے بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ف چونکہ واقع ہوا ہے ذکر شیخین کا معا بیچ بعضی حدیثون
کے عقد کیا مؤلف نے ایک باب اور بیچ ذکر کرنے ان حدیثون کے اور بلا شبہہ ذکر کیے جاتے تھے یہ دونون صاحب معا اکثر احوال مین بسبب ہونے دونون
کے وزیر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مقرب وقت بیوقت درگاہ کے اور مشیر تدبیر اور امین امور مین اور مصاحب اور ہمنشین حضرت کے تمام اوقات و احوال مین
الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لہذا انما خلقنا لحراثۃ
الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا و ابو بکر و عمر وما ہما ثم وقال بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی
شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذہا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا و
ابو بکر و عمر وما ہما ثم متفق علیہ) روایت ہے ابو ہریرہ سے اُنہنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا
ایک گائے کو تا گہان تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اُسپر پس بولی گائے کہ ہم نہین پیدا کیے گئے ہین اسکے لیے یعنے سوار ہونے کے لیے سوائے اسکے نہین
کہ ہم پیدا کیے گئے ہین واسطے کشت وکار زمین کے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ سوار ہونا گائون پر اور بوجھ لادنا اسپر خوب نہین ہے اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ
استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ چارپایہ استعمال نکیے جاوین مگر اس چیز مین کہ جاری ہوئی ہے عادت ساتھ استعمال کرنے انکے کے اس چیز مین اور احتمال ہے
ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اولی اور افضل کے یعنے بہتر یہ ہے کہ جن چیزون کے لیے پیدا ہوئے ہین انھین سے جو چیز عمدہ ہو اسمین استعمال کیے جاوین والا حقیقت حصر
کی مراد نہین ہے کہ فقط کھیتی ہی مین استعمال کرین اسلیے کہ جملہ اُن چیزون مین سے کہ پیدا کیے گئے ہین وہ واسطے انکے ذبح کرنا اور کھانا بھی ہے بالاتفاق ت
پس کہا لوگون نے یعنے جو کہ حاضر تھے از راہ تعجب کے سبحان اللہ گائے بولتی ہے یعنے حالانکہ وہ حیوانات سے بے زبان سے ہے پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق
مین ایمان لاتا ہون ساتھ اسکے ف یعنے اس بات کے کہ کلام کرنا گائون کا حق ہے اور جلوہ وہم و خیال یا القاء شیطان سے نہین ہے یا اس بات کے کہ اسنے
کہا کہ یہ مخلوق نہین ہے مگر واسطے کھیتی کے ت اور ایمان لاتے ہین ابو بکر اور عمر ف خاص انھین کا ذکر کرنا واسطے اشارہ کے ہے طرف قوت اور کمال
ایمان انکے کے اگرچہ نہین تھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اُسکو دیکھا اور سنا اور نہ حاضر ہوا انکے ایمان لاتا اُسپر پس کیونکر فرمایا کہ ایمان لاتے ہین اسپر ابو بکر اور عمر

جواب اسکا یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ ایسا امر ہی کہ اسکی شان سے یہ ہی کہ اگر مطلع ہون وہ اسپر تو ایمان لاوین اسپر اور نہ تردد اور شک کرین اسمین ت اور نہین تھے ابوبکر رضہ اور عمر اس جگہ ف یعنے اس مکان مین کہ فرمایا حضرت نے یہ کلام پس یہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمانی انکی کے یعنے اگر وہ حاضر ہوتے تو احتمال تھا کہ تخصیص انکے ذکر کی بتقریب حضور انکے کے ہوتی اور جب مدح اور ذکر انکا اس بات مین غائبانہ کیا تو اسکو بڑا دخل ہوا مقصود مین اور صریح دلیل ہوا اسپر کہ یہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمانی انکے کے ہی فافہم ت اور کہا ابوہریرہ نے اسوقت کہ ایک شخص تھا اپنی ریوڑ مین ناگہان حملہ کیا بھیڑیے نے ایک بکری پر ریوڑ مین سے پس پکڑا بھیڑیے نے بکری کو پس پہونچا بکری پر مالک اسکا اور چھڑا لیا بکری کو بھیڑیے سے پس کہا اس شخص سے بھیڑیے نے کہ پس کون نگہبان ہوگا اس بکری کا یعنے جنس اس بکری کا دن سبع کے اسدن کہ نہین ہوگا کوئی نگہبان الا اسکا سوا مے میرے ف ح لفظ یوم السبع ساتھ جزم ب اور پیش اسکے کے دونون طرح روایت کیا گیا ہی اور متعدد اور مختلف کئے ہین اسکے بیان مین اقوال تو پہلا ساتھ جزم کے کہا ہی علما نے کہ مراد اس سے فتنہ ہین کہ لوگ آپس مین جنگ کرینگے اور بکریان بغیر چرانیوالے کے چھوڑ دینگے اور سبع اور سباع بمعنے ترک اور اہمال یعنے چھوڑ دینے کا آیا ہی اور مسبع بمعنے مہمل کے آیا ہی اور چونکہ بغیر چرانیوالون کے چھوڑی جاوینگی گویا چرانیوالے انکے بھیڑیے ہونگے پس یہ خبردی بھیڑیے نے ساتھ وجود شداید اور فتنون کے کہ واقع ہونگے اور بعضون نے کہا کہ یوم السبع ساتھ جزم کے نام ایک عید کا ہی کہ انکے لیے تھی جاہلیت مین یعنے حالت کفر مین کہ جمع ہوتے تھے اسمین اسلیے موسم کے کہ باز رکھتا تھا انکو چرنے سے اور چھوڑ دیتے تھے اسمین مواشی کو پس کھا لیتے تھے اسکو بھیڑیے پس گویا خبردی بھیڑیے نے گذشتہ سے کہ اس روز کون نگہبان بکریون کا ہوتا تھا کہ آج نگہبانی انکی کرتا ہی تو یا روز عید کا کہ باقی اور دائم ہی کون نگہبانی انکی اس روز کریگا اور ایسا ساتھ پیش کے بمعنے درندے کے ہی اور یہی احتمال معانی کا احتمال رکھتا ہی اور راجح انکی طرف ہوسکتا ہی اور بعضون نے کہا کہ ساتھ پیش کے ہی بمعنے روز عید کے ہی اور شارق مین کہا کہ بعضون نے کہا کہ یہ لفظ یوم السبع ہی ساتھ ی کے بمعنے ضایع ہونے کے اور سیع بمعنے ضیاع کے ہی ت پس کہا لوگون نے اور راہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہون مین اسپر اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ اور نہین تھے وہ دونون اس جگہ نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابن عباس قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر وقد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابوبکر وعمر وفعلت وابوبکر وعمر وانطلقت وابوبکر وعمر ودخلت وابوبکر وعمر وخرجت وابوبکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب متفق علیہ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق مین البتہ کھڑا تھا ایک قوم مین یعنے حضرت عمر کی وفات کے روز پس دعا مانگی اس قوم نے واسطے عمر کے اس حال مین کہ تحقیق رکھے گئے تھے عمر اپنے تخت پر یعنے نہلانے کے لیے بعد وفات کے اور حاضر تھی اسپر ایک جماعت انکے یارون مین سے ناگہان ایک شخص نے پیچھے میرے سے تحقیق رکھی کہنی اپنی میرے مونڈھے پر کہتا ہی وہ شخص یعنے خطاب کرکے عمر کی طرف رحمت کرے تجکو اللہ بلاشبہ مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ کردے تجکو اللہ تعالی ساتھ دونون یار تمہارے کے یعنے آنحضرت کے اور ابی بکر کے قبر مین یا جنت مین اسواسطے کہ مین بہت تھا سنتا آنحضرت سے فرماتے تھے مین سے یعنے فلانے مکان مین اور ابوبکر اور عمر اور کیا مین نے اور ابوبکر اور عمر نے یعنے فلانا امر امور عبادت سے یا رسوم عبادت سے اور چلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنے طرف فلانے مکان کے اور داخل ہوا مین اور ابوبکر اور عمر یعنے مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنے گھر وغیرہ سے کہا ابن عباس نے پس پیچھے پھر کر دیکھا مین نے پس ناگہان وہ شخص علی مرتضی تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیتراءون اہل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء وان ابابکر وعمر منہم وانعما رواہ فی شرح السنۃ وروی نحوہ ابوداود والترمذی وابن ماجہ) روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکھینگے اہل علیین کو یعنے دیکھیگا بعض انکا بعض کو یعنے مقام اور مرتبہ انکے کو نہایت بلندی مین جیسے کہ دیکھتے ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان مین کہ ستارہ کنارہ آسمان مین بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر اہل علیین مین سے ہو

اور زیادہ ہین یہ دونون درجہ اور رتبہ مین اور بڑھ گئے ہین مرتبہ مین اس سے کہ ہوئے ہین وہ اہل علیین سے ف ح علیین ساتھ زیر عین اور لام کے اور تشدید ی پہلی اور جزم دوسری کے ایک مقام ہے ساتوین آسمان مین کہ چڑھتی ہین اسکی طرف روحین مومنون کی اور بعضون نے کہا کہ نام ہے دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اٹھائے جاتے ہین انکی طرف اعمال صالحون کے اور لفظ دری ساتھ پیش دال اور زیر رے مشددہ کے اور ی نسبت کے ہے تشبیہ دی ساتھ در کے یعنے مروارید کے بیچ روشنی اور صفائی کے ترجمہ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ساتھ اسناد اپنے کے اور روایت کی مانند اسکے ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ عَلِيٍّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو بکر اور عمر دونون سردار ہین ادھیڑون اہل بہشت کے پہلون مین سے اور پچھلون مین سے سوائے نبیون کے اور پیغمبرون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ف ع وصف کرنا لوگونکا ساتھ ادھیڑ ہونے کے باعتبار حال انکے کے دنیا مین ہے ورنہ بہشت مین ادھیڑ نہین ہونے کا پس معنے یہ ہین کہ ادھیڑ ہوئے دنیا مین اور پہلون سے مراد ہین اگلی امتون کے پس ہونگے افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون سے اور خضر بھی بموجب قول انکے کہ ولی کہا ہے انکو اور پچھلون سے مراد ہین اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے اور نبیون اور رسولون کے استثنا کرنے سے نکل گئے عیسے اور ایسے ہی خضر بموجب قول انکے کہ نبی کہا ہے انکو (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین نہین جانتا مین کہ کتنی ہے زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنے کم مدت ہے یا بہت پس پیروی کرو ان دو شخصون کی کہ پیچھے میرے خلیفہ میرے ہونگے کہ وہ ابو بکر اور عمر ہین نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد مین نہ اٹھاتا کوئی یعنے صحابہ مین سے سر اپنا یعنے مارے ہیبت کے اور بہ پاس ادب کے سوائے ابی بکر اور عمر کے تھے یہ دونون کہ مسکراتے تھے دیکھکر طرف آنحضرت کے اور مسکراتے تھے آنحضرت دیکھکر طرف انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع خاصیت محبت اور عادت محبوبون کی ہے کہ جب آپس مین ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہین اور شاد ہو جاتے ہین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز یعنے حجرہ شریفہ سے اور داخل ہوئے مسجد مین اور ابو بکر اور عمر ایک دونون مین سے داہنی طرف آنحضرت کے تھے اور دوسرے بائین طرف انکے اور آنحضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونون صاحبون کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اسی طرح اٹھائے جاوینگے ہم یعنے قبرون سے نکلینگے طرف محشر کے روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہے عبداللہ ابن حنطب تابعی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابا بکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہین نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف ع یعنے یہ دونون درمیان مسلمانون کے مشابہ کان اور آنکھ کے ہین جسد مین بہ نسبت تمام اعضا کے شرف اور نفاست مین اور قریب اس معنے کے ہے یہ کہ بعضون نے کہا کہ مثل انکی دین مین بمنزلہ سمع و بصر کے ہے جسد مین یا یہ بہ نسبت میرے بمنزلہ سمع اور بصر کے ہین کہ سنتا ہون مین بواسطہ انکے اور دیکھتا ہون مین بواسطہ انکے اور یہ مضمون راجع ہوتا ہے طرف معنے وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص انکی کا ہے اوپر سننے حق کے اور اتباع اسکی کے اور مشاہدہ حق کے انفس اور آفاق مین (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ

وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی پیغمبر مگر واسطے اسکے ہوتے ہیں دو وزیر آسمان کے فرشتوں میں سے کہ مدد و اعانت کرتے ہیں انکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر ہوتے ہیں زمین والوں میں سے **ف ع** یعنی انکے یاروں میں سے کہ خدمت اور نصرت اسکی کرتے ہیں عالم ناسوت میں اور جب درپیش آتا ہے اسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے ان سے جیسے کہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہے تو مشورہ کرتا ہے اپنے وزیر سے **ت** پس ایمیر وزیر میرے آسمان والوں میں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں **ف ع** اسمین دلیل ظاہر ہے اسپر کہ آنحضرت افضل ہیں جبرئیل اور میکائیل سے **ت** اور ایمیر وزیر میرے زمین والوں میں سے پس ابوبکر اور عمر ہیں نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** اسمین دلالت ظاہرہ ہے اسپر کہ یہ دونوں صاحب افضل ہیں اور صحابہ میں سے حالانکہ صحابہ افضل ہیں ساری امت میں اور دلالت ہے اسپر کہ ابوبکر افضل ہیں عمر سے اسلیے کہ واو اگرچہ ہے مطلق جمع کے لیے ولیکن ترتیب اسکی لفظ کلام حکیم میں ضرور ہے کہ انکے لیے اثر عظیم ہو وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذَلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خواب میں دیکھا میں نے کہ گویا ایک ترازو اتری ہے آسمان سے پس تولے گئے آپ اور ابوبکر پس غالب آئے آپ اور تولے گئے ابوبکر اور عمر پس غالب آئے ابوبکر اور تولے گئے عمر اور عثمان پس غالب آئے عمر پھر اٹھائی گئی ترازو **ف ت** اور اس شخص نے نہیں دیکھا حضرت علی اور عثمان کا تولنا گویا اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ان دونوں صاحبوں کے تفاضل میں اختلاف ہے سلف میں جیسے کہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے **ت** پس غمگین ہوئے آنحضرت بسبب اس خواب دیکھنے اس شخص کے جیسے کہ راوی نے تفسیر کی ساتھ قول اپنے کے پس غمگین کیا آنحضرت کو اسکے سننے نے **ف ع** یعنے بسبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرت نے کہ تعبیر اسکی یہ ہے کہ بعد خلافت عمر کے ظہور فتنوں کا ہوگا اور بیچ امور کے پستی ہو جاویگی **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ جو تونے دیکھا خلافت نبوت ہے یعنے ان دونوں صاحبوں کی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اسمین اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف نہوگا پھر دیگا اللہ تعالی ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف ح ع** تعبیر دی آنحضرت نے اٹھ جانے ترازو کی یہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا ابوبکر اور عمر پر کہ اتفاق ہوگا اسپر اور بعد اسکے آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچھ خلاف اور بے انتظامی راہ پاویگی اور بعد از خلافت چاروں کے بادشاہت ہوگی گزندہ جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اور سمجھنا اس تعبیر کا اٹھ جانے میزان کے سے اس سبب سے کہا کہ اسمین تولنا رعایت کیا جاتا ہے ان چیزوں میں کہ آپسمین نزدیک ایک دوسرے کے ہیں اور جب آپسمین بعید اور متباین ہوں تو آپس میں تولنا کچھ معنے نہیں رکھتا پس اٹھایا گیا اور برطرف کیا گیا آپسمین تولنا پس یہ خواب دلالت کرتا ہے اوپر انحطاط امر خلافت کے بعد از ابوبکر اور عمر کے اور معنے غالب آنے ہر ایک کے دوسرے پر میزان میں یہ ہیں کہ راجح افضل ہے مرجوح سے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت میں سے پس آئے ابوبکر پھر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت میں سے پھر آئے عمر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف ح** احادیثوں میں بشارت جنت کی ایک جماعت کے لیے اصحاب میں سے واقع ہوئی ہے اور چونکہ اس حدیث میں واسطے ابوبکر اور عمر کے اکٹھی واقع ہوئی ہے اس باب میں ذکر کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِي فِي لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا اسوقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری

گودی مین تھا بیچ چاندنی رات کے ناگہان کہا مین نے یا رسول اللہ کیا ہو گی کسی کے لیے نیکیان موافق گنتی ستارون آسمان کے فرمایا کہ ہان وہ عمر ہو کہ نیکیان
اُنکی موافق گنتی آسمان کے ستارون کے ہین کہا مین نے پس کیا حال ہو ابوبکر کی نیکیون کا فرمایا آنحضرت نے نہین ہین تمام نیکیان عمر کی مگر مانند ایک نیکی
کے ابوبکر کی نیکیون مین سے نقل کی یہ رزین نے **ف ع** یعنے ابوبکر کی نیکیان اُنکی نیکیون سے کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیان عمر کی ابوبکر
کی نیکیون سے زیادہ ہون تو بھی ابوبکر افضل ہین بسبب قوت حسنات انکی کے از راہ کیفیت اور نفاست کے بسبب پائے جانے کمال اخلاص اور شہود معرفت
کے جیسے کہ روایت کیا ہو ایک حدیث سے کہ نہین ہو فضیلت ابوبکر کی تم پر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب اُس چیز کے کہ رکھی گئی ہو انکے دل مین ذکر کیا ہو
اس حدیث کو غزالی نے **بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ** باب ہو بیچ مناقب عثمان رض کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُوبَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ
عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ
ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي
خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اپنے
گھر مین کھولے ہوے رانین اپنی یا پنڈلیان اپنی **ف ع** کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہو اس حدیث کو مالکیون وغیرہ نے کہ جو کہتے ہین ران ستر نہین حالانکہ
یہ حدیث دلیل نہین ہو سکتی اسلیے کہ شک کیا ہو راوی نے عضو کھلے ہوئے مین کہ آیا وہ رانین تھین یا پنڈلیان پس لازم نہین آتا ہو اس سے جزم جواز کھولنے
ران کا اور جائز ہو یہ کہ ہو مراد کھولنے ران کے سے کھولنا اُسکا قمیص سے نہ ازار سے یعنے تہ بند بندھا ہوا تھا اور دامن قمیص کا اسپر نہ تھا سمٹا ہوا تھا جیسے کہ
آگے آتا ہو کلام عائشہ کا کہ مشعر ہو اسپر اور یہی ظاہر ہو آنحضرت کے احوال سے درحالت مخالطت کے ساتھ آل و اصحاب کے **ترجمہ** پس اذن چاہا ابوبکر نے
آنے کے لیے پس اذن دیا آنحضرت نے انکو حالانکہ وہ اسی حال پر تھے یعنے نہ ڈھکی پنڈلی وغیرہ پس باتین کین ابوبکر نے یعنے بیٹھنا ابوبکر کا کچھ دیر تک ہوا
پھر اذن چاہا آنے کا عمر نے پس اذن دیا آنحضرت نے عمر کو اور آنحضرت اسی حال پر تھے پس باتین کین عمر نے پھر اذن چاہا عثمان نے یعنے اور آئے پس
اٹھ بیٹھے آنحضرت اور درست کیے کپڑے اپنے **ف ع** اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ نہین تھے کھولے ہوئے نفس ایک دونون عضوون مین سے بلکہ سوا
تہ بند کے اور کپڑا نہ تھا اسلیے نہ کہا وستر فخذہ پس اٹھ گیا ساتھ اسکے اشکال اور دفع ہو گیا استدلال مذکور واللہ اعلم بالاحوال **ت** پس جبکہ نکلے یعنے عثمان اور
جو ساتھ انکے تھے یا تقدیر یہ ہو پس جبکہ نکلی قوم کہا عائشہ نے کہ داخل ہوئے ابوبکر پس جنبش کی آپ نے واسطے انکے اور نہ پروا کی آپ نے انکی یعنے یون ہی
لیٹے رہے اور کپڑے نہ کھینچے پھر داخل ہوے عمر پس حرکت کی آپ نے واسطے انکے اور نہ پروا کی آپ نے انکی پھر داخل ہوے عثمان پس اٹھ بیٹھے آپ اور
درست کیے کپڑے آپ نے اپنے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حیا نہ کرون مین اس شخص سے کہ حیا کرتے ہین اس سے فرشتے **ف ع** کہا نووی نے کہ اسمین
فضیلت ظاہرہ ہو عثمان کی اسلیے کہ حیا اچھی صفت ہو صفتون ملائکہ کے سے وہ انکے لیے ثابت ہوئی کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہو اوپر توقیر عثمان کے نزدیک
آنحضرت کے لیکن اس سے کچھ ابوبکر اور عمر کے منصب مین نزدیک آنحضرت کے فرق نہین آتا اور کم التفاتی آپ کی بہ نسبت انکے لازم نہین آتی اسلیے کہ محبت
جب کامل اور بہت ہوتی ہو تو تکلف اٹھ جاتا ہو جیسے کہ کہا گیا ہو اذا حصلت الالفۃ بطلت الکلفۃ کہتا ہون مین پس منقلب ہو گئی حدیث کہ دلیل ہوئی ان دونون
صاحبون کی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر سمجھی جاتی ہو اس سے تعظیم اور توقیر عثمان کی ذکر کی گئی یہ انکی مناقب کے باب مین در حقیقت جس مین جو صفت غالب ہوتی
تھی اسکی رعایت آنحضرت فرماتے تھے حضرت عثمان مین صفت حیا غالب تھی اس سے لحاظ انکا کرتے تھے اور ان صاحبون سے بے تکلفی تھی انکے
معاملہ بے تکلفی کا رکھتے تھے اور ملائکہ نے جن مواضع مین حضرت عثمان سے حیا کی ہو از انجملہ بعضون نے ایک جگہ یہ نقل کی ہو کہ حضرت عثمان بیچ مدینہ کے

ایک تہ مین جو آگے بڑھے تو انکا سینہ کھلا ہوا تھا پس ملائکہ پیچھے ہٹ گئے پس علم کیا انکا آنحضرت نے سبب کے دعا مانگنے کا پس جو دیکھا ملائکہ نے اپنی جگہ پس پوچھا اُنسے آنحضرت نے سبب انکے ہٹ جانے کا انھون نے کہا کہ بسبب حیا عثمان کے ہٹ گئے تھے ت اور ایک روایت مین یون آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق عثمان ایکمرد بہت شرمناک ہو اور تحقیق مین ڈرا کہ اگر اون دون مین عثمان کو آنیکا اس حالت پر یعنے حالت کھلے رہنے پنڈلی یاران پر یہ کہ نہ پہونچے طرف میرے بیچ حاجت اپنی کے یعنے ڈرا مین کہ اگر مجکو اس حالت پر دیکھیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میرے پاس نہین آسکیگا اور عرض حال نہین کر سکیگا نقل کی یہ مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری اعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَھُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہو طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر پیغمبر کے رفیق یعنے ہمراہی اور یار مہربان ہو اور رفیق میرا یعنے بہشت مین عثمان ہو ف یعنے فی الجنۃ جملہ معترضہ ہو درمیان مبتدا اور خبر کے کلام طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سے سمجھکر بیان کیا پھر یہ نہین منافی ہو اسکے کہ ہو انکا کوئی اور بھی رفیق سوائے عثمان کے جیسے کہ وارد ہوا ہو ابن مسعود سے روایت طبرانی مین کہ ہر نبی کے لیے مخصوص ہو اسکے اصحاب مین سے اور میرے مخصوص میرے اصحاب مین سے ابو بکر اور عمر مین الخ تنبیہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کے لیے ایک رفیق تھا اور آنحضرت کے کئی رفیق نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہو اور نہین ہو اسناد اسکی قوی اور یہ منقطع ہو ف غرابت نہین منافی ہو صحت کو اسلیے کہا نہین ہو اسناد اسکی قوی اور یہ حدیث یعنے اسناد اسکے منقطع ہو پس حاصل ہوا اس سے یہ کہ حدیث ضعیف ہو لیکن اعتبار کیجاتی ہو قوی بیچ فضائل کے اور موید ہو اسکے وہ روایت کہ نقل کی ہو ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان ۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَھِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَۃُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ ثَلٰثُ مِائَۃِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو عبد الرحمن بن خباب سے کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت مین کہ وہ رغبت دلاتے تھے یعنے لوگون کو اوپر خرچ کرنے کے لشکر تبوک پر کہ اُسکو جیش العسرۃ کہتے ہین ف عسرۃ کہتے ہین تنگی کو پس جیش العسرۃ اسکو اسلیے کہتے ہین کہ اسمین مسلمان بڑی تنگی اور سختی مین تھے بسبب اسکے کہ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز تھی اور تھا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کے اور ایام قحط کے اور کمی زاد راہ اور پانی کے اور سواری کے اور کمی کھانے اور پانی کی ایسی تھی کہ پتے درختون کے کھاتے تھے اور اوجھہ اونٹون کے نچوڑتے تھے اور منھ تر کرتے تھے غرض کہ جیسا کہ پانی اور تنگی حد سے زیادہ تھی اسمین اسلیے یہ نام اُسکا ہوا ت پس کھڑے ہوئے عثمان اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ مین سو اونٹ مع جھولون اور کجاوون انکے کے یعنے سو اونٹ مع سامان کے دونگا بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے یعنے اس مکان مین یا اور وقت پس کھڑے ہوئے عثمان اور کہا میرے ذمہ مین دو سو اونٹ مع جھولون کے اور کجاوون انکے کے بیچ راہ خدا کے ف یعنے سوائے ان سو کے دو سو اور مین نہ ان سمیت جیسے کہ وہم جاتا ہو واللہ اعلم ت پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمان اور کہا میرے ذمہ مین تین سو اونٹ مع جھولون اور کجاوون انکے کے بیچ راہ خدا کے ف پس حضرت عثمان نے چھ سو اونٹ اپنے ذمہ لازم کیے پہلی بار مین سو دوسری بار دو سو تیسری بار مین تین سو اور بعضی روایت مین آیا ہو کہ غزوہ تبوک مین حضرت عثمان نے ساڑھے نو سو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ پچاس گھوڑون کے اور کہا طلحہ نے ت پس مین نے دیکھا آنحضرت کو اُترتے تھے منبر سے اس حال مین کہ کہتے نہین ضرر کریگی عثمان کو وہ چیز کہ کرین تمام عمر مین بعد اس نیکی کے کوئی نہین ضرر عثمان کو وہ چیز کہ کرین بعد اسکے ف یعنی یہ نیکی

[illegible]

مغفرت ہوئی انکے گناہوں گذشتہ کی ساتھ زیادتی ہدایتوں آیندہ انکی کے جیسے کہ وارد ہوا ہے بیچ ثواب نماز جمعہ کے اور مکرر فرمایا یہ تاکید کے لیے اور اسمین اشارہ ہے طرف
بشارت کے انکے لیے ساتھ خاتمہ بخیر ہونے کے اور کہا مظہر نے یعنے ضرر نہین ہے اسپر جو کہ نکرین بعد اسکے قسم نوافل سے نہ فرائض سے اسلیے کہ یہ نیکی کافی ہے
انکو تمام نوافل سے (وعن عبد الرحمن بن سمرة قال جاء عثمان الى النبي صلى الله عليه وسلم بالف دينار في كمه حين جهز جيش العسرة فنثرها في حجره فرأيت النبي
صلى الله عليه وسلم يقلبها في حجره وهو يقول ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين رواه احمد) اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا لائے عثمان نزدیک
آنحضرت کے ہزار دینار اپنی آستین مین اُس وقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نے لشکر تبوک کا پس بکھیرے ہزار دینار حضرت کی گود مین پس
دیکھا مین نے آنحضرت کو کہ اُلٹ پلٹ کرتے تھے انکو اپنی گود مین اور فرماتے تھے نہین ضرر کریگے عثمان کو وہ گناہ کہ کرین بعد عمل آج کے دن کے یعنے
نہین ضرر کرینگے انکو گناہ سابق اور لاحق دو بار فرمایا یہ کلمہ نقل کی یہ احمد نے ف ع ریاض مین عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہے کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت کے
پاس اس حال مین کہ لائے عثمان بن عفان جیش العسرہ کے لیے نو سو اوقیہ سونے کے اخرجہ الحافظ السلفی اور یہ اختلافات روایات وہم دلاتا ہے تناقض کا روایات
مین اور تطبیق انمین اسطرح ہوسکتی ہے کہ پہلے حضرت عثمان نے چھ سو اونٹ مع جھولون اور کجاوون کے دیے ہون جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا پھر لائے ہون
ہزار دینار واسطے خرچ ضروری مسافرون کے پھر جبکہ مطلع ہوئے اسپر کہ نہین کفایت کرینگے زیادتی کی وقتون مین بھی کہ ہزار روپے کر دیے اور زیادتی کی
دینارون مین بھی کہ نوبت سونے کی نو سو اوقیہ کی پہونچی (وعن انس قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان كان عثمان رسول رسول الله
صلى الله عليه وسلم الى مكة فبايع الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عثمان في حاجة الله وحاجة رسوله فضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت
يد رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان خيرا من ايديهم لانفسهم رواه الترمذي) اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے ف ع کہ حدیبیہ مین تھی نیچے درخت کے سال حدیبیہ مین اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ نازل ہوئی اسکے حق مین یہ آیہ (لقد
رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة الآيت) تھے عثمان ایلچی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف اہل مکہ کے ف ع کہ بھیجا تھا انکو حدیبیہ سے
اہل مکہ کے پاس کہ مکہ مین آنے دین عمرے کے لیے پس مشہور ہوگیا کہ مکہ والون نے عثمان کو مار ڈالا ت پس بیعت کی آنحضرت نے لوگون سے یعنے بیعت خاص
موت پر پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمان وقت بیعت کے حاضر نہ تھے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کے
یعنے نصرت دین اسکے کی اور کام رسول اسکے کے ہے پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ دوسرے اپنے کے ع یعنے اپنا ہاتھ نائب عثمان کے
ہاتھ کا کیا اور عثمان کی طرف سے بیعت کی بعضے کہتے ہین وہ ہاتھ کہ عثمان کے ہاتھ کا نائب کیا وہ بایان تھا اور بعضے کہتے ہین دایان اور یہی صحیح ہے ت
پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمان کے بہتر ہاتھون اور صحابہ کے سے واسطے اپنے پس غائب ہوتا انکا نہین تھا سبب نقصان انکے کا بلکہ سبب منقبت
تھا نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ثمامة بن حزن القشيري قال شهدت الدار حين اشرف عليهم عثمان فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب غير بئر رومة فقال من يشتري بئر رومة يجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها في الجنة فاشتريتها
من صلب مالي وانتم اليوم تمنعونني ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان المسجد ضاق باهله
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة ال فلان فيزيدها في المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فانتم اليوم تمنعونني ان اصلي فيها ركعتين
فقالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون اني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا فتحرك الجبل حتى تساقطت حجارته بالحضيض فركضه برجله قال اسكن ثبير فانما عليك نبي وصديق
وشهيدان قالوا اللهم نعم قال الله اكبر شهدوا ورب الكعبة اني شهيد ثلاثا رواه الترمذي والنسائي والدارقطني) اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری

کے سے کہ کہا حاضر ہوا مین حضرت عثمان کے گھر مین اُسوقت کہ اوپر سے جھانکا عثمان نے اس قوم پر کہ اُنہون نے گھیر لیا تھا اور قصد اُنکے قتل کا رکھتے تھے پس کہا عثمان نے کہ سوال کرتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ مین اور نہین تھا مدینہ مین کوئی پانی شیرین سواے پانی کنوے رومہ کے **ف ح** رومہ ساتھ پیش را اور جزم واو کے اور بعضون نے ہمزہ سے بھی کہا ہے کنوان ہے جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق مین کہ پانی اُسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہے عوام اسکو آب بہر جنت کہتے ہین بسبب مترتب ہونے دخول جنت کے عثمان کے لیے اوپر خریدنے اور وقف کرنے اسکے اور حضرت عثمان نے خریدا تھا اسکو لاکھ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہے کہ خریدے بیر رومہ کو اور گردانے ڈول اپنا ساتھ ڈولون مسلمین کے **ف ح** یعنے وقف کرے اسکو اور کرے ڈول اپنا برابر مسلمانون کے ڈولون کے اور اپنے ملک سے نکالدے مخصوص اپنے لیے نہ رکھے اور اسمین دلیل ہے اوپر جواز وقف سقایات کے اور دلیل ہے اسپر کہ وقف کی ہوئی چیز وقف کرنے والے کے ملک سے نکلجاتی ہے ترجمہ بہتے نیکی اور ثواب کے اس خریدنے والے کے سبب ہو اس کنوئین سے یعنے خریدنے اور وقف کرنے اُسکے سے بہشت مین پس خریدا مین نے اسکو اصل اور خالص مال اپنے سے اور تم آج کے دن منع کرتے ہو مجکو اُسکے پانی پینے سے یہان تک کہ پیتا ہون مین دریا کے پانی سے یعنے پیتا ہون کھاری پانی کہ مانند پانی سمندر کے ہے شوری اور تلخی مین پس کہا لوگون نے خداوندا ہان جانتے ہین ہم مقر رخریدا انھون نے یعنے تصدیق عثمان کی کی اس کلام مین اور پہلے لانا اللھم کا واسطے تاکید اور تبرک کے ہے ساتھ رسم آلہی کے پھر کہا عثمان نے کہ پوچھتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ مسجد یعنے مسجد مدینہ تنگ ہوئی مصلیون پر پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہے کہ خریدے جگہ اولاد فلانے کی **ف ح** مراد ایک جماعت انصار کی ہے کہ قریب مسجد کے رہتی تھی اور ایک زمین رکھتی تھی کہ اگر اسکو داخل مسجد کے کرتے تو مسجد فراخ ہو جاتی پس حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ جگہ اس جماعت کی خریدے ترجمہ پس زیادہ کرے اس جگہ کو مسجد مین بہتے ثواب اور نیکی کے کہ اُس خریدنے والے کے لیے ہو خریدنے اور وقف کرنے اُسکے سے بہشت مین پس خریدا مین نے اسکو اصل اور خالص مال اپنے سے **ف ح** بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہ حضرت عثمان نے خرید کی کما رواہ الدار قطنی اور روایت کی بخاری نے ابن عمر سے یہ کہ مسجد آنحضرت کے عہد مین بنائی گئی تھی اینٹ کی اور چھت اُسکی کھجور کی ٹہنیون کی تھی اور ستون اُسکے کھجور کی لکڑی کے پس نہ زیادہ کیا اُسمین ابو بکر نے کچھ اور زیادہ کیا اُسمین عمر نے اور بنایا اسکو آنحضرت کے عہد کی بنا پر ساتھ اینٹ اور ٹہنیون کھجور کے اور پھیر ستون چوبی نصب کیے پھر تغیر کی حضرت عثمان نے پس بہت کچھ زیادہ کیا اُسمین اور بنائی دیوار اسکی منقش پتھرون کی اور چھت اسکی سال کی ترجمہ پس تم آج کے دن منع کرتے ہو مجکو اس سے کہ پڑھون مین دو رکعت نماز اُسی جگہ مین یعنے جو جاے مسجد مین پس کہا لوگون نے یا آلہی ہان جانتے ہین ہم کہا حضرت عثمان نے کہ پوچھتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق مین نے سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنے تبوک کا اپنے مال سے یعنے اور فرمایا حضرت نے میرے حق مین جو کچھ کہ فرمایا کہ دلالت کرتا ہے اوپر حسن حال اور مآل میرے کے چنانچہ اوپر مذکور اُسکا ہو چکا ہے کہا لوگون نے یا آلہی ہان جانتے ہین ہم کہا حضرت عثمان نے کہ پوچھتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے اوپر ثبیر مکے کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے اور ساتھ آنحضرت کے ابو بکر اور عمر اور مین بھی کھڑے تھے پس ہلا پہاڑ یعنے بسبب خوشی کے یہانتک کہ گرنے لگے یعنے پتھر اُسکے پستی زمین اور دامان کوہ مین پس ماری اُسکو آنحضرت نے لات اپنی اور فرمایا ٹھہر اور نہ ہل اے ثبیر اسلیے کہ نہین ہے تجھپر مگر پیغمبر اور صدیق یعنے ابو بکر اور دو شہید **ف ح** یعنے حقیقی اسلیے کہ قتل کیے گئے ساتھ زخم کے اور مرے قریب اثر ضرب سے اور وہ عمر اور عثمان ہین پس نہین منافی ہے اسکے یہ کہ آنحضرت اور صدیق شہید حکمی ہین اسلیے کہ سبب اُنکی موت کا اثر زہر قدیم کا تھا ترجمہ کہا لوگون نے یا آلہی ہان اسی طرح ہے کہا عثمان نے اللہ اکبر گواہی دی انھون نے قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہ کلمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے **ف ح** یعنے اللہ اکبر الخ واسطے زیادتی مبالغہ کے بیچ ثابت کرنے حجت کے خصم پر بطور ازراہ

تعجب کے اقرار کرنے انکے سے انکے صدق پر اور جرأت کرنے انکے سے اوپر فساد اور ہلاک انکے کے (وعن مرة بن كعب قال سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان قال فاقبلت عليه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح) اور روایت ہے مرۃ بن کعب سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس حالت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنوں کا یعنے جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرت کے امت میں پس نزدیک کیا آنحضرت نے ان فتنوں کو یعنے فرمایا کہ نزدیک ہے وقوع انکا پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے سر پر پس فرمایا آنحضرت نے یہ شخص اس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہیں پس اٹھا میں اور گیا طرف اس شخص کے تا دیکھوں میں کہ کون ہے وہ پس ناگہاں وہ شخص عثمان بن عفان تھے کہا مرہ نے پس متوجہ کیا میں نے طرف آنحضرت کے منہ عثمان کا یعنے دکھایا میں نے آنحضرت کو منہ عثمان کا پس کہا میں نے یہ شخص ہدایت پر ہوگا اُس دن فرمایا آنحضرت نے ہاں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے (وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله يقمصك قميصا فان ارادوك على خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي في الحديث قصة طويلة) اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ آنحضرت نے فرمایا یعنے عثمان سے ایک دن کہ اے عثمان تحقیق شان یہ ہے کہ شاید خدا پہنائے پہنا دے تجھکو ایک کرتہ یعنے خلعت خلافت پس اگر چاہیں لوگ اور جبر کریں تجھپر اوپر اتار ڈالنے کرتے کے پس نہ اتاریو تو انکو واسطے انکے ف ع یعنے اگر قصد کریں لوگ تیرے معزول کرنے کا تو نہ معزول کرنا تو اپنے نفس کو خلافت سے واسطے انکے بسبب ہونے تیرے کے حق پر اور ہونے انکے کے باطل پر اور اسی حدیث کے سبب سے معزول نہ کیا عثمان نے اپنے نفس کو جس وقت کہ محاصرہ کیا لوگوں نے انکو روز دار کے ہر چند کہ بجد ہوئے لوگ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں قصہ دراز ہے ف ع اور وہ قصہ آنے مصریوں کا ہے ساتھ استغاثے کے مصر کے عامل کے ہاتھ سے عثمان کے پاس اور بھیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پھیرنا انکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کے اور محصر کرنا اور قتل کرنا عثمان اور یہ قصہ نہایت موحش اور مولم ہے جیسا کہ سیر کی کتابوں میں لکھا ہے اور یہ اول فتنہ ہے کہ دین اسلام میں واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون (وعن ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل هذا فيها مظلوما لعثمان رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اسنادا) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہ اس فتنہ میں ظلم کیا یہ واسطے عثمان کے اور اشارہ کیا طرف انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از روے سند کے (وعن ابي سهلة قال قال لي عثمان يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد الي عهدا وانا صابر عليه رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح) اور روایت ہے ابو سہلہ سے کہ کہا مجھ سے عثمان نے روز دار کے کہ روز واقعہ قتل انکے کا تھا اور مراد دار سے گھر عثمان کا ہے کہ اسمیں گھرے ہوئے تھے اور شہید ہوئے تحقیق آنحضرت نے کی تھی مجھکو وصیت یعنے یہ کہ معزول نہ کرنا تو اپنے تئیں جیسے کہ اوپر حدیث میں گذرا یا وصیت کی تھی صبر و تحمل کرنے کی اوپر جفا کے قوم کے اور نہ لڑنے کی انسے اور میں تحمل کرنے والا ہوں اس عہد یعنے وصیت پر اور لڑنا نہیں انسے والا بعضے اصحاب وغیرہ نے کہا تھا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو کسی کو مجال تمہارے مقابلہ کی نہیں پاؤنگے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری (عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال جاء رجل من اهل مصر يريد حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القوم قالوا هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر اني سائلك عن شيء فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم فقال هل تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهد قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال الله اكبر قال ابن عمر تعال ابين لك اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه واما تغيبه عن بدر فانه كانت تحته رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمان لبعثه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما

وَ ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ہٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِہَا عَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ہٰذِہٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذْہَبْ بِہَا الْاٰنَ مَعَکَ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ ؎ اور روایت ہی عثمان تابعی بیٹے عبد اللہ بیٹے موہب سے کہ کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنے کہ مین اس حال مین کہ ارادہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا ایک
جماعت کو بیٹھے ہوئے پس کہا اُسنے کہ کونسی ہی یہ قوم کہا بعضے لوگون نے کہ یہ قریش ہین یعنے اکابر انکے کہا اس شخص نے پس کون ہی شیخ یعنے عالم معتبر اور مقتدا
انمین کہا انھون نے کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اس شخص نے اے ابن عمر تحقیق مین پوچھتا ہون تجھسے کچھ پس جواب دو مجھکو آیا جانتے ہو تم کہ عثمان بھاگ
گئے تھے روز احد کے یعنے اور بھاگنا کفار کے مقابلہ سے بہت بڑا ہی کہا ابن عمر نے ہان بھاگے کہا اُس شخص نے آیا جانتے ہو تم کہ عثمان غائب تھے غزوہ بدر سے
اور وہان حاضر نہ ہوئے یعنے اور قوت نہ پائی اُنھون نے فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمر نے ہان حاضر نہ ہوئے عثمان وہان کہا اُسنے آیا جانتے ہو تم کہ عثمان
غائب تھے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ مین ہوئی اور نہ حاضر ہوئے وہان کہا ابن عمر نے ہان حاضر نہ تھے بیعت رضوان مین اور جب سب جگہ ابن عمر نے
تصدیق اُس شخص کی کی تو کہا اُسنے اللہ اکبر ف ع یہ کہا اُسنے ازراہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونے اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ شخص اعتقاد
فاسد رکھتا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین ترجمہ کہا ابن عمر نے کہ آ بیان کرون مین تجھسے حقیقت حال کی اپر بھاگنا عثمان کا روز احد کے پس گواہی دیتا ہون
مین کہ خدا تعالے نے معاف اور در گذر کیا اُنسے ف ع اور یہ بات معلوم ہی ہی کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہی عیب مین شمار کرنے سے اور ابن عمر نے جو کیا
گویا اشارہ کیا اس آیت کی طرف (اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّہُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْہُمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ) جاننا چاہیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد کے ایک جماعت کو ایک جگہ ٹھہرایا اور حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ سے ہلنا نہین پس کافرون نے جو شکست پائی اُس جماعت نے
پیچھا کافرون کا کیا اور بقصد غنیمت کے نکلے اور کار جنگ ابتر ہوا پس حق سبحانہ تعالے نے اُنکی شکایت کرتا ہی پھر فرمایا کہ عفو کیا خدا تعالے نے اُنسے اور یہ مخصوص حضرت
عثمان کے لیے نہ تھا جو کوئی داخل اس تقصیر کے تھا خدا تعالے نے عفو کیا اُس سے ترجمہ اور اپر غائب ہونا عثمان کا بدر سے بسبب اسکے تھا کہ تھین انکے
نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تھین وہ بیمار پس فرمایا عثمان کے لیے آنحضرت نے کہ تیرے لیے ثواب ایک شخص کا ہی اُن لوگون مین سے کہ حاضر ہوے بدر
مین اور حصہ اسکا ہی ف ع یعنے تو حکم حاضرین بدر کا رکھتا ہی دنیا اور آخرت مین پس غائب ہونا انکا بدر سے نہین ہی نقصان انکے حق مین ہرگز اور تھا غائب ہونا انکا
مانند غائب ہونے حضرت علی کے تبوک سے کہ انکو خبرگیری اہل بیت کے لیے حضرت چھوڑ گئے تھے لیکن یہ نہین معلوم کہ آنحضرت نے انکے لیے بھی حصہ
غنیمت مین سے نکالا تھا یا نہین واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار رہی تھین مدینہ مین اور حضرت عثمان کو آنحضرت نے انکی خبرگیری کے لیے چھوڑا تھا اور رقیہ
نے مدینہ ہی مین وفات پائی اور یہ علامت تھی کمال رضامندی آنحضرت کی حضرت عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی انکے نکاح مین دی پھر دوسری یعنے ام کلثوم بعد
وفات رقیہ کے اور اسی سبب سے انکو ذی النورین کہتے ہین پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا مین اسکا اُنسے اور ریاض مین ہی ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ اُزَوِّجَ کَرِیْمَتِیْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور اپر غائب ہونا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے
تھا کہ اگر ہوتا کوئی بہت عزت والا یعنے کعبہ کی جہت سے باقی صحابہ مین سے اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بھیجتے آنحضرت اسکو ف ع یعنے بجاے عثمان کے
لیکن نہ پایا کوئی عزت والا انکے برابر مکہ کو نہ گئے بعضے صاحب بخوف اپنی جان کے یہ عذر بیان کر کر کہ یا رسول اللہ نہین ہی میرے لیے قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری
اور محافظت کرین میری پشتیبان ہو کر ترجمہ پس بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان کو ف ع یعنے طرف مکہ کے تا مشرکون سے آنحضرت کی طرف
سے گفتگو کرین اور لوگ آنحضرت کے تعرض کرنے سے باز رکھین پس استقبال کیا انکا انکے اہل و گروہ نے اور آگے پیچھے سے چلے انکو سوار کر کر اور اپنی پناہ مین کیا انکو کہ کوئی
متعرض کرنے نہ پائے اور کہا اُنھون نے کہ طواف کر خانہ کعبہ کا واسطے عمرہ اپنے کے پس کہا عثمان نے حاشا کہ مین طواف کرون آنحضرت کی غیبت مین ترجمہ
اور تھی بیعت رضوان حدیبیہ مین پیچھے جانے عثمان کے مکہ کو ف ع یعنے جب خبر مشہور ہوئی مسلمانون مین کہ مشرک لڑنے کو آتے ہین مسلمانون سے تو مستعد کیا

آنحضرت نے مسلمانون کو لڑنے کے لیے اور بیعت لی انسے نیچے درخت کے اس بات پر کہ بھاگین نہین اور بعضون نے کہا بلکہ آئی خبر یہ کہ عثمان قتل کیے گئے
ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اس حال مین کہ کہا یہ ہاتھ میرا نائب ہے عثمان کے ہاتھ کا پس مارا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائین ہاتھ
اپنے کے اور کہا یہ بیعت یا یہ ہاتھ واسطے عثمان کے ہے یا انکی طرف سے ہے پھر کہا ابن عمر نے کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیرے سوالون کے جواب مین کہے مین نے
اب ساتھ اپنے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح یعنے پس نہین ضرر کرینگے ہمکو بلکہ تجھی کو ضرر کرینگے یا یہ مراد ہے کہ اب جو مین نے کلمات حق اور مفصل بیان کیے
ہین انکو اپنے ساتھ لیجا اور چھوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان مین (وعن ابی سہلۃ مولی عثمان قال جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الی عثمان ولون
عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار قلنا الا نقاتل قال لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی امرا فانا صابر نفسی علیہ) اور روایت ہے ابی سہلہ مولی
عثمان کے سے کہ کہا شروع کیا آنحضرت نے کہ سرگوشی کرتے تھے عثمان سے یعنے چپکے سے کچھ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ انپر برپا ہوگا اور قتل کرینگے لوگ
انکو اور صبر کرنا چاہیے انکو اُسمین اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تھا یعنے سفیدی اور سرخی سے طرف زردی کے پس جبکہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنے کیا نہ لڑین
ہم انسے کہا عثمان نے نہ لڑو اسلیے کہ تحقیق آنحضرت نے وصیت کی ہے طرف میرے ایک امر کی پس مین روکنے والا ہون اپنے نفس کو اُس امر پر (وعن
ابی حبیبۃ انہ دخل الدار وعثمان محصور فیہا وانہ سمع ابا ہریرۃ یستاذن عثمان فی الکلام فاذن لہ فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول انکم ستلقون بعدی فتنۃ واختلافا او قال اختلافا وفتنۃ فقال لہ قائل من الناس فمن لنا یا رسول اللہ او ما تامرنا بہ قال علیکم بالامیر واصحابہ
وہو یشیر الی عثمان بذلک رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ) اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوے عثمان کے گھر مین اس حال مین کہ عثمان
گھیرے گئے تھے گھر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہین عثمان سے کلام کرنے مین یعنے انکی خدمت مین یا گھیرنے والون مین سے جو حاضر تھے
انسے کلام کرنے کے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نے ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کھڑے ہوئے ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر یعنے جیسے کہ خطبہ
کے لیے کرتے ہین پھر کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا مین نے آنحضرت کو فرماتے کہ تحقیق تم دیکھوگے پیچھے میرے بلائین کہ اُسمین آزمایش تمھاری ہوگی اور بہت اختلاف
و جنگ کروگے آپسمین یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف کا اور پھر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کے پس کہا آنحضرت سے کہنے والے نے لوگون مین سے پس کون ہے
ہمارے لیے یا رسول اللہ یعنے کسکی متابعت کرین کہ انکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت
نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کی اور یارون انکے کی اور وہ یعنے ابو ہریرہ اور ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کے ساتھ اسکے یعنے لفظ
امیر کے کہنے مین اشارہ کیا عثمان کی طرف کہ وہ حاضر تھے اُس مجلس مین روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ف ع کہا مؤلف نے کہ
مسلمان ہوے عثمان ابتدا اسلام مین ابو بکر کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے دو ہجرتین اور تھے وہ کہ
میانہ قد خوبصورت گھنی ڈاڑھی والے خلیفہ ہوئے محرم کے اول روز مین سن چوبیس مین اور قتل کیا انکو اسود حبشی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضون نے کہا اور
کوئی تھا قاتل انکا اور دفن کیے گئے وہ ہفتہ کی شب بقیع مین اور اُسدن عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعض نے کہا اٹھاسی برس کی اور رہی خلافت انکی بارہ برس چند
روز کم اور روایت کین اُنسے حدیثین خلق کثیر نے **باب مناقب ہؤلاء الثلثۃ رضی اللہ عنہم** یہ باب ہے مناقب مین ان تینون کے ف ع یعنے
بعضی حدیثین بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجمع بھی وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین **الفصل الاول** فصل پہلی (عن
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا وابوبکر وعمر وعثمان فرجف بہم فضربہ برجلہ فقال اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان رواہ البخاری)
روایت ہے انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ مین اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت کے
پس ہلا احد یعنے بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پاؤن کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہین ہے تجھپر مگر نبی اور

اور صدیق یعنے ابوبکر اور دو شہید یعنے عمر اور عثمان نقل کی یہ بخاری نے (وعن ابی موسی الاشعری قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینۃ فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ابوبکر فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم استفتح رجل فقال لی افتح لہ وبشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ فاذا عثمان فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان متفق علیہ) اور روایت ہے ابوموسے اشعری سے کہ کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ مین باغون مدینہ کے سے یعنے باغ تھا کہ جسمین بیر اریس تھا پس آیا ایک شخص یعنے ہمنے نہین پہچانا اسکو کہ کون ہے پس کھلوایا اُسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کھولدے واسطے اُسکے دروازہ اور بشارت دے اُسکو بہشت کی یعنے بہشت عالیہ کی پس کھولا مین نے واسطے اُسکے دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تھے پس بشارت دی مین نے اُنکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنے اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولدے اُسکے لیے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کی پس کھولدیا مین نے دروازہ اسکے لیے پس ناگہان وہ شخص عمر تھے پس خبر دی مین نے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالے کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ کھولدے دروازہ اسکے لیے اور بشارت دے اسکو بہشت کی ساتھ بلائے عظیم کے کہ پہونچیگی اسکو پس کھولا مین نے پس ناگہان وہ عثمان تھے پس خبر دی مین نے اُنکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالے کا پھر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے کہ صبر عطا کرے تحمل اُن بلا اور مصیبتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابن عمر قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم رواہ الترمذی) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کہتے تھے ہم اس حال مین کہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان راضی ہوا اللہ انسے یعنے اس ترتیب سے ان تینون کو باہم ذکر کرتے تھے ہم وقت ذکر کرنے اُنکے سے اور بیان کرنے امر اُنکے سے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور تھے صحابہ کے درمیان مین اور ممتاز و مذکور تھے درمیان اُنکے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح کان ابابکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما نوط بعضہم ببعض فہم ولاۃ الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود) روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلایا گیا خواب مین آج کی رات ایک مرد صالح یعنے ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا یعنے مین نے خواب مین دیکھا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہین اور پیوست کیے گئے ہین ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور لٹکائے گئے اور پیوست کیے گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اُٹھے ہم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کہا ہمنے یعنے اجتہاد سے اور ظن غالب سے ایہر مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور ایہر تعلق اور اتصال بعض اُنکے کا ساتھ بعض کے معنے اسکے یہ ہین کہ یہ والی اُس کام کے ہین کہ بھیجا ہے خدا تعالے نے ساتھ اُس کام کے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے خلفا ہین بیچ جاری کرنے احکام دین شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابوداود نے

باب مناقب علی بن ابی طالب رضی

یہ باب ہے بیچ مناقب علی بن ابی طالب کے **فت** مناقب حضرت علی کے بہت ہین بیشمار و بیحد حدیث کی کتابون مین مناقب اُنکے جو مذکور ہین زیادہ ہین بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی روایتین اُنمین سے وضعی بھی ہین چنانچہ شیخ مجدالدین شیرازی نے جیسے کہ بیچ بعضی حدیثون کے کہ نقل کی گئی ہین بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہے اور لکھا ہے کہ بطلان اسکا ساتھ بداہۃ عقل کے معلوم ہے اس جگہ بھی کہا کہ بیچ فضائل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے

حدیثین بیشمار وضع کی ہین لوگون نے اور خاص ترین انکی وہ حدیثین ہین کہ ایک کتاب مین جمع کی ہین اور اسکا وصایا نام رکھا ہے اول ہر حدیث کے یا علی ہے اور انمین سے ایک حدیث ثابت ہے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسی طرح ذکر کیا ہے علما نے واللہ اعلم انتہے اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہے کہ انھون نے کہا کہ بیچ مناقب علی کے حدیثین آئی ہین ساتھ اسانید جیدہ کے زیادہ تر ان حدیثون سے کہ اور صحابہ کے حق مین آئی ہین اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی متاخر ہین اور انکے زمانہ مین اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوے اور بہت سے مخالفین کہ انکے ساتھ جنگ کی اور انپر خروج کیا پس علمانے چاہا کہ منتشر کرین مناقب انکے واسطے رد کرنے کے مخالفون پر اس سبب سے بہت صحابہ انکو روایت کرتے تھے والا خلفا ثلثہ کے بھی مناقب بہت ہین برابر انکے بلکہ زیادہ واضح اور حضرت علی کا نام حیدر بھی تھا اصل مین حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا تھا حضرت علی کا سبب جب انکی مان نے کہ فاطمہ بنت اسد تھی انکو جنا تو اپنے باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب آیا ابوطالب تو یہ ذکر کیا اس سے اسد نے پس نام انکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہین تھا علی کے نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابو تراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائے حضرت فاطمہ کے گھر مین پس نہ پایا علی کو گھر مین پس فرمایا کہ کہان ہے تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ نے کہ مجھمین اور انمین کچھ ہمزگی ہوئی تھی پس خفا ہو کر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہین کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہ دیکھ کہان ہین وہ پس کہا انھون نے کہ یا رسول اللہ مسجد مین سوتے ہین پس تشریف لائے حضرت مسجد مین دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اس حال مین کہ گر پڑی تھی چادر انکی کاندھے پر سے اور لگ رہی تھی انکے پہلو مین مٹی پس پونچھتے تھے اسکو آنحضرت مٹی اور فرماتے تھے اٹھ اے ابا تراب

الفصل الاول فصل پہلی (عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہرون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ) روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ف ح یعنے آخرت مین اور قرب مرتبہ مین اور بیچ مددگار ہونے کے امر دین مین کذا قال شارح من علمائنا اور توربشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرت نے اسوقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علی کو اپنے اہل وعیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تھے کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تھا پس منافقون نے طعن کیا انکو تحقیر و سبک جانکر آنحضرت چھوڑ گئے ہین حضرت علی نے جو یہ سنا تو ہتھیار باندھکر نکلے یہان تک کہ آنحضرت سے ملے اس حال مین کہ حضرت اترے ہوے تھے موضع جرف مین پس عرض کیا یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچھ کہتے ہین آنحضرت نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہین نہین چھوڑا ہے مین نے تمکو مگر واسطے محافظت انکے کہ چھوڑا ہے مین نے انکو پیچھے اپنے پس پھر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میرے میرے اہل مین اور اپنے اہل مین کیا نہین راضی ہے تو اے علی کہ ہووے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے کہ جب موسی میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور اس حدیث کے پیچھے چمٹے ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمین کہ خلافت بعد آنحضرت کے حق علی کا ہے اور آنحضرت نے وصیت کی انکو خلافت کی پس روافض نے اپنی کج رائی سے یہ سمجھکر نسبت کفر کی کی ہے تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے غیر علی کے اور بعضون نے نسبت کفر کی حضرت علی کی طرف بھی کی ہے اسلیے کہ نہین قائم ہوے واسطے طلب حق اپنے کے پس نہین شک ہے ایسے احمقون کے کفر مین اسلیے کہ جنھون نے کافر کہا تمام امت کو خصوصا صدر اول کو پس بلا شبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈھایا اسلام کو اور انکی دلیل پکڑنے کا جواب علما اہل سنت وجماعت کے یہ کہتے ہین کہ دلیل نہین ہے انکے لیے اسمین بلکہ مفاد حدیث یہ ہے کہ علی کو آنحضرت نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکھنے اپنی کے غزوہ تبوک مین جیسا کہ موسے نے ہارون کو اپنا خلیفہ کیا مدت غایب رہنے اپنے مین واسطے مناجات کے طور پر اور نہین تھے ہارون خلیفہ بعد موسے کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسی کے ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگون کی امامت کرنے کے لیے نماز مین پس علی خبر گیری پیغمبر کے اہلبیت کی کرتے تھے اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلق ہوتی تو امامت نماز کے لیے بھی حضرت علی کو حکم فرماتے بلکہ اولی اور اہم تھا انتہی اور کہا طیبی نے یہ جو کہ آیا ہے اسمین تشبیہ تھی اور وجہ تشبیہ کی کچھ نہین جانی تھی کہ آنحضرت نے کاہے مین تشبیہ دی انکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرت نے اسکو ساتھ قول

اپنے کے ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہو کہ نہیں ہو پیغمبر بعد میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور ہارون پیغمبر تھے اور تو پیغمبر نہیں ہو یعنے اتصال انکا ساتھ حضرت کے نہیں ہو جہت نبوت سے پس باقی رہا اتصال جہت خلافت سے اسلیے کہ وہ قریب نبوت کے ہو مرتبہ میں پس تو ہو بحالت حیات انکی مین یا بعد وفات انکی کے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات انکی کے اسلیے کہ ہارون مرے پہلے وفات موسے کے پس متعین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات آنحضرت کے مین وقت جانے آپ کے طرف غزوہ تبوک کے انتہی اور خلاصہ اسکا یہ ہو کہ خلافت جزئیہ حضرت کی حیات مین دلالت نہیں کرتی ہو اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کے خصوصا جبکہ معزول ہوے ہون اس خلافت سے بھی بسبب رجوع کرنے آنحضرت کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم مین ہو کہا بعضے علما نے کہ حضرت کے اس قول مین الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہو اسپر کہ عیسی ابن مریم جب اترینگے تو اترینگے حاکم ہو کر احکام اس امت سے بلا دینگے لوگون کو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں اترینگے نبی ہو کر کہتا ہون مین کہ نہیں منافات ہو اسمین کہ ہون نبی اور ہون تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت انکی کے اور مضبوط کرنے طریقہ انکے کے اگرچہ ساتھ وحی کے ہو طرف انکے پس معنے جملہ مذکورہ کے یہ ہین کہ نیا نہیں پیدا ہوگا بعد حضرت کے کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرت ختم کرنے والے اگلے نبیون کے ہین اور اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرت کے نبی تو ہوتے علی اور یہ منافی نہیں ہو اس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو حضرت عمر کے حق مین صریحا اسلیے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہو یعنی گویا کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا ہو ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سے نبی ولیکن نہین ہو نبی بعد میرے اور یہی معنے ہین اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جو ہو تصریح کی ہو حفاظ نے مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کے کہ کچھ اصل نہیں ہو اسکی (وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علی نے قسم ہو اس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو یعنے اگایا اور نکالا اس سے درخت اسلیے کہ دانہ اگنے مین پھاڑا جاتا ہو اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہو کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے یہ کہ دوست نہیں رکھیگا مجکو مگر مومن ف ع یعنے مومن کامل مجھسے محبت مشروع مطابق واقع کے رکھیگا بغیر زیادتی اور نقصان کے تاکہ نکلجاوین نصیری اور خارجی پس جسنے دوست رکھا حضرت علی کو اور بغض رکھا شیخین سے مثلا پس دوستی رکھی اسنے دوستی مشروع پس نہین نقص وارد ہوگا ساتھ اس شخص کے کہ دوست رکھے حضرت علی کو اور بغض رکھے ابوبکر اور عمر سے ترجمہ اور دشمن نہیں رکھیگا مجکو مگر منافق نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس محبت علی کی علامت ایمان کی ہو اور عداوت انکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی سے روایت ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب انصار من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ) اور روایت ہو سہل بن سعد ساعدی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن جنگ خیبر کے ف ع خیبر ایک منزل ہو مدینہ سے جانب شام کے اور یہ غزوہ سن سات مین تھا ترجمہ کہ دونگا مین یہ نشان کہ علامت سرداری کی ہو کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالے

قلعہ خیبر کو اسکے ہاتھون پر یعنے بسبب اسکے دوست رکھیگا وہ خدا اور رسول خدا کو اور دوست رکھیگا اُسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون یعنے صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبح کو اس حال مین کہ سب صحابہ امید رکھتے تھے کہ دیا جاوے نشان انکو ف ع آیا ہے کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکھیے یہ نعمت کل نصیب کسکے ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہین علی ابن ابی طالب ف ع اور وہ پیچھے رہگئے تھے بسبب آنکھون کے دُکھنے کے بعد ازان اثنار راہ مین یا بعد پہونچنے کے خیبر مین آنحضرت سے جا ملے ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہین اپنی آنکھونکی یعنے انکی آنکھین دکھتی ہین یعنے بسبب عذر کے حاضر نہین ہوئے فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسی کو طرف اُنکے کہ بلا لاوے اُنکو پس لائے گئے علی رضی اللہ عنہ پس آپ نے دہن ڈالا انکی آنکھون مین پس تندرست ہوے علی یعنے آنکھون کی طرف سے یہان تک کہ گویا نتھا کچھ درد یعنے اور نہ سبب درد و قسم رمد سے اور نہ ضعف بصر اصلا پس دیا انکو نشان پس کہا علی نے کہ یا رسول اللہ لڑون مین اُنسے یہان تک کہ ہون وہ مانند ہمارے یعنے مسلمان ہون فرمایا آنحضرت نے جاؤ اور گذراو پر نرمی اور آہستگی اپنی کے یہان تک کہ اُترے تو انکی زمین مین پھر بلا انکو طرف اسلام کے یعنے اول اور خبر دے انکو ساتھ اُس چیز کے کہ واجب ہے اُنپر حق خدا سے اسلام مین ف ع اور بیان یہ محذوف ہے کہ پس اگر انکار کرین وہ اس سے تو پس طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اُنسے یہان تک کہ مسلمان ہون حقیقۃً یا حکماً یعنے جزیہ دینا قبول کرین یا معنے مسلمان ہونے کے فرمانبردار ہونا ہین ترجمہ پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالے بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہے اس سے کہ ہون تیرے لیے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ ف ع حضرت نے جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطے بلانے کفار کے طرف اسلام کے اُسکی تاکید کے لیے یہ بات قسم کھا کر ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے اُنکے ایمان کا بغیر قتال اُنکے کے کہ منتج ہوتا ہے اسپر حصول غنائم کا قسم سرخ چارپایون وغیرہ سے پس پیدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہے معدوم کرنے ہزار کافر کے سے جیسے کہ تصریح کیا ہے اُسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اُسمین فرمایا ہے آنحضرت نے علی کو کہ تو مجھسے ہے اور مین تجھسے بیچ باب بلوغ صغیر کے ف ع اسلیے کہ اُسکو تعلق ہے ساتھ حضانت کے اور وہ حدیث ہے مشتمل اوپر فضیلت علی اور جعفر اور زید بن حارثہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے ف ع یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگیت اور مشارکت سے نسب مین ترجمہ اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہے یعنے اسمین اشارہ ہے طرف اس آیت کے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الخ نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہون مین دوست اُسکا پس علی دوست اُسکا ہے یعنے جسکو مین دوست رکھتا ہون علی دوست رکھتا ہے پس علی دوست ہے یعنے مین کہ جو شخص کا کارپرداز اور مددگار میرا ہوتا ہے پس علی کارپرداز اور مددگار اُسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے (وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ) اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے اور نہ ادا کرے میری طرف سے یعنے بند عہد کو کوئی مگر مین یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے ف ع عادت عرب کی تھی کہ جب درمیان انکے گفتگو ہوتی تھی بیچ نقض ابرام اور صلح اور بند عہد کے تو ادا نہین کرتا تھا یہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اسکا ہوتا انکے قرابتون اور اپنون مین سے اور نہین قبول کرتے تھے غیر انکے سے پس جب کہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابوبکر صدیق کو حج کے لیے بھیجا تھا اور امیر حاجیون کا کیا تو بعد انکے نکلنے کے انکے پیچھے علی مرتضی کو بھیجا تا نقض کرین مشرکون کے عہد کو اور سورہ براءۃ کو اسمین اس باب مین آیتین اُتری ہین مشرکون پر پڑھین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین نزدیک نہ آوین مسجد حرام کے بعد اس سال کے اور سنوانے اسکے اور احکام بیان کرین پس اُسوقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی کی تکریم کے لیے اور حقیقت مین عذر بیان کرنا بھی تھا حضرت

ابوبکرؓ کے لیے اس مقام میں چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی سے کہ جس وقت جاتے تھے علی اُنکے پیچھے سے کہ تم پر میرا باپ اور ماں فدا ہو کہا حضرت علی نے کہ نہیں چلوں گا
آگے سو رہوں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہیں ہے منصفین پر (وعن ابن عمر قال آخی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال آخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا
والآخرۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا بھائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یاروں اپنے
ف: یعنی دو دو صحابیوں میں آپس میں بھائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپس میں بھائی بھائی ہوئے اسی طرح اور اور یہ پانچ مہینے بعد مدینے کے
آنے کے ہوا ترجمہ پس آئے علی اس حال میں کہ آنسو بہاتی تھیں آنکھیں انکی پس کہا علی نے کہ بھائی چارہ کروایا آپ نے درمیان یاروں اپنے کے اور نہ بھائی چارہ
کروایا آپ نے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں یعنی تجکو کیا حاجت ہے کہ کسی دوسرے سے بھائی چارہ
کرواؤں ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے (وعن انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللہم ائتنی باحب خلقک الیک
یأکل معی ہذا الطیر فجاء علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرندہ بھنا
ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نے خداوندا بھیج میرے پاس اُسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیرے خلق میں سے کہ کھاوے وہ ساتھ میرے اس جانور کو پس
آئے آنحضرت کے پاس علی اور کھایا ساتھ انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف: کہا ابن جوزی نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور کہا حاکم نے
کہ موضوع نہیں ہے اور مختصر میں کہا کہ طرق اسکے بہت ہیں لیکن سب ضعیف ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کے تھے نزدیک
خدا کے اور شارحین خصوصیتیں اور قیدیں لگاتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ علی محبوب ترین خلق سے تھے یا محبوب ترین خلق کے آنحضرت کے چچا کے بیٹوں میں سے تھے
یا قرابتیوں قریب میں سے یا یہ مراد ہے کہ ہووے اور اقرب اور الیق بیچ ساتھ احسان کرنے میرے کے انہیں علی محبوب ترین ہیں سے نزدیک خدا کے اور علما یہ
تخصیصات اس سبب سے ہیں کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے لازم نہ آوے اور حقیقت میں حاجت ان تخصیصات کی
کچھ نہیں ہے اسلیے کہ یقین ہے کہ مراد تمام خلق علی العموم نہیں ہیں اسلیے کہ سب خلق سید المرسلین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم میں اور صحابہ میں اگر بعضوں
محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سے رکھیں تو کیا ہوتا ہے اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کے منافات اس سے نہیں رکھتی ہے اسلیے کہ مراد بجمیع وجوہ نہیں ہے
سبب کیچ مسئلہ افضلیت اور بیعت کے بعضے علما نے کہا ہے غرض کہ یہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی تقدیم علی کی کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر کی خلافت پر کریں اور
بعضی حدیثوں میں آیا ہے ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور جگہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہے اور مقام وسیع ہے ایسی تنگی کیوں کیجیے (وعن
علی قال کنت اذا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدأنی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہے
حضرت علی سے کہ کہا تھا میں جب مانگتا آنحضرت سے کچھ دیتے مجکو اور جب خاموش رہتا میں دیتے مجکو بے سوال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ
یہ حدیث حسن غریب ہے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ وعلی بابہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وقال روی بعضہم
ہذا الحدیث عن شریک ولم یذکروا فیہ عن الصنابحی ولا نعرف ہذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریک) اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں گھر حکمت کا ہوں اور علی دروازہ اُسکا ف: اور ایک روایت میں آیا ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ
انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت میں ہے فمن اراد العلم فلیأتہ من بابہ اور معنے یہ ہیں کہ علی دروازہ ہیں دروازوں علم کے اور لیکن خاص انکے ذکر
سے انکی بزرگی کی تعظیم انکی ہے اور واقع میں حضرت علی ہیں ایسے ہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کے بہت بزرگی اور علم رکھتے ہیں اور ان حدیثوں میں
دلالت کرتی ہیں اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازوں کے ہیں یہ حدیث ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ متحقق ہے علی کو جو بات کہ تا

نے ایسے ہین طرح بطرح کے علوم شرعیہ قسم قراۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سے تمام صحابہ سے نہ فقط حضرت علی ہی سے بس جاتا گیا عدم انحصار ہے کا علی کے حق مین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتھ باب قضا کے تو البتہ ہو سکتا ہو کہ وارد ہوا ہو انکی شان مین انہ اقضاکم جیسے کہ ابی بکر کے حق مین آیا ہو انہ اقرأکم کہ وہ بڑے قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کے حق مین آیا ہو انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتے ہین اس تمثیل سے یہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت سے مختص ہو ساتھ علی کے نہین ہاتھ لگ سکتا وہ کسی اور کے واسطہ سے سوائے واسطہ علی کے اسلیے کہ گھر مین نہین داخل ہوتے مگر اُسکے دروازہ سے اور تحقیق تعالے نے فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ نہین ہو انکے لیے حجت اسمین اسلیے کہ گھر جنت کا فراخ تر نہین ہو حکمت کے گھر سے اور اُسکے آٹھ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث کی ابی الصلت عبد السلام بن صلاح ہروی سے ہو کہ شیعہ ہو ولیکن ہو سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہو محدثون نے بعضون نے تصحیح کی ہو اور بعضون نے تحسین اور بعضون نے ضعیف کہا اور بعضون نے کہا منکر ہو اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچھ اصل نہین ہو اسکی اور ایک جماعت نے نسبت وضع کی کی ہو لیکن کہا حافظ ابو سعید نے کہ یہ حسن ہو باعتبار طرق کے نہ صحیح ہو اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہو بعضے علما نے یہ حدیث شریک کی سے اور نہین ذکر کیا اُنھون نے اسناد اس حدیث مین صنابحی سے جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہو اور نہین پہچانتے ہین ہم اس حدیث کو کسی سے ثقات مین سے سوائے شریک کے ف ع اور خیر فردوس مین یہ حدیث یون آئی ہو انا مدینۃ العلم و ابوبکر اساسہا و عمر حیطانہا و عثمان سقفہا و علی بابہا (وعن جابر قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ رواہ الترمذی) اور روایت ہو جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کے پس پس سرگوشی کی اُنسے پس کہا لوگون نے یعنے منافقون نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین خاص کیا مین نے اُنکو ساتھ سرگوشی کے لیکن اللہ تعالے نے سرگوشی کی اُنسے ف ع یعنے پہونچایا مین نے اُنکو اللہ تعالی کی طرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجکو اُسکے پہونچانے کا بطریق سرگوشی کے پس اس صورت مین گویا سرگوشی کی اُنسے اللہ نے مین نے نہین کی پس مانند قول اللہ تعالے کے ہو و ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہو کہ اس سرگوشی مین حضرت نے کچھ مصلحت اس عزیزون کی اور مانند اسکے اسرار دنیویہ مین سے کہ تعلق ہین ساتھ اخبار دنیہ کے رکھے ہون نہ یہ کہ دین کی بات اُنسے چپکے سے کہی اور اورون سے چھپائی اسلیے کہ ثابت ہو چکا ہو صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ آیا تمھارے پاس کوئی چیز ہو کہ جو قرآن مین نہین اُنھون نے کہا قسم ہو اُس ذات کی کہ پھاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہین ہو ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہو مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہو آدمی کتاب الہی مین اور جو کچھ کہ صحیفہ مین ہو یعنے اسمین دیت وغیرہ کے احکام لکھے تھے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا یحل لاحد یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنی ہذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہو ابی سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے کہ اے علی روا نہین ہو واسطے کسی کے کہ پہونچے اسکو جنابت یعنے کہ گذرے اس مسجد مین سوائے میرے اور سوائے تیرے ف ع اتفاقا دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضے کا اور گذرگاہ انکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تھی ترجمہ کہا علی بن منذر نے پس کہا مین نے واسطے ضرار بن صرد کے کیا ہین معنے اس حدیث کے ف ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کے بیٹا انکا علی ایک مرد مشہور ہو عابدون مین سے کہتے ہین کہ اُسنے پچپن حج کیے اور حدیث سنی اور جماعت ائمہ سے روایت کی شیعہ محض ہو ولیکن ثقہ صدوق ہو اور ابن حبان نے اسکو ثقات مین ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نے نہین حلال ہو کسی کو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے اسمین حالت جنابت مین سوائے میرے اور سوائے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہو ف ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف ہو باتفاق محدثین کے (وعن ام عطیۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیہم علی قالت فسمعت

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر کہ انمیں علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا میں نے آنحضرت سے اس حال میں کہ اٹھانیوالے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کے لیے فرماتے تھے یعنے وقت بھیجنے انکے کے
یا بعد تحقیق انکے کے یا الٰہی مجھکو یہاں تک کہ دکھادے تو مجھکو علی کو کہ سلامتی سے پھر آوین نقل کی یہ ترمذی نے ف دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت
محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپکو انکی مفارقت سے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحِبُّ
عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا) روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں دوست رکھتا علی کو
منافق اور نہیں دشمن رکھتا انکو مومن یعنے مومن کامل نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے (وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے برا کہا علی کو یعنے
نسب کی جہت سے پس تحقیق برا کہا مجھکو نقل کی یہ احمد نے ف یعنے جسنے انکو برا کہا گویا مجھکو برا کہا اسپر مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ جو برا کہے علی کو کفر ہو یعنی
شدید وعید پر محمول ہے یا حلال جاننے پر واللہ اعلم بالحال اور یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہے اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت میں آیا ہے حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد

(وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْکَ مَثَلٌ مِّنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَھُوْدُ حَتّٰی بَھَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یَھْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ
مُفْرِطٌ یُقَرِّظُنِیْ بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَاٰنِیْ عَلٰی اَنْ یَّبْھَتَنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہیں ایک
مشابہت ہے عیسیٰ سے دشمن رکھا انکو یہود نے یعنے یہاں تک کہ تہمت لگائی انکی ماں کو یعنے حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکھا انکو نصاریٰ نے یعنے
محبت یہاں تک کہ اتارا انکو اس منزلت ومرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہے انکے لیے کہ انکو خدا یا ابن اللہ کہا پھر کہا حضرت علی نے کہ ہلاک ہونگے یعنے گمراہ ہونگے میرے حق
اور سبب میرے دو شخص ایک تو محبت رکھنے والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتھ اس چیز کے کہ نہیں ہے مجھمیں یعنے تفضیل دیگا مجھکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ
کہیگا مجھکو [illegible] جماعت شیعہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجھپر نقل کی یہ احمد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ محبت بے قاعدہ
محبت جو کہ حد سے بڑھ جاوے اور موافق قاعدہ عقل وشرع کے نہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کی طرف کھینچ لیجاتی ہے اور راہ مستقیم عدالت سے باہر ڈالتی ہے اور
منسوب طرف گمراہی کے کرتی ہے اور [illegible] ساتھ اس صفت کے اہل سنت وجماعت ہی ہیں کہ دونوں طرفوں افراط وتفریط سے اس باب میں محفوظ رہے خوشحال
وہ لوگ کہ گروہ تعصب کی بیچ [illegible] حاصل ہے کہ سرمایہ سعادت دو چیزیں ہیں محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے
کہ یہ دونوں چیزیں جمع کرے بوجہ اعتدال کے رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا یھلک فیّ اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی ویبغضنی اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی
نقل کی یہ احمد نے اور سعدی سے ہے کہ کہا علی نے اللھم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی احمد نے مناقب میں

(وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَیْدِ
بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ فَلَقِیَہٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ ھَنِیْئًا یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ
اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اترے غدیر
خم میں یعنے وقت پھرنے کے حج سے اور وہاں جمع اور غدیر خم نام ہے ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور غدیر اصل میں کہتے ہیں پانی
کے گڑھے کو [illegible] وہاں سوت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتھ علی مرتضیٰ کا پھر فرمایا ف [illegible]
صحابہ کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹوں کے پالانوں کا اور اسپر چڑھکر فرمایا ترجمہ کیا نہیں جانتے تم کہ میں نزدیک [illegible]

ہون ساتھ مومنون کے انکے نفسون سے یعنے جیسے کہ قرآن مجید مین مذکور ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا غرض کہ کہا اصحاب نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت
نے یعنے بعد اسکے کہ علی العموم مومنون کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتے تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتھ ہر مومن کے اسکے نفس سے ف یعنی
مین حکم نہین کرتا ہون مومنون کو مگر اس چیز کا کہ اسمین بھلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت انکے کی ہو بخلاف انکے نفسون کے کہ کبھی طرف شر اور فساد کے
بھی بلاتے ہین ترجمہ کہا اصحاب نے مقرر آپ ایسے ہین پس فرمایا آنحضرت نے بار خدایا جو شخص کہ ہون مین دوست اسکا پس علی دوست اسکا ہی خداوندا دوست رکھ
اس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو کہ دشمن رکھے علی کو ف ش ح اور ایک روایت مین ہی کہ احب من احبہ وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من
خذلہ وادر الحق معہ حیث دار یعنے دوست رکھ اسکو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو کہ دشمن رکھے انکو اور مدد کر اسکی کہ مدد کرے علی کی اور نہ مدد کر اسکی کہ نہ مدد
کرے علی کی اور پھیر حق کو ساتھ علی رضہ کے جس طرف کہ پھرے وہ ترجمہ پس ملاقات کی حضرت علی رضہ سے حضرت عمر رضہ نے بعد اسکے پس کہا عمر رضہ
نے واسطے علی کے کہ خوشی ہو تمھارے سبب یا جیتے رہو جیتے رہنا گوارا ہو بیٹے ابو طالب کے صبح کی تمنے اور شام کی تمنے یعنے ہوئے تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور
عورت مسلمان کے نقل کی یہ احمد نے ف جاننا چاہیے کہ شیعون نے جو تمسک کیا ہی ساتھ بعضی روایتون کے حضرت علی کے احق ہونے پر ساتھ خلافت کے
انمین سے یہ حدیث انکے نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتے ہین کہ یہ صحیح دلیل ہی انکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتے ہین کہ مولی یہان بمعنے اولی ساتھ امامت کے ہی
بدلیل قول کے الست اولی بکم نہ بمعنے ناصر و محبوب کے والا احتیاج نہتی صحابہ کے جمع کرنیکی اور انکے خطاب کرنیکی اور دعا کرنیکی حضرت علی کے لیے اسلیے کہ جانتے
تھے اور پہچانتے تھے اسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کے لیے پس ہوئی علی کے لیے ویسے ولایہ جیسی آنحضرت کے لیے تھی یعنی
امت پر پس یہ نص صریح ہی انکی خلافت پر اور بیشک یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کے اور طرق اسکے بہت ہین روایت
کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نے اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سے تیس صحابیون نے اور گواہی دی انھون نے اسکی علی کے لیے اسوقت کہ
نزاع کی گئی خلافت مین ساتھ انکے ایام خلافت انکی مین اور بہت اسکے اسنادون مین سے صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیے اسکے قول پر کہ کلام کیا
ہی اسکی صحت مین اور نہ ان بعضون کے قول پر کہ کہا ہی انھون نے کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سے کہ تصحیح کی ہی اسکی اکثر معتمدین
نے کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکے کہا ولیکن ہم کہتے ہین شیعہ سے بطریق الزام کے کہ انھون نے اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار تواتر کا ہی بیچ دلیل امامت
کے کیونکہ حدیث متواتر نہو تو ساتھ اسکے استدلال صحت امامت پر کرنا چاہیے اور یقین ہی کہ یہ حدیث متواتر نہین ہی باوجود خلاف کے اسمین اگرچہ وہ خلاف
مردود ہی بلکہ طعن کرنے والے اسمین بعضے ائمہ حدیث سے اور عادل انکے ہین کہ رجوع ہی انکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی اور سوا
انکے کے اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نے اہل حفظ و اتقان مین سے کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پھرتے تھے مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا انکے
کے اکابر اہل حدیث سے اور یہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث مین عجیب تر ہی اور انھون نے شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہیے اسکو اور اہل سنت و جماعت نے رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کچھ اسمین سے بطور اختصار
کے ذکر کرتے ہین کہ کہا ہی اہل سنت نے کہ نہین مانتے ہم کہ مولی یہان بمعنی حاکم و والی کے ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کے ہی اسلیے کہ لفظ مولی کے کئی معنے آئے ہین معتق اور عتیق اور
متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور تعین کرنا بعض معنے کا معانی مشترکہ مین سے بے دلیل کے اعتبار نہین رکھتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی مراد رکھنا محبوب اور
ناصر کیونکہ علی سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بھی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنے امام کے معہود معلوم نہین ہی لغت مین اور
شرع مین اور کسی نے لغت کے اماموں مین سے نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کے آتا ہی اور کہتے ہین کہ یہ چیز اولی ہی فلانی چیز سے اور نہین کہتے ہین کہ مولی ہی اس سے
پس غرض موالات کے بیان کرنے سے تنبیہ ہی اوپر پرہیز کرنے کے انکے بغض سے اسلیے کہ اسکے بیان کرنے مین بڑی بزرگی انکی ثابت ہوئی اسلیے اسکے پیچھے فرمایا اللہم

بالمومنین من انفسہم اور دعا بھی پھر اسی جہت سے ہے اور بعضے طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی کا خصوصا آیا ہے جیسا کہ طبرانی وغیرہ کے نزدیک ساتھ سند صحیح کے آیا ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد دوستی ولائی اور تاکید کرنی انکی محبت پر ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ سبب اسکا یہ ہے کہ بعضے صحابہ ساتھ علی کے یمین مین تھے انھون نے کچھ شکایت انکی بعضے امور مین اور انکی کسی بات کا انکار کیا تھا از انجملہ بریدہ اسلمی تھے اور صحیح بخاری مین آیا ہے اور ذہبی نے تصحیح اسکی کی ہے کہ چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولی بالمومنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بھی جمع کیا ہے اور تاکید اس باب مین کی اور کہا شیخ ابن حجر نے کہ مانا ہمنے کہ مولی بمعنے اولی کے ہے ولیکن کہنا لازم آتا ہے کہ اوسے ساتھ امامت کے مراد ہے بلکہ ساتھ قرب اور اتباع کے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا اللہ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر نہ اور نفی اس احتمال کی نہین رکھتے مین ہم مانا ہمنے کہ مراد اولی ساتھ امامت کے ہے لیکن دلیل نہین ہے اوپر امامت فی الحال کے بلکہ مآل مین اور بیچ وقت عقد بیعت انکی کے مراد ہوا اور تقدیم تینون خلفا کی باجماع ہے اور علی بھی اس اجماع مین داخل ہین اور تقریر ہے اور روایتون کے کہ صحیح ہین ساتھ خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور یہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر اس حال مین کہ دلیل نہین لائے اسکو علی اور عباس وغیرہ انکے وقت حاجت کے ساتھ اسکے بلکہ دلیل لائے اسکو علی وقت خلافت اپنی کے بس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے سے ایام خلافت اپنے تک دلیل ہے اسپر کہ جانا انھون نے کہ نص نہین اوپر خلافت انکی کے کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو نہین ہے اور باوجود اسکے علی نے خود تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہین ہے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور خلافت غیر انکی کے جیسا کہ اخبار صحیحہ مین آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہے کہ علی اور عباس نص نہین لائے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور خلافت غیر انکی کے جیسا کہ اخبار صحیحہ مین آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہے کہ علی اور عباس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انکے مرض الموت مین اور عباس نے علی سے کہا کہ طلب کر اس امر کو یعنے خلافت کو اگر ہم مین ہو تو جان لین ہم اسکو آنحضرت کے فرمانے سے اور علی نے فرمایا کہ نہین طلب کرتا مین الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی کے تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کی طرف رجوع کرنے کی اور پوچھنے کی انسے اور کیون کہتے عباس کہ اگر ہم مین ہو تو جان لین ہم اسکو باوجود قرب زمانہ کی ساتھ روز غدیر کے کہ دو مہینے یا کچھ کم یا زیادہ گذرے تھے اور بھول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا انکا اسکو باوجود جاننے کے اسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہین تجویز کرتی اسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکے ابوبکر سے یاد رکھتے تھے اسکو اور جانتے تھے اسکو اور باوجود اسکے جو انھون نے کچھ تعرض کیا اور دلیل نہ لائے اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی کی نہین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑھا اور آشکار کیا حق ابی بکر اور عمر کا اور کہا کہ امیر ہووے منبر کوئی شخص جیسے کہ اخبار مین آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے رغبت دلائی ہے اوپر دوستی اہلبیت اپنے کے لیکن فرق ہے درمیان محبت اور خلافت کے تو شیعہ کہتے ہین کہ یاد رکھتے تھے صحابہ اس نص کو ولیکن انھون نے اتباع نہ کیا اسکا اور فرمانبرداری کی ساتھ اسکے از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی نے طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کے تھا اور یہ کذب اور افترا ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکھتے تھے اور کثرت بے اندازہ اور عشیرت کا تو کیا انکا ہے اور باوجود اسکے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے انھون نے نص سنی ہو اور دلیل نہ لاوین اور عمل اسپر نہ کرین یہ بات محالات سے ہے اور جب ابوبکر رض دلیل لائے ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کے کیون نہ کہا اصحاب نے کہ نص خاص علی کے لیے واقع ہے احتجاج ساتھ اس عموم کے کیون کرتے ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ کہتے ہین اور روافض قائل ہین انکی تکفیر کے اور کہتے ہین کہ سب صحابہ سوائے ان چند تنون کے کافر ہو گئے ہین دنیا سے اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کی طرف گئے ہین روافض بسبب اسکے باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ جب چھپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جھوٹ بیچ اول احکام اسلام کے بسبب غرض نفسانی کے انسے واقع ہوا اور کچھ کہ حدیثین اور اخبار انکے روایت کی گئین جھوٹ اور باطل ہو گئین بلکہ تعصب بیچ کرتا ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ انکی صحبت مین ایسے لوگ آئے اور حضرت علی مرتضی کی طرف بھی کہ انھون نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اسکے کے اور یہ کلام شیخ ابن حجر کا ہے صواعق محرقہ مین کہ انھون نے بہت طول طویل ذکر کیا ہے وہان درج کچھ کہ انمین سے مین نے بطریق اختصار کے بیان کر کیا ہے کافی ہے وباللہ التوفیق (وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہی بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بھیجا خطبہ کا یعنے ابو بکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چھوٹی ہی ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ محمول ہو اور دفعہ پر یعنے ایکبار سکوت کیا ہو اور
دوسری بار مین یہ فرمایا ہو کہ وہ چھوٹی ہی ترجمہ پھر پیغام بھیجا فاطمہ کا علی نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ عنہما نقل کی یہ نسائی نے ف ع
اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا ام ایمن نے علی سے کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتے فاطمہ کی حالانکہ آنحضرت سے حجاب کیے بیٹھے ہو کہا علی نے مجکو شرم آتی ہی کہ آنحضرت کے
سامنے یہ کلام عرض کرون پس آنحضرت نے سنا اور راضی ہوے اور جب علی نے رضا آنحضرت کی معلوم کی تو اظہار کیا اسکا پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا انتہی ف ع
اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابو بکر نے آنحضرت سے انکی بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر نہین اترا ہی حکم
تا ہنوز پھر خواستگاری کی انکی عمر نے اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو کہ ابو بکر کو دیا تھا پھر کہا بعضون نے علی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فاطمہ کی تو شاید امید ہی کہ تجسے نکاح انکا کر دینگے کہا علی نے یہ کیونکر ہو اس حال مین کہ خواستگاری کی انکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا انکا پھر خواستگاری کی
انکی علی نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو عز وجل میرے نے اسکا کہا انس نے پھر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل
اور بلا میرے پاس ابو بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار مین سے کہا انس نے کہ
بلا لایا مین انکو پس جبکہ جمع ہوے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہون پر اور علی کہین گئے ہوئے تھے آنحضرت کے کام کے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا وشج بہا الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ
تعالے نے حکم کیا ہی مجکو یہ کہ نکاح کر دون اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہی علی بن ابیطالب سے پس گواہ رہو تم کہ مین نے نکاح کیا انکا اوپر چار سو مثقال چاندی کے اگر
راضی ہو اس سے علی ابن ابیطالب پس گواہ رہو کہ مین نے نکاح کیا انکا چار سو مثقال پر پھر منگایا طباق کھجور کا اور رکھا اسکو آگے ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہمنے لوٹا جس
وقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگہان آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے علی کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے
حکم کیا ہی مجکو یہ کہ نکاح کرون تجسے فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووے تو ساتھ اسکے پس کہا علی نے کہ تحقیق راضی ہوا مین ساتھ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم اللہ کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نے ان دونون سے اولاد
بہت پاکیزہ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کر دینے دروازون کے سوا دروازہ علی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنے بعضے صحابیون
کے گھر کے دروازے مسجد نبوی مین تھے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف سے بند کرو تاکہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی مرد جنبی مسجد مین ان دروازون سے نہ آوے
مگر دروازہ علی کا کھلا رہا کہ جنابت سے انکو آنا مسجد مین درست تھا اور خصوصیت انکی تھی بسبب قرابت آنحضرت کے اور نہین اشکال آتا ہی اس حدیث سے اس حدیث پر کہ جو مذکور ہی
مناقب ابی بکر مین کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازون کے بند کرنیکا سوا دروازہ ابی بکر کے اسلیے کہ اسمین تصریح ہی اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے انکو دروازون کے بند کرنیکے
بیچ حالت مرض الموت اپنی مین اور اسمین یہ نہین پس محمول کیجاویگی یہ حدیث حالت بیماری کے پہلے زمانہ پر اور اس سے واضح ہوتا ہی قول علما کا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی
طرف ابی بکر کے علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح تر ہی اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہی اور یہ ترمذی نے روایت کیا ہی اور کہا یہ حدیث غریب ہی یعنے از راہ متن اور اسناد
کے یا معنون کے لیکن روایت کیا احمد اور ضیائی نے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنے ان دروازون کے

سوائے دروازہ علی کے اور ریاض مین ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن ارقم سے کہ کہا تھے واسطے ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین سے دروازے
جاری مسجد مین کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایکدن کہ بند کر دو یہ دروازے سوائے دروازہ علی کے پس کہا زید نے کہ گفتگو کی اسمین لوگون نے پس کھڑے ہوئے
آنحضرت خطبہ کے لیے اور حمد و ثنا کی اللہ کی پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنے ان دروازون کے سوائے دروازے علی کے پس گفتگو کی
اسمین کہنے والے تمہارے نے اور تحقیق مین نے قسم اللہ کی نہیں بند کیا کچھ اور نہ کھولا مین نے اسکو یعنے از خود و لیکن حکم کیا گیا مین ساتھ ایک چیز کے پس پیروی کی مین نے
اسکی اور ابن عباس اور جابر سے بھی یہ خلاف روایت کی گئی ہے لیکن صحیح مین اور صحیح تر نہ ہے مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہے صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح بھی ہو حدیث علی کے حق مین تو حمل کیجاویگی دونون حدیثین اوپر دو حالون مختلف کے
واسطے تطبیق دینے کے درمیان دونون حدیثون کے واللہ اعلم (و عن علی قال كانت لی منزلة من رسول الله صلی الله علیه وسلم لم تكن لاحد من الخلائق فكنت اتیه باعلی
سحر فاقول السلام علیك یا نبی الله فان تنحنح انصرفت الی اهلی والا دخلت علیه رواه النسائی) اور روایت ہے علی سے کہ کہا تھا میرے لیے ایک مرتبہ اور قدر
نزدیک آنحضرت کے نہ تھا کسی کے لیے خلائق مین سے آتا تھا مین حضرت کے پاس اول وقت سحر کے ف ع اور سحر کہتے ہین اخیر شب کے چھٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی
ترجمہ پس کہتا تھا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنے سلام استیذان کرتا تھا پس اگر کھنکھارتے آنحضرت ف ع یعنے حالت جواب سلام [illegible] اسکے
سلام استیذان کے لیے جواب ہو یا نہیں ترجمہ پھر جاتا مین طرف گھر والون اپنے کے یعنے یہ سمجھکر کہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے
اور اگر نہ کھنکھارتے تو حاضر ہوتا مین آنحضرت کے پاس نقل کی یہ نسائی نے ف ع اور یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تھا سوائے انکے اسلیے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تھے آنحضرت کے
گھر اور اخوۃ مین اور اختلاط مصاحبت رکھتے تھے بسبب نسبت فاطمہ کے (و عنه قال كنت شاكیا فمر بی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اقول اللهم ان كان اجلی قد حضر
فارحنی وان كان متاخرا فارفغنی وان كان بلاء فصبرنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم كیف قلت فاعاد علیه ما قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه
شك شعبة قال فما اشتكیت وجعی بعد رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہے علی سے کہ کہا تھا مین بیمار پس گذرے مجھپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم اور مین کہہ رہا تھا یعنے بسبب شدت بیماری کے یا الہی اگر اجل میری تحقیق آ گئی ہے پس راحت دے مجھکو یعنے مار تا راحت پاؤن مین اور خلاص ہوون سختی اس درد کے سے
اور اگر اجل مین ڈھیل ہے تو پس فراخ کر زندگانی میری ف ع لفظ فارفغنی ساتھ زبر ف اور سکون غین معجمہ کے ہے یعنے فراخی کر میرے لیے زندگانی مین بسبب دینے صحت
کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتھ عین مہملہ کے ہے ترجمہ اور اگر ہو یہ بیماری واسطے امتحان و آزمایش میرے کے تو پس صبر دے مجھکو کہ جزع فزع نہ کرون پس فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کہا تو نے پھر کہا پس پھر پڑھی حضرت علی نے سامنے آنحضرت کے وہ دعا کہ پہلے پڑھی تھی پس مارا آنحضرت نے اسکو ساتھ پاؤن اپنے
کے ف ع یعنے تاکہ متنبہ ہوون غفلت اپنے سے اور تاکہ باز آوین شکایت حال اپنے سے اور تاکہ پہونچے انکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہووے انکے لیے
کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم ترجمہ اور دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا عافیت دے اسکو یا فرمایا شفا بخش اسکو شک کیا ہے راوی نے ف ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ کلام
کسی نیچے کے راوی کا ہے اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ کہے اپنی بیماری مین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کے اسلیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں ترجمہ
کہا علی نے پس نہ بیمار ہوا مین ساتھ اس درد کے بعد اس دعا کے حضرت کے ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ع امیر المومنین حضرت
علی ابن ابیطالب قریشی ہین کنیت انکی تھی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائے ہین مردون مین سے اور اختلاف ہے انکے سن مین اسدن بعضون نے کہا کہ
پندرہ برس کے تھے اور بعضون نے کہا آٹھ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے حاضر ہوئے تھے ساتھ آنحضرت کے تمام غزوون مین سوائے تبوک کے کہ
ان غزوون مین آنحضرت انکو خلیفہ کر کر چھوڑ گئے تھے اپنے اہل مین اور اسمین فرمایا انکے لیے کہ کیا نہیں راضی ہے تو یہ کہ ہووے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے اور تھے
حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکھون کے قریب تر طرف ٹھگنے پن کے اور پیٹ آپکا بڑا تھا اور بال اور چوڑی تھی ڈاڑھی اور کشادہ تھا دہن آپکا اور سر و ڈاڑھی آپکی سفید تھی

خلیفہ ہوئے وہ دن شہید ہوئے عثمان کے کہ روز جمعہ کا تھا اور اٹھارویں تاریخ ذی الحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ مین جمعہ کی صبح کو ستروین تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کے زخمی کرنے سے اور قتل کیا انکو انکے دونون صاحبزادون حسن اور حسین نے اور عبداللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑھی انکے بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کے اور عمر انکی ہوئی تریسٹھ برس کی اور بعضون نے کہا چونسٹھ برس کی اور بعضون نے کہا ستر برس کی اور بعضون نے کہا اٹھاون برس کی اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے **بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ** باب ہی بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کے **ف** ع کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد الرحمن بن عوفؓ اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور سعیدؓ بن زید ہین یہ دس تن صحابہ مین سے مشہور ہین ساتھ عشرہ مبشرہ کے بسبب بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو ساتھ جنت کے اور یہ سب قریشی ہین اور انکے لیے تقدم اور مناقب اور حدیثین ہین کہ اورون کے لیے نہین ہین اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انھین کے لیے نہین ہے بسبب وارد ہونے اسکے کے اہل بیت نبوت کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کے ہین اور سوائے انکے اور اصحاب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکے کے ہم اس سے کہ ہون مجتمع ایک حدیث مین یا متفرق حدیثون مین اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ افضل صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کے ہین جیسے کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ مین **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کے اور وصیت کرنے کے ساتھ خلافت کے اصحاب شوری کو نہین ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کام کے یعنی خلافت کے سوائے ان چند نفر سے کہ وفات کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ انسے تھے راضی **ف** ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا بلا شبہہ مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکے سبب سے مستحق ہون خلافت کے یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہان مراد زیادہ راضی ہونا ہے بہ نسبت اور صحابہ کے سبب ہونے انکے کے عشرہ مبشرہ سے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع حضرت عمرؓ نے چھ ہی کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ مین سے تو اسلیے کہ آپ اور ابوبکر تو انمین افضل تھے سب جانتے تھے کیا حاجت تھی انکے ذکر کرنے کی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو آنحضرت نے امین امت اور امین حق کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکے چچا کے بیٹے اور بہنوئی تھے متہم ہونے کے لیے اسکے ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا انمین سے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگون مین کہ آنحضرت راضی تھے انسے ولیکن اہل شوری مین داخل نہ کیا پھر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد ہونے اسکے کے اہل حل و عقد سے جو لائق خلافت کے جانین عقد کیجاوے مانند ابی بکر کے اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے اور خلیفہ کرنے ایک کے جو کہ لائق اسکے ہو مانند عمر کے اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اسکے کہ وہ افضل ہو اس سے بسبب اجماع علماء کے بعد خلفاء راشدین کے اوپر امامت بعضون کے قریش مین سے باوجود موجود ہونے افضل کے انسے اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنے امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبر گیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کے دفع کرنے مین اور رہا یہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام مین اور ہونا اسکا ہاشمی اور ظہور معجزے کا اسکے ہاتھ پر کہ جس سے جانا جاوے صدق اسکا پس یہ خرافات شیعہ کے ہے اور جہالات انکی سے ہے اور توطیہ و تمہید ہے انکی گمراہیون کی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود ہونے ان چیزون کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین بھی (وَعَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا دیکھا مین نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کار سے اور شل ہو گیا تھا بسبب اسکے کہ بچایا تھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع طلحہؓ نے روز احد کے اپنے تئین آنحضرت کی سپر کیا تھا اور انکے بدن پر کچھ اوپر اسی زخم لگے تھے یہان تک کہ عضو مخصوص انکا بھی زخمی ہو گیا تھا اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتے تو کہتے کہ وہ دن پورا طلحہ کا تھا اور طلحہ بیٹے عبید اللہ کے ہین کنیت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہین حاضر ہوئے سب غزوون مین سوائے بدر کے کہ حضرت نے کسی کام کے لیے بھیجا تھا انکو اور تھے یہ گندم گون بہت بال والے خوبصورت قتل کیے گئے دن جمل کے پنجشنبہ مین بیسوین تاریخ جمادی الثانی کی

چھتیس میں اور دفن کیے گئے بصرے میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی (وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یأتینی بخبر القوم یوم الاحزاب قال الزبیر انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر متفق علیہ) اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اسکو خندق بھی کہتے ہیں کون ہے کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی ف ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے یعنے گروہ کے کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو کر اور آپس میں اتفاق کر آنحضرت سے لڑنے کے لیے آئے تھے کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار قریب ایک مہینے کے گرد مدینہ کے خندق کھودی تھی اور مسلمان بہت تنگ دل تھے اور جنگ نہیں ہوئی فقط کچھ پتھراو اور تیر اندازی ہوئی تھی پھر اللہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کے لیے بھیجے اور ہوا تند کہ اسنے تمام خیمہ وغیرہ انکے اکھیڑ ڈالے اور شکست ہوئی کفار کی پس اسمیں آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا اسمیں دشوار تھا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اس حالت میں ترجمہ کہا زبیر نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کے لیے مددگار ہوتے ہیں اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع زبیر بیٹے عوام کے کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی اور پھوپھی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور زبیر قدیم الاسلام تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عذاب دیا انکو انکے چچا نے دھوئیں کا تاکہ اسلام چھوڑیں پس نہ چھوڑا انھوں نے اور حاضر ہوے وہ تمام غزوہ میں آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں اول تلوار انھوں نے کھینچی ہے اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور تھے گورے دراز قد کچھ مائل دبلے پن کی طرف قتل کیا انکو عمرو بن جرموز نے سفوان میں کہ نام ایک موضع کا ہے زمین بصرہ میں سن چھتیس میں عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے وادی سباع میں پھر نقل کیے گئے طرف بصرہ کے اور قبر انکی مشہور ہے اسمیں (وعن الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یأتی بنی قریظۃ فیأتینی بخبرہم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال فداک ابی وامی متفق علیہ) اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کے پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنے والے گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پس چلا میں ف ع یعنے تاکہ لاؤں خبر انکی جاننا چاہیے کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کی طرف ہوئے اور پندرہ روز تک انکو گھیرے رکھا اور پھر فتح پائی پس یہ بات وہاں فرمائی یا غزوہ احزاب میں بھی بنو قریظہ تھے وہاں خبر انکی منگائی ہو زبیر کہتے ہیں ترجمہ پس جبکہ خبر لیکر پھرا میں جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہوں تیرے باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور اسمیں تعظیم ہے انکی قدر کی اور اعتبار ہے انکے عمل کا اور یہ اسلیے ہے کہ انسان نہیں کہتا ہے ایسا مگر ایسے کے لیے کہ تعظیم کرتا ہو انکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہ کہا انھوں نے کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار احد میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور آیا ہے کہ زبیر نے اپنے بیٹے عروہ سے کہا اے بیٹے میرے نہیں ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (وعن علی قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ یقول یوم احد یا سعد ارم فداک ابی وامی متفق علیہ) اور روایت ہے علی سے کہ کہا نہیں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لیے مگر واسطے سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا میں نے حضرت سے فرماتے دن غزوہ احد کے یعنے سعد کو اس وقت کہ وہ تیر مارتے تھے کافروں کو اے سعد پھینک تیر قربان ہوں تیرے باپ ماں میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہیں اسلیے کہ مالک بن وہب نام ابی وقاص کا ہے اور اوپر کی روایت میں جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور بیان حضرت علی نے ایسا کیا ہے پس تطبیق اسمیں اور درمیان خبر زبیر کے یہ ہے کہ حضرت علی کو اطلاع نہ ہو زبیر کے لیے فرمانے کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد علی کی یہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسی کے کہتے سنا میں نے اور یہ منافی نہیں ہے اسلیے کہ مطلع ہوے ہوں وہ زبیر کے حق میں کہنے پر بواسطہ غیر کے کہا مولف نے کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہے زہری قرشی ہیں قدیم الاسلام کہ اسلام لائے سترہ برس کی عمر میں اور کہا سعد نے کہ تھا میں اسلام ثالثہ میں یعنے دو شخصوں کے بعد میں اسلام لایا اور اول تیر میں نے ہی مارا جہاد میں اور حاضر ہوئے میں تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تھے سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تھے اسمیں کہ ڈرتے تھے لوگ انکی بد دعا سے اور امید رکھتے دعا خیر کی سبب مشہور ہونے قبولیت دعا انکی کے لوگوں کے نزدیک اور یہ اس سبب سے تھا کہ آنحضرت نے فرمایا انکے حق میں اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نے انکے لیے

کے یعنی ماں باپ اپنے کو فرمایا دونوں کے لیے فداک ابی وامی اور نہیں کہا کسی کے لیے سوائے ان دونوں کے اور تھے یہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تھے مرے اپنے قصر
مین بیچ عقیق کے قریب مدینہ کے پھر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑھی انکی ابن الحکم نے کہ وہ اُن ایام مین حاکم تھا مدینہ کا اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور
عمر انکی تھی کچھ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سے انکا انتقال سب کے بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تھا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان نے اور روایت کین اُنسے حدیثین خلق کثیر نے
صحابہ اور تابعین مین سے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے سعد سے کہا تحقیق مین اول ہون کا
ہون کہ پھینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فف ج یعنے مجھ سے پہلے کسی نے تیر راہ خدا مین نہین مارا اور ماجرا اسکا یہ تھا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نے ابو عبیدہ
بن الحارث کو ساٹھ سواروں کے ساتھ واسطے جنگ ابو سفیان بن حرب اور مشرکون کے بھیجا پس انمین کچھ لڑائی نہین واقع ہوئی مگر اسقدر کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر
انکی طرف پھینکا اور یہ اول تیر تھا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِیْنَةَ لَیْلَةً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا
یَحْرُسُنِی اللَّیْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کے مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعدا
دین کے پس فرمایا آنحضرت نے کاشکے ایک مرد نیکبخت نگہبانی کرے میری ناگہان سنی ہمنے آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کھٹ کھٹ بولتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے
کون ہے یہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے دل مین خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مبادا
اعداء دین سے کچھ ضرر پہونچا دین پس آیا مین تا نگہبانی کرون انکی اور خدمت بجا لاؤن پس دعا کی سعد کے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آرام فرمایا نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر امت کے ایک امانت دار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ
بن الجراح ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور خاص کیا انکو ساتھ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بھی تھی اسلیے کہ انمین غالب تھی یہ صفت بہ نسبت اوروں کے
یا کہ یہ صفت انمین غالب تھی بہ نسبت انکی اور صفتون کے اور بیچ انکی مین کتنی ہی روایتین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکھی ہین اور انکی نصائح مین سے یہ ایک نصیحت کیا کرتے
ہو یا درو السیآت القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین بیان کیا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبداللہ بن الجراح
قرانی قرشی ہین اسلام لائے ساتھ عثمان بن مظعون کے اور پہلے ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پھر طرف مدینہ کے اور حاضر ہوئے سب جہادون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ اور ٹھہرے رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور کڑیان خود کی آنحضرت کے چہرہ مبارک پر گڑ گئین تھین روز احد کے انھون نے دانتون سے پکڑ کر کھینچیں
تھے دو دانت آگے کے انکے گر پڑے تھے یہ دراز قد خوش رو سبک گوشت مرے طاعون عمواس مین بیچ اردن کے سنہ اٹھارہ مین اور دفن کیے گئے بیسان مین اور نماز
پڑھی انپر معاذ بن جبل نے اور عمر انکی اٹھاون برس کی ہوئی (وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ
قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقِیْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِیْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہ کہا سنا مین نے عائشہ سے
اس حال مین کہ پوچھی گئین تھین وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ بنایا کرتے اگر فرضاً اپنے سامنے خلیفہ کرتے کسی کو صریحاً صحابہ مین سے کہا عائشہ نے کہ ابو بکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچھا گیا
کہ پھر کسکو کرتے بعد ابی بکر کے کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر کے کہ اسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف ت ع
کہ امین تھے اور لائق اس کام کے تھے اور ابو بکر صدیق نے بھی کہا اُسوقت کہ خلیفہ کرتے تھے انکو کہ مجکو خلافت سے کیا کام ہے یہ عمر ہے اور ابو عبیدہ بن الجراح ہے جسکو چاہو
انمین خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نے کہ تمسے کون زیادہ لائق ہے پیش کیا تمکو آنحضرت نے واسطے کار دین ہمارے کے یعنے امامت کے پس کون ہے کہ موخر کرے تمکو دنیا مین
اور اس سے معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہ تھا کہ ابو عبیدہ اولیٰ تھے ساتھ خلافت کے بعد شیخین کے بقیہ اصحاب شوری سے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وسلم كان على حراء هو وابو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدأ فما عليك الا نبي او صديق او شهيد وزاد بعضهم وسعد بن ابي وقاص ولم يذكر بعضهم عليا رواه مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتھر اس کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا پس نہیں تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضوں نے راویوں میں سے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بھی ہمراہ تھے ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی کا نقل کی یہ مسلم نے ف مراد شہید سے علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ہیں کہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ جنگ جمل کے ہوئی ہے حق یہ ہے بلکہ ظاہر اس سے از راہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہی ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے از راہ ظلم کے تو وہ شہید ہے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی کا اسکے سبب سے جو لفظ زادہ کا کہا انہیں مسامحہ ہے اسلیئے کہ انہیں معارضہ ہے و یا دلیل ہو شہ زیادہ لفظ اور اشکال یہ لازم آتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہیں کیے گئے ہیں وہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ وادی عقیق میں تھا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہ ہے کہ فرمایا تغلیباً یعنی اکثر انہیں شہید ہی تھے پس باعتبار الاکثر الحکم کے ایسا کہہ فرمایا اور یا جیسا کہ سید جمال الدین نے کہا لائق یہ ہے کہ کہا جاوے کہ تھی موت انکی بسبب کسی مرض کے ایسے امراض میں سے کہ باعث ہوتے ہیں حکم شہادت کے مثل پیٹ کی بیماری وغیرہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری (عن عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن ابي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة بن الجراح في الجنة رواه الترمذي ورواه ابن ماجه عن سعيد بن زيد) روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر بہشت میں ہے اور عمر بہشت میں ہے اور عثمان بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہ بہشت میں اور زبیر بہشت میں اور عبد الرحمن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں اور سعید بن زید بہشت میں اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے ف سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انکے منسوب تھیں اور سبب انکے اسلام لائے حضرت عمر سنہ اکیاون ہجری میں وفات ہوئی انکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر تھی انکی اور ایک وجہ یہ ہے شہرت اور امتیاز ان دس بزرگواروں کے سے اوپر بشارت جنت کے یہ کہ انکی بشارت ایک حدیث میں واقع ہوئی اور دیگر کی کئی حدیثوں میں علماء نے لکھا ہے دلالت بشارت مخصوص انہیں میں نہیں اور نکتہ یہ بھی آئی ہے جو ترتیب ذکر اسماء اور بیان ایک نکتہ کا اسپر تنبیہ ہو جاتا ہے کہ ترتیب خلفاء اور جس جگہ حدیثوں میں واقع ہوئی ہے [illegible] اسی ترتیب سے ہوا اور اس سے حقیقت مذہب سنت و جماعت کی ثابت ہوتی ہے اور اسپر یہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو تغیر و کیا موافق اعتقاد کے اپنے [illegible] سے تغیر اور تقدیم و تاخیر کی رعایت کیے تعین کے بیان مقصود میں فرق نہیں آتا یا بیان کیونکر تغیر کریں گے جیسا کہ ہو اسی طرح ادا کرتے ہیں (وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ارحم امتي بامتي ابو بكر واشدهم في امر الله عمر واصدقهم حياء عثمان واقرؤهم ابي بن كعب وافرضهم زيد بن ثابت واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل ولكل امة امين وامين هذه الامة ابو عبيدة بن الجراح رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وروي عن معمر عن قتادة مرسلا وفيه واقضاهم علي) اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مہربان تر میری امت میری کا میری امت پر ابوبکر ہے اور لطف دینے سے لوگوں کو خدا کی طرف بلانے میں اور دوسرے بچانے میں اور سخت تر میری امت میری کا بیچ کام دین خدا کے عمر ہے کہ تشدد و سختی سے امر معروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں اور بہت سچا انکا حیا میں عثمان ہے ف صفت حیا کو عثمان کے ساتھ ایک طرح کی خصوصیت اور امتیاز تھا اور حیا شعبہ عظیم ہے ایمان کا اور کہا ہے بہت سچا اسلیئے کہ اکثر حیا کبھی کم طبیعت بشری سے بھی ہوتی ہے [illegible] حکم شرع حق اور درست ہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہے کہ موافق شریعت کے اور مطابق حق کے ہو ترجمہ اور بہت فرائض دان انکے زید بن ثابت ہیں ف علم فرائض یعنی میراث خوب جانتے تھے اور یہ منتہا صحابہ میں سے تھے اور لکھنے والے وحی کے اور جمع کرنے والے اور لکھنے والے قرآن کے بھی تھے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں ترجمہ اور بہت پڑھنے والا قرآن کا اور بہت بہ تجوید قرآن ہیں ابی بن کعب ہیں ف یہ بھی کاتب وحی تھے اور ان چھ صحابہ میں سے تھے کہ جنہوں نے قرآن یاد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں انکو سید القراء کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سید الانصار نام رکھا تھا اور عمر سید المسلمین کہتے تھے

اور جب سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہے کہ اسکو تجھ پر پڑھوں اور تجھے سناؤں اُنھوں نے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا ہے پس وہ روئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رونے لگے اور وفات ہوئی انکی مدینہ میں سنہ انیس میں حدیثیں روایت کین انسے خلق کثیر نے ترجمہ اور بہت جاننے والا انکا حلال و حرام کو معاذ بن جبل ہے ف ح یہ جناب رضی اللہ عنہ انصار میں سے ہیں اور ان ستر تنون میں کے تھے کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت نے بھائی چارہ کرا دیا تھا انمین اور عبد اللہ بن مسعود میں اور بعض نے کہا انمین اور جعفر بن ابی طالب میں اور بھیجا انکو آنحضرت نے معلم اور قاضی کر کر یمن میں اور یہ اسوقت میں اٹھارہ برس کے تھے طاعون عمواس میں وفات پائی سنہ اٹھارہ میں اور عمر انکی اٹھاسی برس کی ہوئی اور اسوقت کہتے تھے خداوندا یہ رحمت ہے تیری تیرے بندوں پر خداوندا معاذ کو اور اسکے اہل وعیال کو اس سے محروم نہ رکھ اور آیا ہے کہ وقت جانے کے اس عالم سے کہتے تھے خفہ کر جتنا کہ چاہے تو قسم ہے تیری عزت کی جانتا ہے تو کہ میں تجکو دوست رکھتا ہوں یا کچھ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نے کہا تھے ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ مضمون اس آیت کے کان امۃ قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتے تھے معاذ آنحضرت کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانہ میں اور جب یمن میں گئے تو کہتے تھے عمر کہ خالی چھوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ سے اور حاضر ہوئے وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں اور جہادوں وغیرہ میں اور وقت رحلت کے کہا اپنے یاروں کو جسوقت کہ وہ روئے کیوں روتے ہو اور کس چیز نے رلایا تمکو کہا لوگوں نے کہ روتے ہیں ہم علم پر کہ منقطع ہو گا بسبب موت تمہاری کے کہا علم و ایمان قائم ہیں روز قیامت تک ڈھونڈو تم حق کو جس سے کہ ہو اور رد کرو باطل کو جسپر کہ ہو مناقب انکے بہت ہیں زیادہ از حد ترجمہ ہر امت کے لیے امین ہے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے ف ع ح اور ایک روایت میں ہے کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک امین ہے اور امین میرا ابو عبیدہ ہے اور انکے کمال زہد پر دلالت کرتا ہے یہ قصہ جو ریاض میں مذکور ہے کہ کہا عروہ بن الزبیر نے جبکہ آئے عمر بن الخطاب شام سے ملے انسے بڑے بڑے امرا پس کہا عمر نے کہ کہاں ہیں بھائی میرے لوگوں نے کہا کون کہا عمر نے ابو عبیدہ کہا لوگوں نے کہ آپ آتے ہیں تمہارے پاس پس جبکہ آئے انکے پاس اُترے عمر سواری سے اور گلے لگایا انکو پھر انکے گھر میں گئے پس دیکھی ابو عبیدہ کے گھر میں مگر ایک چھوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت عمر نے کہا ابو عبیدہ کو کہ ہم کو اپنے گھر میں لیچلو پس آئے انکے گھر میں پس دیکھا کچھ کہا کہاں ہے اسباب تمہارا نہیں دیکھتا ہوں مگر ایک نمدہ اور رکابی اور تلوار حالانکہ تم امیر ہو آیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے پس اٹھے ابو عبیدہ اور گھر کے اندر گئے اور لے آئے دو یا تین کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے پس روئے عمر اور کہا فریب دیا ہم سب کو دنیا نے سوا تیرے اے ابو عبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قرشی ہیں ملتے واسطہ ساتھ آنحضرت کے فہر بن مالک میں جمع ہوتے ہیں حاضر ہوئے ہیں تمام مشاہدہ میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا اور رسول کی محبت میں قتل کیا اور ثابت رہے ساتھ آنحضرت کے روز احد کے اور کھینچے دو حلقے خود کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک میں گڑ گئے تھے اپنے دانتوں سے اور دو دانت انکے گر پڑے بسبب نکالنے کے زور سے اور انھوں نے بھی طاعون عمواس میں وفات پائی حضرت عمر کے عہد میں اور نماز انکی پڑھی معاذ بن جبل نے اور فرماتے تھے حضرت عمر اپنی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن جراح ہوتے تو سپرد کرتا میں یہ کار انکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کو سکے مشاورت کے ہاتھ تفویض کرتا میں واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور معمر کی حدیث میں آیا ہے اور حکم بحق زیادہ کرنیوالا میری امت میں سے علی ہے ف ح اور اسلیے حضرت عمر بے مشاورت اور بے فتوی انکے کے حکم نہیں کرتے تھے اور اگر حضرت علی موجود نہ ہوتے تو توقف کرتے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اقضاہم کے ہیں خوب جاننے والے احکام خصومت کے کہ محتاج ہے طرف قضا کے اور اس روایت میں افضلیت حضرت علی کی ابوبکر اور عمر پر ثابت نہیں ہوئی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں ہے انکی شان میں اور بہت نصوص آئے ہیں چنانچہ یہ آیہ صریح حضرت ابوبکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابوبکر ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ پہلے فتح مکہ کے انھوں نے اپنا مال جہاد میں صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالے نے کہ انکے برابر کوئی نہیں ہو سکتا اور بہت روایتیں انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں حاصل یہ کہ حدیثیں متعارض ہیں اور دلیلیں متناقض پس اعتبار اسکا ہے کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اسپر اہل سنت نے اور وہ یہ ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل حضرت ابوبکر ہیں باعتبار

کثرت ثواب کے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہم پھر جاتے تو کہ علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما میں جنگ و خصومت واقع ہوئی۔ اور تحقیق دونون جماعتیں کہ بر الکتی تھیں بعض انکی بعض کو اور
نہیں حکم کیا کسی نے انمین سے ساتھ کفر و سرون کے لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئے پس نہیں نسبت کفر کی کر سکتے ہیں ہم کسی کو بسبب جہل اور برا کہنے کے اور اعتقاد
کرنا چاہیے کہ امیر المومنین علی نے اجتہاد کیا خلافت میں اور مصیب ہوئی اجتہاد میں اور تھے وہ سزاوار ترین لوگون کے ساتھ خلافت کے اسوقت میں اور معاویہ نے اجتہاد
کیا انمین اور خطا کی اجتہاد میں اور ہمین تھے وہ مستحق خلافت علی کے ہوتے واللہ تعالی ینفعنا بحبتہم و حشرنا فی زمرتہم (وعن الزبیر قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یوم احد درعان فنہض الی الصخرۃ فلم یستطع فقعد طلحۃ تحتہ حتی استوی علی الصخرۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ رواہ
الترمذی) اور روایت ہے زبیر سے کہا تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں روز احد کے ف ع بسبب مبالغہ کے بیچ امتثال قول اللہ تعالی کے خذوا حذرکم
یعنے لو تم بچاو اپنا کہ سپر اور زرہ وغیرہ اسباب جنگ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ہتیارون کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ میں منافات ساتھ
توکل کے نہیں رکھتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایسے امور واسطے تعلیم امت کے کرتے ہون ترجمہ پس اٹھے آنحضرت اور متوجہ ہوئے طرف ایک بڑے پتھر کے کہ وہان تھا تا اوپر
چڑھیں اور دیکھیں طرف کفار کے اور اونچے سے دکھائی دین ابرار کو پس نہ چڑھ سکے یعنے بسبب بوجھ زرہون کے پس نہ بیٹھے طلحہ نیچے آنحضرت کے یہان تک کہ چڑھے
اور قرار پکڑا آنحضرت نے اس پتھر پر پس سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے واجب کی طلحہ نے نقل کی ترمذی نے ف ع یعنے جنت جیسے کہ ایک
روایت میں ہے اور معنی یہ مین کہ انھون نے ثابت کی بہشت اپنے لیے بسبب اس عمل کے یا بسبب اس چیز کے کہ کی اسدن کہ اپنے اوپر جو کھون اٹھائی کہ بچائے
آنحضرت کی سپر کیا یہان تک کہ تیر لگے انکے بدن میں اور زخمی ہوا تمام جسد انکا یہان تک کہ شل ہو گیا ہاتھ انکا اور زخم لگے انکے کچھ اوپر اسی سے کچھ ستر
میں بھی اور تھے صحابہ کہ جب ذکر کرتے روز احد کا کہتے کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عتبہ بن وقاص نے پتھر مارا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو روز احد کے پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپ کا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نے زخمی کی پیشانی انکی
اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹھ گئیں دو کڑیاں زرہ کی رخسارہ مبارک میں اور گر پڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک گڑھے میں ان گڑھون میں سے
کہ کھودے تھے عامر نے تا کہ گر پڑیں انمین مسلمان نا دانستہ پس پکڑا حضرت علی نے ہاتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اٹھایا آپ کو طلحہ بن عبید اللہ نے
یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوئے اور چوسا ابو سعید خدری نے خون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے چوسا خون میرا انہیں مس کریگی اسکو آگ (وعن جابر قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی طلحۃ بن عبید اللہ قال من احب ان ینظر الی رجل یمشی علی
وجہ الارض وقد قضی نحبہ فلینظر الی ہذا وفی روایۃ من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ رواہ الترمذی) اور روایت ہے
جابر سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی دوست رکھے کہ دیکھے طرف اس شخص کے کہ چلتا ہے
روے زمین پر اس حال میں کہ تحقیق مر چکا ہے یا منتظر مرنے کے ہے یعنے اگر کوئی چاہے کہ مردہ کو دیکھے کہ روے زمین پر چلتا ہے تو بس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے
اور ایک روایت میں یون آیا ہے کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہو روے زمین پر تو چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع
اور تحقیق لفظ نحب کی یہ ہے کہ نحب ساتھ نون اور ح حطی اور ب موحدہ کے بمعنے نذر اور موت اجل کے آتا ہے اور بیچ آیۂ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ
فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کے ساتھ دونون معنون کے تفسیر کیا ہے مفسرون نے یعنے مسلمانون میں سے ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا
کے پس بعضون نے انمین سے ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا میں کی تھی یعنے شہید ہوئے راہ خدا میں اور بعضے انتظار اسکا کر رہے ہیں اور حدیث میں بھی
حمل کرنا دونون معنون پر درست ہے اور ظاہر دوسرے ہی معنی ہیں جیسے کہ دوسری روایت میں آیا ہے شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ ان لوگون میں سے ہے
کہ پوری کی نذر اپنی اور چکھی موت اسکی راہ میں اگرچہ زندہ ہے اور طلحہ نے اپنے تئین سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھایل ہوئے تھے روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث میں گذر

اسکا ہو چکا ہے اور حقیقت مین یہ اشارہ ہے طرف موت اختیاری کے کہ حاصل ہوتی ہے اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سے غائب ہونا ہے عالم شہادت سے بسبب مستغرق ہونے کے ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کے طرف اللہ تعالے کے اور یہ نتیجہ موت اختیاری کا ہے اور احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونے شہادت کے مآل کار مین کہ دلیل ہے انکے خاتمہ بخیر ہونے کی (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا سنا میرے کان نے آنحضرت کے منہ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہین بہشت مین ف ع یہ کنایہ ہے انکے کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰہُمَّ اشْدُدْ رَمْیَتَہٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے انکے لیے اسدن یعنے روز احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی انکی اور قبول کر دعا انکی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ف ع مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کے ظاہر ہے کہ تعبیر دعا کو ساتھ تیر کے کرتے ہین جیسے کہ کہا کسی بزرگ نے مصرع ع از ہر کرانہ تیر دعا می کنم روان اور گویا اجابت انکی دعا کی ایک اثر انکے تیر مارنے کی تھی کہ پہلے راہ خدا مین انھون نے ہی تیر مارا (وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے دعا کی یا الٰہی قبول کر یعنے دعا واسطے سعد بن ابی وقاص کے جسوقت کہ دعا مانگے تجھسے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَاہُ وَاُمَّہٗ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَقَالَ لَہٗ اِرْمِ اَیُّہَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا نہین جمع کیا آنحضرت نے اپنے باپ اور مان کو مگر واسطے سعد کے یعنے روز احد کے فرمایا واسطے انکے روز احد کے پھینک تیر قربان ہو تیرے باپ میرا اور مان میری اور فرمایا واسطے انکے یہ بھی پھینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی نے ف ع تھے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر کے ہاتھ پر اُسوقت مین یہ سترہ برس کی عمر مین تھے اور ایک وقت مین لازم کیا تھا انھون نے اپنے گھر مین بیٹھنا اور ایک قبہ مین بیٹھے رہتے تھے اور اپنے گھر کے لوگون کو کہ دیا تھا کہ مجھے لوگون کی خبر کچھ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہوا امت کسی امام پر (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذَا خَالِیْ فَلْیُرِنِیْ امْرُؤٌ خَالَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ کَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِیْ زُہْرَۃَ وَکَانَتْ اُمُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِیْ زُہْرَۃَ فَلِذٰلِکَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذَا خَالِیْ وَفِی الْمَصَابِیْحِ فَلْیُکْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْیُرِنِیْ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے سعد یعنے آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہے ماموں میرا کہ یعنی میری مان کی قوم مین سے ہے پس چاہیے کہ دکھا دے مجکو کوئی شخص ماموں اپنے کو ف ع یعنے برابر اور مانند اس ماموں کے کہ مین کہتا ہون تاکہ کھلجاوے کہ کسی کا ماموں مانند ماموں میرے کے نہین ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یعنے بیچ توجیہ فرمانے آنحضرت کے سعد کو ماموں اپنا اور تھے سعد بنی زہرہ مین سے کہ قبیلہ ہے قریش مین سے اور تھین والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی زہرہ سے ف ع اور زہرہ بپیش زبر سے نام ہے عورت کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوے بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ماموں میرا ہے اور مصابیح مین ہے پس چاہیے کہ اکرام کرے مرد ماموں اپنے کا جیسے کہ مین اکرام کرتا ہون اپنے ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کے ف ع کہا ابن حجر نے کہ یہ تصحیف ہے کہتا ہون بلکہ یہ تحریف ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَرَاَیْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَۃُ وَہٰذَا السَّمُرُ وَاِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ مَا لَہٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ وَکَانُوْا وَشَوْا بِہٖ اِلٰی عُمَرَ وَقَالُوْا لَا یُحْسِنُ یُصَلِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ کہا سنا مین نے سعد بن ابی وقاص سے کہتے تحقیق مین اول ان شخصون کا ہون عرب مین سے کہ پھینکا تیر راہ خدا مین اور دیکھا مین نے اپنے تئین اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہو کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہین تھی ہمارے لیے کچھ خوراک مگر پھل کیکر کے کہ

مشابہ ہو بیاں کے ہوتا ہی اور بہتی لیک کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں یعنے خشک ہوتا تھا مانند مینگنیوں کے وحالیکہ
نہیں تھی واسطے اُسکے آمیزش یعنے اجزا اُسکے بعضوں سے ملے نہیں تھے بسبب خشکی کے پھر ہوئے بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب
سکھاتے ہیں مجھکو یا توبیخ کرتے ہیں مجھکو اسلام پر فٹ یعنے نماز پر اسلیے کہ نماز ستون ہی اسلام کا یا تقدیر ہی اسکی علی عمدۃ شرائعہ اور مراد یہ ہی کہ وہ آداب
سکھاتے ہیں مجھکو اور تعلیم کرتے ہیں مجھکو نماز اور عار دلاتے ہیں مجھکو یہ کہ اچھی نہیں پڑھتا ہوں میں نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اُسوقت یعنے
جبکہ اچھی نہ پڑھی میں نے نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنے تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی
میری دین میں اور تھے بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تھی سعد بن ابی وقاص کی نزدیک عمرؓ کے یعنے جبکہ عامل کیا تھا انکو حضرت عمرؓ نے کوفہ کا اُن
ایام میں وہ انکی شکایت کر دیتے تھے لوگوں کے پاس یا لکھ بھیجتی تھی اور کہا تھا کہ نہیں اچھی طرح پڑھتے نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے شرائط یا
ارکان یا سنتیں نماز کی اچھی طرح ادا نہیں کرتے اور رعایت انکے احوال کی نہیں کرتے پس حضرت عمرؓ نے تہدید کی انکو اور اُنھوں نے حضرت عمرؓ سے حقیقت
حال ظاہر کی میں انکو آنحضرت کی نماز پڑھاتا ہوں کہ دراز کرتا ہوں پہلی دو رکعتوں میں اور تخفیف کرتا ہوں دو رکعت اخیر میں پس حضرت عمرؓ نے تصدیق کی
انکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی جیسا کہ تم کہتے ہو اور روکیا بنی اسد کی باتوں کو اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہی اور بیان
معلوم ہوتا ہی کہ فخر کرنا ساتھ فضل کے اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتھ بیان واقع کے واسطے مصلحت دینی اور دفع کرنے عار و نقصان کے درست ہی
جائز ہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں فخر کیا کرتے تھے بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کے (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِيْ وَاَنَا ثَالِثُ الْاِسْلَامِ وَمَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِيْ الْيَوْمِ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ
فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنِّيْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی سعد سے کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنے تئین اور میں تیسرا تھا اہل اسلام کا
ف یعنے دو شخص مسلمان ہو چکے تھے تیسرا مسلمان میں ہوا اور مراد دو سے ابو بکر اور خدیجہ ہیں اور کلام انکا بالغوں یا اجنبیوں میں ہی تا کہ حضرت علی نکلجاوین
کلام مذکور سے اور نہیں اسلام لایا کوئی یعنے ان لوگوں میں سے کہ اسلام لائے پہلے میرے مگر بیچ اسدن کے کہ اسلام لایا میں اسمیں اور البتہ تحقیق
ٹھہرا میں سات دن اس حالت پر کہ تحقیق میں البتہ تہائی اہل اسلام کا تھا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے میں اسلام لایا بعد دو شخصوں کے اور بعد ازان
سات روز گذرے کہ کوئی ان سات دنوں میں اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کے اسلام لایا جو کہ لایا کما قال بعض محققین نے کہ تطبیق اسمیں اور درمیان خبر عمار کے
کہ کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما معہ الا خمسۃ اعبد وامراتان وابو بکر ساتھ اس طرح کے ہی کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین کے تا کہ
نکلجاوین غلام مذکور اور علی یا یہ کہ اطلاع ہوئے ہوں اُنپر (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهِ اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِيْ مِنْ بَعْدِيْ
وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِيْ الْمُتَصَدِّقِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ
وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت کرتی ہیں عائشہ رضی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اپنی بیبیوں کو کہ تحقیق کار تمھارا اسحال تمھارا اس قسم سے ہی کہ فکر میں ڈالتا ہی مجھکو بعد میرے ف یعنے بعد وفات میری اسکے کہ میراث میری نہیں
ہی اور تمنے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جسوقت کہ اختیار دی گئی تھیں دیکھا چاہیے کہ بعد میرے حال تمھارا کیا ہوگا اور لوگ تم سے کیا معاملہ کرینگے اور کون متکفل تمھاری
معیشت کا ہوگا اور توفیق انکی یاد دہانی یاد دلائیگا اور صبر نہیں کرینگے اوپر نفقہ احوال تمھارے کے مگر صبر کرنیوالے ف یعنے جو کہ صبر کرتے ہیں مخالفت نفس پر
کہ اختیار کرتے ہیں قلت کو اور دینے میں زیادت کرتے اور صدیق ف یعنے جو کہ کامل ہیں صدق معاملہ میں اور ادائے حقوق میں اور کثیر الصدق خرچ
کرتے ہیں اور سخاوت میں بہت کہا عائشہ رضی نے کہ مراد رکھتے تھے آنحضرت ان صابروں اور صدیقوں سے صدقہ دینے والے اور خیر کرنے والے
اسلیے کہ سوق کلام واسطے نفقات انکے کے ہی پھر کہا عائشہ نے یعنے واسطے شکر گذاری اور اظہار منت داری عبد الرحمن بن عوف کے ساتھ بیٹا کے

کہ ابو سلمہ ہی اور کبار تابعین سے ہی پلاوے خدا تعالے تیرے باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہی بہشت مین اور تھا عبدالرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا
تھا آنحضرت کی بیبیون پر ایک باغ کہ بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہ ترمذی نے ف اور روایت مین آیا ہی کہ عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی
ساتھ دینے ایک باغ کے واسطے ازواج مطہرہ کے بیچا گیا چار لاکھ کو اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہی اور زہری سے ہی کہ کہا تصدق کیا عبدالرحمن بن عوف نے
آنحضرت کے عہد مین آدھا مال اپنا اور چار ہزار یعنے درہم یا دینار پھر تصدق کیے چالیس ہزار دینار پھر تصدق دیے پانسو گھوڑے جہاد مین پھر تصدق دیے پندرہ سو اونٹنیان
جہاد مین اور تھا اکثر مال انکا تجارت سے اور ایک روز عبدالرحمن نے تصدق دیے صحابہ کو ایک سو پچاس ہزار دینار پھر جب رات ہوئی بیٹھے اپنے گھر مین اور لکھی ایک فرد ساتھ
تفریق کرنے تمام مال کے مہاجرین اور انصار پر بیان کر کے لکھا کہ قمیص جو میرے بدن پر ہی فلانے شخص کے لیے اور عمامہ میرا فلانے کے لیے اور نہین چھوڑا کچھ اپنے مال مین
مگر لکھا اسکو فقرا کے لیے پھر جبکہ صبح کی نماز پڑھی پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آئے جبرئیل اور کہا اے محمد اللہ تعالے فرماتا ہی کہ میری طرف سے عبدالرحمن کو
سلام اور قبول کر اس سے فرد پھر پھیرے اسکو اور کہا گیا انکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول اسکے کا اور چاہیے کہ کرے اپنے
مال مین جو کچھ چاہے اور تصرف کرے اسمین جیسے کہ تصرف کرتا تھا پہلے اسکے اور نہین حساب ہی اسپر اور بشارت دے اسکو جنت کی اور آیا ہی کہ تیس ہزار بردے انہون نے آزاد
کیے اور بعد وفات کے چار بیبیان چھوڑ گئین اور ہر بیوی کے حصہ مین اسی اسی ہزار درہم آئے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہونچے
ہر بیوی کے حصہ مین دو دو لاکھ درہم (وعن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لازواجہ ان الذی یحنو علیکن بعدی ہو الصادق
البار اللہم اسق عبد الرحمن بن عوف من سلسبیل الجنة رواہ احمد) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے
بیبیون اپنی کے کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوے تمکو ساتھ لیون اپنے کے یعنے سخاوت کرے تمپر خرچ کرنے مین بعد وفات میری کے وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان یا اللہ
پلا عبدالرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سے نقل کی یہ احمد نے ف ح ظاہر ہی کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہی جیسے کہ پہلی حدیث مین عایشہ سے مذکور ہوا اور بعضون نے کہا کہ کلام
آنحضرت کا ہی اسلیے کہ آنحضرت نے جانا تھا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان بہ نسبت ازواج مطہرات کے وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت کا ہی (وعن
حذیفة قال جاء اہل نجران الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ابعث الینا رجلا امینا فقال لابعثن الیکم رجلا امینا حق امین فاستشرف لہا
الناس قال فبعث ابا عبیدة بن الجراح متفق علیہ) اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کبار صحابہ سے ہین اور صاحب سر آنحضرت کے کہا آئے اہل
نجران رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ف نجران ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال مین فتح ہوا اور نہایہ مین
ہی کہ وہ موضع ہی درمیان حجاز اور شام کے ترجمہ پس کہا انہون نے یا رسول بھیج طرف ہمارے ایک شخص امانت دار کہ ہمارے حق مین خیانت نہ کرے
تاکہ ہووے امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ بھیجونگا مین طرف تمہارے ایک شخص امانت دار لائق اسکے کہ کہا جاوے اسکو امانت دار پس منتظر و متوقع
ہوئے واسطے امارت کے لوگ ف ح دیکھیے کون اس منصب پر مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہ بات انکو فقط از راہ حرص حاصل کرنے صفت امانت کے تھی نہ واسطے
یعنے امارت کے ترجمہ کہا حذیفہ نے پس بھیجا آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن علی رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ
من نؤمر بعدک قال ان تؤمروا ابا بکر تجدوہ امینا زاہدا فی الدنیا راغبا فی الآخرة وان تؤمروا عمر تجدوہ قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومة لائم وان تؤمروا علیا
ولا اراکم فاعلین تجدوہ ہادیا مہدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم رواہ احمد) اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ
کس کو امیر کرین ہم اپنے پر بعد وفات آپکی کے فرمایا آنحضرت نے کہ اگر امیر کروگے تم بعد میرے ابوبکر کو پاؤگے تم اسکو امانت دار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا
مگر ساتھ عدل کے بیرغبت دنیا مین راغب آخرت مین ف ش اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکے کہ لائق یہ ہی کہ ہو خلیفہ ساتھ اس صفت کے تاکہ تمام ہو واسطے اسکے
اخلاص کہ موجب ہی خلاص کا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنے پاؤگے اسکو قوی بیچ حکم خدا

کہ ضعیف اپنے نفس کے حق مین ترجمہ اور اگر امیر کروگے تم عمر کو پاؤگے تم اسکو قوی یعنی قادر اوپر اٹھانے بوجھ امارت کے امین یعنے نہین سرزد ہوگی انسے خیانت نہین ڈرتا ہے بیچ جاری کرنے احکام دین خدا کے ملامت کسی ملامت کرنیوالے کے سے **ف** یعنے رعایت نہین کرتے کسی کی امر دین مین اور معنے یہ ہین کہ وہ سخت ہین دین مین جب شروع کرتے ہین کوئی کام اپنے کاموں سے تو نہین ڈرتے ہین انکار کسی منکر کے سے وہ کام کیے جاتے ہین اور نہین ڈرتا ہے انکو قول کسی قائل کا اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی ایک روایت مین ہے تجدہ وہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ ترجمہ اور امیر کروگے تم علی کو حالانکہ تحقیق نہین گمان کرتا ہون تمکو کرنیوالا یعنے امیر انکو بلا اختلاف حال خلافت انکی مین پاؤگے اسکو راہ راست دکھلانے والا یعنے مرشد مکمل راہ راست چلنے والا کامل کریگا اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی یہ امر سپرد ہے تمھاری طرف نہ امت اسلیے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہونچنے والے اجتہاد مین نہین جمع ہوتے تم مگر حق پر اور اس حدیث مین ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور راوی بھول گیا ہو اور بعضے نے کہا کہ ابو بکر کے پہلے ذکر کرنے مین اشارہ ہے طرف مقدم ہونے انکے کے اور نہین ذکر کیا عثمان کو صریحا لیکن لا اراکم کہنے مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ مقدم ہین حضرت علی پر اور ممکن ہے یہ کہ کہا جاوے کہ معنے لا اراکم فاعلین کے یہ ہین کہ مین نہین گمان کرتا ہون کہ تم امیر کروگے علی کو سب سے پہلے اسلیے کہ مین جانتا ہون قضا و قدر الہی سے کہ عمر علی کی بہت ہے اور مذکورین کی عمرون سے پس اگر وہ مقدم کیے جاوین تو فوت ہوا اورون کی خلافت باوجود اسکے مقدر ہے انکے لیے بھی خلافت پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر نہین کروگے پس ظن بیان بمعنی یقین ہے انتہا اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصیص تعیین نہین کی کسی کی خلافت پر اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتھ امیر کرنے کے امیر کرنا بعد آنحضرت کے ہو بواسطہ (وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الہجرۃ وصحبنی فی الغار واعتق بلالا من مالہ رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ الحق وما لہ من صدیق رحم اللہ عثمان تستحییہ الملئکۃ رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث دار رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور یہ بھی حضرت علی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کر دیا مجھسے اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجھکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کے **ف** یعنے مدینہ کے آیا ہے کہ ابو بکر نے دو اونٹنیان پالکر اور تیار کر رکھ چھوڑی تھین کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ اسکو قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نے کہ مین سوار نہین ہونگا مگر یہ کہ بیچے تو میرے ہاتھ اور بدون اسکے قبول نہین کرونگا مین پس آٹھ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نے خریدی قرضون کو ترجمہ ساتھ رہا میرے غار مین یعنے وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے یعنے اور کیا انکو خادم آنحضرت کا رحمت کرے اللہ عمر کو کہتا ہے صرف حق اگرچہ تلخ لگے کسی کو کر دیا اسکو حق گوئی نے اس حالت مین کہ نہین واسطے اسکے کوئی دوست **ف** یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اسکی واسطے مراعات اور مداہنت کے مطلق دوست کیونکہ اسمین تو شک ہے نہین کہ صدیق اکبر دوست جاننے تھے انکے ترجمہ رحمت کرے اللہ تعالی عثمان کو حیا کرتے ہین اس سے فرشتے رحمت کرے خداے تعالے علی کو خداوندا پھیر حق کو ساتھ علی کے جدھر کو پھرے علی **ف** یہ حدیث موافق اس حدیث کے ہے کہ سیوطی نے جمع الجوامع مین ذکر کی ہے القرآن مع علی وعلی مع القرآن یعنی قرآن ساتھ علی کے ہے اور علی ساتھ قرآن کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والون کی تعریف مین جاننا چاہیے کہ اطلاق اہلبیت کا کتنے ہی معانی پر آیا ہے ایک تو وہ کہ حرام ہے انپر زکوۃ لینی اور وہ بنی ہاشم ہین اور شامل ہین آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو رضی اللہ عنہم سب سے اور کبھی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ہے کہ داخل ہین انمین ازواج مطہرات بھی اور نکالدینا آنحضرت کی بیویون کا اہلبیت مین سے مکابرہ ہے اور مخالفت ہے سوق اس کریمہ کے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اسلیے کہ خطاب انھین کے ساتھ ہے اول آیۃ مین اور آخر آیۃ مین پس نکالنا انکا اس مضمون مین سے کہ درمیان مین واقع ہوا ہے نکالدینا ہے کلام کو اتساق و انتظام سے امام محمد فخر الدین رازی نے کہا کہ آیۃ شامل ہے آنحضرت کی بیویون کو اسلیے کہ سیاق آیۃ پکار رہا ہے اسی کو پس نکالنا انکا اس سے اور مخصوص کرنا ساتھ غیر انکے کے صحیح نہ ہوگا

اور یہ بھی کہا کہ اولی یہ ہی کہ کہا جاوے اہل بیت اولاد اور بیویاں آنحضرت کی ہیں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بھی اُن میں سے ہیں اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بھی آپکے
اہل بیت میں سے ہیں بسبب معاشرت اور ملازمت اُنکی کے ساتھ آنحضرت کے اور کبھی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہی کہ ظاہر میں سمجھا جاتا ہی خاص ہونا اُسکا ساتھ
فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے روایت کرتے ہیں انس رض کہ آنحضرت گذرتے تھے حضرت فاطمہ رض کے گھر پر جب نماز فجر کے لیے مسجد کو آتے تھے اور کہتے
تھے الصلوة یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سے آیا ہو کہ کہا تحقیق آئی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی رض اور فاطمہ رض گھر کے آستانہ پر کھڑے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ کنارے ہوجا پس میں گھر کے اندر چلی گئی پس آئے
علی اور فاطمہ رض اُنکے ساتھ حسن اور حسین تھے اور وہ دونوں لڑکے چھوٹے تھے پس بٹھایا آنحضرت نے حسن اور حسین کو اپنی گودی مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنے ایک ہاتھ
سے اور پکڑا فاطمہ رض کو دوسرے ہاتھ سے اور چمٹایا اپنے سے اور لپیٹی اُنپر کملی سیاہ کہ اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہ اہل بیت میرے ہیں
لا طرف اپنے نہ طرف آگ کے مجھکو اور اہل بیت میرے کو اور یہ بھی ام سلمہ سے آیا ہو کہ کہا آنحضرت نے یہ مسجد میری حرام ہی ہر حائض پر عورتوں میں سے اور ہر
جنبی پر مردوں میں سے مگر محمد پر اور اُسکے اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ رض اور حسن اور حسین ہیں نہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور تضعیف کیا حاصل
یہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علما نے بیچ تطبیق ان اقوال کے اور توجیہ ان اطلاقات کے کہا ہو کہ بیت تین ہیں بیت نسب
اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبدالمطلب کی اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں نسب کی جہت سے اور جد قریب کی اولاد کو بیت کہتے ہیں اور
کہتے ہیں فلانے کا گھر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورتوں پر بہت خاص اور
بہت مشہور ہی بحسب عرف وعادت کے اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونے اہل بیت کے آنحضرت کی تمام اولاد کو علی رض
اور فاطمہ رض اور حسن اور حسین اُنکے درمیان میں سے بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہیں اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیوں
اُنکی کے حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مولف نے ذکر کیا ہی اس باب میں یعنی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول
اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اُسکے بیٹے اسامہ بن زید کو بھی ذکر کیا تقریباً واسطے کمال محبت اور عنایت آن سرور کے اُنپر یا بسبب داخل کرنے اُنکے کے
اہل بیت میں اور ذکر نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا اُنکے لیے ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہیں ساتھ مناقب مخصوصہ کے یا اس سبب سے کہ نہ
داخل کیجیے اُنکو اہلبیت میں بنا بر رعایت تعارف کے کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا انھیں چاروں پر ہوتا ہی واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی
(عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ
وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہو سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا جب اُتری یہ آیہ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو
اور تمھارے بیٹوں کو بلایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن حسین کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ ہیں اہلبیت میرے نقل کی یہ مسلم نے
ف جاننا چاہیے اس آیہ کو آیہ مباہلہ کہتے ہیں اور بہل یعنی لعنت کرنے کے ہی اور بہلہ ساتھ پیش اور زبر کے معنے لعنت کے اور مباہلہ لعنت کرنی ایک
دوسرے کو اور دعا کرنی ساتھ لعنت کے اصل ابتہال کی تو یہ ہی بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اس دعا کے کہ کوشش کیجاوے اسمیں اور عادت عرب کی تھی کہ
جب کوئی قوم آپسمیں اختلاف اور تکذیب ایک دوسرے کی کرتے اور ظلم کرتے تو باہر نکلتے اور لعنت کرتے ایک دوسرے کو اور کہتے لعنة اللہ علی الکاذبین
والظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سے کہ مباہلہ کرو ساتھ نصاریٰ کے اور یہ آیہ اُتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا
وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنة اللہ علی الکاذبین یعنے پس جو کوئی حجت کرے تجھسے اس قرآن میں یا دین میں پیچھے اسکے کہ آیا ہی
تجھکو علم وشریعت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور بلاؤ تم اپنے بیٹوں کو اور بلاویں ہم اپنی عورتوں کو اور تمھاری عورتوں کو اور اپنی ذاتوں کو

اور تمہاری ذاتون کو پھر دعا بد کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی جھوٹون پر ہم ہون یا تم انتہی آئیں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود مین لیے ہوئے حسنؓ
اور حسینؓ کو کہ چھوٹے تھے اُن دونون مین اور فاطمہؓ تھین پیچھے آنحضرت کے اور علیؓ پیچھے فاطمہؓ کے اور حکم کیا آنحضرت نے اُنکو کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا
پس جب پیشوائے ترسایون نے اُنکو دیکھا تو کہا اپنی قوم سے واسطے تمہارے مین دیکھتا ہون اِن مونھون کو کہ اگر خدا سے درخواست کرین کہ پہاڑ کو اسکی جگہ سے
اکھیڑ دے تو ام اکھیڑ دے دیکھا چاہیے کہ کیا انوار تجلی اُسوقت اُنکے مُنھ پر چمکتے تھے کہ کافر بیگانہ نے اُسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مومن محب
یگانہ کا کہ اُس نور سے آشنا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اُس ترسانے کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتھ اُنکے وگرنہ ہلاک ہو جاوگے اور جڑ سے اُکھڑ جاوگے پس
جبراً قہراً فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین نہ رکھتے تھے مسلمان نہ ہوئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر
مباہلہ کرتے وہ مسخ کیے جاتے بصورت بندرون اور سورون کے اور آگ ہو جاتا اُنپر تمام جنگل اور جڑ سے اُکھیڑے جاتے اور جلجاتے ساتھ پرندون کے
کہ درختون پر ہین (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اس حال مین کہ آنحضرتؐ پر ایک کملی تھی نقش دار
سیاہ بالون سے پس آئے حسن بن علی رضؓ پس داخل کیا آنحضرت نے اُنکو یعنی کملی مین پھر آئے امام حسینؓ پس داخل ہوے امام حسینؓ ساتھ امام حسن کے پھر آئین
فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہؓ کو پھر آئے علیؓ پس داخل کیا اُنکو پھر پڑھی یہ آیۃ نہین چاہتا ہی خدا تعالیٰ مگر یہ کہ دور کرے تمسے گناہون کی پلیدی
اے اہلبیت نبوت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا نقل کی یہ مسلم نے ف ۶ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیویان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اُنکی اہلبیت مین سے ہین
اسلیے کہ اسکے پہلے بھی ذکر بیویون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور بعد بھی اُنکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی
عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کے لیے ہی یا واسطے غلبہ دینے مردون اہل بیت کے جیسے کہ سمجھی جاتی ہی یہ بات حدیث سے اور پاک کرے تمکو یعنی آلودہ ہونے
سے ساتھ پلیدیون کے اور میلون کے کہ مبتلا ہوتے ہین اُسمین اکثر لوگ (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہین کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹے آنحضرت کے نے کہ ماریہ
قبطیہ سے تھے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق اُسکے لیے دودھ پلانے والی ہی بہشت مین نقل کی یہ بخاری نے ف ۶ یعنی اُسکو بہشت مین داخل کیا دودھ
پلانیوالی اُسکے لیے مقرر ہوئی اور اُنھون نے مدت شیر خوارگی مین وفات پائی تھی اور بعضون نے تاویل کیا دودھ پلانیکے تمام کرنے کو ساتھ تمام کرنے حق تعالیٰ
کے لذت جنت اور نعمتون اُسکی کو اُنکے لیے گویا کہ بجاے دودھ پلانیکے ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتھ پیش
میم اور زیر ضاد کے ہی یعنی دایہ کہ پوری کرے رضاعت اُنکی آور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ زبر میم اور ضاد کے ہی یعنی جگہ دودھ پلانے کامل کی جنت مین ہی یا مصدر ہی
یعنی دودھ پلانے کے اور اسمین دلیل ظاہر ہی اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتے ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہی اسپر کہ جنت وعدم کی گئی پیدا
ہو چکی ہی اور موجود ہی (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ
فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ
قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ
الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ

فَبَکَیْتُ فَلَمَّا رَأَی جَزْعِیْ سَارَّنِی الثَّانِیَۃَ قَالَ یَا فَاطِمَۃُ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَسَارَّنِیْ
فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُقْبَضُ فِیْ وَجَعِہٖ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَہْلِ بَیْتِہٖ اَتْبَعُہٗ فَضَحِکْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ
کہا تھین ہم کہ بی بیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کے قریب یا مرض الموت
مین نہین چھپتی تھی ہیئت اور روش چال فاطمہؓ کی ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ف ع یعنی کچھ بھی جیسے کہ ایک روایت مین
لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز نہ ہوسکتا تھا اُنکی اور حضرت کی چال مین دونون صاحب ایکہی طرح چلتے تھے ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے فاطمہ کو
فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پھر بٹھایا آنحضرت نے فاطمہؓ کو ف ع یعنی حکم دیا اُنکو بیٹھنے کا پاس اپنے اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ
او عن شمالہ یعنے داہنی طرف بٹھایا یا بائین طرف ترجمہ پھر بات کی اُنسے چپکے سے پس روئین فاطمہ رونا شدت سے پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے
بہت غمگینی فاطمہؓ کی کچھ چپکے سے کہا اُنسے دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسنے لگین پس جبکہ اُٹھے پیغمبر خدا یعنی اُس مجلس سے طہارت و نماز کے
لیے پوچھا مین نے فاطمہ سے اور کہا مین نے کیا سرگوشی کی آنحضرت نے تمسے کہا فاطمہؓ نے نہین ہون مین کہ پراگندہ اور ظاہر کرون بھید آنحضرت کا
ف ع ح یعنی جو چیز اُنھون نے چھپائی مین اُسکو کیونکر ظاہر کرون اسلیے کہ وہ اگر چاہتے ظاہر کرنا اسکا تو نہ چھپاتے اُسکو اور اُس سے معلوم ہوا
کہ مستحب ہی چھپانا بھید بزرگون اور دوستون کا اغیار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مین نے یعنی فاطمہؓ سے قسم دیتی ہون
مین تجھکو ساتھ اُس حق کے کہ واسطے میرے ہی اوپر تمہارے کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہین طلب کرتی مین تمسے مگر یہ کہ خبر دو تم مجھکو
اُس چیز کی کہ چپکے سے کہی تجھسے آنحضرت نے کہا فاطمہ نے اسپر اب کہ آنحضرت اس عالم سے گئے پس ہان کہتی ہون مین اور تفصیل اُسکی یہ ہی اسپر
جسوقت کہ چپکے سے کہا آنحضرتؐ نے مجھسے اول بار مین پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجھکو کہ جبرئیل دور کرتے تھے مجھسے قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنے
رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآن کا اس سال مین مجھسے دو بار ف ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تھا ہر سال زمین رمضان مین اُس سب کا دور کرتے
یادداشت کے لیے اور تاکہ ظاہر ہوجاے ناسخ منسوخ دونون مین اور اسمین اشارہ ہی طرف استحباب دور کے اور یہ بھی اشارہ ہی کہ یہ حدیث آنحضرت نے اپنی عمر کے اخیر
رمضان کے بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہونچی ف ح اسلیے کہ دوبار دور کرنا برخلاف معتاد کے مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکے
ساتھ حفظ قرآن کے اور یاد کرنے احکام اُسکے کے تاکامل ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر اے فاطمہ یعنے مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اُسکو جہانتک کہ ہوسکے
اور صبر کر یعنے طاقت پر اور مصیبت سے اور بلاؤن مین خصوصاً میری مفارقت پر پس تحقیق مین اچھا پیش رو ہون واسطے تیرے یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نے
خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بےصبری میری تو سرگوشی کی مجھسے دوسری بار فرمایا اے فاطمہ راضی نہین ہی تو کہ ہووے تو بہتر
عورتون کی بہشت کی عورتون مین سے یعنی تمام عورتون مین سے یعنی تمام عورتون سے بہتر ہووے تو یا خاص اُس اُمت کی عورتون سے یا فرمایا ہووے تو
عالمین کی عورتون کی سردار یعنے دل تنگ مت رہ اور خدا سے راضی اور شاکر رہ کہ تجھکو یہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی
کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ وفات پاوینگے اس بیماری مین پس روئی مین پھر سرگوشی کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ مین اہل بیت انکے سے
کی ہون کہ اُنکے پیچھے جاؤنگی مین ف یعنی بعد اُنکے جلدی اس عالم سے جاؤنگی مین پس ہنسی مین جاننا چاہیے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت
فاطمہؓ کے تمام مومن بیبیون پر حتے کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رضہ سے بھی اسی طرح کہا ہی سیوطی نے اور بعضی حدیثون مین مریم بنت عمران کہ عموم نساء
سے کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اُنپر فضیلت دی ہی استثنا کیا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کے اس اُمت مین مثل مریم کے ہی پیچ قوم اپنی
کے یعنی فاضل تر غیر اپنے سے اور ہوسکتا ہی کہ اختلاف ان خبرون کا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تدریج اطلاع ہوئی ہو

اور یہ فضیلت فاطمہ کے ساتھ وحی کے اور اعلام پروردگار کے تو آخر کو عموم فضل انکا تمام عالم کی عورتون پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضے عالم عائشہ کو فضیلت
دیتے ہین فاطمہؓ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کے ساتھ بہشت مین ہونگی اور فاطمہؓ علی کے ساتھ اور اسمین شبہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور
اشرف ہوگا مقام علی سے ولیکن حدیثون مین واقع ہوا ہی کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور حسینؓ ایک مکان اور ایک مقام مین
ہونگے اور یہ بھی کہتے ہین کہ عائشہ مجتہدہ تھین خلفا اربعہ کے زمانہ مین فتوی دیتی تھین اور اجتہاد کرتی تھین اور سیوطی فتاوی مین کہتے ہین کہ بیان تیرہ ہب مین صحیح تر
مذہب ہوگا یہ کہ فاطمہ رض افضل ہین عائشہ رض سے اور بعضے کہتے ہین کہ برابر ہین فاطمہؓ اور عائشہؓ اور بعضے توقف مین ہے مین اور استروشی حنفیہ مین ہے اور بعضی شافعیہ توقف کی
طرف بہت مائل ہین اور جب امام مالک سے پوچھا تو انھون نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہی اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسی کو رسول اللہ کے گوشت کے ٹکڑے پر اور امام
سبکی نے فرمایا ہی کہ جو کچھ کہ مختار رہا اور دین ہمارے کا ہی یہ ہی کہ فاطمہؓ افضل ہین بعد انکے مان انکی خدیجہ بعد انکے عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہؓ اور عائشہ رض
مین اختلاف رکھتے ہین اور حق یہ ہی کہ حیثیتین مختلف ہین اور بعضی افضلیت یعنی کثرت ثواب کے مراد رکھتے ہین کہ علما نے اعتبار کیا ہی ولیکن کوئی بسبب شرف ذات اور
طہارت طینت اور پاکی جوہر کے فاطمہ اور حسن اور حسین کو نہین پہونچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مان انکی خدیجہ
ہین اور یہ آنحضرت کی سب بیٹیون مین چھوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کے اور یہ سردار ہین تمام عالم کے بیویون کی نکاح کیا انسے علی بن ابی طالب نے سنہ ۲
دوسرے ہجری مین رمضان کے مہینے مین اور بنا کیا انپر یعنی شب زفاف ہوا انسے ذی الحجہ مین پس جنین انسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور
رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد اور بعضون نے کہا تین مہینے بعد اس حال مین کہ عمر انکی اٹھائیس برس کی تھی اور غسل دیا انکو علی رض نے اور
نماز پڑھی انپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت کین انسے حدیثین علی رض نے اور انکے بیٹون حسن رض اور حسین رض نے اور اور جماعت نے سوائے انکے کہا عائشہؓ نے
کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ رض سے سوائے باپ انکے کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی مسور
بن مخرمہ سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہی ف ع ح یعنی وہ جزو ہین مجھسے اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نے
ولا افضل احدا علی بضعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنے غصہ مین ڈالا اسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجھکو ف ع ح یعنی بسبب حرمت کے اتحاد
کے پس اسمین اسطرح کی تشبیہ بلیغ ہی پس دفع ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنے برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہی اسلیئے کہ ظاہر یہ ہی اسطرح کا کلام محمول ہی اوپر کمال
اتحاد و اختلاط کے اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنے ایذا دی مسلمان کو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو
روایت کی یہ ابن عساکر نے علی رض سے اور اسی قبیل کی یہ حدیث ہی کہ جسنے دوست رکھا انصار کو پس تحقیق دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جسنے دشمن رکھا
انصار کو دشمن رکھا اسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی یہ حدیث کہ دوست رکھنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکھنا انکا کفر ہی اور دوست رکھنا عرب کا ایمان ہی اور
دشمن رکھنا انکا کفر ہی پس جسنے دوست رکھا عرب کو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دشمن رکھا عرب کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھکو ترجمہ اور ایک روایت مین
ہی یریبنی الخ قول آنحضرت کے فمن اغضبنی یا زیادہ اسپر قلق مین ڈالتے ہین مجھکو یعنے ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجھکو یعنی
باطن مین وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح روایتون مین آیا ہی کہ حارث بن ہشام ابوجہل کے بھائی نے چاہا کہ نکاح کرے
ابوجہل کی بیٹی کا کہ نام اسکا عوراء تھا ساتھ علی بن ابی طالب کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ علی نے خواستگاری کی اسکی اسکے چچا سے کہ حارث
بن ہشام نام تھا اسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپنے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دینے کا مین اسکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا
حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز نہین جمع ہونے کی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی مرتضی آئے اور عذر خواہی کی

اور کہا میں ہرگز نہیں کرنیکا وہ چیز کہ آپ کو ناخوش آوے یارسول اللہ اور اس حدیث کے بہت طریق میں اور روایت میں سر اس حدیث کا یون آیا ہی کہ کہا مسور نے کہ سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے کہ بیٹے ہشام بن مغیرہ کے مین اذن چاہتے تھے یہ کہ نکاح کردین ابوجہل کی بیٹی کا علی ابن ابی طالب سے اور نہیں اذن دیتا میں پھر نہیں اذن دیتا میں مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابو طالب کا یہ کہ طلاق دیدے بیٹی میری کو اور نکاح کرلے بیٹی اُنکی سے پس سوا اسکے نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا میرا ہی قلق میں ڈالتی ہی مجھکو الخ اور شرح مسلم میں لکھا ہی کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہرحال اور ہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہو ایذا اُس چیز سے کہ ہو اصل اُسکی مباح اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے خواص سے ہی اور حضرت علیؓ کے نکاح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہوں کے ایک تو یہ کرنا اُنکا باعث تھا حضرت فاطمہؓ کی ایذا کا اور اُسکے سبب ایذا پاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے علی آنحضرت کی ایذا کے سبب پس منع فرمایا اُس سے بسبب ہونے شفقت کے علی رضی اللہ عنہ پر اور دوسرے یہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں تھی مراد آنحضرت کے قول لا اذن سے منع کرنا جمع اُسکی سے بلکہ معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت نے خبر دی قضاء الٰہی کی کہ مقدمہ یہ ہی کہ دونون نہین جمع ہونگے اور یحیی بیٹے سعید بن القطان سے منقول ہی کہ کہا ذکر کیا میں نے عبداللہ بن داؤد سے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم کہا ابن داؤد نے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے علی پر یہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہ پر اُنکی حیات میں ساتھ قول اپنے کے وما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا یعنے اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لیلو اُسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اذن دیتا ہون مین تو نہ حلال ہوا علی کو کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہ پر مگر یہ کہ اذن دین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا میں نے عمر بن داؤد سے کہ کہتے تھے جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ ٹکڑا میرے گوشت کا ہی قلق میں ڈالتی ہی مجھکو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہی اُسکو اور ایذا دیتی ہی مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اُسکو حرام کیا اللہ نے علی پر یہ کہ نکاح کرین فاطمہ پر اور ایذا دین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قول اپنے کے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لایق ہی تمکو یہ کہ ایذا دو رسولخدا کو نقل کی یہ دونون روایتین حافظ ابوالقاسم دمشقی نے اور جامع میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجھسے ہی روکتی ہی دل میرا وہ چیز کہ روکتی ہی فاطمہ کے دل کو اور کشادہ دل کرتی ہی مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کرتی ہی فاطمہ کو اور نسب منقطع ہو جاوینگے روز قیامت کے سوائے نسب میرے کے اور بسبب میرے کے اور سسرال میری کے صواعق میں روایت ہی ابی ایوب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی اے اہل محشر جھکا لو تم سر اپنے اور بند کرلو آنکھین اپنی یہانتک کہ گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذریگی ساتھ ستر ہزار لونڈیون کے حورعین سے مانند گذرنے بجلی کے اور ثوبان سے روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے ملکر اخیر کو فاطمہ سے ملنے کو آتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آتے (وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فِیْنَا خَطِیْبًا بِمَاءٍ یُدْعٰی خُمًّا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُہُمَا کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْہُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَرَغَّبَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاَہْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کِتَابُ اللّٰہِ ہُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی الْہُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا اُنہنے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرماتے ایک پانی پر یعنے ایک موضع میں کہ اُسمین پانی تھا نام رکھا جاتا تھا اُس پانی کا یا اُس مکان کا خم فتح خ و تشدید میم ساتھ پیش خ اور تشدید میم کے ایک موضع ہی جحفہ میں ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کے فتح ع اوپر گذرا کہ یہ تھا وقت رجوع کرنے آنحضرت کے مکہ سے اور متوجہ ہوئے آنکے

کی طرف مدینہ کے سال ہجرۃ الوداع مین الحق اور شیخ نے لکھا ہے کہ غدیر خم کا اوپر بیچ باب مناقب علی مرتضیٰ کے مذکور ہوا عبارت اُس سے یہ ہے کہ غدیر حوض پانی کا اور خم نام اُس موضع کا ہے اور اُس پانی کو خم غدیر کہتے ہیں اور یہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے جحفہ میں کہ نام موضع مشہور کا ہے ترجمہ پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر اور نصیحت کی لوگون کو یعنی ساتھ اُس چیز کے کہ نفع دے اُنکو اور یاد دلایا اُنکو ثواب و عذاب خدا تعالیٰ کا اور متنبہ کیا اُنکو نیند غفلت سے پھر فرمایا آنحضرت نے اسپر بعد حمد و ثنا کے آگاہ ہوا ی لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہارے لیکن البتہ نزدیک ہے یہ کہ دعوت کی جاتی ہے طرف میرے قریب ہے کہ آوے میرے پاس بھیجا ہوا پروردگار میرے کا ف ع یعنی جبرئیل اور اُنکے ساتھ عزرائیل ہون یا مراد بھیجے ہوئے سے ملک الموت ہے یعنی عزرائیل کہ جان لینے کو آوے ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کا ف ع واقع مین قریب تھی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہ واقعہ آخر ذی الحجہ مین تھا بعد پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور رحلت ہوئی آپ کی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چھوڑنیوالا ہون درمیان تمہارے دو چیزین بھاری ف ع مراد کتاب اللہ اور اہلبیت رسول اللہ ہین جیسے کہ آگے بیان فرماوینگے ثقل ساتھ زیر ث کے گرانی اور بوجھ اور ساتھ دو زبر کے اسباب مسافر کا اور حشم اسکا اور ہر چیز نفیس اسیطرح ہے قاموس مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نے کہا کہ ثقلین یعنی دو امر ون عظیم کے ہے کتاب اللہ اور اہلبیت کے امر عظیم کہا بسبب بڑی ہونے قدر انکی کے یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اوپر انکے بھاری ہے تابعین پر کہ ہر کوئی بوجھ اسکا نہین اٹھا سکتا اور جن و انس کو بھی ثقلین کہتے ہین کہ بوجھ زمین کے ہین جیسے کہ جانور پر بوجھ لادتے ہین اور متاع زمین کے ہین کہ انکے سبب سے زمین آباد ہے یا ثقلین کہا اُنکو باعتبار نفاست انکی کے بہ نسبت اور حیوانات کے اور شباہت دیئے گئے ساتھ انکے اور کتاب اللہ اور اہلبیت اس بات مین کہ دین ستون اُنکا ہے اور آباد ہوتا ہے بسبب انکے جیسے کہ آباد ہوتی ہے دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کے بعد اُن بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہے کہ اسمین بیان راہ راست کا ہے کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہے اور اسمین نور ہے ف ع یعنی بیان اعمال کا ہے کہ اُس سے راہ حق روشن ہوتی ہے اور آسانی سے منزل مقصود کو پہنچاتا ہے یا نور قلب ہے واسطے استقامت کے یا سبب ظاہر ہونے نور کا ہے روز قیامت کے اور نور قرآن کے نامون مین سے ہے ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسائل کرو اُس سے اور یاد کرو اُسکو اور علم حاصل کرو اُسکا اور چنگل مارو ساتھ اُسکے ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کے عمل کے اور چلا کتاب اللہ سے عمل کرنا ہے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانے حق سبحانہ تعالیٰ کے وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا یعنی جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اُسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو اُس سے اور فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہو اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ اور ایک روایت میں یہ جملہ یون آیا ہے فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ یعنی پس چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور پکڑو اُسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نے صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اُسکی کے اور رعایت کے الفاظ و معانی اُسکی کے اور عمل کرنے کے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہے ترجمہ اور رغبت دلائی اُسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو کوئی پکڑیگا اُسکو اور چنگل ماریگا ساتھ اُسکے اُسکو درجے حاصل ہونگے پھر ممکن ہے کہ آنحضرت نے ڈرایا ہو ساتھ عذاب کے بھی واسطے اُسکے کہ ترک شتابعت اُسکی کرے اور ممکن ہے یہی ہو کہ آپنے اختصار کیا ہو بشارت پر واسطے اشارت کرنے کے طرف وسعت رحمت اللہ تعالیٰ کے اور طرف اسکے کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور امت اُنکی امت مرحومہ ہے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بھاری اور نفیس اہلبیت میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کے تئین ف ع یعنی ڈراتا ہون مین تمکو عذاب سے اوپر قصور کرنے تمہارے کے بیچ حق اہلبیت میرے کے ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطے مبالغہ کے اور تاکید کی اور بعید نہین ہے یہ کہ ہو مراد ایک سے آل انکی اور دوسرے سے بیبیان انکی اسلیئے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ اہلبیت کا اطلاق دونون پر ہوتا ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ثلاث مرات یعنی فرمایا اسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی بجائے اولھا کتاب اللہ کے یون آیا ہے کہ کتاب خدا کی ہے وہ رسی خدا کی ہے ف ع حبل لغت مین رسی کو کہتے ہین اور ۱۲

یعنی عہد اور امان اور اُس چیز کے ہی کہ پہونچاوے بندہ کو اُسکے رب کیطرف اور وسیلہ ہو اُسکے قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اُسکا ہی اور وسیلہ ہی اُسکے قرب کا
کہ جو کوئی ساتھ اُسکے چنگل مارے عذاب خدا سے نڈر ہو اور پہونچے جناب قرب حق مین اور ترقی کرے مدارج قدس پت جو کوئی پیروی کرے کتاب خدا
کی ف ۶ یعنی ایمان لاوے اُسپر اور یاد کرے اُسکو اور علم حاصل کرے اُسکا اور عمل کرے اُسپر اور اخلاص پیدا کرے ت ہو وہ راہ رست پر اور جو کوئی چھوڑے
اُسکو یعنی کسی جہت کر جہات متعددہ سے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہ مسلم نے ف ۶ پس قرآن مانند رسی دو وجہین کے ہی ایک یہ کہ وسیلہ ہی ترقی
کا ایک وجہ کہ سبب ہی تنزل کا مانند نیل کے کہ پانی تھا محبوبین کے لیے اور خون تھا محجوبین کے لیے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے القرآن حجۃ لک
او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیرے نفع کے لیے یا تیرے ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالے نے وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین
الا خسارا یعنے اور اتارتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنون کے لیے اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمون کو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ و رفضا
بسببہ من الظالمین (و عن ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری) اور روایت ہی
ابن عمر سے یعنی موقوفاً کہ تحقیق وہ تھے جب سلام کرتے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو کہتے سلام تجھپر اے بیٹے صاحب دو بازوون کے نقل کی یہ بخاری نے ف ۶
ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بعد شہید ہونے کے غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کے شہرون مین سے ہی مدینہ مین دیکھا کہ دو بازو
رکھتا ہی اور ملائکہ کے ساتھ اڑ رہا ہی حیران ہوے کہ یہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئے اور اُس وقت سے اُنکو جعفر طیار کہتے تھے اور ذو الجناحین
لقب رکھا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھا مین نے جعفر کو بہشت مین کہ اُڑ رہا ہی ساتھ ملائکہ کے انتہی اور اسلام لائے جعفر بعد اکتیس
آدمیون کے اور دس برس بڑے تھے اپنے بھائی علی بن ابی طالب سے اور آنحضرت سے خلق اور خُلق مین بہت مشابہ تھے اور روایت کین حدیثین اُنسے اُنکے
بیٹے نے کہ وہ عبد اللہ ہین اور اور بہت سے صحابہ نے اور وہ شہید ہوے روز موتہ کے سنہ آٹھ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور اُنکے بدن پر نوے زخم لگے تھے
تیر اور تلوار کے (و عن البراء قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ متفق علیہ)
اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ حسن بن علی اُنکے کندھے پر تھے درحالیکہ کہتے تھے
آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکھتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکھ تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ۶ اور شک نہین ہی اسمین کہ جو نے
دوست رکھا اُنکو پس واجب ہی تخلق ساتھ اخلاق خدا کے اور تعلق ساتھ شمایل رسول اللہ کے صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ واحوالہ
کہا مولف نے کہ کنیت اُنکی ابو محمد تھی نواسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ریحان یعنی پھول اُنکے اور سردار جوانون اہل جنت کے پیدا ہوئے
پندرھوین رمضان کو سن تین ہجری مین اور صحیح تر روایتون کی ہی کہ نقل کی گئین اُنکی ولادت مین اور وفات پائی اُنھون نے سنہ پچاس مین اور بعضون
نے کہا سنہ اٹھاون مین اور بعضون نے کہا سنہ انچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اُنسے اُنکے بیٹے
حسن بن حسن نے اور ابو ہریرہ نے اور بہت سی جماعت نے اور رجب تقبل کیے گئے باپ اُنکے علی بن ابی طالب کوفہ مین بیعت کی اُنسے موت پر چالیس ہزار
آدمیون سے زیادہ نے اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کے جمادی الاولی کی پندرھوین بیچ سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی کنیت
ابو عبد اللہ ہی پیدا ہوئے پانچوین شعبان مین بیچ چار ہجری کے اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا اُنکا حضرت حسن کے جننے کے پچاس شب بعد اور قتل کیے گئے
روز جمعہ کے عاشورے کے دن سنہ اکسٹھ مین بیچ کربلا کے کہ زمین عراق سے ہی اور قتل کیا اُنکو سنان بن انس نخعی نے اور بعضون نے کہا قتل کیا اُنکو شمر ذی الجوشن نے
اور خولی لیکر آیا اُنکی نعش اور اہل بیت کو عبد اللہ بن زیاد کے پاس اور کہا بعضون نے کہ قتل کیے گئے ساتھ حسین کے اُنکی اولاد اور بھائیون اور اہل بیت کے تیئیس مرد
اور عمر حسین کی روز قتل اُنکے کے اٹھاون برس کی تھی (و عن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی

أَيْ خِبَاءِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا باہر نکلا میں ہمراہ آنحضرت صلعم کے ایک ٹکڑے میں دن سے یہاں تک کہ آئے آنحضرت فاطمہؓ کے گھر میں پس فرمایا کہ یہاں لڑکا ہے مکرر فرمایا یہ مراد رکھتے تھے آنحضرت لڑکے سے امام حسن کو اور ڈھونڈھتے تھے انکو لغت میں لفظ لکع ساتھ پیش لام اور زبر کاف مخفف کے کتنے ہی معنوں پر آیا ہے ایک ان معنوں میں سے بمعنی صغیر کے بھی ہے اور یہاں یہی مراد ہے ترجمہ پس نہ درنگ کی آنحضرت نے یہاں تک کہ آئے حسن دوڑتے ہوئے جیسے کہ عادت لڑکوں کی ہے یہاں تک کہ گلے سے لگ گئے ہر ایک ان دونوں میں سے صاحب اپنے سے یعنے آنحضرت امام حسن کے گلے سے لگے اور وہ آنحضرت کے گلے سے پس فرمایا آنحضرت نے خداوندا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اسکو پس دوست رکھ تو بھی اسکو اور دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا اللہ کر تو ہمکو محب انکا اور نہ کر ہمکو مبغض انکا کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے مہربانی کرنی لڑکوں پر کہ گلے سے لگائے انکو اور پیار کرے از راہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہے تواضع کرنی لڑکوں وغیرہ سے ۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کے پہلو میں تھے یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف اور حال یہ تھا کہ آنحضرت متوجہ ہوتے تھے لوگوں پر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے تھے واسطے وعظ و نصیحت کے اور کبھی حسن کی طرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتے تھے آنحضرت تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے قسطلانی نے کہا سید وہ کہ فائق ہو نیکی میں اور بعضوں نے کہا سید وہ کہ غلبہ نہ کرے اسپر غضب اسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنوں پر آیا ہے رب اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور امید ہے کہ خدا صلح کروا دے بسبب اسکے درمیان دو جماعتوں بڑی کے مسلمانوں سے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفرق مسلمانوں کے سے دو فرقوں پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتھ ہوگا اور ایک فرقہ معاویہ کے ساتھ اور امام حسن اسوقت حق تھے ساتھ خلافت کے اسلیے کہ چھ مہینے باقی رہے تھے تیس برس میں سے کہ آنحضرت نے خبر دی تھی ساتھ قول اپنے کے الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع انکا اور شفقت انکی اوپر امت جد انکی کے اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک آنجہان میں کی اور نہیں تھا یہ امر بسبب قلت اور ذلت کے اسلیے کہ بیعت کی تھی انسے موت پر چالیس ہزار آدمیوں نے اور آیا ہے کہ کہا امام حسن نے واللہ نہیں چاہتا میں کہ ایک قطرہ خون کا امت محمد سے گرایا جاوے اور دشوار ہوا ایسا امر بیٹے انکے والدوں پر یہاں تک کہ باعث ہوئی انکو عار اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکے ان پاس السلام علیک یا عار المؤمنین پس کہا حضرت حسنؓ نے العار خیر من النار اور یہ حدیث اسپر دلیل ہے کہ دونوں فرقے از ابتدا اسلام پر تھے باوجود اسکے کہ ایک فرقہ مصیب تھا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کے لیے صلح امام حسنؓ کی دلیل ہے اوپر صحت امارت معاویہ کے اور اختیار کیا ہے سلف نے ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلے کے یعنی مشاجرات صحابہ میں اور کہا ہے کہ ان خونوں سے اللہ تعالی نے پاک رکھا ہمارے ہاتھوں کو پس کیوں ملوث کریں ہم ساتھ انکے اپنی زبانوں کو اور حضرت امام حسن کے شرف و فضل میں کفایت کرتا ہے فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور ابی بکرہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلعم نماز پڑھاتے تھے ہمکو اور حسن آتے تھے اس حال میں کہ چھوٹے سے تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو آنحضرت کی گردن اور پیٹھ پر چڑھ بیٹھتے پس کبھی اٹھاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا آہستہ یہاں تک کہ اتار دیتے انکو پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکھتے ہیں ہم آپ کو کہ کرتے ہیں آپ اس لڑکے کے لیے ایسی چیز کہ نہیں کیا ہے آپ کو کرتے ہوں اسکو کسی کے لیے فرمایا کہ یہ پھول میرا ہے دنیا سے بلا شبہ یہ ۱۲

بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ صلح کراویگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کے مسلمانون سے اور معاویہ سے روایت ہے کہ کہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
چوستے تھے زبان حسن کی یا ہونٹھ اُسکے کو بلا شبہ ہرگز نہین عذاب کریگا اللہ اس زبان کو یا ہونٹھ کو کہ چوسا ہو انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت
کیا اسکو احمد نے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَۃُ اَحْسِبُہٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَہْلُ
الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ
الدُّنْیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے عبدالرحمن بن نعم سے کہا سنا مین نے عبداللہ بن عمر سے اس حال مین کہ سوال کیا تھا اُنسے ایک شخص نے
یعنی اہل عراق مین سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے عبدالرحمن سے گمان کرتا ہون مین سائل کو کہ پوچھا اُنسے حکم محرم سے کہ
مارتا ہے مکھی کو ف یعنے اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہے یا نہین اور بدلہ اُسکا کیا ہے اور کیا لازم آتا ہے اُسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہین لازم آتا ترجمہ
کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچھتے ہین مجھسے مکھی کے مارنے سے اور اُسکے بدلہ دینے سے یعنی وہ ظاہر کرتی ہین کمال رعایت تقوی
کی حالانکہ قتل کیا انھون نے رسولخدا کے بیٹی کے بیٹے کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق مین کہ یہ دونون یعنی حسنین دو پھول
میرے ہین دنیا سے یا اللہ کے رزق سے ہین کہ دیا مجھکو دنیا مین نقل کی یہ بخاری نے ف ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کے آتا ہے اور
فرزند کو بھی ریحان ساتھ اس معنی کے کہتے ہین اور ریحان بمعنی گھانس خوشبودار کے بھی آتا ہے اور ساتھ ان معنون کے بھی از راہ تشبیہ کے اطلاق فرزند
پر کر سکتے ہین اور جائز ہے کہ مراد ریحان سے مشموم یعنے سونگھنے کی چیز مانند پھول وغیرہ کے ہو پس انکو ریحان اسلیے کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتے ہین اور
بوسے لیتے ہین اُنکے اور ریحانتای اور ریحانی ساتھ زیر نون اور جزم ی کے بھی روایت ہے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا کَانَ اَشْبَہَہُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے انس سے
کہ کہا نہین تھا کوئی بہت مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے اور کہا انس نے بیچ حسین کے بھی کہ تھے وہ مشابہ ترین لوگون کے ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری نے ف دوسری فصل مین بیچ حدیث علی کے تفصیل اسکی آتی ہے کہ حسن مشابہ ترین ساتھ آنحضرت کے
سینہ سے سر تک اور حسین نیچے کے بدن مین (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِہٖ فَقَالَ اللّٰہُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلِّمْہُ
الْکِتَابَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنے کے اور کہا یا الٰہی سکھلا اسکو حکمت
اور ایک روایت مین ہے کہ سکھلا اسکو کتاب اللہ نقل کی یہ بخاری نے ف سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اسکے کہ سینہ مبارک منبع علم اور مکان
حکمت ہے اور حکمت سے مراد خوب علم و عمل ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا یعنی دیتا ہے اللہ حکمت
جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی دیا جاتا ہے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نے کہا حکمت سے مراد
ہے پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اُس چیز پر کہ سزاوار ہے اور بعضون نے کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری اور بعضون نے کہا مراد حکمت
سے سنت ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یعلمہم الکتاب والحکمۃ اور پیدا ہوے ابن عباس تین برس پہلے ہجرت کے اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ
تیرہ برس کے تھے اور بعضون نے کہا پندرہ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے اور تھے وہ بہترین اس امت کے اور بڑے عالم اس امت کے
دعا کی انکے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت اور فقہ اور علم تاویل کے ملنے کی اور دیکھا انھون نے جبرئیل کو دوبار اور نابینا ہوے وہ
اخیر عمر مین اور مرے طائف مین سنہ ۶۸ اڑسٹھ مین بیچ ایام ابن زبیر کے اس حال مین کہ عمر انکی اکہتر برس کی تھی روایت کین اُنسے حدیثین خلق
کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے (وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ

هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پاخانہ مین پس رکھا مین نے واسطے آنحضرت کے پانی وضو کا ف ح یہ اُس رات کا احوال ہے کہ ابن عباس بیچ گھر میمونہ خالہ اپنی کے کہ ازواج مطہرات سے تھین رات کو رہے تھے اور آنحضرت تہجد کے لیے اُٹھے اور ابن عباس چھوٹے تھے جیسے کہ باب قیام اللیل مین گذرا ت پس جب آنحضرت پاخانہ سے نکلے فرمایا کہ کسنے رکھا ہے یہ پانی پس خبر دی گئی یعنے گھر کے لوگون نے کہا کہ یہ ابن عباس نے رکھا ہے پس دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا سمجھ دے ابن عباس کو دین مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی کر اُسکو عالم سمجھ والا دین مین کہ اصول و فروع اُسکے جانے اور نہین ہے مراد اس سے فقہ متعارف کہ مختص ہے ساتھ فروع معاملات اور خصومات کے کہا نووی نے کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہے اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کے لیے اور مستحب ہونا دعا کا اُسکے لیے کہ کرے خیر اور قبول کی اللہ تعالی نے دعا آنحضرت کی ابن عباس کے حق مین کہ بڑے فقیہ ہوئے اور حقیقت مین یہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سے حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیے مصرعہ کہ مردان ز خدمت بجائے رسند (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت کرتے ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت لیتے تھے انکو اور امام حسن کو پھر کہتے خداوندا دوست رکھ تو ان دونون کو اسلیے کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اُن دونون کو ف ح زید بن حارثہ مولی اور متبنی آنحضرت کے تھے اور اسامہ بیٹے اُنکے تھے اور اُنکی مان کا نام تھا برکہ اور وہ خادمہ خاص تھین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تھین حضرت کے والد عبد اللہ بن عبد المطلب کی اور آنحضرت بعد دوست رکھنے زید کے اُنکے بیٹے اسامہ کو دوست رکھتے تھے کہ امام حسن کے ساتھ ایک جا جمع کرتے اور شریک اُنکا کرتے اور ایسا کچھ فرماتے اور تھے اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکے سیاہ رنگ جیسے کہ خانہ زاد ہوتے ہین بیت زانگہ کہ از این مسکین نظر ہست + آثارم از آفتاب مشہور ترست + اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تھے اور اترے وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمانؓ کے اور بعضون نے کہا سنہ چون مین کہا ابن عبد البر نے کہ یہ نزدیک میرے صحیح تر ہے اور حضرت نے جو ان دونون صاحبون کے حق مین کچھ فرمایا اسمین بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی ت اور ایک روایت مین ہے کہ کہا اُسامہ بن زید نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتے مجھکو اور بٹھاتے مجھکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائین پر اور بٹھلاتے حسن کو اپنی دوسری ران پر پھر ملاتے دونون کو یعنی مجھکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانون کو پھر فرماتے خداوندا مہربانی کر ان دونون پر اسواسطے کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونون پر نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ) اور روایت کی عبد اللہ ابن عمر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور امیر کیا اُس لشکر پر اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضے لوگون نے یعنی منافقون نے یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم طعن کرتے ہو انکی امارت مین پس تحقیق تھے تم کہ طعن کرتے تھے تم بیچ امارت باپ اُسکے کے پہلے اس سے ف ح یہ اشارہ ہے زید بن حارثہ کی امارت کی طرف بیچ غزوہ موتہ کے کہ اُس غزوہ مین زید کو آنحضرت نے امیر کیا تھا باوجود اسکے کہ اسمین اچھے اچھے صحابی تھے اور نسائی مین عائشہ سے آیا ہے کہ نہ بھیجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اُنکو اسپر اور قسم خدا کی

تحقیق تھا باپ اُسکا لائق امارت کے ف یعنی بسبب بزرگی اُسکی کے اور سبقت اُسکی کے اسلام مین اور بسبب قرب ہُ سکے کے مجھسے اور ان دونون کی امارت مین طعن اس لیے کرتے تھے بعضے لوگ کہ یہ موالی سے تھے اور عرب مناسب نہین جانتے تھے امیر کرنا موالی کا اور عار بہت کرتے تھے اُنکی اتباع سے پس جبکہ لا باللہ اسلام اور بلندی قدر اُنکی نہین تھی قدر اُنکی اُنکے نزدیک بسبب سبقت اسلام کے اور ہجرت کے اور علم کے اور تقوی کے اور پہچانا حق اُنکا دینداروں نے تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تھے اور دوست رکھتے تھے ریاست کو اعراب مین سے اور قبائل کے سردارون مین سے اُنکے دلون مین اس سے خلجان ہی رہتا تھا خصوصًا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتے تھے اور نہایت انکار کرتے اسپر اور آنحضرت نے زید کو کتنے ہی لشکرون پر امیر کرکر بھیجا اور بڑا لشکر اُنمین سے موتہ کا تھا اور اس لشکر مین اُنکے نشان کے نیچے اچھے اچھے صحابی تھے چنانچہ جعفر بن ابیطالب بھی اُنمین تھے پھر بھیجے تھے آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اُنکو اپنے مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اُنمین ایکجماعت بڑے بڑے صحابہ اور فضلاء صحابہ کی تھی ترجمہ اور تحقیق تھا یعنی باپ اُسکا یعنے اسامہ کا کہ زید ہی محبوب ترین لوگون سے طرف میرے اور تحقیق یہ یعنے اسامہ بھی جملہ محبوب ترین لوگون سے ہی نزدیک میرے پیچھے باپ اپنے کے ف ح جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوے تو آنحضرت نے اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اُس قوم سے بدلہ اپنے باپ کا لیوین اور بزرگان انصار و مہاجرین کو کہ اُنمین ابوبکر اور عمر بھی تھے ہمراہ اسامہ کے مقرر کیا پس کتنے ایک لوگون نے اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتے ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اثنا اس حال مین بیمار ہوے کہ درد سر شروع ہوا جب لوگون کی یہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندھی اور برآمد ہوے اور منبر پر گئے اور خطبہ پڑھا اور کہا ایہا الناس اخیر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہ امر تمام ہوا اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر جائز ہونے امارت موالی کے اور حاکم ہونے چھوٹون کے بڑون پر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے مانند اسکے ہے اور آخر حدیث مین لایا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ اسامہ کے کہ نیکی کرو ساتھ اُسکے پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سے ہے ف ع کہا مولف نے کہ زید بیٹے حارثہ کے ہین اور ماں اُنکی ان کا نام سعدی بنت ثعلبہ کی کہ قبیلہ ہے معن مین سے تھی نکلی تھی اُنکو لیکر ماں اُنکی اپنی قوم کی ملاقات کے لیے پس [illegible] ایام جاہلیت مین تو زید کو اُٹھا لائے اور یہ اُن دنون مین لڑکے تھے آٹھ برس کے پس اُنکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خرید اُنکو حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیے چارسو درہم کو پس جب نکاح کیا خدیجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کیا اُنھون نے زید کو حضرت کے تئین پس آنحضرت نے قبض کیا اُنکو پھر اُنکی خبر اُنکے اہل کو پہونچی پس آیا باپ اُنکا حارثہ اور چچا اُنکا کعب اُنکے چھڑانے کے لیے کچھ دیکر پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میرے پاس اور چاہو اپنے اہل مین چلے جاؤ پس زید نے آنحضرت ہی کے پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکھا تھا سلوک و احسان آنحضرت کا بنسبت اپنے پس اُسوقت نکلے آنحضرت ساتھ زید کے طرف حجر کے اور کہا اے لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اُسکا پس مشہور ہوے وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہ آیۃ ادعوہم لاباءہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اُنکو ساتھ نام باپون اُنکے کے یہ افضل ہے نزدیک اللہ کے پس کہنے لگے اُنکو زید بن حارثہ اور اول مردون مین اسلام یہی لائے ہین بموجب ایک قول کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تھے زید سے دس برس اور بعضون نے کہا بیس برس اور نکاح کر دیا اُنکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے پس پیدا ہوئے اُن سے اسامہ پھر نکاح کیا اُنکا زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین پھر طلاق دیدی زید نے زینب کو بسبب ناموافقت کے پھر نکاح کر لیا

اُنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ تعالے نے قرآن شریف مین کسی صحابی کا نام نہین لیا ہے سوائے زید کے اس آیۃ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اُنسے اُنکے بیٹے اسامہ نے اور صحابہ نے بھی اور قتل کیے گئے وہ غزوہ موتہ میں اس حال مین کہ امیر لشکر کے تھے جمادی الاولی کے مہینے مین سنہ آٹھ مین اور عمر اُنکی پچپن برس کی تھی (وعنہا قالت ان زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد

حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ اور یہ بھی عبداللہ بن عمر سے منقول ہے
کہ کہا اُنھون نے کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کے نہ تھے ہم پکارتے اسکو مگر زید بن محمد **ف** یعنے اُنکو آنحضرت کا بیٹا کہتے تھے اسلیے کہ
آنحضرت نے اُنکو منھ بولا بیٹا کر لیا تھا اور عرب منھ بولے بیٹے کو بیٹا کہتے تھے اور میراث دیتے تھے اُسوقت مین اور لانا اس حدیث کا اس باب مین
واسطے آگاہ کرنے اس بات کے ہی کہ مولی آدمی کا اُسکے اہلبیت سے ہی ترجمہ یہانتک کہ اُترا قرآن یعنی آیت اُسکی اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ نقل کی یہ بخاری نے
ف ساری آیہ یون ہی وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ
فَاِنْ لَمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ (الخ) یعنے نہین ٹھہرایا منھ بولے بیٹون تمھارے کو بیٹے تمھارے یہ باتین تمھاری منھون کی ہین
اور اللہ فرماتا ہی حق بات اور وہ دکھاتا ہی راہ حق پکارو اُنکو اُنکے باپون کے نامون سے یہ بہت عدل کی بات ہی اللہ کے نزدیک پھر اگر نجانو
تم اُنکے باپون کو پس بھائی ہین تمھارے دین مین اور دوست تمھارے یعنے اُنکے باپون کے نام نہ معلوم ہون تو اے بھائی یا اے دوست کہکر
پکارو غرضکہ اس آیت کے اُترنے کے پہلے زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت اُتری تو اُس کہنے سے منع کیے گئے اور حکم ہوا کہ اگر اُنکے باپون کے
نام جانتے ہو تو کہا کرو اے فلانے کے بیٹے اور اُنکے باپون کے نام نہ معلوم ہون تو اے بھائی یا اے دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ جسکا ترجمہ اسکے ہی بیچ باب بلوغ صغیر اور حضانت اُسکے کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ
اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ
حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کے اس حال مین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تھے کہ نام اُسکا قصوا تھا خطبہ پڑھتے تھے **ف** قصوا
اُس اونٹنی کو کہتے ہین کہ کونہ اُسکے کان کا کٹا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تھی بلکہ خلقی ایسی تھی اور احتمال ہی کہ قصوے سے ہو یعنی دور ہونے
کے کہ نہایت دوڑتی تھی اور دور پہونچتی تھی ترجمہ پس سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو اے لوگو تحقیق مین نے چھوڑی ہی درمیان
تمھارے وہ چیز کہ اگر پکڑے ہوگے تم اسکو اور عمل کروگے تم اسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگے تم بعد اُسکے یعنی بعد پکڑے رہنے اُسکے کے چھوڑا ہی مین نے تم
مین کتاب اللہ اور عترت اپنے کو یعنے اہلبیت اپنے کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** عترت قوم اور قرابتی اور اہلبیت شخص کو کہتے ہین تعبیر کیا اُسکو ساتھ
قول اپنے کے اہل بیتی بسبب اشارہ کرنے کے ساتھ اُسکے یہان عترت سے مراد خاص قوم اور اقربا سے ہی کہ اولاد جد قریب کی ہون یعنی اولاد و ذریت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ تمسک ساتھ کتاب کے عمل کرنا ہی اس چیز پر کہ اُسمین ہی یعنی اُسکے حکمون کو بجا لاوے اور جن چیزون سے
منع فرمایا ہی اُسمین اُنسے باز رہے اور معنی تمسک کے ساتھ عترت کے محبت اُنکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ اور سیرت اُنکی کا (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ
مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی زید بن
ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین چھوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑے رہوگے تم اسکو ہرگز گمراہ نہین ہونے کے
پیچھے میرے یعنی بعد وفات میری کے ایک اُن مین سے کہ وہ کتاب اللہ ہی بڑی ہی دوسرے سے کہ وہ عترت ہی جیسے کہ بیان کیا اسکو ساتھ قول
اپنے کے چھوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کے ہی دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے اور لٹکائی گئی ہی تو تم اسکو پکڑین اور آسمان تک
چڑھین اور عہد و امان اُسکا ہی بندون کیلیے اور چھوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میرے ہین **ف** اس طرح فرماتے ہین گویا اشارہ

ہو اسپر کہ بعد میرے رعایت اُنکے حقوق کی خوب طرح کرنا یہ کہنا ایسا ہی جیسے باپ مشفق کہتا ہی اپنی اولاد کے حق مین کہ مین تم مین اپنی اولاد چھوڑے جاتا ہون
یعنی خوب رعایت اُنکے حقوق کی کرتے رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ آوینگے میرے پاس حوض کوثر پر ف ۴ ح
یعنی موافقت مین یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونے کے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آوینگے اور جسنے رعایت اُنکے حقوق کی کی ہی اُسکے
شکر ادا کرینگے پس اُسوقت آنحضرت مکافات کرینگے اس سے یعنی اُسکے بدلےمین سلوک اور احسان کرینگے اور اللہ تعالی جزا کامل عطا فرماویگا اور جسنے
ضائع کیا اُنکے حقوق کو اور کفران نعمت کی اُسکے ساتھ معاملہ برعکس اُسکے ہوگا اور اس تاویل پر اچھا ہوا موقع حضرت کے قول کا ترجمہ فانظروا الخ پس نظر
کرو ف ۴ ح یعنی تاویل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میرے کتاب و عترت مین آیا خلف صدق ہوتے ہو یا بد حاصل یہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتے ہو
اور تمسک کرتے ہو ساتھ اُنکے بعد میرے اچھا یا بُرا ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور یہ بھی روایت ہی زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے
علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رض کے یعنی اُنکے حق مین فرمایا کہ مین لڑنے والا ہون اُس شخص سے کہ لڑے اُنسے اور صلح کرنیوالا ہون اُس شخص سے کہ صلح کرے
اُنسے نقل کی یہ ترمذی نے ف ۶ معنی اسکے یہ ہین کہ جسنے دوست رکھا اُنکو دوست رکھا مجھکو اور جسنے مبغوض رکھا اُنکو مبغوض رکھا مجھکو اور روایت ہی حضرت
علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا اُن دونون یعنی حسنین کو اور اِن دونون کے باپ کو اور اِن دونون کی مان کو
ہوگا ساتھ میرے بیچ درجہ میرے کے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ ہوگا ساتھ میرے جنت مین (وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ
قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پھوپھی اپنی کے حضرت عائشہ کے پاس پس پوچھا مین نے کونسا لوگون مین بہت پیارا تھا
طرف رسول خدا صلعم کے کہا عائشہ نے کہ فاطمہ بہت پیاری تھین نزدیک آنحضرت کے پس پوچھا گیا عائشہ رض سے کہ مردون مین سے کون بہت پیارا تھا یعنی یہ
جواب تمھارا عورتون مین سے ہے پس مردون مین سے بہت پیارا اُنکا کون تھا کہا عائشہ رض نے خاوند اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے ف ۷ ح یعنی علی کرم اللہ وجہہ یہان
یہان انصاف عائشہ رض صدیقہ کا اور صدق اُنکا دیکھا چاہیے کہ کیا کہا باوجودیکہ جگہ اُسکی تھی کہ کہتی مین اور باپ میرے بہت پیارے تھے اور بعید نہین ہی
کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا سے پوچھتے تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اُنکے بہت پیارے تھے برخلاف زعم متعصبون کے اور گمرہون کے کہ اُنکو آپسمین مخالف
و معاند خیال کرتے ہین حاشا ثم حاشا پھر جاننا چاہیے کہ نہین لازم آتا ہی زیادہ ہونے محبت کے سے تحقق افضلیت کا اسلیے کہ محبت اولاد کی اور
بعضے اقارب کی امر جبلی ہی کہ باوجود یقینا جانتے اس بات کے کہ غیر اولاد افضل اُنسے ہین محبت اولاد سے زیادہ رکھا کرتا ہی آدمی لیکن نسبت اجنبیون کے
افضلیت موجب زیادتی محبت کی ہوتی ہی پس اس سے دفع ہوجاتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال (وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ
وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى
يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ) اور روایت
ہی عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ بیچ غضب کے لائے گئے تھے
یعنی کسی نے اُنکو غصہ دلایا تھا اور کچھ ایسا کام کیا تھا یا کچھ کہا تھا کہ موجب عباس کے غضب کا ہوا اور مین تھا پاس آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت
نے کس چیز نے غضب مین ڈالا تجھکو کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا حال ہی واسطے ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کے اور واسطے قریش کے یعنی بقیہ اُنکے

کہ جس وقت ملتے ہیں وہ آپس میں تو ملتے ہیں ساتھ چہروں تر و تازہ اور خوش کے اور جس وقت کہ ملتے ہیں ہم سے ملتے ہیں ساتھ غیر صفت وحال کے یعنی بغیر خوشی اور
کشادہ روئی کے پس غصہ ہوئے آنحضرت یعنی بظاہر اس حال سے یا اصل اس صفت بد سے یہاں تک کہ بہت سرخ ہو گیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت
غصہ سے پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں داخل ہوگا کسی شخص کے دل میں ایمان ف یعنی مطلق اور مراد ہو اس سے وعید
شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اسکا ہے بوجہ تاکید کے ترجمہ یہاں تک کہ دوست رکھے تمکو یعنی اہلبیت کو واسطے محبت خدا اور رضا
اسکی کے اور محبت رسول اسکے کے ف یعنی اس جہت سے کہ پیدا ہوا تم میں سے ہوا اور اشرف جنہیں سے رسول کرنا مناسب جانتا ہے انھیں میں سے
کرتا ہے اور ابوجہل انکی نفی کرتا تھا کہ کہتا تھا جبکہ لیا بنو ہاشم نے نیزہ اور رفادت سبیل پانے کی اور نبوت اور رسالت پس کیا باقی رہا باقی قریش کے لیے
ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو اے لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو یعنی خصوصا پس گویا کہ ایذا دی مجھکو اسلیے کہ نہیں ہے چچا مرد کا مگر مانند باپ کے
کے نقل کی ہے ترمذی نے یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح میں مطلب سے ہے یعنے بجائے عبد المطلب بن ربیعہ کے مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے
(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجھسے ہے یعنی میرے اقربا سے یا میرے اہل بیت سے اور میں اس سے ہوں نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع
لکھا ہے علما نے کہ آنحضرت اصل ہیں باعتبار شرف اور فضل نبوت کے اور عباس اصل ہیں بہ نسبت نسب اور چچا ہونے کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ عبارت کنایہ
ہے اتحاد اور محبت اور اخلاص سے جیسے کہ امیر المومنین علی رض کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس
اور لطافت طبع اور حسن ادب انکے سے یہ ہے کہ جب کہا گیا انسے انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انھوں نے کہا
ہو اکبر وانا اسن یعنے آنحضرت بڑے ہیں باعتبار مراتب کے اور میں مسن ہوں یعنے باعتبار عمر کے بڑا ہوں کہا مولف نے اور ماں انکی ایک عورت تھی
قبیلہ نمر بن قاسط سے اور وہ اول عرب ہے کہ غلاف چڑھایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کے کپڑوں کا اور یہ اس سبب سے تھا کہ عباس جاتے رہے
تھے لڑکپنی میں پس منت مانی تھی انکی ماں نے کہ اگر وہ ملجاویگے تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤنگی پس جب وہ پائے گئے تو انکی ماں نے غلاف چڑھایا
اور عباس رئیس تھے جاہلیت میں اور منسوب تھی انکی طرف عمارت اور سقایہ مراد عمارت سے یہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتے تھے اسکے بنانے اور آباد کرنے
اور بھلائی کرنے اور ترک کرنے سباب کے اور کلام بیہودہ کرنے کے اسمیں اور مراد سقایہ سے یہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتے تھے اور کہا مجاہد نے کہ آزاد کیے
عباس نے نزدیک مرنے اپنے کے ستر بردے اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کے اور مرے روز جمعہ کے بارھویں تاریخ رجب میں بیچ سن بتیس کے اور عمر انکی
اٹھاسی برس کی ہوئی دفن کیے گئے بقیع میں اور اسلام رکھتے تھے بہت مدت سے لیکن چھپاتے تھے اسکو اور نکلے ساتھ مشرکوں کے روز بدر کے جبراً
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ملے عباس سے پس نہ قتل کرے اسکو اسلیے کہ وہ نکلے ہیں جبراً پس قید کیا انکو ابو الیسر بن کعب بن عمرو
پس انھوں نے اپنے بدلے میں کچھ دے کر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ کی طرف پھر آئے طرف مدینہ کے ہجرت کر کر (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاۃَ الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَہُمْ بِدَعْوَۃٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِہَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا
مَعَہٗ وَاَلْبَسَنَا کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰہُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَۃَ بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جس وقت کہ ہو صبح پیر کے دن کی پس آ تو میرے پاس اور اولاد تیری یہاں تک کہ دعا کروں میں
واسطے تمہارے ساتھ دعا کے کہ نفع دے تجھکو اللہ سبب اسکے اور نفع دے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئے عباس آنحضرت کے پاس

اور آئے ہم یعنی سب اولاد اُنکی ہمراہ اُنکے اور اُڑھائی آنحضرت نے ہمکو چادر اپنی ف گویا یہ اشارہ تھا اسپر کہ پھیلا دے خدا تعالیٰ اُنپر رحمت اپنی جیسکہ پھیلائی ہمپر
مین نے چادر اپنی ف پھر کہا یا الٰہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اُسکی کے بخشش ظاہر اور باطن کہ نچھوڑے کسی گناہ کو یا الٰہی نگاہ رکھ اُسکو بیچ اولاد کی
کے ف ع یعنے اکرام کر اُسکا اور نگاہ رکھ اُسکو آفات و بلیات سے تو کہ نہ ضائع ہووے وہ بیچ حق اولاد اپنی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا رزین نے
کہ ایک شخص ہے ائمہ حدیث سے اپنی روایت مین اِس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک و دولت باقی بیچ اولاد اُسکی کے ف ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ
کتنی ہی برس خلافت عباسیون کے گھر مین رہی یا حقیقت مین یہ حکم ہے اُمت کو کہ خلافت حق اُنکا ہے چاہیے کہ سوائے اُنکے کسی کو نصب نکرین واللہ اعلم ترجمہ
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَالَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور یہ بھی روایت ہے
ابن عباس سے کہ اُنھون نے دیکھا جبرئیل کو دوبار اور دعا کی اُنکے لیے آنحضرت نے دوبار نقل کی یہ ترمذی نے ف ج دیکھنا جبرئیل کو دوبار سیوطی نے جمع الجوامع
مین اسطرح روایت کیا ہے کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑون مین اور آنحضرت راز کہہ رہے تھے دحیہ کلبی سے یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ
کلبی کے آتے تھے اُنسے آپ سرگوشی کر رہے تھے اور مین نے نجانا کہ وہ جبرئیل تھے پس کہا جبرئیل نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ یہ ابن عباس ہے اگر
سلام کرتا ہمپر تو جواب ہم اُسکے سلام کا دیتا مین اُسکے کپڑے بہت سفید ہین اور پہنیگی اولاد اُسکی بعد اُسکے سیاہ کپڑے اور جب چڑھ گئے جبرئیل آسمان پر
اور آنحضرت پھرے تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسنے باز رکھا تجھکو سلام کرنے سے جسوقت کہ گذرا تو ہمپر کہا مین نے یا رسول اللہ آپ بات کر رہے تھے
اور راز کہہ رہے تھے دحیہ کلبی سے پس ناخوش رکھا مین نے کہ قطع کرون مین آپ کے راز کہنے کو ساتھ جواب دینے تمھارے کے سلام کا فرمایا آنحضرت نے
کہ وہ جبرئیل تھا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اُسکو ابن عساکر نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ قضیہ دوبار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین کاتب
ان حروف عبد الحق بن سیف الدین نے کہ پوشیدہ نہین ہے کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتے تھے اور صحابہ اُنکو دیکھتے تھے پس تخصیص
ابن عباس کی ساتھ اِسکے کیا ہوئی پس ظاہر ہے کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکھا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے ولیکن عالم ملکوت مین سیع اور اُنکے صحابہ سے کسی نے
نہین دیکھا اور دیکھنا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تھا اور فرمایا آنحضرت نے ابن عباس کو کہ جسنے جبرئیل کو سوائے پیغمبر کے دیکھا بینائی اُسکی جاتی رہی اور
بینائی تیری بھی اے ابن عباس بیشک جانیوالی ہے ولیکن روز وفات تیری کے بینائی تیری پھر ملجائیگی تجھکو آیا ہے کہ جب ابن عباس مرے اور اُنکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور
سفید آیا اور کفن مین آنکر غائب ہوا ہر چند ڈھونڈا نہ پایا پس عکرمہ مولی ابن عباس کے نے کہا کیا احمق ہو تم یہ بینائی اُسکی تھی کہ وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلعم نے
کہ روز وفات اُسکے کے اُسکو پھیر دینگے اور جب ابن عباس کو لحد مین رکھا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبھون نے سُنی یا ایتہا النفس المطمئنہ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ اخیر حدیث تک بیان کیا اور اسپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیے دوبار یہ تھے کہ جو کچھ گذرا اُنکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کے کہ آنحضرت نے لگایا اُنکو
اپنے سینہ سے اور کہا اللھم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسرے بار کی دعا بھی اُنکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لے گئے پائخانہ مین اور مین نے پانی
وضو کا رکھا پوچھا کہ کسنے رکھا یہ پانی کہا لوگون نے کہ ابن عباس نے رکھا فرمایا اللھم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجھ دے اُسکو دین مین اور احتمال ہے کہ ایکبار دعا
کی ہو اسوقت کہ آنحضرت میمونہ کے گھر مین رات کو رہے تھے اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نے عباس اور اُنکی اولاد کے لیے دعا کی (وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ
دَعَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنھون نے کہا دوبار
دعا کی میرے لیے رسول خدا صلعم نے یہ کہ دیوے مجھکو اللہ حکمت نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دوبار یعنی ایکبار ساتھ لفظ
حکمت کے اور ایکبار ساتھ عبارت فقہ کے یا ظاہر یہ ہے کہ دونون دعائیں دو مجلسون مین کین جیسے کہ اوپر گذرا واللہ اعلم (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
کَانَ جَعْفَرٌ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ وَیَجْلِسُ اِلَیْھِمْ وَیُحَدِّثُھُمْ وَیُحَدِّثُوْنَہٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَنِّیْہِ بِاَبِی الْمَسَاکِیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ تھے جعفر دوست رکھتے یعنے بہت مسکینون کو اور بیٹھتے اُنکے پاس اور باتین کرتے اُنسے
یعنی تواضع اور غمخواری کرتے اُنکی اور مسکین باتین کرتے اُنسے اور کنیت کرتے تھے آنحضرت اُنکو ابو المساکین نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** یعنی بسبب
کثرت چیزون مذکورہ کے جیسے حضرت علی کو ابو تراب کہتے تھے بسبب بہت بیٹھنے اور لیٹنے اُنکے کے مٹی پر اور جیسے کہ صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور
مسافر کو ابن السبیل کہتے ہین (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے جعفر کو اوڑتے ہوئے بہشت مین
ساتھ فرشتون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف ع** جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئے تھے لشکر کے نیزہ اسلام کا انکے ہاتھ مین تھا
بعد زید بن حارثہ کے پس لڑے اللہ کی راہ مین یہانتک کہ کاٹے گئے دونون ہاتھ اور پانون اُنکے پس دکھائے گئے آنحضرتؐ حالت مکاشفہ مین یا خواب
مین کہ اُنکے دو پر ہین خون مین بھرے ہوئے کہ اُڑتے ہین اُنسے جنت مین ساتھ فرشتون کے (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسنؓ
اور حسینؓ دونون سردار ہین بہشت کے جوانون کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح** طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ یہ افضل ہین اُنسے کہ جوان مرے راہ خدا
مین اور اس کلام مین نظر ہے اسلیے کہ نہین ہے وجہ تخصیص تفضیلت اُنکے کی اُن لوگون پر کہ جوان مرے بلکہ یہ افضل ہین بہت سے اُن لوگون سے کہ بوڑھے
مرے پس اولی یہ ہے کہ جو بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ یہ سردار اہل جنت کے ہین اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگے لیکن انبیا اور خلفا راشدین مستثنی ہین
یعنی اُنسے افضل نہین اور کہا ہے بعضون نے کہ ہوسکتا ہے کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کے ہو یعنی سردار جوانمردون کے ہین سوائے انبیا اور خلفا
راشدین کے یا نام رکھنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے ہو جیسے کہ باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید لکھتا ہے اگرچہ مسن اور بڈھا ہو
(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حسنؓ اور حسینؓ وہ دونون پھول ہین میرے دنیا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور
تحقیق گذری ہے حدیث پہلی فصل مین **ف ع** کہا سید جمال الدین نے کہ اسمین اشارہ ہے طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہتا ہون مین کہ دفع ہوتا ہے
اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہے کہ واقع ہوئی اپنے محل مین اور یہ روایت ترمذی کی ہے کہ آئی اپنی جگہ پر پس نہین ہے تکرار باوجودیکہ
لفظ دونون کے متغائر ہین فی الجملہ (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ
فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے اسامہ بن زیدؓ سے کہ رات کو آیا مین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات بسبب غرض کسی بعض حاجت کے کہ رکھتا تھا مین پس نکلے آنحضرت یعنی اپنے گھر سے اس حال مین کہ وہ لپیٹے ہوئے تھے ایک چیز کو
کہ نہین جانتا تھا مین کہ کیا ہے وہ چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے کہا مین نے کیا ہے یہ چیز کہ تم لپیٹنے والے ہو اسپر پس کھولا آنحضرتؐ نے اسکو پس ناگہان
حسنؓ اور حسینؓ اوپر دونون کولون آنحضرتؐ کے تھے یعنی دونون صاحبزادون کو دونون طرف گود مین لیکر چادر سے لپیٹ لیا تھا جیسے کہ چیز نفیس و محبوب
کو لپیٹ کر چلتے ہین پس فرمایا یہ دونون بیٹے میرے ہین یعنی حکماً اور بیٹے بیٹی میری کے یعنی حقیقۃً **ف ح** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا
ہے یعنی حکماً جیسے کہ بیٹے کا بیٹا اسمین ثابت ہوتا شرف نسب کا ہے مان کی طرف سے بھی ترجمہ خداوندا بلاشبہ مین دوست رکھتا ہون ان دونون
کو پس دوست رکھ تو ان دونون کو اور دوست رکھ اُس شخص کو کہ دوست رکھے ان دونون کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** شاید کہ مقصود اس دعا سے

رغبت دلانی ہے اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کے (وَعَنْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْكِیْكِ قَالَتْ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے سلمٰی زوجہ ابو رافع کی سے کہ کہا داخل ہوئی میں اوپر ام سلمہ کے کہ بیوی تھیں آنحضرت کی اس حال میں کہ وہ
رو رہی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رلایا تمکو کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھتی تھیں ام سلمہ دیکھنے سے دیکھنا آنحضرت کا خواب میں
یعنی آنحضرت کو خواب میں دیکھا میں نے اس حال میں کہ انکے سر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی پس کہا میں نے کیا ہوا ہے تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ
ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا میں حسین کے قتل میں ابھی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ح پوشیدہ نہ رہے کہ موت ام سلمہ
کی سنہ انسٹھ میں ہے اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھ میں اور قول اول صحیح تر ہے اور شہادت حضرت امام حسینؓ کی سنہ اکسٹھ میں ہے اگر قول دوسرا صحیح ہو
تو کچھ اشکال نہیں اور بموجب قول اول کے بھی کچھ اشکال نہیں اسلیے کہ ہو سکتا ہے کہ پہلے وقوع اس واقعہ کے انکے خواب میں یہ معاملہ دکھایا ہو
اور آنفاً یعنی ابھی کہنا باعتبار تحقق اسکے کے ہے اسوقت میں (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَیْتِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ
قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَكَانَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِیْ لِیَ ابْنَیَّ فَیَشُمُّهُمَا وَیَضُمُّهُمَا اِلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے انس
سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کونسا شخص تمہارے اہلبیت میں سے محبوب تر ہے طرف تمہارے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ اور تھے
آنحضرت کہ فرماتے فاطمہؓ کو بلا میرے لیے دونون میرے بیٹون کو پس سونگھتے آنحضرت حسنؓ اور حسینؓ کو اسلیے کہ وہ پھول تھے انکے اور گلے سے لگاتے
انکو طرف اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ
الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَلَیْهِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ
صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰی هٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہان آئے حسنؓ اور حسینؓ
تھے اُن دونون پر کرتے سرخ چلتے تھے دونون اور گر گر پڑتے تھے زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کمزوری کے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم منبر سے پس اٹھا لیا انکو اور رکھا ان دونون کو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ نے سوائے اسکے کہ نہیں مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ
ہین یعنی محل آزمایش و امتحان تمہارے کے ہین دیکھا میں نے طرف ان دونون لڑکون کے کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کر سکا میں یعنے
بسبب محبت انکی کے یہانتک کہ موقوف کی میں نے بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام و اوامر و نواہی کرتا تھا اور اٹھایا میں نے
ان دونون کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے ف خ اور یہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کے بیچ قلب مبارک آنحضرت کے
تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہے اور عمل خطبہ میں جائز ہے پس یہ قسم مداخل سے عبادات میں ہے
اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسے عمل کے عادت نہ پکڑین اور سہل نہ جانین اور بہانہ نہ پکڑین مقام
عالی سے اترنے میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہے یا یہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سے کچھ تنزل واقع
ہوا ہو اور ہمکو مجال کلام کرنے کا احوال شریف میں نہین ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلے اللہ علیہ وسلم (وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت
ہے یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ف ۶ کہا قاضی نے کہ گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے

اُس چیز کو کہ حادث ہوتی تھی کہ قریب ہی کہ حادث ہوگی درمیان اُنکے اور درمیان قوم کے یعنے یزید اور یزیدی لڑینگے اُنسے اور شہید کرینگے اُنکو پس خاص اُنکا
ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونوں مانند شیء واحد کے ہین بیچ وجوب محبّت اور حرمت بغض اور لڑنے کے اور تاکید لائے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ دوست
رکھا اللہ تعالیٰ نے اُس شخص نے کہ دوست رکھا حسینؓ کو ف یعنی اسلیئے کہ محبت اُنکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی یہ ملا علی
نے لکھا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ مین ہ کے زبر سے پڑھا جاویگا اور حضرت شیخ رح نے اور مولانا اسحٰق نے ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکھے خدا تعالیٰ
اُسکو کہ دوست رکھتا ہی حسینؓ کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑھینگے واللہ اعلم ترجمہ حسینؓ سبط ہی اسباط سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع سبط ساتھ
کسر سین اور زبر ب کے یعنی بیٹا ہی میری بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سے ہی اور سبط اُس درخت کو کہتے ہین کہ جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اُسکی
ایک ہو پس ماں باپ بمنزلہ درخت کے ہی اور اولاد بمنزلہ ٹہنیوں اُسکی کے اور بعضوں نے سبط من الاسباط کے تفسیر مین کہا ہی کہ وہ امت ہی امتوں مین سے
خیر مین کہا قاضی نے کہ سبط بمعنے ولد کے ہی یعنے وہ میری اولاد کی اولاد سے ہی اور قبیلہ کو بھی سبط کہتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وقطعناہم اثنتی عشرۃ
اسباطا یعنے مقرر کی ہمنے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ شعب ہوگا اُنسے ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اُنکی نسل سے خلق کثیر پس یہ ہوگا اشارہ
طرف اسکے کہ نسل اُنکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگے اور ہوا امر ایسا ہی انتہی اور حضرت شیخ رح نے یون لکھا ہی کہ سبط ساتھ زیر سین اور جزم ب کے
فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کے علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سے مانند قبائل کے ہین عرب سے اور سبط اصل مین ساتھ زبر کے درخت کہ
اُس مین شاخین بہت ہون اور جڑ اُسکی ایک اور نام رکھنا امام حسینؓ کا سبط اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہوگئے اُنکی نسل سے خلق کثیر (وعن علیؓ قال
الحسن اشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک
رواہ الترمذی) اور روایت ہی علی رض سے کہ حسنؓ مشابہ ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہی سر تک اور حسینؓ مشابہ
آنحضرت کے اُس چیز مین کہ ہی سینہ سے نیچے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کے گویا یہ دونون شاہزادے ملکر سارے
آنحضرت تھے اور بوجود شریف آنحضرت کے نے تقسیم پائی تھی درمیان دونون کے (وعن حذیفۃ قال قلت لامی دعینی اٰتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسألہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم
انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ہذا حذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ہذا ملک لم ینزل الارض قط قبل
ہذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا مین نے اپنی مان سے کہ چھوڑ دے مجھکو یعنی اذن دے مجھکو کہ جاؤن مین آنحضرت
کی خدمت مین اور نماز پڑھون مین اُنکے ساتھ مغرب کی ف م شاید کہ وہ مان اُنکی اُنکو منع کرتی ہوگی اُسوقت کے جانے سے بسبب دور ہونے مکان کے واسطے
خوف کے بہ نسبت اپنے یا بہ نسبت اُنکے ترجمہ اور سوال کرون مین اُنسے یہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سے واسطے میرے اور واسطے تمھارے یعنی پس اذن دیا مان نے
پس آیا مین پیغمبر خدا صلعم کے پاس اور ادا کی مین نے اُنکے ساتھ نماز مغرب کی پھر ادا کیے آنحضرتؐ نے نوافل یہانتک کہ پڑھی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین
فضیلت مشغول رہنے کی ہی ساتھ نوافل کے مابین مغرب اور عشا کے اور مشائخ اسکو احیاء ما بین العشائین کہتے ہین ترجمہ پھر پھرے آنحضرت نماز سے اور رجوع
کی گھر کی طرف پس پیچھے پیچھے چلا مین آنحضرتؐ کے پس سُنی آنحضرت نے آواز میری ف ع آواز پانون اور پاپوش کی مراد ہی یا کچھ بات کرتے ہون حذیفہ کہ
آنحضرت نے اُسکو سُنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہی یہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مین نے ہان حضرتؐ مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حاجت تیری
اور کیا التماس ہی تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشے اللہ تجھکو اور تیری مان کو تحقیق یہ ایک فرشتہ ہی کہ نہیں اُترا طرف زمین کے کبھی پہلے اس رات کے ف ع اسمین اشارہ ہی طرف بڑے ہونے

اُس امر کے کہ اُترا وہ اسکے لیے ترجمہ پروانگی طلب کی اُسنے اپنے پروردگار سے کہ آوے اور سلام کرے مجھپر اور خوشخبری دی مجھکو ساتھ اسکے کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتون کی اور تحقیق حسنؓ اور حسینؓ سردار ہین بہشت کے جوانون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھانے ہوے حسن بن علی کو اپنے کندھے پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری پر سوار ہوا تو اے لڑکے پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچھا سوار ہی وہ نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی سواری تو اچھی ہی ہی اور سوار بھی اچھا ہی اور یہ مین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسنؓ کی وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حُبَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُبِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عمرؓ سے یہ کہ اُنھون نے معین کی یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کے لیے بیت المال سے واسطے قوت اُنکی کے اور اذن دیا بیچ ساڑھے تین ہزار درہمون کے اور معین کی اپنے بیٹے کے لیے کہ عبد اللہ بن عمرؓ ہی اور اذن دیا اُنکے لیے بیچ تین ہزار درہمون کے یعنی بہ نسبت اسامہ کے بیٹے کے روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیے پس کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنے اسامہ کو مجھپر یعنی انکا روزینہ کیون مجھ سے زیادہ کیا کر مشہور ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کی نہین سبقت کی ہی اُسنے مجھسے طرف کسی مشہد کے ف یعنی جگہ حاضر ہونے کی خیر سے از روے علم و عمل کے اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سے جگہ حاضر ہونے کی قتال کے لیے اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمرؓ نے اس سبب سے فضیلت دی مین نے اسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تھا محبوب تر تھا نزدیک پیغمبر خدا کے تیرے باپ سے کہ مین ہون ف یہ نہین دلالت ہی اُس مضمون پر کہ جو پہلے اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسی کے محبوب تر ہونے سے یہ کہ وہ افضل بھی ہو ترجمہ اور تھا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ سے ف اور سبب اسکا یہ تھا کہ یہ دونون اہل بیت مین سے تھے اسلیے کہ مولی قوم کا اُنھین مین سے ہوتا ہی ترجمہ پس اختیار کیا مین نے یعنی ترجیح دی مین نے پیغمبر خدا کے محبوب کو کہ اسامہ ہی اپنے محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی قطع نظر فضیلت سے کہ کرمین نے رعایت کی آنحضرت کی محبت کی بہ نسبت اُنکے وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ابْعَثْ مَعِي أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مین نے یا رسول اللہ بھجو میرے ساتھ میرے بھائی زید کو فرمایا آنحضرتؐ نے وہ یعنی زید یہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکھتا ہی پس اگر جاوے تیرے ساتھ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف یعنی اسلیے کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانے سے اور نہ کہون جانے کو وہ جانے چاہے جاوے چاہے نہ جاوے ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمھاری ملازمت پر کسی کو نہ بھائی کو اور نہ مان باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نے پس جانی مین نے یعنی لجبلہ کے عقل اپنے بھائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنے ملازمت آنحضرتؐ کے فاضل تر اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی درباب لیجانے اُسکے کے اپنے ساتھ اسلیے کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل کی تھی اور اصل قصہ اُنکا اور زید کا یہ ہی کہ زید رہنے والے تھے یمن کے لڑکپنے مین کم آٹھ برس کے تھے پکڑے آئے بندی مین ایک قوم کے کہ عرب کی تھی پس اُنکو بازار مین لائے بیچنے کے لیے اور حکیم بن حزام نے کہ بھتیجے خدیجہؓ کے تھے اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیے اُنکو خرید اور خدیجہ جب آنحضرت کے نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے اُنکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سے

کہ لونڈی آزاد تھیں۔ پھر زید نے ان کا نکاح کر دیا انسے جس سے اسامہ پیدا ہوئے بعد ان کے زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھیں نکاح انکا کیا اور بعضون
کے نزدیک اول اسلام میں لائے ہیں اور آنحضرت سے دس برس چھوٹے تھے اور بعضے کہتے ہیں بیس برس حاضر ہوئے بدر میں اور اور غزوون میں اور
نام کسی صحابی کا قرآن میں مذکور نہیں ہوا ہے سوائے انکے نام کے آیہ میں فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْہَا وَطَرًا اور آنحضرت نے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ بھائی
چارہ انکا کر دیا تھا اور غزوہ موتہ میں شہید ہوئے پچپن برس کی عمر میں قصہ مختصر ان ایام میں کہ آنحضرت نے زید کو آزاد کر دیا تھا انکے بھائی جبلہ لینے
کو آئے اور کلام مذکور درمیان میں آیا انکو لذت خدمت بابرکت کی کہاں جانے دیتی تھی (وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَبَطْتُ وَہَبَطَ النَّاسُ الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَضَعُ یَدَیْہِ عَلَیَّ وَیَرْفَعُہُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّہٗ یَدْعُوْ لِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ
ضعیف ہوئے آنحضرت اس بیماری سے کہ وفات پائی اس سے اترا میں اور اترے لوگ مدینہ میں ف یعنی اس لشکر سے کہ آنحضرت نے جسکو ساتھ
مہاجرین اور انصار کے روانہ کیا تھا اور باہر پڑا تھا میں بعد چند روز کے بسبب سننے خبر بیماری آنحضرت کی کے مدینہ میں پھر آئے ہم اور ذکر ہبوط کا کر
یعنی اوپر سے نیچے کے آنے کے ہے اس سبب سے ہے کہ وہ موضع کہ جہاں لشکر پڑا تھا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے ہے کہ اسکو جرف کہتے ہیں جیسے کہ عرفات کے
ہیں جانب بلندی کے ہے اور عرب کلام کرنے میں رعایت علو اور سفل یعنی اونچے اور نیچے کی کرتے ہیں جیسے کہ اگر مکہ سے عرفات کو جاویں تو کہینگے
صعدنا الی عرفات یعنی چڑھے ہم طرف عرفات کے اور اگر عرفات سے مکہ کو آویں تو کہینگے ہبطنا الی مکہ یعنی اترے ہم طرف مکہ کے اسی طرح مدینہ سے
جحفہ کو جانا صعود ہے اور وہاں سے مدینہ کو آنا ہبوط ہے کہ مسجد الحرام میں اگر جانب باب السلام کے جاویں کہ طرف عرفات کے ہے صعدنا الی باب السلام
کہتے ہیں انتہی اور ملا علی نے یوں لکھا ہے ہبطت یعنی اترا میں اپنے مکان سے کہ تھا عوالی مدینہ میں وہبط الناس یعنی اور آئے صحابہ اپنے مکانوں سے
طرف مدینہ کے ترجمہ پس داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ تحقیق چپ کیے گئے تھے وہ اور طاقت بات کرنے کی نہین
رکھتے تھے پس نہ بولے آنحضرت پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھتے تھے دونوں ہاتھ اپنے مجھ پر اور اٹھا لیتے تھے ان دونوں کو یعنی مجھ
سے پس پہچانتا میں تھا یعنی ساتھ نور ولایت اور ظہور فراست کے یہ کہ وہ دعا کرتے ہیں میرے لیے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف
یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے اور یہ نہایت کرم و شفقت تھی آنحضرت کی اسامہ کے حق میں کہ ایسے وقت میں بھی مہربانی کی انپر اور دعا کی انکے
لیے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَحِّیَ مُخَاطَ اُسَامَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّیْہِ
فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دور کریں اسامہ کا آب بینی یعنی ناک انکی پونچھیں
جیسے کہ لڑکون کی ناک پونچھتے ہیں اور وہ اسوقت میں چھوٹے تھے کہا عائشہ نے چھوڑ دو مجھکو کہ میں کرون یہ کام یعنی میں ناک پونچھون
عائشہ نے برعایت ادب کے ناک پونچھنا آنحضرت کا مناسب نہ جانا فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ دوست رکھ تو اسامہ کو اسلیے کہ میں دوست رکھتا
ہون اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی تو اگر بالطبع اسکو نہیں دوست رکھتی ہے تو میرے سبب سے دوست رکھ کہ میں اسکو دوست رکھتا ہون کہ محبوب کا
محبوب بھی محبوب ہوتا ہے اور حقیقت میں کمال محبت یہ ہے کہ محبوب سے گذر کر اس کے متعلقون تک پہونچے اور سرایت کرے خواہ آدمی ہووے
یا کوئی چیز کہ اسکی ہو قسم یاد رہے بار ہے (وَعَنْ اُسَامَۃَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِیٌّ وَّالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَۃَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا جَاءَ بِہِمَا قُلْتُ لَا قَالَ
لٰکِنِّیْ اَدْرِیْ ائْذَنْ لَہُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْنَاکَ نَسْاَلُکَ اَیُّ اَہْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَا مَاجِئْنَاکَ نَسْأَلُکَ عَنْ اَھْلِکَ قَالَ اَحَبُّ اَھْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْہِ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ جَعَلْتَ عَمَّکَ اٰخِرَھُمْ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا سَبَقَکَ بِالْھِجْرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت کی اُسامہ نے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا یعنے
آنحضرت کے دروازے پر ناگہان آئے علی اور عباس رضی اللہ عنہما اس حال مین کہ چاہتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانے کے لیے پس کہا دونون نے واسطے
اسامہ کے کہ اذن طلب کر ہمارے لیے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ اسامہ اُن دونون مین چھوٹے ہونگے ترجمہ پس کہا مین نے یارسول اللہ علی اور
عباس پروانگی مانگتے ہین آنے کے لیے پس فرمایا آنحضرت نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی ہے ان دونون کو یعنی کیون آتے مین کہا مین نے نہین جانتا مین
فرمایا آنحضرت نے لیکن مین جانتا ہون کہ کس تقریب سے آئے ہین پروانگی دے ان دونون کو کہ آوین پس داخل ہوے دونون اور عرض کیا یارسول اللہ
آئے ہین ہم آپ کے پاس کہ پوچھین ہم آپ سے کون شخص آپکے اہلبیت مین سے محبوب تر ہے نزدیک آپ کے فرمایا آنحضرت نے کہ محبوب ترین اہلبیت میرے کے
نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہے کہا علی اور عباس نے کہ نہین آئے ہین ہم تمھارے پاس کہ پوچھین ہم حال اہل بیت تمھارے کے سے یعنی اولاد و ازواج تمھاری
کی سے بلکہ پوچھین ہم حال اقارب و متعلقین آپ کے سے فرمایا محبوب ترین اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردون مین سے وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام
واحسان کیا خداے تعالے نے اُسپر یعنی ساتھ اسلام اور ہدایت اور اکرام کے اور انعام واحسان کیا مین نے اُسپر یعنی ساتھ آزاد کرنے اور متبنی کرنے اور تربیت
کرنے کے وہ شخص اسامہ بن زید ہے ف ح ع جاننا چاہیے کہ انعام حق جل وعلا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن مین بہ نسبت زید کے کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے
ولیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے آنحضرت نے مصداق آیۃ کریمہ کو اُتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اُسکے بیٹے اسامہ کو حاصل ہے
کہ اگرچہ ورود آیۃ کا بیچ حق زید کے ہے ولیکن بیٹا اُسکا تابع اُسکا ہے بیچ حاصل ہونے دونون انعامون کے ترجمہ کہا علی و عباس نے بعد اُنکے کون ہے فرمایا آنحضرت
نے علی بن ابی طالب ہے ف ع پس یہ نص جلی ہے اسپر کہ نہین لازم آتی احبیت سے افضلیت اسلیے کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا
عباس نے یارسول اللہ کیا آپ نے اپنے چچا کو آخر اہلبیت اپنے کا یعنی اگر بعد اُسکے پوچھون تو آپ مجھکو فرماوینگے فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہہ علی نے سبقت کی
ہے تمپر ساتھ ہجرت کرنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور ایسے ہی ساتھ اسلام کے پس یہ واجب کرتا ہے تقدیم اہلبیت کو کہ مترتب ہے اوپر افضلیت کے اور نظیر اسکی
یہ ہے کہ آئے عباس اور ابوسفیان اور بلال اور سلمان طرف دروازہ عمر کے اس حال مین کہ اذن چاہتے تھے اُنسے اندر آنے کا پس کہا عمر رضی کے خادم نے بعد
آگاہ کرنے اُنکے کے ساتھ آنے جماعت کے کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نے عباس سے کہ کیا نہین دیکھتا ہے تو یہ کہ مقدم کرتا ہے ہمپر ہمارے موالی یعنی
غلامون آزاد کو پس کہا عباس نے کہ ہمنے تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت مین پس یہ جزا ہماری ہے ف ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کے ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ عباس مکہ مین مسلمان تھے ولیکن مشرکون سے اسلام چھپاتے تھے اور باوجود اسکے ہجرت کی بعد اسکے پوشیدہ نہ رہے کہ اگر تعدد وجوہ مذکورہ کا ملحوظ نہ ہو
تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ احبیت کے مشکل ہوتا ہے فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ اس مقام مین تعدد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ
بسبب خدمتگاری وغیرہ کے احب تھے اور حضرت علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کے پس اسامہ اور جہت سے احب تھے اور حضرت علی اور جہت سے
وَذُکِرَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِیْہِ فِیْ کِتَابِ الزَّکٰوۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس کے واقع ہے بیچ کتاب الزکوۃ کے اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ فَرَاَی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ وَقَالَ
بِاَبِیْ شَبِیْہٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَبِیْھًا بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَکُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے عقبہ بن الحارث سے کہا اُسنے کہ نماز پڑھی ابوبکر نے
عصر کی یعنے ایام خلافت اپنے مین یا پہلے اُسکے پھر نکلا اس حال مین کہ راہ چلتے تھے اور اُنکے ساتھ علی تھے پس دیکھا ابوبکر رضی نے حسن کو کھیل رہے ہین ساتھ لڑکون کے
پس اُٹھایا ابوبکر نے حسن کو اپنے کندھے پر اور کہا ابوبکر نے یعنی ازراہ خوش طبعی کہ فدا ہو باپ میرا یہ مشابہ ہے پیغمبر کے نہین مشابہ ہے ساتھ علی کے اور علی ہنستے تھے یعنی از راہ

خوشی کے قتل کی یہ بخاری نے (وعن انس قال اُتي عبيد الله بن زياد برأس الحسين فجعل في طست فجعل ينكت وقال في حسنه شيئا قال انس فقلت والله انه كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان مخضوبا بالوسمة رواه البخاري وفي رواية الترمذي قال كنت عند ابن زياد فجيئ برأس الحسين فجعل يضرب بقضيب في انفه ويقول ما رأيت مثل هذا حسنا فقلت اما انه كان من اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وقال هذا حديث صحيح حسن غريب) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسینؓ کا فٹ کہا مولف نے کہ یہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہے اور وہ امیر تھا اس لشکر کا کہ متعین ہوا تھا واسطے قتل کرنے حسینؓ کے اور وہ ان ایام میں امیر تھا کوفہ کا بھی یزید بن معٰویہ کی طرف سے پھر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کے ہاتھ سے بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چھیاسٹھ میں ترجمہ پس رکھا گیا سر حسینؓ کا بیچ طاش کے پس ہوا وہ شقی کہ چھیڑتا تھا انکے سر مبارک کو لکڑی سے کہ انکے ہاتھ میں تھی یعنی سر چھڑی کا آنکھ میں مبارک پر مارتا تھا اور کہا بیچ حسن امام حسینؓ کے کچھ فتح یعنے عیب کیا انکے حسن میں اور ترمذی کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا انکے حسن جمال میں لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کے کہ حاصل ہوئی اس بدبخت کو بسبب قتل انکے کے ترجمہ کہا انس نے پس کہا میں نے قسم خدا کی تحقیق یہ تھے بہت مشابہ اہلبیت میں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور تھا سر مبارک انکا رنگا ہوا ساتھ وسمہ کے نقل کی یہ بخاری نے اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے تھا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حضرت حسین کا انکے پاس پس شروع کیا مارنا ساتھ چھڑی کے امام حسینؓ کی ناک میں اور کہتا تھا نہیں دیکھا میں نے مانند اسکے حسن میں پس کہا میں نے خبردار ہو تحقیق یہ تھا مشابہ تر ان لوگوں کا ساتھ رسول خدا صلعم کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے فٹ اور طبرانی نے یوں روایت کی ہے کہ پس شروع کیا عبید اللہ نے کہ رکھتا تھا چھڑی کہ انکے ہاتھ میں تھی بیچ آنکھ انکی کے اور ناک انکی کے پس کہا میں نے یعنی انس نے اٹھا چھڑی اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکھا ہے میں نے منہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہ اسکی اور بزار کی روایت میں یوں ہے کہ کہا انس نے پس کہا میں نے عبید اللہ کو کہ البتہ میں نے دیکھا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگھتے تھے جہاں کہ لگتی ہے چھڑی تیری کہا انس نے پس ہٹالی اسنے چھڑی اور ذخائر میں ہے عمارہ بن عمیر سے کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اسکے یاروں کا یعنی بعد مارے جانے کے پس تھا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہونچا میں طرف لوگوں کے اس حال میں کہ وہ کہہ رہے تھے وہ آیا پس ناگہاں ایک سانپ آیا کہ گشت تھا سروں میں یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں اور ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا پھر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کیا یہ دو بار یا تین بار روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے (وعن ام الفضل بنت الحارث انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني رأيت حلما منكرا الليلة قال وما هو قالت انه شديد قال وما هو قالت رأيت كأن قطعة من جسدك قطعت ووضعت في حجري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت خيرا تلد فاطمة ان شاء الله غلاما يكون في حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان في حجري كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت يوما على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته في حجره ثم كانت مني التفاتة فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تهريقان الدموع قالت فقلت يا نبي الله بابي انت وامي ما لك قال اتاني جبريل فاخبرني ان امتي ستقتل ابني هذا فقلت هذا قال نعم واتاني بتربة من تربته حمراء) اور روایت ہے ام الفضل بیٹی حارث کی سے کہ وہ آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے دیکھا ہے ایک خواب آج کی رات فرمایا آنحضرتؐ نے اور کیا ہے وہ خواب کہا ام الفضل نے تحقیق وہ خواب سخت ہے یعنے نہیں سکتا اسکا ذکر نہیں کہہ سکتی میں پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کیا ہے وہ کہا ام الفضل نے دیکھا میں نے گویا ایک ٹکڑا آپ کے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہے اور رکھا گیا ہے

میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تونے خواب اچھا جنے گی فاطمہ بیٹا اگر چاہا ہی خدا نے ہوگا وہ تیری گود مین یعنی رکھینگے اُسکو تیری گود مین بسبب قرابت کے تو اُسکو تربیت کرے تو پس جنی فاطمہ حسینؓ کو پس تھا وہ میری گود مین جیسے کہ فرمایا تھا حضرت نے پس آئی مین ایک روز آنحضرتؐ کے پاس پس رکھدیا مین نے حسینؓ کو آنحضرتؐ کی گود مین پھر ہوا مُجھسے دیکھنا اور طرف یعنی مین دیکھنے لگے اور طرف پھر دیکھا مین نے اُنکی طرف پس ناگہان آنکھیں آنحضرتؐ کی ڈالتی تھین آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا مین نے ای پیغمبر خدا قربان ہون باپ مان میرے تمپر کیا ہوا آپ کو کہ روتے ہو فرمایا آنحضرتؐ نے آئے میرے پاس جبرئیل اور خبر دی مجکو کہ تحقیق اُمت میری یعنی اُمت اجابت نزدیک ہے کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنے از راہ ظلم کے پس کہا مین نے یعنی بطریق تعجب و استبعاد کے کہ اس بیٹے کو کہا اُنھون نے ہان اور دی مجھکو جبرئیل نے مٹی اُسکی مٹی سے سرخ ف ۶ یعنی اُس جگہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگے اور ذخائر مین ہی سلمے سے کہ کہا آئی مین ام سلمہ کے پاس اس حال مین کہ وہ روتی تھین پس کہا مین نے کس چیز نے رُولایا تجکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اس حال مین کہ اُنکے سر اور داڑھی مبارک پر مٹی تھی پس کہا مین نے کیا ہوا آپ کو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تھا مین قتل حسینؓ مین ابھی نقل کیا اُسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہی اور روایت کی بغوی نے حسان مین (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ ذَاتَ یَوْمٍ بِنِصْفِ النَّہَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِہٖ قَارُوْرَۃٌ فِیْہَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا ہٰذَا قَالَ ہٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُہٗ مُنْذُ الْیَوْمِ فَاُحْصِیَ ذٰلِکَ الْوَقْتُ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِکَ الْوَقْتِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ وَاَحْمَدُ الْاَخِیْرَ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اُنھون نے دیکھا مین نے آنحضرت کو بیچ اُس حالت کے کہ دیکھتا ہی سونے والا ایک روز وقت دوپہر کے پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرتؐ کے ہاتھ مین ایک شیشہ ہی کہ اُسمین خون ہی پس کہا مین نے باپ میرا اور مان میری قربان ہون تمھارے کیا حال ہی یہ اور کیسا ہی یہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہ خون حسینؓ کا اور اُسکے یارون کا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اُسکو ابتدا آج کے روز سے یعنے صبح سے اب تک چنتا تھا مین خون حسینؓ کا اور اُسکے یارون کا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مین نے اُسکو ابن عباسؓ نے کہا پس یاد رکھا مین نے اُسوقت کو پس پایا مین نے یعنی دریافت کیا کہ قتل کیے گئے حسینؓ اُسی وقت روایت کین دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعْمَۃٍ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَہْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور وہ بھی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو خدا کو بسبب اُس چیز کے کہ غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے ف ۶ یعنی طرح بطرح کی نعمتون سے بموجب قول اللہ تعالے کے فما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنے جو کچھ تمکو ملتی ہی نعمت پس اللہ ہی کی طرف سے ہی اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اگر نہین دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالے کو مگر اسلیے کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکھو اُسکو والا اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست رکھو مجکو یعنے جب ثابت ہوا سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکھو مجکو بسبب دوستی خدا کے ف ۶ اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ رہ نے لحب اللہ کی شرح مین یہ لکھا ہی یعنی بسبب دوست رکھنے تمھارے کے خدا کو یا بسبب دوست رکھنے خدا کے مجھکو ترجمہ اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے یعنی بسبب دوست رکھنے میرے کے اُنکو یا بسبب دوست رکھنے تمھارے مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ وَہُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْکَعْبَۃِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَہْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَہَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْہَا ہَلَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے یہ کہ اُنھون نے کہا اس حال

میں کہ وہ پکڑنے والے تھے کعبہ کے دروازے کو سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو حال مثال اہلبیت میرے کی تم میں مثال کشتی نوح کے ہے جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح میں نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچھے رہا اور سوار نہ ہوا اسمیں ہلاک ہوا نقل کی یہ احمد نے ف یعنی اس حدیث میں جسنے لازم کر لی محبت و متابعت انکی نجات پائی اُسنے دارین میں ورنہ ہلاک ہوا دونوں جہان میں اگرچہ خرچ کرے مال و جاہ یا ایک ان دونوں میں سے مشابہت دی دنیا کو اور اُس چیز کو کہ دنیا میں ہے ہر قسم کفر اور گمراہیوں اور بدعتوں اور جہالتوں اور ہوا اور لذت سے ساتھ دریاے عمیق کے اسمیں موج پر موج ہو اور اوپر اُسکے ابر کے تہ بہ تہ کی تاریکیاں اوپر تلے اور گھیر رکھا ہو اُس دریا نے ساری زمین کو اور نہیں ہے اُس سے خلاصی مگر بسبب اُس کشتی کے کہ وہ رسول خدا صلعم کے اہلبیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگاؤ ہے اسکو ساتھ اس قول آنحضرت کے مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بایہم اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہلبیت کی محبت کی کشتی میں اور راہ پائی ہمنے ساتھ ستارے ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس امید رکھتے ہیں ہم نجات کی ہولوں قیامت کی سے اور طبقات دوزخ کے سے اور امید رکھتے ہیں راہ پانے کی طرف پہونچنے درجات جنتوں کے اور نعیم مقیم کے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی میں مانند خوارج کے ہلاک ہوا ساتھ ہالکین کے اول مرحلہ میں اور جو کوئی داخل ہوا اسمیں اور نہ راہ دیکھی ساتھ ستاروں صحابہ کے مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیوں میں کہ نہیں نکل سکیگا اُنسے انتہی اور روایت کی احمد نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ مثل علما کی زمین میں مانند مثال ستاروں کے ہے آسمان میں کہ راہ دکھاتے ہیں بر و بحر کی تاریکیوں میں پس جب مٹ جاوینگے ستارے بھٹکتے پھرینگے راہوں کے چلنے والے

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیویوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے ف جاننا چاہیے کہ بیویاں آنحضرت صلعم کی ایک وقت میں نو تھیں اور ایک وقت میں گیارہ اور ایک وقت میں زیادہ اس سے اور ایک وقت میں کم اس سے جامع الاصول میں لایا ہے کہ علما اختلاف رکھتے ہیں بیچ عدد بیویوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور بیچ ترتیب انکی کے اور بیچ عدد انکے کہ مری ہیں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد انکے کہ دخول کیا ہے ساتھ انکے اور انکے کہ نہیں دخول کیا ہے ساتھ انکے اور انکی جماعت عورتوں میں سے ہیں کہ انسے پیغام نکاح کا کیا تھا آپنے اور نکاح میں نہیں لائے انکو اور بعضی ایسی تھیں کہ عرض کیا اپنے تئیں آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سے اور کہا صاحب جامع الاصول نے کہ ہم ذکر کرتے ہیں جو کچھ کہ مشہور ہے اقوال علما میں سے بعد ازان ذکر کیے کئی نام انکے اور کاتب حروف نے بیچ شرح اسماء کے تاریخ نکاح اور وفات انکے کی ذکر کی ہے اور تکملہ شرح کی میں احوال بھی انکا لکھا ہے اور یہاں اوپر ذکر کرنے ناموں اور تاریخ کے اختصار کیا اول ازواج مطہرات میں سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہیں نکاح کیا انسے آنحضرت نے اس حال میں کہ خدیجہ چالیس برس کی تھیں اور آنحضرت پچیس برس کے وفات پائی انھوں نے تین برس پہلے ہجرت سے بموجب قول صحیح کے بعد انکے انتقال کے نکاح کیا سودہ بیٹی زمعہ کی سے مکہ میں اور مریں وہ سنہ چوپن میں پھر عائشہ صدیقہ ابو بکر کی بیٹی سے نکاح کیا مکہ میں اس حال میں کہ وہ جب چھ برس کی تھیں اور بنا یعنی صحبت وغیرہ کی ساتھ انکے نو برس کی عمر میں اور وفات پائی انھوں نے سنہ ستاون یا اٹھاون میں اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سے نکاح کیا دوسرے سال یا تیسرے سال ہجری میں اور مریں وہ سنہ پینتالیس میں یا اکتالیس میں اور زینب خزیمہ کی بیٹی سے نکاح کیا سنہ تین میں اور مریں وہ سنہ چار میں اور ام سلمہ بیٹی ابی امیہ مخزومی کی سے نکاح کیا سنہ چار یا تین میں اور مریں وہ سنہ انسٹھ میں اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھ میں اور اول یہی مشہور ہے اور زینب جحش کی بیٹی سے نکاح کیا سنہ پانچ میں اور مریں وہ بیسویں یا اکیسویں سنہ میں اور بعد آنحضرت کے آپکی بیویوں میں سے اول انھیں کی وفات ہوئی ہے اور ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی اور معاویہ کی بہن کا حال یہ ہے کہ صحیح تر اور مشہور تر یہ ہے کہ نکاح کیا انکا نجاشی نے آنحضرت کے لیے ساتھ مہر چار ہزار درہم کے سنہ چھ میں بیچ حبشہ کے کہ اسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنے عبید اللہ بن جحش کے گئی تھیں اور عبید اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہ اپنے دین پر قائم رہیں اور جویریہ بیٹی حارث کو بندی میں پکڑا آنحضرت نے غزوہ مریسیع میں کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں چھٹے سال میں پھر آزاد کیا اور نکاح کیا انسے اور مریں وہ سنہ چھپن میں اور میمونہ بیٹی حارث کی سے نکاح کیا

سن سات میں اور مرین وہ سنہ اکاون میں یا اور وہ خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سے نکاح کیا سات میں سن سات ہجری غزوۂ خیبر کے انکو بندی مین پکڑا اور آزاد کر کے نکاح کیا اور وہ اسوقت مین سترہ برس کی تھین وفات پائی سن پچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ باون مین اور بعضون نے اور اسکے سوا کہا انکو تحفہ بیٹی زید کی یہودیہ بندی مین آئی تین اور آزاد کیا انکو آنحضرت نے اور نکاح کیا انسے چھٹے سنہ مین اور مرین وقت پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتون سے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتون مین سے مقدار بیس کے یا زیادہ کے ایسے تھین کہ ان سے نکاح کیا حضرت نے اور پہلے دخول سے مفارقت کی اور بعضون سے پیغام نکاح کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نے وقت اترنے آیہ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کے دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کے پاس سے اور تفصیل انکی جامع الاصول مین مذکور ہے اور ایسے ہی حرمین بعضون نے کہا ہے کہ وہ چار تھین بہت مشہور انکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ اور دوسری انکی اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہو چکین بعضون نے کہا کہ انکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کے کی اور ایک لونڈی تھی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تھی اور ایک اور تھی کہ کہیں اور سے بندی مین آئی تھی واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ) روایت ہے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہا سنا مین نے آنحضرت کو فرماتے تھے بہترین عورتون اس امت کی سے کہ مریم اسمین تھین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتون اس امت کی سے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نقل کی بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ حافظ حدیث سے ہے اور بیچ مرتبہ مالک اور اوزاعی کے ہے کہ طرف آسمان و زمین کی ف واسطے بیان معنی دنیا کے یعنی بہتر ہو ئے کہ آسمان و زمین کے نیچے ہین اور اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہتر تھین اپنی اپنی امتون مین لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونون کے کہ کون سی افضل ہے اور نقل کیا گیا ہے تفسیر نسفی سے کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم سے بموجب قول صحیح کے اسلیے کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہ بھی مقرر ہے کہ یہ امت مرحومہ بہتر ہے اور امتون سے پھر عائشہ اور خدیجہ مین بھی اختلاف کیا ہے اور ایسے ہی ہے بیچ فضیلت فاطمہ کے عائشہ پر اور امام مالک نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کے جگر پارہ پر کسی کو فضیلت نہین دیتا ہون اور باقی کلام بیچ باب البیت کی پہلی فصل میں گذر چکا (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَاْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّہَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آئے جبریل آنحضرت کے پاس پس کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہین تحقیق آئین لیئے متوجہ ہوتین مکہ سے ساتھ انکے برتن کہ اسمین سالن ہے لیئے ساتھ روٹی کے یا طعام ہے لیئے مشتمل سالن روٹی پر ف ح یہ شک راوی کا ہے اور آنا خدیجہ کا مکہ سے تھا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تھے اور قوت چند روزہ اپنے ساتھ لیجاتے ایک روز خدیجہ آپ لے گئین اور یہ بشارت پائی الیا ہی کہا ہے بعضے شارحین نے پوشیدہ نہ رہے کہ مشہور یہ ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلے اترنے جبریل کے سے تھا ظاہر البعد اترنے جبریل کے بھی کچھ دنون وہان رہے ہون اور خدیجہ ان دنون مین طعام آنحضرت کے لیے لے گئین یا یہ طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہ خبر جبریل نے دی اور کہا ترجمہ پس جس وقت کہ آوین خدیجہ آپ کے پاس پس کہو اسپر سلام اسکے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے ف لکھا ہے علما نے کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہے خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی حدیث مین جبریل ہی کے سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہے وہ حدیث اور یہان اللہ تعالے کی طرف سے بھی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو انکو ساتھ ایک گھر کے بہشت مین موتی سے کہ اندر سے خالی ہے فراخ مقدار ایک محل کے ف ح اور بہشت مین گنبد ہونگے موتی کے اور قصب جواہر سے وہ ہوتا ہے کہ دراز اور اندر سے خالی ہو اور حدیثون مین صریحا ذکر موتی کا آیا ہے ترجمہ نہ ہوگا شور و شغب ہوگا اس گھر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے ف۔ نفی ان دونوں چیزوں کی اسلیے کی کہ دنیا کے گھر مین جو لوگ رہتے ہین تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور گھر کے بنانے سنوارنے مین رنج
و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالے نے کہ محل جنت کے خالی ہونگے ان آفات سے۔ اور کہا ہی علما نے کہ یہ جزا اُسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا
پہلے اسلام لائی تھین بخوشی خاطر بغیر چلانے اور بمنازعت و تعب کے (وعن عائشة قالت ما غرت على احد من نساء النبي صلى الله
عليه وسلم ما غرت على خديجة وما رأيتها ولكن كان يكثر ذكرها وربما ذبح الشاة ثم يقطعها اعضاء ثم يبعثها في صدائق خديجة فربما
قلت له كانه لم يكن في الدنيا امرأة الا خديجة فيقول انها كانت وكانت وكان لي منها ولد متفق عليه) اور روایت ہی عائشہ سے
کہ کہا نہین غیرت کی مین نے اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیبیون مین سے جس قدر کہ رشک کی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین دیکھا
تھا مین نے خدیجہ کو ولیکن تھے آنحضرت کہ بہت یاد کرتے خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتے بکری کو پھر بہت سے ٹکڑے کرتے اُسکے کہ کاٹتے ایک ایک
عضو پھر بھیجتے آنحضرت اس بکری کو یا اسکے اعضا کو اور بانٹتے اُسکو بیچ اُن عورتون کے کہ دوست دار خدیجہ کی تھین پس اکثر اوقات کہتی تھی
مین آنحضرت کو گویا نہ تھی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتھ صفات حمیدہ کے مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کے کہ خدیجہ
تھی ایسی اور ایسی اور تھی ایسی اور ایسی فرح سے یعنی روزہ رکھتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنے والی تھی و غیر ذالک اور اُسکو مبہم
فرماتے واسطے مبالغہ اور اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ بیان اُسکی صفتون کا حد و اندازہ سے باہر تھا اور فرماتے ترجمہ اور تھی میرے لیے اس سے
اولاد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف۔ ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سے تھی رضی اللہ عنہم سوائے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے اور فاطمہ
بھی انہین سے تھین کہ کیا کچھ فضیلت حاصل تھی اُنکو اور اسمین تعریض ہی عائشہ کو کہ اُنسے کوئی فرزند نہ ہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص تر
غرض عورتون سے اور سب سے زیادہ فائدہ اُنکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نے کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹے اسد کے قریشیہ تھین اول نکاح مین تھین ابی
ہالہ بن زرارہ کے پھر نکاح کیا اُنسے عتیق بن عائذ نے پھر نکاح کیا اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُن دنون مین اُنکی عمر تھی چالیس برس
کی اور نہین نکاح کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے اُنکے کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اُنپر کسی اور سے یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب مردون
اور عورتون سے پہلے ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلے ہجرت سے اور بعضون نے کہا چار برس پہلے اور بعضون نے کہا
تین برس پہلے اور گذرے تھے نبوت سے دس برس اور عمر اُنکی تھی پینسٹھ برس کی (وعن ابي سلمة ان عائشة قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا عائش هذا جبريل يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله قالت وهو يرى ما لا ارى متفق عليه) اور روایت
ہی ابی سلمہ سے کہ تحقیق عائشہ رض نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہین پہونچاتے ہین تمکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ
جواب سلام جبرئیل کے اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نے اور آنحضرت دیکھتے تھے اس چیز کو کہ نہین دیکھتی تھی مین اسکو کہ جبرئیل
ہین کہ آنحضرت دیکھتے تھے اور عائشہ نہین دیکھتی تھین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
اريتك في المنام ثلث ليال يجيء بك الملك في سرقة من حرير فقال لي هذه امرأتك فكشفت عن وجهك الثوب فاذا انت هي
فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه متفق عليه) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرت صلعم نے کہ دکھلائی گئی تو مجھکو
خواب مین تین شب لاتا تھا تجھکو لیکے تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑے کے بہت اچھے ریشمی کپڑے سے فرح اور ایک اور روایت
مین آیا ہی کہ کہا عائشہ رض نے کہ لائے جبرئیل صورت میری اپنی ہتھیلی مین جس وقت کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کرین مجھسے
اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہ ہے کہ صورت حریر مین تھی اور حریر ہتھیلی مین اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ دو بار لائے ہون

جبرئیل صورت انکی ایک بار حریر مین اور ایکبار ہتھیلی مین یا یہ کہ جبرئیل ہتھیلی مین لائے ہون اور اور فرشتہ حریر مین ت پس کہا فرشتہ نے یہ صورت بیوی تیری ہی یعنی صورت اسکی ہی پس اٹھایا مین نے تیری صورت کے منھ سے کپڑا پس ناگہان تو اب وہی صورت ہی کہ دیکھی تھی مین نے یا یہ معنی ہین کہ کھولا مین نے کپڑا تیرے منھ سے وقت دیکھنے تیرے کے پس ناگہان تو مثل اس صورت کے ہی کہ دیکھی تھی مین نے خواب مین پس کہا مین نے بیچ فرشتہ کے جواب مین اگر ہو یہ خواب دیکھنا نزدیک خدا کے سے جاری کریگا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فت ح یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہونچاویگا اسکو مجھ تک اگر کہا جاوے کہ شک بیچ ہونے اسکے کے خدا کی جانب سے کیا معنی رکھتا ہے اسلیے کہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصًا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہ کہا ہی علما نے کہ اگر یہ واقعہ خواب کا پہلے نبوت سے ہو تو کچھ اشکال ہی نہین اور اگر بعد نبوت کے ہو تو مراد یہان شک نہین بلکہ اسطرح فرمانا واسطے تقریر وقوع اور تحقیق اسکے کے ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکے نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہے جیسے کہ بادشاہ کہتا ہے کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکھ کیا کچھ کرونگا تجھے پھر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتھ ہونے اسکے کے پہلے نبوت سے تو جواب اسکا یہ ہی کہ دیکھنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتھ نہین ہی خصوصًا خواب مین مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کی طرف سے یعنی وحی پیغمبر پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نے کہا کہ اصل اس خواب کی حق ہی ولیکن شک اسکی تعبیر مین ہی کہ مراد یہی ظاہر ہی یا کچھ اور ہو خلاف ظاہر کے یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نے کہ خواستگاری کی عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا انسے مکہ مین شوال کے مہینے مین بیچ دسوین سال کے نبوت سے اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضون نے اور کچھ بھی کہا ہی اس باب مین اور عروسی کی انسے یعنی آپ کی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کے سر اٹھارھوین مہینے پر اور اسوقت مین عمر انکی نو برس کی تھی اور بعضون نے کہا کہ دخول کیا حضرت نے ساتھ انکے مدینہ مین بعد سات مہینے کے وقت آنے اپنے سے اور رہین وہ ساتھ آنحضرت کے نو برس اور جب آنحضرت کی وفات شریف ہوئی تو یہ اٹھارہ برس کی تھین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نے کسی باکرہ سے سوائے انکے اور تھین یہ فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد تھین انکو آنحضرت کی اور عارفہ تھین ابیات اور اشعار عرب کی اور روایت کین حدیثین انسے جماعت کثیرہ نے صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹھاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنے سترہ دن کے رمضان سے اور حکم کیا تھا انھون نے اپنے دفن کرنے کا رات کو پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑھی انپر ابو ہریرہ نے اور ان دنون مین مروان خلیفہ تھے مدینہ پر معاویہ کے زمانہ مین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَتَحَرَّوْنَ بِھَدَایَاھُمْ یَوْمَ عَائِشَۃَ یَبْتَغُوْنَ بِذٰلِکَ مَرْضَاۃَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنَّ حِزْبَیْنِ فَحِزْبٌ فِیْہِ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ وَصَفِیَّۃُ وَسَوْدَۃُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَۃَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَۃَ فَقُلْنَ لَھَا کَلِّمِیْ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّھْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیُھْدِہٖ اِلَیْہِ حَیْثُ کَانَ فَکَلَّمَتْہُ فَقَالَ لَھَا لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَۃَ فَاِنَّ الْوَحْیَ لَمْ یَاْتِنِیْ وَاَنَا فِیْ ثَوْبِ امْرَاَۃٍ اِلَّا عَائِشَۃَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَی اللہِ مِنْ اَذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ثُمَّ اِنَّھُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَۃَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَتْہُ فَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاَحِبِّیْ ھٰذِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور یہ بھی روایت ہی عائشہ سے کہ کہا لوگ قصد کرتے تھے یعنی طلب کرتے تھے زیادہ ثواب ساتھ تحفون اپنے کے بیچ روز نوبت میری کے یعنی پیشکش جو حضرت کے لیے لانے چاہتے تو رہنے دیتے اس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت انکے پاس ہون تو خدمت بابرکت مین لیجاوین طلب کرتے تھے ساتھ اس قصد کے زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نے کہ بیویان آنحضرت کی دو گروہ تھین کہ متفق تھا مزاج ہر گروہ کا اور رای اسکی بیچ عشرت وصحبت کے پس ایک گروہ تھا کہ انمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھین

ف ۔ حضرت عائشہ سردار انکی تھیں بسبب محبت رسول اللہ کے اور وہ اور حفصہ آپس میں موافق و رفیق ایک دوسری کی تھیں جیسے کہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تھے ترجمہ
اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویاں پیغمبر خدا صلعم کی تھیں یعنی اور ام سلمہ انکی سردار تھیں پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنی ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ
عرض کرو پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کریں لوگوں سے پس فرماویں کہ جو کوئی چاہے یہ کہ تحفہ بھیجے طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بھیجے تحفہ طرف انکے جس جگہ کہ ہوں
یعنی خواہ عائشہ کے گھر میں خواہ کسی اور کے گھر میں اور تخصیص عائشہ کے گھر کی نہ کریں تو کہا تو جاسے نیز جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے
اس باب میں پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دے مجھکو عائشہ کے مقدمہ میں اور بسبب عائشہ کے اسلیے کہ وحی نہیں آتی ہے مجھکو اس حال میں کہ میں بیچ لحاف کسی
بیوی کے ہوں سوا عائشہ کے ف ۔ یعنی انکے لحاف وغیرہ میں آتی ہے اور اور کے لحاف وغیرہ میں نہیں آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوتی آیہ ایک لا تعتدی
میں جبکہ اس حال میں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی لحاف میں کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کے آپ کی ایذا سے یعنی اس چیز سے کہ باعث آپکے
ایذا کی ہو یا رسول اللہ پھر ان عورتوں نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تھیں بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کے یعنی تو کہ عرض کریں حضرت سے اس قضیہ میں
پس کلام کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ۔ اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہ ہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میری کیا نہیں دوست رکھتی ہے تو
جسکو دوست رکھتا ہوں میں کہا فاطمہ نے ہاں دوست رکھتی ہوں میں جسکو آپ دوست رکھتے ہیں فرمایا حضرت نے پس دوست رکھ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ کر
کر اس چیز کو کہ سبب کراہت خاطر اسکی کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ۔ اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تھا کسی کو کہ عائشہ کی باری کے دن ہدیے لاوے اور ان
عورتوں کا ساتھ انکے متعلق ہوا تھا اگر کوئی آپ سے لاوے منع کیوں کریں وذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسیٰ
اور ذکر کی گئی حدیث انس کی اسکے اول میں یہ ہے فضل عائشۃ علی النساء اور اسکے بعد یوں ہے کفضل الثرید علی سائر الاطعمۃ ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کے ساتھ روایت
ابی موسی اشعری کے ف ۔ اور پہلے گذر چکا ہے اختلاف اسکا کہ مراد عورتوں سے جنس عورتوں کی ہیں یا ازواج آنحضرت کی علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر
یہ ہے کہ عائشہ افضل سب عورتوں سے ہیں چنانچہ ظاہر اطلاق اسی پر دلالت کرتا ہے بسبب جامع ہونے کے واسطے کمالات علمیہ و عملیہ کے کہ جسکو تعبیر کیا ہے تشبیہ میں
ساتھ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا سر باب وغیرہ میں ذکر ہو چکا ہے اور کچھ باقی ضروری یہاں لکھا جاتا ہے پس حضرت
سودہ پہلے تھیں بیوی سکران کی کہ جو انکے چچا کا بیٹا تھا جب وہ مرا تو حضرت نے ان سے نکاح کیا پہلے عقد عائشہ کے اور ہجرت کی انھوں نے طرف مدینہ کے پھر جب
بڑی عمر ہوئی انکی تو حضرت نے ارادہ انکے طلاق دینے کا کیا پس انھوں نے سوال کیا حضرت سے کہ یہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کے لیے مقرر کی پس حضرت نے
رہنے دیا انکو نکاح میں اور وفات ہوئی انکی مدینہ میں بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ کی ماں تھیں زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلے نکاح میں تھیں خنیس بن حذافہ سہمی کی
ہجرت کر آئیں ساتھ خاوند کے طرف مدینہ کے اور مرا خاوند انکا بعد غزوہ بدر کے پھر پیام انکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابو بکر اور عثمان سے پس انھوں نے قبول نہ کیا پھر پیام
نکاح کا کیا انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا انسے سن تین میں بعد ازاں ایک طلاق دی پھر رجوع کی انسے بسبب آنے وحی کے کہ رجوع کرو حفصہ سے
اسلیے کہ وہ بڑی روزہ دار اور شب بیدار ہے اور وہ بیوی تیری ہے جنت میں روایت کیں انسے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین میں سے اور وفات ہوئی انکی بیچ شعبان
میں بیچ سن پینتالیس کے ساٹھ برس کی عمر میں اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل میں سے تھیں اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح میں تھیں کنانہ بن ابی الحقیق
کے پھر جب وہ قتل کیا گیا جنگ خیبر میں بیچ محرم سن سات کے اور پکڑی آئیں بندی میں تو انکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضوں نے کہا آئیں وہ دحیہ کلبی کے
حصہ میں پھر خرید انکو آنحضرت نے انسے پس اسلام لائیں پھر آزاد کیا حضرت نے انکو اور نکاح کیا انسے اور آزاد کرنا انکا مہر ٹھہرایا انکا اور بعد وفات کے دفن ہوئیں
بقیع میں اور ام سلمہ کا نام ہند تھا اور تھیں وہ پہلے رسول خدا صلعم کے ابو سلمہ کے نکاح میں اور دفن کی گئیں بعد وفات کے بقیع میں بیچ عمر چوراسی برس کی اور زینب بنت
جحش کی ماں عبد المطلب کی بیٹی تھیں اور پھوپھی آنحضرت کی اور تھیں پہلے نکاح میں زید بن حارثہ کے کہ غلام آزاد تھے آنحضرت کے پس طلاق دی

زینب نے اُنکو پھر نکاح کیا اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تھا اُنکا برہ حضرت نے زینب نام رکھا کہا عائشہؓ نے اُنکی شان مین کہ نہین تھی کوئی عورت بہتر اُنسے
دین مین اور بہت ڈرنے والی اللہ سے اور بہت سچ بولنے والی اور بہت سلوک کرنے والی ناتے دارون سے اور بہت للہ دینے والی اور بہت خرچ کرنے
والی اپنے نفس کو اُس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب آلہی حاصل ہو اُس سے مرین وہ مدینہ مین سنہ ۲۰ھ تیس برس کی عمر مین اور اُم حبیبہ کا نام تھا رملہ
بنت ابی سفیان ابن صخر ابن حرب اور مان اُنکی تھین صفیہ بیٹی ابو العاص کی پھوپھی عثمانؓ بن عفان کی اور جویریہ جب غزوۂ مریسیع مین بندی مین آئین تو ثابت بن
قیس کے حصہ مین آئین پھر اُنھون نے مکاتب کیا اُنکو اور آنحضرت نے دین بدل کتابت اُنکی طرف سے ادا کیا پھر آزاد کیا اُنکو اور نکاح کیا اُنسے اور نام تھا
اُنکا برہ حضرت نے تغیر کر کر جویریہ نام رکھا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹھ برس کے اور میمونہ کا نام بھی برہ تھا پس نام رکھا
حضرت نے اُنکا میمونہ اور تھین وہ پہلے نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت مین پس مفارقت کی اُسنے اُنسے پھر نکاح کیا اُنسے ابو درہم نے پھر
جب وہ مرا تو آنحضرت نے نکاح کیا اُنسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کے سرف میں کہ دس کوس ہی مکہ سے اور قضاء آلہی سے مرین بھی وہ سی
مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تھا اُنکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباسؓ کی اور بہن ہین اسماء بنت عمیس کی اور وہ آخری بیوی ہین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَۃُ
بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا
ہی تجھکو جہان کی عورتون سے پہچاننا مناقب وفضائل اِن چار عورتون کا کہ اپنے غیر سے افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ
بیٹی محمدؐ کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراتب اُنکے موافق ذکر اُنکے کے ہون اور ذکر عائشہ کا اِس حدیث مین نکیا
بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ ذکر اُنکے کے اور حدیثون مین یا یہ کہ شاید یہ حدیث پہلے حصول کمال عائشہ کے اور پہونچنے اُنکے کے طرف وصال حضرت کے
فرمائی ہو پھر دیکھا مین نے جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نے اور شیخین نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی موسیٰ سے بطریق مرفوع کے کہ کامل ہوئے
مردون سے بہت اور نہین کامل ہوئی عورتون سے مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور بلا شبہہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت
ثرید کے ہی سب کھانون پر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہی یا انس ہی کو ہی یعنی کافی ہی تجھکو پہچاننا تیرا اِن چار عورتون کی فضیلت کا پہچاننے
سب عورتون کے سے کہا سیوطی نے نقایہ مین کہ اعتقاد رکھتے ہین ہم یہ کہ افضل عورتون کی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات المومنین کی
یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ اور عائشہ کے کئی قول ہین بہتر اُنکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنی ملا علی
کہ توقف سب کے حق مین اولی ہی اسلیے کہ نہین ہی اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطے عقائد کے کہ مبنی ہین
یقینیات پر (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِہَا فِیْ خِرْقَۃِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ہٰذِہٖ زَوْجَتُکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ جبرئیل لائے صورت اُنکی بیچ کپڑے ریشمی سبز کے طرف رسول خدا صلعم کے اور کہا یہ ہی بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کے نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتھ حریر سفید کے نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم (وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ بَلَغَ صَفِیَّۃَ اَنَّ حَفْصَۃَ قَالَتْ لَہَا بِنْتُ یَہُوْدِیٍّ فَبَکَتْ فَدَخَلَ عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَۃُ اِنِّیْ اِبْنَۃُ یَہُوْدِیٍّ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکِ لَابْنَۃُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّکِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْکِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا حَفْصَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہونچی خبر صفیہ کو یہ کہ حفصہ نے کہا اُنکے حق مین بیٹی یہودی کی یعنے بنظر اُنکے باپ حیی بن اخطب کے کہ
یہودی تھا پس روئین صفیہ پھر داخل ہوئے اُنپر نبی صلعم اِس حال مین کہ وہ رو رہی تھین پس فرمایا آپ نے کہ کس چیز نے رلایا تجھکو پس کہا

صفیہ نے کہ کہا میرے حق میں حفصہ نے کہ میں بیٹی یہودی کی ہوں پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہے اور بلا شبہ چچا تیرا البتہ نبی ہے ف ح ع
اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سے تھا اور حضرت ہارون بھائی تھے حضرت موسیٰ کے پس اس حساب سے باپ
یعنی جد اعلا انکے پیغمبر ہوئے اور چچا بھی پیغمبر ہوے یا باعتبار بعد اکبر یعنی حضرت اسحق کے نبی کی بیٹی انکو کہا اور حضرت اسمٰعیل کو چچا ترجمہ اور تحقیق تو ایک
صفیہ پیچھے پیغمبر کے ہے یعنی بیوی انکی ہے اب مراد اپنی ذات شریف رکھی صلے اللہ علیہ وسلم پس کس چیز میں اور سبب کونسی فضیلت کے فخر کرتی ہے حفصہ
تجھ پر ف ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہے صفیہ سے کہ وہ جامع صفات فضل وکرم کی ہیں نہ تفضیل انکی اوروں پر پس یوں کہنا چاہیے کہ یہ صفات
مخصوص ساتھ صفیہ کے نہیں ہیں بلکہ تمام بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قریشیہ ہیں شریک ہیں ان صفات میں اسلیے کہ بیٹیاں اسمٰعیل
کی ہیں کہ بھائی اسحق کے ہیں اور پیچھے آنحضرت کے ہیں ترجمہ پھر فرمایا حضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینے صفیہ کے کہ اے حفصہ ڈر تو خدا سے یعنی
اسکی مخالفت سے یا اسکی عداوت سے ساتھ ترک کرنے ایسے کلام کے کہ عادات جاہلیت سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنے پاس بیچ سال
فتح مکہ کے پس سرگوشی کی انسے پس روئیں فاطمہ پھر بات کی انسے یعنی خفیہ پس ہنسیں فاطمہ ف اور اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت
فاطمہ سے یہ ماجرا پوچھا آنحضرت کی حیات میں انھوں نے نہ بتایا اور بعد وفات کے بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتھ قول اپنے کے فلما توفی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہ ہے کہ فتح مکہ میں اس قضیہ کا کہنا وہم ہے اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا مورخین کے نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ میں
بلکہ یہ تھا حجۃ الوداع میں یا آنحضرت کے مرض الموت میں ترجمہ پس جب وفات پائی آنحضرت نے پوچھا میں نے فاطمہ سے رونے انکے سے پہلے اور ہنسنے انکے
سے دوسری بار یعنی ان دونوں چیزوں کا سبب پوچھا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجھکو آنحضرت نے کہ وہ وفات پاوینگے یعنی عنقریب پس روئی میں پھر
خبر دی مجھکو کہ میں سردار ہوں بہشت کی عورتوں کی سواے مریم بنت عمران کے پس ہنسی میں نقل کی یہ ترمذی نے ف اور یہ منافی نہیں ہے اس
روایت کے کہ کہا فاطمہ کو یہ بھی کہ اول میرے اہلبیت میں سے تو ہی ملے گی مجھسے پیچھے کہا اوپر مذکور ہوئی یہ روایت اور مناسبت اس حدیث کی
ساتھ اس باب کے ظاہر نہیں ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہلبیت کے ساتھ رکھتی ہے لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کے اس فصل سے کہ ذکر کیا
اسمیں فاطمہ کا ساتھ ذکر خدیجہ اور مریم کے اور یہ ایک فن ہے بدیع کلام سے پس ہوگی تفصیل واسطے بعض اس چیز کے کہ اوپر گذری اور نہیں بعید
ہے کہ ہو اشارہ طرف اس مضمون کے کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہو گی بہشت میں اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ اَبِيْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا نہیں مشتبہ ہوئی ہمپر کہ اصحاب آنحضرت کے ہیں کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز پس
پوچھا ہمنے حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کے پاس اس حدیث سے اور متعلقات اسکے سے علم کہ حل اس اشکال کا کرتی تھیں بسبب وفور
علم اپنے کے بسبب سننے کے آنحضرت سے اور قوت اجتہاد سے حاصل ہوا تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے (وَعَنْ مُوْسَى
بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا
نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت فصیح عائشہ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ح شرح میں ہے سبحان اللہ کیا حقیقت ہے کہ انھوں نے

نہ دیکھا ہو کسی کو فصیح زیادہ عائشہؓ سے

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

باب جامع مناقب کا ف ع یعنی ذکر کین مؤلف نے اس باب مین مناقب بعضون کے مشاہیر صحابہ سے بے تخصیص جماعت مخصوصہ کے انحصار در بے تخصیص لکھنے باب کے یعنی علٰحدہ علٰحدہ باب کسی کے لیے مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہلبیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہو عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے ف ع یہ قریشی عدوی ہین اسلام لائے اپنے باپ کے ساتھ مکہ مین چھوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوے مابعد خندق کے جہادون مین اور تھے اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والے اور کہا جابر بن عبداللہ نے کہ نہین تھا ہم مین سے کوئی مگر کہ جھکی اسپر دنیا اور جھکا وہ طرف دنیا کے سوائے عمر کے اور انکے بیٹے یعنے عبداللہ کے کہا نافع نے کہ نہین مرے ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیے ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیون سے پہلے جاتے ان جگہون مین کہ جہان حضرت ٹھہرتے تھے عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نے تاخیر کی نماز جمعہ یا عصر مین تب کہا ابن عمر نے کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرنے کا پس کہا انکو حجاج نے کہ بلاشبہ تو چاہتا ہو کہ حرکت دون مین اس چیز کو کہ تیری آنکھون مین ہو یعنے ڈھیلے نکال ڈالون کہا ابن عمر نے کہ مگر تو احمق مسلط ہوا ہو اور بعضون نے کہا کہ انھون نے چپکے سے یہ بات کہی کہ حجاج نے نہین سنی پس حکم کیا حجاج نے ایک شخص کو کہ اٹھالے برانیزہ اسکا اور تیر لگا دیا انکو راہ مین اور رکھی نیچے کی بھال انکے پشت قدم مین اور ولادت ہوئی انکی ایک برس پہلے وحی کے آنے سے اور موت انکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کے مارے جانے کے تین مہینے پیچھے اور وصیت کی تھی کہ مجھکو دفن کرنا حل مین پس نہ ہوسکا یہ بسبب حجاج کے اور دفن کیے گئے ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کی عمر ہوئی انکی ت کہا ابن عمر نے کہ دیکھا مین نے خواب مین گویا کہ میرے ہاتھ مین ایک ٹکڑا ہو ریشمی کپڑے کا قصد نہین کرتا ہون مین ساتھ اس ٹکڑے کے طرف کسی مکان کے بہشت مین یعنی چڑھنے اترنے کا مگر کہ اڑتا ہو وہ ٹکڑا مجھکو یعنی پہونچاتا ہو طرف اس مکان کے یعنے گویا وہ ٹکڑا مانند بازوے پرندے کے ہو پس بیان کیا مین نے یہ خواب حفصہ سے کہ بہن ابن عمر کی تھین پھر عرض کیا حفصہ نے یہ خواب آنحضرت سے پس فرمایا آپنے کہ بھائی تیرا یعنے عبداللہ بن عمر مرد صالح ہو یا فرمایا یہ کہ عبداللہ مرد نیک بخت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع گویا تعبیر دی آپنے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک ہین کہ منازل جنت کو پہونچا دینگے (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہو حذیفہ سے کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگون کا از روے وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدھے کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹا ام عبد کا ہو اسوقت سے کہ نکلتا ہو اپنے گھر سے اسوقت تک کہ پھرتا ہو طرف گھر کے نہین جانتے ہم کیا کرتا ہو اپنے گھر والون مین اسوقت کہ تنہا ہوتا ہو نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح یعنے ساتھ گھر والون کے اور نہین ہوتا اور کوئی وہان اور لفظ دل ساتھ زبر دال اور تشدید لام کے سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نے کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہو یہ دلالت سے کہ ظاہر حال اسکا دلالت کرتا ہو نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دل مانند ہدی کے ہو سکینہ اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل اور شمایل اور سمت ساتھ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اسکا اہل خیر کے طریقہ پر آتا ہو اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ وروش نیک آور ہدی ساتھ زبر ہ اور جزم دال کے طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہ کہ یہ تینون لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون آپس مین مذکور ہوتے ہین اور ام عبد کے بیٹے سے مراد عبداللہ بن مسعود ہین کہ انکی مان کی کنیت ام عبد تھی اسوقت سے کہ نکلتا ہو الخ یعنے ظاہر حال اسکا کہ ہمپر ظاہر ہو وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونے اسکے کے کرتا ہو اور اسی کی ہم گواہی دیتے ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہو آیندہ باطن کا حال ہم جانتے نہین الغیب عند اللہ (وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکُثْنَا حِیْنًا مَا نُرٰی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نُرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ اور روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا آیا مین اور بھائی میرا یمن سے یعنی مدینہ مین پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک مدینہ مین آنحضرت کے دربار پر نہین گمان کرتے تھے ہم مگر یہ کہ عبداللہ بن مسعود ایک مرد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہونا انکا اور داخل ہونا انکی مان کا آنحضرت کے پاس وقت بے وقت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبداللہ بن مسعود کو حکم دے دیا تھا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکھے کہ میرے پاس ہے تو چلا آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہین ہے اور کہا مولف نے کہ کنیت عبداللہ کی ابو عبدالرحمن ہذلی تھی تھا اسلام انکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئے تھے پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین اور چند روز پہلے اسلام لانے عمر کے اور بعضون نے کہا کہ پانچ شخصون کے بعد چھٹے مسلمان ہوئے تھے پھر سپرد کی آنحضرت نے انکو مسواک اور پاپوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور ہجرت کی انھون نے طرف حبشہ کے اور حاضر ہوئے بدر مین پھر اسکے بعد کے غزوون مین اور گواہی دی انکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونے کی اور فرمایا کہ پسند کی مین نے اپنی اُمت کے لیے وہ چیز کہ پسند کی ابن اُم عبد یعنی عبداللہ بن مسعود نے اور ناپسند رکھی مین نے انکے لیے وہ چیز کہ ناپسند رکھی ابن اُم عبد نے اور تھے وہ کوتاہ قد گون ٹھیلے کہ نزدیک تھا کہ لنبے آدمی برابر ہوتے انکے بیٹھنے مین والی ہوئے قضا کے کوفہ مین اور اسکے بیت المال کے حضرت عمر کی خلافت مین اور حضرت عثمان کی ابتداء خلافت مین پھر گئے مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور عمر ہوئی انکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی روایت کین انسے حدیثین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور بہت سے صحابہ اور تابعین نے انتہیٰ اور وہ ہمارے اماموں کے نزدیک بڑے فقیہ تھے سب صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پڑھو قرآن چار شخصون سے عبداللہ بن مسعود اور سالم مولی ابی حذیفہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اوہ کہ یہ چاروں صحابہ بہت تھا القرآن آنحضرت سے بالمشافہ سیکھا تھا اور حافظ قرآن تھے اور اوروں نے اقتصار کیا تھا اوپر سیکھنے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے انکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگون کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تھے اہل فارس سے شہر اصطخر کے رہنے والے اور تھے فضلاء اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے بدر مین اور امامت کرتے تھے مہاجرین اولین کی جس وقت کہ گئے مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ ان مین عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتے اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہے فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سے تھے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم مین اور عبداللہ بن مسعود بڑے قاری تھے اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑے قاری تھے صحابہ مین انکو لوگ سید القراء کہتے تھے اور حضرت عمر نے انکا نام سید المسلمین رکھا تھا اور کاتب وحی تھے اور معاذ بن جبل کے مناقب بھی بے نہایت ہین اور آنحضرت نے ان مین اور عبداللہ بن مسعود مین بھائی چارہ کروا دیا تھا (وَعَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰہُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْہِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْ جَآءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ ہٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَآءِ فَقُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَکَ لِیْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَہْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْہَرَۃِ وَفِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ یَعْنِیْ عَمَّارًا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے علقمہ تابعی سے کہ آیا مین شام مین پس نماز پڑھی مین نے دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پھر دعا کی مین نے

کہ خداوندا میسر کر میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل یا ادا کرنے والا حق اللہ کا اور اُسکے بندون کا پھر آیا مین ایک قوم کے پاس اور بیٹھا مین اُنکے پاس پس
ناگہان ایک بڈھا یا بزرگ قدتحقیق آیا یہانتک کہ بیٹھا طرف پہلو میرے کے ف ع روایت کی گئی ہی ان للہ ملائکۃ تجر الاہل الی الاہل ت کہا مین نے یعنے
لوگون سے کہ کون ہی یہ کہا لوگون نے یہ ابو دردا رہین کہا مین نے یعنے ابو دردا سے کہ بلاشبہہ مین نے دعا کی تھی اللہ تعالےٰ سے یہ کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین
نیکبخت پس کیا تجھکو میرے لیے پس کہا ابو دردا نے کہ تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی کہا مین نے کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سے کہا ابو دردا نے کیا نہین ہی بیچ
تمھارے پاس بیٹا اُم عبد کا یعنے عبد اللہ بن مسعود رکھنے والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چھاگل ف ع ح مراد یہ ہی کہ عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتے
تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتے تھے حضرت کے تمام حالتون مین پس ساتھ رہتے تھے حضرت کے مجلسون مین او لیتے پاپوشین آپ کی
جب بیٹھتے آپ اور پہناتے پاپوشین جب اُٹھتے اور رہتے تھے ساتھ حضرت کے خلوتون مین پس درست کرتے بستر شریف آپ کا اور رکھتے تکیہ آپ کا جب ارادہ
کرتے سونے کا اور موجود کرتے آپ کے لیے پانی وضو کا جب اُٹھتے آپ وضو کے لیے اور اُٹھا رکھتے اپنے ساتھ چھاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہ کہ عبد اللہ بسبب
ملازمت آنحضرت کے اِن اُمور مین لائق ہین اسکے کہ ہو نکے پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنے کرے طالب علم کو غیر اُنکے سے اور اسمین اشارہ ہی طرف اُس مضمون کے کہ ذکر
کیا گیا ہی بیچ ادب علم سیکھنے والے کے کہ طالب اول بہت علم سیکھے علما رشہر اپنے کا پھر کوچ کرے اور شہرون کی طرف واسطے طلب زیادتی علم کے والا کیون سفر کر کر اپنے
کو رنج مین ڈالے اور یہ بھی اِس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے کہ اگر دوسرے کو اپنے سے افضل جانے تو طالب کو حوالہ اُسکا دے ت اور کیا نہین ہی تم مین وہ
شخص کہ امان دی ہی اسکو خدا تعالیٰ نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کے عمار رکھتے تھے ابو درداء ساتھ اُس شخص کے عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرتؐ نے
اُنکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اُنکے لیے اُسوقت کہ عذاب کرتے تھے اُنپر مشرک اور جلاتے تھے اور کہا سرد وسلامت ہوا ے آگ اُنپر
جیسے کہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا اے عمار رنگیے تجھکو اے عمار گروہ باغیون کے بلاویگا تو اُنکو بہشت کی طرف اور بلاوینگے وہ تجھکو آگ کی طرف اور بیچ معنی
امان دینے کے شیطان سے ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے رہا اور بسبب وسوسہ شیطان کے بھٹکے نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نے یون لکھا ہے
کہ عمار بن یاسر کے بیٹے غلام آزاد تھے بنی مخزوم کے اور حلیف اُنکے اور یہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کے مقیم ہوتے مکہ مین اور حلیف یعنی ہم قسم ہوئے ابو حذیفہ
بن المغیرہ سے پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سے اُس سے عمار پیدا ہوئے پھر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نے پس عمار رسولے ہوتے
اِس سبب سے اور عمار قدیم الاسلام تھے اور تھے اُن مستضعفین مین سے کہ عذاب دیے گئے مکہ مین تو کہ پھر جاوین اسلام سے اور جلایا اُنکو مشرکون نے ساتھ آگ کے
پس آنحضرت عمار پر گذرتے تھے اور پھیرتے تھے ہاتھ اپنا اُنپر اور فرماتے تھے یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور
سلامتی عمار پر جیسے کہ ہوئی تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سے ہین اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور سب جہادون مین اور قتل
کیے گئے عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابی طالب کے سنہ سینتیس۳۷ مین اور عمر اُنکی ترانوے برس کی ہوئی ت کیا نہین ہی تم مین بھید جاننے والا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اُس بھید کو سوائے اُسکے مراد اِس بھید جاننے والے سے حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہ بخاری نے ف ح ع کہ اُنکو
صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور اُن بھیدون مین سے یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے اُنکو نام منافقون کے اور نسب اور علامتین اُنکی بتادی تھیں
کہ یہ بھید سوائے اِنکے کوئی نہین جانتا تھا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمرؓ نے ایک روز اُنسے پوچھا کہ آیا کچھ دیکھتا ہی تو اے حذیفہ مجھ مین نشانی نفاق کی
کہا حذیفہ نے قسم خدا کی کچھ نہین دیکھتا مین سوائے اسکے کہ لوگ کہتے ہین کہ تمھارے دسترخوان پر رنگ برنگ کے کھانے موجود ہوتے ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈے تھے اُنکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتے تھے وفات پائی اُنھون نے مدینہ مین سنہ چھتیس مین اور وہین قبر بنی اُنکی
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُنِیْ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ امْرَاَۃَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَۃً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی گئی مجھکو بہشت پس دیکھی مین نے بیوی ابوطلحہ کی اور سنی مین نے آہٹ
پاؤن کی آگے اپنے پس ناگہان بلال تھا کہ آگے بہشت مین جاتا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف مرم ابوطلحہ کی بیوی سے مراد ام سلیم ہے ماں انس کی اور انکے
نام مین اختلاف ہے پہلے نکاح کیا انسے مالک بن نضر نے اس سے انس پیدا ہوے اور مارا گیا مالک مشرک پھر مسلمان ہوئی ام سلیم اور ابوطلحہ نے
پیغام نکاح کا کیا انسے اور وہ جب تک مشرک تھے پس انکار کیا ام سلیم نے اور دعوت کی انکو اسلام کی طرف پس قبول کیا ابوطلحہ نے اسلام پھر ام سلیم کا
نکاح ہوا انسے اور کہا ام سلیم نے کہ مین نے تیرے اسلام پر اپنے تئین زوجیت مین دیا مہر میرا یہی اسلام تیرا ہے اور بلال بیٹے ابورباح کے مولی ابوبکر
صدیق کے ہین قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انھون ہی نے کیا مکہ مین حاضر ہوے بدر مین اور اسکے مابعد کے جہادون مین اور سکونت کی شام مین آخر کو
اور کوئی وارث نہین چھوڑا انھون نے بعد اپنے روایت کین انسے حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی انکی دمشق مین بیچ
جس مین اور دفن کیے گئے باب الصغیر مین اور عمر انکی تریسٹھ برس کی ہوئی اور تھے بلال ان لوگون مین سے کہ عذاب کیا انکو اہل مکہ نے اسلام لانے پر
اور عذاب دیا کرتا تھا انکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الٰہی سے یہ ہوا کہ روز بدر کے بلال ہی کے ہاتھ سے وہ مارا گیا اور کہا ہے کہ عمر کہتے تھے ابوبکر
سیدنا واعتق سیدنا یعنی ابوبکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور ابن ماجہ نے روایت کیا اپنی سند مین یعنی کہ اول جنھون نے اسلام
ظاہر کیا وہ سات تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمار اور ماں انکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے رسول خدا کو
انکے چچا ابوطالب کے سبب سے اور ابوبکر کو بچایا انکی قوم کے سبب سے رہے اور پس پکڑا انکو مشرکون نے اور پہنائین انکو لوہے کی زرہین اور تپایا انکو دھوپ
مین پس نہین تھا انمین سے کوئی مگر کہ خلاص ہوا عزت کیا اسکو اللہ نے سوائے بلال کے کہ حقیر ہوئی نفس انکی اللہ عزوجل کی راہ مین کہ حقیر جانتی تھی انکو قوم
انکی پس پکڑا انھون نے انکو اور حوالہ کردیا لڑکون کے پس پھیرتے تھے انکو لڑکے کوچون مین مکہ کے اور وہ کہتے تھے احد احد کذا فی الریاض وعن سعد قال کنا مع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ نفر فقال المشرکون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اطرد ہؤلاء لا یجترؤن علینا قال وکنت انا وابن مسعود ورجل من ہذیل
وبلال ورجلان لست اسمیہما فوقع فی نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقع فحدث نفسہ فانزل اللہ ولا تطرد الذین
یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ رواہ مسلم) اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ شخص پس کہا مشرکون نے یعنی قریش کے بعضے سردارون نے واسطے نبی صلعم کے دور کر تو یعنی ہٹا دے اپنی مجلس سے انکو
یعنی بلال اور فقرا کو کہ نہ دلیری کرین ہمپر شروع ہے پینے نہ اور جرات انکو ہمپر بیچ مخالفت اور ہمکلام ہونے کے ساتھ ہمارے اگر چاہتے ہو تم کہ ایمان لاوین ہم
تجھپر اور آوین تمھارے پاس تجھ کہا سعد نے یعنی بیچ بیان چھ آدمیون کے کہ کون تھے وہ اور تھا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سے اور بلال
اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا انکا ف ع اور کہا ہے علماء نے کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین انکا سبب مصلحت کے تھا
کہ کچھ مصلحت تھی اسمین کلام کرنے والے کے لیے اور بعضون نے کہا کہ قریب بیان کے نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہے عبارت سے کہا مولف نے خباب بن
ارت کی کنیت تھی ابوعبداللہ تمیمی اور بندی مین پکڑے آئے تھے بیچ جاہلیت مین پس خرید انکو ایک عورت نے خزاعہ مین سے اور آزاد کیا انکو اسلام
لائے پہلے داخل ہونے نبی صلعم کے دار ارقم مین اور یہ بھی ان لوگون مین سے تھے کہ جو عذاب کیے گئے اللہ کی راہ مین اسلام لانے پر پس صبر کیا انھون نے
اور اترے کوفہ مین اور مرے وہین سن سینتیس مین تہتر برس کی عمر مین اور روایت کین انسے حدیثین ایک جماعت نے ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچھ کہ چاہا خدا نے کہ واقع ہو یعنی چاہا آنحضرت نے کہ دور کرین انکو سبب استمالت مشرکون کے دل کی طمع سے
کہ ایمان لاوین پس سوچا آنحضرت نے اپنے دل مین فرق نہ لیں انکی تالیف کے لیے یہ کہ دور کرین انکو صورت مین کہ نہ آوین وہ حضرت کے پاس

جبکہ سردار مشرکوں کے بیٹھے ہوں یا اٹھ جاویں تمہاں حضرت کے پاس سے جبکہ وہ مشغول ہیں پس ایسی کچھ تدبیر حضرت سوچ رہے تھے واسطے رعایت
جانبین کے ترجمہ کہ پس اتاری اللہ تعالی نے آنحضرت پر یہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اسکا یہ ہے اور نہ ہٹا ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں اور یاد کرتے
ہیں اپنے رب کو صبح و شام اس حال میں کہ چاہتے ہیں اپنی عبادت سے رضامندی اللہ تعالی کی اور نہ کچھ غرض دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی موسی
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داود متفق علیہ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اے ابو موسی دیا گیا ہے تو خوش آوازی خوش آوازی داود کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع
لفظ مزمار حدیث میں جو ہے اصل میں کہتے ہیں آلہ زمر کو کہ بجتا گانے کے ہے مانند نے اور دف اور طنبور اور مانند انکے کہ نہ ساتھ زبان کے ہو اور
یہاں مراد آواز خوب اور لحن خوش ہے اور آل داود سے مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہیں لفظ آل کا زائد ہے اسلیے کہ مشہور ساتھ خوش آوازی کے
حضرت داود ہیں نہ آل داود اور بعضوں نے کہا آل یہاں یعنی ایک شخص کے ہے اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تھے جس وقت کہ زبور خوش آوازی سے
پڑھتے جنازہ کے جنازہ انکی مجلس سے نکلتے اور ابو موسی اشعری بھی نہایت خوش آواز و خوش خوان تھے چنانچہ باب تلاوت میں ایک حدیث گذر چکی
ہے کہ ایک دفعہ یہ قرآن پڑھتے تھے اور آنحضرت سنتے تھے اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہے اسلام لائے مکہ میں اور ہجرت کی طرف یمن حبشہ کے
پھر آئے اہل کشتی کے ساتھ اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے والی کیا انکو عمر بن الخطاب نے بصرہ کا۔ نہ میں ہیں اور ہمیشہ یہ بصرہ ہی میں
رہے حضرت عثمان کی ابتداء خلافت تک پھر معزول ہوئے بصرہ سے اور انتقال کیا طرف کوفہ کے پس اقامت کی وہاں اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم رہے
یہانتک کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان پھر انتقال کیا ابو موسی نے طرف مکہ کے بعد کرنے حکومتوں کے پھر ہمیشہ مکہ میں رہے یہانتک کہ مرے سن باون ہجری میں
(وعن انس قال جمع القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ ابی بن کعب و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و ابو زید قیل لانس
من ابو زید قال احد عمومتی متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کے زمانہ میں چار شخصوں نے
ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نے اور زید بن ثابت نے اور ابو زید نے کہا گیا انس کو کون ہے ابو زید کہا انس نے ابو زید ایک میرے چچاؤں میں
ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح ابو زید کے نام میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا سعید بن عمیر اور بعضوں نے کہا قیس بن سکن اور مراد چار شخص
انصار میں سے ہیں بلکہ خزرج میں سے کہ قوم انس کی ہیں اور انس نے اسکو مقام افتخار میں کہا ہے جس وقت کہ اسنے افتخار کیا ساتھ چار آدمیوں کے اپنی
قوم میں سے اور اگر عام بھی رکھیں ہم تو اس میں تصریح نہیں ہے اسکی کہ سوائے ان چار کے نہیں ہیں اسلیے کہ مفہوم عدد کا ایسے مقاموں میں
معتبر نہیں ہے اور بلا شبہ ثابت ہوا ہے حدیثوں صحیح سے یاد کرنا بہتوں کا صحابہ میں سے تمام قرآن کو از انجملہ صحیح حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ
روز یمامہ کے قتل کیے گئے ستر صحابی ان میں سے کہ جنہوں نے سارا قرآن یاد کیا تھا اور از انجملہ خلفاء اربعہ میں رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا سیوطی کے اتقان میں ہے (وعن خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی
وجہ اللہ تعالی فوقع اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ
ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ و اذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بہا
راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فہو یہدبہا متفق علیہ) اور روایت ہے خباب بن ارت سے کہ کہا ہجرت
کی ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ طلب کرتے تھے ہم ذات خدا کی اور رضا اسکی پس واقع اور ثابت ہوا ثواب
ہمارا یعنے دنیا اور آخرت کا خدائے تعالی کے نزدیک یعنے اسکے فضل و کرم سے پس بعضے ہم میں سے وہ ہیں کہ گذر گئے اس عالم سے یعنی مر گئے

اور نہین کھایا اپنے اجر سے یعنی دنیا کے اجر سے کچھ **ف** ۶ یعنی قسم غنائم وغیرہ سے کہ جو کچھ لیا اُن لوگون نے کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر اُنکا کامل ترجمہ منجملہ اُنکے مصعب بن عمیر ہین مارے گئے روز احد کے پس نہ پایا گیا اُنکے لیے کپڑا کہ کفن دیے جاوین اُسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ نمر یعنی چیتے کے اور وہ بھی پوری نہ تھی کہ سر سے پاؤن تک ڈھک جاتے پس تھے ہم جبوقت ڈھانکتے سر اُنکا یعنی اُس کملی سے تو کھلے رہتے پاؤن اُنکے اور جبوقت ڈھانکتے ہم پاؤن اُنکے تو کھلا رہتا سر اُنکا یعنی پس متحیر ہوئے ہم اُنکے امر مین پس فرمایا نبی صلعم نے ڈھانک دو اُس سے سر اُنکا اور رکھ دو اُنکے پاؤن پر اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہے کہ مکہ مین ہوتی ہے اور بعضے امور مین کام آتی ہے اور بعضے ہم مین سے وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطے اُنکے میوہ اُنکا پس وہ چنتے ہین اُس میوہ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یہ کنایہ ہے غنیمتون سے کہ پایا اُسکو اُن لوگون نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کے تھے اور یہ فقرہ الگ ہے اُس فقرہ کے ساتھ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضے اُنمین سے وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنے ثواب سے کچھ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضے وہ ہین کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہے کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنے والی کہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین پھر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لے لیا دو تہائی اجر اپنا اور باقی رہا اُنکے لیے تہائی اجر یعنے آخرت کا اور اُسمین بیان ہے مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اُنمین سے ہین کہ نہین ناقص ہوا اُنکے لیے ثواب آخرت سے کچھ کہا مولف نے کہ مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلا اُنکے سے ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے اُن لوگون کے ساتھ کہ اول ہجرت کی طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے بدر مین اور آنحضرت نے بھیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کے طرف مدینہ کے پڑھاتے تھے اہل مدینہ کو قرآن اور سمجھاتے تھے اُنکو اور مدینہ مین اول جمعہ اُنھون ہی نے پڑھا ہے پہلے ہجرت کے اور ایام جاہلیت مین یہ بڑی چین مین تھے اور بہت اچھا لباس پہنتے تھے جب مسلمان ہوئے تو زہد دنیا حاصل ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال مین کہ تسمہ بکری کے چمڑے کا کمر مین باندھے ہوئے تھے پس آنحضرت نے فرمایا کہ نگاہ کرو اس شخص کی طرف کہ روشن کیا ہے خدا تعالے نے دل اسکا نور ایمان سے مین نے دیکھا ہے اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکے کھلاتے پلاتے تھے اسکو بہترین کھانا پینا اور دیکھا ہے مین نے اسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کو خریدا تھا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا اور رسول کی اس حالت کے تئین کہ دیکھتے ہو تم اور بعضون نے کہا کہ بھیجا اُسکو نبی صلعم نے یعنے مدینہ مین بعد اسکے کہ بیعت کی عقبہ اولی مین پس آتے تھے یہ انصار کے پاس اُنکے گھرون مین اور بلاتے تھے اُنکو طرف اسلام کے پس مسلمان ہو جاتا تھا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پھیلا اسلام اُن مین پس مصعب نے لکھکر آنحضرت سے اذن لیا جمعہ پڑھنے کا اہل مدینہ کو پھر گئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ اُن ستر آدمیون کے کہ آئے تھے حضرت کے پاس عقبہ ثانیہ مین پھر اقامت کی مکہ مین تھوڑے دنون اور اُنکے حق مین نازل ہوئی یہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تھا اسلام اُنکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین

(وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اہْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اہْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت کی جابر نے کہ کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کے اور ایک روایت مین ہے کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنے سعد بن معاذ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ۶ ح شارحین نے اختلاف کیا ہے عرش رحمن کے ہلنے کے بیان معنی مین اور اُسکے سبب مین بعضون نے تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے فرح ونشاط عرش کے سے بسبب آنے روح پاک اُنکی کے حقیقۃً یا مجازاً اور صواب ومختار یہ ہے کہ محمول حقیقت ہی پر ہے اسلیے کہ حق جل وعلا نے جمادات مین علم وتمیز رکھا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنَّ مِنْہَا لَمَا یَہْبِطُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ اور آنحضرت نے فرمایا کوہ احد کے حق مین کہ وہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور بعضون نے کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہے کہ ملائکہ ہین اور بعضون نے کہا کہ عرش ہلنے کو علامت کیا سعد کے مرنے پر یا یہ عبارت کنایہ ہے عظم شان اُنکی وفات اُنکی سے جیسے کہ کہتے ہین قیامت اُٹھی خلائق کے مرنے سے اور کلام اس حدیث مین بیچ اوائل کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کے

گذرے ہیں اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سے ہیں اسلام لائے مدینہ میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اسوقت کہ بھیجا تھا انکو آنحضرت نے پہلے ہجرت کرنے اپنے سے کے مدینہ میں پس مسلمان ہوئے بسبب اسلام انکے کے بنی عبد الاشہل اور آنحضرت نے انکا سید الانصار فرمایا حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور روز خندق کے انکے اکحل میں ایک تیر لگا اور بہتا رہا خون اکحل کا حتی کہ بعد ایک مہینے کے وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ میں سینتیس ۳۷ برس کی عمر میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور فرمایا آنحضرت نے کہ اترے انکی موت پر ستر ہزار فرشتے اور ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کے (وعن انس قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ حریر فجعل اصحابہ یلمسونہا ویتعجبون من لینہا فقال اتعجبون من لین ہذہ لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ خیر منہا والین متفق علیہ) اور روایت کی براء بن عازب نے کہا بھیجا گیا واسطے آنحضرت کے جوڑا ریشمی کپڑے کا ف ظاہرا ایک بادشاہ نے عجم کے بادشاہوں میں سے بھیجا تھا ترجمہ پس ہوئے یار آنحضرت کے ہاتھ پھیرتے تھے اسپر اور تعجب کرتے تھے اسکی نرمی پر ف اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہتے تھے یعنے از راہ تعجب اور نہ دیکھنے مانند اسکے کے کہ بھیجا گیا ہے یہ حضرت پر آسمان سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا کرتے ہو تم نرمی اسکی سے البتہ رومال سعد بن معاذ کے جنت میں بہتر ہیں اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مناڈیل جمع منڈیل کی ہے اور منڈیل کہتے ہیں رومال کو کہ جس سے ہاتھ وغیرہ پونچھ لیتے ہیں پس ذکر کرنے منڈیل میں مبالغہ ہے کہ جب ایسے کپڑے یہاں کے افضل کپڑوں سے افضل ہونگے تو وہاں کے افضل کپڑوں کا کیا پوچھنا ہے (وعن ام سلیم انہا قالت یا رسول اللہ انس خادمک ادع اللہ لہ قال اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما اعطیتہ قال انس فواللہ ان مالی لکثیر وان ولدی وولد ولدی لیتعادون علی نحو المائۃ الیوم متفق علیہ) اور روایت کی ام سلیم نے ف ام سلیم ماں ہیں انس کی کہ انہوں نے انس کو صغر سن میں آنحضرت کی خدمت بابرکت میں چھوڑا تھا ترجمہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہے دعا کرو اللہ تعالی سے اسکے لیے یعنے دنیا کی برکتوں کی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپ کی سے حاصل ہوتا ہے کہا آنحضرت نے یا الہی بہت کر مال اسکا اور اولاد اسکی اور برکت دے اسکے لیے بیچ اس چیز کے کہ دی ہے تو نے اسکو یعنے نعمتیں اپنی قسم مال وغیرہ سے کہا انس نے پس قسم خدا کی بلا شبہہ مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہے اور تحقیق اولاد میری یعنے بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں مانند سو کے آج کے دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اسوقت کہ یہ حکایت کرتا ہوں عدد اس مقدار کو پہونچا ہے بعد ازیں زیادہ بھی ہوں چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ انس نے کہا یعنے بہت دنوں بعد نقل کرنے مضمون سابق کے کہ دفن کیے گئے ہیں مجکو میرے صلب سے سوائے اولاد کی اولاد کے ایک سو پچیس کہ سب لڑکے ہیں سوائے دو لڑکیوں کے بموجب قول بعض کے ہے اور بلا شبہہ زمین میری البتہ پھل دیتی ہے سال میں دو بار ذکر کیا یہ ابن حجر نے اور انکے بیٹے نے کہا کہ میں نے دفن کیے ہیں انکی اولاد صلبی سے قریب سو کے اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہیں اگر موجب غفلت کے ذکر حق سے اور باعث گناہ کے نہوں اور انس ہیں مالک بن النضر خزرجی ہیں کنیت انکی ابو حمزہ حاضر ہوئے آنحضرت کی خدمت فیضدرجت میں بیچ مدینہ کے بارہ برس کی عمر میں اور انتقال کیا انس نے طرف بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت میں تو کہ علم دین سکھلاویں لوگوں کو اور یہ آخر ان صحابہ کے ہیں کہ مرے بصرہ میں سن اکیانوے میں اور عمر انکی ایکسو تین برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نے اور یہ بہت صحیح ہے کہ کہتے ہیں پیدا ہوئے انکے یہاں پر سو فرزند اور بعضوں نے کہا اسی تھے انمیں اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیاں اور روایت کیں حدیثیں انسے خلق کثیر نے لیکن جو کچھ کہ ذکر کیا ابن حجر نے ظاہر اسکا مخالف ہے اس نقل کے اور ایسی ہی ہم نے لکھ ہے ظاہر حدیث کے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ مجموع اولاد انکی اور انکی اولاد کی اولاد متجاوز ہیں سو سے

نہ اولاد انکی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیون مین سے ہی اور اسمین دلیل ہی انکے لیے جو فضیلت دیتے ہین غنی کو فقیر پر اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ یہ مختص ہی ساتھ دعا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت کی دعا سے برکت ہوئی انکے مال مین اور جبکہ ہوئی برکت اُسمین تو فتنہ اسمین سے مفقود ہوا پس حاصل ہوا بسبب اُسکے ضرر اور نہ تقصیر بیچ ادا حق خدا کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہی جسوقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کے تو لائق ہی کہ ملا لیوے اپنی دعا کے ساتھ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز مین برکت ہو اور محفوظ رہون سب آفاتہ سے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اِنَّہٗ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نہین سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہون واسطے اُس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہ کہ وہ اہل بہشت سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** یہ احبار یہود اور علما انکے سے اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سے ہین اور یہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہ صفت احتراز یہ ہی کہ نکلجاوین اس سے عشرہ مبشرہ مین سے وہ کہ تھے پہلے انکے پس گویا کہ کہا نہین سنا مین نے واسطے اُس شخص کے کہ وہ زندہ ہی اب بیچ زمین پر اور کہا نووی نے کہ نہین ہی یہ مخالف آنحضرت کے اُس قول کے ابو بکر فے الجنۃ وعمر فے الجنۃ الخ کہ دس صحابیون کے جنتی ہونے کی اور اور بعضون کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد نے نفی اپنے سننے کی کی اور نفی انکی سننے کی نہین دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کے غیر کے لیے اور جسوقت کہ جمع ہوئی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر لیتے یا نفی کی سننے کی واسطے مکروہ جاننے تزکیہ نفس اپنے کے یا یہ کلام سعد کا پہلے بشارت دینی اور ون کے سے ہویا بعد موت مبشرین کے اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ عبد اللہ بن سلام جیتے رہے بعد انکے اور نہین باقی رہا عشرہ مین سے بعد انکے سوائے سعد و سعید کے اور مؤید ہی اسکی حدیث دار قطنی کی (مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَیٍّ یَمْشِیْ اِنَّہٗ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ) رہا یہ کہ سعد نے اپنے تئین نہین ذکر کیا اسلیے کہ انکی بشارت دینی پہونچی ہو کسی اور سے اور یہ سنے بذات خود جیسا کہ ابتداء حدیث سے معلوم ہوا یا کسر نفسی سے اپنے تئین نہین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کے زندہ موجود ہونے مین پس اسکا دفع یون ہوسکتا ہی کہ مراد انکی قول سے یہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کے لیے اُسوقت کہ چلتے ہون زمین پر بخلاف بشارات غیر انکے کے اور اس سے جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال (وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی وَجْہِہٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا ہٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْہِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّکَ حِیْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا ہٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ مَا لَمْ یَعْلَمْ فَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ رَاَیْتُ رُؤْیَا عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُہَا عَلَیْہِ وَرَاَیْتُ کَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَۃٍ ذَکَرَ مِنْ سَعَتِہَا وَخُضْرَتِہَا وَسْطَہَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُہٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاہُ فِی السَّمَاءِ فِیْ اَعْلَاہُ عُرْوَۃٌ فَقِیْلَ لِیَ ارْقَہْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ فَاَتَانِیْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَاہُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَۃِ فَقِیْلَ لِیَ اسْتَمْسِکْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَاِنَّہَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُہَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْکَ الرَّوْضَۃُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِکَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَۃُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ وَذَاکَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی قیس بن عباد تابعی ثقہ سے کہ تھا مین بیٹھا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اُسکے چہرہ پر نشان خشوع کا تھا یعنے سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضے حاضرین نے یہ شخص اہل بہشت سے ہی پس پڑھین اُسنے دو رکعتین یعنے تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار کیا اُنمین یعنے ہلکی پڑھی قراءت پھر باہر نکلا وہ اور پیچھے پیچھے اُسکے چلا مین پس کہا مین نے یعنے اُس سے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئے مسجد مین

تو بعضون نے کہا کہ یہ شخص اہل جنت سے ہی کہا اُس شخص نے قسم خدا کی نہین لائق واسطے کسی کے یہ کہ کہے اُس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجھے کہ کیونکر ہی یہ انکار ف ع کہا نووی نے کہ یہ انکار عبد اللہ بن سلام نے اُنپر اس جہت سے کیا کہ انھون نے حکم کیا اُنکے یقینی قطعی جنتی ہونے کا پس احتمال ہی کہ اُن لوگون کو پہونچی ہو خبر سعد بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہی اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہ خبر اور احتمال یہ بھی ہی کہ ابن سلام نے مکروہ رکھی تعریف اپنی بسبب اس نماز پڑھنے کے از راہ تواضع اور گوشہ گزینی کے اور مکروہ رکھنے شہرت کے کہا طیبی نے پس بنا بر اُسکے اشارہ ساتھ قول اُسکے کے فسا حدثک لم ذاک طرف انکار اُسکے کے ہی اُنپر یعنے مین بیان کرتا ہون تجھے سبب اپنے انکار کا اُنپر اور وہ یہ ہی رایت رویا الخ اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر نص قطعی ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسے کہ نص فرمائی میرے غیر کے لیے حاصل یہ کہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرت کے امیدوار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکھتا ہون اسلیے کہ جیسی میرے لیے بشارت دی اورون کے لیے بھی دی ہی مجھہ مین کیا ہو کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہی کہ مراد ابن سلام کی تصدیق لوگون کی ہو اثبات مین کہ کہی اور اشارہ ساتھ لفظ ذاک کی طرف اس قول اُنکے کے ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنے نہین لائق ہی اس کسی کو کہ پائی ہو صحبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ کہے وہ چیز کہ نہین جانتا تو پس وہ جانتے ہی ہونگے اس بات کو کہ کہی اور مین بھی کچھ اُسکو جانتا ہون اور وہ یہ خواب ہی ترجمہ دیکھا مین نے ایک خواب بیچ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پس عرض کیا مین نے وہ خواب روبرو حضرت کے اور دیکھا مین نے یعنے خواب مین گویا کہ مین بیچ ایک باغچہ کے ہون ذکر کی اُس شخص یعنے عبد اللہ بن سلام نے کشادگی اُسکی اور سبزی اُسکی بیچ مین اس باغ کے ایک ستون ہی لوہے کا کہ نیچے کی جانب اُسکی زمین مین ہی اور اوپر کی جانب اُسکی آسمان مین اُسکے اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطے میرے چڑھ پس کہا مین نے نہین طاقت رکھتا مین یعنے چڑھنے کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اُٹھا لیے اُسنے کپڑے میرے پیچھے میرے سے پس چڑھا مین یہان تک کہ پہونچا مین اوپر اُسکے پس پکڑا مین نے حلقہ اُسکا پس کہا گیا مجھکو مضبوط پکڑے رہ اُسکو پس جاگا مین اس حال مین کہ وہ حلقہ میرے ہاتھ مین تھا ف ع یعنے جاگنا تھا حالت پکڑنے مین بغیر فاصل کے پس نہین مراد یہ کہ وہ اُنکے ہاتھ مین رہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بھی نہین اللہ تعالے کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہی خلاف اسکا اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اثر اس خواب کا باقی تھا میرے ہاتھ مین بعد جاگنے کے کہ صبح ہوئی تو ہاتھ کی مٹھی بندھی ہوئی تھی ترجمہ پس بیان کیا مین نے اُسکو روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکھا تو نے دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہی احکام و ارکان اُسکے سے کہ بناے مسلمانی کی اُنپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکھا تو نے اور پکڑا تو نے اُسکو عروہ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقے اشارہ ہی اسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ جبتک اُسپر مارا اور مقام عالی پر چڑھا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ شخص عبد اللہ بن سلام تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہ بھی دور نہین ہی کہ ہو یہ عبد اللہ بن سلام کے قول سے کہ انھون نے خبر دی اپنے نفس سے اور اپنے کو غائب کر تعبیر کیا (وعن انس قال کان ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار فلما نزلت یا ایها الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی آخر الآیۃ جلس ثابت فی بیتہ واحتبس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ فقال ما شان ثابت اشتکی فاتاہ سعد فذکر لہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ثابت انزلت ہذہ الآیۃ ولقد علمتم انی من ارفعکم صوتا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانا من اہل النار فذکر ذلک سعد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من اہل الجنۃ رواہ مسلم) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے ثابت بن قیس خطیب انصار کے ف ع یعنے فصیح اُنکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہی نظم مین کلام کرنے والے کو ایسا ہی

خطیب کہنے زبن شعر مین کلام فصیح کرنے والے کو ترجمہ پس جبکہ اتری یہ آیۃ یا ایہا الذین آمنوا الخ یعنے ای ایمان والو نہ بلند کرو آواز اپنی اوپر
آواز نبی کے آخر آیۃ تک تو بیٹھ رہے ثابت اپنے گھر مین اور بند کیا اپنے تئین آنحضرت کے پاس آنے جانے سے پوچھا آنحضرت نے سعد بن
معاذ سے یعنے اسلیے کہ وہ رئیس انکے تھے پس فرمایا کیا حال ہے ثابت کا کہ نہین آتا اور نہین دکھائی دیتا بیمار ہے فـ ع تھا یہ اسعد حال ثابت
کے نے تاثیر کی اور باعث آنحضرت کے خبر پوچھنے کا ہوا انکا حال پوچھنا بـ ت حالت خویش دمادم کرنہ شرح ہم کرم از دوستی است
اثر خواہد کرد پس گویا سعد متحیر ہوئے جواب مین کچھ جواب خوب انکو نہ سوجھا ترجمہ پس آئے ثابت کے پاس اور ذکر کیا انسے قول آنحضرت کا کہ انکو آپ
پوچھتے تھے کہ کیا حال ہے اسکا بیمار ہے نہ نہین آتا پس کہا ثابت نے کہ نازل ہوئی یہ آیۃ یعنے یا ایہا الذین امنوا الخ اور یہ گذری ہے کہ منع کرتی ہے آواز بلند
کرنے سے اوپر آواز آنحضرت کے اور تحقیق تم جانتے ہو اے یارو کہ مین بہت بلند ہون تم مین از روے آواز کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
آواز پر یعنے بسبب جبلت کے پس مین اہل دوزخ سے ہون فـ ع کہ حبط ہوئے عمل انکے جیسے کہ حکم کرتی ہے آیۃ کریمہ پس ثابت یہ بات سمجھے یہ
اور یہ نہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہے باختیار و قصد کہ مقتضے ہے بے ادبی کا ت ذکر کیا سعد نے یہ قول ثابت کا روبرو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے ایسا نہین ہے بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے نقل کی یہ مسلم نے فـ ع یعنے اس حدیث سے معلوم ہوا مین
ہے کہ جائز ہے کہنا بلند کرنا آواز جبلی کا بھی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئے جنگ یمامہ مین اور روایت کے آیا ہے کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب
کی واقع ہوئی تو پہنا ثابت نے کفن اپنا اور انکو پہنکر لڑے اور کفن ہی مین مارے گئے رضی اللہ تعالے عنہ اور اس حدیث مین اشکال ہے وارد ہوتا
کہ آیۃ مذکورہ اتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مرے پہلے اسکے سن پانچ مین اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ جو پوچھنا ہے اتنے بیچ قصہ ثابت کے لفظ ذکر
بلند کرنے آواز کا تھا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نازل سورت کا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ (وعن ابی ہریرۃ
قال کنا جلوسا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ نزلت سورۃ الجمعۃ فلما نزلت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم قالوا من ہؤلاء یا رسول اللہ قال و
فینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلے اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ہؤلاء متفق علیہ)
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا تھے ہم بیٹھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ناگہان اتری سورہ جمعہ پس جبکہ اتری اور پہونچی یہ آیۃ وآخرین منہم
لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہ ہے کہ اور اس جماعت سے کہ بھیجا ہے خداوند تعالے نے پیغمبر کو طرف انکے وہ ہین کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے
ساتھ جماعت اصحاب کے گرامی ہین فـ ع یعنے عرب ہین اور اٹھائے گئے ہین درمیان انکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا بھیجا
نے یعنے بھیجا اللہ تعالے نے آنحضرت کو بیچ امیون مکہ کے کہ حضرت کے زمانے مین تھے اور بیچ اوروں کے امیون مین سے کہ نہین ملے
وہ ساتھ انکے ابتک اور خلیفہ ہونگے وہ صحابہ کے اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ہین یعنے تابعین ترجمہ کہا صحابہ نے کون ہین یہ جماعت
کہ ہنوز نہین آئے یا رسول اللہ کہا ابو ہریرہ نے کہ بیٹھے تھے درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابو ہریرہ نے پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک
اپنا سلمان پر یعنے انکے مونڈھے پر پھر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے اور پاتے اسکو کتنے شخص انہین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
فـ ع یعنے قوم فارس مین سے اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہ ہے کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے ہین اہل عجم ہین تابعین
سے اور وہ ساتھ اس صفت کے ہین کہ اگر دین و ایمان آسمان پر ہو تو پاوین اور پہونچین انکو غرض تعریف سلمان کی ہے کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین
عجم سے ہین اور صحابہ عرب سے اور بلا شبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی علم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی انکے غیرون مین یعنے بعد صحابہ
کے اور باوجود اسکے خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کے نزدیک رکھتے تھے ظاہر ہے اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہے غلام آزاد تھے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے یہود سے اُنکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفاء صحابہ سے ہین اصل اُنکی فارس سے ہے قوم رام ہرمز سے کہ گھوڑے ابلق پوجتے تھے اور وہ دین کی طلب مین رہتے تھے پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑھی کتاب اور صبر کیا اسمین اور مشقتون پے در پے کے پھر پکڑا اُنکو ایک قوم نے عرب مین سے اور بیچ ڈالا اُنکو یہود کے ہاتھ اور کہتے ہین کہ وہ کچھ اوپر دس شخصون کے ملک مین آئے نوبت بنوبت یہان تک کہ پہونچے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ رونق افروز ہوئے آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ سلمان اہل جنت سے ہے اور یہ ایک ہے انمین سے کہ مشتاق ہوئی اُنکی جنت اور بڑی عمر ہوئی اُنکی بعضے کہتے ہین تین سو پچاس برس کی تھی اور بعضے کہتے ہین اڑھائی سو برس کی اور صحیح یہی ہے پس آخر عمر مین مقصود کو پہونچے کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئے اور یہ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھایا کرتے تھے اور تصدق کرتے تھے عطاء اپنی اور مناقب اور فضائل اُنکے بہت ہین تعریف کی اُنکی نبی علیہ السلام نے اور صحیح اُنکی بہت حدیثون مین ہے اور موے ہے در مدائن مین سنہ پینتیس مین (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی محبوب گردان اس چھوٹے سے بندے اپنے کو یعنے ابو ہریرہ کو اور محبوب گردان اُسکی مان کو طرف مسلمانون کے یعنے ایسا کر کہ یہ محبوب مسلمانون کے ہون بلکہ تمام مومنین اور محبوب گردان طرف اُنکے مسلمانون کو کہ یہ مسلمان اُنکو دوست رکھین اور محبوب و محب مسلمانون کے ہون نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائذ بن عمرو سے کہ تحقیق ابو سفیان بن حرب اموی والد معاویہ کا آیا یعنے گذرا حالت کفر مین سلمان اور صہیب رومی اور بلال حبشی پر کہ تھے بیچ جماعت اور صحابہ کے **ف ع** اور یہ آنا ابو سفیان کا مدینہ مین تھا بعد صلح حدیبیہ کے واسطے تجدید اور مضبوط کرنے اس عہد کے کہ مشرکان قریش نے مقدمات غدر اور عہد شکنی کے برپا کیے تھے پس آیا ابو سفیان اور اس جماعت صحابہ نے دیکھا اُسکو ترجمہ پس کہا اُنھون نے کہ نہین لیا خدا تعالےٰ کی تلوارون نے یعنے بندگان خدا کی تلوارون نے کہ بحکم خدا کام کرتی تھی گردن اُس دشمن خدا کی سے جگہ یعنے اپنی جگہ کو یعنے اپنے حق اُسکی گردن سے یعنے حیف کہ یہ مشرک یعنے ابو سفیان اب تک ہمارے ہاتھ سے نہین مارا گیا پس کہا ابو بکر نے یعنے اُسنے کہ آیا کہتے ہو تم اس بات کو واسطے شیخ قریش کے اور سردار اُنکے کے کہ ابو سفیان ہے **ف ع** اور حضرت ابو بکر نے یہ بات کہی واسطے مائل کرنے ابو سفیان کے دل کے اور رعایت حق امان طلب کرنے کے جیسے کہ آنحضرت بھی کبھی استمالت خاطر یعنے مشرکون کا کہ سردار قبیلے کے ہوتے تھے کیا کرتے تھے **ت** پھر آئے ابو بکر صدیق حضرت کے پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اُنکے اور ان صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر شاید غصہ دلایا تونے اُنکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تونے اُنکو یعنے اس جہت سے کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالےٰ کے ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تونے اپنے پروردگار کو یعنے اس جہت سے کہ رعایت کی تونے جانب کافر کے پس آئے ابو بکر اُنکے پاس یعنے عذر خواہی کے لیے پس کہا اے بھائیو میرے کیا غصہ دلایا مین نے تمکو اور رنجیدہ ہوے تم کہا اُنھون نے نہین غصہ دلایا تونے ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تمسے بخشے تجکو خدا تعالےٰ اے بھائی میرے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنے اے بھائی ہمارے اور شاید کہ یہ حکایت ہے قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نے کہ ضبط کیا ہے اُسکو علما نے ساتھ پیش ہمزہ کے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر ہمزہ کے لکھتے اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتون کے اصول معتمدہ سے ساتھ تصغیر کے اور زبری سے کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زیر ہمزہ اور جزم حے کے ہے اور جائز ہے زبر اُسکا بھی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے فقراء صحا

کی اور رغبت دلائی اسمین انکے تعظیم اور تکریم کرنے کی اور رعایت خاطر انکے کی سے ولا خوش باش کان سلطان دین راہ بدرویشان وسکینان
ہست یہ صہیب بن سنان ہوئے یعنے غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کے ہین کنیت انکی تھی ابو یحیے مکان انکے تھے زمین موصل مین
درمیان دجلہ اور فرات کے پس لوٹا روم نے اس جانب کو اور بندی مین پکڑے گئے انکو اور یہ لڑکے تھے خرد سال پس مشابہ ہوئے روم کے پھر
خرید انکو رومیون سے قبیلہ کلب نے پھر لائے کلب انکو مکہ مین پس خرید انکو عبداللہ بن جدعان نے اور آزاد کردیا انکو پس رہے یہ اسکے ساتھ یہانتک
کہ مرا وہ اور بعضے کہتے ہین کہ جب بڑے ہوئے یہ روم مین اور عقل آئی انکو تو بھاگے انکے پاس سے اور آئے مکہ مین اور مقیم ہوئے عبداللہ بن جدعان کے
ساتھ اور اسلام لائے یہ ابتداء اسلام مین بیچ مکہ کے کہتے ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک دن مین اس حال مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
دار ارقم مین تھے بعد کچھ اوپر تیس شخصون کے اور تھے یہ ان ضعیفون مین سے کہ عذاب دیے جاتے تھے اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کے پھر ہجرت کی انھون نے
طرف مدینہ کے اور نازل ہوئی انکے حق مین یہ آیۃ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ) اور مرے یہ سن اسی مین بیچ مدینہ کے ستر برس کی
عمر مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور ابو سفیان کا حال آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے (وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيْمَانِ
حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نشانی ایمان کی یعنے
کمال ایمان کی محبت انصار کی ہے یعنے سب انصار کی اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انصار جمع ناصر کی
اور یا نصیر کی اور مراد نصرت یعنے مدد کرنے والے آنحضرت کے ہین اور انصار دو قبیلہ ہین اوس اور خزرج کہ دو بھائی تھے کہ انصار اولاد انکی ہین اور انکے
درمیان مین ایک سو بیس برس تک جنگ وعداوت تھی اور ساتھ علاقہ اسلام و توحید کے عداوت مبدل ساتھ محبت کے ہوئی اور آنحضرت نے انکا لقب
انصار رکھا کہ ساتھ اسکے مشہور وممتاز ہوے اور بعد انکے انکی اولاد اور موالی پر یہ نام باقی رہا اور انکی تعریف قرآن مین موجود ہے اور یہ درجہ پایا انھون نے
بسبب ٹھکانا دینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنی انکی آنحضرت کی موجب عداوت کفار عرب وعجم کی ہوئی ساتھ انکے پس ضرور ہوئی یہ بات کہ
محبت انکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت انکی علامت کفر ونفاق کی اور کمال محبت انکی موجب کمال ایمان کی اور نقصان محبت انکی موجب
نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنے انکے کے عداوت رکھی تو یقین ہے کہ موجب کفر حقیقی کے ہوگی (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے براء
بن عازب انصاری سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انصار نہین دوست رکھتا انکو مگر مومن یعنے کامل اور نہین بغض
رکھتا انسے مگر منافق یعنے منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کے پس جو کوئی دوست رکھے انصار کو دوست رکھیگا اسکو اللہ اور
جو شخص دشمن رکھے انکو دشمن رکھیگا اسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا
وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا
غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا
وَأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت کی انس نے کہ کہا تحقیق بعضے آدمیون نے انصار مین سے کہا

جسوقت کہ غنیمت دی اللہ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن سے کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی وہ چیز کہ دی ف ح اس عبارت مین اشارہ ہی کثرت اس
اموال پر اسلیے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اُس قبیلہ سے بہت تھی چنانچہ روایتون مین آیا ہی کہ چھ ہزار بندے تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ
چاندی کے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچھ اوپر چالیس ہزار بکریان تھین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریون کی خارج از حصر تھی ترجمہ
پس شروع کیا دینا کتنے ایک شخصون کو قریش مین سے سو اونٹ کا ف ح اور وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور تھے نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے
اور ہنوز ایمان نے اُنکے دلون مین قرار نہ پکڑا تھا اور اُنکو مولفۃ القلوب کہتے ہین پس اُنکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف
قلوب کے کہ الفت اسلام کی اُنکو پیدا ہو اور اُنھین ابو سفیان والد معاویہ کے بھی تھے اور دیتے تھے سابقین کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سے
سے کم اور یہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پھرنے حضرت کے طائف سے ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سے کہ بخشے خدا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو دیتے ہین قریش کو یعنے بہت سا کچھ اور ترک کرتے ہین ہمکو یعنے نہین دیتے ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنے جماعت انصار کی ٹپکتی ہین
اُنکے خونون سے ف ح یعنے ٹپکتے ہین خون قریش کے ہماری تلوارون سے بسبب لڑنے کے اُنسے اسلام لانے کے لیے اور یہ کہا انھون نے
بگمان اسکے کہ آنحضرت رعایت کرتے ہین اپنی قوم کی قریش مین سے ت پس خبر دی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی
آنحضرت کو خبر پہونچائی لوگون نے کہ بعضے انصار یون کہتے ہین پس کسی کو بھیجا آنحضرت نے انصار کے پاس اور جمع کیا اُنکو بیچ اپنے خیمہ کے کہ بنا ہوا تھا
چمڑے سے اور نہ بلایا ساتھ اُنکے کسی کو سوائے اُنکے پس جب جمع ہوئے انصار آئے اُنکے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نے
کیا ہی یہ بات کہ پہونچی ہی مجکو تمھاری جانب سے پس کہا دانایون اور علما اُنکے نے اپنے عقلمندون ہماری نے یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچھ یعنے ان لوگون
مین سے اور اپنے کتنے ایک لوگون نے ہم مین سے کہ نئے ہین سن اُنکے یعنے نو عمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشے اللہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ دیتے ہین
قریش کو اور چھوڑتے ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اُنکے خونون سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ دیتا ہون مین
یعنے اس مال مین سے کتنے ایک شخصون کو کہ جدید العہد ہین ساتھ کفر کے یعنے نو مسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت اُنکی اسلام سے یعنے بسبب دینے مال
کے نہ کچھ اور غرض سے کیا نہیں راضی ہو تم اے انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنے غیر تمھارے مولفۃ القلوب اور پھرو تم طرف مکانون
اپنے کے مدینہ مین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا انھون نے یا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا
خوب کہا ہی کسی نے بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا ؛ لنا علم وللاعداء مال ؛ فان المال یفنی عن قریب ؛ وان العلم باق لایزال ؛ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْھِجْرَۃُ لَکُنْتُ اِمْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ
وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَھَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت
ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سے ف ح نہین مراد ہی اس سے
انتقال نسب ولادی سے اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگتر ہی سب نسبون سے بلکہ مراد اس سے نسب بلادی ہی اور معنے
اُسکے یہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سے اور نہ ہوتی نسبت اسکی دینی کہ نہین گنجایش رکھتا ہی مجکو ترک کرنا اُسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہی کہ حکم
کیا گیا تھا مین ساتھ اُسکے تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمھارے کے اور پھرتا اس اسم سے طرف اسم تمھارے کے حاصل یہ کہ اگر نہ ہوتا شرف
نسبت ہجرت کا اور فضیلت اُسکی تو انتساب کرتا مین ساتھ انصار کے اور دیار اُنکے کے اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سے طرف اسم انصار کے
اسمین بیان ہی اکرام انصار کا اور فضیلت نسب نصرت کا اور باوجود اسکے اسمین اشارہ ہی اوپر افضلیت ہجرت کے اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے

اسلیے کہ اُنھوں نے چھوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی خدا اور رسول کی محبت میں اور نصرت اور ایثار فضیلت کا مکمہ ہو ولیکن ساکن تھے انصار اپنے وطن
اور قبیلوں اور قرابتیوں میں پس بعد ہجرت کے فضیلت نصرت کی ہی اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ میں ممتاز نہیں ہوتا
انصار سے مگر بسبب فضیلت ہجرت کے اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انھیں سے ہوتا میں اور برابر اور مثل اُنکے ہوتا مرتبہ میں اور اسمیں نہایت تواضع
حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہے ترجمہ اگر چلیں لوگ ایک وادی یعنے راہ حسی یا معنوی میں اور چلیں انصار اور راہ میں یا فرمایا شعب یعنے
درہ پہاڑ میں تو چلوں میں وادی انصار میں یا شعب جماعت انصار کی میں ف ع ح اور چھوڑ دون میں چلنا تمام لوگون کی راہ میں کا وادی فرجہ یعنے
کا واک درمیان دو پہاڑوں اور ٹیلوں کے جمع اسکی اودیہ ہے اور شعب ساتھ زبر شین اور جزم عین کے راہ پہاڑ میں اور فرجہ درمیان پہاڑ کے
اور مراد یہ ہے کہ حجاز کی زمین میں وادی اور شعب بہت ہوتے ہیں پس جب کہ کسی شعب میں چلتا ہے تو اسکی قوم بھی اسکے پیچھے پیچھے وہیں چلتی ہے یہان تک کہ
پہونچے ڈگری پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ میں چلیں اور اور لوگ اور راہوں میں تو میں اُسی راہ میں چلوں جسمیں انصار چلے اسمیں بیان ہے کمال عنایت کا
اُنکی حال پر اور دوسری وجہ اسمیں یہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سے راے اور مذہب ہے یعنے اگر اختلاف کریں لوگ راے اور مذہب میں تو اختیار کرون میں انصار
کی راے و مذہب کو اور موافق ہوں میں ساتھ اُنکے مقصود حسن موافقت اور مرافقت ہے ساتھ اُنکے بسبب اُنکے کمال اخلاص کے اُنکے حسن وفا اور اچھی خدمتگاری کے
نہ یہ مراد ہے کہ میں اتباع انکا کرون اور محتاج ہوں انکا اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہیں اور سب تابع اُنکے ت انصار بمنزلہ شعار
کے ہیں اور باقی لوگ مانند دثار کے غ ع شعار شین کے زیر سے کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنے بدن کے بالوں کے ہوتا ہے اور دثار دال کے
زیر سے کپڑا باہر کا کہ شعار کے اوپر پہنا جاتا ہے جیسے چادر اور مانند اُسکے کے تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کے بسبب راسخ ہونے صداقت اُنکی کے اور خلوص
محبت اُنکی کے اور معنے یہ ہیں کہ انصار بہت قریب ہیں طرف میرے سب لوگون میں باعتبار مرتبہ و منزلت کے ت تحقیق تم اے انصار دیکھو گے
پیچھے میرے ترجیح اور اختیار کرنا لوگون کا پس صبر کرنا تم یہان تک کہ ملو تم مجھسے حوض پر نقل کی یہ بخاری نے ف ح اور اثرہ ساتھ زیر ہمزہ اور ث
مثلثہ کے اور ساتھ پیش ہمزہ اور جزم مثلثہ کے اور ساتھ زبر اُنکے کے بھی اسم ہے ایثار سے بمعنے اختیار کے یعنے لوگ اپنے تئیں ترجیح دینگے اور مقدم
رکھینگے تمپر اور آپ امرا ہونگے اور وہ لوگ کہ کم رتبہ ہیں تمسے بالاتر اور زائد تر ہونگے بسبب امارت کے اور بلا شبہہ یون ہی واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی ان
مخبر صادق نے خصوصا امیر المومنین عثمان کے زمانہ میں اور اور بعضے عصرون میں کہ بنی امیہ غالب آئے یا یہ معنے ہیں کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لے لیا
کرینگے اور اپنے تئیں ترجیح و فضیلت دینگے تمپر یا تمسے کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگے ت پس صبر کرنا تم اُس ایثار پر یہان تک کہ ملو تم مجھسے حوض کوثر پر
ف ع ح یعنے پس اُسوقت جبر نقصان تمھاری خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتون سے مسرور ہوگے اور یہ بشارت ہے اُنکے لیے
ساتھ داخل ہونے جنت کے بدلے میں اُنکے صبر کے اور آیا ہے کہ بعضے انصار معویہؓ کے پاس اُنکے امارت کے زمانہ میں بعضے مہاجرین کی شکایت لیکر آئے
پس کچھ تدبیر نہ کی اُنھوں نے اُسکی پس کہا انصاری نے کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھو گے تم پیچھے میرے اثرہ یعنے اختیار و ترجیح
کو کہا معویہؓ نے کہ تمکو کیا حکم کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا صبر کرنے کا معاویہ نے کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہے اُسکا (وعنہ) قال کنا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فقال من دخل دار ابی سفیان فھو آمن ومن القی السلاح فھو آمن فقالت الانصار اما الرجل فقد
اخذتہ رافۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ ونزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلتم اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ
کلا انی عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی اللہ والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا واللہ ما قلنا الا ضنا باللہ ورسولہ قال فان اللہ ورسولہ یصدقانکم
ویعذرانکم رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دن فتح مکہ کے پس فرمایا آپ نے جو شخص

کہ داخل ہوا ابوسفیان کے گھر میں پس وہ امن میں ہے ف یعنی جب ابوسفیان اسلام لائے تو عباس نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہے کہ دوست رکھتا ہے فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیے اسکے لیے ایک چیز کہ اُس سے مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کے گھر میں الخ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ابوسفیان نے بیچ ایام ایذا رسانی قریش کے آنحضرت کو اس وقت تعالے آیا تھا اپنے گھر میں پس یہ مکافات اسکی تھی آنحضرت کی طرف سے ابوسفیان کے لیے اور ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلے سال فیل کے اور تھا اشراف قریش سے ایام جاہلیت میں اسلام لایا روز فتح مکہ کے اور تھا مولفۃ القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین میں اور دیے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کے اور پھوٹی آنکھ اُنکی روز طائف کے پس ہمیشہ کانے رہے روز یرموک تک پھر لگا انکی دوسری آنکھ میں تیر پس وہ بھی پھوٹ گئی مرے وہ سنہ چونتیس میں بیچ مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع میں ترجمہ جو کوئی ہتھیاروں سے ڈالدے ہتیار پس وہ بھی امان میں ہے کہا انصار نے یعنی بعضے انصار نے یہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہے اُنکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نے اپنی بستی والوں یعنی اہل مکہ یعنی بحکم جبلت بشریہ کے ف یعنی جب انصار نے دیکھی عنایت و رعایت آنحضرت کی بہ نسبت ابوسفیان کے کہ نہایت عداوت رکھتا تھا پہلے حضرت سے اور اب اُسکے حق میں ایسا کچھ فرمایا متحیر ہوئے اور تعجب کیا اور از روے غیرت اور سادگی کے کلام مذکور کیا ت اور اتری وحی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار نے ایسا ایسا کچھ کہتے ہیں فرمایا آنحضرت نے انصار سے کہ کہا تھا تمنے اسطرح یہ شخص پکڑا اُسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت یعنی محبت نے اپنی بستی کی میں ایسا نہ کہو اور ایسا نہیں ہے ف یعنی نہیں ہے امر ایسا کہ جیسا کہ تمھارے وہم میں آیا کہ میں اقامت کرونگا مکہ میں اسلیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کے خالص اللہ کے لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اُسکو ساتھ قول اپنے کے ت بلا شبہ میں بندہ اللہ کا ہوں اور رسول اُسکا ف یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہے اسکو کہ عود کروں میں طرف اُس شہر کے کہ چھوڑا میں نے اسکو اللہ کے لیے اور نہ رغبت کروں میں اُس شہر میں کہ ہجرت کی میں نے اس سے طرف اللہ کے ت ہجرت کی میں نے طرف اللہ کے یعنی طرف ثواب اُسکے کے یا ماموریہ اُسکے کے اور طرف تمھارے ف یعنی طرف بلاد تمھارے کے واسطے میل خاطر ہونے تمھارے کے طرف میرے اور طرف اور مہاجرین کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے والذین تبوأ الدار والایمان من قبلھم یحبون من ہاجر الیھم اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ قصد ہجرت کرنے میں تھا طرف اللہ کے اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی طرف سے طرف واسطے تمھارے کے ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میری کی زندگانی تمھاری یا جگہ زندگانی تمھاری کی ہے ف یعنی جدا نہیں ہونگا میں تمسے حیات میں اور ممات میں میں ساتھ تمھارے ہوں اور تم ساتھ میرے خاطر اپنی جمع رکھو ت عرض کیا انصار نے قسم ہے خدا کی نہیں کہا ہمنے یعنی جو کچھ کہا مگر بسبب بخل کے یعنی ساتھ خدا کے یعنی ساتھ نعمت اور فضل اُسکے کے ہمپر اور رسول اُسکے کے ف یعنی شرف ہمسایگی اور صحبت اُنکی کے اور غیرت کرنے اور روا نہ رکھنے میل و محبت تمھاری کے ساتھ اوروں کے کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسایگی اور صحبت اُنکی سے محروم ہو دیں ہم اور غیرت لازم ہے محبت کو اور محب ہرگز نہیں چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیروں پر پڑے بیت غیرتم باتو چنانست کہ گر دست دہد ٭ نگذارم کہ در آئی بخیال دگران ٭ حاصل یہ کہ مراد انکی یہ تھی کہ تم جیسی نعمت اللہ نے ہم میں دی اور آدمی مجبول ہے اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈرے ہم اس سے کہ میل کرو تم ہمسے طرف اُنکے پس تحریک کی ہمنے آپ سے ساتھ اس کلام کے اور آزمایا ہمنے آپ کو تو کہ کھلجا وے ہمپر مقصد پس نہیں وارد ہوتا ہے اعتراض اُنپر کہ کیونکر کہا اُنھوں نے یہ قول باوجود فرمانے اللہ تعالے کے لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنے بعضے تمھارے کے بعض کو ت فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ اور رسول اسکا تصدیق کرتے ہیں تمھاری اور راست کو جانتے ہیں تمکو اور قبول کرتے ہیں عذر تمھارے نقل کی یہ مسلم نے

(و عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا و نساء مقبلین من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللھم انتم من احب الناس الی

اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا لڑکوں اور عورتوں کو یعنی
انصار کے آتے ہوئے طعام شادی یا دعوت وغیرہ کے سے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انکی راہ پر انکے ملنے کے لیے پھر خطاب کیا
انکی طرف ساتھ قول اپنے کے خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میرے خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میرے ف
کہ کہا اسکو تاکید کے لیے اور بعضے نسخوں میں لفظ اللہ ہم بجائے اللہم کے اور صحیح بخاری میں کہا اسکو تین بار فرمایا اور یہ مؤید ہے روایت کی ترجمہ
مراد رکھتے تھے آنحضرت ساتھ قول اپنے کے انتم جماعت انصار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور معنے اللہم کے یا تو قسم کے ہیں یا یہ معنے ہیں اسکے
کہ خداوندا تو جانتا ہے میرے صدق کو اس چیز میں کہ کہتا ہوں میں کہ جب دیکھا آنحضرت نے اس جماعت کو اور خوش ہوئے انکے دیکھنے سے اور جوش محبت
ہوا خبر دی آنحضرت نے انکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوپر سبب کمال عنایت اور کرامت کے (وَعَنْہُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَکْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ
الْاَنْصَارِ وَھُمْ یَبْکُوْنَ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکُمْ قَالُوْا ذَکَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُھُمَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ
فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰی رَاْسِہٖ حَاشِیَۃَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ یَصْعَدْہُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِیْکُمْ
بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّھُمْ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْھِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَھُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور یہ بھی روایت
ہے انس سے کہ کہا گزرے ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسوں میں سے اس حال میں کہ اہل مجلس رو رہے تھے یعنی آنحضرت کے
ایام مرض میں پس کہا ابوبکر و عباس نے کہ کس چیز نے رولایا تمکو یعنی کیوں روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے روتے ہیں ہم کہ یاد کی ہمنے
مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنے پس آئے ایک انمیں سے یعنی عباس یا ابوبکر آنحضرت کے پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کے رونے کی بسبب یاد
آنے مجلس شریف کے پس باہر نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ تحقیق باندھا تھا اپنے سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی بہیئت عصابہ یعنی پٹی کے واسطے
دفع درد سر کے بسبب شدت کے پس چڑھے آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کے لیے اور نہ چڑھے منبر پر اور نہ پڑھا خطبہ بعد اس دن کے یعنی آخری خطبہ
پڑھا پس حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اسکی نعمتوں کا اور ثنا کی اسپر بصفت کامل پھر فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہوں میں تمکو اے لوگو یا مہاجرو رعایت اور حمایت
اور احسان کرنے کی انصار پر اسلیے کہ وہ شکمبہ اور جامہ دانی میری ہیں ف ع کرش ساتھ زیر کاف اور زیر رے کے اور بروزن کتف کے اور ایک نسخہ میں
ساتھ جزم رے کے شکمبہ گائیں بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کے لیے یعنی اوجھ اور عیبہ ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کے جامہ دان کہ اسکو بقچہ
کہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرے کے ہیں تمام امور میں ان چیزوں کے ساتھ مشابہت اسلیے دی کہ گائیں
بیل وغیرہ جمع کرتے ہیں چارہ اپنا اوجھ میں اور لوگ رکھتے ہیں کپڑے اپنے جامہ دانی میں اور عرب کنایہ کرتے ہیں قلب اور سینہ سے ساتھ عیبہ کے اور
کرش بمعنے عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور جماعت کے بھی آیا ہے اور حمل کرنا اس معنی پر بھی درست ہے یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میرے میں اور
بمنزلہ عیال اور اولاد چھوٹی میری کے ہیں کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کے اکثر ہوتے ہیں ت اور تحقیق ادا کیا انھوں نے اس حق کو کہ انپر تھا
ف ع یعنے مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہ کہ پورا کیا انھوں نے اس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ میں ساتھ اترنے اس آیت کے (اِنَّ اللّٰہَ
اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ) یعنی اللہ نے خرید لیا مومنوں سے انکی جانوں اور مالوں کو بعوض اسکے کہ انکے لیے جنت
ہو کہ بیعت کی انھوں نے کہ ہم مدد کرینگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اللہ تعالے کی طرف سے وعدہ جنت ملنے کا ہوا تھا پس فرماتے ہیں پورا
کیا انھوں نے وعدہ اپنا کہ مدد کرنا حقہ کی ت اور باقی رہا جو کچھ کہ انکے لیے ہے خدا کے نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت میں پس قبول
کرو انکے نیک کاروں سے یعنی عذر اگر پیش کریں وہ اس بات میں کہ صادر ہوئی ان سے اور درگزر کرو انکے بدکاروں کے کاموں سے کہ صادر ہوئے ان سے

یعنے اگر مامور ہوں عذر سے نقل کی یہ بخاری نے (وعن ابن عباس قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ حتی جلس علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فان الناس یکثرون ویقل الانصار حتی یکونوا فی الناس بمنزلۃ الملح فی الطعام فمن ولی منکم شیئا یضر فیہ قوما وینفع فیہ آخرین فلیقبل من محسنہم ویتجاوز عن مسیئہم رواہ البخاری) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حجرہ سے اپنی اس بیماری میں کہ وفات پائی انہیں یہاں تک کہ بیٹھے منبر پر پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی اسپر پھر کہا پیر بعد حمد و ثنا کے جانو کہ لوگ یعنے مسلمان بہت ہونگے یعنے روز بروز بڑھتے جاوینگے اور ہر طرف سے ہجرت کر کر آوینگے اپنے اپنے وطن چھوڑ کر اور کم ہونگے انصار **ف ح** اسلیے کہ بدل اپنا نہیں رکھتے کیونکہ انصار عبارت اس جماعت صحابہ سے ہے کہ جگہ دی آنحضرت کو اور مدد کی انکی اور مسلمانوں کی اور یہ ایک چیز ہے ہو چکنے والی جو مر پھر وہ کہاں اور یہ بات مہاجرین میں کہ مکہ سے ہمراہ آنحضرت کے آئے قائم ہے پس ظاہر یہ ہے کہ یہ خبر دینی غیب کی ہے آنحضرت کی طرف سے ساتھ کثرت مہاجرین کے اور اولاد انکی کے اور فراخی انکی کے شہروں میں اور پھیلنے اور ملک گیری کرنی انکی کے بخلاف انصار کے کہ کم ہوگا وجود انکا اور نہیں باقی رہینگے وہ اور بلا شبہ واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی اسکی مخبر صادق نے کہ کم ہوگا وجود انصار کا **ت** یہاں تک کہ ہونگے لوگوں میں بمنزلہ نمک کے طعام میں **ف ح** اس تشبیہ میں یہ بیان ہے قلت انصار کا اور بھی اشارہ ہے انکی تعریف کی طرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہے ویسا ہی وجود انصار کا سنوارنے والا اہل اسلام کا ہوگا **ت** پس جو شخص کہ حاکم ہو تم میں سے یعنے اے مہاجروں مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہونچاوے انہیں کسی قوم کو یعنے بدکاروں کو اور نفع پہونچاوے انہیں اور قوم کو یعنے نیک کاروں کو پس چاہیے کہ قبول کرے وہ حاکم انکے نیک کار سے یعنے نیکی انکی اور چاہیے کہ درگذر کرے انکے بدکار سے یعنے انکی بدی کو نقل کی یہ بخاری نے (وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار رواہ مسلم) اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا یعنے دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی بخش واسطے انصار کے اور واسطے بیٹوں انصار کے اور واسطے پوتوں انصار کے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** پہلے درجہ کے صحابہ ہیں اور دوسرے درجہ کے تابعین اور تیسرے درجہ کے تبع تابعین پس دعا کی تین قرن کے لیے کہ خیر القرون ہیں اور بعید نہیں ہے کہ مراد انسے بیٹے در بیٹے ہوں واسطوں کے قیامت تک بلکہ اگر ابنا کو اوپر معنے اولاد کے حمل کریں تو بھی دور نہیں یعنے اس صورت میں بیٹیاں وغیرہ بھی داخل ہوجاینگی (وعن ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشہل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر متفق علیہ) اور روایت ہے ابی اسید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھر انصار کے یعنے افضل قبائل انکے بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو الحارث بن الخزرج پھر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلوں انصار کے بھلائی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** یعنے سب افضل ہیں بنسبت اہل غیر کے اور یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہے اور عسقلانی نے کہا کہ خیر اول بمعنے افضل کے ہے اور خیر دوسرا بمعنے فضل کے یعنے خیر حاصل ہے تمام انصار میں اگرچہ تفاوت ہیں مراتب انکے اور مراد بہترین گھر انصار کے سے بہترین قبائل انکے ہیں اور ہر قبیلہ رہتا تھا ایک ایک محلہ میں پس نام رکھا گیا وہ محلہ دار بنی فلاں چنانچہ اسلیے آیا ہے بہت سی روایتوں میں بنو فلاں بغیر ذکر دار کے لکھا ہے علما نے کہ بزرگی دینی انکی بقدر سبقت انکی کے ہے اسلام میں اور اسمیں دلیل ہے اوپر جائز ہونے تفضیل قبائل و اشخاص کے بغیر عداوت و خواہش نفسانی کے اور نہیں ہوگی یہ غیبت (وعن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد وفی روایۃ وابا مرثد بدل المقداد فقال انطلقوا حتی تاتوا روضۃ خاخ فان بہا ظعینۃ معہا کتاب فخذوہ منہا فانطلقنا تعادی بنا خیلنا حتی اتینا الی الروضۃ فاذا نحن بالظعینۃ فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی من کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لنلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصہا فاتینا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس من المشرکین من اہل مکۃ یخبرہم ببعض امر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب ما ہذا فقال یا رسول اللہ لا تعجل علی انی کنت امرأ ملصقا فی قریش ولم اکن من انفسہم وکان من معک من المہاجرین لہم قرابات یحمون بہا اموالہم واہلیہم بمکۃ فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیہم ان اتخذ فیہم یدا یحمون بہا قرابتی وما فعلت کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد صدقکم فقال عمر دعنی یا رسول اللہ اضرب عنق ہذا المنافق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد شہد بدرا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنۃ وفی روایۃ فقد غفرت لکم فانزل اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء (متفق علیہ) اور روایت کی ہے علی رضی اللہ عنہ نے کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہے وابا المرثد بدلے والمقداد کے یعنے بھیجا ابو مرثد کا مذکور ہے بدلہ مقداد کے ف ع مقداد بیٹے عمرو کندی کے ہین اور چھٹے ہین اسلام مین اور مرے جرف مین کہ تین کوس ہے مدینہ سے اور انکو لوگون نے لاکر بقیع مین دفن کیا سن تینتیس مین اور وہ ستر برس کے تھے اور ابو مرثد بیٹے حصین غنوی کے حاضر ہوے بدر مین وہ بھی اور انکا بیٹا بھی یعنے مرثد اور ابو مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سے ہین کہا محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادون مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مرے مدینہ مین حضرت ابو بکرؓ کے خلافت مین چھیاسٹھ برس کی عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روانہ ہو تم یہان تک کہ پہونچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب مدینہ کے اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتے ہین اور خاخ ساتھ خائین معجمتین کے شفتالو کو وہان درخت شفتالو کے بہت سے تھے ت اسلیے کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہے سوار اونٹ پر کجاوے مین بیٹھی ہوئی اُسکے پاس ایک خط ہے پس لے لینا وہ خط اُس سے ف ع نام اس عورت کا سارہ تھا اور بعضون نے کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تھی اور خط اُسکے پاس تھا اہل مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکھا تھا ت پس روانہ ہوئے ہم درحالیکہ طلب کرتے تھے ساتھ ہمارے یعنے دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے یعنے گھوڑے دوڑا کر چلے یہان تک کہ پہونچے ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہونچے ہم اس عورت پر پس کہا ہمنے نکال تو اے عورت خط کو کہا اس عورت نے کہ نہین ہے میرے پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنے کہ البتہ نکال لیگی تو خط کو یا اُتار دینگے ہم کپڑے یعنے خط نکالتی ہے تو نکال والا ننگا کر دینگے تجکو تو کہ حقیقت حال کھلجاوے پس نکالا اس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی مین سے ف ع اور روایت مین آیا ہے کہ اُسنے وہ خط اپنی کمر مین سے نکالا پس تطبیق اس روایت مین اور اس روایت مین یہ ہے کہ چوٹی اُسکی دراز ہوگی کہ اسکی کمر تک پہونچتی ہوگی پس باندھا اُسنے وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اُسکو اپنی کمر مین ت پس لائے ہم اُس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان اسمین تھی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے ہے طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کے درحالیکہ خبر دیتا ہے حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتھ بعضے کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا طرف اہل مکہ کے فتح کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارادہ کا اخفا کیا تھا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کے سے ہے ورنہ حاطب نے یہ خط اہل مکہ کو انکی خوش آمد و استمالۃ قلوب کے لیے لکھا تھا پس اس عبارت سے کیونکر لکھتے کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہ ہے کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کے مدینہ سے نکلکر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور کسی کو اس حال کی حقیقت سے اطلاع نہ تھی اور یہ اس مکر و خداع کی قسم سے ہے کہ لڑائی مین مباح ہے جیسے کہ کہا ہے حضرت نظامی رح نے

سکندر کہ با شرقیان حرب داشت ؎ در خیمہ گو بند در غرب داشت ؎

اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تھے اُنھون نے اہل مکہ کو یہ خبر لکھی اور حقیقت حال سے آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر آتے ہین ہشیار رہنا پس آئے جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے وہ خط منگاکر ملاحظہ کیا ت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ای حاطب کیا ہے یہ لکھنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیے مجھپر یعنے بیچ حکم کرنے کے ساتھ کفر کے اور سزا دینے کے اس عمل پر بلاشبہہ مین ہون ایک شخص جوڑا یا گیا قریش مین یعنے حلیف یعنے ہم قسم ہوا ہون اُنسے اور نہین ہون مین خاص اُنمین سے اور ہین وہ لوگ کہ آپ کے ساتھ ہین مہاجرین مین سے اُنکے لیے قرابت ہی اہل مکہ کے ساتھ نگہبانی کرتے ہین وہ مشرک بہ سبب اس قرابت کے مال مہاجرون کے اور اہل وعیال اُنکے کے کہ مین ہین پس چاہا مین نے کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے قریش مین یہ کہ کرون مین اُنکے حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ یہ بسبب اسکے میری قرابت کی کہ مین ہی ف ع کہا طیبی نے کہ یعنی صفۃ ہے یداً کی اور مراد ید سے یدانعام ہی یا قدرت یعنے ہون مین اُنسے نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بہ سبب اُنکے میری قرابت یا میری قرابتیون کی یعنے یہ امر کیا مین نے واسطے غرض و مصلحت اپنے لوگون کے کہ مکہ مین ہین تو مشرک بسبب اس خوش آمد کے میرے لوگون سے خبردار رہین ت اور نہین کیا مین نے یہ امر بسبب اسکے کہ مین کافر و منافق ہون کہ ایمان نہین لایا مین اور نہ اسلیے کیا ہی کہ مین مرتد ہوگیا یعنے بعد ایمان لانے کے کافر و منافق ہوگیا اور اپنے دین سے نکل گیا اور نہ کیا ہی یہ بسبب راضی ہونے کے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے خطاب کرکر صحابہ کو کہ حاطب نے بلاشبہہ سچ کہا تمسے یعنے حقیقت حال یہی ہو جو اُسنے کہی پس کہا عمر نے کہ چھوڑو مجکو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ مارون مین گردن اس منافق کی ف ع اور یہ کہا عمر نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ خطاب کیا اُنکے تصدیق عذر مین اسلیے کہ عمر رضہ دین مین بہت قوی تھے اور اسوقت مین بعضے لوگ ایسے بھی تھے کہ منسوب تھے طرف نفاق کے پس اُنھون نے گمان کیا کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہین کیا اُنھون نے اسپر بس اسی لیے پروانگی چاہی اُنکے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا انپر منافق ہونے کا اسلیے کہ شاید انھون نے دل مین اور کچھ رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کرکر انتہے حضرت شیخ نے کہا کہ شاید بیچ بیان کرنے اس قصہ کے تقدیم و تاخیر ہی والا کہنا عمر رضہ کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاطب کی بعید ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین ف ح گویا کہ عمر رضہ نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ت اور کیا چیز معلوم کروا دی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالے متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کے اور نظر رحمت و مغفرت کی کی ہو طرف اُنکے پس فرمایا اللہ تعالے نے کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہوئے تمھارے لیے بہشت ف ع کرو جو کچھ چاہو یعنے اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تھوڑے ہون یا بہت واجب ہوئی یعنے ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کے کہا طیبی نے کہ معنے ترجی اور امید رکھنے کے راجع ہین طرف عمر کے والا یہ امر محقق تھا آنحضرت کے نزدیک اور اقرب یہ ہی کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اسپر اعتماد و تکیہ نہ کرین اور عمل سے باز نہ رہین بسبب فرمانے اعملوا ماشئتم کے اسلیے کہ مراد اس سے ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہی نہ رخصت دینی اُنکے لیے ہر فعل مین اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ چاہین سو کرین ت اور ایک روایت مین ہی بیچ بجاے فقد وجبت لکم الجنۃ کے فقد غفرت لکم ف ع یعنے حق تعالے نے نظر رحمت و مغفرت کی کی اُن پر اور اُنمین امید زیادہ ہی بہ نسبت جملہ سابق کے چنانچہ ظاہر ہی یہ بات اور کہا نووی نے کہ یہ حکم آنحضرت کا ہی اوپر دنیا مین حد وغیرہ متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد افترا کی قائم کی تھی حالانکہ وہ بدری تھا اور اس حدیث مین معجزہ

ظاہر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے پردہ دری جاسوسوں کی اور پڑھ لینا انکے خطوں کا اور یہ بھی اسے
معلوم ہوا کہ جائز ہے پردہ دری مفسد کی جبکہ ہوا بیچ مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ اور حاطب کو مقصود اس لکھنے سے ایذا دینی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمنی والا کفر لازم آتا انکی بہ نسبت بلکہ مقصود انکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تھا اپنے قرابتیوں سے گمان لیکے کہ نہین ضرر
کرنے کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس خبر کا پہونچانا اور تصدیق کی انکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر بان تصور کیا انھون نے اپنے
اجتہاد مین اس جہت سے کہ اخفا کیا اپنے امر کو اور نہین پروا کی انکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس فعل کے کرنے مین واللہ اعلم ترجمہ
پس نازل کی خدا تعالے نے بیچ زجر و منع کے اس فعل سے کہ کیا حاطب نے اور مانند اسکے نے یہ آیۃ (یا ایہا الذین آمنوا
لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء) یعنے اے ایمان والو نہ پکڑو دوست میرے دشمنون کو یعنے جنکو مین دشمن رکھتا ہون اور اپنے دشمنون
کو یعنے جو کہ دشمنی رکھتے ہین تمسے اور وہ کافر ہین نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور بعد اسکے یہ ہے (تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا
بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ
وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیہم والسنتہم
بالسوء وودوا لو تکفرون لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیامۃ یفصل بینکم واللہ بما تعملون بصیر قد کانت لکم اسوۃ
حسنۃ فی ابراہیم والذین معہ اذ قالوا لقومہم انا برآء منکم ومما تعبدون من دون اللہ) آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا
اسلیے کہ داخل ہون اسمین حاطب جیسے اور بھی اور اسی سبب سے کہا گیا ہے العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنے یہ قاعدہ ہے اصول کا کہ اعتبار
عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا یعنے ایک آیۃ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے سبب اتری تو یہ نہین کہ وہ اسی کے لیے خاص ہو بلکہ
سب کے حق مین بولی رہی ہے جو ویسا کریگا مصداق اسکا ہو ویگا گویا اسی کے لیے وہ اتری ہے تنبیہ اس سے رد ہوا قول ان بزرگوارون کا
جو کہتے ہین کہ یہ آیتین بت پرستون کے لیے اتری ہین تو کیون انکے بیچاریون کے حق مین کیون انکو بیان کرتے ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ
مذکورہ سے اور مقام سوچنے کا ہے اکثر آیتین اتری ہین مومنین کے کفار کے حق مین پس کل کو کہینگے صاحب ایمان لا یعنی اور کفر سے بچنے کا
مومنین کے لوگون کے لیے حکم ہے ہمارے لیے نہین معاذ اللہ منہ بچاوے اللہ تعالے اس نفسانیت سے ہم سب کو اور راہ حق دکھاوے
(وعن رفاعۃ بن رافع قال جاء جبرئیل الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ما تعدون اہل بدر فیکم قال من افضل المسلمین او کلمۃ
نحوہا قال وکذلک من شہد بدرا من الملائکۃ رواہ البخاری) اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہا جبرئیل نے کس مرتبہ مین رکھتے ہو تم اور کس جماعت سے گنتے ہو اہل بدر کو اپنے بیچ مین فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گنتے
ہم انکو اپنے مین افضل مسلمانون کا یا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کے جواب مین کہا اور کلمہ کہ وہ مانند اس کلمہ کے ہے
ف ع اور ظاہر یہ ہے کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اور ایسی ہی یعنے ہمارے نزدیک حکم ان ملائکہ کا
ہے کہ حاضر ہوئے وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نے **ف ع** یعنے وہ افضل ہین ان ملائکہ سے کہ نہین حاضر ہوئے انمین سے بدر مین پس
ہونگے وہ افضل ملائکہ کے انکے افضلون مین سے (وعن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان لا یدخل
النار ان شاء اللہ احد شہد بدرا والحدیبیۃ قلت یا رسول اللہ الیس قد قال اللہ تعالے وان منکم الا واردہا قال فلم تسمعیہ یقول
ثم ننجی الذین اتقوا وفی روایۃ لا یدخل النار ان شاء اللہ من اصحاب الشجرۃ احد الذین بایعوا تحتہا رواہ مسلم) اور روایت ہے

حفصہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ مین البتہ امید رکھتا ہون کہ نہین پیٹھے گا آگ دوزخ مین اگر چاہا ہی خدا
تعالے نے کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہو بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا نہین ہی کہ تحقیق
کہا ہی خدا تعالے نے اور نہین کوئی تم مین سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع یعنے حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گذرنے کے پل صراط
پر سے کہا نووی نے کہ صحیح یہ ہی کہ مراد وارد ہونے سے گزرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرینگے اوسپر سے تو دوزخی دوزخ مین گر پڑینگے اور
جنتی نجات پاوینگے اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنے وارد ہا کے داخل ہا مین یعنے داخل ہوگا اوسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام
ہوا سب آدمیون کے لیے تو نفی اونکی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے ترجمہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا
نہین سنا تونے خدا تعالے کو کہ فرماتا ہی یعنے بعد اوسکے پھر نجات دینگے ہم یعنے داخل ہونے سے ان لوگون کو کہ تقوے کیا ہی
ف ع حضرت حفصہ نے مشکل جاننے معنے حدیث کے اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اونکے کے غیر موافق تھا آیۃ کے
پس سوال کیا انفع حاصل کرنے کے لیے نہ بطریق اعتراض کے جیسے کہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اسکے کہ واجب ہی اوپر اس شخص
پر کہ نہ سمجھے معنے آیۃ کے یا تطبیق درمیان آیۃ و حدیث کے وغیر ذلک یہ کہ سوال کرے کسی عالم سے جیسے فرمایا اللہ تعالے نے فسئلوا اہل الذکر
ان کنتم لا تعلمون یعنے پس پوچھو تم اہل ذکر سے یعنے علما سے اگر نہین ہو تم جانتے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین پیٹھیگا
دوزخ مین اگر چاہا ہی خدا تعالے نے اصحاب شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے نیچے درخت کے نقل کی یہ مسلم نے ف ع لفظ الذین سے تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تھے (وعن جابر قال کنا
یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر اہل الارض متفق علیہ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے
ہم روز حدیبیہ کے ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف اونکے عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی ہی ترجمہ فرمایا واسطے ہمارے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم آج کے دن بہترین اہل زمین کے ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور اسی کے بموجب
کہا ہی بعضے علما نے چنانچہ انھین سے سیوطی بھی ہین یہ کہ افضل صحابہ کے خلفاء اربعہ ہین پھر باقی عشرہ کے پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل
حدیبیہ (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل فکان
اول من صعدہا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر
فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان اجد ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم
رواہ مسلم) اور روایت ہی اسی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ اوپر چڑھے یا کون شخص ہی کہ چڑھے
پہاڑی پر کہ نام اسکا ثنیۃ المرار ہی ف ع ثنیہ ساتھ زبر ث مثلثہ کے اور زیر نون کے اور تشدید ی کے راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتھ پیش ز
میم کے اور یہ مشہور ہی کہا نے النہایہ اور بعضون نے میم کے زبر سے اور بعضون نے میم کے زیر سے کہا وہ ایک موضع ہی درمیان
مکہ اور مدینہ کے اگر حدیبیہ کی راہ سے آوے پس آنحضرت نے جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ المرار کے پاس پہونچے رات کو پس
لوگون کو رغبت دلائی اسپر چڑھنے کی اسلیے کہ وہ اوکھی گھاٹی تھی یا ظاہر رغبت اسلیے دلائی کہ تو مطلع ہو اہل مکہ کے حال پر کہ کہین گھات
لگائے بیٹھے ہون اور بد اندیشی نہ کی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑھے ترجمہ پس تحقیق شان یہ ہی کہ جھاڑے جاوینگے اس سے
گناہ جیسے جھاڑے گئے بنی اسرائیل سے ف ع اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کے وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ

اُسکا یہ ہو کہ بنی اسرائیل کو بعد اُسکے کہ نکالے گئے جنگل سے کہ چالیس برس اسمین حیران رہے اور سایہ کیا ان پر ابر نے اور بھیجا گیا اُنپر من و سلوے حکم کیا گیا اریحا مین جانے کا کہ نام ایک قریہ کا ہو متعلقات شام سے کہ اسمین جا دین ساتھ سجدہ اور دعا اور طلب دور ہونے گناہون کے اور استغفار سے تو کہ بخشے جاوین گناہ اُنکے لیکن اُنھون نے بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ طلب کرنے مشتہیات اپنی کے اغراض دنیا سے پس نازل کیا گیا اُنپر عذاب پس مراد ساتھ جھاڑے جانے گناہ کے بنی اسرائیل سے وعدہ جھڑنے گناہ اور مغفرت کا ہو پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کہ جو کوئی چڑھیگا ثنیہ مرار پر بخشے جاوینگے اور جھاڑے جاوینگے گناہ اُسکے جیسے کہ وعدہ کیا گیا تھا جھڑنے گناہ کا بنی اسرائیل سے اگر وہ حکم بجالاتے پس جابر رضے اللہ عنہ کہتے ہین ترجمہ پس تھے اول ان لوگون کے کہ چڑھے اس ثنیہ پر گھوڑے ہمارے یعنے گھوڑے یعنے سوار بنی خزرج کے ف ح کہ ایک قبیلہ ہو انصار مین سے اور جابر رضی اللہ عنہ اُنھین مین سے تھے اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تھے اوس اور خزرج کہ بھائی تھے بعضے قبیلہ اوس سے تھے اور بعضے خزرج سے ف پھر پے در پے چڑھے لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ہو تم مین سے بخشا گیا ہو اُسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کا ف ع اور وہ عبداللہ بن اُبی رئیس منافقون کا تھا ترجمہ پس آئے ہم اُسکے پاس اور کہا ہم نے آ تو تو بخشش مانگیں تیرے لیے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اُس سرخ اونٹ والے نے کہ تحقیق اگر پاؤن مین گم ہوئے اُسکو کہ یہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہو طرف میرے اس سے کہ بخشش چاہے میرے لیے یار تمھارا نقل کی یہ مسلم نے ف ع اور یہ کفر صریح ہو اس سے اور اُسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالے نے اس قول سے (وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ سے باب بقیہ فضائل القرآن) اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمین یہ ہو کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُبی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون مین تجھپر سورہ لم یکن الذین کفروا اس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کے مذکور ہو اور صاحب مصابیح نے اس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہو مؤلف نے اُسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہو ابن مسعود رضے سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرو تم ان دو شخصون کی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگے میرے یارون سے کون ہین وہ شخص ابو بکر رضہ اور عمر رضہ ف یہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہو اور بموجب شرح ملا علی کے یون چاہیے کہ پیروی کرو اُن دو شخصون کی بعد وفات میری کے یا بعد پیروی کرنے میری کے جملہ اصحاب میرے سے کہ وہ ابو بکر رضہ ہین اور عمر رضہ ہین پس ابو بکر رضہ اور عمر رضہ بدل ہو یا بیان اللذین کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدھی چلو ساتھ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کے ف ع اور اقتدا اعم ہو اہتدا سے اس جہت سے کہ متعلق ہوتا ہو ساتھ اُسکے قول و فعل بخلاف اہتدا کے کہ وہ مختص ہو ساتھ فعل کے یعنے اقتدا مطلق پیروی کرنے کو کہتے ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنے کو کہتے ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہو طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کے ف ع یعنے ابن مسعود کے قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیے اختیار کی

ہے ہمارے امام اعظم صاحب نے روایت اُنکی اور قول اُنکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کے بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونے وصیت
اُنکی کے اور توربشتی نے ایسے ہی کچھ معنے بیان کر کر کہا کہ اُسنے میرے نزدیک یہ ہے کہ مراد اُنکے عہد سے امر خلافت ہے پس اول اُنھون ہی نے
گواہی دی صحت خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نے بیعت کی خلافت اُنکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہین پیچھے ڈالتے مین
ہم اُسکو کہ مقدم کیا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کے لیے اُسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے دین کے لیے اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے اور مؤید اس معنی کی مناسبت ہے کہ واقع ہے درمیان اول حدیث
کے اور آخر اُسکے کے اسلیے کہ اُسکے اول مین ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر رضہ وعمر رضہ اور اُسکے آخر مین ہے تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور یہ معنے جو کہا
کہ مراد عہد ابن ام عبد سے وصیت و قول ابن مسعود کا ہے اسپر دلالت کرتا ہے یہ قول ترجمہ اور بیچ روایت حذیفہ کے آیا ہے کہ
جو کچھ کہ حدیث کرے تمکو اور خبر دے تمکو ابن مسعود یعنے امور دین اور احکام اُنکے سے پس راست گو جانو اُسکو اور یہ عبارت بجاے اس
عبارت کے ہے وتمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا
مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنے والا کسی کو بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا مین اُنپر بیٹے ام عبد کو نقل کی یہ ترمذی
نے اور ابن ماجہ نے ف یعنے عبد اللہ بن مسعود کے امیر کرنے مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہے علما نے کہ مقصود امیر کرنا
اُنکا ہے لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کے ایک امر مین امور مین سے والا خلافت کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھی مخصوص ساتھ
قریش کے تھی اور ابن مسعود رضہ قریش نہین تھے (وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا
صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ
مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْفُرْقَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت کی خیثمہ بن ابی
سبرہ نے کہ بڑا تابعین اور ثقات اُنکے سے ہے کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مین نے اللہ سے کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین
نیکبخت یعنے ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت رکھے اُسکی کہ بیٹھے اُسکے ساتھ اور استفادہ ہو اُسکی ہمنشینی سے پس میسر کیا خدا
تعالے نے میرے لیے ابو ہریرہ کو پس بیٹھا مین اُنکے پاس اور کہا مین نے کہ مین نے درخواست کی تھی خدا تعالے سے
کہ میسر کرے ہمنشین نیک پس میسر کیا میرے لیے پس موافق کیا گیا تو میرے لیے اور اتفاق ہوا میرے لیے ہمنشینی تیری کا ف ح
لفظ وفقت ساتھ تخفیف فا کے صیغہ مجہول کا وفق سے ہے یعنے سازوار ہونے کے اور بعضون نسخون مین جملہ فیسر لی جلیسا وفقت لی
کے نہین ہے ترجمہ پس کہا ابو ہریرہ رضہ نے کہان کا ہے تو کہا مین نے اہل کوفہ مین سے آیا ہون مین درحالیکہ ڈھونڈھتا ہون مین
خیر کو ساتھ ہمنشینی کے اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنے نفس کے لیے ف مراد خیر سے علم یا عمل ہے کہ جو تعبیر کیا گیا ہے ساتھ
حکمت کے اللہ تعالے کے کلام پاک مین ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے اور جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا
خیر کثیر اور کبھی کہا جاتا ہے لا خیر خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنے نہین ہے کوئی خیر بہتر علم سے یا نہین ہے خیر سوا اسکے ترجمہ پس کہا

ابو ہریرہ رضہ نے کیا نہین ہی تم مین یعنے تمھارے شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ **ف ح** یہ وہی سعد بن ابی وقاص ہین مالک انکے
باپ کا نام ہی یعنے ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان انکے مستجاب الدعوۃ ہونے کا ہوچکا ہی ترجمہ اور دوسرے عبداللہ بن مسعود رضہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی رکھنے والے اور نعلین رکھنے والے **ف ع** ایسے ہی تکیہ وغیرہ بھی حضرت کا اُن پاس رہتا تھا
ت اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ منافقون کا حال جانتے تھے اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نے اسکو شیطان سے
اوپر زبان نبی اپنے کے یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہی کہ خدا ے تعالے عمار کو شیطان سے اور اسکے
اتباع سے نگاہ رکھے اور سلمان صاحب دو کتابون کے یعنے انجیل اور قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح ع** اسلیے کہ اُنھون نے
انجیل پڑھی اور اسپر ایمان لائے پہلے اُترنے قرآن کے اور عمل کیا اُسپر پھر قرآن پر ایمان لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
بابرکت مین حاضر ہوکر اسلام لائے اور قرآن پڑھا اور اسپر عمل کیا اور عمر اُنکی اڑھائی سو برس کی تھی اور لقب اُنکا سلمان الخیر تھا اور نام
اُنکے باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اُنکا پوچھتا تو کہتے انا ابن الاسلام یعنے مین اسلام کا بیٹا ہون (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ
شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اچھا شخص ہی ابوبکر رضہ اچھا شخص ہی عمر رضہ اچھا شخص ہی ابوعبیدہ بن جراح اچھا شخص ہی
اسید بن حضیر اچھا شخص ہی ثابت بن قیس بن شماس اچھا شخص ہی معاذ بن جبل اچھا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف ح** ابوعبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوے اُنکا ذکر اوپر ہوچکا ہی اور اسید بن حضیر ساتھ
تصغیر کے انصاری ہین قبیلہ اوس مین سے اور تھے ان صحابیون مین سے کہ حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور انکے مابعد کے
جہادون مین روایت کین حدیثین اُنسے ایک جماعت نے صحابہ مین سے اور مرے وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیے گئے بقیع
مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بھی اوپر ہوچکا ہی رہے معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سے
حاضر ہوئے عقبہ اور بدر مین اور مرے یہ حضرت عثمان کے زمانہ مین اور غالبًا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سے رضی اللہ
عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگے پس ہر ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کے مشرف کیا ہوگا اور تقریب ہوئی ہوگی انکے ذکر کرنے مین (وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی
انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ جنت مشتاق ہی یعنے بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کے علی کے اور عمار
کے اور سلمان کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح ع** مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونے انکے کے سجد یکہ بہت مشتاق ہی اور تیار
اور منتظر ہی کہ کب یہ مجھ مین آوین اور بعضون نے کہا مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سے کہا طیبی نے کہ
مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کے لیے ایسا ہی جیسے ہلنا عرش کا وقت مرنے سعد بن معاذ کے اور ذکر اسکا اوپر ہوچکا ہی (وَعَنْ
عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی علی
مرتضے رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پروانگی مانگی عمار بن یاسر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے لیے پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پروانگی دو اسکو خوشخبری ہو پاک پاکیزہ کیے گئے کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح** یعنے باعتبار جوہر ذات کے

اور پاک کیے گئے کو ساتھ تہذیب صفات اور اخلاق کے لقب تھے اور ملا علی نے کہا کہ اسمین مبالغہ ہو مانند ظل ظلیل کے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا اُسنے سخت ترین ان دونون کا نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح یعنے جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا ان دونون مین سے اُسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو بہت آسان چیز اختیار کرتے تھے واسطے آسانی وسہل کرنیکے امت پر کرتے تھے اور روایت مین آیا ہو کہ نہین اختیار دیے گئے عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا آسان تر ان دونون کا پس منافات ہوئی اس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہو کہ یہ بنظر نفس اپنے کے ہو کہ اپنے نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تھی بہ نسبت دوسری چیز کے وہ اختیار کرتے تھے اور وہ بنظر غیر اپنے کے ہو کہ غیر کے نزدیک وہ آسان ہوتی تھی اگرچہ اُنکے نزدیک دشوار ہوتی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو انس سے کہ کہا جبکہ اُٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنے اُٹھایا اُسکو لوگون نے اور پایا اُسکو ہلکا کہا منافقون نے عجب سبک جاتا ہو جنازہ اُسکا اور کہا اُنھون نے کہ یہ سبکی اُسکے جنازہ کی بسبب حکم کرنے اُسکے کے ہو بنی قریظہ مین ف ح کہ ایک قبیلہ ہو یہود سے قصہ اُسکا یہ ہو کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کے تھا پس بسبب عہد اُنکے کے قلعہ سے اُترے اور قرار دیا کہ جو کچھ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہو پس آنحضرت نے سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہو تو اُنکے حق مین سعد نے کہا کہ اُنکے مردون کو قتل کرنا چاہیے اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نے حکم کیا بموجب حکم خداوند تعالے کے کہ جو کچھ ساتون آسمانون کے اوپر ہے کہا پس منافقون نے بعد اُنکے انتقال کے [illegible] کلام کرنے کی پائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اُنکے جنازہ کی بسبب اس حکم کے ہو کہ ناحق کیا تھا غرض کہ نسبت جور کی کی اُنکی طرف حالانکہ یہ بات بیہودہ تھی کہ جو اُنھون نے کہی سبکی جنازہ کی ساتھ اس معنے کے کیا مناسبت رکھتی ہو ترجمہ پس پہونچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے کہ فرشتے اُٹھائے لیے جاتے تھے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنے اس سبب سے جنازہ اُسکا ہلکا معلوم ہوتا تھا لوگون کو اور یہ بھی ہو کہ بھاری ہونا میت کا مشعر ہو اوپر تعلق ہونے اُسکے کے طرف دنیا کے اور سبکی اُسکی مشعر ہو طرف شوق اُسکے کے واسطے موت کے اور جلد اُٹھنے روح اُسکی کے طرف مقصد اعلے کے غرض کہ منافقون کو اُس کہنے مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تھی پس جواب دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کہ لازم آوے اس سبکی سے تعظیم شان اُنکی کی جیسا فرمایا اللہ تعالے نے (وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ) یعنے اور اللہ ہی کے لیے عزت ہو اور اُسکے رسول کے لیے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین سایہ کیا آسمان سبز نے یعنے کسی پر اور نہین اُٹھایا زمین گرد آلود نے کسی کو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح کہ بزرگان صحابہ اور فقراء اور مجرد ان اُنکے سے ہین چنانچہ احوال اُنکا اپنے محل پر مذکور ہو اور مراد اس حصر سے تاکید و مبالغہ ہو ابو ذر کے سچ بولنے مین

نہ یہ کہ وہ بہت سچے ہیں اپنے غیر سے مطلقا اسلیے کہ نہیں لائق ہی یہ کہ کہا جاوے کہ ابوذر زیادہ سچے ہیں ابوبکر رضہ سے حالانکہ وہ صدیق ہیں اس امت کے اور بہتر ہیں اس امت کے بعد نبی علیہ السلام کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت سچے تھے ابو ذر وغیرہ سے ایسا ہی کہا ہی علمانے (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لهجة اصدق ولا اوفی من ابی ذر شبیه عیسی بن مریم یعنی فی الزهد رواه الترمذی) اور روایت ہی ابو ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی صاحب زبان کو یعنے بولنے والے کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنے والا ہو حق خدا کو اور رسول خدا کو اور بعضون نے کہا نہ ادا کرنے والا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچھ اسمین سے فروگذاشت کرے ابی ذر سے وفیٰ یعنے ابوذر کچھ چشم پوشی اور مداہنت نہیں کرتے تھے حق گوئی میں حق ہی کہہ دیتے تھے اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کے پورے فرمانبردار تھے یا اپنی بات کے پورے تھے کہ وعدہ اور عہد کو پورا کرتے تھے یا کلام واضح اور پورا کرتے تھے حاصل یہ کہ آسمان کے نیچے اور زمین سے اوپر کوئی شخص ابوذر کے برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنے والا یا فصیح اللسان نہیں ہی ترجمہ مشابہ جیسے بیٹے مریم کے یعنے زہد میں نقل کی یہ ترمذی نے وفیٰ بڑے بے رغبت تھے وہ دنیا کی لذتون سے اور مجرد تھے اور جمع کرنا مال کا انکے نزدیک حرام تھا اگرچہ حق مال یعنے زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایک دفعہ ابوذر حضرت عثمان کے پاس آئے اور انکے ہاتھ میں عصا تھا پس کہا عثمان نے یعنے کعب سے کہ وہ بھی وہان بیٹھے تھے اے کعب تحقیق عبدالرحمان مرا ہی اور چھوڑا ہی اسنے مال بہت پس کیا دیکھتا ہی تو اسکے حق میں یعنے کثرت مال اسکی کمال کے سبب مضر تھی یا نہیں پس کہا کعب نے کہ اگر دیتا تھا عبدالرحمن اسمین حق اللہ تعالے کا یعنے زکوۃ وغیرہ تو کچھ ڈر نہیں اسپر پس اٹھایا ابوذر نے عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں اگر ہو میرے لیے یہ پہاڑ یعنے پہاڑ احد سونے کا کہ خرچ کرون میں اسکو یعنے اللہ کی راہ میں اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے وہ مجھے یہ کہ چھوڑ جاؤن میں اسمین سے چھ اوقیہ یعنے دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون میں تجھکو اللہ کی اے عثمان تمنے بھی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابوذر نے یہی بات کہا حضرت عثمان نے کہ ہان سنتے حضرت شیخ وملا علی رضی اللہ عنہ نے اسکی شرح یون لکھی ہی کہ ابوذر فقرا اور زہاد صحابہ سے تھے اور مذہب انکا یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ نہ جمع کیجیے سب للہ دے ڈالیے پس جذبہ غالب آیا انپر مارنے کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضایقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے اس میں مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود دینے کے بھی بلکہ انکے قبول ہو اور حاصل سارے جملہ کا یہ کہ اگر اتنا مال ہو اور اسکو اللہ کی راہ میں دون اور قبول ہو تو بھی نہیں دوست رکھتا کہ بقدر چھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن انتہے اور استیعاب میں مؤلف اسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف تواضع عیسے علیہ السلام ابن مریم کے تو چاہیے کہ دیکھے طرف ابی ذر کے انتہے پس بموجب اسکے تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کے پس قول راوی کا یعنے فی الزہد مبنی ہی اوپر نہ مطلع ہونے اسکے کے حدیث مذکور پر باوجودیکہ منافات نہیں ہی درمیان اسکے کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہی تواضع کا پھر قول اسکا یعنے فی الزہد نہیں ہی مصابیح میں بلکہ صاحب مشکوۃ نے زیادہ کیا ہی (وعن معاذ بن جبل لما حضره الموت قال التمسوا العلم عند اربعة عند عویمر ابی الدرداء وعند سلمان وعند ابن مسعود وعند عبد اللہ بن سلام الذی کان یهودیا فاسلم فانی سمعت

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۱۱) روایت ہے معاذ بن جبل سے
کہ جب آئی انکو موت تو کہا طلب کرو علم کو مردیا چار شخصون کے ف ع یعنی علم کتاب وسنت کا یا علم حلال وحرام کا اور یہ ظاہر
تر ہے موجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلمہم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتھ اسکے ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت
کی بھی ترجمہ نزدیک عویمر کے کہ کنیت انکی ابو درداء ہے ف ع مشہور ہوئے یہ ساتھ کنیت ہی کے اور درداء بیٹی تھین انکی اور عویمر
انصاری خزرجی تھے فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سے بھائی چارہ کر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور
درمیان سلمان فارسی کے سکونت اختیار کی تھی عویمر نے شام مین اور مرے دمشق مین سن بتیس مین ترجمہ اور طلب کرو
علم نزدیک سلمان فارسی کے مناقب انکے مشہور ومذکور ہین اور نزدیک عبداللہ بن مسعود رض کے اور نزدیک عبداللہ بن سلام کے
کہ جو تھے یہودی پھر مسلمان ہوئے ف ع اول روز مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے بسبب سابقہ علمی اور
معرفت کے کہ حال شریف کے ساتھ رکھتے تھے بسبب پڑھنے توریت کے اور مشتاق دیدار شریف کے تھے شعر عمرہا بودم
کہ مشتاق لقایت بودم ٭ لاجرم روے ترا دیدم وازجا رفتم ٭ پس تحقیق سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے تحقیق وہ دسوان ہے دس کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنے وہ مانند دسوین دس شخصون کے ہے کہ بہشتی ہین
اسلیے کہ وہ عشرہ مبشرہ سے نہین ہے کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ داخل ہونگے وہ بعد نو شخصون کے
صحابہ مین سے جنت مین اور اسپر یہ نقض ہوتا ہے کہ لازم آتا ہے اس سے پہلے جانا انکا بہشت مین بعض عشرہ سے پس شاید کہ
معنے یہ ہون کہ وہ دسوین ہین ان لوگون مین سے کہ اسلام لائے یہود مین سے یا دسوین دس کے ہون سوائے عشرہ کے
پس داخل ہون جنت مین بعد انیس صحابہ کے واللہ اعلم (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ
اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْکُمْ فَعَصَیْتُمُوْہُ عُذِّبْتُمْ وَلٰکِنْ مَا حَدَّثَکُمْ حُذَیْفَۃُ فَصَدِّقُوْہُ وَمَا اَقْرَاَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَاقْرَؤُہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)
اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتے آپ کسی کو صحابہ
مین سے سامنے اپنے تو بہتر ہوتا یا یہ معنے ہین کہ اگر خلیفہ کرتے آپ کسی کو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر خلیفہ کرون مین کسی کو تمپر پس نافرمانی کرو تم انکی اور خلافت انکی قبول نہ کرو عذاب کیے جاؤگے تم ولیکن جو کچھ حدیث
کرے اور خبر دے تمکو حذیفہ پس سچا جانو اسکو اور جو پڑھا دے تمکو عبداللہ پس پڑھو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یہ قبیل
اسلوب الحکیم کے سے ہے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہم وضروری ہے تمکو کہ مجھسے سوال خلیفہ کرنے کا کرو اسلیے کہ
وہ حاصل ہوگا ساتھ اتفاق اور اجماع تمہارے کے اس شخص پر کہ اہل اسکا جانوگے تم اسکو معہذا خلیفہ مقرر کرنے سے ایک
مانع بھی ہے یعنے جو کہ مذکور ہوا پس چھوڑو اسکو اور دھن باندھو کتاب وسنت کے عمل کرنے پر اور تمسک کرنے کے ساتھ اسکے کہ
اہم وضروری یہ ہے اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود رض کو بسبب اشارہ کرنے کے ساتھ زیادتی فضل اور مزید انکی کے
علم ویقین مین اور اس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیے اس سے کہ وہ نفاق ہے اور اسکا علم حذیفہ کو تھا بسبب ہونے انکے کے
صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکو علم منافقون کا تھا یعنے انکو جانتے تھے اور اس چیز مین کہ پہنچا لانا
چاہیے اسکا کہ وہ احکام ہین اور یہ ابن مسعود رض خوب جانتے تھے اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت

لاستے ما رضی بہ ابن ام عبد یعنے راضی ہوا مین اپنی امت کے لیے ساتھ اس چیز کے کہ راضی ہوا ساتھ اسکے عبد اللہ بن مسعود رضہ اور فرمایا
تمسکو بعہد ابن ام عبد یعنے ابن مسعود رضہ کے قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہو علما نے کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ
کرنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بھی ہو اسلیے کہ روایت کیا گیا ہو ابن مسعود سے کہ کہا مقدم رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو بیچ کام دین
ہمارے کے کہ امامت نماز کی ہو پس موخر نہین کرینگے ہم انکو کار دنیا اپنے مین (وَعَنْہُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِکُہُ الْفِتْنَۃُ اِلَّا اَنَا اَخَافُہَا عَلَیْہِ
اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَضُرُّکَ الْفِتْنَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسَکَتَ عَنْہُ وَاَقَرَّہُ الْمُنْذِرِیُّ)
اور یہ بھی روایت ہو حذیفہ سے کہ کہا انہون نے نہین ہو کوئی آدمیون مین سے کہ پہونچے اسکو فتنہ یعنے بلا و دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر
فتنہ سے اسپر مگر محمد بن مسلمہ اسلیے کہ مین نے سنا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے محمد بن مسلمہ کے تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ
ف ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئے تمام غزوون مین سوائے تبوک کے اور بعضے کہتے ہین خلیفہ کیا تھا انکو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک مین اور تھے فضلاء صحابہ سے اور اسلام لائے مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ مین اور مرے تینتالیسوین
سال یا چھیالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ مین ساتھ حکم نبوی کے اور سلامت رہے انکے
شر اور ضرر سے ترجمہ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور سکوت کیا اس سے ف ح یعنے نہ طعن کیا اسمین اور نہ تصحیح و تحسین
کی اور محدثین کو اختلاف ہو اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہو ابوداؤد نے اس سے صحیح ہو یا حسن ہو یا ضعیف ہو لائق دلیل پکڑنے کے
جبکہ بر محل اسکے مذکور ہو اسکا ترجمہ اور معتبر رکھا اور ثابت رکھا اس حدیث کو منذری نے ف ح کہ علماء حدیث سے ہو اور اصل
مشکوۃ مین یہان سفید ہی چھوٹی ہوئی ہو اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سے لکھا ہو (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ مَا اُرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْہُ حَتّٰی اُسَمِّیَہُ فَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ
وَحَنَّکَہُ بِتَمْرَۃٍ بِیَدِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہو عائشہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیر کے گھر مین چراغ ف ح
زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپی یعنے صفیہ کے بیٹے اور داماد ابوبکر صدیق رضہ کے خاوند اسماء
ابوبکر رضہ کی بیٹی کے کہ بہن حقیقی عائشہ رضی اللہ عنہا کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ نہین گمان کرتا ہون
مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہو یعنے چراغ جو اسوقت جلایا ہو نشان اسکا ہو کہ اسماء جو حاملہ تھی جنی ہو اور نہ نام رکھنا تم اس
لڑکے کا یہان تک کہ مین نام رکھون اسکا پس نام رکھا اسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ اور تحنیک کیا اسکو ساتھ کھجور کے
اپنے دست مبارک سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع تحنیک کہتے ہین اسکو کہ کھجور یا اور کچھ چبا کر بچہ کے تالو مین لگا دیتے ہین
اور یہ سنت ہو اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکے یہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سے درخواست کرے یہ کہ لڑکے کا نام
رکھدے اور تحنیک کرے اسکو ساتھ کھجور یا شہد کے اور مانند اسکے کے قسم شیرینی سے واسطے برکت حاصل ہونے کے اسکے تھوک
سے کہا مولف نے کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی انکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کنیت نانا انکی کے
یعنے ابوبکر صدیق رضہ کے اور نام بھی رکھا انکا انہین کے نام پر اور بعد ہجرت کے جو مہاجرین کے یہان لڑکے پیدا ہوئے اول
یہی پیدا ہوئے ہین مدینہ مین پہلے سال ہجری مین اور ابوبکر رضہ نے انکے کان مین اذان دی اور جب انکو اسماء نے قبا مین اور
لائین آنحضرت صلعم کے پاس اور آپ کی گود مین دیا انکو پس منگائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور پھر چبایا اسکو

پھر انکے منھ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا انکو اور اول انکے پیٹ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی گیا ہی پھر دعا کی انکے لیے اور برکت طلب کی انکے لیے اور عبداللہ کے چہرہ پر بال نہ تھے اور روزہ نماز بہت کرتے تھے اور بڑے ولاور تھے لڑائی مین اور حق گو تھے اور ناتے دارون سے سلوک کرنے والے اور باپ انکے زبیر خیر خواہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عبداللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نے مکہ مین اور سولی پر چڑھایا انکو منگل کے دن سترھوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کی گئی انکی خلافت پر سن چونسٹھ مین اور پہلے اسکے نہین خطاب کیے جاتے تھے ساتھ خلافت کے پس جمع ہوئے انکی فرمان برداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوائے شام کے یا بعض اسکے اور حج کیے ساتھ لوگون کے آٹھ حج اور روایت کین حدیثین انسے خلائق کثیر نے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عبدالرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا واسطے معاویہ کے یا الٰہی کر اسکو سیدھی راہ دکھانے والا اور راہ سیدھی پایا گیا اور ہدایت کر لوگون کو بسبب اسکے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** اور اسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اسکا ہوا ایسا کیونکر شک کیا جاوے انکے حق اور شان مین کہا قسطلانی نے کہ وہ اموی ہین اور ماں انکی ہندہ بیٹی عتبہ کی تھی وہ اور باپ انکے یعنے ابو سفیان روز فتح مکہ کے مسلمان ہونے والون مین سے تھے پھر مؤلفۃ القلوب مین رہے اور وہ ایک تھے انمین سے کہ جو کتابت کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بعضون نے کہا کہ نہین لکھا انھون نے وحی مین سے کچھ ولیکن خطوط نویسی کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان منشی تھے اور حاکم ہوئے وہ شام کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہے پھر مرے رجب مین بیچ دمشق کے اور عمر انکی اٹھتر برس کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تھا انکو اور کہتے تھے اخیر عمر اپنی مین کاشکے مین ہوتا ایک شخص قریش سے ذی طوے مین کہ نام ہی ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکھتا مین اس امر سے یعنے حکومت سے کچھ اور تھا انکے پاس تہبند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور چادر اور قمیص اور کچھ موے مبارک آپ کے اور ناخن آپ کے پس کہا انھون نے کہ کفنانا مجکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپ کی چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندھنا میرے اور بھرنا میرے حلق کے گڑھے مین اور باندھنا میرے سجدہ کی جگھون مین بال اور ناخن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنے دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام لائے لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکے قوی **ف ع** مراد لوگون سے وہ لوگ مکے ہین کہ اسلام لائے روز فتح مکہ کے بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان انکا کہ چاہا خدا تعالے نے کامل کرنا انکا اور عمرو بن العاص برس دن پہلے فتح مکہ کے یا دو برس پہلے ایمان لائے بطوع و رغبت اس حال مین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کے پس یہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئے از راہ خوف کے اور عمرو ایمان لایا برغبت یہ طیبی وغیرہ نے ذکر کیا اور ابن ملک نے کہا تخصیص عمرو کی ساتھ ایمان لانے کے برغبت اسلیئے کہ واقع ہوا اسلام انکے دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حابشہ کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ ہوئے بارادہ ایمان لانے کے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر اسکے

کہ بلاوے کوئی انکو طرف ایمان کے پس آئے یہ طرف مدینہ کے فی الفور دونو ہوئے جو ایمان لائے ہین امیر کیا انکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک جماعت پر کہ ان مین صدیق رضہ اور فاروق بھی ستھے اور یہ اسلیے کیا کہ پہلے اسلام سے کے وہ بڑی عداوت رکھتے تھے
آنحضرت سے اور بہت درپے تھے آنحضرت کے صحابہ کے ہلاک کرنے کے پس جب ایمان لائے یہ تو آنحضرت نے چاہا کہ زائل کرین
انکے دل سے اثر اس وحشت قدیم کا تو امن مین ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور نا امید نہ ہون اللہ تعالے کی رحمت
سے اور آیا ہے کہ جب چاہا عمرو نے کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتھ کھینچ لیا انھون نے آنحضرت نے فرمایا کہ کیون ہاتھ کھینچا تو نے
اے عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہے تو کہا ایمان لاتا ہون مین بشرط اسکے کہ بخشے جاوین
تمام گناہ میرے کہ پہلے اس سے کیے ہین مین نے فرمایا نہین جانتا ہے تو اے عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہے اور ڈھا دیتا ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اسکے
کیے گئے اور ہجرت دور کر دیتی ہے اور ڈھا دیتی ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اس سے کیے گئے اور اور حدیث مین آیا ہے کہ عمرو بن العاص اور بھائی
انکا ہشام بن العاص دونون مومن ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سے ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے انکو ایک مرد رشید یعنے بلاشبہ تو ارجمند ہے اور فرمایا آنحضرت نے کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور بیرون سے لاتا ہے واللہ اعلم اور
تھے عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جبکو احمق وغبی دیکھتے کہتے سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہے
اور روایت کیا گیا ہے کہ عمرو وقت گذرنے کے اس عالم سے خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکھتے تھے پس کہا انکو انکے بیٹے عبداللہ
نے اے باپ یہ تمام گھبراہٹ کسواسطے ہے صحبت رکھی ہے تینے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور جہاد کیا تینے ساتھ انکے کہا اے بیٹے
میرے مجہ پر تین حالتین گذری ہین تھا مین اول امر مین کہ دشمنی رکھتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت دشمنی بعد ازان مسلمان
ہوا مین اور صحبت رکھی مین نے ساتھ انکے پھر تھا مین امارت ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اسمین اور پہونچا مجکو بسبب دنیا کے جو کچھ کہ
پہونچا نہین جانتا مین کہ ساتھ کس حالت کے ان حالتون مین سے میرے ساتھ معاملہ کرینگے اور کیا پیش آتا ہے (وعن جابر قال
لقینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا جابر مالی اراک منکسرا قلت استشہد ابی وترک عیالا ودینا قال افلا ابشرک
بما لقی اللہ بہ اباک قلت بلے یا رسول اللہ قال ما کلم اللہ احدا قط الا من وراء حجاب وکلم اباک کفاحا قال یا عبدی
تمن علی اعطک قال یا رب تحیینی فاقتل فیک ثانیۃ قال الرب تبارک وتعالے انہ قد سبق منی انہم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الآیۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ملے مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے جابر
کیا ہے مجکو کہ دیکھتا ہون تجکو شکستہ اور دلگیر یعنے غمگین کہا مین نے شہید کیا گیا باپ میرا یعنے عبداللہ غزوۂ احد مین اور چھوڑے انھون نے
عیال یعنے بہت اور قرض یعنی اس جمع ہونے مین کی سبب غم کے فرمایا کیا خوشخبری نہ دون مین تجکو ساتھ اس چیز کے کہ پیش آیا خدا عز وجل اور معاملہ کیا
ساتھ اسکے تیرے باپ سے فرض یعنے بسبب غم والم وہ دنیا کے دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہوجائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ملنے قرض کے
و انکی شادی ساتھ اس چیز کے کہ اسمین قرب و کرامت ہونے کی ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ فضل و کرامت باپون کی سرایت کرتی ہے
انکے بیٹون مین کہ سیدھی راہ پر ہون اور اشارہ ہے اسپر کہ بیٹون کو ساتھ خوشی دینے باپون کے خوش ہونا چاہیے ترجمہ کہا مین نے
ہان خبر دیجیے یارسول اللہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کلام نہین کیا خدائے تعالے نے کسی سے ہرگز مگر پردہ کے پیچھے
سے فرض کسی سے ہرگز یعنے پہلے تیرے باپ کے پس اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ بالخصوص افضل ہین تمام انکے شہیدون سے

اس جہت سے کہ نہین کلام کیا اللہ نے کسی سے اُن مین سے مگر پردہ کے پیچھے سے اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ قول اللہ تعالے کا ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیہ تک مقید ہو ساتھ دنیا کے واسطے قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ اور زندہ کیا خدا تعالے نے تیرے باپ کو پس کلام کیا اس سے روبرو کہ نہ پردہ تھا بیچ مین اور نہ رسول ف ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالے کے بل احیاء عند ربہم اسلیے کہ تقدیر اسکی یہ ہی ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نے کہ گردانی اللہ تعالے نے روح بیچ بدن جانور سبز کے پس زندہ کیا اُس جانور کو بسبب اس روح کے پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سے زیادتی قوت روح اُسکے کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اُس قوت کے ترجمہ فرمایا خدا تعالے نے اے بندے میرے یعنے خاص بندے آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل و کرامت میری کے جو چاہ دونگا مین تجھکو کہا تیرے باپ نے اے پروردگار میرے یہ آرزو رکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کرے تو مجکو اور بھیجے تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنے تاکہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی ہوے کا فرمایا پروردگار تبارک و تعالے نے تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق گذرا ہی حکم میرا کہ مردے نہین پھر کر آوینگے دنیا مین ف ع اس طرح کہ وہ جیتے رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتے رہین اُس مین طاعات پس نہین منافی ہونے کا زندہ ہونا بعضے مردون کا بسبب عیسے وغیرہ کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہین پھر کر آوینگے مردے ساتھ التماس اور آرزو اپنی کے پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھ شہید دجال کے بھی اور کہا سید جمال الدین نے کہ ضمیر انہم کی پھرتی ہی اہل احد کی طرف یا مطلق شہدا کی طرف تو کہ نہ اشکال لازم آوے ساتھ قصہ عزیر کے ترجمہ پس اُتری یہ آیہ یعنے اُسکے حق مین اور اُسکے یارون کے حق مین کہ جو شہید ہوئے تھے احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اُن لوگون کو کہ مارے گئے راہ خدا مین اخیر آیہ تک نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کہ اسکے آگے یون ہی (بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتہم اللہ من فضلہ و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون) یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہین اس حال مین کہ خوش ہین بسبب اُسکے نعمتون الٰہی سے کہ انکو دیا وہ خوشی کر رہے ہین ساتھ اُن پس ماندون کے کہ نہین ملے اُنسے یعنے اور مومن بھائی کہ زندہ ہین بسبب اسکے کہ نہین ڈر ہی اُنپر اور نہ وہ غمگین ہونگے یعنے آخرت مین معنے یہ ہین کہ وہ خوش ہوتے ہین بسبب امن و سرور اُنکے کے (وعنہ قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا وعشرین مرۃ رواہ الترمذی) اور یہ بھی روایت ہی جابر سے کہا بخشش چاہی ہی میرے لیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار نقل کی یہ ترمذی نے ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سے کہ لفظ اُسکے یہ ہین (استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین) کہا مؤلف نے کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اُنکی ابو عبد اللہ ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سے ہین اور روایتین بہت اُنسے منقول ہین حاضر ہوئے بدر مین اور بعد اُسکے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اٹھارہ غزوون مین اور گئے شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہو گئے تھے روایت کین حدیثین اُنسے خلق کثیر نے مرے وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوے برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مرے ہین اُن مین سب سے آخر یہی مرے ہین بموجب ایک قول کے (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یوبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ منہم البراء بن مالک رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانے کپڑون کے نہین پروا کیجاتی اُنکی اور نہ التفات کیا جاتا ہی طرف اُنکے بسبب حقارت اُنکی کے اگر قسم کھاتے ہین خدا پر اعتماد کر کے یعنے قسم کھاوین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی اُنکو اس قسم مین اور کر دیتا ہی اُس کام کو یا قسم کھاوین کہ نہ

فضل پر کرا ایسا کچھ کرینگے ہم تو مہیا کر دیتا ہے اللہ تعالے اسباب اس فضل کا اور توفیق دیتا ہے انکو کہ کریں وہ فضل ترجمہ انہیں سے براء بن مالک ہیں
ف یہ بھائی ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک ماں اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ اولیاء میں اور پہلوانوں انکے سے ہیں
حاضر ہوئے احد میں اور اور جہادوں میں کہ بعد احد کے ہوئے اور یہ بڑی قوی اور شجاع تھے کہ سو شخصوں کو مقابلہ کی حالت میں انھوں نے
مارا ہو سوائے انکے کہ شریک اوروں کے ہو کر مارا انکو اور ظاہر ہوئی ان سے جنگ شدید روز یمامہ کے اور شہید ہوئے بیسویں سال میں ترجمہ نقل کی یہ ترمذی
نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان عیبتی التی اٰوی الیہا اہل بیتی
وان کرشی الانصار فاعفوا عن مسیئہم واقبلوا عن محسنہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن) اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تحقیق خاص میرے اور محل ستر وامانت میری کے کہ ٹھکانا پکڑتا ہوں میں طرف انکے اہل بیت میرے ہیں ف
معنے مفصل جنکے پہلی فصل میں بیچ حدیث انس کے لکھے جا چکے ہیں اور وہاں یہ لفظ انصار کی تعریف میں واقع ہوا ہے اور یہ منافات نہیں رکھتا
کہ انکے غیر کے حق میں بھی وارد ہو خصوصاً اہل بیت کہ بہت خاص ہیں ساتھ اس صفت کے ت اور تحقیق دوست ولی میرے انصار ہیں پس
عفو کرو تم انکے بدکاروں سے اور قبول کرو انکے نیک کاروں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے (وعن ابن عباس ان النبی
صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یبغض الانصار احد یؤمن باللہ والیوم الاخر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہے ابن عباس
سے یہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہیں رکھتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ تعالے کے اور روز آخرت کے نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے (وعن انس عن ابی طلحۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ قومک السلام فانہم ما علمت اعفۃ
صبر رواہ الترمذی) اور روایت ہے انس سے اسنے نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پہونچا اپنی قوم کو میری
طرف سے سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچھ کہ جانتا ہوں میں کہ پارسا ہیں صبر کرنے والے نقل کی یہ ترمذی نے (وعن جابر ان عبدا لحاطب جاء الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشکو حاطبا الیہ فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبت لا یدخلہا فانہ قد شہد
بدرا والحدیبیۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کے پاس اس حال میں کہ شکایت کرتا تھا حاطب
کی نزدیک آنحضرت کے پس کہا اس غلام نے کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ میں یعنے بسبب کثرت ظلم کرنے کے مجھ پر پس فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا ہے تو یعنے اس سبب سے کہ جزم کیا تونے اور تاکید کر کر کہا تونے نہیں داخل ہوگا آگ میں اسلیے کہ وہ حاضر
ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے اور جو کوئی حاضر ہوا ہے ان دونوں میں نہیں داخل ہوگا آگ میں جزماً یا رجاءً یا اس سبب سے
کہ دلالت کرتا ہے اسکے ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالے کا اسکو بیچ خطاب کرنے اسکے کے ساتھ قول اپنے کے بیچ کتاب اپنی کے (یا ایہا الذین اٰمنوا
لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء) آخر آیہ تک (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلا ہذہ الایۃ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم
لا یکونوا امثالکم قالوا یا رسول اللہ من ہؤلاء الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا فضرب علی فخذ سلمان الفارسی ثم قال ہذا
وقومہ ولو کان الدین عند الثریا لتناولہ رجال من الفرس رواہ الترمذی) اور روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے پڑھی یہ آیہ اور اگر منہ پھیرو تم یعنے ایمان لانے سے محمد پر اور مدد کرنے دین انکے سے لاویگا خدا تعالے تمہارے بدلے میں ایک گروہ کو
سوائے تمہارے پھر وہ گروہ نہیں ہونگے مانند تمہارے یعنے بلکہ بہتر ہونگے تم سے عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون
ہیں وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر روگردانی کریں ہم ہمارے بدلے میں اور بجائے ہمارے لائے جاویں وہ پھر نہیں ہونگے وہ مانند ہمارے

پس مارا آنحضرت نے ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہیں اور قوم اسکی یعنے فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے یعنی آسمان مین تو البتہ لیتے اُسکو کتنے اشخاص فارس مین سے نقل کی یہ ترمذی نے ف لفظ فرس ساتھ پیش ف اور جزم ر کے یعنے جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان انکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کے ہین اور اول ظاہر تر ہے اسلیے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آگے کی (وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور یہ بھی روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا ذکر کیے گئے اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق ساتھ ان عجمیون سے یا بعض انکے کے زیادہ اعتماد رکھتا ہون یعنے محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمھارے یا بعض تمھارے سے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنے عربون سے طیبی نے کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہے کہ انکو کہا تھا مال کے خرچ کرنے کو جہاد مین پس انھون نے تقاعد و تکاسل کیا اسمین بہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہے بہ نسبت انکے اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کے آیتون سے لکھی ہے بخوف درازی کتاب کے اس مین نہین لکھا گیا **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے علی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ ہر پیغمبر کے لیے سات آدمی ہوتے تھے بزرگ برگزیدہ اصحاب مین سے اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اُسکے کہ اُسکے ساتھ ہوتے تھے اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجبا اور رقبا میرے ہین یعنے محکوم و چند سے ہین از راہ تفضلات کے کہا ہمنے کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نے وہ مین ہون اور دونون بیٹے میرے یعنے حسن و حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابو بکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابو ذر اور مقداد رضے اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کہا مولف نے کہ حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہین کنیت انکی ابو عمارہ ساتھ عین کے چچا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت کے دودھ شریک بھائی بھی تھے کہ دودھ پلایا تھا دونون صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نے اور وہ اسد اللہ تھے اسلام قدیم رکھتے تھے کہ دوسرے سال مین بعد نبی ہونے کے مسلمان ہوئے اور بعضون نے کہا کہ اسلام لائے حمزہ بعد داخل ہونے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین بیچ چھٹے سال کے نبی ہونے سے پس عزت دی اللہ تعالے نے اسلام کو بسبب اسلام انکے کے اور حاضر ہوئے بدر مین اور شہید ہوئے روز احد کے قتل کیا انکو وحشی بن حرب نے اور آنحضرت سے چار برس بڑے عمر مین تھے کہا ابن عبد البر نے کہ نہین صحیح ہے یہ میرے نزدیک اسلیے کہ وہ دودھ شریک تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس یہ کیونکر بنے مگر یہ کہ دودھ پلایا ہو ثویبہ نے دونون صاحبون کو دو وقتون مین اور بعضون نے کہا کہ دو برس بڑے تھے حضرت سے اور باقی صاحبون کا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہے (وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ) اور روایت ہے خالد بن ولید سے کہ کہا تھا درمیان میرے اور درمیان عمار کے کلام یعنے گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مین نے عمار سے کلام کرنے مین ف خالد بن ولید اکابر قریش سے تھے اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سے خالد نے اسکو چشم حقارت سے دیکھا اور سختی کی اسپر خالد کہتے ہین تو ترجمہ پس گئے عمار بارادہ اسکے کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا

صلے اللہ علیہ وسلم سے پس آئے خالد **ف ع** یہ کلام راوی کا ہے کہ جو خالد سے روایت کرتا ہے اور لفظ قال محذوف ہے دلالت کرتی ہے اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہے کہ یہ کلام خالد سے ہو بطریق التفات کے ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہے تھے خالد کا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا راوی نے پس ہوئے خالد کہ سخت کہتے تھے اور زیادہ نہیں کرتے تھے مگر سختی کو اور حالانکہ نبی چپکے تھے بیٹھے بولتے نہ تھے پس روئے عمار یعنے بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنے کے اور سکوت کرنے آنحضرت کے کہا عمار نے یا رسول اللہ کیا نہیں دیکھتے ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہے اور کیا کہتا ہے پس اُٹھایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمار سے یعنے ساتھ زبان کے دشمن رکھیگا اسکو خدا اور جو کوئی بغض رکھے عمار سے یعنے ساتھ دل کے بغض رکھیگا اُس سے اللہ کہا خالد نے پس باہر نکلا مین یعنے آنحضرت کے پاس سے بقصد راضی کرنے عمار کے بالکل پس نتھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے راضی ہونے عمار کے سے یعنے ایسا کام کرون کہ عمار مجھسے راضی ہو پس ملا مین عمار سے یعنے اور راضی کیا اسکو مین نے پس راضی ہوئے مجھ مین اور اسمین محبت پیدا ہوئی پس پیش آیا مین عمار سے ساتھ تواضع اور انکسار اور تحفہ بھیجنے اور عذر کرنے اور گلے لگنے وغیرہ اسباب رضا مندی کے پس راضی ہوئے عمار رضی اللہ عنہ **(وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَالِدٌ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَی الْعَشِیْرَۃِ رَوَاہُمَا اَحْمَدُ)** اور روایت ہے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے خالد ایک شمشیر ہے خدا کی شمشیرون مین سے یعنے مانند شمشیر کے ہے کہ کھینچا اُسکو اللہ نے مشرکون پر اور مسلط کیا اُسکو کافرون پر یا صاحب سیف کا ہے حاصل یہ کہ خوب لڑتے ہین کافرون سے اللہ کی راہ مین اور اچھا جوان اپنے قبیلہ کا ہے خالد اور خالد بنی مخزوم مین سے تھے کہ نام ہے پدری کا قریش سے روایت کین یہ دونون حدیثین احمد نے **(وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَۃٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّہُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِّہِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِّنْہُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِیْ بِحُبِّہِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ)** اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالے نے حکم کیا مجھکو ساتھ دوستی چار شخصون کے یعنے علے الخصوص اور خبر دی مجھکو کہ وہ سبحانہ تعالے دوست رکھتا ہے انکو عرض کیا صحابہ نے کہ نام بیان کیجیے انکا ہمارے لیے یعنے تو کہ ہم بھی دوست رکھین انکو بسبب محبت اللہ کے اور رسول کے فرمایا علی ایک ہے اُن مین سے درحالیکہ فرماتے تھے آنحضرت اُسکو تین بار یعنے واسطے آگاہ کرنے کے ساتھ اسکے کہ وہ افضل ہین اُن مین یا اسلیے تین بار فرمایا کہ دوست رکھے انکو بقدر تین انکے کے اور ابوذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجھکو خدا نے ساتھ محبت انکی کے اور خبر دی مجھکو کہ وہ دوست رکھتا ہے انکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے **(وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یَعْنِیْ بِلَالًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)** اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھے عمر کہتے ابوبکر سردار ہمارے ہین یعنے بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابوبکر نے سردار ہمارے کو اور رکھتے تھے عمر سردار دوسرے بلال کو نقل کی یہ بخاری نے **ف ع ح** یہ حضرت عمر نے بطریق تواضع کے کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سے بالاجماع اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جملہ سردارون سے ہے اور بعضون نے کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہین ہے کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کے ہے اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہے پس اول مین شامل کل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافت اس فقرہ مین واسطے تخصیص کے ہے یعنے سید ہے درمیان ہمارے **(وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِنَفْسِکَ فَاَمْسِکْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِلّٰہِ فَدَعْنِیْ وَعَمَلَ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)** اور روایت ہے قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نے کہا واسطے ابی بکر کے **ف ع** جس وقت کہ ابوبکر نے بعد از وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا بلال کو اور درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کے لیے کہتا تھا اور بلال کو ابوبکر نے خرید لیا تھا اور کافرون کے ہاتھ سے چھڑا کر آزاد کیا تھا اور انھون نے بعد وفات آنحضرت کے ارادہ شام کی طرف متوجہ

ہو نیکا کیا تھا بسبب نہ صبر کرنے سکے اوپر دیکھنے مسجد نبوی کے بغیر حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہ کہہ سکنے اذان کے انکے بغیر اور آگے آویگا
کہ بلال سید الابدال ہوئے اور جگہ انکی غالباً شام ہی حاصل یہ کہ بلال نے ارادہ شام کے جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کے اور ابو بکر مانع ہوئے اسوقت
مین بلال نے ابو بکر رضسے کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نے مجھکو مگر اپنے نفس ہی کے لیے یعنے نفس کی خوشی کے لیے تو نگاہ رکھ مجھکو یعنے
اپنے پاس اور خدمت کرنے کو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نے مجھکو مگر واسطے خدا کے اور طلب رضا اور ثواب اُسکے کے پس چھوڑ دو مجھکو ساتھ
عمل خدا کے نقل کی یہ بخاری نے ف ح یعنے چھوڑ مجھکو تو خدا کے لیے کام کرتا رہون اور خلق سے کچھہ سروکار نہ رکھون اور بعضی روایت مین آیا
ہی کہ کہا بلال نے مجھکو طاقت پیغمبر کے جگہ دیکھنے کی بدون انکے نہین اور بغیر انکے یہان نہین رہ سکتا مین بیت چہ مشکل تر ازین بر عاشق زار
کہ بے دلدار بیند جاے دلدار پس گئے بلال ہمراہ ایک لشکر کے کہ شام کو جاتا تھا اور دمشق مین بیسوین یا اٹھارہوین سال مین وفات پائی اور
یہ حدیث کہ حج کرنے بلال کی پھر رجوع کرنے کی طرف مدینہ کے بعد دیکھنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب مین اور اذان دینے انکے کے اور
اور کانپنے مدینہ کے بسبب اذان انکی کے پس کچھہ اصل نہین اسکی وضعی معلوم ہوتی ہی ذکرہ السیوطی رحمہ اللہ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ
وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ
فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى
بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللهُ أَوْ ضَحِكَ اللهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ
لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اُسنے کہ مین نے رنج و
مشقت کھینچی ہی یعنے فقیر ہون رنج و مشقت اٹھاتا ہون بھوک وغیرہ سے کچھہ دو مجھکو پس بھیجا آنحضرت نے کسی کو اپنی کسی بیوی کے پاس یعنے اسلیے کہ دریافت
کرے کہ اگر کچھہ ان پاس ہو تو دیوین انکے لیے پس کہا ان بیوی نے قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا ہی آپکو ساتھ حق کے نہین ہی میرے پاس یعنے قسم کھانے
پینے کی چیز سے مگر پانی پھر بھیجا آنحضرت نے کسی کو اور بیوی کے پاس پس کہا اُن بیوی نے بھی مانند اُسکے کہ کہا تھا پہلی بیوی نے یعنے اور اسیطرح سب بیویون کے
پاس بھیجا اور کہا سب بیویون نے مانند اُسکے ف ع اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلے فتح ہونے خیبر وغیرہ کے اور حاصل ہونے غنائم اور
اموال کے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کرے اسکی رحمت کریگا خدا تعالے اُسپر پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار
مین سے کہا جاتا تھا اُسکو ابو طلحہ ف ع نام انکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کے کہ جو مان تھی انس کی ترجمہ پس کہا ابو طلحہ نے مین ضیافت کرونگا
اس شخص کی یا رسول اللہ پس لیجاتے گئے ابو طلحہ اُس شخص کو طرف گھر اپنے کے پس کہا ابو طلحہ نے واسطے بیوی اپنی کے کہ وہ مان انس کی تھین کیا
ہی تیرے پاس کچھہ طعام کہا اُسنے نہین ہی کچھہ ہمارے پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میرے کے ف ع یعنے چھوٹے لڑکون کے لیے کچھہ رکھہ چھوڑا ہی
کہ انکو بھوک لگتی ہی بار بار رات اور دن مین والا معلوم یہی ہی کہ نہین جائز ہی بھوکا رکھنا بچون کا اور کھلانا مہمانون کا ترجمہ کہا ابو طلحہ نے یعنے اپنی بیوی سے
پس بہلا دے انکو ساتھ کسی چیز کے اور سلا دے انکو ف ع گویا ابو طلحہ نے قصد کیا کہ بچے نہ دیکھین کھانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین جیسے کہ عادت
بچون کی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکھلا اُسکو ظاہر مین کہ ہم کھاتے ہین ف ع یعنے اُس طعام مین سے اسلیے کہ مہمان جب
دیکھتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کھاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اسکو اور مہمان کے سامنے آنا انکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ بڑھیا تھین اور یہ قضیہ پردہ کے

حکم ہونے سے پہلے کا ہے ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کرے مہمان اور پھیلا دے ہاتھ اپنا تو کہ کھاوے پس اُٹھنا تو طرف چراغ کے اُسکے سنوارنے اور بتی اوکسانے کے لیے پھر بجھا دینا تو اُسکو یعنے تو کہ اندھیرا ہو جاوے اور وہ ہمارے نکھانے سے مطلع نہو پس کیا اُس عورت نے ایسا ہی پس بیٹھی وہ یعنے وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کھایا مہمان نے اور رات گذاری ابوطلحہ نے اور اُنکی بیوی نے بھوکے پس جب صبح کی ابوطلحہ نے آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے بسبب معلوم کرنے کے نور کشف سے یا طریق وحی سے البتہ تحقیق تعجب کیا اللہ نے یا کہا راوی نے کہ ہنسا اللہ تعالے یعنے راضی ہوا فلانے مرد اور فلانی عورت سے یعنے نام ابوطلحہ کا اور اسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابوہریرہ سے مانند اس حدیث کے آیا ہے یعنے موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نے یعنے اس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابوطلحہ اور بیچ آخر اس روایت کے یہ آیا ہے پس نازل کی اللہ تعالے نے یہ آیۃ اور ترجیح دیتے ہین یعنے اپنے مہمانون کو یا اورون کو اپنے نفسون پر اگرچہ ہو اُنکو حاجت و بھوک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ہٰذَا یَا اَبَا ہُرَیْرَۃَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ ہٰذَا وَیَقُوْلُ مَنْ ہٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰہِ ہٰذَا حَتّٰی مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ مَنْ ہٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور یہ بھی روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا اترے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک منزل مین پس گذرنے لگے لوگ یعنے ہمپر ہر جانب سے پس فرماتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور پوچھتے کہ کون ہے یہ گذرتا ہوا اے ابوہریرہ پس کہتا مین یعنے بیان کرتا مین اسکا نام و وصف پس فرماتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اچھا بندہ خدا کا ہے یہ اور فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کے لیے کہ گذرتا کون ہے یہ پس کہتا مین یہ فلانا ہے پس فرماتے آنحضرت برا بندہ خدا کا ہے یہ **ف** شاید کہ یہ فرماتے اس کسی کے لیے کہ جانتے کہ وہ منافق ہے اسلیے کہ مومن کے لیے فرمانا اس بات کا آنحضرت سے دور تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگرچہ راہ و روش بد پر ہو اور مومن خود اُسوقت مین ایسے ہیے نہ تھے کہ آپ ایسا کچھ فرماتے اُنکے حق مین اور اگر ہو تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسی طرح سوال و جواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذرے خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ پس کہا مین نے یہ خالد بن ولید ہے **ف** اور اسمین اشعار ہے اسپر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تھے اور ابوہریرہ باہر تھے خیمہ کے ورنہ خالد بن ولید جیسے کو کیونکر نہ پہچانتے ترجمہ پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہے خالد بن ولید ایک تلوار ہے اللہ کی تلوارون مین سے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے زید بن ارقم صحابی سے کہ کہا کہا انصار نے اے پیغمبر خدا کے ہر نبی کے لیے تابعدار تھے اور تحقیق ہمنے تابعداری کی آپ کی پس دعا کرو خدا سے کہ کرے ہمارے تابع ہم مین سے **ف** یعنے ہمارے خلفا اور موالی کو بھی ہم مین سے کرے کہ اُنکو بھی انصار کہا جاوے تو کہ وصیت جو لوگون کو ہمارے حق مین احسان کرنے کی ہے اُنکو بھی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوائے اُنکے جو مناقب اور فضائل اور عنایتین اور کرامتین ہمارے لیے فرمائی ہین وہ بھی اُنہین شریک ہون یا معنے یہ ہین کہ دعا کیجیے کہ کرے ہمارے تابعون کو ہمسے یعنے متصل ساتھ ہمارے اور پیرو ہمارے نیکی کرنے مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نے ساتھ اسکے یعنے ساتھ کرنے اتباع اُنکے کے اُنسے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَیًّا مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ اَکْثَرَ شَہِیْدًا اَعَزَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْہُمْ یَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَیَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ سَبْعُوْنَ وَیَوْمَ الْیَمَامَۃِ سَبْعُوْنَ عَلٰی عَہْدِ اَبِیْ بَکْرٍ سَبْعُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا نہین پہچانتے ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبائل عرب سے کہ بہت ہون شہید اور بہت عزیز ہون روز قیامت کے انصار سے کہ شہید انکے بہت ہوگئے اور عزیز ہونگے یعنے روز قیامت کے متحقق ہوگا کس کثرت سے وہ

مارے گئے ہین اور کیا عزت ہوگی انکو اور کہا انس نے مارے گئے انصار سے روز احد کے ستر شخص **ف ع** ظاہر امراد یہ ہو کہ انصار اور مہاجرین کے
لوگ ملکر ستر مارے گئے اسلیے کہ روایت کی ہو ابن مندہ نے کہ علما حدیث اور سیر سے ہو حدیث اُبی سے کہ قتل کیے گئے انصار مین سے روز احد کے
چونسٹھ شخص اور مہاجرین مین سے چھ شخص یہ ترجمہ ہو اور مارے گئے روز بیر معونہ کے ستر شخص کہ انکو قرا کہتے تھے اور قصہ انکا سیر کی کتابون مین مذکور ہی
اور ستر شخص مارے گئے روز جنگ یمامہ کے حضرت ابوبکر کے زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب کی قوم کے ساتھ لڑنے کو گئے تھے نقل کی یہ بخاری نے **وعن**
قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ت اور روایت ہو قیس بن
ابی حازم سے کہ کہا تھی عطا بدر والون کی پانچ پانچ ہزار یعنے جو کہ صحابہ بدر مین حاضر ہوئے تھے انکے ہر ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم
ملے تھے اور کہا عمر نے البتہ فضیلت دیتا ہون مین انکو انکے غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری نے **ف ت** یعنے عطا مین انکی کامل ہوئین بخلاف غیر انکے
کے اور مین بھی فضیلت دیتا ہون انکو انکے غیر پر اگرچہ زیادہ کرون مین اس مقدار پر **بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ**
لِلْبُخَارِيِّ یہ باب ہو بیچ بیان ذکر کرنے ناموں ان صحابہ اہل بدر کے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین بیچ کتاب جامع کے واسطے بخاری کے **ف ح** جاننا
چاہیے کہ بخاری تمام ایک جماعت کے اہل بدر سے کہ اپنی کتاب مین انکو ذکر کیا ہو اور اُنسے حدیثین لایا ہو ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال مفصل کے لایا ہو
تو ساتھ معرفت فضیلت سبقت اور رجحان انکے کے اوپر غیر اپنے کے جدی اُنپر دعا ساتھ رحمت و رضوان کے کیجا دے اور کہا ہو علما نے کہ دعا وقت
ذکر انکے کے صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہو اور ذکر انکا اوپر ترتیب حروف تہجا کے کیا ہو سوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ کے کہ انکو
مقدم کیا ہو اور باقی کو ترتیب حروف ہجا کے لایا ہو اور مولف نے بھی اسی روش پر اتباع اسکا کیا ہو انتہے اور ملا علی رحمہ نے کہا کہ یعنے یہ ذکر ہو ان اہل بدر
کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہو صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون عثمان بھی نہ انکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ انکا کہ نہین ذکر کیے گئے اسمین
اصلا کہا میرک نے کہ مراد اُنسے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین وہ ہین کہ آیا ہو ذکر انکا صحیح بخاری مین خواہ روایت انسے ہو یا انکے غیر سے یا مین نہج کہ وہ حاضر
ہوئے ہین بدر مین نہ مراد ذکر انکا بدون تصریح کرنے اسکے کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین اور ساتھ اسی کے جواب دیا گیا ہو نہ ذکر کرنے اُنکے سے عبیدہ بن الجراح
کو اسلیے کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کے اور ذکر کیا ہو انکو صحیح بخاری مین کتنی جگہ مگر کہ یہ نہین واقع ہوا ہو اسمین صریح ذکر اسکا
کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داود کے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نکلے روز بدر کے
ساتھ تین سو اور پندرہ آدمیون کے اور ایک روایت مین آیا ہو کہ مشرکین ہزار تھے اور صحابہ تین سو اور تیرہ پس اول انکے اور پیشوا اور سردارون کے
اور تمام عالم کے لوگون کے **(اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)** ت نبی محمد بیٹے عبد اللہ کے ہاشمی **ف ع ح** شروع کیا حضرت کے
ذکر سے تیمنا اور تبرکا یا واسطے دفع توہم اسکے کہ وہ نہین تھے ساتھ انکے ولادت آپ کی سال فیل مین اور بعثت آپ کی شروع چالیس برس پر ہوئی اور مدت دعوت
آپ کی تئیس برس اور عمر شریف آپ کی تریسٹھ برس کی آپ سردار سب رسولون کے اور خاتم النبیین تھے صلے اللہ علیہ وسلم وعلے آلہ واصحابہ و
اتباعہ واحزابہ اجمعین **(عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِيُّ)** ت عبد اللہ بیٹے عثمان کے ابوبکر صدیق قریشی **ف** تیم بن مرہ سے آخر
جمع ہوتا انکا ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پانچوین واسطہ پر یعنے پانچوین پشت مین نسب انکا اور حضرت کا ملا ہو نام انکا جاہلیت مین عبد رب الکعبہ
تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ و عتیق رکھا اور کنیت انکی ابوبکر اور بعضون نے کہا کہ عتیق قدیمی نام انکا ہو آیا ہو کہ انکی مان کے
یہان بچہ نہ جیتا تھا اور جب یہ پیدا ہوئے تو مان انکی انکو خانہ کعبہ کے آگے لے گئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سے آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نے
کہا کہ عتیق انکو بسبب حسن اور جمال رو سے اور اچھے ہونے قوم انکی کے کہتے تھے اسلیے کہ عتق بمعنے کرم اور جمال اور نجابت کے بھی آتا ہو اور اتفاق

لیا تو آپ نے اور پیام رکھنے انکے کے ساتھ صدیق کے بسبب جلدی تصدیق کرنے انکے کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنے انکے کے
بیچ کو تمام احوال میں رضی اللہ عنہ اور انکے باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تھا بیچ سال فتح مکہ کے ایمان لائے اور چودھویں سال میں حضرت ابوبکر کے
چھ مہینے اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر انکی ستانوے برس کی تھی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چند مہینے رہی اور عمر انکی ترسٹھ برس کی موافق
عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تھے وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش رو سے تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور انکے رخساروں میں
رگیں تھیں سبز (عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ) بیٹے خطاب کے عدوی قرشی اولاد عدی بن کعب سے ہیں اور ساتھ پانچ واسطوں کے
آنحضرت کے ساتھ جمع ہوتے ہیں اور اشراف قریش سے تھے اور جاہلیت میں سفارت اور رسالت انھیں کے نام مقرر تھی یعنی نامہ و پیغام انھیں
ہاتھ سرداروں وغیرہ پاس کفار بھیجتے تھے اور سفید رو سرخ چشم بلند قد تھے اور اونچے تھے لوگوں سے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا وہ اونٹ پر چڑھا
ہیں اور لوگ پیادہ ہیں اور وہب بن منبہ نے کہا کہ وصف انکا توریت میں یوں آیا ہے کہ قرن حدید شدید امین ہے وہ یعنی جیسے لوہے کے سینگ سخت
اور امانت دار ہے اور فاروق لقب انکا ہے بسبب فرق کر دینے انکے کے درمیان حق و باطل کے اور کفر اور اسلام کے اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب
ایمان لانے انکے کے اور مہیب اور شجاع تھے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بحکم آپ کے ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کریں تو تلوار گلے میں
ڈالی اور کمان کا چلہ چڑھایا اور ہاتھ میں تیر لیے اور کعبہ میں آئے سردار قریش کے سب وہاں حاضر تھے پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش
کے حلقوں پر جا کھڑے ہوئے اور کہا برے ہوں منہ تمہارے جو کوئی چاہے کہ روے لشکر ماں انکی اور یتیم ہو فرزند انکا اور بیوہ ہو بیوی انکی تو چاہیے کہ آوے
وہ میرے پیچھے اس وادی بیچ کے پس کوئی انکے پیچھے نہ ہوا سا خلافت انکی ساڑھے دس برس رہی اور عمر انکی ترسٹھ سال کی ہوئی بسبب قول مشہور کے
(عثمان بن عفان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ) [illegible] حضرت عثمان بیٹے عفان کے قریشی اموی ہیں جب مسلمان ہو گئے تھے انکو حضرت
مدینہ میں نزدیک بیٹی اپنی کے کہ نام انکا رقیہ تھا اور نکاح انکے سے حضرت رقیہ حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں جب حضرت بدر کو جانے لگے
حضرت رقیہ بیمار تھیں پس عثمان کو آنحضرت نے واسطے بیمار داری اور خبر گیری بی بی رقیہ کے چھوڑا اور بدر کے غنیمت میں انکا حصہ بھی لگایا اور اسی اعتبار کر
انکو اہل بدر سے گنا اور تولد انکا چھٹے سال میں ہوا سال فیل سے اسلام لائے پہلے داخل ہونے کے دار ارقم میں بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کے
اور اسلام انکا ابوبکر کی دعوت سے اور ترغیب سے تھا اور جب اسلام لائے تو انکے چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے انکو باندھا اور قید کیا اور کہا کیا
باپ دادوں کے دین سے نئے دین میں آیا تو واللہ نہیں چھوڑونگا میں تجھکو جب تک کہ نہ چھوڑے تو اس دین کو کہا عثمان نے اس دین کو ہرگز نہیں چھوڑونگا
اور اس سے جدا نہیں ہونگا تو جب کہ حکم نے سختی و مضبوطی انکے دین کی دیکھی تو چھوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلے
زمانہ نبوت سے حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں اور غزوہ بدر میں مریں اور بعد انکے ام کلثوم سے آنحضرت نے نکاح کر دیا اور نویں سال ہجری میں وہ بھی
مریں پس کہا آنحضرت نے اگر ہوتی میرے پاس تیسری بیٹی تو دیتا میں اسکو عثمان کے تئیں اور کوئی شخص سوا انکے ایسا نہ تھا کہ دو بیٹیاں کسی پیغمبر کی اسکے
نکاح میں ہوں اور اسی سبب سے ذوالنورین لقب انکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تھے حضرت عثمان میانہ قد خوش رو وسیع و سفید اور انکے منہ پر نشان چیچک
کے بزرگ ریش تھے خوبصورت لوگوں میں اور فرمایا آنحضرت نے ام کلثوم کو کہ نکاح کیا میں نے تیرا ساتھ اسکے کہ بہت مشابہ ہے لوگوں میں ساتھ تیرے دادا
ابراہیم علیہ السلام کے اور ساتھ باپ تیرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ایسی حیا انکی اس وجہ کی کہ گھر کے اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتے تھے اور حیا سے
پیٹھ اپنی سیدھی نہیں کر سکتے تھے اور شہید ہوئے درمیان ایام تشریق کے سنہ پینتیس میں اور خلافت انکی تیرہ سال رہی اور عمر انکی ہوئی بیاسی
برس کی اور بعضوں نے تراسی برس یا چھیاسی برس کی بھی کہی ہے (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) حضرت علی بیٹے ابی طالب کے ہاشمی قرشی

پیغمبر خدا کے چچا کے بیٹے تھے اور بھائی آپ کے ساتھ مواخات کے یعنے بھائی چارہ بھی اُنسے ہوا تھا اور خاوند فاطمہ زہرا کے اور باپ حسن اور حسین کے اور
اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئے دو ہاشمیون سے اور قدیم الاسلام تھے اور بقول جماعت کثیر کے صحابہ سے اول اسلام بھی لائے ہین اور کہا ہی علماء نے کہ نبی ہوئے
آنحضرت پیر کے دن اور اسلام لائے علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اُنکی اُسوقت تین برس کی تھی یا سات برس کی تھی اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی
اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب اُنکے لقبون مین سے ہین اور تھے وہ رضی میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال
بہت تھے روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گھنی تھی ڈاڑھی اُنکی اور طویل اور عریض تھے خوبصورت خندہ دہن تھے مانند چاند چودھوین
رات کے قوی دل شجاع منصور یعنے اللہ کی مدد ہوتی تھی اور مستجاب ہوتے تھے جہان لڑنے کو جاتے واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ و
کرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ علی رضی اللہ عنہ نے نیزہ لیا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا روز بدر کے اور کہا حکم نے کہ نیزہ لیا اُنھون نے
روز بدر کے اور سب غزوون مین روایت کیا اُسکو احمد نے مناقب مین مدت اُنکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اُنکی جمعہ کو وقت سحر کے سترہوین
رمضان سن چالیس مین اور عمر اُنکی ترسیٹھ برس کی صحیح و مختار یہی ہی پھر جاننا چاہیے کہ مصنف نے یہان تک رعایت کی مراتب رتبیہ کی پھر اعتبار
کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا (اِیَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ) ترجمہ ایاس بیٹے بکیر کے ف ح اور بعضے نسخون مین البکیر الف لام سے ہی اور ایاس ساتھ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کے آخر مین س مہملہ اور
بکیر ساتھ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ تصغیر بکر کے اور بعضون نے روایت بخاری سے بکیر ساتھ زیر ب اور تشدید کاف کے ضبط کیا ہی یہ شخص ہین
مہاجرین اولین سے حاضر ہوئے بدر مین اور ان جہادون مین کہ بعد بدر کے ہین اور تھا اسلام اُنکا اور اسلام اُنکے بھائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اور
اُنکے بھائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھے اور اہل بدر سے وفات اُنکی سن چونتیس مین ہوئی (بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ)
ت بلال بیٹے رباح کے غلام آزاد ابو بکر صدیق کے ف ح موذن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کنیت اُنکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضون نے
ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نے ابو عبد الکریم اور بعضون نے ابو عمرو اور ماں اُنکی حمامہ ساتھ زبر ح مہملہ اور تخفیف میم کے بلال قدیم الاسلام ہین پہلے
اسلام مکہ مین اُنھون ہی نے ظاہر کیا اور عذاب کیے گئے دین خدا مین اور آسان ہوا اُنپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تھا اُنکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اُنکا تھا
اور آخر کو بدر مین بلال ہی کے ہاتھ سے مارا گیا اُسکا قصہ طویل ہی اور کھینچتا تھا اُنکو مالک اُنکا امیہ لوہے کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور
کوٹتا تھا اُنکو لکڑی سے پس ابو بکر صدیق نے اُنکو خرید کیا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نے اُنکو بیچ سال فتح کے ساتھ کہنے اذان کے اوپر کعبہ کے
اور فضائل اُنکے بہت ہین اور بس ہی اُنکی فضیلت مین کہ آنحضرت نے فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب
سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تھے بلال رضی اللہ عنہ سخت گندم گون دراز قد بہت بال والے وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون
نے کہا اٹھارہوین سال مین اور عمر اُنکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی تھی اور بعضون نے کہا ستر برس کی اور کچھ احوال اُنکا اوپر کے باب کی تیسری فصل مین بھی
گذرا ہی (حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ) ترجمہ اور حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہاشمی ف ح اور لقب اُنکا سید الشہدا اور اسد اللہ بھی آیا ہی اور ماں اُنکی ہالہ بنت
وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی کہ جو والدہ تھین آنحضرت کی پس یہ خالہ زاد بھائی بھی تھے حضرت کے اور تھے نہایت شجاع اور قوی اور احوال اُنکی عجائب
و دلاوری کے بہت ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکھا مین نے ملائکہ کو کہ غسل دیتے ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بھی آیا ہی کہ لکھے ہوئے
ہین وہ نزدیک خدا تبارک و تعالے کے ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ اور باقی احوال اُنکا اوپر گذرا (حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ
حَلِيفُ قُرَيْشٍ) ترجمہ حاطب بیٹے ابی بلتعہ کے ہم قسم قریش کے ف ح کنیت اُنکی ابو عبد اللہ ہی حاضر ہوئے بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات
مین کہ بعد اُنکے ہوئے وفات پائی سال تیسرے مین بیچ مدینہ کے اور عمر اُنکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ اُنکی کتابت کا طرف اہل مکہ کے پہلے باب مین

گذر چکا (اَبُو حُذَیْفَۃَ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیُّ) ترجمہ ابو حذیفہ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کے قریشی ف ن اور اُنکے نام مین خلاف ہی اور مشہور یہ ہی کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہین فضلاء صحابہ سے اور مہاجرین اولین سے تھے دونون قبلون کی طرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کی طرف اور تھا اسلام انکا پہلے داخل ہونے کے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور اُسکے بعد کے غزوون مین شہید ہوئے روز یمامہ کے اور عمر انکی ترپین یا چون برس کی تھی (حَارِثَۃُ بْنُ الرُّبَیِّعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَہُوَ حَارِثَۃُ بْنُ سُرَاقَۃَ کَانَ فِي النَّظَّارَۃِ) ترجمہ حارثہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ح ربیع ساتھ پیش را اور زبر ب اور زیر ی مشددہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر را اور زیر ب اور تخفیف کے بھی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی آگے ترجمہ شہید ہوئے روز بدر کے اور یہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا تھا بیچ وقت شہید ہونے کے بیچ نظر کرنے والون کے ق ح ربیع نام انکی مان کا ہی اور سراقہ نام انکے باپ کا اور تھا حارثہ نظر کرنے والون مین نہ قتال کرنے والون مین جیسے کہ احمد و نسائی نے روایت کیا ہی اور حواشی مین لکھا ہی کہ تھا وہ اُن لوگون مین سے کہ بلند جگہ پر کھڑے تھے تو اوپر احوال دشمنون کے نظر کرین اور خبر دین نظارہ ساتھ زبر نون کے اور تشدید ظ کے وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہ حارثہ نوجوان تھے کہ واسطے نظارگی کے معرکہ مین کھڑے تھے ناگہان ایک تیر پہونچا کہ پھینکنے والا اُسکا معلوم نہ تھا حلق مین اُنکے لگا پس مان انکی آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق جانتے ہو تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میرے کہ کسقدر چاہتی تھی اُسکو مین اور کسقدر تعلق تھا مجکو ساتھ اُسکے اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین گیا تو رؤون مین اُسپر جتنا ہو سکے مجھسے اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخ مین ہی تو دیکھیگا خدا مجھسے جو کچھ کہ رؤونگی مین اُسپر پس فرمایا آنحضرت نے اے ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہی کتنے ہی بہشتین ہین اوپر تلے اور تیرا بیٹا فردوس اعلے مین ہی پس کہا اُنکی مان نے کہ صبر کرونگی مین اُسپر (خُبَیْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ) ترجمہ خبیب بیٹے عدی کے انصاری ف ح ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زبر ب پہلی کے اور جزم ی کے حاضر ہوئے بدر مین اور قید کیے گئے غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسرے کے ہجرت سے اور مکہ مین بیچے گئے انکو مشرک پس خریدا انکو حارث بن عامر کے بیٹون نے اور خبیب نے قتل کیا تھا حارث کا فر کو روز بدر کے پس خریدا خبیب کو حارث کے بیٹون نے تو کہ قتل کرین اُسکو پس رہے وہ قیدی اُنکے پاس پھر سولی پر کھینچا انکو تنعیم مین اور اول سولی پر اسلام مین یہی کھینچے گئے ہین اور اول انھون ہی نے جاری کیا طریقہ ادا کرنے دو رکعت کا وقت قتل کے اور قصہ اسکا عجیب ہی چنانچہ مذکور ہی وہ صحیح بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وقت قتل کے کہتے تھے خداوندا نہین کسی کو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہونچادے تو پہونچا سلام میرا انکو صلے اللہ علیہ وسلم پس جبرئیل آنحضرت کے پاس آئے اور سلام انکا پہونچایا ساری حدیث نقل کی ہی راوی نے (خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ السَّہْمِيُّ) ترجمہ خنیس بیٹے حذافہ سہمی کے ف ح خنیس ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زبر نون کے اور جزم ی کے اور سین مہملہ کے آخر مین قریشی تھے اور مہاجرین مین سے تھے حاضر ہوئے بدر مین بعد ہجرت کرنے کے طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے احد مین پھر مدینہ مین آئے اور بسبب زخم کے کہ رکھتے تھے جان دی اور وہ خاوند تھے حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے (رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ) ترجمہ رفاعہ بیٹے رافع کے انصاری ف ح رفاعہ ر کے زیر سے بدری ہین اور باپ اُنکے سردار تھے اپنی قوم کے اور بھائی اُنکے مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور تمام جہادون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حاضر ہوئے ساتھ علی رض کے جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرے اول امارت معویہ کے (رِفَاعَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَۃَ الْأَنْصَارِيُّ) ترجمہ رفاعہ بیٹے عبد المنذر کے ابو لبابہ انصاری ف ح یہ اوس مین اور نقیبون مین سے تھے حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور تمام جہادون مین اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئے جبکہ امیر کیا تھا آنحضرت نے انکو مدینہ مین اور لگایا انکا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ جیسا کہ حضرت عثمان کے لیے لگایا تھا اور وفات انکی حضرت علی کی خلافت مین ہوئی اور قصہ انکے باندھنے کا اپنے تئین ستون مسجد سے واسطے قبول توبہ کے اُس تقصیر سے کہ واقع ہوئی تھی اُنسے بیچ قصہ بنی قریظہ کے مشہور ہی

اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہے کہ اُسکو ستون ابو لبابہ کہتے ہین یہ نام اُسکا اسی تقریب مذکور سے ٹھہرا (اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ) ترجمہ زبیر بیٹے عوام کے قریشی ف ح عوام ساتھ زبر عین اور تشدید واو کے ہے اور زبیر عشرہ مبشرہ مین سے ہین جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت کے قصے مین چار واسطے کر مان اُنکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پھوپھی آنحضرت کی ہین اور ام المومنین خدیجہ پھوپھی اُنکی ہین اور اسما بیٹی ابو بکر کی بیوی اُنکی اسلام لائے وہ اور مان اُنکی صفیہ ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر اُسوقت مین سولہ برس کے تھے اور بعضے کہتے ہین بائیس برس کے اور عذاب کیا اُنکو اُنکے چچا نے ساتھ دھوین کے تو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا اُنھون نے اور ہجرت کی حبشہ کی طرف اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور غزوون مین ہمراہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ٹھہرے رہے ساتھ آنحضرت کے روز احد کے اور اول تلوار اُنھون نے ہی کھینچی ہے راہ خدا مین اور تھے وہ سفید رو دراز قد سبک گوشت بہت بال والے ہلکے رخسارہ شہید ہوئے روز جمل کے سن چھتیس مین اور عمر اُنکی چونسٹھ برس کی تھی اور دفن کیے گئے وادی السباع مین پھر لائے گئے بصرہ مین اور قبر اُنکی وہان مشہور ہے اور مارا اُنکو نماز مین ابن جرموز نے کہ امیر المومنین علی کے لشکر مین تھا اور ابن جرموز حضرت علی کے پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتھ قتل زبیر کے حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجکو بھی ساتھ آگ دوزخ کے اور قصہ اُنکے قتل کا احادیث وسیر کی کتابون مین لکھا ہے (زَیْدُ بْنُ سَہْلٍ اَبُوْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ زید بیٹے سہل کے کنیت اُنکی ابو طلحہ انصاری ف ع حاضر ہوئے عقبہ مین ساتھ ستر نفر کے اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور غزوون مین کہ بعد بدر کے ہوئے اور وہ کنیت سے کہ ابو طلحہ ہے مشہور تھے اور وہ خاوند مین ام سلیم کے کہ مان انس بن مالک کی ہین اور تیر اندازی مین مشہور تھے اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہے ایک گروہ سے اور ایک روایت مین ہے سو مرد سے اور اور روایت مین ہے ہزار مرد سے بھائی چارہ کر دیا تھا آنحضرت نے درمیان اُنکے اور ابو عبیدہ کے اور تھے یہ انصار کے سردارون مین سے اور اُنکے تونگرون مین سے اور اُنکے لیے فضائل بہت ہین اور وفات ہوئی اُنکی سن اکتیس مین اور عمر اُنکی ستر برس کی تھی (اَبُوْ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ ابو زید انصاری ف ع یہ بھی ایک صحابی ہین اُن مین سے کہ جنھون نے قرآن کو جمع کیا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور انس کے چچاؤن مین سے ہین حاضر ہوئے بدر مین اور مشہور تھے ساتھ سعد قاری کے اور اُنکے نام مین اختلاف کیا گیا ہے بعضون نے کہا سعد بن عمیر اور بعضون نے کہا قیس بن سکن (سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ الزُّہْرِیُّ) ترجمہ سعد بیٹے مالک کے زہری ف ح یعنے سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور مالک نام ابو وقاص کا ہے زہری قریشی تھے اسلام لائے سعد ابتدا اسلام مین ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر سترہ برس کی عمر مین اور بعضون نے کہا اُنیس برس کی عمر مین اور اُنھون نے کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنے دو کے بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول ہین جنھون نے ہی تیر پھینکا راہ خدا مین حاضر ہوئے وہ بدر مین اور سب جہادون مین ہمراہ آنحضرت کے اور جمع کیا آنحضرت نے اُنکے لیے اپنی مان اور باپ کو روز احد کے کہ فرمایا تیر پھینک مان اور باپ میرے فدا ہون تجھپر اور تھے وہ ٹھنگنے فربہ کلان سر سخت انگلیان تھین اُنکی گندم گون چپت بینی بدن پر بال تھے بہت مرے اپنے محل مین کہ عقیق مین تھا نزدیک مدینہ کے دس کوس پر پھر اُٹھا کر لائے گئے مدینہ مین اور دفن کیے گئے بقیع مین سن پچپن مین یا اٹھاون مین معویہ کے عہد مین کچھ اوپر ستر برس کے تھے اور بعضون نے کہا بیاسی برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچھے یہی مرے ہین اور فتح کیے گئے اُنکے ہاتھ پر ملک عجم اور گری اُنکی سعی سے بنیاد کسرے کے سردارون کی اور مناقب اُنکے بہت ہین (سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ الْقُرَشِیُّ) ترجمہ سعد بیٹے خولہ کے قریشی ف ح ساتھ زبر خ معجمہ اور جزم واو کے بنی عامر بن لوی سے تھے اور بعضون نے کہا حلیف یعنے ہم قسم اُنکے تھے اور تھے حبشہ کے ہجرت کرنے والون سے ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نے کہا حاضر ہوئے بدر مین اور مرے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کے (سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ الْقُرَشِیُّ) ترجمہ سعید بیٹے زید کے بیٹے عمرو بن نفیل کے قریشی ف ح نفیل ساتھ پیش نون اور زبر ف اور جزم ی کے اور کنیت سعید کی ابو الاعور ہے اور وہ قریشی عدوی ہے عشرہ مبشرہ سے بہنوئی عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام کہ اسلام لائے پہلے آنے کے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے تمام جہادون مین

ہمراہ آنحضرت کے اور تھے غزوہ بدر میں ہمراہ طلحہ بن عبد اللہ کے کہ واسطے خبر لینے قافلہ قریش کے گئے تھے گندم گون دراز قد میانہ ہوتے ہیں ساتھ
آنحضرت کے گیارہوین پشت میں بیچ کعب بن لوی کے اور اسلام لائے وہ بیس برس کی عمر میں اور کہا دیکھا میں نے اپنے کو کہ باندھا تھا مجکو عمر نے
اسلام لانے پر اور اسلام لائیں بیوی انکی فاطمہ بیٹی خطاب کی پہلے اپنے بھائی عمر بن الخطاب کے اور مرے وہ عقیق میں قریب مدینہ کے سن اکیاون
یا باون میں اور عمر انکی کچھ اوپر ستر برس کی ہوئی اور انکے باپ زید بن نفیل نے جاہلیت میں دین ابراہیم اختیار کیا تھا اور ذبائح مشرکون سے پرہیز کیا تھا
اور آنحضرت سے بھی پہلے اترنے وحی کے ملاقات کی اور انکو موحد الجاہلیت کہتے تھے (سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ سہل بن حنیف انصاری
ف بدر اور احد اور اور جہادون میں حاضر ہوئے اور روز احد کے ساتھ آنحضرت کے ثابت رہے اور بعد آنحضرت کے مصاحب حضرت علی کے رہے
امیر المومنین نے انکو مدینہ میں خلیفہ کیا پھر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ میں بیچ سن اڑتیس کے وفات پائی اور علی رضی نے انپر نماز ادا کی (ظُہَیْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ
وَاَخُوْہُ) ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کے انصاری اور بھائی انکے **ف** ظہیر ساتھ زیر ظا معجمہ کے اور ملا علی نے کہا ساتھ تصغیر کے اور بھائی ظہیر کے مظہر بن رافع
اور ملا علی نے کہا مظہر نام تھا انکا ساتھ پیش میم اور زیر ظا کے اور زیر ہا مشددہ کے دونون اہل بدر سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور اور جہادون میں کہ بعد بدر کے
ہوئے (عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْہُذَلِیُّ) ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی **ف** ساتھ پیش ہا کے اور زبر ذال کے نسبت ہے طرف قبیلہ بنی ہذیل کے غیر قبائل
قریش سے اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا (عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّہْرِیُّ) ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کے زہری **ف** اولاد زہرہ بن کلاب سے
جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلاب بن مرہ میں چھ واسطے کر اور تھا نام انکا جاہلیت میں عبد الکعبہ پیدا ہوئے دس برس بعد عام الفیل
کے اسلام لائے ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر ابتدا اسلام میں اور انکی ماں بھی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی انھون نے حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئے
بدر میں اور تمام جہادون میں ساتھ آنحضرت کے اور ثابت رہے روز احد کے اور پہونچے انکو بیس زخمون سے زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے انکے پیچھے نماز ایک
سفر میں اور تمام کی آپ نے نماز جو کچھ کہ باقی رہی تھی جیسے کہ حکم مسبوق کا ہے مگر غزوہ تبوک میں نہیں گئے اور تلافی کی انکی ساتھ تصدق کرنے چار ہزار دینار کے
راہ خدا میں بعد ازان ساتھ چالیس ہزار دینار کے اور سوار کیا لوگون کو پانسو گھوڑون پر راہ خدا میں پھر پانسو اونٹون پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد
آنحضرت کے اور تھا اکثر اموال انکا تجارت سے اور مناقب انکے بہت ہیں اور تھے وہ دراز قد تنک چہرہ سرخ سفید لنگڑے ہو گئے تھے بسبب تیرون کے کہ
انکے پاؤن میں لگے تھے اور تھے اغنیا صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنے کے مدینہ کو فقیر تھے اور یہ خیر و برکت انکو مدینہ میں حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار بیویان
رکھتے تھے اور صلح کی گئیں وہ چوتھائی آٹھوین حصہ پر کہ حق انکا تھا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کے اور وصیت کی وقت وفات کے ہر ایک کے لیے اہل بدر میں سے چار
سو دینار کے دینے کی اور تقسیم کی گئی میراث انکی ایک ہزار اور ساٹھ نفر پر پس پہونچے ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنی انھون نے حدیث عائشہ سے کہ
سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا میں نے عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتے ہیں بہشت میں اور گھٹنے ہیں انکے بطریق دبے کہ لڑکون کی
چال ہے سو دین پر تصدق کیے ساتھ تمام قافلہ کے کہ شام سے آیا تھا سات سو اونٹ پالانون اور جھولون سمیت بسبب شکرانہ اس بشارت دخول جنت کے اور تھے
وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتے تھے نماز کو پہلے ظہر سے اور روایت ہے کہ وقت وفات کے بیہوش ہوئے اور جب ہوش میں آئے تو کہا کہ آئے میرے پاس دو
فرشتے سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگے حاکم عزیز امین کے لیجاتے ہیں ہم اور دو فرشتے اور آئے اور کہا انکو کہ کہان لیے جاتے ہو انھون نے کہا لیے جاتے ہیں
ہم اسکو آگے عزیز امین کے ان فرشتون نے کہا کہ چھوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہے سعادت نے اسمین جسوقت کہ ماں کے پیٹ میں تھا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن
ساکن نے اور وہ فتوی دیا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان کے عہد میں اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت میں اور جب وفات پائی تو حضرت علی نے کہا کہ جا
اے ابن عوف کہ صاف حیثیت و درد ی راندیدی مناقب انکے بہت ہیں اور انکے اسلام لانے کا قصہ غریب ہے اسماء الرجال میں اسکو نقل کیا ہے ہمنے (عُبَیْدَۃُ

بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ) ترجمہ عبیدہ بیٹے حارث کے قریشی ف ح کنیت انکی ابو الحارث اور بعضون نے کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹے حارث کے بیٹے عبد المطلب
کے بیٹے عبد مناف کے آنحضرت سے دس برس بڑے تھے اسلام لائے پہلے آنے کے دار ارقم مین اور ہجرت کی انھون نے ساتھ دو بھائیون اپنے
کے کہ طفیل اور حصین نام رکھتے تھے اور لڑے روز بدر کے ولید بن عتبہ سے اور دو چوٹین ہوئین درمیان انکے اور مرے عبیدہ اُس سے اور مارا گیا ولید بھی اسی روز
روایت کی انسے علی ابن ابی طالب نے (عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ) ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کے انصاری ف ح انصار کے سردارون
مین سے تھے حاضر ہوئے عقبہ اولے اور ثانیہ اور ثالثہ مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادونمین اور یہ ایک شخص تھے انمین سے کہ جنھون نے جمع کیا
قرآن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور تھے دراز قد جسیم خوبصورت بھیجا انکو عمر رضی اللہ عنہ نے شام مین قاضی و معلم کر کر پس حمص مین اقامت
کی بعد ازان فلسطین مین آرہے اور رملہ مین وفات پائی اور بعضون نے کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی انکی بہتر برس کی اور بعضون نے کہا
کہ معویہ کے زمانہ تک باقی تھے (عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيْفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ) ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کے ف ح انصاری ہین حاضر ہوئے
بدر مین اور سکونت اختیار کی مدینہ مین اور لاولد مرے مدینہ ہی مین بیچ آخر ایام معویہ کے اور تھے قدیم الاسلام اور یہ ان لوگون مین سے ہین کہ نازل ہوئی انکے
حق مین وَتَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ بہنے اور دیکھتا ہے تو آنکھین انکی کہ جاری ہین انسے آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا مین ڈرتا ہون
تمپر فقر سے ڈرتا ہون مین فراخی دنیا سے الخ (عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ) ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری ف ح کنیت انکی ابو مسعود ہے اور بدری ہین
مشاہیر صحابہ سے حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ مین اور جمہور اسپر ہین کہ نسبت انکی طرف بدر کے بسبب سکونت کے ہے کہ وہان رہتے تھے نہ بسبب حاضر ہونے کے
جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اور بعضے کہتے ہین بعد اسکے سن اکتالیس یا بیالیس مین (عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ) ترجمہ
عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی ف ح ساتھ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور ے کے نسبت ہے عنزہ کی طرف کہ انکے اجداد سے ہے اور جامع الاصول مین العنزی ساتھ
غین معجمہ اور واو کے حلیف بنی عدی ہے اور اسلیے انکی نسبت مین عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون ہجرتین اور
حاضر ہوئے بدر مین اور سب جہادون مین اور اسلام لائے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے اور وفات پائی سن بتیس یا پینتیس مین اور قول اول مشہور ہے اور ثانی
موافق تر ہے ساتھ اُس مضمون کے کہ کاشف مین کہا کہ مرے پہلے عثمان کے (عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ) ترجمہ عاصم بیٹے ثابت کے انصاری ف ح
حاضر ہوئے بدر مین اور یہ وہ شخص ہین کہ نگاہ رکھا انکو زنبورون یعنی بھڑون نے جس وقت کہ چاہا مشرکون نے کہ سر انکا کاٹ لین بسبب اسکے کہ مار ڈالا تھا
انھون نے کسی سردار کو انکے سردارون مین سے اور انھون نے دعا کی تھی خدا عز وجل سے کہ ہاتھ مشرک کا مجکو نہ پہونچے پس بھیجا خدا تعالے نے
زنبورون کو پس بچایا انکو مشرکون کے ہاتھ سے اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور انکو لیگئی اور یہ قضیہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر
بن الخطاب کے ہین رضی اللہ عنہما (عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ) ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کے انصاری ف ح حاضر ہوئے دونون عقبون اور بدر مین
اور تمام غزوون مین اور وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر انکی پینسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی ہوئی (عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ)
ترجمہ عتبان بیٹے مالک کے انصاری ف ح حاضر ہوئے بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انسے روایت کی انس بن مالک اور
محمود بن ربیع نے اور تھے وہ نابینا اور قصہ انکے عذر کرنیکا آنے سے مسجد مین اور آنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکے گھر مین اور ادا کرنے نماز کا اسمین تو کہ
انکو جگہ نماز کی پکڑین مذکور ہے صحیح بخاری مین اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کے زمانہ مین وفات پائی (قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ) ترجمہ قدامہ بیٹے مظعون کے
ف ح ساتھ زبر میم اور جزم ظا معجمہ کے اور عین مضموم کے اور قدامہ ساتھ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کے قریشی ہین ماموں عبد اللہ بن عمر کے
ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادونمین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عامل کیا انکو عمر بن الخطاب نے بحرین کا بعد ازان

معزول کیا روایت کی ہے انسے عبداللہ بن عمر نے اور وفات پائی سن تئیسین میں اور تھے برس کی عمر میں (قتادۃ بن النعمان الانصاری) ترجمہ قتادہ بیٹے نعمان
کے انصاری ف ع صحابی ہیں اور مشہور قتادہ تابعی اور ہیں کہ بصری ہیں اور نابینا حافظ مفسر حافظہ خوب رکھتے تھے اپنے زمانہ میں کہ جو سنتے تھے
بعینہ ضبط تھے روایت رکھتے ہیں انس بن مالک سے اور حسن بصری سے اور سعید بن مسیب سے اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر میں
اور انکے بعد کے جہادوں میں ہیں اور سنہ تئیس میں اور نماز پڑھی انپر عمر رضی اللہ عنہ نے اور تھے فضلا اصحاب سے (معاذ بن عمرو بن الجموح) ترجمہ
معاذ بن عمرو بن الجموح ف ع ساتھ زبر جیم اور میم پیش کے اور اخیر میں ح ہے خزرجی ہیں حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں وہ اور باپ انکے عمرو بن الجموح
اور یہ وہی ہیں کہ قتل کیا انہوں نے ساتھ معاذ بن عفراء کے ابو جہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم میں ہو چکا ہے (معوذ بن عفراء واخوہ) ترجمہ معوذ بیٹے
عفراء کے اور بھائی انکے ف ع یعنے معاذ بن عفراء اور معوذ ساتھ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کے اور عفراء ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم ف کے
اور ممدودہ کے نام انکی ماں کا ہے اور نام انکے باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابو جہل کا ہے اعانت اپنے بھائی معاذ کے اور معوذ نے
بعد انکے قتال کیا اور مارے گئے اور معاذ باقی رہے اور اور جہادوں میں لڑے پس معوذ اور معاذ بیٹے عفراء کے دونوں اہل بدر سے ہیں اور انکا اور
بھائی اور ہے کہ نام اسکا عوف ہے وہ بھی بدر میں مارا گیا (مالک بن ربیعۃ ابو اسید الانصاری) ترجمہ مالک بیٹے ربیعہ کے ابو اسید الانصاری ف ع
ساتھ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کے ابو اسید کنیت مالک کی ہے اور مشہور ہیں ساتھ کنیت کے حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور وہ ساعدی
ہیں مرے سنہ ساٹھ میں اٹھتر برس کی عمر میں بعد نابینا ہونے کے اور بدریوں میں سب سے پیچھے یہی مرے ہیں (مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب
بن عبد مناف) ترجمہ مسطح بیٹے اثاثہ کے بیٹے عباد کے بیٹے مطلب کے بیٹے عبد مناف کے ف ع مسطح ساتھ زیر میم اور جزم سین اور زبر طا کے
اور اثاثہ ساتھ پیش ہمزہ کے اور دو ثا مثلثہ کے اور عباد ساتھ زبر عین اور تشدید ب کے مسطح حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور اور جہادوں میں کہ بعد
انکے ہوئے اور یہ وہی ہیں کہ کہا عائشہ کے حق میں جو کچھ کہا منافقین نے بہتان زنا میں اور وجہ سے اسکے لگائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
حد کی وجہ سے لگائے انکو اور کہتے ہیں کہ مسطح لقب انکا ہے اور نام انکا عوف ہے وفات ہوئی انکی سن چونتیس میں اور عمر انکی چھپن برس کی ہوئی (مرارۃ بن
الربیع الانصاری) ترجمہ مرارہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ع مرارہ ساتھ پیش میم کے اور تخفیف ر پہلی کے اور ربیع ساتھ زبر را اور زیر ب کے مرارہ
بنی عمرو بن عوف سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور یہ انہیں تینوں میں سے ہیں کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے بہت مشہور انہیں کعب بن مالک ہیں
دوسرے ہلال بن امیہ اور تیسرے یہ اور توبہ قبول کی انکی حق عزوجل نے اور نازل کیں آیتیں قرآن کی انکے حق میں اور اسی سبب سے نام رکھا گیا اسکا سورۃ
توبہ (معن بن عدی الانصاری) ترجمہ معن بیٹے عدی کے انصاری ف ع معن ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور عدی ساتھ زبر عین اور زیر دال
مہملہ اور تشدید ی کے وہ ہم قسم ہیں بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے انکو انصاری حاضر ہوئے بدر میں اور اور جہادوں میں کہ بعد اسکے
ہوئے اور حاضر ہوئے عقبہ میں اور بھائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ بھائی تھے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے اور شہید ہوئے دونوں روز یمامہ کے حضرت صدیق کی خلافت میں (مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرۃ) ترجمہ مقداد بیٹے عمرو کے
کندی ہم قسم بنی زہرہ کے ف ع مقداد ساتھ زیر میم کے اور کندی ساتھ زیر کاف اور جزم نون کے اور انکو مقداد بن الاسود بھی کہتے تھے اور کندی اس
سبب سے کہتے تھے کہ باپ انکا عمرو ہم قسم کندہ کا تھا اور ہم قسم ہوئے وہ خود اسود بن عبد یغوث زہری سے اس سبب سے زہری کہا اور انکو ابن الاسود
بھی اسی سبب سے کہتے تھے اور قدیم الاسلام سے تھے وہ اور بعض کہتے ہیں بعد پانچ آدمیوں کے کہ چھٹے یہ اسلام لائے اور بہت بہادر اور نیک تھے
اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں روایت کی ہیں انسے حدیثیں علی بن ابی طالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نے اور وفات پائی جرف میں

کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سے اور اُٹھا کر لائے گئے طرف مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع مین سنہ تینتیس ۳۳ مین اور عمر اُنکی ساٹھ برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اُنپر عثمان بن عفان نے (ہِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ ہلال بیٹے امیہ کے انصاری ف ایک صحابی ہین اُن تین مین سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوۂ تبوک سے اور توبہ قبول کی خدائے تعالے نے اُنکی قذف یعنے بہتان زنا کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئے بدر مین اور روایت کی اُنسے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نے (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ) راضی ہوا اللہ انسے سب سے فائدہ جلیلہ جاننا چاہیے کہ اہل بدر کے نامون کی گنتی مین اختلاف ہو بعضون نے تین سو پندرہ اور بعضون نے تین سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور سترہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیے ہین پینتالیس تو یہی ہین او ر باقی اور او ر جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی نے ایک رسالہ متضمن اسما رمبارک انکے مین مع فضائل و فوائد انکے مسمے بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکھا ہو اسمین تین سو چھپن لکھے ہین کتنے ہی کتابون سے لیکن لکھا ہو کہ مرجح اقوال سے بیچ گنتی اصحاب بدر کے یہ ہو کہ وہ تین سو او ر تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نے لکھا ہو پس اس عاجزنے اسما رمبارک مذکورہ استیعاب سے نقل کیے اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کے رسالہ مذکورہ سے نقل کیے اور اسما رمبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ دعا و توسل کر لکھا ہو مین نے بھی اسی طرح لکھا اور اخیر مین اُنکے ایک دعا طویل مشکل المعانی لکھی تھی اس عاجزنے بجاے اُسکے ایک دعا جامع حدیث شریف کی لکھدی ہو تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچھ اُنکے فضائل مین سے سنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے بشارت دی ہو انکو جنت کی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر کہ فرمایا اُنکے حق مین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنے تحقیق واجب ہوئی تمھارے لیے جنت اور ا و رانکے فضائل مین سے یہ ہو کہ اللہ تعالے نے بخشدیے اُنکے لیے اگلے پچھلے گناہ اُنکے یہان تک کہ اگر فرض کیا جاوے صادر ہونا گناہ کا کسی سے اُنمین سے تو حاجت توبہ کی نہین تھی اُنکو اسلیے کہ جب واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہولکے فاعل پر حکم اُسکا شرعًا دنیا مین اور اوسکے فضائل مین سے یہ ہو کہ حاضر ہوے ملائکہ ساتھ اُنکے جنگ بدر مین اور قتال کیا اسمین اتفاقًا اور بیچ قتال کرنے اُنکے کے احد اور حنین مین اختلاف ہو اور خواص اُنکے اسماء کے یہ ہین کہا برہان حلبی نے اپنی سیرت مین اور ذکر کیا داؤدی نے کہ انھون نے سنا مشائخ حدیث سے یہ کہ دعا وقت ذکر ہونے اہل بدر کے قبول کیجاتی ہو اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہو اور کہا شیخ عبد اللطیف نے اپنے رسالہ مین کہ ذکر کیا ہو بعضے علماء نے کہ بہت اولیا و سے گئے ہین ولایت ساتھ برکت نامون اُنکے کے اور بلا شبہ بہت مریضون نے مانگی اللہ تعالے سے شفا بوسیلہ اہل بدر کے بیچ شفا بیمار یون اپنی کے پس شفا دیے گئے اُس سے اور کہا بعضے عارفین نے کہ نہین رکھا مین نے ہاتھ اپنا بیمار کے سر پر اور پڑھے مین نے نام اُنکے بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اُسکو اللہ نے اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اُسکی تو تخفیف دیتا اللہ اُس سے اور کہا بعضون نے کہ تجربہ کیا مین نے اُنکے نامون کا بیچ امور مہمہ کے از روے پڑھنے اور لکھنے کے پس نہین دیکھی مین نے کوئی دعا جلد تر اُس سے قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر بن عبد اللہ سے کہ اُنھون نے کہا وصیت کی مجکو میرے والد نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنیکی ساتھ اہل بدر کے بیچ تمام مہمات کے اور کہا مجکو کہ اے بیٹے میرے دعا وقت ذکر کرنے اُنکے کے قبول کیجاتی ہو اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گھیر لیتے ہین بندے کو جبکہ ذکر کرتا ہو انکو یا کہا وقت دعا کرنے کے ساتھ نامون اُنکے کے اور تحقیق جسنے ذکر کیا انکو ہر روز مین اور سوال کیا اللہ تعالے سے بوسیلہ اُنکے حاجت مین روا کیجاتی ہو حاجت اُسکی لیکن لائق ہو اسکے لیے کہ ذکر کرے اُنکا بیچ قضاے مہم کے یہ کہ کہے اللہ ہمہ کے وقت ذکر کرنے نام ہر ایک کے اُنمین سے بس کہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ اور اسی طرح اُنکے آخر تک پس اس سے بہت دعا قبول ہوتی ہو اور بہت سے حکایات قبولیت دعا کے بہ برکت نامون اُنکے کے لکھے ہین بخوف درازگی کے اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہو اُنکے اسماے مبارک کا (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُھَاجِرِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنِ عُثْمَانَ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَسَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ وَسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْقُرَشِيِّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى اِبْنَتِهٖ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ وَسَيِّدِنَا عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ وَسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَسَيِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ
وَسَيِّدِنَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ وَسَيِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفِ الْقُرَيْشِ وَسَيِّدِنَا اَبِيْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيِّ وَسَيِّدِنَا
حَارِثَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ وَكَانَ فِي النَّظَّارَةِ وَسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ
السَّهْمِيِّ وَسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبِيْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيِّ وَ
سَيِّدِنَا سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيِّ وَسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا اَبِيْ
زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ الزُّهْرِيِّ وَسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ وَسَيِّدِنَا ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَخِيْهِ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ وَسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ وَسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِيْفِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيِّ وَ
سَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ
وَسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَسَيِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَاَخِيْهِ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَسَيِّدِنَا اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَسَيِّدِنَا مُرَارَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ زُهْرَةَ وَسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا اَبِيْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا
اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَسَيِّدِنَا اَسْعَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا اُنَيْسِ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ الْبُخَارِيِّ
وَسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُخَارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا اَوْسِ
بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا اَسْعَدِ بْنِ زُرَارَةَ الْبُخَارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَسَيِّدِنَا الْاَسْوَدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ غَنْمٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ وَدْفَةَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ الْخَزْرَجِيِّ وَسَيِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْهَاشِمِيِّ وَسَيِّدِنَا بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ
وَسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا
بُجَيْرِ بْنِ اَبِيْ بُجَيْرٍ الْجُهَنِيِّ الْبُخَارِيِّ وَسَيِّدِنَا بَحْبَحِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا بَحَّاثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَسَيِّدِنَا تَمِيْمِ بْنِ نِيَارٍ
الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَسَيِّدِنَا تَمِيْمِ الْاَنْصَارِيِّ مَوْلٰى بَنِيْ غَنْمٍ وَسَيِّدِنَا تَمِيْمِ مَوْلٰى خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْجِذْعِ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَسَيِّدِنَا
ثَابِتِ بْنِ هَزَّالِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْعَوْفِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ الْبُخَارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ الْبُخَارِيِّ
الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَنْسَاءَ الْبُخَارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ اَقْرَمَ الْاَنْصَارِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَشْهَلِيِّ
الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ
الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ عَنَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ سَاعِدَةَ السَّاعِدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبُخَارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ
وَسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا ثَقْفِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ وَسَيِّدِنَا جَابِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْبُخَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَسَيِّدِنَا جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَامِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا جُبَيْرِ بْنِ اِيَاسٍ الْاَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الْبُخَارِيِّ
الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَسَيِّدِنَا حَارِثِ بْنِ حُمَيْرٍ الْاَشْجَعِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا الْحَارِثَةِ بْنِ حُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ

وسیدنا حارث بن ہشام المخزومی القرشی وسیدنا الحارث بن عتیک النجاری وسیدنا الحارث بن الصمۃ الانصاری وسیدنا الحارث بن اوس الانصاری
وسیدنا الحارث بن انس الاشہلی الانصاری وسیدنا الحارث بن النعمان القیسی وسیدنا الحارث بن النعمان بن خزمۃ الخزرجی الانصاری
وسیدنا حریث بن زید الخزرجی الانصاری وسیدنا الحکم بن عمرو الثمالی وسیدنا حبیب مولی الانصاری وسیدنا الحصین بن الحارث المطلبی وسیدنا
حاطب بن عمرو الاوسی وسیدنا حرام بن ملحان النجاری وسیدنا الحباب بن المنذر الانصاری السلمی وسیدنا خالد بن البکیر وسیدنا خالد بن العاصی
قتل یوم بدر وسیدنا خالد بن قیس الانصاری العجلانی وسیدنا خلاد بن رافع العجلانی الانصاری وسیدنا خلاد بن سوید الانصاری الخزرجی وسیدنا خلاد
بن عمرو الانصاری السلمی وسیدنا خزیمۃ بن ثابت الانصاری وسیدنا خارجۃ بن زید الانصاری الخزرجی وسیدنا خارجۃ بن حمیر الاشجعی وسیدنا خباب
بن الارت الخزاعی وسیدنا خباب مولی عتبۃ بن غزوان وسیدنا خریم بن فاتک الاسدی وسیدنا خراش بن الصمۃ الانصاری السلمی و
سیدنا خولی بن ابی خولی العجلی الجعفی وسیدنا خبیب بن اساف الانصاری وسیدنا خوات بن جبیر الانصاری وسیدنا خیثمۃ بن الحارث الانصاری
وسیدنا خلیفۃ بن عدی الانصاری وسیدنا خلیدۃ بن قیس الانصاری وسیدنا ذکوان بن عبد قیس الانصاری وسیدنا ذی مخبر الجہنی و
سیدنا ذی الشمالین الخزاعی وسیدنا رافع بن مالک الانصاری الخزرجی وسیدنا رافع بن الحارث الانصاری وسیدنا رافع بن المعلی
الانصاری وسیدنا رافع بن عنجدۃ الانصاری العوفی وسیدنا رافع بن سہل الانصاری وسیدنا رافع بن یزید الانصاری وسیدنا رفاعۃ
بن عمرو الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن الحارث الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الجہنی وسیدنا ربیع
بن اکثم الانصاری وسیدنا ربیع بن ایاس الانصاری واخیہ وسیدنا رخیلۃ بن ثعلبۃ الانصاری البیاضی وسیدنا زید بن الخطاب العدوی
وسیدنا زید بن حارثۃ الکلبی وسیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاری وسیدنا زید بن الدثنۃ الانصاری البیاضی وسیدنا زید بن عاصم المازنی
الانصاری وسیدنا زیاد بن لبید الانصاری البیاضی وسیدنا زیاد بن عمرو الانصاری وسیدنا زیاد بن کعب الانصاری وسیدنا
زاہر بن حرام الاشجعی وسیدنا طلیب بن عمرو القرشی وسیدنا الطفیل بن الحارث المطلبی واخیہ قتل یوم بدر وسیدنا الطفیل بن مالک
الانصاری وسیدنا کعب بن عمرو الانصاری السلمی وسیدنا کعب بن زید النجاری الانصاری وسیدنا کعب بن جماز الانصاری وسیدنا
کناز بن حصین الانصاری وسیدنا محمد بن مسلمۃ الانصاری وسیدنا معاذ بن عفراء الانصاری وسیدنا عوف بن عفراء قتل یوم بدر وسیدنا
مسعود وسیدنا معاذ بن ماعص الانصاری وسیدنا مالک بن عمیلۃ العبدی وسیدنا مالک بن قدامۃ الانصاری وسیدنا مالک بن رافع
العجلانی وسیدنا مالک بن عمرو السلمی وسیدنا مالک بن امیۃ بن عمرو السلمی وسیدنا مالک بن ابی خولی العجلانی وسیدنا مالک بن نمیلۃ
الانصاری وسیدنا معمر بن الحارث الجمحی وسیدنا محرز بن نضلۃ الاسدی وسیدنا محرز بن عامر الانصاری وسیدنا معن بن یزید السلمی وسیدنا
معبد بن قیس الانصاری وسیدنا المنذر بن عمرو الانصاری الخزرجی وسیدنا المنذر بن الاوسی الانصاری وسیدنا مسعود بن خلدۃ الانصاری
وسیدنا معتب بن الحمراء الانصاری وسیدنا معتب بن بشیر الانصاری وسیدنا مصعب بن عمیر القرشی وسیدنا مبشر بن عبد المنذر الاو
وسیدنا ملیل بن وبرۃ الانصاری وسیدنا مہجع بن صالح مولی عمر بن الخطاب وسیدنا مدلاج بن عمرو السلمی وسیدنا نوفل بن ثعلبۃ الانصاری
وسیدنا النعمان بن عبد النجاری وسیدنا النعمان بن عصر الانصاری وسیدنا النعمان بن عمرو الانصاری وسیدنا النعمان بن ابی خزمۃ الانصاری
وسیدنا النعمان بن سنان الانصاری وسیدنا ابن نصر الحارث الانصاری الظفری وسیدنا بحاث بن ثعلبۃ الانصاری
وسیدنا النعمان بن عمرو النجاری وسیدنا صہیب بن سنان الرومی وسیدنا صفوان بن امیۃ بن عمرو السلمی واخیہ مالک بن امیۃ وسیدنا

الضحاک بن حارثۃ الانصاری وسیدنا الضحاک بن عبد عمرو الانصاری النجاری وسیدنا عبد اللہ بن ثعلبۃ الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن جبیر الانصاری
وسیدنا عبد اللہ بن الحمیر الاشجعی وسیدنا عبد اللہ بن رواحۃ الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن رافع الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن ربیع الانصاری
وسیدنا عبد اللہ بن طارق الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن کعب الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن مظعون الجمحی وسیدنا عبد اللہ بن النعمان
الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن عبد اللہ بن سلول الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن عامر الانصاری
وسیدنا عبد اللہ بن عمیر الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن عبس الخزرجی وسیدنا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی وسیدنا عبد الرحمن بن کعب المازنی
وسیدنا عبد الرحمن بن جبیر الانصاری وسیدنا عبد الرحمن بن عبد اللہ الانصاری وسیدنا عبد الرحمن بن سہل الانصاری وسیدنا عبید بن اوس
وسیدنا عبید بن زید الانصاری وسیدنا عبد ربہ بن حق الانصاری وسیدنا عبد یالیل بن ناشب اللیثی وسیدنا عباد بن عبید التیہان وسیدنا
عباد بن قیس الانصاری وسیدنا عمیر بن حرام الانصاری وسیدنا عمرو بن قیس الانصاری وسیدنا عمرو بن ثعلبۃ الانصاری وسیدنا
سفیان بن بشیر الانصاری وسیدنا سالم بن عمیر الانصاری وسیدنا سنان بن سنان الاسدی وسیدنا سماک بن خرشۃ الانصاری وسیدنا
سہل بن عتیک الانصاری وسیدنا سہیل بن رافع الانصاری وسیدنا السائب بن مظعون الجمحی وسیدنا ابی بن کعب الانصاری النجاری و
سیدنا ابی معاذ النجاری وسیدنا اسیرۃ بن عمرو الانصاری النجاری وسیدنا عبد اللہ بن عامر الانصاری وسیدنا عائذ بن ماعص الانصاری
وسیدنا عبس بن عامر الانصاری وسیدنا عکاشۃ بن محصن الاسدی وسیدنا عتیک بن التیہان الانصاری وسیدنا عنترۃ السلمی وسیدنا
عاقل بن البکیر وسیدنا فروۃ بن عمرو الانصاری وسیدنا غنام بن اوس الانصاری وسیدنا الفاکہ بن بشر الانصاری وسیدنا قیس بن مخلد
الانصاری وسیدنا قیس بن محصن الانصاری وسیدنا قیس بن ابی صعصعۃ الانصاری وسیدنا قطبۃ بن عامر الانصاری وسیدنا سعد بن خیثمۃ
الانصاری وسیدنا سعد بن الربیع الانصاری وسیدنا سعد بن عبادۃ الانصاری الساعدی وسیدنا سعد بن عثمان الانصاری الزرقی و
سیدنا سعد بن زید الانصاری الاشہلی وسیدنا سفیان بن نسر الانصاری وسیدنا سالم بن عمیر العوفی وسیدنا سلیم بن عمرو الانصاری
وسیدنا سلیم بن الحارث الانصاری وسیدنا سلیم بن قیس بن فہد الانصاری وسیدنا سلیم بن ملحان الانصاری وسیدنا سلمۃ بن
سلامۃ الانصاری الاشہلی وسیدنا سلمۃ بن ثابت الانصاری الاشہلی وسیدنا سہیل بن عمرو الانصاری وسیدنا سہیل بن بیضاء القرشی
الفہری وسیدنا سوید بن مخشی الطائی وسیدنا سلیط بن عمرو العامری القرشی وسیدنا سلیط بن قیس الانصاری النجاری وسیدنا سراقۃ بن کعب
الانصاری النجاری وسیدنا سراقۃ بن عمرو الانصاری النجاری وسیدنا سبیع بن حاطب الانصاری وسیدنا سواد بن غزیۃ الانصاری
السلمی وسیدنا سعد بن سہیل الانصاری الاشہلی وسیدنا شماس بن عثمان المخزومی وسیدنا شجاع بن ابی وہب الاسدی حلیف عبد شمس
وسیدنا ہانی بن نیار الانصاری وسیدنا ہلال بن المعلی الانصاری وسیدنا ہلال بن خولی الانصاری وسیدنا ہمام بن الحارث وسیدنا وہب
بن ابی سرح الفہری القرشی وسیدنا ودیعۃ بن عمرو الانصاری وسیدنا یزید بن الحارث الانصاری وسیدنا یزید بن ثابت الانصاری وسیدنا
ابی ایوب الانصاری وسیدنا ابی الحمراء مولی آل عفراء وسیدنا ابی خالد الحارث بن قیس الانصاری وسیدنا ابی حذیفۃ بن اوس الانصاری
وسیدنا سلیم ابی کبشۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیدنا ابی مرثد الغنوی وسیدنا ابی المنذر بن محمد بن حاتم الانصاری و
سیدنا ابی سلمۃ الانصاری وسیدنا ابی عبیدۃ بن الجراح الفہری القرشی وسیدنا ابی عبد الرحمن یزید بن ثعلبۃ الانصاری وسیدنا ابی عقیل الحارثی
الانصاری وسیدنا یزید بن الاخنس السلمی وسیدنا ابی اسید الساعدی وسیدنا ابی اسرائیل الانصاری وسیدنا ابی الاعور بن الحارث الانصاری

وَبِشَہِیْدِنَا سَعْدِ بْنِ سُہَیْلِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِشَہِیْدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَۃَ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ وَبِشَہِیْدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِیٍّ مَوْلٰی حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ وَبِشَہِیْدِنَا سَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَبِشَہِیْدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ حَاطِبِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِشَہِیْدِنَا اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ وَبِشَہِیْدِنَا اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِشَہِیْدِنَا اَبِیْ فَضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِشَہِیْدِنَا عَمَّارِ بْنِ یَاسِرِ الْمُہَاجِرِیِّ وَبِشَہِیْدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْقُرَشِیِّ وَبِشَہِیْدِنَا سِمَاکِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰہُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ہَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَہَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرِ اُوَیْسِ الْقَرَنِیِّ

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کے اور ذکر اویس قرنی کے **ف** یمن ساتھ دو زبرون کے وہ شہر کہ جانب یمین یعنے داہنی کعبہ کے ہیں اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتھ تخفیف کے منسوب طرف یمن کے اور بعضون نے ساتھ تشدید کے کہا ہے اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کے ہیں اور شام جانب چپ کو کہتے ہیں جیسے کہ یمین جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بدون ہمزہ کے دونون طرح آیا ہے اور قرن ساتھ زبر ق اور رے کے ایک شہر ہے یمن کے شہرون مین سے اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہے ساتھ جزم رے کے ہے اور وہ ایک قریہ ہے نزدیک طائف کے اور نام ہے وہان کے سارے جنگل کا اور خطائی ہے جوہری نے بیچ حرکت دینے اسکے کے اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اسکی اسلئے کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن رومان بن ناجیہ بن مراد کے کہ ایک شخص ہوئے داداؤن مین سے کذا فی القاموس

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَّاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَّہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْہَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْہَمِ فَمَنْ لَّقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَّلَہٗ وَالِدَۃٌ وَّکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمھارے پاس یمن کی جانب سے کہا جاویگا اسکو اویس نہ چھوڑیگا یمن مین سوا ماں اپنی کے **ف** معنے اسکے یہ ہین کہ نہین ہے اسکے لیے اہل وعیال یمن مین سوائے ماں کے اور نہین باز رکھا ہے اسکو آنے سے طرف ہمارے کی خدمت اسکی نے **ترجمہ** تحقیق تھی اسکے بدن مین سفیدی یعنے برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالے نے اسکو مگر مقدار ایک دینار یا درہم کے **ف** یہ شک راوی ہے کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اسکا باقی رکھنا علامت کے لیے ہو جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ حق ناخن آدم کے کہ وہ نشانی تھی انکی جلد سابق کی یا کچھ اسمین سے چھوڑا گیا تو کہ ہو سبب تنفر انکے کا یعنے لوگون سے مارے شرم کے اور اسی لیے وہ دوست رکھتے تھے گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکھتے تھے شہرت اور خلط کو **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بسبب دعا کرنے انکی کے تھا کہ دعا کی تھی خدا وندا چھوڑ میرے جسم مین کچھ اسمین سے کہ یاد کرون مین بسبب اسکے نعمت تیری **ترجمہ** پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم مین سے اسکو چاہیے کہ وہ بخشش طلب کرے تمھارے لیے یعنے چاہیے کہ درخواست کرے وہ شخص اس سے کہ طلب بخشش کرے وہ اسکے لیے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا عمر نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اسکو اویس اور اسکے لیے ماں ہے اور تھی اسکے برص پس حکم کرنا اسکو اور چاہنا اس سے کہ استغفار کرے تمھارے لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح قولہ بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کے زمانہ مین تھے اور بسبب مانع شرعی کے حضرت کے پاس آنے سے محروم رہتے تھے اور اسمین تعریف ظاہر ہے اویس قرنی کے لیے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر وصلاح سے اگرچہ ہو طالب افضل انسے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوش کرنے اویس کے دل کے فرمایا اور واسطے دفع توہم اسکے کہ توہم کرے کہ اویس نے تخلف کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیے کہ وہ نہ آئے آنحضرت کے پاس بسبب خاطر ماں کے اور نیکی کرنے کے ساتھ اسکے اور یہ بھی اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین میں ہیں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شریعت کے ہے اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کے نزدیک اللہ تعالے کے اور قاموس میں کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث بھی محمول ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی کے بہت آئے ہیں کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کیے ہیں میں نے بھی انکا ترجمہ کیا ہے اگرچہ باعث طوالت کا ہو اسلیے کہ نزدیک ذکر کرنے اولیاے خدا کے رحمت اُترتی ہے پس کہا سیوطی نے روایت کی اسیر بن جابر نے کہ کہا تھے عمر بن الخطاب کہ جب آتی انکے پاس امداد اہل یمن سے پوچھتے انسے کہ آیا تم میں اویس بن عامر ایک شخص ہے اسوقت تک کہ اویس درمیان انکے پہونچے کہا عمر نے کیا تو اویس بن عامر ہے کہا اویس نے ہان میں اویس بن عامر ہون کہا عمر نے قبیلہ مراد سے ہے تو پھر قرن سے کہا ہان اسی طرح ہے کہا کیا تھی تجکو برص پس اچھا ہوا تو اس سے مگر جگہہ درہم کے کہا ہان کہا کیا تیرے ماں ہے کہا ہان کہا عمر نے سنا کرتا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر ساتھ امداد اہل یمن کے مراد سے پھر قرن سے تھی اسکے برص پھر جاتی رہی اس سے مگر جگہہ ایک درہم کی اسکے لیے ماں ہے کہ وہ نیکی کرتا ہے اس سے اگر قسم کھاوے خدا پر سچ کرتا ہے خدا اسکو اگر ہو سکے تجھے تو استغفار طلب کرنا اس سے پس استغفار طلب کر میرے لیے اے اویس کہا اویس نے کہ مجھ سا استغفار کرے آپکے لیے اے امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر میرے لیے پس استغفار کی اویس نے عمر کے لیے پھر کہا عمر نے کہ اے اویس کہان جایا چاہتا ہے تو کہا اویس نے چاہتا ہون میں کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا کچھ لکھون تیرے لیے حاکم کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کے یعنے عاجزون و گمنامون کے لوگون سے رہون تو بہتر ہے نزدیک میرے پس سال آیندہ ایک شخص اشراف میں سے حج کو آیا اور ملاقات کی عمر سے اور عمر نے حال اویس کا پوچھا کہ کیا حال رکھتا ہے کہا اُسنے کہ چھوڑا میں نے اُسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکے آگے پڑھی پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور استغفار طلب کی اُسنے اویس نے کہا تو بھی استغفار کر میرے لیے کہ سفر صالح سے آتا ہے تو پھر کہا اس شخص نے کہ استغفار کرو میرے لیے بھی اور حدیث عمر رض کی پڑھی اور استغفار کی اویس نے اسکے لیے پس پہچانا لوگون نے اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اسکی پس وہان سے باہر نکلے اور روایت کی یہ ابن سعد نے طبقات میں اور ابو عوانہ اور رویانی نے اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے دلائل میں اور ایک اور روایت میں بھی اسیر بن جابر سے آیا ہے کہ کہا ایک محدث تھا کوفہ میں کہ حدیث بیان کیا کرتا تھا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سے تو متفرق ہوتے لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ پر بیٹھی رہتی اور درمیان اس جماعت کے ایک مرد تھا کہ ایسی باتین کرتا تھا کہ کسی کو ویسی باتین کرتے نہیں سنا میں نے پس جایا کرتا میں اسکے پاس پس ایک روز نہ پایا میں نے اسکو پس کہا میں نے اپنے یارون سے کہ پہچانتے ہو تم اس شخص کو کہ بیٹھا تھا ساتھ ہمارے اور باتین کرتا تھا ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے کہ ہان پہچانتا ہون اسکو وہ اویس قرنی ہے کہا میں نے پہچانتا ہے تو مکان اسکا کہا پہچانتا ہون پس گیا میں ساتھ اسکے اور کھٹکھٹایا میں نے دروازہ اسکے حجرے کا پس باہر نکلا وہ حجرے سے کہا میں نے اے بھائی میرے کس چیز نے باز رکھا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے اور تھے یار اسکے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے اس سے اور ستاتے تھے اسکو کہا میں نے یہ چادر اوڑھ کہا مت دے یہ اسلیے کہ جب لوگ دیکھینگے اس کپڑے کو میرے تن پر تو ایذا دینگے مجکو پس بار بار اصرار کیا میں نے یہان تک کہ اوڑھی اُسنے وہ چادر پھر باہر آیا لوگون کے سامنے پس کہا لوگون نے کہ کسکو فریب دیا ہے اس کپڑے سے اور کسنے چھین لیا ہے کہا اویس نے یعنے اسیر بن جابر راوی نے کہ دیکھا تو نے کہ کیا کہتے ہین پس کہا میں نے لوگون سے کہ کیا چاہتے ہو تم اس شخص سے اور کیون ایذا دیتے ہو اسکو آدمی کبھی ننگا ہوتا ہے اور کبھی کپڑے پہنے پس بہت ڈوٹ دپٹ کی میں نے انکو اپنی زبان سے پھر نقصان سے انکے

اہل کوفہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے پس آیا درمیان انکے ایک شخص اُنمین سے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے اُس سے پس کہا عمرؓ نے کہ آیا اہل قرن مین سے کوئی ہی پس لائے وہ اس شخص کو کہ ٹھٹھا کیا کرتا تھا اویس سے پس پڑھی عمرؓ نے حدیث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تھی کہا عمرؓ نے کہ سنا ہی مین نے کہ وہ آیا ہی تمھارے پاس کوفہ مین اُس شخص نے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہین پہچانتے ہین ہم اُسکو کہا عمرؓ نے کہ ہان ایک شخص ہی ایسا اور ایسا یعنے خوار و خراب کہا اس شخص نے کہ درمیان ہمارے ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹھٹھا کیا کرتے ہین ہم اس سے کہا عمرؓ نے کہ مل تو اُس سے اور نہین دیکھتا ہون مین تجھکو کہ ملیگا تو اس سے پس متوجہ ہوا وہ شخص اویس کی طرف یہان تک کہ آیا وہ اُنکے پاس پہلے اسکے کہ جاوے اپنے اہل اور عیال مین پس کہا اُسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری ساتھ میرے کہان سے ہی کہا اُسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی ہین سنے کہ تیرے حق مین ایسا ایسا کچھ کہتے تھے بخش مجھکو اے اویس جو کچھ کہ کیا ہی مین نے ساتھ تیرے قسم ٹھٹھے اور بے ادبی سے اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہے کسی سے جو کچھ کہ سنا ہی تو نے عمرؓ سے پس استغفار کی اسکے لیے کہا اسیر نے کہ راوی اس خبر کا ہی بعد اسکے ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اسکو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی ابن سعید سے کہ انھون نے سعید بن المسیب سے انھون نے عمر بن الخطاب سے نقل کی کہ کہا عمرؓ نے کہ فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اے عمرؓ عرض کیا مین نے لبیک وسعدیک یعنے حاضر ہون اور جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مین نے کہ کسی کام کو بھیجینگے مجھکو آنحضرت نے فرمایا اے عمرؓ میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اُسکو اویس قرنی کہینگے پہونچے گی اسکو ایک بلا جسے یعنی برص پس دعا کریگا خدا سے پس دور کر دیگا اُسکو خدا تعالے مگر ایک درہم اُسکے پہلو مین رہجائیگا جب دیکھیگا اُسکو تو یاد کریگا خدا عز و جل کو پس جب ملے تو اس سے تو کہنا اُسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اُسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنے پروردگار کے نزدیک اگر قسم کھاوے خدا پر سچا کرے اُسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کے یہ دو نام دو قبیلون کے ہین کہ بہت لوگ تھے انمین یعنے بہت سے لوگون کی شفاعت کریگا عمرؓ کہتے ہین کہ پس طلب کیا مین نے اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مین نے اُسپر اور طلب کیا مین نے اُسکو ابوبکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مین نے اُسپر اور طلب کیا مین نے اُسکو اپنی امارت مین پس ڈھونڈھتا تھا مین قافلون کو کہ شہرون سے آتے تھے اور کہتا تھا مین کہ آیا ہی ہم مراد سے آیا ہی قرن سے درمیان مین تمھارے کوئی کہ نام اُسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نے قوم قرن مین سے کہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہی اے امیر المومنین پوچھتا ہی تو حال ایک مرد پست رتبہ اور خوار و دنی کا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجھ جیسا شخص اُسکا حال پوچھے کہا مین نے کہ دیکھتا ہون مین تجھکو اُسکے مقدمہ مین ہلاک ہونیوالون سے پس مین یہی ذکر کر رہا تھا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اُسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میرے دل مین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مین نے اے بندہ خدا تو ہی ہی اویس قرنی کہا ہان کہا مین نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تھا تجھکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک یا امیر المومنین کہا مین نے کہ حکم کیا تھا تجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو میرے لیے بعد از ان ملاقات کرتا تھا مین اُس سے ہر سال یعنے حج مین پس کہتا مین احوال و اسرار اپنے اس سے اور کہتا وہ مجھسے رواہ ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر الحرمی فی فوائدہ والخطیب وابن عساکر فی تاریخہ اور اور روایت مین حسن بصری سے آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئے تو پوچھا امیر المومنین عمرؓ نے اُنسے کہ آیا تمھارے درمیان مین ایک شخص ہی کہ نام اُسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے اُنمین سے کہ کیا چاہتے ہو تم اے امیر المومنین اس سے وہ تو ایک شخص ہی کہ کھنڈرون مین رہتا ہی اور لوگون مین نہین آتا ہی کہا عمرؓ نے میری طرف سے اُنکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجھسے پس پہونچایا اُس شخص نے پیغام عمرؓ کا اُنکو پس آئے اویس عمرؓ کے پاس کہا عمرؓ نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان اے امیر المومنین کہا تیرے بدن پر سفیدی تھی اور دعا کی تو نے خدا سے اور دور کیا اُسنے اسکو تجھسے پھر دعا کی تو نے کہ باقی رہی کچھ اُسمین سے تیرے بدن پر کہا ہان مجھکو

کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون مین تجسے کہ دعا کرے تو میرے سیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کے لیے اور کہا حاجت میری تجسے ای امیر المومنین یہ ہی کہ چھپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پھر جاؤن مین دمیان سے پس ہمیشہ رہے اویس پوشیدہ لوگون مین یہان تک کہ شہید ہوئے روز نہاوند کے رواہ ابن عساکر اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اُٹھے بُڈھے اس قوم کے اور کہا ہم حاضر ہین امیر المومنین کیا فرماتے ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اُسکا اویس ہو پس کہا ایک بڈھے نے انمین سے نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اُسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا نام ہی کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسی کو اُسکے ساتھ الفت اور نہ اُسکو کسی کے ساتھ صحبت پس کہا عمر نے اُسیکو چاہتا ہون مین جب قرن مین جاؤ تو اُسکو ڈھونڈھنا اور سلام میرا اُسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہون مین تجکو سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہونچے قوم قرن مین تو ڈھونڈھا اُنکو اور پایا ریگستان مین پڑا ہوا پس پہونچایا اُنکو سلام عمر کا اور سلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلے گئے جنگل لق ودق مین اور پایا نگیا اُنسے کچھ نشان یہان تک کہ پھر آئے حضرت علی کے ایام مین پس لڑے اُنکے سامنے اور شہید ہوئے جنگ صفین مین رواہ ابن عساکر اور صعصعہ بن معویہ سے منقول ہی کہ تھے عمر بن الخطاب کہ پوچھا کرتے تھے قافلہ اہل کوفہ کے سے جس وقت کہ آتا تھا اُنکے پاس آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتے تھے کہ نہین پہچانتے ہین ہم اور اویس ایک شخص تھے کہ رہا کرتے تھے کوفہ کی ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتے تھے اُس سے اور انکا ایک چچا کا بیٹا تھا کہ ایذا دیا کرتا تھا اُنکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا انکا لوگون مین کہ آئے اہل کوفہ سے پس کہا عمر نے کہ آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ ای امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ اس مرتبہ کو پہونچے کہ پوچھو تم اور پہچانو تم اُسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون مین سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمر نے وائے تجھپر ہلاک ہوا تو اُسکے مقدمہ مین پھر پڑھی عمر نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنی تھی اُسکے حق مین اور کہا جب پہونچے تو وہان تو سلام میرا اُسکو پہونچا پس مشہور ہوا امر اویس کا پھر گم ہوا وہ اور باہر گیا رواہ ابو یعلی وابن مندۃ وابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ کہا دیر تک عمر نے کہ نہ پوچھا احوال اویس قرنی کے سے دس برس تک یہان تک کہ کہا موسم حج مین آئے اہل یمن جو کوئی تم مین سے قبیلہ مراد سے ہی کھڑا ہو پس کھڑے ہوے وہ لوگ کہ مراد سے تھے اور بیٹھے رہے اور لوگ پس کہا عمر نے کیا درمیان تمھارے اویس ہی پس کہا ایک شخص نے ای امیر المومنین نہین پہچانتے ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بھتیجا میرا ہی کہ اُسکو اویس کہتے ہین اور وہ نہایت ضعیف وخوار ہی اس سے کہ تجھسا پوچھے ایسے کا حال کہا عمر نے وہ حرم مین ہی کہا ہان کہا وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ قوم کے یعنے اسلیے کہ لوگ جانین کہ اونٹون کا چلانے والا ہی پس سوار ہوے عمر اور علی ہو گدھون پر پھر روانہ ہوئے یہان تک کہ آئے اراک کو تا گہان دیکھا اُسکو کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اور لگائے ہوئے ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پہ پس جب دیکھا اُنکو عمر اور علی نے کہا کہ جسکو ہم ڈھونڈھتے ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی آہٹ اُنکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوے نماز سے پس سلام علیک کی عمر اور علی نے اُنسے پھر اُنھون نے جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کرے تجکو خداے تعالے کہا انھون نے عبد اللہ کہا علی مرتضی نے جانتا ہون مین کہ جو کوئی آسمان وزمین مین ہی عبد اللہ ہی یعنے بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نے رکھا ہی کہا کیا چاہتے ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کھول بایان پہلو اپنا پس کھولا اور دیکھا انھون نے کہ ایک شبہہ سفید ہی بقدر درہم کے پس دوڑے عمر اور علی کہ بوسہ دین اُس شبہہ کو پھر کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی مجکو کہ سلام کہین تجکو یعنے آپ کی طرف سے اور سوال کرین تجسے کہ دعا کرے تو ہمارے لیے کہا اُنسے دعا میری تمام مشرق ومغرب کے مرد وزن مسلمانون کے لیے ہی

کہا ان دونوں صاحبوں نے کہ دعا کرو ہمارے لیے بالخصوص پس دعا کی اویس نے انکے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے پھر کہا عمرنے کہ دونوں میں تمکو
کچھ اپنے رزق سے یا اپنی عطا سے کہا دو کپڑے میرے پرانے ہوگئے ہیں اور دونوں پاپوشیں گانٹھی گئی ہیں اور میرے پاس چار درہم ہیں جب ہو چکینگے لیا ہونگا
اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہے ہفتہ کی آرزو کرتا ہے مہینے کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہے مہینے کی آرزو کرتا ہے سال بھر کی یعنے حرص و آرزو بڑھتی ہی چلی جاتی ہے بعد ازان
سپرد کیے قوم کو اونٹ انکے اور باہر گئے وہاں سے اور دیکھے نہ گئے بعد اسکے رواہ ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاکُمْ اَہْلُ الْیَمَنِ ہُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِی اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ فِی اَہْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا یعنے جبکہ آئے ابو موسے اشعری اور قوم اسکی آئے تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت
نرم ہیں از روے دل کے اور بہت نرم ہیں از روے قلب کے ف یعنے بہ نسبت تمام ان لوگوں کے کہ آتے ہیں تمہارے پاس اور ارق افئدۃ جو فرمایا
رقۃ ضد قساوت اور غلظت کی ہے اور فواد معنی دل کے اور بعضوں نے کہا باطن دل کا اور بعضوں نے کہا ظاہر اسکا اور معنے یہ ہیں کہ وہ بہت نرمی اور رحمت
رکھتے ہیں جہت باطن کے سے والین قلوبا یعنے بہت نرم دل ہیں واسطے قبول نصیحت و موعظت کے تمام لوگوں کے دلوں سے بسبب ظاہر کے اور بہت سے
اقوال اسکے معنی میں نقل کیے ہیں ملا علی نے اور شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ افئدہ جمع فواد کی ہے ساتھ پیش ف کے اور ہمزہ کے بمعنے دل کے اور قلوب جمع
قلب کی ہے جو تقلب سے بمعنے پھرنے کے ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتھ ایک ہی معنے کے کہا ہے اور
مکرر لانا اسکا حدیث میں تاکید کے لیے ہے اور یہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل میں گذری ہے وہاں فقط ارق افئدۃ مذکور ہے اور الین قلوبا نہیں اس
بھی متحد ہونا دونوں کا ظاہر ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ فواد پردہ دل کا ہے کہ جب باریک ہوتا ہے جاتی ہے اور پہنچتی ہے بات حق اسمین اور پہنچتی ہے دل کو اور دل
جب نرم ہوتا ہے در آتی ہے بات حق اندر اسکے اور رقت ضد غلظت کی ہے اور لین ضد صلابت کی مثلا شیشہ رقیق ہے اور نرم نہیں اور دل جب متاثر نہیں ہوتا ہے
آہنوں اور ڈھلنے والوں سے وصف کیا جاتا ہے اسکو ساتھ غلظت و صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہے وصف کیا جاتا ہے ساتھ رقت و لین کے اور طیبی نے کہا
احتمال رکھتا ہے کہ مراد ساتھ رقت کے ہو وت فہم اور ساتھ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پھر جبکہ وصف بیان کیا انکا یہ جو کچھ اسکے بعد بیان فرماتے ہیں وہ مانند نتیجہ
اور غایت کے ہے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے ف یمانیہ ساتھ تخفیف ی کے ہے اور ساتھ تشدید اسکے بھی منقول ہے
نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کے واسطے کمال ایمان کے وہاں کے رہنے والوں میں بیچ اسوقت کے اہل مشرق کے مقابلہ میں اور اسکی اور بھی
تاویلیں ہیں کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل میں ذکر کی گئیں ہیں اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت میں
حاضر ہوے اور پیدایش عالم اور ہدایت کار سے پوچھا اور حکمتوں اور اسرار انکے سے استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے انکو سامنے انکے جیسا کہ باب
بدء الخلق میں گذرا اور ظہور اور وصول اسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری ہے کہ رئیس اہل سنت و جماعت کے اور اولاد ابو موسی اشعری سے ہیں علیہ رحمۃ اللہ
علیہ اور کہا بعضوں نے کہ مراد حکمت سے فقہ ہے دین میں اور بعضوں نے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکھے اپنے صاحب کو پڑنے سے مہلکہ میں ترجمہ اور فخر یعنے
تعریف کرنی اپنی ساتھ مال و جاہ وغیرہ کے اور تکبر کرنا اونٹ والوں میں ہے چین اور آہستگی اور بوجھ وقار بکری والوں میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع
جاننا چاہیے کہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہے آدمی کے نفس میں اور سرایت کرتی ہیں انکی صفتیں اور ہیئتیں کہ مناسب
انکی طبیعتوں کے ہیں پس چرانے والے کا خلق و خو مناسب خو وغیرہ ان جانوروں کے ہوتے ہیں کہ چراتا ہے انکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت میں قساوت و غلظت
ہے اور بکری میں نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہیں یہ صفتیں انکے چرواہوں اور مالکوں میں اور اسی کے حکم میں ہے گھوڑا بلکہ زیادہ اس سے اور
بعضوں نے کہا کہ چونکہ بکری والے قریب آبادی کے رہتے ہیں اور اختلاط وہاں کے رہنے والوں سے رکھتے ہیں و نیز بکریاں صبر نہیں کرتی ہیں پانی سے

اور تحمل نہیں کرتیں جاڑے کا انکی طبیعت میں نرمی اور سکونت ہے اور یہ باعث ہے فرمان برداری کا اور نہ نکلنے کا اطاعت امام سے اور اونٹ والے دور ہونا
انکا آبادی سے اور رہنا جنگل میں اور کم ملنا انکا خلق سے باعث ہوتا ہے اوپر سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنے کی اطاعت وانقیاد سے ایسا ہی کہا ہے
شراح نے بیچ شرح اس حدیث کے اور کہا میں نے خدا کی توفیق سے ظاہر یہ ہے کہ مال و منال جو اونٹوں میں ہے بہت ہے باعث ہوتے ہیں سختی کے بخلاف
بکریوں کے کہ اتنی مالیت نہیں رکھتیں (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ
وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کفر کا
طرف مشرق کے ہے ف ت سر کفر سے مراد بڑا کفر ہے ذکرہ السیوطی اور اظہر یہ ہے کہ کہا جاوے یہ کہ منشاء کفر کا جانب مشرق کے ہے کہا طیبی نے یہ ایسا ہے
جیسے فرمایا راس الامر الاسلام یعنے ظہور کفر کا جانب مشرق سے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنے مشرق سے ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور یاجوج اور
ماجوج وغیرہما کے کہا نووی نے مراد ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کے زیادتی تسلط شیطان کی ہے اہل مشرق پر اور تھا یہ آنحضرت کے عہد میں
اور آیندہ بھی ہوگا جس وقت کہ نکلے گا دجال مشرق سے پس وہ منشا فتنہ عظیم کا ہے اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہے کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہے
یا اہل نجد اور بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہے ابلیس کی طرف جیسے کہ آیا ہے کہ طلوع کرتا ہے آفتاب درمیان دو قرن شیطان کے ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے
والوں کے اور اونٹ والوں اور چلانے والوں کے ہے کہ اونٹ کی پشم کے خیموں کے رہنے والے ہیں یعنے رہنے والے جنگل کے اور صحرا نشین اسلیے
کہ انکے گھر اکثر بالوں کے خیموں کے ہوتے ہیں اور آرام و نرمی بکری والوں میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے اُنہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے آئے ہیں فتنے
یعنے جو چیزیں باعث شور و شر کی ہیں دین میں اور باعث امتحان لوگوں کی ہیں دین میں درحالیکہ اشارہ کرنے والے تھے آنحضرت ساتھ لفظ ہہنا کے طرف
مشرق کے اور سخت زبانی اور سخت دلی بیچ چلانے والوں خیمہ نشینوں کے ہیں کہ جو پیچھے لگ رہے ہیں اونٹوں اور گایوں کی دموں کے ف ع
کرجاتے ہیں پیچھے چرانے کے لیے مراد اُنسے اعراب ہیں یا اور جنگلی اور مذمت کی انکی بسبب دور رہنے اُنکے کے شہروں اور گاؤں سے کہ موجب قلت
علم کا ہے کہ جس سے حاصل ہوتے ہیں اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کے فرمایا اللہ تعالے نے الاعراب اشد کفرا و نفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما
انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ یہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ
وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی دلوں کی اور سختی
زبان کی مشرق میں ہے یعنے بسبب ہونے اسکے کے محل کفر و فتنوں کا اور ایمان اہل حجاز میں ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ح مراد ہے حجاز سے مکہ اور مدینہ اور
طائف اور متعلقات انکے اور کہا ابن ملک نے مراد میں اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہیں کہ حاجز ہے درمیان نجد اور تہامہ کے اور نجد اس
زمین کا نام ہے کہ بلند ہے اور وہ مخصوص ہے سوائے حجاز کے جو زمین کہ متصل ہے ساتھ عراق کے اور اسکے مقابل میں زمین پست کو تہامہ کہتے ہیں (وَعَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ
لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہمارے کے ف ع شاید کہ پہلے
ذکر کرنا شام کا شاید ہے اسکو شام مبارک ہے باصلہ بموجب فرمانے اللہ تعالے کے الذی بارکنا حولہ اور انبیا بھی وہاں بہت مدفون ہیں اسلیے بھی پہلے

ذکر کیا اسکو اور مراد برکت سے زیادتی برکت کی ہے یا برکت کہ حاصل ہو واسطے اہل مدینہ کے اور تمام مومنون کے علی الخصوص **ترجمہ** یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہمارے کے **ف ع** مراد ہے برکت ظاہریہ اور معنویہ اور اسی لیے بہت ہوتے ہین اولیا اسمین اور ظاہر اان دونون مکانون کے لیے دعا برکت کی اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انھین دونون سے آتا ہے ترجمہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے کہ برکت دے ہمارے نجد مین **ف ع** تو کہ حاصل ہو برکت ہمارے لیے اسکی جانب سے بھی اور معنے نجد کے اوپر کی حدیث کی شرح مین لکھے گئے ہین **ف** کہا یا آلہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے شام مین یا آلہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن مین کہا بعضے صحابہ نے کہ کہیے برکت دے ہمارے نجد مین ابن عمر کہتے ہین پس گمان کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہا تیسری بار مین یعنے یا دوسری بار مین اس جگہ **ف ع** یعنے جانب نجد مین او وہی مراد ہے ساتھ قول آنحضرت کے نحو المشرق **ت** زلزلے ہونگے **ف ع** یعنے حسی یا معنوی اور وہ ہلنا دلون کا ہے اور بیقرار ہونا اہل اسکے **ت** اور فتنے **ف ع** یعنے بلیات اور محنتین کہ باعث ہون ضعف دین کی اور قلت دیانت کی پس نہین مناسب ہے دعا برکت کی اسکے لیے **ت** اور مین نجد مین اور اسکے نواح مین ظاہر ہوتا ہے سینگ شیطان کا نقل کی ہے بخاری نے **ف ع** یعنے جماعت اور مددگار اسکے اور کہا اشرف نے کہ دعا کی آنحضرت نے یمن اور شام کے لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت کی پیدایش کی مکہ ہے اور وہ یمن مین سے ہے اور جگہ رہنے اور دفن ہونے انکے کی مدینہ ہے اور وہ شام مین سے ہے اور یہ دونون چیزین کافی ہین انکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی طرف اور لائے ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے اور مکرر کی دعا تین بار

الفصل الثانی فصل دوسری **ت** عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ **ت** روایت کرتے ہین انس زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کے لیے اور کہا یا آلہی متوجہ کر انکے دلون کو **ف ع** یعنے طرف ہمارے تو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تھا یمن سے اور اسی لیے اسکے بعد دعا کی برکت صاع اور مد کی واسطے غلہ کے کہ آوے طرف انکے یمن سے پس کہا **ت** اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد ہمارے کے نقل کی ہے ترمذی نے **ف ع** مراد ہے ان دونون سے غلہ جو ناپا جاتا ہے انھین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہے کہ اسمین قریب ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہے اور مد مین چوتھائی اسکا اور کہا تورپشتی نے کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلون کے یعنے دونون جملون کے کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا وبارک لنا الخ یہ ہے کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتے تھے پس جب دعا کی اللہ تعالے سے اہل یمن کے دلون کے متوجہ ہونے کی طرف دار الہجرۃ کے اور وہ بہت تھے اور انکے آنے سے زیادہ تنگی معیشت کی متصور تھی پس دعا برکت طعام کی کی تا اہل مدینہ کے لیے تو کہ فراخی رہے وہان کے رہنے والون کے لیے بھی اور انکے لیے بھی کہ وارد ہون وہان پس تو تنگ ہو مقیم آنے والے کے سبب سے اور نہ دشوار ہو آنا اسپر کو ہجرت کر کر آوے طرف انکے **ت** وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِأَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ **ت** اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اہل شام کے عرض کیا ہمنے کس سبب سے یہ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اسلیے کہ فرشتے رحمن کے پھیلائے ہوئے ہین بازو اپنے زمین شام پر اور اسکے اہل پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف ع** واسطے محافظت کرنے کے کفر سے اور لفظ رحمن مین اشارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین انتہے اور حضرت شیخ نے کہا کہ بازو پھیلانا فرشتون کا کنایہ ہے چھا جانے رحمت اور رافت آلہی سے اہل شام پر یعنے ابدال پر کہ وہان رہتے ہین یا تمام وہان کے بسنے والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کے بازوون سے صفات اور قوے ملکیہ ہین اور قیاس نہ کرنا چاہیے انکو پرندون کے بازوون پر اسلیے کہ پرندون کے سوا تین چار بازوون کے نہین ہوتے ہین چہ جائے چھ سو بازو کہ آنحضرت نے شب معراج مین جبرئیل کے دیکھے اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کے لیے ثابت

کرنے چاہییں لیکن انکی کیفیت کے بیان کرنے سے باز رہنا چاہیے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ
حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سے ف ع یہ شک راوی ہے اور اس روایت میں لفظ نحو کا نہ
ہے ظاہر میں لیکن مقدر ہے یعنے من نحوہا اور من جانبہا اور مراد آگ سے یا تو یہی آگ ہے حقیقۃً چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا مراد اس سے فتنے ہیں اور حضرموت ساتھ
زبح مہملہ اور حزم ضاد معجمہ اور زبر را اور میم کے اور میم کے پیش سے بھی کہا ہے نام ایک شہر مشہور کا ہے یمن سے ت جمع کریگی وہ آگ لوگوں کو اور ہانکیگی
انکو کہا ہمنے یا رسول اللہ پس کیا فرماتے ہو ہمکو یعنے کیا کریں ہم اسوقت اور کہاں جاویں ہم فرمایا آنحضرت نے لازم ہے تمکو جانا شام کو نقل کی یہ ترمذی
نے ف ع ح یعنے اسلیے کہ وہ سلامت رہینگے پہونچنے آگ سے یا حکمیہ کے سبب محافظت کرنے ملائکہ رحمت کے اور امارات ساعت میں گذر چکا ہے
ذکر آگ کا کہ ہانکیگی انکو محشر کی طرف کہ مراد اس سے شام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہانکیگی انکو طرف شام کے بے اختیار انکے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ
اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ
مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق یہ کہ
ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے ف ع ح یعنے معنے اسکے یہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کے بعد ہجرت کے کہ ہوئی طرف مدینے کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد بار بار
اور بہت ہونا ہجرت کا ہے اور یہ معنے بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث اور سیاق حدیث سے اور یہ اس اوقات میں ہے کہ بہت ہونگے فتنے شہروں
میں اور غالب ہونگے کافر شہروں میں اور کم رہینگے حمایت کرنے والے دین کے اور قائم امر خدا پر واسطے اسلام میں اور باقی رہینگے شہر شام کے محروس
ومحفوظ کہ نگہبانی کرینگے انکی لشکر اسلام کے کہ جو غالب اور مدد کرنے والے حق کے ہونگے یہانتک کہ قتال کرینگے دجال سے پس جو کوئی چاہیے
کہ نگاہ رکھے اپنے دین کو ہجرت کرے ان شہروں کی طرف بعد ازاں مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتھ قول اپنے کے ت پس بہترین لوگوں کا وہ ہوگا کہ
ہجرت کرے طرف ہجرت کی جگہ ابراہیم کے کہ شام ہے اسلیے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کے اور ایک روایت میں ساتھ اس عبارت
کے آیا ہے پس بہترین اہل زمین کے وہ ہونگے کہ بہت لازم پکڑینگے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنے شام کو اور باقی رہینگے زمین میں بدترین اہل اسکے
یعنے کفار وفجار پھینک دیگی انکو زمینیں انکی معنے اسکے یہ ہین کہ پھینک دیگی بدترین لوگوں کو زمینیں انکی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے کہا
شارحین نے یعنے انتقال کرینگے بہترین اہل زمین کے ان زمینوں سے کہ غالب ہونگے ان پر کافر پس باقی رہینگے ناکارہ لوگ جانشین ہونگے ہجرت
کرنے والوں کے واسطے رغبت کرنیکی دنیا میں اور واسطے دشمنے کے لڑائی سے اور واسطے حرص کرنے کے ان چیزوں پر کہ ہونگی انکی قسم اولاد اور
مواشی وغیرہ متاع دنیا سے پس وہ بسبب خست نفسوں اپنے اور ضعف دین اپنے کے مانند چیز خوار گھناونی کے ہونگے نزدیک نفسوں پاکیزہ کے
اور گویا زمینیں بیزار ہونگی انسے پس پھینکدینگی انکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکھیگا پس دور رکھیگا انکو مکان رحمت اپنے سے اور محل کرامت اپنے سے مانند
دور رکھنے اس شخص کے کہ گھن کھاتا ہے کسی چیز سے اور نفرت کرتی ہے اس سے طبیعت اسکی پس اسی سبب باز رکھیگا انکو نکلنے سے اور بیٹھا رہنے دیگا
انکو ساتھ دشمنان دین کے مانند قول اللہ تعالے کے وَلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ یعنے ولیکن مکروہ رکھا اللہ تعالے نے اٹھنا انکا پس ٹھہرا رہنے
دیا انکو ت مکروہ رکھیگی انکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی انکے ساتھ آگ رات اور دن اور جمع کریگی انکو ساتھ کافروں کے کہ وہ باعتبار چھپانے اور بڑھانے
اپنے کے مانند سوروں اور بندروں کے ہونگے ف یہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی رحمہ کے لکھا گیا اور شیخ رحمہ نے کہا ہانکیگی اور جمع کریگی انکو آگ فتنہ کی

کہ وہ نتیجہ اعمال بد انکے کے ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اُسوقت ساتھ بندرون کے اور سورون کے مراد یا تو حقیقت اور صورت انکی ہے یا معنے ہونے کے ساتھ انکے متخلق ہونا ساتھ اخلاق انکے کے اور متصف ہونا ساتھ صفات انکے کے ہے یا مراد آدمی بدخوی اور کافر ہین کہ مانند بندر اور سور کے ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ رات کرینگے وہ اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ قیلولہ کرینگے وہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف قیلولہ کہتے ہین دوپہر کے سونے کو یعنے وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور مصاحب حال انکے کی ہوگی نعوذ باللہ من ذلک (وعن ابن حوالۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستصیر الامر ان تکونوا جنودا مجندۃ جند بالشام وجند بالیمن وجند بالعراق فقال ابن حوالۃ خر لی یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک فقال علیک بالشام فانہا خیرۃ اللہ من ارضہ یجتبی الیہا خیرتہ من عبادہ فاما ان ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فان اللہ عزوجل توکل لی بالشام واھلہ رواہ احمد وابوداؤد) اور روایت ہے ابن حوالہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ ہوجاویگا کاروبار دین کا اسطرح پر کہ ہوگے تم لشکر جمع کیے گئے یعنے کلمہ ذالاسلام مین اور جماعت یعنے بیچ طاعات احکام کے ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین ف یعنے عراق عرب مین اور وہ بصرہ اور کوفہ ہے یا عراق عجم مین اور وہ ماورائے کوفہ اور بصرہ کے ہے سوائے خراسان اور ماوراء النہر کے ت پس کہا ابن حوالہ نے اختیار کر واسطے میرے یا رسول اللہ کہ ان لشکرون مین سے کس لشکر کے ساتھ رہون مین اگر پاؤن مین اُسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلیے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہے زمین خدا سے یعنے پسند کیا ہے اُسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کے اخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اس زمین کے خدائے تعالے برگزیدون کو اپنے بندون مین سے پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمپر لازم ہے اپنے یمن مین رہنا ف اضافت یمن کی انکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب عرب ہین اور یمن انکی زمین سے ہے اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہے درمیان قول آپ کے علیکم بالشام اور درمیان قول آپ کے ت واسقوا الخ یعنے لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنے تئین اور اپنے جانورون کو اپنے حوضون سے ف غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زیر دال مہملہ کے جمع غدیر کی ہے معنے حوض کے یعنے چاہیے کہ پانی دیوے ہر ایک اپنے حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اسکے اور مزاحمت اور معارضہ نہ کرے ساتھ غیر کے خصوصا اسے کہ بیچ حدود اسلام پہنچے ہین تو ہو سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا ت اسلیے کہ اللہ عزوجل متکفل ہوا ہے بسبب میرے بیچ حق میری کے کہ محافظت کرے شام کی اور اسکے رہنے والون کی کفار کی شر سے اور انکے غالب آنے سے اس دیار پر نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عن شریح بن عبید قال ذکر اہل الشام عند علی رضی اللہ عنہ وقیل العنہم یا امیر المؤمنین قال لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وہم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بہم الغیث وینتصر بہم علی الاعداء ویصرف عن اہل الشام بہم العذاب) روایت کی شریح بن عبید تابعی نے کہا کہ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علیؓ کے ف مراد اہل شام سے یہان مخالف علیؓ کے ہین معاویہؓ اور جو کہ انکے ساتھ تھے شام مین کہ حاکم ملک شام کے تھے عمرؓ کے زمانہ سے آخر تک پس انکا ذکر ساتھ برائی کے کیا گیا حضرت علیؓ سے سلسلہ سخن ت اور کہا گیا حضرت علیؓ سے کہ لعنت کرو انکو اے امیر المؤمنین کہا علیؓ نے کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مین نے سنا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ابدال ہوتے ہین شام مین ف یعنے کیونکر لعنت کرون مین انکو کہ ابدال وہان ہوتے ہین پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بھی علمائے اہل سنت کے کہتے ہین کہ یہ دفع کرنا ہے علیؓ سے اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطے دفع مجادلہ کے اور یہان سے لازم نہین آتا کہ جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سے جیسا کہ ابتدا سمجھا جاتا ہے اور یہ کیونکر ہو اس حال مین کہ روایت کیا گیا ہے امیر المؤمنینؓ سے کہ فرمایا یہ بھائی ہمارے ہین کہ بغی کی ہے ہمپر اور آیا ہے کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفون کے لشکر والون مین سے پکڑ لائے ایک شخص نے کہا واعجب مین جانتا تھا کہ وہ اچھا مسلمان ہے علیؓ نے فرمایا کیا کہتا ہے تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوائے اسکے آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتے ہین انکے اسلام پر بعد ازان بیان ابدال کا کرتے ہین ت

اور ابدال چالیس مرد ہیں جب کوئی مرتا ہے ایک مرد لاتا ہے خدا تعالیٰ اُسکے بدل میں ایک اور مرد کو انکے وجود و برکت سے مینہ برستا ہے اور بدلا لیا جاتا ہے ساتھ مدد
انکی کے دشمنوں یعنے کفار سے اور دفع کیا جاتا ہے اہل شام سے ساتھ برکت انکی کے عذاب فشات یعنے عذاب شدید اور تخصیص اہل شام کی بسبب
قرب جوار اور زیادتی ارتباط انکی کے ہوگی والا برکت و نصرت انکے عالم کو شامل ہے اور وجود ابدال کا اس حدیث میں اور اور حدیثوں میں بھی علی سے آیا ہے
شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنے ان حدیثوں کے ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے لایا ہے کہ فرمایا خیار امت یعنے نیک امت
کے پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں نہ پانسو کم ہوتے ہیں اور نہ یہ چالیس جبکہ مرتا ہے ایک ابدال ابدال کرتا ہے خدا تعالیٰ ایک کو پانسو میں سے
جگہ اسکی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسے عمل انکے کہ کیا عمل کرتے ہیں کہ اس مرتبہ کو پہونچتے ہیں فرمایا وہ عفو کرتے ہیں اُس شخص سے
کہ ظلم کرتا ہے اُنپر اور نیکی کرتے ہیں اس شخص سے کہ بدی کرتا ہے اُنسے اور خبرگیری فقرا کی کرتے ہیں اُس چیز سے کہ دیا ہے خدا تعالیٰ نے انکو اور تصدیق
خدا تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرمایا والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنے کھانے والے غصہ کے اور عفو کرنے والے لوگوں سے اور
اللہ دوست رکھتا ہے نیک کاروں کو انتہے اور روایت کی ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تین سو شخص ہیں
آدم کے دل پر اور اسکے لیے چالیس ہیں کہ دل انکے موسےٰ کے دل پر ہیں اور اسکے لیے سات شخص ہیں کہ دل انکے حضرت ابراہیم کے دل پر ہیں اور اسکے
لیے پانچ شخص ہیں کہ دل انکے جبرئیل کے دل پر ہیں اور اسکے لیے تین شخص ہیں کہ دل انکے میکائیل کے دل پر ہیں اور اسکے لیے ایک شخص ہے کہ دل اسکا
اسرافیل کے دل پر ہے جبکہ مرتا ہے وہ ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی تین میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین میں سے بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی پانچ میں سے اور
جبکہ مرتا ہے پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی سات میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی چالیس میں سے اور
جبکہ مرتا ہے ایک چالیس میں سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی تین سو میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہے اللہ اسکی جگہ عوام میں سے بسبب
انکے دفع کیجاتی ہے بلا اس امت سے کہا بعضے عارفین نے کہ نہیں ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آنحضرت کے دل پر ہوا اسلیے کہ نہیں
پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر میں کسی کو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے پس نہیں برابر و مقابل ہے انکے دل کے
دل کسی کا اولیا میں سے برابر ہے کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب (وعن رجل من الصحابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح الشام فاذا خيرتم المنازل
فيها فعليكم بمدينة يقال لها دمشق فانها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها ارض يقال لها الغوطة رواهما احمد) اور روایت ہے ایک شخص سے
صحابہ میں سے ف ش کہ نام اسکا معلوم نہیں ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان نہیں رکھتی کہ صحابہ سب عدول ہیں ت یہ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیے جاوینگے شہر شام میں پس جب اختیار دیے جاؤ تم مکانوں کا ان شہروں میں پس تمپر لازم ہو رہنا ایک شہر کا کہ کہا
جاتا ہے اسکو دمشق ف ح ساتھ زیر دال اور زبر میم کے بموجب قول اکثر و افصح کے کہ پایہ تخت شام کا ہے ت پس تحقیق شہر دمشق جگہ پناہ مسلمانوں
کی ہے لڑائیوں سے ف لفظ معقل ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کے عقل سے ہے یعنے حصن اور پناہ کے اور یہی ہے کہ داخل ہوتے تھے
اسمیں مسلمان اور پناہ لاتے ہیں طرف اسکے جیسے کہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کی ہے یعنے جنگ و قتال کے ت
اور دمشق شہر جامع شام کا ہے ف ح فسطاط ساتھ پیش فا کے اور جزم سین کے اور کبھی فا کے زیر سے بھی آتا ہے یعنے شہر جامع کے کہ جمع کرے لوگوں
کو اور اسی لیے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بھی آتا ہے ت دمشق کی زمینوں میں سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو غوطہ ف ح
ساتھ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کے اور طا مہملہ کے نام باغوں کا اور پانیوں کا ہے کہ گرد دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہے نزدیک
دمشق کے ت روایت کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے بیچ اپنی مسند میں (وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة

بِالْمَدِیْنَۃِ وَالْمُلْکُ بِالشَّامِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ مین ہے ف ع یعنے غالبًا اسلیے کہ علی کوفہ
مین رہتے تھے بیچ زمانۂ خلافت اپنی کے یا مراد یہ ہے کہ خلافت مستقرہ مدینہ مین ہے ت اور ملک یعنے بادشاہت شام مین ف ع ح اور اسمین اعلام
ہے ساتھ اسکے کہ حسن رضی نے جب خلافت ترک کی اور کاروبار سپرد معاویہ کے کیا تو وہ نہین ہوے خلیفہ اور مؤید ہے اسکو جو کچھ کہ روایت کی احمد اور
ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نے کہ خلافت بعد میرے بیچ امت میری کے تیس برس ہوگی پھر بادشاہت ہوگی بعد اسکے کہا بعضون نے کہ اسمین
اشارہ ہے علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی طرف یہ لکھا اور حدیث مین آنحضرت کی صفتون مین واقع ہوا ہے کہ مولد یعنے جگہ پیدائش انکے کی
مکہ ہے اور مہاجر یعنے جگہ ہجرت انکے کی مدینہ اور ملک انکا شام ہے مراد اس سے نبوت و دین ہے اسلیے کہ وہ شام مین اغلب و اکثر تھا والا ملک تو دین انکا
تمام عالم مین ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد انکے قول سے الملک بالشام ہے کہ جہاد و قتال وہان ہے اسلیے کہ منقطع نہین ہوتا جہاد و بلاد شام مین اور اسمین
رغبت دلانی ہے شام کی سافری کی واسطے پانے فضل جہاد و رباط کے واللہ اعلم (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِیْ سَاطِعًا حَتّٰی اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ) اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ایک ستون نور سے کہ باہر نکلا میرے سر کے نیچے سے درحالیکہ اٹھنے والا ہوا یہان تک کہ
ٹھہرا شام مین نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ف ت دلالت کرتا ہے یہ اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اسکے کے شام
مین اور اسی قبیل سے ہے نکلنا نور کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے پیٹ سے وقت ولادت کے اور روشن ہونا شام کے مکانون کا اس سے
(وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَۃِ بِالْغُوْطَۃِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ یُقَالُ لَہَا دِمَشْقُ مِنْ خَیْرِ
مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی درداء سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کے یعنے
جنگ دجال کے غوطہ ہے کہ بیچ جانب ایک شہر کے ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو دمشق کہ بہترین شہرون شام کے سے ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح من
خیر مدائن الشام صفت دمشق کی ہے اور غوطہ بھی ایک جگہ ہے نزدیک اسکے جیسا کہ گذرا اور اگلی حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق
کے ہے اور مضافات اور توابع اسکے سے ہے کچھ خلاف درمیان ان دونون حدیثون کے نہوا (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَیَاْتِیْ مَلِکٌ مِنْ مُلُوْکِ
الْعَجَمِ یَظْہَرُ عَلَی الْمَدَائِنِ کُلِّہَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سے کہا نزدیک ہے کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون
سے پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوائے دمشق کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح بیان نہین کیا شارحون نے کہ وہ بادشاہ کون ہے تنبیہ جاننا
چاہیے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوائے انکے کے آئی ہین اور محدثون نے
حکم کیا ہے اوپر اکثر انکے کے ساتھ ضعف کے واللہ اعلم کتاب سفر السعادۃ باب ثواب ہذہ الامۃ یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے
یعنے ایسی جماعت کے کہ جامع ہے درمیان اجابت و متابعت کے کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتے ہین پس تصحیح مین ہے کہ مبتدع نہین ہے امت سے علی الاطلاق کہا
توضیح مین مراد امت مطلقہ سے اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ انکا ہے مانند طریقہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ انکے کے
رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت کہا صاحب تلویح نے اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہون اہل قبلہ سے پس وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کے ف ح
فضیلت اس امت مرحومہ کی اور کثرت ثواب انکی بہ نسبت اور امتون کے خارج حد حصر اور حیطۂ بیان سے ہے اور انکے ثابت کرنے مین بس ہے قول حق سبحانہ
تعالے کا (کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) یعنے تھے تم بہترین امت کہ نکالے گئے لوگون کے لیے اور قول اسی تعالے کے (وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَاکُمْ اُمَّۃً
وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُہَدَاءَ عَلَی النَّاسِ) اور بس ہے یہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل خلائق ہین کہ تمام انبیا

اور رسولون نے آرزو کی ہو کاش کہ انکی امت ہوتے اور یہ کہ ثابت ہین انکے لیے کمالات اور کرامات اور فضائل ایسی ایسی طرح کے کہ نہ تھے امم سابق مین (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اُمَّتِهٖ وَارْزُقْنَا مَحَبَّتَهٗ وَتَوَفَّنَا عَلٰى دِيْنِهٖ وَمِلَّتِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)

الفصل الاول فصل پہلا (عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِىْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِىْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِىْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِىْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِىْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ) روایت ہو ابن عمر سے کہ انہنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ہو مدت عمر تمھارے کی بہ نسبت عمر اُن لوگون کے کہ گذرے ہین امتون سے مگر مقدار اس زمانہ کے کہ درمیان نماز عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک ہو **ف ع** اجل کہتے ہین ایک مدت کو کہ تعیین کی گئی ہو ایک چیز کے لیے فرمایا اللہ تعالے نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہو انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہو دنا اجلہ یعنی قریب ہوگئی موت اسکی طاعلی نے یہ توطیبی سے نقل کیا ہو اور بعد اسکے لکھا ہو کہ توضیح اسکی یہ ہو کہ اجل کبھی تعبیر کیجاتی ہو تمام وقت سے کہ معین ہو عمر کے لیے برابر ہو کہ ہو متعلق یا بسر م جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالے کے ثم قضے اجلا واجل مسمے عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہو اوپر انتہائے مدت کے اور آخر اسکی کے اور یہی مراد ہو ساتھ قول حق سبحانہ کے اذا جاء اجلہم لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنے جب آویگی موت انکی نہ تاخیر کرینگے ایک ساعت اور نہ پہل کرینگے اور مراد اجل سے یہان معنے اول ہی ہین فرماتے ہین مدت عمر دن قلیل تمھارے کی بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کے مقدار اس مدت کے ہو کہ نماز عصر سے مغرب تک ہو بیچ مقابلہ اول روز کے عصر تک اور باوجود اسکے ثواب تمھارا انکے ثواب سے زیادہ ہو خلاصہ یہ کہ مدت تمھاری عمل مین تھوڑی ہو اور ثواب تمھارا بہت پھر بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کے اور درمیان یہود و نصاری کے ہو ساتھ قول اپنے کے **ت** اور نہین ہو قصہ اور حال تمھارا اور قصہ اور حال یہود اور نصارے کا یعنے ساتھ رب سبحانہ تعالے کے مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنے والون اور مزدورون کو پس کہا اُس مرد نے کون ہو کہ کام کرے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف ع** یعنے ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتے ہین آدھے دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا ہو **ت** پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف ع** یعنے عمل کیا موسے علیہ السلام کے تابعون نے عمر دراز مین ثواب قلیل پر پس مشابہ ہین ساتھ اُن مزدورون کے کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر کہا اُس مرد نے کون ہو کہ کام کرے میرے لیے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصارے نے یعنے عیسے علیہ السلام کے تابعون نے بعد یہود کے ایک ایک قیراط پر **ف ع** یعنے انھون نے کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کے مشابہ اُن مزدورون کے کہ کام کیا دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر کہا اس مرد نے کون ہو کہ کام کرے میرے لیے نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ اُن لوگون کے کہ کام کیا مثلا نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمھارے لیے اجر ہو دو چند **ف ع** یعنے بہ نسبت یہود و نصارے کے اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہو اللہ تعالے کے اس قول سے (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ) یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ ساتھ رسول اسکے کے پس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سے پس اس امت نے تصدیق کی اپنے نبی کی اور اگلے نبیون کی بھی اسلیے دوہرا ثواب ملا **ت** پس غصہ ہوئے یہود

نصارے پس کہا انھون نے کہ ہم زیادہ ہین از روے عمل کے اور کمتر ہین از روے ثواب کے ف ع یعنے کہا اہل کتاب نے اے رب ہمارے دیا تونے امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال انکے کے اور دیا تونے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہمارے کے اور شاید کہ وہ کہینگے یہ روز قیامت کے یا صادر ہوا انسے مثل اسکے جبکہ مطلع ہوئے اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنے کے اور بہر تقدیر احتجاج مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بقدر رنج اٹھانے کے اور نہ بجہت استحقاق کے اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا ہے اپنے مولے کے نزدیک بسبب خدمت اپنی کے ثواب کا بلکہ سوے دیتا ہے اسکو اپنے فضل سے اور پہونچتا ہے اسکو یہ کہ بہت تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندون مین سے فانہ یفعل مایشاء و یحکم مایرید اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے ہمارے علماء نے واسطے قوت دینے قول ابی حنیفہ کے یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہے بعد ہونے سایہ ہر چیز کے دوبرابر اسکے اسلیے کہ نہین متصور ہے یہ کہ ہون نصارے زیادہ تر عمل مین اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے ت فرمایا اللہ تعالے نے پس کیا ظلم کیا مین نے تمپر یعنے کیا کم کیا مین نے کچھ تمھارے حق سے کہ جو مقرر کیا تھا اور وعدہ کیا تھا اسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہین ظلم کیا تونے ہمارے حق مین سے کچھ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تونے فرمایا اللہ تعالے نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میرے کی ہے دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچھ چاہتا ہون کرتا ہون نقل کی یہ بخاری نے ف ع مراد یہود و نصارے سے یہان وہ یہود و نصارے ہین کہ ثابت رہے دین حق پر نہ کفار انمین سے اسلیے کہ انکے لیے نہین ہے ثواب کچھ بھی اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ نصارے جو ایمان لائے حضرت عیسے اور انجیل پر باوجود ایمان لانے کے حضرت موسے اور توریت پر تو انکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کے کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائے تھے (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدہم لو رانی باہلہ ومالہ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت رکھنے کے مجھسے وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے پیچھے وفات میری کے دوست رکھیگا ایک انمین سے اور آرزو کریگا کہ دیکھے مجھکو و فدا کرے اپنے اہل اور اپنے مال کو نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کرے اگر اتفاق ہو میرے دیکھنے کا اور پہونچنے کا طرف میرے جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضے اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت کرتا ہے اسپر کہ ہو سکتا ہے کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوے کہ مساوی آوے انکی فضیلت مین یا افضل ہو انسے اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماے حدیث سے ہے اسی طرف گیا ہے اور تمسک ساتھ ان حدیثون کے کیا ہے اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لائے ہین باوجود اسکے کہ اجماع رکھتے ہین علما اسپر کہ صحابہ افضل امت کے ہین اور حمل کیا ہے علماء نے ان حدیثون کو اوپر ثابت کرنے ایک جہت کے خیریت سے ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہے اکثریت ثواب سے ثابت ہے صحابہ ہی کے لیے ولیکن کہا ہے انھون نے کہ مراد صحابہ سے یہان خاص وہ ہین کہ صحبت انکی طویل ہو اور علم آنحضرت سے بہت سیکھا ہو اور غزوات مین حاضر ہوے ہون اور اوپر بعضے اعم ہے کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہے اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے اپنی جگہہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کے اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہے واللہ اعلم اور حق یہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہے ساتھ صحابہ کے اور کسی کو اسمین کچھ شرکت نہین ہے اور اوپر اور فضائل علمی اور عملی مین مجال سخن کی واسع ہے اور اولے یہ ہے کہ مطلق حکم کیا جاوے کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین (وعن معاویۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتی یاتیہم امر اللہ وہم علی ذلک متفق علیہ) اور روایت ہے معاویہ سے کہا کہ سنا مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت اجابت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ کے ف ع

یعنے ساتھ امر دین اُسکے کے اور احکام شریعت اُسکے کے کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سے اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ
اور خیر خواہی کرنی اُسکے خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسے کہ اشارہ کرتا ہو طرف اُسکے قول اللہ تعالے کا وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور چاہیے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بھلائی کے اور حکم کرین اچھی باتون کا اور منع کرین
بری باتون سے ترجمہ نہین ضرر کریگا انکو یعنے اُنکے دین وامر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری اُنکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے اُنکی یعنے
نہ موافقت کرے اُنکے امر کی یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنے موت اُنکی اور انقضاے عہد اُنکا اور وہ اوپر اسی کاروبار کے ہونگے ف ش یعنے
قائم ہونگے امر خدا پر اور تائید دین پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اُسکے کہ روے زمین خالی نہین ہوگا صلحا سے کہ ثابت ہین اوامر خدا پر اور دین پر نواہی
اُسکے سے قایم ہین امور شریعت پر برابر ہی اُنکے نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت اُنکی اُنسے اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نے امر اللہ کو ساتھ قیامت
کے لیکن اُسپر اشکال آتا ہی ساتھ حدیث لا تقوم الساعۃ حتے لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنے نہین برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین مین
وہ شخص کہ کہے اللہ اور کہا ایک شارح نے کہ معنے قائمہ بامر اللہ کے یہ ہین کہ چنگل مارینگے ساتھ دین اُسکے کے اور بعضون نے کہا مراد اس گروہ سے
تعلیم کرنے والے حدیث اور علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگے اسلام پر ہمیشہ
بعضون نے کہا احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور
جانب مین اور قائم ہوگا اُسکے بلند کرنے پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھ جہاد کرنے کے کفار سے تقویت اور تائید
دین کی کرتے ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون مین آیا ہی وہم بالشام یعنے اور وہ شام مین ہونگے اور
بعضی روایتون مین آیا ہی حتے یقاتل آخرہم مسیح الدجال یعنے یہانتک کہ قتال کرینگے اخیر اُنکے مسیح دجال سے یہ روایتین دلالت کرتی ہین کہ
مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی (وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ) اور ذکر کی گئی
کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علے اللہ لابرہ الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال مینہ کے ہی نہین جانا جاتا کہ اول اُسکا بہتر ہی یا آخر اُسکا نقل کی یہ ترمذی نے
ف ح جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمین ہی کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین
یہان یہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہی اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسے کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجھا جاتا ہی کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونے مین پس خیر
بمعنے اسم تفضیل کے نہین ہی دین مین پس اگلون نے صحبت رکھی ساتھ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اتباع کیا اُنکا اور پہونچایا بلاد
اُنکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی اُنکے قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا انکو
اور تمام کیا اُسکی بنا کو اور محکم کیا اُسکے ارکان کو اور بلند کیا اُسکے منار کو اور پھیلایا اُسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اُسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنے اسم
تفضیل کے کرین تو بھی درست ہو سکتا ہی باعتبار تعدد وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونے یا تفاضل کے وجوہ
متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کے یہ ہی کہ فضل کلی ثابت ہی صحابہ کے لیے اور یہ منافات نہین رکھتا ہی ساتھ ثابت ہونے فضل کے وجوہ جزئیہ
کر اُنکے لیے اور مراد فضل کلی سے اکثریت ثواب کی ہی اللہ تعالے کے نزدیک ف ع کہا توربشتی نے کہ نہین حمل کیجاویگی یہ حدیث اوپر تردد
کے بیچ فضیلت اول کے آخر پر اسلیے کہ قرن اول افضل ہین سب قرنون سے بلاشک بلاشبہ پھر وہ کہ قریب اُنکے ہین پھر وہ کہ قریب اُنکے ہین اور جو تھے ہین اشتباہ کی

راوی کی جانب سے اور نہین مراد ہی اس سے مگر نافع ہونا اسکا شریعت کے پھیلانے مین اور ایسا ہی قول قاضی کا طول طویل لکھکر لکھا ہی کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا
کہ نہین حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود النفع کے بیچ بعض مینہون کے نہ بعض کے ایسا ہی نہین حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود خیریت کے بیچ بعض افراد امت کے نہ بعض کے
جمیع وجوہ سے اسلیے کہ حیثیتین مختلفۃ الکیفیات ہین (وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ) اور باوجود اسکے پس فضل مقدم کے لیے ہی اور نہین ہی یہ مگر نسل پچھلون
کے لیے اشارہ کرنے کو طرف اسکے کہ دروازہ اللہ کا کھلا ہوا ہی اور طلب کرنا فیض کا اُسکی جناب سے متوقع ہی کہا طیبی نے کہ تمثیل امت کی ساتھ مینھ کے
نہین ہی مگر بسبب ہدایت اور علم کے جیسے کہ تمثیل دی آنحضرت نے مینھ کو ساتھ ہدایت اور علم کے پس مختص ہوگی یہ امت مشابہت دی گئی ساتھ مینھ کے
ساتھ علماے کے اور کاملین کے انہین سے اور کامل کرنے والون کے واسطے غیر اپنے کے پس مستدعی ہی یہ تفسیر اُسکو کہ ارادہ کیا جاوے ساتھ خیر کے نفع
پس نہین لازم آتی ہی اس سے مساوات بیچ افضلیت کے انتہے مختصراً اور خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہین خالی ہی خیر سے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے
آنحضرت نے ساتھ قول اپنے کے ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن بنی اسکا بنی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتون کے کہ خیر منحصر تھی انکے اگلون ہی مین پھر آئے شر انکے
پچھلون مین کہ بدل ڈالین اُنھون نے کتابین اپنی اور تحریف کر ڈالا اس طریق کو کہ تھے اُسپر اول انکے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا وَأَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا
فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا
وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِينٌ) اور روایت ہی امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ نقل کی انھون نے اپنے باپ
یعنے امام باقر سے انھون نے نقل کی امام جعفر کے دادا سے یعنے امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو اور خوش ہو **ف ع** مکرر فرمایا اُسکو تاکید کے لیے یا ایک دنیا کے لیے اور دوسرا آخرت کے لیے ترجمہ سوا
اسکے نہین کہ حال اور قصہ افراد امت اجابت میری کا شاہ حال اور قصہ مینھ کے ہی یعنے شاہ حال اور قصہ انواع مینھ کے ہی بیچ حصول منفعت کے نہین
جانا جاتا کہ آخر اسکا بہتر ہی یا اول اُسکا یا مانند ایک باغ کے ہی **ف ع** او تنویع کے لیے ہی یا تخییر کے لیے اور معنے اسکے یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ
درختون والے میوون والے کے ہی مشابہت دیا گیا ساتھ اُسکے دین باعتبار شرائع اور ارکان اور شعبون اسکے کے ترجمہ کہ کھلائی گئی اس سے
ایک فوج یعنے نفع اٹھایا بعض اُسکے سے ایک جماعت نے ایک سال پھر کھلائی گئی بعض دوسرے اس باغ کے سے جماعت دوسری ایک
اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا از روے جماعت کے یعنے جماعت آخر نے کہ باغ سے کھایا ہووے چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ جماعتوں کا از روے
چوڑائی کے اور ہووے گہرا زیادہ از روے گہرائی کے **ف ع** اور معنے چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اور ہجوم اسکا ہی اور طول نہ کہا
اسلیے کہ عرض اور عمق بعد طول کے ہوتا ہی پس وجود انکا مستلزم اسکا ہی ترجمہ اور بہت اچھا اُسکا از روے خوبی کے کیونکر ہلاک ہو یعنے بالکل
وہ امت کہ ہین اول اُسکے ہون اور ہوگا مہدی بیچ مین اُسکے اور ہونگے عیسے آخر اُسکے ولیکن درمیان اسکے یعنے جو کچھ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط
اسکا کہ متصل ہی ساتھ آخر اسکے کے ایک جماعت ہوگی کج وہ نہین ہونگے وہ مجھ سے یعنے میرے تابعین سے اور میری راہ و روش پر اور نہ مین اُنسے
ہون **ف ع** یعنے راضی اُنسے اور مددگار اُنکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون اُنسے بسبب فسق اور ظلم اُنکے کے ترجمہ نقل کی یہ رزین نے (وَعَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا قَالُوا الْمَلَائِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ قَالُوا فَالنَّبِيُّونَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُنسے

نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے پوچھا صحابہ سے کہ کون سی مخلوق بہت پسندیدہ ہو نزدیک
تمھارے از روے ایمان کے یعنے ایمان کس کا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتے ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتے ہین کہ اُنکے ایمان کو بہت
اچھا اور قوی جانتے ہین ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہو واسطے فرشتون کے کہ ایمان نہ لاوین حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہین یعنے وہ
مقرب ہین اور دیکھتے ہین عجائب وغرائب جبروت کے پس کیا عجب وغرابت ہو انکے ایمان مین کہا انھین بعض صحابہ نے یا اور بعضون نے
پس پیغمبر ہین کہ ایمان انکا بہت کامل و قوی جانتے ہین ہم ف اور اس سے لازم نہین آتی ہو فضیلت ملائکہ کی انبیا پر اسلیے کہ فضیلت وہان معنے کثرت
ثواب کے ہو عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہو پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک وشبہہ مین نہ پڑین حالانکہ وحی آسمان سے اُترتی ہو اوپر انکے ف
اور فرشتہ روح الامین آتا ہو اور بواسطہ پیام پروردگار تعالے کا پہونچاتا ہو اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ انکے انوار کا کرتے ہین اور وحی لغت مین
پیغام اور دل مین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہو اور جو کچھ کہ دوسرے کو بھیجے تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتے ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین علیہ
ترجمہ کہا انھون نے پس ہم کہ اصحاب آپ کے ہین بہت قوی ہو ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہو اور کیا مانع ہو تمکو کہ ایمان نہ لاو ساتھ اس
کے اور یقین نہ کرو ساتھ احکام اور اوامر و نواہی کے حالانکہ مین درمیان تمھارے ہون ف اور مشاہدہ کرتے ہو انوار اور آثار وحی کے اور ایمان کے اور دیکھتے ہو نشانیان نبوت
کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتے ہو جمال باکمال میرے سے انوار حق کے اور سرایت کرتے ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور
پیدا ہوتے ہین تصرف اور ارشاد میرے سے بیچ ظاہر و باطن تمھارے کے کمالات و کرامات ترجمہ کہا راوی نے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کے نزدیک میرے از روے ایمان کے البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے بعد میرے یعنے بعد وفات میری
کے کہ وہ تابعین ہین اور اتباع انکے روز قیامت تک پاوینگے مصحف اور اجزا کہ اُنمین لکھے ہین احکام دین کے یعنے قرآن ایمان لاوینگے ساتھ
اُس چیز کے کہ بیچ ان صحفون کے ہو ف یعنے غایبانہ ایمان لاوینگے ساتھ سننے اخبار و آثار کے بے مشاہدہ اور معائنہ انوار کے اور
یہی مراد ہو ساتھ قول حق سبحانہ کے یؤمنون بالغیب ساتھ بعضے وجوہ تفسیر اسکے کے اور موید ہو اسکو یہ جو روایت کیا گیا ہو کہ عبد اللہ بن مسعود کے
یارون نے ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اور انکے ایمان کا پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق تھا امر محمد کا اور حال ان صلے اللہ
علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اُسکے لیے کہ دیکھا تھا انکو پس قسم اُس ذات کی کہ نہین ہو کوئی معبود سواے اُسکے نہ لایا کوئی ایمان لانے والا افضل ایمان غیب
سے پھر پڑھی یہ آیت یعنے یؤمنون بالغیب لغتیہ اور اگرچہ تابعین پر بھی انوار اور آثار حقانیت کے ظاہر ہین اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے صدق کے واضح لیکن باوجود اسکے مصرعہ از دیدہ سے فرق بود تا بہ شنیدہ ؛ حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بھی ایمان بالغیب
تھا لیکن باعتبار بعضے مومن بہ کے یعنے جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہو اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتے تھے بخلاف تابعین اور انکے بعد کے
لوگون کے کہ انکا سارا ایمان بالغیب ہو پس اس حیثیت سے ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہو (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہو عبد الرحمن بیٹے علا کے سے کہ حضرمی ہو کہا حدیث کی مجکو اُس
شخص نے کہ سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق شان یہ ہو کہ نزدیک ہو کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب
انکے لیے مانند ثواب اول انکے کے کہ صحابہ ہین حکم کرینگے ساتھ شرعی باتون کے کہ پہچانا گیا ہو وجود انکا دین مین اور منع کرینگے لوگون کو خلاف
شرع سے کہ وجود اسکا ناشناسا اور انکار کیا گیا ہو اور لڑینگے یعنے اپنے ہاتھون یا زبانون سے فتنہ والون سے کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور

تمام ہوتی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین (وَعَنْ اَبِی اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَ
طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو جیو اُس شخص
کو کہ دیکھا مجکو یعنے اور ایمان لایا مجھپر اور خوشی سات بار اُسکے لیے کہ نہ دیکھا مجکو اور ایمان لایا مجھپر نقل کی یہ احمد نے ف ع اور تعیین عدد سات کا سپرد ہی
شارع کے علم پر یا بسبب ہونے اُسکے کے عدد مبارک متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کے پس مراد اس سے تکثیر ہے نہ تحدید (وَعَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ قُلْتُ
لِاَبِیْ جُمُعَۃَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ حَدِّثْنَا حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُکَ حَدِیْثًا جَیِّدًا تَغَدَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاہَدْنَا مَعَکَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰی رَزِیْنٌ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ مِنْ قَوْلِہٖ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا اِلٰی اٰخِرِہٖ) اور روایت ہے ابن محیریز تابعی سے کہ کہا مین نے
واسطے ابی جمعہ کے کہ ایک شخص تھا صحابہ مین سے روایت کر میرے لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان
روایت کرونگا مین تجسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دے تجکو اور بشارت بخشے خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا کھایا ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے اور تھے ساتھ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سے ہین پس کہا ابو عبیدہ نے یعنے واسطے اظہار شکر نعمت آلٰہی کے اور احسان ماننے
انعام حضرت رسالت پناہی کے یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہے ہمسے اسلام لائے ہم یعنے آپ کے ہاتھ پر اور جہاد کیا ہمنے ہمراہ آپ کے فرمایا آنحضرت نے
ہان بہتر ہین تمسے وہ لوگ ہین کہ ہونگے پیچھے تمسے ایمان لاوینگے مجھپر حالانکہ نہین دیکھا مجکو ف ع معنے اسکے یہ ہین کہ وہ بہتر ہونگے تمسے اس حیثیت
سے اگرچہ تم بہتر ہو اُنسے سابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کے جہت سے ترجمہ روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نے یعنے ابن محیریز سے اور روایت
کی رزین نے ابو عبیدہ سے قول اُنکے سے قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنے اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی (وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ
اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَہْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ وَلَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّہُمْ مَنْ خَذَلَہُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ
السَّاعَۃُ قَالَ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ ہُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے کہ نقل کی اپنے باپ
سے ف ع یعنے قرہ بن ایاس سے کہ صحابی ہے اور معاویہ مذکور تابعی ہے عالم عامل فقیہ پیدایش اُنکی روز جمل کے ہوئی اور وفات اُنکی ایک سو
تیرہ مین سن مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تباہ ہو وین اہل شام پس نہین بھلائی ہوگی تم مین ف ع یعنے بیٹھنے
کے بیچ یا متوجہ ہونے کے بیچ طرف اُسکے انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ مراد یہ ہے کہ اہل شام قائم ہونگے امر خدا پر اخیر زمانہ مین پس جب وہ
تباہ ہونگے اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونے قیامت کے جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ کہے لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ قائم نہین ہوگی قیامت
مگر اوپر شریر لوگون کے پس خیر نہین ہوگی اسلیے کہ باقی نہین رہیگا اُسوقت کوئی اہل خیر مین سے ترجمہ اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت سے یعنے
مدد کیگئی یعنے غالب اعداے دین پر نہین ضرر کریگا اُنکو وہ شخص کہ نہ مدد کرے اُنکی حمایت آلٰہی اُنپر بیشمار ہوگی یہان تک کہ برپا ہو قیامت
ف ع یعنے قرب قیامت ہو اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ نہین قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ زمین مین ہو اللہ کہنے والا ترجمہ کہا ابن مدینی نے
کہ اکابر محدثین سے ہے وہ جماعت اصحاب حدیث ہین ف ع یعنے محدث کہ حفاظ حدیث کے ہین اور راوی اُنکے اور عمل کرنے والے سنت پر
اور بیان کرنے والے ہین کتاب کے پس مراد اُنسے اہل سنت وجماعت ہین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِہُوْا عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ) اور روایت ہے
ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اُس

چیز کو کہ زبردستی کیے گیے ہین یہ اسپر نقل کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے ف ع جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کی ہی صراح مین ہی خطا نا راست نقیض
صواب کی اور مقصور و ممدود دونون طرح آیا ہی خطیہ معنے گناہ کے یا جو گناہ کہ بے قصد کے ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زبر خ اور جزم طا کے
بھی معنے گناہ کے اور بعضون نے کہا خطا کہتے ہین اُسوقت کہ قصد اکرے اور مخطی اُسوقت کہ قصد نکرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکھے
اور غیر صواب مین پڑجاوے اور خاطی وہ شخص کہ قصد کرے اس چیز کا کہ نکرنی چاہیے اور کہتے ہین اس شخص کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان
غیر اس چیز مین پڑ گیا خطا کی اور ساتھ اس معنے کے خطا مقابل عمد کے آیا ہی جیسے کہ چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اسکو یا خطا
یا تصدیق کرنیکا رکھتا تھا ناگہان پانی حلق سے اتر گیا اور مراد اُس حدیث مین یہی معنے ہین اور نسیان ضد حفظ کا ہی معنے فراموشی کے اور سہو بھی معنی
نسیان کے ہی بولتے ہین کہ سہو کیا فلانے کام مین یعنے نسیان کیا اُس سے اور غافل ہوا اس سے اور گیا دل اسکا اور جگہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور
نسیان سے یہ ہی کہ گناہ نہین امین اور گنہگار نہین ہوتا بسبب انکے نہ یہ کہ مواخذہ نہین ہوتا مطلقا اسلیے کہ بیچ قتل خطا کے ثابت ہی دیت اور کفارہ
اور بیچ افطار کرنے کے ساتھ خطا کے واجب ہی قضا روزے کی اور بیچ نسیان کے واجب نہین ہی قضا روزہ کی بسبب اسکے ہی لطف صاحب
حق کی جانب سے ہی جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ تمام کرے اپنے روزے کو اسلیے کہ نہین کھلایا اور نہین پلایا ہی تجکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان اور سہو نماز
کے واجب ہوتا ہی سجدہ اور بیچ تلف کرڈالنے مال لوگون کے ساتھ سہو کے واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ وما استکرہوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کے ہی
یعنے وہ گناہ کہ طلب کیے گئے انسے بوجہ اکراہ یعنے زبردستی کے یعنے باعث ہوا انسان کو کوئی اس چیز کے کرنے پر کہ مکروہ رکھے وہ اسکو اور نہ
ارادہ کرے اسکے کرنے کا اگر نہ ہو باعث ہونا اسپر ساتھ وعید کے مانند قتل کرنے کے اور ضرب شدید کے اور اکراہ کے لیے بھی تفصیل ہی بیچ حق اللہ
اور حق العباد کے چنانچہ اصول کی کتابون مین وہ تفصیل لکھی ہوئی ہی اور باوجود اسکے گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سے یہی ہی (وعن بہز بن حکیم
عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا
واکرمہا علی اللہ تعالی رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن) اور روایت ہی بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے
حیدہ قشیری بصری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے حکیم بن معاویہ سے اُسنے نقل کی بہز کے دادا سے یعنے معاویہ بیٹے حیدہ کے سے کہ اُسنے
سنا آنحضرت سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے کہ فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تھے تم بہترین امت کہ ظاہر کیے گئے
لوگون کے لیے ف ع یعنے تھے وہ ایسے ہی بیچ علم اللہ تعالے کے اور لوح محفوظ کے یا درمیان اگلی امتون کے اور مراد تمام مومنین
اس امت کے ہین خواص وعوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہی اگلی امتون پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کے ایمان مین اور زیادتی محبت کے
ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ مرتد ہونے کے اور نہ نکلنے کے ربقہ اسلام سے اور مانند اسکے کے اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ہی
ساتھ علما اور شہدا اور صالحین کے اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد مہاجرین ہین اور وجہ تخصیص کی ظاہر نہین ہی اور حق
یہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نے تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو کہ تم بہترین انکے اور بہت گرامی قدر انکے ہو اللہ کے نزدیک نقل کی یہ ترمذی
نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہی ف ع مراد عدد ستر سے تکثیر ہی نہ تحدید اور یہ عدد معنے تکثیر کے بہت
آتا ہی یا یہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتھ اتمام کے ختم ہی یعنے جیسے کہ پیغمبر تمہارے خاتم النبیین اور سردار
رسولون کے ہین تم بھی خاتم امتون کے اور اکرم اور اتم انکے ہو اور ذکر کیا بغوی نے ساتھ سند اپنی کے بطریق مرفوع کے (قال ان الجنۃ
حرمت علی الانبیاء کلہم حتی ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخلہا امتی) یعنے فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہ جنت حرام ہی سب انبیا

یہان تک کہ داخل ہوؤن مین اُسمین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہان تک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہ اشارہ ہو طرف
حسن خاتمہ کے کہ مبنی ہو حسن ابتدا پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے حق سبحانہ نے (اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی) پس ہم آخر ہین پیدائش مین
اور اول ہین رتبے مین (وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ
وَبِشُکْرِہٖ تَزِیْدُ الْبَرَکَاتُ وَالْخَیْرَاتُ) اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کے کہ مشعر او پر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہو عنایت اور کرم
ختم کرنے والے کے سے یعنے اللہ تعالے کے سے ہو اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان بھی مناسب ہو واسطے
عذر کرنے کے اُس چیز سے کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سے (خَتَمَ اللّٰہُ لَنَا بِالْحُسْنٰی وَتَجَاوَزَ عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّھْوِ وَالنِّسْیَانِ بِحُرْمَۃِ
نَبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ذَوِی الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ) اتنی جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحون مین تو مشکوۃ اسی حدیث
پر تمام ہوئی ہو اور بعضے نسخون مین یہ عبارت بھی لکھی ہو (ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْکِتَابِ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ وَاَتَمَّ عَلَیْہِ نِعْمَتَہٗ قَدْ وَقَعَ الْفَرَاغُ
مِنْ جَمْعِ الْاَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْیَۃِ الْھِلَالِ شَوَّالَ سَنَۃَ سَبْعٍ وَثَلَاثِیْنَ وَسَبْعِمِائَۃٍ حَمِدًا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ) پھر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کے نے قدر دانی کرے
اللہ اسکی سعی کی اور تمام کرے اُسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنے حدیثون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے آخر دن جمعہ رمضان کے
نزدیک دیکھنے ہلال شوال کے سات سو سینتیسوین برس مین ساتھ حمد اللہ تعالے کے اور نیک توفیق اسکی کے سب تعریف واسطے
اللہ کے کہ پالنے والا عالمون کا ہو اور درود اور سلام او پر محمد کے اور آل انکی کے اور اصحاب انکے کے اور تابعون انکے کے اور فریق انکے کے
سب پر (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ) تمام ہوا یہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کے امید ہے کیا بعید ہو تیری رحمت
واسعہ سے کہ اس بیچ مدان کی سعی کو قبول فرماوے اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بھول چوک سے درگذر فرماوے اور مجکو اور میرے
مصنف اور ماں باپ کو روز قیامت کے بخشے اور ذلیل نہ فرماوے یا رب العالمین مکرر یہ کہ یہی عرض ہو کہ مجھ شرمسار کو اور میرے
استاد مولانا اسحق صاحب جنت سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میرے ماں باپ اور سب مسلمانون کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا
ظہور ہمارے حال پریشان بال پر ہو (اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ
وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ) **بیت** از گدایان توام شاہ بفریاد رسے ٭ کہ چو مرغان حرم در حرمت جا گیرم ٭ **نظم** یا ربی نجنی
مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ ٭ بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ ٭ وَہَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَتِہٖ قَرَارًا ٭ وَّاِیْمَانًا وَّدَفْنًا بِالْبَقِیْعِ ٭ اَللّٰھُمَّ ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ
عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٭

تمّت

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خدائے جل وعلا و نعت خواجہ دو سرا و منقبت آل اطہار و محبت اصحاب کبار پیروان ملت حنیفہ اور مقلدان شریعت شریفہ کو ا
ہو کہ کتاب افادت انتساب مفید خاص و عام مشکوۃ شریف مصنفہ محمد ابن عبد اللہ خطیب کا ترجمہ مظاہر حق نام ۔ ایسی
نایاب ہے کہ نہ محتاج ہو تعریف کی نہ آرزومند ہے توصیف کی اگر اسکو رہنمائے مسالک صدق و یقین کہیے تو بجا ہے اور اگر یا د
ور معین المومنین کے نام سے اسکو تعبیر کیجیے تو روا ہے اول حضرت مولانا محمد اسحق مہاجر رحمہ اللہ نے کہ انکے فضائل ظا
اظہر من الشمس اور کمالات باطنی ابہر من الامس ہیں مشکوۃ شریف کے بین السطور میں ترجمہ اردو سلیس فرمایا اور ا
شان سے انجام کو پہونچایا ۔ اسکے بعد قامع بنیاد شرک و بدعت رافع آثار کفر و ضلالات سرآمد علمائے متقدمین
متاخرین گوشوارہ فرق علم اشعہ بارقہ علم واقف اسرار فروع و اصول آئینہ حقیقت نمائے منقول و معقول مولو
خان صاحب مغفور دہلوی شاگرد ممتاز بالاعزاز حضرت مولانا ممدوح الاوصاف و محمود الاخلاق اسحق صاحب
نے ترجمہ کو احادیث سے جدا کیا اور ہر باب میں بقدر ضرور مسائل فقہ کو کتب معتبرہ سے اقتباس کر کے مع دیگر فوائد موضح مضامین
کیا لیکن مؤلف ممدوح نے آخر کتاب میں ترجمہ نام صحابی راوی [illegible] ترجمہ تمام کتاب مانند حدیث بنظر اختصار قلم انداز فرما کر
جلد سوم میں اسکا اشارہ کیا اور عالم با عمل فاضل بے بدل [illegible] شاہد وجود آئینہ عکس نمائے چہرہ شہود علم ادب میں کامل
بلاغت میں سحبان وائل مولوی محمد حسین صاحب نے باجازت مؤلف اسکی کمی کو بھی پورا کیا ۔ مطبع علم مطلع آفتاب نامداری گزیدہ
اعصار قدردان فضلا مربی علما شکن چار بالش عزت و برتری مسند آرائے اورنگ [illegible] ممدوح اسلاف و اخلاف
در دولتمدار جناب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج میں ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ عیسوی مطابق
ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری بار سوم چاروں جلدیں بصحت تمام چھپ کر خدائے عزوجل کے فضل و کرم اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
لطف اتم سے یہ کتاب قابل دید ہوئی ۔